ذخیرۂ الفاظِ حدیثِ نبوی ﷺ پر مشتمل
اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب

لغات الحدیث

عربی - اُردو





حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

نعمانی کتب خانہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

معزز قارئین توجہ فرمائیں!

کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب ....

- عام قاری کے مطالعے کے لیے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد آپ لوڈ (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کی خاطر ڈاؤن لوڈ، پرنٹ، فوٹو کاپی اور الیکٹرانک ذرائع سے محض مندرجات نشرواشاعت کی مکمل اجازت ہے۔

☆ تنبیہ ☆

- کسی بھی کتاب کو تجارتی یا مادی نفع کے حصول کی خاطر استعمال کرنے کی ممانعت ہے۔
- ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کے لیے استعمال کرنا اخلاقی، قانونی وشرعی جرم ہے۔

﴿اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں﴾

- نشرواشاعت، کتب کی خرید وفروخت اور کتب کے استعمال سے متعلقہ کسی بھی قسم کی معلومات کے لیے رابطہ فرمائیں۔

kitabosunnat@gmail.com
www.KitaboSunnat.com



لغات الحدیث

عربی - اُردو



نام کتاب

لغات الحدیث

عربی - اردو

حضرت علامہ وحید الزماں رحمۃ اللہ علیہ

جلد: چہارم

سرورق
ضیغم لاہور

تاریخ اشاعت
اگست ۲۰۰۵ء

مطبوعہ
علی آصف پرنٹرز لاہور



ناشر



e-mail: nomania2000@hotmail.com

ذخیرۂ الفاظِ حدیثِ نبوی ﷺ پر مشتمل
اُردو زبان میں سب سے جامع کتاب

لغات الحدیث

عربی - اُردو

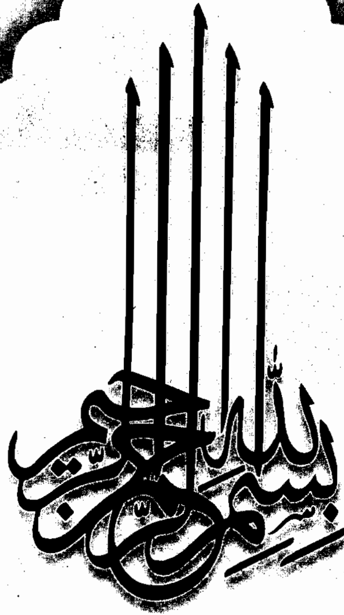
جلد چہارم

اس عظیم الشان کتاب کی مدد سے عربی کے تمام الفاظ کی دریافت کے ساتھ ساتھ جملہ احادیث، اہلِ سُنّت و امامیہ اور آثارِ صحابہؓ پر بھی بخوبی عبور حاصل کیا جا سکتا ہے۔

حضرت علّامہ وحید الزّماں رحمۃُ اللہ علیہ



نعمانی کُتب خانہ



شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

کتاب الکاف ک

ک

یہ حروف تہجی میں سے بائیسواں حرف ہے- حساب جمل میں اس کا عدد بیس ہے...... ك جارہ اور غیر جارہ ہوتا ہے اور تشبیہ وتعلیل واستعلاء ومبادرت اورتاکید کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور کبھی زائد ہوتا ہے جیسے لَیْسَ کَمِثْلِهٖ شَیْءٌ

بابُ الکاف مع الھمزہ

كَأْبٌ كَأْبَةٌ یا كَآبَةٌ- رنج اور غم' دل شکستگی-

اِكْآبٌ- رنجیدہ ہونا' ہلاکت میں پڑنا' رنجیدہ کرنا-

كَأْبَاءٌ- رنج اور غم-

اِكْتِئَابٌ- رنجیدہ ہونا-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ كَآبَةِ الْمُنْقَلَبِ- یا اللہ تیری پناہ سفر سے رنج اور غم کے ساتھ لوٹنے سے (اس طرح کہ سفر سے جو مقصد ہو وہ پورا نہ ہو یا راستے میں لٹ پٹ جائے یا وطن میں آئے تو اپنے عزیزوں کو مردہ یا بیمار پائے' گھر تباہ دیکھے)-

كَآبَةِ الْمَنْظَرِ- نگاہ کے رنج سے (کسی چیز کو دیکھ کر رنجیدہ ہونے سے)-

كَأْدٌ- رنجیدہ ہونا-

تَكَأُّدٌ اور تَكَؤُّدٌ- مشقت کے ساتھ کسی کام کو کرنا-

تَكَاؤُدٌ- شاق ہونا-

اِكْوِنْدَادٌ- بڑھاپے سے رعشہ ہو جانا-

كَأْدَاءٌ- سختی' رنج' اندھیری رات-

وَلَا يَتَكَأَدُكَ عَفْوٌعَنْ مُّذْنِبٍ- تجھ پر کسی گنہگار کو معاف کرنا سخت نہیں ہے (بلکہ بہت آسان ہے)-

عَقَبَةٌ كَؤُوْدٌ یا عَقَبَةٌ كَادَاءُ- سخت دشوار گزار گھاٹی-

اِنَّ اَمَامَكُمْ (یا اِنَّ بَيْنَ اَيْدِيْنَا) عَقَبَةً كَئُوْدًا لَايَجُوْزُهَا اِلَّا الرَّجُلُ الْمُخِفُّ- ہمارے سامنے ایک سخت اور دشوار گزار گھاٹی ہے اس کے پار وہی جا سکتا ہے جو ہلکا پھلکا ہو (دنیا کے زیادہ تعلقات نہ رکھتا ہو)-

وَيَكْأَدُنَا ضِيْقُ الْمَضْجَعِ- ہم کو خواب گاہ کی تنگی تنگ کرے گی- (یعنی قبر کی ضیق)-

مَا تَكَأَّدَنِیْ شَیْءٌ مَا تَكَأَّدَتْنِیْ خُطْبَةُ النِّكَاحِ- مجھ پر کوئی چیز اتنی دشوار نہیں ہے جتنا نکاح کا خطبہ دشوار ہے-

لَا يَتَكَأَّدُهٗ صُنْعُ شَیْءٍ- اللہ تعالیٰ کو کسی چیز کا بنانا دشوار نہیں ہے-

كَأْسٌ- پیالہ' گلاس جب اس میں شراب یا پانی ہو- (نہیں تو اس کو زجاجہ یا اناء یا قدح کہیں گے- اس کی جمع اَكْؤُسٌ اور كُؤُوْسٌ اور كَأْسَاتٌ ہے)-

كَأْسٌ- شراب کو بھی کہتے ہیں-

كَأْكَاةٌ- پیچھے ہٹنا' نامرد ہونا' ناتوان ہونا' جمع ہونا (جیسے تَكَأْكُؤٌ ہے)-

مَالَكُمْ تَكَأْكَاتُمْ عَلَیَّ تَكَأْكُؤَكُمْ عَلٰی ذِیْ جِنَّةٍ اِفْرَنْقِعُوْا عَنِّیْ- تم کو کیا ہوا ہے میرے گرد اس طرح اکٹھا ہو گئے ہو جیسے دیوانے شخص پر اکٹھا ہو جاتے ہیں' چلو میرے پاس سے دور ہو (یہ عیسیٰ بن عمر نے کہا' جب ایک روز وہ گدھے پر سے گر گئے اور لوگ ان پر جمع ہو گئے)-

خَرَجَ ذَاتَ يَوْمٍ وَّقَدْ تَكَأْكَأَ النَّاسُ عَلٰی اَخِيْهِ

عِمْرَانَ فَقَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ لَوْ حَدَّثَ الشَّيْطَانُ لَتَكَأْكَأَ النَّاسُ عَلَيْهِ-حکیم بن عتیبہ ایک بار گھر سے نکلے دیکھا تو ان کے بھائی عمران پر لوگ جمع ہیں انھوں نے کہا سبحان اللہ اگر شیطان حدیث بیان کرے تو لوگ اس پر بھی اکٹھا ہو جائیں گے-

كَأَيِّنْ-(اصل میں كَأَيِّنْ تھا یعنی کتنا)-

كَأَيِّنْ تَعُدُّوْنَ سُوْرَةَ الْاَحْزَابِ-تم سورۂ احزاب کو کتنی سمجھتے ہو (محیط میں ہے کہ كَأَيِّنْ میں اور لغت بھی ہیں جیسے كَيْئِنْ اور كَائِنْ اور كَاي اور كَاءِ اور یہ ایک مرکب لفظ ہے کاف تشبیہ اور اَيِّ سے)-

باب الكاف مع الباء

كَبٌّ-اوندھا دینا' منہ کے بل گرانا' بھاری ہونا-

تَكْبِيْبٌ-کباب بنانا-

اِكْبَابٌ-پچھاڑنا' لازم کر لینا' جھک پڑنا-

تَكَبُّبٌ-بیماری سے گر جانا-

اِنْكِبَابٌ-لازم کر لینا-

كَبَاب-وہ گوشت جو آگ پر بھونا جائے-

كَبَابَه-کباب چینی-

فَاكَبُّوْا رَوَاحِلَهُمْ عَلَى الطَّرِيْقِ-انھوں نے اپنے اونٹوں کو راستے پر لگا دیا (رات دن ان کو چلانا شروع کیا-نہایہ میں ہے کہ صحیح كَبُّوْا ہے یعنی راستہ ان کے لئے لازم کر لیا-عرب لوگ کہتے ہیں: اَكَبَّ الرَّجُلُ يُكِبُّ عَلٰى عَمَلٍ-اس نے یہ کام کرنا لازم کر لیا (برابر کئے جاتا ہے اس کو چھوڑتا نہیں)-

فَلَمَّا رَاَى النَّاسُ الْمِيْضَاةَ تَكَابُّوْا عَلَيْهَا-جب لوگوں نے وضو کا لوٹا دیکھا تو اس پر جھک پڑے (جمع ہو گئے)-

فَلَمْ يَعْدُ اَنْ رَاَى النَّاسُ مَاءً تَكَابُّوْا عَلَيْهَا-لوگ پانی دیکھتے ہی اس پر جھک پڑے-

خَشْيَةَ اَنْ يَكُبَّهُ اللّٰهُ-اس ڈر سے کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کو (دوزخ میں) اوندھا نہ گرائے (اگر اس کو کچھ نہ دیا جائے تو اسلام سے پھر جائے یا اللہ کے رسول کو بخیل سمجھے' ہر حال میں وہ دوزخ میں گرے گا)-

اَخْرَجَ كُبَّةً مِّنْ شَعْرٍ-بالوں کا ایک گچھا نکالا-

اِنَّهٗ رَاٰى جَمَاعَةً ذَهَبَتْ فَرَجَعَتْ فَقَالَ اِيَّاكُمْ وَ كُبَّةَ السُّوْقِ فَاِنَّهَا كُبَّةُ الشَّيْطَانِ-تم بازار کے جتھوں سے بچے رہو وہ شیطان کا جتھا ہے (اس میں جھوٹ فریب ہوتا ہے' بے کار باتیں بنائی جاتی ہیں)-

اِنَّكُمْ لَتُقَلِّبُوْنَ حُوَّلًا قُلَّبًا اِنْ وُقِيَ كَبَّةَ النَّارِ-(معاویہؓ نے مرتے وقت اپنی بیٹیوں سے کہا' ذرا میری کروٹ بدلو! تم ایسے شخص کی کروٹ بدلو گی جو بہت چالاک اور عیار ہے اگر دوزخ کے صدمہ سے بچایا جائے (یعنی میں بہت چترا اور عاقل ہوں لیکن یہ چترائی اور عقل مندی سب بے کار ہے اگر دوزخ میں ڈالا جاؤں-ایک روایت میں كَيَّةَ النَّارِ ہے یعنی آگ کا داغ)-

لَوْ اَنَّ اَهْلَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ اشْتَرَكُوْا فِيْ دَمِ الْمُؤْمِنِ لَاَكَبَّهُمُ اللّٰهُ فِي النَّارِ-اگر آسمان اور زمین والے سب لوگ ایک مومن کے ناحق خون میں شریک ہوں' تو اللہ تعالیٰ ان سب کو دوزخ میں گرا دے گا (حالانکہ آسمان اور زمین میں کتنے نیک وصالح اور عابد لوگ ہیں' مگر خون ناحق ایسا سخت گناہ ہے کہ کوئی نیکی کام نہیں آئے گی اور دوزخ میں جانا لازم ہوگا)-

وَهَلْ يَكُبُّ النَّاسَ فِي النَّارِ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ-لوگوں کو دوزخ میں ناکوں کے بل اور کون چیز گرائے گی؟ یہی بات جو ان کی زبان سے نکلتی ہے (معلوم ہوا کہ زبان بڑی آفت کی چیز ہے اسی سے کفر کے کلمے اور گناہ کی باتیں نکلتی ہیں اور اکثر لوگ اسی زبان کی وجہ سے آفت میں پڑیں گے)-

يَاْتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مِثْلُ الْكُبَّةِ فَتَدْفَعُ فِيْ ظَهْرِ الْمُؤْمِنِ فَتُدْخِلُ الْجَنَّةَ-قیامت کے دن ایک چیز آئے گی وہ مومن کی پیٹھ کو ڈھکیلے گی (دھکا دے گی) اس کو بہشت میں پہنچا دے گی پھر کہا جائے گا یہ ماں باپ سے عمدہ سلوک ہے-

وَ طَرَحْنَا عَلَيْهِ لَحْمًا نَكَبِّبُهٗ-ہم نے اس آگ پر

گوشت ڈالا اس کو کباب کر رہے تھے-

کَبْتٌ - پچھاڑنا' ذلیل کرنا' پھیر دینا' توڑ ڈالنا' ہلاک کرنا' اوندھا کرنا-

مُکْتَبِتٌ - رنجیدہ-

کَبُوْتٌ - ایک کملی جو کپڑوں کے اوپر پہنی جاتی ہے (اس کی جمع کَبَابِیْت ہے)-

اِنَّهٗ رَاٰی طَلْحَةَ حَزِیْنًا مَّکْبُوْتًا - آپ نے طلحہ کو رنجیدہ اور سخت غمگین دیکھا (بعض نے کہا اصل میں یہ مَکْبُوْدًا تھا معنی وہی ہیں)-

اِنَّ اللّٰهَ کَبَتَ الْکَافِرَ - اللہ تعالیٰ نے کافر کو پچھاڑ دیا ہے' اپنی رحمت سے ناامید کر دیا ہے-

کَبْثٌ - رنجیدہ کرنا-

کَبَثٌ - متغیر ہونا' بدبودار ہونا-

کَبَّثَ السَّفِیْنَةَ - کشتی کو خشکی کی طرف موڑا یا اس کا سامان دوسری کشتی میں لے گیا-

کَبَاثٌ - پیلو کا پکا ہوا پھل (جس کو عرب لوگ کھاتے ہیں)-

کَبِیْثٌ - بدبودار' سڑا (جیسے مَکْبُوْثٌ ہے)-

کُنَّا نَجْتَنِی الْکَبَاثَ - ہم پیلو کے پکے پکے پھل چنتے تھے (کھانے کے لئے- بعض نے "کباث" کے معنی پیلو کے پتے کئے ہیں)-

کَبْحٌ - کھینچنا' پھیر دینا' مارنا-

مُکَابَحَةٌ - آپس میں گالی گلوچ کرنا-

وَهُوَ یَکْبَحُ رَاحِلَتَهٗ - وہ اپنی اونٹنی کی نکیل کھینچ رہا تھا (تاکہ آہستہ چلے دوڑے نہیں)-

کَبَحَ الدَّابَّةَ بِاللِّجَامِ - جانور کی لگام کھینچی تاکہ ٹھہر جائے-

کَبْدٌ - جگر پر مارنا' قصد کرنا' شاق ہونا' تنگ کرنا-

کَبَدٌ اور کَمَدٌ - رنجیدہ ہونا-

کُبِدَ فُلَانٌ - اس کا جگر بیمار ہو گیا-

تَکْبِیْدُ الشَّمْسِ - سورج کا بیچ آسمان میں آ جانا-

مُکَابَدَةٌ اور کِبَادٌ - مشقت اٹھانا تکلیف کھینچنا-

تَکَبُّدُ الشَّمْسِ - سورج کا بیچ آسمان میں آ جانا-

تَکَبُّدٌ - جگر تک پہنچنا' قصد کرنا' جم جانا' دہی بن جانا-

اَذَّنْتُ فِیْ لَیْلَةٍ بَارِدَةٍ فَلَمْ یَاْتِ اَحَدٌ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مَالَهُمْ فَقُلْتُ کَبَدَهُمُ الْبَرْدُ - (بلال رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) ایک سردی کی رات میں میں نے اذان دی لیکن کوئی (مسجد میں جماعت میں شریک ہونے کو) نہیں آیا- آنحضرت ﷺ نے مجھ سے پوچھا لوگوں کو کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا ان کو سردی نے تنگ کر دیا ہے (یا سردی نے ان کے کلیجے پر اثر کیا ہے- کلیجہ میں تو خون بنتا ہے وہاں سخت گرمی ہے جب سردی بہت شدت کی ہو تب ہی اس کا اثر کلیجہ تک پہنچتا ہے)-

اَلْکُبَادُ مِنَ الْعَبِّ - کلیجہ میں درد غٹ غٹ پانی پینے سے ہوتا ہے (یعنی ایک دم پانی پی جانے سے)-

فَوَضَعَ یَدَهٗ عَلٰی کَبِدِیْ - آپ نے اپنا ہاتھ میرے کلیجے پر رکھا (یعنی پہلو پر جس طرف جگر ہے)-

وَتُلْقِی الْاَرْضُ اَفْلَاذَ کَبِدِهَا - زمین اپنے جگر کے ٹکڑے باہر نکال کر ڈال دے گی (یعنی کانیں اور خزانے زمین کے سب نکالے جائیں گے)-

فِیْ کَبِدِ جَبَلٍ - پہاڑ کے جگر یعنی اس کے جوف میں سوراخ یا گھائی-

فَوَجَدَهٗ عَلٰی کَبِدِ الْبَحْرِ - حضرت موسیٰ نے حضرت خضرؑ کو دریا کے درمیانی حصے میں پایا (یعنی کنارے سے وسط میں)-

لَوْ دَخَلَ فِیْ کَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ ذٰلِكَ الرِّیْحُ - اگر پہاڑ کے کلیجے میں گھس جائے تو یہ ہوا وہاں بھی گھسے گی-

فَعَرَضَتْ کَبْدَةٌ شَدِیْدَةٌ - زمین کا ایک سخت ٹکڑا نمودار ہوا (عرب لوگ کہتے ہیں: اَرْضٌ کَبْدَاءُ وَقَوْسٌ کَبْدَاءُ یعنی سخت زمین اور سخت کمان- ایک روایت میں فَعَرَضَتْ کُدْیَةٌ نہایہ میں ہے کہ یہی محفوظ ہے اس کے معنی آگے آئیں گے)-

کَبِدُ الْقَوْسِ - کمان کا درمیانی حصہ یعنی چلہ میں جہاں

تیر رکھ کر مارتے ہیں۔

فِیْ کُلِّ کَبِدٍ رَطْبَةٍ اَجْرٌ- ہر تازے کلیجے میں ثواب ملے گا (یعنی ہر جان دار کو آرام دینے سے اس کو پانی پلانے سے)۔

یُوْشِکُ اَنْ یَّضْرِبَ النَّاسُ اَکْبَادَ الْاِبِلِ فَلَا یَجِدُوْنَ اَحَدًا اَعْلَمَ مِنْ عَالِمِ الْمَدِیْنَةِ- وہ زمانہ قریب ہے جب لوگ اونٹوں کے جگر ماریں گے (دور دور کے ملکوں سے ان پر سوار ہو کر آئیں گے) پھر وہ اس زمانہ میں مدینہ کے عالم سے بڑا عالم نہ پائیں گے (کہتے ہیں اس حدیث میں آنحضرتؐ نے امام مالکؒ کے پیدا ہونے کی بشارت دی۔ آپ اپنے زمانہ میں بڑے عالم اور مجتہد گزرے ہیں اور آپ کی کتاب موطا حدیث کی سب کتابوں سے زیادہ معتبر اور صحیح ہے چونکہ آپ سے لے کر آنحضرتؐ تک کبھی دو ہی واسطے ہوتے ہیں)۔

یُکَابِدُ مَصَائِبَ الدُّنْیَا وَ شَدَائِدَ الْاٰخِرَةِ- دنیا کی مصیبتیں اور آخرت کی سختیاں جھیلتا ہے (یہ ابن عباس اور سعید بن جبیر اور حسن بصری نے ...... لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِیْ کَبَدٍ)

لَا یَزَالُ یُکَابِدُ مُرًّا حَتّٰے یُفَارِقَ الدُّنْیَا- آدمی مسلسل دنیا میں تلخی اور تکلیف اٹھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ دنیا سے جدا ہوتا ہے۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ یُقَارِفُ الشَّمْسَ اِذَا ذَرَّتْ وَاِلٰی کَبَّدَتْ- شیطان سورج کے نزدیک ہو جاتا ہے جب وہ نکلتا ہے اور جب بیچ آسمان میں آتا ہے (یعنی طلوع اور استواء کے وقت)۔

عِنْدَ زَوَالِ الشَّمْسِ عِنْدَ کَبِدِ السَّمَاءِ- سورج ڈھلنے کے وقت جب وہ آسمان کے جگر پر ہوتا ہے۔

کَبَّدَ النَّجْمُ السَّمَاءَ- ستارہ آسمان کے بیچ میں آ گیا۔

لِکُلِّ کَبِدٍ حَرَّاءَ اَجْرٌ- ہر جگر کا ٹھنڈا کرنے میں ثواب ملے گا (آدمی ہو جانور یہاں تک کہ پیاسے کتے کو بھی پانی پلانے میں)۔

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ اِبْرَادَ الْکَبِدِ الْحَرَّاءِ- اللہ تعالیٰ گرم کلیجے کو ٹھنڈا کرنا (پیاسے کو پانی پلانا پسند کرتا ہے)۔

مَنْ وَّجَدَ بَرْدَ حُبِّنَا عَلٰی کَبِدِهٖ فَلْیَحْمَدِ اللّٰهَ- جو شخص ہماری محبت کی خنکی اپنے جگر پر پائے تو اللہ تعالیٰ کا شکر بجا لائے۔

غَلُظَتْ کَبِدُهٗ- اس کا دل سخت ہو گیا۔

کَبَدُوْا عَدُوَّنَا بِالْوَرَعِ یَنْعَشُکُمُ اللّٰهُ- انھوں نے اپنے تقویٰ اور پرہیزگاری سے ہمارے دشمن کو جلایا اللہ تمہارا درجہ بلند کرے۔

لَا تَعُبُّوا الْمَاءَ فَاِنَّه یُوْرِثُ الْکُبَادَ- پانی کو غٹ غٹ ایک دم نہ پی جاؤ' اس سے جگر کا درد پیدا ہوتا ہے (بلکہ تھوڑا تھوڑا کر کے دم لے لے کر پیو جیسے چوستے ہیں)۔

کَبُرٌ- بڑھ جانا۔

کَبْرٌ اور کِبَرٌ اور مَکْبِرٌ- معمر ہونا۔

کِبَرٌ اور کُبْرٌ اور کَبَارَةٌ- بڑا ہونا اور عظیم اور جسیم ہونا۔

کَبِیْرٌ اور کُبَّارٌ اور کُبَارٌ- عمر میں بڑا بوڑھا۔

تَکْبِیْرٌ اور کُبَّارٌ- اللہ اکبر کہنا۔

مُکَابَرَةٌ- غلبہ چاہنا' عناد کرنا۔ اصطلاح میں مکابرہ' اس کو کہتے ہیں کہ کسی سے بحث و مباحثہ کریں نہ اظہار حق کے لئے بلکہ خصم کو الزام دینے اور اس کو ذلیل کرنے کے لئے۔

کَابِرٌ- بڑا اشریف۔

کِبْرٌ- بڑائی' شرف۔

کُبْرٌ- بڑا۔

مُتَکَبِّرٌ اور کَبِیْرٌ- اللہ تعالیٰ کے نام ہیں۔ یعنی بڑی عظمت اور بزرگی والا یا مخلوقات کی صفات سے برتر اور پاک (بعض نے کہا مُتَکَبِّرٌ کے معنی یہ ہیں کہ مغروروں پر جابر اور قاہر اور بڑائی کرنے والا)۔

کِبْرِیَاءٌ- عظمت اور سلطنت یا کمال ذات اور وجود اور یہ صفت خاص ہے اللہ تعالیٰ کے ساتھ یعنی سوائے اللہ تعالیٰ کے دوسرے کسی کو ذوالکبریا نہیں کہیں گے۔

ذُوالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظْمَةِ وَالْجَبَرُوْتِ- بڑی بادشاہت اور عظمت اور حکومت والا۔

اَللّٰهُ اَكْبَرُ - اللہ بڑا ہے (تو اَکْبَرُ بمعنی کَبِیْرٌ ہے یا اللہ ہر چیز سے بڑا ہے یا وہ اس سے برتر ہے کہ کوئی اس کی کنہ اور حقیقت دریافت کر سکے- اس تاویل کی وجہ یہ ہے کہ اکبر کا استعمال بغیر الف لام یا اضافت کے نہیں ہوسکتا اذان اور نماز میں اَکْبَرُ کی را کو ساکن پڑھنا چاہئے اور ضمہ دینا جائز نہیں)-

كَانَ اِذَا افْتَتَحَ الصَّلٰوةَ قَالَ اللّٰهُ اَكْبَرُ كَبِيْرًا - آنحضرتؐ جب نماز شروع کرتے تو فرماتے 'اللہ اکبر کبیرا'؛ کبیرا منصوب ہے باضمار فعل یعنی اُکَبِّرُ کَبِیْرًا میں بڑے کی بڑائی کرتا ہوں-

وَالْحَمْدُلِلّٰهِ كَثِيْرًا - یعنی حمدا کثیرا-

يَوْمَ الْحَجِّ الْاَكْبَرِ - حج اکبر کا دن (یعنی عرفہ کا دن یا یوم النحر - اور حج اکبر حج کو کہتے ہیں' عمرے کو حج اصغر کہتے ہیں- اور یہ جو عوام میں مشہور ہے کہ جب عرفہ جمعہ کے دن آئے تو وہ حج اکبر ہے' اس کی اصل صحیح احادیث سے معلوم نہیں ہوتی - لیکن ملا علی قاری نے اپنی مناسک میں کچھ ضعیف حدیثیں اس حج کی فضیلت میں نقل کی ہیں جس میں عرفہ جمعہ کے دن آئے)-

اِنَّ رَجُلًا مَّاتَ وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ وَارِثٌ فَقَالَ اِدْفَعُوْا مَالَهٗ اِلٰى اَكْبَرِ خُزَاعَةَ - ایک شخص (قبیلہ خزاعہ کا) مر گیا - اس کا کوئی وارث نہ تھا - آنحضرتؐ نے فرمایا اس کا مال خزاعہ قبیلہ میں سے اس شخص کو دے دو جو سب سے بڑا بوڑھا ہو (کیونکہ وہ بہ نسبت دوسرے کے جدّ اعلیٰ سے زیادہ قریب ہوگا)-

اَلْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ - غلام لونڈی کا ترکہ خاندان کے بڑے شخص کو ملے گا (مثلاً زید مر گیا اس نے دو بیٹے عمرو اور بکر چھوڑے اب دونوں ولاء کے وارث ہوں گے - لیکن اگر عمرو مر گیا اور خالد اپنے بیٹے کو چھوڑا تو خالد کو ولاء میں سے اپنے باپ کا حصہ نہ ملے گا بلکہ کل ولاء خالد کے چچا یعنی بکر کو ملے گی - کذا فی النہایہ - عرب لوگ کہتے ہیں: فُلَانٌ كُبْرُ قَوْمِهٖ فلاں شخص اپنی قوم کا بڑا ہے یعنی جدّ اعلیٰ تک بہ نسبت دوسروں کے وہ کم وسایط رکھتا ہے)-

اِنَّهٗ كَانَ كُبْرَ قَوْمِهٖ - حضرت عباسؓ اپنی قوم یعنی بنی ہاشم میں سب سے بڑے تھے (ہاشم تک ان کے واسطے سب سے کم تھے)-

اَلْكُبْرَ اَلْكُبْرَ - بڑے کو پہلے بات کرنے دے' بڑائی کا خیال رکھ (ایک روایت میں كَبِّرُوا الْكُبْرَ ہے یعنی بڑے کو مقدم کرو - ایک روایت میں اَلْكِبَرَ اَلْكِبَرَ ہے مطلب وہی ہے)-

فَقِيْلَ لِيْ كَبِّرْ - مجھ سے کہا گیا پہلے اس کو مسواک دے جو عمر میں بڑا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ کھانے پینے چلنے سوار ہونے سب کاموں میں اس کو مقدم کرنا چاہئے جو عمر میں بڑا ہو یہ اس وقت ہے جب سب ملے جلے ہوں اگر ترتیب سے بیٹھے ہوں تو داہنے ہاتھ والے کو مقدم کرنا چاہئے)-

اَنْ كَبِّرْ - پہلے بڑے کو دے-

وَيُجْعَلُ الْاَكْبَرُ مِمَّا يَلِي الْقِبْلَةَ - (اگر ایک قبر میں کئی آدمی دفن کئے جائیں تو) جو عمر میں بڑا ہو اس کو قبلے سے قریب رکھیں - بعض نے کہا اکبر سے مراد یہاں وہ ہے جو افضل ہو' اگر فضیلت میں برابر ہوں تو جس کی عمر زیادہ ہو-

فَلَمَّا اَبْرَزَ عَنْ رُبْضِهٖ دَعَا بِكُبْرِهٖ فَنَظَرُوْا اِلَيْهِ - جب عبداللہ بن زبیرؓ نے کعبہ کا پایہ کھول ڈالا تو بوڑھے بوڑھے شخصوں کو بلایا انھوں نے اس کی طرف دیکھا-

بُعِثَ نَبِيٌّ مِّنْ مُّضَرَ يَدْعُوْ بِدِيْنِ اللّٰهِ الْكُبَرِ - ایک پیغمبر مضر قبیلہ میں سے بھیجا گیا جو دین کے بڑے بڑے احکام کی دعوت دیتا ہے-

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ - قیامت تو ایک بڑی چیزوں میں سے ہے (یہ جمع ہے کُبْرٰی کی)-

وَرِثْتُهٗ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ - یہ مال و دولت تو میرا موروثی ہے میں نے اس کو ایک بڑے سے دوسرے بڑے کی طرف منتقل ہو کر حاصل کیا ہے (یعنی میرے آباؤ اجداد جو شرافت اور بزرگی والے تھے ان میں سے ایک کو دوسرے کے بعد یہ ملا یہاں تک کہ مجھ کو پہنچا)-

لَاتُكَابِرُوا الصَّلٰوةَ بِمِثْلِهَا مِنَ التَّسْبِيْحِ فِيْ مَقَامٍ وَّاحِدٍ - نماز میں سلام پھیرنے کے بعد اس قدر تسبیح (اور تہلیل وغیرہ) اسی مقام میں نہ کرو جو نماز سے بڑھ جائے (بلکہ اگر اسی

جگہ جہاں نماز پڑھی ہے کچھ تسبیح اور تہلیل کرو تو مختصر کرو جو نماز سے بڑھنے نہ پائے- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ نماز میں جو تسبیح کہی جاتی ہے یعنی رکوع اور سجدے میں اس کو نماز سے مت بڑھاؤ- یعنی نماز سے زیادہ لمبی مت کرو بلکہ نماز لمبی رکھو)-

کَبَائِر- جمع ہے کبیرہ کی یہ لفظ متعدد حدیثوں میں وارد ہے- کبیرہ وہ گناہ ہے جس کی ممانعت شریعت میں سختی کے ساتھ وارد ہے- مثلاً ناحق خون کرنا' زنا کاری' کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا بعض نے کہا وہ گناہ جس پر حد واجب ہوتی ہے یا جس پر خاص کوئی وعید وارد ہے سب کبیرہ گناہوں میں شرک بہت بڑا گناہ ہے' پھر اس کے بعد درجے ہیں ایک دوسرے سے کم ہے-

وَالَّذِیْ تَوَلّٰی کِبْرَهٗ- جس نے اس طوفان کا بڑا حصہ لیا (جو حضرت عائشہؓ پر کیا گیا تھا یا اس گناہ عظیم کو اپنے سر لیا)-

اِنَّ حَسَّانَ کَانَ مِمَّنْ کَبَرَ عَلَیْهَا- حسان بن ثابت نے اس طوفان کے بڑے حصہ کو لیا تھا (وہ بھی ان لوگوں میں تھے جو اس طوفان کے بانی مبانی اور بہت مشہور کرنے والے تھے)-

اِنَّهُمَا لَیُعَذَّبَانِ وَمَا یُعَذَّبَانِ فِیْ کَبِیْرٍ- ان دونوں کو عذاب ہو رہا ہے اور ان کے نزدیک ان کا گناہ کچھ بڑا نہ تھا (گو واقع میں وہ بڑا گناہ تھا اس لئے کہ پیشاب سے طہارت نہ کرنا نماز کو باطل کر دیتا ہے- اسی طرح چغل خوری سے فساد اور خون خرابہ ہوتا ہے مگر یہ دونوں شخص ان گناہوں کو حقیر اور چھوٹا سمجھتے تھے- معلوم ہوا کہ وہ دونوں مسلمان تھے ورنہ عذاب کی تخفیف کی امید ان کے لئے کیوں کی جاتی- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ پہلے آنحضرتؐ نے ان گناہوں کو بڑا نہ سمجھا- پھر اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی تو فرمایا وہ بڑے گناہ ہیں)-

لَایَدْخُلُ الْجَنَّةَ مَنْ فِیْ قَلْبِهٖ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ مِّنْ کِبْرٍ- بہشت میں وہ شخص نہیں جائے گا جس کے دل میں رائی کے برابر کبر ہو (یعنی کفر اور شرک میں مبتلا ہو- بعض نے کہا مطلق غرور اور تکبر مراد ہے اور ایسا شخص اگر مسلمان ہو تو بہشت میں نہ جانے کا مطلب یہ ہے کہ اولین وہلہ میں دوسرے بہشتیوں کے ساتھ نہیں جائے گا یا جب بہشت میں جائے گا کہ کبر و غرور اس کے دل سے نکال لیں گے اس کا دل صاف کر دیں گے)-

وَلٰکِنَّ الْکِبْرَ مَنْ بَطِرَ الْحَقَّ- غرور یہ ہے کہ آدمی حق بات کو قبول کرنے سے کنیائے (اور اپنی خطا کا قائل نہ ہو جان بوجھ کر کہ میں ناحق پر ہوں' اپنی بات کی پچ کرے- اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ عمدہ کھانا کھانا یا عمدہ لباس پہننا یا عمدہ لباس سے محبت رکھنا یہ کبر نہیں ہے بلکہ اچھا ہے اگر اس نیت سے ہو کہ اللہ کی نعمتوں کا اثر اس پر معلوم ہو اور اس کی مہربانیوں کا شکر یہ دل سے نکلے' البتہ دوسرے بندگان خدا کو ذلیل اور حقیر جاننا ان سے نفرت کرنا' یہ کبر اور غرور ہے)-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ سُوْءِ الْکِبَرِ یاسَوْءِ الْکِبْرِ- یا اللہ تیری پناہ خراب بوڑھی عمر سے (جب ہوش و حواس میں فرق آ جائے) یا کبر و غرور کی برائی سے-

اِنَّهٗ اَخَذَ عُوْدًا فِیْ مَنَامِهٖ لِیَتَّخِذَ مِنْهُ کَبَرًا- انھوں نے خواب میں ایک لکڑی لی کہ اس کا طبلہ بنائیں (نماز کے لئے' اس کو بجا کر لوگوں کو بلایا کریں)-

سُئِلَ عَنِ التَّعْوِیْذِ یُعَلَّقُ عَلَی الْحَائِضِ فَقَالَ اِنْ کَانَ فِیْ کَبَرٍ فَلَا بَأْسَ بِهٖ- عطا سے پوچھا گیا حائضہ عورت پر اگر تعویذ (جس میں اسمائے الٰہی یا آیات قرآنی ہوں) لٹکایا جائے تو کیسا ہے؟ انھوں نے کہا اگر چھوٹے طبلہ کے اندر ہو (چمڑے کا غلاف بنا کر یا سیسے کا یا تانبے کا یا چاندی کا) تو کچھ قباحت نہیں (اسی طرح موم کا غلاف بنا کر- ایک روایت میں فِیْ قَصَبَةٍ ہے یعنی ایک بانس میں یا نرکل میں)-

سَجَدَ اَحَدُ الْاَکْبَرَیْنِ فِیْ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ- ابوبکرؓ یا عمرؓ نے اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ میں سجدہ کیا (یعنی سجدہٴ تلاوت)-

حَتّٰی اذَا کَبِرَ قَرَأَ جَالِسًا- جب آنحضرتؐ کی عمر زیادہ ہوگئی (وفات سے ایک سال پہلے) تو آپ تہجد کی نماز میں بیٹھ کر قرآن پڑھنے لگے-

یَقُوْلُ بَعْدَ مَا کَبِرَ- بوڑھے ہوئے بعد کہتے تھے-

وَقَدْ كَانَ سَفِيْنَةُ كَبِرَ - سفینہ بوڑھے ہو گئے تھے-

فَقَدْ اَطْعَمَ اَنَسٌ بَعْدَ مَا كَبِرَ - انسؓ بوڑھے ہو جانے کے بعد روزوں کے بدل مسکینوں کو کھانا کھلاتے تھے-

فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَيَّ - یہ امر (یعنی ابی کا انکار کرنا) مجھ پر شاق گزرا (ابی نے اس بات کا انکار کیا کہ جو کوئی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہے تو دوزخ اس پر حرام ہے کیونکہ دوسری حدیثوں سے یہ نکلتا ہے کہ گناہ گار مومنین میں سے بھی بعض دوزخ میں جائیں گے تو دوزخ کے حرام ہونے کا یہ مطلب ہے کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه کہنے والے پر دوزخ میں ہمیشہ رہنا حرام ہے یعنی کبھی نہ کبھی وہ دوزخ سے ضرور نکالا جائے گا)-

فَكَبُرَ عَلَيْهِمَا - ان پر شاق گزرا-

اَلْجَمْرَةُ الْكُبْرٰى - یعنی جمرۂ عقبہ جس کو عام حاجی لوگ بڑا شیطان کہتے ہیں-

يَرٰى مَالَا يُعْجِبُهٗ كِبَرًا وَّ غَيْرَهٗ - وہ دیکھے جو اس کو پسند نہیں ہے جیسے بڑھاپا اور کوئی چیز (جیسے بدخلقی)-

كَبَّرْنَا - ہم نے اس کو بڑا سمجھا' یا اللہ اکبر کہا-

قَلْبُ الْكَبِيْرِ شَابٌّ فِيْ حُبِّ اثْنَيْنِ - بوڑھے کا دل دو چیزوں کی محبت میں جوان ہوتا ہے-

يَكْبُرُ ابْنُ اٰدَمَ وَيَكْبُرُ مَعَهُ اثْنَانِ - آدمی بوڑھا ہوتا جاتا ہے اور اس کے ساتھ دو چیزیں بڑھتی جاتی ہیں (وہ جوان ہوتی جاتی ہیں)-

فَكَبُرَ ذٰلِكَ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ - مسلمانوں پر یہ شاق گزرا (جو حکم اس آیت میں ہے وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ آخر تک کیونکہ وہ سمجھے جو شخص کچھ روپیہ اکٹھا کر کے رکھے گا' وہ اس وعید میں داخل ہے- آنحضرتؐ نے بیان فرمادیا کہ جس مال کی زکوٰۃ ادا کی جائے وہ کنز نہیں ہے)-

لَاتَجْعَلِ الدُّنْيَا اَكْبَرَ هَمِّنَا - دنیا کو ہمارا اہم (بھاری) مقصد مت کر (کہ رات دن دنیا کی فکر میں رہیں' آخرت کو بھول جائیں' تھوڑی فکر دنیا کی کرنا جس سے روٹی کپڑا چلے منع نہیں ہے- لیکن اس میں غرق ہو جانا اس طرح کہ خدا کی عبادت اور بجا آوری احکام کا خیال نہ رہے نہایت مذموم اور قبیح ہے)-

عَائِلٌ مُّتَكَبِّرٌ - عیال دار ہو کر مغرور ہو (اپنے غرور کی وجہ سے نہ زکوٰۃ لے نہ صدقہ محنت مشقت کر کے کمانے میں شرم کرے کیونکہ وہ اپنی عیال کو نقصان پہنچاتا ہے)-

اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَائِيْ - کبریا (یعنی بزرگی اور عظمت یا کمال ذات اور وجود یہ) میری چادر ہے (دوسرا کوئی اس کا استعمال نہیں کر سکتا گو وہ دنیا کا بادشاہ اور رئیس ہو)-

مَا مَنَعَهٗ اِلَّا الْكِبْرُ - اس کو کبر اور غرور ہی نے روکا-

اِلَّا رِدَاءَ الْكِبْرِ فِيْ جَنَّةِ عَدْنٍ - جنت العدن میں بزرگی کی چادر اٹھادی جائے گی جمال الٰہی دکھائی دے گا-

مَا اَعْدَدْتُ لَهَا كَبِيْرًا - میں نے بہشت کے لئے کچھ بڑا سامان تیار نہیں کیا ہے- (بلکہ اللہ اور اس کے رسولؐ سے محبت رکھتا ہوں)-

فَكَبُرَ ذٰلِكَ فِيْ ذَرْعِيْ - یہ امر مجھ کو بھاری معلوم ہوا (گراں گزرا)-

فَكَبَّرَ ثِنْتَيْنِ وَ عِشْرِيْنَ تَكْبِيْرَةً - بائیس تکبیریں کہیں (یعنی چار رکعتی نماز میں)-

اُمِرْنَا بِكَسْرِ الْكُبَّارَةِ - ہم کو طبلہ کے توڑ ڈالنے کا حکم ہوا-

وَيُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ مِنَّا فَلَايُنْكَرُ عَلَيْهِ - کوئی عرفات میں تکبیر کہتا (لبیک کے بدلے) اس پر اعتراض نہ کیا جاتا (گو حاجی کا عرفات میں لبیک کہنا سنت ہے)-

سُئِلَ عَنِ الْكَبَائِرِ اَهِيَ سَبْعٌ فَقَالَ هِيَ اِلَى السَّبْعِمِأَةِ اَقْرَبُ - ابن عباس سے پوچھا گیا کیا کبیرہ گناہ سات ہیں؟ انھوں نے کہا سات سو کے قریب ہیں (ایک روایت میں ابن عباسؓ سے یوں منسوب ہے کہ کبیرہ گناہ گیارہ ہیں' چار تو سر میں ہیں- شرک کرنا' پاک دامن عورت کو تہمت لگانا' جھوٹی قسم کھانا' جھوٹی گواہی دینا- اور تین پیٹ میں ہیں' سود کھانا' شراب پینا' یتیم کا مال کھا جانا- اور ایک پاؤں میں ہے' کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا- اور ایک شرمگاہ میں ہے وہ زنا ہے- اور ایک دونوں ہاتھوں میں' وہ ناحق خون کرنا ہے- اور ایک تمام بدن میں' وہ ماں باپ کی نافرمانی کرنا ہے)-

مَنِ اجْتَنَبَ الْكَبَائِرَ كَفَّرَ اللّٰهُ عَنْهُ ذُنُوْبَهٗ - امام جعفر صادقؒ نے فرمایا - جو شخص کبیرہ گناہوں سے بچے گا اللہ تعالیٰ اس کے (صغیرہ) گناہ معاف کردے گا -

لَمْ يَزَلْ بَنُوْا اِسْمَاعِيْلَ وَلَاةَ الْبَيْتِ يُقِيْمُوْنَ لِلنَّاسِ حَجَّهُمْ وَ اَمْرَ دِيْنِهِمْ يَتَوَارَثُوْنَهٗ كَابِرًا عَنْ كَابِرٍ حَتّٰى كَانَ زَمَانُ عَدْنَانَ - اسماعیل علیہ السلام کی اولاد ہمیشہ کعبہ کی متولی رہی، لوگوں کو حج کراتی تھی، دین کی باتیں بتلاتی تھی، ان میں ہر ایک بڑا شخص دوسرے بڑے شخص کا ان کاموں میں قائم مقام ہوتا یہاں تک کہ عدنان کا زمانہ آ گیا (جو قریش کا جدّ اعلیٰ تھا) -

كِبْرِيْت - گندھک -

اَلْمُؤْمِنُ اَعَزُّ مِنَ الْكِبْرِيْتِ الْاَحْمَرِ - مومن سرخ گندھک سے زیادہ عزت والا ہے (سرخ گندھک ایک نایاب چیز ہے) -

كَبْسٌ - بھر دینا، پاٹ دینا، چھپانا، داخل کرنا، ناگہاں ہجوم کرنا، گھیر لینا، ایک بار جماع کرنا، سال میں ایک دن بڑھا دینا -

تَكْبِيْسٌ - عادت کرانا -

تَكَبُّسٌ - پٹ جانا -

فَاسْتَخْرَجْتُهٗ مِنْ كِبْسٍ - (قریش کے لوگوں نے ابو طالب سے کہا، تمہارے بھتیجے یعنی آنحضرتؐ نے ہم کو تکلیف دے رکھی ہے، یعنی وہ ہمارے معبودوں کو برا کہتے ہیں ہم کو ستاتے ہیں - ابو طالب نے عقیل سے کہا ذرا محمدؐ کو میرے پاس بلا لاؤ! میں گیا) میں نے آنحضرتؐ کو ایک چھوٹی کوٹھڑی سے نکالا (ایک روایت میں مِنْ كِنْسٍ ہے نون سے - یعنی ہرن کے رہنے کا گھر، جو چھوٹا اور تنگ ہوتا ہے) -

فَاكْتَبَسُوْا فَاَلْقَوْا عَلٰى بَابِ الْجَنَّةِ - (انھوں نے چند لوگوں کو دیکھا جن کو دوزخ کی آگ نے بالکل کھا لیا ہے صرف چہرہ باقی ہے جس سے ان کی پہچان ہوتی ہے) انھوں نے اپنا سر کپڑوں میں چھپا لیا پھر بہشت کے دروازے پر ڈال دیئے گئے (عرب لوگ کہتے ہیں: كَبَسَ الرَّجُلُ رَاْسَهٗ آدمی نے اپنا سر چھپا لیا) -

يَكْبِسُ رِجْلَيْهِ - ان کے پاؤں دباتا تھا -

فَكَمَنْتُ لَهٗ اِلٰى صَخْرَةٍ وَّهُوَ مُكَبِّسٌ - (وحشی نے کہا میں حضرت حمزہؓ کو قتل کرنے کے لئے) ایک پتھر کی آڑ میں چھپ گیا، حمزہؓ اس وقت لوگوں پر حملہ کر رہے تھے ان کو چھپا کر نیست و نابود کر رہے تھے اور نر اونٹ کی طرح بڑبڑا رہے تھے (ان کے منہ سے کف نکل رہا تھا اور آواز آ رہی تھی جو شجاعت اور بہادری کی علامت ہے) -

اِنَّ رَجُلًا جَاءَ بِكَبَائِسَ مِنْ هٰذِهِ النَّخْلِ - ایک شخص اس درخت میں سے کھجور کے چند خوشے لے کر آیا -

كَبَائِسُ اللُّؤْلُؤِ الرَّطْبِ - تازے موتیوں کے خوشے -

يَامَنْ كَبَسَ الْاَرْضَ عَلَى الْمَاءِ - اے وہ خدا! جس نے زمین کو پانی میں گھسیڑ دیا یا چھپا دیا -

اِنَّا نَكْبِسُ الزَّيْتَ وَالسَّمَنَ نَطْلُبُ فِيْهِ التِّجَارَةَ - ہم تیل اور گھی سوداگری کرنے کے لئے جمع کر رکھتے ہیں -

كَابُوْس - ایک دماغی بیماری ہے جو مرگی کا مقدمۃ الجیش ہے -

كَبِيْسَة - وہ سال جو شمسی حساب پورا کرنے کے لئے ایک دن زیادہ کا ہوتا ہے یہ ہر چوتھے برس ہوتا ہے لیپ کا سال - اس میں ماہِ فروری کا ایک دن زیادہ ہوتا ہے یعنی بجائے ۲۸ کے ۲۹ دن -

كَبْشٌ - لڑنے والا مینڈھا اور قوم کا سردار (اس کی جمع اَكْبُشٌ اور كِبَاشٌ اور اَكْبَاشٌ ہے) -

لَقَدْ اَمِرَ اَمْرُ ابْنُ اَبِيْ كَبْشَةَ - (ابوسفیان نے کہا جب وہ کافر تھے) اب تو ابو کبشہ کے بیٹے (یعنی آنحضرتؐ) کا کام بڑا ہو گیا (ان کا درجہ بڑھ گیا اتنا کہ روم کا بادشاہ ان سے ڈرتا ہے - کہتے ہیں ابو کبشہ ایک شخص تھا قبیلہ خزاعہ کا جس نے بتوں کی پرستش میں قریش کی مخالفت کی اور شعری ستارے کی پوجا شروع کی تو آنحضرت ﷺ کو جو دین میں قریش کے مخالف تھے اس سے تشبیہ دی - بعض نے کہا ابو کبشہ آنحضرتؐ کے ننھیالی رشتہ دار تھے یا رضاعی رشتہ رکھتے تھے بہرحال ابوسفیان

نے تحقیر کی راہ سے آنحضرت کو ابو کبشہ کا بیٹا کہا)۔

هُوَ اَبُو الْاَكْبُشِ الْاَرْبَعَةِ - مروان چار مینڈھوں کا باپ ہے (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا - مروان کے چاروں بیٹے عبدالملک اور عبدالعزیز' بشر اور محمد سب نے خلافت حاصل کی اور یہ امر تاریخ میں نہیں ملتا کہ مروان کے بیٹوں کے سوا اور دوسرے چار بھائیوں نے خلافت کی ہو)۔

كَبْكَبَةٌ - جماعت' الٹ دینا' پچھاڑنا' غار میں پھینک دینا۔

تَكَبْكُبٌ - لپٹ جانا۔

كُبَاكِبٌ - مجتمع الخلق۔

حَتّٰى مَرَّ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ فِيْ كَبْكَبَةٍ مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ فَاَعْجَبَتْنِيْ - یہاں تک کہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کی ایک گھنی جماعت لئے ہوئے گزرے۔

كَبْكَبَة - ملی ہوئی گھنگور جماعت۔

اِنَّهٗ نَظَرَ اِلٰى كَبْكَبَةٍ قَدْ اَقْبَلَتْ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقَالُوْا بَكْرُ بْنُ وَائِلٍ - آپ نے ایک گھنی ہوئی جماعت دیکھی' پوچھا یہ کون لوگ ہیں۔ لوگوں نے کہا بکر بن وائل قبیلے کے لوگ ہیں۔

فَكُبْكِبُوْا فِيْهَا - اس میں ایک کے اوپر ایک ڈال دیئے جائیں گے۔

كَبْلٌ - بیڑی ڈال کر قید کرنا' ادائے قرض کے لئے مہلت دینا۔

مُكَابَلَةٌ - پیچھے کرنا' روک رکھنا' ایک گھر کی خریداری میں دیر کرنا یہاں تک کہ دوسرا خرید لے' پھر شفعہ کا دعویٰ کر کے اس سے لے لینا۔ اس کو لوگوں نے مکروہ سمجھا ہے۔

تَكْبِيْلٌ - قید کرنا۔

تَكَبُّلٌ - قید ہونا۔

كَبْلٌ - چھوٹا۔

مَكْبُوْلٌ اور مُكَبَّلٌ - قیدی۔

ضَحِكْتُ مِنْ قَوْمٍ يُؤْتٰى بِهِمْ اِلَى الْجَنَّةِ فِيْ كَبْلِ الْحَدِيْدِ - مجھ کو ان لوگوں پر ہنسی آ گئی جو لوہے کی بیڑیوں میں جکڑے ہوئے بہشت میں لائے جا رہے ہیں۔

فَفَكَّتْ عَنْهُ اَكْبُلَهٗ - اس کی بیڑیاں نکالیں۔

مُتَيَّمٌ اِثْرَهَا لَمْ يُفْدَ مَكْبُوْلٌ - اس کی محبت میں گرفتار ہے کوئی فدیہ دے کر چھڑاتا بھی نہیں قید ہے۔

اِذَا وَقَعَتِ السُّهْمَانُ فَلَا مُكَابَلَةَ - جب جائیداد کی تقسیم ہو کر ہر ایک شریک کی حد بندی کر دی جائے تو اب شفعہ کا حق نہیں رہے گا (کوئی شریک دوسرے کی جائیداد پر شفعہ کا دعویٰ نہیں کر سکتا اس کو غیر کے ہاتھ بیچنے سے روک نہیں سکتا' یہ ان لوگوں کے مذہب پر ہے جو شفعہ کا حق صرف مشترکہ جائیداد میں رکھتے ہیں (یعنی جب سب کے حصے ملے جلے ہوں) لیکن جن لوگوں کے نزدیک ہمسایہ کو بھی شفعہ ہے وہ کہتے ہیں مُكَابَلَه کے معنی یہ ہیں کہ ایک ہمسایہ اپنا مکان بیچے اور دوسرا ہمسایہ اس کو لینا چاہتا ہو' پر صرف اس وجہ سے دیر کرے کہ دوسرا شخص لے لے اس کے بعد حق شفعہ کا دعویٰ کرے یہ مکروہ ہے)۔

لَا مُكَابَلَةَ اِذَا حُدَّتِ الْحُدُوْدُ وَلَا شُفْعَةَ - جب حد بندی ہو جائے تو پھر نہ مکابلہ ہے نہ شفعہ۔

اِنَّهٗ كَانَ يَلْبَسُ الْفَرْوَ الْكَبَلَ - وہ بڑی پوستین پہنتے تھے (کذافی النہایہ۔ محیط میں ہے کہ كَبَلٌ بہت بال والی پوستین)۔

كَبْنٌ یا كُبُوْنٌ - ہلکا ڈورنا' کپڑا موڑ کر سینا' غائب کرنا' عدول کرنا' ہمسایے کو چھوڑ کر دوسرے سے سلوک کرنا' تھم جانا۔

اِكْبَانٌ - روکنا۔

اِكْبِنَانٌ - سمٹ جانا۔

كُبُنٌّ - بخیل۔

كُبُنَّةٌ - سوکھی روٹی۔

مَكْبُوْنٌ - جس کو کبان کا عارضہ ہو (وہ اونٹ کی ایک بیماری ہے)۔

مَكْبُوْنُ الْاَصَابِعِ - جس کی انگلیاں پر گوشت ہوں۔

مَكْبُوْنٌ - وہ گھوڑا جس کے پاؤں چھوٹے اور پیٹ بڑا ہو۔

وَقَدْ كَبَنَ ضَغِيْرَتَيْهِ وَشَدَّهُمَا بِنِصَاحٍ - اپنی چوٹیوں کو موڑ کر ان کو ایک دھاگے سے باندھ دیا۔

يَكْبِنُ فِي هٰذِهٖ مَرَّةً وَفِي هٰذِهٖ مَرَّةً- کبھی آہستہ دوڑ کر ادھر آتا ہے' کبھی اُدھر (اس کو کہیں قرار اور استقلال نہیں ہے- یہ منافق کی صفت بیان فرمائی)-

كَبْهَةٌ- پیشانی (اصل میں جَبْهَةٌ تھا لیکن بعض لوگ جیم کو کاف کی طرح نکالتے ہیں)-

وَهُوَ عَرِيْضُ الْكَبْهَةِ- دجال کی پیشانی چوڑی ہوگی-

كَبْوٌ یا كُبُوٌّ- اوندھا گرنا' چقماق کا آگ نہ دینا' گرا دینا' بلند ہونا' راکھ اوپر آجانا' اندر آگ رہنا-

اِكْبَاءٌ- چقماق کا آگ نہ دینا' بدل دینا-

تَكَبِّيْ اور اِكْتِبَاءٌ- کپڑا ڈال کر گرنا' دھواں لینا-

كِبَاءٌ- عود-

كُبَاءٌ- بلند-

كِبَا- گھورا مزبلہ (جیسے كُبَةٌ ہے)-

مَا عَرَضْتُ الْاِسْلَامَ عَلٰى اَحَدٍ اِلَّا كَانَتْ عِنْدَهٗ لَهٗ كَبْوَةٌ غَيْرُ اَبِيْ بَكْرٍ فَاِنَّهٗ لَمْ يَتَلَعْثَمْ (آنحضرتؐ فرماتے ہیں) میں نے جس سے مسلمان ہو جانے کو کہا وہ جھجھکا (اس نے تامل کیا برا سمجھ کر) مگر ابوبکرؓ نے اسلام لانے میں دیر نہیں کی (فوراً بلا تامل مسلمان ہو گئے کہتے ہی قبول کر لیا)-

كَبَا الزَّنْدُ- چقماق نے آگ نہیں دی-

قَالَتْ لِعُثْمَانَ لَا تَقْدَحْ بِزَنْدٍ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْبَاهَا- بی بی ام سلمہؓ نے حضرت عثمانؓ کو نصیحت کی تم اس چقماق سے آگ مت نکالو- جس کو آنحضرتؐ نے خالی چھوڑ دیا تھا (اس سے آگ نہیں نکالی تھی- مطلب یہ ہے کو وہ نئے نئے کام مت کرو جو آنحضرتؐ نے نہیں کئے تھے)-

اِنَّ قُرَيْشًا جَعَلُوْا مَثَلَكَ مَثَلَ نَخْلَةٍ فِيْ كَبْوَةٍ مِّنَ الْاَرْضِ- (حضرت عباسؓ نے کہا) یا رسول اللہ ﷺ قریش نے آپ کی مثال یوں دی جیسے ایک کھجور کا درخت کچرے کوڑے میں اُگے-

اِنَّا نَسْمَعُ مِنْ قَوْمِكَ اِنَّمَا مَثَلُ مُحَمَّدٍ كَمَثَلِ نَخْلَةٍ نَبَتَتْ فِيْ كِبَا- انصاری لوگوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ! ہم آپ کی قوم والوں قریش کے لوگوں سے آپ کی یہ مثال سنتے ہیں جیسے ایک کھجور کا درخت گھورے (کوڑے کچرے) میں اگا ہو-

اَيْنَ نَدْفِنُ ابْنَكَ قَالَ عِنْدَ فَرَطِنَا عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ- صحابہؓ نے عرض کیا یا رسول اللہؐ ہم آپ کے صاحبزادے کو کہاں دفن کریں؟ فرمایا ہمارے پیش خیمہ (جو قافلے کے آگے جاتا ہے پانی' لکڑی وغیرہ کا بندوبست کرنے کو) عثمان بن مظعونؓ کی قبر کے پاس-

وَكَانَ قَبْرُ عُثْمَانَ عِنْدَ كِبَا بَنِيْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ- عثمانؓ بن مظعون کی قبر بنی عمرو بن عوف کے گھورے (کوڑے کچرے کے ڈھیر) کے پاس تھی- جہاں وہ کچرا کوڑا ڈالا کرتے تھے-

لَاتَشَبَّهُوْا بِالْيَهُوْدِ بِجَمْعِ الْاَكْبَاءِ فِيْ دُوْرِهَا- یہودیوں کی مشابہت مت کرو گھروں میں کوڑا کرکٹ جمع کر کے (بلکہ کوڑا کچرا جھاڑ کر مکان کو اور صحن کو پاک صاف رکھو)-

فَشَقَّ عَلَيْهِ حَتّٰى كَبَا وَجْهُهٗ- اس پر شاق گزرا یہاں تک کہ اس کا منہ پھول گیا (غصے سے- عرب لوگ کہتے ہیں:

كَبَا الْفَرَسُ يَكْبُوْا- گھوڑے کی سانس پھول گئی' دم چڑھنے لگا)-

كَبَا الْغُبَارُ- غبار بلند ہو گیا-

خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ السُّفْلٰى مِنَ الزَّبَدِ الْجُفَاءِ وَالْمَاءِ الْكُبَاءِ- اللہ تعالیٰ نے زمین کو پانی کے اس پھین سے بنایا جو اوپر آجاتا ہے اور ادھر ادھر جم کر غلیظ ہو جاتا ہے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ پانی سب مخلوقات سے پہلے تھا جیسے قرآن میں ہے کہ آسمان زمین پیدا ہونے سے پہلے پروردگار کا تخت پانی پر تھا پانی سے جو بخارا اٹھا اس سے ہوا پیدا ہوئی جو جم کر غلیظ ہو گیا اس سے مٹی بنی' ہواؤں کی رگڑ سے آگ پیدا ہوئی' غرض تمام مخلوقات کی اصل پانی ہے ایک جماعت فلاسفہ کا بھی یہی مذہب ہے مگر جدید تحقیقات سے معلوم ہوا کہ پانی گیسوں سے مرکب ہے تو پہلے یہ دونوں گیسیں پیدا ہوئی ہوں گی- یعنی آکسیجن اور ہائیڈروجن- واللہ اعلم)-

كَبْوَةٌ- گر پڑنا-

اِنَّ الْجَوَادَ قَدْ يَكْبُوْ وَ اِنَّ الزِّنَادَ قَدْ يَخْبُوْ - کبھی عمدہ ذات والا گھوڑا ٹھوکر کھا کر گر پڑتا ہے اور کبھی چقماق آگ نہیں دیتی -

بابُ الکافُ مع التّاء

كَتَبٌ یا كِتَابٌ یا كِتْبَةٌ یا كِتَابَةٌ - لکھنا' ٹانکنا' ناک میں چھلہ ڈالنا -

تَكْتِيْبٌ - لکھنا' لکھائی سکھانا' فوجیں تیار کرنا -

مُكَاتَبَةٌ - باہم خط و کتابت کرنا' کسی کے ساتھ لکھنا' غلام یا لونڈی کی کچھ رقم اپنے ذمہ لینا کہ جب وہ اس کو ادا کر دے تو آزاد ہو جائے -

اِكْتِتَابٌ - کتابت سکھانا' لکھوا دینا' ڈاٹ لگانا -

تَكَتُّبٌ - جمع ہونا -

تَكَاتُبٌ - باہم خط و کتابت کرنا -

اِكْتِتَابٌ - دفتر میں نام لکھوانا' رک جانا -

اِسْتِكْتَابٌ - لکھنے کی درخواست کرنا یا لکھوا دینے کی -

مَكْتَبَہ - کتب خانہ (كُتَّابٌ اور كَتَبَةٌ جمع ہے كَاتِبٌ کی) -

اِنِّیْ كَاتِبٌ حَاسِبٌ - میں منشی ہوں حساب داں -

مُكَتِّبٌ - کتابت سکھانے والا -

لَاَقْضِيَنَّ بَيْنَكُمَا بِكِتَابِ اللّٰهِ - میں تمہارا فیصلہ اللہ کے احکام کے موافق کروں گا جو اس نے اپنی کتاب میں اتارے ہیں (یہاں کتاب اللہ سے قرآن مراد نہیں کیونکہ نفی اور رجم کا حکم قرآن میں نہیں ہے اصل میں كِتَابٌ مصدر ہے یعنی لکھنا - پھر مَكْتُوْب کو بھی کہنے لگے - نووی نے کہا کتاب اللہ سے اس حدیث میں قرآن بھی مراد ہو سکتا ہے کیونکہ رجم کی آیت قرآن میں اتری تھی گو اس کی تلاوت موقوف ہو گئی - یعنی اَلشَّيْخُ وَ الشَّيْخَةُ اِذَا زَنَيَا فَارْجُمُوْهُمَا نَكَالًا مِنَ اللّٰهِ) -

كِتَابُ اللّٰهِ اَلْقِصَاصُ - اے انس اللہ کی کتاب قصاص کا حکم دیتی ہے (یعنی اَلسِّنُّ بِالسِّنِّ وَالْجُرُوْحُ قِصَاصٌ یا وَ اِنْ عَاقَبْتُمْ فَعَاقِبُوْا بِمِثْلِ مَا عُوْقِبْتُمْ بِهٖ) -

مَنِ اشْتَرَطَ شَرْطًا لَيْسَ فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ - جو شخص ایسی شرط لگائے جو کتاب اللہ کے موافق نہ ہو (بلکہ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کے حکم اور قانون کے خلاف ہو) وہ لغو ہے اگر چہ سو بار ایسی شرط لگائے (یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب بریرہؓ کے مالک اس کی ولاء مانگتے تھے حالانکہ ولاء کا ذکر اللہ کی کتاب میں نہیں ہے' مگر اللہ کی کتاب میں یہ حکم ہے کہ پیغمبر کی اطاعت کرو تو تمام احادیثی احکام گویا قرآن کے احکام ٹھہرے اور حدیث میں صاف مذکور ہے کہ غلام لونڈی کی ولاء اس کے آزاد کرنے والے کو ملے گی) -

مَنْ نَظَرَ فِيْ كِتَابِ اَخِيْهِ بِغَيْرِ اِذْنِهٖ فَكَاَنَّمَا يَنْظُرُ فِي النَّارِ - جو شخص دوسرے مسلمان بھائی کا خط بغیر اس کی اجازت کے دیکھے گویا وہ دوزخ کی آگ کو دیکھ رہا ہے (جیسے آگ سے پرہیز کرنا لازم ہے ویسے ہی دوسرے کا خط دیکھنے سے - غیر کے نام کا لفافہ بھی چاک کرنا جان بوجھ کر منع ہے اور قابل سزا ہے - بعض نے کہا آگ کو دیکھنے کا یہ مطلب ہے کہ دوزخ کی آگ سے اس کی آنکھ کو سزا دی جائے گی جیسے کان کو اس حالت میں سزا ملے گی جب ایسے لوگوں کی بات سنے جو اس کو نہ سنانا چاہتے ہوں) یہ حدیث عام ہے ہر قسم کی خط و کتابت کو شامل ہے - بعض نے کہا وہ خط مراد ہے جس میں کچھ راز کی باتیں ہوں' جن کا افشاء کرنا مکتوب الیہ پسند نہ کرتا ہو) -

لَاتَكْتُبُوْا عَنِّيْ غَيْرَ الْقُرْاٰنِ - قرآن کے سوا اور کچھ میرا کلام مت لکھو (یہ حدیث منسوخ ہے اوائل اسلام میں آپ نے یہ حکم دیا تھا پھر اس کے بعد لکھنے کی اجازت دی اور خود حدیث لکھوائی اور تمام امت کا اس کے جواز پر اجماع ہو گیا - امام بخاریؒ نے ایک باب قائم کیا ہے ''باب کتابۃ العلم'' اور صحیح حدیث سے کتابت حدیث کا جواز ثابت کیا ہے) - بعض نے کہا اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ قرآن اور حدیث کو ملا کر ایک جگہ مت لکھو ایسا نہ ہو حدیث قرآن کے ساتھ ملتبس ہو جائے - بعض نے کہا یہ ممانعت اس شخص کے لئے ہے جس کا حافظہ قوی ہو بھول جانے کا ڈر نہ ہو اور لکھنے میں یہ ڈر ہو کہ کتابت پر اعتماد

کر کے یاد رکھنا چھوڑ دے گا یا مراد یہ ہے کہ قرآن اترتے وقت حدیث مت لکھو تا کہ لوگوں کو شبہ نہ ہو-

اِنَّ امْرَأَتِیْ خَرَجَتْ حَآجَّةً وَ اِنِّیْ اُكْتُتِبْتُ فِیْ غَزْوَةِ كَذَا وَ كَذَا- میری عورت حج کے لئے جا رہی ہے اور میرا نام فلاں لڑائی کے مجاہدین میں لکھا گیا ہے-

مَنِ اكْتُتِبَ ضَمِناً بَعَثَهُ اللّٰهُ ضَمِناً يَوْمَ الْقِيَامَةِ- جو شخص جہاد سے جان چرا کر بہانہ کر کے معذوروں اپاہجوں میں اپنا نام لکھوائے تو اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کو معذور اور اپاہج ہی کر کے اٹھائے گا-

قَدْ بَعَثْتُ اِلَيْكُمْ كَاتِباً مِّنْ اَصْحَابِیْ- میں نے اپنے اصحاب میں سے ایک لکھا پڑھا (ذی علم) شخص تمہارے پاس بھیجا ہے-

اِنَّهَا جَاءَتْ تَسْتَعِيْنُ بِعَائِشَةَ فِیْ كِتَابَتِهَا- بریرہؓ عائشہؓ کے پاس آئی اپنے بدلے کتابت کی ادائی میں ان سے مدد چاہتی تھی (کتابت کے معنی اوپر گزر چکے ہیں یعنی غلام کچھ مال باقساط قبول کرے اور مالک سے یہ ٹھہرا لے کہ جب یہ مال میں سب ادا کر دوں گا اس وقت آزاد ہو جاؤں گا)-

عَجَزْتُ عَنْ كِتَابَتِیْ- میں اپنا کتابت کا روپیہ ادا کرنے سے عاجز ہو گیا ہوں-

نَحْنُ اَنْصَارُ اللّٰهِ وَكَتِيْبَةُ الْاِسْلَامِ- ہم اللہ کے مددگار ہیں اور اسلام کا لشکر ہیں-

كَتَائِبَ لَا تُوَلِّیْ- (معاویہؓ نے کہا- جب امام حسنؓ فوج عظیم لے کر ان کے مقابلے کو آئے) میں دیکھتا ہوں یہ فوجیں تو منہ موڑنے والی نہیں (یہاں تک کہ دشمن کی فوج پیٹھ نہ موڑے یا اس کی جگہ پر قابض نہ ہو جائے)-

وَقَدْ تَكَتَّبَ يُزَنُّ فِیْ قَوْمِهٖ- اس نے کمر پٹہ باندھا یا اپنے کپڑے پہنے اپنی قوم میں جو بن والا ہوا (یہ كَتَّبْتُ السِّقَاءَ سے ماخوذ ہے یعنی میں نے مشک کو ٹانکا)-

اَلْكَتِيْبَةُ اَكْثَرُهَا عَنْوَةً وَفِيْهَا صُلْحٌ- کتیبہ (جو ایک موضع کا نام ہے خیبر میں) اس کا اکثر حصہ بزور فتح ہوا اور کچھ صلح سے بھی-

ثَلٰثَةٌ لَّهُمْ اَجْرَانِ رَجُلٌ مِّنْ اَهْلِ الْكِتَابِ- تین آدمیوں کو دوہرا ثواب ملے گا- ایک تو اس شخص کو جو اہل کتاب میں سے ہو (یعنی یہودی یا نصرانی- بعض نے کہا صرف نصرانی مراد ہے کیونکہ شریعت عیسوی نے شریعت موسوی کو منسوخ کر دیا تھا- میں کہتا ہوں یہ قول صحیح نہیں ہے کیونکہ حضرت عیسیٰ کا عمل اسی شریعت موسوی پر تھا اور انجیل مقدس میں ہے کہ میں موسیٰ کی شریعت منسوخ کرنے کو نہیں آیا ہوں)-

هَلْ عِنْدَكُمْ كِتَابٌ اِلَّا كِتَابَ اللّٰهِ- (کسی نے حضرت علیؓ سے پوچھا) کیا آپ کے پاس اللہ کی کتاب (قرآن) کے علاوہ اور کوئی کتاب ہے (جو آنحضرت نے خاص طور سے آپ کو دی ہو- جیسے بعض شیعہ حضرات گمان کرتے ہیں کہ آنحضرت نے دو کتابیں حضرت علیؓ کو دی تھیں ایک کتاب الجفر دوسری کتاب الجامع اور یہ کتابیں پشت در پشت ائمہ اہل بیت کے پاس رہیں)-

مَا مِنْ اَصْحَابِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحَدٌ اَكْثَرُ حَدِيْثاً مِنِّیْ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو فَاِنَّهٗ كَانَ يَكْتُبُ وَلَا اَكْتُبُ- (ابو ہریرہؓ کہتے ہیں) آنحضرت ﷺ کے اصحاب میں سے کسی صحابی نے مجھ سے زیادہ حدیثیں روایت نہیں کیں، مگر شاید عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ نے کی ہوں تو کی ہوں وجہ یہ ہے کہ وہ حدیث لکھ لیتے تھے اور میں نہیں لکھتا تھا-

مترجم کہتا ہے باوجود اس کے کہ ابو ہریرہؓ لکھتے نہ تھے اور عبداللہ بن عمروؓ لکھتے تھے اس پر بھی ابو ہریرہؓ کی حدیثیں عبداللہ بن عمروؓ سے بہت زیادہ ہیں کیونکہ عبداللہ بن عمروؓ کی مرویات سات سو سے زیادہ نہیں ہیں- اور ابو ہریرہؓ نے پانچ ہزار تین سو حدیثیں روایت کی ہیں، اور اسی کثرت روایت کی وجہ سے بعض صحابہؓ کو ابو ہریرہ کی روایات میں شبہ پیدا ہوا-

اِيْتُوْنِیْ بِكِتَابٍ اَكْتُبُ لَكُمْ كِتَاباً لَّا تَضِلُّوْا بَعْدَهٗ- (آنحضرتؐ نے مرض موت میں وفات سے تین روز پیشتر فرمایا) میرے پاس لکھنے کا سامان (دوات، قلم، کاغذ) لے کر آؤ! میں تم کو ایک کتاب لکھوا دوں، اس کے بعد تم گمراہ نہ ہو

(یعنی اس کے موافق میری وفات کے بعد عمل کرو گے تو تم میں اختلاف پیدا نہ ہوگا اور راہ راست سے نہ بھٹکو گے- یہ حدیث القرطاس کہلاتی ہے)-

لَابَاْسَ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْحَمَّامِ وَبِكُتُبِ الرِّسَالَةِ- حمام میں قرآن شریف پڑھنا یا حدیث لکھنا منع نہیں ہے-

اٰمَنْتُ بِكِتَابِكَ- میں تیری کتاب یعنی قرآن یا تمام آسمانی کتابوں پر ایمان لایا-

ثُمَّ يُصَلِّيْ مَا كُتِبَ لَهٗ- پھر جو اس کی تقدیر میں لکھی ہے وہ نماز پڑھے (جمعہ کی فرض اور سنت)-

كَاتِبْ وَكَانَ حُرًّا وَّ ظَلَمُوْهُ- (آنحضرتؐ نے سلمان فارسیؓ سے فرمایا) تم اپنے مالک سے کتابت کرلو (یعنی کچھ روپیہ باقساط اس سے ٹھہرالو جب اتنا روپیہ ادا کردو تو تم آزاد ہو جاؤ گے- حالانکہ حضرت سلمانؓ آزاد تھے مگر ظلم سے غلام بنائے گئے تھے)-

لَيْسَ يُحْسِنُ يَكْتُبُ فَكَتَبَ- حالانکہ آنحضرتؐ اچھی طرح لکھنا نہیں جانتے تھے مگر آپ نے لکھ دیا' یہ آپ کا ایک معجزہ تھا کیونکہ آپ اُمی تھے یعنی پڑھے لکھے نہ تھے اور حضرت علیؓ نے ادب اور تعظیم اور عشق پیغمبرؐ کی وجہ سے اپنے ہاتھ سے رسول کا لفظ مٹانا گوارا نہ کیا حالانکہ آنحضرت ﷺ نے ان کو حکم دیا تھا کہ وہ رسول اللہ کا لفظ مٹا کر ابن عبداللہ لکھ دیں)-

دَعَا الْاَنْصَارَ لِيَكْتُبَ لَهُمْ بِالْبَحْرَيْنِ- آپؐ نے انصاری لوگوں کو بلایا کہ بحرین کے ملک میں ان کو مقطعے دے کر سندیں لکھوادیں-

فَيُكْتَبُ عَمَلُهٗ- پھر اس بچے کا عمل لکھا جاتا ہے (کہ وہ دنیا میں آکر کیسے کیسے کام کرے گا اچھے یا برے حالانکہ تقدیر الٰہی میں روز ازل سے اس کے اعمال مقرر ہو چکے تھے مگر اس وقت فرشتہ کو وہ معلوم کرائے جاتے ہیں اور اس کو لکھنے کا حکم دیا جاتا ہے)-

كَتَبَ فِي الذِّكْرِ كُلَّ شَيْءٍ- اللہ تعالیٰ نے ہر چیز لوح محفوظ میں لکھ دی ہے (اسی کے مطابق دنیا میں ظہور ہوتا ہے)-

كَتَبَ كِتَابًا فَهُوَ عِنْدَهٗ فَوْقَ الْعَرْشِ- اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب لکھی وہ اسی کے پاس ہے اس کے تخت پر- اس میں یہ ہے کہ میرا رحم و کرم میرے غضب پر غالب ہے (اس حدیث میں متاخرین متکلمین اور جہمیہ اور معتزلہ نے بے ضرورت تاویل کی ہے اور اہل حدیث اس کو اپنے ظاہر پر رکھتے ہیں)-

كَاتَبْتُ اُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ- حضرت بلالؓ کہتے ہیں' میں نے امیہ بن خلف سے کتابت کی تھی (حضرت بلال اس کے غلام تھے- وہ مردود آپ کو سخت تکلیفیں دیا کرتا صرف اس وجہ سے کہ آپ مسلمان ہو گئے تھے آخر جنگ بدر میں خود بلالؓ کی شرکت سے واصل جہنم ہوا)-

فَكَتَبَ مَا قَتَلْنَا- یہود کے اس گروہ نے لکھا ہم نے اس کو قتل نہیں کیا-

اِنَّمَا اَنْتَ اَخِيْ فِيْ دِيْنِ اللّٰهِ وَ كِتَابِهٖ- (آنحضرتؐ نے ابوبکر صدیقؓ سے فرمایا جب انھوں نے کہا کہ عائشہؓ تو آپ کی بھتیجی ہے' آپ اس سے کیونکر نکاح کر سکتے ہیں؟) تم تو میرے دینی بھائی ہو اللہ کی کتاب کے موافق (اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَةٌ نسبی بھائی نہیں ہو' تو تمہاری بیٹی میرے لئے درست ہے)-

كَتَبَ الْحَسَنَاتِ ثُمَّ بَيَّنَهَا- اللہ تعالیٰ نے نیک باتوں کو لکھا پھر ان کو بیان فرمایا (یعنی آنحضرتؐ کی زبان پر معلوم ہوا کہ حسن اور قبح شرعی ہیں نہ کہ عقلی)-

يُعَلِّمُ هٰذِهِ الْكَلِمَاتِ كَمَا يُعَلِّمُ الْكِتَابَ- آنحضرتؐ ان کلموں کو اس طرح سکھاتے تھے (اہتمام اور احتیاط کے ساتھ) جس طرح قرآن سکھاتے تھے-

لَمَّا اسْتُخْلِفَ الصِّدِّيْقُ كَتَبَ لَهٗ كِتَابَ الزَّكٰوةِ- جب حضرت ابوبکر صدیقؓ خلیفہ ہوئے تو انھوں نے انسؓ کے لئے زکوۃ کی کتاب لکھ دی (جس میں زکوۃ کے مسائل اور نصابات اور مقادیر مذکور تھے)-

مَكْتُوْبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر- دجال کی دونوں آنکھوں کے درمیان یہ حرف لکھے ہوں گے (بہ قلم قدرت) ک' ف' ر (یعنی یہ کافر ہے مومن پر یہ حرف ظاہر ہو جائیں گے اور کافر اور شقی پر پوشیدہ رہیں گے- بعض نے کہا ان حروف کے لکھے ہونے سے یہ مراد ہے کہ مومن اس کا چہرہ دیکھتے ہی پہچان

لے گا کہ یہ وہی کافر مردود دجال ہے جس کی نشانیاں آنحضرتؐ نے بیان فرما دی ہیں- اوّل تو وہ کانا ہوگا جو ایک بڑا عیب ہے- دوسرے کھاتا' پیتا' موتا' ہگتا ہوگا ایسا شخص خدا نہیں ہوسکتا' وہ خدائی کا دعویٰ کرے گا)-

فَیُکْتَبَانِ- پھر دونوں باتیں لکھی جاتی ہیں یعنی یہ کہ وہ شقی ہے یا سعید-

لَیَکْذِبُ حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ كَذَّابًا- آدمی جھوٹ بولتا رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا نام جھوٹوں میں لکھ لیا جاتا ہے (تمام دنیا میں وہ جھوٹا مشہور ہو جاتا ہے)-

حَتّٰی یُکْتَبَ عِنْدَ اللّٰهِ صِدِّیْقًا- کوئی آدمی ہمیشہ سچ کہنا لازم کر لیتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کے پاس اس کا نام سچوں میں لکھ لیا جاتا ہے (تمام دنیا میں سچا مشہور ہو جاتا ہے- مصنف لوگ کتابوں میں اس کو سچا لکھتے ہیں یا فرشتوں اور عالم بالا میں اس کا نام سچوں میں لکھا جاتا ہے یا مخلوق کے دلوں پر اس کی سچائی نقش ہو جاتی ہے' سب لوگ اس کو راست باز سمجھتے ہیں)-

كَتَبَ اللّٰهُ مَقَادِیْرَ الْخَلْقِ قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ بِخَمْسِیْنَ- اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین بنانے سے پچاس ہزار (برس) پہلے مخلوقات کی تقدیر لکھ دی (جو کچھ ہونے والا تھا وہ لوح محفوظ میں لکھ دیا یا پچاس ہزار برس سے ایک مدت دراز مراد ہے ورنہ آسمان زمین کے پیدا ہونے سے پہلے برس کا وجود کیونکر ہوسکتا ہے)-

اِنَّ اللّٰهَ كَتَبَ كِتَابًا قَبْلَ اَنْ یَّخْلُقَ السَّمٰوٰتِ بِاَلْفَیْ عَامٍ اُنْزِلَتْ مِنْهُ اٰیَتَانِ- اللہ تعالیٰ نے ایک کتاب یعنی لوح محفوظ زمین آسمان پیدا ہونے سے دو ہزار برس پہلے لکھی' اس میں سے دو آیتیں اتری ہیں (یہ حدیث اگلی حدیث کے خلاف نہیں ہے کیونکہ لوح محفوظ سب ایک بار نہیں لکھی گئی- ممکن ہے کہ پچاس ہزار برس پہلے ان کا لکھنا شروع کیا ہو اور دو ہزار برس پہلے بھی اس کا کوئی حصہ لکھا ہو' دوسرے یہ کہ پچاس ہزار یا دو ہزار برس سے اعداد اور شمار مراد نہیں ہیں بلکہ ایک مدت دراز مراد ہے جیسے اوپر گزر چکا)-

خَرَجَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ فِیْ یَدَیْهِ كِتَابَانِ- آنحضرتؐ ایک بار برآمد ہوئے آپ کے دونوں ہاتھ میں ایک ایک کتاب تھی (ایک میں بہشتی لوگوں کے نام' ان کے باپ دادا اور قبیلوں کے نام مذکور تھے دوسری میں دوزخ والوں کے نام' ان کے باپ دادا قبیلوں کے ساتھ درج تھے (یہ کتابیں گویا آپ بہ طور کشف دیکھ رہے تھے اور ہاتھوں میں لئے ہوئے تھے- مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے ہی سے لکھ دیا ہے کہ کون بہشتی ہے کون دوزخی)-

فِیْهَا یُكْتَبُ كُلُّ مَوْلُوْدٍ وَّ تُرْفَعُ اَعْمَالُهُمْ- اس شب میں سال بھر تک جو لوگ پیدا ہونے والے ہیں' وہ لکھے جاتے ہیں (اسی طرح اس سال جو لوگ مرنے والے ہیں) ان کے اعمال بھی جو اس سال اٹھنے والے ہوتے ہیں' وہ بھی لکھے جاتے ہیں-

كُتِبَ لَهٗ بِمِثْلٍ- (جو شخص کوئی وظیفہ پڑھتا ہے یا دوسرا کوئی نیک کام کرتا ہے لیکن بیماری کی وجہ سے نہ کر سکے تو) اس کے لئے اتنا ہی ثواب لکھا جائے گا (جتنا اس کے کرنے میں لکھا جاتا تھا- اس لئے کہ وہ معذور ہے بیماری کی وجہ سے مجبور ہے اگر تندرست ہوتا تو ضرور اپنا معین وظیفہ پڑھتا یا وہ نیک کام کرتا)-

كُتِبَ عَلٰی ابْنِ اٰدَمَ حَظُّهٗ مِنَ الزِّنَا- ہر آدمی پر اس کے زنا کا حصہ لکھا گیا ہے (آنکھ ملی ہے' دل ملا ہے' شرمگاہ ملی ہے پورا زنا یہ ہے کہ آدمی اجنبی عورت سے جماع کرے اور اس کا ایک حصہ یہ ہے کہ آنکھ سے بہ شہوت اجنبی عورت کو دیکھے یا دل میں اس کی طرف میلان پیدا ہو)-

لَا اَتَطَهَّرُ اِلَّا صَلَّیْتُ مَا كَتَبَ اللّٰهُ- جب میں وضو کرتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے جتنی نماز میری قسمت میں لکھی ہے اس کو ادا کرتا ہوں-

اَلَا تُرِیْحُوْنَ الْكُتَّابَ- تم لکھنے والے فرشتوں کو آرام نہیں دیتے (برابر باتیں کئے جاتے ہو- یا اعتدال سے زیادہ عمل کرتے ہو لکھنے والے فرشتوں کو فرصت ہی نہیں ملتی' ان حدیث کا یہ مقصود ہے کہ کام میں اعتدال اور میانہ روی عمدہ بات ہے)-

لَوْلَا مَامَضٰی مِنْ كِتَابِ اللّٰهِ لَكان لِیْ وَلَهَا شَاْنٌ- اگر اللہ کی کتاب کا حکم نافذ نہ ہوا ہوتا (یعنی لعان کی آیت) تو میں

اس عورت کو کچھ کر کے بتلاتا (کیونکہ بظاہر حال بچہ کی صورت اور شکل دیکھ کر یہ صاف یقین ہوتا ہے کہ اس نے زنا کرایا وہ سنگسار کرنے کے لائق ہے مگر اس صورت میں جب گواہ نہ ہوں' اللہ تعالیٰ نے لعان کا حکم اتارا ہے اور لعان کر لینے سے زنا کی حد ساقط ہو جاتی ہے)-

مُعَاوِیَةَ وَ صِھْرِہٖ وَ کَاتِبِہٖ- معاویہؓ کے باب میں جو آنحضرتؐ سے سسرالی رشتہ رکھتے تھے (اُمّ المومنین امِ حبیبہ کے بھائی تھے) اور آپ کے منشی تھے-

یَکْتُبُ اللّٰہُ رِضْوَانَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ- اللہ تعالیٰ اپنی رضامندی قیامت تک اس کے لئے لکھ دیتا ہے (اس کو دنیا کے فتنوں اور قبر اور آخرت کے ہول اور عذاب سے بچاتا ہے)-

مَکْتُوْبٌ صِفَةُ مُحَمَّدٍ وَّ عِیْسٰی یُدْفَنُ مَعَہٗ- آنحضرتؐ کی صفت لکھی ہوئی ہے اور عیسیٰ علیہ السلام آپ کے ساتھ دفن ہوں گے (قیامت کے قریب جب حضرت عیسیٰؑ آسمان سے اتریں گے تو دجال کو مار کر چالیس برس تک زندہ رہیں گے' شادی کریں گے' آپ کی اولاد ہوگی' پھر انتقال فرمائیں گے تو اس حجرہ میں جس میں آنحضرتؐ مدفون ہیں اور اس میں ایک قبر کی جگہ باقی ہے آپ دفن ہوں گے)-

مَا اجْتَمَعَ قَوْمٌ فِیْ بَیْتٍ مِنْ بُیُوْتِ اللّٰہِ یَتْلُوْنَ کِتَابَ اللّٰہِ- جب کچھ لوگ اللہ کے کسی گھر میں (کسی مسجد میں) جمع ہو کر قرآن پڑھیں (یا پڑھائیں اس کا ترجمہ اور تفسیر لوگوں کو سمجھائیں' اس کے دقائق اور نکات بیان کریں)-

اُکْتُبَا فِیْ صَحِیْفَتِنَا اَنِّیْ اَشْھَدُ- ہمارے صحیفہ میں یہ لکھ دو' میں یہ گواہی دیتا ہوں-

اِنَّکَ تَاْتِیْ اَھْلَ کِتَابٍ- تم اہل کتاب سے ملو گے (نصاریٰ سے)-

لَمَّا قَضَیْتَ بَیْنَنَا بِکِتَابِ اللّٰہِ- مگر آپ اللہ کی کتاب کے موافق ہمارا فیصلہ کر دیجئے-

نَھٰی اَنْ یُّجَصَّصَ الْقُبُوْرُ وَ اَنْ یُّکْتَبَ عَلَیْھَا- آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کہ قبر کو گچ سے پختہ بنائیں یا اس پر کتبہ لگائیں (جس پر لکھا ہوتا ہے کہ یہ فلاں شخص کی قبر ہے اور اس کے اوصاف و حالات اور تاریخ وفات بھی اس میں ہوتی ہے- بعض نے کہا قرآن کی آیتیں یا دعا لکھنا مراد ہے جو جاہلوں کا فعل ہے)-

کُتِبَتْ اٰثَارُکُمْ یا تُکْتَبُ اٰثَارُکُمْ- تمہارے قدم لکھے جاتے ہیں-

کُتِبَ مِنَ الذَّاکِرِیْنَ اللّٰہَ- اللہ کی یاد کرنے والوں میں اس کا نام لکھا جائے گا-

اُکْتُبُوْا لِاَبِیْ شَاہٍ- ابو شاہ کے لئے یہ مضمون لکھ دو-

اَلْکِتَابَةُ ھِیَ مِمَّا اَنْعَمَ اللّٰہُ بِہٖ عَلَی الْاِنْسَانِ- کتابت اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت ہے جو آدمی کو ملی (اسی کی وجہ سے اگلے لوگوں کے حالات اور وقائع معلوم ہوتے ہیں- علوم کی بقا ہوتی ہے دور دراز شخص کو آدمی اپنا مطلب بتا سکتا ہے غرض ہزاروں فائدے اس کے ہیں)-

اَوَّلُ مَنْ کَتَبَ بِالْقَلَمِ اٰدَمُ وَقِیْلَ اِدْرِیْسُ- سب سے پہلے جس نے قلم سے لکھا وہ حضرت آدمؑ ہیں یا حضرت ادریسؑ-

کَتٌّ- چپکے سے کہنا-

کَتِیْتٌ- ہلکی چال یا چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر جلد چلنا-

کَتٌّ- شمار کرنا گننا' نرم آواز کرنا' جوش مارنا' پھد پھد کرنا جیسے تازہ گھڑے یا صراحی میں پانی ڈالنے سے ہوتا ہے قلقل قلقل کرنا' برائی کرنا' ذلیل کرنا-

اِکْتَاتٌ اور اِکْتِتَاتٌ- بمعنی کَتٌّ ہے اور سننا-

کَتٌّ- کم گوشت مرد یا عورت-

کَتَّةٌ- ایک بار زمین کی سبزی-

کُتَّةٌ- خراب مال-

کَتِیْتٌ- ہانڈی کے جوش کی آواز اور سینہ میں سے جو آواز پیدا ہو-

فَتَکَاتَّ النَّاسُ عَلَی الْمِیْضَاةِ- لوگ وضو کے برتن پر جمع ہو گئے (اصل میں تَکَاتَّ لوگوں کا ہجوم ایک آواز کے ساتھ- یہ ماخوذ ہے کَتِیْتٌ سے یعنی جو آواز سینے سے نکلے جیسے ھَدِیْر اور

یہ ماخوذ ہے کَتِیْتٌ سے یعنی جو آواز سینے سے نکلے جیسے ھَدِیْر اور غَطِیْط ہے- نہایہ میں ہے کہ زمخشری نے اسی طرح روایت کیا ہے لیکن محفوظ فَتَکَابَّ النَّاسُ ہے بائے موحدہ سے جیسے اوپر گزر چکا)-

وَھُوَ مُکَیِّسٌ لَہٗ کَتِیْتٌ - حضرت حمزہؓ لوگوں کو داب رہے تھے (ان کو قتل کر رہے تھے) ان کے سینہ میں سے آواز نکل رہی تھی (یہ شجاعت اور حمیت کا جوش تھا)-

قَدْ جَاءَ جَیْشٌ لَّا یُکَتُّ وَلَا یَنْکَفُّ - ایسا لشکر آ پہنچا جس کا شمار نہیں ہو سکتا نہ وہ رک سکتا ہے-

کُتَاتَۃ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے اطراف میں جو جعفر بن ابی طالب کی اولاد کا تھا-

کَتِدٌ - ایک ستارہ ہے اور آدمی یا گھوڑے کے جسم کا وہ مقام جہاں دونوں کندھے ملتے ہیں یا دونوں کندھوں کے درمیانی حصے سے پیٹھ تک یا وہ مقام جہاں گردن گڑی ہے (اس کی جمع اَکْتَادٌ اور کُتُوْدٌ ہے)-

جَنِیْلُ الْمُشَاشِ وَالْکَتَدِ - آنحضرتؐ کے جوڑوں کی ہڈیاں اٹھی ہوئی اور مونڈھوں کا درمیانی حصہ بھی بڑا اور مضبوط تھا-

مُشْرِفُ الْکَتَدِ - کندھوں کا درمیانی حصہ اٹھا ہوا-

کُنَّا یَوْمَ الْخَنْدَقِ نَنْقُلُ التُّرَابَ عَلٰے اَکْتَادِنَا - ہم خندق کی جنگ میں مٹی اپنے کاندھوں کے درمیان پیٹھ پر ڈھو رہے تھے-

کَتْعٌ - لے جانا' مستعد ہونا' منقبض ہونا' مل جانا' بھاگ جانا' حلف کرنا' دوڑنا' دور چلے جانا-

کَتَعٌ - مستعد ہونا' منقبض ہونا' مل جانا-

تَکْتِیْعٌ - کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کرنا-

مُکَاتَعَۃٌ - قتال کرنا-

تَکَاتُعٌ - پے در پے جانا-

اِنْکِتَاعٌ - ذلیل ہونا' منقبض ہونا-

کُتَعٌ - بخیل' ذلیل' کمینہ' بھیڑیا لومڑی کا خراب بچہ (کُتَعٌ تابع آتا ہے جُمَعٌ کا جیسے کُتَعَاءُ جُمَعَاءُ کا - عرب لوگ کہتے ہیں رَاَیْتُ اَخَوَاتِکَ جُمَعَ کُتَعَ میں نے تیری سب بہنوں کو دیکھا اور اِشْتَرَیْتُ ھٰذِہِ الدَّارَ جَمْعَاءَ کَتْعَاءَ میں نے یہ گھر سب کا سب خرید لیا اور اَکْتَعُ اَجْمَعُ کا تابع آتا ہے جیسے اَکْتَعِیْنَ اَجْمَعِیْنَ کالتَدْخُلُنَّ الْجَنَّۃَ اَجْمَعُوْنَ اَکْتَعُوْنَ اِلَّا مَنْ شَرَدَ عَلَی اللّٰہِ تم سب کے سب بہشت میں جاؤ گے (یعنی آخری ٹھکانا ہر مسلمان کا بہشت ہوگا - گو چند روز تکلیف اٹھانے کے بعد) مگر جو شخص اللہ تعالیٰ کے مقابل شرارت اور سرکشی کرے (ایسا شخص کافر یا مشرک ہی ہوگا گو نام کا مسلمان ہو بڑی شرارت اور سرکشی یہ ہے کہ مالک حقیقی کے برابر دوسروں کو کر دے' ان کو مصیبت کے وقت پکارے' ان کی پوجا کرے اور اللہ کے احکام اور اس کی شریعتوں کا ٹھٹھا کرے)-

جَبَلٌ کَتِیْعٌ - پورا پہاڑ-

کَتْفٌ - دھیمی چال چلنا یا مونڈھوں کو ہلا کر نرمی کرنا' دونوں ہاتھ مونڈھوں پر باندھنا (جیسے کِتَافٌ ہے) مونڈھے پر مارنا' مونڈھا زخمی کرنا' برا جاننا-

کَتَفَانٌ - جلد چلنا-

تَکْتِیْفٌ - دونوں ہاتھ مونڈھوں پر باندھنا' چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹ کر کرنا-

تَکَتُّفٌ - دونوں ہاتھ سینے سے ملا لینا-

کِتَافٌ - وہ رسی جس سے مشکیں کسی جائیں-

کَتْفٌ - وہ چوڑی ہڈی جو مونڈھے کے پیچھے ہوتی ہے (عرب لوگ بجائے کاغذ کے اس پر لکھا کرتے تھے)-

اَلَّذِیْ یُصَلِّیْ وَقَدْ عَقَصَ شَعْرَہٗ کَالَّذِیْ یُصَلِّیْ وَھُوَ مَکْتُوْفٌ - جو شخص بالوں کا جوڑا سر پر باندھ کر نماز پڑھے اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی مشکیں بندھا ہوا نماز پڑھے (اس کے دونوں ہاتھ زمین پر نہیں لگ سکتے اسی طرح جوڑے والے کے بال زمین پر نہیں گرتے)-

اِئْتُوْنِیْ بِکَتِفٍ وَّ دَوَاۃٍ اَکْتُبْ لَکُمْ کِتَابًا - میرے پاس کندھے کی چوڑی ہڈی اور دوات لے کر آؤ میں تم کو ایک کتاب لکھوا دوں' تم اس کے بعد گمراہ نہ ہو گے (اگر اس کتاب پر چلتے رہو گے)-

حدیث کو تمہارے کندھوں کے بیچ میں ڈال دوں گا (تم اس کو اٹھائے اٹھائے پھرو گے بھول نہ سکو گے ایک روایت میں بَیْنَ اَکْنَافِکُمْ ہے نون سے یعنی تمہارے مکانوں کے صحن اور اطراف میں ڈال دوں گا ہمیشہ تمہاری نظر اس پر پڑے گی (مطلب یہ ہے کہ خوب مشہور کروں گا بار بار سناؤں گا تا کہ تم تنگ ہو)-

فَوَضَعَهَا فِیْ ظَهْرِیْ بَیْنَ کَتِفَیَّ - اس کو میری پیٹھ پر دونوں کندھوں کے درمیان رکھ دیا-

اَکَلَ عِنْدَهَا کَتْفًا - ان کے پاس آنحضرتؐ نے بکری کے کندھے کا گوشت کھایا-

اَکَلَ کَتْفَ شَاةٍ وَّلَمْ یَتَوَضَّأْ - بکری کے کندھے کا گوشت کھایا پھر وضو نہیں کیا-

کَتْکَتَةٌ - قہقہہ سے کم ہنسنا' آہستہ چلنا یا چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر جلدی سے (جیسے تَکَتُّکٌ ہے)-

کَتْلٌ - روک رکھنا' قید کرنا-

کَتَلٌ - چپک جانا' لعاب دار ہونا-

تَکْتِیْلٌ - گول پھرانا' جمع کرنا-

مُکَاتَلَةٌ بمعنی مُقَاتَلَةٌ ہے-

اِنْکِتَالٌ - گزر جانا-

اُتِیَ بِمِکْتَلٍ مِّنْ تَمْرٍ - ایک تھیلہ کھجور کا آپ کے پاس لایا گیا-

مِکْتَلٌ - وہ بورہ جس میں پندرہ صاع کھجور آتی ہے (اس کی جمع مَکَاتِلُ ہے)-

فَخَرَجُوْا بِمَسَاحِیْهِمْ وَ مَکَاتِلِهِمْ - یہودی لوگ اپنی پکاسین پھاوڑے اور تھیلے لے کر نکلے-

وَارْمِ عَلَی اَقْفَائِهِمْ - ان کی گدیوں پر آفت بھیج (یہ اَکْتَلٌ سے ماخوذ ہے بمعنی مصیبت اور زمانہ کی سختی اور کَتَالٌ - بری گزران' خراب زندگی' بوجھ - ایک روایت میں بِمِنْکَلٍ ہے یعنی عذاب یہ نکال سے نکلا ہے)-

کَانَ سُلَیْمَانُ یَصْنَعُ فِی الْمَکَاتِلِ - حضرت سلیمانؑ زنبیلیں بنایا کرتے تھے (باوجود یہ کہ ایسے بڑے بادشاہ تھے)-

کَتْمٌ یا کِتْمَانٌ - چھپانا-

کُتُوْمٌ - اونٹنی کا مِکْتَام یا کَتُوْم ہونا - یعنی وہ اونٹنی جو جفتی کے وقت اپنی دم اٹھائے نہ آواز کرے نہ اس کا حمل معلوم ہو-

تَکْتِیْمٌ - چھپانا' خوب چھپانا-

مُکَاتَمَةٌ - چھپانا-

تَکَاتُمٌ - ایک دوسرے کے ساتھ مل کر چھپانا-

اِکْتِتَامٌ - چھپانا-

اِسْتِکْتَامٌ - چھپانے کی درخواست کرنا-

سِرٌّ کَاتِمٌ - پوشیدہ راز-

کَتَمٌ اور کُتْمَانٌ - بسمہ (وسمہ)-

کُنَّا نَمْتَشِطُ مَعَ اَسْمَاءَ قَبْلَ الْاِحْرَامِ وَ نَدَّهِنُ بِالْمَکْتُوْمَةِ - ہم لوگ اسماء بنت ابی بکرؓ کے ساتھ احرام سے پہلے کنگھی کرتے تھے اور تیل لگاتے-

مَکْتُوْمَةٌ - وہ ایک سرخ تیل ہے جس میں عرب لوگ زعفران ملاتے ہیں' بعض نے کہا کَتَمْ ملاتے ہیں (یعنی وسمہ جس سے بالوں کو سیاہ کرتے ہیں)-

اِنَّ اَبَابَکْرٍ کَانَ یَصْبَغُ بِالْحِنَّاءِ وَالْکَتَمِ - ابوبکر صدیقؓ مہندی اور وسمہ کا خضاب کرتے (یعنی صرف مہندی کا یا صرف وسمہ کا ورنہ دونوں کے ملانے سے سیاہ خضاب ہو جاتا ہے اور صحیح روایت میں اس کی ممانعت مذکور ہے اور دلیل اس کی یہ ہے کہ ایک روایت میں بِالْحِنَّاءِ اَوِ الْکَتَمِ ہے - نہایہ میں ہے کہ تمام روایتوں میں باوجود اختلاف کے بِالْحِنَّاءِ وَ الْکَتَمِ ہے واو جمع کے ساتھ)-

اِحْفِرْ تُکْتَمَ بَیْنَ الْفَرْثِ وَالدَّمِ - عبدالمطلب کو (خواب میں) کہا گیا کہ تکتم یعنی زمزم کو اس مقام پر کھودو جہاں گوبر' لید' خون وغیرہ پڑا ہوا ہے (ہوا یہ تھا کہ زمزم کا کنواں قبیلۂ جرہم کے بعد پٹ پٹا کر بالکل چھپ گیا تھا جب عبدالمطلب کو خواب میں یہ بشارت ہوئی تو انھوں نے وہاں کھدوانا شروع کیا اور زمزم کا کنواں از سر نو تیار ہوا)-

کَتُوْمٌ - آنحضرتؐ کی کمان کا نام ہے کیونکہ تیر چلانے کے وقت وہ ہلکی آواز دیتی تھی-

مَنْ سُئِلَ عَنْ عِلْمٍ فَکَتَمَهٗ اُلْجِمَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ بِلَجَامٍ

مِّنْ نَّارٍ - جو شخص علم دین کی کوئی بات (جو جانتا ہو) اس سے پوچھی جائے اور وہ اس کو چھپائے تو قیامت کے دن آگ کی لگام اس کو پہنائی جائے گی (جب کوئی دین کا مسئلہ پوچھے اور وہ جانتا ہو تو اس کا چھپانا سخت گناہ ہے)-

لَوْلَا اَنْ اَكْتُمَ عِلْمًا مَا كَتَبْتُ اِلَيْهِ - (ابن عباسؓ نے کہا) اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ علم دین چھپانے والا میں ہو جاؤں گا (اور مواخذہ میں گرفتار ہوں گا) تو میں نجدہ حروری کے سوال کا جواب نہ لکھتا (اس سے خط و کتابت نہ کرتا کیونکہ وہ خارجی اور پکا بدعتی تھا)-

تُكْتَمُ - امام رضاؒ کی والدہ کا بھی نام تھا - امام موسیٰ کاظمؒ نے ان کا نام طاہرہ رکھا' جب امام رضاؒ ان کے پیٹ سے پیدا ہوئے-

مَكْتُوْم - آنحضرتؐ کے ایک گھوڑے کا بھی نام تھا-

اِبْنُ اُمِّ مَكْتُوْم - مشہور صحابی ہیں جو اذان دیا کرتے تھے آنکھوں سے معذور ہو گئے تھے' ان کا نام عمرو یا عبداللہ تھا-

كَتْنٌ - چپک جانا' میلا کچیلا ہو جانا-

تَكْتِيْنٌ اور اِكْتِتَانٌ - چپکانا-

اِنَّكِ لَكُتُوْنٌ - تو تو چمٹ جانے والی ہے (جو تجھے ہاتھ لگاتا ہے تو اس کے گلے پڑ جاتی ہے- یہ كَتِنَ الْوَسَخُ سے نکلا ہے یعنی میل چپک گیا- نہایہ میں ہے کہ كَتْنٌ کہتے ہیں دیوار میں دھواں لگ جانے کو)-

كُتَانَةُ - ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے اطراف میں-

بابُ الكاف مع الثاء

كَثَاءٌ - پانی کے اوپر آجانا' چھین اٹھنا' چھین لے لینا' ملائی جو دودھ پر جمے کھا لینا' سبزی کا بلند ہونا' لنبا ہونا-

كُثَاةُ اللَّبَنِ - دودھ کی بالائی یا چکنائی جو اوپر آجاتی ہے-

كَثْبٌ - جمع کرنا' داخل ہونا' حملہ کرنا' کم ہونا' قریب ہونا' موقع دینا-

تَكْثِيْبٌ - کم ہونا-

مُكَاثَبَةٌ - نزدیک ہونا-

اِكْثَابٌ - کثبہ پلانا' نزدیک ہونا-

اِنْكِثَابٌ - جمع ہونا-

كُثَابٌ - بہت-

كَثْبَاءُ - مٹی-

كَثِيْبٌ - ریتی کا ٹیلہ (ٹبہ)-

اِنْ اَكْثَبَكُمُ الْقَوْمُ فَانْبُلُوْهُمْ يَا اِذَا اَكْثَبُوْكُمْ فَارْمُوْهُمْ بِالنَّبْلِ - یعنی جب کافر زور پر آ جائیں اور تمہارے نزدیک ہو جائیں' اس وقت ان پر تیر چلاؤ (تاکہ تیر اور نشانہ ضائع نہ جائے)-

وَظَنَّ رِجَالٌ اَنْ قَدْ اَكْثَبَتْ اَطْمَاعُهُمْ - کچھ لوگوں نے گمان کیا کہ ان کی طمع نزدیک آن پہنچی-

يَعْمَدُ اَحَدُكُمْ اِلَى الْمُغِيْبَةِ فَيَخْدَعُهَا بِالْكُثْبَةِ - کوئی تم میں سے اس عورت کے پاس جاتا ہے' جس کا خاوند غائب ہوتا ہے پھر ایک تھوڑا سا دودھ یا کھانا دے کر اس کو مٹھار لیتا ہے (كُثْبَةٌ قلیل دودھ یا کھانا)-

فَجَلَبْتُ لَهٗ كُثْبَةً - میں نے تھوڑا سا دودھ آپ کے لئے دوہا (کرمانی نے کہا كُثْبَہ ایک بار جو دودھ دوہا جائے یا ایک پیالہ دودھ کا یا قلیل دودھ)-

يَمْنَحُ اَحَدُكُمُ الْكُثْبَةَ - کوئی تم میں سے تھوڑا دودھ کسی کو عطا کرتا ہے (دودھ پینے کا جانور مستعار دیتا ہے)-

كُنْتُ فِي الصُّفَّةِ فَبَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِتَمْرِ عَجْوَةٍ فَكُثِبَ بَيْنَنَا وَقِيْلَ كُلُوْهُ وَلَا تُوَزِّعُوْهُ - میں مسجد کے سائبان میں رہا کرتا (جہاں مہاجرین کے فقرا اور محتاج لوگ رہا کرتے تھے) ایک بار آنحضرتؐ نے عجوہ کھجور ہم لوگوں کے لئے بھیجی (عجوہ ایک عمدہ قسم کی کھجور ہے) وہ ہمارے سامنے ڈال دی گئی اور ہم سے یہ کہا گیا کہ اس کو کھاؤ لیکن بانٹو نہیں (تقسیم نہ کرو بلکہ سب مل کر کھاؤ اس میں برکت ہوتی ہے)-

جِئْتُ عَلِيًّا وَّ بَيْنَ يَدَيْهِ قَرَنْفُلٌ مَكْثُوْبٌ - میں حضرت علیؓ کے پاس آیا لونگوں کا ایک ڈھیر ان کے پاس پڑا ہوا تھا-

ثَلٰثَةٌ عَلٰی کُثُبِ الْمِسْكِ یا عَلٰی کُثْبَانِ الْمِسْكِ- تین آدمی (قیامت کے دن) مشک کے ٹیلوں پر بیٹھے ہوں گے-

عِنْدَ الْکَثِیْبِ الْاَحْمَرِ- (آنحضرت ﷺ فرماتے ہیں اگر میں بیت المقدس میں ہوتا تو تم کو حضرت موسیٰؑ کی قبر بتلا دیتا وہ) لال ریتی کے ٹیلہ کے پاس ہے-

خَلَقَ جُؤْجُؤَ اٰدَمَ مِنْ کَثِیْبِ ضَرِیَّةٍ- آدمؑ کے سینہ کی ہڈیاں اللہ تعالیٰ نے ضریہ کی رسی کے ٹیلہ سے بنائیں-

وَ اِنْ لَّمْ یَجِدْ اِلَّا کَثِیْبًا مِّنْ رَّمْلٍ- اگرچہ ریتی کے ٹیلہ کے سوا اور کوئی آڑ نہ پائے (تو اسی کی آڑ میں حاجت پوری کرے- بہرحال پردہ پوشی جہاں تک ہو سکے ضروری ہے)-

یَضَعُوْنَ ثِیَابَھُمْ عَلٰی کَوَاثِبِ خُیُوْلِھِمْ- اپنے کپڑے گھوڑوں کے کواثب پر رکھ لیتے ہیں (یہ کاثبہ کی جمع ہے یعنی گھوڑے کا وہ مقام جو زین کے سامنے ہوتا ہے جہاں دونوں کندھے ملتے ہیں)-

ظَنَّتْ رِجَالٌ اَنْ قَدِ اکْتَثَبَتْ نُھَزُھَا- بعض لوگوں نے گمان کیا کہ ان کو مہلتیں مل گئیں (ان کی فرصتیں اکٹھا)

کَثٌّ- گھنی داڑھی والا-

کَثَاثَۃٌ اور کُثُوْثَۃٌ- گھنا پن' کثافت-

کَثَثٌ- غلیظ ہونا' دلدار ہونا' نکال پھینکنا-

اِکْثَاثٌ- داڑھی گھنی ہونا-

کَثَاثَاءُ- جس زمین میں خاک بہت ہو-

کَثُّ اللِّحْیَۃِ- آنحضرتؐ کی صفت ہے یعنی گھنی داڑھی والے (نہایہ میں ہے کہ داڑھی کی کثاثت یہ ہے کہ باریک اور لمبی نہ ہو بلکہ اس میں کثافت اور دلدار پنا ہو)-

قَوْمٌ کُثٌّ- گھنی داڑھی والے لوگ-

اِنَّهٗ مَرَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ اُبَیٍّ فَقَالَ یَذْھَبُ مُحَمَّدٌ اِلٰی مَنْ اَخْرَجَهٗ مِنْ بِلَادِهٖ فَاَمَّا مَنْ لَّمْ یُخْرِجْهُ وَ کَانَ قُدُوْمُهٗ کَثَّ مَنْخَرِهٖ فَلَا یَغْشَاهُ- آنحضرتؐ عبداللہ بن ابی پر سے گزرے (جو پکا منافق تھا) تو کیا کہنے لگا محمدؐ تو ان لوگوں کے پاس جاتے ہیں جنھوں نے ان کو نکالا (یعنی مکہ والوں کے پاس) اور جس نے ان کو نہیں نکالا بلکہ ان کے آنے سے اس کی ناک خاک آلودہ ہوگئی (اس نے اپنے آپ کو مراد لیا کیونکہ آنحضرتؐ کی تشریف آوری کی وجہ سے اس کو سرداری نہ مل سکی) اس کے پاس نہیں آتے- (کیوں آتے جب کہ آپ کو معلوم ہوگیا تھا کہ عبداللہ منافق ہے- یہ کِثْکِثْ سے نکلا ہے بمعنی خاک)-

کَثْرٌ- غالب ہونا کثرت میں-

کَثْرَۃٌ- بہت ہونا-

تَکْثِیْرٌ- بہت کرنا-

مُکَاثَرَۃٌ- کثرت میں غالب ہونا' کثرت مال اور اولاد کی وجہ سے اترانا' فخر کرنا-

اِکْثَارٌ- بہت کرنا بہت لانا' خوشہ نکالنا' بہت ہونا-

تَکَثُّرٌ- کثرت ظاہر کرنا' بہ تکلف دوسرے کے مال کو بہت جان کر اوروں سے بے پرواہ ہونا-

تَکَاثُرٌ- ایک دوسرے پر کثرت جتانا' فخر کرنا-

اِسْتِکْثَارٌ- بہت جاننا-

کَاثِرٌ- بہت-

کِثَار اور کُثَار- جماعت اور کثیر-

کَثْرٌ اور کَثَرٌ- کھجور کا گابھا-

کُثْرٌ اور کِثْرٌ- بہت ہونا (ضد ہے قُلٌّ اور قِلٌّ کی)-

کُثْرٰی- ایک بت تھا-

لَا قَطْعَ فِیْ ثَمَرٍ وَّلَا کَثَرٍ- میوے کے چرانے میں یا کھجور کا گابھہ چرانے میں ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا-

کَثَرٌ- کھجور کا گابھہ جو سفید سفید نکلتا ہے' اس کو کھاتے ہیں (بعض نے کہا خوشہ جو پہلے پہل نکلتا ہے)-

نِعْمَ الْمَالُ اَرْبَعُوْنَ وَالْکُثْرُ سِتُّوْنَ- چالیس کے شمار میں مال اچھا ہے اور ساٹھ کا شمار ہو تو بہت ہے-

اِنَّکُمْ لَمَعَ خَلِیْقَتَیْنِ مَا کَانَتَا مَعَ شَیْءٍ اِلَّا کَثَّرَتَاهُ- تم دو خصلتوں کے ساتھ ہو یہ دونوں جس کے ساتھ ہوں گی اس پر غالب آئیں گی کثرت میں (عرب لوگ کہتے ہیں: کَاثَرْتُهٗ فَکَثَرْتُهٗ- میرا اس کا کثرت میں مقابلہ ہوا- آخر میں زیادہ نکلا (کثرت میں غالب آیا)-

مَا رَاَیْنَا مُکْثُوْرًا اَجْرَاَ مَقْدَمًا مِّنْهُ- جناب امام حسینؓ

کی طرح ہم نے کسی کو نہیں دیکھا' جو باوجود اس کے کہ دشمن کا عدد بہت زیادہ ہو اور وہ اتنی جرأت کرے (آپ کے ساتھی بہت ہی تھوڑے سو دو سو سے زیادہ نہ تھے اور دشمن ہزاروں کی تعداد میں' پر آپ نے ان سب سے مقابلہ کیا)-

وَلَهَا ضَرَائِرُ اِلَّا كَثَّرْنَ فِيْهَا - ایسی عورت کی سوکنیں ہوتی ہیں تو وہ اس کے حق میں بہت باتیں بناتی ہیں' طرح طرح کے عیب لگاتی ہیں (تاکہ خاوند کا دل اس کی طرف سے پھر جائے)-

وَكَانَ حَسَّانُ مِمَّنْ كَثَّرَ عَلَيْهَا - حسان بن ثابتؓ نے حضرت عائشہؓ کی نسبت بہت باتیں بنائیں (وہ بھی تہمت لگانے میں شریک تھے)-

اَتَيْتُ اَبَا سَعِيْدٍ وَّهُوَ مَكْثُوْرٌ عَلَيْهِ - میں ابوسعید کے پاس آیا ان پر لوگ کثرت سے جمع تھے (جو اپنے اپنے حقوق اور قرضوں کا ان سے مطالبہ کرتے تھے)-

اَكْثَرَ عَلَيْنَا اَبُوْ هُرَيْرَةَ - ابوہریرہؓ نے ہم سے بہت حدیثیں بیان کیں (اس وجہ سے خیال ہے کہ کہیں ان کو اشتباہ نہ ہو گیا ہو' اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جھوٹے تھے- تو عبداللہ بن عمرؓ نے اپنا شبہ رفع کرنے کے لئے اس حدیث کی تصدیق حضرت عائشہؓ سے کرائی' ان کو یہ شبہ ہوا کہ شاید کثرت روایات کی وجہ سے سہواً ابوہریرہؓ نے اس حدیث کو مرفوع کر دیا ہو- جب حضرت عائشہؓ نے بھی تصدیق کی کہ آنحضرتؐ نے ایسا فرمایا تھا تو عبداللہ بن عمرؓ کا شبہ دور ہو گیا)-

لَآتِيَنَّهُ اَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ نُجُوْمِ السَّمَاءِ - میں ان کے پاس آسمان کے تاروں کے شمار سے زیادہ آتا (یہ صرف کثرت سے عبارت ہے- جیسے کہتے ہیں میں نے ان سے ہزار بار کہا- یعنی بہت بار کہا)-

اَللّٰهُمَّ اَكْثِرْ مَالَهٗ - یا اللہ اس کے مال کو زیادہ کر (اس حدیث سے اس نے دلیل لی ہے جو کہتا ہے کہ مال داری مفلسی اور محتاجی سے بہتر ہے' دوسرے لوگوں نے اس کا جواب یہ دیا ہے کہ وہ مال داری افضل ہے جس میں تقویٰ اور پرہیزگاری ہو)-

اَفْضَلُ الْعِتْقِ اَكْثَرُهَا ثَمَنًا - زیادہ فضیلت اس بردے کو آزاد کرنے میں ہے جس کی قیمت زیادہ ہو (بشرطیکہ اس قیمت میں دو بردوں کا آزاد کرانا ممکن نہ ہو سکے ورنہ دو گردنوں کا چھڑانا ایک گردن چھڑانے سے افضل ہو گا اور قربانی کا حکم اس کے برخلاف ہے' قربانی میں ایک موٹی تازی بکری دبلی دو بکریوں سے افضل ہے)-

وَرَاَيْتُكُنَّ اَكْثَرَ اَهْلِ النَّارِ - میں نے تم عورتوں کو مردوں سے زیادہ دوزخ میں دیکھا-

اِلَّا رَبَا مِنْ اَسْفَلَ اَكْثَرَ - (بعض روایتوں میں اکثر ثائے مثلثہ سے ہے اور بعض میں بائے موحدہ سے)-

كَثِيْرٌ شَحْمُ بُطُوْنِهِمْ - ان کے پیٹوں میں بہت چربی ہو گی-

كَثْرَةِ دُخُوْلِهِمْ - ابن مسعودؓ اور ان کی والدہ کے آنحضرتؐ کے پاس بہت آنے سے-

وَكَثْرَةُ الْخُطَا اِلَى الْمَسَاجِدِ - مسجدوں تک قدم زیادہ ہونا (جتنی مسجد گھر سے دور ہو گی اتنے ہی قدم زیادہ ہوں گے یا بار بار مسجد میں آنا مراد ہے)-

دَعْوٰى كَاذِبَةٍ لِيَتَكَثَّرَ بِهَا - جھوٹا دعویٰ کر کے اپنا مال بڑھانا (پرایا روپیہ فریب اور دغا سے مار لینا)-

لَا يَعْلَمُهٗ كَثِيْرٌ - اس کو بہت لوگ نہیں جانتے (کیونکہ اس کی ممانعت کی دلیل صاف طور سے قرآن اور حدیث میں مذکور نہیں ہے اس لئے عوام اس سے ناواقف ہیں- البتہ عالم لوگ جانتے ہیں' غرض یہ ہے کہ اس کی دلیل میں شبہ ہے تو ایسے مشتبہ کاموں سے بھی باز رہنا تقویٰ اور پرہیزگاری ہے)-

كَثْرَةُ السُّوَالِ - بہت مانگنا-

يَسْتَكْثِرْنَهٗ - آنحضرتؐ کی بیویاں آپ کے پاس جمع ہوئیں کچھ زیادہ مانگتی تھیں (جتنا موجود تھا اس سے زیادہ سامان چاہتی تھیں یا زیادہ خرچہ طلب کرتی تھیں)-

ظَلَمْتُ نَفْسِىْ ظُلْمًا كَثِيْرًا - میں نے اپنے نفس پر بہت ظلم کیا ہے (خوب گناہ کئے ہیں- ایک روایت میں ظُلْمًا كَبِيْرًا ہے یعنی بڑا ظلم کیا ہے)-

فَاجْتَمَعَ فِى الثَّانِيَةِ اَكْثَرُ - (جب لوگوں کو یہ خبر ہوئی

کہ آنحضرتؐ نے تہجد کی نماز مسجد میں جماعت کے ساتھ ادا کی) تو دوسری رات کو بہت لوگ جمع ہوئے۔

اَلْاَکْثَرُوْنَ ھُمُ الْاَقَلُّوْنَ ۔ جو لوگ دنیا میں زیادہ مال دار ہیں آخرت میں وہ نادار ہوں گے (ان کو بہ نسبت غریبوں کے اجر اور ثواب کم ملے گا)۔

یَکْثُرُ فِیْکُمُ الْھَرْجُ حَتّٰی یَتَکَثَّرَ فِیْکُمُ الْمَالُ ۔ قیامت کے قریب جنگ بہت ہوگی (اکثر مرد مارے جائیں گے عورتیں رہ جائیں گی) مال و دولت کی کثرت ہوگی (چونکہ جب آبادی کم ہو جائے گی تو مال و دولت کی طرف لوگ زیادہ خیال نہ کریں گے ہر ایک کے پاس روپیہ کی افراط ہوگی)۔

اِنَّ رَافِعًا اَکْثَرَ عَلٰی نَفْسِہٖ ۔ رافع بن خدیج نے تو بہت کر لیا (یعنی مزارعت کے عدم جواز میں ایسا مبالغہ کیا کہ جو مزارعت ناجائز تھی اس میں اور جائز مزارعت میں کوئی فرق نہ رکھا بلکہ مزارعت کی ہر ایک قسم کو خواہ بٹائی ہو خواہ نقدی ناجائز رکھا)۔

نَحْنُ اَکْثَرُ عَمَلًا ۔ یہود یہ کہنے لگے کہ ہم نے زیادہ کام کیا (اسی طرح نصاریٰ اور ہم کو مزدوری کم ملی)۔

لَیْسَ بِمُسْتَکْثِرٍ مِّنْھَا ۔ وہ اپنی بیوی سے زیادہ صحبت رکھنا نہ چاہتا ہو بلکہ اس کو چھوڑ دینا منظور ہو۔

لَا یَسْتَکْثِرُ مِنْھَا ۔ زیادہ صحبت نہ رکھتا ہو (یعنی اپنی بیوی سے اس کو رغبت نہ ہو اس کے پاس زیادہ بیٹھنا باتیں کرنا پسند نہ کرے)۔

وَالتَّمْرُ اَکْثَرُ ۔ اس وقت کھانے کی سب چیزوں میں کھجور زیادہ تھی (اسی کا استعمال بہت کرتے)۔

وَالثُّلُثُ کَثِیْرٌ ۔ تہائی مال بہت ہے (اس سے زیادہ مال کی وصیت کرنا درست نہیں کیونکہ وارثوں کی حق تلفی ہوگی ایک روایت میں کَبِیْرٌ ہے بائے موحدہ ہے)۔

اَکْثَرْتُ عَلَیْکُمْ ۔ میں نے تم کو مسواک کے باب میں بہت کہا (مسواک کرنے کی بار بار تاکید کی)۔

نَحْنُ اَکْثَرُ مَا کُنَّا قَطُّ وَ اٰمَنُہٗ بِمِنًا رَکْعَتَیْنِ (ایک روایت میں اٰمَنَۃٍ ہے جو جمع ہے اٰمِنٌ کی یعنی) ہمارا شمار ہر ایک زمانہ سے اس وقت زیادہ تھا اور اسی طرح تمام زمانوں کی نسبت اس وقت ہم زیادہ بے خوف تھے مگر اس پر بھی منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں (نماز کا قصر کیا بس معلوم ہوا کہ قصر کے جواز کے لئے کافروں کا خوف اور ڈر شرط نہیں ہے بلکہ امن کی حالت میں بھی سفر میں قصر کر سکتے ہیں)۔

اَکْثَرُ مَا کَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یَحْلِفُ ۔ آنحضرتؐ اکثر اس طرح قسم کھا کرتے تھے (لَا وَ مُقَلِّبِ الْقُلُوْبِ)۔

وَاللّٰہُ اَکْثَرُ جَوَابًا مِّنْ دُعَائِکُمْ ۔ اللہ تعالیٰ تمہاری دعا سے زیادہ قبول کرتا ہے (یعنی اس کی اجابت تمہاری دعا سے بڑھ کر ہے)۔

فَیَکْثُرُوْنَ ۔ خلیفہ بہت ہو جائیں گے (ہر ایک ملک میں ایک ایک شخص خلافت کا دعویٰ کرے گا)۔

عَادَ کُثْرُہٗ کَالْعُدْمِ ۔ اس کی کثرت ناداری ہوگئی۔ (مال داری کے بعد محتاج ہو گیا)۔

کَوْثَرُ ۔ ایک نہر ہے بہشت میں (اور یہی صحیح ہے جو مرفوع حدیث سے ثابت ہے اور بعض نے کہا کہ کوثر سے خیر کثیر مراد ہے)۔

فَاَکْثَرَ النَّاسُ فِی الْبُکَاءِ ۔ لوگ (قیامت کی ہول ناک باتیں سن کر) بہت رونے لگے۔

تَوَضَّاَ وُضُوْءً حَسَنًا بَیْنَ الْوُضُوْئَیْنِ وَلَمْ یُکْثِرْ ۔ دو وضو کے درمیان ایک اچھا وضو کیا اور پانی بہت نہ بہایا۔

وَ اِنْ قَاتَلْتَ مُرَائِیًا مُّکَاثِرًا ۔ اگر تو نمائش کی نیت سے اپنا زور جتلانے کو لڑے یا اپنا مال بڑھانے کو لوٹ کا مال کما کر۔

غَیْرَ اَنَّ الشَّرَائِعَ قَدْ کَثُرَتْ فَاَخْبِرْنِیْ بِشَیْءٍ اَتَشَبَّثُ بِہٖ قَالَ لَا یَزَالُ لِسَانُکَ رَطْبًا مِّنْ ذِکْرِ اللّٰہِ ۔ شریعت کی باتیں (اور مسائل) تو بہت سے ہیں مجھ کو ایک ایسی بات بتلا دیجئے جس کو مضبوطی سے تھامے رہوں (اس پر عمل کرتا رہوں) آنحضرتؐ نے فرمایا۔ ایسا کر تیری زبان اللہ کی یاد میں ہمیشہ تر رہے (یعنی ذکر الٰہی کی مداومت کر جو تمام عبادتوں سے افضل ہے اگر ذکر زبان اور دل دونوں سے ہو تو سبحان اللہ اگر

صرف دل سے ہوتو وہ بھی نہایت عمدہ ہے اگر صرف زبان سے ہو تو سب سے کم درجہ کا ہے)۔

وَحَدِيْثُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَكْثَرُ۔ آنحضرتؐ کی حدیث عام ہے (بنی اسرائیل کی عورتوں اور دوسری سب عورتوں کو شامل ہے اور عقل اور مشاہدہ بھی اسی کو مقتضی ہے کہ حیض بنی اسرائیل کی عورتوں سے خاص نہ ہوگا)۔

فِيْمَا يَقَعُ فِي الْبِئْرِ فَيَمُوْتُ فَاَكْثَرُهُ الْاِنْسَانُ يُنْزَحُ مِنْهَا سَبْعُوْنَ دَلْوًا وَ اَقَلُّهُ الْعُصْفُوْرُ يُنْزَحُ مِنْهَا دَلْوٌ وَاحِدَةٌ وَمَا سِوٰى ذٰلِكَ۔ امام ابوعبداللہ نے فرمایا اگر کنویں میں کوئی جانور گر کر مر جائے، سب میں بڑا آدمی ہے تو ستر ڈول اس میں سے نکالے جائیں اور سب میں چھوٹی چڑیا ہے (کنجشک خانگی) وہ اگر گر کر مر جائے تو ایک ڈول پانی نکالا جائے (ایک روایت میں فَاَكْبَرُهُ الْاِنْسَانُ ہے)۔

كُثَيِّرُ عَزَّةَ۔ ایک مشہور شاعر ہے (عَزّہ اس کی محبوبہ کا نام تھا۔ امام جعفر صادقؒ نے حجر بن زائدہ اور عامر بن خزاعہ کے باب میں فرمایا کہ کثیر عزہ اپنی دوستی میں ان دونوں سے زیادہ پکا تھا)۔

كَثْعٌ۔ چکنائی اوپر آ جانا۔

كُثُوْعٌ۔ پیٹ لٹک جانا، سرخ ہو جانا، خون بہت ہونا۔

تَكْثِيْعٌ بمعنی كَثْعٌ ہے اور ایک بارگی نکل آنا۔

كَثْعَه۔ کیچڑ۔

كَثْفٌ۔ جماعت۔

كَثَافَةٌ۔ موٹا ہونا، گاڑھا ہونا، دلدار ہونا، غلیظ ہونا۔

تَكْثِيْفٌ۔ غلیظ کرنا، گاڑھا کرنا۔

تَكَاثُفٌ۔ جم جانا، گاڑھا ہو جانا (جیسے اِسْتِكْثَافٌ ہے)۔

لِسُرَادِقُ النَّارِ اَرْبَعُ جُدُرٍ كُثُفٍ۔ دوزخ کی قناتیں چار دیواریں ہیں موٹی موٹی (جن کے اندر دوزخ ہے)۔

شَقَقْنَ اَكْثَفَ مُرُوْطِهِنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهٖ۔ انھوں نے اپنی چادروں میں سے جو خوب گاڑھی تھی اس کو پھاڑا اور اوڑھنیاں بنائیں (سینہ اور بال چھپانے کو جب یہ آیت اتری وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ)۔

اِنَّهٗ اِنْتَهٰى اِلٰى عَلِيٍّ يَوْمَ صِفِّيْنَ وَهُوَ فِيْ كَثْفٍ۔ عبداللہ بن عباسؓ جنگ صفین کے دن حضرت علیؓ کے پاس پہنچے آپ لوگوں کی ایک جماعت میں تھے)۔

فَاسْتَكْثَفَ اَمْرُهٗ۔ اس کا کام بلند ہوگیا (عالی شان ہو گیا)۔

كِثْكِثٌ یا كَثْكَثٌ۔ ریتی، مٹی، کنکریاں۔

قَالَ اَبُوْ سُفْيَانَ عِنْدَ الْجَوْلَةِ الَّتِيْ كَانَتْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غَلَبَتْ وَاللّٰهِ هَوَازِنُ فَقَالَ لَهٗ صَفْوَانُ بْنُ اُمَيَّةَ بِفِيْكَ الْكَثْكَثُ۔ جب جنگ ہوازن میں مسلمانوں کو ذرا گردش ہوئی (وہ تیروں کی بارش سے جو ہوازن والوں نے کی گھبرا گئے اور بھاگ نکلے) تو ابوسفیان کیا کہنے لگا (حالانکہ اسلام قبول کر چکا تھا) قسم خدا کی ہوازن والوں کو اب غلبہ ہوگیا (ایک روایت میں یہ ہے کہ اب مسلمان ساحل سمندر تک تھمنے والے نہیں) یہ سن کر صفوان بن امیہ نے کہا (حالانکہ وہ بھی نومسلم تھے) ارے تیرے منہ میں مٹی کنکر پتھر)۔

بابُ الکاف مع الجیم

كَجٌّ۔ کجہ سے کھیلنا۔

كَجَّةٌ یا كُجَّةٌ۔ ایک کھلونا جس سے بچے کھیلتے ہیں، ایک چیتھڑا لے کر اس کو گول پھراتے ہیں گیند کی طرح۔

فِيْ كُلِّ شَيْءٍ قِمَارٌ حَتّٰى فِيْ لَعِبِ الصِّبْيَانِ بِالْكُجَّةِ۔ ہر چیز میں جوا ہو سکتا ہے یہاں تک کہ کجہ میں جس سے بچے کھیلتے ہیں (جب ہار جیت کی شرط ہو تو ہر کھیل اس شرط کے ساتھ جوا ہے اور حرام ہے)۔

كَجْكَجَةٌ۔ ایک کھلونا ہے۔

بابُ الکاف مع الحاء

كَحْبٌ۔ دبر پر مارنا۔

تَكْحِيْبٌ۔ دانہ نکل آنا یا بہت دانے نکلنا۔

كَاحِبَه۔ بہت اور وہ آگ جس کا شعلہ بلند ہو۔

كَحْبَةٌ - دبر-

ثُمَّ يَاْتِي الخِصْبَ فَيُعَقِّدُ الكَرْمُ ثُمَّ يُكَحِّبُ - پھر دجال ایک سرسبز اور شاداب مقام میں آ کر انگور کی بیل چڑھائے گا اور اسی وقت اس میں سے خوشے نکال لے گا (انگور کے دانے نمودار ہو جائیں گے (یہ اس کا ایک شعبدہ ہوگا لوگوں کو بہکانے کے لئے)-

كَحْلٌ - سرمہ لگانا قحط سالی ہونا-

اِكْحَالٌ - خشک سالی ہونا' سبزی کی ابتدا-

اِكْتِحَالٌ - سرمہ لگانا' قحط سالی ہونا-

كَحَلٌ - آنکھیں سیاہ ہونا-

تَكَحُّلٌ - سرمہ لگا کر آنکھیں کالی کرنا-

فِي عَيْنَيْهِ كَحَلٌ - آنحضرتؐ کی آنکھیں پیدائش سے سرگیں تھیں-

لَيْسَ التَّكَحُّلُ كَالْكَحَلَ - سرمہ لگا کر آنکھوں کو کالا کرنا اس کالک کے برابر نہیں ہے جو پیدائش سے آنکھوں میں یا پلکوں میں ہوتی ہے-

اِنْ جَاءَ تْ بِه اَدْعَجَ اَكْحَلَ الْعَيْنَيْنِ - اگر اس عورت کا بچہ کالی سرگیں آنکھوں والا پیدا ہوا-

اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ كَحْلٰي - بہشتی لوگ ان کے بدن پر بال نہ ہوں گے نہ داڑھی مونچھ ہوگی' آنکھیں سرگیں ہوں گی-

اِشْتَكَتْ عَيْنُهَا اَفَنَكْحُلُهَا - اس کی آنکھیں دکھیں ان میں سرمہ لگائے-

لَا اَكْتَحِلُ بِنَوْمٍ - مجھ کو تو نیند ہی نہیں آتی (آنکھ نہیں لگتی)-

اِنَّ سَعْدًا رُمِيَ فِي اَكْحَلِه - سعد بن ابی وقاص کو اکحل میں تیر لگا (اکحل وہ رگ جس کو ہفت اندام کہتے ہیں یہ ہاتھ میں اکحل کہلاتی ہے اور ران میں نساء اگر یہ رگ کٹ جائے تو خون بند نہیں ہوتا)-

مِنْ خَيْرِ اَكْحَالِكُمُ الْاِثْمِدُ - تمہارا بہترین سرمہ اثمد ہے (جو سرمہ کا پتھر ہے عرب کے ملک میں ہوتا ہے)-

مَنِ اكْتَحَلَ يَوْمَ عَاشُوْرَاءَ لَمْ يَرْمَدْ عَيْنَاهُ اَبَدًا - جو شخص عاشورا کے دن سرمہ لگائے اس کی آنکھوں میں کبھی آشوب نہ ہوگا (یہ حدیث صحیح نہیں ہے بلکہ بعض نے اس کو موضوع کہا ہے)-

بابُ الکاف مع الخاء

كَخْ يا كَخِ يا كَخّ يا كِخِ - اس وقت کہا جاتا ہے جب بچہ کو کسی چیز سے روکا جاتا ہے یا پلیدی اور نفرت دلانے کے لئے کہا جاتا ہے-

اَكَلَ الْحَسَنُ تَمْرَةً مِّنْ تَمَرِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلعَم كَخْ كَخْ - جناب امام حسنؓ نے زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر کھالی (اس وقت آپ بچے تھے آپ کو معلوم نہ تھا کہ زکوٰۃ کا مال سادات پر حرام ہے) آنحضرتؐ نے فرمایا چھی چھی (یعنی ناپاک ہے مت کھا بلکہ منہ سے نکال کر پھینک دے- دوسری روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے اس کے منہ سے نکال کر پھینک دی)-

كَخِيْخٌ - خراٹے لگانا-

بابُ الکاف مع الدال

كَدْأً يا كُدُوْءٌ - سردی مارنا' چھوٹا ہونا' خراب ہونا-

اَرْضٌ كَادِئَةٌ - جس زمین میں روئیدگی دیر میں ہو-

تَكْدِئَةٌ - زمین میں لوٹا دینا-

اِكْدَاءٌ - پھیر دینا-

كَدْبٌ يا كَدِبٌ يا كَدَبٌ يا كُدُبٌ - جھوٹ بولنا - (ابن عباسؓ اور حسن بصریؒ نے سورۂ یوسف میں یوں پڑھا ہے بِدَمٍ كَدِبٍ یعنی بدلا ہوا سفید مائل)-

مَكْدُوْبَة - صاف سفید عورت-

كَدْحٌ - کوشش کرنا' محنت کرنا' برے یا بھلے کام کے لئے چھیل دینا' بگاڑنا' خراب کرنا' کمانا-

تَكْدِيْحٌ - چھیلنا' کھرونچنا-

تَكَدُّحٌ - چھلنا' خراش ہونا-

اَلْمَسَائِلُ كُدُوْحٌ يَكْدَحُ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ-سوال گویا خراش ہیں جن کی وجہ سے آدمی اپنا منہ چھیلتا ہے (عزت اور آبرو میں بٹہ لگاتا ہے ذلیل ہوتا ہے)-

اِلَّا اَنْ يَّسْأَلَ ذَا سُلْطَانٍ-مگر بادشاہ سے سوال کرنا (وہ خراش نہیں ہے اس میں ذلت نہیں ہوتی کیونکہ بادشاہ سے تو تمام رعایا کی حاجتیں متعلق ہوتی ہیں بغیر سوال کے چارہ نہیں دوسرے بادشاہ کے قبضہ میں بیت المال ہوتا ہے جس میں تمام مسلمانوں کا حق ہے تو بادشاہ سے سوال کرنا گویا اپنا حق مانگنا ہے یہاں تک کہ اگر کوئی بادشاہ بیت المال میں سے مستحق لوگوں کے حقوق نہ دیتا ہو تو حق دار کو بقدر اپنے حق کے ہر ایک تدبیر سے اس میں سے لے لینا درست ہے مجمع البحار میں ہے کہ خَمُوْشٌ اور خَدُوْشٌ اور كَدُوْحٌ سب کے معنی قریب قریب ہیں یعنی خراش اور کھرونچ)-

يَكْدَحُوْنَ-محنت اور مشقت کرتے ہیں (دنیا یا آخرت کے لئے تکلیف اٹھاتے ہیں)-

مُكَادَحَتُهٗ اَحْلٰى مِنَ الشَّهْدِ-مومن کو روٹی کے لئے محنت و مشقت کرنا شہد سے زیادہ شیریں معلوم ہوتا ہے-

كَدٌّ- سخت کوشش کرنا' اصرار اور الحاح کرنا' کنگھی کرنا' محنت میں ڈالنا' تھکانا' ہاتھ سے چھین لینا-

تَكْدِيْدٌ-زور سے ہانک دینا-

اِكْدَادٌ اور اِكْتِدَادٌ-امساک کرنا' بخیلی کرنا-

اِكْتِدَادٌ-کوشش کی درخواست کرنا-

تَكَدُّدٌ-کوشش کرنے والا بننا' تکلیف پہنچنا-

اِسْتِكْدَادٌ-کوشش کی درخواست کرنا-

كُدُوْدٌ-بخیل اور وہ کنواں جس کا پانی مشکل سے نکلے-

كَدِيْدٌ-نمک-

يَوْمُ الْكَدِيْدِ-عربوں کی لڑائی کا ایک دن گزرا ہے-

اَلْمَسَائِلُ كَدٌّ يَكُدُّ بِهَا الرَّجُلُ وَجْهَهٗ-سوال کیا ہیں گویا اپنی آبرو بہانا ہے (اور رنج اور تکلیف میں اپنے آپ کو ڈالنا ہے)-

وَلَا تَجْعَلْ عَيْشَهُمَا كَدًّا- ان کی زندگی رنج اور تکلیف کی نہ کر-

لَيْسَ مِنْ كَدِّكَ وَلَا كَدِّ اَبِيْكَ-یہ تیری محنت کا کمایا ہوا نہیں ہے نہ تیرے باپ کی محنت کا (بلکہ مسلمانوں کا مال ہے-یہ حضرت عمرؓ نے اپنے گورنر عتبہ کو لکھا تھا یعنی بیت المال کا روپیہ نہ تیری ملکیت ہے نہ تیرے باپ دادا کی بلکہ عام مسلمانوں کا حق ہے تو بلا مانگے ان کا حق ادا کر)-

فَحَصَّ الْكُدَّةَ بِيَدِهٖ فَانْبَجَسَ الْمَاءُ-سخت زمین کو اپنے ہاتھ سے ہٹایا تو پانی پھوٹ نکلا-

كُنْتُ اَكُدُّهٗ مِنْ ثَوْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- میں آنحضرتؐ کے کپڑے سے منی چھیل (کھرچ) کر پھینک دیتی-

فَاَخْرَجَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ صَفَّيْنِ لَهٗ كَدِيْدٌ كَكَدِيْدِ الطَّحِيْنِ- آنحضرتﷺ نے ہماری دو صفیں کر کے ہم کو نکالا ان کے چلنے سے آٹے کی طرح باریک خاک اڑ رہی تھی-

فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيْدَ- آپ سفر میں روزہ رکھتے رہے یہاں تک کہ کدید میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے مدینہ سے سات منزل پر مکہ کی طرف)-

كَدَدْتُ- میں نے تکلیف اٹھائی-

كَدَدْتُهٗ- میں نے اس کو تکلیف میں ڈالا (لازم اور متعدی دونوں معنوں میں آیا ہے)-

اَلْكَادُّ عَلٰى عِيَالِهٖ- اپنے بال بچوں کے لئے محنت کرنے والا-

كَدَرٌ یا كَدَارَةٌ یا كُدُوْرَةٌ یا كُدْرَةٌ- تیرہ ہونا' تاریک ہونا (ضد ہے صفائی)-

اَكْدَر اور كَدِيْر اور كَدْرٌ- تیرہ' میلا' گرد آلود-

تَكْدِيْرٌ-رنجیدہ کرنا' بہانا-

تَكَدُّرٌ- تیرہ ہونا' خراب ہونا' رنجیدہ ہونا-

اِنْكِدَارٌ-جلدی کرنا' ٹوٹ جانا' گر پڑنا' پھیل جانا-

اِكْدِرَارٌ (بمعنی كَدَرٌ ہے)-

كُنْدُرٌ-ایک مشہور دوا ہے-

اَكْدَرِيَّة - ایک مشہور مسئلہ ہے فرائض کا جس میں اکدر کو تردد ہوا تھا - یعنی ایک عورت مر جائے اور خاوند اور ماں اور دادا اور حقیقی بہن چھوڑ جائے -

مُحَمَّدُ بْنُ الْمُنْكَدِرِ - مشہور راوی ہیں حدیث کے اندر -

اِنْكَدَرَ - جلدی سے گزر گیا -

كَدْسٌ یا كُدَاسٌ - چھینکنا -

تَكْدِيْسٌ - ایک کے اوپر ایک رکھنا -

تَكَدُّسٌ - کندھے ہلا کر جلد جلد چلنا -

كَادِسٌ - (اس کی جمع كَوَادِسُ ہے) بدشگون جیسے چھینک وغیرہ یا ہرن جو پیچھے سے آئے، جس کو عرب لوگ منحوس سمجھتے تھے -

كُدَّاسٌ یا كَدِيْسٌ - وہ غلہ جو کاٹ کر جمع کیا جائے -

كَدَسَةٌ - چار پایوں کی چھینک -

وَمِنْهُمْ مَكْدُوْسٌ فِي النَّارِ - ان میں کوئی دوزخ میں دھکیل دیا جائے گا (عرب لوگ کہتے ہیں تَكَدَّسَ الْإِنْسَانُ جب کوئی پیچھے سے دھکیلا جائے اور گر پڑے - ایک روایت میں مَكْدُوْشٌ ہے شین معجمہ سے اس کا مصدر كَدْشٌ ہے زور سے ہانکنا اور زخمی کرنا، ڈھکیلنا - کرمانی نے کہا پل صراط پر تین قسم کے آدمی ہوں گے کچھ تو بغیر عذاب اور تکلیف کے پار نکل جائیں گے اور کچھ چھل چھلا کر زخمی ہو کر پار ہوں گے اور کچھ کٹ کر دوزخ میں گریں گے -)

مترجم کہتا ہے پل صراط کا ذکر مجوس کی کتاب میں بھی ہے اس کو چنیود پل لکھا ہے، قیامت کے دن اس پر سے سب کو گزرنا ہوگا -

كَانَ لَا يُوْتَى بِاَحَدٍ اِلَّا كَدَسَ بِهِ الْاَرْضَ - جب کوئی اس کے سامنے لایا جاتا تو اس کو زمین پر گرا ڈالتا - (پچھاڑ دیتا) -

كَانَ اَصْحَابُ الْاَيْكَةِ اَصْحَابَ شَجَرٍ مُتَكَادِسٍ - اصحاب ایکہ (جن کا ذکر قرآن میں ہے) وہ جھنڈ جھاڑی میں رہا کرتے تھے (یہ تَكَدَّسَتِ الْخَيْلُ سے نکلا ہے یعنی گھوڑوں کا ہجوم ہوا ایک پر ایک چڑھ گئے) -

كُدْسُ الطَّعَامِ - کھانے کا ڈھیر -

اِذَا بَصَقَ اَحَدُكُمْ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَبْصُقْ عَنْ يَسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ رِجْلَيْهِ فَاِنْ غَلَبَتْهُ كَدْسَةٌ اَوْ سَعْلَةٌ فَفِي ثَوْبِهٖ - جب تم میں سے کوئی نماز میں تھوکے تو بائیں طرف تھوکے یا اپنے پاؤں تلے (اور منہ کے سامنے یا داہنی طرف نہ تھوکے یہ جب ہے کہ اکیلے نماز پڑھ رہا ہو لیکن جماعت میں نہ بائیں طرف تھوکے نہ دائیں طرف بلکہ پاؤں کے تلے تھوکے) اگر چھینک یا کھانسی غلبہ کرے تو اپنے کپڑے میں لے -

كَدْمٌ - کاٹنا، ہنکا دینا -

كُدَمٌ - کالی ٹڈی سبز سر کی -

كُدُمَّةٌ - سخت غلیظ آدمی -

فَلَقَدْ رَاَيْتُهُمْ يَكْدِمُوْنَ الْاَرْضَ بِاَفْوَاهِهِمْ - میں نے عرینہ قبیلہ کے لوگوں کو دیکھا (جنھوں نے ڈاکہ مارا تھا خون کیا تھا - آنحضرتؐ نے ان کے ہاتھ پاؤں کٹوا کر دھوپ میں ڈلوا دیا) وہ پیاس کی شدت سے اپنے مونہوں سے زمین چاٹتے تھے (زمین کو کاٹتے تھے) -

وَهُوَ يَكْدِمُ كَعْبًا شَامِيًّا - وہ کعب شامی کو کاٹ رہے تھے -

وَطِّنُوْا اَنْفُسَكُمْ عَلَى الْمُكَادَمَةِ - منہ سے کاٹنے کی عادت رکھو (تاکہ جہاد میں کام آئے) -

فِي وَجْهِهٖ كُدُوْمٌ - منہ میں نشان تھا (کاٹنے کا) -

مِسْعَرُ بْنُ كِدَامٍ - مشہور تابعی ہیں حدیث کے راوی -

كَدْنٌ - کمر پر باندھ لینا، دو بیل ملا کر کھیت میں چلانا -

كَدْنَةٌ - کوہان، چربی، گوشت -

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى هِشَامٍ فَقَالَ لَهٗ اِنَّكَ لَحَسَنُ الْكِدْنَةِ فَلَمَّا خَرَجَ اَخَذَتْهُ قَفْقَفَةٌ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ اَتَرَى الْاَحْوَلَ لَقَعَنِي بِعَيْنِهٖ - سالم ہشام کے پاس گئے ان سے کہنے لگے تم خوب موٹے تازے ہو جب سالم باہر نکلے تو ہشام کو کپکپی (سردی) آ گئی - وہ اپنے ساتھی سے کہنے لگا، اس بھینگے (یعنی سالم) نے مجھ کو نظر لگا دی -

كَدْيٌ - روک رکھنا، مشغول کرنا، نوچنا، کھرونچا مارنا، کم دینا -

تَکْدِیَۃٌ-سوال کرنا-

اِکْدَاءٌ-بخیلی کرنا' کم دینا' قلیل الخیر ہونا-

تَکَدِّیْ-سائل بنا-

فَعَرَضَتْ فِیْہِ کُدْیَۃٌ فَاَخَذَ الْمِسْحَاۃَ ثُمَّ سَمّٰی وَضَرَبَ الْکُدْیَۃَ-جنگ خندق میں (صحابہ خندق کھودرہے تھے' کھودتے کھودتے ایک سخت ٹکڑا نکلا- جس میں پکاس نہیں چلتی تھی) آنحضرتؐ نے پکاس (کدال) اپنے ہاتھ میں لی اور بسم اللہ کہہ کراس سخت ٹکڑے پر ماری-

اَکْدَی الْحَافِرُ-کھودنے والا سخت زمین پر پہنچ گیا مٹی ہو یا پتھر-

سَبَقَ اِذْوَنَیْتُمْ وَ نَجَحَ اِذْ اَکْدَیْتُمْ-تم نے جب سستی کی تو وہ آگے بڑھ گئے اور تم جب ناکامیاب ہوئے تو وہ کامیاب ہوگئے (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد ماجد کی توصیف میں کہا)-

اَکْدَیْتُمْ- ماخوذ ہے اَکْدَی الْحَافِرُ سے- یعنی کنواں کھودنے والا سخت زمین پر پہنچ کر ناامید ہوگیا اور آئندہ کھودنا چھوڑ دیا-

لَعَلَّکِ بَلَغْتِ مَعَھُمُ الْکُدٰی- (آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہ زہراؓ سے فرمایا) تو شاید ان کے ساتھ قبرستان تک گئی (کُدٰی جمع ہے کُدْیَۃٌ کی مراد قبریں ہیں چونکہ عرب لوگ سخت مقاموں میں قبریں کھودا کرتے تھے- دوسری روایت میں ہے کہ اگر تو ان کے ساتھ قبروں تک جاتی تو بہشت دیکھنا بھی تجھ کو نصیب نہ ہوتا- اس حدیث سے بعض نے نکالا ہے کہ عورتوں کو قبرستان میں جانا اور قبروں کی زیارت کرنا درست نہیں' کیونکہ وہ بے صبری ہوتی ہیں روئیں گی پیٹیں گی- بعض نے کہا یہ حکم ابتدائے اسلام میں تھا- پھر عورتوں و مردوں سب کو زیارت قبور کی اجازت مل گئی اور اس کی دلیل وہ روایت ہے کہ حضرت فاطمہ شہدائے احد کی زیارت قبور کو جایا کرتیں)-

اِنَّہٗ دَخَلَ مَکَّۃَ عَامَ الْفَتْحِ مِنْ کَدَاءٍ وَ دَخَلَ فِی الْعُمْرَۃِ مِنْ کُدیً- آنحضرتؐ جس سال مکہ فتح ہوا اس سال مکہ میں کداء کی طرف سے داخل ہوئے (جو ایک بلند ٹیلہ ہے جنۃ المعلٰی کے پاس) اور عمرہ کرنے کو کدی کی طرف سے گئے (جو ایک نیچا مقام ہے باب عمرہ کے پاس)-

کُدًی-ایک مقام کا نام ہے مکہ کے نشیبی جانب-

مِنْ کَتِفَیْ کَدَاٍ-کدا کے دونوں جانب سے-

دَخَلَ مَکَّۃَ مِنْ کَدَاٍ وَخَرَجَ مِنْ کُدیً- آنحضرتؐ مکہ میں کَدَاء کی طرف سے داخل ہوئے اور کُدٰی کی طرف سے نکلے (مطلب یہ ہے کہ بلند جانب سے مکہ میں داخل ہوئے اور نشیبی جانب سے باہر نکلے)-

لَمَّا حَفَرَ مَرَّ بِکُدْیَۃٍ- جب کھودنے لگا تو ایک سخت ڈبہ (ٹیلہ) نکلا (جس کا کھودنا دشوار ہوگیا اور پکاس (کدال) اور سبل اس میں چل نہ سکا)-

وَاَکْدَی الطَّلَبُ-اور تلاش اور جستجو ختم ہوگئی یا ڈھونڈنے والے تھک کر بیٹھ گئے (کہیں پتہ نہ لگا)-

اِنْ قِیْلَ اَثْرٰی قِیْلَ اَکْدٰی-اگر کوئی کہتا ہے بڑا روپے والا ہے (تعریف کرتا ہے) تو دوسرا کہتا ہے بالکل کم دیا کرتا ہے (کسی سے سلوک نہیں کرتا یعنی بخیل ہے مطلب یہ کہ دنیا کو کسی طرح چین نہیں ہے خوشی کے ساتھ غم لگا ہوا ہے)-

باب الکاف مع الذال

کِذْبٌ یا کَذِبٌ یا کِذْبَۃٌ یا کَذْبَۃٌ یا کِذَابٌ یا کِذَّابٌ- جھوٹ بولنا' غلطی کرنا' واجب ہونا' برانگیختہ کرنا-

تَکْذِیْبٌ-جھٹلانا' دودھ بند ہوجانا' انکار کرنا' پھیردینا' دیر کرنا-

مُکَاذَبَۃٌ اور کِذَابٌ-جھوٹا کہنا-

اِکْذَابٌ-جھوٹا پانا-

تَکَذُّبٌ-جھوٹا بننا-

تَکَاذُبٌ-ایک دوسرے پر جھوٹ لگانا-

کَاذِبٌ کَذَّابٌ تِکِذَّابٌ کَذُوْبٌ کَذْبَانٌ کَیْذُبَانٌ کُذْبُذْبٌ کُذُّبْذُبٌ کَذَبَۃٌ مَکْذَبَانٌ مَکْذَبَانَۃٌ کُذْبُذُبَانٌ کَذُوْبَۃٌ-جھوٹا یعنی جو جان بوجھ کر واقع کے خلاف کہے (بعض نے کہا بے جانے بھی خلاف واقع کہے تو وہ جھوٹ ہے)-

اَلْحِجَامَةُ عَلَى الرِّيْقِ فِيْهَا شِفَاءٌ وَّ بَرَكَةٌ فَمَنِ احْتَجَمَ فَيَوْمُ الْاَحَدِ وَالْخَمِيْسِ كَذَبَاكَ اَوْ يَوْمُ الْاِثْنَيْنِ وَالثُّلٰثَاءِ - نہار منہ پچھنے لگانا اس میں شفا اور برکت ہے' اتوار اور جمعرات کے دن جو کوئی پچھنے لگائے تو یہ دونوں دن اپنے اوپر لازم کرلے (ان دنوں میں پچھنے لگا) یا یہ دونوں دن پچھنے لگانے کے لئے اچھے ہیں اس کی ترغیب دیتے ہیں اسی طرح پیر اور منگل کے دن (لیکن چہارشنبہ کو پچھنے لگانا اچھا نہیں - نہایہ میں ہے کہ کذب سے یہاں ترغیب اور برانگیختہ کرنا مراد ہے - جیسے عرب لوگ کہتے ہیں: كَذَبَتْهُ نَفْسُهٗ اس کے دل نے کیا کیا آرزوئیں اس کو دلائیں کیا کیا خیالات اور خواہشیں پیدا کیں جو پوری ہونے والی نہیں اسی لئے نفس کو كَذُوْب بھی کہتے ہیں اور اس کے خلاف میں صَدَقَتْهُ نَفْسُهٗ کہتے ہیں جب نفس ایسے خیالات کرے جو صحیح اور پورے ہونے والے ہیں - جوہری نے کہا كَذَبَ یہاں بمعنی وَجَبَ ہے یعنی اتوار اور جمعرات کو حجامت کرنا تجھ پر لازم اور ضرور ہے) -

كَذَبَ عَلَيْكُمُ الْحَجُّ كَذَبَ عَلَيْكُمُ الْجِهَادُ كَذَبَ عَلَيْكُمُ الْعُمْرَةُ ثَلَاثَةُ اَسْفَارٍ كَذَبْنَ عَلَيْكُمْ - تم پر حج کرنا لازم ہے' تم پر جہاد کرنا لازم ہے تم پر عمرہ کرنا لازم ہے' یہ تینوں سفر تم پر ضرور ہیں (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے - اگر کوئی کہے کہ حج تم پر واجب نہیں ہے تو وہ جھوٹا ہے' اخیر تک) -

كَذَبَتْكَ الظَّهَائِرُ - (عمرو بن معدی کرب نے حضرت عمرؓ سے شکایت کی کہ مجھ کو نقرس کی بیماری ستا رہی ہے (نقرس پاؤں کے انگوٹھے کا درد) آپ نے فرمایا تو دن کو دوپہر کی گرمی میں چلا کر یا بلند زمینوں پر چڑھا کر (یہ دونوں باتیں نقرس کے لئے مفید ہیں) -

اِنَّ عَمْرَو بْنَ مَعْدِيْ كَرِبَ شَكَا اِلَيْهِ الْمَعَصَ فَقَالَ كَذَبَ عَلَيْكَ الْعَسَلُ - عمرو بن معدی کرب نے حضرت عمرؓ سے شکوہ کیا کہ میرے پاؤں کے پٹھے میں موچ آ گئی ہے آپ نے فرمایا' تو تیزی کے ساتھ بھیڑیے کی چال چلتا رہ - كَذَبَتْكَ الْحَارِقَةُ - تو ایسی عورت کر جس کی شرمگاہ تنگ ہو یا پر شہوت ہو -

صَدَقَ اللّٰهُ وَكَذَبَ بَطْنُ اَخِيْكَ - اللہ تعالیٰ سچا ہے (جو فرماتا ہے کہ شہد میں لوگوں کی شفا ہے) اور تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے (جو شہد کھانے سے اس کو فائدہ نہ ہوا - یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب ایک شخص نے آنحضرتؐ سے شکوہ کیا کہ اس کے بھائی کو دست آرہے ہیں آپ نے فرمایا اس کو شہد پلا دے (شہد خود دست آور ہے اور یہ علاج بالمثل ہے جو بڑے حاذق حکیموں کا طریق ہے وہ کہتے ہیں کہ ہر ایک دوا میں اس کے استعمال کے بعد ایک مخالفانہ اثر پیدا ہوتا ہے جس سے بیمار کو شفا ہوتی ہے ہومیوپیتھی طب کا یہی اصول ہے جو ہمارے زمانہ میں تمام مہذب ممالک میں جاری ہے - مثلاً ارنڈی کا تیل اول ملین ہے پھر تلیین کے بعد قبض کر دیتا ہے - شہد کا بھی یہی حال ہے اس شخص کے پیٹ میں مادہ فاسد بھرا ہوگا - آپ نے شہد پلوا کر اس کا اخراج کرانا چاہا' اس کے بعد خود بخود دست بند ہو جائیں گے - چنانچہ ایسا ہی ہوا اور یہ شخص تندرست ہوگیا اور جس نے ناواقفی اور جہالت سے اس علاج کو قانون کے خلاف سمجھا وہ خود اصول طب سے ناواقف ہے) -

كَذَبَ اَبُوْ مُحَمَّدٍ - ابو محمد نے (جو صحابی تھے) غلط کہا (کہ وتر واجب ہیں انھوں نے اجتہاد میں غلطی کی تو کذب سے یہاں جھوٹ بولنا مراد نہیں ہے بلکہ خطا اور چوک ہے) -

كَذَبَ عَدُوُّ اللّٰهِ - نوف بکالی اللہ کے دشمن نے غلط کہا (جو کہتا ہے کہ حضرت خضرؑ کے ساتھی بنی اسرائیل کے موسیٰ نہ تھے) -

مَا رَاَيْتُ اَكْذَبَ مِنْ هٰذَا الدَّوْسِيِّ - میں نے دوس کے اس شخص یعنی ابوہریرہؓ سے زیادہ غلطی کرنے والا نہیں دیکھا (جو کثرت روایت کی وجہ سے اکثر خطا اور غلطی کرتے ہیں - اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ابوہریرہؓ جھوٹے تھے کیونکہ جھوٹ یہ ہے کہ بولنے والا اپنی بات کو نفس الامر اور واقع کے خلاف سمجھتا ہو گو وہ نفس الامر میں صحیح ہی ہو - جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّ الْمُنَافِقِيْنَ لَكٰذِبُوْنَ - یعنی منافق جو اس بات کی شہادت دیتے ہیں کہ تم اللہ کے رسول ہو وہ جھوٹے ہیں کیونکہ ان کے اعتقاد میں یہ تھا کہ آپ اللہ کے رسول نہیں ہیں اور صرف بناوٹ

سے اپنی جان بچانے کو رسالت کی تصدیق کرتے تھے گو واقع میں آپ اللہ تعالیٰ کے رسول تھے)۔

قِيْلَ لَهٗ اِنَّ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَبِثَ بِمَكَّةَ بِضْعَ عَشْرَ سَنَةٍ فَقَالَ كَذَبَ۔ عروہ سے کسی نے کہا ابن عباسؓ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ (نبوت کے بعد) مکہ میں کچھ اوپر دس برس تک رہے۔ انھوں نے کہا ابن عباسؓ نے غلط کہا (ان سے خطا ہوئی نہ یہ کہ وہ جھوٹے تھے)۔

كَذَبْتَ وَلٰكِنَّهٗ يُصَلِّيْهِنَّ مَعًا (سمرہ بن جندب نے یہ فتویٰ دیا کہ جو شخص بے ہوش ہو جائے (اس کی کئی نمازیں قضا ہو جائیں) تو وہ ہر ایک وقتی نماز کے ساتھ ایک ایک وہی نماز اور پڑھا کرے یہاں تک کہ بے ہوشی کی سب نمازیں پوری ہو جائیں۔ یہ سن کر حضرت عمرؓ نے سمرہ سے کہا) تم نے غلطی کی اس کو چاہئے کہ جتنی نمازیں فوت ہوگئی ہیں ان سب کو ایک ساتھ پڑھ لے (جیسے آنحضرتؐ نے جنگ خندق میں کیا تھا)۔

اِنْ شَدَدْتُ عَلَيْهِمْ فَلَا تُكَذِّبُوْا۔ (حضرت زبیرؓ نے لوگوں سے کہا) اگر میں ان کافروں پر حملہ کروں تو (تم میرے ساتھ رہنا) ایسا نہ ہو کہ بزدلی کرو اور پیچھے ہٹ جاؤ (عرب لوگ کہتے ہیں كَذَّبَ عَنْ قِرْنِهٖ اپنے حریف سے منہ پھیر لیا اور بھاگا۔ حَمَلَ فَمَا كَذَّبَ۔ حملہ کیا پھر لڑائی سے منہ نہ موڑا۔ صَدَقَ الْقِتَالَ۔ لڑائی میں سچا نکلا یعنی منہ نہ موڑا اور بھاگا نہیں۔ كَذَّبَ عَنِ الْقِتَالِ لڑائی میں جھوٹا نکلا بھاگ آیا)۔

لَايَصْلُحُ الْكِذْبُ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ۔ تین مقاموں کے سوا اور کہیں جھوٹ بولنا روا نہیں (یہ جھوٹ بھی بہ طور تعریض ہونا چاہئے یعنی سننے والے کے فہم کی نظر سے جھوٹ ہو۔ لیکن کہنے والے کے فہم میں سچ ہو۔ مثلاً سفر ہجرت میں ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرتؐ کی نسبت فرمایا رَجُلٌ يَهْدِيْنِي السَّبِيْلَ یعنی یہ ایک رستہ بتانے والے آدمی ہیں۔ سننے والا یہ سمجھا کہ سفر کا راستہ بتانے والا ہے اور اس نظر سے جھوٹ تھا۔ لیکن حضرت صدیقؓ کا یہ مطلب تھا کہ دین کا راستہ بتاتے ہیں جو بالکل سچ تھا)۔

رَاَيْتُ فِيْ بَيْتِ الْقَاسِمِ كَذَّابَتَيْنِ فِي السَّقْفِ۔ میں نے قاسم کے گھر میں دو جھوٹی تصویریں چھت میں دیکھیں (جھوٹی تصویر وہ ہے کہ کپڑے پر بنا کر اس کو چھت سے چپکا دیں' دیکھنے والا یہ گمان کرتا ہے کہ یہ تصویر چھت پر بنی ہوئی ہے حالانکہ وہ کپڑے پر ہوتی ہے)۔

وَيَزِيْدُ فِيْهَا مِاَةَ كَذْبَةٍ يَا كِذْبَةٍ۔ پھر وہ شیطان اس میں سو جھوٹ بڑھاتا ہے۔

اِنَّ فِيْ ثَقِيْفٍ كَذَّابًا وَّ مُبِيْرًا۔ ثقیف قبیلے میں ایک جھوٹا پیدا ہوگا اور ایک ہلاکو (یہ پیشین گوئی آنحضرتؐ کی پوری ہوئی۔ حجاج بن یوسف ہلاکو ثقیف قبیلہ کا تھا جس نے ہزاروں مسلمانوں کو ناحق قتل کیا اور مختار بن ابی عبیدہ بھی اسی قبیلہ کا تھا اوّل اوّل تو اس نے اچھے کام کئے قاتلان جناب امام حسینؑ سے خوب انتقام لیا۔ لیکن آخر میں بگڑ گیا کہنے لگا جبرئیلؑ میرے پاس آتے ہیں گویا نبوت کا جھوٹا دعویٰ کرنے لگا)۔

فَاَمَّا الْكَذَّابُ فَرَاَيْنَاهُ وَ اَمَّا الْمُبِيْرُ فَلَا اَخَالُهٗ اِلَّا اِيَّاكَ (اسماء بنت ابی بکر عبداللہ بن زبیرؓ کی والدہ نے حجاج سے کہا) جھوٹے کو تو ہم دیکھ چکے (یعنی مختار بن ابی عبیدہ کو جس نے شروع شروع میں لوگوں کا دل مائل کرنے کے لئے یہ دعویٰ کیا کہ میں قاتلین امام حسینؓ سے بدلہ لینا چاہتا ہوں جب بہت لوگ اس کے شریک ہوگئے اور زور اور قوت حاصل کر لی تو لگا جھوٹے دعوے کرنے کہ مجھ پر وحی آتی ہے)۔

كَذَبْتَ قَدْ سُئِلْتَ اَيْسَرَ مِنْهُ۔ (جب کافر کو قیامت کے دن دوزخ کا عذاب دکھلایا جائے گا تو اس سے کہا جائے گا اگر تو پھر دنیا میں بھیج دیا جائے تو ساری دنیا کا سامان تو فدیہ دے کر اپنے آپ کو اس عذاب سے چھڑانا چاہے گا۔ وہ کہے گا بے شک میں ساری دنیا کا مال اس عذاب سے رہائی پانے کے لئے دے دوں گا' تب اس سے کہا جائے گا) تو جھوٹا ہے' تجھ سے تو ایک آسان بات چاہی گئی تھی (یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اس میں نہ پیسہ خرچ ہوتا تھا نہ کوڑی) پر تو نے نہ مانا (اور شرک اور کفر پر جما رہا)۔

بَيْدَاؤُكُمْ هٰذِهِ الَّتِيْ تَكْذِبُوْنَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ یہ تمہارا وہ میدان ہے جس کی نسبت تم آنحضرت ﷺ پر جھوٹ بولتے ہو (کہ آپ نے یہاں سے

احرام باندھا- حالانکہ آپ نے ذو الحلیفہ سے احرام باندھا تھا)-

دَعْوٰی کَاذِبَۃٍ- جھوٹا دعویٰ (کسی قسم کا ہو مال کا یا زمین کا یا ولایت اور تقرب الٰہی کا یا حسب و نسب کا سب اس میں آ گئے)-

اِقْضِ بَیْنِیْ وَ بَیْنَ ھٰذَا الْکَاذِبِ الْفَاجِرِ- (حضرت عباسؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا) میرا اور اس جھوٹے بدکار کا (یعنی حضرت علیؓ کا) فیصلہ کر دیجئے (حاشا اللہ کہ حضرت علیؓ جھوٹے یا بدکار ہوں بلکہ آپ تمام نیکوکاروں اور سچوں کے سردار تھے- اور حضرت عباسؓ کا یہ فرمانا اس طریق پر تھا جس طرح بزرگ لوگ خفگی میں اپنے خوردوں سے خطاب کرتے ہیں اور حقیقی معنیٰ مراد نہیں لیتے بعض نے کہا کاذب سے یہاں غلطی کرنے والا مراد ہے اور فاجر سے اپنے بزرگوں کی بات نہ سننے والا جیسے مالکی مذہب والا حنفی کو کہے کہ حنفی ناقص الدین ہے جو نبیذ پیتا ہے حالانکہ حنفی اس کا پینا جائز جانتا ہے- اسی طرح حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کی آراء میں اختلاف تھا اور ہر ایک دوسرے کو خطا کار خیال کرتا تھا اور ایسی ہی تاویل حضرت عمرؓ کے قول کی بھی ضروری ہے)-

رَاَیْتُمَا اَبَابَکْرٍ غَادِرًا کَاذِبًا اٰثِمًا خَائِنًا- یعنی تم دونوں نے ابوبکرؓ کو دغا باز جھوٹا گناہ گار چور سمجھا-

فَاِنْ کَذَّبَنِیْ فَکَذِّبُوْہُ- ہرقل بادشاہ روم نے قریش کے لوگوں سے کہا تم خاموش سنتے رہو) اگر ابوسفیان مجھ سے جھوٹ بولے (اس پیغمبر کی نسبت کوئی جھوٹی بات کہے) تو اس کو جھٹلا دینا- (مجمع البحار میں ہے کہ صَدَقَ اور کَذَبَ کے دو مفعول آتے ہیں- اور صَدَّقَ اور کَذَّبَ کا ایک مفعول آتا ہے- یہ ایک نادر بات ہے)-

مَا عَرَضْتُ عَمَلِیْ عَلٰی قَوْلِیْ اِلَّا خَشِیْتُ اَنْ اَکُوْنَ مُکَذِّبًا- میں نے اپنے اعمال کو اپنے اقوال کے ساتھ جانچا تو مجھ کو ڈر ہوا کہیں میں جھوٹا نہ ہوں یا لوگ مجھ کو جھوٹا نہ سمجھیں (دیگراں را نصیحت و خود را فضیحت کا مصداق نہ بنوں)-

اَتُحِبُّوْنَ اَنْ یُّکَذَّبَ اللّٰہُ وَ رَسُوْلُہٗ- کیا تم (لوگوں کو ایسی باتیں سنا کر جو ان کی سمجھ سے باہر ہوں) یہ چاہتے ہو کہ اللہ اور اس کے پیغمبر کو لوگ جھٹلائیں (عوام کے سامنے دین کے باریک مسائل نہ بیان کرنا چاہئے' ایسا نہ ہو کہ وہ ان کو جھٹلائیں اور کافر بن جائیں بلکہ ہر ایک سے اس کی عقل اور فہم کے مطابق گفتگو کرنی چاہئے)-

کَذَبَکَ وَ سَیَعُوْدُ- شیطان نے تجھ سے جھوٹ بولا اور وہ پھر آئے گا (کھجور چرانے کو)-

لَا تَجِدُوْنِیْ بَخِیْلًا وَّلَا جَبَانًا وَّلَا کَذُوْبًا- تم مجھ کو نہ بخیل پاؤ گے نہ بزدل نہ جھوٹا (میں جو کہہ رہا ہوں کہ میں بخیل نہیں ہوں اس میں سچا ہوں' تم مجھ کو جھوٹا نہ پاؤ گے پھر یہ میرا کہنا اس وجہ سے نہیں کہ میں تم سے ڈرتا ہوں بزدل ہوں میں بزدل نہیں ہوں)-

اَنَا النَّبِیُّ لَا کَذِبُ- میں اللہ کا پیغمبر ہوں جھوٹ نہیں کہتا (تو اللہ تعالیٰ ضرور میری مدد کرے گا اور ان کافروں کے مقابل مجھ کو فتح دے گا)-

کَذَبَ ثَلٰثَ کَذَبَاتٍ- حضرت ابراہیمؑ نے (عمر بھر میں) تین جھوٹ بولے (وہ بھی بےکار جھوٹے نہ تھے بلکہ دروغ مصلحت آمیز تھے' ایک یہ کہ میں بیمار ہوں- دوسرے یہ کہ ان بتوں کو بڑے بت نے توڑا ہے تیسرے یہ کہ سارہ میری بہن ہے اور یہ تین باتیں بھی درحقیقت جھوٹ نہ تھیں کیونکہ اِنِّیْ سَقِیْمٌ سے یہ مراد ہے کہ مجھ کو بیمار ہو جانے کا ڈر ہے جو ہر ایک آدمی کو ہوتا ہے اور بڑے بت سے حضرت ابراہیمؑ نے اپنے آپ کو مراد لیا- مطلب یہ کہ جن کو تم نے معبود بنا رکھا ہے بڑا سمجھا ہے ان سے تو میں بڑا ہوں کہ ان سب کو توڑ پھوڑ سکتا ہوں- اور سارہ گو آپ کی بیوی تھیں مگر دینی بہن بھی تھیں بموجب اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ اِخْوَۃٌ)-

لَمَّا کَذَّبَتْنِیْ قُرَیْشٌ- جب قریش کے کافروں نے (معراج کے باب میں) مجھ کو جھٹلایا-

لَمْ یُکَذِّبْ بِجَوَارِ ابْنِ الدَّغِنَۃِ- ابن دغنہ کی پناہ دہی کو انھوں نے نامنظور نہیں کیا (یہاں تکذیب سے روکنا مراد ہے)-

یَرٰی اَنَّہٗ کِذْبٌ فَھُوَ اَحَدُ الْکَاذِبِیْنَ- وہ اس کو جھوٹ

رسول کی پیروی ہوگی)۔

طَلْغٌ یا طَلَغَانٌ - عاجز ہونا' تھک جانا۔

طَلْفٌ یا طَلَفٌ - بے کار اور ضائع۔

تَطْلِیْفٌ - بڑھانا۔

اِطْلَافٌ - ہبہ کرنا' ہدر کرنا' خون رائیگاں کرنا۔

طَلْفَحَةٌ - باریک کرنا' پتلا کرنا۔

طُلَافِح - پتلا مغز۔

طَلْفَحٌ - چوڑی چیز (اس کی جمع طَلَافِح ہے)۔

اِذَا ضَنُّوْا عَلَیْكَ بِالْمُطَلْفَحَةِ فَكُلْ رَغِیْفَكَ - جب لوگ تجھ کو چپاتیاں دینے میں بخیلی کریں تو اپنی موٹی روٹی پر قناعت کر اسی کو کھالے۔

طَلْقٌ اور طُلُوْقٌ - رسی کھل جانا' بند سے چھٹ جانا۔

طَلَاقٌ - عورت کا اپنے مرد سے جدا ہو جانا' نکاح کی قید سے نکل جانا۔

طَلْقٌ - دور ہو جانا۔

طُلُوْقَةٌ اور طَلَاقَةٌ - تازہ روئی' ہنس مکھ ہونا' خوش روئی۔

طَلْقٌ - دردِ زہ کو بھی کہتے ہیں۔

تَطْلِیْقٌ - طلاق دینا' زہر اتر جانا' درد موقوف ہونا۔

اِطْلَاقٌ - چھوڑ دینا' بے قید کرنا۔

اِنْطِلَاقٌ - چلا جانا۔

اِطَّلَاقٌ - کھلجانا۔

طَلْقُ الْیَمِیْنِ - وہ گھوڑا جس کا داہنا ہاتھ یا پاؤں سفید نہ ہو۔

طَلْقُ الْیَدَیْنِ - سخی' جس کے ہاتھ میں ہڈی نہ ہو۔ یعنی بہت خرچ کرنے والا۔

لِسَانٌ طُلُقٌ ذُلُقٌ - بڑی تیز زبان جو قینچی کی طرح چلتی ہو تیز طرار زبان۔

لَیْلَةٌ طَلْقَةٌ - جس رات میں نہ گرمی ہو نہ سردی ہو۔

طِلِّیْقٌ - بہت طلاق دینے والا (جیسے مِطْلَاقٌ ہے)۔

طَلِیْقٌ ذَلِیْقٌ - زبان آور' بہت بولنے والا۔

ثُمَّ انْتَزَعَ طَلَقًا مِّنْ حَقَبِهٖ فَقَیَّدَبِهِ الْجَمَلَ - پھر ایک تسمہ اس رسی میں سے نکالا جو اونٹ کے پیٹ پر باندھی جاتی ہے اور اس سے اونٹ کا پاؤں باندھ دیا۔

اَلْحَیَاءُ وَالْاِیْمَانُ مَقْرُوْنَانِ فِیْ طَلَقٍ - حیا اور ایمان دونوں ایک رسی میں بندھے ہوئے ہیں (یعنی ایک دوسرے سے جدا نہیں ہوتے)۔

فَرَفَعَتْ فَرَسِیْ طَلَقًا اَوْطَلَقَیْنِ - میرے گھوڑے نے ایک قدم یا دو قدم اٹھائے تھے یا ایک یا دو زغن اڑا تھا۔

اَفْضَلُ الْاِیْمَانِ اَنْ تُکَلِّمَ اَخَاكَ وَاَنْتَ طَلِیْقٌ - عمدہ درجہ ایمان کا یہ ہے کہ تو اپنے بھائی مسلمان سے کشادہ رو ہو کر (ہنسی خوشی کے ساتھ) ملے۔

اَنْ تَلْقَاهُ بِوَجْهٍ طَلِقٍ یا طَلْقٍ - بسکون لام۔ یہ کہ تو اس سے کشادہ رو ہو کر ملے (بہ خندہ پیشانی)۔

تَتَکَلَّمُ بِلِسَانٍ طَلِقٍ - ناطہ بڑی چرب زبان سے بات کرے گا۔

طِلْقُ اللِّسَانِ (بحرکات ثلثه طاء یا طَلِیْقُ اللِّسَانِ) باتونی' زبان آور' فصیح البیان۔

سَهْلًا طَلْقًا - ملائم' معتدل۔

لَیْلَةٌ سَمْحَةٌ طَلْقَةٌ - اچھی معتدل رات' نہ بہت سرد نہ بہت گرم۔

اَلْخَیْلُ طِلْقٌ - گھوڑوں کی شرط حلال ہے۔

اَعْطَیْتُهُ مِنْ طِلْقِ مَالِیْ - میں نے اس کو اپنے عمدہ اور جید مال میں سے دیا (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے)۔

خَیْرُ الْخَیْلِ الْاَقْرَحُ طَلْقُ الْیَدِ الْیُمْنٰی - عمدہ گھوڑا وہ ہے جس کی پیشانی میں سفیدی ہو اور داہنا ہاتھ ہم رنگ ہو اس میں سفیدی نہ ہو۔

اَلطَّلَاقُ بِالرِّجَالِ وَالْعِدَّةُ بِالنِّسَاءِ - طلاق مردوں کے اعتبار سے ہے (تو غلام دو ہی طلاقوں کا مالک ہوگا گو اس کی بیوی آزاد ہو) اور عدت عورتوں کے اعتبار سے ہے (تو لونڈی کی عدت دو حیض ہوگی گو وہ آزاد کے نکاح میں ہو اور حرہ کی تین حیض گو وہ غلام کی بیوی ہو) نہایہ میں ہے کہ اس مسئلہ میں فقہاء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ آزاد عورت

جب غلام کے نکاح میں ہو تو وہ تین طلاقوں سے کم میں بائن نہ ہوگی- اور لونڈی اگر آزاد کے نکاح میں ہو تو وہ دو طلاقوں سے بائن ہو جائیگی اور بعض کہتے ہیں کہ اگر آزاد عورت غلام کے نکاح میں ہو تو وہ دو طلاقوں سے بائن ہو جائے گی اور لونڈی اگر آزاد کے نکاح میں ہو تو وہ تین طلاقوں سے کم میں بائن نہ ہوگی اور بعض کہتے ہیں کہ اگر شوہر غلام ہو اور بیوی آزاد یا بالعکس یا دونوں مملوک ہوں تو ہر حال میں عورت دو طلاقوں سے بائن ہو جائے گی البتہ عدت میں بالاتفاق عورتوں کا لحاظ ہوگا- مثلاً اگر عورت آزاد ہو تو وفات کی عدت چار مہینے دس دن ہوگی اور طلاق کی تین طہر یا تین حیض خواہ آزاد کے نکاح میں ہو یا غلام کے اور اگر عورت لونڈی ہو تو وفات کی عدت دو مہینے پانچ دن ہوگی اور طلاق کی دو طہر یا دو حیض خواہ غلام کے نکاح میں ہو یا آزاد کے' انتہی)-

اَنْتِ خَلِيَّةٌ طَالِقٌ- تو بندھن سے چھٹی ہوئی بے قید ہے-

اِنَّكَ رَجُلٌ طِلِّيْقٌ- تو بڑا طلاق دینے والا شخص ہے- مِطْلَاقٌ اور مِطْلِيْقٌ اور طُلَقَةٌ کے بھی یہی معنے ہیں یعنی بہت طلاق دینے والا-

اِنَّ الْحَسَنَ مِطْلَاقٌ- (حضرت علیؓ نے لوگوں سے فرمایا دیکھو میرا بیٹا) حسن بڑا طلاق دینے والا ہے اس سے اپنی لڑکیوں کا نکاح نہ کرو (طلاق گو بلا سبب بھی ہو مباح ہے اگرچہ تمام مباحوں میں اللہ تعالیٰ کو زیادہ ناپسند ہے اس لئے امام حسنؓ پر کوئی الزام نہیں)-

اِنَّ رَجُلًا حَجَّ بِاُمِّهٖ فَحَمَلَهَا عَلٰى عَاتِقِهٖ فَسَاَلَهٗ هَلْ قَضٰى حَقَّهَا قَالَ لَا وَلَا طَلْقَةً وَّاحِدَةً- ایک شخص نے اپنی ماں کو حج کرایا (جو ضعیف تھی) اس کو اپنے کاندھے پر بٹھالیا پھر آپ سے پوچھا کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا (جو اولاد پر ہوتا ہے) فرمایا نہیں ایک بار جو دردزہ ہوتا ہے اس کا بھی حق ادا نہیں ہوا (تو پھر سارا مادری حق یعنی اور پالنے پوسنے دودھ پلانے وغیرہ کے حقوق کیونکر ادا ہوں گے)-

اِنَّ رَجُلًا اِسْتَطْلَقَ بَطْنُهٗ- ایک آدمی کو دست آنے لگے (اس کو اسہال کی بیماری ہوگئی)-

خَرَجَ اِلَيْهَا وَمَعَهُ الطُّلَقَاءُ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم حنین کی طرف روانہ ہوئے اور آپ کے ساتھ وہ لوگ بھی تھے جن کو آپ نے مکہ فتح ہوتے وقت آزاد کر دیا تھا (چھوڑ دیا تھا ان کو قید کر کے لونڈی غلام نہیں بنایا تھا ان لوگوں کو طلقاء کہتے تھے)-

اَلطُّلَقَاءُ مِنْ قُرَيْشٍ وَالْعُتَقَاءُ مِنْ ثَقِيْفٍ- جو لوگ قریش میں سے چھوڑ دیئے گئے ان کو طلقاء کہو اور جو لوگ ثقیف قبیلہ میں سے چھوڑ دیئے گئے ان کو عتقاء کہو- (یعنی آزاد کئے گئے- قریش کی شرافت کے سبب سے آپ نے ان کا لقب طلقاء رکھا کیونکہ وہ عتقاء سے بڑھ کر ہے- مجمع البحار میں ہے کہ طلقاء قریش کے وہ لوگ ہیں جو فتح مکہ کے دن مسلمان ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر احسان کیا کہ ان کو لونڈی غلام نہیں بنایا ان کے اسلام میں ضعف تھا)-

اَطْلِقُوْا ثُمَامَةَ- ثمامہ بن اثال کو چھوڑ دیا-

اَطْلِقُوْا اَوْتَارَ سَهْمٍ- کمان کے چلے کھول دو-

ثُمَّ انْطَلَقَ بِيْ اِلَى السِّدْرَةِ الْمُنْتَهٰى- پھر میرے ساتھ سدرۃ المنتہیٰ تک گئے (یعنی اس بیری کے درخت تک جو ساتوں آسمانوں کے اوپر ہے اس سے آگے عام فرشتوں کو جانے کا حکم نہیں اور نہ ان کا علم اس سے آگے بڑھ سکتا ہے)-

طَلَّقَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نِسَاءَهٗ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی (آپ اپنی بیویوں سے الگ ہو کر ایک بالا خانہ میں جا کر بیٹھ گئے تو لوگوں کو یہ گمان ہوا کہ آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دیدی)-

لَا طَلَاقَ قَبْلَ النِّكَاحِ- نکاح سے پہلے طلاق نہیں ہو سکتی (خواہ طلاق منجز دے یا معلق مثلاً کسی غیر عورت سے کہے اگر میں تجھ سے نکاح کروں تو تجھ کو طلاق ہے پھر اس سے نکاح کرے تو اکثر ائمہ اور اہلحدیث کے نزدیک طلاق واقع نہ ہوگی اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے ان کے نزدیک جو طلاق نکاح پر معلق ہو وہ نکاح ہوتے ہی پڑ جائے گی)-

جدا ہونے کے بعد پھر کسی بیماری کی تکلیف نہیں رہتی)۔

یَدْعُوْ عِنْدَ الْكَرْبِ - سختی اور تکلیف کے وقت دعا کرے۔

یَامُفَرِّجَ الْمَكْرُوْبِيْنَ - اے تکلیف زدوں کی تکلیف دفع کرنے والے غم زدوں کا غم رفع کرنے والے۔

كَرَبُهَا ذَهَبٌ - بہشت کے کھجور کی ڈالیوں کی جڑیں سونے کی ہوں گی۔

اُبُنَيَّ اِنَّ اَبَاكَ كَارِبُ يَوْمِهٖ فَاِذَا دُعِيْتَ اِلَى الْمَكَارِمِ فَاعْجَلْ - بیٹا تیرا باپ ایک دن کا مہمان ہے موت کی سختی اس کو آج آ لگے گی تو جب تو اچھی اور عمدہ باتوں کی طرف بلایا جائے تو جلدی کر۔ ع

''درکار خیر ہیچ حاجت استخارہ نیست''

سَارِعُوْا اِلَى الْخَيْرَاتِ

وَكُرُبَاتٌ یا كُرْبَاتٌ یا كُرَبَاتٌ - سختیاں مصیبتیں۔

لِمَنْ نَّزَلَ بِهٖ كَرْبٌ اَوْ شِدَّةٌ - جس شخص کو کوئی رنج یا سختی یا تکلیف پیش آئے۔

اَعْطٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَاطِمَةَ كَرَبَةً وَقَالَ تَعَلَّمِيْ مَا فِيْهَا وَكَانَ فِيْهَا كِتَابَةٌ - آنحضرتؐ نے حضرت فاطمہ کو کھجور کی ڈالی کی جڑ دی اور فرمایا اس میں جو لکھا ہے اس کو سیکھ لے (یاد کر لے)۔

كُرَبٌ - سختیاں۔

كَرْبَسَةٌ - اس طرح چلنا جیسے پاؤں میں بیڑیاں پڑا ہوا شخص چلتا ہے۔

كِرْبَاسٌ - سفید روئی کا کپڑا یا کھر کھرا کپڑا (یہ معرب ہے كَرْبَاس کا جو فارسی لفظ ہے اس کی جمع كَرَابِسُ یا كَرَابِيْس ہے)۔

مُكَرْبَسُ الرَّاْسِ - جس کا سر مجتمع ہو۔

وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ مِّنْ كَرَابِيْسَ - حضرت عمرؓ ایک کرتہ روئی کا پہنے ہوئے تھے (یعنی سوتی کرتہ)۔

فَاَصْبَحَ وَقَدِ اعْتَمَّ بِعِمَامَةِ كَرَابِيْسَ سَوْدَاءَ - صبح کو ایک سوتی کپڑے کا کالا عمامہ باندھے ہوئے تھے۔

بَعَثَ عَمِّيْ اِلَيَّ كِرْبَاسَةً - میرے چچا نے مجھ کو ایک سوتی کپڑا بھیجا۔

كَرْثٌ - سخت ہونا، تکلیف اٹھانا۔

اِنْكِرَاثٌ - کٹ جانا۔

اِكْتِرَاثٌ - خبر لینا، متاثر ہونا۔

كُرَّاثٌ - گندنا جو پیاز کی طرح بدبودار ہوتا ہے۔

لَمْ يُخَلِّنَا سُدًى مِّنْ بَعْدِ عِيْسٰى وَ اكْتَرَثَ - حضرت عیسیٰ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہم کو خالی نہیں چھوڑا بلکہ ہماری خبر لی (اور ہم کو دین کا صحیح راستہ بتانے کے لئے حضرت محمد ﷺ کو بھیجا- نہایہ میں ہے کہ اِكْتَرَثَ ہمیشہ نفی میں مستعمل ہوتا ہے- عرب لوگ کہتے ہیں مَا اِكْتَرَثَ بِهٖ یعنی اس کی کچھ پرواہ نہیں کی نہ اس کی وجہ سے اس پر کوئی اثر ہوا اور اس حدیث میں جو اثبات میں مستعمل ہوا یہ شاذ ہے)۔

فِيْ سَكْرَةٍ مُّلْهِثَةٍ وَّ غَمْرَةٍ كَارِثَةٍ - ایسی سختی میں جو زبان باہر نکالنے والی ہو اور ایسی آفت میں جو شاق ہو- (عرب لوگ کہتے ہیں كَرَثَهُ الْغَمُّ وَ اكْرَثَهٗ یعنی غم والم نے اس کو سخت تکلیف اور مشقت میں ڈالا)۔

لَا يَكْتَرِثُ لِهٰذَا الْاَمْرِ - اس کو اس کام کی کچھ پرواہ نہیں۔

كَيْفَ يَكُوْنُ صَاغِرًا وَّلَا يَكْتَرِثُ - کیونکہ وہ ذلیل ہوگا اور وہ پرواہ نہ کرے گا۔

اِنَّ اَفْضَلَ النَّاسِ مَنْ كَانَ الْعَمَلُ بِالْحَقِّ اَحَبَّ اِلَيْهِ وَ اِنْ نَقَصَهٗ وَ كَرَثَهٗ مِنَ الْبَاطِلِ - لوگوں میں جو شخص بڑی فضیلت والا ہے جس کو ناحق کے بدلے حق بات پر عمل کرنا بہت پسند ہو گو اس کو نقصان اور تکلیف پہنچے۔

كَرْدٌ - ہانکنا، کاٹنا، نکال باہر کرنا۔

مُكَارَدَةٌ - دفع کرنا۔

كَرْدٌ - گردن۔

كُرْدٌ - ایک قوم ہے ایشیا میں جو بہادری اور جرأت میں مشہور ہے اکثر اس میں مسلمان ہیں۔

لَمَّا اَرَادُوا الدُّخُوْلَ عَلَيْهِ لِقَتْلِهٖ جَعَلَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ

لَمَّا اَرَادُوا الدُّخُوْلَ عَلَيْهِ لِقَتْلِهٖ جَعَلَ الْمُغِيْرَةُ بْنُ الْاَخْنَسِ يَحْمِلُ عَلَيْهِمْ وَ يَكْرُدُهُمْ بِسَيْفِهٖ - جب باغیوں نے حضرت عثمانؓ کو قتل کرنے کے لئے ان کے گھر میں گھسنا چاہا تو مغیرہ بن اخنس نے ان پر حملہ کرنا اور اپنی تلوار سے ان کو ہٹانا اور دفع کرنا شروع کیا۔

كَاَنَّ هٰذَا الْمُتَكَلِّمَ كَرَدَ الْقَوْمَ - گویا اس بات کرنے والے نے لوگوں کی رائے پھیر دی۔

وَاللّٰهِ لَا اَقْعُدُ حَتّٰى تَضْرِبُوْا كَرْدَهٗ - (معاذ بن جبلؓ یمن میں ابوموسیٰ اشعری کے پاس گئے' وہاں ایک شخص کو دیکھا جو پہلے یہودی تھا پھر مسلمان ہو گیا پھر یہودی ہو گیا - اسلام سے پھر گیا - تو معاذؓ نے کہا) میں اس وقت تک نہ بیٹھوں گا جب تک تم اس کی گردن نہ مارو گے (اس کو قتل نہ کرو گے بموجب حدیث شریف مَنْ بَدَّلَ دِيْنَهٗ فَاقْتُلُوْهُ - یعنی مرتد کو مار ڈالو)۔

كَرْدَهٗ - اس کی گردن ماری۔

كَرْدَسَةٌ - جمع کرنا' الگ الگ ٹکڑیاں ٹکڑیاں کرنا' باندھنا مقید کرنا' چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر چلنا جیسے بیڑیاں پہنے ہوئے شخص چلتا ہے' زور سے ہانکنا۔

كُرْدِسَ الرَّجُلُ - اس کے ہاتھ اور پاؤں ملا کر باندھ دیئے گئے۔

تَكَرْدُسٌ - منقبض ہونا۔

كُرْدُوْسَان - قیس اور معاویہ کو کہتے ہیں - جو مالک بن حنظلہ کے فرزند تھے۔

كُرْدُوْسٌ - دو ہڈیوں کا جوڑ (اس کی جمع كَرَادِس اور كَرَادِيْس ہے)۔

ضَخْمَ الْكَرَادِيْسِ - آنحضرتؐ کی صفت ہے یعنی آپ کی ہڈیوں کے جوڑ ضخیم اور مضبوط تھے (بعضوں نے كَرَادِيْس کے معنی ہڈیوں کے سرے کہا ہے)۔

اَطْعَمْتُ النَّاسَ كَرَادِيْسَهَا - میں نے لوگوں کو اس کی ہڈیوں کے جوڑ کھلائے۔

وَمِنْهُمْ مُكَرْدَسٌ فِى النَّارِ - کوئی ان میں سے ہاتھ پاؤں باندھ کر دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔

كَرٌّ یا كُرُوْرٌ - لوٹ کر آنا' لوٹانا' بار بار آنا (جیسے تكْرَارٌ ہے)۔

كَرَّارٌ - پھر جنگ کے لئے لوٹ کر آنے والا۔

كَرَّ صَدْرُهٗ - اس کے سینہ میں سے کر کر سنی جاتی ہے۔

كَرِيْرٌ - کہتے ہیں سینہ کی آواز کو جو گلا گھونٹے جانے پر نکلتی ہے یا ٹھسکہ کی آواز جو گرد و غبار سے پیدا ہوتی ہے۔

تَكْرِيْرٌ تَكِرَّةٌ - دوبارہ لوٹانا یا کئی بار لانا۔

كَرَار - توشہ خانہ۔

كَرَارِجِیْ - توشہ خانہ کا داروغہ۔

كَرَّةٌ - ایک بار (جیسے مَرَّةٌ ہے)۔

كُرٌّ - ایک پیمانہ ہے عراق کا جو ساٹھ قفیز یا چالیس اردب کا ہوتا ہے' یا چھ گدھوں کے بوجھ۔

نَاقَةٌ مِكَرَّةٌ - جس اونٹنی کا دودھ ہر دن میں دو بار دوہا جائے۔

فَرَسٌ مِكَرٌّ - وہ گھوڑا جس پر سوار ہو کر حملہ کر سکیں۔

وَجَعَلَتَا هُمَا فِىْ كُرَّيْنِ غُوْطِيَّيْنِ - (آنحضرتؐ نے سہیل بن عمرو سے زمزم کا پانی چاہا' اس کی عورت نے ایک اور عورت ایثلہ نامی سے مدد لی اور چمڑے کے دو توشہ دانوں کو کاٹا) اور ان کو موٹے دو کپڑوں میں جو غوطہ کے بنے ہوئے تھے رکھا (تا کہ پانی ٹپکے نہیں)۔

اِذَا كَانَ الْمَاءُ قَدْرَ كُرٍّ لَمْ يَحْمِلِ الْقَذَرَ يااِذَا بَلَغَ الْمَاءُ كُرًّا لَمْ يَحْمِلْ نَجَسًا - جب پانی کر کی مقدار میں ہو تو وہ پلیدی نہ اٹھائے گا (یعنی نجاست گرنے سے نجس نہ ہو گا بشرطیکہ اس کا کوئی وصف نجاست سے نہ بدلے - نہایہ میں ہے کہ بصرہ میں کر گدھے کے چھ بوجھ ہوتے ہیں - ازہری نے کہا کہ کر ساٹھ قفیز کا ہوتا ہے اور قفیز آٹھ مکوک کا اور مکوک ڈیڑھ صاع کا - اس حساب سے کر بارہ وسق کا ہوا - ایک وسق ساٹھ صاع کا ہوتا ہے امامیہ کا عمل اسی قول پر ہے)۔

تَكِرُّ فِىْ هٰذِهٖ مَرَّةً - کبھی ادھر مڑتی ہے کبھی ادھر۔

فَكَرَّ النَّاسُ - تب تو لوگ لوٹے۔

كَالْكَارِّ بَعْدَ الْفَارِّ - جیسے بھاگ جانے کے بعد پھر حملہ

طُلَاوَةٌ - حسن، رونق، قبول-

هٰذَا الْكَلَامُ مَا عَلَيْهِ طُلَاوَةٌ - اس کلام میں کوئی حسن اور لطف اور رونق نہیں ہے-

طَلًا اور طَلْوٌ - ہرن کا بچہ پیدا ہوتے وقت، ہر چھوٹی چیز اس کی جمع اَطْلَاءٌ اور طِلَاءٌ اور طُلِيٌّ ہے)-

طَلْيٌ لتھیڑنا، طلا کرنا-

تَطْلِيَةٌ - گانا، بیار کرنا، گالی دینا، طلا کرنا-

اِطْلَاءٌ - گردن مڑ جانا-

مَااَطْلٰى نَبِيٌّ قَطُّ - کوئی پیغمبر اپنی خواہش پر کبھی نہیں جھکا-

مَيْلُ الطُّلٰى - گردنوں کا جھکنا (یہ طُلَاة کی جمع ہے بمعنی گردن)-

كَانَ يَرْزُقُهُمُ الطِّلَاءِ - حضرت علیؓ لوگوں کو طلا کھلاتے (یعنی انگور کا وہ شیرہ جو پکاتے پکاتے طلا کی طرح گاڑھا ہو گیا ہوتا یعنی دو تہائی جل کر ایک تہائی رہ جاتا - اصل میں طلا اس روغن کو کہتے ہیں جو اونٹوں پر ملا جاتا ہے یعنی تارکول یا ڈامر- بعض عرب لوگ شراب کو بھی طلا کہتے ہیں)-

اَوَّلُ مَا يُكْفَأُ الْاِسْلَامُ كَمَا يُكْفَأُ الْاِنَاءُ فِي شَرَابٍ يُقَالُ لَهُ الطِّلَاءُ - سب سے پہلے اسلام جس چیز میں اوندھا کیا جائے گا جیسے برتن اوندھا کیا جاتا ہے وہ ایک شراب میں ہوگا جس کو طلا کہیں گے (خواہ مخواہ اس شراب کو حلال کرنے کے لیے اس کا نام طلا رکھ لیں گے حالانکہ وہ طلا نہ ہوگا بلکہ رقیق مسکر شراب ہوگی - طلاء تو رُب کی طرح گاڑھا ہوتا ہے وہ حلال ہے جیسے حضرت علیؓ سے منقول ہوا)-

اِنَّ لَهُ لَحَلَاوَةً وَاِنَّ عَلَيْهِ لَطُلَاوَةً - اس کلام میں ایک شیرینی ہے اور ایک رونق اور تازگی ہے-[1]

مَنْ اَطْلٰى اَوِاحْتَجَمَ - جو شخص نورہ لگائے (زیر ناف کے بال نکالنے کے لیے) یا پچھنے لگائے-

فَاَطْلٰى فِيْهِ نَاسٌ - کچھ لوگوں نے ان دنوں میں نورہ لگایا-

مُطْلٰى - بیمار قیدی جس کی رہائی کی امید نہ ہو-

مَا فِيْهِ طِلًّى - اس میں کچھ لذت نہیں ہے-

اِذَا زَادَ الطِّلَاءُ عَلَى الثُّلُثِ فَهُوَ حَرَامٌ - جب طلا تہائی سے زیادہ باقی رہے یعنی دو تہائی سے کم جلا دیا جائے تو وہ حرام ہے-

مَنْ عَرَفَ مِنْ اُمَّةِ مُحَمَّدٍ وَاجِبَ حَقِّ اِمَامِهٖ عَلِمَ فَضْلَ طُلَاوَةِ الْاِسْلَامِ - حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں سے جو کوئی امام کا واجب حق پہچانے گا اسی نے اسلام کی رونق پہچانی (یعنی معرفت امام کے ایمان کامل نہ ہوگا یہ امامیہ کی روایت ہے ان کے مذہب میں توحید اور نبوت اور امامت اور معاد یہ سب اصول ایمان ہیں - اہل سنت-

باب الطاء مع المیم

طَمْثٌ - حیض آنا، ازالہ بکارت کرنا، چھونا، میل کچیل، فساد-

حَتّٰى جِئْنَا سَرِفَ فَطَمِثْتُ - ہم سرف آئے وہاں مجھ کو حیض آ گیا-

طَمَثَتْ - ازالہ بکارت کی وجہ سے وہ خون آلود ہوگئی-

طَامِثٌ - حیض والی عورت-

اَلطَّامِثُ اَشْرَبُ مِنْ فَضْلِ شَرَابِهَا وَلَا اُحِبُّ اَنْ اَتَوَضَّأَ مِنْهُ - حائضہ عورت جو پانی پیے اس کا بچا ہوا پانی میں پی سکتا ہوں لیکن اس سے وضو کرنا مجھ کو پسند نہیں ہے-

طَمْحٌ یا طِمَاحٌ یا طُمُوْحٌ - بلند ہونا، تیز نظر کرنا، آنکھ اٹھا کر دیکھنا، شرارت کرنا، لے جانا-

تَطْمِيْحٌ - اٹھانا (جیسے اِطْمَاحٌ ہے)-

طَامِحٌ - بلند-

طَمَّاحٌ - حریص (جیسے طَمَّاعٌ ہے)-

كُنْتُ اِذَا رَاَيْتُ رَجُلًا ذَاقِشْرٍ طَمَحَ بَصَرِيْ اِلَيْهِ - جب میں کسی مرد کو لباس پہنے ہوئے دیکھتی تو میری نگاہ

[1] اس حدیث کو طلو میں بیان کرنا تھا - (م)

اس کی طرف لگ جاتی یا اس کے اوپر اٹھتی-

فَخَرَّ اِلَى الْاَرْضِ فَطَمَحَتْ عَيْنَاهُ اِلَى السَّمَاءِ- آپ زمین پر گر پڑے آپ کی آنکھیں آسمان کی طرف لگ گئی تھیں (یہ اس وقت کا قصہ ہے جب کعبہ کی تعمیر کے وقت آپ نے ازار اٹھا کر پتھر لانے شروع کئے اللہ تعالیٰ کو منظور نہ ہوا کہ نبوت سے پہلے بھی آپ کسی ناز یبا بات کے مرتکب ہوں)-

نَهَى الرَّجُلَ اَنْ يَطْمَحَ بِبَوْلِهٖ مِنَ السَّطْحِ بِالْهَوَاءِ- آپ نے اس سے منع فرمایا کہ کوئی شخص کوٹھے پر سے اپنا پیشاب ہوا میں اڑائے (کیونکہ ایسا کرنے سے ممکن ہے کہ خود اس پر اور دوسرے لوگوں پر پیشاب کی چھینٹیں پڑیں گی)-

اِيَّاكَ اَنْ تَطْمَحَ بَصَرَكَ اِلٰى مَنْ هُوَ فَوْقَكَ- اپنی نگاہ اس شخص کی طرف مت لگاؤ جو تجھ سے بڑھا ہوا ہے (مال ودولت' اقبال اور حسن و جمال میں) ایسا کرنے سے بچارہ (کیونکہ ایسا کرنے سے دل میں ناشکری پیدا ہوتی ہے ہمیشہ آدمی کو ان لوگوں کی طرف دیکھنا چاہیے جو اپنے سے کم ہوں تا کہ اللہ تعالیٰ کا شکر پیدا ہو)-

طُمُوْحُ الْاٰمَالِ قَدْ خَابَتْ اِلَّا لَدَيْكَ- بڑی بڑی آرزوئیں پوری نہیں ہوتیں مگر وہ آرزوئیں جو تجھ سے کی جاتی ہیں (تو ان کو پورا کرنے والا ہے)-

طَمَحَتِ الْمَرْاَةُ فَهِيَ طَامِحٌ- یہ عورت مردوں کو گھورنے والی ہے-

اَبُو الطَّمْحَان حَنْظَلَة الْقَيْنِي- بنی قضاعہ کا شاعر ہے- جاہلیت اور اسلام دونوں دور پائے ایک مرتبہ یہ قید ہو گئے تھے ان کی پیشانی کے بال کاٹ کر مشرکوں نے آزاد کر دیا-

طَمْخٌ- تکبر' غرور' گھمنڈ-

طَمْرٌ- دفن کرنا' پوشیدہ کرنا' نیچے کی طرف کودنا (جیسے طُمُوْرٌ اور طِمَارٌ) بھر دینا' پھول جانا' زمین میں چلے جانا-

طُمِرَ فِىْ ضِرْسِهٖ- دانت میں بڑے زور کا درد ہونے لگا-

طَمَرٌ- سوج جانا-

تَطْمِيْرٌ- لپیٹ دینا' پردے ڈال دینا-

اِطِّمَارٌ- کود جانا' یعنے پیچھے سے کود کر جانور پر چڑھ جانا-

طَامِر- پسو-

طِمْرٌ- پرانا' بوسیدہ کپڑا (اس کی جمع اَطْمَارٌ ہے)-

طُوْمَار- کتاب کا بنڈل (اس کی جمع طَوَامِيْر ہے)-

مَطْمُوْرَة- وہ گڑھا جس میں غلہ رکھا جاتا ہے (اس کی جمع مَطَامِيْرُ ہے)-

هُوَ عَلٰى مِطْمَارِ اَبِيْهِ- وہ اپنے باپ کی وضع پر ہے-

مِطْمَارٌ- پرانے کپڑے پہننے والے کو بھی کہتے ہے-

طُمُرَّةُ الشَّبَابِ- عنفوان شباب' آغاز جوانی' شروع جوانی-

رُبَّ اَشْعَثَ اَغْبَرَ ذِىْ طِمْرَيْنِ لَا يُؤْبَهُ لَهٗ- کوئی کوئی پریشان' شسر خاک آلود دو پرانے کپڑے پہنے ہوئے جس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا-

رَاٰنِىْ وَعَلَىَّ طِمَارٌ- مجھ کو پرانے پھٹے کپڑے پہنے دیکھا-

فَيَقُوْلُ الْعَبْدُ عِنْدِى الْعَظَائِمُ الْمُطَمَّرَاتُ- بندہ عرض کرے گا پروردگار میرے بڑے بڑے پوشیدہ گناہ ہیں (جن کو میں جانتا ہوں اور تو ہی جانتا ہے) دوسرے بندوں کو معلوم نہیں ہیں (ایک روایت میں مطمرات بہ کسرۂ میم وصیغہ اسم فاعل ہے یعنی ہلاک اور تباہ کرنیوالے گناہ)-

مَنْ نَامَ تَحْتَ صَدَفٍ مَّائِلٍ وَهُوَ يَنْوِى التَّوَكُّلَ فَلْيَرْمِ نَفْسَهٗ مِنْ طَمَارٍ- جو شخص جھکی ہوئی عمارت کے تلے (جس کے گرنے کا ڈر ہو) سو رہے اور توکل کا بہانہ کرے (یعنی یوں کہے کہ میرا بھروسہ اللہ تعالیٰ پر ہے وہ بچائے گا) تو اس کو چاہیے کہ اپنے آپ کو بلندی سے نیچے گرا دے (یعنی اونچے پہاڑ یا عمارت سے نیچے گر پڑے اور توکل کا بہانہ کرے حالانکہ کوئی توکل کا مدعی ایسا نہیں کرتا پھر جب توکل کی وجہ سے وہ بلندی پر سے گرنا پسند نہیں کرتا تو جھکی ہوئی دیوار یا عمارت کے تلے سونا بھی اس کو لازم نہیں ہے- اصل یہ ہے کہ ایسا شخص جو ہلاکت کے مواقع سے پرہیز نہیں کرتا اور اپنے آپ کو متوکل

کَرْعٌ یا کُرُوْعٌ - لمبی گردن کر کے منہ سے پانی پینا (یعنی چلو یا برتن میں نہ لینا بلکہ منہ لگا کر پینا) پنڈلی پر مارنا-

کَرَعٌ - پایہ کھانا یا پنڈلی میں شکوہ ہونا' جماع کی خواہش کرنا' برسنا-

اِکْرَاعٌ - جانوروں کو منہ سے پانی پلانا' موقع دینا-

تَکَرُّعٌ - وضو کرنا-

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فِیْ حَائِطِهٖ فَقَالَ اِنْ کَانَ عِنْدَكَ مَاءٌ بَاتَ فِیْ شَنَّةٍ وَ اِلَّا کَرَعْنَا - آنحضرتؐ ایک انصاری کے باغ میں تشریف لے گئے اور فرمایا اگر تیرے پاس باسی پانی ہے پرانی مشک میں (جو ٹھنڈا ہوتا ہے) تو خیر ورنہ ہم منہ سے پانی پی لیں گے (جیسے جانور پیتے ہیں وہ اکارِعْ یعنی ہاتھ پاؤں پانی میں ڈال دیتے ہیں)-

کَرِهَ الْکَرْعَ فِی النَّهْرِ - پانی کی نہر میں منہ سے پانی پینا (جانور کی طرح) مکروہ رکھا-

اِنَّ رَجُلًا سَمِعَ قَائِلًا یَقُوْلُ فِیْ سَحَابَةٍ اَسْقِ کَرَعَ فُلَانٍ - ایک شخص نے ابر میں سے ایک کہنے والے (فرشتے) کی آواز سنی' وہ کہہ رہا تھا فلاں شخص کے کنٹے (تالاب' جوہڑ) میں پانی برسا-

کَرَعٌ - وہ مقام جہاں پانی جمع ہوتا ہے پھر کھیت والا اس کو اپنے کھیت میں پہنچاتا ہے- عرب لوگ کہتے ہیں شَرِبَتِ الْاِبِلُ بِالْکَرَعِ - اونٹوں نے تالاب میں سے پانی پیا- جوہری نے کہا کَرَعْ آسمان کا پانی جس کو منہ لگا کر پئیں)-

شَرِبْتُ عُنْفُوَانَ الْمَکْرَعِ - میں نے تالاب میں سے شروع میں پانی پیا (صاف اور ستھرا پانی میرے حصہ میں آیا اور دوسروں کو گدلا اور خراب پانی ملا- یہ معاویہ کا قول ہے یعنی مجھ کو دنیا کی بادشاہت اور عزت اچھی طرح ملی)-

فَهَلْ یَنْطِقُ فِیْکُمُ الْکَرَعُ - کیا تم میں پائے اور کھر بھی باتیں کرتے یعنی دنی اور کمینے لوگ-

لَوْ اَطَاعَنَا اَبُوْبَکْرٍ فِیْمَا اَشَرْنَا بِهٖ عَلَیْهِ مِنْ تَرْكِ قِتَالِ اَهْلِ الرِّدَّةِ لَغَلَبَ عَلٰی هٰذَا الْاَمْرِ الْکَرَعُ وَالْاَعْرَابُ - اگر حضرت ابوبکر صدیقؓ ہماری بات سن لیتے یعنی ہم نے جو صلاح دی تھی کہ ابھی ان لوگوں سے نہ لڑیں جو اسلام سے پھر گئے تھے تو کمینے اور گنوار لوگ حکومت حاصل کر لیتے (اپنے اپنے قبیلوں کے سردار بن جاتے اور خلیفۂ رسول اللہ کا کوئی اقتدار نہ رہتا)-

حَتّٰی بَلَغَ کُرَاعَ الْغَمِیْمِ - یہاں تک کہ آپ کراع الغمیم میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ سے دو منزل پر بیر عسفان کے پاس اصل میں کُرَاع ایک لمبا پتھریلا میدان گویا اس کو پنڈلی سے تشبیہ دی- اور غمیم ایک وادی ہے ملک حجاز میں)-

عِنْدَ کُرَاعِ هَرْشٰی - کراع ہرشٰی کے پاس ہرشٰی ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان اس کا کراع لمبا پتھریلا میدان جو چلا جاتا ہے)-

کَانُوْا لَایَحْبِسُوْنَ اِلَّا الْکُرَاعَ وَالسِّلَاحَ - وہ کسی چیز کو روک کر نہ رکھتے تھے مگر گھوڑوں کو اور ہتھیاروں کو-

جَعَلَهٗ فِی السِّلَاحِ وَالْکُرَاعِ - اس مال کو ہتھیاروں اور گھوڑوں کی خریداری میں خرچ کرتے (یعنی جہاد کے لئے)

هَلَكَ الْکُرَاعُ - جانور ہلاک ہو گئے- فَبَدَاَ اللّٰهُ بِکُرَاعٍ - اللہ تعالٰی نے پہلے ایک ٹکڑا بہشت کے پانی کا بھیجا (اس کو کراع اس لئے کہا کہ وہ لمبا اور تھوڑا تھا جیسے جانور کا پاؤں ہوتا ہے)-

لَابَأْسَ بِالطَّلَبِ فِیْ اَکَارِعِ الْاَرْضِ - اگر زمین کے اطراف میں کوئی روزی ڈھونڈتا پھرے تو اس میں کوئی قباحت نہیں-

کَانُوْا یَکْرَهُوْنَ الطَّلَبَ فِیْ اَکَارِعِ الْاَرْضِ - زمین کے اطراف اور نواحی میں ڈھونڈنا ناپسند کرتے تھے (یعنی روزی کی تلاش میں جابجا پھرنا سفر کرنا)-

اِنْ دُعِیْتُمْ اِلٰی کُرَاعِ الشَّاةِ - اگر تم بکری کے ایک پایہ کی طرف بلائے جاؤ (یعنی کوئی اسی سے تمہاری ضیافت کرے)-

لَوْ دُعِیْتُ اِلٰی کُرَاعٍ لَاَجَبْتُ - اگر میں بکری کے ایک پایہ کی طرف بلایا جاؤں (صرف اسی کی ضیافت ہو) تو میں

ایک پایہ کی طرف بلایا جاؤں (صرف اسی کی ضیافت ہو) تو میں قبول کرلوں گا-

مَا یَنْضُجُوْنَ کُرَاعًا وَّلَا لَھُمْ ضَرْعٌ وَّلَا زَرْعٌ -ان کے پاس تو بکری کا ایک پایہ بھی پکانے کو نہیں نہ دودھ والے جانور ہیں نہ کھیتی ہے-

لَکَانَ النَّاسُ کَرَعَۃً کَکَرَعَۃِ طَالُوْتَ -(حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی تعریف کی فرمایا ابوبکرؓ اپنا اسلام کھولتے تھے اور میں چھپاتا تھا قریش کے لوگ مجھ کو حقیر جانتے لیکن ابوبکرؓ اپنی پوری عزت کراتے خدا کی قسم اگر حضرت ابوبکرؓ پہلے خلیفہ نہ بنائے جاتے تو اسلام کا دین دونوں جانب (مشرق و مغرب میں) نہ پھیلتا) اور لوگ اس طرح دین کے مخالف ہو جاتے جیسے طالوت کے ساتھیوں نے طالوت کی مخالفت کی اور منہ لگا کر پانی پینے لگے (ایک بارگی پانی پر گر پڑے اور خوب پانی پی لیا)-

کَرْکَدَنٌ - گینڈا جو مشہور جانور ہے-

کَرْکَرَۃٌ - کئی بار لوٹانا' قاہ قاہ کر کے ہنسنا' قہقہہ مارنا' پھر جانا' شکست پانا' چیخنا' جمع کرنا' دفع کرنا' روک رکھنا' گھمانا' گول پھرانا' پیسنا (نہایہ میں ہے کہ کَرْکَرَۃ وہ آواز ہے جو آدمی اپنے پیٹ میں لوٹاتا ہے)-

تَکَرْکُرٌ -ہوا میں گر پڑنا' لوٹ آنا' متردد ہونا-

کِرْکِرَۃٌ -لوگوں کی ایک جماعت (اس کی جمع کَرَاکِرُ ہے)-

اِنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَ اَبَابَکْرٍ وَّ عُمَرَ تَضَیَّفُوْا اَبَا الْھَیْثَمِ فَقَالَ لِاِمْرَاَتِہٖ مَا عِنْدَكِ قَالَتْ شَعِیْرٌ قَالَ فَکَرْکِرِیْ -آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ ابوالہیثمؓ انصاری کی ضیافت میں گئے- آنحضرتؐ نے ان کی بیوی سے پوچھا' تمہارے پاس کیا کھانا ہے اس نے کہا جو ہیں-فرمایا تو پیس (یعنی جو کو چکی میں پیس کر آٹا بنا)-

وَتُکَرْکِرُ حَبَّاتٍ مِّنْ شَعِیْرٍ - اور جو کے کچھ دانے پیسے-

لَمَّا قَدِمَ الشَّامَ وَکَانَ بِھَا الطَّاعُوْنُ فَکَرْکَرَ عَنْ ذٰلِكَ -حضرت عمرؓ جب شام کے ملک میں پہنچے تو سنا کہ وہاں طاعون ہے- یہ سن کر آپ لوٹ آئے (کیونکہ جہاں طاعون پلیگ ہو وہاں جانا منع ہے اور اگر وہاں رہتا ہو تو وہاں سے بھاگنا بھی منع ہے مگر ایک گھر سے دوسرے گھر میں یا وہی جنگل اور صحرا میں جا کر رہ جانا منع نہیں ہے بلکہ قاعدۂ طبی اور شرعی اسی کو مقتضی ہے)-

تَکَرْکَرَ النَّاسُ عَنْہُ -لوگ اس کے پاس لوٹ گئے-

مَنْ ضَحِكَ حَتّٰی یُکَرْکِرَ فِی الصَّلٰوۃِ فَلْیُعِدِ الْوُضُوْءَ وَالصَّلٰوۃَ - جو شخص نماز میں قاہ قاہ کر کے ہنسے (قہقہہ لگا کر) تو وہ وضو بھی دوبارہ کر لے اور نماز کو بھی دوبارہ پڑھے (یہ حدیث مرفوع نہیں ہے بلکہ جابرؓ کا قول ہے)-

اَلَمْ تَرَوْا اِلَی الْبَعِیْرِ تَکُوْنُ بِکِرْکِرَتِہٖ نُکْتَۃٌ مِّنْ جَرَبٍ -کیا تم نے اونٹ کو نہیں دیکھا' اس کے کرکرے پٹھے میں (جو بیٹھنے میں زمین سے لگتا ہے) ایک کھجلی کا نقطہ ہوتا ہے (نہایہ میں ہے کہ کِرْکِرَہ اونٹ کا زور جو بیٹھنے میں زمین سے لگتا ہے اور وہ کسی قدر اس کے جسم سے اٹھا ہوتا ہے' روئی کی طرح -اس کی جمع کَرَاکِرُ ہے)-

مَا اَجْھَلُ عَنْ کَرَاکِرَ وَ اَسْنِمَۃٍ - میں کراکر اور کوہانوں کو نہیں چھوڑتا (کیونکہ اونٹ میں ان کا گوشت نہایت مزے دار ہوتا ہے)-

عَطَاؤُکُمْ لِلضَّارِبِیْنَ رِقَابَکُمْ وَنُدْعٰی اِذَا مَا کَانَ حَزُّ الْکَرَاکِرِ -تم ان لوگوں کو دیتے ہو (ان سے سلوک کرتے ہو) جو تمہاری گردنیں مارتے ہیں اور ہم اس وقت بلائے جاتے ہیں جب کراکر کاٹے جاتے ہیں (اونٹ کو جب ایسی بیماری ہوتی ہے کہ سیدھا بیٹھ نہیں سکتا تو اس کا کرکرہ کاٹ کر ایک رگ اس کی نکال کر اس کو داغ دیتے ہیں-مطلب یہ ہے کہ آرام اور راحت کے وقت تو ہم کو پوچھتے تک نہیں دشمنوں سے سلوک کرتے ہو اور جب سخت وقت آتا ہے تو ہم کو بلاتے ہو کیونکہ ہم جنگ کا فن جانتے ہیں' لڑائی بھڑائی میں کامل ہیں)-

مَا یَمْنَعُكَ مِنْ ھٰذَا الْکُرْکُوْرِ - تجھے اس گہری وادی سے کیا چیز روکتی ہے؟

مَا اُحِبُّ اَنَّ بَيْتِي مُطَنَّبٌ بِبَيْتِ مُحَمَّدٍ اِنِّيْ اَحْتَسِبُ خُطَايَ- مجھ کو یہ پسند نہیں ہے کہ میرے گھر کی طنابیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر سے لگی ہوں (یعنی میرا گھر آپ کے گھر سے ملا ہوا ہو) میں تو اپنے قدموں کا ثواب اللہ تعالیٰ سے چاہتا ہوں (یعنی دور سے مسجد آنے کا)-

مِمَّنْ عَثَرَ بِطُنُبِ فُسْطَاطٍ- جو کوئی خیمہ کی طناب میں اٹک کر پھسلا-

اَطْنِبُوْا فِي الْكَلَامِ وَاَطْنِبُوا السَّيْرَ- گفتگو میں مبالغہ کرو اور چلنے میں (عرب لوگ کہتے ہیں اَطْنَبَتِ الرِّيْحُ- جب گردوغبار کے ساتھ تیز ہوا چلے)-

اِذَا ثَبَتَ الْعَمُوْدُ نَفَعَتِ الْاَطْنَابُ وَالْاَوْتَادُ- جب ڈیرے کے بیچ کا ستون جما ہوا رہے تو طنابیں اور میخیں کام دیتی ہیں (اگر بیچ کا ستون ہی ہلتا رہے یا اکھڑ جائے تو پھر طنابیں اور میخیں اور پردے کیا کام آتے ہیں وہ سب بیکار ہوں گے گر جائیں گے)-

طُنْبُوْرٌ- طنبورہ جو ایک مشہور باجا ہے (یعنی ستار)-

طَنْجَة- ایک مشہور شہر ہے شمالی افریقہ میں آبنائے جب طارق کے پاس- اس کے شمال میں بحر اور قیانوس اور جنوب میں ملک مغرب ہے- مشہور بندرگاہ ہے-

طَنَفٌ- تہمت لگنا-

طَنَافَةٌ اور طُنُوْفَةٌ اور طَنَفٌ- باطن خراب ہونا' بدنیتی اور کور باطنی-

تَطْنِيْفٌ- تہمت لگانا-

اِطْنَافٌ- زاہد اور متنفر کرنا-

تَطَنُّفٌ- ڈھانپ لینا' کسی قوم پر پہنچ کر اسے گھیر لینا-

طَنِفٌ- جس پر تہمت لگائی گئی ہے یعنی متہم اور جو کم خوراک ہو اور بدباطن-

طَنَفٌ یا طُنُفٌ- چھجہ' پہاڑ کی چوٹی' کانس' مہتابی-

كَانَ سُنَّتُهُمْ اِذَا تَرَهَّبَ الرَّجُلُ مِنْهُمْ ثُمَّ طُنِّفَ بِالْفُجُوْرِ لَمْ يَقْبَلُوْا مِنْهُ اِلَّا الْقَتْلَ- کوئی بدکاری کرتا (زنا' لواطت وغیرہ) تو اس کو قتل ہی کر ڈالتے (اس سے کم کوئی سزا نہ دیتے کیونکہ درویش بن کر اور لوگوں میں اپنا تقویٰ اور پرہیزگاری جتا کر پھر بدکاری کرنا یا غیر عورت پر دست درازی کرنا انتہا درجہ کی بے ایمانی اور بدمعاشی ہے)-

طَنْفَسَةٌ- خوش خلقی کے بعد بدخلق ہو جانا' بہت کپڑے پہننا-

طَنْفَسَةَ اور طِنِفِسَة اور طُنْفُسَة اور طِنْفَسَة اور طَنْفِسَة بچھونا' کپڑا' بوریا' جس کا عرض ایک ہاتھ کا ہو (نہایہ میں ہے کہ طنفسۃ وہ بچھونا جس کا سرا باریک ہو یعنی حاشیہ دار اس کی جمع طنافس ہے)-

عَلٰى طَنْفَسَةٍ خَضْرَاءَ عَلٰى كَبِدِالْبَحْرِ- ایک سبز کملی پر دریا کے بیچ و بیچ-

اَرٰى طَنْفَسَةً- میں ایک حاشیہ دار کملی دیکھتا ہوں-

كَانَ اَبِيْ يُصَلِّيْ عَلَى الْخُمْرَةِ يَحْمِلُهَا عَلَى الطِّنْفِسَةِ- میرے باپ ایک سجدہ گاہ' جائے نماز (چھوٹے بوریئے) پر (جس پر منہ اور دونوں ہاتھ آتے) نماز پڑھتے اس کو کملی یا چادر پر بچھا لیتے-

طَفَسٌ- میل کچیل-

رَجُلٌ طَفِسٌ- میلا کچیلا آدمی-

طَنٌّ یا طَنِيْنٌ- آواز مکھی یا ناقوس کی آواز دینا' بھنبھنانا' بجنا' مر جانا-

تَطْنِيْنٌ- آواز دینا-

اِطْنَانٌ- کاٹ ڈالنا-

طَنٌّ- تازہ' سرخ' پختہ' شیریں کھجور-

طُنٌّ- بدن' آدمی کا جسم-

اَلطُّنِّيُّ- بڑے ڈیل ڈول کا آدمی-

قَصِيْدَةٌ طَنَّانَةٌ- بڑا مشہور و معروف قصیدہ-

ضَرَبَهٗ فَاَطَنَّ قَحْفَهٗ- حضرت علیؓ نے اس کو ایسی مار لگائی کہ اس کے کھوپری میں سے آواز نکلی- (یعنی ہڈی کٹنے کی)-

طَنِيْن- سخت چیز کی آواز جیسے گھنٹے وغیرہ کی-

صَمَدْتُ يَوْمَ بَدْرٍ نَحْوَاَبِيْ جَهْلٍ فَلَمَّا اَمْكَنَنِيْ حَمَلْتُ عَلَيْهِ وَضَرَبْتُهٗ ضَرْبَةً اَطْنَنْتُ قَدَمَهٗ بِنِصْفِ سَاقِهٖ

فَوَاللّٰهِ مَا اُشَبِّهُهَا حِيْنَ طَاحَتْ اِلَّا النَّوَاةَ تَطِيْحُ مِنْ مِرْضَخَةِ النَّوٰى- (معاذ بن جموحؓ کہتے ہیں) بدر کے دن میں ابوجہل کے طرف لپکا جب مجھ کو موقع ملا تو میں نے اس پر حملہ کیا اور ایک ضرب ایسی لگائی کہ اس کا پاؤں کٹ کر گرا تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے گٹھلی موسلی کے تلے سے اڑ جاتی ہے- (مِرْضَخَةٌ گٹھلی پھوڑنے کا آلہ)-

فَمَنْ تَطُنُّ- تم کس پر گمان کرتے ہو- (ایک روایت میں ظائے معجمہ سے منقول ہے جیسا آگے آئے گا)-

لَمْ يَكُنْ عَلِيٌّ يُطَنُّ فِيْ قَتْلِ عُثْمَانَ- حضرت علیؓ پر حضرت عثمانؓ کے قتل کا کسی کو گمان نہ تھا (بلکہ آپ نے تو حضرت عثمانؓ کے بچانے کی جہاں تک ہو سکا کوشش کی)-

طَنْي- درخت کے پھل بیچنا' خریدنا' بدکاری کرنا' بدکاری پر قائم رہنا' بچھو کے زہر سے اچھا ہو جانا-

تَطْنِيَةٌ- علاج کرنا' داغ دینا-

اِطْنَاءٌ- بدکاری کیے جانا' زہر کا قاتل ہونا-

عَمِدْتُ اِلٰى سَمٍّ لَّا يُطْنِيْ- میں نے ایسا زہر لیا جو باقی نہیں رکھتا جس سے کوئی بچ نہیں سکتا (یعنی سم قاتل زہر ہلاہل)- (عرب لوگ کہتے ہیں رَمَاهُ اللّٰهُ بِاَفْعٰى لَّا تُطْنِيْ- اللہ تعالیٰ اس کو ایسے سانپ سے ڈسوائے جو زندہ نہیں چھوڑتا (اس کا کاٹا ہوا بچ نہیں سکتا)-

باب الطاء مع الواو

طُوْبٌ- پکی اینٹ' توپ-

طُوْبجی- توپ چلانے والا' گولنداز-

طُوْبٰى- بہشت کا نام ہے یا بہشت کے ایک درخت کا جو بہت بڑا ہے-

اِنَّ الْاِسْلَامَ بَدَاَ غَرِيْبًا وَسَيَعُوْدُ كَمَا بَدَاَ فَطُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ- اسلام کا دین غربت کے ساتھ شروع ہوا (پہلے غریب غریب لوگ کمزور مسلمان ہوئے تھے) اور پھر (ایک زمانہ میں) ایسا ہی غریب ہو جائے گا (غریبوں میں دین رہ جائے گا امیر اور مالدار لوگ دین کی پروا نہ کریں گے) تو غریبوں کے واسطے طوبیٰ ہے (یعنی بہشت ہے یا طوبیٰ سے خوشی اور مبارکباد مراد ہے جیسے اگلی حدیث میں ہے طُوْبٰى لِلشَّامِ لِاَنَّ الْمَلَائِكَةَ بَاسِطَةٌ اَجْنِحَتَهَا عَلَيْهَا- شام کے رہنے والوں کو خوشی ہو کیونکہ فرشتے اپنے پر اس پر پھیلائے ہوئے ہیں)-[1]

طُوْبٰى سَبْعَ مَرَّاتٍ لِمَنْ لَّا يَرَانِيْ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سات بار یہ فرمایا' مبارکبادی ہے اس شخص کو جس نے مجھ کو نہیں دیکھا (اور پھر مجھ پر ایمان لایا' میری نبوت کی تصدیق کی)-

طَوْحٌ- ہلاک ہونا یا ہلاکت کے قریب ہونا' پریشان سرگرداں پھرنا' بے قصد نکل جانا' نشانہ پر نہ پڑنا-

تَطْوِيْحٌ- گمراہ کرنا' ادھر ادھر لے جانا' لکڑی سے مارنا' ایسے ملک میں بھیجنا جہاں سے پھر نہ آسکے' ہوا میں ڈال دینا-

طَوَّحَ بِهٖ- اس کو ایسے میدان میں بھیجا جہاں ہلاکت ہے-

طَوَّحَتْهُ الطَّوَائِحُ- اس کو آفتوں نے پھینک مارا-

طَوَّحَتْ بِيْ طَوَائِحُ الزَّمَنِ- مجھ کو زمانہ کے حادثوں نے ادھر ادھر پھینک مارا-

مَطَاحَةٌ- پھینک مارنے کا مقام (اس کی جمع مَطَاوِح ہے)-

فَمَارُئِيَ مَوْطِنٌ اَكْثَرُ قِحْفًا سَاقِطًا وَّكَفًّا طَائِحَةً- جنگ یرموک سے زیادہ کسی مقام میں گری ہوئی کھوپڑیاں اور کٹے ہوئے پنجے نہیں دیکھے (یعنی اس جنگ میں بہت کثرت سے لوگ مارے گئے)-

طَوْدٌ- ثابت رہنا' جمے رہنا-

---

[1] یا یہ معنی ہیں کہ اسلام پردیسیوں کی سی حالت میں شروع ہوا اور اس کی پھر یہی حالت ہو جائے گی یعنی اجنبی کی طرح ہو جائے گا- ہزاروں میں چند ہی ایمان والے ہوں گے جو پردیسیوں کی طرح ہوں گے- سوان پردیسیوں کو مبارکباد ہو- (م)

استقبال کرو)-

مَكَارِمُ الْأَخْلَاقِ- عمدہ اخلاق (جس سے پیغمبر موصوف ہوتے ہیں یقین' قناعت' صبر' شکر' حلم' حسن خلق' سخاوت' غیرت' شجاعت' مروت-)

اِمْتَحِنُوْا اَنْفُسَكُمْ بِمَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ فَإِنْ كَانَتْ فِيْكُمْ فَاحْمَدُ واللّٰهَ وَ اِلَّا تَكُنْ فِيْكُمْ فَاسْئَلُوا اللّٰهَ وَارْغَبُوْا اِلَيْهِ فِيْهَا- اپنے نفسوں کو جانچو' ان میں عمدہ اخلاق (دسوں جو اوپر بیان ہوئے) اگر موجود ہوں تو اللہ کا شکر کرو' اگر نہ ہوں تو اللہ سے سوال کرو' اس سے التجا کرو (وہ ایسے اخلاق تم کو عنایت فرمائے)-

سُئِلَ عَنْ مَكَارِمِ الْأَخْلَاقِ فَقَالَ الْعَفْوُ عَمَّنْ ظَلَمَكَ وَصِلَةُ مَنْ قَطَعَكَ وَ اِعْطَاءُ مَنْ حَرَمَكَ- آپ سے پوچھا گیا عمدہ اخلاق کیا ہیں؟ فرمایا جو شخص تجھ پر ظلم وزیادتی کرے اس کو معاف کر دینا' جو تجھ سے ناطہ توڑے اس سے ناطہ جوڑنا' جو تجھ کو محروم کرے تیرا حق نہ دے اس کو دینا' سچی بات کہنا اگرچہ خود تیرے خلاف ہو (تجھ کو اس سے نقصان پہنچے)-

اِبْنَةُ الْكَرْمِ- انگوری شراب-

دَارُ الْكَرَامَةِ- بہشت کیونکہ وہ عزت اور خاطر داری کا گھر ہے (جیسے دَارُ الْمُقَامَةِ اور دَارُ الْاِرْتِحَالِ دنیا کو کہتے ہیں)-

كِرَانٌ- عود' چنگ جو مشہور باجے ہیں-

فَغَنَّتْهُ الْكَرِيْنَةُ- ستار بجانے والی نے ان کو گانا سنایا- (یعنی حضرت حمزہؓ کو)-

كَرِيْنَه- گانے والی-

كُرْنَفَةٌ- کاٹنا' مارنا-

كِرْنَاف یا كُرْنَاف- شاخوں کی جڑیں جو ڈالی میں کاٹنے کے بعد رہ جاتی ہیں (اس کی جمع كَرَانِيْف ہے)-

فَاَتٰى بِقِرْبَتِهٖ نَخْلَةً فَعَلَّقَهَا بِكُرْنَافَةٍ- اس کو جڑ میں لٹکا دیا جو شاخ میں نکلی رہتی ہے-

وَلَا كُرْنَافَةَ وَلَا سَعَفَةَ- نہ جڑ ہے نہ شاخ-

اِلَّا بُعِثَ عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ سَعَفُهَا وَ كَرَانِيْفُهَا اَشَاجِعُ تَنْهَشُهٗ- اس کی شاخیں اور جڑیں قیامت کے دن اژدہے بن کر اس کو ڈسیں گی-

وَالْقُرْاٰنُ فِي الْكَرَانِيْفِ- اس وقت تک قرآن کھجور کی ڈالیوں پر لکھا ہوا تھا (یعنی جب تک مصحفوں میں قرآن جمع نہیں کیا گیا تھا)-

كَرْهٌ یا كُرْهٌ یا كَرَاهَةٌ یا كَرَاهِيَةٌ یا مَكْرَهَةٌ- ناپسند کرنا' برا جاننا' بدصورت ہونا-

تَكْرِيْهٌ- کسی کو مکروہ کر دینا-

اِكْرَاهٌ- زبردستی کرنا' زور سے ایک کام پر مجبور کرنا-

تَكَرُّهٌ اور تَكَارُهٌ- برا جاننا-

اِسْتِكْرَاهٌ- کسی چیز کو برا ماننا' مکروہ جاننا-

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ عَلَى الْمَكَارِهِ- باوجود تکلیف اور مشقت کے وضو پورا کرنا (اچھی طرح اعضا کو دھونا' مثلاً سردی کی شدت پانی کی کمی یا گرانی یا اعضاء کی بیماری میں- نووی نے کہا پانی گرم کرنے سے ثواب میں...... کمی نہ ہوگی- طیبی نے کہا وضو کا پورا کرنا یہ ہے کہ اچھی طرح ہر عضو کو دھوئے اور کہنیوں اور ٹخنوں سے بڑھائے اور تین تین بار دھوئے)-

حُفَّتِ الْجَنَّةُ بِالْمَكَارِهِ وَالنَّارُ بِالشَّهَوَاتِ- بہشت ان باتوں سے گھری ہوئی ہے جو نفس پر شاق ہیں (نفس ان کو ناپسند کرتا ہے جیسے عبادات کا سنت کے موافق بجا لانا گناہوں سے باز رہنا' غصہ پی جانا' خطا معاف کر دینا-) اور دوزخ نفس کی خواہشوں سے گھری ہوئی ہے (یعنی وہ خواہشیں جو شرع کے خلاف ہیں- مثلاً زنا' چوری' خیانت' حرام کاری' شراب خواری' سود خواری' رشوت خواری' جھوٹ' غیبت' بہتان' خلاف وعدگی وغیرہ)-

بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ- میں نے آنحضرتؐ سے اس اقرار پر بیعت کی کہ ہم آپ کے حکم پر عمل کریں گے خواہ وہ ہم کو پسند ہو یا ناپسند ہو (ہر طرح آپ کی اطاعت کریں گے یا ہر حالت میں خوشی ہو یا ناخوشی آپ کے ساتھ رہیں گے)-

هٰذَا يَوْمٌ اَللَّحْمُ فِيْهِ مَكْرُوْهٌ- یہ یعنی ذی الحجہ کا دسواں

دن ایسا دن ہے جس میں گوشت مشکل سے ملتا ہے (کیونکہ لوگ قربانیاں کرتے ہیں' جانوروں کی قلت ہوتی ہے' بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ایسا دن ہے جس میں گوشت کے لئے جانور کاٹنا کوئی پسند نہیں کرتا بلکہ قربانی کے لئے جو عبادت ہے کاٹتے ہیں۔ صحیح مسلم کی روایت میں ایسا ہی ہے یعنی اَللّٰحْمُ فِیْهِ مَکْرُوْهٌ۔ لیکن صحیح بخاری کی روایت میں یَشْتَھِی فِیْهِ اللّٰحْمَ ہے اس کا مطلب صاف ہے یعنی اس دن سب کو گوشت کی خواہش ہوتی ہے۔ میں کہتا ہوں صحیح مسلم کی روایت کا بھی مطلب صاف ہو سکتا ہے یعنی اس دن چونکہ سب لوگ قربانیاں کرتے ہیں اور گوشت کی کثرت ہوتی ہے تو گوشت سے نفرت ہو جاتی ہے کوئی اس کو پسند نہیں کرتا۔ مجمع البحار میں ہے کہ صحیح مسلم کی روایت میں لَحَمٌ بہ فتحہ حا ہے یعنی وہ دن جس میں گوشت کی خواہش رہنا (اس طرح کی قربانی نہ کریں' اور سب گھر والے گوشت کے مشتاق رہیں) برا سمجھا جاتا ہے ایک روایت میں مکروہ کے بدلے مَقْرُوْمٌ ہے تو یہ صحیح بخاری کے موافق ہو جائے گا۔ یعنی اس دن گوشت کی خواہش ہوتی ہے)۔

خَلَقَ الْمَکْرُوْهَ یَوْمَ الثَّلٰثَاءِ وَخَلَقَ النُّوْرَ یَوْمَ الْاَرْبَعَاءِ۔ اللہ تعالیٰ نے بری چیزیں (جیسے ظلمت اور تاریکی نجس اور گندے حیوانات) منگل کے دن پیدا کیں اور نور کو بدھ کے دن پیدا کیا (نور سے خیر مراد ہے یعنی سب بہتر اور پاکیزہ چیزیں)۔

رَجُلٌ کَرِیْهُ الْمِرْاٰةِ۔ ایک بدصورت کریہ منظر مرد۔

سُئِلَ عَنْ اَشْیَاءَ کَرِهَهَا۔ آنحضرتؐ سے کئی باتیں پوچھی گئیں آپ نے یہ پوچھنا ناپسند کیا (کیونکہ بلا ضرورت پوچھنے سے اللہ تعالیٰ نے منع فرمایا ہے۔ کبھی پوچھنے کی وجہ سے ایک چیز حرام ہو جاتی ہے اگر نہ پوچھتے تو معاف رہتی)۔

کَرَاهَةَ السَّاٰمَةِ عَلَیْنَا۔ آپ کو یہ ناپسند تھا کہ ہم اکتا جائیں (ہر روز وعظ سنتے سنتے)۔

کَرَاهِیَةُ الدَّوَاءِ الْمَرِیْضَ۔ جیسے بیمار دوا کو ناپسند کرتا ہے۔

فَقُلْتُ اَنَا فَقَالَ اَنَا اَنَا کَاَنَّهٗ کَرِهَهَا۔ (جابرؓ کہتے ہیں میں آنحضرتؐ کے دروازے پر آیا۔ آپ نے اندر سے پوچھا کون ہے؟ میں نے کہا میں ہوں) آپ نے فرمایا میں تو میں بھی ہوں گویا آپ نے ایسا کہنا ناپسند فرمایا (چونکہ یہ جواب بے کار ہے بجائے میں ہوں کے اپنا نام بیان کرنا چاہئے)۔

یَکْرَهُ ابْنُ عُمَرَ اَنْ یَّقُوْمَ الرَّجُلُ ثُمَّ یَجْلِسُ مَکَانَهٗ۔ عبداللہ بن عمرؓ اس کو برا جانتے تھے کہ کوئی شخص (اپنی جگہ چھوڑ کر جہاں وہ بیٹھا ہو) اٹھ کھڑا ہو اور پھر وہ اس جگہ بیٹھ جائیں (کیونکہ وہ اس نے شرم یا خوف سے ایسا کیا ہو اور اس کا دل نہ چاہتا ہو)۔

یَکْرَهُ الْغُلَّ۔ آنحضرتؐ خواب میں یہ دیکھنا کہ گلے میں طوق پڑا ہے برا جانتے تھے (اور پاؤں میں بیڑی دیکھنا اچھا سمجھتے تھے۔ بیڑی کی تعبیر یہ ہے کہ شریعت کی پابندی کرے گا لیکن گلے میں طوق کافروں کی صفت ہے جیسے قرآن میں ہے اِذِ الْاَغْلَالُ فِیْ اَعْنَاقِهِمْ)۔

کَانَ یَکْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا۔ آنحضرتؐ عشاء کی نماز سے پہلے سو جانا مکروہ جانتے تھے (کیونکہ شاید آنکھ نہ کھلے اور عشاء کی نماز فوت ہو جائے)۔

کَانَ یَکْرَهُ الْحَدِیْثَ بَعْدَهَا۔ عشاء کی نماز کے بعد باتیں کرتے رہنا (ادھر ادھر کی گپ شپ دنیا کی باتیں حکایتیں اور نقلیں قصے کہانیاں بیان کرنا جیسے بعض دنیا داروں کی عادت ہے) آپ مکروہ جانتے تھے (کیونکہ عشاء کی نماز عبادت ہے اور سونا گویا ایک طرح کی موت ہے تو بہتر یہ ہے کہ موت عبادت پر ہو اور خاتمہ بالخیر ہو۔ دوسرے جب عشاء کی نماز کے بعد بات چیت اور لغویات میں مصروف رہے گا تو احتمال ہے کہ تہجد کے لئے آنکھ نہ کھلے بلکہ صبح کی نماز بھی شاید فوت ہو جائے)۔

فَاِنَّهٗ لَا مُکْرِهَ لَهٗ یا لَا مَکْرَهَ لَهٗ۔ (تم میں سے جب کوئی دعا کرے تو قطعی طور سے کرے۔ یعنی یوں عرض کرے یا اللہ! ایسا کردے ویسا کردے۔ یوں نہ کہے اگر تو چاہے) اس لئے کہ اللہ تعالیٰ پر کوئی زبردستی نہیں کر سکتا (کل کام اس کی مشیت ہی سے ہوتے ہیں پھر مشیت کا ذکر کرنا بے فائدہ ہے دوسرے یہ کہ مشیت کے ذکر کرنے میں بندے کا استغناء معلوم ہوتا ہے اور یہ

لَا نَسْتَطِيْعُ اِلَّا اَنْ نَفْرَحَ - ہم سے یہ نہیں ہوسکتا کہ مال دولت دنیا کے سامان زینت پر خوشی نہ کریں۔

مُسْلِمِيْنَ طَائِعِيْنَ - مسلمان بخوشی تابعدار۔

لَا اَسْتَطِيْعُ اَنْ اٰخُذَ شَيْئًا مِّنَ الْقُرْاٰنِ - اس وقت تو مجھ کو یہ ممکن نہیں کہ کچھ آیتیں قرآن کی یاد کرلوں (کیونکہ نماز کا وقت آن پہنچا ہے اتنی جلدی کیونکر قرآن یاد ہو سکے گا۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ قرآن کا کوئی حصہ میں ایسا یاد نہیں کرسکتا جس کو وظیفہ کے طور پر رات دن پڑھتا رہوں)۔

تَطَاوَعَا - دونوں متفق رہو اختلاف نہ کرو۔

مُنْطَاعٌ لِذٰلِكَ - اس کا تابعدار۔

لَوْ اَطَاعَ اللّٰهُ النَّاسَ فِي النَّاسِ لَمْ يَكُنْ نَاسٌ - اگر اللہ تعالیٰ لوگوں کی خواہش لوگوں کے باب میں مان لیتا تو پھر (دنیا میں) لوگ ہی نہ رہتے (سب فنا ہو جاتے دنیا ویران ہو جاتی کیونکہ ہر ایک فرقہ دوسرے فرقہ کی تباہی کی خواہش رکھتا ہے)۔

اَللّٰهُمَّ لَا تُطِعْ فِيْنَا مُسَافِرًا - یا اللہ کسی مسافر کی دعا ہمارے باب میں مت قبول فرما۔

لَكَ مِطْوَاعًا - اپنا تابعدار بنا دے۔

قَالَ الْبَصْرِيُّ لِاَبِيْ عَبْدِ اللّٰهِ النَّاسُ مَجْبُوْرُوْنَ قَالَ لَوْ كَانُوْا مَجْبُوْرِيْنَ لَكَانُوْا مَعْذُوْرِيْنَ قَالَ فَفَوَّضَ اِلَيْهِمْ قَالَ لَا قَالَ فَمَا هُمْ قَالَ عَلِمَ مِنْهُمْ فِعْلًا فَجَعَلَ فِيْهِمْ اٰلَةَ الْفِعْلِ فَاِذَا فَعَلُوْا كَانُوْا مَعَ الْفِعْلِ مُسْتَطِيْعِيْنَ - بصری نے امام جعفر صادق سے پوچھا کیا لوگ مجبور ہیں (جیسے جبریہ مذہب والوں کا قول ہے) فرمایا اگر مجبور ہوتے تو پھر بالکل معذور ہوتے (اور عذاب محض ظلم ہوتا) بصری نے کہا تو اللہ تعالیٰ نے ان کے کاموں کا ان کو مختار کر دیا ہے (جیسے قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے) فرمایا نہیں بصری نے کہا پھر کیا ہے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے علم میں (ازل سے) یہ تھا کہ فلاں شخص فلاں کام کرے گا تو اس فعل کا سامان اسی میں پیدا کر دیا اس لئے فعل کے وقت وہ قادر ہوتا ہے (مطلب یہ ہے کہ فعل سے ذرا پہلے بلکہ اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ اپنے بندے میں استطاعت پیدا کر دیتا ہے اور استطاعت کے ساتھ وہ فعل کرتا ہے اس لئے ثواب اور عذاب کا مستحق ہوتا ہے)۔

مترجم کہتا ہے کہ یہ مسئلہ قدر کا ہے جس کا سمجھنا نہایت دقیق ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس میں بحث کرنے سے منع فرمایا ہے ذرا سے ہیر پھیر میں آدمی گمراہ ہو جاتا ہے اس لئے تقدیر پر ایمان لانا اور اس میں زیادہ کھوج اور بحث نہ کرنا یہی طریقہ اسلام ہے۔

مَنْ اَطَاعَ رَجُلًا فِيْ مَعْصِيَةٍ فَقَدْ عَبَدَهٗ - جس نے گناہ کے کام میں کسی کی پیروی کی اس نے اس کی پرستش کی (یہ مضمون قرآن میں بھی ہے وَاِنْ اَطَعْتُمُوْهُمْ اِنَّكُمْ لَمُشْرِكُوْنَ - یعنی اگر تم نے ان کی اطاعت کی تو تم مشرک ہو گئے کیونکہ اس نے اس کو اللہ اور اس کے رسول پر مقدم سمجھا اللہ اور رسول نے تو اس کام سے منع فرمایا تھا لیکن اس نے ان کی ممانعت کا خیال نہ کیا اور اپنے گرو یا پیر یا مرشد کی بات مانی گویا اس نے شرک کیا۔)

اَللّٰهُمَّ ارْحَمْنِيْ بِطَوَاعِيَتِيْ اِيَّاكَ وَطَوَاعِيَتِيْ رَسُوْلَكَ - یا اللہ مجھ پر اپنا اور اپنے پیغمبر کا تابعدار بنا کر رحم فرما۔

طَوْفٌ - پاخانے کے لئے جانا اردگرد پھرنا (جیسے طَوَافٌ اور طَوَفَانٌ ہے)۔ ملکوں کی سیر کرنا۔

تَطْوِيْفٌ - طواف کرنا (جیسے تَطَوُّفٌ اور اِسْتِطَافَةٌ طواف کرنا ہے)۔

اِطَافَةٌ - نزدیک ہونا۔

اِطِّيَافٌ - پاخانے کے لئے جانا۔

طَائِفٌ - ایک مقام ہے مکہ کے قریب تین منزل پر جنوب مشرق میں یہ نہایت سرسبز و شاداب مقام ہے۔ مکہ کو پھل یہیں سے جاتے ہیں۔ یہاں کے انگور اور منقے ضرب المثل ہیں۔ کہتے ہیں کہ وہ شام کے ملک کا ایک ٹکڑا تھا جس کو حضرت جبریل نے اکھیڑ کر کعبہ کے گرد پھرا کر اس کو مکہ کے قریب رکھ دیا (اس لئے اس کا نام طائف پڑا) اور اس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا قبول ہوئی۔ انھوں نے دعا کی تھی کہ

وارزقهم من الثمرات یعنی کعبہ والوں کو میوے کھلا- حالانکہ وہاں کچھ پیدا نہیں ہوتا- تمام عمدہ میوے طائف سے آتے ہیں-

اِنَّمَا هِیَ مِنَ الطَّوَّافِیْنَ عَلَیْکُمْ وَالطَّوَّافَاتِ- بلا' بلی تو تمہارے خدمتگاروں میں سے ہے جو رات اور دن تم پر پھرتے رہتے ہیں (اس لئے ان کا جھوٹا پاک ہے کیونکہ اگر اس کا جھوٹا حرام ہو جائے تو مشکل پڑ جائے)-

لَقَدْ طَوَّ فْتُمَا بِیَ اللَّیْلَةَ- تم نے مجھ کو آج رات خوب پھرایا-

مَنْ یُّعِیْرُنِیْ تَطْوَافًا تَجْعَلُهٗ عَلٰی فَرْجِهَا- (جاہلیت کے زمانہ میں عورت ننگی ہو کر خانہ کعبہ کا طواف کرتی اور کہتی) کون مجھ کو طواف کی چندی دیتا ہے (یعنی چیتھڑا جس کو وہ اپنی شرمگاہ پر ڈال لیتی- مجمع البحار میں ہے کہ جاہلیت کے زمانہ میں مرد بھی ننگے ہو کر طواف کرتے اور اپنے کپڑے زمین پر پھینک دیتے لوگ ان کو کھندلتے رہتے یہاں تک کہ گل سڑ جاتے)-

طَافَ بِالْبَیْتِ- خانہ کعبہ کا طواف کیا- یعنی اس کے گرد گھوما (یہ طواف کیا ہے گویا اپنی مالک پر تصدق ہونا ہے)-

مَایَبْسُطُ اَحَدُکُمْ یَدَهٗ اِلَّا وَقَعَ عَلَیْهَا قَدَحٌ مُّطَهَّرَةٌ مِنَ الطَّوْفِ وَالْاَذٰی- کوئی تم میں سے جب اپنا ہاتھ پھیلائے گا تو اس پر ایک پیالہ ایسا رکھدیا جائیگا جو پاخانہ اور پیشاب اور تمام نجاستوں سے پاک کیا گیا ہو (یعنی جو کوئی وہ پانی پیئے گا نہ اس کو پیشاب کی حاجت ہوگی نہ پاخانہ کی نہ اور کوئی حدث اس کو ہوگا)-

نَهٰی عَنْ مُتَحَدِّثَیْنِ عَلٰی طَوْفِهِمَا- پاخانے کے وقت دو آدمی باتیں کرتے رہیں اور پاخانہ پھرتے جائیں اس سے منع فرمایا-

لَا یُصَلِّیْ اَحَدُکُمْ وَهُوَ یُدَافِعُ الطَّوْفَ- کوئی تم میں سے ایسی حالت میں نماز نہ پڑھے جب پاخانہ زور کر رہا ہو (وہ اس کو داب رہا ہو- اسی طرح جب پیشاب کا زور ہو کیونکہ ایسی حالت میں نماز میں خشوع نہ ہوگا جو نماز کا اصلی مقصود ہے)-

اِطَّافَ یَطَّافُ- حاجت ضروری ادا کی اور ادا کرتا ہے-

لَا اَرَاهُ اِلَّا رِجْزًا اَوْطُوْفَانًا- عمرو بن عاصؓ نے کہا میں تو طاعون کو ایک عذاب یا ایک طوفان سمجھتا ہوں (طوفان ہر چیز کا ہوتا ہے جو پے در پے بکثرت آئے جیسے پانی اور ہوا کا طوفان یا عام موت کا- محیط میں ہے کہ طوفان یعنی زور کا مینہ' زور کا پانی' رات کی تاریکی' عام موت' عام قتل' (سیلاب جو ڈبو دے)-

یَطُوْفُ عَلٰی نِسَائِهٖ فِیْ لَیْلَةٍ وَّهُنَّ تِسْعٌ- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سب بیویوں کے پاس ایک ہی رات میں ہو آتے حالانکہ وہ نو بیویاں تھیں- (شاید یہ واقعہ اس وقت کا ہو گا جب ہر ایک عورت کی باری آپ نے مقرر نہیں فرمائی تھی یا ان کی رضامندی سے ایسا کرتے ہوں گے یا باری آپ واجب نہ ہوگی- مجمع البحار میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آدمی تھے اور آدمیوں کی طرح یعنی کھانے پینے نکاح وغیرہ میں اور چونکہ آپ کی خلقت نہایت صحیح اور سالم تھی تو آپ میں ایسی قوت طبیعت کا مقتضا تھی اور عرب لوگوں میں قوت مجامعت اور کثرت نسوان اور اولاد بڑی فضیلت سمجھی جاتی تھی اسی طرح کم خوراکی بھی تو اللہ تعالیٰ نے آپ کو دونوں فضیلتیں عنایت فرمائی تھیں' کم خوراکی کا تو یہ حال تھا کہ ایک مٹھی کھجور یا جو کی ایک روٹی پر عنایت فرماتے- دو دو تین تین دن وصال کے روزے رکھتے اور قوت مجامعت تو اس سے زیادہ کیا ہوگی کہ ایک ہی رات میں نو عورتوں کے پاس ہو آتے-)

نووی نے کہا یہ سب عورتوں کا دورہ یا باری والی عورت کی رضامندی سے ہوتا ہوگا یا دورہ پورا ہو جانے کے بعد یا جس دن سفر سے واپس تشریف لاتے ہوں گے-

یَطُوْفُ عَلَیْهِمُ الْمُؤْمِنُوْنَ- مومن لوگ اپنی بیویوں سے صحبت کریں گے-

لَا یَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِیْ مُتَظَاهِرِیْنَ عَلَی الْحَقِّ- ایک گروہ میری امت کا ہمیشہ حق کا مددگار حق کو زور دینے والا اور اس کا معاون رہے گا (وہ دین کی ہر بات میں جو امر حق ہے اس کو ظاہر کرتا رہے گا اس پر قائم رہے گا)-

مَنْ لَّمْ یَکُنْ مَّعَهٗ هَدْیٌ اِذَا طَافَ ثُمَّ یَحِلُّ- جس کے

کرایے پر چلانے والے لوگوں سے کرایے کا پیسہ لے کر ہضم کر جائیں گے' ان کو وقت پر سواری نہ دیں گے-

کَرٰی جَبْرَئِیْلُ خَمْسَةَ اَنْهَارٍ۔ حضرت جبریلؑ نے پانچ نہریں کھودیں-

باب الکاف مع الزاء

كَزٌّ یا كَزَازَةٌ یا كُزُوْزَةٌ - سوکھ جانا' سمٹ جانا' انکار کرنا' برا جاننا' تنگ کرنا' نزدیک نزدیک قدم رکھنا-

كُزَّ الرَّجُلُ - اس کو کزاز کی بیماری ہوگئی (یعنی سردی میں اینٹھ جاتا)-

وَجْهٌ كَزٌّ - بدرو' ترش رو-

كَزُّ الْيَدَيْنِ - بخیل' ممسک-

ذَهَبٌ كَزٌّ - سخت سونا-

اِنَّ رَجُلًا اِغْتَسَلَ فَكُزَّ فَمَاتَ - ایک شخص نے (سردی میں) غسل کیا اور اینٹھ کر مر گیا-

لَمْ يَكُنْ بِالْكَزِّ فِيْ وُجُوْهِ السَّائِلِيْنَ - آنحضرتؐ سائلوں کے سامنے ترش رو نہ ہوتے (بلکہ خندہ پیشانی سے رہتے' ان سے نرمی اور ملاطفت سے پیش آتے)-

كَزْمٌ - توڑنا اور اندر سے نکال کر کھا جانا-

كَزَمٌ - بخیل ہونا' بہت کھانا' ناک اور انگلیاں چھوٹی ہونا-

اِكْزَامٌ - سمٹ جانا' اتنا کھانا کہ پھر خواہش نہ رہے-

تَكَزُّمٌ - بغیر چھیلے میوہ کھالینا-

كَانَ يَتَوَّذُ مِنَ الْكَزَمِ وَالْقَزَمِ - آنحضرتؐ پرخوری (بہت کھانے) سے اور لالچ کمینہ پن سے پناہ مانگتے تھے یا بخیلی سے پناہ مانگتے تھے (یہ ماخوذ ہے اس سے جو عرب لوگ کہتے ہیں هُوَ اَكْزَمُ الْبَنَانِ اس کی پوریں چھوٹی چھوٹی ہیں- بعض نے کہا كَزَم یہ ہے کہ آدمی کچھ سلوک یا خیرات کا قصد کرے لیکن اس کو ایک ٹکے کی قدرت نہ ہو)-

لَمْ يَكُنْ بِالْكَزِّ وَلَا الْمُنْكَزِمِ - آنحضرتؐ فقیروں کے سامنے ترش رو نہ ہوتے اور آپ کی ہتھیلیاں اور پاؤں چھوٹے چھوٹے نہ تھے-

اِنْ اُفِيْضَ فِيْ خَيْرٍ كَزَمَ وَضَعُفَ وَاسْتَسْلَمَ - اگر کسی اچھی بات کا تذکرہ آتا ہے تو اپنا منہ بند کر لیتا ہے اور ناتوان بن جاتا ہے عاجز ہو جاتا ہے (یہ عون بن عبداللہ نے ایک شخص کو مذمت میں کہا)-

باب الکاف مع السّین

كَسْبٌ یا كِسْبٌ جمع کرنا' طلب کرنا' نفع کمانا' روزی ڈھونڈنا' کما دینا-

اِكْسَابٌ - کما دینا-

تَكَسُّبٌ اور اِكْتِسَابٌ - کمانا' کوشش کرنا-

اِسْتِكْسَابٌ - کمائی کرنا-

اِكْتِسَابِيْ - وہ چیز جو محنت اور مشقت سے حاصل ہو (اس کے مقابل وَهْبِيْ ہے جو بلا محنت حاصل ہو)-

اَطْيَبُ مَا يَاْكُلُ الرَّجُلُ مِنْ كَسْبِهٖ وَوَلَدُهٗ مِنْ كَسْبِهٖ - بہت حلال پاکیزہ وہ روٹی ہے جو آدمی محنت کر کے کمائے اس کی اولاد بھی اس کی کمائی ہے (تو اولاد کے مال میں سے بقدر ضرورت ماں باپ کو کھا لینا درست ہے لیکن امام شافعیؒ کا قول یہ ہے کہ جب ماں باپ محتاج ہوں اور کمائی نہ کرسکیں تو ان کا خرچ اولاد پر واجب ہے)-

اِنَّ اَوْلَادَكُمْ مِنْ اَطْيَبِ كَسْبِكُمْ - تمہاری اولاد تو تمہاری بہترین کمائی ہے (تو ان کا مال تم کو لینا اور خرچ کرنا درست ہے)-

اِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُوْمَ - تم تو ناطہ جوڑتے اور (رشتہ داروں سے سلوک کرتے ہو) اور تھکے درماندہ شخص کو سوار کر لیتے ہو یا دوسروں کا بوجھ اپنے سر پر لے لیتے ہو (ان کا قرضہ یا ان کے عیال واطفال کی پرورش اپنے ذمہ لے لیتے ہو) اور جو چیز نہیں ہے اس کو کما لیتے ہو (تجارت اور کسب میں ہوشیار ہو) یا جو چیز لوگوں کے پاس نہ ہو وہ ان کے لئے مہیا کر دیتے ہو (جس کے پاس روپیہ نہ ہو اس کو روپیہ دیتے ہو' جس کے پاس روٹی کپڑا نہ ہو اس کو روٹی کپڑا دیتے ہو)-

نَهٰى عَنْ كَسْبِ الْإِمَاءِ - لونڈیاں جو کمائی کر کے لائیں اس کو اپنے خرچ میں لانے سے منع فرمایا (یہاں تک کہ یہ معلوم نہ ہو جائے کہ انھوں نے کس طریق سے کمایا اگر محنت مزدوری کر کے ہاتھ سے کام کر کے کمایا تب تو اس کا استعمال درست ہے ورنہ درست نہیں کیونکہ احتمال ہے کہ شاید بدکاری کرا کر انھوں نے یہ مال کمایا ہو جیسے عرب لوگوں میں زمانۂ جاہلیت میں دستور تھا کہ لونڈیاں خرید کر ان سے حرام کاری کراتے اور ان کی کمائی اپنے خرچ میں لاتے)۔

نَهٰى عَنْ كَسْبِ الْأَمَةِ - لونڈی کی کمائی سے منع فرمایا (جب وہ ناجائز اور حرام طریقہ سے کمائے)۔

مَنْ كَانَ لَنَا عَامِلًا فَلْيَكْتَسِبْ زَوْجَةً وَّ خَادِمًا وَّ مَسْكَنًا - جو شخص ہمارا کارکن ہو (یعنی سرکاری خدمت کرتا ہو مثلاً زکوٰۃ کا تحصیل دار یا نائب یا صوبہ دار ہو) وہ بیت المال میں سے (سرکاری خزانہ سے) ایک بیوی اور ایک خدمت گار اور ایک گھر کا خرچہ لے سکتا ہے (متوسط طور سے بغیر اسراف اور فضول خرچی کے بیوی کے خرچہ میں اس کا مہر روٹی کپڑا وغیرہ سب آ گیا)۔

نَهٰى عَنْ كَسْبِ الْحَجَّامِ - پچھنے لگانے والے کی کمائی سے منع فرمایا (کیونکہ یہ ایک ذلیل پیشہ ہے- ایسی کمائی اپنے خرچ میں لانا بدنما ہے گو حرام نہیں ہے- اس لئے کہ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے پچھنے لگائے اور پچھنے لگانے والے کو اس کی اجرت دی، اگر حرام ہوتی تو آپ ہرگز نہ دیتے- بعض نے کہا کہ یہ نہی تحریم کے لئے ہے اور مطلب یہ ہے کہ حجام کے لئے حجامت کی اجرت حلال ہے لیکن دوسروں کے لئے اس کا استعمال حرام ہے)۔

كُسْبٌ - تلی کے تیل کی کھلی-

ثَلٰثٌ يُؤْكَلْنَ فَيُهْزِلْنَ الطَّلْعُ وَالْكُسْبُ وَ الْجَوْزُ - تین چیزوں کے کھانے سے دبلا پن پیدا ہوتا ہے ایک تو کچی کھجور ہے (جو شروع میں نکلتی ہے) دوسرے تیل کی کھلی- تیسرے بادام ہے-

كُسْتٌ - قسط ہندی یعنی عود (جس کو لوبان کہتے ہیں ایک روایت میں كُسْطٌ ہے)۔

نُبْذَةً مِّنْ كُسْتِ اَظْفَارٍ - ایک تھوڑا سا کست جو بہ شکل آدمی کے ناخنوں کے بن کر آتا ہے (ایک روایت میں ظِفَارٍ ہے جو ایک شہر ہے یمن کے ساحل پر وہاں ہندوستان سے قسط آیا کرتا تھا)۔

كَسْحٌ - جھاڑنا، صاف کرنا، کاٹنا، لے جانا-

كَسَحٌ - ہاتھ پاؤں لنجے ہونا (عام لوگ كَرْسَحَةٌ کو اسی معنی میں مستعمل کرتے ہیں- کہتے ہیں كَرْسَحَهٗ فَتَكَرْسَحَ اس نے اس کو لنجا کر دیا، وہ لنجا ہو گیا)۔

مُكَاسَحَةٌ - زور سے کسی کے ساتھ چینا-

مَا اَكْسَحَهٗ - وہ کتنا بھاری ہے-

اِكْتِسَاحٌ - سب لوٹ لینا-

كُسَاحٌ - ایک بیماری ہے اونٹ کی-

اَكْسَحُ - لنجا، معذور، لنگڑا-

مُكَسَّحٌ - پوست نکالا ہوا-

مِكْسَحَةٌ - جھاڑو (جیسے مِكْنَسَةٌ ہے)۔

سُئِلَ عَنْ مَالِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ اِنَّهَا شَرُّ مَالٍ اِنَّمَا هِيَ مَالُ الْكُسْحَانِ وَالْعُوْرَانِ - صدقہ کا مال کیسا ہے (یہ عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا) انھوں نے کہا وہ بہت برا مال ہے وہ تو لنجوں اور کانوں کا مال ہے (یعنی معذور لوگوں کا جو کسب نہیں کر سکتے ان کو صدقہ اور خیرات کا مال لینا چاہئے كُسْحَانٌ جمع ہے اَكْسَحُ کی- بعض نے کہا كَسَحٌ ایک بیماری ہے جو سرین میں ہوتی ہے اس کی وجہ سے آدمی ضعیف ہو جاتا ہے- عرب لوگ کہتے ہیں كَسَحَ الرَّحْلُ كَسْحًا - جب ایک پاؤں بھاری ہو جائے تو چلنے میں ایک پاؤں زمین پر گھسٹتا جائے گویا جھاڑو دیتا جائے)۔

جَعَلْنَاهُمْ كُسْحًا - (یہ قتادہ نے اس آیت کی تفسیر میں کہا وَلَوْ نَشَاءُ لَمَسَخْنَاهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ یعنی اگر ہم چاہیں تو ان کو لنجا معذور بنا دیں (وہ اپنی جگہ سے کھسک نہ سکیں-)

فَكَسَحْتُ شَوْكَهَا - میں نے وہاں کے کانٹے وغیرہ جھاڑ کر صاف کر دیئے-

فَكَسَحَهٗ وَ اَلْقَمَهُمَا - حضرت ابوبکر صدیقؓ نے غار کو

جھاڑا (اس کے سب روزن بند کئے) اور پاؤں کو ایک روزن کا لقمہ بنا دیا (یعنی اپنے دونوں پاؤں سے اس کو بند کر دیا کہ اگر کوئی سانپ وغیرہ کاٹے تو ان کو کاٹے اور آنحضرت محفوظ رہیں)۔

کَسْرٌ - توڑنا' ایک ایک کر کے بیچنا' موڑنا' دونوں پنکھ ملانا' اپنی ماں کی خبر گیری کرنا' آنکھ نیچی کر لینا' زیر (کسرہ) دینا' پھیر دینا' شکست دینا' خلاف کرنا۔

تَکْسِیْرٌ بمعنی کَسْرٌ ہے۔

مُکَاسَرَۃٌ - قیمت گھٹانے کی درخواست کرنا۔

تَکَسُّرٌ - ٹوٹ جانا۔

اِنْکِسَارٌ - ٹوٹنا' شکست پانا' متفرق ہو جانا' عاجزی کرنا۔

اِکْتِسَارٌ بمعنی کَسْرٌ ہے۔

عُقَابٌ کَاسِرٌ - باز شکار کو پھاڑ چیر کرنے والا۔

کَسْرٌ - علم حساب میں وہ مقدار جو ایک سے کم ہو (مثلاً نصف' ربع' ثلث' ثمن وغیرہ)۔

اِکْسِیْرٌ - وہ دوا جو تانبے کو چاندی اور چاندی کو سونا کر دے (یہ اگلے لوگوں کا خیال تھا کہ تانبا چاندی ہو سکتا ہے اسی طرح پیتل سونا ہو سکتا ہے' چاندی سونا بن سکتی ہے اور اس کو کیمیا گری کہتے تھے۔ حال کے کیمسٹ حکیموں نے اس خیال کو محال اور جنون قرار دیا' وہ کہتے ہیں کہ سونا چاندی بسیط عناصر ہیں ان کا انقلاب ممکن نہیں' البتہ اگر اجزائے مختلفۃ الحقیقۃ سے مرکب ہوتے تب یہ خیال کر سکتے تھے کہ ان اجزا کے ملانے سے سونا یا چاندی بن جائے)۔

فَنَظَرَ اِلٰی شَاۃٍ فِیْ کِسْرِ الْخَیْمَۃِ - آنحضرتؐ نے ام معبد کے پاس خیمہ کے ایک جانب ایک بکری دیکھی۔

کَسْرٌ اور کِسْرٌ - کنارہ (ہر ایک گھر کے دو کسر ہوتے ہیں داہنی اور بائیں طرف)۔

لَایَجُوْزُ فِیْھَا الْکَسِیْرُ الْبَیِّنَۃُ الْکَسْرِ - قربانی میں لنگڑی بکری درست نہیں ہے جس کا پاؤں کھلے طور سے ٹوٹا ہوا ہو (چل نہ سکتی ہو)۔

لَایَزَالُ اَحَدُھُمْ کَاسِرًا وِسَادَۃً عِنْدَ امْرَاَۃٍ مُّغْزِیَۃٍ یَتَحَدَّثُ اِلَیْھَا - ان میں کوئی اپنا تکیہ موڑ کر اس پر ٹیکا دے کر ایسی عورت کے پاس بیٹھ جاتا ہے جس کا مرد جہاد کے لئے گیا ہوا ہے اس سے باتیں کرتا ہے۔

کَاَنَّھَا جَنَاحُ عُقَابٍ کَاسِرٍ - گویا وہ پنکھ ہے اس باز کا جو اتر رہا ہو اس کو ملا کر توڑ کر۔

اَتَیْتُہٗ وَھُوَ یُطْعِمُ النَّاسَ مِنْ کُسُوْرِ اِبِلٍ - میں ان کے پاس پہنچا وہ لوگوں کو اونٹ کے پارچے کھلا رہے تھے (یعنی اس کے اعضاء۔ بعض نے کہا کِسْرٌ بہ فتحہ وکسرہ کاف وہ ہڈی جس پر بہت سا گوشت نہ ہو)۔

فَدَعَا بِخُبْزٍ یَّابِسٍ وَّ اَکْسَارِ بَعِیْرٍ - پھر انھوں نے سوکھی روٹی اور اونٹ کے پارچے منگوائے (اَکْسَار جمع قلت ہے کَسْرٌ کی اور کُسُوْرٌ جمع کثرت ہے)۔

اَلْعَجِیْنُ قَدِ انْکَسَرَ - آٹا نرم ہو گیا (روٹی پکانے کے لائق ہو گیا خمیر ہو گیا)۔

بِسَوْطٍ مَّکْسُوْرٍ - نرم اور بودے کوڑے سے۔

فَکَسَرَھَا کِسْرَتَیْنِ - اس کو توڑ کر دو ٹکڑے کر دیئے۔

لَمْ یُکَسِّرْہُ - کھجور کو درخت سے نہیں توڑا - (اور تقسیم نہیں کی)۔

بَابُ مَنْ لَّمْ یَرَ کَسْرَ السِّلَاحِ - باب اس بیان میں کہ میت کے ہتھیار نہ توڑنے چاہئیں (اسی طرح دوسرے سامان کو بھی خراب نہ کرنا چاہئے بلکہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں محتاجوں کو دے دینا بہتر ہے۔ جاہلیت کے زمانہ کی یہ رسم تھی کہ جو کوئی مرنے لگتا وہ وصیت کر جاتا کہ میرے ہتھیار توڑ ڈالنا اور میرا سامان جلا دینا اور میرے جانوروں کو کاٹ ڈالنا۔ تو آنحضرتؐ نے اس رسم کے خلاف کیا اور وفات کے وقت ایسی کوئی وصیت نہیں کی بلکہ اپنے ہتھیار اور خچر اور زمین سب چھوڑ گئے)۔

لَاتُکْسَرُ ثَنِیَّۃُ الرُّبَیِّعِ - ربیع کا دانت نہ توڑا جائے گا (یہ انھوں نے جوش میں آکر کہا' ان کا یہ مقصود نہ تھا کہ اللہ کے حکم قصاص کا انکار کریں یا وہ یہ سمجھے کہ قصاص اور دیت دونوں میں کوئی چیز بھی کافی ہے)۔

اَکَسْرًا لَّا اَبَا لَکَ - کیا یہ دروازہ توڑ دیا جائے گا (پھر تو بند ہونا مشکل ہے۔ یہ حضرت عمرؓ نے حذیفہؓ سے کہا لَا اَبَا لَکَ

کلمۂ تعریف ہے اور کبھی توہین کے لئے بھی آتا ہے)۔

اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ - اب جو کسریٰ (ایران کا بادشاہ) ہے جب وہ مر جائے گا اس کے بعد دوسرا کسریٰ نہ ہوگا (بلکہ ایران کا سب ملک مسلمانوں کے ہاتھ آئے گا ایسا ہی ہوا)۔

جُبَّةٌ كِسْرَ وَانِيَّةٌ - ایرانی چغہ۔

كَسْرُ السِّكَّةِ - سکہ کا توڑنا۔

يَكْسِرُ حَرَّ هٰذَا بَرْدُ هٰذَا - کھجور کی حرارت کو خربوزہ کی برودت توڑ دے گی (کھجور کو خربوزہ کے ساتھ کھانا عین حکمت ہے دونوں مل کر معتدل ہو جاتے ہیں)۔

فَيَنْقَضُّ عَلَيْهِ الْحُسَيْنُ كَاَنَّهٗ عُقَابٌ كَاسِرٌ - امام حسینؓ اس پر اس طرح سے گریں گے جیسے باز پنکھ جوڑ کر گرتا ہے۔

وَمَعَهٗ كِسْرَةٌ قَدْ غَمَسَهَا فِي اللَّبَنِ - اس کے ساتھ ایک روٹی کا ٹکڑا تھا جس کو اس نے دودھ میں ڈبو دیا۔

لَيْسَ فِي الْكُسُوْرِ شَيْءٌ - زکوٰۃ کے نصاب میں کسروں کا اعتبار نہ ہوگا (ان کی زکوٰۃ نہ ہوگی - مثلاً پانچ اونٹوں میں ایک بکری ہے اور دس اونٹوں میں دو بکریاں دینا ہوں گی اب چھ یا سات یا آٹھ یا نو اونٹوں میں بھی ایک ہی بکری لازم ہوگی)۔

كَسْرُ عَظْمِ الْمَيِّتِ كَكَسْرِهٖ حَيًّا - میت کی ہڈی توڑنا ایسا ہی ہے جیسے زندہ کی ہڈی توڑنا۔

كَسْعٌ - دبر پر ہاتھ سے مارنا یا پاؤں سے اونٹنی اور ہرن کا اپنی دم دونوں پاؤں کے بیچ میں کر لینا' ہانکنا' تابع بنانا' پیروی کرنا۔

لَيْسَ فِي الْكُسْعَةِ صَدَقَةٌ - گدھوں میں زکوٰۃ نہیں ہے یا غلاموں میں۔

كُسْعَةٌ - پیشانی کے سفید داغ کو بھی کہتے ہیں اور سفید پروں کو جو عقاب کے یا دوسرے پرند کی دم کے تلے اکٹھا ہوتے ہیں۔

وَعَلِيٌّ يَكْسَعُهَا بِقَائِمِ السَّيْفِ - حضرت علیؓ تلوار کے قبضے سے نیچے سے اس کو مار رہے تھے۔

اِنَّ رَجُلًا كَسَعَ رَجُلًا مِنَ الْاَنْصَارِ - ایک شخص نے (جو مہاجرین میں سے تھا) انصار کے ایک شخص کو مارا اس کی دبر پر۔

فَضَرَبْتُ عُرْقُوْبَ فَرَسِهٖ فَاكْتَسَعَتْ بِهٖ - میں نے اس کی گھوڑی کی کونچ پر مارا وہ پیچھے کی طرف گر پڑی اور اپنے سوار کو گرا دیا۔

فَلَمَّا تَكَسَّعُوْا فِيْهَا - جب انھوں نے جواب دینے میں دیر کی۔

نَدِمْتُ نَدَامَةَ الْكُسَعِيِّ - (طلحہ نے کہا) میں حضرت عثمان کے مقدمہ میں کسعی کی طرح شرمندہ ہوں' (کسعی ایک شخص تھا کسیعہ یا بنی الکسع کا جو ایک شاخ ہے قبیلہ حمیر کی اس کا نام محارب بن قیس (یا غامد بن حارث) تھا عرب لوگ شرمندگی اور ندامت میں اس کی مثال لاتے ہیں۔ اس کا قصہ یہ ہے کہ اس نے ایک عمدہ کمان تیار کی تھی اور وہ بڑا تیر انداز تھا رات کو تاریکی میں بیٹھ کر اس نے گدھوں کو تیر مارا اور ہر ایک تیر گدھے میں پار ہو کر پہاڑ کے پتھر پر لگا اس میں سے آگ نکلتی رہی' وہ یہ سمجھا کہ میرے تیروں نے خطا کی اور نشانہ پر نہ لگے اور غصہ میں آ کر کمان توڑ ڈالی یا اپنی انگلی کاٹ ڈالی۔ جب صبح کی روشنی ہوئی تو کیا دیکھتا ہے کہ گدھے سب خون آلود پڑے ہیں' اور تیر ان کے پار نکل کر خون میں لتھڑے ہوئے ہیں۔ اس وقت اس کو سخت ندامت ہوئی' اس روز سے یہ مثل ہوگئی)۔

كَسْفٌ - کاٹنا۔

كُسُوْفٌ - روک دینا' آڑ کر لینا' ڈھانپ دینا' آنکھ جھکا لینا' بدحال ہونا' کالا پڑ جانا۔

تَكْسِيْفٌ - کاٹنا۔

اِنْكِسَافٌ - چھپ جانا۔

كَاسِفُ الْبَالِ - بدحال۔

كَاسِفُ الْوَجْهِ - ترش رو۔

يَوْمٌ كَاسِفٌ - بڑا ہولناک دن۔

كُسُوْفٌ اور خُسُوْفٌ - گہن لگنا چاند کا ہو یا سورج کا (یہ الفاظ متعدد احادیث میں آئے ہیں۔ بعضوں نے کہا كُسُوْفٌ

سورج گرہن اور خُسُوْفٌ- چاند گرہن-

اِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اٰيَتَانِ مِنْ اٰيَاتِ اللّٰهِ لَا يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ اَحَدٍ وَّلَا لِحَيٰوتِهٖ- سورج اور چاند دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے نشانیاں ہیں (اس کی مخلوق ہیں جو خالق کا پتہ دیتی ہیں) کسی کی موت یا زیست کی وجہ سے ان میں گرہن نہیں لگتا-

اِنَّهٗ جَاءَ بِثَرِيْدَةٍ كِسَفٍ- وہ روٹی کے ٹکڑوں کا ثرید لے کر آئے (كِسَفٌ جمع ہے كِسْفَةٌ کی یعنی ٹکڑا)-

رَاَيْتُهٗ وَعَلَيْهِ كِسَافٌ- میں نے ان کو دیکھا کپڑے کا ایک ٹکڑا ان پر تھا-

اِنَّ صَفْوَانَ كَسَفَ عُرْقُوْبَ رَاحِلَتِهٖ- صفوان نے اپنی اونٹنی کی کونچ کاٹ ڈالی-

كُسُوْفٌ فِي الْوَجْهِ- چہرے کا تغیر-

كَاسِفٌ- رنجیدہ-

اِنْكَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلٰى عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- آنحضرتؐ کے زمانہ میں سورج کو گہن لگا-

كَسَفَتِ الشَّمْسُ النُّجُوْمَ- آفتاب نے ستاروں کی روشنی کھو دی (ان کو چھپا دیا)-

كَسْكَسَةٌ- خوب کوٹنا-

كَسْكَاسٌ- ٹھگنا، موٹا-

كُسْكُسٌ- ایک کھانا ہے جو مصر میں آٹے سے بنایا جاتا ہے-

كَسْكَسَةٌ- مونث کے کاف خطاب یا مذکر مونث دونوں کے کاف خطاب کو سین سے بدلنا جو قبیلہ بکر کا محاورہ ہے-

تَيَاسَرُوْا عَنْ كَسْكَسَةِ بَكْرٍ- بکر کے کسکسہ سے ایک طرف رہو (وہ اَبُوْكَ اور اُمُّكَ کو اَبُوْسَ اور اُمُّسَ کہتے ہیں- محیط میں ہے کہ کسکسہ یہ ہے کہ مونث کے کاف خطاب سے وقف کے وقت ایک سین لگا دیں جیسے کہیں اَكْرَمْتُكِسْ اور بِكِسْ)-

كَسَلٌ- سستی کرنا، ٹالنا-

كَسِلٌ اور كَسْلَانٌ- سست (اس کی جمع كُسَالٰى ہے)-

كَسِلَ یا اَكْسَلَ- جماع میں انزال کے وقت ذکر کو باہر نکال لینا تاکہ اولاد نہ پیدا ہو-

كَسُوْلٌ- آرام طلب، خوش حال لڑکی جو اپنی جگہ سے نہ سرکے) یہ تعریف ہے جیسے نَؤُوْمُ الضُّحٰى دن نکلنے پر سونے والی)-

لَيْسَ فِي الْاِكْسَالِ اِلَّا الطُّهُوْرُ- اگر کسی نے دخول کیا لیکن انزال نہ ہوا تو صرف وضو واجب ہوگا (غسل لازم نہ آئے گا، یہ ان لوگوں کے مذہب پر ہے جو کہتے ہیں کہ غسل جب ہی واجب ہوتا ہے جب پانی (منی) نکلے اور صرف دخول سے غسل واجب نہیں ہوتا لیکن اکثر علماء اس کے خلاف ہیں وہ کہتے ہیں جہاں دخول ہوا تو غسل واجب ہو گیا خواہ منی نکلے یا نہ نکلے ان کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے امام بخاری نے کہا غسل کر لینے میں زیادہ احتیاط ہے)-

ثُمَّ يُكْسِلُ یا يَكْسَلُ- پھر انزال کے وقت ذکر باہر نکال لے-

اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْجُبْنِ وَالْكَسَلِ- یا اللہ تیری پناہ نامردی اور سستی سے-

قَالَ اِنَّا لَنَكْسَلُ- ہم تو کسل کرتے ہیں (یعنی صرف دخول کرتے ہیں انزال نہیں ہوتا یا ہم سستی کرتے ہیں- یہ اس وقت کہا جب آپ نے فرمایا لَا يَاْكُلِ الْجُنُبُ قَبْلَ اَنْ يَتَوَضَّاَ یعنی جنبی وضو کرنے سے پہلے کھانا نہ کھائے)-

كَسِيٌّ- پہننا-

كَسْوٌ- پہنانا-

مُكَاسَاةٌ- ایک دوسرے پر فخر کرنا-

اِكْسَاءٌ- پہنانا-

تَكَسِّيْ- پہننا (جیسے اِكْتِسَاءٌ ہے)-

كَسَاءٌ- شرافت اور بزرگی-

كِسَاءٌ- کپڑا-

نِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ- عورتیں لباس پہنے ہوئے مگر ننگی (اللہ کی نعمت یعنی لباس تو ان کو حاصل ہے مگر شکر کی نعمت سے ننگی ہیں- یا باریک لباس پہنیں گی کہ اس میں سے ان کا جسم نظر آئے گا یا ایسا لباس پہنیں گی جس سے ستر کھلا رہے گا- مثلاً سینہ

چھاتیاں' پیٹ' پیٹھ وغیرہ)-

رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْاٰخِرَةِ- کچھ عورتیں ایسی ہیں جو دنیا میں پہنے اوڑھے ہیں مگر آخرت میں ننگی ہوں گی (ان کے برے اعمال وہاں کھول دیئے جائیں گے فضیحت ہوں گی-بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ دنیا میں تو مال دار اور غنی ہیں لیکن آخرت میں محتاج اور فقیر ہوں گی)-

مَنْ كَسٰى بِرَجُلٍ -جس نے کسی شخص کو کپڑا پہنایا-

اَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا- میں نے یہ کپڑا تم کو اس لئے نہیں دیا تھا کہ تم اس کو پہنو (بلکہ مطلب یہ تھا کہ اپنی عورتوں کو پہناؤ)-

اَوَّلُ مَنْ كَسَا الْكَعْبَةَ- سب سے پہلے جس نے کعبہ پر غلاف ڈالا (کعبہ کے غلاف کا بیچنا اور اس کو دوسرے ملک میں لے جانا بعض نے ناجائز رکھا ہے اور امام مالکؒ نے اس کا خریدنا اچھا کہا ہے-بعض نے کہا بادشاہ اسلام کو لازم ہے کہ اس کو بیچ کر بیت المال میں اس کا روپیہ جمع کر دے تاکہ مسلمانوں کے کام آئے-نووی نے کہا یہ بہتر ہے اس سے کہ گل سڑ کر خراب ہو جائے-حضرت عائشہؓ اور ام سلمہؓ اور ابن عباسؓ سے ایسا ہی مروی ہے اور کعبہ کے غلاف کو پہننا درست ہے گو آدمی جنب ہو یا حائضہ ہو)-

اَدْخَلَهُمْ فِي كِسَاءٍ- آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ اور حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو ایک کپڑے کے اندر کر لیا (اور فرمایا' یا اللہ! یہ میرے اہل بیت ہیں ان کو خوب پاک کر دے' اصحاب کسا یہی پانچ حضرات ہیں-بعض علماء کہتے ہیں کہ ازواج مطہرات بھی اہل بیت ہیں)-

بابُ الکاف مع الشین

كَشْأٌ-کھا جانا' بھونا یہاں تک کہ سوکھ جائے' چھیلنا مارنا' کاٹنا' جماع کرنا-

كَشَأٌ-بھر جانا-

اِكْشَاءٌ-بھونا یہاں تک کہ سوکھ جائے-

تَكَشُّؤٌ-چھل جانا' بھر جانا-

كُشَاَةٌ-عیب-

كَشْبٌ-زور سے کھا لینا-

كَشُوْثٌ-ایک بیل ہے مشہور جو درختوں پر لپٹی ہوتی ہے-اس کی جڑ زمین میں نہیں ہوتی اور نہ پتے ہوتے ہیں انبر بیل اکاس بیل-

كَشْحٌ-دشمنی رکھنا' پھوٹ ڈالنا' ہانک دینا' دم پاؤں کے اندر کر لینا' جھاڑنا-

كُشِحَ-داغ دیا گیا-

كُشِحُوْا عَنِ الْمَاءِ-پانی سے جدا ہو گئے-

تَكْشِيْحٌ-چھیلنا' کشح پر داغ دینا-

تَكَشُّحٌ-جماع کرنا-

اِنْكِشَاحٌ-جدا ہو جانا-

كَشَاحَةٌ-پوشیدہ دشمنی-

كَشْحٌ-کمر سے پسلی تک جو مقام ہے-

طَوٰى كَشْحَهٗ-اس کی طرف سے روگردانی کی-

مِكْشَاحٌ-تلوار کی دھار' تبر-

مَكْشُوْحٌ-جس کے کشح میں بیماری ہو-

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ عَلٰى ذِى الرَّحِمِ الْكَاشِحِ-سب سے بہتر وہ صدقہ ہے جو ایسے ناطہ والے کو دیا جائے جو پوشیدہ دشمنی رکھتا ہو یا جو تجھ سے روگردانی کرتا ہو (یعنی تجھ سے الفت نہ رکھتا ہو مگر تو اس سے سلوک کرے)-

اِنَّ اَمِيْرَكُمْ هٰذَا لَاَهْضَمُ الْكَشْحَيْنِ-یہ تمہارا حاکم دبلی کوکھوں والا ہے (پتلی کمر والا ہے)-

يُقَبِّلُ كَشْحَهٗ-آپ کی کوکھ پر بوسہ دیتا تھا (دونوں طرف دو کوکھیں ہیں)-

فَسَدَلْتُ دُوْنَهَا ثَوْبًا وَّ طَوَيْتُ عَنْهَا كَشْحًا-پھر میں نے خلافت اور اپنے درمیان ایک کپڑا لٹکا دیا اور خلافت سے منہ موڑ لیا (یعنی اس کی طرف توجہ نہ کی' یہ حضرت علیؓ نے فرمایا-

كَشْرٌ-دانت کھول دینا ہنسی وغیرہ میں (تَكْشِيْرٌ کے بھی یہ معنی ہیں-

اِنَّا لَنَكْشِرُ فِيْ وُجُوْهِ اَقْوَامٍ-بعض لوگوں سے ہم

دانت کھولتے ہیں (ان سے ہنسی خوشی سے پیش آتے ہیں)-

مُکَاشَرَۃٌ- ہنسی سے مواجہہ کرنا-

فَضَحِكَ حَتّٰی كَشَرَ- ہنسے یہاں تک کہ دانت کھل گئے (یعنی تبسم کیا)-

كَاَنَّهُمْ يَكْتَشِرُوْنَ- گویا وہ ہنستے ہیں (لغت میں اِكْتِشَارٌ بمعنی كَشْرٌ مجھ کو نہیں ملا)-

كَشَّةٌ- پیشانی یا بالوں کا گچھ-

كَشِيْشٌ- کھال میں سے آواز نکالنا نہ منہ سے اونٹ کا شروع میں آواز کرنا (جب آواز بلند کرے تو اس کو كَتٌّ یا كَتِيْتٌ کہیں گے اس سے صاف ہو تو هَدِيْرٌ کہیں گے آواز لوٹ کر آئے تو قَرْقَرَۃٌ کہیں گے)-

كَشَّ الرَّجُلُ- وہ ترش رو ہو گیا (یہ عوام کا محاورہ ہے)-

كَشِيْشٌ- شراب کے جوش مارنے کی آواز-

كَانَتْ حَيَّةٌ تَخْرُجُ مِنَ الْكَعْبَةِ لَا يَدْنُوْ مِنْهَا اَحَدٌ اِلَّا كَشَّتْ وَ فَتَحَتْ فَاهَا- ایک سانپ کعبہ شریف سے نکلا کرتا جب کوئی اس کے قریب جاتا تو وہ کھال سے آواز نکالتا اور منہ کھولتا (نہایہ میں ہے کہ کشیش سانپ کی کھال کی آواز- اگر منہ سے آواز نکالے تو اس کو فحیح کہیں گے)-

كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلَيْكُمْ تَكِشُّوْنَ كَشِيْشَ الضِّبَابِ- میں تم کو دیکھ رہا ہوں تم گھوڑ پھوڑوں (سوسماروں) کی طرح آوازیں نکال رہے ہو (یعنی ضعف اور ناتوانی کے ساتھ یہ حضرت علیؓ نے جنگ میں لوگوں سے فرمایا)-

وَلَهٗ رَائِحَةُ الْكَشِّ- منی میں کشک کی بو ہوتی ہے (ماء الشعیر جو کے پانی کی)-

كَشْطٌ- پردہ یا غلاف اتار ڈالنا' پوست نکالنا (عرب لوگ كَشَطَ الْبَعِيْرَ کہیں گے' سَلَخَ الْبَعِيْرَ نہیں کہیں گے' سَلَخَ الشَّاةَ کہیں گے- یعنی بکری کا چمڑہ نکالا)-

اِنْكِشَاطٌ- پوست نکل جانا' کھل جانا' دور ہو جانا-

اِسْتِكْشَاطٌ- بمعنی كَشْطٌ ہے-

فَتَكَشَّطَ السَّحَابُ- ابر پھٹ گیا-

فَكَشَطَتِ الْمَدِيْنَةُ یا تَكَشَّطَتِ الْمَدِيْنَةُ- مدینہ کھل گیا (ابر وہاں سے ہٹ گیا)-

كَشْفٌ كَاشِفَةٌ- چھپی ہوئی چیز کو ظاہر کرنا' فضیحت کرنا-

كَشَفَتِ النَّاقَةُ كِشَافًا- اونٹنی نے حالت حمل میں جماع کرایا-

كَشْفٌ- شکست پانا' ایک شخص کو اظہار پر مجبور کرنا-

مُكَاشَفَةٌ- ظاہر کرنا' علانیہ کرنا-

اِكْشَافٌ- ہنسی میں ہونٹ الٹ جانا-

تَكَشُّفٌ- ظاہر ہونا' بھر لینا-

تَكَاشُفٌ- ایک دوسرے کا عیب ظاہر ہونا-

اِنْكِشَافٌ- کھلنا' ظاہر ہونا' شکست پانا-

اِكْتِشَافٌ- کھولنا' ظاہر کرنا-

اِكْتِشَافٌ جَدِيْدَةٌ- جو جوئی باتیں طبعیات اور صناعات کی معلوم ہوئیں' نئی ایجادیں-

كَشْفٌ- جو اولیاء اللہ اور انبیاء کو ہوتا ہے- وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر بعض امور غیبی اور مخفی باتیں جو چاہتا ہے ظاہر کر دیتا ہے-

قَاضِي الْكَشْفِ- وہ عہدہ دار جو کسی مقدمہ یا واقعہ کے حالات دریافت کرنے پر مامور ہو-

لَوْ تَكَاشَفْتُمْ مَا تَدَافَنْتُمْ- اگر تم کو لوگوں کے مخفی حالات معلوم ہوتے تو تم ایک دوسرے کو دفن کرنے میں تامل کرتے-

اِنَّهٗ عَرَضَ لَهٗ شَابٌّ اَحْمَرُ اَكْشَفُ- ان کے سامنے ایک سرخ رنگ جوان آیا جس کی پیشانی پر پریشان بال تھے (عرب لوگ ایسے شخص کو منحوس سمجھتے ہیں)-

زَالُوْا فَمَا زَالَ اَنْكَاسٌ وَّلَا كُشُفٌ- ہٹ گئے لیکن ناتوان لوگ نہ ہٹے نہ وہ لوگ جن کے پاس ڈھال نہ تھی (كُشُفٌ جمع ہے اَكْشَفُ کی یعنی وہ شخص جو سر نہ رکھتا ہو)-

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ اُحُدٍ وَّانْكَشَفَ الْمُسْلِمُوْنَ- جب جنگ احد کا دن آیا اور مسلمانوں کو شکست ہوئی-

فَذَكَرَ اِنْكِشَافًا- پھر مسلمانوں کی روگردانی (ہزیمت کا) بیان کیا-

لَمَّا حَمَلْنَا عَلَيْهِمْ اِنْكَشَفُوْا - جب ہم نے ان پر حملہ کیا تو وہ بھاگ نکلے-

مَا كَشَفْتُ لَهَا ثَوْبًا - میں نے کسی عورت کا کپڑا تک نہیں کھولا (یہ کنایہ ہے- صحبت سے یعنی کسی عورت سے جماع نہیں کیا)-

فَاِنِّيْ اَنْكَشِفُ - میں (مرگی کے عارضہ میں بے ہوش ہو کر) ننگی ہو جاتی ہوں میرا ستر کھل جاتا ہے-

اِيَّاكُمْ وَالْكَوَاشِفَ مِنَ النِّسَاءِ - ان عورتوں سے بچے رہو جو اپنے آپ کو کھولتی ہیں (اپنے گھر مردوں کو معلوم کراتی ہیں' مراد بدکار عورتیں ہیں)-

وَاللّٰهِ يَا اَكْشَفُ يَا اَزْرَقُ - قسم خدا کی اے کشف نیلگوں-

كَشْفُ الْغُمَّةِ - ایک کتاب ہے بہاؤ الدین جلبی کی اور ایک کتاب ہے عبدالوہاب شعرانی کی' اس میں چاروں اماموں کے مذاہب مع دلائل بیان کئے گئے ہیں-

كَشْكٌ - جو کا پانی-

كِشْكٌ - میدہ جو دودھ سے گوندھا جاتا ہے پھر چھوڑ دیا جاتا ہے یہاں تک کہ کھٹا ہو جاتا ہے پھر اس کو سکھا کر ریزہ ریزہ کر کے اس سے پتلا کھانا تیار کرتے ہیں-

كَشْكُ الْفُقَرَاءِ - فقیروں کا ایک کھانا کاک وغیرہ-

كَشْكَشَةٌ - بھاگنا' کھال سے آواز نکالنا منہ سے کاف خطاب کو شین سے بدلنا جیسے بنی اسد اور ربعہ کا محاورہ ہے-

تَيَاسَرُوْا عَنْ كَشْكَشَةِ تَمِيْمٍ - تمیم کے کشکشہ سے بچے رہو (وہ ابوك اور امك کو ابوش اور امّس کہتے ہیں جیسے بکر ابوس اور امّس کہتے ہیں)-

كِشْمِشْ - ایک قسم کا چھوٹا انگور جس میں دانہ نہیں ہوتا-

كَشْوٌ - کاٹنا' منہ سے پکڑ کر نکال لینا-

كُشْيَةٌ - گوہ (سوسمار) کے پیٹ کی چربی یا اس کے دم کی جڑ-

اِنَّهٗ وَضَعَ يَدَهٗ فِيْ كُشْيَةِ ضَبٍّ وَّ قَالَ اِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ لَمْ يُحَرِّمْهُ وَلٰكِنْ قَذِرَهٗ - حضرت عمرؓ نے اپنا ہاتھ گھوڑ پھوڑ (سوسمار' گوہ) کی چربی میں رکھا- (یعنی اس کو کھایا) اور کہنے لگے اللہ کے رسول نے اس کو حرام نہیں کیا لیکن اس سے نفرت کی (معلوم ہوا کہ کراہت طبعی اور چیز ہے اور حرمت شرعی دوسری چیز- بہت سی حلال چیزیں جن سے بعض لوگ نفرت کرتے ہیں (مثلاً سوکھی مچھلی یا جھینگے سے بعض کو قے آتی ہے)-

اِنَّ رَجُلًا اَهْدٰى لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ضَبًّا فَقَذِرَهٗ فَوَضَعَ يَدَهٗ فِيْ كُشْيَتَيِ الضَّبِّ - ایک شخص نے آنحضرت کو گھوڑ پھوڑ (سوسمار' گوہ) کا تحفہ بھیجا- آپ کو اس سے گھن آئی- پھر اس کی دونوں چربیوں میں آپ نے ہاتھ ڈالا (یعنی کھایا کُشْيَةٌ کی جمع كُشًى آتی ہے)-

وَاَنْتَ لَوْ ذُقْتَ الْكُشٰى بِالْاَكْبَادِ لَمَا تَرَكْتَ الضَّبَّ يَعْدُوْ فِي الْوَادِيْ - اگر تو گوہ (سوسمار) کی چربی اس کے کلیجہ کے ساتھ کھاتا تو پھر کوئی گوہ جنگل میں دوڑتا ہوا نہ چھوڑتا (یعنی ایسی لذیذ اور مزے دار ہوتی ہے کہ تو تمام گھوڑ پھوڑوں (سوسماروں) کو مار کر کھا جاتا ایک گھوڑ پھوڑ بھی جنگل میں پھرتا ہوا نہ چھوڑتا)-

بابُ الکاف مع الظاء

كَظَّهُ الطَّعَامُ - اس قدر پیٹ بھر لیا کہ سانس لینے کی طاقت نہ رہی' ٹھنسا ٹھس کھا لیا ناک تک بھر لیا-

كَظَاظٌ اور كَظَاظَةٌ - تکلیف میں ڈالنا' سختی پہنچانا-

مُكَاظَّةٌ اور كِظَاظٌ - بہت دنوں تک کسی کے ساتھ رہنا اور لڑائی میں خوب مار پیٹ کرنا-

تَكَاظٌّ - حد سے زیادہ دشمنی کرنا-

اِكْتِظَاظٌ - اتنا بھر جانا کہ سانس لینے کا موقع نہ رہے ناک تک بھر لینا-

كِظَاظٌ - شدت اور سختی-

رَجُلٌ لَظٌّ كَظٌّ - سخت کھر کھرا آدمی-

كَظِيْظٌ - پیٹ بھرا ہوا-

فَاكْتَظَّ الْوَادِيْ بِشَجِيْجِهٖ - نالہ پانی سے بھر گیا' بھرپور ہو گیا-

وَلَيَأْتِيَنَّ عَلَيْهِ يَوْمٌ وَّهُوَ كَظِيظٌ - ایک دن ایسا آنے والا ہے کہ بہشت کے دروازے پر ہجوم ہوگا (تمام بہشتی لوگ اس میں گھس رہے ہوں گے)-

اَهْدٰى لَهٗ اِنْسَانٌ جَوَارِشَ فَقَالَ اِذَا كَظَّكَ الطَّعَامُ اَخَذْتَ مِنْهُ - حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو ایک شخص نے جوارش بھیجی تحفہ کے طور پر اور کہا جب تمہارا پیٹ کھانے سے بھر جائے اور ثقل اور گرانی معلوم ہو اس وقت اس کا استعمال کرنا-

اِنْ شَبِعْتُ كَظَّنِيْ وَ اِنْ جُعْتُ اَضْعَفَنِيْ - (امام حسن بصریؒ سے ایک شخص نے کہا میرا عجب حال ہے) اگر پیٹ بھر کھاؤں تو امتلا (قے، متلی) معلوم ہوتا ہے (گرانی اور ثقل) اور اگر بھوکا رہوں تو ناتوانی اور کمزوری ہو جاتی ہے (ہر طرح مصیبت ہے)-

اَلْاَكِظَّةُ عَلَى الْاَكِظَّةِ مَسْمَنَةٌ مَكْسَلَةٌ مَسْقَمَةٌ - بار بار سیریاں (سیر ہو کر کھانا) بدن کو موٹا کرتی ہیں لیکن سستی لاتی ہیں، بیماریاں پیدا کرتی ہیں اکِظَّة جمع ہے کِظَّة کی یعنی پیٹ کی سیری اور گرانی)-

كُظٌّ لَيْسَ كَالْكَظِّ - موت کا صدمہ اور رنج دوسرے صدموں کی طرح نہیں ہے (بلکہ ان سب سے زیادہ سخت ہے)-

اِنْ اَفْرَطَ فِى الشِّبَعِ كَظَّتْهُ الْبِطْنَةُ - اگر خوب سیر ہو کر کھائے تو امتلا کا صدمہ اٹھانا ہوگا (پیٹ کی گرانی، سستی، کھٹی ڈکاریں)-

لَهَا كَظَّةٌ تَشْتَرُّ - خوب سیری ہو کر بری آواز سناتی ہے-

كَظْمٌ - روکنا، پی جانا، بند کرنا-

كِظَامٌ - ڈاٹ-

كُظِمَ - خاموش رہا-

كِظَامُ الْاَمْرِ - معتبری اور مضبوطی-

قَوْمٌ كُظَّمٌ - خاموش لوگ-

كَظَمٌ - حلق، منہ یا جہاں سے سانس نکلتا ہے سانس کی نالی-

كُظُوْمٌ - جو جانور جگالی چھوڑ دے-

اَتٰى كِظَامَةَ قَوْمٍ فَتَوَضَّاَ مِنْهَا - ایک قوم کے کظام پر آنحضرتؐ تشریف لائے اس کے پانی سے وضو کیا (کظامہ قناۃ کی طرح ہوتا ہے- یعنی کوئیں برابر برابر کھودتے ہیں ایک کا پانی دوسرے میں جاتا ہے یہاں تک کہ آخری کنویں میں پہنچ کر پانی زمین کے اوپر بہنے لگتا ہے بعض نے کہا "کظامہ" سقاوہ (رہٹ کو کہتے ہیں)-

اِذَا رَاَيْتَ مَكَّةَ قَدْ بُعِجَتْ كَظَائِمَ - جب تو مکہ میں دیکھے کہ برابر برابر کنویں کھودے گئے ہوں (پانی کی کثرت ہو)-

اَتٰى كِظَامَةَ قَوْمٍ فَبَالَ - ایک قوم کے گھور (گھورے یعنی کوڑے کے ڈھیر) پر آئے وہاں آپ نے پیشاب کیا (بعض نے کہا کظامہ سے یہاں گھور امراد ہے، جہاں کوڑہ کچرہ ڈالتے ہیں، لیکن اکثر لوگ کہتے ہیں کہ کظامہ کے وہی معنی ہیں جو اوپر گزرے)-

مَنْ كَظَمَ غَيْظًا فَلَهٗ كَذَا - جو شخص غصہ پی جائے (صبر کرے جواب نہ دے نہ ستائے) اس کو ایسا ایسا ثواب ملے گا)-

اِذَا تَثَاءَبَ اَحَدُكُمْ فَلْيَكْظِمْ مَااسْتَطَاعَ - جب تم میں سے کسی کو جمائی آئے تو جہاں تک ہو سکے اس کو روکے (منہ بند کرے تاکہ زور سے آواز نہ نکلے)-

لَهٗ فَخْرٌ يَكْظِمُ عَلَيْهِ - عبدالمطلب کو ایک فخر حاصل ہے جس کو وہ ظاہر نہیں کرتے (چھپا رہے ہیں)-

لَعَلَّ اللّٰهُ يُصْلِحُ اَمْرَ هٰذِهِ الْاُمَّةِ وَلَا يُؤْخَذُ بِاَكْظَامِهَا - شاید اللہ تعالیٰ اس امت کا کام درست کر دے اور اس کا گلہ دبایا نہ جائے (جہاں سے سانس نکلتی ہے)-

لَهُ التَّوْبَةُ مَالَمْ يُؤْخَذْ بِكَظْمِهٖ - آدمی اس وقت تک توبہ کر سکتا ہے جب تک اس کی سانس بند نہ ہو (یعنی غرغرہ تک، دم حلق میں رک جانے تک)-

كَاظِمَةَ - ایک مقام کا نام ہے یا ایک کنواں ہے-

كَاظِمَيْن - ایک بستی ہے بغداد اور کربلا کے درمیان وہاں امام موسیٰ کاظم کا مزار ہے-

كَظِيْمٌ - رنج یا صدمہ سے بھرا ہوا-

كَاظِمٌ - لقب ہے حضرت امام موسیٰ بن جعفر کا-

باب الکاف مع العین

کَعْبٌ - بھر دینا' ٹخنا' شرف اور بزرگی-

کُعُوْبٌ اور کَعَابَةٌ اور کُعُوْبَةٌ- چھاتیاں ابر آنا (جیسے تَکْعِیْبٌ ہے)-

اِنْکِعَابٌ - جلدی چلنا-

کَاعِبٌ - وہ لڑکی جس کی چھاتی ابھر آئی ہو (اس کی جمع کَوَاعِبُ ہے)-

مَا کَانَ اَسْفَلَ مِنَ الْکَعْبَیْنِ فَفِی النَّارِ - جو ازار ٹخنوں سے نیچی ہو وہ دوزخ میں ڈالی جائے گی- (ٹخنہ وہ ہڈی ہے اٹھی ہوئی جو پنڈلی اور قدم کے جوڑ پر ہے دونوں طرف- تو ہر پاؤں میں دو ٹخنے ہیں اور شیعہ کہتے ہیں کہ ٹخنہ وہ ہڈی ہے جو قدم کی پشت پر ہے)-

رَاَیْتُ الْقَتْلٰی یَوْمَ زَیْدِ بْنِ عَلِیٍّ فَرَاَیْتُ الْکِعَابَ فِیْ وَسَطِ الْقَدَمِ - میں نے جس روز امام زید بن علی شہید ہوئے مقتولوں کو دیکھا ان کے ٹخنوں کو قدم کے بیچ میں-

اِنْ کَانَ لَیُهْدٰی لَنَا الْقِنَاعُ فِیْهِ کَعْبٌ مِّنْ اِهَالَةٍ فَنَفْرَحُ بِهٖ - ہم کو کھجور کا ایک طباق تحفہ میں دیا جاتا اس پر چربی کا یا گھی کا ایک ٹکڑا رکھا ہوتا ہم اس کو لے کر خوش ہوتے-

اَتَوْنِیْ بِقَوْسٍ وَکَعْبٍ وَّ ثَوْرٍ - میرے پاس ایک ٹوکرے کی بچی ہوئی کھجور اور ایک گھی کا ٹکڑا اور ایک پنیر کا ٹکڑا لے کر آئے-

وَاللّٰهِ لَایَزَالُ کَعْبُكِ عَالِیًا - خدا کی قسم تیرا مرتبہ ہمیشہ بلند رہے گا (ہمیشہ تجھ کو شرف اور علو حاصل رہے گا- یہ ماخوذ ہے کَعْبُ الْقَنَاةِ سے یعنی برچھے کی پور ہر دو گرہوں (گانٹھوں) کے درمیان ایک کعب ہوتا ہے اور جو چیز بلند اور مرتفع ہو اس کو کعب کہیں گے)-

کَعْبَة کو کعبہ اسی لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بلند اور عالی شان ہے (بعض نے کہا اس وجہ سے کہ وہ مکعب یعنی مربع ہے)-

کَعْبٌ - اہل حساب کی اصطلاح میں کعب یہ ہے اگر ایک عدد کو فی نفسہ ضرب دیں تو حاصل مال اور مجذور کہلاتا ہے اور وہ عدد شی اور جذر اس حاصل ضرب کو پھر اس عدد میں ضرب کریں تو حاصل ضرب اخیر کو کعب کہتے ہیں اور اہل پیائش کی اصطلاح میں کعب وہ جسم ہے جس کو چھ مربع احاطہ کریں-

کَعْبِیَّة - ایک فرقہ ہے معتزلہ کا جن کا پیشوا ابوالقاسم بن محمد کعبی تھا-

لَاُوَطِّئَنَّ اَسْنَانَ الْعَرَبِ کَعْبَهٗ - میں اس کے ٹخنے سے عرب کے دانتوں کو روندواؤں گا-

یُقَالُ لَهُ الْکَعْبَةُ الْیَمَانِیَّةُ وَالْکَعْبَةُ الشَّامِیَّةُ - یمن میں جو کعبہ بنایا گیا تھا- اس کو کعبۂ یمانیہ کہتے تھے (اور ذی الخلصہ بھی اسی کا نام تھا)- اور مکہ میں جو اصلی کعبہ ہے وہ کعبۂ شامیہ کہلاتا تھا-

هَلْ اَنْتَ مُرِیْحِیْ مِنْ ذِی الْخَلَصَةِ وَالْکَعْبَةِ الْیَمَانِیَّةِ وَالشَّامِیَّةِ - تم مجھ کو ذی الخلصہ اور کعبۂ یمانی اور شامی سے بے فکر کرتے ہو (حالانکہ کعبۂ شامی اصل کعبہ کو کہتے تھے مگر مطلب یہ ہے کہ جب ذی الخلصہ تباہ کر دیا جائے گا تو کعبہ ایک یہ رہ جائے گا- اور یہ الفاظ کہ کعبۂ یمانی یا کعبۂ شامی کوئی نہیں کہے گا)-

کَانَ یَکْرَهُ الضَّرْبَ بِالْکِعَابِ - چوسر کے پانسے پھینکنا برا جانتے تھے (اکثر علماء کے نزدیک چوسر کھیلنا حرام ہے اور اکثر صحابہؓ کا بھی یہی قول ہے اور عبداللہ بن مغفل اپنی بیوی کے ساتھ اس کو کھیلا کرتے لیکن بلا شرط اور سعید بن مسیّب نے بھی اس کی اجازت دی ہے اگر شرط نہ ہو- یعنی ہار جیت پر کچھ روپے کی شرط نہ ہو ورنہ سب کے نزدیک بالاتفاق حرام ہو گا کیونکہ وہ قمار (جوا) ہے- شطرنج کا بھی یہی حکم ہے کہ بغیر شرط لگائے بعض نے اس کا کھیلنا جائز رکھا ہے اور اکثر نے مکروہ کہا ہے)-

لَاَنْ اُحَصْحِصَ فِیْ یَدَیْ جَمْرَتَیْنِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اُحَصْحِصَ کَعْبَتَیْنِ - اگر میں اپنے ہاتھ میں دو انگارے پھراؤں تو اس سے اچھا ہے کہ چوسر کے دو پانسے پھراؤں-

لَایُقَلِّبُ کَعَبَاتِهَا اَحَدٌ یَّنْتَظِرُ مَا تَجِیْئُ بِهٖ اِلَّا لَمْ یَرَحْ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ - چوسر کے پانسوں کو جو کوئی ہاتھ میں پھرائے وہ انتظار کر رہا ہو کہ پانسا کیسا پڑتا ہے تو وہ بہشت کی

خوشبو نہ سونگھے گا۔

فَجَنَتْ فَتَاةٌ كَعَابٌ عَلٰى اِحْدٰى رُكْبَتَيْهَا - ایک جوان لڑکی جس کی چھاتیاں ابھر آئی تھیں اپنے ایک گھٹنے کے بل بیٹھی۔

مَنْ لِّكَعْبِ بْنِ الْاَشْرَفِ فَاِنَّهٗ قَدْ اٰذَى اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ - کعب بن اشرف سے کون سمجھ لیتا ہے (کون اس کو قتل کرتا ہے) اس نے اللہ اور اس کے رسول کو ایذا دی ہے۔ (یہ شخص یہودیوں میں بڑا مالدار رئیس تھا عہد شکنی کر کے قریش کے کافروں کو مسلمانوں سے لڑنے کے لئے ابھارتا تھا' ان کی روپے سے مدد کرتا' آنحضرتؐ کی ہجو اشعار میں کیا کرتا' لوگوں کو اسلام لانے سے روکتا تھا)۔

كَعْبُ الْاَحْبَارِ - (عالموں کے کعب یعنی صدر) یہ اہل کتاب کے بڑے عالم تھے۔ حضرت ابو بکر صدیقؓ کی خلافت میں مسلمان ہوئے اسی لئے ان کا شمار تابعین میں ہے۔

اَصْلَحَكَ اللّٰهُ اَيْنَ الْكَعْبَانِ فَقَالَ هٰهُنَا يَعْنِي الْمَفْصَلَ دُوْنَ عَظْمِ السَّاقِ - (زرارہ اور بکر نے امام محمد باقرؒ سے پوچھا) خدا تمہارا بھلا کرے ٹخنے کہاں ہیں؟ انھوں نے فرمایا اس جگہ یعنی وہ جوڑ جو پنڈلی کی ہڈی کے پاس ہے۔

اَعْلَى اللّٰهُ كَعْبِيْ بِكُمْ - اللہ تعالیٰ نے میرا مرتبہ تمہارے سبب سے بلند کیا۔

كَعْبُ بْنُ لُؤَيٍّ - آنحضرت ﷺ کے اجداد میں ایک شخص تھے۔

كَعْتٌ - بونا' ٹھنگنا۔

اِكْعَاتٌ - جلد چلنا اور بیٹھ جانا۔

كُعْتَةٌ - شیشہ کا ڈھکن۔

كُعَيْتٌ - لال یا بلبل (نُغَرٌ بھی کہتے ہیں جس کی تصغیر نُغَيْرٌ ہے)۔

كُعْدُبٌ یا كُعْدُبَةٌ - پانی کا حباب' بلبلہ۔

اَتَيْتُكَ وَ اِنَّ اَمْرَكَ كَحُقِّ الْكَهُوْلِ اَوْ كَالْكُعْدُبَةِ - میں تمہارے پاس اس وقت آیا جب تمہارا کام مکڑی کے جالے کی طرح یا حباب کی طرح تھا (ایک روایت میں جُعْدُبَة ہے معنی وہی ہیں یا مکڑی کا گھر (یہ عمرو بن عاصؓ نے معاویہؓ سے کہا)۔

كَعٌّ یا كَاعٌّ - نامرد بزدل' ضعیف' ناتوان۔

كُعُوْعٌ - ناتوانی' بزدلی۔

اِكْعَاعٌ - نامرد کرنا۔

مَا زَالَتْ قُرَيْشٌ كَاعَّةً حَتّٰى مَاتَ اَبُوْ طَالِبٍ - قریش کے لوگ آنحضرتؐ کو ستانے میں برابر بزدل اور ڈرپوک رہے (ابو طالب کے رعب سے آنحضرتؐ کو ایذا نہیں دے سکتے تھے) جب ابو طالب مر گئے تو لگے جرأت کرنے (دیدہ دلیر ہو گئے۔ ایک روایت میں كَاعَةٌ ہے بہ تخفیف عین)۔

كَعْكٌ - کھانے کا کاک جو آٹے اور دودھ اور شکر سے بناتے ہیں یہ معرب ہے کاک کا یا کیک یا۔ روٹی بسکٹ۔

كَعْكَعَةٌ - روکنا' پیچھے ہٹانا۔

تَكَعْكُعٌ - پیچھے ہٹنا جیسے تکاکُؤٌ ہے۔

كُعْكُعٌ - نامرد' ناتوان' بزدل۔

رَاَيْنَاكَ تَكَعْكَعْتَ - ہم نے آپ کو دیکھا آپ (نماز میں) پیچھے سرکے (ایک روایت میں كَعْكَعْتَ ہے معنی وہی ہیں)۔

كَعْمٌ - منہ باندھ دینا تا کہ کاٹ نہ سکے نہ کھا سکے' ہٹا دینا۔

كَعْمٌ اور كُعُوْمٌ - بوسہ دینا۔

مُكَاعَمَةٌ - کسی کو اپنے ساتھ ایک ہی کپڑے میں لٹانا' لپٹانا' بغیر کسی آڑ کے یا مونہہ کے دوسرے کے منہ پر رکھنا' جیسے بوسہ لیتے ہیں۔

نَهٰى عَنِ الْمُكَاعَمَةِ - مکاعمہ سے منع فرمایا۔

دَخَلَ اِخْوَةُ يُوْسُفَ مِصْرَ وَقَدْ كَعَمُوْا اَفْوَاهَ اِبِلِهِمْ - حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائی جب مصر میں داخل ہوئے تو انھوں نے اپنے اونٹوں کے منہ (چھیکے یا دہانہ سے) باندھ دیئے تھے (ایسا نہ ہو کسی کا کھیت چر جائیں اس کا نقصان کریں)۔

فَهُمْ بَيْنَ خَائِفٍ مَّقْمُوْعٍ وَّ سَاكِتٍ مَّكْعُوْمٍ - ان کا یہ حال ہے کوئی تو ان میں ڈرا ہوا ذلیل اور خوار ہے اور کوئی خاموش منہ بندھا ہوا (یہ حضرت علیؓ نے اولیاء اللہ کی صفت بیان کی)۔

بابُ الکاف مع الفاء

کَفأٌ- پھیر دینا' اوندھا کرنا' الٹ دینا' پیچھے لگنا' داخل ہونا' ہانک دینا' لوٹ جانا' شکست پانا-

مُکَافَاۃٌ اور کِفَاءٌ- بدلہ دینا' مشابہ ہونا' برابر ہونا' نظیر ہونا' ناک میں رہنا' مقابل ہونا' دفع کرنا-

اِکْفَاءٌ- مائل ہونا' جھکانا' الٹ دینا' ڈالنا-

تَکَافُؤٌ- برابر ہونا' شکست پانا-

اِنْکِفَأٌ- لوٹ جانا' متفرق ہو جانا' بدل جانا-

اِکْتِفَأٌ- جھکانا' اپنے اوپر الٹ لینا تاکہ جو کچھ برتن میں ہے وہ سب مل جائے-

اِسْتِکْفَأٌ- سال بھر کے لئے اونٹوں کے فوائد مانگنا-

کَفَاءَۃٌ- برابری' مساوات-

کَفْؤٌ یا کِفْؤٌ یا کُفُؤٌ- مثل اور برابر' ہمسر بر (اس کی جمع اَکْفَاءٌ اور کِفَأٌ ہے)-

اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَکَافَأُ دِمَاؤُھُمْ- مسلمانوں کے خون ایک دوسرے کے برابر ہیں (یعنی قصاص اور دیت اور تمام احکام میں یہ نہیں کہ شریف اور خاندانی مسلمان کا خون اعلیٰ درجہ کا ہو اور (رذیل یا غریب مسلمان کا کم درجہ کا بلکہ سب مسلمان برابر ہیں)-

کَفَاءَۃٌ- نکاح میں یہ ہے کہ خاوند عورت کے ہمسر ہو حسب نسب دین داری تمول وغیرہ میں-

کَانَ لَایَقْبَلُ الثَّنَآءَ اِلَّا مِنْ مُّکَافِیئٍ- آنحضرتؐ اس شخص کا تعریف کرنا منظور کرتے جس پر کچھ احسان کرتے (بغیر احسان کئے ثنا خوانی پسند نہ فرماتے- ابن انباری نے کہا یہ تفسیر غلط ہے کیونکہ آنحضرتؐ کا احسان سارے عالم پر ہے اور آپ کی تعریف کرنا ایسا فرض ہے جس کے بغیر اسلام پورا نہیں ہوتا- بلکہ صحیح تفسیر یہ ہے کہ آنحضرتؐ اس کی تعریف قبول فرماتے جس کو سچا مسلمان جانتے جو دل سے تعریف اور ثنا کرتا لیکن منافقوں کی تعریف کو قبول نہ کرتے جو صرف زبانی جمع خرچ ہوتا- ازہری نے کہا ایک اور مطلب بھی ہو سکتا ہے یعنی آنحضرتؐ اسی کی تعریف پسند فرماتے جو اعتدال کے ساتھ آپ کی صحیح تعریف کرتا اس میں افراط اور تفریط نہ ہوتی یعنی جو آپ کی واقعی شان ہے نہ اس سے بڑھاتا نہ گھٹاتا)-

عَنِ الْغُلَامِ شَاتَانِ مُکَافِئَتَانِ- عقیقہ میں لڑکے کی طرف سے دو ہم عمر بکریاں ذبح کرنا چاہئیں یا قریب قریب عمر کی (بعض نے کہا مُکَافِئَتَانِ کے معنی ہی ہیں کہ دونوں مسنہ ہوں یا کم سے کم جذع ہوں جو قربانی کے لئے بھی کافی ہو- نہایہ میں ہے کہ محدث لوگ مُکَافَئَتَانِ بہ فتحہ فا پڑھتے ہیں- بعض نے اس کے یہ معنی لئے ہیں کہ ایک کے بعد ہی متصل دوسری ذبح کی جائے بیچ میں فاصلہ نہ ہو یعنی یہ نہ ہو کہ ایک آج ذبح کریں ایک کل بلکہ دونوں کو ایک ساتھ ہی ایک کے بعد ایک ذبح کریں)-

وَ رُوْحُ الْقُدُسِ لَیْسَ لَهٗ کِفَاءٌ- حضرت جبریلؑ کا کوئی ہمسر اور برابر والا نہیں ہے (یعنی فرشتوں میں ان کا درجہ سب سے بڑھ کر ہے)-

فَنَظَرَ اِلَیْھِمْ فَقَالَ مَنْ یُّکَافِئُ ھٰؤُلَاءِ- پھر ان کی طرف دیکھا اور کہنے لگا کون ان کا مقابلہ کر سکتا ہے-

لَا اُقَاوِمُ مَنْ لَّا کِفَاءَ لَهٗ- میں اس شخص سے مقابلہ نہیں کر سکتا جس کا کوئی جوڑ نہیں ہے (یعنی شیطان کا)-

لَاتَسْئَلُ الْمَرْاَۃُ طَلَاقَ اُخْتِھَا لِتَکْتَفِیئَ مَا فِیْ اِنَائِھَا- کوئی عورت اپنے خاوند سے یہ درخواست نہ کرے کہ اس کی سوکن کو طلاق دے دے تاکہ اس کے برتن میں جو کچھ ہے وہ بھی خود انڈیل لے (اس کا حصہ بھی خود لے لے)-

کَانَ یُکْفِیئُ لَھَا الْاِنَاءَ- آنحضرتؐ بلی کے لئے برتن جھکا دیتے (تاکہ وہ آرام کے ساتھ پانی پی لے)-

وَتُکْفِیئُ اِنَائَكَ- تو اپنا برتن اوندھا دے (کیونکہ جانور میں دودھ نہیں رہا جو اس میں دوہے)-

اٰخِرُ مَنْ یَّمُرُّ رَجُلٌ یَتَکَفَّأُ بِهِ الصِّرَاطُ- اخیر میں ایک شخص پل صراط پر سے گزرے گا اس کو لے کر پل جھک جائے گا (الٹ جائے گا)-

غَیْرَ مُکْفِیئٍ رَبَّنَا یا رَبُّنَا- یہ کھانا نہ لوٹا گیا نہ الٹا گیا نہ اس کی خواہش اور طلب چھوڑی گئی اے پروردگار ہمارے یا ہمارا

پروردگار نہ تو لوٹایا گیا ہے نہ رخصت گیا (ایک روایت میں غَيْرَ مَكْفِيٍّ ہے یعنی نہ اس کو کوئی کھانا کھلاتا ہے نہ اس کو کوئی اور کافی ہے (بلکہ وہ خود سارے جہان کو کافی ہے بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے اس کی تعریف اور ستائش نہ چھوڑی گئی ہے۔ بلکہ ہم ہمیشہ اس کی تعریف کرتے رہتے ہیں۔ اور نہ رخصت کی گئی (یعنی آخری ستائش نہیں ہے بلکہ اس کے بعد اور ستائش ہے وَلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ نہ اس کی تعریف سے بے پرواہی ہو سکتی ہے۔ ایک روایت میں وَلَا مَكْفُوْرٍ ہے یعنی تیری نعمت کی ناشکری نہیں ہے)۔

ثُمَّ انْكَفَأَ اِلٰى كَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ فَذَبَحَهُمَا۔ پھر آپ دو چتکبرے مینڈھوں کی طرف جھکے ان دونوں کو ذبح کیا۔

فَاَضَعُ السَّيْفَ فِيْ بَطْنِهٖ ثُمَّ اَنْكَفِئُ عَلَيْهِ۔ میں اس کے پیٹ پر تلوار رکھ کر اوپر سے جھک رہا تھا (تلوار پر زور دے رہا تھا تا کہ پیٹ کے پار نکل جائے)۔

وَتَكُوْنُ الْاَرْضُ خُبْزَةً وَّاحِدَةً يَكْفَأُهَا الْجَبَّارُ بِيَدِهٖ كَمَا يَكْفَأُ اَحَدُكُمْ خُبْزَتَهٗ فِي السَّفَرِ۔ اور ساری زمین ایک روٹی کی طرح ہو جائے گی پروردگار اس کو اس طرح (ہاتھوں پر) الٹے گا جیسے تم میں سے کوئی سفر میں اپنی روٹی ہاتھوں پر الٹتا ہے (تختے پر نہیں بیلتا ایک روایت میں يَتَكَفَّأُهَا ہے معنی وہی ہیں۔ اب حدیث کے دو مطلب ہو سکتے ہیں ایک یہ کہ بقدرت الٰہی ساری زمین ایک روٹی بن کر بہشتیوں کی غذا ہو گی' دوسرے یہ کہ بہشت کی نعمتوں اور روٹیوں کے مقابل ساری زمین ایک روکھی روٹی کی طرح بے حقیقت ہو گی)۔

كَانَ اِذَا مَشٰى تَكَفّٰى تَكَفِّيًا۔ آنحضرتؐ جب چلتے تو آگے کو زور دے کر جھک کر چلتے (جیسے مستعد اور طاقتور لوگوں کی چال ہوتی ہے۔ بعض نے کہا دائیں بائیں جھک جھک کر یہ آپ کی طبعی چال تھی جو بری نہیں ہے بری جب ہے کہ اترانے اور غرور کرنے کی نیت سے اس طرح چلے)۔

وَلَنَا عَبَاءَتَانِ نُكَافِئُ بِهِمَا عَيْنَ الشَّمْسِ۔ ہمارے پاس دو کمبل تھے جن سے ہم سورج کا مقابلہ کرتے (یعنی دھوپ کی روک کرتے)۔

رَاٰى شَاةً فِيْ كِفَاءِ الْبَيْتِ۔ ایک بکری دیکھی گھر کے پچھلے حصے میں (نہایہ میں ہے کہ كِفَاءٌ ایک یا دو کپڑے جو ملا کر سیئے جاتے ہیں اور گھر کے عقب میں لگا دیئے جاتے ہیں' اس کی جمع اَكْفِئَةٌ ہے)۔

اِنْكَفَأَ لَوْنُهٗ عَامَ الرَّمَادَةِ۔ حضرت عمرؓ کا رنگ بدل گیا جس سال قحط پڑا تھا (آپ کو عام لوگوں کی فکر دامن گیر تھی دوسرے پیٹ بھر کر کھانا چھوڑ دیا تھا)۔

مَالِيْ اَرٰى لَوْنَكَ مُنْكَفِأً۔ کیا وجہ ہے میں تمہارا رنگ بدلا ہوا پاتا ہوں (یعنی بھوک سے)۔

اِنَّ رَجُلًا اشْتَرٰى مَعْدِنًا بِمِأَةِ شَاةٍ مُّتْبِعٍ فَقَالَتْ لَهٗ اُمُّهٗ اِنَّكَ اشْتَرَيْتَ بِثَلَاثِ مِأَةٍ اُمَّهَاتُهَا مِائَةٌ وَّ اَوْلَادُهَا مِأَةٌ وَّ كُفْأَتُهَا مِأَةٌ۔ ایک شخص نے سو جننے والی بکریوں کے بدلے جن کے ساتھ ان کے بچے بھی ہوں ایک کان خریدی تو اس کی ماں کہنے لگی تو نے تین سو بکریوں کے بدلے خریدی سو تو اصل بکریاں اور سو ان کے بچے اور سو دوسرے بچے جو ان کے بعد پیدا ہوں گے (نہایہ میں ہے کہ اونٹوں میں كُفْأَةٌ یہ ہے کہ ان کی دو ٹکڑیاں کی جائیں اور ہر سال ایک ٹکڑی بچے جنے اور ایک ٹکڑی خالی چھوڑ دی جائے یہ بچہ کشی کا عمدہ طریق ہے جیسے زراعت کی زمین میں کیا کرتے ہیں کہ ایک قطعہ میں ایک سال کھیتی کرتے ہیں دوسرے سال اس کو خالی چھوڑ دیتے ہیں دوسرے قطعہ میں کاشت کرتے ہیں تا کہ زمین کی قوت بحال ہو جائے۔ عرب لوگ کہتے ہیں وَهَبْتُ لَهٗ كُفْأَةَ نَاقَتِيْ میں نے اپنی اونٹنی کا فائدہ ایک سال کے لئے اس کو دے دیا یعنی اس کا دودھ اس کے بال اس کا بچہ۔ ازہری نے کہا بکریوں کے ہر پیدائش میں سو بچے اس لئے رکھے کہ بکریوں کے اونٹوں کی طرح دو حصے نہیں کرتے بلکہ سب پر نر کو چڑھاتے ہیں اور سب حاملہ ہو جاتی ہیں تو سو بکریوں کے سو بچے پیدا ہوتے ہیں)۔

اِنَّهٗ كَانَ يُكْفِئُ فِيْ شِعْرِهٖ۔ نابغہ اپنے شعروں میں اکفا کیا کرتا تھا (یعنی روی کی حرکات مختلف رکھتا کبھی زیر کبھی زبر کبھی پیش' اس کو اِقْوَاء بھی کہتے ہیں۔ بعض نے کہا اِكْفَا یہ ہے کہ قافیوں میں فرق ہو ایک ہی حرف کا التزام نہ رہے)۔

فَاَمَرَ بِالْقُدُوْرِ فَاُكْفِئَتْ - آپ نے حکم دیا سب ہانڈیاں اوندھا دی گئیں (ان کا گوشت پھینک دیا گیا چونکہ تقسیم سے پہلے انھوں نے بکریاں کاٹ کر ان کا گوشت چڑھا دیا تھا اور ایسا کرنا دارالحرب میں درست ہے لیکن دارالاسلام میں درست نہیں۔ بعض نے کہا گوشت پھینک دینے کا حکم آپ نے زجر اور عقوبت کے طور پر دیا چونکہ انھوں نے آنحضرت کو پیچھے چھوڑ دیا اور یہ خیال نہ رکھا کہ شاید دشمن آپ پر حملہ کر دے اور احتمال ہے کہ انھوں نے اس گوشت کو تقسیم میں شریک کر دیا ہوتا کہ مال بے کار ضائع نہ ہو)۔

اَكْفِئُوا الْقُدُوْرَ - ہانڈیاں اوندھا دو۔

فَاَكْفَأَ مِنْهُ عَلٰى يَدَيْهِ - پھر برتن کو جھکا کر دونوں ہاتھوں پر پانی ڈالا (پہلے ہاتھ دھو لئے پھر ہاتھ برتن میں ڈالا اور ہاتھ سے پانی لیتے رہے سارے وضو میں ایسا ہی کیا۔ اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مستعمل پانی پاک ہے)۔

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْهُ - اگر تم اس کا بدلہ نہ کر سکو۔

اَكْفِئُوا الْآنِيَةَ - برتنوں کو اوندھا کر دیا کرو (تاکہ اس میں نجاست وغیرہ نہ گرے)۔

اَوَّلُ مَا يُكْفَأُ كَمَا يُكْفَأُ الْاِنَاءُ الْخَمْرُ - سب سے پہلے جس کام میں اسلام اوندھا کر دیا جائے گا جیسے برتن اوندھا دیا جاتا ہے وہ شراب ہوگی (لوگ شراب کا استعمال شروع کر دیں گے اور اس کے نام بدل بدل کر اور رکھ لیں گے)۔

اِنْكَفَئَتْ بِهِمُ السَّفِيْنَةُ - کشتی ان کو لے کر الٹ گئی۔

مِنْ حَيْثُ اَتَتْهَا الرِّيْحُ كَفَأَتْهَا - جدھر سے ہوا آئے وہ مڑ جاتا ہے (پھر سیدھا ہو جاتا ہے یہ مثال مومن کی دی کہ اس کو تکلیف بھی پہنچتی ہے تو صبر کر لیتا ہے اللہ کی تقدیر پر راضی رہتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کی تکلیف رفع کر دیتا ہے اور نعمت اور راحت عطا فرماتا ہے برخلاف کافر کے وہ ہمیشہ اچھا رہتا ہے اللہ تعالیٰ اس کو مہلت دیئے جاتا ہے پھر ایک بارگی اس کو ایسا سخت پکڑ لیتا ہے کہ جڑ پیڑ سے اکھڑ کر فنا ہو جاتا ہے)۔

تُكَفِّئُهَا الرِّيْحُ - ہوا اس کو جھکاتی رہتی ہے۔

لَيْسَ الْوَاصِلُ بِالْمُكَافِيْ - جو شخص احسان کا بدلہ کرے وہ ناطہ جوڑنے والا نہیں ہے (بلکہ ناطہ جوڑنے والا وہ ہے جو خود ابتداءً اپنے رشتہ داروں کے ساتھ سلوک کرے یا جو رشتہ دار اس سے بدسلوکی کرے ناطہ کاٹ دے اس کے ساتھ اچھا سلوک کرے)۔

اَكْفَاءٌ كِرَامٌ - ہاں یہ لوگ ہمارے جوڑ کے برابر والے اور ہماری طرح عزت دار ہیں (یہ عتبہ اور شیبہ اور ولید بن عتبہ نے اس وقت کہا جب حضرات حمزہؓ اور علیؓ اور عبیدہؓ ان کے مقابل ہوئے)۔

بِحَضْرَةِ الْاَكْفَاءِ - اپنے برابر والوں کے سامنے۔

وَلَتُكْفَأُنَّ كَمَا تُكْفَأُ السَّفِيْنَةُ فِيْ اَمْوَاجِ الْبَحْرِ - تم اس طرح الٹے جاؤ گے جیسے کشتی سمندر کی موجوں میں الٹ جاتی ہے۔

فَاَكْفَأَهٗ بِيَدِهٖ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى - (محمد بن حنفیہ حضرت علیؓ کے لئے وضو کا پانی لے کر آئے) آپ نے بائیں ہاتھ سے برتن کو جھکا کر داہنے ہاتھ سے پانی ڈالا۔

كَفْتٌ - پھیر دینا' ملا لینا' اپنے پاس روک رکھنا۔

كَفْتٌ اور كِفَاتٌ اور كَفِيْتٌ اور كَفَتَانٌ - جلدی اڑنا' جلدی دوڑنا' الٹ دینا' جلدی سے بہا دینا۔

تَكْفِيْتٌ - سمیٹ لینا۔

تَكَفُّتٌ - جلد اڑنا۔

اِنْكِفَاتٌ - پھر جانا' منقبض ہونا' دبلا ہو جانا۔

اِكْتِفَاتٌ - جمع کر لینا۔

كِفَاتٌ - جہاں سب چیزیں اکٹھی کی جائیں یا ظروف (گویا یہ جمع ہے كَفْتٌ کی بمعنی ظرف)۔

مَاتَ كِفَاتًا - ناگہاں مر گیا (جیسے مَاتَ مُكَافَتَةً ہے)۔

رَجُلٌ كَفْتٌ يا كَفِيْتٌ - جلدی کرنے والا' ہلکا' باریک۔

اَكْفِتُوْا صِبْيَانَكُمْ - اپنے بچوں کو اپنے پاس رکھو (جب رات کا اندھیرا پھیلے کیونکہ اس وقت شیطان یا جن نکل کر پھیلتے ہیں۔ بعض نے کہا یہاں اس سے شیطان صفت انسان مراد ہیں۔ بعض نے کہا شیاطین اور جن سے یہاں سانپ مراد ہیں۔ شام ہوتے ہی سانپ ہوا خوری کے لئے نکل پڑتے ہیں)۔

تَكْفِتُهُمُ الدُّبَيْلَةُ - ان کو طاعون کا پھوڑا قبروں میں اکٹھا کر دے گا (ہلاک کر ڈالے گا)-

اِذَا مَرِضَ عَبْدِيْ فَاكْتُبُوْا لَهٗ مِثْلَ مَا كَانَ يَعْمَلُ فِيْ صِحَّتِهٖ حَتّٰى اُعَافِيَهٗ اَوْ اَكْفِتَهٗ - فرشتوں سے اللہ تعالیٰ جل شانہ فرماتا ہے جب میرا بندہ بیمار ہو تو اس کے نامۂ اعمال میں اتنے ہی اعمال کا ثواب لکھو جتنے وہ تندرستی کے زمانہ میں کیا کرتا تھا یہاں تک کہ میں اس کو اچھا کر دوں یا قبر سے ملا دوں (مار ڈالوں- زمین کو کِفَات کہتے ہیں کیونکہ اس میں مردے زندے سب اکٹھے ہوتے ہیں زندہ تو اس کی پشت پر رہتے ہیں اور مردے اس کے شکم میں)-

حَتّٰى اُطْلِقَهٗ مِنْ وِّثَاقِيْ اَوْ اَكْفِتَهٗ اِلَيَّ - یہاں تک کہ میں اس کو اپنے بند سے چھوڑ دوں یا مٹی میں ملا دوں-

نُهِيْنَا اَنْ نَّكْفِتَ الثِّيَابَ فِي الصَّلٰوةِ - ہم کو نماز میں کپڑے سمیٹنے سے ممانعت ہوئی (جیسے بعض لوگوں کی عادت ہوتی ہے کہ کپڑوں کو گرد وغیرہ سے بچانے کے لئے رکوع اور سجدے میں جاتے وقت اٹھا کر سمیٹ لیتے ہیں)-

وَلَا نَكْفِتُ الثِّيَابَ - اور ہم کپڑوں کو نہ سمیٹیں (مجمع البحار میں ہے کہ کپڑا اٹھا کر نماز پڑھنا یا آستین اٹھا کر یا بال گندھے ہوئے جوڑا بندھا ہوا مکروہ تنزیہی ہے ہر حال میں خواہ نماز کے لئے عمداً ایسا کرے یا پہلے سے کئے ہوئے ہو' بہتر یہ ہے کہ بالوں کو اور کپڑوں کو چھٹا رہنے دے ان کو زمین پر گرنے دے)-

كَانَ بِظَهْرِ الْكُوْفَةِ فَالْتَفَتَ اِلٰى بُيُوْتِهَا فَقَالَ هٰذِهٖ كِفَاتُ الْاَحْيَاءِ ثُمَّ الْتَفَتَ اِلٰى مَقَابِرَ فَقَالَ وَ هٰذِهٖ كِفَاتُ الْاَمْوَاتِ - امام شعبیؒ کوفہ میں تھے انھوں نے وہاں کے گھروں کو دیکھا تو کہا یہ زندوں کا کِفَات ہے (یعنی زندے یہاں اکٹھے ہوتے ہیں) پھر قبرستان کو دیکھا اور کہا یہ مردوں کا کفات ہے (گویا اس آیت کی تفسیر اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا اَحْيَاءً وَّ اَمْوَاتًا)-

صَلٰوةُ الْاَوَّابِيْنَ مَا بَيْنَ اَنْ يَّنْكَفِتَ اَهْلُ الْمَغْرِبِ اِلٰى اَنْ يَّثُوْبَ اَهْلُ الْعِشَاءِ - صلوٰۃ الاوّابین وہ نماز ہے کہ مغرب کے لئے جب لوگ جمع ہوں اور عشاء پڑھ کر اپنے گھروں کو لوٹ جائیں' ان دونوں کے درمیان (مگر دوسری روایت میں ہے کہ صلوٰۃ الاوابین چاشت کی نماز ہے جس وقت دھوپ کی شدت ہو اور اونٹ کے بچوں کے پاؤں جلنے لگیں)-

حُبِّبَ اِلَيَّ النِّسَاءُ وَالطِّيْبُ وَ رُزِقْتُ الْكَفِيْتَ - مجھ کو دنیا میں عورتیں اور خوشبوئیں پسند ہیں اور اپنی روزی کی اصلاح کرنا اس کو اکٹھا کرنا (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے مجھ کو کفیت ملی یعنی جماع کی قوت- دوسری حدیث میں ہے کہ حضرت جبرائیل میرے پاس ایک ہانڈی لائے جس کو کفیت کہتے تھے میں نے جو اس میں تھا وہ کھایا تو چالیس مردوں کی قوت میں نے اپنے میں پائی- عرب لوگ چھوٹی دیگ کو کِفْتٌ کہتے ہیں)-

اُعْطِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْكَفِيْتَ - آنحضرت ﷺ کو کفیت دی گئی تھی (یعنی جماع کی طاقت)-

كِفْتٌ اِلٰى دَئِيَّةٍ - مجھ کو ایک دوسری مصیبت اسی قسم کی آئی (یہ ایک مثل ہے)-

كَفْتَةٌ - بقیع (قبرستان) مدینہ طیبہ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ سب مردے وہاں دفن ہوتے ہیں اور جمع ہوتے ہیں- بعض نے کہا اس لئے کہ وہ مردوں کو جلدی گلا دیتا ہے کیونکہ وہاں کی زمین شور ہے)-

وَفِي الْحَدِيْثِ فِيْ قَوْلِهٖ اَلَمْ نَجْعَلِ الْاَرْضَ كِفَاتًا قَالَ دَفْنَ الشَّعْرِ وَالظُّفُرِ - قرآن میں جو کِفَاتًا آیا ہے اس کے معنی یہ ہیں کہ وہاں بال اور ناخن دفن ہوتے ہیں یعنی زمین میں-

كَفْحٌ - پردہ کھول دینا' مارنا' کھینچنا' مواجہہ کرنا' سامنے آنا' ناگہاں بوسہ لے لینا-

مُكَافَحَةٌ اور كِفَاحٌ - سامنا کرنا-

اِكْفَاحٌ - کھینچنا' پھیر دینا-

لَا تَزَالُ مُؤَيَّدًا بِرُوْحِ الْقُدُسِ مَا كَافَحْتَ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ - (آنحضرتؐ نے حسان بن ثابتؓ سے فرمایا) تجھ کو

حضرت جبرئیل مدد دیتے رہیں گے برابر جب تک تو اللہ کے رسول کی طرف سے مشرکوں کا مقابلہ کرتا رہے گا (ان کے طعنوں کا جواب دیتا رہے گا)-

اِنَّ اللّٰهَ كَلَّمَ اَبَاكَ كِفَاحًا - اللہ تعالیٰ تیرے باپ سے (جو جنگ احد میں شہید ہوا) سامنا کر کے باتیں کیں کوئی پردہ حائل نہیں رہا نہ کوئی واسطہ بلکہ خود اللہ تعالیٰ نے بالمشافہ باتیں کیں' یہ آنحضرتؐ نے جابرؓ سے فرمایا)-

اَعْطَيْتُ مُحَمَّدًا كِفَاحًا - میں نے محمد کو بہت چیزیں دیں (دنیا اور آخرت کی نعمتیں)-

اِنِّیْ لَاَكْفَحُهَا وَ اَنَا صَائِمٌ - میں عورت کا اچھی طرح منہ سے منہ لگا کر بوسہ دیتا ہوں حالانکہ میں روزہ دار ہوتا ہوں (معلوم ہوا بوسہ دینے سے روزہ نہیں ٹوٹتا)-

قِيْلَ لَهٗ اَتُقَبِّلُ وَ اَنْتَ صَائِمٌ قَالَ نَعَمْ وَ اَكْفَحُهَا - ابو ہریرہؓ سے لوگوں نے کہا تم روزہ دار ہو کر بوسہ دیتے ہو؟ انھوں نے کہا ہاں میں اچھی طرح منہ سے منہ لگا کر بوسہ دیتا ہوں-

يُكَافِحُ الْاُمُوْرَ - کل کام اپنے ہاتھ سے کرتا ہے-

كُفْرٌ (بہ ضمہ و فتح کاف) انکار کرنا (یہ ضد ہے ایمان کی جیسے كُفُوْرٌ اور كُفْرَانٌ ہے) خدا کی نفی کرنا' اس کو معطل بنانا' ڈھانپ لینا' ناشکری کرنا-

تَكْفِيْرٌ - کسی کو کافر کہنا' چھپا لینا' معاف کرنا' میٹ دینا' کفارہ دینا-

مُكَافَرَةٌ - انکار کرنا' ٹال مٹول کرنا-

اِكْفَارٌ - کافر بنانا' کفر کی طرف مائل کرنا-

كَافُوْر - مشہور دوا ہے-

اَلَا لَاتَرْجِعُنَّ بَعْدِیْ كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ - دیکھو ہوشیار رہو میرے بعد کہیں کافر نہ ہو جانا ایک دوسرے کی گردن مار کر (آپس میں ناحق لڑ کر' بعض نے کہا کافر سے یہاں ہتھیار بند مراد ہے- جیسے عرب لوگ کہتے ہیں كَفَرَ فَوْقَ دِرْعِهٖ اپنے کرتے پر ایک کپڑا اور پہن لیا- بعض نے کہا حقیقی کفر مراد ہے)-

مَنْ قَالَ لِاَخِيْهِ يَا كَافِرُ فَقَدْ بَاءَ بِهٖ اَحَدُهُمَا - جس شخص نے اپنے بھائی کو جو اسلام کا دعویٰ کرتا ہو کافر کہا تو دونوں میں سے ایک پر ضرور کفر لوٹ چکا (اگر جس کو کافر کہا وہ واقعی کافر اور کہنے والا سچا ہے تو وہ کافر ہوگا ورنہ کفر کہنے والے کی طرف لوٹ جائے گا- یہ اپنے بھائی مسلمان کی تکفیر کرنے کی وجہ سے خود کافر ہو جائے گا)-

قِيْلَ لَهٗ وَمَنْ لَّمْ يَحْكُمْ بِمَا اَنْزَلَ اللّٰهُ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْكَافِرُوْنَ قَالَ هُمْ كَفَرَةٌ وَّ لَيْسُوْا كَمَنْ كَفَرَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ - عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا گیا جو لوگ اللہ کی اتاری ہوئی کتاب کے موافق فیصلہ نہ کریں (قرآن و حدیث کو چھوڑ کر عقلی قوانین مثلاً تعزیرات ہند یا قانون معاہدہ کے مطابق حکم دیں) کیا وہ کافر ہیں انھوں نے کہا بے شک وہ کافر ہیں مگر اس درجہ کے کافر نہیں ہیں جو اللہ تعالیٰ کو یا قیامت کو نہیں مانتے (اس قول سے یہ ثابت ہوا کہ عبداللہ بن عباسؓ کے نزدیک کفر کے مراتب ہیں بعض کفر تو ایسا ہے جو اسلام سے بالکل خارج کر دیتا ہے جیسے اللہ تعالیٰ کا انکار پیغمبروں کا یا اللہ کی کتابوں کا یا قیامت کا یا ملائکہ کا اور بعض کفر اس سے کم درجہ کا ہے جس سے آدمی بالکلیہ اسلام سے خارج نہیں ہوتا مگر کفر کے قریب پہنچ جاتا ہے کیوں کہ وہ کافروں کا سا فعل کرتا ہے جیسے خلاف شرع حکم دینا یا مومن کو عمداً بلا وجہ شرعی قتل کرنا)-

اِنَّ الْاَوْسَ وَالْخَزْرَجَ ذَكَرُوْا مَا كَانَ مِنْهُمْ فِی الْجَاهِلِيَّةِ فَثَارَ بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ بِالسُّيُوْفِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى وَ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ وَ اَنْتُمْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ اٰيَاتُ اللّٰهِ وَفِيْكُمْ رَسُوْلُهٗ - اوس اور خزرج قبیلے والوں نے جاہلیت کے زمانہ کی لڑائیوں کا ذکر کیا (جو وہ ایک دوسرے سے کیا کرتے تھے تو ان کو جوش آ گیا) اور تلواریں لے کر لگے ایک دوسرے پر حملہ کرنے تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری - تم کیوں کر کفر کرتے ہو حالانکہ تم کو اللہ کی آیتیں پڑھ کر سنائی جاتی ہیں اور تم میں اللہ کا رسول بھی موجود ہے (تو یہاں کفر سے کفر حقیقی (جو ایمان کی ضد ہے) مراد نہیں بلکہ حق بات کو چھپانا اور اخوت ایمانی کو دبا دینا- میں کہتا ہوں تَكْفُرُوْنَ کا ترجمہ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ تم پھر کفر کے زمانے کے چال چلنے لگے اور آپس میں لڑنے جھگڑنے لگے)-

اِذَا قَالَ الرَّجُلُ لِلرَّجُلِ اَنْتَ لِیْ عَدُوٌّ فَقَدْ كَفَرَ اَحَدُهُمَا بِالْاِسْلَامِ- جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان سے کہے تو میرا دشمن ہے تو ان میں سے ایک نے کفر کیا (کفر سے مراد اللہ کی نعمت کی ناشکری ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو آپس میں بھائی بھائی کر دینا' ان کے دلوں میں الفت اور محبت دینا اپنی نعمت بیان فرمائی ہے)-

مَنْ تَرَكَ قَتْلَ الْحَيَّاتِ خَشْيَةَ الثَّارِ فَقَدْ كَفَرَ- جو شخص سانپوں کا مارنا اس ڈر سے چھوڑ دے کہ سانپ بدلہ لیتے ہیں اس نے کافروں کا سا کام کیا (یہ کافروں کا خیال ہے کہ سانپ بدلہ لیتا ہے وہ سانپ کی تعظیم کرتے ہیں اس کو مارتے نہیں چھوڑ دیتے ہیں بعض سانپوں کو دودھ پلاتے ہیں- بعض نے ترجمہ کیا ہے اس نے اللہ کی تقدیر کا انکار کیا یعنی تقدیر الٰہی پر بھروسہ نہیں کیا اگر تقدیر میں ضرر پہنچنا ہے تو ضرور پہنچے گا ورنہ سانپ کچھ نہیں کر سکتا)-

مَنْ اَتٰى حَائِضًا فَقَدْ كَفَرَ- جو شخص حیض والی عورت سے صحبت کرے اس نے کفر کیا (یعنی اللہ تعالیٰ کے حکم کو نہ مانا کہ حائضہ عورتوں سے صحبت نہ کرو- جب تک وہ پاک نہ ہو جائیں)-

اِنَّ اللّٰهَ يُنَزِّلُ الْغَيْثَ فَيُصْبِحُ قَوْمٌ بِهٖ كَافِرِيْنَ يَقُوْلُوْنَ مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا وَ كَذَا- اللہ تعالیٰ پانی برساتا ہے پھر دوسرے دن صبح کو کچھ لوگ کافر بن جاتے ہیں (یہ تو نہیں کہتے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے پانی برسایا بلکہ یوں کہتے ہیں) فلانے ستاروں کے فلاں کارتی میں جمع ہونے سے ہم پر پانی برسا (حالانکہ یہ سب غلط خیال ہیں تجربہ اور مشاہدہ سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ ستاروں کے آنے جانے نکلنے اور ڈوبنے سے پانی نہیں برستا)-

فَرَاَيْتُ اَكْثَرَ اَهْلِهَا النِّسَاءَ لِكُفْرِهِنَّ قِيْلَ اَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ لَا وَلٰكِنْ يَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ وَيَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ- میں نے دیکھا دوزخ میں (مردوں کی بہ نسبت) عورتیں زیادہ ہیں کیونکہ وہ کفر کرتی ہیں- لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا اللہ تعالیٰ کا انکار کرتی ہیں؟ فرمایا نہیں' بلکہ احسان نہیں مانتیں اور خاوند کی ناشکری کرتی ہیں (کفر سے یہی مراد ہے)-

سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوْقٌ وَّ قِتَالُهٗ كُفْرٌ- مسلمان کو برا کہنا گالی دینا فسق ہے (اس سے آدمی فاسق ہو جاتا ہے) اور مسلمان سے لڑنا (بلاوجہ شرعی) کفر ہے (کفر سے مراد یہاں ناشکری اور اللہ کے احکام کی مخالفت ہے)-

مَنْ رَغِبَ عَنْ اَبِيْهِ فَقَدْ كَفَرَ- جو شخص اپنے باپ سے نفرت کرے (دوسرے شخص کو باپ بنائے) اس نے ناشکری کی (باپ کا حق نہ پہچانا)-

مَنْ تَرَكَ الرَّمْىَ فَنِعْمَةٌ كَفَرَهَا- جس نے تیر اندازی (یا بندوق کی نشان اندازی) چھوڑ دی (اس کی مشق نہ رکھی) تو اس نے ایک نعمت کی ناشکری کی- (نشانے پر تیر یا گولی مارنا بھی اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت ہے ہر مسلمان کو اس کی مشق رکھنا لازم ہے)-

وَكَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ- اور عرب کے لوگوں میں جو کافر ہونے والے تھے وہ کافر ہو گئے (نہایہ میں ہے کہ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد مرتد لوگ دو قسم کے تھے ایک تو وہ جو دین اسلام سے بالکل پھر گئے ان کے دو گروہ تھے ایک گروہ تو مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی کا پیرو تھا- دوسرا وہ گروہ جو پھر جاہلیت کے اعتقاد پر آ گیا- دوسری وہ قسم جو ایمان سے نہیں پھرے تھے- لیکن زکوٰۃ کی فرضیت سے منکر ہو گئے تھے وہ کہتے تھے خُذْ مِنْ اَمْوَالِهِمْ صَدَقَةً خاص آنحضرتؐ کے لئے خطاب تھا آپ کے بعد دوسرے کسی حاکم کو رعایا سے زکوٰۃ لینا درست نہیں- حضرت ابوبکرؓ نے ان لوگوں سے بھی لڑنا ضروری سمجھا)-

اَلَا لَاتَضْرِبُوا الْمُسْلِمِيْنَ فَتُذِلُّوْهُمْ وَلَا تَمْنَعُوْهُمْ حَقَّهُمْ فَتُكَفِّرُوْهُمْ- دیکھو مسلمانوں کو مار کر ان کو ذلیل مت کرو اور مسلمانوں کی حق تلفی کر کے ان کو کافر مت بناؤ (ایسا نہ ہو حق تلفی سے وہ تنگ آ کر اسلام سے پھر جائیں اور کافروں میں شریک ہو جائیں)-

تَمَتَّعْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ مُعَاوِيَةُ كَافِرٌ بِالْعُرُشِ- ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ تمتع کیا اس وقت معاویہ مکہ کے گھروں میں کفر کی حالت میں تھا

(مسلمان بھی نہیں ہوئے تھے- یہ روایت مشکل ہے کیونکہ تمتع حجۃ الوداع میں ہوا تھا اور معاویہ اس سے پہلے جس سال مکہ فتح ہوا تھا- مسلمان ہو چکے تھے بعض نے کہا کَافِرٌ بِالْعُرُوْشِ سے یہ مراد ہے کہ مکہ کے گھروں میں ذلت اور خواری کے ساتھ پڑا ہوا تھا- کوئی اس کا پوچھنے والا نہ تھا- بعض نے کہا تمتع سے عمرۂ قضا مراد ہے اس وقت تو معاویہ کافر تھے)-

كَتَبَ اِلَى الْحَجَّاجِ مَنْ اَقَرَّ بِالْكُفْرِ فَخَلِّ سَبِيْلَهٗ- حجاج بن یوسف کو عبدالملک بن مروان نے لکھا- جو کوئی یہ اقرار کرے کہ مروان کی اولاد کی خلافت کو نہ ماننا کفر ہے اس کو چھوڑ دے (اس سے تعرض مت کر کیونکہ اس سے ہماری حکومت کو کوئی ڈر نہیں ہے)-

عُرِضَ عَلَيْهِ رَجُلٌ مِنْ بَنِيْ تَمِيْمٍ لِيَقْتُلَهٗ فَقَالَ اِنِّيْ لَاَرٰى رَجُلًا لَايُقِرُّ الْيَوْمَ بِالْكُفْرِ فَقَالَ عَنْ دَمِيْ تَخْدَعُنِيْ اِنِّيْ اَكْفَرُ مِنْ حِمَارٍ- حجاج بن یوسف کے سامنے ایک شخص بنی تمیم کا لایا گیا تا کہ اس کو مار ڈالے- حجاج نے کہا میں تو ایسے شخص کو دیکھتا ہوں جو آج کفر کا اقرار نہیں کرتا (یعنی بنی مروان کی خلافت کا انکار نہیں کرتا- حجاج کا یہ مطلب تھا کہ کسی طرح یہ شخص جان کے ڈر سے بنی مروان کی خلافت کو مان لے تو میں اس کو چھوڑ دوں) وہ شخص کہنے لگا کیا تو خون کا ڈر دلا کر مجھ سے فریب کرنا چاہتا ہے میں تو حمار سے زیادہ کافر ہوں (حمار ایک شخص تھا جو ایمان کے بعد کافر ہو گیا تھا- اس کی مثال بیان کی جاتی ہے)-

وَاجْعَلْ قُلُوْبَهُمْ كَقُلُوْبِ نِسَآءٍ كَوَافِرَ- ان کے دل ایسے بودے اور مختلف کر دے جیسے کافر عورتوں کے دل (عموماً عورتیں ضعیف الرائے اور ضعیف القلب ہوتی ہیں اور جب کافر ہوں تو اور زیادہ خراب ہوں گی)-

اِذَا اَصْبَحَ ابْنُ اٰدَمَ فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ- جب صبح ہوتی ہے تو آدمی کے تمام اعضاء زبان کے سامنے عاجزی کرتے ہیں سر جھکاتے ہیں (کہ ہم کو بلائیں مت ڈالیو- زبان ہی گناہوں میں پھنساتی ہے طرح طرح کی آفتیں لاتی ہے اس کی بدولت دوسرے اعضاء مصیبت میں مبتلا ہوتے ہیں- نہایہ میں ہے کہ تَكْفِيْر جھکنا اور سر جھکانا جیسے کوئی تعظیم کے لئے کیا کرتا ہے)-

رَاَى الْحَبْشَةَ يَدْخُلُوْنَ مِنْ خَوْخَةٍ مُّكَفِّرِيْنَ فَوَلَّاهُ ظَهْرَهٗ وَ دَخَلَ- عمرو بن امیہ ضمری نے حبشی لوگوں کو دیکھا ایک دریچہ میں سے سر جھکا کر (بڑی تعظیم کے ساتھ) داخل ہوتے ہیں- انھوں نے اس کی طرف پشت کی اور داخل ہوئے-

يُكْرَهُ التَّكْفِيْرُ فِي الصَّلٰوةِ- نماز میں (بحالت قیام) بہت جھکنا مکروہ ہے (بلکہ سیدھا کھڑا ہونا بہتر ہے- اگر خفیف سا جھکے تو کچھ مضائقہ نہیں-

كَفَّارَتُهَا اَنْ تُصَلِّيَهَا اِذَا ذَكَرْتَهَا- نماز کا وقت فوت ہو جائے بھول جانے کی وجہ سے تو اس کا اتار یہی ہے کہ یاد آتے ہی اس کو پڑھ لے (اور کسی قسم کا فدیہ یا صدقہ ضروری نہیں ہے- جیسے رمضان کا روزہ عمداً توڑنے میں یا احرام کی حالت میں کوئی جنابت کرنے میں کفارہ دینا پڑتا ہے)-

كَفَّارَةٌ- یعنی گناہ کا اتار اور گناہ کو مٹانے والا-

اَلْمُؤْمِنُ مُكَفَّرٌ- مومن کو مالی اور جانی تکلیفیں پہنچتی رہتی ہیں تا کہ اس کے گناہوں کا اتار ہو جائیں (تو دنیا کی تکلیفوں سے بددل نہ ہونا چاہئے بلکہ گناہوں کا کفارہ سمجھ کر صبر کرنا چاہئے)-

اَلْمَوْتُ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ- موت ہر مسلمان کے لئے کفارہ ہے (کیونکہ موت میں بیماری کی تکلیف اٹھانا پڑتی ہے اور اس سے مسلمان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں)-

لَاتَسْكُنِ الْكُفُوْرَ فَاِنَّ سَاكِنَ الْكُفُوْرِ كَسَاكِنِ الْقُبُوْرِ- ایسی زمین میں جا کر مت رہ جہاں لوگ دوری کی وجہ سے نہ جا سکیں ایسی زمین میں رہنے والا قبر میں رہنے والے کی طرح ہے (جیسے مردے سے کوئی نہیں مل سکتا نہ اس سے بات کر سکتا ہے- ایسا یہ جنگل میں دور دراز اکیلا رہنے والا اس سے بھی کوئی نہیں ملتا- نہایہ میں ہے کہ شام کے ملک والے گاؤں کو كَفْر کہتے ہیں)-

عُرِضَ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَاهُوَ مَفْتُوْحٌ عَلٰى اُمَّتِهٖ مِنْ بَعْدِهٖ كَفْرًا كَفْرًا فَسُرَّ بِذٰلِكَ- آنحضرت کو بتلایا گیا وہ ملک جو اللہ تعالیٰ آپ کی وفات

کے بعد آپ کی امت کے ہاتھوں پر فتح کرائے گا ایک ایک گاؤں اس ملک کا بتلایا گیا- آپ یہ خبر سن کر خوش ہوئے-

لَتُخْرِ جَنَّكُمُ الرُّوْمُ مِنْهَا كَفْرًا كَفْرًا- پھر نصاریٰ تم کو وہاں سے نکال دیں گے ایک ایک بستی کر کے (سب بستیاں تم سے خالی کرالیں گے)-

اَهْلُ الْكُفُوْرِ هُمْ اَهْلُ الْقُبُوْرِ- اجاڑ جنگلوں میں اکیلے رہنے والے مردوں کی طرح ہیں جو قبروں میں رہتے ہیں-

كَافِرْ یا كَافُوْر- آنحضرتؐ کے تیر دان (ترکش) کا نام تھا کیونکہ وہ تیروں کو چھپاتا ہے جیسے خوشہ کا غلاف میوے کو چھپاتا ہے-

هُوَ الطِّبِّيْعُ فِيْ كُفَرَّاءِ- وہ میوہ ہے غلاف میں-

كَافُوْر اور كُفَرَّاء- خوشہ کا غلاف-

قِشْرُ الْكُفُرُّىْ- غلاف کا چھلکہ-

اَللَّيْلُ كَافِرٌ وَالزَّارِعُ كَافِرٌ- رات چھپانے والی ہے (اپنی تاریکی کی وجہ سے ہر چیز کو چھپا لیتی ہے) اور کسان بھی چھپانے والا ہے (وہ تخم کو زمین میں چھپاتا ہے)-

لَا كُفُرُ حَتّٰى يُمَسِّكَ اللّٰهُ- میں نے تو تیرے مرنے تک بھی کافر نہ ہوں گا (یعنی کبھی کافر نہ ہوؤں گا)

اَلْعُمْرَةُ اِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِّمَا بَيْنَهُمَا- ایک عمرے سے لے کر دوسرے عمرے تک جتنے گناہ ہوں گے (یعنی صغیرہ گناہ یا ہر قسم کے گناہ) وہ عمرہ ان کا کفارہ ہو جائے گا (یعنی پہلا عمرہ یا دوسرا عمرہ گناہوں کا اتار ہو جائے گا ان گناہوں کا جو دونوں عمروں کے درمیان کئے جائیں مگر پہلے عمرہ کے کفارہ ہونے میں یہ اشکال ہے کہ گناہ صادر ہونے سے پہلے اس کا کفارہ کیسے ہو سکتا ہے تو ظاہر یہ ہے کہ مراد دوسرا عمرہ ہے- ترمذی کی روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ حقوق الناس معاف نہ ہوں گے جب تک ان کا بدلہ نہ لیا جائے گا اور کبائر کی معافی کے لئے توبہ ضروری ہے اگر صغائر اور کبائر کچھ نہ ہوں تو درجوں کی بلندی ہوگی)-

وَاَخَافُ الْكُفْرَ- میں کفر کا خوف رکھتا ہوں-

كَفَّارَةُ النَّذْرِ كَفَّارَةُ الْيَمِيْنِ- اگر نذر پوری نہ کر سکے تو جیسا قسم کا کفارہ ہے ویسا کفارہ دے دے (اسی طرح اگر معصیت کی نذر کرے تب بھی لازم ہے کہ نذر پوری نہ کرے اور کفارہ دے دے)-

فَهَلْ يُكَفِّرُ عَنْهُ اَنْ تَصَدَّقَ عَنْهُ- کیا اس کی طرف سے اگر میں کچھ خیرات کروں تو اس کے گناہوں کا اتار ہو گا-

صِيَامُ عَرَفَةَ يُكَفِّرُ السَّنَةَ قَبْلَهَا وَ بَعْدَهَا- عرفہ کے دن روزہ رکھنا ایک سال پہلے کے اور ایک سال بعد کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتا ہے-

اِثْنَانِ هُمَا كُفْرٌ اَلطَّعْنُ فِي الْاَنْسَابِ- دو باتیں کافروں کی خصلتیں ہیں' ان میں ایک یہ ہے کہ نسب پر طعنہ مارنا' کسی مسلمان کے خاندان پر عیب لگانا-

فَاُولٰئِكَ اَعْدَاءٌ اَلْكَفَرَةُ- وہ ہمارے دشمن کافر ہیں (اگر اس کو حلال سمجھتے ہیں ورنہ ان کا یہ فعل کافروں کا فعل ہے)-

فَاقْتَتَلُوْا وَالْكُفَّارَ- کافروں سے لڑے (واو بمعنی مع ہے)-

كَفَّارَةُ الْغِيْبَةِ اَنْ تَسْتَغْفِرَ لَهٗ- غیبت کا کفارہ یہ ہے کہ جس کی غیبت کی ہو اس کے لئے مغفرت کی دعا کرے (طحاوی کی روایت میں ہے صرف ندامت اور استغفار کافی ہے- یہ اس حالت میں ہے جب غیبت کرنے والی کی بات اس شخص تک نہ پہنچی ہو اگر پہنچ گئی ہو تب تو اس سے معاف کرانا ضروری ہے- اگر وہ مر گیا ہو یا کسی دور دراز مقام میں ہو تو اس کے لیے استغفار کرے)-

حَدًّا لَّمْ يَاْتِهٖ فَاِنَّ كَفَّارَتَهٗ اَنْ يُّعْتِقَهٗ- اگر لونڈی غلام کو ایسے قصور پر سزا دے جو اس نے نہ کیا ہو یا جس میں اس کا اختیار نہ تھا (اس کو ناحق مارے) تو اس کا کفارہ یہ ہے کہ اس کو آزاد کر دے-

سُئِلَ الْاَزْهَرِيُّ عَمَّنْ يَّقُوْلُ بِخَلْقِ الْقُرْاٰنِ اَتُسَمِّيْهِ كَافِرًا قَالَ الَّذِيْ يَقُوْلُهٗ كُفْرٌ فَقَالَ فِي الْمَرَّةِ الثَّالِثَةِ قَدْ يَقُوْلُ الْمُسْلِمُ كُفْرًا- ازہری سے پوچھا گیا- جو کوئی قرآن کو مخلوق کہتا ہے تم اس کو کافر کہو گے (معتزلہ اور جہمیہ کا یہی قول ہے)- انھوں نے کہا وہ کفر کی بات کہتا ہے (مگر اس سے وہ حقیقی

کافر نہیں ہو جاتا جب تک صراحتاً اصول اسلام کا انکار نہ کرے) تیسری مرتبہ انھوں نے کہا کہ مسلمان کبھی کفر کی بات بھی کہہ دیتا ہے۔

اَلْکُفْرُ فِیْ کِتَابِ اللّٰہِ عَلٰی خَمْسَۃِ اَوْجُہٍ۔ امام جعفر صادقؒ نے فرمایا اللہ کی کتاب میں کفر کی پانچ قسمیں ہیں (کفر جحود اس کی دو قسمیں ہیں۔ ایک تو یہ کہ مطلق خدا کا انکار کرے، دوسرے یہ کہ دل میں یقین ہو مگر زبان سے عناد کے طور پر انکار کرے۔ تیسرے بمعنی ناشکری۔ چوتھے اللہ کے بعض احکام پر عمل کرنا بعض کو چھوڑ دینا (مثلاً نماز، روزہ کرنا لیکن سود کھانا، بیٹیوں کو ترکہ نہ دلانا) پانچویں بمعنی بیزاری اور علیحدگی)۔

اِنْ اَذِنْتَ لِیْ کَفَّرْتُ لَکَ۔ اگر تم اجازت دو تو میں تمہارے سامنے عاجزی کروں سر جھکاؤں۔

مَنْ تَرَکَ الصَّلٰوۃَ مُتَعَمِّدًا فَقَدْ کَفَرَ۔ جس نے عمداً نماز کو ترک کیا وہ کافر ہو گیا (کیونکہ اس نے نماز کو بے حقیقت سمجھا اور شریعت کا استخفاف کیا اور وہ کفر ہے)۔

لَاتُکَفِّرْ اِنَّمَا یَصْنَعُ ذٰلِکَ الْمَجُوْسُ۔ نماز میں قیام کی حالت میں بہت مت جھک جیسے مجوسی لوگ کرتے ہیں (وہ کیا کرتے ہیں جب شام کو آفتاب کے سامنے کھڑے ہو کر عبادت کرتے ہیں تو بار بار جھکتے جاتے ہیں۔ مجمع البحرین میں ہے کہ تکفیر کے معنی یہ بھی ہیں ایک ہاتھ دوسرے ہاتھ پر رکھنا)۔

لَاتَمَسُّوْا مَوْتَاکُمْ بِالطِّیْبِ اِلَّا بِالْکَافُوْرِ۔ مردوں کو کافور کے سوا اور کوئی خوشبو نہ لگاؤ (یعنی ان کے بدن میں لیکن کفن میں عطر وغیرہ لگانا درست ہے)۔

کَفٌّ۔ کپڑے کا حاشیہ دوبارہ سینا، بھر دینا، چھتڑے سے باندھنا، جمع کرنا، ملانا، سمیٹ لینا، اٹھا لینا، اوندھا ہونا، پھیر دینا، ڈھکیلنا، بھر جانا۔

کُفُوْفٌ۔ بوڑھا ہونا یہاں تک کہ دانت چھوٹے ہو کر فنا ہونے لگیں۔

تَکَفُّفٌ۔ سوال کے لئے ہاتھ پھیلانا۔

کَاَنَّمَا یَضَعُھَا فِیْ کَفِّ الرَّحْمٰنِ۔ گویا اللہ تعالیٰ کی ہتھیلی میں رکھتا ہے (نہایہ میں ہے کہ یہ کنایہ ہے صدقہ کے قبول ہونے کا گویا صدقہ کرنے والے نے اپنا صدقہ قبول کے محل میں رکھ دیا کیونکہ اللہ تعالیٰ ہتھیلی وغیرہ اعضاء اور جوارح سے پاک ہے)۔

اِنَّ اللّٰہَ اِنْ شَاءَ اَدْخَلَ خَلْقَہُ الْجَنَّۃَ بِکَفٍّ وَّاحِدٍ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) اگر اللہ تعالیٰ چاہے تو ایک مٹھی میں ساری مخلوقات کو لے کر بہشت میں داخل کر دے (آنحضرتؐ نے یہ سن کر فرمایا عمر سچ کہتا ہے)۔

مُتَصَدِّقٌ بِجَمِیْعِ مَالِہٖ ثُمَّ یَقْعُدُ یَسْتَکِفُّ النَّاسَ۔ اپنا سارا مال خیرات کر دے پھر بیٹھے لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتا ہو یا ہتھیلی سے لیتا ہوا، یا ایک مٹھی کھانا مانگتا ہوا جو اس کی بھوک کو دفع کرے۔

خَیْرٌ مِّنْ اَنْ تَتْرُکَھُمْ عَالَۃً یَتَکَفَّفُوْنَ النَّاسَ۔ (آنحضرتؐ نے سعد بن ابی وقاصؓ سے فرمایا تو اگر اپنے وارثوں کو مال دار چھوڑ جائے تو) وہ اس سے بہتر ہے کہ تو ان کو محتاج چھوڑ جائے۔ لوگوں کے سامنے ہاتھ پھیلاتے ہوئے (سوال کرتے ہوئے بھیک مانگتے ہوئے)۔

کَاَنَّ ظُلَّۃً تَنْطِفُ عَسَلًا وَّسَمْنًا وَ کَاَنَّ النَّاسُ یَتَکَفَّفُوْنَہٗ۔ (میں نے خواب میں ایسا دیکھا کہ) ایک سائبان (چھتہ) ہے اس میں سے شہد اور گھی ٹپک رہا ہے اور لوگ ہتھیلیوں میں اس کو لے رہے ہیں)۔

اَلْمُنْفِقُ عَلَی الْخَیْلِ کَالْمُسْتَکِفِّ بِالصَّدَقَۃِ۔ گھوڑوں پر خرچ کرنے والا (ان کی کھلائی پلائی میں) ایسا ہے جیسے خیرات کے لئے ہاتھ اٹھانے والا (یعنی گھوڑوں کے پالنے میں ایسا ثواب ہے جتنا خیرات کرنے میں اس کی وجہ یہ ہے کہ گھوڑا جہاد کا آلہ ہے اس پر سوار ہو کر کافروں سے مقابلہ کرتے ہیں یہ اِسْتَکَفَّ بِہِ النَّاسُ سے نکلا ہے یعنی لوگوں نے اس کے گرد جمع ہو کر اس کو گھورنا شروع کر دیا)۔

کَفَافُ الثَّوْبِ۔ گوٹ، کپڑے کا طرہ یا حاشیہ۔

کِفَّۃٌ۔ جو چیز گول ہو ترازو کے پلڑوں کی طرح۔

وَاسْتَکَفُّوْا جَنَابَیْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ۔ عبدالمطلب کے گرد جمع ہوئے ان کو دیکھنے لگے۔

أُمِرْتُ اَنْ لَّا اَكُفَّ شَعْرًا وَّلَا ثَوْبًا- مجھ کو یہ حکم ہوا کہ (نماز میں) نہ بال اٹھاؤں نہ کپڑا (بلکہ ان کو چھٹا رہنے دوں زمین پر گرنے دوں- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے- مجھ کو حکم ہوا ہے کہ بالوں کو نماز میں اکٹھا نہ کروں ان کا جوڑا نہ باندھوں)-

اَلْمُؤْمِنُ اَخُو الْمُؤْمِنِ يَكُفُّ عَلَيْهِ ضَيْعَتَهٗ- ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا بھائی ہے وہ اس کے گزر کا سامان اکٹھا کرتا رہتا ہے (جیسے اپنی روٹی کی فکر کرتا ہے اسی طرح مسلمان بھائی کی روٹی کی بھی فکر کرتا ہے اس کے سامان کی اپنے سامان کی طرح حفاظت اور دوستی کرتا ہے)-

يَكُفُّ مَاءَ وَجْهِهٖ- اپنی آبرو سنبھالتا ہے (سوال کر کے اپنی عزت نہیں کھوتا' آبروریزی نہیں ہونے دیتا)-

فَيَكُفُّ اللّٰهُ بِهَا وَجْهَهٗ- اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے اس کی عزت قائم رکھے (کہ لوگوں سے سوال کرنے کی حاجت نہ پڑے)-

كُفِّىْ رَاْسِىْ- میرے بالوں کو اکٹھا کر دے جما دے (ایک روایت میں كُفِّىْ عَنْ رَاْسِىْ ہے تو ترجمہ یوں ہوگا کہ میرے سر کو اپنے حال پر چھوڑ دے یعنی بالوں میں کنگھی نہ کرو ایسے ہی رہنے دے)-

اِنَّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ عَيْبَةً مَّكْفُوْفَةً- ہمارے اور تمہارے درمیان ایک گھڑی ہے جو جوڑی گئی ہے مقفل کر دی گئی ہے (مطلب یہ ہے کہ یہ صلح اور مصالحت دل کی صفائی کے ساتھ ہوئی ہے' اس میں بے ایمانی اور دل کی کپٹ نہیں ہے- بعض نے کہا مَكْفُوْفَةٌ کے یہ معنی ہیں کہ اس کی وجہ سے شر اور فساد روکا گیا ہے جیسے گھڑی کپڑوں اور اسباب کو خراب ہونے سے روکتی ہے یعنی اس صلح سے پیشتر جو دلوں میں عداوتیں اور دشمنیاں تھیں وہ سب باندھ دی گئیں' بند کر دی گئیں اب وہ پھیل نہیں سکتیں)-

وَدِدْتُ اَنِّىْ سَلِمْتُ مِنَ الْخِلَافَةِ كَفَافًا لَا عَلَىَّ وَلَا لِىْ- (حضرت عمرؓ نے فرمایا) مجھ کو یہ آرزو ہے کاش میں خلافت کے مقدمہ میں اس طرح چھوٹ جاؤں کہ نہ مجھ کو کچھ نقصان پہنچے نہ اجر اور ثواب ملے (صرف میری وہ نیکیاں قائم رہیں جو میں نے آنحضرتؐ کے ساتھ کی ہیں اور خلافت کے معاملہ میں برابر سرابر چھوٹ جاؤں- اصل میں كَفَاف کہتے ہیں اس کو جو بقدر ضرورت اور حاجت ہو زائد اور فاضل نہ ہو- بعض نے کہا: كَفَافًا سے حضرت عمرؓ کا یہ مقصود ہے کہ خلافت کی برائی مجھ سے رکی رہے- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں خلافت کے شر سے بچا رہوں وہ میرے شر سے بچی رہے)-

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ رِزْقَ اٰلِ مُحَمَّدٍ قُوْتًا يَا كَفَافًا- یا اللہ محمدؐ کی آل کو اتنی ہی روزی دے جو بقدر ضرورت ہو (یعنی ان کو بہت غنی اور مالدار مت کر' یہ كَفَاف سے نکلا ہے جس کے معنی ہیں وہ مال جو بقدر ضرورت ہو زائد نہ ہو)-

فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَّنْقَلِبَ كَفَافًا- پھر اس نے انصاف کے ساتھ حکم دیا تو وہ بچے رہنے کے لائق ہے (گمان غالب ہے کہ اس سے مواخذہ نہ ہو- پوری حدیث یوں ہے: قَالَ عُثْمَانُ لِابْنِ عُمَرَ اِذْهَبْ فَاقْضِ بَيْنَ النَّاسِ فَاسْتَعْفَاهُ قَالَ فَمَا تَكْرَهُ مِنْ ذٰلِكَ وَقَدْ كَانَ اَبُوْكَ يَقْضِىْ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ قَاضِيًا فَقَضٰى بِالْعَدْلِ فَبِالْحَرِيِّ اَنْ يَّنْقَلِبَ مِنْهُ كَفَافًا فَمَا اَرْجُوْ بَعْدَ ذٰلِكَ- یعنی حضرت عثمانؓ نے عبداللہ بن عمرؓ سے کہا جاؤ تم قاضی بن جاؤ- انھوں نے معافی چاہی حضرت عثمانؓ نے کہا تم قاضی ہونا برا سمجھتے ہو حالانکہ تمہارے والد قاضی تھے (لوگوں کا فیصلہ کیا کرتے تھے) انھوں نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے سنا' آپؐ فرماتے تھے اگر قاضی عدل و انصاف کے ساتھ فیصلہ کرے تو خالی چھوٹ جانے کے لائق ہوگا یعنی اس سے مواخذہ نہ ہوگا نہ ثواب ملے گا نہ عذاب تو میں قاضی بن کر کیا امید رکھوں (یعنی اس میں ثواب کی تو امید نہیں ہے اور عذاب کا ڈر لگا ہوا ہے)-

اِبْدَأْ بِمَنْ تَعُوْلُ وَلَا تُلَامُ عَلٰى كَفَافٍ- پہلے ان عزیزوں کی خبر گیری کر جن کی پرورش تجھ سے متعلق ہے اگر تیرے پاس خود تیری احتیاج سے زیادہ کچھ نہ ہو تو ایسی حالت میں (اگر تو دوسرے عزیزوں کی خبر گیری کرے تو) تجھ پر کچھ ملامت نہ ہوگی (کیونکہ اوّل خویش بعدہٗ درویش اس پر بھی اگر اپنی حاجتوں کو روک کر دوسرے بندگان خدا کی حاجت پوری کرے تو بڑا اعلیٰ

درجہ ہے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر اپنی ضرورت اور حاجت کے موافق تو روپیہ رکھ چھوڑے تو تجھ پر ملامت نہ ہوگی لیکن ضرورت سے زیادہ روپیہ جمع کرنا منع ہے- لیکن بعض صحابہ جیسے طلحہ اور زبیر اور ابن عباس سے منقول ہے کہ انھوں نے بہت روپیہ جمع کر کے رکھا تھا- اگر زکوٰۃ دیتا رہے تو اس میں بھی چنداں قباحت نہیں ہے)-

مَنْ اَسْلَمَ وَرُزِقَ كَفَافًا - جو شخص اسلام لائے اور اس کو بقدر ضرورت روزی ملے (یعنی اتنی کہ سوال کرنے کی حاجت نہ پڑے)-

اَلسَّمَآءُ مَوْجٌ مَّكْفُوْفٌ - آسمان ایک موج ہے (پانی کی موج کی طرح) جو روک دی گئی ہو (بحکم الٰہی معلق ہے)-

قَدْ جَاءَ جَيْشٌ لَّا يُكَتُّ وَلَا يَنْكَفُّ - اتنا لشکر آن پہنچا ہے جس کا شمار نہیں کیا جاتا نہ وہ ہٹ سکتا ہے-

اَنْ لَّا اَلْبَسَ الْقَمِيْصَ الْمُكَفَّفَ بِالْحَرِيْرِ - میں ایسا کرتہ نہ پہنوں جس کے دامن اور حاشیوں پر اور گریبان پر ریشمی کپڑا لگا ہو (نہایہ میں ہے کہ كُفَّةٌ بہ ضمہ کاف لمبی چیز اور كِفَّةٌ بہ کسرۂ کاف گول چیز- بعض نے بہ فتحۂ کاف بھی اسی معنی میں رکھا ہے- دوسری حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک چغہ پہنا جس کے کناروں پر ریشمی کپڑا لگا تھا تو شاید جبہ ایسا پہننا درست ہوگا جیسے گریبان اور کفوں پر ریشم ہو لیکن کرتہ ناجائز ہوگا- بعض نے کہا کرتہ کی حدیث منسوخ ہے- بعض نے کہا مراد وہ کرتہ ہے جس کے حاشیہ پر چار انگل سے زیادہ ریشم ہو)-

وَالْتَمَعَ بَرْقُهٗ فِيْ كُفَفِهٖ - اس کے کناروں پر بجلی چمک رہی ہو-

اِذَا غَشِيَكُمُ اللَّيْلُ فَاجْعَلُوا الرِّمَاحَ كُفَّةً - جب رات کی تاریکی ہو تو لشکر کے اطراف میں برچھوں سے بچاؤ کرو (ہر طرف برچھے والے لوگ حفاظت کریں)-

اُكْفُفْهُ بِخِرْقَةٍ - (ایک شخص نے امام حسن بصریؒ سے شکایت کی کہ میرے پاؤں پھٹ گئے ہیں- انھوں نے کہا) اس پر ایک چیتھڑا باندھ دے-

اَلْكِفَّةُ وَالشَّبَكَةُ اَمْرُهُمَا وَاحِدٌ - کفہ اور شبکہ دونوں کا حکم ایک ہی ہے (دونوں شکاری کے جال اور پھندے کو کہتے ہیں)-

فَتَلَقَّاهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَفَّةً كَفَّةً - آنحضرتؐ ان سے منہ در منہ ملے (ہر ایک نے دوسرے کی طرف رخ کیا اور طرف نظر نہ پھرائی)-

اِسْتَنْشَقَ مِنْ كَفَّةٍ وَّاحِدَةٍ - آنحضرتؐ نے ایک ہی چلو سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا (علیحدہ علیحدہ چلو نہیں لئے- بعض حنفیوں نے اس کے یہ معنی کئے ہیں کہ ایک ہی ہاتھ سے ناک میں پانی ڈالا اور کلی کی دونوں ہاتھ نہیں لگائے جیسے منہ دھونے میں لگتے ہیں مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ ناک میں دو ہاتھ سے کوئی پانی نہیں ڈالتا)-

ثَلٰثُ اَكُفٍّ - تین تین چلو لئے (یعنی دونوں لپ بھر بھر کر) تین تین بار سر پر پانی ڈالا (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ غسل میں بھی تین تین بار ہر ایک عضو دھونا مستحب ہے- بعض نے اس میں خلاف کیا ہے)-

فِيْ قَمِيْصٍ يُّكَفُّ اَوْلَا يُكَفُّ - کفن میں قمیص کے حاشیے سیئے جائیں یا نہ سیئے جائیں (بعض نے يَكُفُّ روایت کیا ہے یعنی وہ عذاب کو روکے یا نہ روکے)-

كُفُّوْا صِبْيَانَكُمْ - اپنے بچوں کو نکلنے سے روکے رہو (یعنی جب شام کی تاریکی شروع ہو)-

اِلَّا تَثْبُتَ فَكُفَّ - اگر تو تھم نہ سکے تو باز رہ-

مَنِ اسْتَطَاعَ اَنْ لَّا يُحَالَ مِنَ الْجَنَّةِ بِمِلْاِ كَفٍّ مِّنْ دَمٍ - جو شخص یہ کر سکے کہ ایک مٹھی بھر خون کے بدلے بہشت سے نہ روکا جائے تو وہ ایسا ہی کرے (کسی مسلمان کا ناحق خون کر کے اپنے آپ کو بہشت سے محروم نہ کرے)-

وَ فَرْجَيْنِ مَكْفُوْفَيْنِ - دونوں کناروں پر جہاں سے چغہ کھلا ہوتا ہے ریشمی کام تھا-

مَكْفُوْفَيْنِ بِالدِّيْبَاجِ - ریشمی کپڑا دونوں کناروں پر لگا تھا-

وَهُوَ كَافٌّ - وہ روکنے والا تھا-

اِجْعَلْ ذَهَبَكَ فِيْ كِفَّةٍ - اپنا سونا ترازو کے ایک

پلڑے میں رکھو۔

اِسْتَكَفَّتِ الْحَيَّةُ۔سانپ نے اس کو لپیٹ لیا۔

وَلَا يَكُفُّ شَعْرًا۔نماز میں بالوں کو نہ اٹھائے۔(بلکہ ان کو بھی گرنے دے زمین پر سجدہ کرنے دے)۔

كَافَّةُ النَّاسِ۔تمام لوگ۔

طُوْبٰى لِمَنْ كَانَ عَيْشُهٗ كَفَافًا۔مبارک ہے وہ جس کی روزی بقدر ضرورت ہو (زائد مال و دولت اسباب نہ رکھتا ہو)۔

لَا تَسْأَلُوْا فَوْقَ الْكَفَافِ۔ضرورت سے زیادہ مال و اسباب نہ مانگو یا حاجت سے زیادہ سوال نہ کرو (یعنی جب بقدر کفاف مل جائے تو اس پر قناعت کرو اور زیادہ نہ مانگو)۔

مَنْ هَمَّ بِخَيْرٍ اَوْ صِلَةٍ فَلْيُبَادِرْ فَاِنَّ عَنْ يَمِيْنِهٖ وَ شِمَالِهٖ شَيْطَانَيْنِ فَلْيُبَادِرْ لَا يَكُفَّانِهٖ۔جو شخص کسی نیک کام یا ناطہ پروری حسن سلوک کا قصد کرے تو اس میں جلدی کرے ''درکار خیر ہیچ حاجت استخارہ نیست'' کیونکہ اس کے دائیں اور بائیں بازو دو شیطان ہیں وہ نیک کام کرنے سے روک نہ دیں' اس لئے جلدی کرنا چاہئے۔

خیرے کن اے فلان و غنیمت شمار عمر[1]
زاں پیشتر کہ بانگ برآید فلان نماند

اَلْعَنَانُ الْمَكْفُوْفُ۔آسمان رکا ہوا۔

كَفْلٌ یا كَفَالَةٌ۔خبرگیری کرنا' پرورش کرنا' خرچ کرنا کسی پر' ملا لینا' ضمانت کرنا۔

تَكْفِيْلٌ۔ پرورش کرنا' ضمانت دینا' کسی پر خرچ کرنا' ضمانت لینا۔

مُكَافَلَةٌ۔ضمانت دینا۔

اِكْفَالٌ۔سپرد کر دینا' مالک بنا دینا۔

تَكَفُّلٌ۔ضامن ہونا۔

تَكَافُلٌ۔ایک دوسرے کے ضامن ہونا۔

اَنَا وَ كَافِلُ الْيَتِيْمِ كَهَاتَيْنِ۔قیامت کے دن میں اور یتیم کا پرورش کرنے والا (خواہ وہ یتیم اپنا رشتہ دار ہو یا غیر ہو) ان دونوں انگلیوں کی طرح ملے جلے ہوں گے (آپ نے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی کی طرف اشارہ کیا یعنی مجھ میں اور اس میں کوئی حائل نہ ہوگا جیسے کلمہ کی انگلی اور بیچ کی انگلی میں اور کوئی انگلی حائل نہیں ہے۔مجمع البحار میں ہے کہ یتیم کی کفالت یہ ہے کہ اس کا خرچہ اٹھائے' اس کو کپڑا پہنائے اس کی تعلیم و تربیت کرے' خواہ اپنے مال میں سے خواہ یتیم کے مال میں سے ولایت شرعیہ کے ساتھ تو ان سب کے لئے یہ فضیلت ہے)۔

اَلرَّابُّ كَافِلٌ۔یتیم کی ماں کا خاوند بھی یتیم کا پرورش کرنے والا ہے (کیونکہ وہ اس کی ماں کے ساتھ اس کی بھی خبرگیری کرتا ہے)۔

وَاَنْتَ خَيْرُ الْمَكْفُوْلِيْنَ۔آپ ان سب بچوں میں بہتر ہیں جو پرورش کے لئے دیے جاتے ہیں (یعنی جو بچے پیدا ہونے کے بعد پرورش کے لئے بنی سعد بن بکر کی قوم کو دیے گئے تھے)۔

لَهٗ كِفْلَانِ مِنَ الْاَجْرِ۔ان کو ثواب کے دو حصہ ملیں گے۔

كِفْلٌ۔حصہ۔

وَعَيَّاشُ بْنُ اَبِيْ رَبِيْعَةَ وَسَلَمَةُ بْنُ هِشَامٍ مُتَكَفِّلَانِ عَلٰى بَعِيْرٍ۔عیاش بن ابی ربیعہ اور سلمہ بن ہشام دونوں ایک اونٹ پر سوار تھے۔اس طرح کہ اس کے کوہان پر ایک کمبل گول لپیٹ دیا تھا' اس پر بیٹھے تھے (عرب لوگ کہتے ہیں تَكَفَّلْتُ الْبَعِيْرَ یا اَكْفَلْتُهٗ جب اونٹ کے کوہان کے گرد کمبل باندھ کر اس پر سوار ہو)۔

وَعَمَدْنَا اِلٰى اَعْظَمِ كِفْلٍ۔ہم بڑے گردے کی طرف چلے (جو اونٹ کے کوہان پر گرداگرد باندھا جاتا ہے)۔

ذٰلِكَ كِفْلُ الشَّيْطَانِ۔یہ تو شیطان کی بیٹھک ہے۔

اِنَّهٗ كَرِهَ الشُّرْبَ مِنْ ثُلْمَةِ الْقَدَحِ وَقَالَ اِنَّهَا كِفْلُ الشَّيْطَانِ۔پیالہ میں جو سوراخ ہوتا ہے (یا گلاس میں) اس میں سے پانی پینا مکروہ رکھا کیونکہ وہ شیطان کے بیٹھنے کا مقام ہے (اکثر وہاں میل کچیل پانی یا شربت یا دودھ کا کچرا جم جاتا ہے' کبھی کوئی کیڑا اس کے اندر چھپا ہوتا ہے)۔

اِنِّيْ كَائِنٌ فِيْهَا كَالْكِفْلِ اٰخُذُ مَا اَعْرِفُ وَ اَتْرُكُ مَا

[1] جناب! اپنی عمر کو غنیمت سمجھتے ہوئے نیکیاں سمیٹ لو قبل اس کے کہ اعلان کرنے والا تمہاری موت کا اعلان کر دے!(م)

اُنْکِرُ - (عبداللہ بن مسعودؓ کے ایک فتنہ کا جو مسلمانوں میں ہوگا ذکر کیا اور کہنے لگے) میں تو اس فتنہ میں کفل کی طرح ہوں گا- جس بات کو اچھی شرع کے موافق دیکھوں گا اس پر عمل کروں گا اور جو بات شرع کے خلاف دیکھوں گا اس کو چھوڑ دوں گا (کِفْلٌ کہتے ہیں اس شخص کو جو جنگ میں سب کے پیچھے رہے اس کی نیت بھاگنے کی ہوتی ہے- بعض نے کہا "کِفل" وہ شخص جو سوار نہ ہو سکے- نہ کہیں جا سکے بلکہ اپنے گھر میں پڑا رہے' ابن مسعودؓ کا مطلب یہ ہے کہ اس فتنہ میں دونوں فریق سے الگ رہ کر اپنے گھر میں پڑا رہوں گا)-

عَلَى ابْنِ اٰدَمَ الْاَوَّلِ كِفْلٌ مِّنْ دَمِهَا - دنیا میں جب کوئی ناحق خون ہوتا ہے تو اس کے گناہ کا ایک حصہ آدمؑ کے اگلے بیٹے (قابیل) پر ڈالا جاتا ہے (اسی نے سب سے پہلے دنیا میں خون ریزی کی بناڈالی' اپنے بھائی ہابیل کو قتل کیا)-

بَابُ مَنْ تَكَفَّلَ عَنْ مَيِّتٍ فَلَيْسَ لَهٗ اَنْ يَّرْجِعَ - جو شخص کسی مردے کے قرضے یا وعدے کی ضمانت کر لے تو اس کو رجوع جائز نہ ہوگا (بلکہ ضمانت کے موافق اس قرضہ کا ادا کرنا اور وعدے کا پورا کرنا لازم ہوگا)-

اِسْتَتِبْهُمْ وَ كَفِّلْهُمْ - ان سے توبہ کراؤ اور اس بات کی مضبوطی کہ پھر اسلام سے نہ پھریں گے-

فَكَفَّلَهَا رَجُلٌ - پھر ایک شخص نے اس کی خبر گیری اپنے ذمہ کر لی (یعنی اس عورت کی جس نے زنا کرایا تھا اور آنحضرتؐ سے درخواست کی تھی کہ مجھ کو سنگسار کر دیجئے)-

ذَا الْكِفْلِ - مشہور پیغمبر ہیں- بعض نے کہا وہی الیاس ہیں بعض نے کہا الیسع - بعض نے کہا وہ حضرت داؤد کے بعد پیغمبر ہوئے تھے لوگوں کے قضیے چکاتے تھے- بعض نے کہا وہ پیغمبر نہ تھے بلکہ ایک نیک شخص تھے جو ایک پیغمبر کے ضامن ہوئے تھے- بعض نے کہا وہ حضرت عیسیٰؑ سے پہلے تھے انھوں نے ستر پیغمبروں کی ضمانت کر کے ان کو تکلیف سے چھڑایا تھا اس لئے ان کا لقب ذاالکفل ہوا)-

مَالَكَ وَالْكَفَالَاتِ اَمَا عَلِمْتَ اَنَّ الْكَفَالَةَ هِيَ الَّتِيْ اَهْلَكَتِ الْقُرُوْنَ الْاُوْلٰى - (امام جعفر صادقؒ نے ابوالعباس فضل بن عبدالملک سے فرمایا) تو ضمانتوں سے بچارہ' اگلے لوگ ضمانتوں ہی کی وجہ سے تباہ ہوئے-

اَلْكَفَالَةُ خَسَارَةٌ غَرَامَةٌ نَدَامَةٌ - ضمانت بے فائدہ نقصان اٹھانا اور ڈنڈ بھرنا اور شرمندہ ہونا ہے-

كَفَلٌ - جانور کا پٹھا-

وَامْسَحُوْا اَكْفَالَهَا - گھوڑوں کے پٹھوں پر ہاتھ پھیرو-

كَفْنٌ - چھپانا' کاتنا' میت کو کفن پہنانا-

تَكْفِيْنٌ - کفن دینا-

تَكَفُّنٌ - چھپ جانا-

اِكْتِفَانٌ - جماع کرنا-

كَفَنٌ - پھیکا جس میں نمک نہ ہو-

اِذَا كَفَّنَ اَحَدُكُمْ اَخَاهُ فَلْيُحْسِنْ كَفَنَهٗ - جب کوئی تم میں اپنے بھائی مسلمان کو کفن دے تو اچھا کفن دے (یعنی سفید صاف سنت کے موافق - ایک روایت میں كَفْنَهٗ ہے بہ فتحہ فا اور یہی زیادہ ٹھیک ہے کیونکہ كَفَنٌ بہ فتحہ فا وہ کپڑے جن میں کفن دیا جائے - اور بہ سکون فا کفن دینا اور کفن کے کپڑے دونوں کو کہتے ہیں)-

فَاَهْدٰى لَنَا شَاةً وَّ كَفَّنَهَا - ایک بکری تحفہ بھیجی' اور اس کا ڈھکن-

لِتَكُوْنَ كَفَنِيْ (میں نے یہ تہبند پہننے کو نہیں لیا بلکہ) اس لئے کہ میرا کفن ہو (معلوم ہوا کہ بزرگوں کا کپڑا تبرک کے طور پر کفن کے لئے رکھ سکتے ہیں اور کفن کا پہلے سے تیار کر لینا جائز ہے اسی طرح قبر کا بھی)-

اِنَّ الْكَفَنَ خَيْرٌ - کفن تیرا اچھا تھا یا نہیں (یہ سوال تجھ سے نہ ہوگا کیونکہ مر جانے کے بعد میت پر تکلیف نہیں رہتی)-

كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ بِيْضٍ سَحُوْلِيَّةٍ - آنحضرت کو یمن کے تین سفید کپڑوں میں کفن دیا گیا (ازار لفافہ چادر)-

اِكْفِهْرَارٌ - تاریکی میں روشنی نمودار ہونا' سخت تاریک ہونا-

مُكْفَهِرٌّ - کالا ابر گہرا گاڑھا - کم گوشت بے حیا چہرہ یا تیرہ غلیظ ترش رو-

اِذَا لَقِيْتَ الْكَافِرَ فَالْقَهٗ بِوَجْهٍ مُكْفَهِرٍّ - جب تو کافر

سے ملے تو ترش رو رہ کر مل (نہ کہ ہنسی خوشی سے جیسے مسلمانوں سے ملتا ہے)۔

اَلْقُوا الْمُخَالِفِيْنَ بِوَجْهٍ مُّكْفَهِرٍّ۔ مخالفوں (کافروں) سے ترش رو رہ کر مل۔

كِفَايَةٌ۔ کافی ہونا' بے پرواہ ہونا' سبکدوش کرنا' روکنا۔

مُكَافَاةٌ اور كِفَاءٌ۔ بدلہ دینا۔

اِكْتِفَاءٌ۔ قناعت کرنا' کافی سمجھنا۔

اِسْتِكْفَاءٌ۔ کافی ہونے کی درخواست کرنا۔

كَفِيٌّ بمعنی کافی۔

مَنْ قَرَأَ الْاٰيَتَيْنِ مِنْ اٰخِرِ الْبَقَرَةِ فِيْ كُلِّ لَيْلَةٍ كَفَتَاهُ۔ جو شخص سورۂ بقرہ کی اخیر کی دو آیتیں ہر رات کو پڑھ لے وہ اس کو کافی ہوں گی (یعنی تہجد کا ثواب اس کو مل جائے گا یا ہر برائی اور آفت سے اس کا بچاؤ ہوں گی۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے یہ آیتیں تہجد کی نماز میں پڑھنے کے لئے کافی ہوں گی یعنی کم سے کم ان کی قرأت تہجد کی نماز میں کافی ہوگی۔ بعض نے کہا سورۂ کہف یا آیۃ الکرسی کے بدلے کافی ہوں گی یا ہر ایک ورد و وظائف کے بدلے)۔

اَلْاِخْلَاصُ وَالْمُعَوِّذَتَانِ يَكْفِيْكَ۔ سورۂ اخلاص اور فلق اور ناس کا پڑھ لینا تجھ کو کافی ہے (ہر آفت سے محفوظ رہنے کے لئے)۔

سَيَفْتَحُ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ وَ يَكْفِيْكُمُ اللّٰهُ۔ قریب ہے وہ زمانہ جب اللہ تم کو فتح دے گا اور اللہ تم کو کافی ہوگا۔

كُفَاةٌ۔ جمع ہے کافی کی بمعنی خدمت گار نوکر۔

وَلَمْ يَكُنْ لَّهُمْ كُفَاةٌ۔ ان کے پاس خدمت گار کام کاج کرنے والے نہ تھے۔

فَاَذِنَ لِيْ اِلٰى اَهْلِيْ بِغَيْرِ كَفِيٍّ۔ مجھ کو اپنے لوگوں میں جانے کی اجازت دی حالانکہ میرا عوضی کوئی نہیں ہوا۔

وَ اَكْفِيْ مَنْ لَّمْ يَشْهَدْ۔ جو شخص جنگ میں حاضر نہیں ہوا اس کے بدلے میں کافی ہوں گا (میں اس کی طرف سے لڑوں گا)۔

غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ۔ نہ کفایت کیا گیا نہ رخصت کیا گیا (یعنی یہ تعریف ایسی نہیں یا یہ شکر ایسا نہیں کہ اس پر خاتمہ ہو جائے بلکہ برابر شکر ہوتا رہے گا' نئی نئی نعمتیں ملتی رہیں گی۔ اس حدیث کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

اِرْكَعْ لِيْ اَرْبَعَ رَكْعَاتٍ اَوَّلَ النَّهَارِ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ۔ آدم زاد تو دن کے شروع میں چار رکعتیں پڑھ لے میں دن کے آخیر تک تجھ کو کافی ہوں گا (تیری حاجتیں پوری کروں گا یا ہر ایک آفت سے تجھ کو محفوظ رکھوں گا)۔

مَنْ يَكْفِيْنِيْهِمْ۔ ان کا کام کون کر سکتا ہے' ان سے مجھ کو بے پرواہ کر سکتا ہے۔

لَوْ اَخَذَ النَّاسُ بِهَا لَكَفَتْهُمْ۔ اگر لوگ اس آیت پر عمل کریں (وَمَنْ يَّتَّقِ اللّٰهَ يَجْعَل لَّهٗ مَخْرَجًا اخیر تک) تو ان کو کافی ہوگی (کیونکہ تقویٰ اور پرہیز گاری اور خوف خدا سب نیکیوں کی جڑ ہے)۔

لَوْ كُنَّا مِاَةً لَكَفَانَا۔ اگر ہم سو آدمی بھی ہوتے تو وہ پانی ہم کو کافی ہو جاتا (یعنی اس کنویں کا پانی جس میں آنحضرتؐ نے اپنا لب ڈال دیا تھا)۔

يَكْفِيْكَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ۔ تجھ کو تیمم میں صرف منہ اور دونوں ہتھیلی کا مسح کافی ہے (زمین پر لوٹنا ضروری نہیں)۔

كَفَاهُ اللّٰهُ هَمَّهٗ۔ اللہ اس کی سب فکر دور کر دے گا۔

اِذًا يُّكْفٰى هَمُّكَ۔ جب تو تیرا سب تردد دور ہو جائے گا (سب کام بن جائیں گے' فکر اور تشویش کافور ہو جائے گی)۔

اَكْفِ مِنْ تَحْتِ عَرْشِكَ۔ اپنے عرش کے تلے سے ایسا پانی برسا کہ ہم کو کافی ہو جائے۔

فَاِنْ لَّمْ تَجِدُوْا مَا تُكَافِئُوْا۔ اگر تم اس کا بدلہ نہ کر سکو۔

قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّ الْمُعَوِّذَتَيْنِ ثَلٰثًا حِيْنَ تُصْبِحُ وَ حِيْنَ تُمْسِيْ ثَلٰثًا تَكْفِيْكَ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ۔ اگر تو صبح اور شام قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَد اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ اور قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاس تین تین بار پڑھ لیا کرے تو ہر آفت سے تیرا بچاؤ رہے گا (یا ہر مطلب تیرا پورا ہوگا یا دوسرے وظیفہ اور دعا کی تجھ کو حاجت نہ رہے گی)۔

كَفَانَا وَ اٰوٰنَا۔ ہم کو کافی ہوا اور ہم کو ٹھکانا دیا۔

كَانَ اِذَا مَشٰى تَكَفّٰى تَكَفِّيًا- آنحضرتؐ جب چلتے تو آگے کو جھک کر (سامنے زور دے کر) چلتے-

فَاَكْفَاهُ بِيَدِهِ عَلٰى يَدِهِ الْيُمْنٰى- ایک ہاتھ سے اس برتن کو اپنے داہنے ہاتھ پر الٹا (اس کو دھویا)-

اِسْتَكْفَأْتُ بِهِ فُلَانًا اِبِلَهُ فَاَكْفَانِيْهَا- میں نے اس سے یہ چاہا کہ اپنے اونٹوں سے مجھ کو کافی ہو تو اس نے میری درخواست قبول کی اپنے اونٹوں کا دودھ مجھ کو دے کر بے پرواہ کیا-

بابُ الكاف مع اللام

كَلْأٌ یا كِلَاءَةٌ یا كِلَاءٌ- حفاظت کرنا' نگہبانی کرنا' مارنا-

كُلُوْءَةٌ- دیر لگانا-

تَكْلِيْئٌ- بیعانہ لینا' قرض لینا' کنارے سے قریب کرنا' قید کرنا' آگے بڑھنا' سوچ کر دیکھنا-

تَكْلِئَةٌ- ایسی جگہ میں آنا جہاں ہوا کی آڑ ہو-

اِكْلَاءٌ- گھاس بہت ہونا' بیع سلف کرنا-

تَكَلُّؤٌ- لے لینا-

اِكْتِلَاءٌ- آنکھ نہ لگنا' جاگتے رہنا-

اِسْتِكْلَاءٌ- گھاس بہت ہونا-

نَهٰى عَنِ الْكَالِئِ بِالْكَالِئِ- دونوں طرف ادھار کا معاملہ کرنے سے منع فرمایا (اس کی صورت یہ ہے کہ ایک شخص کوئی چیز ادھار خریدے ایک معین میعاد پر' جب میعاد پوری ہو تو قیمت نہ دے سکے اور قیمت کو کچھ زیادہ کے بدلے اور میعاد بڑھا کر اصل بائع سے خرید لے گویا دین کی بیع دین کے بدلے ہوئی' دونوں جانب میں سے کسی فریق نے نقد کوئی چیز نہیں لی یہ كَلَأُ الدَّيْنُ سے ماخوذ ہے یعنی دین کی ادائی میں تاخیر ہوگئی-)

بَلَغَ اللّٰهُ بِكَ اَكْلَأَ الْعُمُرِ- اللہ تجھ کو لمبی عمر تک پہنچائے-

اِكْلَأْ لَنَا وَقْتَنَا- (آنحضرتؐ نے بلالؓ سے سفر میں فرمایا) ہمارے وقت کا خیال رکھیو (ایسا نہ ہو ہم سو جائیں اور نماز کا وقت فوت ہو جائے- ایک روایت میں اِكْلَأْ لَنَا الْفَجْرَ صبح کو تاکتے رہو (یعنی صبح صادق ہوتے ہی ہم کو جگا دینا)-

لَا يُمْنَعُ فَضْلُ الْمَاءِ لِيُمْنَعَ بِهِ الْكَلَاءُ- ضرورت سے زیادہ بچا ہوا پانی اس لئے نہ روکا جائے کہ ضرورت سے زائد جو گھاس ہے وہ بھی رکی رہے (اس کی صورت یہ ہے کہ جنگل میں پانی کا ایک کنواں ہو جس کے اطراف میں گھاس ہو' لیکن کنویں والا اس میں سے کسی کو وہ پانی جو اس کی ضرورت سے زائد ہے نہ لینے دے اس غرض سے کہ جب جانوروں کو پانی نہ ملے گا تو کوئی اپنے جانوروں کو چرانے کے لئے وہاں نہ لا سکے گا اور اس طرح سے جو گھاس فاضل ہے وہ بھی محفوظ رہے گی)-

قَبِلَتِ الْمَاءَ وَ اَنْبَتَتِ الْكَلَاءَ- پانی کو چوس لیا اور گھاس اگائی-

مَنْ مَشٰى عَلَى الْكَلَاءِ قَذَفْنَاهُ فِي الْمَاءِ- جو شخص دریا کے کنارے چلے گا ہم اس کو پانی میں گرا دیں گے (اس کا مطلب یہ ہے کہ جو کوئی کنایہ اور اشارہ میں کسی پر زنا کی تہمت لگائے گا گو صراحت نہ کرے ہم اس کو تہمت کی سزا دیں گے اور كَلَّاءَ حد قذف لگائیں گے)-

اِيَّاكَ وَ سِبَاخَهَا وَ كَلَّاهَا- تو بصرہ کی شور زمینوں اور بازار سے بچا رہ-

سُوْقُ الْكَلَاءِ- بصرہ کے بازار کو کہتے ہیں جو سمندر کے کنارے جہاں پر کشتیاں باندھی جاتی ہیں واقع ہے-

كُلْيَةٌ اور كُلْوَةٌ- گردہ (كُلًا اس کی جمع ہے اور كُلْيَتَيْنِ دونوں گردے-)

وَجْعُ الْكُلْيَةِ- درد گردہ-

تَجِدُوْهُ مُعْزِبًا اَوْ مُكْلِئًا- اس کو دور کی گھاس ڈھونڈنے والا پاؤ گے (جو چرائی نہ گئی ہو)-

بِكِلَاءَةِ الْفَجْرِ- صبح کی نگہبانی پر-

كَلْبٌ- مہمیز سے مارنا' توشہ دان میں تسمہ لگانا' کتے کی طرح بھونکنا-

كَلَبٌ- پیاسا ہونا' حرص کرنا' طمع کرنا' دیوانہ ہونا' دیوانہ کتے کی بیماری لگ جانا' بہت کھانا اور سیر نہ ہونا-

كَلَابٌ- دیوانہ کتے کی بیماری لگ کر عقل جاتی رہنا-

تَكْلِيْبٌ - کتے کو شکار سکھلانا -

مُكَالَبَةٌ - کتوں کی طرح جنگ کرنا' دشمنی ظاہر کرنا -

اِكْلَابٌ - درختوں کے کانٹے چرنا -

تَكَالُبٌ - علانیہ دشمنی کرنا' حرص کرنا' گر پڑنا -

كَلْبٌ - ہر کاٹنے والا درندہ اور اکثر کتے کو کہتے ہیں (اس کی جمع اَكْلُبٌ اور كِلَابٌ ہے) -

دَاءُ الْكَلْبِ - دیوانہ کتے کے کاٹنے سے جو بیماری ہوتی ہے اس میں آدمی دیوانہ ہو کر جس کو کاٹتا ہے وہ بھی دیوانہ ہو جاتا ہے اور دوسری خرابیاں پیدا ہوتی ہیں -

سَيَخْرُجُ فِيْ اُمَّتِيْ اَقْوَامٌ تَتَجَارٰى بِهِمِ الْاَهْوَاءُ كَمَا يَتَجَارَى الْكَلْبُ بِصَاحِبِهٖ - قریب ہے کہ میری امت میں کچھ ایسے لوگ پیدا ہوں گے جن کے نفس کی خواہشیں ایک دوسرے پر ایسا اثر کریں گی جیسے دیوانے کتے کا کاٹنا اس کے مالک پر اثر کرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ نفسانی خواہشوں میں پڑ کر آپ بھی ہلاک ہوں گے اور دوسروں کو بھی ہلاک کریں گے -

فَلَمَّا رَاَيْتَ الزَّمَانَ عَلٰى ابْنِ عَمِّكَ قَدْ كَلِبَ وَالْعَدُوَّ قَدْ حَرِبَ - جب تو نے دیکھا کہ تیرے چچازاد بھائی پر زمانہ سخت ہو گیا ہے دشمن نے اس کو لوٹ لیا ہے -

اِنَّ الدُّنْيَا لَمَّا فُتِحَتْ عَلٰى اَهْلِهَا كَلِبُوْا فِيْهَا اَسْوَءَ الْكَلَبِ وَ اَنْتَ تَجَشَّأُ مِنَ الشِّبَعِ بَشَمًا وَ جَارُكَ قَدْ دَمِيَ فُوْهُ مِنَ الْجُوْعِ كَلَبًا - جب دنیا کی کشائش ہوئی دنیاداروں پر تو انھوں نے اس میں بہت بری حرص کی' تیرا حال تو یہ ہے کہ پیٹ بھر کر بدہضمی سے ڈکاریں لیتا ہے اور تیرے پڑوسی کا منہ بھوک سے خون آلود ہو رہا ہے وہ حرص کر رہا ہے کوئی چیز مل جائے (جس سے اس کی بھوک رفع ہو مطلب یہ ہے کہ سب کے سب حرص اور لالچ میں مبتلا ہیں) -

اِنَّ لِيْ كِلَابًا مُّكَلَّبَةً - میرے پاس شکار کے لئے سدھے ہوئے کتے ہیں (یعنی تعلیم یافتہ کتے) -

مُكَلِّبٌ (بکسرۂ لام) کتوں کو تعلیم دینے والا' ان سے شکار کرانے والا -

مُكَلَّبٌ (بہ فتحہ لام) تعلیم یافتہ کتا' سدھا ہوا کتا' پالتو کتا -

يَبْدُوْ فِيْ رَاْسِ ثَدْيِهٖ شُعَيْرَاتٌ كَاَنَّهَا كُلْبَةُ كَلْبٍ (ذوالثدیہ خارجی کا حلیہ آنحضرتؐ نے یہ بیان فرمایا) کہ اس کی چھاتی پر کچھ چھوٹے چھوٹے بال ایسے ہوں گے جیسے کتے کی ناک کے دونوں طرف ہوتے ہیں (نہایہ میں ہے کہ کُلْبَہ ان بالوں کو بھی کہتے ہیں جن سے موچی جوتا ٹانکتا ہے - بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے گویا وہ کتے کے پنجے ہیں) -

وَ اِذَا اٰخَرُ قَائِمٌ بِكَلُّوْبٍ مِّنْ حَدِيْدٍ - کیا دیکھتا ہوں ایک دوسرا شخص لوہے کا آنکڑا (جس کا منہ کج ہوتا ہے) لئے کھڑا ہے (کلوب کی جمع کلالیب ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے) -

فِيْ جَهَنَّمَ كَلَالِيْبُ - یعنی دوزخ میں آنکڑے ہوں گے -

اِنَّ فَرَسًا ذَبَّ بِذَنَبِهٖ فَاَصَابَ كُلَّابَ سَيْفٍ فَاسْتَلَّهٗ - ایک گھوڑے نے اپنی دم سے مکھیاں ہٹائیں اتفاق سے اس کی دم تلوار کے چھلے پر پڑی اور تلوار ننگی ہو گئی (نیام سے نکل پڑی) -

اِنَّ اَنْفَهٗ اُصِيْبَ يَوْمَ الْكُلَابِ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِنْ فِضَّةٍ - عرفجہ کی ناک کلاب کی جنگ میں جاتی رہی تھی انھوں نے چاندی کی ایک ناک بنوالی تھی (کُلَاب ایک چشمہ کا نام ہے بصرے اور کوفہ کے درمیان وہاں عربوں میں سخت لڑائی ہوئی تھی) -

اِلَّا كَلْبَ صَيْدٍ اَوْ كَلْبَ غَنَمٍ اَوْ مَاشِيَةٍ - (جو شخص بلا ضرورت کتا پالے اس کا ثواب ایک قیراط روز کم ہوتا رہے گا) مگر یہ کہ شکاری کتا ہو یا بکریوں یا مویشی کی حفاظت کے لئے ہو (تو اس کے پالنے میں ثواب کم نہ ہو گا) -

لَا تَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا تَصَاوِيْرُ - (رحمت کے) فرشتے (جو مسلمانوں کی محبت سے آتے جاتے رہتے ہیں) اس گھر میں نہیں جاتے جہاں کتا ہو یا مورتیں ہوں -

يَغْفِرُ اللّٰهُ لَيْلَةَ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ مِنْ خَلْقِهٖ لِاَكْثَرَ مِنْ عَدَدِ شَعْرِ مَعْزِيِّ كَلْبٍ - اللہ تعالیٰ شعبان کی پندرھویں رات کو اپنی مخلوق میں سے اتنے لوگوں کو بخشتا ہے جن کا شمار کلب قبیلہ کی بکریوں کے بالوں سے زیادہ ہوتا ہے (کَلْب

ایک شاخ ہے قضاعہ قبیلہ کی)-

كَلْبُ الْمَاءِ - ایک جانور ہے اس کے ہاتھ پاؤں سے زیادہ لمبے ہوتے ہیں وہ اپنے بدن پر کیچڑ لتھیڑ لیتا ہے مگر مچھ اس کو کیچڑ سمجھ کر نگل جاتا ہے وہ اس کے پیٹ میں جا کر اس کی آنتیں کاٹ کر ان کو کھا کر باہر نکل آتا ہے-

بِكُمْ يُبَاعِدُ اللّٰهُ الزَّمَانَ الْكَلِبَ - اللہ تعالیٰ تمہاری وجہ سے سخت زمانہ دور کرے گا-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَدُوٍّ اِسْتَكْلَبَ عَلَيَّ - یا اللہ تیری پناہ اس دشمن سے جو کود کر (کتے کی طرح) مجھ پر آئے-

كُلَيْبٌ - ایک راوی کا نام ہے-

اَللّٰهُمَّ سَلِّطْ عَلَيْهِ كَلْبًا مِنْ كِلَابِكَ - یا اللہ اس (ابی بن خلف) پر اپنے کتوں میں سے ایک کتا مسلط کر دے (ایسا ہی ہوا شیر اس کو اٹھا کر لے گیا)-

مَنِ اقْتَنٰى كَلْبًا - جو شخص کتا پالے-

كُلَّاب - ٹیڑھے منہ کی لکڑی یا لوہے کی سلاخ-

اَمَرَ بِقَتْلِ الْكِلَابِ - آنحضرتؐ نے کتوں کو مار ڈالنے کا حکم دیا (پھر فرمایا کہ وہ بھی اللہ کی امت ہیں اور آئندہ مارنے سے منع فرما دیا)-

اَلْكَلْبُ الْاَسْوَدُ شَيْطَانٌ - کالا کتا شیطان (شریر) ہوتا ہے-

يَقْطَعُ الصَّلٰوةَ الْكَلْبُ وَالْحِمَارُ وَالْمَرْاَةُ - نمازی کے سامنے سے کتا یا گدھا یا عورت نکل جائے تو نماز ٹوٹ جاتی ہے (بشرطیکہ سامنے سترہ نہ ہو- اگر سترہ کے پرے نکلے تو کچھ قباحت نہیں- بعض نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے)-

كَلْثَمَةٌ - گال پھولے ہوئے ہونا یا گول منہ ہونا-

لَمْ يَكُنْ بِالْمُكَلْثَمِ - آنحضرتؐ کا چہرہ بالکل گول نہ تھا نہ گال پھولے ہوئے- البتہ کسی قدر گلائی تھی-

اُمُّ كُلْثُوْمٍ - آنحضرتؐ کی صاحب زادی جو حضرت عثمانؓ کے نکاح میں تھیں-

كُلُوْحٌ یا كُلَاحٌ - ترش روئی سے دانت کھل جانا-

تَكْلِيْحٌ - دانت کھول دینا' غصہ اور رنج اور ترش روئی اور تکلیف سے-

اِكْلَاحٌ بمعنی كُلُوْحٌ وَ تَكْلِيْحٌ لازمی اور متعدی دونوں آیا ہے-

تَكَلُّحٌ - تبسم-

دَهْرٌ كَالِحٌ - سخت مصیبت کا زمانہ-

اِنَّ مِنْ وَّرَائِكُمْ فِتَنًا وَّ بَلَاءً مُكْلِحًا - تمہارے پیچھے ایسے ایسے فتنے اور بلائیں ہیں جو لوگوں کو ترش رو اور چڑچڑا بنا دیں گی-

كَالِحٌ - جس کا ہونٹ سکڑ کر اوپر چڑھ گیا ہو اور دانت کھل گئے ہوں (بھیانک صورت ہو گئی ہو)-

كَلْزٌ - اکٹھا کرنا جمع کرنا (جیسے تَكْلِيْزٌ ہے)-

اِكْلِنْزَازٌ - منقبض ہونا' سمٹ جانا-

فَحَمَّلَ الْهَمَّ كِلَازًا جَلْعَدًا - اس نے فکر اور رنج ایک سخت ٹھوس اعضا والے پر لاد دیا (ایک روایت میں كِنَازًا ہے- نہایہ میں ہے کہ كِلَاز بمعنی مجتمع الخلق شدید)-

اِكْلَأَزَّ - منقبض ہو گیا' سمٹ گیا-

كَلْعٌ - سوکھ جانا-

كَلَعٌ - میلا ہونا' پھٹ جانا-

ذُوْ كَلَاعٍ - ایک قبیلہ ہے یمن کا-

اِكْلَاعٌ - چڑھ جانا' لپٹ جانا-

تَكَلُّعٌ - باہم قسم کھانا' جمع ہونا-

كَلَفٌ - محبت میں دیوانہ ہونا' بہت الفت رکھنا (جیسے كَلَافَةٌ ہے) اور جھائیں جو منہ پر آجاتی ہیں یعنی سرخی یا تیرگی-

كَلِفَ الْاَمْرَ - سختی سے اس کام کو اپنے اوپر لیا-

تَكْلِيْفٌ - کسی کو سختی اور مشقت میں ڈالنا-

اِكْلَافٌ - محبت میں دیوانہ بنانا-

تَكَلُّفٌ - محنت اور مشقت اٹھا کر کوئی کام کرنا-

كَلِفٌ - عاشق' محبت میں دیوانہ-

تَكْلِفَةٌ - مشقت' محنت-

اِكْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيْقُوْنَ - اسی کام سے محبت کرو

جس کی تم کو طاقت ہو (یعنی جو کام کر سکو اسی سے الفت رکھو)۔

اَرَاكَ كَلِفْتَ بِعِلْمِ الْقُرْاٰنِ - میں دیکھتا ہوں تجھ کو قرآن کا علم محبوب ہے (قرآن کے علم سے محبت رکھتا ہے۔ عرب لوگ کہتے ہیں كَلِفْتُهٗ یعنی میں نے اس کو تکلیف کے ساتھ اپنے اوپر لیا اور كَلَّفَهٗ تَكْلِيْفًا جب کسی کو سخت اور دشوار کام کی تکلیف دیں اور تَكَلَّفْتُ الشَّيْءَ یعنی میں نے تکلیف کے ساتھ یہ کام کیا اور برخلاف عادت کے)۔

مُتَكَلِّفٌ - وہ کام کرنے والا جو بے فائدہ اور غیر ضروری ہو۔

اَنَا وَ اُمَّتِيْ بُرَآءُ مِنَ التَّكَلُّفِ - میں اور میری امت کے لوگ سب تکلیف سے بیزار ہیں (ہر کام میں آسانی اور سادگی اسلام کا شیوہ ہے)۔

نُهِيْنَا عَنِ التَّكَلُّفِ - ہم کو تکلف سے ممانعت ہوئی۔ (یہاں تکلف سے یہ مراد ہے کہ بے ضرورت سوالات کرنا وبال کی کھال نکالنا' دین کے مشکل اور مخفی امور میں خواہ مخواہ بحث کرنا۔

عُثْمَانُ كَلِفٌ بِاَقَارِبِهٖ - (حضرت عمرؓ نے کہا) عثمان اپنے رشتہ داروں کے عاشق ہیں۔

وَلَا يُكَلِّفُهٗ مَا يَغْلِبُهٗ - اور لونڈی غلام کو ایسے کام کی تکلیف نہ دے جو اس کو مغلوب کر دے (اس سے نہ ہو سکے بلکہ اس کی طاقت اور قوت کے موافق آسانی کے ساتھ اس سے کام لے)۔

اِكْلَفُوْا مِنَ الْاَعْمَالِ مَا تُطِيْقُوْنَ - ان ہی کاموں کا کرنا اپنے اوپر لو جن کو ہمیشہ کر سکو (ایک دو روز کیا پھر چھوڑ دیا اس سے کیا فائدہ وہی کام ہمیشہ نبھتا ہے جو اپنی قوت اور طاقت کے موافق ہو)۔

كُنَّا نُطْلِيْ وُجُوْهَنَا بِالْوَرْسِ مِنَ الْكَلَفِ - ہم جھائیں دور کرنے کو منہ پر ورس کا (جو ایک خوشبودار گھاس ہے) لیپ کیا کرتے۔ (مجمع البحار میں ہے کہ كَلَفٌ ایک چیز ہے جو منہ پر نمودار ہوتی ہے تل کی طرح اور ایک رنگ ہے سیاہی اور سرخی اور تیرگی کے درمیان جو منہ پر آ جاتا ہے)۔

مَنْ كَذَبَ فِيْ حُلْمِهٖ كُلِّفَ - اخیر تک جو شخص جھوٹا خواب بیان کرے اس کو (قیامت کے دن) دو جو میں گرہ لگانے کی تکلیف دی جائے گی (جس کو وہ نہ کر سکے گا)

مَا اَنَا مِنَ الْمُتَكَلِّفِيْنَ - میں تکلیف کرنے والوں میں سے نہیں ہوں (جو بناوٹ اور تصنع کیا کرتے ہیں)۔

اِنَّ اللّٰهَ وَلِيُّ مَنْ عَرَفَهٗ وَعَدُوٌّ مَنْ تَكَلَّفَهٗ - اللہ تعالیٰ اس کا دوست ہے جو اس کو پہچانے (شریعت کے موافق اس کی صفات کا اقرار کرے) اور اس کا دشمن ہے جو اس کے لئے تکلف کرے (اللہ تعالیٰ کی جن صفات کی کیفیت معلوم نہیں ہے' ان کے معلوم ہونے کا دعویٰ کرے خواہ مخواہ اپنے آپ کو عالم بتائے)۔

كَلٌّ یا كِلَّةٌ یا كَلَالٌ یا كُلُوْلٌ یا كَلَالَةٌ یا كُلُوْلَةٌ - تھک جانا۔

كَلٌّ - وہ شخص جس کا باپ نہ ہو نہ اس کی اولاد ہو اور وہ تلوار جو کند ہو گئی ہو' اسی طرح وہ زبان جس میں گویائی نہ رہے۔

تَكْلِيْلٌ - کند کرنا' اپنے بال بچوں کو چھوڑ کر چل دینا' کوشش کرنا' حملہ کرنا' نامرد ہونا' تاج پہنانا۔

تَكَلُّلٌ - تاج پہننا' گھیر لینا۔

اِنْكِلَالٌ - ہنسنا' کند ہو جانا' کم چمکنا۔

اِكْتِلَالٌ - تبسم کرنا۔

كَلَالَهٌ - جس کا نہ والد ہو نہ اولاد ہو (یہ تَكَلَّلَهُ النَّسَبُ سے ماخوذ ہے یعنی نسب نے اس کو گھیر لیا۔ بعض نے کہا كَلَالَهٌ وہ وارث لوگ جن میں نہ میت کا والد ہو نہ اس کی اولاد ہو۔ بعض نے کہا باپ اور بیٹا آدمی کے دونوں کنارے ہیں تو جب وہ مرتے وقت نہ باپ چھوڑے نہ بیٹا تو گویا دونوں کنارے اس کے مٹ گئے۔ اسی لئے اس کو کلالہ کہیں گے۔ بعض نے کہا جو چیز گھیر لے اس کو اکلیل کہتے ہیں اور میت کو كَلَالَهٌ اس وجہ سے کہا کہ دوسرے وارث اس کو گھیر لیتے ہیں)۔

دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَبْرُقُ اَكَالِيْلُ وَجْهِهٖ - آنحضرتؐ گھر میں تشریف لائے آپ کے چہرے کے کنارے چمک رہے تھے (اصل میں تو اکلیل اس گول تاج کو کہتے ہیں جو جواہر وغیرہ لگا کر سر پر رکھا جاتا ہے

یہاں چہرے کے اطراف وجوانب مراد ہیں جو اکلیل کی طرح چہرے کو گھیرے رہتے ہیں)-

فَنَظَرْتُ اِلَى الْمَدِیْنَةِ وَ اِنَّهَا لَفِیْ مِثْلِ الْاِكْلِیْلِ- میں نے مدینہ کو دیکھا وہ ایک گول تاج کی طرح ہو گیا تھا (ابر اس پر سے ہٹ کر چاروں طرف محیط تھا مدینہ ایک دائرے کی طرح ابر سے صاف ہو گیا تھا)-

نَهٰى عَنْ تَقْصِیْصِ الْقُبُوْرِ وَ تَكْلِیْلِهَا- آنحضرتؐ نے قبر کے گچ کرنے سے اور اس پر قبے اور گنبد بنانے سے منع فرمایا (بعض نے کہا اس پر پردہ ڈالنے سے یا مسہری ڈالنے سے)-

فَمَا زِلْتُ اَرٰى حَدَّهُمْ كَلِیْلًا- میں برابر دیکھتا رہا کہ ان کی دھار کند ہو گئی تھی (عرب لوگ کہتے ہیں كَلَّ السَّیْفُ كَلِیْلًا- تلوار کند ہو گئی)-

طَرْفٌ كَلِیْلٌ- ناتوان بینائی-

كَلَّا اِنَّكَ لَتَحْمِلُ الْكَلَّ- آپ کو اللہ تعالیٰ کبھی تباہ نہیں کرنے کا' آپ تو دوسروں کا بوجھ اپنے سر پر اٹھا لیتے ہیں (دوسروں کے بال بچوں کی خبر گیری اور پرورش اپنے ذمہ لے لیتے ہیں)-

مَنْ تَرَكَ مَالًا فَلِوَرَثَتِهٖ وَمَنْ تَرَكَ كَلًّا فَاِلَیَّ وَ عَلَیَّ- جو شخص مال اسباب اور جائیداد چھوڑ جائے تو وہ اس کے وارثوں کو ملے گی اور جو شخص (نادار ہو کر) بال بچوں یا قرض داری کو چھوڑ جائے تو وہ ہمارے ذمہ ہے (اس کے بال بچوں کی پرورش' اس کے قرضہ کی ادائی ہم کریں گے)-

تَحْمِلُ الْكَلَّ- آپ تو (لوگوں کے) بوجھ اٹھاتے ہیں (كَلَّ ہر ایک بوجھ کو شامل ہے ضعیفوں اور معذوروں اور یتیموں اور بیواؤں کی پرورش' بیماروں کی دوا دارو اور زخمیوں کا علاج معالجہ قرضوں کی ادائی' سب حمل کل میں داخل ہیں)-

فَاِنَّا كَلٌّ- ہم تو ایک بوجھ ہیں-

وَلَا یُوْكَلُ كَلُّكُمْ- تمہارا بوجھ عیال واطفال تمہارے سپرد نہیں کیے جائیں گے (ایک روایت میں اُكْلُكُمْ ہے یعنی تمہارا کھانا کوئی اور نہیں کھائے گا)-

كُلُّ ذَاكَ- (لوگ حضرت عثمانؓ کے پاس گئے ان سے پوچھا یہ جو کچھ ہو رہا ہے تمہارے حکم سے ہو رہا ہے؟ انھوں نے کہا) کچھ میرے حکم سے ہے کچھ میرے حکم کے بغیر (یہاں كُلُّ بمعنی بعض مستعمل ہوا ہے- ایک شاعر کہتا ہے: ''وَكُلُّ ذَاكَ یَفْعَلُ الْوَصِیُّ'' وصی کبھی ایسا کرتا ہے کبھی نہیں کرتا)-

كَلُّ ذٰلِكَ لَمْ یَكُنْ- دونوں باتوں میں سے کوئی بات نہیں ہوئی (نہ نماز میں قصر کا حکم آیا نہ میں بھولا- اب ذوالیدین کا جواب اس پر چسپاں ہو جائے گا- جس نے کہا بَعْضُ ذٰلِكَ قَدْ كَانَ یعنی ان دونوں میں سے کوئی بات تو ضرور ہوئی ہے)-

كُلُّ بَنِیْ اٰدَمَ خَطَّائُوْنَ- آدم زاد سب خطا وار ہیں (حالانکہ پیغمبر گناہوں سے معصوم ہیں مگر خطا اور لغزش ان سے بھی ہوتی ہے جو عام لوگوں کے حق میں وہ بھی باعث عتاب سمجھی جاتی ہے- بقول شخصے ''نزدیکاں را بیش بود حیرانی'' بعض نے کہا پیغمبروں کی خطا یہ ہے کہ اللہ کی یاد سے جو ذرا دیر غفلت ہو یا بھول چوک یا اجتہاد کی غلطی)-

لَیْلَةُ الْقَدْرِ هِیَ فِیْ كُلِّ رَمَضَانَ- شب قدر ہر رمضان میں ہوتی ہے یا رمضان کی ہر تاریخ میں (نہ یہ کہ ہمیشہ اخیر دہے میں ہو)-

كُلَّكَ یا كُلُّكَ- یعنی اپنا سارا بدن داخل کر یا تیرا سارا جسم داخل ہو-

كُلَّمَا كَانَ لَیْلَتُهَا- جب حضرت عائشہؓ کی رات آتی-

كِلَّةٌ- مچھر دان مسہری (اس کی جمع كِلَلٌ ہے)-

جَاءَ وَ عَلٰى رَأْسِهٖ اِكْلِیْلٌ مِّنْ اَكَالِیْلِ الْجَنَّةِ- وہ آیا اس کے سر پر بہشت کے تاجوں میں سے ایک تاج تھا-

اِنَّ لِلّٰهِ دِیْكًا فِی السَّمَاءِ الدُّنْیَا كَلْكَلُهٗ مِنَ الذَّهَبِ- اللہ کا ایک مرغ ہے پہلے آسمان پر جس کا سینہ سونے کا ہے-

كَلْكَال- سینہ-

كَلْمٌ- زخمی کرنا-

تَكْلِیْمٌ اور كَلَامٌ- بات کرنا-

كَلَامٌ- بات' سخن-

مُكَالَمَةٌ - جواب دینا-

تَكَلُّمٌ - بات کرنا-

تَكَالُمٌ - ملاقات چھوڑ دینے کے بعد بات کرنا-

كُلَامٌ - غلیظ زمین-

كَلْمَةٌ یا كِلْمَةٌ یا كَلِمَةٌ - وہ لفظ جو آدمی منہ سے نکالے (اس کی جمع كَلْمَاتٌ اور كَلِمٌ اور كَلِمَاتٌ ہے بہ ترتیب مذکور)-

كَلِمَةُ اللّٰهِ - حضرت عیسیٰ کا لقب ہے-

كَلِمَةُ الشَّهَادَةِ - اشهد ان لا الٰہ الا اللہ و ان محمدا رسول اللہ-

كَلِمَةُ التَّقْوٰى - بسم اللہ الرحمٰن الرحیم-

كَلِيْمُ اللّٰهِ - حضرت موسیٰ کا لقب ہے- چونکہ اللہ تعالیٰ نے بلا واسطہ ان سے کلام کیا تھا-

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّاتِ - میں اللہ تعالیٰ کے پورے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں (بعض نے کہا پورے کلموں سے قرآن مراد ہے)-

سُبْحَانَ اللّٰهِ عَدَدَ كَلِمَاتِهٖ - اللہ کی پاکی بیان کرتا ہوں' اس کے کلموں کے شمار پر (کلموں سے اس کی صفات مراد ہیں جو بے حد اور بے حساب ہیں- تو عدد کا تذکرہ محض مبالغہ کے لئے ہے- بعض نے کہا اذکار یا اجور کا شمار مراد ہے)-

اِسْتَحْلَلْتُمْ فُرُوْجَهُنَّ بِكَلِمَةِ اللّٰهِ - تم نے عورتوں کی شرم گاہ کو حلال کیا اللہ کے کلام سے (یعنی فَاِمْسَاكٌ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ تَسْرِيْحٌ بِاِحْسَانٍ یا فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَاءِ سے جس میں اللہ تعالیٰ نے عورتوں سے نکاح کرنے کی اجازت دی)-

ذَهَبَ الْاَوَّلُوْنَ لَمْ تُكَلِّمْهُمُ الدُّنْيَا مِنْ حَسَنَاتِهِمْ شَيْئًا - اگلے مسلمان تو چل بسے دنیا نے ان کی نیکیوں کو صدمہ نہیں پہنچایا (وہ اپنے دین اور ایمان پر مضبوطی سے قائم رہے دنیا ان کو ڈگمگا نہ سکی)-

اِنَّا نَقُوْمُ عَلَى الْمَرْضٰى وَ نُدَاوِى الْكَلْمٰى - ہم بیماروں کی خدمت کریں گے اور زخمیوں کی دوا دارو' (علاج معالجہ) کریں گے- (كَلْمٰى جمع ہے كَلِيْم کی بمعنی زخمی مجمع البحار میں ہے کہ زخمی مجاہدین کی خدمت عورتیں کر سکتی ہیں گو وہ ان کے محرم رشتہ دار نہ ہوں- یہ اسی حالت میں ہے کہ جب اعضاء کو مس نہ کریں اور فتنہ کا ڈر نہ ہو)-

كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ تَكُوْنُ كَهَيْئَاتِهَا اِذْ طُعِنَتْ - مسلمان کو جو زخم (جہاد میں) باغیوں سے لڑنے میں یا ڈاکوؤں سے مقابلہ کرنے میں یا نیک بات کا حکم کرنے میں) لگایا جائے وہ قیامت کے دن اسی طرح (تر و تازہ) ہو کر آئے گا جیسا لگنے کے وقت تھا (ایک روایت میں يَكْلِمُهٗ ہے بہ صیغۂ معروف یعنی جو زخم اس کو مجروح کرے)-

لَا اَرٰى هٰذِهِ الْكَلِمَةَ اِلَّا مِنْ كَلِمَةِ ابْنِ عُمَرَ - میں تو یہ کلمہ ابن عمرؓ کا کلام سمجھتا ہوں (نہ کہ آنحضرتؐ کا)-

كَلِمَةُ حَقٍّ اُرِيْدَ بِهَا بَاطِلٌ - بات تو سچی ہے- لیکن اس کا جو مطلب لیا جاتا ہے وہ غلط ہے (یہ حضرت علیؓ نے خارجیوں کی نسبت فرمایا- وہ قرآن کی اس آیت کو اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ پڑھ کر حضرت علیؓ کی نسبت یہ الزام قائم کرتے تھے کہ انھوں نے ثالثی کو کیوں منظور کیا؟ حالانکہ اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ پنچایت کرنا منع ہے- کیونکہ دوسری آیت میں ہے فَابْعَثُوْا حَكَمًا مِّنْ اَهْلِهٖ وَحَكَمًا مِّنْ اَهْلِهَا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ اصلی اور سچی حکومت اللہ ہی کی ہے جو وہ چاہتا ہے وہی ہوتا ہے)-

مِدَادَ كَلِمَاتِهٖ - اس کے کلموں کے درازی کے موافق یا پیمانوں کے موافق یا اس کے کلمے لکھنے میں جتنی سیاہی درکار ہے اس کے موافق-

فَقَالَ كَلِمَةً مَّا يَسُرُّنِىْ اَنَّ لِيَ الدُّنْيَا بِمَا فِيْهَا - پھر آنحضرتؐ نے ایک کلمہ کہا اگر ساری دنیا مع ما فیہا مجھ کو ملے تو اتنی خوشی نہ ہو جتنی اس کلمہ سے ہوئی (وہ کلمہ یہ تھا کہ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا "بھیا! مجھ کو اپنی دعا میں شریک کیجئے")-

مَاتُكَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ لَّا اَرْوَاحَ فِيْهَا - آپ ان جسموں سے کیا بات کرتے ہیں' جن میں جان نہیں ہوتی یا آپ ان جسموں سے باتیں کرتے ہیں جن میں جان نہیں ہے وہ آپ کی بات کہاں سنتے ہیں-

قَامَ فِيْنَا بِخَمْسِ كَلِمَاتٍ - خطبہ سنانے کو کھڑے ہوئے پانچ باتیں بیان کیں (اللہ تعالیٰ نہیں سوتا' سونا اس کے لائق نہیں ہے' ترازو جھکا تا ہے اور اٹھا تا' رات کے اعمال اس کی طرف اٹھائے جاتے ہیں' اس کا حجاب نور ہے)۔

وَذَكَرَ كَلِمَةً - اور ایک اور بات بیان کی یعنی بڑی بات۔

فَتَكَلَّمَتْ اِمْرَأَةٌ - ایک عورت (ام جمیل ابوسفیان کی بہن جو کانی تھی ابولہب کی بیوی) کہنے لگی (میں سمجھتی ہوں تمہارے شیطان نے تم کو چھوڑ دیا)۔

هُوَ بِالْخِيَارِ مَالَمْ يَتَكَلَّمْ - جب تک آدمی نے بات منہ سے نہیں نکالی تو وہ اپنی بات کا مالک ہے (اور جب نکال دی تو بات اس کی مالک بن گئی' اب اس کے مواخذہ سے بچنا مشکل ہو جاتا ہے)۔

لَمْ يَتَكَلَّمْ فِي الْمَهْدِ اِلَّا ثَلٰثَةٌ عِيْسٰى وَصَاحِبُ جُرَيْجٍ وَ غُلَامٌ كَانَ يُرْضَعُ فِيْ حُجْرِ اُمِّهٖ - نہالچہ میں (جس پر بچہ پیدا ہونے کے بعد رکھا جاتا ہے) کسی بچہ نے بات نہیں کی مگر تین بچوں نے ایک تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے - دوسرے جریج عابد کے ساتھ والے نے - تیسرے اس بچہ نے جو اپنی ماں کی گود میں دودھ پی رہا تھا (اتنے میں ایک سوار سامنے سے نکلا' ماں نے یہ دعا کی یا اللہ! میرا بچہ ایسا ہو جائے - بچہ نے کہا'' یا اللہ! مجھ کو اس سوار کی طرح مت کرنا -'' مجمع البحار میں ہے کہ اور بچوں نے بھی باتیں کی ہیں - جیسے جادوگر کے ساتھ والے بچہ نے اور راہب کے بچہ نے جس نے اپنی ماں سے کہا تھا صبر کر آگ میں جل جا تو سچے دین پر ہے اور حضرت ابراہیمؑ نے اور ماشطہ فرعون کی بیٹی نے اور حضرت یوسفؑ کے گواہ نے اور یحییٰ اور مریمؑ اور مبارک یمامہ نے اور شاید یہ بچے اس وقت نہالچہ میں نہ ہوں گے' بلکہ بڑے ہو گئے ہوں گے یا آنحضرتؐ کو اس وقت تک ان بچوں کی خبر نہ دی گئی ہو گی)۔

وَاجْعَلْهُنَّ اٰخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهٖ - سوتے وقت ان کلموں کو آخری کلام کر (یعنی ان کے بعد پھر دوسری دنیا کی باتیں نہ کر' البتہ اگر ذکر الٰہی کرے تو قباحت نہیں اسی طرح دوسرے اذکار میں جو سونے کے وقت آنحضرتؐ سے منقول ہیں)۔

كَلَّمَا ابْنَ عُمَرَ - ان دونوں نے عبداللہ بن عمرؓ سے گفتگو کی (ان سے کہا اس سال تم حج کو نہ جاؤ تو بہتر ہے کیونکہ حجاج اور عبداللہ بن زبیرؓ کی جنگ ہے)۔

كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا - اللہ کا بول بالا ہو (یعنی اس کی توحید پھیلانے کے لئے اور شرک مٹانے کے لئے لڑے تو یہ جہاد فی سبیل اللہ ہے نہ یہ کہ ملک اور مال کی طمع سے)۔

رِجَالٌ يُكَلَّمُوْنَ - (میری امت میں) ایسے لوگ ہوں گے جن سے فرشتے بات کریں گے (ان کی زبان پر اللہ تعالیٰ حق بات ڈال دے گا جو کہیں گے وہ پورا ہو گا)۔

خَالِطِ النَّاسَ وَ دِيْنَكَ لَا تَكْلِمَنَّهٗ - لوگوں سے ملتا جلتا رہ لیکن اپنے دین کو زخمی نہ کر (دین خالص پروردگار کی رضا مندی کے لئے ہے اس میں کسی کی مروت اور پاس داری نہ کرنا چاہئے - جو حق بات معلوم ہو اس کو بے خوف و خطر اختیار کرنا چاہئے' کوئی راضی ہو یا ناراض)۔

قُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ كَلِمَةً اُحَاجُّ بِهَا لَكَ عِنْدَ اللّٰهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ - آنحضرتؐ نے ابوطالب سے فرمایا جب وہ مر رہے تھے - چچا!) تم لَا اِلٰهَ اِلَّا اللہ کہہ لو بس یہ ایسا کلمہ ہے جس سے میں تمہارے بچاؤ کے لئے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کے سامنے حجت کروں گا (آپؐ بار بار ابوطالب سے یہی فرماتے رہے - لیکن ابوجہل اور عبداللہ بن امیہ ان کو بہکاتے رہے کیا تم آخری وقت میں اپنے باپ دادا کے طریق کو چھوڑ دو گے - آخر ابوطالب نے اخیر بات یہی کہی کہ میں عبدالمطلب کے دین پر دنیا سے رخصت ہوتا ہوں آنحضرت کو بڑا افسوس ہوا آپ نے ان پر نماز نہیں پڑھی اور حضرت علیؓ سے فرمایا کہ ایک گڑھا کھود کر ان کو جا کر دبا دو)۔

اَلَا تُكَلِّمُ هٰذَا - کیا تم ان مقدموں میں حضرت عثمانؓ سے گفتگو نہیں کرتے (ان کو سمجھاتے نہیں کہ وہ ان امور کا تدارک کریں)۔

اِنَّ الْعَبْدَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مِنْ رِضْوَانٍ - آدمی ایک ایسی بات منہ سے نکالتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتا ہے

(مثلاً کلمہ توحید یا کسی مظلوم کی سفارش بادشاہ کے سامنے اور کبھی ایسی بات منہ سے نکالتا ہے جس سے اللہ تعالیٰ کا غضب اس پر اترتا ہے' مثلاً بادشاہ کے سامنے ناحق کسی کی شکایت جس سے اس کو ضرر پہنچے یا شرک اور کفر کا کلمہ)-

لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ يَهْوِى بِهَا فِى النَّارِ- ایک بات ایسی منہ سے نکالتا ہے جس کی وجہ سے دوزخ میں گر پڑتا ہے-

لَا يَتَكَلَّمُ حِيْنَئِذٍ اِلَّا الرُّسُلُ- اس وقت (یعنی پل صراط سے گزرتے وقت) سوائے پیغمبروں کے اور کوئی بات نہ کرے گا-

لَمْ يَاْتِ قَوْمٌ عَلَى الْقَبْرِ اِلَّا تَكَلَّمَ- کوئی دن ایسا نہیں گزرتا جس دن قبر بات نہ کرے (بہ زبان حال کہتی ہے کہ میں وحشت اور تنہائی اور تاریکی اور غربت کا گھر ہوں)-

اَصْدَقُ كَلِمَةٍ قَالَهَا لَبِيْدٌ- بہت سچی بات جو لبید شاعر نے کہی' یہ شعر ہے-

اَلَا كُلُّ شَىْءٍ مَاخَلَا اللّٰهِ بَاطِلٌ
وَكُلُّ نَعِيْمٍ لَا مَحَالَةَ زَائِلٌ

(یعنی اللہ کے سوا سب چیزیں لغو اور بے کار ہیں اور ہر ایک مزہ دنیا کا ضرور بالضرور فنا ہونے والا ہے)-

كَلَامُ اللّٰهِ غَيْرُ مَخْلُوْقٍ- اللہ کا کلام اس کی مخلوق نہیں ہے (بلکہ اس کی ایک صفت ہے جو اپنے اپنے موقع پر ظاہر ہوتی ہے یعنی جب وہ چاہتا ہے اس وقت کلام کرتا ہے)-

قَالَ نَعَمْ نَبِىٌّ مُّكَلَّمٌ- بے شک وہ پیغمبر تھے اور ان پر وحی اترتی تھی-

مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَّلَا يَتَكَلَّمُ اِلَّا بِسُبْحَانَ اللّٰهِ- جو شخص بیت اللہ کے سات چکر لگائے اور سوائے سبحان اللہ (یا ذکر الٰہی) کے کوئی بات نہ کرے یعنی دنیا کی بات-

اَنْ تُكَلِّمَ اَخَاكَ وَ اَنْتَ مُنْبَسِطٌ اِلَيْهِ- تو اپنے بھائی سے ہنسی خوشی کے ساتھ بات کرے-

وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَنْ يُّكْلَمُ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ- اللہ جانتا ہے جو اس کی راہ میں زخمی ہوتا ہے-

ثَلٰثَةٌ لَا يُكَلِّمُهُمُ اللّٰهُ- تین آدمیوں سے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بات نہیں کرے گا-

كُلُّ كَلَامِ ابْنِ اٰدَمَ عَلَيْهِ لَا لَهٗ اِلَّا كَذَا- آدمی کی ہر بات اس پر وبال ہوگی (اقل درجہ یہ کہ اس کا محاسبہ ہوگا یا دل کی سختی پیدا کرے گی گو مباح بھی ہو مگر جو ایسی بات ہو)-

فَاِنَّ كَثْرَةَ الْكَلَامِ تُوْرِثُ قَسْوَةَ الْقَلْبِ- بہت باتیں کرنے سے آدمی کا دل سخت ہو جاتا ہے (گو وہ باتیں مباح اور جائز ہوں- بہتر یہ ہے کہ بے ضرورت دنیا کی بات نہ کرے- ذکر الٰہی اور تعلیم دین میں مصروف رہے)-

بِكَلِمَتِكَ الَّتِىْ غَلَبَتْ كُلَّ شَىْءٍ- تیرے اس کلمہ کے وسیلہ سے جو ہر چیز پر غالب ہے-

كِلَا- دو مرد-

كِلْتَا- دو عورتیں-

كَلَّا- حرف ردع اور زجر ہے- یعنی ہرگز ایسا نہیں ہو سکتا اور بمعنی نَعَمْ اور اِیْ اور بمعنی حَقًّا اور اَلَا بھی آتا ہے-

تَقَعُ فِتَنٌ كَاَنَّهَا الظُّلَلُ فَقَالَ اَعْرَابِىٌّ كَلَّا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ- فتنے ابروں کی طرح نمودار ہوں گے- یہ سن کر ایک گنوار بولا- یارسول اللہ! ایسا مت فرمائیے-

كَلَّا اِنَّكَ لَتَحْمِلُ الْكَلَّ- آپ ہرگز تباہ نہیں ہو سکتے' آپ تو دوسروں کا بار اپنے اوپر لے لیتے ہیں-

بابُ الکاف مع المیْم

كَمْءٌ- کھنبی کھلانا-

كَمَأٌ- ننگے پاؤں ہونا' پھٹ جانا' غافل ہونا' جاہل رہنا-

اِكْمَاءٌ- کھنبی بہت ہونا' بوڑھا کرنا' کھنبی کھلانا-

تَكَمُّؤٌ- کھنبی چننا-

اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِّلْعَيْنِ- کھنبی من کی ایک قسم ہے (جو اللہ تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو دیا تھا) اس کا پانی آنکھوں کی شفا اور تندرستی ہے (نہایہ میں ہے کہ كَمْاَةٌ جمع ہے كَمْءٌ کی برخلاف قیاس' قیاس تو یہ تھا کہ كَمْءٌ جمع ہوتا اور كَمْاَةٌ مفرد- مجمع البحار میں ہے کہ کھنبی کو جو مَنّ فرمایا اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ کھنبی وہ مَنّ ہے جو بنی اسرائیل پر اترتا تھا کیونکہ وہ تو آسمان

سے گرتا تھا ترنجبین کی طرح اور کھنبی زمین سے اگتی ہے اس کو شحم الارض بھی کہتے ہیں۔ بعض نے کہا مِنَ الْمَنّ کا یہ مطلب ہے کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں سے ایک نعمت ہے۔ کہتے ہیں کہ کھنبی کا پانی سرمہ یا طوطیا میں ملا کر لگایا جائے تو آنکھوں کو بہت فائدہ دیتا ہے لیکن صرف کھنبی کا پانی تو آنکھوں کو تکلیف دیتا ہے اور صحیح یہ ہے کہ وہ بھی آنکھوں کی شفاء ہے اور آنحضرت کا ارشاد صحیح ہے۔ میں نے خود ایک شخص کو دیکھا جس کی بصارت جاتی رہی تھی اس نے کھنبی کا پانی لگایا تو اس کی بصارت درست ہوگئی۔ ابو ہریرہؓ نے کہا میں نے تین یا پانچ کھنبیاں لے کر ان کو نچوڑا' ان کا پانی ایک شیشی میں رکھا' ایک چھوکری نے اس کو آنکھ میں لگایا تو وہ اچھی ہوگئی)۔

کَمِیٌّ۔ بہادر' ہتھیار بند (اس کی جمع کُمَاۃٌ ہے)۔

کَمِیَ شَھَادَتَہٗ۔ گواہی چھپالی۔

کَمْتٌ۔ چھپانا' کمیت ہونا (جیسے کَمْتَۃٌ اور کُمَاتَۃٌ ہے۔)

اِکْمَاتٌ اور اِکْمِتَاتٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں یعنی گھوڑے کا کمیت ہونا (کمیت اس گھوڑے کو کہتے ہیں جس کی سرخی سیاہی کے ساتھ ملی ہو اور دم اور ایال سیاہ ہو اگر سرخ ہو تو اشقر کہیں گے)۔

کُمَیْتٌ۔ اس شراب کو بھی کہتے ہیں جس میں سیاہی اور سرخی ہو کُمَیْتٌ ایک شاعر کا نام تھا جو امام جعفر صادق علیہ السلام کے پاس رہتا تھا۔

کَامِخٌ۔ ایک قسم کا خراب سالن (اس کو مَرِّیٌّ بھی کہتے ہیں۔

کَمْخٌ۔ تکبر کرنا (جیسے کُمَاخٌ ہے)۔

کَمْدٌ۔ کوٹنا' پتھر پر مارنا جیسے دھوبی کیا کرتے ہیں۔

کَمَدٌ۔ دل کی بیماری' اندوہ' رنج پرانا ہو کر چکنا ہو جانا۔

تَکْمِیْدٌ۔ کپڑے کو گرم کر کے اس سے سینکنا۔

اِکْمَادٌ۔ رنجیدہ کرنا۔

اَلْکِمَادُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الْکَیِّ۔ سینکنا مجھ کو داغ دینے سے زیادہ پسند ہے۔

کَانَتْ اِحْدَانَا تَاْخُذُ الْمَاءَ بِیَدِھَا فَتَصُبُّ عَلٰی رَاْسِھَا بِاِحْدٰی یَدَیْھَا فَتُکْمِدُ شِقَّھَا الْاَیْمَنَ۔ ہم میں سے کوئی عورت اپنے ہاتھ سے پانی لے کر ایک ہاتھ سے سر پر پانی ڈالتی اور اپنے داہنے پہلو کا رنگ بدل دیتی (یہ کُمْدَۃٌ سے نکلا ہے۔ یعنی رنگ بدل جانا عرب لوگ کہتے ہیں اَکْمَدَ الْغَسَّالُ الثَّوْبَ۔ دھوبی نے کپڑے کا رنگ بدل دیا اس کو صاف نہیں کیا)۔

رَاَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَادَ سَعِیْدَ بْنَ الْعَاصِ فَکَمَّدَہٗ بِخِرْقَۃٍ۔ میں نے آنحضرت کو دیکھا آپ نے سعید بن عاص کی عیادت کی (وہ بیمار تھے ان کے پوچھنے کو تشریف لے گئے) آپ نے ایک کپڑا گرم کر کے ان کو سینکا دیا (اس کپڑے کو جس سے سینکتے ہیں)۔

اَلْکِمَادُ مَکَانَ الْکَیِّ۔ سینکنا (فومن ٹیشن) داغ دینے کا بدل ہے (اس کا اثر بھی داغ دینے کی طرح ہوتا ہے)۔

کَانَ سَبَبُ وَفَاۃِ اَبِیْ بَکْرٍ اَلْکَمَدُ مَا زَالَ یَزِیْدُ حَتّٰی مَاتَ۔ ابوبکر صدیقؓ کی موت کا سبب یہ ہوا کہ آپ کو آنحضرتؐ کی وفات کا دلی رنج ہوا اور یہ رنج بڑھتا گیا یہاں تک کہ آپ اسی رنج میں گھل گھل کر) مر گئے (غم بادہ ہوگیا)۔

کَمَدٌ مُّقِیْمٌ۔ دائمی رنج۔

کَمْرٌ۔ ذکر (عضو مخصوص) ذکر کی بڑائی میں غالب ہونا' ڈھانپ لینا۔

مُکَامَرَۃٌ۔ عضو مخصوص کی بڑائی میں ایک دوسرے کا مقابلہ کرنا (عرب لوگ کہتے ہیں کَامَرَہٗ فَکَمَرَہٗ ذکر کی بڑائی میں اس سے مقابلہ کیا پھر اس میں غالب آیا۔ یعنی اس کا عضو مخصوص بڑا نکلا)۔

کَمَرَۃٌ۔ ذکر کا سرا یعنی حَشَفَہ جو مشہور ہے۔ بعض نے کہا سارے ذکر کو بھی کمرہ کہتے ہیں (اس کی جمع کَمَرٌ اور کِمَارٌ ہے جیسے قَصَبَۃٌ اور قَصَبٌ ہے)۔

مِثْلَ التِّکَّۃِ وَالْکُمْرَۃِ۔ ازار بند اور کمر بند کی طرح وَعَدَّ الْکُمْرَۃَ وَالنَّعْلَ اور کمر بند اور جوتی کا بیان کیا (بعض نے کہا کُمْرَۃٌ وہ تھیلی جو سلس البول والا جس کو پیشاب قطرہ قطرہ آتا ہو رکھتا ہے)۔

کُمُوْسٌ۔ ترش رو ہونا۔

کَیْمُوْسٌ۔ خلط اور غذا کی وہ حالت جو معدے کا عمل

ہونے پر ہوتی ہے (اس کے بعد جو حالت ہوتی ہے اس کو کَیْلُوْسٌ کہتے ہیں یعنی ایک سپید سیال چیز)۔

اَکْمَسُ - جو دیکھ نہ سکتا ہو۔

لَیْسَ لَهٗ کَیْفِیَّةٌ وَلَا کَیْمُوْسِیَّةٌ - پروردگار عالم کی یہ کیفیت بیان نہیں ہو سکتی نہ اس کو کھانے اور غذا کی حاجت ہے۔

کَمْشٌ - فنا ہونا' کاٹنا' مٹھی بھر کر لینا۔

کَمْشَةٌ - مٹھی بھر۔

تَکْمِیْشٌ - زور سے ہانکنا' جلد چلانا۔

تَکَمُّشٌ اور اِنْکِمَاشٌ - جلدی کرنا' منقبض ہونا' جمع ہونا۔

کَمَاشَةٌ - بلند ہمت' قوی العزم ہونا۔

کَمِیْشُ الْاِزَارِ - تہبند اوپر اٹھائے ہوئے یعنی مستعد اور چالاک۔

کَمُوْشٌ اور کَمِیْشَةٌ - وہ بکری جس کے تھن چھوٹے ہوں۔

لَیْسَ فِیْهَا فَشُوْشٌ وَّلَا کَمُوْشٌ - ان بکریوں میں کوئی بکری دودھ بہتی ہوئی نہ تھی نہ چھوٹے تھن والی۔

بَادَرَ مِنْ رَّجَلٍ وَّ اَکْمَشَ فِیْ مَهَلٍ - ڈر کے وقت جلدی کی آگے بڑھ گیا اور مہلت کے وقت مستعدی دکھائی (تیار رہا)۔

فَاخْرُجْ اِلَیْهَا کَمِیْشَ الْاِزَارِ - جلدی سے ازار اوپر اٹھا کر یعنی مستعد اور تیار ہو کر ادھر جا۔ (یہ عبدالملک نے حجاج بن یوسف کو لکھا۔ یعنی عراق عجم اور عراق عرب کی طرف جلد جا)۔

اَلْاِنْکِمَاشُ مَعَ سَمَاعِ اسْمِهٖ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ کا نام سنتے ہی منقبض ہو جانا سمٹ جانا (یعنی ادب اور تعظیم سے آپ کی بزرگی اور عظمت کا خیال کر کے)۔

لَا تُوَارِ مِنَ الْقَتْلٰی اِلَّا کَمِیْشًا - جو لوگ مارے گئے ان میں سے انہی کو چھپا۔ (دفن کر) جن کا ذکر چھوٹا ہو (جو شرافت کی نشانی ہے)۔

وَاکْمُشْ فِیْ فَرَاغِكَ - فراغت کے وقت کوشش کرتا رہ (غافل مت بیٹھ' جب دشمن آن پہنچا اس وقت تیاری کام نہیں آنے کی)۔

اِنْکَمَشَ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ - اس کام میں اس نے مستعدی دکھائی۔

کَمْعٌ - کاٹنا' منہ لگا کر پانی پینا۔

مُکَامَعَةٌ - ایک کپڑے میں لیٹنا' لپٹانا۔

اِنَّهٗ نَهٰی عَنِ الْمُکَامَعَةِ - آنحضرتؐ نے ایک کپڑے میں دو آدمیوں کو لیٹنے سے منع فرمایا (یعنی جب دونوں ننگے ہوں اور دونوں کے درمیان کپڑا حائل نہ ہو)۔

کَمِیْعٌ - ہم خواب اور شوہر۔

اِکْتِمَاعٌ - منہ لگا کر پینا۔

کِمْعٌ - قبا اور ہموار ملائم زمین' گھر اور مکان۔

کَمْکَمَةٌ - چھپانا۔

تَکَمْکُمٌ - چھپ جانا' لپٹ جانا' گول ٹوپی پہننا۔

کُمَّةٌ - گول ٹوپی۔

رَاٰی جَارِیَةً مُتَکَمْکِمَةً فَسَاَلَ عَنْهَا - حضرت عمرؓ نے ایک لونڈی کو دیکھا جو (آزاد عورتوں کی طرح) گھونگھٹ ڈالے یا اپنے آپ کو کپڑوں میں چھپائے ہوئے نکلی آپ نے پوچھا یہ کون ہے؟ (پھر اس کو درے سے مارا اور فرمایا۔ آزاد عورتوں کی مشابہت کرتی ہے)۔

کَمَلٌ - پورا' کامل۔

کَمَالٌ اور کُمُوْلٌ - پورا ہونا۔

تَکْمِیْلٌ اور اِکْمَالٌ - پورا کرنا۔

تَکَمُّلٌ اور تَکَامُلٌ اور اِکْتِمَالٌ - پورا ہونا۔

اِسْتِکْمَالٌ - پورا کرنا۔

کَمُلَ مِنَ الرِّجَالِ کَثِیْرٌ وَلَمْ یَکْمُلْ یالَمْ یَکْمَلْ مِنَ النِّسَاءِ اِلَّا کَذَا - مردوں میں تو بہت کامل لوگ گزرے ہیں۔ مگر عورتوں میں سوائے اتنی عورتوں کے کوئی کامل نہیں ہوئی (یہاں کمال سے نبوت مراد نہیں ہے کیونکہ وہ عورتیں بھی پیغمبر نہ تھیں)۔

تُکْمِلَانِ رَضَاعَهٗ - وہ عورتیں بہشت میں حضرت ابراہیمؓ (صاحبزادہ آنحضرتؐ) کی رضاعت کی مدت پوری کر رہی ہیں (ان کو دودھ پلا رہی ہیں)۔

هَلْ لِعَبْدِیْ مِنْ تَطَوُّعٍ فَتُکْمَلُ بِهَا - میرے بندے کے پاس نفل نماز ہے یا نہیں؟ اگر ہے تو اس میں سے فرضوں کا نقصان پورا کر لیا جائے (اسی طرح فرض زکوٰۃ کا نقصان نفل صدقہ سے اور فرض روزے کا نقصان نفل روزوں سے پورا کیا جائے گا)-

کُمَیْلُ بْنُ زِیَادٍ - حضرت علیؓ کے مشہور رفیق اور محرم راز ہیں - حجاج نے ان کو ناحق قتل کیا-

مَنْ اَحَبَّ اللّٰهَ اِسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ - جس نے اللہ سے محبت رکھی (اس کے حکم کی اطاعت کی اور جن باتوں سے اس نے منع کیا ہے ان سے باز رہا) اس نے ایمان پورا کر لیا-

مَنْ اَحَبَّ لِلّٰهِ وَ اَبْغَضَ لِلّٰهِ وَ اَعْطٰی لِلّٰهِ وَ مَنَعَ لِلّٰهِ فَقَدْ اسْتَکْمَلَ الْاِیْمَانَ - جس شخص نے اللہ کے لئے محبت رکھی (جیسے دین دار عالم یا سچے مومن سے محبت رکھنا) اور اللہ کے لئے دشمنی رکھی (جیسے فاسق، فاجر، بدعتی اور کافر سے دشمنی رکھنا) اور اللہ کی رضامندی کے لئے دیا (یعنی نیک کاموں میں روپیہ خرچ کیا جیسے یتیموں بیواؤں کی پرورش و طالب علموں کی خبر گیری، مجاہدین کی اعانت اور امداد وغیرہ) اور اللہ کی رضامندی کے لئے روکا (نہ دیا یعنی برے اور خلاف شرع کاموں سے اپنے روپے کو بچایا - مثلاً فسق و فجور اور شراب خواری وغیرہ میں اپنا روپیہ نہ دیا) تو اس نے اپنا ایمان پورا کر لیا-

کَمَالٌ اَوَّلٌ - ذات کا کمال-

کَمَالٌ ثَانٍ - صفات کا کمال-

جَامِعٌ لِجَمِیْعِ صِفَاتِ الْکَمَالِ - حق تعالیٰ شانہٗ ہے اس کی ذات مقدس تمام کمالات کا مجموعہ ہے-

کَمٌّ - ڈھانپ لینا، جانور کا منہ باندھ دینا کہ کسی کو کاٹ یا کھا نہ سکے-

کَمٌّ اور کُمُوْمٌ - خوشہ نکلنا، جمع ہونا-

تَکْمِیْمٌ - کمام نکلنا یعنی خوشے کے غلاف (یہ جمع ہے کِمٌّ کی)-

تَکَمُّمٌ - بے ہوش ہونا، ڈھانپے جانا-

کُمَّةٌ - گول ٹوپی-

کَمٌّ - وہ مقدار جو قابل تقسیم ہو (اس کی دو قسمیں ہیں ایک منفصل جیسے عدد دوسرے متصل جیسے زمانہ)-

کَانَتْ کِمَامُ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بُطْحًا - (ایک روایت میں کَانَتْ اَکِمَّةُ ہے) یعنی آنحضرتؐ کے اصحاب کی لوگ ٹوپیاں چپٹی ہوتیں - (سر پر لگی ہوئی نہ کہ اٹھی ہوئی)-

فَلْیَثِبِ الرِّجَالُ اِلٰی اَکِمَّةِ خُیُوْلِهَا - مردوں کو اپنے گھوڑوں کے سر بندھنوں کی طرف دوڑنا چاہئے (جو گردنوں میں لٹکا دیئے جاتے ہیں - یہ کِمَامُ الْبَعِیْرِ سے ماخوذ ہے یعنی اونٹ کا منہ بند)-

حَتّٰی یَبِسَ فِیْ اَکْمَامِهٖ - یہاں تک کہ اپنے غلافوں میں جو خوشے کے اوپر ہوتے ہیں سوکھ گیا-

کُمٌّ - قمیص کی آستین-

کُمُوْنٌ - چھپ جانا، پوشیدہ ہونا-

اِکْمَانٌ - چھپانا، چھپ کر دشمن کی فکر میں رہنا-

اِکْتِمَانٌ - چھپ جانا-

کَمُّوْنٌ - زیرہ-

کُمْنَةٌ - تاریکی چشم یا خارشت اور سرخی چشم یا پلکوں کا ورم-

کَمِیْنٌ - جو شخص چھپ کر کہیں گھس جائے، لوگوں کو اس کی خبر نہ ہو یا جو لوگ چھپ کر دشمن پر زد کرنے بیٹھے ہوں-

مَکْمَنٌ - چھپنے کا مقام-

فَاِنَّهُمَا یُکْمِنَانِ الْاَبْصَارَ یا یُکْمِهَانِ - وہ دونوں آنکھوں کو خراب کر دیتے ہیں، پلکوں پر ورم کرتے ہیں یا خشکی اور سرخی آنکھوں میں کر دیتے ہیں یا کویوں میں زخم ڈال دیتے ہیں-

جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ اَبُوْبَکْرٍ فَکَمِنَا فِیْ بَعْضِ حِرَارِ الْمَدِیْنَةِ - آنحضرتؐ اور ابوبکر صدیقؓ تشریف لائے تو وہ دونوں مدینہ کی کسی کالی پتھریلی زمین میں چھپ گئے-

فَکَمِنَا فِیْهِ ثَلٰثًا - تین راتوں تک اس غار میں چھپے رہے-

فَكَمِنْتُ لَهٗ- (وحشی نے کہا) میں امیر حمزہؓ کو مارنے کے لئے چھپ کر بیٹھا-

كَمَهٌ- اندھا ہونا' آنکھوں میں اندھیرا آنا' رنگ بدل جانا' تیرہ ہونا' عقل جاتی رہنا-

تَكَمُّهٌ- اندھا دھند چلے جانا یہ معلوم نہ ہو کہ کہاں جانا ہے (اس کا اسم فاعل كَامِهٌ ہے اور مُتَكَمِّهٌ یعنی ایک طرف اندھا دھند جانے والا-

كُمَيِّهٰى- اندھا دھندھ-

اَكْمَهٗ- اندھا یا مادرزاد اندھا-

فَاِنَّهُمَا يُكْمِهَانِ الْاَبْصَارَ- یہ دونوں سانپ بینائی کھو دیتے ہیں (اندھا کر دیتے ہیں)-

مَلْعُوْنٌ مَّنْ كَمَّهَ اَعْمٰى- جس شخص نے نابینا کو اندھا کہہ کے پکارا (اس کا عیب کرنے کو) وہ ملعون ہے (یا جس شخص نے اندھے کو بہکا دیا راہ نہ لگایا یا جاہل کو سیدھا راستہ نہ بتلایا بلکہ گمراہ کر دیا غلط بات بتا کر)-

لَاَكْمَهْتَنِیْ- مجھ کو اندھا کر دے-

كَمْیٌ- چھپانا (جیسے تَكْمِيَةٌ اور اِكْمَاءٌ ہے)-

تَكَمِّیْ- چھپ جانا' ڈھانپ لینا-

كَمِیٌّ- بہادر' پورا ہتھیار بند (اس کی جمع كُمَاةٌ ہے)-

تُكَمِّیَ الْجَيْشُ- لشکر کا بہادر اور پورا ہتھیار بند مارا گیا-

اِنْكِمَاءٌ- چھپ جانا-

اِنَّهٗ مَرَّ عَلٰى اَبْوَابِ دُوْرٍ مُسْتَفِلَةٍ فَقَالَ اَكْمُوْهَا- آنحضرتؐ ایسے گھروں کے دروازوں پر گزرے جو پست تھے تو فرمایا ان پر پردہ ڈالو (چھپاؤ تا کہ لوگوں کی نظر گھر والوں پر نہ پڑے- ایک روایت میں اَكِيْمُوْهَا ہے یعنی ان کو اونچا کرو تا کہ پانی کا سیلاب (بہیا) ان کے اندر نہ گھس جائے- یہ كَوْمَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی ٹیلہ)-

لِلدَّابَّةِ ثَلٰثُ خَرْجَاتٍ ثُمَّ تَنْكَمِیْ- (قیامت کے قریب جو جانور زمین سے نکلے گا یعنی (دابۃ الارض) وہ تین بار نکلے گا پھر چھپ جائے گا (بہادر شخص کو كَمِیٌّ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ زرہ اور ہتھیاروں میں چھپ جاتا ہے)-

فَجِئْتُهٗ فَانْكَمٰى مِنِّیْ ثُمَّ ظَهَرَ- میں اس کے پاس آیا وہ چھپ گیا پھر نمودار ہوا-

يَكْمِيْهَا- اس کو چھپاتا ہے-

كَمَا- کاف تشبیہ اور ما سے مرکب ہے- یعنی جیسا کہ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ مِلَّةِ الْاِسْلَامِ كَاذِبًا فَهُوَ كَمَا قَالَ- جو شخص اسلام کے سوا اور کسی دین کی جھوٹی قسم کھائے تو وہ اسی دین میں چلا جائے گا (مثلاً یوں کہے اگر میں ایسا کروں یا میں نے ایسا کیا ہو تو میں یہودی ہوں یا نصرانی ہوں یا کافر ہوں یا اسلام سے بری ہوں اور وہ پھر وہ کام کرے یا درحقیقت اس نے ایسا کیا ہو مگر جھوٹ بولتا ہے تو وہ ویسا ہی ہو جائے گا (یعنی یہودی یا نصرانی یا کافر یا مرتد- امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک اس میں قسم کا کفارہ لازم ہوگا اور امام شافعیؒ اس کو لغو کہتے ہیں اور قسم قرار نہیں دیتے صرف توبہ اور استغفار کافی ہے)-

فَاِنَّكُمْ تَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ الْقَمَرَ لَيْلَةَ الْبَدْرِ- تم آخرت میں اپنے پروردگار کو دیکھو گے جیسے چودھویں تاریخ کے چاند کو دیکھتے ہو (جیسے چودھویں کے چاند کو دیکھنے میں کوئی شک اور شبہ نہیں ہوتا نہ ہجوم اور اژدحام اسی طرح پروردگار کی رؤیت بھی صاف صاف بلا شک و شبہ اور بدون زحمت اور تکلیف کے ہر ایک مومن کو ہوگی تو یہ تشبیہ ہے رؤیت کی' رؤیت کے ساتھ نہ یہ کہ پروردگار کی تشبیہ چاند کے ساتھ)-

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ- (یا اللہ محمدؐ پر اپنی رحمت اتار) جیسے تو نے ابراہیمؑ پر اپنی رحمت اتاری تھی (حالانکہ آنحضرتؐ کا مرتبہ حضرت ابراہیمؑ سے بھی اعلیٰ ہے مگر یہاں تشبیہ سے یہ مقصود ہے کہ حضرت ابراہیمؑ کی طرح آپ کی نسل میں برکت ہو اور آپ کا ذکر خیر قیامت تک باقی رہے جیسے حضرت ابراہیمؑ کا ذکر خیر باقی ہے بعضوں نے کہا اس وقت تک آپ کو یہ معلوم نہ ہوا ہوگا- کہ میرا مرتبہ حضرت ابراہیمؑ سے بڑھ کر ہے)-

بابُ الكاف معَ النّون

كَنْبٌ- جوڑ رکھنا' روک رکھنا-

كَنَبٌ- کام کرتے کرتے سخت ہو جانا-

كُنُوْبٌ-سخت ہو جانا محتاجی کے بعد مال دار ہو جانا-

اِكْنَابٌ-گاڑھا ہو جانا' سخت ہو جانا' رک جانا-

رَاٰهُ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَكْنَبَتْ يَدَاهُ فَقَالَ لَهٗ اَكْنَبَتْ يَدَاكَ فَقَالَ اُعَالِجُ بِالْمَرِّ وَالْمِسْحَاةِ فَاَخَذَ بِيَدِهٖ وَقَالَ هٰذِهٖ لَا تَمَسُّهَا النَّارُ اَبَدًا- آنحضرتؐ نے سعد بن ابی وقاصؓ کو دیکھا ان کے ہاتھ سخت تھے تو فرمایا سعد تمہارے ہاتھ سخت ہو گئے ہیں-انھوں نے عرض کیا میں رسی اور پھاوڑے اور سبل (کدال) سے کام کیا کرتا ہوں- پھر آپ نے ان کا ہاتھ تھاما اور فرمایا اس کو کبھی دوزخ کی آگ نہ لگے گی-

كَنْتٌ-قوی ہونا طاقت ور ہونا-

كَنَتٌ-اچھا ہونا' سخت ہونا-

اِكْنَاتٌ-عاجزی کرنا-

اِنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَامَّةُ اَهْلِهِ الْكُنْتِيُّوْنَ-مسجد میں گئے وہاں کے اکثر لوگوں کو بوڑھا پایا-

كُنْتِيٌّ یا كُنْتُنِيٌّ-بوڑھا' بڑی عمر والا-

سِقَاءٌ كَنِيْتٌ-پرانی مشک-

كَنْدٌ- کاٹنا' ناشکری کرنا-

كُنُدٌ-شریر' سخت گو' ناشکرا (جیسے كَنُوْدٌ ہے)-

كِنْدَه-ایک مشہور قبیلہ ہے-

كَنْدَه-ایک مقام ہے خجند میں وہاں کی عورتیں حسین ہوتی ہیں-

تَخَاصَمَ رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا مِنْ كِنْدَةَ- آنحضرتؐ کے سامنے دو شخصوں میں سے ایک نے زمین میں جھگڑا کیا' ان میں سے ایک شخص کندہ قبیلہ کا تھا-

اَصْبَحْنَا فِيْ زَمَنٍ كَنُوْدٍ- ہم برے زمانہ میں پیدا ہوئے-

بَابُ كِنْدَةَ-کوفہ کی مسجد کا ایک دروازہ تھا-

كُنَارٌ-بیر (یہ فارسی معرب لفظ ہے)-

كَنَارٌ-کپڑے کا حاشیہ' سمندر کا کنارہ-

كَنَارِيْ-ایک پرندہ ہے خوش آواز-

كِنَّارَة-لکڑی یا دف یا ڈھول یا طبلہ-

بَعَثْتُكَ تَمْحُوا لْمَعَازِفَ وَالْكِنَّارَاتِ- (توراۃ شریف میں اللہ تعالیٰ آنحضرتؐ کی صفت یوں بیان فرماتا ہے) میں نے تجھ کو اس لئے بھیجا کہ تو باجوں اور طبلوں کو مٹادے (بعض نے کہا صحیح كِرَانَات ہے یعنی ستاروں کو یا ستار بجانے والوں کو- ابوسعید نے کہا میں سمجھتا ہوں صحیح كِبَارَات ہے- یہ جمع ہے كِبَارٌ کی' وہ جمع ہے كَبَرٌ کی بمعنی طبلہ)-

اُمِرْنَا بِكَسْرِ الْكُوْبَةِ وَالْكِنَّارَةِ وَالشِّيَاعِ- ہم کو حکم ہوا طبلہ اور ڈھول اور بانسری کے توڑ ڈالنے کا-

اُمِرْنَا بِكَسْرِ الْكُوْبَةِ وَالْكِنَّارَاتِ- ہم کو چوسر یا شطرنج یا طبلہ یا بربط اور ڈھولوں کے توڑ ڈالنے کا حکم دیا گیا-

اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الْحَقَّ لِيُبْدِلَ بِهِ الْمَزَامِرَ وَالْكِنَّارَاتِ-اللہ تعالیٰ نے سچا کلام (یعنی قرآن) اتارا باجوں اور ڈھولوں کے بدلے اس کو رکھا (تاکہ مومنین گانے بجانے کو چھوڑ کر اس کی تلاوت کیا کریں)-

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ لُبْسِ الْكِنَّارِ- آنحضرتؐ نے کتاں کا کپڑا پہننے سے منع فرمایا-

كَنْزٌ-جوڑ رکھنا' جمع کرنا' زمین میں گاڑ دینا' ٹھوس کرنا-

كُنَازٌ اور كِنَازٌ-جمع کرنا-

اِكْتِنَازٌ-جمع ہونا' بھر جانا' ٹھوس ہونا-

جَارِيَةٌ كِنَازٌ-ٹھوس بدن کی یا پر گوشت لونڈی-

كُلَّمَا اُدِّيَتْ زَكٰوتُهٗ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ-جس مال کی زکوٰۃ ادا ہوتی رہے وہ کنز نہیں ہے (یعنی وہ خزانہ نہیں ہے جس کے جوڑنے والے کو قیامت کے دن اس سے داغا جائے گا- جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا:- وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ آخر تک-تو مطلب یہ ہے کہ گڑھے ہوئے یا جوڑے ہوئے روپیہ اشرفیوں کی اگر زکوٰۃ ہر سال دیتا رہے تو وہ شرعی کنز نہ ہوگا یعنی جو عذاب کا موجب ہے- گو لغوی کنز تو ہوگا- تو آیت میں مراد وہی کنز ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے)-

اَنَا كَنْزُكَ-(وہ سانپ کہے گا) میں تیرا خزانہ ہوں (جو

تو نے دنیا میں جوڑ کر رکھا تھا)-

بَشِّرِ الْكَنَّازِيْنَ بِرَضْفٍ مِّنْ جَهَنَّمَ- جو لوگ روپیوں کے خزانے جوڑ کر رکھتے ہیں (ان کی زکوٰۃ نہیں دیتے نہ کار ہائے خیر میں خرچ کرتے ہیں) ان کو دوزخ کے ایک گرم پتھر سے داغ دینے کی خوش خبری سنا (ابوذر غفاریؓ ہر مال کو جو ضرورت سے زیادہ آدمی رکھ چھوڑے اور نیک کاموں میں خرچ نہ کرے کنز کہتے تھے اور اس کا رکھنا قابل مواخذہ اور عذاب جانتے تھے اور صحیح یہ ہے کہ کنز وہی مال ہے جس کی زکوٰۃ نہ دی جائے)-

لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ- لا حول ولا قوۃ الا باللہ بہشت کے خزانوں میں سے ایک خزانہ ہے (اس کا ثواب بہشت میں ایک خزانہ کی طرح جوڑ کر رکھا گیا ہے)-

اَكَنْزٌ هُوَ- کیا یہ کنز ہے (جس پر وعید آئی ہے)-

اُعْطِيْتُ الْكَنْزَيْنِ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ- مجھ کو اللہ تعالیٰ نے دونوں خزانے عنایت فرمائے یعنی سونے اور چاندی کے (سونے کے خزانے سے ایران کا خزانہ مراد ہے- اس ملک میں سونے کا زیادہ چلن تھا اور چاندی کے خزانہ سے روم کا ملک مراد ہے- مطلب یہ ہے کہ ایران اور روم دونوں ملک اللہ تعالیٰ نے میری امت کو عنایت فرمائے- آپ کی یہ پیشین گوئی پوری ہوئی- مسلمانوں نے روم اور ایران دونوں کو فتح کیا)-

ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ يُخْرِجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ- دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی کعبہ کے خزانے کو نکالے گا (اور کعبہ کو گرا دے گا یہ قیامت کے قریب ہوگا)-

فَتَحَمَّلِ الْهَمَّ كِنَازًا جَلْعَدًا- خوب سخت اور ٹھوس ہو کر رنج اور فکر کا تحمل کر-

اَلَا اُخْبِرُكَ بِخَيْرِ مَا يَكْنِزُهُ الْمَرْءُ- کیا میں تجھ کو بہتر خزانہ نہ بتلاؤں جس کو آدمی جوڑ رکھے-

اَلصَّلٰوةُ كَنْزٌ مِّنْ كُنُوْزِ الْجَنَّةِ- نماز بہشت کا ایک خزانہ ہے-

كَنْسٌ- جھاڑو دینا' کناس میں داخل ہونا-

تَكْنِيْسٌ- جھاڑو دینا-

تَكَنُّسٌ- کناس میں داخل ہونا یا خیمہ کے اندر چل دینا یا ہودے میں-

كِنَاسٌ- ہرن کا وہ مقام جس میں چھپ رہتا ہے' جھاڑی میں-

كُنَاسَةٌ- گھورا یا کوڑا-

كَنِيْسَه- یہود یا نصاریٰ کی عبادت گاہ-

اِنَّهٗ كَانَ يَقْرَأُ فِي الصَّلٰوةِ بِالْجَوَارِ الْكُنَّسِ- وہ نماز میں سورۂ كُوِّرَتْ پڑھتے تھے جس میں اَلْجَوَارِ الْكُنَّسِ ہے یعنی غائب ہو جانے والے ستارے (یہ كَنَسَ الظَّبْيُ سے ماخوذ ہے- یعنی ہرن اپنے پوشیدہ مقام میں چلا گیا- بعض نے کہا مراد وہ ستارے ہیں جو سیارے ہیں یا ہر ایک قسم کے ستارے کیونکہ وہ رات کو نمایاں ہوتے ہیں اور دن کو چھپ جاتے ہیں- بعض نے کہا فرشتے مراد ہیں یا گورخر اور ہرن)-

ثُمَّ اطْرُقُوْا وَرَائَكُمْ فِيْ مَكَانِسِ الرِّيَبِ- پھر تہمت کے مقاموں میں چھپ جاؤ (وہاں سے الگ رہو تاکہ لوگ تم پر بد گمانی نہ کریں- یہ جمع ہے مَكْنَسٌ کی یعنی چھپنے کا مقام)-

عِنْدَ كِبَاءِ بَنِيْ عَمْرٍو اَيْ كِنَاسَتِهِمْ- بنی عمرو کے کباء یعنی گھورنے کے پاس (جہاں ان کا کوڑا کچرا ڈالا جاتا تھا-)

اَوَّلُ مَنْ لَبِسَ الْقَبَاءَ سُلَيْمَانُ لِاَنَّهٗ اِذَا اَدْخَلَ الرَّأْسَ لِلُبْسِ الثِّيَابِ كَنَّسَتِ الشَّيَاطِيْنُ اِسْتِهْزَاءً- سب لوگوں سے پہلے قبا حضرت سلیمانؑ نے پہنی کیونکہ دوسرے کپڑوں میں جب وہ اپنا سر اندر ڈالتے تو شیطان ٹھٹھے کی راہ سے اپنی ناک ہلاتے (ایک روایت میں كَنَّصَتْ ہے صاد سے یعنی ٹھٹھا کرتے یا ناک ہلاتے ٹھٹھے کی راہ سے)-

كَنْعٌ- سوکھ جانا' اینٹھ جانا-

كُنُوْعٌ- منقبض ہو جانا' پیوست ہو جانا' قریب ہونا' طمع کرنا' چپک جانا' نرمی کرنا' عاجزی کرنا' ڈوبنے کے قریب ہونا' بھاگنا' بزدلی کرنا' سکھا دینا' قسم کھانا' پنکھ ملانا اترنے کے لئے-

اِكْنَاعٌ- عاجزی کرنا' نرمی کرنا' ذلت کے قریب ہونا' جمع ہونا' نزدیک کرنا-

تَکَنُّعٌ - شل ہو جانا' منقبض ہونا-

اِکْتِنَاعٌ - جمع ہونا' نزدیک آنا' مہربانی کرنا-

کَنْعَانٌ - حام بن نوح کا فرزند تھا-

اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الْکُنُوْعِ - میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں ذلت اور رسوائی کے نزدیک ہو جانے سے یا عاجزی کے ساتھ سوال کرنے سے-

اِنَّ امْرَاَۃً جَاءَ تْ تَحْمِلُ صَبِیًّا بِہٖ جُنُوْنٌ فَحَبَسَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الرَّاحِلَۃَ ثُمَّ اکْتَنَعَ لَھَا - ایک عورت ایک بچہ کو اٹھا کر آنحضرتؐ کے سامنے لائی وہ دیوانہ ہو گیا تھا- آپ نے اونٹنی کو جس پر سوار تھے روک لیا پھر اس کے نزدیک گئے-

اِنَّ الْمُشْرِکِیْنَ یَوْمَ اُحُدٍ لَمَّا قَرُبُوْا مِنَ الْمَدِیْنَۃِ کَنَعُوْا عَنْھَا - جنگ احد میں جب مشرک لوگ مدینہ کے قریب پہنچ گئے تو شہر میں جانے سے رک گئے (ان کو اندیشہ ہوا کہ شہر میں جا کر کہیں مصیبت میں نہ پھنس جائیں تو بزدلی سے شہر کے اندر نہ جا سکے)-

اَتَتْ قَافِلَۃٌ مِّنَ الْحِجَازِ فَلَمَّا بَلَغُوا الْمَدِیْنَۃَ کَنَعُوْا عَنْھَا - حجاز سے ایک قافلہ آیا جب مدینہ کے قریب پہنچا تو اس کے اندر جانے سے رک گیا-

اِنَّہٗ قَالَ عَنْ طَلْحَۃَ لَمَّا عُرِضَ عَلَیْہِ لِلْخِلَافَۃِ الْاَکْنَعُ اِنَّ فِیْہِ نَخْوَۃً وَّ کِبْرًا - حضرت عمرؓ سے طلحہؓ کا ذکر کیا گیا کہ وہ خلافت پر قائم ہوں- انھوں نے کہا واہ انگلیوں سے معذور ان میں نخوت اور غرور ہے (حضرت طلحہؓ نے احد کے دن آنحضرتؐ پر کافروں کا حملہ اپنے ہاتھوں پر لیا تھا' اس سے ان کی انگلیاں شل ہو گئیں تھیں- آنحضرتؐ نے ان کی یہ جان نثاری دیکھ کر فرمایا ''طلحہ نے اپنے لئے بہشت واجب کر لی'')-

لَمَّا انْتَھٰی اِلَی الْعُزّٰی لِیَقْطَعَھَا قَالَ لَہٗ سَادِنُھَا اِنَّھَا قَاتِلَتُکَ اِنَّھَا مُکَنِّعَتُکَ - خالد بن ولیدؓ جب عزیٰ کو (ایک درخت تھا جس کی مشرک لوگ پوجا کیا کرتے تھے) کاٹنے کے لئے بڑھے تو وہاں کا پجاری ان سے کہنے لگا- عزیٰ تجھ کو مار ڈالے گا اور تیرے ہاتھوں کو سن کر دے گا (اگر تو نے اس کو ہاتھ لگایا' لیکن خالد نے اس کا کہنا کچھ نہ سنا اور عزیٰ کو کاٹ کر پھینک دیا- اس کے تلے سے ایک بھتنی (خبیثہ) نکل کر بھاگی)-

کُلُّ اَمْرٍ ذِیْ بَالٍ لَمْ یُبْدَاْ فِیْہِ بِذِکْرِ اللّٰہِ فَھُوَ اَکْنَعُ - جو کوئی بڑا اور شان دار کام اللہ کا نام لے کر نہ شروع کیا جائے وہ ناقص ہے (دست و پا بریدہ)-

صَاحِبُ یٰسِیْنَ کَانَ مُکَنَّعَ الْاَصَابِعِ - یاسین کا ساتھی اس کی انگلیاں شل تھیں یا کٹی ہوئی تھیں یا ہتھیلی کی طرف لوٹی ہوئی تھیں یعنی الٹی پھری ہوئی-

وَعَصَیْتُکَ بِیَدِیْ وَلَوْ شِئْتَ وَ عِزَّتِکَ وَ جَلَالِکَ لَکَنَّعْتَنِیْ - میں نے اپنے ہاتھوں سے تیرا گناہ کیا (نافرمانی کی) قسم تیری عزت اور بزرگی کی اگر تو چاہتا تو میرا ہاتھ سکھا دیتا (شل کر دیتا' گناہ کی طرف اٹھ ہی نہ سکتا)-

مُکَنَّعٌ - ہاتھ کٹا ہوا-

کَنْفٌ - دونوں ہاتھ جوڑ کر پیالے کی طرح کرنا' جانوروں کا حصار بنانا' عدول کرنا' بچانا حفاظت کرنا' مدد کرنا' پاخانہ بنانا-

تَکْنِیْفٌ - گھیر لینا-

مُکَانَفَۃٌ - مدد کرنا-

تَکَنُّفٌ اور اِکْتِنَافٌ - گھیر لینا-

کِنَافَہ - ایک قسم کی مٹھائی ہے-

کِنْفٌ - چرواہے کے سامان رکھنے کا تھیلہ-

کَنَفٌ - جانب اور سایہ او پنکھ-

کَنَفُ الْاِنْسَانِ - گود یعنی دونوں بازو اور سینہ' آغوش-

اَنْتَ فِیْ کَنَفِ اللّٰہِ - تم اللہ کی حفاظت میں رہو (جیسے فِیْ حِفْظِ اللّٰہِ فِیْ اَمَانِ اللّٰہِ)-

کَنِیْفٌ - پاخانہ-

اِنَّہٗ تَوَضَّاَ فَاَدْخَلَ یَدَہٗ فِی الْاِنَاءِ فَکَنَفَھَا وَ ضَرَبَ بِالْمَاءِ وَجْھَہٗ - آنحضرتؐ نے وضو کیا تو اپنا ہاتھ برتن میں ڈالا پھر ہاتھ کو پیالہ کی طرح کر کے پانی لیا اور اپنے منہ پر مارا-

اِنَّہٗ اَعْطٰی عِیَاضًا کِنْفَ الرَّاعِیْ - حضرت عمرؓ نے عیاض کو چرواہے کا تھیلہ دیا (جس میں وہ اپنا سامان رکھتا ہے)-

لَمْ یُفَتِّشْ لَنَا کِنْفًا - (عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ کی

بیوی نے کہا) عبداللہ نے آج تک اپنا ہاتھ میرے اندر نہیں ڈالا (جیسے مردوں کا دستور ہوتا ہے عورتوں کے کپڑوں میں ہاتھ ڈال کران کا سینہ یا پستان ٹٹولتے ہیں چھاتیاں ملتے ہیں- مطلب یہ ہے کہ ان کا خیال میری طرف بالکل نہیں ہے وہ ہاتھ تک مجھ کو نہیں لگاتے- ایک روایت میں کَنَفًا ہے یعنی مجھ سے صحبت نہیں کی- کرمانی نے کہا لَمْ یُفَتِّشْ لَنَا کَنَفًا کا یہ مطلب ہے کہ ہمارے ساتھ نہیں سویا تا کہ ہمارا فرش روندتا' یا ہمارے پاس رہ کر کھانا نہیں کھایا کہ حاجت رفع کرنے کو پاخانہ کی تلاش کرتا- غرض یہ ہے کہ وہ دن کو روزہ دار رہتا ہے اور رات بھر عبادت کرتا ہے عورت کی طرف بالکل متوجہ نہیں ہوتا)-

کُنَیْفٌ مُلِئَ عِلْمًا- (حضرت عمرؓ نے کہا) عبداللہ بن مسعودؓ علم کا ایک بڑا تھیلہ بھرا ہوا ہے (تو یہ تصغیر تعظیم کے لئے ہے یعنی بڑا تھیلہ ہے جیسے حباب بن منذر نے کہا تھا انا جذیلها المحکك وعذیقها المرجب)-

یُدْنَی الْمُؤْمِنُ مِنْ رَّبِّهٖ حَتّٰی یَضَعَ عَلَیْهِ کَنَفَهٗ- مومن پروردگار کے نزدیک کیا جائے گا یہاں تک کہ پروردگار اس کو ڈھانپ لے گا (اپنی گود میں لے لے گا یا اس پر رحم کرے گا- اصل میں کَنَفٌ کے معنی جانب اور ناحیہ اور یہ تمثیل ہے اللہ تعالیٰ کے سایہ رحمت اور ظل عاطفت کی)-

نَشَرَ اللّٰهُ کَنَفَهٗ عَلَی الْمُسْلِمِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ هٰکَذَا وَتَعَطَّفَ بِیَدِهٖ وَکُمِّهٖ- اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اپنا کنف مسلمان پر اس طرح پھیلا دے گا ابووائل نے اپنے ہاتھ اور آستین کو پھیلا کر بتلایا-

کَنَفُ الْاِنْسَانِ- آدمی کا سایہ اور اس کی جائے پناہ-

اَیْنَ مَنْزِلُكَ قَالَ بِاَکْنَافِ بِیْشَةَ- تمہارا مکان کہاں ہے انھوں نے کہا بیشہ کے اطراف میں-

مَا کَشَفْتُ مِنْ کَنَفِ اُنْثٰی- میں نے اب تک کسی عورت کا بدن نہیں کھولا (یہ صفوانؓ بن معطل نے کہا جن سے حضرت عائشہؓ کو بدنام کیا گیا تھا- مطلب یہ ہے کہ میں اب تک کسی عورت کے پاس نہیں گیا اس کا کپڑا تک نہیں اٹھایا کہتے ہیں صفوان بالکل حصور تھے یعنی عورتوں کی خواہش نہیں رکھتے تھے ان کا عضو تناسل کپڑے کی طرح نرم اور ملائم تھا بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ میں نے حرام طریق سے کسی عورت سے صحبت نہیں کی)-

لَا تَکُنْ لِلْمُسْلِمِیْنَ کَانِفَةً- مسلمانوں کو چھپانے والا مت ہو-

مَضَوْا عَلٰی شَاکِلَتِهِمْ مُکَانِفِیْنَ- اپنے طریق پر چل دیئے ایک دوسرے کو چھپائے ہوئے-

فَاکْتَنَفْتُهٗ اَنَا وَصَاحِبِیْ- میں نے اور میرے ساتھی نے اس کو دونوں طرف سے گھیر لیا (ایک نے دا ہنی طرف سے دوسرے نے بائیں طرف سے)-

وَالنَّاسُ کَنَفَیْهِ- لوگ ان کے دونوں جانب تھے-

فَتَکَنَّفَهُ النَّاسُ- لوگوں نے ان کو گھیر لیا-

اِنَّهٗ اَشْرَفَ مِنْ کَنِیْفٍ فَکَلَّمَهُمْ- ابوبکر صدیقؓ (جب انھوں نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنایا) ایک آڑ میں سے نمودار ہوئے اور لوگوں سے بات کی (نہایہ میں ہے کہ کَنِیْف آڑ کو کہتے ہیں یعنی سترے کو عمارت کا ہو یا باڑ کا)-

تَبِیْتُ بَیْنَ الزَّرْبِ وَالْکَنِیْفِ- باڑ اور آڑ میں رات بسر کرتی ہے-

شَقَقْنَ اَکْنَفَ مُرُوْطِهِنَّ فَاخْتَمَرْنَ بِهٖ- جب قرآن شریف میں سینہ ڈھانپنے کا حکم اترا تو انصاری عورتوں نے اچھی پردہ پوش چادروں کو پھاڑ کر ان کی اوڑھنیاں بنائیں (ایک روایت میں اَکْثَفَ مُرُوْجِهِنَّ ہے یعنی سنگین اور موٹی چادروں کو)-

اَلَا اَکُوْنُ لَكَ صَاحِبًا اَکْنِفُ رَاعِیَكَ وَ اَقْتَبِسُ مِنْكَ- (ایک شخص نے ابوذر غفاریؓ سے کہا) کیا میں آپ کا مصاحب نہ بنوں آپ کے چرواہے کی مدد کرتا رہوں اس کے ساتھ رہوں اور آپ سے فائدہ حاصل کروں (دین کا علم سیکھوں- عرب لوگ کہتے ہیں: کَنَفْتُ الرَّجُلَ میں نے اس کو اپنی حفاظت میں لیا اس کے کام کیے کَنَفْتُهٗ اس کو میں نے بچا لیا)-

وُضِعَ عَلٰی سَرِیْرِهٖ فَتَکَنَّفَهُ النَّاسُ- جب حضرت عمرؓ

جنازے پر رکھے گئے (یعنی تخت پر جس پر مردے کو لے جاتے ہیں) تو لوگوں نے (چاروں طرف سے) ان کو گھیر لیا۔

كَنَفَيْ كَدَاءٍ - کدا پہاڑ کے دونوں جانب۔

وَالنَّاسُ كَنَفَهٗ - لوگ ان کے گرداگرد تھے۔

دَخَلَ الْكَنِيْفَ - پاخانہ میں گئے۔

قَبْلَ اَنْ تَتَّخِذَ الْكُنُفَ - پاخانے بننے سے پہلے۔

لَا يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ كَنُوْفٌ - زکوٰۃ میں وہ بکری نہ لی جائے گی جو دوسری بکریوں سے علیحدہ رہتی ہو (ان کے ساتھ نہ چلتی ہو کیونکہ ایسی بکری کے لینے میں زکوٰۃ کے تحصیل دار کو تکلیف ہو گی' اس کی حفاظت اور نگرانی مشکل ہو گی۔ بعض نے کہا کَنُوْفٌ سے وہ اونٹنی مراد ہے جس کو سردی لگ گئی ہو وہ اونٹوں کی آڑ کرتی پھرے ان میں چھپ رہی ہو)۔

مَامِنْ عَبْدٍ مِّنْ شِيْعَتِنَا يَقُوْمُ اِلَى الصَّلٰوةِ اِلَّا اكْتَنَفَهٗ بِعَدَدِ مَنْ خَالَفَهٗ مَلَائِكَةٌ يُصَلُّوْنَ خَلْفَهٗ - جو بندہ ہمارے گروہ میں سے (یعنی شیعہ امامیہ میں سے) نماز کے لئے کھڑا ہوتا ہے تو اس کے مخالفین کے شمار میں فرشتے اس کو گھیر لیتے ہیں اس کے پیچھے نماز پڑھتے ہیں۔

اَفَاضِلُكُمْ اَحَاسِنُكُمْ اَخْلَاقًا اَلْمُوَطَّئُوْنَ اَكْنَافًا - تم میں فضیلت والے وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں کنارے کنارے چلتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِيْ فِيْ كَنَفِكَ - یا اللہ! مجھ کو اپنی امان میں رکھ۔

اَلْبِيْرُ يَكُوْنُ بَيْنَهَا وَبَيْنَ الْكَنِيْفِ خَمْسَةٌ وَّ اَقَلُّ - پاخانہ اور کنویں میں جب پانچ ہاتھ کا فاصلہ ہو یا اس سے کم۔

كَنٌّ يا كُنُوْنٌ - ڈھانپنا' چھپا لینا۔

كَنَّ الرِّيْحُ - ہوا تھم گئی۔

تَكْنِيْنٌ اور اِكْنَانٌ - چھپانا (جیسے اکتنان ہے)۔

اِكْتِنَانٌ - چھپ جانا۔

كَانُوْنٌ - چولہا یا بھاری آدمی۔

كَانُوْنُ الْاَوَّلِ اور كَانُوْنُ الثَّانِيْ - دو رومی مہینوں کے نام ہیں مطابق ماہ دسمبر اور جنوری۔

كِنٌّ - آڑ جھونپڑا' گھر۔

كَنَّةٌ - بہو یا بھاوج۔

كَنِيْنٌ - چھپا ہوا۔

فَلَمَّا رَاٰى سُرْعَتَهُمْ اِلَى الْكِنِّ ضَحِكَ - جب آپ نے دیکھا کہ لوگ (بارش سے بچنے کے لئے) آڑ کی طرف بھاگ رہے ہیں تو آپ ہنس دیئے (کہ ابھی تو پانی کے لئے تڑپتے تھے جب پانی آیا تو مکانوں اور گھروں میں اس سے بھاگے جا رہے ہیں)۔

اِنَّ كَنَّتَكُمَا كَانَتْ تُرَجِّلُنِيْ - (ابی بن کعبؓ نے حضرت عمرؓ اور عباسؓ سے کہا) تمہاری بھاوج یعنی میری بیوی میرے بالوں میں کنگھی کر رہی تھی (بھاوج اس لئے کہا کہ عمرؓ اور عباسؓ دونوں ان کے دینی بھائی تھے' ہر مسلمان کی بیوی دوسرے بھائی مسلمان کی بھاوج ہے)۔

فَجَاءَ يَتَعَاهَدُ كَنَّتَهٗ - وہ اپنی بہو کی خبر لینے کو آئے' (كَنَّة کی جمع كَنَائِنُ ہے)۔

اَبْغَضُ كَنَائِنِيْ اِلَيَّ الطُّلَعَةُ - میری تمام بہوؤں میں وہ مجھ کو سخت ناپسند ہے جو بہت نکلنے والی ہو۔

اَكِنُّ النَّاسَ مِنَ الْمَطَرِ - لوگوں کو بارش سے بچا (ایک روایت میں كِنَّ النَّاسَ ہے معنی وہی ہیں۔ ایک روایت میں اُكِنُّ النَّاسَ یعنی میں لوگوں کو بارش سے بچاتا ہوں (مسجد کی چھت بنا کر)۔

مَطَرٌ لَايَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ - ایک مینہ ایسا برسے گا کہ اس سے نہ مٹی کی چھت بچ سکے گی (جیسے بستی والوں کی ہوتی ہے) نہ بالوں کی چھت (جیسے جنگل والوں کی ہوتی ہے' وہ کمبل وغیرہ تان لیتے ہیں۔ مطلب یہ ہے کہ یہ پانی ایسے زور کا ہو گا کہ کوئی چھت اس کو نہ روک سکے گی)۔

فَانْتَزَعَ سَهْمًا مِّنْ كِنَانَتِهٖ - ایک تیر اپنے ترکش (تیر دان) میں سے نکالا۔

كُنْهٌ - اصل اور غایت اور ماہیت اور حقیقت۔

اِكْنَاهٌ اور اِكْتِنَاهٌ - حقیقت کو دریافت کر لینا انتہا تک پہنچنا۔

کُنْهٌ - بمعنی وقت بھی آیا ہے-

کَنْهَانٌ - ایک بوٹی ہے-

کَنْهَبَلٌ - ایک بڑا جنگلی درخت ہے (جیسے بشَامٌ ہے)-

مَنْ قَتَلَ مُعَاهِدًا فِیْ غَیْرِ کُنْهِهٖ - جو شخص ذمی کافر کو (جس کو دارالاسلام میں امان دی گئی ہو) بلاوجہ یا غیر وقت میں قتل کر ڈالے (اگر قتل کا وقت ہو گیا ہو مثلاً معاہدہ کی مدت پوری ہو گئی ہو یا وہ کوئی ایسا فعل کرے جس سے اس کا قتل جائز ہو- مثلاً ہمارے پیغمبرؐ کو برا کہے تب اس کے قتل میں یہ سزا نہ ہو گی یعنی بہشت کی خوشبو تک نہ سونگھنا)-

لَا تَسْأَلُ الْمَرْأَةُ طَلَاقَهَا فِیْ غَیْرِ کُنْهِهٖ - کسی عورت کو طلاق کی درخواست بغیر معقول وجہ کے نہ کرنی چاہئے (جب حد درجہ مجبور ہو جائے اور کوئی صورت ملاپ کی نہ رہے خاوند کی ایذا دہی بدرجہ غایت پہنچ جائے کہ اس پر صبر نہ ہو سکے اس وقت طلاق کی درخواست کرنے میں قباحت نہیں)-

مَا کَلَّمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْعِبَادَ بِکُنْهِ عَقْلِهٖ - آنحضرتؐ نے اللہ کے بندوں سے اپنی عقل کی انتہائی باتیں نہیں کیں (کیونکہ وہ ان کی سمجھ میں نہ آتیں بلکہ ہر ایک سے اس کی عقل کے موافق کلام کیا دوسرے عالموں کو بھی ایسا ہی حکم ہے کَلِّمُوا النَّاسَ عَلٰی قَدْرِ عُقُوْلِهِمْ مشہور ہے)-

اَعْرِفُهٗ کُنْهَ الْمَعْرِفَةِ - میں اس کی حقیقت خوب پہچانتا ہوں-

لَا یَکْتَنِهُهُ الْوَصْفُ - اس کی حقیقت کا بیان نہیں ہو سکتا (جیسے سعدیؒ کہتے ہیں ؎

توان در بلاغت بہ سحبان رسید
نہ درکنہ بیچوں سبحان رسید

کَنَهْوَرٌ - بڑا گہرا گاڑھا ابر-

کَنَهْوَرَةٌ - بڑی اونٹنی-

وَمِیْضُهٗ فِیْ کَنَهْوَرِ رَبَابِهٖ - اس کی چمک سخت دلدار سفید ابر میں معلوم ہوتی تھی-

کِنَایَةٌ - پوشیدہ اشارہ میں مطلب نکالنا یعنی صاف صاف نہ کہنا بلکہ اس طرح کہنا کہ اس سے دوسرا مطلب جو متکلم کو مقصود ہے سمجھ لیا جائے یا ایک بات کہنا اس سے مراد اور رکھنا-

کُنْیَةٌ اور کِنْیَةٌ - نام رکھنا ابو یا ابن یا ام یا بنت کے ساتھ مثلاً ابوزید، اُمّ عمرو، ابوالشرف وغیرہ-

تَکْنِیَةٌ اور اِکْنَاءٌ کے بھی یہی معنی ہیں- تَکَنِّیْ اور اِکْتِنَاءٌ موسوم ہونا- کُنًی جمع ہے کُنْیَةٌ کی-

اِنَّ لِلرُّؤْیَا کُنًی وَّلَهَا اَسْمَاءٌ فَکَنُّوْهَا بِکُنَاهَا وَاعْتَبِرُوْهَا بِاَسْمَائِهَا - خواب میں کنیتیں (اشارے) بھی ہوتے ہیں اور نام بھی، تو کنیتوں کی مثال سمجھ لو اور ناموں سے قیاس کر لو (مطلب یہ ہے کہ خواب میں اشارات اور کنایات ہوتے ہیں اسی لئے خواب کی صحیح تعبیر دینے کے لئے بڑی عقل اور فہم کی ضرورت ہے مثلاً کوئی خواب میں کھجور کے درخت دیکھے تو اس سے عرب لوگ مراد ہوں گے اور بادام کے درخت دیکھے تو عجمی لوگ مراد ہوں گے کیونکہ کھجور کا معدن عرب ہے اور بادام کا عجم ناموں سے قیاس کر لینا مثلاً سالم نام کے شخص کو دیکھے تو سلامتی سمجھ لے، ظفر علی نام والے کو دیکھے تو فتح و فیروزی سمجھ لے، ہلاکو خان کو دیکھے تو ہلاکت سمجھ لے)-

رَاَیْتُ عِلْجًا یَوْمَ الْقَادِسِیَّةِ وَقَدْ تَکَنّٰی وَتَحَجّٰی - میں نے قادسیہ کی جنگ میں ایک عجمی کافر کو دیکھا جو چھپ رہا تھا اور آڑ کر رہا تھا یا جو (فخر اور اظہار شجاعت کے لئے) اپنا نام بیان کر رہا تھا-

لَا تَکَنَّوْا بِکُنْیَتِیْ - میری کنیت پر (ابوالقاسم) اپنی کنیت مت رکھو (یعنی اپنے بچوں کا نام قاسم نہ رکھو کیونکہ قاسم کا باپ ابوالقاسم ہو گا- اس مسئلہ میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ ممانعت پہلے ہوئی تھی پھر منسوخ ہو گئی- بعض کہتے ہیں اب تک ممانعت باقی ہے- بعض کہتے ہیں یہ ممانعت تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی- بعض کہتے ہیں ابوالقاسم کنیت رکھنا اس وقت منع ہے جب نام محمد ہو اور حضرت عمرؓ نے محمد نام رکھنے سے منع کیا ہے ایسا نہ ہو کوئی اس کو برا کہے یا گالی دے تو اس مبارک نام کی توہین ہو- اور امام مالکؒ نے فرشتوں کا نام رکھنے کو مکروہ رکھا ہے (جیسے جبرائیل یا میکائیل وغیرہ) لیکن پیغمبروں کے نام پر نام رکھنا

درست رکھا ہے اور اس پر اتفاق ہے صرف حضرت عمرؓ اس کو نا درست کہتے ہیں- انھوں نے ایک شخص کو درہ سے مارا جس نے اپنی کنیت ابوعیسیٰ رکھی تھی اور فرمایا کہ عیسیٰ کے باپ نہ تھے (اللہ تعالیٰ نے ان کو بن باپ کے پیدا کیا تھا مگر یہ کراہت بھی تنزیہی ہوگی کیونکہ امام ترمذی کی کنیت ابوعیسیٰ ہے اور وہ امام تھے اہل حدیث کے)-

كَنَّانَا بِبَقْلَةٍ- ہماری کنیت بقلہ رکھی-

وَلَا تَكِنْ عَنِّيْ- مجھ سے مت چھپا-

كَانَ يُكْنِيْ- آنحضرت فحش مطالب کو اشارے کنایے میں بیان فرماتے تھے (جیسے جماع کو لمس سے اور مس سے- اب تک ثقہ اور معقول لوگوں کا یہی طریق ہے یہاں تک کہ پیشاب اور پاخانہ کو بھی کنایہ سے کہتے ہیں مثلاً ادائے حاجت یا قضائے حاجت وغیرہ پیشاب کرنے کو- اَرَاقَةُ الْمَاءِ سے تعبیر کرتے ہیں- ہمارے زمانہ میں عرب لوگ پاخانہ یا پیشاب کو جانے کے لئے مخاطب سے یوں کہتے ہیں اَعَزَّكَ اللّٰهُ مگر یہ سب اس صورت میں ہے جب مخاطب مقصود سمجھ جائے ورنہ صاف صاف کہنا چاہئے تا کہ اس کو دھوکا نہ ہو)-

كَنّٰى عَنْ نَفْسِهٖ- اپنے آپ کو مراد لیا-

بابُ الکاف مع الواؤ

كَوْبٌ- اس کوزے سے پانی پینا جس کا سر گول ہو اور اس میں کنڈہ نہ ہو-

كَوَبٌ- گردن پتلی ہونا اور سر بڑا ہونا-

تَكْوِيْبٌ- پتھر سے کوٹنا-

كَوْبَةٌ- فوت شدہ چیز پر افسوس کرنا-

كُوْبَةٌ- چوسر یا شطرنج یا چھوٹا طبلہ (ڈگڈگی) یا بربط-

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ الْخَمْرَ وَالْكُوْبَةَ- اللہ تعالیٰ نے شراب اور چوسر یا شطرنج یا طبلہ (ڈگڈگی) کو حرام کیا-

اُمِرْنَا بِكَسْرِ الْكُوْبَةِ وَالْكِنَّارَةِ وَالشِّيَاعِ- ہم کو حکم ہوا طبلہ اور ڈھول (ڈگڈی) اور بانسری کے توڑ ڈالیں (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)-

وَاَكْوَابُهٗ عَدَدَ نُجُوْمِ السَّمَآءِ- حوض کوثر میں جو کوزے رکھے ہیں ان کا شمار آسمان کے تاروں کا شمار ہے (لا تعداد ہیں)-

اَنْهَاكُمْ عَنِ الْكُوْبَاتِ- میں تم کو طبلوں سے منع کرتا ہوں-

كَوْثٌ- پائے تابہ-

تَكْوِيْثٌ- خرگوش کے سر کی طرح پاخانہ نکالنا' چار یا پانچ پتی ہو جانا-

كُوْثَةٌ- ارزانی-

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اَخْبِرْنِيْ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَنْ اَصْلِكُمْ مَعَاشِرَ قُرَيْشٍ فَقَالَ نَحْنُ قَوْمٌ مِّنْ كُوْثٰى- ایک شخص نے حضرت علیؓ سے پوچھا یا امیر المومنین آپ ہم کو اپنی اصل بتلایئے یعنی قریش کے لوگوں کی فرمایا ہم لوگ اصل میں کوثی سے آئے تھے (کوثی ایک مقام ہے ملک عراق میں جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام پیدا ہوئے تھے- بعض نے کہا کُوْثٰی ایک محلّہ کا نام ہے مکہ میں جہاں بنی عبدالدار رہتے تھے-

مَنْ كَانَ سَائِلًا عَنْ نَسَبِنَا فَاِنَّا قَوْمٌ مِّنْ كُوْثٰى- جو شخص ہمارا نسب دریافت کرنا چاہے تو ہم لوگ کوثی کے ایک قوم ہیں (مطلب یہ ہے کہ نام و نسب یا خاندان پر فخر کرنا ایک بیہودہ بات ہے)-

نَحْنُ مَعَاشِرُ قُرَيْشٍ حَيٌّ مِنَ النَّبَطِ مِنْ اَهْلِ كُوْثٰى- (ابن عباسؓ نے کہا) ہم قریش کے لوگ اصل میں ایک شاخ ہیں نبطی قوم کی جو کوثی میں رہتی تھی (وہاں سے آکر مکہ میں آباد ہوئے- نبطی عراق والوں کو کہتے ہیں)-

اِنَّ مِنْ اَسْمَآءِ مَكَّةَ كُوْثٰى- مکہ کا ایک نام کوثی بھی ہے-

كَوْثَرٌ- بمعنی کثیر اور اسلام اور نبوت اور ایک گاؤں کا نام تھا طائف میں (وہاں حجاج بن یوسف تعلیم دیا کرتا تھا) اور وہ شخص جو بہت دیا کرتا ہو اور سردار اور نہر اور بہشت کی ایک نہر جس سے دوسری نہریں پھوٹی ہوں-

اُعْطِيْتُ الْكَوْثَرَ وَهُوَ نَهْرٌ فِي الْجَنَّةِ وَعَدَنِيْهِ

رَبِّیْ- (اَلْحَدِیْث) کوثر ایک نہر ہے بہشت میں جس کے دینے کا اللہ تعالیٰ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اس میں بڑی خوبی ہے اس کا پانی شہد سے زیادہ میٹھا ہے اور دودھ سے بڑھ کر سفید ہے اور برف سے زیادہ ٹھنڈا ہے اور گھی سے زیادہ ملائم ہے اس کے دونوں کنارے زمرد کے ہیں اور اس کے برتن چاند کے ہیں جو کوئی اس میں پیئے گا پھر کبھی پیاسا نہ ہوگا- (بعض نے کہا کوثر ایک حوض ہے بہشت کا- بعض نے کہا کوثر سے آنحضرتؐ کی آل اور اتباع مراد ہیں یا آپ کی امت کے عالم یا قرآن' غرض کوثر کے بہت سے معانی آئے ہیں اور سب میں راجح وہ معنی ہیں جو حدیث سے ثابت ہیں کہ کوثر ایک حوض ہے بہشت کا جس میں سے مومنین پانی پئیں گے)-

اِنَّ مِنْ اَصْحَابِیْ مَنْ یُّذَادُوْنَ عَنِ الْحَوْضِ- میرے اصحاب میں سے بعض لوگ حوض کوثر پر سے ہانک دیئے جائیں گے (فرشتے ان کو وہاں سے نکال دیں گے تب میں کہوں گا یہ تو میرے اصحاب ہیں (ان کو آنے دو)- اس پر یہ جواب ملے گا کہ تم کو یہ معلوم نہیں جو تمھارے بعد دنیا میں انھوں نے نئی نئی باتیں کیں (اسلام سے پھر گئے یا بدعتیں نکالیں)-

اَلْکَوْثَرُ نَهْرٌ فِی الْجَنَّةِ اَعْطَاهُ اللّٰهُ نَبِیَّهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عِوَضًا عَنِ ابْنِهٖ اِبْرَاهِیْمَ- (امام ابوعبداللہ نے فرمایا) کوثر بہشت میں ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت کو آپ کے صاحبزادے حضرت ابراہیم کے بدلے عنایت فرمائی-

کُثَیِّرُ عَزَّةَ- ایک شیعہ شاعر تھا جس کی معشوقہ عزہ نامی ایک عورت تھی-

کَوْدٌ- روکنا جان نکلنے کے قریب ہونا' نزدیک ہونا' قصد کرنا-

تَکْوِیْدٌ- جمع کرنا' ایک ڈھیر کرنا-

اِکْوِنْدَادٌ- لرزنا' کپکپانا-

مَکَادَةٌ- قصد کرنا-

تَکَادُ نُبُوَّتُهٗ تَبِیْنُ- آپ کی پیغمبری (بات کرنے سے پیشتر) کھل جانے کو ہوتی (آپ کے چہرے پر وہ نور اور جلال الٰہی برستا تھا کہ دیکھنے والا آپ کا جمال دیکھتے ہی سمجھ لیتا کہ آپ سچے پیغمبر ہیں)-

کِدْتُ اَفْعَلُ- میں یہ کام کرنے کو تھا-

مَا کَادَ یَفْعَلُ- وہ یہ کام جلدی کرنے والا نہ تھا-

تَخْرُجُ الْمَرْاَةُ اِلٰی اَبِیْهَا یَکِیْدُ بِنَفْسِهٖ- اگر کسی عورت کا باپ دم توڑ رہا ہو (مرنے کے قریب ہو) تو وہ (بغیر خاوند کی اجازت کے) نکل سکتی ہے اپنے باپ کے دیکھنے کو جا سکتی ہے (کیونکہ یہ سخت ضرورت اور مجبوری کی حالت ہے ماں کا بھی یہی حکم ہوگا- لیکن اور عزیزوں کے لئے خاوند سے اجازت لینا ضروری ہے)-

کَوْدَنٌ- عمدہ گھوڑا یا خچر یا تر کی گھوڑا یا یابو-

اِنَّ الْخَیْلَ اَغَارَتْ بِالشَّامِ فَاَدْرَکَتِ الْعِرَابُ مِنْ یَّوْمِهَا وَ اَدْرَکَتِ الْکَوَادِنُ ضُحَی الْغَدِ- گھوڑوں نے شام کے ملک پر حملہ کیا تو عربی گھوڑے تو اسی دن (منزل مقصود پر) پہنچ گئے اور تر کی گھوڑے دوسرے دن دن چڑھے پہنچے-

کَوْدَنَةٌ- دیر میں چلنا (اب عرف عام میں کودن ان پڑھ اور کند ذہن شخص کو کہتے ہیں)-

کَوْذَانٌ- موٹا بھاری بھرکم (جیسے کَاذَانٌ ہے)-

تَکْوِیْذٌ- دبر پر مارنا' رانوں کے آخری حصہ تک پہنچنا-

اِنَّهٗ اِدَّهَنَ بِالْکَاذِیْ- کیوڑے کا تیل لگایا-

کَوْرٌ- گول پھرانا' کھودنا' جلدی چلنا' گٹھڑی اٹھانا-

تَکْوِیْرٌ- گرد لپیٹنا' پچھاڑنا' گول گٹھڑی بنانا' ایک میں ایک گھسیڑنا' تہہ کرنا' لپیٹنا' تاریک کرنا' روشنی ماند کر دینا-

اِکَارَةٌ- ذلیل اور ناتواں سمجھنا-

تَکَوُّرٌ- گر جانا' ماند پڑ جانا' ٹپکنا-

اِکْتِیَارٌ- عمامہ باندھنا' جلدی چلنا' گر پڑنا-

اِسْتِکَارَةٌ- جلدی کرنا' گٹھڑی پیٹھ پر اٹھا لینا-

کَارَةٌ- گٹھڑ غلہ کا ہو یا کپڑوں کا-

کِوَارَةٌ- عمامہ (کَوْرٌ عمامہ کا پیچ)-

کُوْرَةٌ- شہر' احاطہ' ضلع-

مَکْوَرِیٌّ- بخیل' بونا' بڑا چوتھ گوبر کا- فرمایہ-

کَارٌ- پیشہ' صناعت' حرفت' غلہ کی گاڑی-

اِنَّهٗ کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْکَوْرِ- (ایک

روایت میں بَعْدَ الْکَوْنِ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا) یعنی آنحضرتؐ ترقی کے بعد تنزل سے پناہ مانگتے تھے یا زیادتی کے بعد کمی سے یا تونگری کے بعد محتاجی سے (کیونکہ اس میں سخت تکلیف ہوتی ہے)-

فَیُبَادِرُ الطَّرْفَ نَبَاتُهٗ وَاسْتِحْصَادُهٗ وَ تَکْوِیْرُهٗ (بہشت میں کوئی کھیتی کی آرزو کرے گا) تو پلک مارنے سے پہلے اگ آئے گی اور کٹنے اور کھلیان بنانے کے لائق ہو جائے گی (تَکْوِیْرُهٗ اس کا جمع کرنا اور زمین پر ڈالنا)-

یُجَاءُ بِالشَّمْسِ وَالْقَمَرِ نُوْرَیْنِ یُکَوَّرَانِ فِی النَّارِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ- قیامت کے دن چاند اور سورج دونوں نور ہو کر لائے جائیں گے اور دوزخ میں گرائے جائیں گے (کیونکہ مشرک لوگ ان کی پوجا کرتے تھے تو اللہ تعالیٰ دوزخ میں ان کو جھونک کر ذلیل کر دے گا ایک روایت میں ثَوْرَیْنِ ہے یعنی دونوں بیل کی صورت میں مسخ ہو کر لائے جائیں گے- بعض نے یُکَوَّرَانِ کے معنی یہ کئے ہیں کہ ان کی روشنی ماند کر دی جائے گی یا لپیٹ دیئے جائیں گے)-

یُکَوَّرَانِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ- آسمان اور زمین دونوں قیامت کے دن لپیٹے جائیں گے (جیسے کاغذ کا بنڈل لپیٹا جاتا ہے یا عمامہ)-

بِاَکْوَارِ الْمَیْسِ تَرْتَمِیْ بِنَا الْعِیْسُ- ناز کے کجاوے لئے ہوئے سفید اونٹ ہم کو بھگا رہے تھے (اَکْوَار جمع ہے کُوْر کی یعنی اونٹ کا کجاوہ مع سامان وغیرہ جیسے گھوڑے کی زین ہوتی ہے اس کو سرج کہتے ہیں)-

لَا اَرْکَبُ الْکُوْرَ- میں کجاوے پر سوار نہیں ہوتا (یعنی کاٹھی پر جو اونٹ کی پشت پر رکھی جاتی ہے)-

لَیْسَ فِیْمَا تُخْرِجُ اَکْوَارُ النَّحْلِ صَدَقَةٌ- مکھیوں کے چھتے جو (شہد) نکالتے ہیں ان میں زکوٰۃ نہیں ہے (یعنی شہد میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے)-

لَعَلَّکُنَّ مِنَ الْکُوْرَةِ- تم شاید ایک علاقہ کی رہنے والی ہو (جیسے شام یا فلسطین یا عراق کا ملک)-

اَخْرَجَ الشَّیْءَ مِنَ الْکُوْرَةِ- شہر سے کوئی چیز نکالی-

کَانَ یَسْجُدُ عَلٰی کَوْرِ عِمَامَتِهٖ- عمامہ کے پیچ پر سجدہ کرتے تھے (تو پیشانی زمین سے نہ لگتی بعض نے اس کو ناجائز رکھا ہے)-

کَوْزٌ- کوزے سے پینا، جمع کرنا-

تَکَوُّزٌ- جمع ہونا-

اِکْتِیَازٌ- کوزے سے پانی لینا-

گاز- مٹی کا تیل (کروسن آئل جو زمین سے نکلتا ہے)-

کُوْزٌ- کوزہ جس میں کنڈا ہو (اس کی جمع کِیْزَانٌ اور اَکْوَازٌ اور کِوَزَةٌ ہے)-

مُکَوَّزُ الرَّأْسِ- لمبے سر والا-

کُوْزِی- ایک بلند قلعہ ہے طبرستان میں، پرندہ اس سے اونچا نہیں اڑتا ابر بھی اس کے نیچے رہتا ہے-

کَانَ مَلِكٌ مِّنْ مُّلُوْكِ هٰذِهِ الْقَرْیَةِ یَرَی الْغُلَامَ مِنْ غِلْمَانِهٖ یَاْتِی الْجُبَّ فَیَکْتَازُ مِنْهُ ثُمَّ یُجَرْجِرُ قَائِمًا فَیَقُوْلُ یَالَیْتَنِیْ مِثْلَكَ یَالَهَا نِعْمَةٌ تُؤْکَلُ لَذَّةً وَّتَخْرُجُ سُرُحًا- اس بستی کا ایک بادشاہ تھا وہ اپنے خدمت گار چھوکروں میں سے ایک چھوکرے کو دیکھتا مٹھور کے پاس آتا اور کوزے سے پانی نکال کر کھڑے کھڑے غٹ غٹ پی جاتا- تب وہ بادشاہ کہتا' کاش میں بھی تیری طرح ہوتا پانی کی سی نعمت مزے سے پی جاتی اور آسانی سے پیشاب کی راہ نکل جاتی (اس بادشاہ کو احتباسِ بول (پیشاب رکنے) کا عارضہ تھا تو تندرست چھوکروں کو دیکھ کر ان کا سا ہونے کی آرزو کرتا-)

کِیْزَانُهٗ کَنُجُوْمِ السَّمَاءِ- حوض کوثر کے کوزے آسمان کے تاروں کی طرح ہوں گے (شمار میں یا چمک دمک میں)-

مَا اَخَذَهُ الْغَاشِرُ وَوَضَعَهٗ فِیْ کُوْزِهٖ- زکوٰۃ کا تحصیل دار جو لے کر اپنے کوزے میں رکھ لے-

کَوْسٌ- تین پاؤں پر چلنا' گرانا' کم کرنا' الٹ جانا-

تَکْوِیْسٌ- سر کے بل الٹ دینا-

تَکَوُّسٌ- اوندھا ہونا-

اِنَّهٗ کَانَ جَالِسًا عِنْدَ الْحَجَّاجِ فَقَالَ مَا نَدِمْتُ عَلٰی شَیْءٍ نَدَمِیْ عَلٰی اَنْ لَّا اَکُوْنَ قَتَلْتُ ابْنَ عُمَرَ

فَقَالَ لَهٗ سَالِمٌ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ فَعَلْتَ ذٰلِكَ لَكَوَّسَكَ اللّٰهُ فِي النَّارِ اَعْلَاكَ اَسْفَلَكَ - سالم بن عبداللہ بن عمرؓ حجاج بن یوسف (ظالم) کے پاس بیٹھے تھے - اتنے میں حجاج کیا کہنے لگا - میں کسی بات پر اتنا نادم نہیں ہوا جتنا عبداللہ بن عمرؓ کو چھوڑ دینے اور ان کو قتل نہ کرنے پر - سالم نے یہ سن کر کہا خدا کی قسم اگر تو ایسا کرتا تو اللہ تعالیٰ تجھ کو دوزخ میں اوندھا لٹکاتا' سر نیچے پاؤں اوپر -

كَانُوْا اَصْحَابَ شَجَرٍ مُتَكَاوِسٍ - اصحاب الایکہ جھنڈ جھاڑی میں رہتے تھے (جن کا ذکر قرآن شریف میں ہے حضرت شعیبؑ ان کی طرف بھیجے گئے تھے) -

كَوْعٌ - کوع پر چلنا -

كَوَعٌ - اکوع (کج) ہونا -

كُوْعٌ اور كَاعٌ - پہنچے کا وہ حصہ جو انگوٹھے کے قریب ہے (بعض نے کہا کاعٌ پہنچے کا وہ حصہ جو چھنگلیا کے قریب ہے جس کو كُرْسُوْعٌ بھی کہتے ہیں) -

تَكْوِيْعٌ - ایسا مارنا کہ کوع کج ہو جائے -

تَكَوُّعٌ - اکوع ہونا -

اَكْوَعُ - جس کا کوع بڑا ہو یا کج ہو -

سَلْمَةُ بْنُ اَكْوَعِ - مشہور صحابی ہیں' اکوع ان کے دادا کا لقب تھا -

بَعَثَ بِهٖ اَبُوْهُ اِلٰى خَيْبَرَ وَقَاسَمَهُ الثَّمْرَةَ فَسَحَرُوْهُ فَتَكَوَّعَتْ اَصَابِعُهٗ - عبداللہ بن عمرؓ کو ان کے والد نے خیبر کی طرف بھیجا تاکہ یہودیوں سے بٹائی کر لیں - یہودیوں نے ان پر جادو کیا ان کی انگلیاں کج ہو گئیں (نہایہ میں ہے كَوَعٌ یہ ہے کہ کوع کی طرف سے ہاتھ کج ہو جائے) -

غَسَلَهُمَا اِلَى الْكُوْعَيْنِ - ہاتھ کو کلائیوں کے جوڑوں تک دھویا -

ثَكِلَتْهُ اُمُّهٗ اَكْوَعُهٗ بُكْرَةَ - ارے تیری ماں تجھ پر روئے (تو مرے) تو وہ اکوع ہے جس نے صبح کو ہمارا پیچھا کیا تھا (اب تک ہمارا پیچھا نہیں چھوڑتا حالانکہ دن تمام ہونے کو آیا - یہ غزوہ ذی قرد میں غطفان کے لٹیروں نے کہا جو آنحضرتؐ کے اونٹ لوٹ کر لے چلے تھے اور سلمہ نے ان کا پیچھا کیا تھا - اکیلے ان پر تیروں کی بارش کرتے جاتے تھے - زمخشری نے اس حدیث کو یوں نقل کیا ہے: بُكْرَةَ اَكْوَعِهٖ - یعنی مشرکوں نے کہا اپنے باپ اکوع کا جوان بیٹا - لیکن صحیحین میں اس طرح ہے جو پہلے بیان ہوا) -

كَوْفٌ - کاٹنا' گول کرنا -

تَكْوِيْفٌ - کاٹنا' کاف کا حرف لکھنا' کوفہ میں جانا جو ایک مشہور شہر ہے عراق میں -

تَكَوُّفٌ - جمع ہونا' گول ہونا' اہل کوفہ کے مشابہ ہونا یا ان کی طرف نسبت دینا -

لَمَّا اَرَادَ اَنْ يَّبْنِيَ الْكُوْفَةَ قَالَ تَكَوَّفُوْا فِيْ هٰذَا الْمَوْضِعِ - سعد بن ابی وقاصؓ نے جب کوفہ کی بناء قائم کی تو کہا یہاں پر جمع ہو جاؤ (اسی روز اس شہر کا نام کوفہ پڑھ گیا - بعضوں نے کہا اس کا پرانا نام كُوْفَانُ تھا) -

اَلْكُوْفِيُّ لَا يُوْفِيْ - (یہ ایک مثل ہے) یعنی کوفہ والا اپنا عہد پورا نہیں کرتا (یہ مثل اس روز سے پڑ گئی جب سے کوفہ والوں نے امام حسینؓ کے ساتھ بدعہدی کی اور اس سے پہلے اور بعد میں بھی کرتے رہے' ان کی تلون مزاجی مشہور ہے) -

تَرَكْتُهُمْ فِيْ كُوْفَانٍ - میں نے ان کو گول گول کام میں چھوڑ دیا -

سِرْتُ مِنَ الْكُوْفَةِ اِلَى الْبَصْرَةِ - میں کوفہ سے بصرے تک گیا -

كَوْكَبَةٌ - چمکنا

كَوْكَبٌ - ستارہ' سفید ٹپکا جو آنکھ میں پیدا ہو' سردار' سوار' گرمی کی شدت' تلوار' میخ' پہاڑ' ہتھیار بند' گھبرو جوان' جماعت -

دَعَا دَعْوَةً كَوْكَبِيَّةً - کوکبی بددعا کی (کوکبیہ ایک بستی کا نام تھا وہاں کا حاکم بڑا ظالم تھا - بستی والوں نے اس کے لئے بددعا کی وہ مر گیا جب سے یہ مثل قائم ہوئی) -

اِنَّ عُثْمَانَ دُفِنَ بِحُشِّ كَوْكَبَ - حضرت عثمانؓ کو کوکب کے باغ میں دفن کیا (کوکب اس باغ کے مالک کا نام تھا یہ مقام اس وقت بقیع سے خارج تھا لیکن بعد کو بقیع میں شریک کر لیا گیا - اس میں دفن ہونے کی یہ وجہ ہوئی کہ باغی لوگوں نے آپ

کو بقیع میں دفن ہونے نہ دیا- آخر آپ کے چند عزیزوں نے رات کے وقت آپ کی نعش لے جا کر پوشیدہ طور سے کوکب میں دفن کر دی- اب اس مقام پر ایک قبہ بنا ہوا ہے اور وہ بقیع میں شریک کر لیا گیا ہے)-

کَوْکَبٌ- ایک گھوڑے کا بھی نام تھا جس پر سوار ہو کر ایک شخص بیت اللہ کا طواف کرنے لگا- جب حضرت عمرؓ کو یہ حال لکھا گیا تو آپ نے فرمایا کہ اس کو منع کرو-

اٰنِیَتُہٗ مِثْلُ الْکَوَاکِبِ- حوض کوثر کے برتن ستاروں کی طرح چمکتے دمکتے یا ستاروں کے شمار میں ہیں-

یَوْمٌ ذُوْ کَوَاکِبَ- اندھیرا دن جو رات کی طرح ہو گیا تارے دکھائی دینے لگے-

اَلْکَوْکَبُ کَاَعْظَمِ جَبَلٍ عَلَی الْاَرْضِ- ستارہ اتنا بڑا ہے جیسے سب سے بڑا پہاڑ زمین پر (مگر دوری کی وجہ سے اتنا چھوٹا معلوم ہوتا ہے- بعض ستارے زمین کے برابر بعض زمین سے بھی بہت بڑے ہیں)-

کَوْمٌ- جماع کرنا' شرمگاہ-

کَوَمٌ- بڑا کوہان ہونا-

اَکْوَمُ- بڑے کوہان والا اونٹ (اس کا مونث کَوْمَاءَ ہے)-

کَوْمَۃٌ- ایک قطعہ' ڈھیر-

اِکْتِیَامٌ- پاؤں کی انگلیوں کے کناروں پر بیٹھنا-

مَکَامَۃٌ- مدخولہ-

اَعْظَمُ الصَّدَقَۃِ رِبَاطُ فَرَسٍ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ لَایُمْنَعُ کَوْمُہٗ- سب سے بڑا صدقہ یہ ہے کہ آدمی ایک گھوڑا اللہ کی راہ میں جہاد کے لئے باندھے (پالے) اور اس کو مادہ پر کدانے سے کسی کو نہ روکے (جو چاہے اس کی نسل لے)-

کَامَ الْفَرَسُ اُنْثَاہُ- گھوڑا گھوڑی پر چڑھا-

اِنَّ قَوْمًا مِّنَ الْمُوَحِّدِیْنَ یُحْبَسُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلَی الْکَوْمِ اِلٰی اَنْ یُّھَذَّبُوْا- کچھ لوگ توحید والے (جو اللہ کو ایک سمجھتے ہیں اس کا شریک کسی اور کو نہیں بناتے) قیامت کے دن ٹیکروں پر روکے جائیں گے یہاں تک کہ گناہوں سے پاک صاف ہوں-

نَحْنُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی کَوْمٍ فَوْقَ النَّاسِ- ہم قیامت کے دن ایک ٹیلہ پر ہوں گے لوگوں سے اونچے-

یَجِیْئُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ عَلٰی کَوْمٍ فَوْقَ النَّاسِ- قیامت کے دن ایک ٹیلہ پر آئے گا لوگوں سے اونچا-

حَتّٰی رَاَیْتُ کَوْمَیْنِ مِنْ طَعَامٍ وَّثِیَابٍ- یہاں تک کہ میں نے کھانوں اور کپڑوں کے دو ڈھیر دیکھے (جو لوگوں نے صدقہ کے طور پر دیئے تھے)-

اِنَّہٗ اُتِیَ بِالْمَالِ فَکَوَّمَ کَوْمَۃً مِّنْ ذَھَبٍ وَّ کَوْمَۃً مِّنْ فِضَّۃٍ وَّقَالَ یَا حَمْرَاءُ اِحْمَرِّیْ وَیَا بَیْضَاءُ اِبْیَضِّیْ غُرِّیْ غَیْرِیْ- حضرت علیؓ کے پاس سونا چاندی (خراج کا مال) لایا گیا- آپ نے ایک ڈھیر سونے کا لگایا اور ایک چاندی کا پھر فرمایا ارے سرخ رنگ والے تو سرخ رہ' ارے سفید رنگ والی تو سفید رہ' میرے سوا کسی اور کو فریب دے (اپنا دیوانہ اور طالب بنا! تم دونوں کا طلب گار اور فریفتہ نہیں ہوں)-

اِنَّہٗ رَاٰی فِیْ اِبِلِ الصَّدَقَۃِ نَاقَۃً کَوْمَاءَ- آنحضرتؐ نے زکوٰۃ کے اونٹوں میں ایک اونٹنی دیکھی بلند کوہان والی (جو بڑی عمدہ اور بیش قیمت ہوتی ہے)-

فَیَاْتِیْ مِنْہُ بِنَاقَتَیْنِ کَوْمَاوَیْنِ- دو بڑی کوہان والی اونٹنیاں اس کے پاس سے لائے-

کُوْمُ عَلْقَامٍ- ایک مقام کا نام ہے مصر کے نشیبی ملک میں-

خَیْرٌ مِّنْ نَاقَتَیْنِ کَوْمَاوَیْنِ- دو بڑی کوہان والی اونٹنیوں سے بہتر ہے-

یَکُوْنُ بَیْنَ یَدَیْہِ کَوْمَۃٌ مِّنْ تُرَابٍ- اس کے سامنے مٹی کا ایک ڈھیر ہو (یعنی ستر کے عوض)-

عَلَیْہِ جَزُوْرٌ کَوْمَاءُ- اس کو ایک اونٹ بڑے کوہان والا قربانی کرنا ہوگا-

کَوْنٌ- ضمانت کرنا (جیسے کِیَانَۃٌ ہے) حادث ہونا' واقع ہونا' موجود ہونا' پیدا ہونا (جیسے کِیَانٌ اور کَیْنُوْنَۃٌ ہے) کاتنا' ہونا' حاضر ہونا' اقامت کرنا' سزاوار ہونا' دوام اور استمرار اور

صیر ورت-

تَكْوِيْنٌ- پیدا کرنا' ایجاد کرنا-

تَكَوُّنٌ- ہست ہونا' پیدا ہونا' حرکت کرنا-

اِكْتِيَانٌ- کفالت کرنا' ذمہ دار ہونا-

اِسْتِكَانَةٌ- عاجزی کرنا' خضوع خشوع-

اَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِيْ رَمَضَانَ- آنحضرتؐ سب وقتوں سے زیادہ رمضان میں سخاوت کرتے تھے (بہ نسبت اور مہینوں کے رمضان میں بہت سخی ہوتے تھے)-

مَنْ رَاٰنِيْ فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَاٰنِي فَاِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَكَوَّنُنِيْ- جس نے خواب میں مجھ کو دیکھا اس نے سچ مچ مجھ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان میری صورت نہیں بن سکتا (ایک روایت میں ہے لَايَتَكَوَّنُ فِيْ صُوْرَتِيْ معنی وہی ہیں- ایک روایت میں لَا يَتَمَثَّلُ بِيْ ہے مطلب وہی ہے- بعض علماء نے کہا کہ جب آنحضرتؐ کو اسی حلیہ میں دیکھے جو دنیا میں آپ کا حلیہ تھا تو حقیقۃً اس نے آپؐ ہی کو دیکھا- بعض نے کہا جس صورت میں آپؐ کو دیکھے تو آپ ہی کو دیکھا کیونکہ شیطان آپ کا نام لے کر اپنے آپ کو ظاہر نہیں کر سکتا)-

اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْحَوْرِ بَعْدَ الْكَوْنِ- تیری پناہ ہونے کے بعد نہ ہونے سے (یعنی مال و دولت ہونے کے بعد پھر مفلسی اور ناداری سے- ایک روایت میں بعد الکور ہے اس کا ذکر اوپر گزر چکا)-

رَاٰى رَجُلًا يَزُوْلُ بِهِ السَّرَابُ فَقَالَ كُنْ اَبَا خَيْثَمَةَ- ایک شخص کو دیکھا جس سے سراب ہٹ رہی تھی (سراب وہ ریت ہے جو دور سے پانی کی طرح چمکتی معلوم ہوتی ہے) یعنی دور سے آ رہا تھا ابھی اس کی پہچان نہیں ہوتی تھی کہ کون ہے تو فرمایا ابوخیثمہ ہو جا (عرب لوگ دور سے آنے والے شخص کو کہتے ہیں كُنْ فُلَانًا یعنی فلاں شخص ہو جا)-

اِنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَرَاٰى رَجُلًا بَذَّالْهَيْاَةِ فَقَالَ كُنْ اَبَا مُسْلِمٍ- حضرت عمرؓ مسجد میں گئے وہاں ایک شخص کو پھٹے پرانے حال میں دیکھا تو کہنے لگا تو ابومسلم خولانی ہو جا (یعنی کاش یہ شخص ابومسلم ہو)-

اِنَّهٗ دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَعَامَّةُ اَهْلِهِ الْكُنْتِيُّوْنَ- حضرت عمرؓ مسجد میں گئے دیکھا تو وہاں کے اکثر لوگ بوڑھے لوگ ہیں جو كُنْتُ كَذَا اور كُنْتُ كَذَا کہا کرتے ہیں (اپنی عمر کے گزشتہ قصے بیان کیا کرتے ہیں تو یہ نسبت ہے كُنْتُ کی طرف یعنی میں ایسا تھا میں ویسا تھا- عرب لوگ کہتے ہیں: صِرْتَ اِلٰى كَانَ وَكُنْتَ- اب تم کان اور کنت تک پہنچ گئے یعنی بوڑھے ہو گئے تمہارے حالات تقویم پارینہ ہو گئے)-

لَمَّا كَانَ بَيْنَ اِبْرَاهِيْمَ وَ اَهْلِهِ مَا كَانَ- جب حضرت ابراہیمؑ اور ان کی بیوی سارہ میں کچھ جھگڑا ہوا (وہ اپنی سوکن حضرت ہاجرہ سے رشک کرنے لگیں اور حضرت ابراہیمؑ سے لڑیں کہ ان کو میرے گھر سے نکال باہر کرو کہیں دور پہنچا آؤ)-

كُنْتَ فِيْ اَهْلِكَ مَا اَنْتَ مَرَّتَيْنِ- تو جیسا (دنیا میں) اپنے گھر والوں میں تھا یہاں بھی ویسا ہی ہے یا تو اپنے گھر والوں میں تو شریف گنا جاتا تھا اب تو کیا ہے دوبارہ تو دنیا میں جا نہیں سکتا-

فَكَانَتْ تِلْكَ- یہ اصل قصہ ہے اور کچھ نہیں ہوا-

وَلَمْ يَكُنْ لَّهَا فِيْ نَفْسِهٖ شَيْءٌ- اس کے دل میں اس کی محبت ذرا بھی نہ تھی-

وَمَا يَكُوْنُ اِلَى الشَّمْسِ اُصَيْفِرَ وَمَا يَكُوْنُ مِنْهَا اِلَى الظِّلِّ يَكُوْنُ اَبْيَضَ- جو سورج کی طرف ہوگا وہ تو زرد ہوگا اور جو سایہ کی طرف ہوگا وہ سفید ہوگا-

كُنْتُ اُطَيِّبُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِحِلِّهٖ- میں آنحضرتؐ کے خوشبو لگاتی جب آپ حلال ہوتے اور احرام باندھنے کا قصد کرتے-

فَكَانَتْ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَرْبَعُ رَكْعَاتٍ وَلِلْقَوْمِ رَكْعَتَانِ- آنحضرتؐ کی تو چار رکعتیں ہوتیں اور مقتدیوں کی دو دو رکعتیں (یعنی صلوٰۃ الخوف میں- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نفل پڑھنے والے کے پیچھے فرض پڑھنے والے کی اقتدا درست ہے اہل حدیث کا یہی مذہب ہے اور طحاوی نے اس حدیث کو منسوخ قرار دیا ہے)-

كَانَ اِحْدَانَا- (چاہیے كَانَتْ تھا لیکن بحذف تا بھی

ایک لغت ہے)۔

كُنْتُ لَكِ كَاَبِیْ زَرْعٍ- عائشہ! میں تیرے لئے ایسا ہوں جیسے ابوزرع تھا ام زرع کے لئے۔

كَانَ لَا تَشَاءُ اَنْ تَرَاهُ مُصَلِّيًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ وَلَا نَائِمًا اِلَّا رَاَيْتَهٗ- اگر تو چاہتا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ والہ وسلم کو رات میں نماز پڑھتا ہوا دیکھے تو اسی حال میں دیکھ لیتا اگر یہ چاہتا کہ آپ کو سوتا ہوا دیکھے تو سوتا ہوا دیکھ لیتا۔ (مطلب یہ ہے کہ آپ نہ رات بھر سوتے رہتے نہ رات بھر جاگتے رہتے۔ سوتے بھی اور شب بیداری بھی کرتے' یہی میانہ روی اور اعتدال ہے اور یہی افضل ہے)۔

فَاِنْ قَامَ مِنَ اللَّيْلِ وَ اِلَّا كَانَتَالَهٗ- پھر اگر وہ رات کو اٹھتا اور تہجد پڑھتا تو خیر ورنہ وہ دونوں اس کے لئے (تہجد کے بدلے کافی ہو جائیں گے۔)

اِنَّهَا كَانَتْ وَ كَانَتْ- وہ تو ایسی عابدہ زاہدہ تھیں۔

نَتَذَاكَرُمَا يَكُوْنُ- ہم جو باتیں نئی پیدا ہوتی ہیں ان کا تذکرہ کر رہے تھے (آیا بیشتر سے ان کی تقدیر ہوئی تھی یا نہیں)۔

وَكَانَ كَوْنُهٗ رَحْمَةً- آپ کا وجود باجود رحمت الٰہی تھا (اللہ تعالیٰ نے آپ کو بھیج کر ہزاروں لاکھوں بندوں پر رحم کیا ان کو دوزخ کے عذاب سے بچالیا۔

كَانَتِ امْرَاَةٌ مِّنْ بَنِیْ اِسْرَائِيْلَ قَصِيْرَةً بنی اسرائیل میں ایک عورت پست قد تھی وہ دو لمبی عورتوں کے ساتھ چلا کرتی اس نے لکڑی کے دو پاؤں بنا لئے تھے (اخیر تک)

كَانَتْ فِی الْجَسَدِ- بدن میں تھی۔

لَوْ كَانَتْ فِيْكُمْ (کتاب الفاء میں اس کے معنی گزر چکے)۔

قَدْ كَانَتْ لِفُلَانٍ (کتاب الفاء میں گزر چکا)۔

مَا كَانَ يَكُوْنُ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُرْحَةٌ وَّلَا نَكْبَةٌ اِلَّا اَمَرَنِیْ اَنْ اَضَعَ عَلَيْهِ الْحِنَّاءَ- آنحضرتؐ کو جب کوئی زخم لگتا یا چوٹ لگتی تو مجھ کو حکم دیتے' میں اس پر مہندی لگا دیتی (مہندی ہر ایک زخم اور جراحت کی دوا ہے تو دوسرا يَكُوْنُ زائد ہے)۔

لَوْ رَاَيْتَ مَكَانَهُمَا- (اس کا بیان آگے آئے گا کتاب المیم میں)۔

كَانَ اللّٰهُ وَلَمْ يَكُنْ قَبْلَهٗ شَيْءٌ- ایک روایت میں ہے وَلَمْ يَكُنْ مَّعَهٗ شَيْءٌ) یعنی اللہ تعالیٰ موجود تھا اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی یا اس کے ساتھ (اس کی طرح قدیم) کوئی چیز نہ تھی (نہ مادہ نہ اور کوئی چیز تو اللہ تعالیٰ کے سوا سب چیزیں حادث اور مخلوق ہیں اور قدیم وہی ایک ذات خداوندی ہے)۔

اِنَّ اللّٰهَ كَانَ اِذْ لَاكَانَ- اللہ تعالیٰ اس وقت بھی موجود تھا جب اس کے سوا اور کسی چیز کا وجود نہ تھا (تو اللہ کے سوا سب چیزیں حادث بالزمان ہیں اور قدیم صرف ذات اور صفات الٰہی ہیں)۔

قَدْ كَانَ يَكُوْنُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ الْكَلَامُ- کبھی آنحضرتؐ بات کرتے۔

كَوْنَانِ- دنیا اور آخرت۔

كَانَ بِلَا كَيْنُوْنَةٍ- پروردگار موجود تھا جب زمانہ کا بھی وجود نہ تھا (کیونکہ زمانہ زمین یا سورج کی حرکت سے پیدا ہوتا ہے جب زمین اور آسمان ہی نہ تھے تو زمانہ بھی نہ تھا)۔

كَانَ بِلَا كَيْفٍ- پروردگار بلاکیف تھا (اس کی کیفیت بیان نہیں کر سکتے نہ اس کی ذات کی نہ صفات کی)۔

رُوْحُكَ مِنْ رُّوْحِیْ وَطَبِيْعَتُكَ عَلٰى خِلَافِ كَيْنُوْنَتِیْ- (اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے فرمایا) تیری روح تو میری روح سے نکلی ہے مگر تیری طبیعت میرے وجود کے خلاف ہے (تو کھاتا' پیتا' ہگتا' موتا ہے میں ان باتوں سے پاک ہوں)۔

فَكَاَنْ قَدْ صِرْتُمْ اِلٰى مَا صَارُوْا اِلَيْهِ- تمہارا بھی وہی انجام ہو جو ان کا انجام ہوا (یعنی وہ بھی مر گئے تم بھی مر گئے)۔

مَكَانَةٌ- مرتبہ درجہ' موضع (اس کی جمع مَكَانَاتٌ ہے)۔

كَوٌّ یا كَوَّةٌ یا كُوَّةٌ- سوراخ جو دیوار میں کیا جاتا ہے یا چھت میں (اس کی جمع كُوًى ہے اور كِوَاءٌ اور كُوَاءٌ بھی ہے)۔

كُوًى- پانی کھول دینے کے مقاموں کو بھی کہتے ہیں جہاں سے کھیتوں اور نالیوں میں جاتا ہے۔

فِیْ کُوَّۃٍ-ایک روشن دان میں-

فَاجْعَلُوْا کُوًی اِلَی السَّمَاءِ-ایسا کرو آپ کی قبر کی چھت میں سے کچھ سوراخ آسمان کی طرف کھول دو' (تاکہ آسمان آپ کی وفات کے صدمہ کو یاد کر کے روئے تم پر پانی برسائے)-

کَیٌّ جو اصل میں کَوْیٌ تھا) لوہے یا اور کسی گرم چیز سے جلانا' داغ دینا' ڈنک مارنا' گھورنا-

مُکَاوَاۃٌ-گالی گلوچ کرنا-

تَکَوِّیْ-تنگ جگہ میں گھسنا' وہاں سمٹ جانا گرمی لینا-

اِکْتِوَاءٌ-داغ لینا-

اِسْتِکْوَاءٌ-داغ کا وقت آجانا-

کَیَّۃٌ-ایک بار داغنا-

اِنَّہٗ کَوٰی سَعْدَ بْنَ مُعَاذٍ-آنحضرتؐ نے سعد بن معاذؓ کو داغ لگایا (تاکہ ان کا خون بند ہو جائے)-

نَھٰی عَنِ الْکَیِّ-داغ دینے سے منع فرمایا (یعنی جب یہ اعتقاد ہو کہ داغ دینے سے ضرور صحت ہوگی یا اس حالت میں جب دوسری طرح سے علاج ممکن ہو یا بغیر ضرورت کے)-

اٰخِرُ الدَّوَاءِ الْکَیُّ-آخری علاج داغ دینا ہے (جب کوئی دوا فائدہ نہ دے)-

اِنِّیْ اَغْتَسِلُ قَبْلَ امْرَاَتِیْ ثُمَّ اَتَکَوّٰی بِھَا-میں اپنی عورت کے غسل کرنے سے پہلے غسل کر لیتا ہوں پھر اس سے لپٹ کر اپنا بدن گرم کرتا ہوں-

کَیَّۃٌ-(ایک شخص مر گیا اور ایک دینار چھوڑ گیا' آپ نے فرمایا)-یہ ایک داغ ہے اس کے لئے (کیونکہ وہ اصحاب صفہ اور فقراء میں سے تھے اور فقراء اور درویشوں کو دنیا کا مال واسباب اکٹھا کرنا زیبا نہیں البتہ دوسرے دنیادار لوگ روپیہ پیسہ جوڑ کر رکھ سکتے ہیں بشرطیکہ اس کی زکوٰۃ دیتے رہیں-متعدد صحابہؓ نے روپیہ جمع کیا اور چھوڑا)-

ھُمُ الَّذِیْنَ لَا یَسْتَرْقُوْنَ وَلَا یَکْتَوُوْنَ-وہ لوگ ہیں جو نہ منتر کرتے ہیں (جھاڑ پھونک) نہ داغ دیتے ہیں (بلکہ اپنے مالک پر بھروسہ کرتے ہیں' اسی کو شافی مطلق سمجھتے ہیں)-

حَتّٰی اِذَا بَلَغَتِ الْجَوَّ وَجَاوَزَتِ الْکَوَّ-جب بیچ آسمان میں آجاتا ہے یعنی سورج اور نصف النہار سے بڑھ جاتا ہے-

لَابَاْسَ بِالصَّلٰوۃِ فِیْ مَسْجِدٍ حِیْطَانُہٗ کِوَاءٌ-اس مسجد میں نماز پڑھنا درست ہے جس کی دیواروں میں روزن ہوں-

اِبْنُ الْکَوَّا-ایک خارجیوں کا سردار ہے-

باب الکاف مع الھاء

کَھْرٌ-گھر کنا' جھڑکنا' ہنسنا' ترش روئی سے پیش آنا ذلیل سمجھ کر' بلند ہونا' سخت ہونا' دامادی کا رشتہ پیدا کرنا-

فَبِاَبِیْ ھُوَ وَ اُمِّیْ مَا ضَرَبَنِیْ وَلَا شَتَمَنِیْ وَلَا کَھَرَنِیْ-میرے ماں باپ آپ پر صدقہ نہ آپ نے مجھ کو مارا نہ گالی دی نہ جھڑکا (یا نہ ترش روئی سے پیش آئے-یہ معاویہ بن حکم نے آنحضرتؐ کا حال بیان کیا جب انھوں نے عین نماز میں بات کی اور صحابہؓ نے رانوں پر ہاتھ مار کر ان کو چپ رہنے کا اشارہ کیا-اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نادانستہ اگر کوئی نماز میں بات کر لے اس کو یہ مسئلہ معلوم نہ ہو کہ نماز میں بات کرنا منع ہے یا بھولے سے ایسا کرے تو نماز باطل نہ ہوگی-اہل حدیث کا یہی قول ہے اسی طرح اگر کوئی یہ سمجھ کر کہ نماز پوری ہوگئی ہے بات کر لے' بعد کو معلوم ہو کہ نماز کی ایک دو رکعتیں ابھی باقی ہیں تو باقی نماز پڑھ لے اور جس قدر پڑھ چکا تھا وہ باطل نہ ہوگی-ذوالیدین کی حدیث اس کی دلیل ہے)-

اِنَّھُمْ کَانُوْا لَا یُدَعُّوْنَ عَنْہُ وَلَا یُکْھَرُوْنَ-آنحضرتؐ کے سامنے سے نہ لوگ دھکیلے جاتے نہ ان کو جھڑکا جاتا-(یہ لفظ غریب ہے اور مسلم کے ایک طریق میں ہے اکثر روایتوں میں لَایُکْرَھُوْنَ ہے اکراہ سے یعنی ان پر زبردستی نہ کی جاتی)-

ایک قرأت سورۂ والضحٰی میں وَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا تَکْھَرْ ہے معنی وہی ہیں جو فَلَا تَقْھَرْ کے ہیں یعنی یتیم کو مت جھڑک-

کَھْلٌ-ادھیڑ (جس کی جوانی ختم ہوگئی ہو یعنی سن نمو گزر گیا ہو یا

جس کی عمر تیس سال سے متجاوز ہو یا چونتیس سال سے اکاون سال تک' اس کے بعد شیخ ہے اس کی جمع کَھْلُوْنَ یا کُھُوْلٌ یا کِھَالٌ یا کُھْلَانٌ یا کُھَّلٌ ہے)۔

کُھُوْلٌ۔ کہل ہونا۔

مُکَاھَلَۃٌ۔ نکاح کرنا' شادی کرنا۔

اِکْتِھَالٌ۔ کہل ہونا۔

کَاھِلٌ۔ پشت کا بالائی حصہ جو گردن کے قریب ہے یعنی کندھوں کے درمیان اور قوم کا سردار اور شدید الغضب (عرف عام میں جو کاہل کو بہ معنی سست استعمال کرتے ہیں اس کی تائید لغت سے نہیں ہوتی)۔

ھٰذَانِ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔ ابوبکرؓ اور عمرؓ دونوں ادھیڑ بہشتیوں کے سردار ہیں (یعنی جو لوگ ادھیڑ عمر میں دنیا سے گزر جائیں ان سب کے بہشت میں سردار یہ دونوں صاحب ہوں گے)۔

ھٰذَانِ سَیِّدَا کُھُوْلِ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ۔ یہ دونوں شخص یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ اگلے پچھلے ادھیڑ لوگوں کے سردار ہیں (بعض نے کہا کُھُوْل سے مراد وہ لوگ ہیں جو حلیم اور عاقل ہوں۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اِکْتَھَلَ النَّبْتُ۔ یہ گھاس لمبائی کی حد تک پہنچ گئی اب زیادہ لمبی نہیں ہوگی۔)

اِنَّ رَجُلًا سَاَلَہٗ الْجِھَادَ مَعَہٗ فَقَالَ ھَلْ فِیْ اَھْلِکَ مِنْ کَاھِلٍ۔ ایک شخص نے آنحضرتؐ سے درخواست کی جہاد میں آپ کے ساتھ شریک ہونے کی آپ نے فرمایا' تیرے گھر والوں میں کوئی بڑی عمر والا اور ہے؟ (جو بال بچوں کی خبر گیری کر سکے۔ اس نے عرض کیا جی نہیں سب چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔ تب آپ نے فرمایا جا! ان ہی میں جہاد کر (یعنی ان کی خبر گیری اور پرورش کر۔ عرب لوگ کہتے ہیں: فُلَانٌ کَاھِلُ بَنِیْ فُلَانٍ یعنی وہ فلاں لوگوں کا معتمد علیہ اور نگران اور خبر گیر ہے۔ بعض نے کہا عرب لوگ اس شخص کو جو کسی کے بال بچوں کی خبر گیری کے لئے گھر میں رہ جائے کَاھِنٌ کہتے ہیں' تو شاید نون لام سے بدل گیا یا راوی نے غلطی سے کَاھِن کو کَاھِل کہہ دیا)۔

اَلْاَزْدُ کَاھِلُھَا۔ ازد کا قبیلہ ان کا سنبھالنے والا اور سردار۔

وَقْتُ الْعِشَاءِ اِذَا غَابَ الشَّفَقُ اِلَی اَنْ تَذْھَبَ کَوَاھِلُ اللَّیْلِ۔ عشاء کی نماز کا وقت شفق ڈوب جانے سے اس وقت تک ہے جب رات کے ابتدائی حصے گزر جائیں (یعنی آدھی رات تک۔ رات کے حصوں کو اونٹوں سے تشبیہ دی جو چل رہے ہوں ان کی گردنیں آگے ہوتی ہیں اور پٹھے پیچھے ہوتے ہیں)۔

وَقَرَّرَ الرُّؤُسَ عَلٰی کَوَاھِلِھَا۔ اور سروں کو ان کے کندھوں پر قائم رکھا (لوگوں کو لڑنے اور ایک دوسرے کو قتل کرنے نہ دیا)۔

اَتَیْتُکَ وَ اَمْرُکَ کَحُقِّ الْکُھُوْلِ۔ (عمرو بن عاصؓ نے معاویہؓ سے کہا) میں تمہارے پاس اس وقت آ گیا جب تمہارا کام مکڑی کے جال کی طرح بودا تھا (بعض نے کَحُقِّ الْکَھُوَلِ روایت کیا ہے معنی وہی ہیں کَھُوَل مکڑی کو کہتے ہیں۔ ایک روایت میں کَحُقِّ الْکَھْدَلِ ہے اس کے معنی وہی ہیں۔ بعض نے کہا حُقُّ الْکَھْدَلِ کے معنی بڑھیا کی چھاتی۔ مطلب یہ ہے کہ تمہاری خلافت اور امارت بالکل بودی ہو رہی تھی میرے آ جانے سے جمی اور مضبوط ہوئی۔)

اِنْ حَمَلْتَ النَّاسَ عَلٰی کَاھِلِکَ اَوْشَکَ اَنْ یَّصْدَعُوْا شَعَبَ کَاھِلِکَ۔ اگر تو لوگوں کو اپنے کندھے پر لادتا ہے تو قریب ہے کہ وہ تیرے کندھے کے بیچ کا مقام توڑ دیں گے (اتنا بوجھ تجھ پر لادیں گے جو تجھ سے اٹھ نہ سکے گا کندھا ٹوٹ جائے گا)۔

کَانَ عُنُقُہٗ اِلٰی کَاھِلِہٖ اِبْرِیْقَ فِضَّۃٍ۔ آنحضرتؐ کی گردن دونوں کندھوں کے درمیانی حصے تک ایسی چمکتی اور صاف تھی گویا چاندی کی صراحی ہے۔

کَاھِلٌ۔ ایک قبیلہ کا بھی نام ہے۔

کَھْکَھَۃٌ۔ حرارت' شیر کی یا اونٹ کی آواز' قہقہہ۔

اِنَّہٗ کَانَ قَصِیْرًا اَصْعَرَ کُھَاکِھًا۔ حجاج بن یوسف پست قد' کج گردن تھا۔ دور سے دیکھو تو معلوم ہوتا تھا کہ ہنس رہا ہے حالانکہ ہنستا نہ تھا۔

کُھَاکِہ۔ وہ شخص جس کو تو دیکھے ہنستا ہوا معلوم ہو پر وہ ہنستا نہ ہو۔

كَهْمٌ-بودا کر دینا' ضعیف کر دینا-
كَهَامَةٌ اور كُهُوْمٌ-ضعیف ہونا' کند ہونا-
اِكْهَامٌ-تھک جانا' رقیق ہونا-
رَجُلٌ كَهَامٌ-سست' ضعیف' بے خبر مرد-
تَكَهُّمٌ-ٹھٹا کرنا' مسخرگی کرنا (شاید یہ مقلوب ہے تَهَكُّمٌ-کا جو بمعنی سخریہ اور استہزا ہے)-
فَجَعَلَ يَتَكَهَّمُ بِهِمْ-وہ لگا ان سے ٹھٹا کرنے (نہایہ میں ہے کہ تکہّم شر کرنا اور شر میں گھس پڑنا)-
اِنَّ سَيْفَكَ كَهَامٌ-(ابوجہل نے جو زخمی ہو کر پڑا تھا عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا جو اس کا سر کاٹنا چاہتے تھے-میری تلوار لے لو) تمہاری تلوار تو کند ہے (اس سے دیر میں گلا کٹے گا' مجھ کو سخت تکلیف ہوگی)-
كَهَانَةٌ-غیب کی بات یا آئندہ ہونے والی بات بتانا-
مُكَاهَنَةٌ-بخشش کرنا-
تَكَهُّنٌ یا تَكْهِيْنٌ-بمعنی كَهَانَةٌ ہے-
كَاهِنٌ-فصیح اور جو کوئی مسجع اور مقفّٰی کلام کیا کرے اور جو کنکریاں پھینک کر لوگوں کے حال بتائے اور جو آئندہ ہونے والی باتیں بتائے اور علم غیب اور اسرار کا دعویٰ کرے (کلیات میں ہے کہ كَاهِنٌ جو گزشتہ باتیں بتلائے اور عَرَّافٌ جو آئندہ ہونے والی باتیں بتلائے-بعض نے کہا کہانت عرب کے ملک میں آنحضرتؐ کی بعثت سے پہلے تھی شیطان آسمان پر جا کر فرشتوں کی باتیں سن کر آتے تھے اور اپنے دوستوں کو ان میں سو جھوٹ ملا کر بتاتے-یہ مضمون خود ایک حدیث میں وارد ہے)-
كَهِيْنٌ-شنیع اور قبیح' بدصورت (جیسے مَهِيْنٌ ذلیل اور خوار)-
نَهٰى عَنْ حُلْوَانِ الْكَاهِنِ-آنحضرتؐ نے نجومی کی مٹھائی یعنی جو اس کی کہانت کے بدلے ملے منع فرمایا (وہ حرام مال ہے جو حرام اور خبیث کام کے بدلے حاصل ہوا-جیسے رنڈی کی خرچی اور سود کا روپیہ)-
مَنْ اَتٰى كَاهِنًا-یعنی جو کوئی کاہن کے پاس جائے اس کی بات سچ مانے وہ اس شریعت سے بیزار ہو گیا (الگ ہو گیا) جو محمدؐ پر اتری یہ کاہن اور عراف اور منجم سب کو شامل ہے)-
كَاهِنٌ کی جمع كَهَنَةٌ اور كُهَّانٌ آئی ہے-
مَا اَحْسَنَ الْكِهَانَةُ-(بکسرہ و فتحہ کاف) کہانت کیا اچھی ہے-
سُئِلَ عَنِ الْكُهَّانِ فَقَالَ لَيْسُوْا بِشَيْءٍ-آپ سے پوچھا گیا کہ کاہن لوگ کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا وہ کوئی چیز نہیں ہیں (ان کی بات پر ہرگز اعتبار نہ کرنا چاہئے)-
مَنْ اَتٰى حَائِضًا اَوْ اِمْرَاَةً فِيْ دُبُرِهَا اَوْ اَتٰى كَاهِنًا فَقَدْ كَفَرَ-جو شخص حائضہ عورت سے جماع کرے یا عورت کے دبر میں دخول کرے یا کاہن کے پاس جائے (اس سے غیب کی باتیں پوچھے) تو وہ کافر ہو گیا (یہاں کفر سے مراد فسق ہے-یعنی اس نے اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی البتہ اگر کاہن کی تصدیق کرے اس کو سچا سمجھے تب تو حقیقتاً کافر ہو جائے گا اسلام سے نکل جائے گا-(کذا فی مجمع البحار)-
اِنَّمَا هٰذَا مِنْ اِخْوَانِ الْكُهَّانِ-یہ تو کاہنوں کا بھائی معلوم ہوتا ہے (جیسے کاہن جھوٹی اور بناوٹی باتوں کو عمدہ اور مسجع عبارتوں سے بیان کرتے ہیں تاکہ لوگوں کے دل پر ان کا اثر ہو ویسا ہی اس شخص کا بھی حال ہے جس نے خلاف حکم شرع یہ کہا تھا كَيْفَ نَدِيْ مَنْ لَّاشَرِبَ وَلَا اَكَلَ وَلَا اسْتَهَلَّ وَمِثْلُ ذٰلِكَ يُطَلُّ یعنی ہم اس بچہ کی دیت کیسے دیں جس نے نہ کھایا نہ پیا نہ آواز نکالی (رویا) ایسا بچہ تو بے کار ہے (مجمع البحار میں ہے کہ آنحضرتؐ نے ایسی مسجع عبارت پر اس لئے انکار کیا کہ وہ ایک امر باطل اور مخالف شرع کی ترویج کے لئے کہی گئی تھی لیکن نفس مسجع اپنے مناسب اور موزوں محل میں منع نہیں ہے خود قرآن شریف میں موجود ہے)-
يَخْرُجُ مِنَ الْكَاهِنِيْنَ رَجُلٌ يَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ لَا يَقْرَاُ اَحَدٌ قِرَاءَتَهُ-کاہنوں میں سے (یعنی بنی قریظہ اور بنی نضیر کی قوم میں سے) ایک شخص نکلے گا جو قرآن کی ایسی قرأت کرے گا کہ ویسی کوئی نہ کر سکے گا (علماء نے کہا ہے اس سے مراد محمد بن کعب قرظی ہیں جو قرآن کے بڑے قاری اور مفسر تھے اور بنی قریظہ اور بنی نضیر کو جو یہود کے قبیلے تھے کاہن اس لئے کہا کہ اس میں کچھ

لوگ کہانت کا دعویٰ کرتے ہوں گے یا کاہن سے صاحب علم اور فہم مراد ہے اور عرب لوگ متبحر عالم کو بھی کاہن کہتے تھے اور بعض منجم اور طبیب کو بھی)۔

فَلَمَّا بُعِثَ وَحُرِسَتِ السَّمَاءُ بَطَلَتِ الْكَهَانَةُ۔ جب آنحضرتؐ پیغمبر بنا کر دنیا میں بھیجے گئے اور آسمان پر چوکیداری ہوگئی (فرشتوں کا پہرہ مقرر ہوا) تو کہانت موقوف ہوگئی۔

كُهُوْهٌ۔ بوڑھا ہونا' سانس لینا منہ کھول کر۔

اِنَّ مَلَكَ الْمَوْتِ قَالَ لِمُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ وَهُوَ يُرِيْدُ قَبْضَ رُوْحِهٖ كُهَّ فِيْ وَجْهِيْ فَفَعَلَ فَقَبَضَ رُوْحَهٗ۔ موت کے فرشتے (حضرت عزرائیلؑ) نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے کہا وہ ان کی جان نکالنا چاہتے تھے ذرا تم میرے سامنے منہ کھول کر سانس لو۔ انھوں نے ایسا ہی کیا حضرت عزرائیلؑ نے ان کی روح قبض کرلی (ایک روایت میں كَهُ ہے یہ كَاهَ يَكَاهُ سے امر کا صیغہ ہے معنی وہی ہیں)۔

كَهِيٌّ۔ منہ پر جھائیں ہونا' گندہ دہن ہونا' ٹھوس ہونا' شگاف نہ ہونا' نامرد ہونا' ناتوان ہونا۔

مُكَاهَاةٌ۔ فخر کرنا۔

اِكْهَاءٌ۔ باز رہنا۔

اِكْتِهَاءٌ۔ مرعوب ہونا' ڈرنا۔

جَائَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ فِيْ نَفْسِيْ مَسْأَلَةٌ وَّ اَنَا اَكْتَهِيْكَ اَنْ اُشَافِهَكَ بِهَا فَقَالَ اُكْتُبِيْهَا فِيْ بِطَاقَةٍ۔ عبداللہ بن عباسؓ کے پاس ایک عورت آئی کہنے لگی میرے دل میں ایک بات ہے جس کو میں پوچھنا چاہتی ہوں مگر تمہاری شان و شوکت دیکھ کر مجھ کو زبانی تم سے پوچھنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ عبداللہ نے کہا ایسا کر ایک پرچہ لکھ دے (یعنی لکھ کر پوچھ لے اگر زبان سے پوچھنے میں میرا رعب تجھ پر طاری ہوتا ہے اَكْهٰى اور كَهِيَ نامرد ہوا بزدل ہوا جیسے اِكْتَهٰى)۔

بابُ الکاف مع الیاء

كَأْوٌ یا كَوْءٌ۔ ہیبت زدہ ہونا' مرعوب ہونا' نامرد ہونا۔

اِكَاءَةٌ۔ مرعوب ہوکر خالی لوٹ آنا جس کام کے لئے گیا تھا وہ نہ کرسکنا۔

كَيْئَةٌ۔ ضعیف' ناتوان۔

كَأْكَأَةٌ اور تَكَأْكُؤٌ۔ ہجوم کرنا جمع ہونا۔

كَيْئٌ اور كَيْأَةٌ۔ ہیبت زدہ ہونا' مرعوب ہونا۔

كَيْتَ وَ كَيْتَ۔ ایسا ایسا (بمعنی كَذَا كَذَا اور ذَيْتَ وَ ذَيْتَ۔ بعض نے کہا كَيْتَ و كَيْتَ باتوں اور اخبار کے لئے مستعمل ہوتا ہے اور ذَيْتَ وَ ذَيْتَ افعال کے لئے)

اَكْيَاتٌ۔ عقل مند لوگ (یہ جمع ہے كَيِّسٌ کی جیسے اَكْيَاسٌ اور سین کو تا سے بدل دیا۔)

بِئْسَ مَا لِاَحَدِكُمْ اَنْ يَّقُوْلَ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتُ وَ كَيْتُ۔ یہ برا ہے کہ تم میں سے کوئی یوں کہے میں فلاں فلاں آیتیں بھول گیا۔

كَيْحٌ۔ چھینا۔

اِكَاحَةٌ۔ ہلاک کرنا۔

كَيْحٌ۔ غلیظ

كَيْحٌ۔ سختی اور غلاظت۔

فَوَجَدُوْهُ فِيْ كِيْحٍ يُّصَلِّيْ۔ انھوں نے حضرت یونسؑ کو دیکھا وہ پہاڑ کے دامن میں نماز پڑھ رہے تھے۔

كِيْحٌ اور كَاحٌ۔ پہاڑ کے نشیبی حصے کو بھی کہتے ہیں۔

كَيْدٌ۔ مکر کرنا' فریب کرنا (جیسے مَكِيْدَةٌ ہے) لڑنا' علاج کرنا' چقماق سے آگ نکلنا' قے کرنا' خوب چیخنا' حائضہ ہونا' دم چھوڑنا۔

مُكَايَدَةٌ۔ مکر کرنا (جیسے تَكَايُدٌ اور اِكْتِيَادٌ ہے۔

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى سَعْدٍ وَّهُوَ يَكِيْدُ بِنَفْسِهٖ۔ آنحضرتؐ سعدؓ کے پاس گئے وہ اپنا دم چھوڑ رہے تھے (مرنے کے قریب تھے)۔

تَخْرُجُ الْمَرْاَةُ اِلٰى اَبِيْهَا يَكِيْدُ بِنَفْسِهٖ۔ عورت اپنے باپ کو دیکھنے کے لئے نکل سکتی ہے جب وہ دم چھوڑ رہا ہو (گو خاوند کی اجازت نہ ملے)۔

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَزَا غَزْوَةً

كَذَا فَرَجَعَ وَلَمْ يَلْقَ كَيْدًا- آنحضرتؐ فلاں لڑائی میں تشریف لے گئے لیکن خالی لوٹ آئے (وہاں لڑائی نہیں ہوئی)-

اِنَّ عَلَيْهِمْ عَارِيَّةَ السَّلَاحِ اِنْ كَانَ بِالْيَمَنِ كَيْدٌ ذَاتُ غَدْرٍ- نجران کے نصاریٰ کو مسلمانوں کو عاریت کے طور پر ہتھیار دینا ہوں گے اگر یمن میں کوئی دغا بازی کی لڑائی آن پڑے (شرائط صلح میں ایک شرط یہ بھی تھی کہ اگر یمن میں مسلمانوں کو جنگ کرنا پڑے تو نجران کے نصاریٰ مستعار طور پر مسلمانوں کو ہتھیار دیں)-

مَاقَوْلُكَ فِيْ عُقُوْلٍ كَادَهَا خَالِقُهَا- تم کیا سمجھتے ہو جن عقلوں کو عقلوں کے خالق یعنی پروردگار نے تباہ کرنا چاہا ہو-

تِلْكَ عُقُوْلٌ كَادَهَابَا رِئُهَا- یہ وہ عقلیں ہیں جن کو ان کے خالق نے تباہ کرنا چاہا ہے (مثل مشہور ہے کہ جب خدا کسی قوم کو تباہ کرنا چاہتا ہے تو اس کی عقل اوندھی کر دیتا ہے اور وہ اپنے فائدے اور نقصان کو نہیں سمجھ سکتی آخر برباد ہو جاتی ہے)-

نَظَرَ اِلٰى جَوَارٍ وَقَدْ كِدْنَ فِي الطَّرِيْقِ فَاَمَرَ اَنْ يُّنَحَّيْنَ- انھوں نے چند چھوکریوں کو دیکھا جن کو راستہ میں حیض آ گیا تھا تو کہا ان کو الگ ہٹا دو-

اِذَا بَلَغَ الصَّائِمُ الْكَيْدَ اَفْطَرَ- اگر روزہ دار شخص قے کو (جو منہ میں آ گئی ہو) پھر نگل جائے تو اس کا روزہ ٹوٹ جائے گا-

يَكَادَانِ بِهٖ- دونوں اس کے ساتھ مکر کر رہے ہیں-

مَا كَانَتْ قُرَيْشٌ تَكِيْدُ- قریش کے لوگ مکر نہیں کرتے تھے-

لَايَكِيْدُ اَهْلَ الْمَدِيْنَةِ- مدینہ والوں سے مکر اور فریب کرے (ان کو ستائے تو وہ نمک کی طرح گھل جائے گا)-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ كَيْدِ الشَّيْطَانِ- تیری پناہ شیطان کے مکر اور فریب سے-

كَادَتِ الْمَرْاَةُ- عورت کو حیض آ گیا-

كِيْرٌ- بھٹی یا لوہار کا بھتہ یعنی چمڑے کا دھونکنا جس سے آگ دھونکتا ہے-

كِيَارٌ- دم اٹھا کر کمر میں لگانا-

كَارٌ- پیشہ، حرفہ (اصل میں یہ فارسی لفظ ہے اس کی جمع كَارَاتٌ ہے)-

كُوْرٌ- لوہار کی بھٹی جو مٹی سے بنائی جاتی ہے-

مَثَلُ الْجَلِيْسِ السُّوْءِ مَثَلُ الْكِيْرِ- برے ہم نشین کی مثال لوہار کی بھٹی یا بھتے کی سی ہے (جو کوئی بھٹی کے پاس بیٹھے گا یا تو اس کے کپڑے جل جائیں گے یا کم سے کم بدبو اور دھوئیں سے پریشان ہوگا- بری صحبت زہر قاتل ہے اس کا اثر کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے)-

اَلْمَدِيْنَةُ كَالْكِيْرِ- مدینہ طیبہ لوہار کی بھٹی کی طرح ہے (جیسے بھٹی میں لوہے کو ڈالو تو لوہے کا میل کچیل نکل جاتا ہے اسی طرح مدینہ بھی برے آدمیوں کو نکال باہر کرتا ہے مدینہ طیبہ میں وہی شخص جم کر رہ سکتا ہے جو نیک اور صالح ہو یہ تجربہ سے معلوم ہو گیا ہے- بعض نے کہا یہ خاص آنحضرتؐ کے عہد مبارک میں تھا- جب مدینہ کے لوگ تنگدستی اور پریشانی میں مبتلا تھے تو ان کے ساتھ وہی صبر کرتا جو سچا مومن ہوتا جو کوئی دنیا کی طمع میں آتا تو وہ چند روز رہ کر نکل بھاگتا)-

اَلْمُنَافِقُ يَكِيْرُ فِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً وَّفِيْ هٰذِهٖ مَرَّةً- منافق اس گھوڑے کی طرح ہے جو دم اٹھائے ہوئے کبھی ادھر بھاگتا ہے کبھی ادھر بھاگتا ہے (ایک روایت میں يَكْبِنُ ہے اس کا ذکر اوپر گزر چکا)-

اَلْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خَبَثَ الْحَدِيْدِ- حج اور عمرہ محتاجی کو اس طرح دور کرتے ہیں جیسے بھٹی لوہے کی میل کچیل کو نکال دیتی ہے-

كَيْسٌ يا كِيَاسَةٌ- جماع کرنا، ظریف ہونا، عقل مند ہونا، چترا ہونا-

كَاسَ فُلَانًا- چترائی میں اس پر غالب ہوا-

تَكْيِيْسٌ- تھیلی میں رکھنا یعنی کیسہ میں، عقل مند بنانا-

مُكَايَسَةٌ- چترائی میں مقابلہ کرنا-

اِكْيَاسٌ اور اِكَاسَةٌ- عقل مند اولاد پیدا ہونا-

تَكَيُّسٌ- ظریف ہونا، عقل مند ہونا-

اَلْكَيِّسُ مَنْ دَانَ نَفْسَهٗ وَعَمِلَ لِمَا بَعْدَ الْمَوْتِ-

عقل مند وہ ہے جو اپنے نفس کی سیاست کرے (اس کو بری باتوں سے روکتا رہے اس کی نگرانی رکھے) اور مرنے کے بعد جو اعمال کام آئیں گے ان کو بجالائے (موت کا سامان تیار کرتا رہے)۔

اَیُّ الْمُؤْمِنِیْنَ اَکْیَسُ۔ مسلمانوں میں کون عاقل ہے۔

فَاِذَا قَدِمْتُمْ فَالْکَیْسَ الْکَیْسَ۔ جب تم مدینہ پہنچو تو خوب خوب جماع کرو (اولاد نکالو یہ عقل مندی کی بات ہے)۔

فَاِذَا قَدِمْتَ فَالْکَیْسَ الْکَیْسَ۔ جابر جب تو مدینہ پہنچے تو خوب خوب جماع کیجیو یا خوب ہوشیار رہیو (ایسا نہ ہو کہ حیض کی حالت میں جماع کرنے لگے)۔

اَتَرَانِیْ اِنَّمَا کِسْتُكَ لِاٰخُذَ جَمَلَكَ۔ جابر کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ میں نے تجھ سے چالاکی کر کے تیرا اونٹ لے لینا چاہا۔ (عرب لوگ کہتے ہیں کَایَسَنِیْ فَکِسْتُهٗ اس نے مجھ سے چترائی کرنا چاہی، میں اس پر غالب آیا چترائی میں)۔

اِذَا کَانَتْ کَیِّسَةً۔ جب وہ چتری اور ہوشیار ہو (مرد کے ساتھ نہانے میں ادب اور احتیاط کو ملحوظ رکھے)۔

وَکَانَ کَیِّسَ الْفِعْلِ۔ کام کاج میں ہوشیار تھے (ہر ایک سے مہربانی اور نرمی سے پیش آتے)۔

اَمَا تَرَانِیْ کَیِّسًا مُکَیِّسًا۔ کیا تم مجھ کو عقل مند اور دانا نہیں سمجھتے۔

مُکَیِّسٌ۔ جو دانائی کے ساتھ مشہور ہو۔

هٰذَا مِنْ کِیْسِ اَبِیْ هُرَیْرَةَ۔ یہ ابوہریرہؓ کی تھیلی سے نکلا ہے (یعنی ان کے ذہن اور دماغ سے نہ بطریق روایت کے)۔

وَلٰکِنْ عَلَیْكَ بِالْکَیْسِ۔ تجھ کو چالاکی اور ہوشیاری ضروری ہے (ہر کام میں احتیاط اور دور اندیشی اور انجام بینی لازم ہے اس پر بھی اگر کوئی مصیبت آن پڑے تو حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کہہ یہ نہیں کہ خود ہی بے وقوفی اور حماقت کرے، سستی اور کسالت اپنا شیوہ بنائے۔ پھر اس پر آفت میں پھنسے تو حَسْبِیَ اللّٰهُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ کہے یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا جب ایک شخص مقدمہ ہار گیا اور اپنی بیوقوفی سے ہارا ہوا روپیہ دیا لیکن اس کی رسید نہ لی نہ کسی کو گواہ کیا۔ آخر مدعی نے چالاکی سے اس پر دعویٰ کر دیا اور ڈگری حاصل کر لی)۔

حَتّٰی الْعَجْزُ وَالْکَیْسُ۔ سب کام تقدیر الٰہی سے ہوتے ہیں یہاں تک کہ نادانی اور دانائی یا بھدا پن اور چالاکی (مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کو ہر ایک چیز کا ازل سے علم تھا اور اس نے جو تقدیر کیا ہے وہی ہوگا لیکن انسان کا یہ کام نہیں کہ تقدیر پر بھروسہ کر کے بیٹھ جائے اور تدبیر چھوڑ دے بلکہ ہر ایک طرح کی تدبیر کر کے سب سامان چوکس کر کے اللہ پر بھروسہ رکھے یہ نہ سمجھے کہ ہماری تدبیر سے ہمارا کام ہو جائے گا)۔

مَازَالَ سِرُّنَا مَکْنُوْنًا حَتّٰی صَارَ فِیْ وَلَدِ کَیْسَانَ۔ ہمارا راز ہمیشہ پوشیدہ رہا یہاں تک کہ دغابازوں کے ہاتھ میں گیا انھوں نے ظاہر کر دیا۔

کَیْسَان۔ مختار کا لقب تھا۔

کَیْسَانِیَّه۔ شیعوں کا وہ فرقہ جو محمد بن حنفیہ کی امامت کا قائل ہے یہ مختار سے نکلا ہے۔

کَیْعٌ یا کَیْعُوْعَةٌ۔ ڈرنا، بزدلی کرنا۔

کَائِعٌ اور کَاعٍ۔ ڈرنے والا، نامرد، بزدل، اس کی جمع کَاعَةٌ ہے)۔

مَازَالَتْ قُرَیْشٌ کَاعَةً حَتّٰی مَاتَ اَبُوْطَالِبٍ۔ جب تک ابوطالب زندہ رہے قریش کے لوگوں کو یہ جرأت نہیں ہوئی کہ آنحضرتؐ کو ستائیں (ابوطالب کا رعب ایسا تھا کہ قریش بزدل رہے آنحضرتؐ کو ایذا دینے کا دم خم نہ ہوا۔ جب ابوطالب مر گئے تو وہ شیر ہو گئے (ایک روایت میں کَاعَّةٌ بہ تشدید عین)۔

اَلْمُؤْمِنُ یَکِیْعُ عَنِ الْخَنَاوَ الْجَهْلِ۔ مومن فحش اور جہالت کے کاموں سے ڈرتا ہے (اس کو برے کام پر دلیری اور جرأت نہیں ہوتی اس لئے کہ اس کو خدا کا ڈر ہوتا ہے اور کافر کو ایسے کاموں پر جرأت ہوتی ہے)۔

مَنْ مِّنْکُمْ تَطِیْبُ نَفْسُهٗ اَنْ یَّاْخُذَ جَمْرَةً فِیْ کَفِّهٖ فَیُمْسِکُهَا حَتّٰی تَطْفَاَ قَالَ فَکَاعَ النَّاسُ کُلُّهُمْ۔ (امام زین العابدینؒ نے فرمایا) تم میں سے کون ایسا ہے جو اس سے خوش ہو کہ اپنی ہتھیلی سے ایک چنگاری تھامے پھر اس کو بجھنے تک لئے رہے یہ سن کر سب لوگ ڈر گئے (کسی کی جرأت نہیں ہوئی کہ آگ کی چنگاری ہاتھ میں لئے رہتا۔)

كَيْفٌ - کاٹنا-

تَكْيِيْفٌ - خوب کاٹنا-

تَكَيُّفٌ - سرور میں ہونا' نشہ میں ہونا' کیفیت ہونا' کم کرنا-

اِنْكِيَافٌ - کٹ جانا-

كَيْفَ - اور كَيْ کیونکر' کیسا' جیسا-

كَيْفَ وَقَدْ قِيْلَ - اب تو اس عورت کو کیسے رکھ سکتا ہے جب یہ بات کہی گئی کہ وہ تیری رضائی بہن ہے (گو حسب قاعدہ دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے رضاعت کا ثبوت نہیں ہوا صرف ایک عورت کہتی ہے کہ میں نے تم دونوں کو دودھ پلایا ہے مگر احتیاط یہ ہے کہ تو اس عورت سے جدا ہو جا- اس حدیث سے امام احمدؒ نے دلیل لی ہے کہ رضاعت صرف مرضعہ کی شہادت سے ثابت ہو جاتی ہے)-

كَيْفَ صَلٰوةُ الرَّجُلِ - اس شخص کی نماز کیونکر ہو سکتی ہے- قَالَ مَثْنٰى مَثْنٰى - کہا دو دو رکعت کر کے-

كَيْفَ بِكُمْ اِذَا غَدَا اَحَدُكُمْ فِيْ حُلَّةٍ - اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب تم میں کوئی صبح کو ایک جوڑا کپڑے کا بدلے گا اور شام کو ایک دوسرا جوڑا (ایوننگ ڈریس الگ ہوگا مارننگ ڈریس الگ یعنی تم مال دار ہو جاؤ گے- یہ حدیث آنحضرتؐ نے اس وقت فرمائی جب مصعب بن عمیرؓ کو ایک پیوند لگا ہوا کپڑا اپنے دیکھا حالانکہ وہ مکہ میں مال دار لوگوں میں سے تھے پھر شہید ہوئے تو کفن کے لئے بھی پورا کپڑا نہ ملا)-

فَكَيْفَ اَنْتُمْ - تم اس وقت کیسے حال میں ہو گے-

فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ - ہم آپ پر درود کیونکر بھیجیں-

اَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ رَجَبٍ فَكَيْفَ بِمَنْ يَّصُوْمُ الْاَبَدَ - تم رجب کے روزوں کا جو ذکر کرتے ہو تو اس کا کیا حال ہوگا جو ہمیشہ روزہ رکھتا ہے-

كَيْفَ اَصِفُ رَبِّيْ بِالْكَيْفِ وَالْكَيْفُ مَخْلُوْقٌ وَاللّٰهُ لَا يُوْصَفُ بِخَلْقِهٖ - میں اپنے پروردگار کی صفات کی کیفیت کیسے بیان کروں' کیفیت تو اللہ کی پیدا کی ہوئی ایک چیز ہے اور پروردگار اپنی مخلوق کی صفات سے موصوف نہیں ہوتا (نہ اس کی ذات کی کیفیت بیان کر سکتے ہیں نہ صفات کی بس جتنا اللہ اور رسول نے فرمایا اس کو دل و جان سے مان لیتے ہیں اس میں چون و چرا نہیں کرتے)-

كَيْفَ اَصِفُهٗ بِكَيْفٍ وَهُوَ الَّذِيْ كَيَّفَ الْكَيْفَ - میں پروردگار کی کیفیت کیسے بیان کروں اسی نے تو کیفیت کو پیدا کیا-

كَيْفَ اَنْتُمْ وَ اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ - اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب تمہارے امام تم ہی لوگوں میں سے ہوں گے-

كَيْلٌ يا مَكَالٌ يا مَكِيْلٌ - ناپنا گز سے ہو یا پیمانہ سے-

تَكْيِيْلٌ - ناپنا-

كَيُّوْلٌ - نامرد' آخری صف-

مُكَايَلَةٌ - برابر برابر جواب دینا-

تَكَيُّلٌ - آخری صف میں کھڑا ہونا-

تَكَايُلٌ - برابر برابر گالی گلوچ کرنا' ایک دوسرے کو ماپ دینا-

اِكْتِيَالٌ - ماپ کر لینا-

كِيَالَةٌ - ماپنے اور تولنے کا پیشہ-

كَيَّالٌ - جو یہ پیشہ کرتا ہو-

اَلْمِكْيَالُ مِكْيَالُ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ وَالْمِيْزَانُ مِيْزَانُ اَهْلِ مَكَّةَ - ماپ مدینہ والوں کی ماپ ہے اور تول مکہ والوں کی تول ہے (تو شریعت میں جہاں ماپوں کا ذکر آیا ہے- مثلاً صدقہ فطر وغیرہ میں تو مراد اہل مدینہ کی ماپ ہے- قفیز' مکوک' صاع اور مد یہ سب مدینہ والوں کے معتبر ہوں گے- نہایہ میں ہے کہ جو چیزیں آنحضرتؐ کے زمانہ میں ماپ کر بکتی تھیں- مثلاً کھجور تو اب بھی ان کو ماپ کر برابر بیچنا چاہئے- ایسا نہ ہو کہ تول کر بیچنے میں ایک طرف زیادتی ہو جائے جو ربا ہے لیکن تول تو صرف چاندی سونے سے متعلق ہے اس میں مکہ والوں کی پیروی کا حکم ہوا مکہ والوں کا ایک درہم چھ دانق کا تھا دس درہم سات مثقال کے ہوتے اور دینار تو روم کے ملک سے عرب میں آیا کرتے یہاں تک کہ عبدالملک بن مروان نے اپنے زمانہ حکومت میں درہم اور دینار کی ضرب عرب میں جاری کی- طیبی نے کہا زکوٰۃ کا

نصاب دوسودرہم ہوگا اہل مکہ کے وزن کے حساب سے اور صدقہ فطر ایک صاع ہوگا مدینہ والوں کی ماپ سے)۔

كِيْلُوْا طَعَامَكُمْ يُبَارَكْ لَكُمْ - اپنے غلہ کو ماپ لیا کرو (یعنی خرید وفروخت اور معاملات کے وقت) اللہ تعالےٰ تم کو برکت دے گا (اب یہ اس حدیث کے خلاف نہ ہوگا کہ حضرت عائشہؓ نے غلہ کو ماپا تو وہ تمام ہوگیا کیونکہ خرچ کرتے وقت یا اللہ کی راہ میں دیتے وقت ماپنا اور گننا منع ہے جیسے آنحضرتؐ نے بلالؓ سے فرمایا۔ خرچ کرتا جا اور اللہ کی طرف سے کمی کا ڈر نہ کر (وہ دیتا چلا جائے گا اس کے خزانوں میں کمی نہیں ہے)۔

نَهٰى عَنِ الْمُكَايَلَةِ - برابر کے جواب دینے سے منع فرمایا (یعنی کوئی سخت بات کہے تو ویسا ہی سخت جواب دینے سے یا کسی نے برائی کی تو اس کے ساتھ ویسی ہی برائی کرنے سے گو ایسا کرنے سے گناہ گار نہ ہوگا مگر افضل یہ ہے کہ صبر کرے اور خاموش رہے۔ بعض نے کہا ''مکایلہ'' سے یہ مراد ہے کہ مسائل شرعی میں قیاس اور عقلی ڈھکوسلے پر چلنا حدیث کی پیروی نہ کرنا)۔

لَعَلَّكَ اِنْ اَعْطَيْتُكَ اَنْ تَقُوْمَ فِي الْكَيُّوْلِ (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے تلوار مانگی آپ نے فرمایا) اگر میں تجھ کو دوں شاید تو جنگ کی آخری صف میں کھڑا ہو (جو نامردی اور بزدلی کی نشانی ہے۔ اس نے عرض کیا نہیں میں آخری صف میں نہیں رہوں گا۔ آخر آپ نے اس کو تلوار دی' وہ لڑتا جاتا تھا اور یہ شعر پڑھتا جاتا تھا۔

اِنِّي امْرُؤٌ عَاهَدَنِيْ خَلِيْلِيْ
اَنْ لَّا اَقُوْمَ الدَّهْرَ فِي الْكَيُّوْلِ

یعنی میں وہ شخص ہوں کہ میرے جانی دوست نے مجھ سے عہد لیا ہے کہ میں ساری عمر آخری صف میں نہیں کھڑا ہوں گا)۔

كَيُّوْلٌ - زمین کے بلند حصے کو بھی کہتے ہیں۔

كِيْلَ بِهٖ - اس کے بدلے قتل کیا گیا۔

يُكَايِلُ بَيْنَهُمَا - ان دونوں میں وزن کرتا تھا کون افضل ہے۔

اَحَشَفًا وَّسُوْءَ كِيْلَةٍ - ایک تو خراب کھجور دیتا ہے دوسرے ماپ میں بھی بے ایمانی (یہ ایک مثل ہے)۔



کتاب اللام ل

ل ۔حروف تہجی میں سے تیسواں حرف ہے اور حساب جمل میں اس کا عدد تیس ہے۔ لام جارہ بائیس معنوں میں آتا ہے جیسے استحقاق اور اختصاص اور ملک اور تملیک اور تعلیل اور تاکید اور استعلاء وغیرہ

بابُ اللام مع الھمزۃ

لَات ۔ایک بت تھا طائف میں جس کو ثقیف قبیلہ کے لوگ پوجا کرتے تھے۔

مَنْ حَلَفَ بِاللَّاتِ وَالْعُزّٰی فَلْیَقُلْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ جو شخص لات اور عزی کی قسم کھائے وہ لا الہ الا اللہ کہے (تجدید ایمان کرے گو اگر عادتاً اس کی زبان سے یہ قسم نکلی تو کافر نہ ہوگا جیسا کہ امام بخاریؒ نے اس کی تصریح کی ہے۔ اگر لات اور عزی کی تعظیم کی نیت ہو تب تو حقیقۃً کفر ہے۔ نہایہ میں ہے کہ ایسی قسم کھانے میں یعنی غیر اللہ کی قسم کھانے میں کفارہ لازم نہ ہوگا بلکہ توبہ اور استغفار کرنا چاہیے)۔

لَاتَ ۔فعل ماضی ہے بمعنی نَقَصَ پھر اس کا استعمال نفی میں ہونے لگا جیسے وَلَاتَ حِیْنَ مَنَاصٍ یعنی چھٹکارے کا وقت جاتا رہا۔

لَأْطٌ ۔ اصرار اور الحاح کے ساتھ کوئی حکم دینا' مارنا' تقاضا کرنا' نظر سے غائب ہونے تک گھورتے رہنا' جلدی سے گزر جانا' سختی کرنا۔

لَأْظٌ ۔ رنج دینا یا تنگ دینا' سختی کرنا۔

لَأْكٌ ۔بھیجنا۔

اِلْاَكَةٌ ۔ پہنچانا۔

مَلْأَكٌ ۔ پیغام اور فرشتہ (ہمزہ کو حذف کر کے مَلَكٌ بھی کہتے ہیں مَلَائِكَةٌ اس کی جمع ہے)۔

لَأْمٌ ۔ ملامت کی نسبت کرنا' اصلاح کرنا' باندھنا' اکٹھا کرنا۔

لُؤْمٌ اور مَلْأَمَةٌ اور لَآمَةٌ ۔بخیلی حرص اور لالچ' دناءت اور خست (یہ ضد ہے کرم کی)۔

تَلْئِیْمٌ اور مُلَاءَمَةٌ ۔اصلاح کرنا' جمع کرنا۔

مُلَاءَمَةٌ ۔موافق ہونا۔

اِلْئَامٌ ۔لئیم بچے جننا یا ان کی خصلتیں اختیار کرنا۔

تَلَاءُمٌ اور اِلْتِیَامٌ ۔ جڑ جانا' ابھر آنا' جمع ہونا' مل جانا۔

لَأْمَةٌ ۔زرہ۔

اِسْتِلَامٌ ۔ چومنا' چھونا۔

لِئْمٌ ۔شہد اور مثل اور مشابہ۔

لَئِیْمٌ ۔بخیل' کمینہ' لالچی (یہ ضد ہے کَرِیْمٌ کی' اس کی جمع لِئَامٌ اور لُؤَمَاءُ اور لُؤْمَانٌ ہے)۔

لَمَّا انْصَرَفَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْخَنْدَقِ وَوَضَعَ لَأْمَتَهٗ اَتَاهُ جِبْرَئِیْلُ فَاَمَرَهٗ بِالْخُرُوْجِ اِلٰی بَنِیْ قُرَیْظَةَ ۔ آنحضرتؐ جب جنگ خندق سے لوٹ کر آئے (ابوسفیان اپنے لشکر سمیت مکہ کو واپس ہو گیا) تو آپ نے (مدینہ میں آ کر) اپنی زرہ اتار کر رکھی یا ہتھیار کھول ڈالے اتنے میں حضرت جبرائیل آئے اور آپ کو یہ حکم دیا کہ بنی قریظہ کی طرف جاؤ (ان کو دغابازی اور عہد شکنی کا مزہ چکھاؤ)۔

كَانَ یُحَرِّضُ اَصْحَابَهٗ وَیَقُوْلُ تَجَلْبَبُوا السَّكِیْنَةَ

وَاکْمِلُوا اللُّؤَمَ - حضرت علیؓ اپنے لوگوں کو جنگ کی رغبت دلاتے اور فرماتے اطمینان کو اپنی چادر بناؤ' اور زرہیں پوری کرو (یا ہتھیار پورے کرو)-

نَرْهَنُكَ اللَّامَةَ - (محمد بن مسلمہ نے کعب بن اشرف یہودی سے کہا ہم بیوی بچوں کو تو تمہارے پاس گروی نہیں کر سکتے لیکن) ہتھیار یا زرہ گروی کر دیں گے-

يَسْتَلْئِمُ لِلْقِتَالِ - جنگ کے لئے زرہ پہنے-

اِنَّهٗ اَمَرَ الشَّجَرَتَيْنِ فَجَائَتَا فَلَمَّا كَانَتَا بِالْمَنْصَفِ لَأَمَ بَيْنَهُمَا - آنحضرتؐ نے دو درختوں کو حکم دیا وہ آپ کے پاس آنے لگے جب آدھی دور پہنچے تو آپ نے فرمایا دونوں مل جاؤں (جڑ جاؤ تا کہ پوری آڑ ہو جائے' ایک روایت میں الأم ہے اور یہ غلطی ہے)-

جَمِيْعُ اللَّأْمَةِ - پورا ہتھیار بند-

ثُمَّ لَأَمَهٗ - پھر اس کو جوڑ دیا ملا دیا-

لِيْ قَائِدٌ لَّا يُلَائِمُنِيْ - ایک شخص مجھ کو پکڑ کر لے چلتا ہے مگر وہ میرے پسند خاطر نہیں ہے-

فَتَلْتَئِمُ عَلَيْهِ - پھر قبر اس پر مل جاتی ہے اس کو دبوچ لیتی ہے (دونوں کنارے مل جاتے ہیں)-

مَنْ لَّايَمَكُمْ مِنْ مَّمْلُوْكِكُمْ فَاَطْعِمُوْهُ مِمَّا تَاْكُلُوْنَ - تمہارے لونڈی غلاموں میں سے جو تمہارے مزاج کے موافق ہوں (اچھی طرح خدمت کریں) ان کو اس کھانے میں سے کھلاؤ جو تم کھاتے ہو (لَايَمَكُمْ اصل میں لَاءَ مَكُمْ تھا ہمزہ کو یا سے بدل دیا ہے)-

فَلَمْ يَجِدْ شَيْئًا يُّلَائِمُهٗ - کوئی چیز ان کو موافق نہ ملی (سوائے اونٹ کے گوشت اور دودھ کے اسی لئے ان کو اپنے اوپر حرام کر لیا)-

لَأْلَأَةٌ - چمکنا' روشن ہونا-

تَلَأْلُؤٌ - چمکنا-

لُؤْلُؤٌ - موتی' جنگلی گائے-

اَللَّآلُ - موتی فروش-

لَأْلَاءٌ - عام خوشی-

اَبُوْ لُؤْلُؤٌ - مغیرہ بن شعبہ کا غلام تھا جس نے حضرت عمرؓ کو شہید کیا-

كَانَ عَرَقُهُ اللُّؤْلُؤُ - آنحضرتؐ کا پسینہ موتی تھا (موتی کی طرح صاف اور سفید چمکتا ہوا)-

يَتَلَأْلَأُ وَجْهُهٗ تَلَأْلُؤَ الْقَمَرِ - آنحضرتؐ کا چہرۂ مبارک چاند کی طرح چمک دار تھا-

مِنْ لُّؤْلُؤٍ مُّجَوَّفٍ - خول دار موتی سے-

لَأْيٌ - رک جانا' دیر کرنا-

اِلْآءٌ - سختی اور مصیبت میں پڑ جانا-

لَأْوَاءٌ - سختی اور تکلیف-

مَنْ كَانَ لَهٗ بَنَاتٌ فَصَبَرَ عَلٰى لَا وَائِهِنَّ كُنَّ لَهٗ حِجَابًا مِّنَ النَّارِ - جس شخص کی بیٹیاں ہوں وہ ان کی مصیبت اور تکلیف پر صبر کرے (ان کے کھلانے پلانے کا بوجھ اٹھائے ان کی اچھی طرح پرورش کرے تعلیم و تربیت کرے) تو (قیامت کے دن) وہ اس کے لئے دوزخ سے آڑ ہو جائیں گی-

اَلَسْتَ تَحْزَنُ اَلَسْتَ تُصِيْبُكَ اللَّاْوَاءُ - کیا تجھ کو رنج نہیں ہوتا کیا تجھ پر مصیبت اور تکلیف نہیں آتی-

مَنْ صَبَرَ عَلٰى لَاْوَاءِ الْمَدِيْنَةِ وَحَرِّهَا وَقَرِّهَا - جو شخص مدینۂ طیبہ کی تکلیف اور وہاں کی گرمی اور سردی پر صبر کرے- الخ

فَبِلَأْيٍ مَّا اِسْتَغْفَرَلَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ نے بڑی مشقت اور کوشش اور دیر کے بعد ان کے لئے مغفرت کی دعا کی-

فَبِلَأْيٍ مَّا كَلَّمَتْهُ - حضرت عائشہ نے عبداللہ بن زبیرؓ سے بڑی مشقت اور محنت اور دیر کے بعد بات کی (وہ عبداللہ بن زبیر سے خفا ہو گئی تھیں انھوں نے قسم کھالی تھی کہ ان سے بات نہ کروں گی)-

يَجِيْئُ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ قَوْمٌ وَصَفَهُمْ ثُمَّ قَالَ وَالرَّاوِيَةُ يَوْمَئِذٍ يُّسْقٰى عَلَيْهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ لَّاْءٍ وَّشَاءٍ - پورب کی طرف سے کچھ لوگ آئیں گے ان کا حال بیان کیا پھر فرمایا کہ اس دن پانی لانے کا ایک اونٹ بیلوں اور بکریوں سے

(یعنی کھیتی باڑی سے) مجھ کو زیادہ پسند ہے (روایت یوں ہی ہے لَاءٍ بروزن مَاءٍ مگر صحیح اَلْاٰءٌ ہے جو جمع ہے لَاًّ کی بروزن قَفًا اس کی جمع اَقْفَاءٌ ہے۔لَاًّ کہتے ہیں بیل کو)

فَدَلَفَتْ رَاحِلَتُهٗ فَدَلَفَ اَصْحَابُنَا فِيْ طَلَبِهَا فَبِلَأْيٍ مَّا لُحِقَتْ۔حضرت علیؓ کی سانڈنی چھوٹے چھوٹے قدم رکھتے ہوئے بھاگی۔ہمارے لوگ اس کی تلاش میں نکلے لیکن محنت اور مشقت کے بعد بھی وہ نہیں ملی۔

اَللّٰهُمَّ اصْرِفْ عَنِّى الْاَزْلَ وَاللَّاوَاءَ۔یا اللہ تکلیف اور مصیبت کو مجھ پر سے ڈال دے۔

لَاىٌ۔ایک شخص کا نام ہے(لُوَىٌّ اس کی تصغیر ہے)۔

لُوَىُّ بْنُ غَالِبٍ۔آنحضرتؐ کے اجداد میں سے ہیں۔

بابُ اللام مع الباء

دوہنا' پیوسی پلانا' درست کرنا' پکانا۔

تَلْبِئَةٌ۔تھن میں پیوسی ہونا' لبیک کہنا۔

اِلْبَاءٌ۔پیوسی بہت ہونا' پیوسی پلانا۔

اِلْتِبَاءٌ۔پیوسی پینا۔

وَاَلْبَاَهٗ بِرِيْقِهٖ۔آنحضرتؐ نے اپنا لب مبارک امام حسنؓ کے منہ میں ڈالا۔

لِبَاءٌ۔وہ دودھ جو زچگی کے بعد نچوڑا جائے' یعنی پیوسی۔

مَرَّ بِاَنْصَارِيٍّ يَغْرِسُ نَخْلًا فَقَالَ يَا ابْنَ اَخِيْ اِنْ بَلَغَكَ اَنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ فَلَا يَمْنَعَنَّكَ مِنْ اَنْ تَلْبَاَهَا۔ایک صحابی ایک انصاری پر سے گزرے وہ کھجور کے درخت لگا رہا تھا۔انھوں نے کہا میرے بھتیجے اگر تجھ کو یہ خبر پہنچے کہ دجال نکل چکا جب بھی تجھ کو یہ(وحشت ناک) خبر درخت گاڑنے اور ان کو پانی دینے سے نہ روکے(یعنی تو اپنا کام استقلال کے ساتھ کئے جا گھبرانے سے کیا فائدہ)۔

لُبْوَةٌ۔شیرنی(مادۂ شیر)۔

لُوْبِيَا۔مشہور دانہ ہے۔

لَبٌّ۔اقامت کرنا' لازم کرنا(جیسے اِلْبَابٌ ہے)۔

تَلَبُّبٌ۔کمر باندھنا' کام کاج کے لئے تیار ہونا۔

لَبَابٌ۔تھوڑی گھاس۔

لُبَابٌ۔خالص مغز(جیسے لُبٌّ ہے)۔

لَبِيْبٌ۔عقل مند اپنے کام میں نہ تھکنے والا۔

لَبَّيْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ۔یا اللہ میں تیری عبادت پر قائم ہوں اور تیرے بلانے پر حاضر ہوں' یا میرا اخلاص تیرے لئے ہے یا تیری طرف متوجہ ہوں' تیری بارگاہ میں حاضر ہوں۔

تَلْبِيَةٌ۔لبیک کہنا۔

قَالَ لِلْاَسْوَدِ يَا اَبَا عَمْرٍو وَقَالَ لَبَّيْكَ قَالَ لَبَّى يَدَيْكَ۔علقمہ نے اسود سے کہا اے ابوعمرو! انھوں نے کہا لبیک۔علقمہ نے کہا۔تیرے دونوں ہاتھ صحیح اور سلامت رہیں یا میں تیرے دست تصرف میں ہوں تو جس طرح چاہے مجھ کو پھرائے۔

اِلَّا لَبّٰى مَنْ عَلٰى يَمِيْنِهٖ۔جتنی چیزیں اس کی داہنی طرف ہوں گی سب لبیک کہیں گی(اس کے لبیک کے ساتھ)۔

اِنَّ اللّٰهَ مَنَعَ مِنِّىْ بَنِىْ مُدْلِجٍ لِصِلَتِهِمِ الرَّحِمَ وَطَعْنِهِمْ فِيْ اَلْبَابِ الْاِبِلِ۔اللہ تعالیٰ نے بنی مدلج کے لوگوں کو مجھ سے محفوظ رکھا(میں نے ان کو مارا اور لوٹا نہیں) کیوں اس وجہ سے کہ وہ لوگ ناطہ جوڑتے ہیں(ناطہ داروں سے اچھا سلوک کرتے ہیں) دوسرے عمدہ عمدہ اونٹ نحر کرتے ہیں(لوگوں کی ضیافت کرتے ہیں' مسافروں کی مہمان داری کرتے ہیں تو اَلْبَاب جمع ہے لُبٌّ کی بمعنی خالص اور عمدہ۔بعضوں نے کہا وہ لَبَبٌ کی جمع ہے یعنی نحر کرنے کا مقام لیکن لَبَّاب جو ایک روایت میں ہے جو جمع ہے لَبَّةٌ کی یعنی سینے کے اوپر جو گڑھا ہوتا ہے اونٹ کو اسی مقام پر مار کر نحر کرتے ہیں)۔

اَمَا تَكُوْنُ الذَّكَاةُ اِلَّا فِى الْحَلْقِ وَاللَّبَّةِ۔کیا جانور کی زکوۃ(ذبح) حلق اور دگدگی کے سوا اور مقام میں نہیں ہوتی ہے(یہی دونوں مقام ذبح اور نحر کے ہیں۔لیکن جب ضرورت ہو تو دوسرے مقام پر بھی مار لگا کر جانور کو حلال کر سکتے ہیں)۔

فَشَقَّ مَا بَيْنَ نَحْرِهٖ اِلٰى لَبَّتِهٖ۔سینے سے لے کر دگدگی تک چیر ڈالا۔

فَانْفَجَرَ مِنْ لَبَّتِهٖ۔ان کی دگدگی سے خون بہہ نکلا(ایک روایت میں مِنْ لَيْلَتِهٖ ہے یعنی اسی رات خون بہہ نکلا)۔

اِنَّا حَیٌّ مِّنْ مَّذْحِجٍ حُبَابُ سَلَفِهَا وَلُبَابُ شَرَفِهَا- ہم لوگ ایک شاخ میں مذحج قبیلہ کی ان کے اگلوں کے سرتاج اور ان کے شرفا کے خالص اور برگزیدہ-

اِنَّهٗ صَلّٰی فِیْ ثَوْبٍ وَّاحِدٍ مُتَلَبِّبًا بِهٖ- آپ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی جس کو سینہ پر باندھ لیا تھا (معلوم ہوا ایک کپڑے میں نماز پڑھنا مکروہ نہیں ہے)-

اِنَّ رَجُلًا خَاصَمَ اَبَاهُ عِنْدَهٗ فَاَمَرَ بِهٖ فَلُبَّ لَهٗ- ایک شخص نے آنحضرتؐ کے سامنے اپنے باپ سے جھگڑا کیا- آپ نے حکم دیا' اس کے گلے میں کپڑا ڈال کر اس کو کھینچا گیا (گویا باپ سے جھگڑنے کی یہ سزا دی)-

اِنَّهٗ اَمَرَ بِاِخْرَاجِ الْمُنَافِقِیْنَ مِنَ الْمَسْجِدِ فَقَامَ اَبُوْ اَیُّوْبَ اِلٰی رَافِعِ بْنِ وَ دِیْعَةَ فَلَبَّبَهٗ بِرِدَائِهٖ ثُمَّ نَتَرَهٗ نَتْرًا شَدِیْدًا- آنحضرتؐ نے منافقوں کو مسجد سے نکال دینے کا حکم دیا یہ سن کر ابوایوب انصاریؓ اٹھے اور انھوں نے رافع بن ودیعہ کو (جو منافق تھا) اس کی چادر میں لپیٹا پھر زور سے اس کو گھسیٹا-

لَبَّبْتُهٗ بِرِدَائِهٖ- (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) میں نے (حکیم بن حزام) کو ان کی چادر میں لپیٹا (اور کھینچ کر آنحضرتؐ کے پاس لایا- جب میں نے ان کو سورۂ فرقان دوسری طرح پڑھتے سنا)-

یَاْتِیَ بِالْمَوْتِ مُلَبِّبًا- موت کو سینہ پکڑ کر لائے-

اِضْرِبُهٗ کَیْ یَلُبَّ- اس کو مارتا کہ اس کو عقل آئے (یہ لُبٌّ سے نکلا ہے بمعنی عقل اور شعور- اَلْبَابٌ اس کی جمع ہے اب ضَرَبَ یَضْرِبُ اور فَتَحَ یَفْتَحُ دونوں سے آیا ہے لَبَبَ الرَّجُلُ آدمی عقل مند ہوا- بعض نے لَبُبَ بھی نقل کیا ہے لیکن یہ لغت ضعیف ہے)-

اِنَّهٗ اَتَی الطَّائِفَ فَاِذَا هُوَ یَرَی التُّیُوْسَ تَلِبُّ عَلَی الْغَنَمِ- وہ طائف میں آئے کیا دیکھتے ہیں کہ بکرے بکریوں پر آواز دے رہے ہیں (یعنی وہ آواز جو جفتی کے وقت نکالتے ہیں- ایک روایت میں تَنِبُّ ہے معنی وہی ہیں)-

مَا رَاَیْتُ مِنْ نَّاقِصَاتِ عَقْلٍ وَّ دِیْنٍ اَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ اِحْدَاکُنَّ- میں نے عقل اور دین کم رکھنے والیوں میں تم سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا عقل مند چترے آدمی کی عقل کھو دیتی ہیں (وہ عورت پر فریفتہ ہو کر بیوقوف اور احمق بن جاتا ہے- جب عقل مند آدمی کو یہ عورتیں بیوقوف بنا دیتی ہیں تو بیوقوف کی کیسی مٹی خراب کرتی ہوں گی)-

لُبَابُ الْقُرْاٰنِ- قرآن کا مغز اور خلاصہ-

اَبُوْ لُبَابَةَ- مشہور صحابی ہیں جو جنگ تبوک میں جانے سے رک گئے تھے پھر انھوں نے توبہ کی اور مسجد کے ستون سے اپنے آپ کو باندھ دیا- اس کو اسطوانہ ابولبابہ کہتے ہیں-

اَلَبَّ بِالْمَکَانِ- وہاں اقامت کی-

سُمِّیَتِ التَّلْبِیَةُ اِجَابَةً لِاَنَّ مُوْسٰی اَجَابَ رَبَّهٗ وَقَالَ لَبَّیْكَ- لبیک کو اجابت بھی کہتے ہیں اس لئے کہ حضرت موسیٰؑ نے پروردگار کا جواب لبیک کہہ کر دیا تھا (تو لبیک کے یہ معنی ہوئے کہ حاضر ہوں تیری خدمت میں حاضر ہوں)-

لَبْلَاب- ایک بیل ہے جو درخت سے لپٹ جاتی ہے-

لَبْتٌ- موڑ دینا' لپیٹ دینا' لکڑی سے سینہ اور پیٹ پر مارنا-

لَابُوْت- کھیت والوں کا ایک لوہا جو مہاز کے نیچے لگاتے ہیں اس سے راستہ صاف کرتے ہیں-

لَبْثٌ یا لُبْثٌ یا لَبَثٌ یا لِبَاثٌ یا لُبَاثٌ یا لُبَاثَةٌ یا لَبِیْثَةٌ- ٹھہرنا' اقامت کرنا-

تَلَبُّثٌ- توقف کرنا-

اِسْتِلْبَاثٌ- دیری چاہنا-

فَرَسٌ لَبَاثٌ- متھا گھوڑا-

فَاسْتَلْبَثَ الْوَحْیُ- وحی آتے ہی توقف ہو گیا کئی دن تک دیر ہوئی-

لَوْ لَبِثْتُ فِی السِّجْنِ مَالَبِثَ یُوْسُفُ لَاَجَبْتُ الدَّاعِیَ- اگر میں اتنے دنوں تک قید رہتا جتنے دنوں حضرت یوسفؑ قید رہے تو فوراً بلانے والے کے بلاوے پر چلا جاتا (حضرت یوسفؑ کی طرح توقف نہ کرتا- بلانے والے کو خالی نہ لوٹاتا- یہ آنحضرتؐ نے حضرت یوسفؑ کے صبر کی تعریف میں فرمایا)-

لَبْجٌ- پچھاڑنا' دے مارنا یا کھڑے سے گر پڑنا' مارنا-

لِبَاجٌ- کمزور' بیوقوف-

لُبْجَةٌ یا لُبُجَةٌ یا لَبَجَةٌ- ایک شاخ دار لوہا جس سے بھیڑیے کا شکار کرتے ہیں-

فَلُبِجَ بِهٖ حَتّٰی مَا یَعْقِلُ- اس کو زمین پر گرا دیا یہاں تک کہ ہوش نہ رہا-

لَبْخٌ یا تَلْبِیْخٌ یا اِلْبَاخٌ- بوڑھا ہونا-

لَبِخٌ- بہادر جری-

تَبَاعَدَتْ شُعُوْبٌ مِّنْ لَبِخٍ فَعَاشَ اَیَّامًا- لبخ سے کچھ شاخیں نکلیں وہ کئی دن تک زندہ رہا-

لَبِخ- (حائے حطی سے) ایک شخص کا نام ہے (لیکن نہایہ میں لَبِج ہے جیم موحدہ ہے)-

لَبْخٌ- نارنا' لے لینا' قتل کرنا' گالی دینا' پر گوشت ہونا-

مُلَابَخَةٌ اور لِبَاخٌ- آپس میں مکہ بازی کرنا-

لَبِیْخَه- مشک کا نافہ-

تَلَبُّخٌ- لیجھ لگانا' مار کے نشان نمووار ہونا-

لَبَخَه- ایک درخت ہے جس کا پھل کھجور کی طرح میٹھا ہوتا ہے مگر بدمزہ-

مَنْ بَاتَ وَفِیْ جَوْفِهٖ سَبْعُ وَرَقَاتٍ مِنَ الْهِنْدَبَاءِ اَمِنَ مِنْ لَبْخٍ لَیْلَتِهٖ- جو شخص اس طرح رات گزارے کہ اس کے پیٹ میں کاسنی کے سات پتے ہوں تو وہ رات کی آفت سے محفوظ رہے گا (کاسنی نہایت عمدہ بوٹی ہے بخار اور ورم کو دفع کرتی ہے- ایک حدیث میں ہے کہ آنحضرتؐ کی ترکاری کاسنی ہے اور حضرت علیؓ کی ترکاری ریحان ہے)-

لَبْدٌ- نقش کر کے تر کرنا اور کمبل کے کنارے پر لگانا تاکہ وہ پھٹے نہیں-

لُبُوْدٌ- اقامت کرنا' چمٹ جانا' لازم کر لینا-

لَبَدٌ- اقامت کرنا-

تَلْبِیْدٌ (بمعنی لَبَدٌ ہے اور) پیوند لگنا' بالوں کو گوند وغیرہ سے چپکا لینا تاکہ پریشان نہ ہوں' بند کر لینا' ٹھہرا دینا-

اِلْبَادٌ- چپک جانا' اقامت کرنا' زین پوش لگنا' چپکانا-

تَلَبُّدٌ- چپک جانا-

اِلْتِبَادٌ- ایک پر ایک چڑھ جانا' بہت ہونا-

اِنَّ عَائِشَةَ اَخْرَجَتْ كِسَاءً لِلنَّبِيِّ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ مُلَبَّدًا- حضرت عائشہؓ نے آنحضرتؐ کا ایک کمبل نکالا جس میں پیوند لگے ہوئے تھے (عرب لوگ کہتے ہیں لَبَدْتُ الْقَمِیْصَ اَلْبُدُهٗ یا لَبَّدْتُهٗ میں نے قمیص میں پیوند لگائے اور جس چھتڑے سے قمیص کا سامنے کا حصہ پیوند کرتے ہیں اس کو لِبْدَہ کہتے ہیں اور پشت پر جو پیوند لگاتے ہیں اس کو قَبِیْلَہ کہتے ہیں بعض نے کہا مُلَبَّدٌ سے یہ مراد ہے کہ اس کا درمیانی حصہ موٹا تھا نمدے کی طرح کرمانی نے کہا کِسَاءٌ مُّلَبَّدٌ یعنی موٹا کمبل گویا تہہ بر تہہ جوڑا گیا ہے)-

لَا تُخَمِّرُوْا رَاْسَهٗ فَاِنَّهٗ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّدًا- اس کا سر مت ڈھانپو (یعنی اس شخص کا جو احرام کی حالت میں مر گیا تھا) کیونکہ وہ قیامت کے دن بالوں کو چپکائے ہوئے اٹھے گا (ایک روایت میں یونہی ہے اور مشہور روایت میں مُلَبِّیًا ہے یعنی لبیک پکارتا ہوا اٹھے گا)-

رَاَیْتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُلَبِّدًا- میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ نے سر کے بال چپکا لئے تھے (گوند یا شہد یا خطمی سے)-

اِنِّیْ لَبَّدْتُ رَاْسِیْ وَقَلَّدْتُ هَدْیِیْ- میں نے تو اپنے سر کے بال چپکا لئے اور قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالا (تو میں احرام اس وقت تک نہیں کھول سکتا جب تک حج سے فارغ نہ ہو جاؤں اور قربانی کا جانور نہ کاٹا جائے- ہر چند تلبید کو اس میں کچھ دخل نہیں ہے مگر تلبید اس وقت کی جاتی ہے جب مدت تک احرام قائم رکھنا منظور ہوتا ہے تو آپ نے اپنا ارادہ بیان فرمایا کہ میری نیت شروع سے یہی تھی کہ حج سے فارغ ہو کر احرام کھولوں)-

فَلْیَتَلَبَّدْ بِالْاَرْضِ- زمین سے چمٹ جائے (تاکہ اس کا غصہ تھم جائے)-

مَنْ لَبَّدَ اَوْ عَقَصَ فَعَلَيْهِ الْحَلْقُ- جو شخص بالوں کو چپکا لے یا گوندھ لے اس کو (احرام کھولتے وقت) سر منڈانا ضروری ہے (بالوں کا کترنا کافی نہیں)-

فَلَبَّدَتِ الدِّمَاثَ- اس نے نرم زمینوں کو سخت کر دیا

(اب پاؤں اس میں نہ گھستے)۔

لَیْسَ بِلَبَدٍ فَیُتَوَقَّلُ۔ وہ جما ہوا نہیں ہے کہ اس پر جلدی سے چلے جا سکیں۔

اُلْبُدُوْا لُبُوْدَ الرَّاعِیْ عَلٰی عَصَاہُ لَا یَذْھَبُ بِکُمُ السَّیْلُ۔ زمین سے اس طرح چپک جاؤ جیسے چرواہا اپنی لاٹھی سے چپک جاتا ہے (یعنی اپنے گھروں میں خاموش بیٹھے رہو گھر سے باہر نہ نکلو) ایسا نہ ہو کہ سیلاب (بہیا) تم کو بہا لے جائے (یعنی اس فتنہ میں تم بھی مبتلا ہو جاؤ)۔

اُلْبُدَا بِالْاَرْضِ حَتّٰی تَفْھَمَا۔ تم زمین سے چپکے رہو (یعنی ٹھہرے رہو) یہاں تک کہ سمجھ لو۔

اَلْخُشُوْعُ فِی الْقَلْبِ وَ اِلْبَادُ الْبَصَرِ فِی الصَّلٰوۃِ۔ دل میں خشوع اور سجدے کے مقام پر نظر جمانا نماز میں۔

مَا اَرَی الْیَوْمَ خَیْرًا مِّنْ عِصَابَۃٍ مُّلَبِّدَۃٍ۔ آج کے دن میں ان لوگوں سے اچھا کسی کو نہیں سمجھتا جو زمین سے چپک گئے ہیں (گھروں میں چھپ کر بے نام ونشان ہو گئے ہیں)۔

اُلْبِدُ اَمْ اُدْعِیْ۔ (حضرت ابوبکر صدیقؓ دودھ نچوڑنے اور دوہنے کے وقت کہتے) میں دودھ کا برتن تھن کے نزدیک رکھوں (تو پھین نہ اٹھے گا) یا پھین اٹھاؤں (دودھ کا برتن تھن سے دور رکھ کر)۔

اِنَّ اللّٰہَ یَجْعَلُ مَکَانَ کُلِّ شَوْکَۃٍ مِنْھَا مِثْلَ خُصْوَۃِ التَّیْسِ الْمَلْبُوْدِ۔ اللہ تعالیٰ بہشت کے طلح میں ہر کانٹے کے بدلے ایک گولی رکھے گا جیسے پر گوشت بکرے کا خصیہ۔

کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا۔ قریب تھا کہ اس پر جمع ہو جائیں ایک پر ایک چڑھ کر۔

وَبَیْنَ نَسْعَیْہِ خِدَبًّا مُلَبَّدًا۔ اس کے دونوں تسموں کے درمیان ایک بڑی چیز ہے بالوں سے ڈھکی ہوئی۔

لَبِیْد۔ ایک مشہور شاعر تھا عرب کا۔ کہتے ہیں ڈیڑھ سو برس زندہ رہا، اس کا یہ شعر ہے:

اَلَا کُلُّ شَیْءٍ مَا خَلَا اللّٰہِ بَاطِلٌ
وَکُلُّ نَعِیْمٍ لَا مَحَالَۃَ زَائِلٌ

آنحضرتؐ نے فرمایا سب سے زیادہ سچ جو لبید نے کہا وہ یہ ہے۔ یعنی "اللہ کے سوا ہر چیز باطل اور معدوم ہے اور ہر لذت آخر فنا ہونے والی ہے۔" اسی کا یہ شعر بھی ہے:

وَلَقَدْ سَئِمْتُ مِنَ الْحَیٰوۃِ وَطُوْلِھَا
وَ سُؤَالِ ھٰذَا النَّاسِ کَیْفَ لَبِیْدُ

یعنی میں زندگی سے اور اس کی درازی سے بیزار ہو گیا اور لوگوں کے بار بار پوچھنے سے کہ لبید کیسا ہے۔

لَبْسٌ۔ ملا دینا، دوسرے کے مشابہ کر دینا، پہننا، چھپانا، ایک مدت تک فائدہ اٹھانا۔

مُلَابَسَۃٌ۔ ملا دینا، اندرونی حال پہچاننا۔

اِلْبَاسٌ۔ ڈھانپنا، چھپانا، پہنانا۔

تَلَبُّسٌ۔ مل جانا، مشتبہ ہونا، چپک جانا۔

اِلْتِبَاسٌ۔ مل جانا، ایک دوسرے کے مشابہ ہونا۔

لِبَاسٌ۔ کپڑا، بیوی، شوہر۔

لُبْسَۃٌ۔ شبہ، اشکال۔

لَبُوْسٌ۔ زرہ، لباس۔

لَبِیْسٌ۔ پرانا، نظیر، مثل۔

تَلْبِیْسٌ۔ دھوکا دینا، خلاف واقعہ بیان کرنا۔

لَمَّا نَزَلَ قَوْلُہٗ تَعَالٰی اَوْ یَلْبِسَکُمْ شِیَعًا۔ جب یہ آیت اتری تم کو گروہ گروہ کر دے اختلاف ڈال کر۔

یُزِیْحُ کُلَّ لَبْسٍ۔ ہر شک اور شبہ کو دور کرے۔

اِیْتُوْنِیْ بِخَمِیْسٍ اَوْ لَبِیْسٍ۔ ایک پانچ ہاتھ کا کپڑا لاؤ یا ایک پرانا کپڑا۔

فَلَبَسَ عَلَیْہِ صَلٰوتَہٗ۔ نماز میں شبہ ڈال دیا۔

مَنْ لَبَسَ عَلٰی نَفْسِہٖ لَبْسًا۔ جو شخص اپنے آپ کو شک اور شبہ میں ڈالے (لبس بہ تشدید بھی ہو سکتا ہے یعنی بہت شبہ میں ڈالے)۔

وَ اِنَّمَا یَلْبِسُ عَلَیْنَا الْقُرْاٰنَ مِثْلُ ھٰؤُلَاءِ۔ ہم کو قرآن میں ایسے ہی لوگ بھلا دیتے ہیں (اس حدیث سے یہ نکلا کہ سنن اور آداب کا ترک دوسرے ہم نشینوں پر بھی پڑتا ہے اور جب آنحضرتؐ پر اس کا اثر ہوا تو دوسروں پر بطریق اولیٰ ہوگا اور صالحین اور اولیاء اللہ کا اثر اس کے خلاف ہوتا ہے ان کی صحبت

میں بھولا ہوا بھی یاد ہو جاتا ہے)۔

فَلَبَسَنِیْ- ابن صیاد نے مجھ کو شبہہ میں ڈال دیا (شاید وہی دجال ہو)۔

لُبِسَ عَلَیْهِ- اس کو شبہہ ہو گیا۔

لَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسُنُ- قرآن سے دوسری زبانیں مشابہ نہیں ہو سکتیں (تو قرآن عربی زبان ہی میں پڑھنا چاہیے یا مطلب یہ ہے کہ قرآن کے مشابہ دوسری عبارتیں نہیں ہو سکتیں گو وہ عربی زبان ہی کی ہوں- یہ قرآن کا معجزہ ہے کہ وہ دوسروں کے کلام سے مل نہیں سکتا- یا یہ مطلب ہے کہ قرآن ساری زبان والوں پر آسان ہے ہر زبان والے آسانی سے اس کو پڑھ سکتے ہیں)۔

یَلْبِسُهَا عَلَیَّ- مجھ کو بھلا دیتا ہے (اس میں شک وشبہہ ڈال دیتا ہے)۔

قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَالُبِسَ- بہت بچھاتے بچھاتے وہ بوریا کالا ہو گیا تھا۔

لَا تُلْبِسُوْا عَلَیْنَا- ہم کو شک اور شبہہ میں نہ ڈالو۔

لَایَلْبَسُ الْقَمِیْصَ وَلَا السَّرَاوِیْلَ- قمیص پہنے نہ پاجامہ (معلوم ہوا کہ نماز میں سلے ہوئے کپڑے کی ضرورت نہیں ہے)۔

لِتُلْبِسُهَا صَاحِبَتُهَا- اس کی سہیلی ہمجولی اس کو اپنی چادر اڑھادے (اگر اس کے پاس چادر نہ ہو)۔

فَلْیَلْبَسْ سَرَاوِیْلَ- اگر چادر نہ ملے تو پاجامہ ہی پہن لے (یعنی احرام والا شخص)۔

اِنَّمَا یَلْبَسُهُ مَنْ لَّا خَلَاقَ لَهٗ فِی الْاٰخِرَةِ- اس کو تو وہ شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کوئی حصہ نہیں ہے۔

اِیَّاکُمْ وَلَبُوْسَ الْحَرِیْرِ- دیکھو خالص ریشمی کپڑا پہننے سے بچے رہو۔

فَجَاءَ الْمَلَكُ فَشَقَّ عَنْ قَلْبِهٖ قَالَ فَخِفْتُ اَنْ یَّکُوْنَ قَدِ الْتُبِسَ بِیْ- فرشتے نے جب میرا سینہ چیرا تو میں ڈر گیا- کہیں میری عقل میں تو فتور نہیں آ گیا۔

فَیَاْکُلُ وَمَا یَتَلَبَّسُ بِیَدِهٖ طَعَامٌ- آپ ہاتھ سے کھانا کھاتے تھے لیکن کھانا آپ کے ہاتھ میں نہیں چمٹتا تھا (اس طرح پاکیزگی اور احتیاط کے ساتھ صرف انگلیوں سے کھاتے تھے)۔

ذَهَبَ وَلَمْ یَتَلَبَّسْ مِنْهَا بِشَیْءٍ- دنیا سے تشریف لے گئے اور ذرا بھی دنیا میں نہ پھنسے (کچھ مال واسباب نہیں جوڑا)۔

نَهٰی عَنْ لِبْسَتَیْنِ- آپ نے دو طرح کپڑا پہننے سے منع فرمایا (ایک تو گوٹ مار کر ایک ہی کپڑے میں بیٹھنا اس طرح کہ شرمگاہ کھل جائے دوسرے ایک کپڑا سارے بدن پر ایسا لپیٹ لینا کہ ہاتھ باہر نکل نہ سکیں جس کو اشتمال صماء کہتے ہیں)۔

مَنْ لَّبِسَ ثَوْبَ شُهْرَةٍ- جو شخص شہرت کا کپڑا پہنے (فوق البھڑک جس کی طرف لوگ دیکھیں' اس پر تعجب کریں اور پہننے والے کی بہت شہرت کی ہو)۔

لَا بِسُ ثَوْبَیْ زُوْرٍ- دو کپڑے فریب کے پہنے ہوئے۔

یَلْبَسُوْنَ ثِیَابَ الضَّاْنِ- بھیڑ کے بالوں کے کپڑے پہنیں گے (یعنی صوف کے- بڑے درویش اور خدا رسیدہ فقیر کامل بنیں گے اور دل میں بھیڑیے ہوں گے)۔

لِبَاسُ التَّقْوٰی- تقویٰ کا لباس (وہ یہ ہے کہ کسی مخلوق سے سوال نہ کرے یا ایمان یا حیا)۔

اَلْعَالِمُ بِزَمَانِهٖ لَا تَدْخُلُ عَلَیْهِ اللَّوَابِسُ- جو شخص زمانہ کا حال جانتا ہو وہ دھوکا نہ کھائے گا)۔

لَبْطٌ- زمین پر دے مارنا۔

لُبِطَ بِهٖ- گر پڑا۔

لُبِطَ- اس کو زکام ہوا۔

لَبْطٌ- لات مارنا۔

تَلَبُّطٌ- حیران ہونا' لیٹ جانا' زمین پر لوٹنا' متوجہ ہونا۔

اِلْتِبَاطٌ- حیران' پریشان ہونا' بے قرار ہونا۔

لَبْطَةٌ- زکام۔

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الشُّهَدَاءِ فَقَالَ اُولٰئِكَ یَتَلَبَّطُوْنَ فِی الْغُرَفِ- آنحضرتؐ سے پوچھا گیا شہیدوں کا کیا حال ہے؟ فرمایا وہ تو بہشت کے بالا خانوں میں لوٹ پوٹ کر رہے ہیں (اس حدیث سے یہ نکلا کہ مومنوں کی ارواح مرنے کے بعد بہشت میں رہتی ہیں)۔

جَعَلَتْ تَنْظُرُ اِلَيْهِ يَتَلَوّٰى وَيَتَلَبَّطُ - حضرت ہاجرہ حضرت اسماعیلؑ کو دیکھ رہی تھیں وہ (پیاس کی وجہ سے) پیچ کھا رہے تھے اور بے قرار ہو رہے تھے۔

اِنَّهٗ خَرَجَ وَ قُرَيْشٌ مَّلْبُوْطٌ بِهِمْ - آنحضرتؐ برآمد ہوئے اور قریش کے کافر آپ کے سامنے گرے پڑے تھے۔

لَمَّا اَصَابَهٗ عَامِرُ بْنُ رَبِيْعَةَ بِالْعَيْنِ فَلُبِطَ بِهٖ - سہل بن حنیف کو جب عامر بن ربیعہ نے نظر لگائی تو وہ گر پڑے۔

تَضْرِبُ الْيَتِيْمَ وَتَلْبِطُهٗ - تو یتیم کو مارتا ہے اس کو زمین پر گراتا ہے۔

لَيْسَ عِنْدِىْ مِنَ الْخَبَرِ مَا يَسُرُّكُمْ فَالْتَبَطُوْا جَنْبَىْ نَاقَتِهٖ يَقُوْلُوْنَ اِيْهٖ يَا حَجَّاجُ - (حجاج سلمی جب مکہ میں داخل ہوئے تو مشرکوں سے کہنے لگے) میرے پاس کوئی ایسی خبر نہیں جو تم کو خوش کرے یہ سن کر سب ان کی اونٹنی کے دونوں پہلو پر گر پڑے وہ کہنے لگے حجاج کچھ تو سناؤ۔

لَبْقٌ - نرم کرنا۔

لَبَقٌ - حذاقت اور ہوشیاری' ظرافت۔

تَلْبِيْقٌ - نرم کرنا۔

فَصَنَعَ ثَرِيْدَةً ثُمَّ لَبَّقَهَا - ثرید بنایا پھر اس کو خوب گھونٹا' نرم کیا۔

سَوّٰى ثَرِيْدَةً ثُمَّ لَبَّقَهَا - اس کے بھی معنی وہی ہیں۔

وَدِدْتُ اَنَّ عِنْدِىْ خُبْزَةً مِنْ بُرَّةٍ مُّلَبَّقَةٍ بِسَمَنٍ وَّلَبَنٍ - مجھ کو خواہش ہوئی کہ گیہوں کی روٹی ہو گھی اور دودھ میں نرم کی ہوئی (بعض نے اس حدیث کا انکار کیا ہے اس بناء پر کہ آنحضرتؐ کی یہ شان نہ تھی کہ ایسی چیزوں کی آرزو کرتے۔ مگر یہ انکار محض بے موقع ہے آنحضرتؐ بھی آخر بشر تھے اور نفس رکھتے تھے اور کوئی بشر خواہش نفسانی سے پاک نہیں ہو سکتا۔ خصوصاً کھانے پینے کی خواہش سے مگر انبیاء اور اولیاء اس خواہش کو دباتے ہیں اور شریعت اور عقل سلیم کے تابع رکھتے ہیں اور اگر خواہش ہی نہ ہو تو پھر تقویٰ اور پرہیزگاری اور نفس شکنی کا ثواب کیوں ملے اور انسان کی فضیلت ملائکہ پر اسی وجہ سے ہے کہ اس میں اللہ تعالیٰ نے نفسانی خواہشیں رکھی ہیں۔ ان خواہشوں کو دبانا اور نفس کو روکنا بھی تو باعث فضیلت ہے)۔

لَبْكٌ - ملا دینا' اکٹھا کرنا۔

تَلَبُّكٌ - ملتبس ہونا۔

اِلْتِبَاكٌ - مل جانا۔

اَمْرٌ لَبِكٌ - ایک مخلوط مشتبہ کام۔

لَبَكْتَ عَلَىَّ - تو نے مجھ پر گول مول کر دیا (خلط ملط ایک روایت میں بَكَّلْتَ عَلَىَّ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

تَلْبِيْكٌ - ملا دینا مشکل میں ڈال دینا۔

اِلْبَاكٌ - فحش گوئی' غلط کہنا۔

مَاذُقْتُ عِنْدَهٗ عَبَكَةً وَّلَا لَبَكَةً - میں نے اس کے پاس نہ ٹکڑا کھایا نہ کوئی لقمہ یا ثرید کا ٹکڑا۔

لَبْنٌ - دودھ پلانا' بہت کھانا' لکڑی یا پتھر سے خوب مارنا۔

لَبَنٌ - تکیہ پر سر رکھنے سے گردن میں درد ہو جانا' بہت دودھ دینا۔

تَلْبِيْنٌ - اینٹیں عمارت کے لئے تیار کرنا۔

اِلْبَانٌ - بہت دودھ والا ہونا' چھاتی میں دودھ اتر آنا' تلبینہ بنانا۔

تَلَبُّنٌ - ٹھہرنا۔

اِلْتِبَانٌ - دودھ پینا۔

اِسْتِلْبَانٌ - دودھ مانگنا۔

لَبَنٌ - دودھ۔

لَبِنٌ - کچی اینٹ۔

اِنَّ لَبَنَ الْفَحْلِ يُحَرِّمُ - مرد کا دودھ حرام کر دیتا ہے (نکاح کو حرام کر دیتا ہے۔ مثلاً ایک شخص کی بیوی اس سے بچہ جنے پھر وہ عورت کسی بچہ کو دودھ پلائے تو وہ بچہ لڑکا ہو یا لڑکی خاوند کا محرم ہو جاتا ہے۔ خاوند اور اس کی اولاد خواہ اسی بیوی سے ہو یا دوسری بیوی سے اور اس کے بھائی سب بچہ کے محرم ہوں گے کیونکہ دودھ درحقیقت مرد ہی کا ہوتا ہے' اسی کے سبب سے عورت دودھ والی ہوئی اور ابن مسیب اور نخعی کا اس میں اختلاف ہے)۔

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَّهٗ اِمْرَاَتَانِ اَرْضَعَتْ اِحْدٰهُمَا غُلَامًا وَّالْاُخْرٰى جَارِيَةً اَيَحِلُّ لِلْغُلَامِ اَنْ يَّتَزَوَّجَ

بِالْجَارِيَةِ قَالَ لَا اَللِّقَاحُ وَاحِدٌ-عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا گیا ایک شخص کی دو بیویاں تھیں ایک بیوی نے ایک لڑکے کو دودھ پلایا اور دوسری بیوی نے ایک لڑکی (چھوکری) کو کیا یہ لڑکا اس لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے؟ انھوں نے کہا نہیں اس لئے کہ دوہیل کرنے والا ایک ہی شخص ہے تو وہ لڑکا لڑکی بھائی بہن ہوئے-

اِسْتَاذَنَ عَلَيْهَا اَبُو الْقُعَيْسِ فَاَبَتْ اَنْ تَاْذَنَ لَهٗ فَقَالَ اَنَا عَمُّكِ اَرْضَعَتْكِ امْرَاَةُ اَخِيْ فَاَبَتْ عَلَيْهِ حَتّٰى ذَكَرَتْهُ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ هُوَ عَمُّكِ فَلْيَلِجْ عَلَيْكِ-ابوالقعیس نے حضرت عائشہؓ سے اندر آنے کی اجازت مانگی-انھوں نے اجازت نہ دی-ابوالقعیس نے کہا میں تو تمہارا چچا ہوں تم کو میری بھاوج نے دودھ پلایا ہے جب بھی حضرت عائشہؓ نے اجازت نہ دی اور آنحضرتؐ سے ذکر کیا-آپؐ نے فرمایا وہ تیرا چچا ہے تیرے پاس آ سکتا ہے (اس سے پردہ کی ضرورت نہیں)-

اِنَّ رَجُلًا قَتَلَ اٰخَرَ فَقَالَ خُذْمِنْ اَخِيْكَ اللَّبَنَ-ایک شخص نے دوسرے کو مار ڈالا تو مقتول کے وارث سے آپ نے فرمایا تو اپنے بھائی سے دوہیل اونٹنیاں لے (یعنی دیت میں)-

لَمَّا رَاٰهُمْ يَوْمَ بَدْرٍ يَقْتُلُوْنَ قَالَ اَمَالَكُمْ حَاجَةٌ فِي اللُّبَّنِ-امیہ بن خلف نے جب بدر کے دن دیکھا کہ مسلمان لوگ کافروں کو قتل کر رہے ہیں تو کہنے لگا کیا تم کو دوہیل اونٹنیاں درکار نہیں (مطلب یہ ہے کہ مارتے کاہے کو ہو قید کرلو اور دودھ والی اونٹنیاں فدیہ میں لے کر چھوڑ دو)-

سَيَهْلِكُ مِنْ اُمَّتِيْ اَهْلُ الْكِتَابِ وَ اَهْلُ اللَّبَنِ فَسُئِلَ مَنْ اَهْلُ اللَّبَنِ فَقَالَ قَوْمٌ يَتَّبِعُوْنَ الشَّهَوَاتِ وَيُضَيِّعُوْنَ الصَّلَوَاتِ-میری امت میں دو قسم کے لوگ تباہ ہوں گے ایک تو کتاب والے (جو قرآن وحدیث کو لوگوں سے جھگڑا کرنے کے لئے پڑھیں) دوسرے دودھ والے' صحابہؓ نے پوچھا دودھ والے کون لوگ ہیں؟ فرمایا وہ لوگ ہیں جو نفس کی خواہشوں پر چلیں گے اور نمازوں کو تلف کریں گے (بے وقت پڑھیں گے جمعہ اور جماعت کا خیال نہ رکھیں گے شہر سے دور ایسے

مقاموں میں رہیں گے جہاں دودھ اور چارے کی کثرت ہو)-

وُلِدَلَهٗ وَلَدٌ فَعِتَلَ لَهٗ اَسْقِهٖ لَبَنَ اللَّبَنِ-عبدالملک بن مروان کا ایک بچہ پیدا ہوا لوگوں نے اس سے کہا اس کو دودھ کا دودھ پلاؤ (اس طرح کہ انّا کو دودھ پلاؤ اب اس کا دودھ جو بچہ پیئے گا وہ دودھ کا دودھ ہوگا)-

اِنَّهَا بَكَتْ فَقَالَ لَهَا مَا يُبْكِيْكِ فَقَالَتْ دَرَّتْ لَبَنَةُ الْقَاسِمِ يا لُبَيْنَةُ الْقَاسِمِ فَذَكَرَتْهُ فَقَالَ اَمَا تَرْضَيْنَ اَنْ تَكْفُلَهٗ سَارَةُ فِي الْجَنَّةِ-حضرت ام المومنین خدیجہؓ رونے لگیں-آنحضرتؐ نے پوچھا کیوں روتی ہو؟ انھوں نے کہا قاسم کا دودھ بہہ رہا ہے (یعنی آنحضرتؐ کے صاحبزادے کا جو ایام رضاعت میں گزر گئے تھے) قاسم کو انھوں نے یاد کیا-آنحضرتؐ نے فرمایا-کیا تم اس بات پر خوش نہیں ہو کہ حضرت سارہ بہشت میں اس کی پرورش کریں-

بِنْتُ لَبُوْنٍ-وہ اونٹنی جو دو برس کی ہو کر تیسرے برس میں لگی ہو اس کی ماں اس وقت دوہیل ہوتی ہے-

اِبْنُ لَبُوْنٍ-وہ اونٹ جو دو برس کا ہو تیسرے میں لگا ہو-

اِذَا سَقَطَ كَانَ دَرِيْنًا وَ اِنْ اُكِلَ كَانَ لَبِيْنًا-اراک اور سلم کا پھل جب زمین پر گر جاتا ہے تو وہ میلا ہو جاتا ہے اگر اس کو جانور کھالیں تو خوب دودھ پیدا کرتا ہے-

اَلتَّلْبِيْنَةُ مَجَمَّةٌ لِفُؤَادِ الْمَرِيْضِ-ہریرہ بیمار کے دل کو قوت دیتا ہے (نہایہ میں ہے کہ تَلْبِيْنَه یا تَلْبِيْن ہریرہ ہے جو آٹے یا بھوسی سے بنایا جاتا ہے کبھی اس میں شہد بھی شریک کر دیتے ہیں اس کو مشابہت دی لبن یعنی دودھ سے اس لئے کہ وہ سفید ہوتا ہے دودھ کی طرح یہ لَبَنَ الْقَوْمَ سے نکلا ہے یعنی لوگوں کو دودھ پلایا)-

مِلْبَنَه-چمچہ-

عَلَيْكُمْ بِالْمَشْنِيَةِ النَّافِعَةِ التَّلْبِيْنِ يا عَلَيْكُمْ بِالْبَغِيْضِ النَّافِعِ التَّلْبِيْنَةِ-تم لازم کرلو ایسی چیز کو جو ناگوار ہوتی ہے لیکن مفید ہے وہ کیا ہے تلبینہ (یعنی ہریرہ-گو وہ مزے دار نہیں ہوتا مگر فائدہ مند ہے)-

فَاِذَا بَيْنَ يَدَيْهِ صُحَيْفَةٌ فِيْهَا خَطِيْفَةٌ وَ مِلْبَنَةٌ-میں

حضرت علیؓ کے پاس گیا دیکھا تو ان کے سامنے ایک چھوٹا پیالہ رکھا ہے اس میں ہریرہ ہے اور ایک چمچہ ہے (بعض نے کہا مِلْبَنَه- وہ دودھ جو آگ پر رکھا جائے اور اس پر آٹا چھوڑا جائے)-

وَاَنَا مَوْضِعُ تِلْكَ اللَّبِنَةِ- (آنحضرتؐ نے فرمایا میری اور اگلے پیغمبروں کی مثال یہ ہے کہ ایک محل بنایا جائے لیکن ایک اینٹ کی جگہ اس میں خالی چھوڑ دی جائے) تو میں وہ اینٹ ہوں (گویا قصر نبوت کی تکمیل آپ کی ذات بابرکات سے ہوئی)-

وَلَبِنَتُهَا دِيْبَاجٌ- اس کا سنجاف دیباج کا ہے (جو مشہور ریشمی کپڑا ہے- نہایہ میں ہے کہ لَبِنَة کپڑے کی وہ چٹ جو قمیص اور جبہ کے گریبان پر لگاتے ہیں)-

اَتَيْنَاكَ وَالْعَذْرَاءُ يَدْمٰى لَبَانُهَا- ہم آپ کے پاس اس وقت آئے جب (قحط اور گرانی کی وجہ سے محنت کرتے کرتے) کنواری چھوکری کا سینہ خون آلود ہوتا تھا-

تَرْمِيَ اللَّبَانَ بِكَفَّيْهَا وَمِدْرَعُهَا- سینہ پر مارتی تھی اپنی دونوں ہتھیلیوں سے اور اس کا کرتا (پھٹا ہوا تھا ٹکڑے ٹکڑے)-

يُزْلِقُهٗ مِنْهَا لَبَانٌ وَّ اَقْوَابٌ زَهَالِيْلُ- چچڑیوں (گوچڑیوں) کو اس پر سے اس کا سینہ پھسال دیتا ہے (چونکہ چکنا اور سخت ہے) اور چکنی کمریں بھی (مطلب یہ ہے کہ وہ اونٹنی ایسی موٹی اور تیار اور چکنے جسم کی ہے کہ چھری جب اس کو کاٹنے کا ارادہ کرتی ہے تو پھسل جاتی ہے جم نہیں سکتی)-

اَفِيْ غَنَمِكَ لَبَنٌ- تمہاری بکریوں میں کوئی دودھ والی بکریاں بھی ہیں-

لَهَا لَبِنَةٌ- اس میں سنجاف لگا تھا-

اِنْ كَانَ الطَّعَامُ لَبَنًا- اگر کھانے کو دودھ ملتا (تو فرماتے وَزِدْ نَامِنْهُ- بعوض اَطْعِمْنَا خَيْرًا مِنْهُ کے)-

مَضْغُ اللُّبَانِ يَذْهَبُ بِالْبَلْغَمِ- کوبان (کندر) کو چبانا بلغم کو دور کرتا ہے)-

كُنْ فِي الْفِتْنَةِ كَابْنِ لَبُوْنٍ لَاظَهْرَ فَيُرْكَبُ وَلَا ضَرْعَ فَيُحْلَبُ- فساد کے وقت ابن لبون کی طرح ہو جانہ تو وہ سواری کے لائق ہے کہ اس پر چڑھیں اور نہ اس کے تھن ہے کہ اس میں سے دودھ دوہیں (مطلب یہ ہے کہ مفسدوں کو تجھ سے بالکل فائدہ نہ پہنچے)-

اَلتَّلْبِيْنُ اَلْحَسُوُّ بِاللَّبَنِ- آٹے کا ہریرہ دودھ کے ساتھ-

بابُ اللام مع التاء

لَتٌّ- دھکیلنا' مارنا' گوز لگانا' پاخانہ پھرنا' جننا-

اَلَّتِيْ- واحد مؤنث کے لئے مستعمل ہوتی ہے (جیسے اَلَّذِیْ واحد مذکر کے لئے اس کی جمع اَللَّاتِيْ اور اَللَّائِيْ ہے)-

بَعْدَ اللُّتَيَّا وَالَّتِيْ- سخت تکلیفیں اٹھانے کے بعد (یہ محاورہ ہے اور اَللُّتَيَّا تصغیر ہے اَلَّتِيْ کی)-

اَخْبِرْنِيْ عَنِ اللَّوَاتِيْ بِاللَّوَاتِيْ مَاحَدُّهُنَّ- اگر عورتیں عورتوں سے مساحقہ (چپٹی) کریں' تو ان کی کیا سزا ہے بتلایئے؟

لَتْبٌ- لازم کر لینا' چمٹ جانا' برچھا مارنا' پہننا-

تَلْتِيْبٌ- جھول ڈالنا-

اِلْتَابٌ- واجب کرنا-

تَلَاتُبٌ- مل جانا' مارک مارا کرنا-

اِلْتِتَابٌ- پہننا-

لَاتِبٌ- ملا ہوا (جیسے لَازِبٌ اور ثَابِتٌ اور وَاجِبٌ ہے)-

اِبْنُ اللُّتْبِيَّةِ منسوب ہے لُتْبٌ کی طرف جو ایک قبیلہ ہے-

لَتٌّ- کوٹنا' ملانا' پیسنا' گوندھنا-

لَتَّ فُلَانٌ- بیہودہ بکا-

فَمَا اَبْقٰى مِنِّيْ اِلَّا لِتَاتًا- اس بیماری نے مجھ میں کچھ نہ چھوڑا سوا سوکھے چھلکے (کھال کے' گوشت سب گل گیا)-

لِتَّ لَنَا السَّوِيْقَ- ستو ہمارے لئے گھولو-

لِتَاتٌ- درخت کی سوکھی چھالیں (امام شافعیؒ نے اس کو باب تیمم میں ذکر کیا- فرمایا کہ ان سے تیمم درست نہیں کیونکہ وہ مٹی کی جنس سے نہیں ہیں)-

اَفَرَاَیْتُمُ اللّٰتَ -تم نے ستولت کرنے والے کو دیکھا وہ ایک شخص تھا جو ستو پانی میں لت کر کے لوگوں کو کھلایا کرتا- جب وہ مر گیا تو لوگوں نے ایک بت اس کے نام کا بنالیا اور اس کی پوجا کرنے لگے (پھر ایک ''تا'' کو تخفیف کر دیا جیسے قرآن میں ہے)-

مَلْتُوْبٌ -لت کیا ہوا-

بابُ اللام مع الثاء

لَثٌّ- الحاح کرنا' اقامت کرنا' کئی دن تک قائم رہنا-

اِلْثَاثٌ -کے بھی وہی معنی ہیں-

لَاتُلِثُّوْا بِدَارِ مُعْجِزَةٍ- ایسے گھر (وطن یا ملک) میں مت رہو جہاں تم کو روزی اور کمائی کی تنگی ہو (بلکہ ایسے ملک میں رہو جہاں ذرائع معاش وسیع ہوں اور اپنی روٹی فراغت کے ساتھ پیدا کرو)-

تَنَثْلُثٌ -تردد-

لَثْلَثَةٌ- ہمیشہ رہنا کئی دن تک-

لَثْغٌ- الثغ بنانا یعنی ایسا شخص جو سین کو ثا یا را کو غین یا ایک حرف کے بدلے دوسرا حرف بولے-

لَثَقٌ- ہوا بند ہونا' رطوبت زیادہ ہونا-

تَلْثِیْقٌ -بگاڑنا' خراب کرنا-

اِلْثَاقٌ -تر کرنا' بھگونا-

اِلْتِثَاقٌ -تر ہونا' نم ہونا-

حُمّٰی لَثِقَةٌ -بلغمی بخار-

فَلَمَّا رَاٰی لَثَقَ الثِّیَابِ عَلَى النَّاسِ ضَحِكَ حَتّٰی بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ- جب آنحضرتؐ نے دیکھا لوگوں کے کپڑوں پر پانی کی تری ہے تو آپ ہنس دیئے (خوشی سے کہ یا تو قحط تھا پانی کا نام نہ تھا لوگ پانی کو ترس رہے تھے یا ایسا پانی برسا کہ کپڑے تک بھیگ گئے) یہاں تک کہ آپ کے پچھلے دانت بھی کھل گئے (پانی اور کیچڑ کو بھی لَثَقٌ کہتے ہیں)-

اِنَّ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَّا بَلَغَهُمْ مَقْتَلُ عُثْمَانَ بَكَوْا حَتّٰی تَلَثَّقَ لِحَاهُمْ- آنحضرتؐ کے صحابہؓ جو شام کے ملک میں تھے جب ان کو حضرت عثمانؓ کی شہادت کی خبر پہنچی تو رونے لگے یہاں تک کہ ان کی داڑھیاں تر ہو گئیں-

لَثْمٌ- توڑنا' خون آلود کرنا' گھونسا مارنا' منہ پر لثام باندھنا' بوسہ دینا-

لِثَام- وہ کپڑا جو ناک اور منہ پر ڈالا جائے (یعنی ڈھاٹا)-

اِنَّهٗ كَرِهَ التَّلَثُّمَ مِنَ الْغُبَارِ فِي الْغَزْوِ -مکحول نے جہاد میں منہ اور ناک پر کپڑا اڈالنا گرد سے بچنے کے لئے مکروہ رکھا ہے (کیونکہ جہاد میں جو گرد و غبار بدن پر پڑے اس کا بڑا اجر اور ثواب ہے)-

وَهُمْ مُتَلَثِّمُوْنَ -وہ منہ پر کپڑا ڈالے ہوئے تھے-

اَلرَّجُلُ يَقْرَأُ وَهُوَ مُلْتَثِمٌ -ایک شخص منہ اور ناک پر کپڑا باندھے ہو اور قرأت کرے-

فَلَثَمْتُ فَاهُ- میں نے اس کا منہ چوم لیا-

لَثِنٌ- شیریں اور خوش گوار۔

بُغْضُكُمْ عِنْدَنَا مُرٌّ مَذَاقَتُهٗ
وَبُغْضُنَا عِنْدَكُمْ يَا قَوْمَنَا لَثِنٌ

یعنی ہم کو تو تم سے دشمنی رکھنا تلخ اور ناگوار ہے اور تم کو اے لوگو ہماری قوم کے! ہم سے بغض رکھنا شیریں اور خوش گوار ہے (یہ خاص یمن والوں کی بولی ہے اور لغت میں لَثِنٌ کا پتہ نہیں ملتا)-

لِثَةٌ- مسوڑھا یا وہ گوشت جو دانتوں کے درمیان ہوتا ہے (اس کی جمع لِثَاتٌ اور لِثیٌّ ہے)-

لَثیٌّ -گوند نکلنا' تر ہونا-

لَثَى الثَّوْبِ- کپڑے کا میل-

لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَةَ قَالَ نَافِعٌ اَلْوَشْمُ فِي اللِّثَةِ- اللہ نے گودنا گدانے والے پر لعنت کی نافع نے کہا یہ گودنا مسوڑھوں میں ہوتا ہے-

اَلسِّوَاكُ يَشُدُّ اللِّثَةَ- مسواک مسوڑھے کو مضبوط کرتی ہے-

بابُ اللام مع الجیم

لَجَأَ یا لَجَأَ - پناہ لینا -
اِلْجَاءٌ - زبردستی کرنا، مجبور کرنا، بچانا، سپرد کرنا -
اِلْتِجَاءٌ - پناہ لینا -
لَجَاءٌ - پناہ، قلعہ، مینڈک، ایک قسم کا کچھوا - (اس کا مونث لَجَاءَۃٌ ہے) -
مَلْجَأٌ - جاءِ پناہ، قلعہ وغیرہ -
مَنْ دَخَلَ فِیْ دِیْوَانِ الْمُسْلِمِیْنَ ثُمَّ تَلَجَّأَ مِنْهُمْ فَقَدْ خَرَجَ مِنْ قُبَّةِ الْاِسْلَامِ - جو شخص مسلمانوں کے دفتر میں شریک ہو جائے (اپنا نام مسلمانوں میں لکھوا دے) پھر مسلمانوں سے علیحدہ ہو کر دوسروں کی پناہ لے تو وہ اسلام کے گنبد سے نکل گیا (کافروں میں اس کا شمار ہوگا) -
هٰذِهٖ تَلْجِئَةٌ فَاَشْهِدْ عَلَیْهِ غَیْرِیْ - (آنحضرتؐ نے بشیر بن نعمان کے باپ سے فرمایا) یہ تو تلجیٔہ ہے یعنی ایک وارث کو دوسرے وارثوں سے زیادہ دلانا یا ظاہر اور باطن کا اختلاف تو اس پر اور کسی کو گواہ کر لے (میں ایسے مکروہ کام کا گواہ بننا نہیں چاہتا - یہ آپ نے اس وقت فرمایا جب نعمان کو بشیر نے اور بیٹوں سے زیادہ دلایا تھا اور آنحضرت ﷺ کو اس پر گواہ کرنا چاہا تھا) -
اَلْجَأْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ - میں نے اپنی پشت تجھ پر لگا دی (تجھ پر میرا بھروسہ اور اعتماد ہے) -
مَنْ وَجَدَ مِنْهَا مَلْجَأً - جو شخص وہاں کوئی جائے پناہ پائے تو اس میں پناہ لے (گوشہ نشینی کرے) -
لَا مَلْجَأَ وَلَا مَنْجَأَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ - تجھ سے بھاگ کر کوئی پناہ یا نجات کی جگہ نہیں ہے مگر تیری ہی طرف -
اَلْجَأْتُ اَمْرِیْ اِلَی اللّٰهِ - میں نے اپنا کام پروردگار کو سونپ دیا -
لَجَأَ اِلَیْهِ - اس کی پناہ لی -
لَجَأَ عَنْهُ - اس کو چھوڑ کر دوسرے کی پناہ لی -
لَجَبٌ - جوش مارنا، اضطراب کرنا، چیخ مارنا -
لُجُوْبَۃٌ - دودھ کم ہونا یا زیادہ ہونا -

تَلْجِیْبٌ - بمعنی لَجَبٌ ہے اور کاٹنا -
بَحْرٌ ذُوْ لَجَبٍ - آواز کرتا ہوا سمندر -
جَیْشٌ لَجِبٌ - عظیم الشان بڑا لشکر -
كَثُرَ عِنْدَهُ اللَّجَبُ - آپ کے پاس بہت شور و غل ہوا (یعنی لوگوں کا ہجوم اور ان کی آواز یہ شاید مقلوب ہے جَلَبَۃٌ کا اس کے بھی یہی معنی ہیں) -
سَمِعَ لَجَبَةَ خَصْمٍ - فریق مقابل کی آواز سنی -
فِی الثَّنِیَّةِ وَالْجَذَعَةِ وَاللَّجِبَةِ - ایک سال کی بکری میں جو دوسرے سال میں لگی ہو اور ایک سال کی بکری میں اور اس بکری میں جس کو جنے چار مہینے گزر گئے ہوں اس کا دودھ گھٹ گیا ہو (نہایہ میں ہے کہ لَجَبَۃٌ کی جمع لِجَابٌ اور لَجَبَاتٌ آئی ہے -)
اِشْتَرَیْتُ مِنْ هٰذَا شَاةً فَلَمْ اَجِدْ لَهَا لَبَنًا قَالَ لَعَلَّهَا لَجَبَتْ - (ایک شخص نے شریح قاضی سے کہا) میں نے اس سے ایک بکری خریدی لیکن اس میں دودھ نہ پایا - انھوں نے کہا شاید اس کے جننے کو چار مہینے گزر گئے ہوں گے -
یَنْفَتِحُ لِلنَّاسِ مَعْدِنٌ فَیَبْدُوْ لَهُمْ اَمْثَالُ اللُّجُبِ مِنَ الذَّهَبِ - زمین میں ایک کان نمودار ہوگی اس میں سے سونا پیٹ والی بکریوں کے برابر نکلے گا (بعض نے کہا شاید صحیح لُجُنٌ ہے - مگر یہ درست نہیں کیونکہ لُجُنٌ جمع ہے لُجَیْن کی جس کے معنی چاندی - تو عبارت کا مطلب نہیں نکلتا یعنی سونا چاندیوں کی طرح نمودار ہوگا بعض نے کہا صحیح اَمْثَالُ النُّجُبِ تھا - راوی نے غلطی سے اس کو لُجُبٌ کر دیا - اس صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ ذات والے عمدہ اونٹوں کے برابر اس میں سے سونا نکلے گا - نہایہ میں ہے کہ پہلے معنی کرنا بہتر معلوم ہوتا ہے اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ حدیث میں لِجَبٌ ہو جو جمع لَجَبَۃٌ کی، معنی وہی پیٹ والی بکریاں) -
فَلَجَبَهٗ ثَلٰثَ لَجَبَاتٍ - حضرت موسیٰؑ نے اس پتھر کو تین ماریں لگائیں (اپنے عصا سے، مگر لغت سے اس کی تائید نہیں ہوتی کیونکہ لَجَبٌ کے معنی مارنے کے نہیں آئے بعض نے کہا صحیح لَحَتَهٗ ہے لَحْتٌ سے بمعنی مارنا - عرب لوگ کہتے ہیں لَحَتَهٗ بِالْعَصَا اس کو لاٹھی سے مارا - مگر امام احمدؒ کی مسند میں لَجَبَهٗ مروی

ہے جیم اور بائے موحدہ سے)۔

فَاَخَذَ بِلَجْبَتَیِ الْبَابِ۔ آپ نے دروازہ کی دونوں چوکھٹ تھامیں (اور پوچھا کیا ہے؟ ابوموسیٰ نے کہا ایک روایت یونہی ہے مگر صحیح بِلَجْفَتَیِ الْبَابِ ہے۔ اس کا ذکر آگے آتا ہے)۔

لَهَا كَلَبٌ وَّلَجَبٌ وَّلَهَبٌ۔ دوزخ کی آگ میں سختی ہے اور آواز اور لپٹ۔

لَجَجٌ یا لَجَاجٌ یا لَجَاجَةٌ۔ خصومت میں عناد کرنا' اصرار کرنا' لازم کر لینا' ہمیشہ کرنا' کسی کام کے چھوڑنے سے انکار کرنا' سوال میں پیچھے لگ جانا۔

تَلْجِیْجٌ۔ موج میں گھسنا۔

مُلَاجَّةٌ۔ جھگڑا قائم رکھنا' برابر جھگڑتے رہنا۔

اِلْجَاجٌ۔ آواز کرنا' بڑبڑانا۔

تَلَجُّجٌ۔ دعویٰ کرنا۔

اِلْتِجَاجٌ۔ مل جانا' گہرا ہونا' موج مارنا۔

اِسْتِلْجَاجٌ۔ دعویٰ کرنا' اپنی بات پر اڑے رہنا۔

اِذَا اسْتَلَجَّ اَحَدُكُمْ بِيَمِيْنِهٖ فَاِنَّهٗ اٰثَمُ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ مِنَ الْكَفَّارَةِ۔ جب تم میں سے کوئی اپنی قسم پر جما رہے حالانکہ وہ جانتا ہو کہ قسم توڑنا اور کفارہ دے دینا بہتر ہے تو اس پر کفارہ دینے سے بھی زیادہ گناہ ہوگا (کیونکہ کفارہ سے بھی زیادہ سخت ہے جو قسم توڑنے سے ہوتا ہے۔ ایک روایت میں اِذَا اسْتَلْجَجَ ہے ایک میں لَاَنْ يَّلِجَّ ہے)۔

مَنْ رَكِبَ الْبَحْرَ اِذَا الْتَجَّ فَقَدْ بَرِئَتْ مِنْهُ الذِّمَّةُ۔ جو شخص سمندر میں ان دنوں میں سوار ہو جب وہ جوش مارتا ہے تو اس سے ذمہ اٹھ گیا (یعنی اس کی حفاظت کا۔ کیونکہ اس نے جان بوجھ کر اپنے تئیں ہلاکت میں ڈالا)۔

قَالَ سُهَيْلُ بْنُ عَمْرٍو وَقَدْ لَجَّتِ الْقَضِيَّةُ بَيْنِيْ وَبَيْنَكَ۔ سہیل بن عمرو نے کہا میرا تمہارا جھگڑا لازم ہو گیا۔

قَدَّمُوْنِیْ فَوَضَعُوا اللُّجَّ عَلٰی قَفَیَّ۔ انھوں نے مجھ کو آگے کیا اور تلوار میری گدی پر رکھ دی۔

سَمِعْتُ لَهُمْ لَجَّةً بِآمِيْنَ۔ میں نے نمازیوں کے آمین کہنے کی چیخ سنی۔

اَلَجَّ الْقَوْمُ۔ لوگ چیخ اٹھے۔

تَلَجْلُجٌ۔ تردد۔

تَلَجْلَجَ فِیْ صَدْرِیْ۔ میرے دل میں گزرا یعنی خیال آیا گو جما نہیں۔

يَلَنْجُوْجٌ۔ عود۔

مَجَامِرُهُمُ الْاَلَنْجُوْجُ۔ ان کی انگیٹھیوں میں عود جلتا ہوگا۔

لَجْفٌ۔ سخت مارنا' کھودنا۔

تَلْجِيْفٌ۔ کناروں میں کھودنا۔

تَلَجُّفٌ۔ دھنسنا۔

اِنَّهٗ ذَكَرَ الدَّجَّالَ وَفِتْنَتَهٗ ثُمَّ خَرَجَ لِحَاجَتِهٖ فَانْتَحَبَ الْقَوْمُ حَتّٰی ارْتَفَعَتْ اَصْوَاتُهُمْ فَاَخَذَ بِلَجْفَتَیِ الْبَابِ فَقَالَ مَهْيَمْ۔ آنحضرتؐ نے دجال کا ذکر کیا اور اس کے فتنوں کا۔ پھر آپ حاجت کے لئے باہر نکلے لوگ رونے لگے ان کی آوازیں بلند ہوئیں آنحضرتؐ نے دروازے کے دونوں بازو تھامے اور پوچھا کیا حال ہے؟ (لوگ کیوں روتے ہیں۔ ایک روایت میں لَجْبَتَیِ الْبَابِ ہے بائے موحدہ سے یہ راوی کی غلطی ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

لَجَفٌ۔ کنارہ (اس کی جمع اَلْجَافٌ ہے)۔

لَجِيْفَتَانِ۔ دروازے کے دونوں بازو۔

بِيْرٌ مُلْجَفَةٌ۔ دھنسا ہوا کنواں۔

حَفَرَ حَفِيْرَةً فَلَجَفَهَا۔ ایک گڑھا کھودا اس کے کنارے سب کھودے۔

لَجِيْفٌ۔ آنحضرتؐ کے گھوڑے کا نام تھا۔

لَجْلَجَةٌ یا تَلَجْلُجٌ۔ دل میں گزرنا' کھٹکتے رہنا۔

اَلْفَهْمَ الْفَهْمَ فِيْمَا تَلَجْلَجَ فِیْ صَدْرِكَ مِمَّا لَيْسَ فِیْ كِتَابٍ وَّلَا سُنَّةٍ (حضرت عمرؓ نے ابوموسیٰ اشعریؓ کو لکھا) دیکھو خوب سمجھ لو خوب سمجھ لو ان باتوں کو جو تمہارے دل میں گزریں اور کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہؐ میں ان کا ذکر نہ ہو (بڑی احتیاط کے ساتھ ان میں غور کرو ایسا نہ ہو غلطی میں پڑ

جاؤ)-

اَلْکَلِمَۃُ مِنَ الْحِکْمَۃِ تَکُوْنُ فِیْ صَدْرِ الْمُنَافِقِ فَتَلَجْلَجَ حَتّٰی تَخْرُجَ اِلٰی صَاحِبِھَا- (حضرت علیؓ نے فرمایا) حکمت کی کوئی بات منافق کے دل میں ہوتی ہے پھر وہ اس کے دل میں کھٹکتی رہتی ہے یہاں تک کہ اپنے صاحب یعنی مومن تک پہنچ جاتی ہے (وہ اس کو یاد کر لیتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے اور دونوں جہان کی فلاح حاصل کرتا ہے حکمت تمام علوم کو شامل ہے دینی ہوں یا دنیوی اور مومن ہر علم کا خواہاں اور قدر دان ہے)-

لَجْمٌ- سینا-

اِلْجَامٌ- منہ تک پہنچنا' لگام چڑھانا-

تَلْجِیْمٌ- لگام باندھنا-

اِلْتِجَامٌ- لگام قبول کر لینا-

لَجَامٌ- لگام-

مَنْ سُئِلَ عَمَّا یَعْلَمُہٗ فَکَتَمَہٗ اَلْجَمَہُ اللّٰہُ بِلِجَامٍ مِّنْ نَّارٍ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ- جو شخص ایک بات کو جانتا ہو پھر اس کو چھپا لے پوچھنے پر نہ بتلائے (یعنی دین کی بات) تو قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس کو آگ کی لگام پہنائے گا- (یہ گویا سزا ملے گی منہ بند کرنے کی کیونکہ لگام سے بھی منہ بند ہو جاتا ہے- نہایہ میں ہے کہ یہاں وہ بات مراد ہے جس کا سکھلانا اور بتلانا ضروری ہو اور سوائے اس کے دوسرا کوئی بتلانے والا وہاں نہ ہو- مثلاً ایک نو مسلم شخص نماز پڑھنا نہیں جانتا اور نماز کا وقت آ پہنچا ہے وہ دوسرے شخص سے کہے مجھ کو نماز سکھلاؤ تاکہ نماز پڑھوں یا کوئی شخص یہ پوچھنے آئے کہ فلاں چیز حلال ہے یا حرام؟ تو ایسی حالت میں علم والے شخص کو بتلانا اور جواب دینا ضروری ہے ورنہ وہ اس سزا کا مستحق ہوگا)-

یَبْلُغُ الْعَرَقُ مِنْھُمْ مَایُلْجِمُھُمْ- پسینہ ان کے منہ تک پہنچ کر لگام کی طرح ہو جائے گا (بات نہ کر سکیں گے)-

اِسْتَثْفِرِیْ وَتَلَجَّمِیْ- پھاہہ رکھ لے اور لنگوٹ کس لے (تاکہ استحاضہ کا خون باہر آ کر نہ پھیلے)-

مُلْجَمًا مُّسَرَّجًا- لگام لگا ہوا زین کسا ہوا (سب طرح سے تیار اور آراستہ)-

لَجْنٌ- چاٹنا' جھاڑنا-

لِجَانٌ اور لُجُوْنٌ- شوخی کرنا' بھاری ہونا-

تَلْجِیْنٌ بمعنی لَجْنٌ ہے-

تَلَجُّنٌ- چپک جانا-

لَجِیْنٌ- کٹے ہوئے پتے جانور کے چارے کے لئے-

لُجَیْنٌ- چاندی-

لَا یُفَرِّقُوْنَ بَیْنَ الْھَجَانِ وَالْھَجِیْنِ وَاللُّجَیْنِ وَاللَّجِیْنِ- جن کو شریف اور دوغلے اور جھاڑ (درخت) کے پتے اور چاندی میں تمیز نہ ہو-

بِعْتُ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَکْرًا فَاَتَیْتُہٗ اَتَقَاضَاہُ ثَمَنَہٗ فَقَالَ لَا اَقْضِیْکَھَا اِلَّا لُجَیْنِیَّۃً- (عرباض بن ساریہ کہتے ہیں) میں نے ایک جوان اونٹ آنحضرتؐ کے ہاتھ بیچا پھر میں اس کی قیمت کا تقاضا کرنے کو آیا- تو آپ نے فرمایا میں اس کی قیمت میں چاندی کے درہم دوں گا-

اِذَا اَخْلَفَ کَانَ لَجِیْنًا- جب دوسرا پتہ نکالے تو لجین ہوگا- (اراک اور سلم دونوں درختوں کے پتوں کو عرب لوگ جھاڑتے ہیں پھر ان کو سکھا کر کوٹتے ہیں یہاں تک کہ وہ خطمی کے گوند کی طرح ہو جاتے ہیں اور جس چیز میں لزوجت (چپک) ہو اس کو عرب لوگ لَجِیْن کہتے ہیں)-

تَلَجَّنَ- چپک دار ہو گیا-

بابُ اللام مع الحاء

لَحْبٌ- کشادہ رستہ میں چلنا' مارنا' اثر کرنا' لمبا کاٹنا' چھیلنا' بیان کرنا' جماع کرنا' پچھاڑ دینا' سیدھا جانا' جلدی جانا-

لُحُوْبٌ- کھل جانا' واضح ہونا-

لَحَبٌ- بڑھاپے سے گل جانا-

تَلْحِیْبٌ- مارنا' اثر کرنا-

اِلْتِحَابٌ- کشادہ رستہ میں جانا-

لَاحِبٌ- کشادہ' واضح-

مِلْحَبٌ- گالی باز' بدزبان-

رَاَیْتُ النَّاسَ عَلٰی طَرِیْقٍ رَّحْبٍ لَّاحِبٍ- میں نے لوگوں کو دیکھا کشادہ صاف راستہ پر-

لَاتُعَفِّ سَبِیْلًا کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ لَحَبَھَا- (حضرت ام سلمہؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا) اس راستہ کو مت چھوڑو جس کو آنحضرتؐ نے صاف کیا (یعنی جس طریق پر آنحضرتؐ چلا کرتے تھے اسی پر چلو آپؐ نے جو راستہ قائم کر دیا اور کھول دیا اسی پر چلتے رہو)-

لَحْتٌ- چھیلنا' مارنا-

لُحَاتَۃٌ- چھلکا جو اتارا جائے-

لَحْتٌ- خالص' سچا-

اِنَّ ھٰذَا الْاَمْرَ لَایَزَالُ فِیْکُمْ وَ اَنْتُمْ وُلَاتُہٗ مَالَمْ تُحَدِثُوْا اَعْمَالًا فَاِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِکَ بَعَثَ اللّٰہُ عَلَیْکُمْ شَرَّ خَلْقِہٖ فَلَحَتُوْکُمْ کَمَا یُلْحَتُ الْقَضِیْبُ- یہ حکومت اور خلافت تم لوگوں میں رہے گی جب تک تم دین میں نئے کام بدعتیں نہ نکالو' جب بدعتیں نکالو گے تو اللہ تعالیٰ اپنی بری مخلوق (یہود و نصاریٰ اور مشرکین کو یا مسلمانوں میں سے ظالم اور فاجر بادشاہوں) کو تم پر مسلط کر دے گا وہ تمہاری کھال اس طرح اتاریں گے جیسے لکڑی کا پوست چھیلتے ہیں (عرب لوگ کہتے ہیں لَحَتَ الْعَصَا چھڑی کو چھیل ڈالا- اور لَحَتَہٗ جب اس کا سب مال متاع لے لے کچھ نہ چھوڑے)-

لَحْجٌ- مارنا' نظر لگانا' پناہ لینا-

لَحِجٌ- پھنس جانا-

تَلْحِیْجٌ- ملا دینا' خلط کرنا-

اِلْحَاجٌ- لاچار کرنا-

لَحْجٌ یا لُحْجٌ- مکان کا گوشہ-

لَحِجٌ- تنگ-

مَلَاحِجُ- مشکلات-

فَرَفَعَ سَیْفَہٗ فَلَحِجَ- انھوں نے تلوار اٹھائی دیکھا تو وہ نیام میں پھنس گئی ہے (اس میں گھس گئی ہے نکل نہیں سکتی)-

لَحٌّ- چپک جانا' چمٹ جانا-

اِلْحَاحٌ- چمٹ کر سوال کرنا' برابر سے جانا' شوخی کرنا' بیٹھ جانا' اڑ جانا' سست ہو جانا-

لَاحٌّ- تنگ-

فَبَرَکَتْ نَاقَتُہٗ فَزَجَرَھَا الْمُسْلِمُوْنَ فَاَلَحَّتْ- آنحضرتؐ کی اونٹنی بیٹھ گئی- مسلمانوں نے اس کو ڈانٹا لیکن وہ اڑ گئی (اپنی جگہ سے نہ ہلی)-

وَالْوَادِیْ یَوْمَئِذٍ لَاحٌّ- اس وقت مکہ کی وادی تنگ تھی (درخت اور پتھروں میں گھری ہوئی)-

لَحْدٌ- بغلی قبر بنانا' قبر کھودنا' گاڑنا' جھک جانا' بے دینی کرنا-

مُلَاحَدَۃٌ- ایک دوسرے پر کج ہونا-

اِلْحَادٌ- بغلی قبر بنانا' کھودنا' دین سے پھر جانا' بے دین ہو جانا' حرم کی بے حرمتی کرنا' جھوٹ طوفان جوڑنا-

اِلْتِحَادٌ- مائل ہونا' جھک جانا-

اِحْتِکَارُ الطَّعَامِ فِی الْحَرَمِ اِلْحَادٌ فِیْہِ- حرم کی سرحد میں غلہ کو روک رکھنا (کہ جب گراں ہو گا اس وقت بیچیں گے) ''الحاد'' ہے (جس کا ذکر قرآن میں ہے وَمَنْ یُرِدْ فِیْہِ بِاِلْحَادٍ بِظُلْمٍ نُذِقْہُ مِنْ عَذَابِ السَّعِیْرِ- طیبی نے کہا مکہ کی زمین ایسی وادی ہے جس میں کچھ پیدا نہیں ہوتا تو وہاں غلہ اور اشیائے ضروری کا روکنا باشندوں پر ظلم کرنا ہے وہاں تو جلد جلد مال لا کر بیچنا چاہئے تاکہ لوگوں کو آسانی اور فراغت ہو)-

مُلْحِدٌ فِی الْحَرَمِ- حرم میں الحاد اور بے دینی کرنے والا (وہاں کے آدمیوں اور جانوروں کو ستانے والا)-

لَایُلْطَطُ فِی الزَّکٰوۃِ وَلَا یُلْحَدُ فِی الْحَیٰوۃِ- زکوٰۃ کو نہ روکنا چاہئے (بلکہ تحصیل دار کے مطالبہ پر فوراً ادا کر دینا چاہئے) اور زندگی بھر حق بات سے نہ پھرنا چاہئے (ایک روایت میں لَاتُلْطِطْ وَلَا تُلْحِدْ ہے ایک میں لَانُلْطِطُ اور لَانُلْحِدُ ہے)-

اِلْحَدُوْا لِیْ لَحْدًا یا اَلْحِدُوْا لِیْ لَحْدًا- میرے لئے بغلی قبر بناؤ-

فَاَرْسَلُوْا اِلَی اللَّاحِدِ وَالضَّارِحِ- صحابہؓ نے دونوں طرح کی قبر بنانے والوں کو بلا بھیجا- یعنی بغلی قبر بنانے والے کو

اور صندوقی قبر بنانے والے کو (لیکن اتفاق سے بغلی قبر بنانے والے پہلے آ گئے آنحضرتؐ کے لئے بغلی قبر ہی بنائی گئی)۔

اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا - ہمارے لئے بغلی قبر ہے اور دوسروں (یعنی یہود اور نصاریٰ) کے لئے صندوقی قبر ہے (تو افضل یہی ہے کہ قبر بغلی ہو البتہ اگر زمین نرم ہو اور بغلی قبر نہ بن سکے تب صندوقی بھی بنانا درست ہے)۔

رَجُلَانِ اَحَدُهُمَا يُلْحِدُ - مدینہ میں دو شخص قبر کھودنے والے تھے (ابو طلحہ تو بغلی کھودتے تھے اور ابو عبیدہ صندوقی - مجمع البحار میں ہے کہ صندوقی قبر بنانا منع نہیں ہے ورنہ صحابہؓ ابو عبیدہ کو صندوقی قبر بنانے سے منع کر دیتے)۔

اَلْإِلْحَادُ - اللہ کے ساتھ شرک کرنا، نسبت دینا۔

حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا عَلٰى وَجْهِهٖ لُحَادَةٌ مِّنْ لَحْمٍ - یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ سے ایسے حال میں ملے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کا ایک لوتھڑا بھی نہ ہوگا۔

لَحْسٌ - چاٹنا، کھا جانا، چھیلنا۔

مَلْحَسٌ اور لَحَسَةٌ اور لُحْسَةٌ - چاٹنا انگلیوں سے یا زبان سے۔

تَلْحِيْسٌ - چٹانا۔

اِلْحَاسٌ - چرانا۔

اِلْتِحَاسٌ - لے لینا۔

سَنَةٌ لَّاحِسَةٌ - قحط کا سال۔

لَاحُوْس - منحوس۔

لَحُوْسٌ - حریص۔

اِنَّ الشَّيْطَانَ حَسَّاسٌ لَحَّاسٌ - شیطان بڑا ٹوہ لگانے والا (شدید الحس والإدراك) بڑا چاٹنے والا ہے۔

عَلَيْكُمْ فُلَانًا فَاِنَّهٗ اَهْيَسُ اَلْيَسُ اَلَدُّ مِلْحَسٌ - تم فلاں شخص کو لازم کر لو وہ بڑا پھرنے والا، بے قرار، جھگڑالو، جو چیز نظر آئے اس کو لے لینے والا ہے۔

اِلْتَحَسْتُ مِنْهُ حَقِّيْ - میں نے اپنا حق اس سے وصول کر لیا۔

مَنْ اَكَلَ قَصْعَةً فَلَحَسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهٗ - جو شخص ایک پیالہ (یا رکابی) میں کھائے پھر اس کو چاٹ کر صاف کر لے تو وہ پیالہ اس کے لئے بخشش کی دعا کرے گا (کیونکہ پیالہ اور رکابی کا چاٹ کر صاف کر لینا دلیل ہے تواضع اور انکساری کی - دوسری روایت میں یوں ہے مَنْ اَكَلَ قَصْعَةً ثُمَّ لَحِسَهَا يَقُوْلُ الْقَصْعَةُ اَعْتَقَكَ اللّٰهُ جو شخص ایک پیالہ میں کھائے پھر اس کو چاٹ لے تو پیالہ کہتا ہے اللہ تجھ کو (دوزخ سے) آزاد کرے۔

لَحْصٌ - گھس جانا، کسی کا حال خوب دریافت کر کے تھوڑا تھوڑا بیان کرنا۔

تَلْحِيْصٌ - سختی کرنا، تنگ کرنا۔

اِلْتِحَاصٌ - لاچار کرنا، مجبور کرنا، روک رکھنا، گھس جانا، اکھیڑ لینا، نکل جانا۔

لَحَاص - سختی، آفت، مجبوری۔

لَحِيْصٌ - تنگ۔

لَحْصَانٌ - دوڑنا۔

سُئِلَ عَنْ نَضَحِ الْوُضُوْءِ فَقَالَ اِسْمَحْ يُسْمَحْ لَكَ كَانَ مَنْ مَّضٰى لَا يُفَتِّشُوْنَ عَنْ هٰذَا وَلَا يُلَحِّصُوْنَ - عطا سے پوچھا کیا وضو کرنے والے کا پانی جو اڑ کر گرے تو اس کا کیا حکم ہے؟ انھوں نے کہا آسانی کرو تم پر بھی آسانی ہوگی - اگلے لوگ (صحابۂ کرامؓ) ایسی باتوں کو نہیں کریدتے تھے اور نہ ان میں سختی کرتے تھے (یہ پچھلے لوگوں کی نکالی ہوئی باتیں ہیں کہ مستعمل پانی نجس ہے)۔

لَحْطٌ - چھڑکنا۔

اِلْتِحَاطٌ - غصہ ہونا۔

اِنَّهٗ مَرَّ بِقَوْمٍ لَحَطُوْا بَابَ دَارِهِمْ - حضرت علیؓ بعض لوگوں کے پاس سے گزرے جنھوں نے اپنے گھر کے دروازے پر پانی چھڑکا تھا۔

لَحْظٌ - دیکھنا یا کنکھیوں سے دیکھنا۔

تَلَحُّظٌ - تنگ ہونا۔

جُلُّ نَظَرِهِ الْمُلَاحَظَةُ - آنحضرتؐ اکثر کنکھیوں سے دیکھا کرتے (یعنی اس گوشۂ چشم سے جو کنپٹی کی طرف ہے اور جو گوشہ آنکھ کا ناک کی طرف ہے اس کو مُوْق اور مَاق کہتے ہیں۔

لَحِیظٌ-نظیر اور مثیل-

كَانَ يَلْحَظُ فِي الصَّلٰوةِ يَمِيْنًا وَّ شِمَالًا وَلَا يَلْوِى عُنُقَهٗ خَلْفَ ظَهْرِهٖ- آنحضرتؐ نماز میں گوشۂ چشم سے دائیں اور بائیں دیکھتے (نماز میں آنکھ بند نہ کرتے) اور پیٹھ کی طرف اپنی گردن نہ پھراتے (معلوم ہوا کہ التفات یعنی گوشۂ چشم سے ادھر ادھر دیکھنا نماز کو فاسد نہیں کرتا گو مستحب یہ ہے کہ سجدے کے مقام پر نظر جمائے رہے' دوسری حدیث میں ہے کہ نماز میں التفات نہ کرو وہ ہلاک کرنے والا ہے- اب آنحضرتؐ جو التفات فرماتے تھے تو شاید آپ کے لئے خاص ہو-بعض نے کہا آپؐ نے بیان جواز کے لئے ایسا کیا ہوگا یا کسی ضرورت سے)-

لَحْفٌ-لحاف اڑھانا' پہنانا' چاٹنا-

تَلْحِيْفٌ-ازار کو زمین پر گھسیٹنا غرور اور تکبر کی راہ سے-

مُلَاحَفَةٌ-لازم کر لینا' ڈھانپ لینا-

اِلْحَافٌ-سوال میں لپٹنا چمٹنا' پہنانا-

تَلَحُّفٌ-لحاف بنانا-

اِلْتِحَافٌ-لحاف ڈھانپ لینا-

لِحَافٌ-ہر کپڑا جس سے ڈھانپا جائے اور بیوی اور اوپر کا کپڑا جو سب کپڑوں کے اوپر اوڑھا جائے-

مِلْحَفَه کے بھی وہی معنی ہیں-

مَنْ سَاَلَ وَلَهٗ اَرْبَعُوْنَ دِرْهَمًا فَقَدْ سَاَلَ النَّاسَ اِلْحَافًا- جس شخص کے پاس چالیس درہم ہوں (یعنی گیارہ روپے) اور پھر وہ لوگوں سے سوال کرے تو اس نے الحاف کے ساتھ سوال کیا (جو منع ہے-قرآن میں ہے لَايَسْئَلُوْنَ النَّاسَ اِلْحَافًا)-

كَانَ يُلْحِفُ شَارِبَهٗ- آنحضرتؐ اپنی مونچھیں خوب کتراتے تھے (اس طرح کہ قریب قریب مونڈنے کے ہو جائے)-

كَانَ اسْمُ فَرَسِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّحِيْفُ- آنحضرتؐ کے گھوڑے کا نام لحیف تھا (چونکہ اس کی دم بہت لمبی تھی جو زمین کو ڈھانپ لیتی- عرب لوگ کہتے ہیں لَحَفْتُ الرَّجُلَ بِاللِّحَافِ- میں نے اس پر لحاف ڈال دیا یعنی اس کو چھپا دیا)-

مُتَعَطِّفًا بِمِلْحَفَةٍ-ایک بڑی چادر لپیٹے ہوئے-

فَاِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحَفَ بِهٖ-اگر وہ کشادہ ہو تو اسے لپیٹ لے-

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ لُحُفِ نِسَاءِهٖ- آنحضرتؐ اپنی عورتوں کی چادروں میں نماز پڑھ لیتے-

قَامَ فِيْ نَسَّاجَةٍ مُلْحِفًا بِهَا- ایک بنی ہوئی چادر میں کھڑے ہوئے اس کو لپیٹ کر-

رَفَعَ يَدَيْهِ حِيْنَ دَخَلَ فِي الصَّلٰوةِ كَبَّرَ ثُمَّ الْتَحَفَ بِثَوْبِهٖ- آنحضرتؐ نے جب نماز شروع کی تو تکبیر کہی دونوں ہاتھ اٹھائے پھر اپنا کپڑا اوڑھ لیا (ہاتھ اندر کر لئے)-

اُنْظُرْ اِلٰى مِلْحَفِهَا-اس کی چادر دیکھو-

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ السَّائِلَ الْمُلْحِفَ- اللہ تعالےٰ اس سائل کو ناپسند کرتا ہے جو لگ چمٹ کر سوال کرے- (بغیر لئے کسی طرح نہ جائے)-

لَيْسَ لِلسَّائِلِ الْمُلْحِفِ اِلَّا الرَّدُّ- جو شخص چمٹ کر سوال کرے اس کی سزا یہ ہے کہ خالی پھیر دیا جائے (اس کو کچھ نہ دیں)-

اِلْتِحَافُ الصَّمَاءِ-صما لپیٹنا' وہ یہ ہے کہ ایک کپڑے کو سارے بدن پر اس طرح لپیٹ لیں کہ ہاتھ باہر نہ نکل سکیں-

سَاَلْتُهٗ عَنِ اللِّحَافِ مِنَ الثَّعَالِبِ- لومڑی کی کھال کا لحاف بنانا کیسا ہے میں نے ان سے پوچھا-

تُصَلِّي الْمَرْاَةُ بِدِرْعٍ وَّمِلْحَفَةٍ-عورت ایک کرتے اور ایک چادر میں نماز پڑھ سکتی ہے-

لَحْقٌ يَالَحَاقٌ-پالینا' مل جانا' پہنچ جانا-

لُحُوْقٌ-لازم ہونا' واجب الادا ہونا-

لَحَاقٌ-پالینا-

مُلَاحَقَةٌ-لازم کر لینا' الحاح کرنا-

اِلْحَاقٌ-پالینا' پیچھے کر دینا' مل جانا-

تَلَاحُقٌ اور اِلْتِحَاقٌ-مل جانا-

اِسْتِلْحَاقٌ-اپنے خاندان میں ملا لینا' الحاق میں بونا-

اَلْحَاق - وادی کے وہ حصے جہاں پانی خشک ہو جانے کے بعد زراعت کی جائے (یہ جمع ہے لَحْقٌ کی)-

اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ - تیرا عذاب کافروں کو لگنے والا ہے (مشہور روایت بکسر حا ہے - ایک روایت میں بہ فتحہ حا ہے - آخری قول کو لغت والوں نے اچھا کہا ہے)-

وَ اِنَّا اِنْ شَاءَ اللّٰهُ بِكُمْ لَاحِقُوْنَ - اللہ چاہے تو ہم تم سے مل جائیں گے (ہمارا خاتمہ ایمان پر ہوگا)-

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَضٰى اَنَّ كُلَّ مُسْتَلْحَقٍ اُسْتُلْحِقَ بَعْدَ اَبِيْهِ الَّذِيْ يُدْعٰى لَهٗ فَقَدْ لَحِقَ بِمَنِ اسْتَلْحَقَهٗ - آنحضرتؐ نے یہ فیصلہ کیا کہ جس شخص کا نسب اس کے باپ کے بعد ملایا جائے، جس کے لئے دعویٰ کیا جاتا ہے تو وہ اس شخص سے مل جائے گا جس نے اس کو ملایا (خطابی نے کہا یہ وہ احکام ہیں جو شروع زمانہ اسلام میں دیئے گئے تھے اس زمانہ میں لوگوں کی بدکار لونڈیاں تھیں جو زنا کراتی پھرتی تھیں اور ان کے مالک بھی ان سے ملوث ہوتے، پھر جب اولاد ہوتی تو اس کا دعویٰ مالک بھی کرتا اور زانی بھی - لیکن آنحضرتؐ نے اس کا نسب مالک سے ملا دیا کیونکہ وہی صاحب فراش ہے اگر مالک مر گیا ہو اور اس نے بچہ کا نسب اپنے سے نہ ملایا ہو لیکن اس کے وارث ملائیں تب بھی وہ مالک کا بچہ ہو جائے گا - لیکن اس میں اختلاف ہے کہ وہ میراث کا مستحق ہوگا یا نہیں)-

تَخْدِيْ عَلٰى يَسَرَاتٍ وَهِيَ لَاحِقَةٌ ذَوَابِلُ وَقْعُهُنَّ الْاَرْضَ تَحْلِيْلٌ - ہاتھ اور پاؤں پر چلتی ہیں اور دبلی ہیں ان کی کھالیں خشک ہیں زمین پر بہت کم پڑتی ہیں (ان کو آرام لینا اور زمین پر لیٹنا بہت کم نصیب ہوتا ہے جیسے قسم کھانے والا قسم پوری کرنے کے لئے تھوڑا سا وہ کام کر لیتا ہے جس کی قسم کھائی)-

لَوْ اَلْحَقَنِيْ بِعَبْدٍ اَسْوَدَ - اگر وہ میرا نسب ایک کالے غلام سے ملا دیتا (شاید ان کو یہ معلوم نہ ہوگا کہ زانی سے نسب ثابت نہیں ہوتا)-

كَانَ اَبُوْهُرَيْرَةَ يَلْحَقُ وَلَا يَنْتَهِبُ نُهْبَةً - ابوہریرہ مل جاتے اور لوٹ نہ کرتے -

اِلْحَقِيْ بِاَهْلِكِ - اپنے کنبے والوں میں چلی جا (یہ طلاق کا کنایہ ہے)-

اِلْحَقْ اَهْلَ الصُّفَّةِ - صفہ میں جو فقیر اور محتاج لوگ رہتے ہیں ان سے مل جا -

يُحِبُّ الْقَوْمَ وَلَمْ يَلْحَقْ بِهِمْ - جن لوگوں سے محبت رکھے اور ان کے برابر اچھے اعمال نہ کر سکے (تو اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ قیامت کے دن ان کے ساتھ کر دے گا - یہ اس کی حسن نیت اور نیکوں کے ساتھ محبت رکھنے کا ثمرہ ہے اُحِبُّ الصَّالِحِيْنَ وَلَسْتُ مِنْهُمْ لَعَلَّ اللّٰهَ يَرْزُقُنِيْ صَلَاحًا ایک روایت میں لَمَّا يَلْحَقْ بِهِمْ ہے - معنی وہی ہیں)-

لَحْكٌ - حلق میں دوا ڈالنا، خوب جوڑ دینا، ملا دینا -

مُلَاحَكَةٌ اور تَلَاحُكٌ بمعنی لَحْكٌ ہے -

تَلَاحُكٌ - ایک میں ایک گھس جانا -

لَحِكٌ - جس کو دیر میں انزال ہو -

اِذَا سُرَّ فَكَاَنَّ وَجْهَهُ الْمِرْاٰةُ وَكَاَنَّ الْجُدُرَ تُلَاحِكُ وَجْهَهٗ - آنحضرتؐ جب خوش ہوتے تو آپ کا چہرہ چمک دمک کر آئینہ کی طرح ہو جاتا اور گویا دیواروں کا عکس آپ کے چہرۂ مبارک میں دکھائی دیتا -

تَلَاحَكَتْ عَلَيَّ الشَّدَائِدُ - سختیاں پے در پے مجھ سے لگ گئیں -

لَحْكَاءُ اور لَحَكَةٌ - ایک چمکتا کیڑا ہے -

لَحْلَحٌ - تنگ مکان -

خُبْزَةٌ لَحْلَحَةٌ - سوکھی روٹی -

لَحْلَحَةٌ اور تَلَحْلُحٌ - اپنی جگہ سے نہ ہلنا دور ہو جانا -

مُلَحْلَحٌ - قوم کا سردار، بڑا شخص -

اِنَّ نَاقَةً اِسْتَنَاخَتْ عِنْدَ بَيْتِ اَبِيْ اَيُّوْبَ وَهُوَ وَاضِعٌ زِمَامَهَا ثُمَّ تَلَحْلَحَتْ وَ اَرْزَمَتْ وَ وَضَعَتْ جِرَانَهَا - ایک اونٹنی حضرت ابوایوب انصاری کے گھر کے پاس بیٹھ گئی انھوں نے اس کی باگ بھی زمین پر چھوڑ دی - پھر وہ اونٹنی اپنی جگہ سے نہ ہلی اس نے آواز کی اور اپنی گردن زمین پر رکھ دی -

تَلَحْلُحٌ - اپنی جگہ پر جم جانا (اس کی ضد تَحَلْحُلٌ

ہے)۔

لَحْمٌ۔ مضبوط کرنا' ہڈی پر سے گوشت اتارنا' ضرر پہنچانا' گوشت کھلانا' جم جانا۔

لَحَامَۃٌ۔ پُرگوشت ہونا۔

مُلَاحَمَۃٌ۔ ملا دینا' خوب بٹنا۔

اِلْحَامٌ۔ کسی کو موقع دینا کہ دوسروں کو گالیاں دے۔

تَلَاحُمٌ۔ جڑ جانا' جنگ کرنا (جیسے اِلْتِحَامٌ ہے) گوشت بھر آنا۔

اِسْتِلْحَامٌ۔ کشادہ ہونا۔

لَحْمٌ۔ گوشت (اس کی جمع لِحَامٌ اور لُحُوْمٌ اور لِحْمَانٌ اور لُحْمَانٌ اور اَلْحُمٌ ہے)۔

مَلْحَمَۃٌ۔ بڑا حادثہ' جنگ عظیم (اس کی جمع مَلَاحِمُ ہے)۔

اِنَّ اللّٰہَ لَیُبْغِضُ اَھْلَ الْبَیْتِ اللَّحِمِیْنَ۔ (ایک روایت میں اَلْبَیْتَ اللَّحِمَ وَاَھْلَہٗ ہے یعنی) اللہ تعالیٰ ان گھر والوں کو ناپسند کرتا ہے جو ہمیشہ گوشت کھاتے ہوں (بغیر گوشت کے ان کا گزر نہ ہو سکے۔ بعض نے کہا مراد وہ لوگ ہیں جو مسلمان بھائیوں کا گوشت کھاتے ہیں ان کی غیبت کرتے ہیں)۔

رَجُلٌ لَحِمٌ۔ ہمیشہ گوشت کھانے والا مرد۔

بَیْتٌ لَحِمٌ۔ جس گھر میں ہر روز گوشت آئے۔

اِتَّقُوْا ھٰذِہِ الْمَجَازِرَ فَاِنَّ لَھَا ضَرَاوَۃً۔ کَضَرَاوَۃِ الْخَمْرِ۔ ان کمیلوں سے بچے رہو (وہاں اکثر جانے سے جانوروں کو کٹتا ہوا دیکھنے سے) کیونکہ ان سے ایک ایسی عادت پیدا ہوتی ہے جیسے شراب پینے سے (شراب پینے کی جب عادت ہوتی ہے تو اس سے نفرت جو مقتضائے اسلام ہے جاتی رہتی ہے۔ دوسرے منہ سے نہیں چھٹتی' اسی طرح اکثر کمیلوں میں جانا وہاں جانوروں کا ذبح دیکھنا دل کو سخت کر دیتا ہے۔ بعض نے کہا کمیلوں سے بچے رہو اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر روز گوشت کھانے سے بچے رہو ورنہ گوشت کی عادت شراب کی طرح پڑ جائے گی بغیر اس کے کھانا نہیں کھایا جائے گا)۔

مُلْحِمٌ۔ جس کے پاس گوشت بہت ہو یا بہت گوشت کھلاتا ہو۔

لَاحِمٌ۔ گوشت والا۔

لَحِیْمٌ۔ موٹا پُرگوشت۔ (جیسے شَحِیْمٌ چربی دار)۔

اِنَّ لِلَّحْمِ ضَرَاوَۃً کَضَرَاوَۃِ الْخَمْرِ۔ گوشت کی لت ایسی پڑ جاتی ہے جیسے شرابی کو شراب کی)۔

اِنَّہٗ اَخَذَ الرَّایَۃَ یَوْمَ مُؤْتَۃَ فَقَاتَلَ بِھَا حَتّٰی اَلْحَمَہُ الْقِتَالُ۔ حضرت جعفر بن ابی طالبؓ نے موتہ کی جنگ میں جھنڈا سنبھالا اور لڑتے رہے یہاں تک کہ شہید ہو گئے یا بے طرح جنگ میں پھنس گئے کہ وہاں سے نکلنا نہ ہو سکا۔

وَمِنْھُمْ مَنْ اَلْحَمَہُ الْقِتَالَ۔ بعض ان میں سے جنگ میں مارے گئے۔

لَا یُرَدُّ الدُّعَاءُ عِنْدَ الْبَاْسِ حِیْنَ یُلْحِمُ بَعْضُھُمْ بَعْضًا۔ جب جنگ میں مسلمان کافروں سے بھڑ جائیں اس وقت کوئی دعا رد نہیں ہوتی' جب ایک دوسرے کو قتل کر رہے ہوں۔

اِنَّہٗ لَحِمَ رَجُلًا مِّنَ الْعَدُوِّ۔ اسامہ بن زیدؓ نے دشمنوں میں سے ایک کو قتل کر ڈالا یا اس سے بھڑ کر چپک گئے یا ایسا زخم لگایا جو گوشت تک پہنچا۔

اَلْیَوْمَ یَوْمُ الْمَلْحَمَۃِ۔ آج تو جنگ کا دن ہے' خوب قتل وقتال کا۔

وَیَجْمَعُوْنَ لِلْمَلْحَمَۃِ۔ نصاریٰ جنگ کے لئے اکٹھے ہوں گے۔

نَبِیُّ الْمَلْحَمَۃِ۔ (آنحضرتؐ کا ایک نام یہ بھی ہے) جنگی پیغمبر (آپ کو اللہ تعالیٰ نے اسلام کا دین پھیلانے کے لئے لڑنے اور مارنے مرنے کی اجازت دی جیسے حضرت موسیٰؑ کو اجازت تھی۔ اسی کے ساتھ آپ کا ایک نام نَبِیُّ الرَّحْمَۃِ بھی ہے۔ یعنی مہربان پیغمبر۔ کیونکہ قتل وقتال آپ نے اس وقت کیا جب کافروں نے سمجھانے سے نہ مانا اب ان سے شرک چھڑانے کے لئے اور کوئی ذریعہ نہیں رہا نہ وہ جزیہ دینا قبول کرتے تھے نہ مسلمانوں کو ستانے سے باز آتے تھے)۔

کَانَ لَہٗ غُلَامٌ لَحَّامٌ۔ ان کا ایک غلام تھا جو گوشت بیچا

کرتا تھا-

اِلَّا اَنْ یُّؤْتٰی بِاللَّحِیْمِ- (ہم آگ ہی نہیں سلگاتے تھے کھجور پانی پر گزر کرتے) مگر کہیں سے کچھ گوشت آ جاتا (تو آگ سلگاتے)-

اَلْحَمْتُهُ فُلَانًا- میں نے اس کو موقع دیا کہ فلاں شخص کو گالیاں دے-

مُتَلَاحِمَة- وہ زخم جو گوشت تک پہنچ جائے یا وہ زخم جس میں گوشت ابھر آئے-

صُمْ یَوْمًا فِی الشَّهْرِ قَالَ اِنِّیْ اَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ یَوْمَیْنِ قَالَ اِنِّیْ اَجِدُ قُوَّةً قَالَ فَصُمْ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ فِی الشَّهْرِ وَاَلْحَمَ عِنْدَ الثَّالِثَةِ- آنحضرتؐ نے ایک شخص سے فرمایا) تو ہر مہینے ایک روزہ نفلی رکھا کر! اس نے عرض کیا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے- فرمایا اچھا ہر مہینے دو روزے رکھ- اس نے کہا مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے- فرمایا اچھا ہر مہینے تین روزے رکھا کر- اس نے تیسری بار جب عرض کیا کہ مجھ کو اس سے زیادہ طاقت ہے تو آپ خاموش ہو گئے آگے نہیں بڑھے (معلوم ہوا کہ سنت یہی ہے کہ ہر مہینے میں تین روزے ۱۳-۱۴-۱۵ کو رکھے اور یہ بھی وارد ہے کہ صوم داؤدی رکھے یعنی ایک روز روزہ ایک روز افطار- لیکن ہمیشہ روزہ رکھنا افضل نہیں ہے)-

فَاسْتَلْحَمَنَا رَجُلٌ مِّنَ الْعَدُوِّ- دشمنوں میں سے ایک شخص ہمارے پیچھے لگا-

لِمَ طَلَّقْتَ امْرَاَتَكَ قَالَ اِنَّهَا كَانَتْ مُتَلَاحِمَةً قَالَ اِنَّ ذٰلِكَ مِنْهُنَّ لَمُسْتَرَادٌ- (حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے پوچھا) تو نے اپنی عورت کو طلاق کیوں دے دی- وہ کہنے لگا اس کی شرمگاہ پر گوشت اور تنگ تھی یا شرمگاہ بند تھی- حضرت عمرؓ نے فرمایا یہ تو لوگ چاہتے ہیں کہ عورتوں کی شرمگاہ تنگ ہو (تو متلاحمہ سے یہاں مراد وہی معنی ہیں یعنی عورت کی فرج تنگ ہو)-

فَلَمَّا عَلِقْتُ اللَّحْمَ سَبَقَنِیْ- (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب میں دبلی تھی تو دوڑ میں آنحضرتؐ سے آگے نکل گئی) پھر جب مجھ پر گوشت چڑھ گیا موٹی ہو گئی تو آپ آگے نکل گئے-

اَلْوَلَاءُ لُحْمَةٌ كَلُحْمَةِ النَّسَبِ- ولاء (یعنی وہ حق جو مالک کو غلام لونڈی پر آزاد کر دینے کے بعد پیدا ہوتا ہے) اس طرح ایک رشتہ ہے جیسے نسب کا رشتہ ہوتا ہے- (لُحْمَةٌ اور لَحْمَةٌ دونوں طرح صحیح ہے بعض نے کہا نسب میں بضم لام ہے اور کپڑے میں بفتحہ لام)-

صَارَ الصِّغَارُ لُحْمَةَ الْكِبَارِ- چھوٹے چھوٹے قطرے بڑے بڑے قطروں سے جڑ گئے پانی کی طرح (یعنی برسات میں)-

فِی الْمُتَلَاحِمَةِ ثَلٰثَةُ اَبْعِرَةٍ- جو زخم گوشت تک پہنچے اس کی دیت تین اونٹ ہیں-

لَحِمٌ سَمِیْنٌ- اکڑ کر چلنے والا-

لَحْنٌ یا لُحُوْنٌ یا لَحَانَةٌ یا لَحَانِیَةٌ یا لَحَنٌ- غلطی کرنا- (اعراب میں) ایسی بات کہنا جو مخاطب کے سوا دوسرے لوگ نہ سمجھیں، مائل ہونا، قصد کرنا، سمجھ جانا، ہوشیار ہو جانا-

تَلْحِیْن- گانے کی طرح قرأت کرنا-

مُلَاحَنَةٌ- لوگوں کو سمجھانا، عقل سکھانا-

اِلْحَانٌ- سمجھانا-

اَلْحَانٌ- گانے کے سر اور تال (یہ جمع ہے لَحْنٌ کی)-

اِنَّكُمْ لَتَخْتَصِمُوْنَ اِلَیَّ وَعَسٰی اَنْ یَّكُوْنَ بَعْضُكُمْ اَلْحَنَ بِحُجَّتِهٖ مِنَ الْاٰخَرِ فَمَنْ قَضَیْتُ لَهٗ بِشَیْءٍ مِّنْ حَقِّ اَخِیْهِ فَاِنَّمَا اَقْطَعُ لَهٗ قِطْعَةً مِّنَ النَّارِ- تم میرے پاس جھگڑتے ہوئے آتے ہو اور یہ ممکن ہے کہ تم میں سے ایک فریق اپنے دلائل بیان کرنے میں زیادہ چالاک اور مقرر ہو (مجھ کو اس کی تقریر سن کر یہ معلوم ہوا کہ وہ حق پر ہے حالانکہ ناحق پر ہو) پھر میں اس کے بھائی مسلمان کے حق میں سے کچھ اس کو دلا دوں (تو وہ یہ نہ سمجھے کہ میرے دلا دینے سے اس پر مواخذہ نہیں رہا وہ اس کا حق دار ہو گیا) میں تو اس کو دوزخ کا ایک ٹکڑا دلاتا ہوں-

مِثْلُ اللَّحْنِ فِی السَّرِیِّ مِثْلُ التَّفْنِیْنِ فِی الثَّوْبِ- جیسے سردار اور شریف شخص کا غلط بولنا، اور جیسے عمدہ مضبوط سنگین کپڑے میں ایک جھرجھرا ٹکڑا-

اِنَّهٗ بَعَثَ رَجُلَیْنِ اِلٰی بَعْضِ الثُّغُوْرِ عَیْنًا- فَقَالَ

لَهُمَا اِذَا انصَرَفْتُمَا فَالْحَنَالِیْ لَحْنًا- آنحضرتؐ نے دو شخصوں کو بطور جاسوس کے ایک سرحد پر روانہ کیا (کہ دشمن کی خبر لائیں) آپ نے ان سے فرمایا جب تم لوٹ کر آنا تو اس طرح حال بیان کرنا کہ صرف میں سمجھ جاؤں دوسرے سننے والے نہ سمجھیں (ایسا نہ ہو کہ خبر پھیل جائے اور دشمن کو ہماری تیاری کی خبر ہو جائے یا دوسرے مسلمانوں کو دشمن کی قوت معلوم ہو کر ان کی ہمت پست ہو جائے)-

عَجِبْتُ لِمَنْ لَّاحَنَ النَّاسَ کَیْفَ لَا یَعْرِفُ جَوَامِعَ الْکَلِمِ- مجھ کو تعجب اس شخص پر آتا ہے جو لوگوں کو سمجھائے اور ان سے بحث مباحثہ کرے اور جامع باتیں نہ کہے (بلکہ فضول بک بک کرے)-

تَعَلَّمُوا السُّنَّۃَ وَالْفَرَائِضَ وَاللَّحْنَ کَمَا تَعَلَّمُوْنَ الْقُرْاٰنَ- حدیث شریف سیکھو اور فرائض کا علم اور لغت کا جیسے قرآن سیکھتے ہو (کیونکہ قرآن کی صحیح تفسیر بغیر علم حدیث اور لغت کے ممکن نہیں)-

تَعَلَّمُوا اللَّحْنَ فِی الْقُرْاٰنِ کَمَا تَتَعَلَّمُوْنَهٗ- قرآن کی طرح قرآن میں جو لغات ہیں ان کے معنی اور وجوہ اعراب بھی سیکھو-

لَحْنٌ- لغت-

اِنَّ الْقُرْاٰنَ نَزَلَ بِلَحَنِ قُرَیْشٍ- قرآن شریف قریش کے محاورے اور لغت میں اترا ہے-

تَعَلَّمُوا الْفَرَائِضَ وَالسُّنَّۃَ وَاللَّحَنَ- علم فرائض سیکھو اور علم حدیث اور علم لغت (کیونکہ بغیر عربی لغت کے جانے نہ قرآن سمجھ میں آئے گا نہ حدیث سمجھے گا یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے)-

اُبَیٌّ اَقْرَاُنَا وَ اِنَّا لَنَرْغَبُ عَنْ کَثِیْرٍ مِّنْ لَحَنِهٖ- (حضرت عمرؓ نے کہا) ابی بن کعب ہم سب میں بڑے قاری ہیں لیکن ان کی اکثر لغتیں ہم کو پسند نہیں ہیں (یعنی جو محاورہ ان کا قریش کے محاورے کے خلاف ہے وہ ہم کو پسند نہیں- بعض نے کہا ابی بن کعب منسوخ التلاوۃ آیتوں کو بھی پڑھا کرتے اور جو انھوں نے آنحضرتؐ سے سنا تھا اس میں سے کچھ نہ چھوڑتے)-

لَنَدَعُ مِنْ لَحْنِ اُبَیٍّ- ہم ابی بن کعب کی بعض قرأت اور روایت کو چھوڑ دیتے ہیں-

اَلْعَرِمُ الْمُسَنَّاۃُ بِلَحْنِ الْیَمَنِ- قرآن میں جو سیل العرم آیا ہے تو عرم یمن والوں کے محاورے میں بہیا (سیلاب) کو کہتے ہیں (جو کھیتی اور درختوں کو بہا لے جاتی ہے)-

تَعَلَّمُوا اللَّحْنَ- حضرت عمرؓ نے کہا کہ کلام میں جو غلطیاں ہیں ان کو سیکھو (تاکہ تم ان غلطیوں سے بچے رہو)-

کُنْتُ اَطُوْفُ مَعَ ابْنِ عَبَّاسٍ وَهُوَ یُعَلِّمُنِی اللَّحْنَ- میں ابن عباسؓ کے ساتھ طواف کرتا تھا وہ مجھ کو غلطیاں بتایا کرتے-

وَکَانَ الْقَاسِمُ رَجُلًا لُحَنَۃً یَالُحْنَۃً- قاسم بڑی غلطیاں کلام میں کرنے والا تھا (بعض نے کہا وہ لوگوں کی بہت غلطیاں پکڑا کرتا تھا)-

اِنَّهٗ سَاَلَ عَنِ ابْنِ زِیَادٍ فَقِیْلَ لَهٗ ظَرِیْفٌ عَلٰی اَنَّهٗ یَلْحَنُ فَقَالَ اَوَ لَیْسَ ذٰلِكَ اَظْرَفَ لَهٗ- معاویہؓ نے عبید اللہ بن زیاد کا حال پوچھا- لوگوں نے کہا وہ تو ظریف (خوش طبع) آدمی ہے اس کے علاوہ لحن بھی کرتا ہے (یعنی کلام میں غلطیاں) معاویہؓ نے کہا کیا یہ لحن اس کی ظرافت کو اور نہیں بڑھاتا (معاویہؓ نے لَحَنْ بہ فتحہ حا بمعنی فطنت اور ذکاوت رکھا- بعض نے کہا لَحْن بہ سکون حا ہی مراد رکھا اور عرب لوگ اس کو ملیح جانتے ہیں بشرطیکہ قلیل ہو)-

اِقْرَاُوا الْقُرْاٰنَ بِلُحُوْنِ الْعَرَبِ وَاَصْوَاتِهَا وَ اِیَّاکُمْ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْعِشْقِ وَلُحُوْنَ اَهْلِ الْکِتَابَیْنِ- قرآن کو عربی لہجوں اور عربی آوازوں سے پڑھو اور عاشق لوگوں کے لب و لہجہ سے اور یہود و نصاریٰ کے لحنوں سے بچے رہو (وہ تو گاتے ہیں اور تال اور سر ملاتے ہیں- اس طرح قرآن پڑھنا ممنوع ہے لیکن خوش آوازی سے پڑھنا مستحب ہے)-

وَکَانَ لَحَّانَۃً- وہ کلام میں بڑی غلطیاں کرنے والا تھا-

نَحْنُ نَعْرِفُ شِیْعَتَنَا فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ- ہم اپنے گروہ کے لوگوں کو ان کے لب و لہجوں سے پہچان لیتے ہیں-

وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ فِیْ لَحْنِ الْقَوْلِ- تو طرز گفتگو سے ان کو

(منافقوں کو) پہچان لے گا۔

فُلَانٌ لَحَّانٌ۔ فلاں شخص کلام میں بہت غلطیاں کیا کرتا ہے۔

لَحْوٌ۔ گالی دینا' پوست اتارنا۔

اِلْتِحَاءٌ۔ پوست اتارنا۔

لَاَلْحُوَنَّكُمْ لَحْوَ الْعَصَا۔ میں چھڑی کی طرح تمہارا پوست اتار کر رکھ دوں گا (یہ حجاج بن یوسف نے خطبہ میں کہا)۔

لَحْيٌ۔ پوست اتارنا' ملامت کرنا' گالی دینا' عیب کرنا' برا کرنا' لعنت کرنا۔

مُلَاحَاةٌ۔ جھگڑا کرنا' ٹنٹا کرنا (جیسے تَلَاحِيْ ہے)۔

اِلْحَاءٌ۔ پوست اتارنے کا وقت آ جانا' ملامت کے لائق ہونا۔

تَلَحِّيْ۔ عمامہ کو ٹھوڑی کے نیچے لے جانا۔

تَلَاحِيْ۔ ایک دوسرے پر لعنت ملامت کرنا۔

اِلْتِحَاءٌ۔ داڑھی نکل آنا' داڑھی لٹک جانا۔

لِحَاءٌ۔ درخت کا پوست۔

لَحْيٌ۔ وہ ہڈی جس پر دانت ہیں یعنی جبڑا اور جہاں داڑھی اگتی ہے (دونوں طرف دو ایسی ہڈیاں ہیں ان کو لَحْيَان کہتے ہیں)۔

لِحْيَانِيْ۔ ڈڑھیل (بڑی داڑھی والا)۔

مَنْ طَالَتْ لِحْيَتُهٗ قَصُرَتْ فِطْنَتُهٗ۔ (یہ عرب کی ایک مثل ہے یعنی) لمبی داڑھی نقصان عقل (کم عقلی) کی نشانی ہے۔

نُهِيْتُ عَنْ مُّلَاحَاةِ الرِّجَالِ۔ میں لوگوں کے ساتھ کج بحثی اور جھگڑا کرنے سے منع کیا گیا۔

تَلَاحٰی رَجُلَانِ فَرُفِعَتْ۔ دو آدمیوں نے گلخپ گالی گلوچ کی تو شب قدر (میرے حافظہ سے) اٹھا لی گئی' (میں بھول گیا کون سی تاریخ شب قدر تھی)۔

فَلَحْيًا لِّصَاحِبِنَا لَحْيًا۔ ہمارے ساتھی پر پھٹکار اور ملامت۔

فَاِذَا فَعَلْتُمْ ذٰلِكَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ شِرَارَ خَلْقِهٖ فَالْتَحَوْكُمْ كَمَا يُلْتَحَى الْقَضِيْبُ۔ جب تم ایسے کام کرنے لگو گے تو اللہ تعالیٰ اپنی مخلوق میں سے برے لوگوں کو تم پر حاکم بنائے گا وہ اس طرح تمہاری کھال چھیل ڈالیں گے جیسے ڈالی کا پوست چھیلا جاتا ہے (ایک روایت میں فَلَحَتُوْكُمْ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

فَاِنْ لَّمْ يَجِدْ اَحَدُكُمْ اِلَّا لِحَاءَ عِنَبَةٍ اَوْ عُوْدَ شَجَرَةٍ فَلْيَمْضَغْهُ۔ اگر تم میں سے کسی کو انگور کے چھلکے یا درخت کی ڈالی کے سوا اور کچھ (کھانے کو) نہ ملے تو اسی کو چبا لے)۔

ثُمَّ لَحَاقَضِيْبَهٗ فَاِذَا هُوَ اَبْيَضُ يَصْلِدُ۔ پھر اپنی چھڑی کو چھیلا' اس کا پوست اتارا تو اندر سے سفید چمکتی ہوئی نکلی۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ اَخَذَ لَحْيَ جَزُوْرٍ۔ ایک انصاری نے اونٹ کے گلے کی ہڈی لی۔

نَهٰی عَنِ الْاِقْتِعَاطِ وَ اَمَرَ بِالتَّلَحِّيْ۔ آنحضرتؐ نے ایسے عمامہ سے منع فرمایا جس کا کوئی حصہ ٹھوڑی کے نیچے نہ ہو اور ٹھوڑی کے تلے عمامہ کا پیچ لے جانے کا حکم دیا۔

اِحْتَجَمَ بِلَحْيِ جَمَلٍ یا بِلِحْيَيْ جَمَلٍ۔ لحی جمل میں پچھنے لگائے (وہ ایک موضع ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان یا ایک گھاٹی ہے یا ایک پانی کا نام ہے)۔

بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهٖ۔ آپ کی داڑھی ہلنے سے ہم معلوم کر لیتے تھے کہ آپ قرأت کر رہے ہیں (یعنی ظہر اور عصر کی نماز میں)۔

مَنْ تَضَمَّنَ لِيْ مَا بَيْنَ لِحْيَيْهِ۔ جو شخص مجھ کو اس کی حفاظت کی ضمانت دے جو اس کے دونوں جبڑوں کے درمیان ہے (یعنی زبان کو محفوظ رکھے)۔

حُفُّوا الشَّوَارِبَ وَاعْفُوا اللِّحٰی۔ مونچھوں کو تو بالکل میٹ دو (خوب کترو) اور ڈاڑھیاں چھوڑ دو (یہ اسلام کی نشانی ہے)۔

اَلْحٰی۔ لمبی داڑھی والا۔

مَرَّبِهٖ رَجُلٌ مَعَهٗ لَحْيُ جَمَلٍ۔ ایک شخص آپ کے سامنے سے گزرا اونٹ کے جبڑے کی ہڈی لئے ہوئے)۔

اَلصَّدَقَةُ تُفَكُّ مِنْ بَيْنِ لِحْيَيْ سَبْعِمِاَةِ شَيْطَانٍ اَوْ سَبْعِيْنَ شَيْطَانًا كُلٌّ يَّاْمُرُهٗ اَنْ لَّا يَفْعَلَ۔ صدقہ سات سو

شیطانوں کے جبڑوں سے یا ستر شیطانوں کے جبڑوں سے چھڑا کر نکالا جاتا ہے ہر ایک شیطان اس کو صدمہ دینے سے روکتا ہے۔

قَلِيْلَةُ اللِّحَاءِ عَظِيْمَةُ النَّوىٰ۔ پوست تھوڑا اور گٹھلی بڑی۔

سُبْحَانَ مَنْ يَّعْلَمُ مَا فِيْ لِحَاءِ الْاَشْجَارِ وَلُجَجِ الْبِحَارِ۔ پاک ہے وہ خداوند جو جانتا ہے ان چیزوں کو جو درختوں کے پوست میں ہیں اور سمندروں کی موجوں میں ہیں۔

ذُقْتُ الصِّبْرَ وَ اَكَلْتُ لِحَا الشَّجَرِ فَلَمْ اَجِدْ شَيْئًا هُوَ اَمَرُّ مِنَ الْفَقْرِ۔ میں نے ایلوا چکھا اور درختوں کی چھال کھائی لیکن محتاجی سے زیادہ کوئی چیز تلخ نہیں پائی۔

لِحْيَانُ۔ ایک قبیلہ ہے۔

بُحَيْلَةُ خَيْرٌ مِّنْ رَعْلٍ وَّ ذَكْوَانَ وَلِحْيَانَ۔ بحیلہ کا قبیلہ رعل اور ذکوان اور لحیان قبیلوں سے بہتر ہے۔

اِنَّ زُرَارَةَ لَاحَانِيْ۔ زرارہ بن اعین نے مجھ سے جھگڑا کیا (یہ شیعوں کا ایک راوی ہے)۔

بابُ اللام مع الخاء

لَخٌّ۔ گول مول بات کرنا، آنسو بہت نکلنا، طمانچہ مارنا، طلا کرنا، پیچھے جانا، مائل ہونا، جانچنا۔

اِلْتِخَاخٌ۔ مل جانا، لپٹ جانا۔

وَالْوَادِيْ يَوْمَئِذٍ لَّاخٌّ۔ ان دنوں وہ میدان جھاڑی دار نہ آباد تھا (ایک روایت میں لَاخٍ بہ تخفیف خا ہے یعنی کج تھا یہ اَلْخَي سے ماخوذ ہے جس کا منہ ٹیڑھا ہو بعضوں نے حائے مہملہ سے روایت کیا ہے۔ وہ راوی کی غلطی ہے۔ محیط میں ہے کہ تینوں طرح یہ حدیث مروی ہے یعنی لَاخٌ اور لَاخٌّ اور لَاخٍ)۔

لَخْصٌ۔ اونٹ کی آنکھ نحر کے بعد دیکھنا کہ اس میں چربی ہے یا نہیں۔

لَخَصٌ۔ سوج جانا، اوپر کی پلک پر گوشت ہونا۔

تَلْخِيْصٌ۔ بیان کرنا، شرح کرنا، خلاصہ لے لینا (یعنی بے کار مطالب اور بے کار مضامین کو چھوڑ دینا)۔

اِنَّهٗ قَعَدَ لِتَلْخِيْصِ مَا الْتَبَسَ عَلٰى غَيْرِهٖ۔ حضرت علیؓ بیٹھے ان باتوں کی شرح کرنے کے لئے جو دوسروں پر مشتبہ ہو گئی تھیں۔

تَلْخِيْصٌ۔ خلاصہ کرنا، اختصار کرنا۔

لَخْفٌ۔ داغ کو کشادہ کرنا۔

لَخْفَةٌ۔ پتلا سفید پتھر۔

فَجَعَلْتُ اَتَتَبَّعُهٗ مِنَ الرِّقَاعِ وَالْعُسُبِ وَاللِّخَافِ۔ (زید بن ثابت کہتے ہیں) میں نے قرآن کی تلاش شروع کی جو (متفرق طور سے) کاغذ کے پرچوں اور کھجور کی ڈالیوں اور سفید پتھر کے ٹکڑوں یا ٹھیکروں پر لکھا ہوا تھا۔

فَاَخَذْتُ لِخَافَةً مِّنْ حَجَرٍ فَذَبَحْتُهَا بِهَا۔ میں نے ایک سفید دھاردار پتھر لیا اس سے اس کو ذبح کر دیا۔

لَخِيْفٌ۔ آنحضرتؐ کے گھوڑے کا بھی نام تھا (امام بخاریؒ نے ایسا ہی روایت کیا ہے۔ اور مشہور "لحیف" ہے حائے حطی سے۔ بعض نے "لجیف" جیم سے روایت کیا ہے)۔

لَخْلَخَانِيَّةٌ۔ خلاف محاورہ، غیر فصیح کلام کرنا۔

لَخْلَخَةٌ۔ ایک قسم کی خوشبو جو بے ہوشی کے وقت سنگھاتے ہیں۔

اَيُّ النَّاسِ اَفْصَحُ فَقَالَ رَجُلٌ قَوْمٌ اِرْتَفَعُوْا عَنْ لَخْلَخَانِيَّةِ الْعِرَاقِ۔ (معاویہؓ نے کہا) کون سے لوگ زیادہ فصیح ہیں ایک شخص بولا وہ لوگ جن میں عراق کی لخلخانیہ نہیں ہے یعنی کلام میں لکنت اور عجمیت (بعض نے کہا منسوب ہے لخلخان کی طرف جو ایک قبیلے یا موضع کا نام ہے)۔

لَخْمٌ۔ کاٹنا، طمانچہ مارنا، منہ پر گوشت ہونا (جیسے لَخَامَةٌ ہے)۔

مُلَاخَمَةٌ اور لِخَامٌ۔ طمانچہ بازی کرنا۔

اَللَّخْمُ حَلَالٌ۔ لخم (جو ایک قسم کی مچھلی ہے اس کو قرش بھی کہتے ہیں) حلال ہے۔

لَخْمٌ۔ ایک قبیلہ کا بھی نام ہے۔ جاہلیت کے زمانہ میں یمن کے بادشاہ اسی قبیلے کے تھے۔

لَخَنٌ۔ بدبودار ہونا، سڑ جانا، بری بات کہنا۔

لَخَنٌ۔ وہ سفیدی جو ختنے سے پہلے بچہ کے حشفہ پر ہوتی

ہے۔

یَابْنَ اللَّخْنَاءِ۔ اے اس عورت کے بیٹے جس کا ختنہ نہیں ہوا یا جس کی شرمگاہ بدبودار ہے (عرب لوگ کہتے ہیں لَخِنَ السِّقَاءُ مشک بدبودار ہوگئی)۔

لَخْیٌ۔ اپنا مال دے دینا' دوا ناک یا حلق میں ڈالنا۔

لَخّی۔ بیہودہ بہت باتیں کرنا۔

بابُ اللام مع الدّال

لَدْحٌ۔ ہاتھ سے مارنا' طمانچہ لگانا۔

لَدٌّ۔ دشمنی کرنا' جھگڑا کرنا۔

لَدُوْدٌ۔ بڑا جھگڑالو (جیسے اَلَدُّ ہے) اور وہ دوا جو منہ کے اندر ایک جانب میں ڈالی جائے۔

تَلْدِیْدٌ۔ حیران کرنا' بھگانا۔

مُلَادَّةٌ۔ دھکیلنا۔

اِلْدَادٌ بمعنی لَدٌّ ہے۔

تَلَدُّدٌ۔ دائیں بائیں التفات کرنا' ٹھہر جانا۔

اِلْتِدَادٌ۔ لدود نگل جانا۔

لَدِیْدَان۔ گردن یا وادی کے جانب۔

اِنَّ اَبْغَضَ الرِّجَالِ اِلَی اللّٰہِ الْاَلَدُّ الْخَصِمُ۔ اللہ تعالیٰ کو سب لوگوں میں وہ شخص زیادہ ناپسند ہے جو سخت جھگڑالو ہو (ہر شخص سے ذرا ذرا سی بات پر تکرار اور لڑائی کرتا پھرے)۔

رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی النَّوْمِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ مَاذَا لَقِیْتُ بَعْدَکَ مِنَ الْاَوَدِ وَاللَّدَدِ۔ (حضرت علیؓ نے کہا) میں نے آنحضرتؐ کو خواب میں دیکھا۔ تو عرض کیا یارسول اللہ آپ کے بعد میں نے کیسی کجی اور خصومت اٹھائی (آپ کی امت نے میرے ساتھ کیا سلوک کیا۔ صراط مستقیم کو چھوڑ کر کجروی اور بدروشی اختیار کی مجھ سے جنگ پر مستعد ہوئے میری ایذا اور قتل کے درپے ہیں)۔

فَاَنَا مِنْھُمْ بَیْنَ اَلْسُنٍ لِدَادٍ وَّ قُلُوْبٍ شِدَادٍ۔ (حضرت عثمانؓ نے کہا) میں تو ان لوگوں سے جھگڑالو زبانیں اور سخت دل دیکھ رہا ہوں۔

خَیْرُ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِہِ اللَّدُوْدُ۔ بہتر دواؤں میں وہ دوا ہے جو منہ میں ایک طرف ڈالی جاتی ہے۔

اِنَّہٗ لُدَّ فِیْ مَرَضِہٖ فَلَمَّا اَفَاقَ قَالَ لَایَبْقٰی فِی الْبَیْتِ اَحَدٌ اِلَّا لُدَّ۔ لوگوں نے بیماری میں آنحضرتؐ کے منہ میں دوا ڈالی جب آپ کو ہوش آیا تو (آپ غصے ہوئے کہ بلا اجازت منہ میں دوا کیوں ڈالی اور سزا یہ تجویز فرمائی) کہ گھر میں جتنے لوگ ہیں ان سب کے منہ میں دوا ڈالی جائے کوئی باقی نہ بچے (یہاں تک کہ ام المومنین میمونہؓ روزہ دار تھیں مگر ان کا بھی روزہ توڑا گیا اور منہ میں دوا ڈالی گئی)۔

فَتَلَدَّدَتْ تَلَدُّدَ الْمُضْطَرِّ۔ بے قرار شخص کی طرح دائیں بائیں دیکھنے لگے (یہ لَدِیْدَیِ الْعُنُقِ سے ماخوذ ہے یعنی گردن کے دونوں صفحے)۔

فَیَقْتُلُہُ الْمَسِیْحُ بِبَابِ لُدٍّ۔ پھر حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو باب لد پر قتل کریں گے (باب لد ایک جگہ ہے شام یا فلسطین میں)۔

فَاَمَرَ فَلُدَّ بِالصَّبِرِ۔ حکم کیا تو ایلوے کا لدود دیا گیا۔

لَدْسٌ۔ چاٹنا' ہاتھ سے مارنا یا پتھر سے۔

تَلْدِیْسٌ۔ نعل لگانا۔

لَدْغٌ۔ ڈنک مارنا (جیسے لَسْعٌ ہے۔ بعض نے کہا سانپ کے کاٹنے کو لَسْعٌ کہتے ہیں اور بچھو کے کاٹنے کو لَدْغٌ اور ہر ایک لفظ دوسرے میں مستعمل ہوتا ہے)۔

اَعُوْذُبِکَ اَنْ اَمُوْتَ لَدِیْغًا۔ یا اللہ تیری پناہ بچھو یا سانپ کے کاٹنے کی موت سے (یہ آپ نے امت کی تعلیم کے لئے فرمایا ورنہ اللہ تعالیٰ ایسی موت سے آپ کو بچانے والا تھا)۔

لَا یُلْدَغُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ وَّاحِدٍ مَرَّتَیْنِ۔ مومن کو ایک سوراخ سے دو بار ڈنک نہیں لگتا (اس کو جب ایک بار کوئی دھوکا دیتا ہے تو دوبارہ اس کے فریب میں نہیں آتا ہوشیار رہتا ہے یا جب کسی امر سے اس کو تکلیف پہنچتی ہے تو دوبارہ اس کا مرتکب نہیں ہوتا۔ بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ مومن کو دوبارہ دھوکا نہ کھانا چاہئے اور دشمن کے فریب میں نہ آنا چاہئے بلکہ اس کے

فریب اور دغا کا اس سے بدلہ لینا چاہیے)۔

اَمَا اِنِّی لَمْ اَکُنْ فِیْ صَلٰوۃٍ وَلٰکِنِّیْ لُدِغْتُ۔ میں نماز نہیں پڑھ رہا تھا لیکن مجھ کو بچھو نے کاٹا۔

لَدَغَتْهُ الْعَقْرَبُ وَهُوَ يُصَلِّيْ فَقَالَ لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ لَا تَدَعُ مُصَلِّيًا وَّلَا غَيْرَهٗ۔ بچھو نے آنحضرت کو نماز پڑھتے میں کاٹا آپ نے (نماز کے بعد) فرمایا خدا بچھو پر لعنت کرے نہ وہ نمازی کو چھوڑتا ہے نہ بے نمازی کو۔

لَدْمٌ۔ طمانچہ مارنا (بعض کہتے ہیں اگر ہتھیلی پھیلا کر طمانچہ رخسار پر لگائے تو لَطْمٌ ہے اور اگر ہتھیلی بند کر کے لگائے تو لَکْمٌ ہے اگر دونوں ہاتھوں سے لگائے تو وہ لَدْمٌ ہے) پیوند لگانا درست کرنا۔

تَلْدِيْمٌ۔ پیوند لگانا۔

اِلْدَامٌ۔ ہمیشہ رہنا۔

تَلَدُّمٌ۔ پرانا ہونا۔ پیوند کے قابل ہو جانا۔

اِلْتِدَامٌ۔ بے قرار ہونا۔

لَدَّامٌ۔ پیوند لگانے والا۔

اِنَّ اَبَا الْهَيْثَمِ بْنَ التَّيِّهَانِ قَالَ لَهٗ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ الْقَوْمِ حِبَالًا وَّنَحْنُ قَاطِعُوْهَا فَنَخْشٰى اِنِ اللّٰهُ اَعَزَّكَ وَ اَظْفَرَكَ اَنْ تَرْجِعَ اِلٰى قَوْمِكَ فَتَبَسَّمَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَالَ بَلِ اللَّدَمَ اللَّدَمَ وَالْهَدَمَ الْهَدَمَ۔ ابوالہیثم بن تیہان نے عرض کیا یارسول اللہ ہم میں اور دوسرے قبیلوں میں عہد اور پیمان کے رشتے ہیں اور دوستی اور محبت کے معاہدے، ہم جب آپ کے ساتھ مل کر ان سے لڑیں گے تو ان عہدوں کو توڑنا اور دوستی کے رشتہ کو کاٹنا ہوگا۔ پھر ہم کو یہ ڈر ہے کہ اگر اللہ تعالےٰ نے آپ کو غالب کیا اور فتح مند۔ تو آپ (ہم کو چھوڑ کر) اپنی قوم قریش کے پاس لوٹ جائیں گے (اور ہم بے یار و مددگار رہ جائیں گے۔ سارے قبیلے ہمارے دشمن) یہ سن کر آنحضرتؐ نے تبسم فرمایا اور کہنے لگے نہیں تمہاری عورتوں کی عزت اور آبرو اور رونا پیٹنا ہماری عورتوں کی عزت اور آبرو اور ماتم کے ساتھ ہے اور تمہاری اور ہماری قبریں ایک ہی جگہ ہوں گی (یعنی مرنے تک تمہارا ساتھ چھوڑنے والا نہیں، زندگی بھر بھی تم ہی میں رہوں گا اور مرنے کے بعد بھی تمہارے ہی قبرستان میں گڑوں گا (ایک روایت میں بَلِ الدَّمَ الدَّمَ یعنی تمہارا خون ہمارے خون کے ساتھ ہے جو کوئی تمہارا خون کرنا چاہے تو گویا ہمارا خون کرنا چاہا۔ دَمِیْ دَمُكَ وَهَدْمِیْ هَدْمُكَ میرا خون تمہارا خون ہے اور میری قبر تمہاری قبر ہے)۔

قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ فِیْ حِجْرِیْ ثُمَّ وَضَعْتُ رَاْسَهٗ عَلٰى وِسَادَةٍ وَقُمْتُ اَلْتَدِمُ مَعَ النِّسَاءِ وَ اَضْرِبُ وَجْهِیْ۔ (حضرت عائشہ فرماتی ہیں) آنحضرت کی روح میری گود میں قبض ہوئی پھر میں نے آپ کا سر ایک تکیہ پر رکھ دیا اور دوسری بیویوں کے ساتھ لگی ماتم کرنے، منہ پیٹنے۔

فَخَرَجْتُ اَسْعٰى اِلَيْهَا يَعْنِیْ اُمَّهٗ فَاَدْرَكْتُهَا قَبْلَ اَنْ تَنْتَهِیَ اِلَى الْقَتْلٰى فَلَدَمَتْ فِیْ صَدْرِیْ وَ كَانَتِ امْرَاَةً جَلْدَةً۔ (حضرت زبیرؓ کہتے ہیں) میں جنگ احد کے بعد اپنی ماں کے پیچھے دوڑا اور اس سے پہلے کہ وہ شہیدوں تک پہنچیں میں نے ان کو پالیا لیکن انھوں نے میرے سینے پر ایک تھپڑ لگایا وہ زبردست اور بہادر عورت تھیں (یعنی حضرت صفیہ بنت عبدالمطلب، آپ ایسی شجیع اور بہادر عورت تھیں کہ جنگ خندق میں ایک یہودی زنانہ میں گھسنا چاہتا تھا۔ حسان بن ثابت کو اس سے لڑنے کا حوصلہ نہیں ہوا، آخر حضرت صفیہؓ نے خنجر لے کر اس کا مقابلہ کیا اور اس کو جہنم رسید کیا)۔

وَاللّٰهِ لَا اَكُوْنُ مِثْلَ الضَّبُعِ تَسْمَعُ اللَّدْمَ فَتَخْرُجُ حَتّٰى تُصْطَادَ۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) خدا کی قسم میں بجو کی طرح نہیں بنوں گا وہ اپنے سوراخ پر پتھر مارنے کی آواز سن کر باہر نکل آتا ہے (سمجھتا ہے کوئی جانور آیا اس کا شکار کروں گا۔ پھر باہر نکل کر خود شکار ہو جاتا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ میں بجو کی طرح دھوکا نہیں کھاؤں گا دشمن کے فریب میں نہیں آؤں گا)۔

جَاءَتْ اُمُّ مِلْدَمٍ تَسْتَاْذِنُ۔ بخار آیا مجھ سے اذن چاہتا تھا (عرب لوگ تپ کو ام ملدم کہتے ہیں)۔

اَلْدَمَتْ عَلَيْهِ الْحُمّٰى۔ اس کو برابر بخار چڑھتا رہا (اترتا نہیں۔ بعض نے ام ملذم ذال معجمہ سے روایت کیا ہے)۔

لَدْنٌ۔ نرم، ملائم۔

لَدَانَةٌ اور لُدُونَةٌ- نرم ہونا-

تَلْدِيْنٌ- نرم کرنا (جیسے تَلْيِيْنٌ ہے) اور تر کرنا-

تَلَدُّنٌ- ٹھہرنا-

لَدُنْ- ظرف زمان اور مکان (بہ معنی عِنْدَ ہے مگر لَدُنْ میں حضور شرط ہے)-

لَدٰى بھی بہ معنی لَدُنْ ہے-

اِنَّ رَجُلًا رَكِبَ نَاضِحًا لَهٗ ثُمَّ بَعَثَهٗ فَتَلَدَّنَ عَلَيْهِ- ایک شخص پانی لانے والے یا موٹھہ چلانے والے اونٹ پر سوار ہوا' اس کو اٹھایا تو وہ جم کر رہ گیا (اپنی جگہ سے نہ ہلا)-

فَاَرْسَلَ اِلَيَّ نَاقَةً مُحَزَّمَةً فَتَلَدَّنَتْ عَلَيَّ فَلَعَنْتُهَا- انھوں نے ایک اونٹنی کمر کسی ہوئی مجھ کو بھیجی وہ اڑ گئی تب میں نے اس پر لعنت کی-

عَلَيْهِمَا جُنَّتَانِ مِنْ حَدِيْدٍ مِّنْ لَّدُنْ ثَدْيَيْهِمَا اِلٰى تَرَاقِيْهِمَا- ان دونوں پر دو جبے ہیں لوہے کے جو چھاتی سے کر ہنسلی تک ہیں-

لِدَةٌ- ہمعصر' ہجولی (اصل میں وِلْدَةٌ تھا تو اس باب میں صرف مناسبت لفظی کی وجہ سے بیان کیا)-

اَنَا لِدَتُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- میں آنحضرتؐ کا ہم عمر ہوں (اس کی جمع لِدَاتٌ ہے)-

وَفِيْهِمِ الطَّيِّبُ الطَّاهِرُ لِدَاتُهٗ- اس کے ہم عمر طیب اور طاہر ان میں ہیں-

بابُ اللام مع الذّال

لَذَّ- لذیذ' مزے دار' خوش ذائقہ-

لَذَاذٌ اور لَذَاذَةٌ- خوش گوار خوش ذائقہ ہونا-

تَلَذُّذٌ- مزہ اٹھانا' مزے دار پانا (جیسے اِسْتِلْذَاذٌ ہے)-

اِذَا رَكِبَ اَحَدُكُمُ الدَّابَّةَ فَلْيَحْمِلْهَا عَلٰى مَلَاذِهَا- جو شخص تم میں سے کسی جانور پر سوار ہو تو اس کو ایسے مقاموں پر سے لے جائے جہاں وہ مزے اٹھا سکے (یعنی دانہ' چارہ' پانی وغیرہ وہاں خوب ملتا ہو جانور کھا پی کر خوش رہے خوب مزے اڑائے)-

كَانَ يُرَقِّصُ عَبْدَاللّٰهِ وَيَقُوْلُ: اَبْيَضُ مِنْ اٰلِ اَبِيْ عَتِيْقٍ: مُّبَارَكٌ مِنْ وَّلَدِ الصِّدِّيْقِ: اَلَذُّهٗ كَمَا اَلَذُّ رِيْقِيْ- حضرت زبیرؓ عبداللہ بن زبیرؓ کو نچاتے تھے اور یہ کہتے تھے سفید رنگ ہے ابوعتیق کی آل میں سے برکت والا ہے- ابوبکر صدیق کی اولاد میں سے مجھ کو یہ ایسا بامزہ معلوم ہوتا ہے جیسا اپنا تھوک لعاب (عتیق حضرت ابوبکر صدیقؓ کا لقب تھا- ابوعتیق ان کے والد ابوقحافہ)-

لَصُبَّ عَلَيْكُمُ الْعَذَابُ صَبًّا ثُمَّ لُذَّلَذًّا- تم پر عذاب خوب لنڈھایا جاتا- پھر ایک عذاب کے بعد ہی دوسرا عذاب آتا-

لَذَّةَ النَّظَرِ اِلٰى وَجْهِكَ- تیرے روئے مبارک کی طرف دیکھنے کی لذت (جو آخرت میں مومنین کو حاصل ہوگی)-

قَدْ مَضٰى لَذْوَاهَا- اس کا بامزہ حصہ گزر چکا- (اصل میں لَذَّاهَا ایک ذال کو یا سے بدلا پھر یا کو واؤ سے یعنی زمانہ کا عمدہ حصہ گزر چکا- وَبَقِيَ بَلْوَاهَا اس کا خراب حصہ رہ گیا- عمدہ حصہ سے آنحضرتؐ کی حیات کا زمانہ مراد ہے- یہ حضرت عائشہ کا قول ہے)-

لَذْعٌ- تکلیف دینا' جلا دینا سخت کلامی سے' رنج دینا' داغ دینا' جلد سمجھ جانا (اسی سے ہے لَوْذَعِيٌّ بمعنی زود فہم' ذہین' دانش مند)-

تَلَذُّعٌ- دائیں بائیں متوجہ ہونا' جلدی چلنا' خوبی کے ساتھ-

اِلْتِذَاعٌ- جل جانا درد سے-

لَوَاذِعٌ- سخت کلامیاں-

مَذَّاعٌ لَذَّاعٌ- وعدہ خلاف-

خَيْرُ مَا تَدَاوَيْتُمْ بِهٖ كَذَا وَ كَذَا اَوْ لَذْعَةٌ بِنَارٍ- تمہارے اچھے علاج فلاں فلاں ہیں' یا آگ سے ایک چرکہ دینا (یہ کَیٌّ سے کم ہے جو بہ معنی داغ دینے اور خوب جلا ڈالنے کے ہے)-

بَسْطُ اَجْنِحَتِهِنَّ وَ تَلَذُّعُهُنَّ- (مجاہدؒ نے اس آیت کی تفسیر میں اَوَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ فَوْقَهُمْ صَافَّاتٍ

وَيَقْبِضْنَ کہا یہ مراد ہے کہ) پرندے اپنے پنکھ پھیلاتے ہیں- پھر پنکھوں کو ہلاتے ہوئے اڑتے ہیں-

نَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ لَوَاذِعِهٖ- اس کی سخت گوئیوں سے اللہ کی پناہ-

بابُ اللام مع الزّاء

لَزَبٌ- کاٹ کھانا' چپک جانا' قحط پڑنا-

لَزَبٌ- چپک جانا' سخت ہوجانا-

لُزُوْبٌ- ایک میں ایک گھس جانا-

ضَرْبَةُ لَازِبٍ- واجب اور ضروری-

لَزِبٌ- قلیل' اندک-

فِيْ عَامٍ اَزْبَةٍ اَوْ لَزْبَةٍ- قحط اور تنگی کے سال میں-

هٰذَا الْاَمْرُ ضَرْبَةُ لَازِبٍ- یہ تو ہونا ضروری ہے-

وَلَاطَهَا بِالْبَلَّةِ حَتّٰى لَزَبَتْ- اس میں پانی کی تری دی یہاں تک کہ چپکنے لگی (لیس دار ہوگئی)-

لَزَجٌ يَلْزُوْجٌ- لیس دار ہونا-

لَزِجٌ- لیس دار-

لُزُوْجَةٌ- چپک جانا' لعاب دار ہونا-

فَاِذَا لُزُوْجَةُ الْمَاءِ- پانی کی تری اور رطوبت-

لَزٌّ يَالْزَزٌ يَالِزَازٌ- باندھ دینا' ملا دینا' جوڑ دینا' جمع ہونا' مارنا-

مُلَزَّزٌ- سخت جوڑ بند والا آدمی-

تَلْزِيْزٌ- ملزز بنانا-

مُلَازَّةٌ اور لِزَازٌ- مل جانا' خصومت کئے جانا-

اِلْزَازٌ- ملانا' باندھنا' جوڑنا-

كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَسٌ يُقَالُ لَهُ اللِّزَازُ- آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا اس کو لزاز کہتے تھے (کیونکہ اس کے جوڑ بند سب ٹھوس اور اعضاء گٹھے ہوئے تھے- بعض نے کہا اس لئے کہ وہ بہت جلد منزل مقصود تک پہنچ جاتا وہاں سے لگ جاتا گویا چپک جاتا)-

لَزَّهٗ اِلٰى صَدْرِهٖ- اپنے سینے سے لگا لیا-

لَزَقٌ- پیاس سے چپک جانا-

لُزُوْقٌ بمعنی لُصُوْقٌ یعنی مل جانا-

تَلْزِيْقٌ- کسی کام کو بغیر مضبوطی اور استواری کے کرنا-

مُلَازَقَةٌ اور لِزَاقٌ مل جانا (جیسے اِلْتِزَاقٌ ہے)-

لَزِيْقٌ- ملا ہوا-

فَيَلْزَقُ لَحْمُهٗ بِوَبَرِهٖ- اس کا گوشت اس کے بالوں سے ملا دے (بالکل دبلی ہوجائے اپنے بچہ کے غم میں یہ جاہلیت والوں کی عادت تھی- بچہ پیدا ہوتے ہی اس کو ذبح کرتے- آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا کیونکہ ایسے چھوٹے بچہ میں نہ تو گوشت سیر ہونے کے لائق نکلتا ہے نہ اس کی ماں کو تسلی ہوتی ہے بلکہ بچہ کے رنج وغم میں اس کا دودھ سوکھ جاتا ہے ایسا کرنا گویا اپنا برتن خود الٹ دینا ہے)-

خَطَبَ اِلٰى لِزْقِ جِذْعٍ- آنحضرتؐ نے ایک ستون سے لگ کر خطبہ سنایا-

فَلَزِقَتْ قَدَمَاهُ- آپ کے پاؤں زمین سے چمٹ گئے-

فَيَلْتَزِقُهٗ- اس کو چمٹا لے' گلے سے لگا لے-

مُلَزَّقٌ- بودا' ناپائیدار-

لَزِمٌ يَالُزُوْمٌ يَالِزَامٌ يَالِزَامَةٌ يَالُزْمَانٌ- ہمیشہ رہنا' قائم رہنا' واجب ہونا' لپٹے رہنا' پیدا ہونا' حاصل ہونا-

لَزْمٌ- جدا کرنا-

مُلَازَمَةٌ اور لِزَامٌ بمعنی لُزُوْمٌ ہے-

اِلْزَامٌ- ثابت کرنا' ہمیشہ کرنا' واجب کرنا' لاچار کرنا-

اِلْتِزَامٌ- قبول کر لینا- گلے سے لگانا-

مُلْتَزَمٌ- کعبہ کا وہ مقام جو حجر اسود اور پشت کعبہ کے درمیان ہے اس کو ملتزم اس لئے کہتے ہیں کہ لوگ اس سے چمٹتے ہیں- معانقہ کرتے ہیں-

لِزَامٌ- قیامت کی نشانیوں میں مذکور ہے- بعض نے کہا مراد اس سے جنگ بدر کا دن ہے قرآن میں بھی- فَكَانَ لِزَامًا سے جنگ بدر مراد ہے یا قحط-

مَلَازِمُ جمع ہے مِلْزَمَةٌ کی بمعنی شکنجہ-

بِمَصِّ الْمَلَازِمِ- پچھنے لگانے والے کا شیشہ-

خَرَجَ اِلٰى دُبُرِ الْكَعْبَةِ اِلَى الْمُلْتَزَمِ فَالْتَزَمَ الْبَيْتَ-

آنحضرتؐ کعبہ کی پشت کی طرف گئے اور خانۂ کعبہ کو گلے سے لگایا (اس سے چمٹ گئے)۔

اَیَلْتَزِمُ الرَّجُلُ اَخَاہُ - کیا اپنے بھائی کو گلے سے لگائے فرمایا ہاں (یعنی جب سفر سے لوٹ کر آئے' مگر عیدین کے معانقہ کی کوئی اصل شریعت میں نہیں ملی)۔

بابُ اللام مع السین

لَسْبٌ - ڈنک مارنا' ڈسنا' کاٹ کھانا' مارنا۔

لَسَبٌ - مل جانا' چاٹنا۔

اِلْسَابٌ - کاٹنے کے لئے چھوڑنا۔

مَاتَرَكَ لَسُوْبًا - کچھ نہیں چھوڑا۔

اَنْشَأْتَ بِهٖ لَسْبًا - وہاں کاٹنا شروع کریں گے (یعنی دوزخ کے سانپ)۔

لَسْعٌ - سانپ یا بچھو کا کاٹنا' چل دینا۔

اِلْسَاعٌ - کاٹنے کے لئے چھوڑنا۔

لُسَعَةٌ - جو شخص بدزبانی سے لوگوں کو کاٹے۔

مُلَسِّعَه - مقیم جو اپنی جگہ سے نہ جائے۔

لَايُلْسَعُ الْمُؤْمِنُ مِنْ جُحْرٍ مَرَّتَيْنِ - مومن کو ایک ہی سوراخ سے دوبار ڈنک نہیں لگتا (یا مومن کو لازم نہیں کہ ایک ہی سوراخ سے دوبار ڈنک کھائے بلکہ پہلی بار کے بعد ہمیشہ ہوشیار اور بیدار رہنا چاہئے۔ ایک روایت میں لَایُلْدَغُ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

لَسْمٌ - چکھنا۔

لَسَمٌ - گویائی سے عاجز ہو کر خاموش رہنا۔

لُسُوْمٌ - لازم ہونا' طلب کرنا۔

اِلْسَامٌ - چکھنا۔

اِسْتِلْسَامٌ - طلب کرنا۔

لَسْنٌ - زبان سے برا کہنا' زبان آوری میں غالب آنا' زبان چوسنا' ڈنک مارنا۔

لَسَنٌ - بہت فصیح اور بلیغ ہونا۔

تَلْسِیْنٌ - زبان کی طرح کسی چیز کو بنانا۔

مُلَاسَنَةٌ - زبان آوری میں غالب آنا۔

اِلْسَانٌ - پہنچا دینا۔

لِسَانٌ - زبان (اس کی جمع اَلْسُنٌ اور لُسُنٌ اور لِسَانَاتٌ اور اَلْسِنَةٌ ہے)۔

اَلْسَنُ - فصیح اور بلیغ۔

لِصَاحِبِ الْحَقِّ الْيَدُ وَاللِّسَانُ - جس کا کوئی حق ہے اس کا ہاتھ اور زبان دونوں چلانا درست ہے (ہاتھ سے اپنے مدیوں کو پکڑ سکتا ہے' زبان سے تقاضا کر سکتا ہے)۔

اِنْ دَخَلْتَ عَلَيْهَا لَسَنَتْكَ - اگر تو اس کے پاس جائے تو زبان درازی کرے (یعنی وہ بڑی بکی اور کلہ والی اور بیہودہ باتیں کرنے والی ہے)۔

اِنَّ نَعْلَهٗ كَانَتْ مُلَسَّنَةً - آنحضرتؐ کی نعل مبارک زبان کی شکل تھی (اوپر سے باریک اور نوک دار)۔

اَللِّسَانُ فِيْهَا اَشَدُّ مِنْ وَقْعِ السَّيْفِ - ایک فتنہ ایسا ہوگا جس میں زبان سے بات نکلنا تلوار مارنے سے سخت ہوگا (ایسا ظلم کا زمانہ آئے گا کہ حق بات کہنا تلوار کا زخم لگانے سے بھی زیادہ سخت ہوگا۔ حق بات کہنے والے کو مار ڈالیں گے سخت سزا دیں گے)۔

جَاهِدُوا الْمُشْرِكِيْنَ بِاَمْوَالِكُمْ وَ اَلْسِنَتِكُمْ - مشرکوں سے مالی جہاد اور زبانی جہاد دونوں کرو (زبانی جہاد یہ ہے کہ ان کے بتوں اور ٹھاکروں کی مذمت کرو' ان کے دین اور طریقہ سے نفرت دلاؤ' ان کو قتل اور جزیہ سے ڈراؤ' البتہ ایسے جاہلوں کے سامنے جو اللہ تعالیٰ کی حرمت نہ کرتے ہوں ان کے معبودوں کی برائی کرنا اس وقت منع ہے جب یہ ڈر ہو کہ وہ اپنی جہالت سے اللہ جل جلالہٗ کی شان میں بے ادبی کریں گے)۔

اَلْخُطَبَاءُ اللُّسْنُ - فصیح و بلیغ خطبہ (لکچر) دینے والے (یہ لَسِنٌ کی جمع ہے)۔

لِسْنٌ - لغت اور زبان۔

لِسَانُ الْقَوْمِ - قوم کا وہ شخص جو ان کی طرف سے گفتگو کرتا ہو۔

اَللِّسَانُ الْكَذُوْبُ - جھوٹی زبان۔

مَنْ اَسْلَمَ بِلِسَانِہٖ وَلَمْ یُفْضَ الْاِیْمَانُ اِلٰی قَلْبِہٖ- جو شخص صرف زبان سے مسلمان ہوا ہے لیکن اس کے دل تک ایمان نہیں پہنچا-

وَھَلْ یَکُبُّ النَّاسَ فِی النَّارِ عَلٰی وُجُوْھِھِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِھِمْ- آدمیوں کو دوزخ میں اوندھا کون چیز ڈالے گی یہی زبان کی بات (کفروشرک اور غیبت' چغل خوری اور جھوٹ وغیرہ)-

فَاَخَذَ بِلِسَانِ نَفْسِہٖ- آنحضرتؐ نے اپنی زبان تھامی (اور سفیان بن عبداللہ کو بتایا کہ سب سے زیادہ مجھ کو اس کا ڈر ہے کہیں تجھ کو تباہ نہ کرے)-

فَاِنَّ الْاَعْضَاءَ کُلَّھَا تُکَفِّرُ اللِّسَانَ- ہر صبح کو آدمی کے تمام اعضاء اس کی زبان سے عاجزی کرتے ہیں (کہتے ہیں اللہ سے ڈر تو ہم کو تباہ مت کر)-

اَمْلِكْ عَلَیْكَ لِسَانَكَ- اپنی زبان قابو میں رکھ-

باب اللام مع الصّاد

لَصٌّ- چھپا کر کوئی کام کرنا' بند کرنا' چرانا-

لَصَصٌ اور لَصَاصٌ اور لَصُوْصِیَّۃٌ- چور ہونا-

لُصٌّ- بحرکات ثلثہ در لام- چور-

اَرْضٌ مَلَصَّۃٌ- وہ زمین جس میں چور بہت ہوں-

لَصَفٌ- چمکنا-

لَصَفٌ- سوکھ جانا' چپک جانا-

لَمَّا وَفَدَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ وَ قُرَیْشٌ اِلٰی سَیْفِ بْنِ ذِیْ یَزْنٍ فَاَذِنَ لَھُمْ فَاِذَا ھُوَ مُتَضَمِّخٌ بِالْعَبِیْرِ یَلْصِفُ وَبِیْصُ الْمِسْكِ مِنْ مَّفْرِقِہٖ- جب عبدالمطلب اور قریش کے لوگ سیف بن ذی یزن (بادشاہ یمن) کے پاس مہمان گئے تو سیف نے ان کو اندر آنے کی اجازت دی دیکھا تو اس نے عبیر بدن پر لتھیڑ لیا ہے اور مشک اس کی مانگ میں سے چمک دے رہی ہے-

لَصْقٌ یالُصُوْقٌ- چپک جانا-

مُلَاصَقَۃٌ- مل جانا-

اِلْصَاقٌ- ملا دینا-

اِلْتِصَاقٌ- مل جانا-

لَصُوْقٌ- وہ چیتھڑا جو دوا لگا کر زخم پر رکھا جاتا ہے-

فَکَیْفَ اَنْتَ عِنْدَ الْقِرٰی قَالَ اُلْصِقُ بِالنَّابِ الْفَانِیَۃِ وَالضَّرْعِ الصَّغِیْرِ- تو مہمانوں کی ضیافت کیسے کرتا ہے- وہ کہنے لگا میں تو بوڑھے فرتوت اونٹ اور چھوٹے بچہ کو کاٹتا ہوں (معمول یہ ہے کہ اونٹ کی نحر سے پہلے کونچیں تلوار سے کاٹ دیتے ہیں تاکہ حرکت نہ کر سکے پھر اس کو نحر کرتے ہیں)-

کُنْتُ اِمْرَأً مُّلْصَقًا فِیْ قُرَیْشٍ- میں قریش کے لوگوں میں باہر سے آکر مل گیا تھا (نسب میں قرشی نہ تھا)-

مُلْصَقٌ- وہی شخص جو کسی قبیلہ میں جا کر شریک ہو جائے لیکن ان کے خاندان کا نہ ہو-

یَلْصَقُ وَجْھَہٗ بِالْمَاءِ- اپنا منہ پانی سے ملا دیتے-

لَصْوٌ- زنا کی تہمت لگانا (جیسے لَصْیٌ ہے)-

مَنْ لَّصَا مُسْلِمًا- جو شخص کسی مسلمان پر زنا کی تہمت لگائے-

لَاصِیٌ- زنا کی تہمت لگانے والا-

خَصِیٌّ بَصِیٌّ لَصِیٌّ- یہ اتباع ہیں خَصِیٌّ کے-

باب اللّام مع الطاء

لَطْأٌ یالُطُوْءٌ- مل جانا' مارنا-

لَاطِئَۃٌ- ایک زخم ہے سر کا جس کو سمحاق بھی کہتے ہیں مِلْطٰی (بالقصر)-

مِلْطَاۃٌ اور مِلْطَاءٌ- وہ باریک جھلی جو سر کی ہڈی اور گوشت کے بیچ میں ہے-

لَطِیَٔ لِسَانِیْ فَقَلَّ عَنْ ذِکْرِ اللّٰہِ- میری زبان سوکھ گئی یا چمٹ گئی ہل نہ سکی تو اللہ کی یاد کم کر سکی (عرب لوگ کہتے ہیں لَطِیَٔ بِالْاَرْضِ یالَطَأَبِھَا یعنی زمین سے چمٹ گیا)-

اِذَا ذُکِرَ عَبْدُ مَنَافٍ فَالْطَہٗ- جب عبدمناف کا ذکر آئے تو زمین سے لگ جاؤ (ان کے سامنے اپنی کوئی حقیقت نہ سمجھو)-

کَاَنَّہٗ حِلْسٌ لَاطِئٌ- گویا وہ ایک کمبل ہے جو زمین سے

چپکا ہوا ہے۔

فَكَشَفَتْ عَنْ ثَلٰثَةِ قُبُوْرٍ لَا مُشْرِفَةٍ وَّلَا لَاطِئَةٍ مَّبْطُوْحَةٍ بِبَطْحَاءِ الْعَرْصَةِ الْحَمْرَاءِ۔ حضرت عائشہؓ نے (اپنے حجرے میں) تین قبریں کھول کر دکھائیں نہ تو وہ بہت اونچی تھیں اور نہ بالکل زمین سے لگی ہوئی تھیں ان پر سرخ میدان کی کنکریاں بچھی ہوئی تھیں۔

فَالْتَاطَتْ بِهٖ یا فَالْطَتْهُ۔ اس سے مل گئی' چپک گئی۔

تَسْجُدُ الْمَرْاَةُ لَاطِئَةً بِالْاَرْضِ۔ عورت زمین سے لگ کر سجدہ کرے (مردوں کی طرح پیٹ اور سرین وغیرہ علیحدہ نہ رکھے)۔

لَطْحٌ۔ ہتھیلی سے مارنا یا آہستہ سے پیٹھ پر مارنا۔

لَطَحَ بِفُلَانٍ۔ اس کو زمین پر دے مارا۔

فَجَعَلَ يَلْطَحُ اَفْخَاذَنَا بِيَدِهٖ۔ ہماری رانوں پر آہستہ مارنے لگے (محبت سمجھانے کے لئے)۔

لَطْخٌ۔ ملانا' ملوث کرنا' بری تہمت لگانا' قریب کرنا۔

تَلْطِيْخٌ۔ خوب ملانا۔

لَطْخٌ۔ تھوڑا اور قلیل۔

لُطْخَةٌ۔ احمق (جیسے لِطِّيْخٌ ہے)۔

تَرَكْتَنِيْ حَتّٰى تَلَطَّخْتُ۔ مجھ کو چھوڑ دیا یہاں تک کہ جماع کرا کر ناپاک اور گندی ہو گئی۔

رَجُلٌ لَطِخٌ۔ گندا ناپاک آدمی۔

اِنَّا لَسْنَا فِيْ تَلْطِيْخِ ابْنِ الزُّبَيْرِ فِيْ شَيْءٍ۔ ہم عبداللہ بن زبیرؓ کے خراب کاموں سے کچھ تعلق نہیں رکھتے یا ان کو برا کہنے سے۔

لَطَخَ ثَوْبَهٗ بِالْمِدَادِ۔ اپنے کپڑے میں سیاہی لتھیڑ لی۔

مِمَّا اَصَابَهُمْ مِنْ لَّطْخِ اَصْحَابِ الْيَمِيْنِ۔ داہنی جانب والوں کے حصے میں سے کچھ تھوڑا جوان کو پہنچا۔

لَطَخَ الْخَلُوْقَ۔ خوشبو لتھیڑ لی۔

لَطٌّ۔ لازم کر لینا' ڈھانپنا چھپانا' بند کرنا' ملا دینا' انکار کرنا' دوڑتے وقت دم رانوں کے درمیان دبا لینا' لٹکانا۔

اِلْطَاطٌ۔ ڈھانپنا۔ انکار کرنا' زمین سے ملا دینا' قرضہ ادا نہ کرنا۔

اِلْتِطَاطٌ۔ آلودہ ہونا' چھپ جانا' چھپانا۔

اَلَطُّ۔ جس کے دانت گر گئے ہوں۔

لَا تُلْطِطْ فِي الزَّكٰوةِ۔ زکوٰۃ کو مت روک (بلکہ تحصیل دار کے طلب کرتے ہی دے۔ ایک روایت میں لَا يُلْطَطْ فِي الزَّكٰوةِ ہے یعنی زکوٰۃ دینے میں ٹال مٹول نہ کی جائے)

اَنْشَاْتَ تَلُطُّهَا۔ تو لگا اس کا حق روکنے (ایک روایت میں تَطُلُّهَا ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا باب طل میں)۔

اَخْلَفَتِ الْوَعْدَ وَلَطَّتْ بِالذَّنَبِ۔ وعدہ خلافی کی اور اپنی شرمگاہ دم سے ڈھانپ لی (جس وقت نر اس پر چڑھنے لگا۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے چھپ گئی جیسے اونٹنی اپنی فرج دم سے چھپا لیتی ہے نر کو دخول نہیں کرنے دیتی)۔

لَطَّ دُوْنِيَ الْحِجَابَ۔ میرے سامنے پردہ لٹکا لیا۔

تَلُطُّ حَوْضَهَا۔ اپنے حوض کو لیپتی ہو گی (اس کے سوراخ بند کرنے کو)۔

اَلْمِلْطَاةُ طَرِيْقُ بَقِيَّةِ الْمُؤْمِنِيْنَ هُرَّابًا مِّنَ الدَّجَّالِ۔ باقی مسلمان دجال سے بھاگتے ہوئے ساحل سمندر کا راستہ لیں گے۔

مِلْطَاط۔ اس زخم کو بھی کہتے ہیں جس کا نام مِلْطَاءٌ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا اور پہاڑ کے بلند کنارے کو اور مکان کے صحن کو' میم سب میں زائد ہے۔

لَطْعٌ۔ چاٹنا' پاؤں سے مارنا' میٹنا' طمانچہ لگانا۔

لُطْفٌ۔ نرمی کرنا' محبت کرنا' مہربانی کرنا' توفیق دینا' بچانا۔

لُطْفٌ اور لَطَافَةٌ۔ چھوٹی اور باریک ہونا (یہ ضد ہے ضخامت اور کثافت کی)۔

تَلْطِيْفٌ۔ لطیف کرنا۔

مُلَاطَفَةٌ۔ نیک سلوک کرنا' مہربانی کرنا۔

اِلْطَافٌ۔ اچھا کرنا۔

تَلَطُّفٌ اور تَلَاطُفٌ۔ نرمی اور مہربانی کرنا۔

اِسْتِلْطَافٌ۔ لطیف اور مہربان پانا' ملا دینا۔

لَطِيْفٌ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے۔ یعنی اپنے

بندوں پر نرمی کرنے والا ان کی مصلحت کے موافق روزی رزق دینے والا (یہ لَطُفَ بِہٖ سے ماخوذ ہے یعنی اس سے نرمی اور ملائمت کی لیکن لَطُفَ یَلْطُفُ کے معنی چھوٹا اور باریک ہوا)۔

فَاجْتَمَعَ لَهُ الْاَحِبَّةُ الْاَ لَاطِفُ - اس کے دوست جو اس پر بہت مہربان تھے اکٹھے ہو گئے (یہ جمع ہے اَلْطَفُ کی - ایک روایت میں اَظَالِفُ ہے ظائے معجمہ سے)۔

وَلَا اَرٰى مِنْهُ اللُّطْفَ الَّذِىْ كُنْتُ اَعْرِفُهٗ - (یہ حضرت عائشہؓ نے قصۂ افک میں کہا) میں جیسی مہربانی آنحضرتؐ کی اس واقعہ سے پہلے اپنے اوپر پاتی تھی ویسی مہربانی اس واقعہ کے بعد نہیں دیکھتی تھی (آپ باہر ہی سے پوچھ کر چلے جاتے تھے کہ اب کیسی ہے)۔

وَالْطَافَةُ فِى الْقَوْلِ - بات میں نرمی یا نیک سلوک۔

اَللّٰهُ لَطِيْفٌ - مجمع البحرین میں ہے کہ اللہ کو لطیف اس لئے کہا کہ وہ ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور باریک چیز کو جانتا ہے جیسے مچھر یا اس سے بھی چھوٹی چیز کو کہ وہ کہاں پیدا ہوا کہاں بڑا ہوا اس کی عقل کہاں ہے اس کا معدہ کہاں ہے کہاں سے خوراک لاتا ہے بچوں کو کھلاتا ہے کہاں مرے گا - غرض اس کے سارے حالات اس کو معلوم ہیں۔

لَاجَبْرَ وَلَا تَفْوِيْضَ قُلْتُ فَمَا ذَا قَالَ لُطْفٌ مِنْ رَّبِّكَ بَيْنَ ذٰلِكَ - نہ بندہ مجبور ہے نہ بندہ بالکل قادر ہے - میں نے عرض کیا پھر کیا فرمایا' پروردگار کی ایک باریکی ہے ان دونوں کے درمیان۔

تَلَطُّفٌ اور اِلْطَافٌ - فرج میں کچھ داخل کرنا اور اونٹ کا اپنا ذکر اونٹنی کے رحم میں گھسیڑنا۔

لَطْمٌ - طمانچہ مارنا' رخسار پر یا اور کسی مقام پر ہتھیلی سے مارنا۔

تَلْطِيْمٌ - خوب طمانچے مارنا۔

مُلَاطَمَةٌ اور لِطَامٌ - ایک دوسرے کو طمانچہ مارنا۔

تَلَطُّمٌ - خاکی رنگ ہونا۔

تَلَاطُمٌ اور اِلْتِطَامٌ - ایک دوسرے کو مارنا (اسی سے ہے ''تلاطم امواج'')۔

لَطْمَةٌ - ایک طمانچہ (اس کی جمع لَطَمَاتٌ ہے)۔

قَالَ اَبُوْ جَهْلٍ يَا قَوْمِ اللَّطِيْمَةَ اللَّطِيْمَةَ - (جب مکہ میں خبر پہنچی کہ آنحضرتؐ قریش کا قافلہ لوٹنے والے ہیں تو) ابوجہل نے کہا میری قوم والو لطیمہ کو بچاؤ لطیمہ کو (لطیمہ اونٹوں کا وہ قافلہ جو پارچہ اور عطر لے کر آتا ہے اور میرہ وہ قافلہ جو غلہ لے کر آتا ہے)۔

لَطَائِمُ الْمِسْكِ - مشک کے ڈبے اور ظروف۔

يُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ - عورتیں اوڑھنیوں سے ان کی گرد جھاڑتی ہیں (ایک روایت میں تُطَلِّمُهُنَّ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

اُقَبِّلُ وَاَنَا صَائِمٌ فَقَالَ عِفَّ صَوْمَكَ اِنَّ بَدْوَ الْقِتَالِ اَللِّطَامُ - ایک شخص نے کہا میں روزے میں اپنی بیوی کا بوسہ لوں؟ فرمایا اپنا روزہ بچا جنگ کی ابتدا طمانچہ سے ہوتی ہے (پھر بڑھ جاتی ہے ہتھیار چلنے لگتے ہیں اسی طرح جماع کی ابتدا بوسہ سے ہوتی ہے)۔

اِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً - (وہ فتنہ کسی کو باقی نہ چھوڑے گا) زیادہ نہیں تو ایک طمانچہ ہی مار دے گا۔

لَطِيْمٌ - جس کے ماں باپ دونوں مر گئے ہوں (يَتِيْمٌ جس کا باپ مر گیا ہو)۔

لَطَمَ الْخَادِمَ فَاَمَرَ بِعِتْقِهٖ - (ایک شخص نے اپنے غلام کو طمانچہ مارا تو آنحضرتؐ نے اس کے مالک کو حکم دیا کہ اس کو آزاد کرے (یہ حکم اخلاقاً اور استحباباً تھا نہ وجوباً)۔

لِطِىٌّ - (یہ قلب ہے لِيَطٌ کا جو جمع ہے لِيْطَةٌ کی لِيْطَةٌ کہتے ہیں جو ڈھیلا زمین پر سے چھیل کر نکال لیں)۔

اِنَّهٗ بَالَ فَمَسَحَ ذَكَرَهٗ بِلِطِىٍّ ثُمَّ تَوَضَّاَ - آنحضرتؐ نے پیشاب کیا پھر اپنے ذکر کو مٹی کے ایک ڈھیلے سے پونچھا - پھر وضو کیا (اس حدیث سے پیشاب کے بعد بھی ڈھیلا لینا ثابت ہوتا ہے - مگر اکثر لوگوں کو یہ حدیث نہیں ملی - البتہ حضرت عمرؓ کا ایک اثر ملا ہے کہ انھوں نے پیشاب کیا پھر ذکر کو ایک دیوار پر پھیرا بہرحال آنحضرتؐ کا اکثر دستور یہ تھا کہ پیشاب کے بعد صرف پانی سے ذکر کو دھو لیتے اور یہ روایت شاذ ہے)۔

بابُ اللام مع الظاء

لَظٌّ - ہانک دینا' مداومت کرنا' الحاح کرنا-

مُلَاظَّةٌ - الحاح کرنا-

اِلْظَاظٌ - ہمیشہ رہنا' اقامت کرنا' لازم کرلینا' جدا نہ ہونا-

اَلِظُّوْ بِيَاذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ - دعا میں یا ذالجلال و الاکرام کہنا لازم کرلو' اکثر یہ کلمہ کہا کرو- (عرب لوگ کہتے ہیں اَلَظَّ بِالشَّيْءِ اِلْظَاظًا جب کسی چیز پر کوئی مداومت کرے)-

فَلَمَّا رَاٰهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلَظَّ بِهِ النِّشْدَةَ - جب آنحضرتؐ نے اس کو دیکھا تو اصرار اور زور کے ساتھ سوال کرنے لگے اور اس پر رجم لازم کردیا-

لَظيٌ - مشتعل ہونا' سلگ جانا-

تَلْظِيَةٌ - سلگانا-

تَلَظِّي - سلگنا (جیسے اِلْتِظَاءٌ ہے) غصہ ہونا-

لَظٰی - آگ اور دوزخ کا ایک طبقہ ہے یا آگ کا شعلہ-

اَمَّا هٰذَا الْحَيُّ مِنْ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ كَعْبٍ فَحَسَكٌ اَمْرَاسٌ تَتَلَظَّى الْمَنِيَّةُ فِي رِمَاحِهِمْ - یہ قبیلہ بنی حارث بن کعب کا تو لوہے کا ایک کانٹا ہے جنگ آزمودہ' ان کے برچھوں میں موت سلگ رہی ہے-

بابُ اللام مع العین

لَعْبٌ - منہ سے لعاب بہنا-

لَعِبٌ اور لِعْبٌ اور لَعْبٌ اور تَلْعَابٌ - کھیلنا' بے فائدہ کام کرنا' کھلونا بنانا' اہانت کرنا-

تَلْعِيبٌ اور اِلْعَابٌ اور تَلَعُّبٌ اور تَلَاعُبٌ بمعنی لَعْبٌ ہے-

مُلَاعَبَةٌ - کھیلنا-

اِسْتِلْعَابٌ - کھجور کاٹ لینے کے بعد پھر اور کچھ کچی کھجور اُگ آنا-

لُعْبَةٌ - کھلونا' مسخرہ' احمق-

لُعَبَةٌ - بڑا کھلاڑی-

مَالَكَ وَ لِلْعَذَارٰى وَ لِعَابِهَا يَالُعَابِهَا - کنواری عورتوں اور ان کے کھیل کود (یا لعاب دہن) سے تجھ کو کیا سروکار-

هَلَّا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَتُلَاعِبُكَ - تو نے ایک کنواری چھوکری کیوں نہ کی تو اس سے کھیلتا وہ تجھ سے کھیلتی یا تو اس کا لعاب چوستا وہ تیرا لعاب چوستی-

لَا يَاْخُذَنَّ اَحَدُكُمْ مَتَاعَ اَخِيْهِ لَاعِبًا جَادًّا - کوئی تم میں سے اپنے بھائی مسلمان کی چیز ہنسی کے طور پر نہ لے پھر سچ مچ اس کو رکھ لے (پہلے نیت چوری کی نہ ہو صرف دل لگی منظور ہو پھر نیت بدل جائے اس کو رکھ چھوڑے بعض نے کہا پہلے تو ہنسی اور دل لگی کے طور پر لے پھر واقعی طور سے نہ دے کر اس کو غصے اور تکلیف میں مبتلا کرے)-

زَعَمَ ابْنُ النَّابِغَةِ اَنِّيْ تِلْعَابَةٌ - نابغہ کا بیٹا (جو ایک فاحشہ عورت تھی مراد عمرو بن عاص ہیں) یہ سمجھا کہ میں صرف کھیل کودوالا آدمی ہوں (مجھ کو خلافت اور حکومت چلانا نہیں آتا)-

اِنَّ عَلِيًّا كَانَ تِلْعَابَةً - حضرت علیؓ کے مزاج میں مزاح بہت تھا (جو دلیل ہے خوش طبعی اور صحت مزاج کی- مراد وہی مزاح ہے جو لطافت کے ساتھ ہو' اس میں جھوٹ اور غیبت نہ ہو بلکہ یاروں کی تفریح اور تسکین کے لیے کیا جائے)-

صَادَفْنَا الْبَحْرَيْنَ اغْتَلَمَ فَلَعِبَ بِنَا الْمَوْجُ شَهْرًا - ہم سمندر میں اس کے جوش کے وقت سوار ہوئے تو ایک مہینہ تک موج ہم سے کھیلی کی (ہماری کشتی کو ادھر ادھر لئے پھری' منزل مقصود تک نہ پہنچی)-

اِنَّ الشَّيْطَانَ يَلْعَبُ بِمَقَاعِدِ بَنِيْ اٰدَمَ - شیطان آدمیوں کے پاخانوں سے کھیلتا ہے (کیونکہ وہ نجس مقام ہوتے ہیں وہاں ذکر الٰہی نہیں ہوتا اور شیطان ایسے مقاموں کو پسند کرتا ہے تو آدمیوں کو وہاں ستاتا ہے- کبھی ان کا ستر کھول دیتا ہے کبھی کپڑے وغیرہ پیشاب اڑا کر نجس کردیتا ہے)-

اَنْظُرُ اِلٰى لَعِبِهِمْ بِالْعِبِهِمْ - میں حبشیوں کا کھیل دیکھ رہی تھی (وہ ہتھیاروں کی کسرت دکھا رہے تھے- (یہ حضرت عائشہ نے فرمایا)-

فِيْمَنْ يَلْعَبُ بِالصَّبِيِّ اِنْ دَخَلَ - اگر کوئی کسی لڑکے

سے لواطت کرے اور دخول کر دے تو اس کو اس کی ماں سے نکاح کرنا ناجائز ہوگا (یہ قول شاذ ہے دوسرے تمام مجتہدوں کا اس پر اتفاق ہے کہ لواطت سے حرمت مصاہرت ثابت نہیں ہوتی)۔

عَلَيْكُمْ بِالْفِضَّةِ فَالْعَبُوْابِهَا - (سونا پہننا مردوں کو حرام ہے) لیکن چاندی سے تم کھیلو (چاندی مردوں کو پہننا سامان یا ہتھیاروں میں لگانا درست ہے اس میں مقدار کی کوئی قید نہیں۔ اہل حدیث کا یہی قول ہے۔ البتہ چاندی کے برتنوں میں کھانا پینا ناجائز ہے)۔

طَلَّقَ ثَلٰثًا فَقَالَ اَيُلْعَبُ بِكِتَابِ اللّٰهِ - تینوں طلاق ایک بارگی دے دیں (انت طالق ثلثا کہہ دیا یا اَنْتَ طَالِقٌ تین بار کہا) تو انھوں نے کہا اللہ کی کتاب سے کھیل کیا جاتا ہے (اللہ کی کتاب تو یہ کہتی ہے کہ تین طلاق علیحدہ علیحدہ طہر میں بہ تفریق دی جائیں اور ایک ہی بار تینوں طلاق دے دینا بدعت اور گمراہی ہے)۔

وَلُعَبُهَا مَعَهَا - حضرت عائشہؓ کی گڑیاں ان کے ساتھ آئی تھیں (معلوم ہوا کہ لڑکیوں کو گڑیوں سے کھیلنا درست ہے کیونکہ وہ صرف کپڑے سے سی جاتی ہیں ان میں پوری تصویر نہیں ہوتی)۔

اَللُّعْبَةُ بِالْعِهْنِ - روئی کے کھلونے۔

تَلْعَبُ بِالْبَنَاتِ - گڑیوں سے کھیلتیں۔

يَلْعَبَانِ بِرُمَّانَتَيْنِ - دو اناروں سے کھیل رہے تھے۔

كُلُّ شَيْءٍ يَجُرُّ فَلُعَابُهُ حَلَالٌ - جو جانور جگالی کرتا ہے اس کا لعاب پاک ہے۔

نِسَاءُكُمْ بِمَنْزِلَةِ اللُّعَبِ - تمہاری عورتیں گویا کھلونے ہیں۔

لَعْثَمَةٌ - دیر کرنا توقف کرنا۔

فَاِنَّهٗ لَمْ يَتَلَعْثَمْ - حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اسلام لانے میں دیر نہیں کی۔ آنحضرتؐ کی دعوت کے ساتھ ہی مسلمان ہو گئے۔

فَلَيْسَ فِيهِ لَعْثَمَةٌ - ان کے مناقب بیان کرنے میں کچھ دیر نہیں ہے۔

لَعْسٌ - کاٹنا، سیاہ ہونا۔

لَعُوْسٌ - کھاؤ، حریص۔

اِنَّهٗ رَاٰى فِتْيَةً لُعْسًا فَسَاَلَ عَنْهُمْ - حضرت زبیرؓ نے چند جوانوں کو دیکھا جن کے ہونٹوں پر سیاہی تھی پوچھا یہ کون لوگ ہیں (ازہری نے کہا ہونٹوں کی سیاہی مراد نہیں ہے بلکہ رنگ کی سیاہی۔ عرب لوگ کہتے ہیں جَارِيَةٌ لَعْسَاءُ یعنی وہ چھوکری جس کے رنگ میں کچھ سیاہی ہو سرخی کے ساتھ البتہ لَعْسَاءُ الشَّفَةِ اس چھوکری کو کہیں گے جس کے ہونٹ سیاہ ہوں)۔

لَعْطٌ - گردن پر داغ دینا، جلدی کرنا، چرنے لگنا۔

اِنَّهٗ عَادَ الْبَرَاءَ بْنَ مَعْرُوْرٍ وَ اَخَذَتْهُ الذُّبْحَةُ فَاَمَرَ مَنْ لَعَطَهٗ بِالنَّارِ - آنحضرتؐ براء بن معرور کی عیادت کو تشریف لے گئے ان کو خناق ہو گیا تھا (گلے میں ورم اور زخم) آپ نے ایک شخص کو حکم دیا کہ ان کی گردن پر آگ سے داغیں۔

شَاةٌ لَعْطَاءُ - وہ بکری جس کی گردن کی ایک جانب سیاہ ہو۔ اور لِعَاط یا عِلَاط گردن کا داغ۔

لَعَّةٌ - پاک دامن نمکین عورت۔

اِلْعَاعٌ - کاسنی اگانا۔

تَلَعِّيْ - کاسنی لینا۔

لُعَاعٌ - کاسنی شراب کا ایک گھونٹ ارزانی دنیا۔

اِنَّمَا الدُّنْيَا لُعَاعَةٌ - دنیا ہری کاسنی کی طرح ہے (چند روز تک تر و تازہ پھر خشک)۔

خَرَجْنَا نَتَلَعّٰى - ہم نکلے کاسنی چنتے ہوئے۔

مَا بَقِيَ فِي الْاِنَاءِ اِلَّا لُعَاعَةٌ - برتن میں کچھ بھی نہیں رہا کچھ تھوڑا سا باقی ہے۔

اَوَجَدْتُمْ يَا مَعْشَرَ الْاَنْصَارِ مِنْ لُعَاعَةٍ مِّنَ الدُّنْيَا تَاَلَّفْتُ بِهَا قَوْمًا لِّيُسْلِمُوْا وَوَكَلْتُكُمْ اِلٰى اِسْلَامِكُمْ - انصار کے لوگو! کیا تم اس بات پر ناراض ہو گئے کہ میں نے دنیا کا کچھ مال و متاع ان لوگوں کو دیا جن کا دل ملانا منظور تھا تاکہ وہ مسلمان ہو جائیں۔ اور تم کو تو تمہارے اسلام کے سپرد کر دیا (یہ آنحضرتؐ نے اس وقت فرمایا، جب جنگ حنین کے اموال غنیمت میں سے قریش کے چند لوگوں کو جن کے دل ابھی ایمان پر

مضبوط نہ تھے آپ نے بہت کچھ دیا بعض نوجوان انصاریوں کو یہ ناگوار گزرا وہ کہنے لگے کہ آنحضرتؐ قریش کے لوگوں کو لوٹ کے بہت سے مال دے رہے ہیں حالانکہ ابھی تک ہماری تلواروں سے ان کا خون ٹپک رہا ہے یعنی ہم زیادہ حق دار تھے کیونکہ ہم نے ہی قریش کو مغلوب کیا۔)

لَعْقٌ یالَعْقَةٌ یالُعْقَةٌ - چاٹنا انگلی سے یا زبان سے۔

لَعِقَ اِصْبَعَهٗ - یعنی مر گیا۔

لُعِقَ لَوْنُهٗ - اس کا رنگ بدل گیا۔

لُعْقَةٌ - جو انگلی سے چاٹنے کے لیے اٹھایا جائے' چمچہ سے۔

مِلْعَقَه - چمچہ اور پھاوڑا۔

اِنَّ لِلشَّيْطَانِ لَعُوْقًا وَّ دِسَامًا - شیطان چاٹتا ہے اور کان بند کر دیتا ہے (اس میں گھس جاتا ہے تو حق بات کا اثر نہیں ہونے دیتا)۔

كَانَ يَاْكُلُ بِثَلَاثِ اَصَابِعَ فَاِذَا فَرَغَ لَعِقَهَا - آنحضرتؐ تین انگلیوں سے کھانا کھاتے جب کھا چکتے تو انگلیاں چاٹ لیتے (کھانے کے بعد انگلیاں چاٹ لینا اور پیالہ یا رکابی صاف کر دینا سنت ہے آنحضرتؐ نے اس کا حکم دیا ہے)۔

لَعِقْتُهٗ - میں نے اس کو چاٹ لیا (چونکہ تھوڑا سا تھا)۔

فَلَا يَمْسَحْ يَدَهٗ حَتّٰى يَلْعَقَهَا اَوْ يُلْعِقَهَا - اپنا ہاتھ کھانا کھا چکنے کے بعد نہ پونچھے جب تک اس کو چاٹ نہ لے یا کسی اور کو نہ چٹا دے (جیسے بیوی بچہ وغیرہ کو بشرطیکہ وہ کراہت نہ کرے' اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ کھانے کے بعد تولیہ سے ہاتھ پونچھنا درست ہے ایک روایت میں ہے کہ صحابہ کے تولیے ان کے تلوے تھے یعنی کھانے کے بعد ہاتھ تلووں پر پھیر لیتے)۔

لَعْقُهٗ سُنَّةٌ فَاِنَّهٗ لَا يَدْرِىْ فِىْ اَيِّهٖ بَرَكَةٌ - کھانے کے بعد ہاتھ چاٹ لینا سنت ہے کیونکہ اس کو معلوم نہیں اللہ تعالیٰ کی برکت کھانے کے کون سے جزء میں ہے۔

اَلْوَيْلُ لِمَنْ بَاعَ مَعَادَهٗ بِلَعْقَةٍ - جو شخص اپنی آخرت کو ایک چاٹ کے بدلے (یعنی دنیاوی حقیر فائدے کے لئے) بیچ ڈالے اس کی خرابی ہے۔

فَاَمْكَنَ الْيَتَامٰى مِنْ رُءُوْسِ الْاَزْقَاقِ يَلْعَقُوْنَهَا - حضرت علیؓ نے شہد کی مشکوں کا منہ یتیموں کے لئے کھول دیا وہ اس کو چاٹنے لگے۔

وَهَلْ هِىَ اِلَّا كَلُعْقَةِ الْاٰكِلِ وَمُذْقَةِ الشَّارِبِ وَخَفْقَةِ الْوَسْنَانِ ثُمَّ تَلْزَمُكُمُ الْمَعَرَّاتُ - خلافت اور حکومت کیا ہے گویا ایک چاٹ ہے کھانے کی یا ایک گھونٹ ہے پانی اور دودھ کا یا ایک نیند ہے اونگھنے والے کی - پھر اس کے بعد آفتوں کا سامنا ہے (آخرت میں جواب دہی اور مواخذہ)۔

لُعْقَةٌ عَلٰى لِسَانِهٖ - اپنی زبان سے ایک چاٹ۔

اِنَّ لَهٗ امْرَاَةً كَلَعْقَةِ الْكَلْبِ اَنْفَهٗ - مروان کی سرداری کی ناک کتے کی چاٹ کی طرح ہے (یعنی اس کی حکومت کی مدت تھوڑی ہوگی - ایسا ہی ہوا صرف چھ مہینے تک اس کی خلافت رہی)۔

لَعُوْق - وہ دوا جو چاٹ کر کھائی جاتی ہے جیسے لعوق سپستاں وغیرہ' یا جو چیز چاٹ کر کھائی جائے جیسے شہد وغیرہ)۔

لَعَلَّ - شاید - یہ حروف مشبہ بہ فعل میں سے ہے اور کئی معنی کے لئے آتا ہے جیسے توقع' امید' تعلیل' شک استفہام وغیرہ - لیکن قرآن میں جہاں لَعَلَّ آیا ہے وہ تعلیل کے لئے ہے یعنی تاکہ کیونکہ اللہ تعالیٰ کو شک نہیں ہو سکتا - بعض نے کہا صرف لَعَلَّكُمْ تَخْلُدُوْنَ میں تشبیہ کے لئے آیا ہے اس کی اصل عَلَّ تھی اور لام زائد ہے۔

وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّ اللّٰهَ قَدِ اطَّلَعَ عَلٰى اَهْلِ بَدْرٍ فَقَالَ لَهُمْ اِعْمَلُوْا مَاشِئْتُمْ فَقَدْ غَفَرْتُ لَكُمْ - تجھ کو معلوم نہیں اللہ تعالیٰ نے بدر والوں کو جھانکا (تو لَعَلَّ یہاں گمان اور شک کے لئے نہیں ہے بلکہ عَسٰى کے معنی میں ہے اور عَسٰى اللہ کی طرف سے تحقیق اور ایقاع ہے) اور ان سے فرمایا اب تم کیسے بھی اعمال کرو میں تو تم کو بخش چکا (مطلب یہ ہے کہ تمہارے لئے بہشت واجب ہوگئی اگر تم سے کچھ گناہ بھی سرزد ہوں تو وہ معاف ہیں)۔

لَعَلِّىْ لَا اَرَاكُمْ بَعْدَ عَامِىْ هٰذَا - شاید میں تم کو اس سال کے بعد نہ دیکھوں گا (یہ آپ نے حجۃ الوداع میں فرمایا - ایسا ہی ہوا دوسرے سال آپ کی وفات ہوگئی)۔

فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ لَعَلِّیْ لَا اَحُجُّ بَعْدَ حَجِّیْ - میں نہیں جانتا اس حج کے بعد کوئی دوسرا حج کرسکوں گا یا نہیں (گمان یہ ہے کہ یہ میرا آخری حج ہے - ایسا ہی ہوا)

لَعَلَّهٗ یَسْتَغْفِرُ فَیَسُبُّ نَفْسَهٗ - شاید وہ استغفار کرنا چاہتا ہو اور نیند کے غلبہ میں لگے اپنے آپ کو کوسنے -

لَعْنٌ - ہانک دینا، بھلائی سے محروم کر دینا، ذلیل کرنا، گالی دینا -

لَعْنَةٌ - اللہ کی رحمت سے محرومی اور دوری -

مُلَاعَنَةٌ اور لِعَانٌ - ایک دوسرے پر لعنت کرنا، حاکم کا حکم دینا، بیوی خاوند کو لعان کرنے کے لئے جس کا ذکر قرآن میں ہے -

تَلَاعُنٌ - ایک دوسرے پر لعنت گالی گلوچ کرنا (جیسے اِلْتِعَانٌ ہے) -

اِتَّقُوا الْمَلَا عِنَ الثَّلَاثَ - تین باتوں سے پرہیز کرو جن کے کرنے والے پر لعنت کی جاتی ہے (لوگ اس پر لعنت کرتے ہیں وہ یہ ہیں کہ آدمی بیچ راستہ میں یا درخت کے سایہ میں یا نہر کے کنارے پاخانہ کرے) -

اِتَّقُوا اللَّاعِنَیْنِ - دو کاموں سے بچے رہو جو لعنت کے موجب ہیں (یعنی ان کے کرنے والے پر لوگ لعنت کرتے ہیں - نہایہ میں ہے کہ ہر سایہ میں پاخانہ کرنا منع نہیں ہے لیکن اس سایہ میں منع ہے جہاں لوگ ٹھہرتے ہوں، سایہ لیتے ہوں، راحت کے لئے بیٹھتے ہوں وہاں سوتے ہوں)

ثَلٰثٌ لَعِیْنَاتٌ - تین چیزیں ملعون ہیں یا لعنت کا سبب ہیں -

ضَعُوْا عَنْهَا فَاِنَّهَا مَلْعُوْنَةٌ - (ایک عورت نے سفر میں اپنی اونٹنی پر لعنت کی۔ آنحضرتؐ نے فرمایا) اس پر سے سامان اتار لو یہ اونٹنی ملعون ہے (آنحضرتؐ کو علم ہو گیا ہو گا کہ اس کی لعنت قبول ہو گئی یا اس عورت کو سزا دینے کے لئے فرمایا کہ بار دیگر ایسا نہ کرے اور دوسرے لوگ عبرت لیں) -

فَالْتَعَنَ - اس نے اپنے اوپر لعنت کی -

لَعْنُ الْمُؤْمِنِ کَقَتْلِهٖ - مسلمانوں پر لعنت کرنا ایسا گناہ ہے جیسے اس کو قتل کرنا (کیونکہ قاتل قتل کرنے سے اس کو دنیاوی لذائذ سے محروم کر دیتا ہے اور لعنت کرنے والا اس کو آخرت کی نعمتوں سے محروم کرنا چاہتا ہے)

لَا یَکُوْنُ اللَّعَّانُوْنَ شُفَعَاءَ وَشُهَدَاءَ - جو لوگ بہت لعنت کیا کرتے ہیں وہ قیامت کے دن نہ سفارش کر سکیں گے نہ دوسری امتوں پر گواہ بنائے جائیں گے (البتہ کبھی کبھی لعنت کرنے والے، وہ بھی ان لوگوں پر لعنت کے سزاوار ہیں، اس وعید میں داخل نہیں ہیں کیونکہ آنحضرت ﷺ نے متعدد لوگوں پر لعنت کی ہے اسی طرح بالا جمال لعنت کرنا جیسے لعنة اللّٰه علی الظالمین یالعنة اللّٰه علی الکافرین منع نہیں ہے)

لَا یَنْبَغِیْ لِصِدِّیْقٍ اَنْ یَّکُوْنَ لَعَّانًا - جو شخص صدیق ہو (جو ولایت کا عالی مرتبہ ہے) وہ بہت لعنت کرنے والا نہیں ہوسکتا -

مَرَّ بِاَبِیْ بَکْرٍ وَّهُوَ یَلْعَنُ فَقَالَ لَعَّانِیْنَ وَ صِدِّیْقِیْنَ - آنحضرتؐ ابوبکر صدیقؓ پر گزرے وہ کسی پر لعنت کر رہے تھے - تو فرمایا کیا صدیق بھی اور لعنت کرنے والے بھی (یعنی دونوں کا اجتماع عجیب ہے - مطلب یہ ہے کہ تم جب صدیق ہو تو لعنت کرنے سے بچے رہو) -

فَاَیُّ الْمُسْلِمِیْنَ لَعَنْتُهٗ اَوْ سَبَبْتُهٗ - میں نے جس مسلمان پر لعنت کی ہو یا اس کو برا کہا ہو (اس کا ظاہری حال دیکھ کر یا صرف عادت کے طور پر غصہ کی حالت میں) -

تُکْثِرْنَ اللَّعْنَ - تم عورتیں لعنت بہت کیا کرتی ہو - (مجمع البحار میں ہے کہ معین شخص پر لعنت کرنا گو وہ کافر ہو بالاتفاق حرام ہے کیونکہ شاید اللہ تعالیٰ اس کو ایمان نصیب کرے البتہ ان لوگوں پر اور ان اوصاف پر جن پر آنحضرتؐ نے لعنت کی ہے لعنت کرنا درست ہے جیسے سود خواروں پر، ظالموں پر، فاسقوں پر، اس عورت پر جو اپنے خاوند کو ناراض رکھے ان لوگوں پر جو اللہ اور رسول کو ایذا دیں اس شخص پر جو اپنے باپ دادا کے سوا اوروں کو باپ دادا بنائے) -

لَعَنَ اللّٰهُ الْعَقْرَبَ - اللہ کی لعنت بچھو پر -

مَنْ اٰوٰی مُحْدِثًا فَعَلَیْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ - جو شخص بدعتی کو جگہ دے (اس کو جمائے ٹھکانا دے) اس پر اللہ کی لعنت -

يُرِيْدَانِ اَنْ يُّلَاعِنَاهُ- یہ دو شخص نجران کے نصاریٰ میں سے یعنی عاقب اور سید آنحضرتؐ سے مباہلہ کرنا چاہتے ہیں (مباہلہ کو ملاعنہ فرمایا کیونکہ اس میں ہر ایک فریق دوسرے فریق کو ناحق پر سمجھ کر اللہ کی لعنت کا مستحق قرار دیتا ہے)۔

لَاتَلْعَنُوْهُ فَوَاللّٰهِ مَا عَلِمْتُ اَنَّهٗ يُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ- (ایک شخص نے شراب پی' اس کو حد لگائی گئی لوگ اس پر لعنت کرنے لگے تو آنحضرتؐ نے فرمایا) اس پر لعنت مت کرو' خدا کی قسم یہاں تک میں جانتا ہوں' وہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت رکھتا ہے۔

لَاعَنَ عُمَرُ عِنْدَ مِنْبَرِهٖ- حضرت عمرؓ نے بیوی اور خاوند سے آنحضرتؐ کے منبر کے پاس لعان کرایا۔

سِتَّةٌ لَعَنْتُهُمْ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ وَكُلُّ نَبِيٍّ مُجَابٌ- چھ شخصوں پر میں نے لعنت کی ہے اللہ تعالیٰ نے بھی ان پر لعنت کی ہے- کیونکہ ہر پیغمبر کی دعا مقبول ہے۔

لَا تَلَاعَنُوْا بِلَعْنَةِ اللّٰهِ وَلَا بِغَضَبِهٖ وَلَا بِجَهَنَّمَ- اللہ کی لعنت کسی مسلمان پر مت کرو نہ یہ کہو کہ اللہ کا غضب تجھ پر اترے گا نہ یہ کہو کہ وہ جہنم میں جائے گا۔

مَنْ لَّعَنَ شَيْئًا لَّيْسَ لَهٗ بِاَهْلٍ رَجَعَتْ اِلَيْهِ- جو شخص ایسی چیز یا ایسے شخص پر لعنت کرے جو لعنت کا سزاوار نہ ہو تو وہ لعنت اسی پر لوٹ کر آئے گی۔

مَنْ شَاءَ لَاعَنْتُهٗ- مجھ سے جو شخص چاہے مباہلہ کرے۔

لَعَنَ اللّٰهُ الْيَهُوْدَ- اللہ یہودیوں پر لعنت کرے۔

مَلْعُوْنٌ مَّنْ قَعَدَ وَسْطَ الْحَلْقَةِ- جو شخص حلقہ کے بیچوں بیچ بیٹھے وہ ملعون ہے (کیونکہ وہ علامت ہے غرور اور استکبار کی- اگر نصف دائرہ ہو اور خود ایک طرف بیٹھے تو اس میں قباحت نہیں)۔

لَعَنَ اللّٰهُ السَّائِقَ وَالرَّاكِبَ وَالْقَائِدَ- اللہ لعنت کرے ہنکانے والے اور سوار اور آگے سے کھینچنے والے پر (یعنی برائی کے مرتکب اور اس کے معاونین پر)۔

اَلشَّجَرَةُ الْمَلْعُوْنَةُ فِي الْقُرْاٰنِ مُعَاوِيَةُ بْنُ اَبِيْ سُفْيَانَ- قرآن میں جو شجرہ ملعونہ کا لفظ ہے اس سے معاویہؓ بن ابی سفیان مراد ہیں (یہ امامیہ کی روایت ہے- واللہ اعلم بصحتہا)۔

مَلْعُوْنٌ كُلُّ جَسَدٍ لَّا يُزَكّٰى وَلَوْ فِيْ كُلِّ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا مَرَّةً- وہ بدن ملعون ہے جس کی زکوٰۃ نہیں ہوتی- کم سے کم چالیس دن میں ایک بار (صحابہ نے پوچھا' یا رسول اللہ زکوٰۃ سے کیا مراد ہے- فرمایا مومن کو کھڑونچ (خراش' کھریچ) ہی لگتی ہے کہیں گر پڑتا ہے کہیں پھسل جاتا ہے کبھی بیمار ہو جاتا ہے کبھی پھانس لگ جاتی ہے کانٹا چبھ جاتا ہے- غرض مومن پر کوئی چلہ ایسا نہیں گزرتا کہ کچھ کچھ تکلیف اس پر نہ آئے (مالی ہو یا بدنی یا روحی) برخلاف کافر کے وہ سالہا سال تک آرام اور چین سے رہتا ہے- پھر یکا یک پکڑ لیا جاتا ہے اور عذاب الٰہی میں گرفتار ہوتا ہے)۔

لِعَان- یعنی زن و شوہر کا باہم لعنت کرنا (امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا لعان کیونکر کرائیں آپ نے فرمایا امام اور حاکم پشت بہ قبلہ بیٹھے اور مرد کو اپنی داہنی طرف بٹھائے عورت اور اس کے بچہ کو (اگر ہو) بائیں طرف پھر مرد کھڑا ہو اور چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہے میں نے جو عورت کو تہمت لگائی ہے میں اس میں سچا ہوں پھر امام اس کو سمجھائے اور کہے اللہ سے ڈر اللہ کی لعنت بہت سخت ہے اس کے بعد مرد یہ کہے اللہ کی لعنت اس پر ہو اگر وہ جھوٹا ہو- پھر عورت کھڑی ہو اور چار بار اللہ کی قسم کھا کر کہے کہ مرد اس تہمت میں جھوٹا ہے- اس کے بعد امام اس کو سمجھائے اور کہے اللہ سے ڈر' اللہ کا غضب بہت سخت ہے پھر عورت کہے اس پر اللہ کا غضب اترے اگر مرد اس تہمت میں سچا ہو- اب اگر مرد پانچویں بار کی گواہی سے انکار کرے تو اس کو حد قذف لگائیں- اگر عورت انکار کرے تو اس کو سنگسار کریں-)

بابُ اللام مع الغینْ

لَغْبٌ یا لُغُوْبٌ یا لَغُوْبٌ- تھک جانا' بگاڑنا' خلاف بات کہنا' چپڑ چپڑ کرنا-

تَلْغِيْبٌ- بہت تھکا دینا-

اِلْغَابٌ- تھکانا' تکلیف دینا-

تَلَغُّبٌ- تھکانا-

اُهْدِیَ اِلَیْهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سِلَاحٌ فِیْهِ سَهْمٌ لَغْبٌ- یکسوم نے (جو اشرم کا بھائی تھا) آنحضرتؐ کو کچھ ہتھیار تحفہ کے طور پر بھیجے ان میں ایک تیر تھا جو برابر تراشا نہیں گیا تھا یا اس کا پر برابر نہیں جڑا تھا-

سَهْمٌ لَغْبٌ اور لُغَابٌ اور لَغِیْبٌ- خراب تیر جو اچھی طرح تراشا نہ گیا ہو-

فَسَعَی الْقَوْمُ فَلَغِبُوْا وَ اَدْرَکْتُهَا- لوگ ایک خرگوش کے پیچھے دوڑ دوڑ کر بالکل تھک گئے لیکن میں نے اس کو پکڑ لیا-

لَغْثٌ- لغیث کھانا (لغیث ایک کھانا ہے جو جو سے بنایا جاتا ہے)-

وَاَنْتُمْ تَلْغَثُوْنَهَا- تم اس کو کھاتے ہو (ایک روایت میں تَرْغَثُوْنَهَا ہے یعنی اس کا دودھ پیتے ہو)-

لَغْدٌ- راستہ پر لانا، روکنا-

مُلَاغَدَةٌ اور اِلْتِغَادٌ- خواہش سے روکنا-

فَحَشٰی بِهٖ صَدْرَهٗ وَ لَغَادِیْدَهٗ- سینہ اور تالوؤں کے پاس جو گوشت ہوتا ہے (جس کو کوا کہتے ہیں) اس کو اس سے بھر دیا (لَغَادِیْد جمع ہے لُغْدُوْدٌ کی)-

لُغْدٌ بھی بمعنی لُغْدُوْدٌ ہے (اس کی جمع اَلْغَادٌ ہے یعنی کوا)

لَغْزٌ- ایک طرف جھک جانا-

اِلْغَازٌ- ایسا کلام کہنا جس کے معنی پوشیدہ ہوں یعنی چیستان پہیلی-

لُغْزٌ اور لَغَزٌ اور لُغُزٌ اور لُغَزٌ- چیستان، پہیلی، معما (ان کی جمع اَلْغَازٌ ہے)-

اِنَّهٗ مَرَّ بِعَلْقَمَةَ بْنِ الْغَفْوَاءِ یُبَایِعُ اَعْرَابِیًّا یُلْغِزُ لَهٗ فِی الْیَمِیْنِ وَ یَرَی الْاَعْرَابِیُّ اَنَّهٗ قَدْ حَلَفَ لَهٗ وَ یَرٰی عَلْقَمَةُ اَنَّهٗ لَمْ یَحْلِفْ فَقَالَ لَهٗ عُمَرُ مَا هٰذِهِ الْیُمِیْنُ اللُّغَیْزَاءُ- حضرت عمرؓ علقمہ بن غفواء پر سے گزرے جو ایک گنوار سے خرید و فروخت کر رہا تھا اور معما کے طور پر قسم بھی کھاتا تھا اور گنوار یہ سمجھتا تھا کہ علقمہ نے قسم کھالی علقمہ یہ سمجھتا تھا کہ میں نے قسم نہیں کھائی- تب حضرت عمرؓ نے کہا ارے یہ گول مول چیستان کی سی قسم کیسی؟ (اصل میں لغیزاء جنگلی چوہے کے سوراخ کو کہتے ہیں جس کے دو منہ ہوتے ہیں ایک منہ سے اندر جاتا ہے دوسرے منہ سے نکل بھاگتا ہے پہلے کو نافقاء کہتے ہیں دوسرے کو قاصعاء- پھر اس کلام کو کہنے لگے جو پہیلی کے طور پر کہا جائے ہر شخص اس کا مطلب نہ سمجھ سکے)-

لَغْطٌ اور لِغَاطٌ- بک بک کرنا، گلخپ اور غپ شپ کرنا-

لَغِیْطٌ- آواز کرنا-

تَلْغِیْطٌ اور اِلْغَاطٌ بمعنی لَغْطٌ ہے-

لَغَطٌ- آواز جو سمجھ میں نہ آئے یا وہ کلام جو مخلوط اور مشتبہ ہو اس کا مطلب صاف نہ ہو-

وَلَهُمْ لَغَطٌ فِیْ اَسْوَاقِهِمْ- وہ بازاروں میں شور مچا رہے تھے (نہایہ میں ہے لَغَطٌ وہ آواز اور ضجہ جو سمجھ میں نہ آئے اس کی جمع اَلْغَاطٌ ہے)-

وَکَثُرَ اللَّغَطُ- گلخپ بہت ہوگئی (کوئی کہنے لگا دوات کاغذ لے کر آؤ تاکہ آنحضرتؐ جو لکھوانا چاہتے ہیں وہ لکھوا دیں- کوئی کہنے لگا آنحضرتؐ پر بخار کی شدت ہے کہیں براتے تو نہیں، اچھی طرح آپ سے پوچھ لو- کوئی کہنے لگا تمہارے پاس اللہ کی کتاب موجود ہے وہ ہم کو کافی ہے- اب آنحضرتؐ کو ایسی سخت بیماری میں دوسری کتاب لکھوانے کی تکلیف کیوں دی جائے- غرض جتنے منہ اتنی باتیں- جب خوب شور ہونے لگا اور لوگ ایک دوسرے سے جھگڑنے لگے تو آنحضرتؐ نے فرمایا- چلو یہاں سے اٹھ جاؤ پیغمبر کے پاس جھگڑنا نہیں چاہئے- عبداللہ بن عباسؓ کہا کرتے تھے- ہائے کیا مصیبت ہے کہ آنحضرتؐ کو کتاب نہ لکھوانے دی- اس حدیث کو حدیث القرطاس کہتے ہیں)-

مِنْ اِخْتِلَافِهِمْ وَلَغَطِهِمْ- ان کے اختلاف اور بک بک شور و غل کی وجہ سے-

لَغِطَ نِسْوَةٌ- عورتوں نے شور و غل مچایا-

مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا فَکَثُرَ لَغَطُهٗ- جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور خوب غپ شپ کرے (بے فائدہ باتیں بنائے)-

مَا زَادَ قَوْمٌ عَلٰی سَبْعَةٍ اِلَّا کَثُرَ لَغَطُهُمْ- جہاں سات آدمیوں سے زیادہ جمع ہوئے تو خوب بک بک اور لغو باتیں ہوں گی-

لَغْمٌ- منہ سے کف پھینکنا' ایک بات جس کا یقین نہ ہو کہنا-
تَلَغُّمٌ- منہ کے اندر جہاں تک زبان پہنچتی ہے کوئی چیز لگانا-
لُغْمٌ- سرنگ جس میں بارود ڈال کر قلعہ وغیرہ اڑاتے ہیں-
مَلَاغِمْ- منہ کے اندر کے وہ مقامات جہاں تک زبان پہنچتی ہے-
وَ اَنَا تَحْتَ نَاقَةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُصِيْبُنِيْ لُغَامُهَا- میں آنخضرتؐ کی اونٹنی کے تلے کھڑا تھا اس کے منہ کا لعاب مجھ پر گر رہا تھا-
وَنَاقَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تَقْصَعُ بِجِرَّتِهَا وَيَسِيْلُ لُغَامُهَا بَيْنَ كَتِفَيَّ- آنخضرتؐ کی اونٹنی خوب تیزی سے جگالی کر رہی تھی اور اس کا لعاب میرے دونوں کندھوں کے درمیان بہہ رہا تھا-
يَسْتَعْمِلُ مَلَاغِمَهٗ- اپنے ملاغم کا استعمال کرے (ملاغم کے معنی ابھی گزر چکے)-
لَغْنٌ- جوانی کی امنگ اور خوشی-
اِلْغِيْنَانٌ- لپٹ جانا-
لُغْنٌ- کان کے اندر کا پٹھا اور کوا یا منہ کے اندر سے حلق تک جو گوشت پھرایا گیا ہے-
لُغْنٌ- وہ لغت جس کا تو انکار کرے-
لُغْنُوْنٌ- گردن کے کنارے کا گوشت (اس کی جمع لَغَانِيْن ہے- مجمع البحار میں ہے کہ لُغْنٌ وہ گوشت جبڑوں کا جو لٹک آئے)-
اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِفُلَانٍ اِنَّكَ لَتُفْتِيْ بِلُغْنٍ ضَالٍّ مُّضِلٍّ- ایک شخص نے فلاں شخص سے کہا' تم تو بہکے ہوئے اور بہکانے والے کے لغن سے فتویٰ دیتے ہو-
لَغَنَّ- ایک لغت ہے لَعَلَّ میں-
لَغْوٌ- بات کرنا' باطل ہونا' ناکامیاب ہونا-
لَغَا اور لَاغِيَةٌ اور مَلْغَاةٌ- غلطی کرنا باطل کلام کہنا' شیفتہ ہونا' بہت پینا لیکن سیراب نہ ہونا-

اِلْغَاءٌ- باطل کرنا' میٹ دینا' منسوخ کرنا' گرا ڈالنا' چھوڑ دینا' نامراد کرنا-
اِسْتِلْغَاءٌ- سننا-
لَغْوُ الْيَمِيْنِ- وہ قسم جو تکیہ کلام کے طور پر کھائی جائے (جیسے اکثر لوگ باتوں میں واللہ باللہ تاللہ کہا کرتے ہیں- مگر قسم کھانے کی نیت نہیں ہوتی- بعض نے کہا جو چوک سے یا بھول کر کھائی جائے بعض نے کہا گناہ کی قسم یا غصہ کی حالت میں یا دل لگی اور مزاح یا تنازع اور جدال میں' بعض نے کہا لغو یہ ہے کہ آدمی کا گناہ اتر جانا قسم کا کفارہ دینے کے بعد)-
لَغَا يَلْغُوْا- واہی اور بے فائدہ بیہودہ بات کہی اور کہتا ہے-
مَنْ قَالَ لِصَاحِبِهٖ وَالْاِمَامُ يَخْطُبُ صَهْ فَقَدْ لَغَا- جب امام خطبہ جمعہ پڑھ رہا ہو اور کوئی شخص اپنے ساتھی سے کہے چپ رہ تو اس نے لغو بات کی (چاہئے تھا اشارہ سے منع کرنا جب اس نے زبان سے چپ کہا تو خود اس نے لغو بات کی)-
مَنْ مَسَّ الْحَصَا فَقَدْ لَغَا- جس نے کنکریاں ہاتھ سے برابر کیں (تاکہ سجدہ آرام سے ہو) اس نے لغو بات کی' (جیسے لغو باتیں کرنے سے خطبہ سننے میں خلل آتا ہے ویسے ہی کنکریاں برابر کرنے میں جو مشغولی ہوتی ہے اس سے بھی خطبہ سننے میں خلل ہوتا ہے)-
فَقَدْ لَغَوْتَ يَالَغَيْتَ- تو نے خطبہ میں جب دوسرے سے کہا خاموش رہ تو تو نے لغو بات کی (جب خطبہ میں امر بالمعروف لغو ہوا تو دوسری باتیں کرنا کب جائز ہوگا- ائمہ ثلاثہ کا یہی قول ہے کہ جب امام خطبہ پڑھتا ہو تو حاضرین کا خاموش رہنا واجب ہے اگرچہ وہ دوری کی وجہ سے امام کی آواز نہ سنتے ہوں)-
وَالْحَمُوْلَةُ الْمَائِرَةُ لَهُمْ لَاغِيَةٌ- جو اونٹ غلہ وغیرہ لایا کرتے ہیں ان کی زکوٰۃ ساقط ہے (یعنی لدو اونٹوں میں زکوٰۃ نہیں ہے اسی طرح جن جانوروں سے کام لیا جاتا ہے جیسے پانی سینچنے کے اونٹ یا موٹھہ یا ناگر کے بیل ان میں بھی زکوٰۃ نہیں ہے)-
اِنَّهٗ اَلْغَى طَلَاقَ الْمُكْرَهِ- ابن عباسؓ نے اس شخص کی

طلاق لغو قرار دی جس سے زبردستی طلاق لی جائے (ڈرا دھمکا کر' مار دھاڑ کر کے- اہل حدیث کا یہی قول ہے)-

اِيَّاكُمْ وَ مَلْغَاةَ اَوَّلِ اللَّيْلِ -شروع رات میں لغو باتیں کرنے سے یعنی جاگنے سے بچے رہو (ورنہ رات کے پچھلے حصہ میں آنکھ نہ کھلے گی' نیند کا غلبہ رہے گا' تہجد کی نماز نہ پڑھ سکے گا)-

كَلِمَةٌ لَّاغِيَةٌ -لغو کلمہ-

فَاِنْ فَتَّشْتَهٗ لَمْ تَجِدْهُ اِلَّا لُغْيَةً اَوْ شَرَكَ شَيْطَانٍ- (اللہ تعالیٰ نے ہر فحش کلام کہنے والے بیہودہ بکنے والے بے حیا پر جو کسی بات کی پرواہ نہ کرے بہشت حرام کر دی ہے) اگر تو اس کا حال ٹٹولے تو اس کو حرام کا نطفہ یا شیطان کا جال پائے گا (ایک روایت میں لَعَنَةٌ ہے یعنی لوگوں پر لعنت کرنے والا- ایک میں لُعْنَةٌ ہے یعنی جس پر لوگ لعنت کریں)-

اِنَّ لِلّٰهِ مَدِيْنَتَيْنِ اِحْدٰهُمَا بِالْمَشْرِقِ وَالْاُخْرٰى بِالْمَغْرِبِ عَلَيْهِمَا سُوْرٌ مِّنْ حَدِيْدٍ وَ عَلٰى كُلِّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُمَا اَلْفُ اَلْفِ مِصْرَاعٍ وَفِيْهَا سَبْعُوْنَ اَلْفَ اَلْفِ لُغَةٍ تَتَكَلَّمُ كُلُّ لُغَةٍ بِخِلَافِ لُغَةِ صَاحِبِهَا وَ اَنَا اَعْرِفُ جَمِيْعَ اللُّغَاتِ- اللہ نے دو شہر ایسے بنائے ہیں- ایک مشرق میں ایک مغرب میں جن کی فصیل (شہر پناہ) لوہے کی ہے اور ہر ایک کے دس لاکھ دروازے ہیں اور ہر ایک میں ستر لاکھ زبانیں بولی جاتی ہیں ہر ایک زبان دوسری زبان سے جدا ہے اور میں یہ سب زبانیں جانتا ہوں (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے)-

بابُ اللام مع الفاء

لَفْأٌ یا لَفَاءٌ - پوست نکالنا چھیلنا' کھول دینا' پھیر دینا' غیبت کرنا' مارنا' دینا-

لَفَأٌ - باقی رہنا-

اِلْفَاءٌ بمعنی اِبْقَاءٌ - باقی رکھنا-

اِلْتِفَاءٌ - پوست نکالنا-

لَفَاءٌ - مٹی' تھوڑی چیز' حق سے کم-

لَفِيْئَةٌ - گوشت کا وہ مچہ جس میں ہڈی نہ ہو-

رَضِيْتُ مِنَ الْوَفَاءِ بِاللَّفَاءِ - میں پورے حق کے بدلے کچھ کم پر راضی ہو گیا (یہ لَفَأْتُ الْعَظْمَ سے نکلا ہے یعنی ہڈی میں سے میں نے کچھ گوشت چھڑا لیا)-

لَفْتٌ - لپیٹ دینا' دائیں بائیں پھیر دینا' رائے پلٹ دینا' پوست نکالنا' مارنا-

تَلْفِيْتٌ - لپیٹنا-

تَلَفُّتٌ اور اِلْتِفَاتٌ - منہ پھرانا' داہنے بائیں دیکھنا-

لَاتَلْتَفِتْ لِفْتَهٗ - اس کی طرف مت دیکھ-

لَفَاتٌ - احمق' بد خلق-

لِفْتٌ - میل' خواہش' شلجم' گائے-

لُفُتَّةٌ - وہ چرواہا جو جانوروں کو ہمیشہ بے تحاشا مارا کرے-

لَفُوْتٌ - وہ عورت جس کی اولاد اگلے خاوند سے ہو-

فَاِذَا الْتَفَتَ الْتَفَتَ جَمِيْعًا - آنحضرتؐ جب کسی طرف التفات کرتے تو پوری طرح اس طرف دیکھتے (یہ نہیں کہ دزدیدہ نظر سے- بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ دائیں بائیں صرف گردن نہیں پھراتے جیسے جلد باز ہلکے لوگوں کی عادت ہے بلکہ پوری طرح منہ اس طرف پھیرتے اور متوجہ ہوتے- ایک روایت میں اِلْتَفَتَ مَعًا ہے مطلب وہی ہے)-

فَكَانَتْ مِنِّىْ لَفْتَةٌ - میں نے ایک بار اس طرف التفات کیا-

لَاتَتَزَ وَّجَنَّ لَفُوْتًا - لفوت عورت سے نکاح مت کر (وہ ہمیشہ اپنے اگلے خاوند کی اولاد کی طرف توجہ رکھے گی اور دوسرے خاوند کی پوری طرح خدمت نہ کر سکے گی)-

فَحَانَتْ مِنْهُ لَفْتَةٌ - انھوں نے جو التفات کیا-

وَادِىْ هَرْشٰى اَوْلِفْتٍ - ہرشا کی وادی یا لفت (اس کا ذکر کتاب الجیم میں گزر چکا- لفت بہ فتحہ لام اور سکون فا یا بہ فتحہ فا بھی منقول ہے- ایک گھاٹی ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان)-

اِذَا حَدَّثَ الرَّجُلُ ثُمَّ الْتَفَتَ فَهِىَ اَمَانَةٌ - جب کوئی آدمی تجھ سے کوئی بات کہے (جو راز کی ہو) پھر وہ چلا جائے (یا بات کہنے کے بعد دائیں بائیں طرف دیکھے کوئی سنتا تو نہیں اس کا مقصد یہ ہو کہ یہ بات اوروں سے مخفی رہے) تو وہ امانت ہو گی (اس کا افشا خیانت ہو گی)-

اِنَّكِ لَقُوْفٌ لَفُوْتٌ- تو تو ہاتھ پکڑنے والی وادھر ادھر دیکھنے والی ہے(نہایہ میں لَقُوْفٌ کے بدلے کَتُوْنٌ ہے یعنی چمٹنے والی)-

وَاَنْهَزُ اللَّفُوْتَ وَ اَضُمُّ الْعَتُوْدَ- میں لفوت کو مارتا ہوں اور بکری کے بچہ کو(جب وہ بھاگ نکلے اس کی ماں سے) ملا دیتا ہوں(یہ حضرت عمرؓ نے فرمایا اصل لَفُوْت وہ اونٹنی جو دودھ دوہتے وقت دوہنے والے کو دیکھے اس کو کاٹ کھائے آخر دوہنے والا اس کو ہاتھ سے مارتا ہے تب وہ ڈر کے مارے دودھ چھوڑ دیتی ہے تاکہ مار سے محفوظ رہے مطلب یہ ہے کہ جو کوئی نافرمانی اور بغاوت کرے اس کو میں سخت سزا دینے والا ہوں)-

اِنَّ اللّٰهَ يُبْغِضُ الْبَلِيْغَ مِنَ الرِّجَالِ الَّذِيْ يَلْفِتُ الْكَلَامَ كَمَا تَلْفِتُ الْبَقَرَةُ الْخَلَا بِلِسَانِهَا- اللہ تعالیٰ آدمیوں میں سے اس آدمی کو ناپسند کرتا ہے جو بلیغ ہو(چبا چبا کر بڑی فصاحت کے ساتھ بات کرے) اور کلام کو ایسا توڑے مروڑے جیسے گائے ہری دوب(گھاس) کو اپنی زبان سے مروڑتی ہے(مطلب یہ ہے کہ کلام بے تکلف کرنا اچھا ہے اور خواہ مخواہ سجع اور قافیے لگانا اپنی زبان آوری ظاہر کرنا اللہ تعالےٰ کو پسند نہیں ہے)-

اِنَّ مِنْ اَقْرَاِ النَّاسِ لِلْقُرْاٰنِ مُنَافِقًا لَّا يَدَعُ مِنْهُ وَاوًا وَّلَا اَلِفًا يَلْفِتُهٗ بِلِسَانِهٖ كَمَا تَلْفِتُ الْبَقَرَةُ بِلِسَانِهَا- قرآن کے بڑے قاریوں میں سے ایک وہ منافق بھی ہوگا جو کسی واو یا الف کو بغیر زبان مروڑے نہ چھوڑے جس طرح گائے ہری گھاس کو زبان سے مروڑتی ہے(مطلب یہ ہے کہ قرآن کو سادہ بے تکلف پڑھنا چاہئے اور زور لگانا منہ بنانا زبان مروڑنا' جیسے بعض قاریوں کی عادت ہے خوب نہیں ہے)-

لِفت یا لُفت- ایک گھاٹی ہے(اس کا ذکر اوپر ہو چکا)-

اِنَّ اُمَّهٗ اِتَّخَذَتْ لَهُمْ لَفِيْتَةً مِّنَ الْهَبِيْدِ- ان کی ماں نے ان کے لئے حنظل کا حریرہ بنایا-

حِيْنَ اَفَاضَ مِنْ عَرَفَةَ يَلْتَفِتُ اِلَيْهِمْ- آنحضرتؐ عرفات سے(مزدلفہ کو) لوٹے تو لوگوں کی طرف دیکھتے جاتے تھے ان کو حکم دیتے آہستہ اور اطمینان کے ساتھ چلنے کا(دوسری روایت میں لَا يَلْتَفِتُ ہے وہ صحیح نہیں ہے-)

لَفْجٌ- ذلت-

اِلْفَاجٌ- مفلس ہونا محتاج کرنا-

مُسْتَلْفَجٌ اور مُلْفَجٌ- مفلس ڈر کے مارے بے حواس' لاغری کی وجہ سے زمین سے لگا ہوا-

وَ اَطْعِمُوْا مُلْفَجِيْكُمْ- اپنے محتاجوں کو کھانا کھلاؤ-

قِيْلَ لَهٗ اَيُدَالِكُ الرَّجُلُ الْمَرْاَةَ قَالَ نَعَمْ اِذَا كَانَ مُلْفَجًا يا مُلْفِجًا- کیا مرد عورت کا مہر دینے میں ٹال مٹول کرے؟ انھوں نے کہا ہاں جب مفلس اور قرض دار ہو(پھر کیا کرے گا مجبوری ہے- لیکن اگر مال دار ہو تب مہر معجل یا جس کا وعدہ ہوا ایک مدت پر فوراً ادا کر دینا ضروری ہے)-

لَفْحٌ- مارنا یا ہلکی مار مارنا- جلا دینا-

لَفْحٌ- ہوا کی گرمی-

لَفْحٌ- ہوا کی ٹھنڈک-

لُفَّاح- ایک بھاجی ہے-

تَاَخَّرْتُ مَخَافَةَ اَنْ تُصِيْبَنِيْ مِنْ لَفْحِهَا- میں پیچھے ہٹ گیا اس ڈر سے کہ کہیں اس کی لپٹ مجھ تک نہ پہنچے(میرے کپڑے وغیرہ جلا دے)-

لَفَحْتُهٗ بِالسَّوْطِ- میں نے کوڑے سے اس کو ہلکی مار لگائی-

لَفْخٌ- لکڑی سے مارنا طمانچہ لگانا-

لَفْظٌ- پھینکنا' ڈالنا' بات کرنا' مر جانا-

تَلَفُّظٌ- بات کرنا-

لَافِظَةُ الْبَحْرِ- جو چیز سمندر کی موج کنارے پر پھینک دے-

لَافِظَه- خود سمندر کو بھی کہتے ہیں-

لُفَاظَةٌ- جو منہ سے یا دسترخوان سے پھینکا جائے-

وَيَبْقٰى فِيْ كُلِّ اَرْضٍ شِرَارُ اَهْلِهَا تَلْفِظُهُمْ اَرْضُوْهُمْ- ہر ملک میں وہاں کے بدکار لوگ(فاسق فاجر) رہ جائیں گے(اچھے نیک لوگ گزر جائیں گے) ان کی زمینیں ان کو پھینک دیں گی(یعنی زمین ان سے نفرت کرے گی یا اپنے ملک

سے نکل کھڑے ہوں گے یا مرنے کے بعد قبر سے نعش باہر پھینک دے گی)۔

اَکَلْتُ التَّمْرَةَ وَلَفَظْتُ النَّوَاةَ۔ میں نے کھجور کھالی اور گٹھلی پھینک دی۔

وَمَنْ اَکَلَ فَمَا تَخَلَّلَ فَلْيَلْفِظْ۔ جو شخص کھانا کھانے کے بعد خلال کرے تو خلال کی وجہ سے جو دانتوں سے باہر نکلے اس کو پھینک دے (البتہ زبان پھرا کر جو دانتوں سے نکالے اس کو کھا جائے)۔

اِنَّهٗ سُئِلَ عَمَّا لَفِظَ الْبَحْرُ فَنَهٰى عَنْهُ۔ عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا جو جانور سمندر کنارے پر پھینک دے اس کا کیا حکم ہے انھوں نے اس کے کھانے سے منع کیا۔ (یہ عبداللہ بن عمرؓ کا اجتہاد تھا ان کو جابرؓ کی حدیث شاید نہ پہنچی ہوگی جب وہ ایک بڑی مچھلی کو ایک مدت تک دوسرے صحابہؓ کے ساتھ کھاتے رہے تھے جس کو سمندر نے کھارے پر ڈال دیا تھا اور آنحضرتؐ کو اس کی خبر ہوئی تو آپ نے فرمایا وہ کھانا اللہ نے تمہارے لئے بھیجا تھا)۔

فَقَاءَ تْ اُكُلَهَا وَلَفِظَتْ خَبِيْئَهَا۔ جو کھایا تھا وہ قے کر دیا اور جو چھپایا تھا اس کو کھول دیا۔

لَفِظَتْهُ الْاَرْضُ۔ زمین نے اس کو پھینک دیا (یعنی اس کی نعش قبر سے نکال کر باہر ڈال دی)۔

اُذْكُرُوا اللّٰهَ عَلَى الطَّعَامِ وَلَا تَلَفَّظُوْا۔ کھانا کھاتے وقت اللہ کی یاد کرو اور فضول باتیں مت کرو یا دل میں اللہ کی یاد کرو اور زبان سے مت پکارو (اَلْفَاظٌ جمع ہے لَفْظٌ کی)۔

لَفْعٌ۔ شامل ہونا، ڈھانپ لینا۔

تَلْفِيْعٌ۔ کے بھی وہی معنی ہیں۔ اور بہت کھانا ملا لینا۔

تَلَفُّعٌ۔ اوڑھ لینا، چھپا لینا، مشتعل ہونا۔

اِلْتِفَاعٌ۔ اوڑھ لینا، سبز ہو جانا، بدل جانا۔

ثُمَّ يَرْجِعْنَ مُتَلَفِّعَاتٍ بِمُرُوْطِهِنَّ لَا يُعْرَفْنَ مِنَ الْغَلَسِ۔ (مومنوں کی عورتیں آنحضرتؐ کے پیچھے صبح کی نماز معمولاً پڑھتیں یعنی جماعت میں حاضر ہوتیں پھر نماز پڑھ کر) اپنی چادریں اوڑھے ہوئے گھر کو واپس جاتیں اور اندھیرے کی وجہ سے ان کی پہچان نہ ہوتی (کہ یہ کون عورت ہے۔ اس حدیث سے صاف ثابت ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ ہمیشہ صبح کی نماز اول وقت تاریکی میں پڑھتے تھے اور اگر روشنی میں پڑھنا افضل ہوتا تو آپ اسی کو اختیار کرتے)۔

لِفَاعٌ۔ وہ کپڑا جس سے سارا بدن ڈھانپ لیا جائے۔

تَلَفَّعَ بِالثَّوْبِ۔ کپڑے کو اوڑھ لیا۔

قَدْ دَخَلْنَا فِيْ لِفَاعِنَا۔ ہم اپنے لحاف میں گھس گئے۔

كَانَتْ تُرَجِّلُنِيْ وَلَمْ يَكُنْ عَلَيْهَا اِلَّا لِفَاعٌ۔ وہ میرے سر میں کنگھی کیا کرتیں صرف ایک کپڑے لپیٹے ہوئے۔

لَفَعَتْكَ النَّارُ۔ آگ نے تجھ کو گھیر لیا (ہر طرف سے اس کی لپیٹ آنے لگی)۔

تَلَفَّعَ بِالْمَشِيْبِ۔ بڑھاپے نے اس کو گھیر لیا (ہر طرف اس کا اثر ظاہر ہو گیا)۔

لَفٌّ۔ ملا لینا، جمع کرنا، روکنا۔

تَلْفِيْفٌ۔ بمعنی لَفٌّ ہے۔

اِلْفَافٌ۔ چھپا لینا۔

تَلَفُّفٌ۔ لپیٹنا۔

اِلْتِفَافٌ۔ لپیٹ لینا، بہت ہونا، جھنڈ ہونا۔

لِفَافَةٌ۔ جو پاؤں وغیرہ پر لپیٹا جائے۔

اِنْ اَكَلَ لَفَّ۔ اگر کھانا کھائے تو سب قسم کے کھانے ملا کر کھائے یا سارا کھانا سمیٹ لے۔

وَاِنْ رَقَدَ الْتَفَّ۔ اگر سوتا ہے تو ایک کپڑا اوڑھ کر الگ پڑا رہتا ہے۔

سَافَرْتُ مَعَ مَوْلَايَ عُثْمَانَ وَعُمَرَ فِيْ حَجٍّ اَوْ عُمْرَةٍ وَكَانَ عُمَرُ وَعُثْمَانُ وَابْنُ عُمَرَ لِفًّا وَكُنْتُ اَنَا وَابْنُ الزُّبَيْرِ فِيْ شَبَبَةٍ مَّعَنَا لِفًّا فَكُنَّا نَتَرَامٰى بِالْحَنْظَلِ فَمَا يَزِيْدُنَا عُمَرُ عَلٰى اَنْ يَّقُوْلَ كَذَاكَ لَاتَذْعَرُوْا عَلَيْنَا۔ میں نے اپنے مولیٰ حضرت عثمانؓ اور حضرت عمرؓ کے ساتھ حج یا عمرے کا سفر کیا تو عمر اور عثمانؓ اور عبداللہ بن عمرؓ ایک جتھے میں تھے اور میں اور ابن زبیر چند نوجوانوں کے ساتھ تھے۔ ہم اندرائن کا پھل پھینک پھینک کر کھیلتے تھے حضرت عمرؓ اس سے زیادہ اور کچھ نہیں کہتے تھے کھیلو مگر ہمارے اونٹوں کو مت بھڑکاؤ (مت بدکاؤ)۔

اِنِّیْ لَاَسْمَعُ بَیْنَ فَخِذَیْهَا مِثْلَ فَشِیْشِ الْعَرَائِشِ- میں اس کی رانوں میں سے جو پر گوشت اور ملی ہوئی تھیں ایسی آواز سنتا تھا جیسے سانپوں کی سرسراہٹ-

لَفَفٌ- دونوں رانوں کا بوجہ پر گوشت ہونے کے نزدیک نزدیک ہونا-

لَفَّاءُ- ایسی عورت کو جو موٹی ہو اور رانیں مٹاپے کی وجہ سے مل گئی ہوں یعنی ان میں فاصلہ کم ہو-

فِیْ یَدِهٖ شَیْئٌ قَدِ الْتَفَّ عَلَیْهِ- اس کے ہاتھ میں کوئی چیز تھی جس کو لپیٹ لیا تھا (کپڑے سے ڈھانپ لیا تھا)-

قَمِیْصٌ وَّ اِزَارٌ وَّ لِفَافَةٌ- کفن میں تین کپڑے سنت ہیں- ایک قمیص دوسرے ازار تیسرے لفافہ- (یعنی وہ بڑا کپڑا جو اوپر سے لپیٹا جاتا ہے اور کفن بچھانے میں سب کے نیچے رہتا ہے باقی عمامہ اور اوپر کی چادر یہ سب بدعت ہیں)-

فَالْتَفُّوْا حَوْلَهَا- اس کے گرد جمع ہو گئے-

وَشَهِدَ عَلَیْهِ لَفِیْفٌ مِّنَ النَّاسِ- اور اس پر بہت سے جمع شدہ لوگوں نے (مختلف قبیلوں سے) شہادت دی-

لَفِیْفُهٗ- اس کا دوست-

لَفْقٌ- ملا کر سی دینا' ایک امر کی طلب کرنا لیکن کامیاب نہ ہونا' شکار کے لئے چھوڑا جانا لیکن شکار نہ کرنا' پہنچ جانا' پکڑ لینا-

تَلْفِیْقٌ- بنا لینا' تراش لینا' جھوٹی بات کو آراستہ کرنا' خلط ملط کرنا' ہر ایک مذہب کی کچھ کچھ باتیں لے لینا-

تَلَفُّقٌ- مل جانا-

تَلَافُقٌ- جڑ جانا-

لِفَاقٌ- وہ دو کپڑے جو ایک دوسرے سے ملا دیئے جائیں-

لِفْقٌ- ایک تہہ' ایک پاٹ-

ذَاتُ لِفْقَیْنِ- دو پاٹ کی-

صَفَّاقٌ لَفَّاقٌ- بڑا سفر کرنے والا' نامراد رہنے والا ہے-

دِیْكٌ صَفَّاقٌ- وہ مرغ جو بانگ دینے کے وقت اپنے پنکھ ہلاتا ہے پھڑ اپھڑ مارتا ہے-

بِعْنِیْ ثَوْبًا مُّلَفَّقًا- میرے ہاتھ ایک پیوند لگے ہوئے کپڑے کو بیچ-

اَحَادِیْثُ مُلَفَّقَةٌ- جھوٹی بناوٹی حدیثیں-

لَفْوٌ- کم دینا' نقصان دینا-

اِلْفَاءٌ- پانا-

لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ مُتَّکِئًا عَلٰی اَرِیْکَتِهٖ- میں تم سے کسی کو اپنی مسند پر تکیہ لگائے نہ دیکھوں (وہ یہ کہتا ہو کہ اللہ کی کتاب میں تو میں یہ حکم نہیں پاتا دیکھو مجھ کو اللہ کی کتاب دی گئی اور ایسی ہی ایک اور چیز- (یعنی حدیث شریف- مطلب یہ ہے کہ قرآن شریف کی طرح حدیث شریف بھی واجب العمل ہے اور اس پر تمام اہل اسلام کا اتفاق ہے اور جو شخص حدیث شریف کو نہ مانے اس کو واجب العمل نہ جانے وہ اسلام سے خارج ہے)-

لَا اُلْفِیَنَّ اَحَدَکُمْ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَعَلٰی عَاتِقِهٖ شَاةٌ تَیْعَرُ- میں تم میں سے کسی کو قیامت کے دن ایسے حال میں نہ دیکھوں کہ اس کے کندھے پر ایک بکری میمیں کر رہی ہو ممیا رہی ہو (جو اس نے زکوٰۃ کے مال میں سے چرائی ہو یا اس کی زکوٰۃ نہ دی ہو- ایک روایت میں لَا اُلْقِیَنَّ ہے قاف معجمہ سے یعنی میں نہ ملوں)-

لَفَاءٌ- مٹی اور ہر ایک قلیل چیز جو واجب الادا سے کم ہو (عرب لوگ کہتے ہیں رَضِیْتُ مِنْهُ مِنَ الْوَفَاءِ بِاللَّفَاءِ میں اپنے پورے حق کے بدلے تھوڑا سا اس سے لینے پر راضی ہو گیا-

مَا اَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِیْ اِلَّا نَائِمًا حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آنحضرتؐ کو جب کوئی صبح میرے پاس گزری تو سوتے ہی میں گزری (مطلب یہ ہے کہ تہجد کے بعد آپ پھر آرام فرماتے سحر تک سوتے رہتے پھر صبح کی نماز کے لئے اٹھتے- بعض نے کہا سونے سے مراد یہاں لیٹنا ہے- بعض نے کہا جاڑے کی لمبی راتوں میں آپ ایسا کرتے- بعض نے کہا رمضان کے علاوہ دوسرے مہینوں میں)-

فَمَا تَلَافَاهُ خَیْرُهَا- اس کے سوا اور کوئی تدارک نہیں کیا-

لَا اُلْفِیَنَّكَ تَاْتِی الْقَوْمَ- میں تجھ کو ایسے حال میں نہ پاؤں کہ تو لوگوں کے پاس آئے-

فَاَلْفٰی ذٰلِكَ اُمُّ اِسْمَاعِيْلَ - حضرت اسماعیلؑ کی والدہ ماجدہ (حضرت ہاجرہ) نے دیکھا کہ جرہم کے لوگ حضرت اسماعیلؑ کو چاہتے ہیں ان سے محبت رکھتے ہیں-

فَمَا تَلَافَاهُ اَنْ رَحِمَهٗ - اس کا تدراک رحم کے سوا اور کچھ نہیں کیا-

لَا اُلْفِيَنَّ مِنْكُمْ رَجُلًا مَّاتَ لَهٗ مَيِّتٌ لَيْلًا فَانْتَظَرَبِهِ الصُّبْحَ - میں تم میں سے کسی کو ایسا کرتے ہوئے نہ پاؤں کہ اس کا کوئی علاقہ دار رات کو مر جائے اور وہ صبح کا انتظار کرتا رہے (کہ صبح ہو تو تجہیز و تکفین کروں بلکہ رات ہی کو کفن دفن کر دینا چاہئے)-

بابُ اللام مع القاف

لَقَبٌ - وہ نام جس میں کچھ طعن و تشنیع ہو (بعض نے کہا ہر ایک نام جس سے مدح یا ذم سمجھی جائے- بعض نے کہا ہر نام کو لقب کہہ سکتے ہیں- بعض نے کہا لقب تین طرح کے ہیں- ایک لقب تشریف دوسرے لقب تعریف تیسرے لقب تخیف اور تیسرے کی شرع میں ممانعت ہے لیکن جب وہ نام کی طرح ہو جائے اور اس سے عیب کرنا مقصود نہ ہو جیسے اَعْمَشُ اور اَخْفَشُ اور اَعْرَج وغیرہ تو وہ منع نہیں ہے)-

تَلْقِيْبٌ - لقب دینا-

تَلَقُّبٌ - لقب پانا-

لَقْتٌ - ملا دینا، خلط ملط کرنا، جلدی سے اچک لینا-

تَلْقِيْتٌ - ملا دینا-

لَقْحٌ - پیوند لگانا (نر کا مادے میں)-

لَقْحٌ - حاملہ ہونا- جنگ اور عداوت جو صلح کے بعد ہو-

لَقْحٌ اور لَقَاحٌ - حمل قبول کرنا-

تَلْقِيْحٌ اور اِلْقَاحٌ بمعنی لَقْحٌ ہے اور حاملہ کر دینا-

اِسْتِلْقَاحٌ - پیوند لگانے کا وقت آ جانا-

حَرْبٌ لَاقِحٌ - سخت جنگ-

لِقَاحٌ - نر کی منی-

نِعْمَ الْمِنْحَةُ اللِّقْحَةُ - بڑی عمدہ بخشش دوہیل جانور کا دینا ہے (جو ابھی قریب میں جنی ہو اس کا دودھ بہت ہوتا ہے)-

نَاقَةٌ لَقُوْحٌ - بہت دودھ دینے والی اونٹنی-

نُوْقٌ لَوَاقِحُ - دوہیل اونٹنیاں-

لَمَّا اُخِذَتْ لِقَاحُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جب آنحضرتؐ کی دوہیل اونٹنیاں لے کر بھاگے (یعنی ڈاکو ان کو ہنکا کر لے چلے)-

اَللِّقَاحُ وَاحِدٌ - (ابن عباسؓ سے کسی نے پوچھا، ایک شخص کی دو بیویاں تھیں ایک بیوی نے ایک لڑکے کو دودھ پلایا اور دوسری نے ایک لڑکی کو تو کیا یہ لڑکا اس لڑکی سے نکاح کر سکتا ہے؟ انھوں نے کہا نہیں کیونکہ) ان کی رضاعی ماؤں کو دوہیل کرنے والا ایک ہی شخص ہے یا منی ایک ہی شخص کی ہے (جس سے دونوں مائیں دوہیل ہوئی تھیں)-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ كُلِّ مُلْقِحٍ وَ مُخْبِلٍ - تیری پناہ شر سے ہر ملقح اور مخبل کے (ملقح وہ شخص جس کے نطفہ سے اولاد ہو اور مخبل وہ جس کے نطفہ سے اولاد نہ ہو)-

مَلَاقِيْحُ - حاملہ مادہ جانور-

اَدِرُّوْا لَقْحَةَ الْمُسْلِمِيْنَ - مسلمانوں کا وظیفہ فوراً دے دو- (یعنی جو بیت المال میں سے ان کی تنخواہ مقرر ہے)-

نَهٰى عَنِ الْمَلَاقِيْحِ وَالْمَضَامِيْنِ - جو ماؤں کے پیٹ میں بچے ہیں یا باپوں کی پشت میں ان کے بیچنے سے منع فرمایا (اس لئے کہ اس میں دھوکا ہے معلوم نہیں بچہ زندہ پیدا ہوتا ہے یا نہیں، معلوم نہیں اس نر کی اولاد ہوتی ہے یا نہیں)-

مَرَّ بِقَوْمٍ يُلَقِّحُوْنَ النَّخْلَ - آنحضرتؐ ان لوگوں پر سے گزرے جو کھجور کے درختوں میں پیوند لگا رہے تھے (نر درخت کا گابہ مادہ درختوں میں ڈال رہے تھے)-

اَمَّا اَنَا فَاَتَفَوَّقُهٗ تَفَوُّقَ اللَّقُوْحِ - میں تو اس کو ٹھہر ٹھہر کر اس طرح پڑھتا ہوں جیسے تازہ جنی ہوئی اونٹنی کا دودھ گھڑی گھڑی کا وقفہ دے کر نچوڑتے ہیں (پھر جب تین مہینے گزر جاتے ہیں تو صبح اور شام دو وقت دوہتے ہیں)-

وَجَدَ اَهْلَهَا يُلَقِّحُوْنَ فَقَالَ لَعَلَّكُمْ لَوْلَمْ تَفْعَلُوْا كَانَ خَيْرًا لَّكُمْ - آنحضرتؐ نے وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ نر

کھجور کا پیوند مادہ سے لگاتے ہیں تو فرمایا اگر تم یہ کام نہ کرو تو بہتر ہوگا (یہ آپ نے اپنی رائے سے فرمایا نہ کہ وحی الٰہی سے کیونکہ یہ دنیاوی امور میں سے ہے جن سے دین کو کوئی بحث نہیں اور علماء نے کہا ہے کہ ایسے امور میں ممکن ہے کہ آپ کی رائے صحیح نہ ہو- چنانچہ جب انھوں نے پیوند لگانا چھوڑ دیا تو اس سال کھجور کی پیدا وار کم ہوئی- آخر آپ نے فرمایا بھائی تمہاری دنیا کی باتیں تم ہی خوب جانتے ہو- مطلب یہ ہے کہ دنیاوی امور میں جن میں اللہ اور اس کے رسول نے کوئی حکم نہیں دیا ہے ان میں ہم کو اختیار ہے کہ اپنی رغبت اور خواہش کے موافق عمل کریں- لیکن جن دنیاوی امور میں کوئی حکم شریعت میں وارد ہے تو اس حکم پر چلنا ضروری ہے)-

فَمَا لَقِحَ وَسَلِمَ کَانَ ھَدْیًا- پھر جو کوئی جانور حاملہ ہو جائے اور اس کا بچہ سالم پیدا ہو وہ بھی ہدی ہوگا-

لَقْسٌ- عیب کرنا، جی متلانا، خبیث ہونا-

لَا یَقُوْلَنَّ اَحَدُکُمْ خَبُثَتْ نَفْسِیْ وَلٰکِنْ لِّیَقُلْ لَقِسَتْ نَفْسِیْ- کوئی تم میں سے یوں نہ کہے میرا نفس خبیث ہوگیا بلکہ یوں کہے میرا نفس بدمزہ ہوگیا (عرب لوگوں میں محاورہ تھا جب ان کا جی متلاتا یا کھانا ہضم نہ ہوتا تو کہتے میرا نفس خبیث ہوگیا، آنحضرتؐ نے خبیث کے لفظ کو مکروہ جانا کیونکہ خباثت شیطان کی صفت ہے)-

وَعُقْقَةٌ لَقِسٌ- (حضرت عمرؓ سے زبیرؓ کا ذکر کیا گیا تو کہا) وہ بدخلق حریص ہیں (ان کو دنیوی مال و جاہ کی بڑی خواہش ہے)-

لَقْطٌ- چن لینا، زمین پر سے اٹھا لینا، سینا، رفو کرنا، انتخاب کرنا، چونچ سے اٹھانا-

مُلَاقَطَةٌ اور **لِقَاطٌ**- برابر ہونا-

تَلَقُّطٌ اور **اِلْتِقَاطٌ**- ادھر ادھر سے جمع کرنا، چننا-

وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُھَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ- مکہ کی پڑی ہوئی چیز کا اٹھانا کسی کو درست نہیں ہے مگر جو اس کو بتلائے (لوگوں سے دریافت کرے پوچھے تاکہ اس کا مالک پیدا ہو- نہایہ میں ہے کہ کسی ملک کی پڑی ہوئی چیز کا لینا اور اس کا استعمال کرنا درست نہیں ہے مگر جب ایک سال تک اس کو بتلاتا رہے پھر ایک سال کے بعد اگر اس کا مالک پیدا نہ ہو تو اس کو اپنے کام میں لاسکتا ہے لیکن جب مالک پیدا ہو تو اس کا تاوان دینا ہوگا- اب مکہ کے لقطہ اور دوسرے ملکوں کے لقطوں میں یہی فرق ہے کہ مکہ کا لقطہ ایک سال بتلانے کے بعد بھی اپنے کام میں نہیں لاسکتا بلکہ ہمیشہ اس کو بتلاتا رہے یہاں تک کہ اس کا مالک پیدا ہو- بعض نے کہا کہ مکہ کے لقطہ کا بھی وہ حکم ہے جو اور مقاموں کے لقطہ کا ہے اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ ایک سال تک اس کا بتلانا ضروری ہے صرف موسم حج میں بتلانا کافی نہیں ہے)-

نَھٰی عَنْ لُقَطَةِ الْحَاجِّ- حاجیوں کی پڑی ہوئی چیز اٹھانے سے منع فرمایا (یعنی اس نیت سے کہ اپنے کام میں لائے گا لیکن بہ نیت حفاظت اٹھانا درست ہے)-

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ بَنِیْ تَمِیْمٍ اِلْتَقَطَ شَبَکَةً فَطَلَبَ اَنْ یَّجْعَلَھَا لَهٗ- ایک شخص نے جو بنی تمیم میں سے تھا چند برابر برابر کنویں کھدے ہوئے جن کا پانی نزدیک تھا پائے (اور حضرت عمرؓ سے یہ خواہش کی کہ وہ کنویں اس کو دے دیئے جائیں)-

اِنَّ الْمَرْاَةَ تَحُوْزُ ثَلٰثَةَ مَوَارِیْثَ عَتِیْقَھَا وَ لَقِیْطَھَا وَوَلَدَھَا الَّذِیْ لَاعَنَتْ عَنْهُ- عورت تین ترکوں کی وارث ہوگی ایک تو اس غلام یا لونڈی کے ترکہ کی جس کو اس نے آزاد کیا ہو، دوسرے اس بچہ کی جس کو اس نے لاوارث راستہ میں پڑا پایا اور اس کو پال لیا، تیسرے اس بچہ کی جس کی طرف سے اس کو لعان کرنا پڑا (اس کے شوہر نے کہا یہ میرا بچہ نہیں ہے اور لعان کر کے اپنے شوہر سے جدا ہوگئی بچہ اس کو مل گیا- نہایہ میں ہے کہ جو بچہ لاوارث راستہ میں پڑا ہوا ملے اس کے باپ اور ماں کا پتہ نہ ہو تو وہ آزاد ہوگا اور اس کا ترکہ اٹھانے والے کو نہ ملے گا- لیکن بعض علماء نے اس حدیث پر عمل کیا ہے گو وہ ضعیف ہے)-

وَمَنْھَلٍ وَ رَدْتُهٗ اِلْتِقَاطًا- جس پانی پر میں بغیر قصد کے پہنچ گیا-

اِنِّیْ لَعَلَی الطَّرِیْقِ الْوَاضِحِ اَلْتَقِطُهٗ اِلْتِقَاطًا- میں تو کھلے راستہ پر ہوں اور سمجھ بوجھ کر اس پر چل رہا ہوں-

یَابْنَ اللَّقِیْطَةِ- یہ گالی ہے-

اَلْقَاط-اوباش' عوام' بازاری لوگ-

لَقْعٌ- پھینک دینا' نظر لگانا' کاٹنا-

لَقَعَانٌ-جلدی سے گزر جانا-

لَاقَعَنِیْ بِالْکَلَامِ فَلَقَعْتُهٗ- مجھ کو کلام سے چھیڑا تو میں اس پر غالب آیا-

اُلْتُقِعَ لَوْنُهٗ-اس کا رنگ بدل گیا-

لِقَاعٌ-موٹا کمبل-

مِلْقَاعٌ-فحش باتیں کہنے والی-

لُقَّاعٌ-مکھی-

لُقَّاعٌ-احمق-

اِنَّ فُلَانًا لَقَعَ فَرَسَكَ فَهُوَ يَدُوْرُ كَاَنَّهٗ فِیْ فَلَكٍ- فلاں شخص نے تمہارے گھوڑے کو نظر لگائی وہ ایسا گھومتا ہے گویا کشتی میں سوار ہے-

فَلَقَعَنِی الْاَحْوَلُ بِعَيْنِهٖ-اس ترچھے (بھینگے) نے مجھ کو نظر لگا دی (مراد ہشام بن عبدالملک ہے جو احول تھا)-

فَلَقَعَهٗ بِبَعْرَةٍ-ایک مینگنی پھینک کر اس کو ماری-

لَقْفٌ یا لَقَفَانٌ-جلدی سے لے لینا' گر پڑنا' کشادہ ہونا-

تَلْقِيْفٌ-نگل جانا' نگلانا-

تَلَقُّفٌ-جلدی سے لے لینا' یاد کر لینا' نگل جانا-

اِلْتِقَافٌ-جلدی سے لے لینا-

ثَقِفٌ لَقِفٌ-ہلکا پھلکا ہوشیار (جیسے لَقِيْفٌ ہے)-

تَلَقَّفْتُ التَّلْبِيَةَ مِنْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- میں نے لبیک خود آنحضرت ﷺ کے منہ سے سن کر حاصل کی ہے (ایک روایت میں تَلَقَّنْتُ ہے ایک میں تَلَقَّيْتُ مطلب وہی ہے)-

اَلْمُتَلَقِّفُوْنَ مِنْ صُحُفٍ- کتابوں سے علم لینے والے-

اِنَّكِ لَقُوْفٌ صَيُوْدٌ-تو تو ہاتھ پکڑ لینے والی شکار کرنے والی ہے (یہ ایک عورت کی صفت بیان کی یعنی جہاں مرد نے تجھ کو چھوا تو نے اس کا ہاتھ پکڑ لیا)-

تَلَقَّفَهَا تَلَقُّفًا-جلدی سے اس کو پکڑ لیا-

لَقٌّ- ہاتھ سے یا ہتھیلی سے مارنا' زمین کا شگاف-

لَقَقَةٌ-تنگ منہ کے گھڑے-

مَالِیْ اَرَاكَ لَقًّا بَقًّا كَيْفَ بِكَ اِذَا اَخْرَجُوْكَ مِنَ الْمَدِيْنَةِ- میں تم کو دیکھتا ہوں تم بہت باتیں کرتے ہو (صاف صاف کہہ بیٹھتے ہو کسی کی رورعایت نہیں کرتے) اس دن تمہارا کیا حال ہوگا جب لوگ تم کو مدینہ سے نکال دیں گے (یہ آنحضرتؐ نے حضرت ابوذر غفاریؓ سے فرمایا' ابوذرؓ کی عادت تھی جو منہ میں آتا سخت سست کہہ ڈالتے نہ حاکم کی رعایت کرتے نہ امیر کی)-

لَاتَدَعْ خَقًّا وَّلَا لَقًّا اِلَّا زَرَعْتَهٗ-کوئی سوراخ یا شگاف زمین کا خالی مت چھوڑ وہاں کھیتی کر (یہ عبدالملک نے حجاج کو لکھا)-

اِنَّهٗ زَرَعَ كُلَّ خَقٍّ وَّلَقٍّ- انھوں نے ہر سوراخ اور ہر بلند زمین پر کھیتی کی-

رَجُلٌ لَقَّاقٌ بَقَّاقٌ- بڑی باتیں کرنے والا-

لَقْلَقَةٌ- آواز کرنا' جبڑے ہلانا اور زبان باہر نکالنا' ہلانا-

تَلَقْلُقٌ بمعنی تَقَلْقُلٌ ہے یعنی ہلنا-

لَقْلَقٌ اور لَقْلَاقٌ-مشہور پرندہ ہے جو سانپ کو کھا لیتا ہے-

مَنْ وُقِیَ شَرَّ لَقْلَقِهٖ دَخَلَ الْجَنَّةَ- جو شخص اپنی زبان کے شر سے بچایا گیا وہ بہشت میں جائے گا-

مَنْ وُقِیَ شَرَّ لَقْلَقِهٖ وَ قَبْقَبِهٖ وَ ذَبْذَبِهٖ فَقَدْ وُقِیَ الشَّرَّ كُلَّهٗ- جو شخص اپنی زبان اور پیٹ اور شرم گاہ کے شر سے بچایا گیا وہ سارے شر سے بچایا گیا (تمام خرابیوں کی جڑ یہ تین چیزیں ہیں' زبان' شکم اور فرج' جب ان تینوں کو محفوظ رکھا اور بے اعتدالی سے بچایا تو سب خرابیوں سے بچ گیا' زبان کا شر' غیبت' جھوٹ' چغل خوری' گالی گلوج' فحش باتیں ہیں اور پیٹ کا شر حد اعتدال سے زیادہ کھا جانا' حرام حلال کی قید نہ رکھنا' شرمگاہ کا شر زنا اور لواطت حرام کاری وغیرہ)-

مَالَمْ يَكُنْ نَقْعٌ وَّلَا لَقْلَقَةٌ- جب تک مٹی اڑانا اور چیخنا چلانا نہ ہو (یہ باتیں منع ہیں لیکن میت پر آہستہ رونا منع نہیں ہے)-

فِيْهِ لَقْلَقَةٌ-وہ جلد باز ہے-

لَقْمٌ- منہ بند کر لینا' جلدی سے کھا لینا-

تَلْقِیْمٌ اور اِلْقَامٌ-لقمہ دینا-

اَلْقَمَهُ الْحَجَرَ-اس کو خاموش کر دیا-

لَقَّمَ الْخُبْزَ-روٹی کے لقمے بنائے-

تَلَقُّمٌ اور اِلْتِقَامٌ-ہلنا' نگلنا-

لَقَمٌ-بڑا راستہ یا بیچا بیچ راستہ-

لُقْمَانٌ-مشہور حکیم ہیں ان سے کسی نے کہا-تم تو بکریاں چراتے پھرتے تھے اس درجہ کو کیسے پہنچ گئے؟ انھوں نے کہا سچی بات کہنے سے اور امانت داری اور خاموشی سے-

لُقْمَةٌ- جو ایک بار کھانے میں سے منہ میں ڈالا جائے- (اس کی جمع لُقَمٌ اور لُقْمَاتٌ ہے)-

اِنَّ رَجُلًا اَلْقَمَ عَیْنَهٗ خَصَاصَةَ الْبَابِ-ایک شخص نے دروازے کی دراڑ کو اپنی آنکھ کا لقمہ بنایا (یعنی اس میں سے جھانکا)-

فَهُوَ كَالْاَرْقَمِ اِنْ یُّتْرَكُ یَلْقَمْ- وہ تو نقشی سانپ کی طرح ہے اگر اس کو چھوڑ دیں تو آدمی کو کھالے گا (عرب لوگ کہتے ہیں: لَقِمْتُ الطَّعَامَ اَلْقَمُهٗ- میں نے کھانا کھالیا یا کھا رہا ہوں یا کھاؤں گا)-

فَالْتَقَمْتُ خَاتَمَ النُّبُوَّةِ- میں نے مہر نبوت کا بوسہ لیا-

ثُمَّ اَلْقَمَ اِبْهَامَیْهِ مَا اَقْبَلَ مِنْ اُذُنَیْهِ- پھر اپنے دونوں انگوٹھوں کو کانوں کے سامنے کے حصہ کا لقمہ بنایا (یعنی انگھوٹوں سے ان کا مسح کیا)-

یُلْقِمُ كَفَّهُ الْیُسْرٰی-اپنی بائیں ہتھیلی میں گھٹنے کا لقمہ کر دیا (یعنی ہتھیلی سے گھٹنا پکڑلیا)-

یَكْفِیْ لِابْنِ اٰدَمَ لُقُمَاتٌ یُقِمْنَ ظَهْرَهٗ- آدمی کو کھانے کے چند لقمے کافی ہیں جو اس کی پشت سیدھی رکھیں (یعنی اٹھنے بیٹھنے کی طاقت رہے)-

رَاَیْتُ دَابَّةَ اَبِی الْحَسَنِ تُلْقِمُهُ الْاُرُزَّ-ابوالحسن کے جانور کو میں نے دیکھا اس کو چاول کھلا رہے تھے-

تُلْقِمُ بِاَطْرَافِ اَصَابِعِكَ عَیْنَ الرُّكْبَةِ- رکوع میں اپنی انگلیوں کے کنارے کا لقمہ گھٹنے کو کر دے (یعنی انگلیاں گھٹنے کے گرد رہیں گویا گھٹنا ان کا لقمہ ہو جائے)-

لَقْنٌ یا لَقْنَةٌ یا لَقَانَةٌ یا لَقَانِیَةٌ-سمجھ لینا' سیکھ لینا' زبان سے سن کر یا کتاب میں دیکھ کر-

تَلَقُّنٌ-زبان سے سن کر سیکھ لینا اور سمجھ لینا-

لَقَانَةٌ-عقل اور دانش مندی-

تَلْقِیْنٌ-سکھانا' سمجھانا' زبان سے سنانا تاکہ دوسرا شخص لکھتا جائے-

اِلْقَانٌ-جلدی سے یاد کر لینا-

وَیَبِیْتُ عِنْدَهُمَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اَبِیْ بَكْرٍ وَهُوَ شَابٌّ ثَقِفٌ لَقِنٌ-اور رات کو ان دونوں صاحبوں (یعنی آنحضرتؐ اور ابوبکر صدیقؓ) کے پاس عبداللہ بن ابی بکرؓ رہتے وہ ایک نوجوان عقل مند' بات کو جلد سمجھ جانے والے آدمی تھے-

اُنْظُرُوْا لِیْ غُلَامًا فَطِنًا لَقِنًا-ایک عقل مند سمجھ دار لڑکا میرے لئے تلاش کرو-

اِنَّ هٰهُنَا عِلْمًا وَّ اَشَارَ اِلٰی صَدْرِهٖ لَوْ اَصَبْتُ لَهٗ حَمَلَةً بَلٰی اُصِیْبُ لَقِنًا غَیْرَ مَاْمُوْنٍ-حضرت علیؓ نے اپنے سینہ کی طرف اشارہ کر کے فرمایا اس میں ایک علم ہے کاش میں اس کا اٹھانے والا پاتا- البتہ سمجھ دار آدمی مجھ کو ملتا ہے لیکن وہ بھروسے کا آدمی نہیں (جو راز کو چھپائے اور نالائقوں پر فاش نہ کرے)-

لَقِنْتُ الْحَدِیْثَ- میں بات کو سمجھ گیا-

لَقِّنُوْا مَوْتَاكُمْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ- جو لوگ مرنے لگیں ان کو کلمۂ توحید لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یاد دلاؤ- (ان کے سامنے تم پڑھو تاکہ وہ بھی پڑھنے لگیں- کیونکہ جس کا آخری کلام لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ہوگا وہ بہشت میں جائے گا علماء نے کہا ہے کہ بار بار بہت کثرت کے ساتھ میت کے سامنے پڑھنا بھی ضروری نہیں ہے' ایسا نہ ہو اس کا دل تنگ ہو جائے اور دل کی کراہت کی وجہ سے وہ گناہ گار ہو بلکہ دو چار بار پڑھیں اور جب میت اس کو ایک بار بھی کہہ لے تو خاموش ہو جائیں یہاں تک کہ دوسری کوئی بات کرے- اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ مرنے والے شخص کے پاس بیٹھنا مستحب ہے تاکہ اس کا دل نہ گھبرائے اور وہ لوگ بیٹھیں جو اس کے گھرانے میں افضل اور اعلیٰ اور نیک ہوں اور حیض والی عورت

اور جب اس سے الگ رہے اور اس کے سر کے پاس سورۂ یٰسین پڑھنے میں قباحت نہیں ہے- بعض نے کہا اس حدیث سے وہ تلقین مراد ہے جو دفن کے بعد کی جاتی ہے اور شافعیہ نے اس کو مستحب رکھا ہے لیکن جو حدیث اس باب میں وارد ہے وہ ضعیف ہے اور لا الٰہ الاّ اللّٰہ کی تلقین سے یہ مراد ہے کہ پورا کلمہ اس کے سامنے پڑھیں یعنی لا الٰہ الاّ اللّٰہ محمّد رسول اللّٰہ- کیونکہ ایمان بدون تصدیق توحید اور رسالت کے پورا نہیں ہوتا اور جس نے یہ گمان کیا ہے کہ صرف لا الٰہ الاّ اللّٰہ کی تلقین کافی ہے کیونکہ محمد رسول اللہ کا ذکر حدیث میں نہیں وہ دوسری حدیثوں سے غافل ہے)-

لَقِّنُوْا مَوْتَاکُمْ یٰسٓ- مرنے والے لوگوں کو (یعنی جو حالت احتضار میں ہوں' مر رہے ہوں) ان کو سورۂ یٰسٓ یاد دلاؤ (ان کے سامنے پڑھو اور زندوں کو تو یاد دلانا اور بہتر ہے)-

فَاِنَّ الْکَافِرَ یُلَقَّنُ حُجَّتَہٗ- کافر کو شیطان اس کی حجت سکھا دیتا ہے (ایسی بات سکھاتا ہے کہ مرتے وقت شرک اور کفر پر خاتمہ ہو)-

اِنَّکُمْ تُلَقِّنُوْنَ مَوْتَاکُمْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَنَحْنُ نُلَقِّنُ مَوْتَانَا مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ- تم تو اپنے مردوں کو صرف لا الٰہ الاّ اللّٰہ کی تلقین کرتے ہو اور ہم لا الٰہ الاّ اللّٰہ کے بعد محمد رسول اللہ کی بھی-

اَللّٰھُمَّ لَقِّنِّیْ حُجَّتِیْ یَوْمَ اَلْقَاکَ- یا اللہ جس دن میں تجھ سے ملوں میری حجت مجھ کو سکھلا دے (میں اپنی نجات کی دلیل تجھ سے عرض کر سکوں تو ہی اس کا سکھانے والا اور بتانے والا ہے)-

لِقَاءٌ یالِقَانَۃٌ یالِقَایَۃٌ یالِقِیٌّ یالِقِیَانٌ یالِقِیَانَۃٌ یالُقْیَۃٌ یالُقِیٌّ یالَقَاءَۃٌ- سامنے آنا' ملاقات کرنا-

تِلْقَاءٌ- کے بھی یہی معنی ہیں-

تَلْقِیَۃٌ- ڈال دینا' پھینک دینا' اتارنا' منہ در منہ ایک بات کا لینا' پوچھنا-

مُلَاقَاۃٌ- مقابلہ کرنا' پانا-

اِلْقَاءٌ- ڈال دینا' پہنچا دینا' رکھنا' پڑھ کر سنانا' یعنی سکھانا متوجہ کرنا-

تَلَقِّیْ- ملاقات کرنا' حاملہ ہو جانا-

تَلَاقِیْ اور اِلْتِقَاءٌ- ایک دوسرے سے ملنا-

اِسْتِلْقَاءٌ- چت لیٹنا-

لَقٰی- پڑی ہوئی چیز-

مَنْ اَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰہِ اَحَبَّ اللّٰہُ لِقَاءَ ہٗ وَمَنْ کَرِہَ لِقَاءَ اللّٰہِ کَرِہَ اللّٰہُ لِقَاءَ ہٗ وَالْمَوْتُ دُوْنَ لِقَاءِ اللّٰہِ- جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور جو شخص اللہ سے ملنا ناپسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرتا ہے اور مرنا اللہ سے ملنے کا ذریعہ ہے (نہایہ میں ہے کہ اللہ سے ملنا اس سے مراد آخرت کا سفر ہے اور اللہ کے پاس جو نعمتیں ہیں ان کا اشتیاق اور موت مراد نہیں ہے کیونکہ موت تو ہر ایک کو ناپسند معلوم ہوتی ہے پھر جو کوئی شخص دنیا کو ترک کرے اور اس کو برا جانے وہ اللہ سے ملنا پسند کرے گا اور جو شخص دنیا کو آخرت پر مقدم رکھتا ہے اور دنیا کی طرف اس کا جی لگا ہوا ہے وہ خواہ مخواہ اللہ سے ملنا ناپسند کرے گا- کیونکہ اس کا ذریعہ موت ہی ہے اور یہ جو فرمایا کہ مرنا اللہ سے ملنے کا ذریعہ ہے اس سے معلوم ہوا کہ مرنا اور ہے اور اللہ سے ملنا اور ہے لیکن چونکہ مرنا اللہ سے ملنے کا واسطہ ہے اس لئے مومن کو چاہئے کہ اس پر صبر کرے اور موت کی تکالیف اٹھائے تاکہ ملاقات الٰہی سے فائز ہو اور اپنی مراد کو پہنچے- کرمانی نے کہا یہ حالت نزاع کا بیان ہے اس وقت جب مومن اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا جو اس نے مومنوں کے لئے تیار رکھی ہیں خیال کرتا ہے تو اس کو اللہ سے ملنا پسند ہوتا ہے اور کافر اللہ تعالیٰ کے مواخذہ سے ڈر کر مرنا ناپسند کرتا ہے- اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ موت تو ہر شخص کو ناپسند ہے کیونکہ وہ حالت صحت میں ناپسند ہے نہ کہ اس وقت جب آدمی مرنے کے قریب ہو جاتا ہے اور اس کو اپنی موت کا یقین ہو جاتا ہے- مجمع البحار میں ہے کہ مرتے وقت جب مومن کو خوشخبری دی جاتی ہے کہ اس کے لئے بہشت کی نعمتیں تیار اور اللہ تعالیٰ اس کو عزت اور کرامت دینے والا ہے تو وہ موت سے نڈر ہو جاتا ہے بلکہ چاہتا ہے کہ جلدی اس کی روح قبض ہو جائے دنیا کی جھنجٹوں سے نجات پائے-

مترجم: کہتا ہے جب آنحضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی- اس وقت حضرت عائشہؓ نے عرض کیا یارسول اللہ موت کو تو ہم میں سے ہر ایک شخص ناپسند کرتا ہے- آپ نے فرمایا میرے کلام کا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ مراد یہ ہے کہ مومن جب مرنے کے قریب ہوتا ہے اور آخرت کی وہ باتیں اس کو دکھائی دینے لگتی ہیں جن سے اللہ کی رحمت اور بشارت معلوم ہوتی ہے تو اس کو اللہ سے ملنے کا شوق ہو جاتا ہے اور کافر کا حال اس کے برخلاف ہوتا ہے)-

وَلِقَائُكَ حَقٌّ- اور تجھ سے ملنا برحق ہے (یعنی آخرت کی زندگی اور حشر ونشر وغیرہ)-

فَلَاتَكُنْ فِيْ مِرْيَةٍ مِّنْ لِّقَائِهٖ- آنحضرتؐ کی ملاقات جو حضرت موسیٰؑ سے ہوئی اس میں شک مت کر یا دجال سے ملنے میں شک مت کر یا اللہ سے ملنے میں شک مت کر-

لَا تُرَدُّ الدُّعَاءُ عِنْدَ اللِّقَاءِ- جنگ میں جب کافروں کا مقابلہ ہو اس وقت کی دعا رد نہیں ہوتی (بلکہ ضرور قبول ہوتی ہے)-

اِنَّهٗ نَهٰى عَنْ تَلَقِّي الرُّكْبَانِ- باہر سے جو غلہ وغیرہ کے قافلے آئیں ان سے بستی کے باہر جا کر ملنے سے منع فرمایا (کیونکہ بستی سے باہر جا کر ملنے سے یہ غرض ہوتی ہے کہ مال والوں کو دھوکا دیں ان سے کہیں کہ آج کل اس مال کا بازار اترا ہوا ہے تو سستا ان سے خرید لیں اگر ایسا کوئی کرے اور مال والوں کو اس کی دھوکہ بازی محقق ہو جائے تو ان کو اختیار ہوگا خواہ اپنا مال اس قیمت پر دے دیں یا بیع کو فسخ کر ڈالیں)-

نَهٰى اَنْ يُّتَلَقَّى الْبُيُوْعُ- جو لوگ مال بیچنے کو لائیں (یعنی دوسرے ملکوں سے) ان سے بستی کے باہر جا کر ملنے سے منع فرمایا-

بَابُ مُنْتَهَى التَّلَقِّيْ- باب اس بیان میں کہ کہاں جا کر مال والوں سے ملنا جائز ہے (اس کی حد کیا ہے وہ یہ ہے کہ بستی کے بڑے بازار میں وہ آ جائیں اور بستی سے باہر جا کر ان سے ملنا حرام ہے)-

دَخَلَ اَبُوْ قَارِظٍ مَّكَّةَ فَقَالَتْ قُرَيْشٌ حَلِيْفُنَا وَ عَضُدُنَا وَ مُلْتَقٰى اَكُفِّنَا- ابو قارظ مکہ میں آیا تو قریش کے لوگ کہنے لگے وہ ہمارا حلیف ہے اور قوت بازو ہے اور ہماری ہتھیلیاں اس کی ہتھیلی سے ملتی ہیں- یعنی اس سے دوستی کا معاہدہ ہے-

اِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ وَجَبَ الْغُسْلُ- جب دونوں ختنے مل جائیں مرد اور عورت کے (یعنی حشفہ فرج میں چلا جائے یا ایک دوسرے سے محاذی اور مقابل ہو جائیں اگرچہ چھوئے نہیں) تو غسل واجب ہو گیا (گو انزال نہ ہو)-

اِذَا الْتَقَى الْمَاءَ اِنِ فَقَدْتَمَّ الطُّهُوْرُ- وضو میں جب دونوں عضو کو دھو لیا (یعنی منہ اور ہاتھوں کو) تو وضو درست ہو گیا (گو ہاتھ پہلے دھو لے پھر منہ دھوئے- یہ اس شخص کے مذہب پر ہے جو وضو میں ترتیب کو فرض نہیں جانتا یا دونوں اعضا سے ہاتھ اور پاؤں مراد ہیں اور مطلب یہ ہے کہ خواہ داہنے ہاتھ یا پاؤں کو پہلے دھوئے یا بائیں ہاتھ اور پاؤں کو کیونکہ یہ سب کے مذہب میں جائز ہے اور کسی نے یہ شرط نہیں لگائی کہ پہلے داہنا ہاتھ یا داہنا پاؤں دھوئے اگرچہ داہنے سے شروع کرنا مستحب ہے)-

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ مَايُلْقِيْ لَهَا بَالًا يَهْوِيْ بِهَا فِي النَّارِ- آدمی ایک بات منہ سے نکالتا ہے اس کا کچھ خیال نہیں کرتا (اس کو کوئی بڑا گناہ نہیں سمجھتا) لیکن اس کی وجہ سے وہ دوزخ میں گرے گا-

اِنَّهٗ نُعِيَ اِلَيْهِ رَجُلٌ فَمَا الْقٰى لِذٰلِكَ بَالًا- ان کو ایک شخص کے مرنے کی خبر دی گئی انھوں نے اس کا کچھ خیال نہیں کیا (کچھ پرواہ نہ کی' کان لگا کر نہ سنا نہ ان کے دل پر کچھ اثر ہوا)-

مَالِيْ اَرَاكَ لَقًا بَقًا- کیا حال ہے' اے ابوذر! میں تجھ کو دیکھتا ہوں تو زمین پر پڑا ہوا ہے (ایک روایت میں یوں ہے ہے لَقًّا بَقًّا تخفیف کے ساتھ بَقًا کے کچھ معنی نہیں ہیں وہ تابع ہے لَقًا کا جیسے روٹی ووٹی' کھانا وانا وغیرہ)-

وَاَخَذَتْ ثِيَابَهَا فَجَعَلَتْ لَقًى- اپنے کپڑے اتار کر ڈال دیتے (اور ننگے طواف کرتے وہ کہتے کہ جن کپڑوں میں ہم نے گناہ کئے ہیں ان کو پہن کر کیونکر طواف کریں پھر جب طواف کر چکتے تو) ان کپڑوں کو یونہی زمین پر پڑے ہوئے چھوڑ دیتے (پھر نہ پہنتے)-

وَيُلْقِي الشُّحُّ - اور حرص اور بخیلی لوگوں کے دلوں پر ڈال دی جائے گی (حمیدی نے کہا راویوں نے اس لفظ کو اچھی طرح یاد نہیں رکھا شاید یہ يُلَقّٰى ہو بہ تشدید قاف تَلَقِّيْ سے یعنی حرص اور بخیلی کی ان کو تعلیم ہوگی - اگر يُلْقٰى ہو بہ تخفیف قاف تو وہ بعید ہے کیونکہ اِلْقَا کے معنی گرا دینا تو ترجمہ یہ ہوگا کہ بخیلی گرا دی جائے گی حالانکہ بخیلی تو اس وقت موجود ہوگی - اور اگر بخیلی کا اعدام مراد ہو تب تو یہ فقرہ مدح کا ہوگا نہ کہ ذم کا اور حدیث میں ذم مقصود ہے اور اگر يُلْقٰى ہو فائے موحدہ سے یعنی بخیلی اور لالچ تو ہمیشہ سے دنیا میں موجود ہے - میں کہتا ہوں يُلْقٰى سے یہ مراد ہے کہ حرص اور بخیلی لوگوں کے دلوں پر ڈال دی جائے گی جیسے وَ اَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ اس صورت میں کوئی اشکال نہیں ہے)-

سَاَلَ السَّبِيْلَ اِلٰى لُقِيِّهٖ - ان سے ملاقات کا راستہ پوچھا (یعنی کیوں کر ان سے ملاقات ہو)-

لَا يَفِرُّ اِذَا لَاقٰى - جب دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو بھاگے نہیں-

فَاصْبِرُوْا حَتّٰى تَلْقَوْنِيْ - قیامت میں اس وقت تک کہ تم مجھ سے مل جاؤ تم صبر کئے رہنا (دنیا میں اگر دوسروں کو تم پر ترجیح دیں تم کو محروم رکھیں)-

لَتُلَقَّيَنَّ الثَّوَابَ - تم کو اجر ملے گا-

تَلَقَّوْنَهٗ يَرْوِيْهِ بَعْضٌ عَنْ بَعْضٍ - قرآن میں جو آیا ہے اِذْ تَلَقَّوْنَهٗ بِاَلْسِنَتِكُمْ اس کے معنی یہ ہیں کہ اس بات کو ایک دوسرے سے روایت کرتا (یعنی منہ در منہ بات کو پھیلاتے جاتے اور ایک دوسرے کا حوالہ دیتے جاتے - حضرت عائشہؓ نے تَلِقُوْنَهٗ پڑھا ہے - وَلَقَ سے یعنی جھوٹ بولا یا جلدی کی)-

اَلْقِهَا عَلٰى بِلَالٍ فَاِنَّهٗ اَمَدُّ صَوْتًا - یہ کلمات بلالؓ کو سکھا دو ان کی آواز بڑی ہے (دور تک جاتی ہے)-

اَلْقَنِيْ بِهٖ فَلَقِيْتُ - اس نے مجھ کو ملا دیا اس سے پھر میں اس سے مل گیا-

مُسْتَلْقِيًا وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى (میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ مسجد میں) چت لیٹے ہوئے تھے ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے (پاؤں آپ کے دراز ہوں گے کیونکہ ایسی حالت میں ستر کھلنے کا ڈر نہیں اور ایسا لیٹنا اس صورت میں منع ہے جب گھٹنے کھڑے کر دے اور پاجامہ نہ پہنے ہو کیونکہ ستر کھل جانے کا ڈر ہے - اس حدیث سے یہ بھی نکلا کہ مسجد میں چت لیٹنا اور آرام لینا درست ہے)-

فَلَقِيْتُهٗ لُقْيَةً اُخْرٰى يَالَقْيَةً اُخْرٰى - پھر میں دوبارہ ان سے ملا-

تُلْقِيْ عِنْدَهٗ ثِيَابَكِ - تو تو اپنے کپڑے اس کے پاس اتار ڈالے-

يُلْقِي النَّوٰى بَيْنَ اِصْبَعَيْهِ - گٹھلی اپنی انگلیوں کے بیچ میں رکھتے جاتے (کھجور میں نہ ڈالتے ایسا نہ ہو کہ اس میں مل جائے)-

فَلَمْ يَلْقٰى - (الف کے ساتھ) یہ بھی ایک لغت ہے-

يُلْقِيْنَ وَيُلْقِيْنَ - ایسی ویسی باتیں کرتیں-

تَلَقَّيْنَا اَنَسًا حِيْنَ قَدِمَ الشَّامَ - ہم انسؓ سے اس وقت ملے جب وہ شام میں آئے (صحیح یہ ہے کہ شام کے ملک سے آئے یعنی شام سے لوٹ کر)-

اِنَّا لَاقُوا الْعَدُوِّ - ہم کل دشمن سے مقابلہ کرنے والے ہیں-

اِكْتَوٰى مِنَ اللَّقْوَةِ - عبداللہ بن عمرؓ نے لقوہ کی بیماری میں داغ لگایا (لقوہ ایک مشہور بیماری ہے جس سے منہ ٹیڑھا ہو جاتا ہے)-

اِنَّا لَنَكْرَهُ الْمَوْتَ فَقَالَ لَيْسَ ذٰلِكَ وَ لٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِرِضْوَانِ اللّٰهِ وَ كَرَامَتِهٖ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَحَبَّ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَاَحَبَّ لِقَاءَ اللّٰهِ وَ اَحَبَّ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ وَ اِنَّ الْكَافِرَ اِذَا حَضَرَهُ الْمَوْتُ بُشِّرَ بِعَذَابِ اللّٰهِ فَلَيْسَ شَيْءٌ اَكْرَهَ اِلَيْهِ مِمَّا اَمَامَهٗ فَكَرِهَ لِقَاءَ اللّٰهِ فَكَرِهَ اللّٰهُ لِقَاءَهٗ - (آنحضرتؐ نے جب یہ حدیث فرمائی کہ جو شخص اللہ سے ملنا پسند کرے گا اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرے گا اور جو شخص اللہ سے ملنا ناپسند کرے گا اللہ بھی اس سے ملنا ناپسند کرے گا - تو صحابہؓ نے عرض کیا) یا رسول اللہؐ! ہم تو سب لوگ موت کو ناپسند کرتے ہیں آپ نے فرمایا میرے کلام کا یہ مطلب نہیں ہے

بلکہ ایماندار شخص کی جب موت آتی ہے تو اس کو اللہ کی رضا مندی اور کرامت کی خبر دی جاتی ہے پھر جو چیز اس کے سامنے ہے یعنی موت وہ اس کو سب چیزوں سے زیادہ پسند ہوتی ہے اور اللہ سے ملنا پسند کرتا ہے اللہ بھی اس سے ملنا پسند کرتا ہے اور کافر کی جب موت آنے لگتی ہے تو اس کو اللہ کے عذاب کی خبر دی جاتی ہے وہ جو اس کو درپیش ہے اس کو سب سے زیادہ ناپسند کرتا ہے اور اللہ سے ملنا مکروہ جانتا ہے- اللہ بھی اس سے ملنا مکروہ جانتا ہے-

اَلْقِ السَّجْدَتَيْنِ - ان دوسجدوں کو چھوڑ دے (ان کا شمار مت کر)-

اَلرُّكْنُ الْيَمَانِيُّ نَهْرٌ مِّنَ الْجَنَّةِ تُلْقٰى فِيْهِ اَعْمَالُ الْعِبَادِ - رکن یمانی بہشت کی ایک نہر ہے اس میں بندوں کے اعمال ڈال دیئے جاتے ہیں-

صَلّٰى مُسْتَلْقِيًا - چت لیٹ کر نماز پڑھی-

لَقْوَه - مادۂ عقاب کو بھی کہتے ہیں کیونکہ اس کا منہ کشادہ ہوتا ہے-

شَوْقًا اِلٰى لِقَاءِكَ - تجھ سے ملنے کا اشتیاق-

بابُ اللام مع الکاف

لَكَ - تیرے لئے' اور لٰكِنْ کو بعض لوگ تخفیف کر کے لَكَ کہتے ہیں-

فَلَكَ اللّٰهُ - اللہ شاہد ہے یا ضامن ہے کہ میں تم کو نقصان نہیں پہنچاؤں گا-

لَكَأٌ - مارنا' گرا دینا' پورا حق دے دینا' اقامت کرنا-

تَلَكُّؤٌ - بیمار بننا' دیر کرنا' توقف کرنا-

فَتَلَكَّأَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ - لعان میں پانچویں بار گواہی دینے میں (کہ اللہ کا غضب اس پر اترے اگر مرد سچا ہو) عورت نے ذرا دیر کی (پہلے ذرا خدا کا ڈر ہوا پھر شیطان نے بہکایا تو پانچویں گواہی بھی دے ڈالی)-

فَتَلَكَّأَ فِي الشَّهَادَةِ - ایک شخص کو لائے اس نے گواہی دینے میں توقف کیا (جھجکا)-

لَكْدٌ - ہاتھ سے مارنا یا دھکیلنا' لگ جانا' چپک جانا' گلے ملنا-

لَكِدٌ لَحِزٌ - بخیل' بدخلق-

اَلْكَدُ - لئیم' اپنی قوم سے ملا ہوا-

اِذَا كَانَ حَوْلَ الْجُرْحِ قَيْحٌ وَّلَكَدٌ فَاتْبِعْهُ بِصُوْفَةٍ فِيْهَا مَاءٌ فَاغْسِلْهُ - جب زخم کے گرداگرد پیپ اور خون جم جائے تو ایک چیتھڑے میں پانی لگا کر اس سے دھو ڈال-

لَكْزٌ - گھونسا مارنا-

لِكْزٌ - بخیل-

لَكَزَنِيْ اَبِيْ - حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میرے والد نے میرے سینے پر ایک مکہ لگایا-

يَلْكُزُ الشَّيْطَانُ - شیطان گھونسا لگاتا ہے-

لَكْعٌ - ڈنک مارنا' کھانا پینا-

لَكْعٌ اور لَكَاعَةٌ - کمینہ پن' بخیلی' مل جانا' لگ جانا-

لَكَاعِ - کمینی عورت-

لُكَعٌ - کمینہ بدذات مرد-

يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ اَسْعَدُ النَّاسِ فِي الدُّنْيَا لُكَعَ بْنَ لُكَعٍ - ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ دنیا میں نصیب والا وہ ہوگا جو لکع ہو لکع کا بیٹا (اصل میں لُکَع کہتے تھے غلام کو پھر احمق اور سفلے کو کہنے لگے یا اس کو جس کا نسب صحیح نہ ہو' نہ اس کے اخلاق اچھے ہوں' یعنی پاجی بدقوما- اور کبھی لُکَع چھوٹے بچے کو بھی پیار کے طور پر کہتے ہیں)-

اِنَّهٗ عَلَيْهِ السَّلَامُ جَاءَ يَطْلُبُ الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ قَالَ اَثَمَّ لُكَعُ - آنحضرت حسن علیہ السلام کو ڈھونڈتے ہوئے آئے تو فرمایا وہاں لکع ہے (یعنی مُنّا ہے)-

قَالَ لِرَجُلٍ يَالُكَعُ - ایک شخص سے کہا ارے لکع (یعنی کم علم' کم عقل)-

لَايُحِبُّنَا اللُّكَعُ وَالْمَحْيُوْسُ - ہم اہل بیت رسالت علیہم السلام سے وہ شخص محبت نہیں رکھے گا جو کم ذات سفلہ غلام زادہ ہو (مَحْيُوْس وہ جس کے ماں باپ دونوں غلام لونڈی ہوں- دوسری روایت میں ہے جو ولد الحیض یا ولد الزنا ہوگا وہی آنحضرتؐ کے اہل بیت سے محبت نہیں رکھے گا)-

اِنَّهٗ قَالَ لِاَمَةٍ رَاٰهَا يا لَكْعَاءُ اَتَتَشَبَّهِيْنَ بِالْحَرَائِرِ -

حضرت عمرؓ نے ایک لونڈی کو دیکھ کر فرمایا اری بد ذات تو آزاد عورتوں کی طرح بنتی ہے (منہ پر نقاب ڈال کر بڑے ٹھسے سے چلتی ہے- بدذات کمینی عورت کو لُکَعَاء اور لکاعِ کہتے ہیں)-

اُقْعُدِیْ لکاعِ- (عبداللہ بن عمرؓ نے ایک لونڈی سے جو مدینہ سے باہر جانا چاہتی تھی کہا) اری بد ذات بیٹھی رہ-

اِنْ دَخَلَ رَجُلٌ بَیْتَهٗ فَرَاٰی لَکَاعًا قَدْ تَفَخَّذَ اِمْرَاَتَهٗ- ایک شخص اپنے گھر میں گھسے اور دیکھے کہ ایک بدذات مرد اس کی عورت کی رانیں اپنی رانوں پر لئے ہوئے ہے (اس سے صحبت کر رہا ہے)-

قِیْلَ لَهٗ اِنَّ اِیَاسَ بْنَ مُعَاوِیَةَ رَدَّ شَهَادَتِیْ فَقَالَ یَا مَلْکَعَانُ لِمَ رَدَدْتَّ شَهَادَتَهٗ- ایک شخص امام حسن بصریؒ کے پاس آیا اور ان سے کہنے لگا ایاس بن معاویہ نے میری گواہی منظور نہیں کی- تب انھوں نے ایاس سے کہا ارے کم علم کمسن تو نے اس کی گواہی کیوں نامنظور کی (مَلْکَعَان میں میم اور نون دونوں زائد ہیں)-

وَمَا تَصْنَعُ بِالْاِسْتِ یَالُکَعُ- تو گانڈ کو کیا کرے گا بدذات (کتنا بھی نہائے صاف کرے گانڈ میں نجاست بھری رہے گی)-

لَکْمٌ- گھونسا مارنا' دھکیلنا-

مُلَاکَمَةٌ- گھونسہ بازی-

لَکَنٌ یالُکْنَةٌ یالُکُوْنَةٌ یالُکُوْنَتَةٌ- ہکلانا' زبان رک جانا عجمی ہونے کی وجہ سے عربی درستی (صحت) کے ساتھ نہ بول سکنا-

اَلْکَنُ- ہکلا-

لٰکِنْ دَعَا وَ دَعَا- مگر آنحضرتؐ نے دعا کی دعا کی (اور کوئی کام نہیں کیا)-

لٰکِنَّ اُخُوَّةَ الْاِسْلَامِ وَ مَوَدَّتَهٗ- (میرا جانی دوست تو اللہ کے سوا کوئی نہیں ہوسکتا) البتہ اسلام کی برادری اور محبت ہے (یعنی ابوبکر صدیقؓ کے ساتھ)-

لٰکِنِّیْ اَسْمَعُ اللّٰهَ- مگر میں اللہ تعالیٰ سے سنتا ہوں-

لٰکِنْ مِّنْ غَائِطٍ- جنابت ہو تو موزے اتار کر پاؤں دھونا چاہئے) لیکن پاخانہ پیشاب کے بعد (موزے اتارنا ضروری نہیں)-

لٰکِنْ مَّاتَ قَبْلَ اَنْ تَظْهَرَ- آپ کے ظہور سے پہلے ہی ورقہ مر گئے-

بابُ اللام مع اللام

لِلّٰهِ- عرب لوگ کہتے ہیں لِلّٰهِ اَبُوْكَ- یہ تعریف کے محل میں کہا جاتا ہے- جیسے لِلّٰهِ دَرُّكَ تیری بزرگی کا کیا کہنا-

فَنَادٰی یَالَا لُمُهَاجِرِیْنَ- اس نے پکارا مہاجرین میری فریاد رسی کرو (یہ انصاری مجھ پر ظلم کر رہا ہے)-

بابُ اللام مع المیم

لَمْأٌ- دیکھنا' ہاتھ مارنا-

اِلْمَاءٌ- پوشیدہ لے جانا' انکار کرنا' مشتمل ہونا' خالی میدان چھوڑ دینا-

تَلَمُّؤٌ- مشتمل ہونا-

اُلْتُمِیَ لَوْنُ الرَّجُلِ- اس مرد کا رنگ بدل گیا-

فَلَمَأْتُهَا نُوْرًا یُضِیْءُ لَهٗ مَا حَوْلَهٗ کَاضَاءَ ةِ الْبَدْرِ- میں نے اس کو ایک نور دیکھا جو اپنے گرداگرد اس طرح روشنی دے رہا تھا جیسے چودھویں رات کا چاند (نہایہ میں ہے کہ لَمْؤٌ اور لَمْحٌ جلدی سے دیکھ لینا)-

لَمْحٌ- دزدیدہ نگاہ سے دیکھنا' چمکنا (جیسے لَمَحَانٌ اور تَلْمَاحٌ ہے)-

تَلْمِیْحٌ- اشارہ کرنا-

اِلْمَاحٌ- دزدیدہ نظر سے دیکھنا' چمکانا' دکھلانا پھر چھپا لینا (جیسے خوبصورت عورتیں کیا کرتی ہیں)

دیدار می نمائی و پرہیز می کنی
بازار خویش و آتش ماتیز می کنی[1]

[1] دیدار بھی کروایا جا رہا ہے اور اس کے ساتھ دیدار کرانے سے پرہیز کا پہلو بھی برتا جا رہا ہے- حتیٰ کہ اس طرح سامنے آنے سے ہمارے جذبات کو بھڑکایا جا رہا ہے- (م)

لَمْحَةٌ - ایک نظر۔

اِنَّهٗ كَانَ يَلْمَحُ فِى الصَّلٰوةِ وَلَا يَلْتَفِتُ - آنحضرتؐ کنکھیوں سے نماز میں دیکھتے لیکن منہ نہ پھراتے۔ (معلوم ہوا کہ نماز میں آنکھیں کھلی رکھنا مسنون ہے)۔

لَمَحَ الْبَرْقُ - بجلی چمکی۔

لَمْزٌ - عیب کرنا' آنکھ مارنا' مارنا' دفع کرنا۔

تَلَمُّزٌ - چھونا' جلدی کرنا۔

لُمَزَةٌ - بڑا عیب جو' یا منہ در منہ برائی کرے (جیسے هُمَزَه جو پیٹھ پیچھے برائی کرے۔ بعض نے کہا دونوں کے ایک معنی ہیں۔ یعنی غیبت کرنے والا عیب جو بعض نے بالعکس کہا۔ بعض نے کہا هُمَزَه لوگوں کا عیب کرنے والا اور لُمَزَه ان کے نسب پر طعنہ مارنے والا یا هُمَزَه آنکھ مار کر عیب کرنے والا لُمَزَه زبان سے عیب کرنے والا یا بالعکس)۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ هَمْزِ الشَّيْطَانِ وَ لَمْزِهٖ - تیری پناہ شیطان کی طعنہ زنی اور عیب جوئی سے (یعنی اس کے مکروں اور فریبوں سے۔ مجمع البحار میں ہے کہ فاسق کی عیب جوئی درست ہے تاکہ وہ برے کاموں سے باز رہے جیسے حدیث میں ہے کہ آدمی میں جو عیب ہو اس کو بیان کرو تاکہ وہ اس سے پرہیز کرے)۔

لَمْسٌ - ہاتھ سے چھونا یا ہاتھ پھرانا' جماع کرنا' ٹٹولنا' طلب کرنا۔

مُلَامَسَةٌ اور لِمَاسٌ - چھونا' جماع کرنا۔

اِلْمَاسٌ - مدد کرنا۔

تَلَمُّسٌ - بار بار طلب کرنا۔

اِلْتِمَاسٌ - طلب کرنا۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُلَامَسَةِ - آنحضرتؐ نے بیع ملامسہ سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ مشتری بائع سے کہے جب میں تیرا کپڑا چھولوں تو بیع لازم ہوگئی یا شے مبیعہ کو صرف چھو لینے سے بیع قطعی ہو جائے اس کو کھول کر نہ دیکھے)۔

نَهٰى عَنِ اللِّمَاسِ - آنحضرتؐ نے لماس سے منع فرمایا (یعنی ایک تہہ کیا ہوا کپڑا خریدنا یا تاریکی میں خریدنا اور دیکھنے کے بعد واپسی کا اختیار نہ ہونا)۔

اُقْتُلُوْا ذَا الطُّفْيَتَيْنِ وَالْاَبْتَرَ فَاِنَّهُمَا يَلْمِسَانِ الْبَصَرَ - (ایک روایت میں يَلْتَمِسَانِ ہے یعنی) دو دھاری والے اور بیدم سانپ کو مار ڈالو وہ بینائی کو اچک لیتے ہیں (جس کی طرف دیکھتے ہیں اس کی آنکھیں اندھی ہو جاتی ہیں۔ یا آنکھوں ہی پر حملہ کرتے ہیں۔ نہایہ میں ہے کہ سانپوں میں ایک سانپ کا نام ناظر ہے اس کی نظر جہاں آدمی پر پڑی وہ آدمی مر جاتا ہے اور ایک اور قسم ہے اس کی آواز اگر آدمی سنے تو مر جاتا ہے اور ابوسعید خدری نے ایک جوان انصاری کا قصہ بیان کیا ہے جس نے سانپ کو برچھے سے مارا وہ سانپ مر گیا اور جوان بھی اس کے ساتھ ہی مر گیا)۔

اِنَّ امْرَاَتِىْ لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ فَقَالَ فَارِقْهَا قَالَ لَا اَسْتَطِيْعُ فِرَاقَهَا قَالَ فَاسْتَمْتِعْ بِهَا - ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہ میری بیوی تو کسی ہاتھ لگانے والے کا ہاتھ نہیں روکتی (یعنی جو کوئی اس سے حرام کاری کرنا چاہتا ہے وہ راضی ہو جاتی ہے) آپ نے فرمایا اس کو چھوڑ دے (طلاق دے دے) اس نے عرض کیا یا رسول اللہؐ میں اس کو چھوڑ بھی نہیں سکتا (مجھ سے اس کی جدائی پر صبر نہیں ہو سکتا) آپ نے فرمایا تو پھر اس سے مزہ اٹھاتا رہ (آنحضرتؐ نے یہ خیال کیا کہ اگر میں اس کو طلاق دینے پر جبر کروں تو ایسا نہ ہو یہ اس پر فریفتہ ہے پھر اس سے حرام کاری کرتا رہے۔ بعض نے کہا لَا تَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ کے یہ معنی ہیں کہ جو کوئی اس سے کچھ مانگتا ہے وہ دے ڈالتی ہے اس کے مال کی حفاظت نہیں کرتی (بڑی لٹاؤ ہے) یہ ذرا مناسب معلوم ہوتا ہے امام احمد نے کہا آنحضرتؐ اس کو یہ کیسے حکم دے سکتے تھے کہ اس کی بیوی حرام کاری کرتی رہے اور وہ دیوث بن کر اس کو اپنے نکاح میں رہنے دے۔ حضرت علی اور عبداللہ بن مسعودؓ نے کہا جب تم کو آنحضرتؐ کی کوئی حدیث پہنچے تو اس کے معنی ایسے کرو جو ہدایت اور تقویٰ پر مشتمل ہوں۔

مترجم: کہتا ہے آنحضرتؐ کا ارشاد سراسر درست تھا کیونکہ مرد نے اپنی آنکھ سے اس کو زنا کراتے نہیں دیکھا ورنہ لعان واجب ہوتا۔ بلکہ اس کا گمان اپنی بیوی کی نسبت ایسا تھا تو پہلے آنحضرتؐ نے سہل کو ترکیب بتائی کہ اس کو طلاق دے دے الگ

ہو جائے- جب اس نے جدائی سے بھی مجبوری بیان کی تو آپ نے فرمایا رہنے دے کیونکہ رہنے دینے میں مرد پر کوئی گناہ عائد نہیں ہوتا تھا- اگر چھوڑ دیتا پھر اس سے حرام کاری کرتا تو سخت گناہ گار ہوتا- طیبی نے کہا فاجرہ عورت کو نکاح میں رہنے دینا حرام نہیں ہے خاص کر اس صورت میں جب آدمی اس پر عاشق اور شیفتہ اور فریفتہ ہو اور طلاق دینے سے گناہ میں پڑ جانے کا اس کو ڈر ہو-)

فَالْتَمَسْتُ عِقْدِیْ- میں نے اپنا ہار ڈھونڈھا-

مَنْ سَلَكَ طَرِيْقًا يَّلْتَمِسُ فِيْهِ عِلْمًا- جو شخص ایسے راستہ پر چلے جس پر چلنے سے علم حاصل کرنے کی غرض ہو (یعنی علم حاصل کرنے کے لئے سفر کرے یا جائے)-

يَلْتَمِسُ مَرْضَاتِ اللّٰهِ- اللہ کی رضا مندی کا خواستگار ہو (دنیاوی کوئی غرض نہ ہو)-

فَالْتَمَسْتُهٗ فَوَقَعَتْ يَدِیْ تَحْتَ قَدَمِهٖ وَهُوَ فِی السُّجُوْدِ- (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں ایک رات گھر میں اندھیرا تھا- میں نے آنحضرتؐ کو حجرے میں نہ پایا تو میں نے خیال کیا شاید اور کسی بیوی کے پاس تشریف لے گئے ہیں اندھیرے میں (ہاتھ سے ٹٹولنا شروع کیا تو میرا ہاتھ آپ کے تلوے پر پڑا آپ سجدے میں تھے-

صَحِيْفَةُ الْمُتَلَمِّسِ- کا بیان کتاب الصاد میں گزر چکا-

اَوْلَا مَسْتُمُ النِّسَآءَ- (یہ امام جعفر صادقؒ کا قول ہے کہ اس آیت میں) لمس سے مراد جماع ہے-

اِلْتَمِسْ بِيَدِكَ فَمَا وَجَدْتَ مِنْ شَیْءٍ فَادْفَعْهُ- اپنے ہاتھ سے بار بار پیدا کر پھر جو کچھ پائے وہ دے ڈال-

لَمْصٌ- فالودہ کھانا یا فالودہ کے مشابہ کوئی چیز جس میں شیرینی نہیں ہوتی- بچے اس کو شیرے کے ساتھ ملا کر کھاتے ہیں' پیشاب کرنا' انگلی کی نوک سے پکڑ کر تھیڑ لینا' کاٹنا-

اِنَّ الْحَكَمَ بْنَ اَبِی الْعَاصِ كَانَ خَلْفَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَلْمِصُهٗ فَالْتَفَتَ اِلَيْهِ فَقَالَ كُنْ كَذٰلِكَ- حکم بن ابی العاص (جو مروان کا باپ تھا) آنحضرتؐ کے پیچھے تھا اور آپ کی نقل کرتا تھا (منہ چڑھاتا تھا) آپ نے اس کی طرف نگاہ پھیری اور فرمایا ایسا ہی رہ (تیرا منہ ایسی وضع پر کج اور ٹیڑھا رہے- اللہ تعالیٰ نے اس کا منہ ایسا ہی کر دیا- لقوہ ہو کر منہ ٹیڑھا ہو گیا)-

لَمْظٌ- زبان سے جو کھانا دانتوں یا منہ میں رہ جائے' یا ہونٹوں میں جم جائے اس کو صاف کرنا' دینا-

تَلْمِيْظٌ- دینا-

اِلْمَاظٌ- ہونٹوں پر پانی ڈالنا' غصہ سے بھر دینا-

تَلَمُّظٌ- (بمعنی لَمْظٌ ہے اور) زمین باہر نکالنا جیسے سانپ کرتا ہے' کھانا پینا-

اِلْتِمَاظٌ- منہ میں جلدی سے ڈال لینا' زبان باہر نکالنا' لے جانا' لپٹ جانا' ملا لینا-

لَمَاظٌ- کوئی چیز جو چکھی جائے-

لَمَاظَةٌ- بقیہ کھانا جو منہ میں رہ جائے-

اِلْمَاظٌ- گھوڑے کا نیچے کا ہونٹ سفید ہونا (جیسے لَمَظٌ ہے)-

اَلْاِيْمَانُ يَبْدَأُ فِی الْقُلُوْبِ لُمْظَةً- ایمان دلوں میں سفیدی نورانیت شروع کرتا ہے-

فَرَسٌ اَلْمَظُ- جس گھوڑے کا ہونٹ کچھ سفید ہو-

فَجَعَلَ الصَّبِیُّ يَتَلَمَّظُ- (آنحضرتؐ نے بچہ کے منہ میں کھجور چبا کر ڈال دی) وہ لگا زبان پھرانے اس کو چوسنے-

لُمَاظَةٌ- کھانے کا اثر جو منہ میں رہ جائے-

اَلْاِيْمَانُ يَبْدُوْ لُمْظَةً فِی الْقَلْبِ- ایمان دلوں میں ایک سفید نقطہ کی طرح ظاہر ہوتا ہے (پھر اعمال صالحہ سے یہ نور بڑھتا جاتا ہے یہاں تک کہ سارا قلب روشن اور نورانی ہو جاتا ہے)-

لَمْعٌ- چمکنا' لے جانا' اشارہ کرنا' پنکھ ملانا' ظاہر ہونا-

اِلْمَاعٌ- دم اٹھانا' اچک لے جانا' اشارہ کرنا-

تَلَمُّعٌ- اچک لینا (جیسے اِلْتِمَاعٌ ہے) اور چمکنا' بدل جانا-

لَوَامِعُ- چمکتے ہوئے نور-

اِذَا كَانَ اَحَدُكُمْ فِی الصَّلٰوةِ فَلَا يَرْفَعُ بَصَرَهٗ اِلٰى

السَّمَاءِ يُلْتَمَعُ بَصَرُهٗ- جب کوئی تم میں سے نماز پڑھ رہا ہو تو نماز میں آسمان کی طرف آنکھ نہ اٹھائے (کیونکہ یہ بے ادبی ہے) ایسا نہ ہو اس کی بینائی اچک لی جائے (اس بے ادبی کی سزا میں اندھا ہو جائے)-

رَاٰی رَجُلًا شَاخِصًا بَصَرَهٗ اِلَی السَّمَاءِ فَقَالَ مَا يَدْرِیْ هٰذَا لَعَلَّ بَصَرَهٗ سَيُلْتَمَعُ قَبْلَ اَنْ يَّرْجِعَ اِلَيْهِ- عبداللہ بن مسعودؓ نے (نماز میں) ایک شخص کو دیکھا جو اپنی نگاہ آسمان کی طرف لگائے تھا تو کہنے لگے کہیں ایسا نہ ہو اس کی نگاہ لوٹنے سے پہلے اچک لی جائے (اندھی ہو جائے)-

اِنْ اَرْمَطْمَعِیْ فَحِدَأٌ تَلَمَّعُ- اگر میں طمع کرنے لگوں تو میں چیلوں کی طرح ہوں گا جو جلدی سے (گوشت وغیرہ) اچک لے جاتی ہیں-

رَاٰهَا تَلْمَعُ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ- حضرت زینب کو دیکھا وہ پردہ کی آڑ میں ہاتھ سے اشارہ کر رہی تھیں (تُلْمِعُ بہ ضمۂ تا و کسرۂ میم بھی ہو سکتا ہے اِلْمَاع سے)-

اِنَّهٗ ذَكَرَ الشَّامَ فَقَالَ هِیَ اللَّمَّاعَةُ بِالرُّكْبَانِ- حضرت عمرؓ نے شام کے ملک کا ذکر کیا تو کہا وہ تو سواروں کو بلاتا ہے (مسافروں کو اپنی طرف کھینچ لیتا ہے)-

اِنَّهٗ اغْتَسَلَ فَرَاٰی لُمْعَةً بِمَنْكِبِهٖ فَدَلَكَهَا بِشَعْرِهٖ- آنحضرتؐ نے غسل کیا پھر دیکھا کہ کندھے پر ایک ذرا سا ٹکڑا جسم کا سوکھا رہ گیا ہے- وہاں پانی نہیں پہنچا تو آپ نے اپنے بالوں سے (جو تر تھے) اس کو رگڑ دیا (وہاں پانی پہنچا دیا- اس حدیث سے یہ نکلا کہ مستعمل پانی پاک اور پاک کرنے والا ہے اور غسل میں ولا (پے در پے اعضاء کا دھونا) فرض نہیں ہے-

فَرَاٰی بِهٖ لُمْعَةً مِّنْ دَمٍ- اس پر ایک داغ حیض کے خون کا دیکھا-

اِغْتَسَلَ اَبِیْ فَبَقِيَتْ لُمْعَةٌ- میرے والد نے غسل کیا لیکن ایک ذرا سا ٹکڑا خشک رہ گیا (اصل میں لمعہ اس کو کہتے تھے کہ گھاس کا ایک حصہ جو سوکھ کر ہری گھاس میں چمکتا ہے- پھر جسم کے اس مقام کو کہنے لگے جو وضو یا غسل میں سوکھا رہ جائے)-

اَلْمَعِیُّ- ذکی ذہین روشن دماغ (جیسے یلمعی ہے) اور جھوٹے شخص کو بھی کہتے ہیں-

مُلَمَّعٌ- وہ گھوڑا جس کے جسم میں دوسرے رنگ کے دھبے ہوں- اب عرف میں ''ملمع'' اس برتن کو کہتے ہیں جو تانبے یا لوہے یا پیتل کا ہو اور اس پر چاندی یا سونے کا غلاف چڑھا ہو-

لَمٌّ- جمع کرنا' ملانا' اترنا-

اِلْمَامٌ- صغیرہ گناہ کرنا' اترنا' نزدیک ہونا' جوانی کے قریب ہونا' پہچاننا-

اِلْتِمَامٌ- زیارت کرنا' اترنا-

لَمَمٌ- خفیف دیوانگی' ایک قسم کا جنون' صغیرہ گناہ-

لِمَامٌ- ایک دن آڑ' ایک دن بیچ-

لَمًّا- اپنا حصہ اور دوسرے کا بھی حصہ-

اِنَّ امْرَاَةً شَكَتْ اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمَمًا بِابْنَتِهَا- ایک عورت نے آنحضرت ﷺ سے یہ شکوہ کیا کہ اس کی بیٹی دیوانی ہے-

اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ شَرِّ كُلِّ سَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ- میں اللہ کے پورے کلموں کی پناہ میں آتا ہوں ہر ایک زہریلے جانور سے اور ہر ایک بدنظر سے جو دیوانہ بنا دے (سَامَّہ کے معنی خاص لوگوں کے بھی آئے ہیں جب عَامَّہ کے ساتھ مستعمل ہو)-

فَلَوْلَا اَنَّهٗ شَیْءٌ قَضَاهُ اللّٰهُ لَاَلَمَّ اَنْ يَّذْهَبَ بَصَرُهٗ لِمَا يَرٰی فِيْهَا- اگر اللہ کا حکم نہ ہوتا تو بہشت کی چیزیں دیکھ کر آدمی کی بینائی جاتے رہنے کے قریب ہو جاتی (وہاں کی چمک دمک دیکھ کر)-

مَا يَقْتُلُ حَبَطًا اَوْ يُلِمُّ- جو بدہضمی کرا کر مار ڈالتی ہے یا مرنے کے قریب کر دیتی ہے-

اِنْ كُنْتِ اَلْمَمْتِ بِذَنْبٍ فَاسْتَغْفِرِی اللّٰهَ- (آنحضرتؐ نے حضرت عائشہؓ سے فرمایا) اگر تجھ سے کوئی گناہ ہو گیا ہے تو اللہ تعالیٰ سے معافی مانگ (بعض نے کہا لَمَمْ گناہ سے قریب ہو جانا مگر گناہ میں مبتلا نہ ہونا)-

اِنَّ اللَّمَمَ مَا بَيْنَ الْحَدَّيْنِ حَدِّ الدُّنْيَا وَحَدِّ الْاٰخِرَةِ- (ابو العالیہ نے کہا) لَمَمْ وہ گناہ ہے جس کی سزا نہ

آخرت میں مقرر ہے نہ دنیا میں بلکہ دونوں کے بیچ میں ہے (جیسے اجنبی عورت کو بدنظر سے دیکھنا' اس کو چھونا' اس کا بوسہ لینا - ابن عباس نے کہا نظر اور ہم کلامی لمم ہے جس کو قرآن میں مستثنیٰ کیا ہے)-

مَا رَاَیْتُ شَیْئًا اَشْبَهَ بِاللَّمَمِ - میں لمم کی طرح کسی کو نہیں جانتا (یعنی جس کا ذکر قرآن میں ہے -اِلَّا اللَّمَمَ تو اس کا استثناء کبائر سے استثنائے منقطع ہے مراد وہ صغیرہ گناہ ہیں جن پر شرع میں کوئی خاص سزا مقرر نہیں ہے- جیسے بدنظری بوسہ مساس -بعض نے کہا دل میں خطرہ آنا)-

لَاُلَمَّنَّ بِعُمَرَ -عمر مجھ کو پہچان لیں گے-

اِنْ تَغْفِرِ اللّٰهُمَّ تَغْفِرْ جَمًّا وَ اَیُّ عَبْدٍ لَّكَ لَا اَلَمَّا- خداوندا! اگر تو بخشنے والا ہے تو بڑے بڑے گناہوں کو بخش اور چھوٹے چھوٹے گناہ تو کوئی بندہ ایسا نہیں ہے جس نے گناہ نہ کئے ہوں (معلوم ہوا کہ انبیاءؑ بھی صغائر اور زلات سے پاک نہیں ہیں -بعض نے کہا نبوت سے پہلے معصوم نہیں ہیں لیکن نبوت کے بعد معصوم ہیں)-

یُرِیْدُ اَنْ یُّلِمَّ بِهَا -اس سے صحبت کرنا چاہتا ہے-

مَا یَاْتِیْنَا فُلَانٌ اِلَّا لِمَّا -فلاں شخص ہمارے پاس ٹھہر ٹھہر کر آتا ہے (یعنی ایک دن یا دو دن بیچ کر کے)-

لِابْنِ اٰدَمَ لَمَّتَانِ لَمَّةٌ مِّنَ الْمَلَكِ وَلَمَّةٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ - آدمی کے دل میں دو طرح کے خطرے اور خیال آتے ہیں ایک تو فرشتے کی طرف سے (یعنی نیک خیال) دوسرے شیطان کی طرف سے-

اِنَّ لِلشَّیْطٰنِ لَمَّةً- شیطان دل میں خیال ڈالتا ہے (اس کو دل سے قرب حاصل ہوتا ہے)-

اَللّٰهُمَّ الْمُمْ شَعَثَنَا - یا اللہ! ہمارے پراگندہ کاموں کو اکٹھا کر دے (دل جمعی اور یکسوئی عطا فرما)-

وَتَلُمَّ بِهَا شَعَثِیْ -تو اس کی وجہ سے میری پراگندگی اور پریشانی دور کر کے دل جمعی اور یکجائی عطا فرما-

تَاْكُلُ لَمًّا وَّ تُوْسِعُ ذَمًّا -ڈھیر بھر کھا جاتا ہے اور خوب لوگوں کی برائی کرتا ہے-

اِنَّهَا كَانَتْ تَحْتَ اَوْسِ بْنِ الصَّامِتِ وَ كَانَ رَجُلًا بِهٖ لَمَمٌ فَاِذَا اشْتَدَّ لَمَمُهٗ ظَاهَرَ مِنِ امْرَاَتِهٖ - وہ اوس بن صامت کے نکاح میں تھی جن کو عورتوں سے بڑی رغبت تھی جب شہوت کا زور ہوتا تو وہ اپنی بیوی سے ظہار کرتے (یہاں لَمَمْ سے مراد عورتوں کی خواہش اور حرص ہے نہ کہ جنون کیونکہ جنون کی حالت میں اگر کوئی ظہار کرے تو وہ لغو ہے اس میں کفارہ واجب نہ ہوگا -کذا قیل- میں کہتا ہوں لَمَمْ سے یہاں مراد وہ غصہ ہے جو بے عقلی اور ناعاقبت اندیشی تک پہنچائے مطلب یہ ہے کہ بعض وقت ان کو جوش آ جاتا اور انجام پر غور نہ کرتے ایسی حالت میں وہ ظہار کر بیٹھے پھر نادم ہوئے اس عورت کا نام خولہ تھا اس کا ذکر قرآن میں ہے قد سمع اللّٰه قول الّتی تجادلك فی زوجها آخر تک)-

اِذَ اشْتَدَّ لَمَمُهٗ -جب جنون کا زور ہوتا-

مَا رَاَیْتُ ذَالِمَّةٍ اَحْسَنَ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - میں نے سر پر بال رکھنے والا کوئی آنحضرت ﷺ سے زیادہ خوبصورت نہیں دیکھا-

لِمَّة -سر کے وہ بال جو مونڈھوں تک آئیں (اگر ان سے نیچے ہوں تو جُمَّة کہیں گے)-

فَاِذَا رَجُلٌ لَهٗ لِمَّةٌ - ایک شخص کو دیکھا جس کے بال کانوں سے نیچے مونڈھوں تک پہنچے تھے (مراد آنحضرتؐ ہیں)-

لَمَّا - بمعنی نفی ہیں (جیسے لَمْ مگر پانچ باتوں میں لَمْ اور لَمَّا میں فرق ہے جس کا بیان لغت کی کتابوں میں ہے بعضوں نے کہا لَمَّا کبھی اِلَّا کے معنی میں آتا ہے جیسے: اَسْاَلُكَ بِحَقِّ مُحَمَّدٍ حَبِیْبِكَ لَمَّا اَدْخَلْتَنِی الْجَنَّةَ - میں تیرے حبیب حضرت محمدؐ کے وسیلہ سے یہ مانگتا ہوں کہ مجھ کو بہشت میں لے جا)-

عَزَمْتُ عَلَیْكَ لَمَّا فَعَلْتَ - میں تجھ کو قسم دیتا ہوں اور یہی کہتا ہوں کہ یہ کام کر-

اِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَیْهَا حَافِظٌ -کوئی جان نہیں مگر اس پر ایک چوکیدار مقرر ہے (لما کے معنی ہر گاہ اور جب بھی آتے ہیں جیسے فَلَمَّا خَرَجْتُ مِنْ عِنْدِهٖ جب میں اس کے پاس سے نکلا)-

اَصَابَتْهُ مِنَ الْجِنِّ لَمَّةٌ-اس کو آسیب کا خلل ہو گیا ہے-
اُعِيْذُهٗ مِنْ حَادِثَاتِ اللَّمَّةِ- میں اس کو زمانہ کے حوادث سے پناہ دیتا ہوں-
يَامُوْسٰى اِتَّخِذْنِيْ حِصْنًا لِلْمُلِمَّاتِ-اے موسیٰ مجھ کو حوادث سے بچنے کا قلعہ بنالے-
لَمْلَمَةٌ- گول کرنا' جمع کرنا-
تَلَمْلُمٌ-گول ہو جانا' اکٹھا ہو جانا-
لَمْلَمٌ-بڑا لشکر-
مُلَمْلَمَةٌ-ہاتھی کی سونڈ-
يَلَمْلَمُ-مشہور پہاڑ ہے مکہ سے دو منزل پر وہ میقات ہے یمن والوں کا اور اہل ہند کا جو سمندر کے راستہ سے جدہ آتے ہیں (اَلَمْلَمُ اور يَرَمْرَمُ بھی اسی کا نام ہے)-
اَتَانَا مُصَدِّقُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَتَاهُ رَجُلٌ بِنَاقَةٍ مُلَمْلَمَةٍ فَاَبٰى اَنْ يَّاْخُذَهَا- آنحضرت ﷺ کی طرف سے زکوٰۃ کا تحصیل دار ہمارے پاس آیا ایک شخص زکوٰۃ میں ایک اونٹنی لے کر آیا جو مٹاپے سے گول ہو گئی تھی (نہایت عمدہ اور تیار اونٹنی تھی) تحصیل دار نے اس کے لینے سے انکار کیا (چونکہ آنحضرتؐ نے زکوٰۃ میں سب سے عمدہ اور بہتر مال بھی لینا منع فرمایا ہے جیسے خراب اور ناکارہ' بلکہ متوسط درجہ کا مال لینا چاہئے)-
لَمٌّ- کسی چیز کو پورا پکڑ لینا' لے لینا-
لُمَةٌ-جماعت تین سے دس تک' ہمجولی-
اِنَّهَا خَرَجَتْ فِيْ لُمَةٍ مِّنْ نِسَائِهَا تَتَوَطَّأُ ذَيْلَهَا اِلٰى اَبِيْ بَكْرٍ فَعَاتَبَتْهُ-حضرت فاطمہ زہراؓ اپنی عورتوں کا ایک گروہ لے کر ابوبکر صدیقؓ کے پاس گئیں ان پر غصہ ہوئیں (اپنی میراث یعنی آنحضرتؐ کا ترکہ مانگنے گئی تھیں لیکن حضرت ابوبکر صدیقؓ مجبور تھے انھوں نے آنحضرتؐ سے سنا تھا کہ پیغمبروں کے مال و اسباب کا کوئی وارث نہیں ہوتا جو وہ چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے)-
اِنَّ شَابَّةً زُوِّجَتْ شَيْخًا فَقَتَلَتْهُ فَقَالَ اَيُّهَا النَّاسُ لِيَنْكِحِ الرَّجُلُ لُمَتَهٗ مِنَ النِّسَاءِ وَلْتَنْكِحِ الْمَرْاَةُ لُمَتَهَا مِنَ الرِّجَالِ-ایک جوان عورت بوڑھے مرد سے بیاہی گئی اس نے بوڑھے خاوند کو مار ڈالا- تب حضرت عمرؓ نے فرمایا- لوگو! دیکھو مرد کو چاہئے کہ اپنے جوڑ کی عورت سے اور عورت کو چاہئے کہ اپنے جوڑ کے مرد سے نکاح کرے (مثلاً پچاس برس کا بوڑھا چالیس برس کی عورت سے اور چالیس برس کی عورت پچاس برس کے مرد سے نکاح کرے' دس پانچ سال کی کمی بیشی کا مضائقہ نہیں' لیکن ایک بارہ برس کی چھوکری اگر ساٹھ برس کے مرد سے بیاہی جائے گی تو اس کا نتیجہ یہی ہوگا کہ مرد کی جان جائے گی یا آفت میں مبتلا رہے گا)-
اَلَا وَ اِنَّ مُعَاوِيَةَ قَادَلُمَةً مِّنَ الْغُوَاةِ-حضرت علیؓ نے فرمایا خبردار ہو معاویہ چند گمراہ لوگوں کو کھینچ کر لایا ہے (ان کو یہ بہکایا ہے کہ معاذ اللہ حضرت علیؓ نے خلافت لینے کے لئے حضرت عثمانؓ کو شہید کرایا' ان کے خون کا بدلہ لینا ضروری ہے)-
لَا تُسَافِرُوْا حَتّٰى تُطِيْبُوْا لُمَةً-اس وقت تک سفر مت کرو جب تک رفیقوں کو اکٹھا نہ کرلو (کہتے ہیں اوّل رفیق بعدہٗ طریق)-
لَمْيٌ-ہونٹ سیاہ ہونا-
اِلْمَاءٌ-پوشیدہ لے جانا-
تَلَمُّوٌ-مشتمل ہونا-
اِلْتِمَاءٌ-بدل جانا-
لَمْيَاء-کالے ہونٹ والی عورت-
ظِلٌّ اَلْمٰى- سایہ ڈھڈہاتا سبز (جو مائل بہ سیاہی ہو جائے)-
اَنْشُدُكَ اللّٰهَ لَمَّا فَعَلْتَ كَذَا-میں تجھ کو قسم دیتا ہوں مگر تو یہ کام کر-
لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ-میں لَمَا عَلَيْهَا بھی ایک قرأت ہے لَعَلَيْهَا حَافِظٌ بھی ہے یعنی ہر جان پر ایک نگہبان ہے-
اَسْاَلُكَ بِحَقِّيْ لَمَّا حَدَّثْتَنِيْ يَالَمَا حَدَّثْتَنِيْ- میں تجھ سے اپنے حق کا حوالہ دے کر یہ چاہتا ہوں کہ مجھ سے بات کر-
لَمَّا اَدْخَلْتُمَانِيْ عَلٰى عَائِشَةَ-تم مجھ کو ضرور حضرت عائشہؓ کے پاس لے چلو (لَمَّا بمعنی اِلَّا ہے)-

بابُ اللام مع الواو

لَوْ-حرف شرط ہے بہ معنیٰ اگر یا کاش کہ-

اِیَّاکُمْ وَاللَّوْ فَاِنَّ اللَّوْ مِنَ الشَّیْطَانِ-اگر مگر سے بچتے رہو (یوں نہ کہو اگر ہم ایسا کرتے تو ایسا ہوتا-یعنی اللہ کی تقدیر کو بھول جاؤ اور اسباب کو مؤثر سمجھنے لگو) کیونکہ اگر مگر شیطان کی طرف سے ہے (وہ دل میں وسوسہ ڈالتا ہے اسباب کی طرف متوجہ کرتا ہے اور خدا کو بھلا دیتا ہے-یوں کہو بقدر اللہ وما شاء فعل یعنی اللہ کی تقدیر ایسی ہی تھی جو اس نے چاہا وہ کیا)-

لَوْبَا یَعَنِی عَشْرَۃٌ مِّنَ الْیَھُوْدِ-اگر دس یہودی بھی مجھ سے بیعت کر لیتے (تو سارے یہودی ایمان لے آتے)-

لَوْ قَالَھَا غَیْرُکَ یَا اَبَا عُبَیْدَۃَ-اگر ابو عبیدہ تمہارے سوا اور کوئی شخص ایسی بات کہتا (تو میں اس کو تنبیہ کرتا سزا دیتا)-

لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ مَا اسْتَدْبَرْتُ-اگر مجھ کو پہلے سے یہ خیال آ جاتا جو بعد کو آیا (یعنی میقات سے عمرے کا احرام باندھ لینا پھر عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنا بعد اس کے آٹھویں تاریخ حج کا احرام باندھنا تو میں اپنے ساتھ قربانی کا جانور لاتا اور میں بھی عمرہ کر کے احرام کھول ڈالتا-اب جو پہلی حدیث میں مذکور ہوا کہ اگر مگر سے بچتے رہو اس سے مراد یہ ہے کہ دنیا کے مزوں اور حظوظ اور تکالیف میں اگر مگر نہ کہو یا یہ اعتقاد کر کے کہ تقدیر کوئی چیز نہیں ہر چیز کا ظہور اسباب ہی سے ہوتا ہے-بعض نے لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ اَمْرِیْ الخ کا ترجمہ یوں کیا ہے اگر مجھ کو پہلے سے یہ معلوم ہوتا کہ میرے اصحاب حج کا احرام فسخ کرنے میں تردد کریں گے تو میں بھی اپنے ساتھ ہدی نہ لاتا اور حج کے مہینوں میں عمرہ کرتا جس کو جاہلیت والے منع جانتے تھے)-

لَوْتَفْتَحُ عَمَلَ الشَّیْطَانِ-لو (اگر مگر) شیطان کی کاروائی کھول دیتا ہے (انسان کے دل میں یہ سما جاتا ہے کہ ہر کام کا نتیجہ ہماری ہی تدبیر سے نکلتا ہے-اللہ کی تقدیر سے بالکل غافل ہو جاتا ہے-

لَوْ اَسْتَطِیْعُ اَنْ اَرُدَّہٗ-اگر میں اس کو پھیر سکتا-

لَوِ اسْتَثْنٰی-اگر حضرت سلیمانؑ انشاء اللہ کہتے (تو ہر ایک بیوی ایک اچھا بچہ جنتی)-

لَوْ عَلِمْتُ اَنَّ لِیْ حَیٰوۃً مَا حَدَّثْتُکَ-اگر میں سمجھتا کہ ابھی زندہ رہوں گا تو یہ حدیث تجھ سے بیان نہ کرتا (لیکن اب موت کا یقین ہو گیا ہے اگر بیان نہ کروں تو ڈر ہے کہ یہ حدیث آنحضرتؐ کی ہمیشہ کے لئے پوشیدہ رہ جائے گی)-

لَوِ اتَّخَذْنَا مَقَامَ اِبْرَاھِیْمَ مُصَلًّی-کاش ہم مقام ابراہیم کو نماز کا مقام مقرر کر لیتے (وہاں امام کھڑا ہو کر نماز پڑھایا کرتا)-

لَاتَقُلْ لَوْ اَنِّیْ فَعَلْتُ-ایسا مت کہا کر اگر میں ایسا کرتا تو ایسا ہوتا (یعنی اسباب کو موثر جان کر اور تقدیر سے غافل ہو کر یہ نہی تنزیہی ہے بعض نے کہا تحریمی-مطلب یہ ہے کہ گزشتہ غلطی پر یا نقصان پر پچھتانا نہیں چاہئے لَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَکُمْ)-

لَوْلَا اَنْ اَشُقَّ عَلٰی اُمَّتِیْ-اگر مجھ کو یہ خیال نہ ہوتا کہ میری امت پر شاق ہو گا (ان کو تکلیف ہو گی)-

لَوْ کَانَتْ فِیْکُمْ-اگر سورج تمہارے گھر میں ہوتا (وہاں دھوپ ہوتی)-

لَوْبٌ یا لُوَابٌ یا لَوَبَانٌ-پیاسا ہونا یا پانی کے گرد پھرنا لیکن پانی تک نہ پہنچنا-

تَلْوِیْبٌ-ملاب (جو ایک قسم کی خوشبو ہے) ملا دینا-

اَلَابَۃٌ-پیاسا ہونا-

لُوْبِیَا-مشہور غلہ ہے-

اِنَّہٗ حَرَّمَ مَا بَیْنَ لَابَتَیِ الْمَدِیْنَۃِ-آنحضرتؐ نے مدینہ کے دونوں کالی پتھریلی زمینوں کے درمیانی قطعہ کو حرم مقرر کیا (مدینہ کی دونوں طرف دو کالے پتھروں کی زمین ہے ان کے بیچ میں مدینہ واقع ہے آنحضرتؐ نے اس کو بھی حرم مقرر کیا-یعنی حرم مکہ کی طرح وہاں شکار کرنا وہاں کے درخت اکھیڑنا منع ہے)-

بَعِیْدَ مَا بَیْنَ اللَّابَتَیْنِ-حضرت ابوبکر صدیقؓ کا سینہ چوڑا تھا-

اِنِّیْ اُحَرِّمُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا-(حضرت ابراہیمؑ نے مکہ کو حرم مقرر کیا تھا اور) میں مدینہ کے دونوں کالی پتھریلی زمینوں کا

درمیانی حصہ حرم مقرر کرتا ہوں-

لَوْثٌ- بن پوچھے ہوئے ایک بات کہنا' چھپانا' روکنا-

لَاتٌ- ایک مشہور بت' جو طائف میں تھا- اہل عرب اس کو سورج کا دیوتا مانتے تھے یہ یونان سے لایا گیا تھا (اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)-

لَوْثٌ- جمع ہونا' باندھ لینا' چبانا' دیر کرنا' لتھیڑنا' ملانا-

تَلْوِیْثٌ- ملانا' میلا کرنا' لتھیڑنا' روکنا-

مَلَاثٌ- سردار' جس کی لوگ پناہ لیں-

اِلَاثَةٌ- امانت رکھنا' سپرد کرنا-

تَلَوُّثٌ- لتھڑ جانا' لگ جانا' لپٹ جانا-

اِلْتِیَاثٌ- مل جانا' ملتبس ہونا' دیر کرنا' موٹا ہونا' زوردار ہونا-

فَلَمَّا انْصَرَفَ مِنَ الصَّلٰوةِ لَاثَ بِهِ النَّاسُ- جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوگ ان کے گرداگرد جمع ہو گئے-

كُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا الْتَاثَتْ رَاحِلَةُ اَحَدِنَا طَعَنَ بِالسَّرْوَةِ فِيْ ضَبُعِهَا- ہم آنحضرتؐ کے ساتھ تھے (سفر میں) ہم میں سے جب کسی کی اونٹنی ٹھس ہو جاتی (چلنے میں دیر کرتی) سو اس کے پٹھے پر برچھی سے کونچا لگاتے (یہ لَوْثٌ سے نکلا ہے یعنی ڈھیلا ہو جانا سست ہو جانا)-

اِنَّ رَجُلًا كَانَ بِهٖ لُوْثَةٌ فَكَانَ يُغْبَنُ فِي الْبَيْعِ- ایک شخص کی عقل میں فتور تھا بات بھی کرتا تھا تو اٹک اٹک کر' لوگ اس کو خرید و فروخت میں دھوکا دیتے تھے (اس کو ٹھگ لیتے تھے)-

اِنَّ رَجُلًا وَقَفَ عَلَيْهِ فَلَاثَ لَوْثًا مِّنْ كَلَامٍ فِيْ دَهَشٍ- ایک شخص حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس آ کر ٹھہرا اور اس نے کچھ گول مول بات کی جیسے کوئی دہشت زدہ ہوتا ہے (بعض نے کہا یہ لَوْثٌ سے نکلا ہے بمعنی لپیٹنے اور اکٹھا کرنے کے اسی سے ہے لُثْتُ الْعِمَامَةَ لَوْثًا میں نے عمامہ کو لپیٹ لیا)-

فَحَلَلْتُ مِنْ عِمَامَتِيْ لَوْثًا اَوْ لَوْثَيْنِ- میں نے اپنے عمامہ کے ایک پیچ یا دو پیچ کو کھولا-

اَلْاَسْقِيَةُ الَّتِيْ تُلَاثُ عَلٰى اَفْوَاهِهَا- وہ مشکیں جن کے منہ باندھ دیئے جاتے-

اِنَّ امْرَاَةً مِّنْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ عَمَدَتْ اِلٰى قَرْنٍ مِّنْ قُرُوْنِهَا فَلَاثَتْهُ بِالدُّهْنِ- بنی اسرائیل کی ایک عورت نے اپنے بالوں کی لٹوں میں سے ایک لٹ لی اس میں تیل لگایا اور تیل پھرایا-

وَيْلٌ لِّلَوَّاثِيْنَ الَّذِيْنَ يَلُوْثُوْنَ مِثْلَ الْبَقَرِ اِرْفَعْ يَا غُلَامُ ضَعْ يَا غُلَامُ- خرابی ہے ان لوگوں کی جو گائے کی طرح کھاتے ہیں (بہت کھاتے ہیں) کہتے جاتے ہیں ارے چھوکرے یہ رکابی اٹھا دوسری رکابی رکھ (یعنی طرح طرح کے کھانے ان کے دسترخوان یا میز پر لائے جائیں گے' ایک کھانا آیا پھر وہ کھا کر اٹھایا گیا دوسرا لائے)-

اَلْقَسَامَةُ تَثْبُتُ مَعَ اللَّوْثِ- جہاں شبہ ہو وہاں قسامت واجب ہو جاتی ہے (گو قصاص نہیں لے سکتے- مطلب یہ ہے کہ جرم قتل کا کامل ثبوت نہ ہو لیکن شبہ ہو جائے- جیسے ایک شخص یہ کہے کہ مقتول نے مرتے وقت مجھ سے یہ کہا تھا کہ فلاں شخص نے مجھ کو مارا ہے یا دو گواہ اس امر کی گواہی دیں کہ مقتول میں اور فلاں شخص میں عداوت اور دشمنی تھی یا قاتل نے مقتول کو ڈرایا تھا دھمکایا تھا کہ میں تجھ کو مار ڈالوں گا یا اسی قسم کا اور کوئی امر ہو)-

فِيْهِ لَوْثَةٌ- اس میں حماقت اور نادانی تھی-

فَلَوَّثَ ثَوْبَهٗ- اس کے کپڑے کو آلودہ کر دیا (اس میں پاخانہ یا پیشاب کر کے)-

اِنَّ النَّفْسَ قَدْ تَنْتَاثُ عَلٰى صَاحِبِهَا- کبھی آدمی کا دل پریشان ہو جاتا ہے-

لَوْجٌ- منہ پھرانا-

تَلْوِيْجٌ- کج کرنا-

لَوْحٌ- ظاہر ہونا' نمودار ہونا' چمکنا' اشارہ کرنا' دیکھنا' پیاسا ہونا (جیسے لُوْحٌ اور لُوَاحٌ ہے)-

تَلْوِيْحٌ- دور سے اشارہ کرنا' چمکانا' اٹھانا' حرکت دینا' بدل دینا' سفید کرنا' گرم کرنا' پختگی شروع ہونا-

اِلَاحَةٌ- ظاہر ہونا' چمکنا' چمکانا' لے جانا' ہلاک کرنا' ڈرنا-

اِلْتِیَاحٌ- پیاسا ہونا-

اِسْتِلَاحٌ-غور کرنا-

لَائِحَہ-حساب کی فرد یعنی بل یا کھلا ہوا کوئی مضمون-

لَوَائِحُ-انوار اور اسرار-

لَوْحٌ-تختی (اس کی جمع اَلْوَاحٌ ہے)-

لُوْحٌ-ہوا-

لَاحَہٗ یَلُوْحُہٗ-اس کا رنگ بدل دیا پیاس یا سفر نے-

یَلُوْحُہٗ فِی اللَّوْحِ بَوْغَاءُ الدِّمَنِ-اس کا رنگ ہوا میں مزبلوں کے باریک غبار نے بدل دیا-

کَانَ اسْمُ فَرَسِہٖ مُلَاوِحَ-آنحضرتؐ کے گھوڑے کا نام ملاوح تھا یعنی دبلا جو موٹا نہ ہوتا اور جلد چلنے والا پیاسا چوڑے تختوں والا (مِلْوَاحٌ کے بھی یہی معنی ہیں)-

قَرَأْتُ مَا بَیْنَ اللَّوْحَیْنِ-میں نے تو دونوں تختوں کے بیچ میں جو تھا وہ پڑھ لیا (یعنی سارا قرآن پڑھ لیا جو دو تختیوں کے درمیان رکھا جاتا ہے-اَللَّوْحَیْنِ جلد کے دونوں ٹکڑوں کو بھی کہتے ہیں یعنی دُفَّتَیْنِ قرآن کے اوّل اور آخر کی جلد)-

وَ اَعْقَابُھُمْ تَلُوْحُ- ان کی ایڑیاں چمک رہی تھیں (سوکھی رہ گئی تھیں)-

اَلَاحَ بِثَوْبِہٖ-اپنے کپڑے کو چمکایا-

لَیَاحٌ-صبح کو کہتے ہیں کیونکہ وہ چمکتی ہے اور سانبھر (جنگلی بیل)-

اَلَاحَ-چمکایا، ڈرا-

اَتَحْلِفُ عِنْدَ مِنْبَرِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاَلَاحَ مِنَ الْیَمِیْنِ-کیا تو آنحضرتؐ کے منبر کے پاس قسم کھاتا ہے، یہ سن کر وہ قسم کھانے سے ڈرا-

لَوْحٌ مَحْفُوْظٌ-محفوظ تختی (جو اللہ تعالیٰ کے پاس ہے عرش کے قریب محفوظ یعنی اس پر فرشتوں کے سوا اور کوئی مطلع نہیں ہوسکتا- کہتے ہیں لوح محفوظ ایک سفید موتی کی ہے اس کا طول اتنا ہے جتنا آسمان سے زمین اور عرض جیسے مشرق سے مغرب- بعض نے کہا لوح اور قلم دونوں فرشتے ہیں)-

کَانَتْ اَلْوَاحُ مُوْسٰی مِنْ زُمُرُّدٍ اَخْضَرَ فَلَمَّا غَضِبَ مُوْسٰی اَلْقَی الْاَلْوَاحَ فَمِنْھَا مَاتَکَسَّرَ وَمِنْھَا مَا بَقِیَ وَمِنْھَا مَاارْتَفَعَ-حضرت موسیٰؑ پر تورات کی جو تختیاں اتری تھیں وہ سبز زمرد کی تھیں- جب حضرت موسیٰؑ غصہ ہوئے تو ان تختیوں کو زمین پر ڈال دیا ان میں سے کچھ ٹوٹ گئیں کچھ باقی رہیں کچھ اٹھالی گئیں-

تِلْکَ الصَّخْرَۃُ الَّتِیْ حَیْثُ غَضِبَ مُوْسٰی فَاَلْقَی الْاَلْوَاحَ- یہ پتھر اس مقام پر ہے جہاں حضرت موسیٰؑ غصہ ہوئے تھے اور انھوں نے تختیاں ڈال دی تھیں (پھر جتنی تورات خراب ہوگئی تھی اس کو یہ پتھر نگل گیا)-

لَوْذٌ یالِوَاذٌ یالِیَاذٌ-آڑ لینا، چھپ جانا، پناہ لینا، گھیر لینا، متصل ہونا-

مُلَاوَذَۃٌ-پناہ لینا، مخالفت کرنا، ایک دوسرے کی پناہ لینا-

اِلَاذَۃٌ-پناہ لینا، گھیر لینا، متصل ہونا-

لَوْذَعِیٌّ-ذہن-

لَوْذَانٌ-ایک کنارہ-

مَلَاذٌ-قلعہ، جائے پناہ-

اَللّٰھُمَّ بِکَ اَعُوْذُبِکَ اَلُوْذُ-یا اللہ میں تیری پناہ میں آتا ہوں-

لَاذَبِہٖ یَلُوْذُ-اس کی طرف التجا کی اور مل گیا اس سے فریاد کی-

یَلُوْذُبِہٖ الْھُلَّاکُ- ہلاک ہونے والے لوگ اس کی پناہ لیتے ہیں-

وَ اَنَا اَرْمِیْکُمْ بِطَرْفِیْ وَ اَنْتُمْ تَتَسَلَّلُوْنَ لِوَاذًا-میں تو تم پر نگاہ دوڑاتا ہوں اور تم چھپ کر کھسک جاتے ہو ایک کی آڑ میں ایک چھپ جاتے ہو-

یَلُذْنَ بِہٖ اَرْبَعُوْنَ اِمْرَاَۃً- ایک ایک مرد سے چالیس چالیس عورتیں پناہ لیں گی (اس کی حفاظت میں رہیں گی یہ آخری زمانہ کا ذکر ہے جب لڑائیوں کی کثرت ہوگی اور مرد بہت مارے جائیں گے)-

وَتَلُوْذُ بِسَبَّابَتِکَ-تو اپنے کلمہ کی انگلی ہلا کر تضرع کرے (یعنی نماز میں تشہد کے وقت)-

لَا ذَالرَّجُلُ بِالْجَبَلِ - اس آدمی نے پہاڑ کی پناہ لی اس کی آڑ کر لی-

لَوْصٌ - جھانکنا' الگ ہو جانا-

تَلْوِيْصٌ - فالودہ اور شہد کھانا-

مُلَاوَصَةٌ - جھانکنا دروازے کی دراڑ سے-

اِلَاصَةٌ - بار بار پیش کرنا' درخواست کرنا-

تَلَوُّصٌ - پیچ کھانا' پلٹ جانا-

لَوْصَةٌ - پیٹھ کا درد-

مُلَوَّصٌ - فالودہ-

وَاِنَّكَ تُلَاصُ عَلٰى خَلْعِهٖ - آنحضرتؐ نے حضرت عثمانؓ سے فرمایا اللہ تعالیٰ تجھ کو ایک قمیص پہنائے گا (یعنی خلافت کی قمیص) لیکن لوگ بار بار تجھ سے اس کو اتارنے کے طالب ہوں گے- (کہیں گے تم خلافت سے دست بردار ہو جاؤ استعفاء دے دو' عرب لوگ کہتے ہیں اَلَصْتُهٗ اور اَلِيْصُهٗ یعنی بار بار میں نے اس سے درخواست کی' اس پر یہ بات پھرائی)-

هِيَ الْكَلِمَةُ الَّتِيْ اَلَاصَ عَلَيْهَا عَمَّهٗ عِنْدَ الْمَوْتِ - وہ وہی کلمہ ہے جو آنحضرتؐ نے اپنے چچا (ابوطالب) پر ان کے مرتے وقت پیش کیا تھا بار بار ان پر دہرایا تھا (یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)-

فَاَدَارُوْهُ وَاَلَاصُوْهُ فَاَبٰى وَحَلَفَ اَنْ لَّا يَلْحَقَهُمْ - پھر اس کو بار بار پھرایا اس سے کہا لیکن اس نے انکار کیا اور قسم کھائی کہ ان سے نہیں ملے گا-

مَنْ سَبَقَ الْعَاطِسَ بِالْحَمْدِ اَمِنَ مِنَ الشَّوْصِ وَاللَّوْصِ - جو شخص چھینکنے والے سے آگے الحمد للہ کہے اس کو دانت اور کان کے درد سے امن رہے گا (بعضوں نے کہا کہ لَوْص سینہ کا درد)-

لَوْطٌ - مٹی کا گلاوہ کرنا' لیسنا پوتنا' ہلانا' مارنا' ہانک دینا' مل جانا' لگ جانا' نسبت دینا' پوشیدہ کرنا' الحاح کرنا-

لِوَاطَةٌ - لونڈے بازی کرنا' اغلام کرنا (مُلَاوَطَةٌ اور تَلَوُّطٌ کے بھی یہی معنی ہیں)-

اِلْتِيَاطٌ اور اِسْتِلَاطَةٌ - کسی کو بیٹا بنانا حالانکہ وہ بیٹا نہیں ہے- گلاوہ کرنا' مل جانا' ملا لینا-

لُوْطِيٌّ اور لَوَّاطٌ - لونڈے-

لُوَيْطَةٌ - ملا ہوا کھانا-

هُوَ اَلْوَطُ بِقَلْبِيْ - وہ تو میرے دل سے لگا ہوا ہے-

لُوْطٌ - مشہور پیغمبر جو سدوم کی طرف بھیجے گئے ان کو حضرت ابراہیمؑ بہت چاہتے تھے اس لئے ان کا نام لوط ہوا-

اَلْوَلَدُ اَلْوَطُ - (حضرت ابوبکرؓ نے کہا عمرؓ سب لوگوں میں مجھ کو زیادہ عزیز ہیں- پھر کہنے لگے نہیں) اولاد دل سے بہت لگی ہوئی ہے (اولاد کی محبت ان سے بھی زیادہ ہے)-

مَا اَزْعُمُ اَنَّ عَلِيًّا اَفْضَلُ مِنْ اَبِيْ بَكْرٍ وَّ عُمَرَ وَلٰكِنْ اَجِدُلَهٗ مِنَ اللَّوْطِ مَالَا اَجِدُ لِاَحَدٍ بَعْدَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (ابوالبختری کہتے ہیں) میں یہ نہیں کہتا کہ حضرت علیؓ ابوبکرؓ اور عمرؓ سے افضل ہیں لیکن میں اس کو کیا کروں کہ حضرت علیؓ سے میرے دل کو ایک ایسا تعلق ہے کہ ویسا آنحضرتؐ کے بعد اور کسی سے نہیں (قلبی محبت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے بندے پر اس کی وجہ سے کوئی عتاب نہیں ہو سکتا)-

اِنْ كُنْتَ تَلُوْطُ حَوْضَهَا - اگر تم اس کے حوض کو پہنچتے ہو (اس پر گلاوہ کرتے ہو صاف پاک کرتے ہو)-

وَ لَتَقُوْمَنَّ وَهُوَ يَلُوْطُ حَوْضَهٗ - قیامت قائم ہو جائے گی اور کوئی شخص اپنے حوض کو لیپ پوت رہا ہوگا (یعنی قیامت اچانک قائم ہو جائے گی- لوگ اپنے اپنے دھندوں میں مصروف ہوں گے ایک روایت میں يَلِيْطُ حَوْضَهٗ معنی وہی ہیں)-

كَانَتْ بَنُوْٓا اِسْرَآئِيْلَ اِنَّمَا يَشْرَبُوْنَ فِي التِّيْهِ مَا لَاطُوْا - بنی اسرائیل لوگ جب جنگل میں حیران پھرتے تھے تو پانی وہی پیتے تھے جس کو کنوؤں سے نکال کر حوضوں میں اکٹھا کرتے تھے (یعنی بہتا ہوا پانی ان کو میسر نہ تھا)-

وَلَا طَهَا بِالْبِلَّةِ حَتّٰى لَزِبَتْ - اس کو تری دی یہاں تک کہ چپ چپ کرنے لگی (چپکنے لگی)-

فِي الْمُسْتَلَاطِ اَنَّهٗ لَا يَرِثُ - جو شخص کسی خاندان میں ملا دیا جائے (کسی کا بیٹا یا بھائی بنا دیا جائے وہ وارث نہ ہوگا شریعت اسلامی میں متبنیٰ کا کوئی حق نہیں ہے)-

فَالْتَاطَ بِهٖ وَدُعِيَ ابْنَهٗ- وہ اس سے مل گیا اور اس کا بیٹا پکارا گیا-

مَنْ اَحَبَّ الدُّنْيَا الْتَاطَ مِنْهَا بِثَلَاثٍ شُغْلٍ لَّا يَنْقَضِيْ وَ اَمَلٍ لَّا يُدْرَكُ وَ حِرْصٍ لَّا يَنْقَطِعُ- جو شخص دنیا سے الفت رکھے گا وہ اس کی تین باتوں میں پھنس جائے گا ایک تو مشغولی ایسے شغل میں جو کبھی ختم نہ ہو دوسرے آرزو جو پوری نہ ہو تیسرے حرص جو کم ہو (اگر ایک میدان بھر سونا مل جائے گا تو دوسرے میدان کی فکر کرے گا اگر ایک اقلیم کا بادشاہ ہو جائے گا تو دوسری اقلیم لینے کی فکر کرے گا- گفت چشم تنگ دنیا دار یا قناعت پر کند یا خاک گور)-

اِنَّهٗ لَاطَ لِفُلَانٍ بِاَرْبَعَةِ الْاٰفٍ فَبَعَثَهٗ اِلٰى بَدْرٍ...... مَكَانَ نَفْسِهٖ- حضرت عباسؓ نے ایک شخص کے ذمہ چار ہزار درہم کر دیئے (جو فدیہ میں ان کو دینا تھے) اور اپنے بدلے اس کو بدر میں بھیج دیا-

بِمَا اسْتَلَطْتُمْ دَمَ هٰذَا الرَّجُلِ- تم اس شخص کے خون کے کیونکر حق دار ہوئے اس کو اپنے لوگوں میں کیسے ملا لیا-

هٰذَا لَا يَلْتَاطُ بِصَفَرِيْ- یہ تو میرے دل سے نہیں لگتا (میرے جی کو نہیں لگتا)-

اَللَّوَّاطُ مَا دُوْنَ الدُّبُرِ وَالدُّبُرُ هُوَ الْكُفْرُ- لواطت خواہ دبر میں ہو یا اس کے سوا اور کہیں وہ کفر ہے (یعنی کافروں کا کام ہے)-

لِيَاطٌ- زنا یا سود-

لَوْعٌ- بیمار کرنا' رنگ بدل دینا' نامرد اور حریص ہونا' بدخلق-

لَاعَ يَلَاعُ لَوْعَةً- بے قرار ہوا یا بیمار رہا-

تَلْوِيْعٌ- بیمار کرنا' عذاب دینا-

اِلَاعَةٌ- رنگ بدلنا' کالا ہونا-

اِلْتِيَاعٌ- غم یا شوق کی حرارت اور جلن-

لَوْعَةٌ- عشق کی جلن-

اِنِّيْ لَاَجِدُ لَهٗ مِنَ اللَّاعَةِ مَا اَجِدُ لِوَلَدِيْ- میں تو اس کی محبت کی سوزش ایسی رکھتا ہوں جیسے اپنے بچہ کی لَاعَةٌ يَلُوْعُهٗ یا لَاعَهٗ يَلَاعُهٗ دونوں طرح آیا ہے یعنی اس کے عشق کی سوزش' تڑپ' مامتا-

عِنْدِيْ لِاَجَلِكَ لَوْعَةٌ- میں تو تجھ سے سخت محبت رکھتا ہوں (میرا دل تیرے لئے جلتا ہے)-

لَوْعَه- کے معنی قحط کے بھی آئے ہیں-

اِلْتَاعَ فُؤَادُهٗ- اس کا دل جل گیا-

لَوْقٌ- نرم کرنا' مارنا' درست کرنا' ٹھہرنا-

اِتْلِوَاقٌ- ٹیڑھا ہونا-

تَلْوِيْقٌ- گھی ڈال کر نرم کرنا-

لَوَاق- کوئی چیز کھانے کی-

لَوَقٌ- حماقت-

لَوْقَةٌ- ایک ساعت-

لُوْقَةٌ- گھی یا گھی تر کھجور کے ساتھ-

لَا اٰكُلُ اِلَّا مَا لُوِّقَ لِيْ- میں نہیں کھاتا مگر وہ کھانا جو نرم کیا جائے گھی وغیرہ ڈال کر-

لَوْكٌ- چبانا' منہ میں پھرانا' کاٹنا-

لَوَاكٌ- کوئی چیز چبانے کی-

يَلُوْكُ اَعْرَاضَ النَّاسِ- لوگوں کی غیبت کرتا ہے (ان کی عزتیں چبایا کرتا ہے)-

اَلِكْنِيْ اِلٰى فُلَانٍ- میری طرف سے اس کو پیغام پہنچا دے-

فَاِذَا هِيَ فِيْ فِيْهِ يَلُوْكُهَا- دیکھا تو وہ اس کے منہ میں ہے اس کو چبا رہا ہے-

فَلَمْ يُؤْتَ اِلَّا بِالسَّوِيْقِ فَلُكْنَاهُ- کوئی کھانا نہیں لایا گیا صرف ستو آئے ہم نے اسی کو منہ میں پھرایا-

وَمَا لَاكَ بِلِسَانِهٖ فَلْيَبْتَلِعْهُ- جو زبان کو پھرا کر (ہلا کر) نکالا جائے اس کو نگل جائے لیکن جو خلال کر کے دانتوں سے نکلے اس کو پھینک دے-

وَيْلٌ لِّمَنْ لَّا كَهَابَيْنَ لِحْيَيْهِ وَلَمْ يَتَدَبَّرْهَا- (جب یہ آیت اتری اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيَاتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ الَّذِيْنَ آخر تک- تو آنحضرتؐ نے فرمایا) خرابی ہے اس شخص کی جو اس آیت کو اپنے

دونوں جبڑوں میں پھرائے (منہ سے پڑھے) لیکن اس میں غور و فکر نہ کرے (اللہ تعالیٰ کی نشانیوں کو نہ سمجھے)-

لَوْلَاءُ- سختی اور نقصان......لَوْلَا- اگر وہ نہ ہوتا-

لَوْمٌ یا مَلَامٌ یا مَلَامَةٌ- ملامت کرنا-

مَلِیْم اور مَلُوْم- ملامت کیا گیا-

تَلْوِیْمٌ- خوب ملامت کرنا-

تَلَوُّم- انتظار کرنا-

مُلَاوَمَةٌ اور لِوَامٌ- ایک دوسرے کو ملامت کرنا-

اِلْتِیَامٌ- ملامت قبول کرنا-

اِسْتِلَامٌ- ایسی بات لے کر آنا جس پر ملامت کی جائے-

لُوْمَةٌ-- جس پر بہت ملامت کی جائے-

لَامِیَّه- وہ قصیدہ جس کے آخر میں حرف لام ہو- لامی دو قصیدے مشہور ہیں ایک لامیۂ عجم دوسرے لامیۂ عرب-

وَكَانَتِ الْعَرَبُ تَلَوَّمُ بِاِسْلَامِهِمِ الْفَتْحَ- عرب کے تمام قبیلے یہ انتظار کر رہے تھے کہ مکہ فتح ہو جائے تو ہم مسلمان ہو جائیں (اسی لئے مکہ فتح ہوتے ہی جوق در جوق عرب دین اسلام میں داخل ہونے لگے)-

اِذَا اَجْنَبَ فِی السَّفَرِ تَلَوَّمَ مَابَیْنَهٗ وَ بَیْنَ اٰخِرِ الْوَقْتِ- جب کسی کو سفر میں جنابت ہو (نہانے کی حاجت ہو) تو آخر وقت تک انتظار کرے (اگر آخر وقت تک بھی پانی نہ ملے تو تیمم کر کے نماز پڑھ لے)-

بِئْسَ لَعَمْرُ اللّٰهِ عَمَلُ الشَّیْخِ الْمُتَوَسِّمِ وَ الشَّابِّ الْمُتَلَوِّمِ- قسم اللہ کے بقا کی یہ کام برا ہے اس بوڑھے شخص سے جو خضاب کرتا ہو (اپنے آپ کو جوان بناتا ہو) اور اس جوان سے جو ملامت کے کام کرتا ہو-

فَتَلَاوَمُوْا بَیْنَهُمْ- آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کی-

فَتَلَاوَمْنَا- ہم نے آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کی-

وَلِیْ قَائِدٌ لَا یُلَاوِمُنِیْ- (ایک روایت میں اسی طرح ہے واو سے- لیکن اس سے معنی یہاں نہیں بنتے کیونکہ یُلَاوِمُنِیْ لوم سے ہوگا اور صحیح لَا یُلَائِمُنِیْ ہے ہمزہ سے' یہ ملائمت سے نکلا ہے یعنی جو شخص مجھ کو کھینچ کر لے جاتا ہے وہ میرے حسب دلخواہ نہیں ہے (یعنی میں اس کو پسند نہیں کرتا یہ عبداللہ بن ام مکتوم کا قول ہے جو نابینا تھے)-

لَوْمَا اَبْقَیْتَ- تو نے کچھ باقی کیوں نہیں رکھا' (لَوْمَا بمعنی ھلا ہے جیسے لَوْمَا تَاْتِیْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ میں)-

وَهُوَ مَلِیْمٌ- (اَلَامَ سے نکلا ہے یعنی) وہ کام کیا جس پر ملامت کی گئی (لیکن لُوْم بہ ضمہٴ لام بمعنی بخل ہے جو ضد ہے کرم کی)-

اَلنَّفْسُ اللَّوَّامَةُ- وہ نفس جو اپنے صاحب کو گناہ پر ملامت کرتا ہے-

اَتَی اللّٰهَ مَغْلُوْلًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ یَدُهٗ اِلٰی عُنُقِهٖ اَوَّلُهَا مَلَامَةٌ- ولایت اور حکومت کی ابتدائی حالت ملامت ہے (اس کے دوست اور عزیز ملامت کرتے ہیں کہ تو نے حکومت کیوں قبول کی) اور قیامت میں یہ حالت ہوگی کہ اس کا ہاتھ اس کی گردن سے بندھا ہوگا- جب وہ اللہ تعالیٰ کے پاس آئے گا-

فَلَا یَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ- وہ خود اپنے آپ کو ملامت کرے-

وَالْهَلَكَةُ لِلْمُتَلَوِّمِ- جو شخص انتظار میں رہے وہ اپنے آپ کو ہلاک کرے گا-

لَوْنٌ- رنگ' قسم' طرح' شکل-

تَلْوِیْنٌ- رنگ دینا' پختگی نمودار ہونا-

اِلْوِتَانٌ اور تَلَوُّنٌ- رنگ دار ہونا' مختلف رنگ بدلنا-

مُتَلَوِّنٌ- جس کے اخلاق ایک حال پر نہ رہیں' عادات و اطوار بدلتا رہے' مرنجان مرنج-

اِجْعَلِ اللَّوْنَ عَلٰی حِدَتِهٖ- لون جو ایک قسم کی خراب کھجور اس کو علیحدہ رکھ (بعض نے کہا ہر قسم کی کھجور کو سوائے برنی اور عجوہ کے لون کہتے ہیں- اہل مدینہ اس کو "الوان" کہتے ہیں اس کا مفرد لینہ ہے)-

اِنَّهٗ كَتَبَ فِیْ صَدَقَةِ التَّمْرِ اَنْ تُؤْخَذَ فِی الْبُرْنِیِّ مِنَ الْبُرْنِیِّ وَفِی اللَّوْنِ مِنَ اللَّوْنِ- عمر بن عبدالعزیزؒ نے کھجور کا صدقہ یوں لکھوایا کہ برنی کھجور میں سے برنی لی جائے اور لون

میں سے لون لی جائے۔

سَبْعَةُ عَجْوَةٍ وَّسِتَّةُ لَوْنٍ۔ سات عجوہ کھجوریں اور چھ لون۔

ذُوْ اَلْوَانٍ مَرَّةً يَنْطِقُوْنَ وَ مَرَّةً يُخْتَمُ۔ قیامت کے دن کئی رنگ ہوں گے (چونکہ بہت لمبا دن ہوگا) تو ایک وقت کافر لوگ بات کریں گے (اور کہیں گے وَاللّٰهِ رَبِّنَا مَا كُنَّا مُشْرِكِيْنَ) اور ایک وقت ان کے منہ پر مہر لگا دی جائے گی (جس کا بیان اس آیت میں ہے وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ۔ تو دونوں آیتوں میں اختلاف اور تناقض نہیں ہے)۔

جَمَعَ بَيْنَ اللَّوْنَيْنِ۔ دو قسم کے کھانے ایک ساتھ کھائے۔

فَتَلَوَّنَ وَجْهُهٗ۔ آپ کے چہرے کا رنگ بدل گیا (غصہ آ گیا)۔

اِلَّا مَا اخْتَلَفَتْ اَلْوَانُهٗ۔ مگر جس کی قسمیں مختلف ہوں۔

وَلْتَلْبَسْ بَعْدَ ذٰلِكَ مَا اَحَبَّتْ مِنْ اَلْوَانِ الثِّيَابِ۔ اس کے بعد جس طرح چاہے وہ کپڑا پہنے۔

لَوَّنَ الْبُسْرُ تَلْوِيْنًا۔ کچی کھجور کا رنگ بدل گیا۔ (اس میں پختگی آ چلی)۔

لَيٌّ۔ (اصل میں لَوْیٌ تھا)۔

لِيٌّ اور لِيَّانٌ۔ ٹالنا، دیر کرنا، مکر جانا، کج ہونا، کنڈلی مارنا۔

مُلَاوَاةٌ اور لِوَاءٌ۔ لپٹ جانا۔

اِلْوَاءٌ۔ پیچیدہ ریت میں جانا، سوکھ جانا، سینا، اشارہ کرنا بہت آرزو کرنا انکار کرنا، ہلاک کرنا، جھنڈا اٹھانا۔

تَلَوِّیْ۔ مڑ جانا، مضطرب ہونا۔

تَلَاوِیْ۔ جمع ہونا۔

لِوَاءٌ۔ جھنڈا، پھریرا (یہ رایت (پرچم) سے چھوٹا ہوتا ہے۔

لِوَاءُ الْحَمْدِ بِيَدِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔ قیامت کے دن حمد کا جھنڈا میرے ہاتھ میں ہوگا (نہایہ میں ہے کہ لِوَاء اور رَایَه دونوں ایک ہیں۔ حمد کا جھنڈا یعنی اللہ تعالیٰ کی تعریف وثنا کا جھنڈا اس کو ہاتھ میں لیتے ہی اللہ تعالیٰ آپ کا دل ایسا کھول دے گا کہ اللہ کی تعریف آپ ایسی کریں گے جو کوئی دوسرا نہ کر سکے گا اسی لئے آپ کا نام اَحْمَدُ ہے اور آپ کی امت ''حمادین'' کہلاتی ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ سب سے پہلے بہشت میں وہ لوگ جائیں گے جو اللہ کی حمد وثنا بہت کرتے ہیں)۔

مَعَهٗ لِوَاءٌ۔ اس کے ساتھ ایک جھنڈا تھا (تاکہ لوگ پہچان لیں کہ آنحضرتؐ نے اس کو بھیجا ہے اور قتل کا حکم اس لئے دیا کہ وہ باپ کی بیوی سے نکاح کرنا روا جانتا ہوگا)۔

لِكُلِّ غَادِرٍ لِوَاءٌ يَّوْمَ الْقِيَامَةِ۔ ہر دغا باز پر قیامت کے دن ایک جھنڈا لگایا جائے گا (تاکہ اس کی دغا بازی اہل محشر کو معلوم ہو جائے اور سب لوگوں کی نظر میں ذلیل وخوار ہو)۔

فَانْطَلَقَ النَّاسُ لَا يَلْوِیْ اَحَدٌ عَلٰى اَحَدٍ۔ لوگ چلے کوئی شخص ان میں سے دوسرے کو مڑ کر نہیں دیکھتا (عرب لوگ کہتے ہیں اَلْوٰى بِرَاْسِهٖ یا لَوَاهُ یعنی اپنا سر ایک طرف موڑا ادھر التفات کیا)۔

اِنَّ ابْنَ الزُّبَيْرِ لَوٰى ذَنَبَهٗ بِرَاْسِهٖ يَالَوَاهُ۔ عبداللہ بن زبیرؓ نے اپنی دم موڑ لی (یہ کنایہ ہے بخیلی سے یا پیچھے رہ جانے سے کیونکہ اس کے بعد یہ ہے کہ ابوالعاص کا بیٹا آگے بڑھ گیا۔ یعنی عبدالملک بن مروان نے تو عزت اور سلطنت حاصل کر لی اور عبداللہ بن زبیرؓ پھسڈی رہ گئے روز بروز ان کی حکومت ضعیف ہوتی جاتی ہے)۔

وَلَيِّهِمْ اَلْسِنَتَهُمْ۔ اپنی زبانیں مروڑنے کی وجہ سے۔

وَجَعَلَتْ خَيْلُنَا تَلَوّٰى خَلْفَ ظُهُوْرِنَا۔ ہمارے گھوڑوں نے ہماری پیٹھ پیچھے مڑنا شروع کر دیا۔ (ایک روایت میں تَلُوْذُ ہے اس کے بھی معنی اسی کے قریب ہیں)۔

اِنَّ جِبْرِيْلَ رَفَعَ اَرْضَ قَوْمِ لُوْطٍ ثُمَّ اَلْوٰى بِهَا حَتّٰى سَمِعَ اَهْلُ السَّمَاءِ ضُغَاءَ كِلَابِهِمْ۔ حضرت جبرئیلؑ نے حضرت لوطؑ کی سرزمین کو اٹھا لیا پھر آسمان تک اس کو اڑا کر لے گئے یہاں تک کہ آسمان والوں نے ان کے کتوں کے چلانے کی آوازیں سنیں (یہ اَلْوَتْ بِهِ الْعَنْقَاءُ سے نکلا ہے یعنی اس کو اڑا کر لے گیا اور قتادہ سے بھی ایسی ہی روایت آئی ہے اس میں یوں ہے ثُمَّ اَلْوٰى بِهَا فِيْ جَوِّ السَّمَاءِ پھر آسمان اور زمین کے درمیان

اس کو اڑا کر لے گئے)۔

لَيَّةٌ لَالَيَّتَيْنِ۔ اوڑھنی کا ایک ہی پیچ سر پر ڈالتی (دوسرا پیچ نہ کرتی تا کہ مردوں کے عمامہ سے مشابہ نہ ہو جائے)۔

لَيُّ الْوَاجِدِ يُحِلُّ عُقُوْبَتَهٗ وَ عِرْضَهٗ۔ جو شخص مال دار ہو کر قرض ادا کرنے میں ٹال مٹول (حیلہ و حوالہ) کرے تو اس کو سزا دینا اور بے عزت کرنا درست ہو جائے گا۔

يَكُوْنُ لَيُّ الْقَاضِيْ وَ اِعْرَاضُهٗ لِاَحَدِ الرَّجُلَيْنِ۔ قاضی دو شخصوں میں سے ایک پر سختی اور بے توجہی کرے۔

اِيَّاكَ وَاللَّوَّ فَاِنَّ اللَّوَّ مِنَ الشَّيْطَانِ۔ اگر مگر سے بچے رہو یہ شیطان کی طرف سے ہے (اس کی تفسیر اوپر گزر چکی ہے)۔

مَجَامِرُ هُمُ الْاَلُوَّةُ۔ بہشت والوں کی انگیٹھیوں میں عود کا دھواں ہوگا (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ بہشت میں بھی آگ ہوگی اور شاید بغیر آگ کے وہاں عود کا دھواں نکلے)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَسْتَجْمِرُ بِالْاَلُوَّةِ غَيْرَ مُطَرَّاةٍ۔ عبداللہ بن عمرؓ خالص عود کا بھپارہ (دھونی) لیتے اس میں کوئی اور چیز نہ ملاتے۔

مَنْ خَانَ فِيْ وَصِيَّةٍ اُلْقِيَ فِي اللَّوٰى۔ جو شخص وصیت میں خیانت کرے (کسی وارث کی حق تلفی کرے یا وصی ہو کر وصیت کو غلط بیان کرے) وہ دوزخ میں ڈالا جائے گا (لَوٰی دوزخ کی ایک وادی کا نام ہے)۔

لُوَی۔ قریش کا ایک دادا تھا۔

تَتَلَوّٰی۔ کروٹیں لیتی تھی ادھر ادھر پلٹا کھاتی تھی۔

يَلْتَوِيْ طُوْلَ لَيْلَتِهٖ۔ ساری رات تڑپتا رہا ادھر ادھر کروٹیں لیتا رہا (نیند نہ آئی)۔

تَلَوّٰی۔ بے قراری بھوک سے یا مار سے یا فکر سے۔

فَالْتَوٰی بِهَا۔ اس نے ٹال مٹول کی۔

لَا يَلْوِيْ عُنُقَهٗ۔ اپنی گردن کسی طرف نہ پھراتے۔

لَا تَكَادُ تَلْوِيْ رِجْلَيْكَ اِذَا هَمَمْتَ طِرْتَ۔ تو اپنے پاؤں نہ موڑتا جب قصد کرتا تو اڑ جاتا۔

اِنَّ هٰذَا الْاَمْرَ يَصِيْرُ اِلٰى مَنْ يُّلْوٰى لَهُ الْحَنَكُ۔ یہ خلافت آخر میں اس کو ملے گی جس کے لئے ٹھڈی پھرائی جائے گی (یعنی لوگ اس کے سامنے عاجزی اور خضوع کریں گے۔ مراد امام مہدی علیہ السلام ہیں)۔

بابُ اللام مع الهاء

لَهْبٌ یا لَهِيْبٌ یا لُهَابٌ یا لَهَبَانٌ۔ شعلہ جس میں دھواں نہ ہو۔

لَهِيْبٌ۔ آگ کے دھویں کو بھی کہتے ہیں۔

لَهَبٌ اور لَهَبَانٌ۔ پیاسا ہونا۔

لَهْبَانٌ۔ پیاسا۔

تَلْهِيْبٌ اور اِلْهَابٌ۔ سلگانا۔

تَلَهُّبٌ اور اِلْتِهَابٌ۔ شعلہ مارنا، غصہ ہونا، جلنا۔

اَلْهَبَ الْفَرَسُ۔ گھوڑا اتنا دوڑا کہ غبار اڑا دیا۔

اِنِّيْ لَاَتْرُكُ الْكَلَامَ فَمَا اُرْهِفُ بِهٖ وَلَا اُلْهِبُ فِيْهِ۔ (صعصعہ نے معاویہؓ سے کہا) میں تو بات بن سوچے سمجھے دھڑ سے نہیں کہتا نہ اس میں جلدی کرتا ہوں۔

اَبُوْ لَهَبٍ۔ مشہور کافر تھا قریش کا، آنحضرتؐ کا چچا تھا لیکن آپ کا سخت دشمن تھا کہتے ہیں اس کا نام بھی یہی تھا۔ بعضوں نے کہا اس کا نام عبدالعزیٰ تھا چونکہ وہ بہت گورا چٹا سرخ سفید تھا۔ اس لئے کنیت اس کی ابولہب ہوئی۔ بعضوں نے کہا اس کے رخسار آگ کے شعلے کی طرح چمکتے تھے، اس کی بیوی ام جمیل جو ابوسفیان کی بہن تھی، وہ بھی آنحضرتؐ کی سخت دشمن تھی۔ آپ کے راستہ میں کانٹے بچھاتی آپ کے دروازے پر کچرا کوڑا گندگی لا کر ڈال جاتی۔

رُاٰیَ اَبُوْ لَهَبٍ فِی الْمَنَامِ۔ ابولہب کو کسی نے خواب میں دیکھا (پوچھا کیا حال ہے؟ اس نے کہا سخت عذاب میں گرفتار ہوں لیکن پیر کے دن اتنا سا پانی مل جاتا ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جب حضرت محمد ﷺ کی ولادت کی خبر ثویبہ میری لونڈی نے مجھ کو دی تھی تو میں نے اس خوشی میں اس کو آزاد کر دیا تھا)۔

رُخِّصَ لِصَاحِبِ الْعُطَاشِ وَ اللَّهَبِ اَنْ يُّفْطِرَ وَيُطْعِمَا۔ جس شخص کو تشنگی اور جلن کی بیماری ہو اس کو اجازت ہے کہ روزہ نہ رکھے روزے کے بدلے کھانا کھلا دے۔

لَهْبَرَةٌ- پست قد، بدصورت عورت یا لمبی دبلی عورت-

لَا تَتَزَوَّجَنَّ لَهْبَرَةً- لمبی دبلی عورت سے نکاح مت کر (ایسی عورت اکثر بدزبان، شوخ بے لذت ہوتی ہے)-

لَاهُوْتٌ- وہ علم ہے جس میں اللہ تعالیٰ کی ذات، صفات، شرائع، اعمال اور تعالیم سے بحث کی جاتی ہے- فرنچ زبان میں اس کو ثیولوجیا اور انگریزی میں تھیالوجی، عربی میں الٰہیات کہتے ہیں- بعض نے کہا لاہوت خالق اور ناسوت مخلوق، یا لاہوت روح اور ناسوت بدن اور جبروت حکومت اور سلطنت خداوندی-

مِنَ اللَّاهُوْتِيَّةِ اِلَى النَّاسُوْتِيَّةِ- عالم علوی سے عالم سفلی تک-

لَهْثٌ- ہانپنا (زبان باہر نکال کر، زور زور سے سانس لینا پیاس سے ہو یا تھکن سے یا گرمی سے)-

لَهْثٌ اور لَهْثَانٌ اور لَهَاثٌ- پیاسا ہونا-

اِلْتِهَاثٌ- ہانپنا-

لُهَاثٌ- شدت کی پیاس اور موت کی سختی-

لُهَاثِيٌ- وہ شخص جس کے منہ پر سرخ سرخ خال ہوں-

لُهْثَةٌ- لعب اور پیاس-

اِنَّ امْرَاَةً بَغِيًّا رَاَتْ كَلْبًا لَهْثَانَ فَسَقَتْهُ فَغُفِرَلَهَا- ایک بدکار عورت نے ایک کتے کو دیکھا جو (پیاس سے) ہانپ رہا تھا- اس نے اس کو پانی پلایا- اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا-

رَجُلٌ لَهْثَانٌ اور اِمْرَاَةٌ لَهْثَى- پیاسا مرد، پیاسی عورت-

فِي الْمَرْاَةِ اللَّهْثٰى اِنَّهَا تُفْطِرُ فِيْ رَمَضَانَ- اگر کسی عورت کو تشنگی کی بیماری (تونس) ہو تو وہ رمضان میں افطار کرے (روزے کے بدلے فدیہ دے دے)-

فِيْ سَكْرَةٍ مُلْهِثَةٍ- ایسی سختی جو زبان باہر نکال دے-

لَهَجٌ- مفتون ہونا، شیفتہ ہونا-

تَلْهِيْجٌ- ناشتہ کھلانا-

اُلْهِجَ بِهٖ- اس پر دیوانہ ہو گیا ہے (ہمیشہ اس کو کیا کرتا ہے)-

لَهْجَةٌ اور لَهَجَةٌ- زبان یا زبان کا کنارہ یا بولی جس کی عادت ہو-

مُلَهَّجٌ- جو شخص سو جائے اور کام نہ کر سکے-

مَا مِنْ ذِىْ لَهْجَةٍ اَصْدَقَ مِنْ اَبِىْ ذَرٍّ یا اَصْدَقُ لَهْجَةً مِّنْ اَبِىْ ذَرٍّ- کوئی بولنے والا ابوذر سے زیادہ سچا نہیں ہے (آپ ہمیشہ سیدھی اور سچی بات صاف کہہ دیتے کسی کی رعایت اور مروت نہ کرتے)-

لَهِجَ بِالشَّیْءِ- وہ تو اس پر دیوانہ ہو رہا ہے بے انتہا شوق ہے-

لَهِجَ بِالصَّوْمِ وَالصَّلٰوةِ- نماز اور روزے پر شیفتہ ہے-

لَهْدٌ- بوجھل کرنا، بار ڈالنا، کھانا، چاٹ لینا، زور سے سینہ میں مار کر دھکیلنا یا کندھوں کی جڑ میں چبھونا-

تَلْهِيْدٌ بمعنی لَهْدٌ ہے-

اِلْهَادٌ- ظلم کرنا، ستم کرنا-

لُهَادٌ- ہچکی-

لَهِيْدَہ- حریرہ-

لَوْلَقِيْتُ قَاتِلَ اَبِىْ فِى الْحَرَمِ مَا لَهَدْتُهٗ- اگر میرے باپ کا قاتل مجھ کو حرم میں ملے تو میں اس کو دھکا تک نہیں دوں گا (یہ عبداللہ بن عمرؓ کا قول ہے حرم کا ادب ایسا ہے ایک روایت میں مَاهِدْتُهٗ ہے یعنی اس کو ہلاؤں گا بھی نہیں حرکت تک نہیں دوں گا)-

لَهَدَهُ الْحَمْلُ- بوجھ نے اس کو بھاری کر دیا-

لَهَدَهٗ لَهْدًا- ایک گھونسا دیا (ٹھوکا) دے کر اس کو ہٹایا (اس کی ذلت اور خواری کی وجہ سے)-

مَلْهُوْدٌ- دھکا دیا گیا-

لَهْزٌ- مل جانا، گھس جانا، سینہ میں مارنا، لات مارنا، گردن پر گھونسا لگانا-

تَلْهِيْزٌ- بمعنی لَهْزٌ ہے-

مَلْهُوْزٌ- جس پر بڑھاپے کی سفیدی آ گئی ہو-

لَهْزَةٌ- بمعنی لِهْزِمَةٌ یعنی کان کے تلے کی ہڈی جو اٹھی ہوتی ہے-

لَهَازِمُ- ایک قبیلہ ہے-

اِذَا نُدِبَ الْمَيِّتُ وُكِّلَ بِهٖ مَلَكَانِ يَلْهِزَانِهٖ- جب

میت پر لوگ پکار پکار کر روتے ہیں اس کے اوصاف بیان کر کے (جیسے جاہلیت کے زمانہ کا دستور تھا) تو دو فرشتے اس پر مقرر کئے جاتے ہیں اس کو ٹھونسے لگاتے ہیں' دھکے مارتے ہیں (اس کو ذلیل کرنے کے لئے کہتے جاتے ہیں ہاں تو دنیا میں ایسا تھا)-

لَهَزْتُ رَجُلًا فِيْ صَدْرِهٖ- میں نے ایک شخص کے سینہ میں گھونسا مار کر اس کو دھکیلا-

يَلْهَزُهٗ هٰذَا وَ هٰذَا- اس کو یعنی جس نے شراب پی تھی کوئی دھکیلتا کوئی گھونسہ لگاتا-

لَهَزَهُ الْقَتِيْرُ- بڑھاپا اس میں مل گیا (پہلے آدمی ملہوز ہوتا ہے- پھر اشمط پھر اشیب- کذا قال الجوہری)

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ لَهَزَ رَجُلًا فَقَطَعَ بَعْضَ لِسَانِهٖ- ایک شخص نے دوسرے کو دھکیلا اس کی کچھ زبان کٹ گئی یہ پوچھا گیا (یعنی سوال ہوا کہ اس میں کیا حکم ہوگا)-

لِهْزِمَةٌ- وہ اٹھی ہوئی ہڈی جو کان کے نیچے کنپٹی پر ہوتی ہے-

هُمَا لِهْزِمَتَان- وہ دو لہزمہ ہیں-

اَمِنْ هَامِهَا اَوْلَهَا زِمِهَا- کیا تو اس قبیلے کے اعلیٰ لوگوں میں سے ہے یا متوسط لوگوں میں سے-

ثُمَّ يَاْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ- پھر اس کے دونوں لہزمے پکڑتا ہے یا اس کی دونوں باچھیں (منہ کے دونوں کنارے جن کو عربی میں ''شدقین'' کہتے ہیں)-

لَهْفٌ- مظلوم ہونا-

لَهَفٌ- رنج کرنا' غم کرنا' افسوس اور حسرت کرنا-

تَلْهِيْفٌ وَالْهَفَاه- کہنا' یاوَ انفساہ یاوا امیاہ-

اِلْهَافٌ- حرص کرنا-

تَلَهُّفٌ- تأسف اور حسرت-

اِلْتِهَافٌ- مشتعل زدہ اور مظلوم کی بددعا سے بچے رہو-

كَانَ يُحِبُّ اِغَاثَةَ اللَّهْفَانِ- آنحضرتؐ مظلوم یا دکھیا کی فریادرسی اور امداد پسند کرتے تھے-

تُعِيْنُ ذَاالْحَاجَةِ الْمَلْهُوْفَ- آپ تو حاجت مند بے قرار کی مدد کرتے ہیں-

يَالَهَفَ نَفْسِيْ- ایک کلمہ ہے افسوس کا جو فوت شدہ امر پر کہا جاتا ہے-

مَا اَتَاهُ مَلْهُوْفٌ اِلَّا فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ- حضرت علیؓ کی قبر پر جو کوئی مظلوم فریادی جاتا ہے اللہ اس کی مشکل دور کر دیتا ہے (یہ شیعوں کی روایت ہے)-

لَهَقٌ يالَهَقٌ- بہت سفید ہونا-

تَلَهُّقٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

لَهَاقٌ- سخت سفید (جیسے لِهَاقٌ ہے)-

اَبْيَضُ يَقَقٌ لَهَقٌ- سفید خوب سفید-

مُلَهَّقٌ- خوب سفید-

كَانَ خُلُقُهٗ سَجِيَّةً وَّلَمْ يَكُنْ تَلَهُوْقًا- آنحضرتؐ کا خلق اصلی اور فطری تھا نہ کہ بناوٹ اور تصنع (اللہ تعالیٰ نے آپ کو حسن فطرت سے موصوف باخلاقِ حسنہ رکھا تھا- تَلَهْوَقَ الرَّجُلُ جب آدمی کی مروت اور اخلاقی حالت مصنوعی اور بناوٹی ہو' ذاتی حالت اس کی ایسی نہ ہو' زمخشری نے کہا میرے نزدیک یہ لَهَقٌ سے نکلا ہے بہ معنی سفیدی- مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ کا خلق سفید بےداغ اور بےعیب تھا)-

تَرْمِي الْغُيُوْبَ بِعَيْنَيْ مُفْرَدٍ لَهِقٍ- دور کی چیزوں کو سفید سانبھر کی طرح دیکھ لیتی ہے-

لَهْمٌ يالَهَمٌ- ایک بارگی نگل جانا-

اِلْهَامٌ- نگلا دینا' دل میں ڈالنا' وحی بھیجنا' سکھانا' توفیق دینا-

تَلَهُّمٌ اور اِلْتِهَامٌ- ایک بارگی نگل جانا سب دودھ چوس لینا-

اُلْتُهِمَ لَوْنُهٗ- اس کا رنگ بدل گیا-

اِسْتِلْهَامٌ- الہام چاہنا-

لَاهُمَّ بمعنی اَللّٰهُمَّ یعنی اے میرے خدا-

لُهَامٌ- بڑا لشکر-

لَهِمٌ- کھاؤ-

لُهْمَةٌ- ایک پھانک-

لَهِمٌّ- بڑا سمندر آگے بڑھنے والا سخی-

لَهُوْمٌ- کھاؤ-

وَاَسْئَلُكَ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِكَ تُلْهِمُنِيْ بِهَا رُشْدِيْ- یا اللہ! میں تیری ایسی مہربانی چاہتا ہوں جس سے تو میرے دل میں وہ بات ڈالے جس سے مجھ کو ہدایت ہو- (سچے طریق پر چلوں- نہایہ میں ہے کہ الہام کہتے ہیں اللہ کی طرف سے دل میں وہ بات آنا جس سے کسی کام کو کرنے یا چھوڑ دینے کی ترغیب ہو- اور یہ وحی کی ایک قسم ہے اور اللہ تعالیٰ جس بندے کو چاہتا ہے اس سے سرفراز فرماتا ہے- مطلب یہ ہے کہ وحی کی یہ قسم پیغمبروں سے خاص نہیں ہے بلکہ اولیاء اللہ کو بھی حاصل ہوتی ہے مگر کوئی ولی الہام ہونے کی وجہ سے اپنے آپ کو نبی اور رسول نہیں کہہ سکتا)-

اَللّٰهُمَّ اَلْهِمْنِيْ رُشْدِيْ- یا اللہ میری بہبودی کی بات میرے دل میں ڈال دے-

وَ اَنْتُمْ لَهَامِيْمُ الْعَرَبِ- تم تو سارے عربوں کے سردار ہو یا زیادہ سخی ہو آگے بڑھنے والے-

لُهْنَةٌ- وہ ہدیہ جو مسافر سفر سے لوٹتے وقت اپنے ساتھ لاتا ہے (سوغات) ناشتہ-

تَلْهِيْنٌ اور اِلْهَانٌ- سفر سے لوٹتے وقت تحفہ لانا' سوغات لانا' لہنہ کھلانا' ناشتہ کرانا-

لَهُنَّ- ان عورتوں کے لئے-

لَهْوٌ- کھیلنا' بازی کرنا' دیوانہ ہونا' عاشق ہونا' مانوس ہونا-

لُهِيٌّ اور لِهْيَانٌ- غافل ہونا' چھوڑ دینا' اعراض کرنا-

تَلْهِيَةٌ- مشغول کرنا-

مُلَاهَاةٌ- قریب ہونا-

اِلْهَاءٌ- بھلا دینا' گانا سننے میں مشغول ہو جانا' چکی میں ایک مٹھی ڈالنا-

لُهْيَةٌ- عطیہ (لُهًى اس کی جمع ہے)-

تَلَهِّيْ- غافل ہونا-

تَلَاهِيْ- مشغول ہونا' کھیلنا (جیسے اِلْتِهَاءٌ ہے)-

لَيْسَ شَيْءٌ مِّنَ اللَّهْوِ اِلَّا فِيْ ثَلَاثٍ- کوئی کھیل جائز نہیں مگر تین کھیل جائز ہیں-

فَهَلَّا لَهْوٌ- یہ کیسی شادی کچھ کھیل کیوں نہیں (یعنی گانا بجانا جو شادی بیاہ کی نشانی اور خوشی کی علامت ہے بعض علماء نے شادی بیاہ' عید خوشی کے مراسم میں گانا بجانا درست رکھا ہے)-

سَتُفْتَحُ عَلَيْكُمُ الرُّوْمُ فَلَا يَعْجِزُ اَحَدُكُمْ اَنْ يَلْهُوَ بِاَسْهُمِهٖ- قریب ہے کہ تم نصاریٰ کا ملک روم فتح کر لو گے ایسا نہ ہو کہ فتح کے بعد تم تیر اندازی کا کھیل چھوڑ دو (بلکہ ہمیشہ تیر اندازی کی مشق کرتے رہو کیونکہ رومی لوگ تیر مارنے میں استاد ہیں اگر تم تیر اندازی چھوڑ دو گے تو پھر وہ تم پر غلبہ کریں گے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے تیر اندازی کا کھیل مت چھوڑو تا کہ رومیوں پر تم کو فتح حاصل ہو کیونکہ وہ تیر ہی سے لڑتے ہیں)-

اِذَا اسْتَاْثَرَ اللّٰهُ بِشَيْءٍ فَالْهَ عَنْهُ- اللہ تعالیٰ جو چیز کسی اپنے بندے کو عنایت فرمائے تو تو اس کو خیال مت کر (اس سے حسد اور رشک اور پروردگار پر اعتراض اور شکوہ شکایت مت کر)-

فِي الْبَلَلِ بَعْدَ الْوُضُوْءِ اِلْهَ عَنْهُ- اگر وضو کے بعد آدمی پائجامہ پر کچھ تری دیکھے تو اس کا خیال نہ کرے (کیونکہ اس کا خیال کرنے سے وسوسہ پیدا ہوتا ہے اور کبھی وسوسہ کا ایسا زور ہو جاتا ہے کہ نماز پڑھنا ہی دشوار ہو جاتا ہے بعض وسواسی نماز ہی چھوڑ دیتے ہیں- کہتے ہیں ہم کیونکر نماز پڑھیں ہم کو تو قطرہ آتا ہے- کبھی بار بار وضو کرتے ہیں اور بیماری میں مبتلا ہو جاتے ہیں- "گربہ کشتن روزِ اول" اس لئے پہلے ہی سے وسوسہ کی جڑ کاٹنے کی یہ تدبیر بیان کی کہ اس کا خیال ہی نہ کرے اور نماز اسی وضو سے پڑھ لے- بہتر یہ ہے کہ ایسا آدمی استنجا کے بعد تھوڑا پانی اپنی ازار پر ڈال لے تا کہ اگر تری دیکھے تو سمجھ لے کہ پانی کی تری ہے- جیسے دوسری حدیث میں ہے)-

فَلَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ- آنحضرتؐ کسی چیز میں جو آپ کے سامنے تھی مشغول ہو گئے-

اِنَّهٗ كَانَ اِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ لَهَا عَنْ حَدِيْثِهٖ- وہ جب گرج کی آواز سنتے تو اپنی بات چیت چھوڑ دیتے (اللہ کی یاد میں مصروف ہوتے)-

اِنَّهٗ بَعَثَ اِلٰى اَبِيْ عُبَيْدَةَ مَالًا فِيْ صُرَّةٍ وَ قَالَ لِلْغُلَامِ اِذْهَبْ بِهَا اِلَيْهِ ثُمَّ تَلَهَّ سَاعَةً فِي الْبَيْتِ ثُمَّ انْظُرْ

مَاذَا يَصْنَعُ بِهَا- حضرت عمرؓ نے ابوعبیدہ بن جراحؓ کے پاس ایک تھیلی روپیوں کی بھیجی اور غلام سے کہا تو یہ تھیلی لے جا- پھر ایک گھڑی تک کسی بہانہ سے گھر میں ٹھہرارہ' دیکھ وہ ان روپیوں کو کیا کرتے ہیں-

وَقَالَ كُلُّ صَدِيْقٍ كُنْتُ آمُلُهُ لَا أُلْهِيَنَّكَ اِنِّيْ عَنْكَ مَشْغُوْلٌ- ہر دوست جس سے مجھ کو امداد واعانت کی توقع تھی یہ کہنے لگا میں تیری فکر دور نہیں کرسکتا (مجھ کو خود اپنی فکر ہے' نفسی نفسی کا معاملہ ہے)-

سَأَلْتُ رَبِّىْ اَنْ لَّا يُعَذِّبَ اللَّاهِيْنَ مِنْ ذُرِّيَّةِ الْبَشَرِ فَاَعْطَانِيْهِمْ- میں نے اپنے پروردگار سے یہ درخواست کی کہ آدم کی اولاد میں جو بھولے نادان لوگ ہیں ان کو عذاب نہ کرے' اللہ تعالیٰ نے یہ منظور فرمالیا وہ لوگ میرے حوالے کردیئے (بعض نے کہا لَاهِيْنَ سے وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے عمداً گناہ نہیں کیے بلکہ بھول چوک یا غلط فہمی سے- بعض نے کہا نابالغ بچے مراد ہیں جو معصوم مرتے ہیں)-

فَمَا زِلْتُ اَعْرِفُهَا فِيْ لَهَوَاتِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- میں اس زہر کا اثر جو یہودیہ عورت نے بکری کے گوشت میں ملا کر آنحضرت کو دیا تھا آپؐ کے مسوڑھوں میں برابر دیکھتی رہی (معاذ اللہ کیسا سخت زہر تھا- کہتے ہیں آپ کی وفات بھی اسی زہر کے اثر سے ہوئی اور شہادت کا مرتبہ بھی آپ کو حاصل ہوا)-

مُسْتَجْمِعًا ضَاحِكًا حَتّٰى اَرٰى لَهَوَاتِهِ- پورا ہنستے ہوئے آپ کے مسوڑھے دیکھوں-

مِنْهُمُ الْفَاتِحُ فَاهُ لِلُهْوَةٍ مِّنَ الدُّنْيَا- ان میں سے ایک وہ شخص ہے جو دنیا کے عطیہ کے لئے اپنا منہ کھول دے-

لُهْوَهٌ- بڑا اور افضل عطیہ-

حَتّٰى اَسْقَطُوْا لَهَاتَهَا- یہاں تک کہ اس کا مسوڑھا گرا دیا اس کو خاموش کر دیا (بعض نے کہا یہ روایت غلط ہے اور صحیح حَتّٰى اَسْقَطُوْا لَهَابِهِ ہے یعنی اس کے سامنے صاف کھول کر بیان کر دیا)-

يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ- اے عائشہ! اس شادی میں تمہارے ساتھ کوئی کھیل تماشا نہ تھا- (شادی میں کھیل کود کرنا جائز ہے- مجمع البحار میں ہے کہ اس میں لہو کی اجازت نہیں ہے کیونکہ شاید یہ استخبار ہو یعنی دریافت کرنا مگر یہ تاویل غلط ہے- دوسری روایتوں سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ نے شادی میں کچھ لہو کی اجازت بلکہ ترغیب دی)-

اَلْهَتْنِىْ اٰنِفًا- اس کملی کے نقش ونگار نے مجھ کو ابھی غافل کر دیا (اسی حدیث سے بعض نے نقشی اور بیل بوٹے کے سجاوے پر نماز پڑھنا مکروہ رکھا ہے تو سادہ بوریا نماز کے لئے نہایت عمدہ ہے)-

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَقْبَلُ الدُّعَاءَ مِنْ قَلْبٍ لَاهٍ- اللہ تعالیٰ غافل دل کی دعا قبول نہیں کرتا (یعنی جو شخص زبان سے دعا کررہا ہو لیکن دل اور طرف لگا ہو)-

لَهْوَ الْحَدِيْثِ- بیکار کھیل کود کی باتیں (یہ تمام جھوٹے قصوں اور بے اصل کہانیوں اور موضوع حدیثوں کو شامل ہے اور جتنی ٹھٹے اور مسخرہ پن کی نقلیں اور عبادت سے غافل کرنے والی باتیں ہیں)-

هُمْ لُهَاءُ مِأَةٍ- وہ قریب سو آدمیوں کے ہیں- زهاء کے بھی یہی معنی ہیں-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِىْ اَخْرَجَ عَنِّى الْاَذٰى يَالَهَا نِعْمَةً- شکر اس خداوند کا جس نے میرے پیٹ سے پلیدی نکال دی یہ کیسی کچھ نعمت ہے (یعنی بڑی نعمت ہے)-

يُحَرِّكُ الرَّجُلُ لِسَانَهُ فِىْ لَهَوَاتِهِ- آدمی اپنی زبان اپنے مسوڑھوں میں ہلاتا ہے-

باب لا

لَا وَقُرَّةِ عَيْنِىْ- بس یہی بات ہے قسم میری آنکھوں کی ٹھنڈک کی- یعنی آنحضرتؐ کی (یہ ام رومان نے جو ابوبکر صدیقؓ کی بیوی تھیں کہا- انھوں نے آنحضرتؐ کی قسم کھائی)-

لَا اُرِيْدُ اَنْ اُخْبِرَكُمْ عَنْ نَبِيِّكُمْ- نہیں میں یہ چاہتا ہوں کہ تمہارے پیغمبر نے جو حدیثیں فرمائی ہیں ان کو بیان کردوں یا میں آنحضرتؐ کی حدیثیں بیان کرنا نہیں چاہتا (بلکہ اپنی طرف

سے کہتا ہوں)-

لَا وَهُوَ يُدَافِعُهُ الْاَخْبَثَانِ - جب پیشاب اور پاخانہ کا زور ہو تو اس حالت میں نماز پڑھنا جائز نہ ہوگا- (اگر کوئی ایسی حالت میں نماز پڑھے تو نماز درست نہ ہوگی دوبارہ پڑھنی چاہیے اس لئے کہ نماز کا بڑا رکن خضوع اور خشوع ہے اور وہ ایسے حال میں نہیں ہوسکتا)-

لَا اِنَّا ظَنَنَّا - ہم کو یہی گمان مانع ہوا کہ بعض لوگ سورہے ہیں-

لَا عَلَيْكُمْ اَنْ لَّا تَفْعَلُوْا - اگر تم عزل نہ کرو- (انزال کے وقت ذکر باہر نکال لینا تاکہ عورت کو حمل نہ رہے) تو تمہارا کچھ نقصان نہ ہو (بعض نے کہا دوسرا لا زائد ہے- یعنی عزل کرنے میں کوئی گناہ نہیں)-

لَاهَا اللّٰهِ اِذًا لَّا نَعْمَدُ اِلٰى اَسَدٍ - قسم خدا کی ہم تو ایک شیر کو اس کے حق سے محروم نہیں کریں گے (جس نے قتل کیا ہے اسی کو سب سامان دیں گے- ایک روایت میں لَا يَعْمَدُ ہے یعنی آنحضرتؐ ایسا نہیں کرنے کے کہ ایک بہادر شیر کو محروم کر کے اس کا سامان تجھ کو دلا دیں)-

اَللّٰهُمَّ لَوْلَا اَنْتَ - (صحیح لَاهُمَّ ہے یا تاللہ یا واللہ) اے اللہ! اگر تو ہماری مدد نہ کرتا-

فَلَا اَعْرِفَنَّ اَحَدًا مِنْكُمْ لَقِيَ اللّٰهَ - میں تم میں سے کسی ایک کو اس طرح نہ پہچانوں کہ وہ اللہ تعالےٰ سے ملے (ایک روایت میں فَلَا عِرْفَنَّ ہے)-

لَا وَلَا تُؤْتِيْ اُكُلَهَا كُلَّ حِيْنٍ - اس کا میوہ کبھی موقوف نہیں ہوتا اور ہر وقت اپنے پھل دیئے جاتا ہے تو لَا وَلَا متعلق ہے محذوف سے اور تُؤْتِيْ اُكُلَهَا الگ کلام ہے)-

لَا يَتَحَاتُّ وَرَقُهَا لَا وَلَا - اس کے پتے نہیں جھڑتے نہ اس میں ایسا ہوتا ہے نہ ویسا (یعنی نہ میوہ موقوف ہوتا ہے نہ اس کا فائدہ مٹ جاتا ہے)-

اَيُّهَا الْمَرْءُ لَا اَحْسَنَ مِنْ هٰذَا - مرد آدمی اس سے بہتر کچھ نہیں ہے (ایک روایت میں لَاحَسَنَ ہے یعنی اس سے بہتر کوئی بات نہیں کہ تو اپنے گھر میں بیٹھا رہے ہمارے پاس نہ آئے)-

مِنْ صِدْقِيْ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ لَّا اَكُوْنَ كَذَبْتُهُ - (کہتے ہیں اس میں لا زائد ہے گو کہ بخاری کے اکثر نسخوں میں لا موجود ہے)-

فَلَا اِذَنْ - (اگر تم کو برتنوں کی ایسی ہی ضرورت ہے) تو میں منع نہیں کرتا (یعنی ممانعت اس حالت میں ہے جب ان کی احتیاج نہ ہو اور یہ بھی احتمال ہے کہ ایسی حالت میں ممانعت کے فسخ کی وحی اتر آئی ہو)-

لَا اَبَا لَكَ - شاباش- یہ اس حالت میں کہا جاتا ہے جب یہ منظور ہوتا ہے کہ مخاطب ایک کام میں خوب کوشش کرے مطلب یہ ہے کہ تو اپنی ذات سے محنت کر تیرا باپ موجود نہیں ہے جو تیری مدد کرے-

لَا اُمَّ لَكَ وَلَا اَبَ لَكَ - تیری ماں نہ رہے اور تیرا باپ نہ رہے (یہ کلمے اکثر مدح میں کہے جاتے ہیں اور کبھی ذم کے موقع پر بھی استعمال ہوتے ہیں- اسی طرح تعجب میں اور بدنظر دفع کرنے کے لئے)-

لَا وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ - یہ بات ایسی نہیں اور میں خدا سے بخشش چاہتا ہوں (اگر میرا کہنا غلط ہو)-

لَا هُوَ حَرَامٌ (مردار کی چربی نہ بیچو) وہ حرام ہے (لیکن اس سے نفع اٹھانا جائز ہے امام شافعی اور ان کے اصحاب کا یہی قول ہے)-

لَا يَكْسِبُ عَبْدٌ مَّالَ حَرَامٍ فَيَتَصَدَّقُ بِهٖ فَيُقْبَلُ - کوئی بندہ کا وہ صدقہ قبول نہ ہوگا جو حرام مال کما کر اس میں سے صدقہ دے-

اُبْسُطْ يَدَكَ فَلِاُبَايِعَكَ - اپنا ہاتھ پھیلاؤ تاکہ میں تم سے بیعت کروں-

فَلَا عَلَيْهِ اَنْ يَّمُوْتَ يَهُوْدِيًّا اَوْ نَصْرَانِيًّا - (جو شخص قدرت اور سامان اور راستہ کے پرامن ہونے کے باوجود حج نہ کرے) اس کا مسلمان رہ کر مرنا اور یہودی اور نصرانی ہو کر مرنے میں کوئی فرق نہیں (وہ ہر طرح ناشکرا گنا جائے گا)-

بابُ اللام مع الیاء

لَیْتٌ - روکنا، پھیر دینا (جیسے اِلَاتَۃٌ ہے)-

اِیْلَاتٌ - کم کرنا-

لِیْتٌ - گردن کی ایک جانب-

لَیْتَ - حرف تمنی ہے بمعنی کاش کہ (جیسے لَیْتَ الشَّبَابَ یَعُوْدُ کاش جوانی پھر دوبارہ آتی اور وَجَدْتُ کے معنی میں بھی آتا ہے)-

یُنْفَخُ فِی الصُّوْرِ فَلَا یَسْمَعُہٗ اَحَدٌ اِلَّا اَصْغٰی لِیْتًا - جب صور پھونکا جائے گا تو جو کوئی اس کو سنے گا وہ اپنی گردن کا ایک رخ اس طرف جھکائے گا-

اِلَّا اَصْغٰی لِیْتًا وَّ رَفَعَ لِیْتًا - گردن کی ایک جانب تو جھکائے گا اور دوسری جانب اٹھا دے گا- (بیہوش ہو جائے گا خوف اور دہشت سے، ایسی حالت میں آدمی کا پیر بے قابو ہو کر گر جاتا ہے تو گردن کا ایک رخ جھک جاتا ہے ایک اونچا ہو جاتا ہے)-

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ لَایُفَاتُ وَلَا یُلَاتُ وَلَا تَشْتَبِہُ عَلَیْہِ الْاَصْوَاتُ - سب تعریف اس خداوند کو ہے جس سے کوئی چیز فوت نہیں ہو سکتی (نظروں سے اوجھل یا گم نہیں ہو سکتی) اور نہ کوئی اس سے روکی جاتی ہے اور نہ آوازیں اس پر مشتبہ ہوتی ہیں (بلکہ ہر ایک آواز کو اور آواز کرنے والے کو وہ پہچانتا ہے)-

لَیْتَہٗ سَکَتَ - کاش آپ خاموش ہو جائیں (تاکہ آپ کو زیادہ تکلیف نہ ہو)-

لَیْتَ حَظِّیْ مِنْ اَرْبَعِ رَکْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ - کاش ان چار رکعتوں کے بدلے دو مقبول رکعتیں مجھ کو نصیب ہوتیں (یعنی حضرت عثمانؓ نے نماز میں قصر نہیں کیا اگر وہ قصر کرتے جیسے آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ اور عمرؓ کرتے رہے تو سنت کے موافق دو رکعتیں ان چار رکعتوں سے افضل ہوتیں جو خلاف سنت تھیں)-

لَیْثٌ یالَائِثٌ - شیر-

تَلْیِیْثٌ اور تَلَیُّثٌ - شیر کی طرح خواہش رکھنا-

مُلَایَثَۃٌ - شیر کی طرح معاملہ کرنا یا فخر کرنا-

اَلْیَثُ - شجاع-

لَیْثَۃٌ - شیرنی-

مِلْیَثٌ - مضبوط، زور آوار-

اِنَّہٗ کَانَ یُوَاصِلُ ثَلٰثًا ثُمَّ یُصْبِحُ وَھُوَ اَلْیَثُ اَصْحَابِہٖ - عبداللہ بن زبیرؓ تین تین روز سے طے وصال کے رکھتے، پھر صبح کو اٹھتے تو سب ساتھیوں میں زیادہ مضبوط اور زور آور ہوتے-

لِیَاحٌ - حضرت امیر حمزہؓ کی ایک تلوار کا نام تھا (اصل میں یہ لِوَاح تھا واو کو یا سے بدل دیا)-

لَیْسٌ - شجاعت اور بہادری-

لَیْسَ - کلمۂ نفی ہے اور بمعنی استثنا بھی آتا ہے-

کُلُّ مَا اَنْھَرَ الدَّمَ لَیْسَ السِّنَّ وَالظُّفُرَ - جو چیز خون کو بہا دے (تیز اور دھار دار ہو پتھر ہو یا لکڑی یا شیشہ یا لوہا یا ٹین یا کانچ اس سے ذبح درست ہے) مگر دانت اور ناخن نہ ہو (ان دونوں سے ذبح کرنا درست نہیں- دوسری روایت میں ہے کہ ناخن ہڈی ہے اور ہڈی جنوں کی خوارک ہے تو اس کو خون سے نجس کرنا اچھا نہیں اور دانت حبشیوں کی چھری ہے ان سے مشابہت ممنوع ہے- کرمانی نے کہا ناخن میں آدمی اور جانور سب کے ناخن آ گئے خواہ جسم سے جڑے ہوں یا الگ ہوں اسی طرح دانت بھی عام ہے انسان کا ہو یا دوسرے حیوانات کا بہرحال ان دونوں چیزوں کے سوا ہر ایک دھاردار خون بہا دینے والے ہتھیار سے ذبح کرنا درست ہے)-

فَقُطِعَتْ شِمَالُھَا لَیْسَ اِلَّا ذٰلِکَ - اس کا بایاں ہاتھ کاٹا گیا- بس اور کچھ نہیں ہو سکتا (اب داہنا ہاتھ نہ کاٹا جائے گا)-

لَیْسَ بِذَالِکَ - (ظلم سے مراد اس آیت میں لَمْ یَلْبِسُوْا اِیْمَانَھُمْ بِظُلْمٍ میں) مطلقاً ہر گناہ نہیں ہے (بلکہ شرک مراد ہے اگر کوئی کہے کہ شرک ایمان کے ساتھ کیونکر جمع ہو گا تو اس کا جواب یہ ہے کہ ایمان اصطلاحی شرعی کے ساتھ شرک جمع نہیں ہو سکتا- لیکن ایمان لغوی کے ساتھ جمع ہوتا ہے جیسے وَمَا یُؤْمِنُ اَکْثَرُھُمْ بِاللّٰہِ اِلَّا وَھُمْ مُّشْرِکُوْنَ، وَیَقُوْلُوْنَ ھٰؤُلَاءِ شُفَعَاؤُنَا عِنْدَ

اللّٰہِ- اکثر مشرک اللہ تعالیٰ کے وجود کا یقین رکھتے ہیں اور اس کو عالم کا پیدا کرنے والا سمجھتے ہیں پر اس کے ساتھ شرک میں گرفتار ہیں- بتوں اور ٹھاکروں اور اولیاء اللہ کی نذر و نیاز کرتے ہیں ان کے نام کی منت مانتے ہیں ان کو اپنا سفارشی اور ہر طرح بچانے والا سمجھتے ہیں' دکھ' بیماری اور مصیبت میں ان کو پکارتے ہیں' ان کی پوجا پاٹ کرتے ہیں)-

لَیْسَ بِذَالِكَ - یہ راوی قوی نہیں ہے-

فَیُطَلِّقُ لَیْسَ بِشَیْءٍ - (اگر کسی شخص پر جبر کیا جائے اور وہ طلاق دے دے) تو ایسی طلاق کچھ نہیں (یعنی وہ طلاق نہیں پڑے گی)-

لَیْسَتْ بِمَالٍ - کمان اس مال میں سے نہیں ہے (جو میں نے بیچنے کے لئے جمع کیا ہے- بلکہ وہ اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کا آلہ ہے)-

لَیْسَ الْمِسْكِیْنُ الَّذِیْ یَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ - وہ شخص مسکین نہیں جو لوگوں کے سامنے گھومتا رہتا ہے (ان سے سوال کرتا ہے تو اس کو صدقہ دینا گو درست ہے مگر اس میں اتنا ثواب نہیں ہے جو مسکینوں کو دینے میں ہے یہ مسکین وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ کے بھروسہ پر خاموش بیٹھے رہتے ہیں- کسی سے سوال نہیں کرتے)-

لَیْسَ فِیْهَا قَمِیْصٌ وَّلَا عِمَامَةٌ - آنحضرتؐ تین کپڑوں میں کفنائے گئے ان میں نہ قمیص تھی نہ عمامہ- (یہ دونوں چیزیں بدعت ہیں- اب یہ روایت کہ آنحضرت کو ایک جوڑے میں کفن دیا گیا یعنی دو کپڑوں میں اور ایک اس قمیص میں جو آپ پہنے ہوئے تھے ضعیف ہے)-

لَیْسَ جَزَاؤُهٗ اِلَّا الْجَنَّةَ - حج مبرور کا بدلہ صرف بہشت ہی ہے-

لَیْسَ ذٰلِكَ اِلَیْكَ - ان لوگوں کو دوزخ سے نکالنا تمہارا کام نہیں-

لَسْتُ لَهَا بِاَهْلٍ - میں اس (شفاعت عظمیٰ) کے لائق نہیں ہوں (ہر ایک پیغمبر قیامت کے دن یہی جواب دے گا یہاں تک کہ اگلے پچھلے سب جمع ہو کر آنحضرت محمد ﷺ کے پاس آئیں گے اور آپ کمر ہمت باندھ کر بارگاہ الٰہی میں جائیں گے)-

لَیْسُوْا عَلٰی مَاءٍ - لوگوں کے پاس پانی نہیں ہے (نہ کوئی کنواں یا چشمہ یہاں ہے نہ ان کے سامان میں پانی موجود ہے)-

مَامِنْ نَبِیٍّ اِلَّا وَقَدْ اَخْطَاَ اَوْهَمَّ بِخَطِیْئَةٍ لَیْسَ یَحْیَی بْنَ زَكَرِیَّا - جتنے پیغمبر گزرے ہیں ان میں ہر ایک سے کچھ نہ کچھ قصور ہوا ہے یا قصور نہیں ہوا تو اس کا قصد کیا ہے (جیسے حضرت یوسفؑ نے قصد کیا تھا کہ زلیخا سے مباشرت کریں) مگر حضرت یحییٰ علیہ السلام (ان سے کوئی قصور سرزد نہیں ہوا)-

مَا وُصِفَ لِیْ اَحَدٌ فِی الْجَاهِلِیَّةِ فَرَاَیْتُهٗ فِی الْاِسْلَامِ اِلَّا رَاَیْتُهٗ دُوْنَ الصِّفَةِ لَیْسَكَ - (آنحضرتؐ نے زید خیل سے فرمایا) جاہلیت کے زمانہ میں جن جن لوگوں کے عمدہ اوصاف مجھ سے بیان کئے گئے اسلام کے زمانے میں جب میں نے ان کو دیکھا تو جیسی تعریف لوگ کرتے تھے انھیں اس تعریف سے کم پایا لیکن تیرے سوا (تو ویسا ہی نکلا جیسی تیری توصیف لوگ کرتے تھے)-

فَاِنَّهٗ اَهْیَسُ اَلْیَسُ - وہ تو روٹی پیدا کر کے اپنی جگہ بیٹھ رہنے والا ہے-

لَیْطٌ - محبوب ہونا' مل جانا' چپک جانا' لعنت کرنا-

تَلْبِیْطٌ - ملانا-

لِیَاطٌ - چونا' گچ' سود-

لِیْطٌ - رنگ' کھال' چھلکا-

لِیْطَةٌ - چھال' پوست' کمان' نیزہ-

وَ اِنَّ مَا كَانَ لَهُمْ مِنْ دَیْنٍ اِلٰی اَجَلٍ فَبَلَغَ اَجَلَهٗ فَاِنَّهٗ لِیَاطٌ مُبَرَّاٌ مِنَ اللّٰهِ وَاِنَّ مَا كَانَ لَهُمْ مِنْ دَیْنٍ فِیْ رَهْنٍ وَّرَاءَ عُكَاظٍ فَاِنَّهٗ یُقْضٰی اِلٰی رَاْسِهٖ وَ یُلَاطُ بِعُكَاظٍ وَّلَا یُؤَخَّرُ - جو ان کا قرض میعادی ہو اس کی میعاد پوری ہو جائے تو وہ سود ہے اللہ تعالیٰ سے بے تعلق اور جدا ہے اور جو قرض گروی رکھ کر عکاظ بازار کے وقت تک لیا جائے وہ بازار کے ختم ہوتے ہی ادا کر دیا جائے' عکاظ کے متصل ہی دے دیا جائے دیر

نہ کی جائے-

اِنَّهٗ كَانَ يُلِيْطُ اَوْلَادَ الْجَاهِلِيَّةِ بِاٰبَائِهِمْ وَفِيْ رِوَايَةٍ بِمَنِ ادَّعَاهُمْ فِي الْإِسْلَامِ- حضرت عمرؓ جاہلیت کے زمانہ کی اولاد کا نسب ان کے باپوں سے ملا دیتے- ایک روایت میں یوں ہے کہ جو کوئی اسلام کے زمانے میں ان کا دعویٰ کرتا (کہتا یہ میرا بیٹا ہے) تو اسی سے اس کا نسب ملا دیتے- یہ اَلَاطَ يُلِيْطُ سے نکلا ہے بمعنی ملا دیا اور ملا دیتا ہے)-

فِي التِّيْعَةِ شَاةٌ لَا مُقَوَّرَةَ الْأَلْيَاطِ- چالیس بکریوں میں ایک بکری زکوٰۃ کی دینی ہوگی مگر ایسی بکری نہ ہو جس کی کھال لٹک رہی ہو (دبلی ہونے کی وجہ سے- اصل میں لیط کہتے ہیں اس پوست کو جو درخت سے لگا ہوتا ہے پھر کھال کو کہنے لگے)-

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِابْنِ عَبَّاسٍ بِاَيِّ شَيْءٍ اُذَكِّيْ اِذَا لَمْ اَجِدْ حَدِيْدَةً قَالَ بِلِيْطَةٍ فَالِيَةٍ- ایک شخص نے عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا اگر مجھ کو لوہا نہ ملے (چھری' چاقو' تلوار وغیرہ) تو میں کس چیز سے ذبح کروں انھوں نے کہا کاٹنے والی چھال سے (جس میں دھار ہوتی ہے جیسے نرکل' بانس کی کھپچی وغیرہ)-

فَنُزَكِّيْ بِاللِّيْطِ- ہم چھال سے یا پوست سے ذبح کرلیں-

دَخَلْتُ عَلٰى اَنَسٍ فَاُتِيَ بِعَصَافِيْرَ فَذُبِحَتْ بِلِيْطَةٍ- میں حضرت انس بن مالکؓ کے پاس گیا ان کے پاس چند چڑیاں لائی گئیں پھر بانس کی ایک کھپچی سے ذبح کی گئیں (جو تیز اور دھاردار ہوتی ہے)-

مَا يَسُرُّنِيْ اَنِّيْ طَلَبْتُ الْمَالَ خَلْفَ هٰذِهِ اللَّائِطَةِ وَ اَنَّ لِيَ الدُّنْيَا- مجھ کو یہ پسند نہیں کہ میں اس ستون کی آڑ میں دنیا کا مال طلب کروں یا ساری دنیا مجھ کو مل جائے-

يَلِيْطُ حَوْضَهٗ- اپنے حوض کا گلاوہ کر رہا ہوگا (اس کو لیپ پوت کر صاف کر رہا ہوگا کہ دفعتہً قیامت آ جائے گی)-

مَا رَاَيْتُ كَالْيَوْمِ وَلَا جِلْدَ مُخَبَّاةٍ فَلِيْطَ سَهْلٌ- عامر نے سہل کا بدن دیکھ کر کہا میں نے تو ایسا بدن نہ کسی بے پردہ نہ پردہ دار کا دیکھا (یعنی نہ مرد کا' نہ عورت کا) یہ کہتے ہی سہل گر پڑے (ان کو نظر لگ گئی- آنحضرتؐ نے عامر کو بلا کر ان کو سخت سست کہا اور فرمایا تو نے بارک اللہ کیوں نہیں کہا)-

لَيْفٌ- کھانا-

تَلْيِيْفٌ- پوست بہت ہونا-

لِيْفٌ- کھجور کا پوست یا اور درختوں کا بھی جیسے ناریل وغیرہ ہے-

خِطَامُهٗ لِيْفٌ خُلْبَةٌ- ان کے اونٹ کی نکیل کھجور کے پوست کی رسی تھی (یا لِيْفُ خُلْبَةٍ اضافت کے ساتھ معنی وہی ہیں)-

كَانَ خِطَامُ نَاقَتِهٖ لِيْفًا- ان کے اونٹ کی نکیل کھجور کے پوست کی رسی تھی-

لَيْقٌ یا لَيْقَةٌ- صوف ڈالنا' درست کرنا' مل جانا-

لَيْقٌ اور لِيَاقَةٌ- قابل ہونا' لائق ہونا' مناسب ہونا-

اِلَاقَةٌ بمعنی لَيْقٌ ہے اور ملا لینا-

اِلْتِيَاقٌ- لازم کر لینا' صفائی کرنا' بے پرواہ ہونا-

لِيَاقٌ- آگ کا شعلہ-

لِيْقَةٌ- صوف جو دوات میں ڈالا جاتا ہے اور چپکتی مٹی جو دیوار پر مارتے ہیں-

لِقْتُ الدَّوَاةَ- میں نے دوات میں صوف ڈالا-

لَا يَلِيْقُ بِكَ- یہ کام تیرے لائق نہیں-

لَيْلٌ- رات- یعنی غروب آفتاب سے لے کر صبح صادق کے طلوع تک جو وقت ہوتا ہے-

اِذَا اَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا- جب ادھر سے یعنی مشرق کی طرف سے رات کی اندھیری آ جائے-

مُلَايَلَةٌ- رات بھر کے لئے مزدوری پر لینا-

لَيْلٌ- ایک پرندہ بھی ہے جس کو حباریٰ کہتے ہیں-

لَيْلٰى- کئی عورتوں کا نام تھا-

لَيْلَةٌ لَيْلَاءُ- لمبی رات-

فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ يَوْمِهِمَا وَلَيْلَتِهِمَا- جتنا دن رہا تھا اور جتنی رات رہی تھی ان میں چلتے رہے-

يَتَحَنَّثُ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ- کئی گنتی کی راتیں وہاں عبادت کرتے-

فَإِنَّ فِي السَّنَةِ لَيْلَةً- ہر سال میں ایک رات ہے (یا ایک دن جیسے دوسری روایت میں ہے)-

اِذَا كَانَ لَيْلَةُ النِّصْفِ مِنْ شَعْبَانَ فَقُوْمُوْا لَيْلَهَا- شعبان کی پندرھویں رات میں عبادت کرو کھڑے ہو کر نماز پڑھو-

لَيْلَةَ الْقَدْرِ- شب قدر (اس میں کئی اقوال ہیں اور احادیث سے اکیسویں' تیئیسویں' پچیسویں' ستائیسویں وانتیسویں اورانیسویں سب ہی نکلتی ہیں- بہر حال رمضان کے اخیر دے کی طاق راتوں میں کوئی رات شب قدر ہوتی ہے- واللہ اعلم)-

لِيْنٌ یا لِيَانٌ یا لِيْنَةٌ- نرمی تلیین اور اِلَانَةٌ نرم کرنا-

مُلَايَنَةٌ اور لِيَانٌ- مہربانی کرنا' نرمی کرنا-

تَلَيُّنٌ- نرم ہونا-

لَيِّنٌ- نرم-

كَانَ اِذَا عَرَّسَ بِاللَّيْلِ تَوَسَّدَ لَيِّنَةً- آنحضرتؐ جب سفر میں رات کو اترتے تو چمڑے کے نرم تکیہ پر ٹیکا دیتے-

خِيَارُكُمْ اَلَايِنُكُمْ مَنَاكِبَ فِي الصَّلٰوةِ- تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو نماز میں کندھے نرم رکھتے ہیں (یعنی اطمینان' سکون' وقار اور تمکین کے ساتھ نماز ادا کرتے ہیں- بعض نے کہا صف کے اندر شریک ہونے سے یا پھاندنے سے کسی کو نہیں روکتے' یا جو کوئی صف برابر کرنے کے لئے یا مل جانے کے لئے اس کے مونڈھے پر ہاتھ رکھے تو اس کا کہنا مان لیتے ہیں' سختی اور تمرد اور سرکشی نہیں کرتے)-

يَتْلُوْنَ كِتَابَ اللّٰهِ لَيِّنًا- اللہ کی کتاب کو نرمی کے ساتھ پڑھتے ہیں (یہ نہیں کہ زبان مروڑ کر' توڑ کر' منہ بنا کر' سختی کے ساتھ)-

لِيَةٌ- اپنی ذات سے' خود بخود-

كَانَ يَقُوْمُ لَهُ الرَّجُلُ مِنْ لِيَةِ نَفْسِهٖ فَلَا يَقْعُدُ فِي مَكَانِهٖ- عبداللہ بن عمرؓ کے لئے کوئی شخص مسجد میں خود اپنی طرف سے اٹھ کھڑا ہوتا (ان کے لئے اپنی جگہ خالی کر دیتا لیکن عبداللہ وہاں نہ بیٹھتے- ایک اور روایت میں مِنْ لِيَتِهٖ ہے یعنی ان کے عزیز وقریب رشتہ داروں میں سے)-

لِيَاءٌ- لوبیا (بعض نے کہا ایک دانہ سفید جو چنے کے مشابہ ہوتا ہے- ایک قسم کی مچھلی جس کی کھال سے ڈھال بناتے ہیں)-

اَكَلَ لِيَاءً ثُمَّ صَلّٰى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ- آنحضرتؐ نے لوبیا کھایا پھر نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا-

اِنَّ فُلَانًا اَهْدٰى لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَوَدَّانَ لِيَاءً مُّقَشًّى- فلاں شخص نے ودان میں آنحضرتؐ کو چھلا ہوا لوبیا تحفہ میں پیش کیا-

دَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَاْكُلُ لِيَاءً مُّقَشًّى- ان کے پاس گئے وہ چھلا ہوا لوبیا کھا رہے تھے-

اَقْبَلْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ لِيَّةٍ- میں آنحضرتؐ کے ساتھ لیہ سے آیا (جو ایک مقام کا نام ہے ملک حجاز میں)-



کتاب المیم م

میم چوبیسواں حرف ہے حروف تہجی میں سے اور حساب جمل میں اس کے عدد چالیس ہیں۔ میم مفرد کبھی استفہام کے لئے آتا ہے جیسے اِلَامَ اور بِمَ اور کبھی حرف جر ہوتا ہے اور کبھی حرف قسم۔

مَا نافیہ بھی آتا ہے اور استفہامیہ بھی اور موصولہ بھی اور کافہ بھی اور تفصیل اس کی کتب نحو میں ہے۔

بابُ المیم مع الالف

مَأْبِضٌ - گھٹنے کی اندر کی جانب۔

اِنَّهُ بَالَ قَائِمًا لِعِلَّةٍ بِمَأْبِضَيْهِ - آنحضرتؐ نے کھڑے ہو کر پیشاب کیا۔ کیونکہ آپ کے دونوں گھٹنوں میں اندر کی جانب کچھ بیماری تھی (جس سے بیٹھنے میں تکلیف ہوتی ہوگی کہتے ہیں کھڑے ہو کر پیشاب کرنا اس بیماری کا علاج ہے۔ مأبض' اباض سے نکلا ہے یعنی وہ رسی جس سے اونٹ کا اگلا پیر باندھتے ہیں۔ کھڑے ہو کر پیشاب کرنا عذر سے تو بالاتفاق درست ہے لیکن بلا عذر۔ بعض نے مکروہ جانا ہے۔ بعض نے جائز رکھا ہے بشرطیکہ چھینٹیں اڑنے کا ڈر نہ ہو)۔

اَبَاضِيَّه - خارجیوں کا ایک فرقہ ہے۔

اِبَاض - ایک مقام کا بھی نام ہے۔

مِأَةٌ - سو۔

اِنَّ لِلّٰهِ مِأَةَ رَحْمَةٍ - اللہ تعالیٰ کی رحمت کے سو حصے ہیں (ان میں سے ایک حصہ اس نے دنیا میں اتارا ہے جس کی وجہ سے مائیں اپنی اولاد پر رحم کرتی ہیں اور رحمت کے ۹۹ حصے اس نے اٹھا رکھے ہیں جو قیامت کے دن اپنے بندوں پر کرے گا)۔

مُؤْتَه - ایک مقام کا نام ہے شام کے مشرقی حصہ میں' وہاں تلواریں بنتی ہیں۔

مَأْتَمٌ - وہ مجمع جو رنج یا سرور ظاہر کرنے کے لئے کیا جائے پھر اس کا استعمال رنج کے مجمع کے لئے ہونے لگا پھر عورتوں کے اس مجمع کے لئے جو رونے پیٹنے کے لئے اکٹھی ہوں۔

فَاَقَامُوْا عَلَيْهِ مَأْتَمًا - اس پر ماتم قائم کیا (ماتم برپا کیا)۔

مَأْثَرَةٌ - وہ بات جس پر فخر کیا جائے۔

اَلَا اِنَّ كُلَّ دَمٍ وَّمَأْثَرَةٍ مِّنْ مَاٰثِرِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهَا تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ - خبردار ہو جاؤ جاہلیت کے زمانے کے خون اور فخر کی باتیں سب میرے ان دونوں پاؤں کے تلے ہیں (یعنی اب نہ اس خون کا کوئی عوض لیا جائے گا جو جاہلیت کے زمانہ میں کیا گیا تھا اور نہ وہ فخر کی باتیں لائق اعتبار ہوں گی' جن پر عرب لوگ اس زمانے میں اترایا اور بیان کیا کرتے تھے۔)

مَأْجٌ - احمق' مضطرب' کھاری پانی۔

مُؤُوْجَةٌ - حماقت' کھاری پنا۔

مَاجَرَيَاتٌ - حوادث اور واقعات۔

مَاجَرٰى - حال' واقعہ' حادثہ جو گزرا ہو' ماجرا۔

مَأْدٌ - کھلنا' سیراب ہونا' شاداب ہونا۔

اِمَادَةٌ - شاداب کرنا۔

مَائِدَةٌ - خوان کھانے کا۔

اِمْتَادَ خَيْرًا - اس نے بھلائی کمائی۔

مَأْدًا حَسَنًا - اچھی شادابی کے ساتھ -

مَأْرٌ - بھر دینا' فساد ڈالنا' بہکانا' پھوٹ جانا -

مُمَائَرَةٌ اور مِئَارٌ - فخر کرنا' برابری کرنا' فساد ڈالنا -

تَمَاؤُرٌ - افتخار -

اِمْتِئَارٌ - حسد اور کینہ -

مَئِرٌ - مفسد -

مِئْرَةٌ - فساد' چغل خوری' عداوت -

اَمْرٌ مَئِيْرٌ - سخت کام -

مَأْدُبَةٌ - دعوت کا کھانا جس کے لئے لوگ بلائے جائیں -

جَعَلَ مَأْدُبَةً - دعوت کا کھانا تیار کیا -

مَأْرِبٌ - ایک مشہور شہر ہے یمن میں بلقیس وہیں تھی اور سد عظیم بھی وہیں تھا جس کے سیل العرم سے تباہ ہونے کا ذکر قرآن میں آیا ہے -

مِئْزَبٌ - پرنالہ -

فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِنَ الْجَنَّةِ - بہشت کے دو پرنالے اس میں پانی ڈالتے ہیں -

مِئْزَرٌ - ازار' تہبند -

شَدَّ مِئْزَرَهٗ - اپنا تہبند زور سے باندھتے مستعد ہوتے -

مَأْزِمٌ - گھاٹی' تنگ راستہ جو پہاڑوں کے درمیان ہوتا ہے -

اِنِّىْ حَرَّمْتُ الْمَدِيْنَةَ مَا بَيْنَ مَأْزِمَيْهَا - میں نے مدینہ کو حرم مقرر کیا دونوں گھاٹیوں کے درمیان -

اِذَا كُنْتَ بَيْنَ الْمَأْزِمَيْنِ دُوْنَ مِنًى فَاِنَّ هُنَاكَ سَرْحَةً سُرَّتَحْتَهَا سَبْعُوْنَ نَبِيًّا - جب تو منیٰ کے قریب دونوں گھاٹیوں کے درمیان پہنچے وہاں ایک درخت ہے اس کے نیچے ستر پیغمبروں کی آنول کاٹی گئی ہے (یعنی اس کے نیچے ستر پیغمبر پیدا ہوئے ہیں) -

مَأْسٌ - کشادہ ہو جانا' ملنا' غصہ ہونا' فساد ڈالنا -

مَائِسٌ - چغل خور' مفسد -

جَاءَ الْهُدْهُدُ بِالْمَاسِ فَاَلْقَاهُ عَلَى الزُّجَاجَا فَفَلَقَّهَا - ہد ہد الماس (ہیرا) لے کر آیا اس کو شیشہ پر ڈالا وہ چر گیا (شیشہ کی کیا حقیقت ہے الماس تمام پتھروں کو جیسے عقیق' فیروزہ زمرد وغیرہ ہیں کھود ڈالتا ہے) -

رَجُلٌ مَّاسٌ - یعنی ہلکا پھلکا -

مَئُوْسٌ - چغل خور' مفسد -

مِمْاسٌ - جلد باز' چغل خور -

مَأْصَرٌ - گھاٹ' بندرگاہ' مرفاء جہاں کشتیاں روکی جاتی ہیں تلاشی یا زکوٰۃ یا محصول لینے کے لئے -

حُبِسَتْ لَهٗ سَفِيْنَةٌ بِالْمَأْصِرِ - (بہ فتحہ و کسرۂ صاد) ان کی ایک کشتی بندرگاہ پر روکی گئی (جہاں محصول لیا جاتا ہے - یہ اَصَرَ یَاْصِرُ سے نکلا ہے بمعنی روکا یا روکنا ہے) -

اِصْرٌ - بوجھ -

مَنْ كَسَبَ مَالًا مِّنْ حَرَامٍ فَاَعْتَقَ مِنْهُ كَانَ ذٰلِكَ اِصْرًا عَلَيْهِ - جو شخص حرام ذریعہ سے (مثلاً سود' رشوت یا حرام کاری سے) روپیہ کمائے پھر اس میں سے بردہ خرید کر آزاد کر دے' تو وہ اس پر عذاب ہوگا (بعوض ثواب اور اجر کے اور گناہ اس کی گردن پر ہوگا) -

اِذَا اَسَاءَ السُّلْطَانُ فَعَلَيْهِ الْاِصْرُوَ عَلَيْكُمُ الصَّبْرُ - جب (مسلمان) بادشاہ برا برتاؤ کرے (رعایا پر ظلم و تعدی کرے) تو اس پر بوجھ ہوگا (قیامت میں سزا پائے گا) اور تم کو صبر کرنا چاہیے (بشرطیکہ وہ بادشاہ نماز پڑھتا رہے اور کفر صریح اختیار نہ کرے) -

مَأَقٌ - رونے کے بعد جو ہچکی لگ جاتی ہے اور سانس سینہ سے نکلتی ہے اس کا لاحق ہونا -

مَئِقٌ - جلد رو دینے والا -

اَنْتَ تَئِقٌ وَّ اَنَا مَئِقٌ فَكَيْفَ نَتَّفِقُ یا اَنَا تَئِقٌ وَّ اَنْتَ مَئِقٌ - تو تو غصہ والا آدمی ہے اور میں جلد رو دینے والا تو ہم میں تم میں اتفاق کیوں کر ہوگا - یا میں غصیلا ہوں اور تو جلد رو دینے والا ہے (یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب دو شخصوں کے اخلاق و عادات مختلف ہوں) -

اِمْاَقٌ - رو دینا' دل میں کڑھنا' غصہ ہونا (جیسے اِمْتَاقٌ ہے) -

اِنَّهٗ كَانَ يَكْتَحِلُ مِنْ قِبَلِ مُؤْقِهٖ مَرَّةً وَّ مِنْ قِبَلِ مَاقِهٖ مَرَّةً۔ آنحضرتؐ آنکھ میں سرمہ اس طرح لگاتے ایک سلائی کو آنکھ کے آخری حصہ سے آگے کے حصے پر لاتے (آنکھ کا کونا جو ناک کی طرف ہے اس کو ماق کہتے ہیں اور جو کان کی طرف ہے وہ موق ہے) اور ایک بار آگے کے حصے سے پچھلے حصے کی طرف لے جاتے۔

مُؤْق۔ آنکھ کا آخری گوشہ۔

مَاق۔ آگے کا گوشہ (جو ناک کی طرف ہے)۔

اِنَّهٗ كَانَ يَمْسَحُ الْمَاقِيَيْنِ۔ آنحضرتؐ وضو میں آنکھوں کے کونوں پر ہاتھ پھیرتے۔

مَالَمْ تُضْمِرُوا الْاِمَاقَ۔ جب تک تم دل میں فریب اور دغا بازی اور عہد شکنی نہ رکھو (اِمَاق اصل میں اِمْآق تھا' یہ اَمْاَق الرَّجُلُ سے نکلا ہے۔ یعنی اس کو حمیت اور خودسری آ گئی یا حدت اور جرأت۔ زمخشری نے کہا ممکن ہے کہ یہ مصدر ہو۔ اَمْاَق کا جو موق سے نکلا ہے بہ معنی حماقت اور بیوقوفی۔ مطلب یہ ہے کہ جب تک نادانی اور حماقت سے دل میں کفر نہ چھپاؤ اور دین حق کی مدد نہ کرنے کا ارادہ نہ کرو)۔

لَاتَصْحَبِ الْمَائِقَ فَاِنَّهٗ يُزَيِّنُ لَكَ فِعْلَهٗ وَ يَوَدُّ اَنْ تَكُوْنَ مِثْلَهٗ۔ احمق اور بے وقوف کی صحبت میں مت بیٹھ' وہ تو اپنے کاموں کی طرف تجھ کو رغبت دلائے گا۔ تیری نظر میں اچھا کر دکھائے گا اور یہ چاہے گا کہ تو بھی اس کی طرح بے وقوف اور نادان بن جائے۔

كُفْرُ النِّعَمِ مُوْقٌ وَمُجَالَسَةُ الْاَحْمَقِ شُوْمٌ۔ احسان کا انکار اور ناشکری حماقت اور بیوقوفی ہے اور احمق کی صحبت منحوس ہے۔

مُوْقَان۔ ایک مقام کا نام ہے۔

مَأْلٌ۔ موٹا' فربہ' تنومند۔

مَؤُوْلَةٌ اور مَاَلَةٌ۔ موٹا ہونا' بے تیاری رہنا' بے خبر ہونا۔

مَئِلٌ۔ موٹا مرد۔

مَئِلَةٌ۔ موٹی عورت۔

مَاْلَةٌ۔ کیاری' چکی۔

اِنِّیْ وَاللّٰهِ مَا تَاَبَّطَتْنِی الْاِمَاءُ وَلَا حَمَلَتْنِی الْبَغَايَا فِیْ غُبَّرَاتِ الْمَآلِیْ۔ (عمرو بن العاصؓ کہتے ہیں) قسم خدا کی مجھ کو لونڈیوں نے بغل میں نہیں لیا (نہیں کھلایا) اور نہ بدکار عورتوں نے مجھ کو بقیہ ایام حیض میں پیٹ میں اٹھایا (مطلب یہ ہے کہ میں ولد الزنا اور ولد الحیض نہیں ہوں جیسے لوگ مجھ کو کہتے ہیں)۔

مُؤَامٌّ۔ معتدل اور مناسب اور موزوں۔

مَأْمَأَةٌ۔ بکری کی میں میں۔

لَايَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مُؤَامًّا مَالَمْ يَنْظُرُوْا فِی الْقَدَرِ وَالْوِلْدَانِ۔ ہمیشہ لوگوں کا کام درستی سے اعتدال کے ساتھ چلتا رہے گا جب تک تقدیر میں اور بچوں میں فکر نہ کریں گے (یعنی تقدیر کے مسئلہ میں خوض نہ کریں گے اور بچوں کو حکومت اور خلافت نہ دیں گے)۔

لَاتَزَالُ الْفِتْنَةُ مُؤَامًّا بِهَا مَالَمْ تُبْدَأْ مِنَ الشَّامِ۔ ہمیشہ فتنہ اور فساد ہلکا رہے گا جب تک شام کے ملک سے شروع نہ ہو (جب شام کی طرف سے فتنہ کا ظہور ہوگا تو پھر قیامت تک مٹنے والا نہیں)۔

مَأْنٌ۔ ناف پر مارنا' بچنا' پرہیز کرنا' کسی کا کھانا' پانی اپنے اوپر لینا' پرواہ کرنا' خبردار ہونا' تیار ہونا' سامان کرنا' جانتا۔

اِمْاَنْ مَأْنَكَ وَاشْأَنْ شَأْنَكَ۔ جو تیرا جی چاہے جو تو اچھا سمجھے وہ کر۔

تَمْئِنَةٌ۔ تیار کرنا' فکر کرنا' غور کرنا۔

مُمَاءَنَةٌ۔ فکر کرنا۔

تَمَاؤُنٌ۔ آنا۔

مَأْنَةٌ۔ ناف۔

مَئِنَّةٌ۔ نشانی' علامت۔

مَئُوْنَةٌ۔ بوجھ' شدت' قوت (روزی)۔

اِنَّ طُوْلَ الصَّلٰوةِ وَ قَصْرًا لُخُطْبَةِ مَئِنَّةٌ مِّنْ فِقْهِ الرَّجُلِ۔ نماز کو لمبا کرنا (بڑی بڑی سورتیں پڑھنا' قیام' قعود' قومہ' رکوع اور سجود اچھی طرح اطمینان سے ادا کرنا) اور خطبہ مختصر پڑھنا' آدمی کے ذی علم سمجھدار ہونے کی نشانی ہے (جو امام نماز لمبی پڑھتا

ہے اور خطبہ مختصر سناتا ہے وہ فقیہہ ہے یعنی شریعت کا عالم اور دین کی سمجھ رکھتا ہے لیکن جو نماز مختصر پڑھتا ہے اور خطبہ لمبا سناتا ہے وہ بیوقوف اور جاہل ہے' سنت کے خلاف کرتا ہے)۔

مَآءٌ۔ پانی۔

مُوَیْه۔ اب عام لوگوں کا محاورہ ہے بمعنی پانی۔

اُمُّکُمْ هَاجَرَ یَا بَنِیْ مَاءِ السَّمَاءِ۔ عرب لوگو! تمہاری ماں ہاجرہ تھیں (جو حضرت ابراہیمؑ کی بی بی تھیں ان کے پیٹ سے حضرت اسمٰعیلؑ پیدا ہوئے۔ اکثر عرب ان ہی کی اولاد میں ہیں ان کو بنی ماء السماء اس لئے کہا کہ وہ بارش کے انتظار میں رہتے جہاں بارش ہوتی وہاں جا کر رہ جاتے۔ بعضوں نے کہا بنی ماء السماء سے انصار مراد ہیں کیونکہ وہ عامر بن حارثہ کی اولاد ہیں جو نعمان بن منذر کا دادا تھا۔ اس کا لقب ماء السماء تھا کیونکہ لوگ اس کے وسیلے سے پانی مانگتے تھے۔ بعض نے کہا "ماء السماء" سے زمزم مراد ہے)۔

مَاءُ الْحَیٰوةِ۔ وہ بہشت کا پانی ہے جو کوئی اس کو پیئے گا وہ کبھی نہیں مرے گا۔

اَلْمَاءُ بِاللَّیْلِ لِلْجِنِّ۔ رات کو پانی پر جنات آتے ہیں (تو اس میں پیشاب پاخانہ منع ہے گو وہ جاری ہو اور بہت ہو)۔

اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ۔ غسل جب ہی واجب ہوگا جب منی نکلے (صرف دخول سے واجب نہ ہوگا۔ اکثر علماء کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیثوں سے)۔

تَمْرَةٌ طَیِّبَةٌ وَّ مَاءٌ طَهُوْرٌ۔ (نبیذ کیا ہے) پاکیزہ کھجور ہے اور پانی ہے پاک کرنے والا (یہ حدیث ضعیف ہے امام ابوحنیفہؒ نے اسی سے استدلال کیا ہے اور نبیذ تمر سے وضو جائز رکھا ہے)۔

اَلطَّهُوْرُ مَآؤُهٗ۔ سمندر کا پانی پاک کرنے والا ہے۔

اَلْمَاءُ الْبَارِدُ مِنَ النَّعِیْمِ الْمُقِیْمِ۔ ٹھنڈا پانی اللہ تعالیٰ کی وہ نعمت ہے جس سے سوال ہوگا (قیامت کے دن کہ تم نے اس کا شکر یہ ادا کیا وَلَتُسْاَلُنَّ یَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِیْمِ۔ نعیم میں ٹھنڈا پانی بھی داخل ہے)۔

تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِمَاءٍ وَّاحِدٍ۔ ایک ہی چلو لے کر اس سے کلی کی اور ناک میں بھی پانی ڈالا۔ (آدھے سے کلی کی آدھا ناک میں ڈالا)۔

مَاءُهٗ نَارٌ وَّ نَارُهٗ مَاءٌ۔ دجال کا پانی دوزخ کی آگ ہوگا (جو کوئی دجال کا معتقد ہو کر اس کا پانی پیئے گا وہ دوزخ میں جائے گا اور اس کی آگ بہشت کا پانی ہے (جس کو دجال غصہ ہو کر جلا دے گا وہ بہشت کا پانی پیئے گا وہاں چین کرے گا)۔

مَاءُ الرَّجُلِ غَلِیْظٌ اَبْیَضُ وَمَاءُ الْمَرْاَةِ رَقِیْقٌ اَصْفَرُ۔ مرد کی منی سفید اور غلیظ (گاڑھی) ہوتی ہے اور عورت کی منی پتلی اور زرد ہوتی ہے)۔

تَمْوِیْهٌ۔ ملمع چڑھانا۔

حَتّٰی تَکُوْنُوْا کَالْمَعْزِ الْمُوَاهِ قُلْتُ مَا الْمُوَاهُ مِنَ الْمَعْزِ قَالَ الَّتِیْ اِسْتَوَتْ لَایَفْضُلُ بَعْضُهَا عَلٰی بَعْضٍ۔ یہاں تک کہ تم مواہ بکریوں کی طرح ہو جاؤ گے میں نے پوچھا مواہ بکریاں کیا؟ انھوں نے کہا جو ایک دوسرے کے برابر ہوں کوئی دوسرے سے بڑی نہ ہو۔

مَاهِیَةٌ۔ ہر چیز کی حقیقت اور کنہ و ماہیت۔

مِاَةٌ۔ سو (جیسے اوپر گزر چکا)۔

مَأْیٌ۔ مبالغہ کرنا' غور اور خوض کرنا' درخت کی کلیاں اور پتے پھوٹنا' فساد کرانا' سو کا شمار پورا کرنا۔

اِمْاَءٌ۔ سو پورے ہو جانا۔

تَمَیِّیْ۔ کشادہ ہونا' لمبا ہونا' بگڑنا۔

مَاءَةٌ۔ چغل خور عورت۔ (مِاٰتٌ اور مِئُوْنَ جمع ہے مِاَةٌ کی)۔

مَنْ قَالَ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ مِاَةَ مَرَّةٍ۔ جو شخص سو بار لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ اخیر تک کہے۔

مَامِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَةٍ یَّاْتِیْ عَلَیْهَا مِاَةُ سَنَةٍ۔ جتنے نفوس اس وقت پیدا ہو گئے ہیں سو برس میں ان میں سے کوئی نہ رہے گا (ان کی قیامت گویا قائم ہو گئی کہتے ہیں حضرت خضر بھی گزر گئے ہیں کیونکہ اس حدیث میں یہ ہے کہ زمین والوں میں سے سو برس کے بعد کوئی نہیں رہے گا)۔

اِنَّ اللّٰهَ یَبْعَثُ عَلٰی رَاْسِ کُلِّ مِاَةِ سَنَةٍ مَنْ یُّجَدِّدُ

لَهَا دِيْنَهَا- اللہ تعالیٰ ہر صدی کے آخر پر (میری امت میں) ایک ایسا عالم پیدا کرے گا جو دین کو نیا اور تازہ کرے گا (بدعات کا قلع قمع کرے گا' سچے دین کو ظاہر کرے گا)-

عِنْدَ رَأْسِ الْمِأَةِ سَنَةٌ يَبْعَثُ اللّٰهُ رِيْحًا بَارِدَةً يُّقْبَضُ فِيْهَا كُلُّ مُؤْمِنٍ- قیامت کے قریب صدی کے خاتمہ پر اللہ تعالیٰ ایک سال ایسی سرد ہوا بھیجے گا جس سے ہر مومن کی روح قبض ہو جائے گی (اور نرے کافر' ناخدا ترس' خدا کے منکر دنیا میں رہ جائیں گے- اللہ کا نام تک نہ لیں گے- اس وقت قیامت قائم ہوگی)-

بابُ المیم مع التّاء

مَتأٌ- مارنا' کھینچنا-

مَتٌّ- کھینچنا' مل جانا' وسیلہ پکڑنا-

تَمَتِّيْ- انگڑائی لینا-

مَاتَّه- وسیلہ-

لَايَمُتَّانِ اِلَى اللّٰهِ بِحَبْلٍ وَّلَا يَمُدَّانِ اِلَيْهِ بِسَبَبٍ- اللہ تعالیٰ تک کوئی وسیلہ کی رسی نہیں تھامتے اور نہ رسی اس تک لمبی کرتے ہیں-

مَتّٰي- حضرت یونس کے والد یا والدہ کا نام تھا-

مَتٰي- بمعنی کب اور جب اور کبھی- مِنْ کے معنی میں بھی آتا ہے اور وسط کے معنی میں بھی آتا ہے' جیسے اس شعر میں ہے

شَرِبْنَ بِمَاءِ الْبَحْرِ ثُمَّ تَرَفَّعَتْ
مَتٰي لُجَجٍ خُضْرٍ لَهُنَّ نَئِيْجٌ

یعنی سمندر کا پانی پی کر اٹھ گئیں سبز موجوں میں سے یا سبز موجوں کے درمیان جن میں سے آواز آ رہی تھی-''

اور کبھی فِيْ کے معنی میں آتا ہے (یہ ہذیل قبیلہ کا محاورہ ہے' جیسے اَدْخَلَهَا مَتٰي كُمِّه- اپنی آستین کے اندر کر لیا-

مَتْحٌ- کنویں کے اوپر رہ کر نکالنا (جیسے مَيْحٌ یہ ہے کہ کنویں میں اتر کر ڈول بھرے) گرا دینا' اکھیڑنا' کاٹنا' مارنا' لمبا ہونا' دراز ہونا-

لَايُقَامُ مَاتِحُهَا- اس کنویں پر اوپر سے پانی کھینچنے والے کی ضرورت نہیں (کیونکہ اس کا پانی اوپر آ کر زمین پر بہہ رہا تھا)-

اَفَاقَ الْحِيَاضَ بِمَوَاتِحِه- حوضوں کو پانی کھینچنے والوں سے بھر دیا-

فَلَمْ اَرَ الرِّجَالَ مَتَحَتْ اَعْنَاقَهَا اِلٰي شَيْءٍ مُّتَوَجِّهًا اِلَيْهِ- میں نے لوگوں کو نہیں دیکھا جنھوں نے اپنی گردنیں کسی چیز کی طرف دراز کی ہوں ادھر توجہ کر کے-

لَاتُقْصَرُ الصَّلٰوةُ اِلَّا فِيْ يَوْمٍ مُّتَّاحٍ- نماز کا قصر اس وقت جائز ہوگا جب پورے ایک دن بھر کی مسافت چلے-

فَرْسَخٌ مُّتَّاحٌ- پورا ایک فرسخ (جو تین میل کا ہوتا ہے)-

مَتْخٌ- نکال لینا اپنی جگہ سے جماع کرنا' کاٹنا' مارنا' دور کرنا' بلند ہونا' گھس جانا' گھسیڑنا-

اِمْتِخَاخٌ- نکال لینا-

مِتِّيْخٌ- لمبی' نرم-

مِتِّيْخَةٌ- عصا-

اِنَّهٗ اُتِيَ بِسَكْرَانَ فَقَالَ اضْرِبُوْهُ فَضَرَبُوْهُ بِالثِّيَابِ وَالنِّعَالِ وَالْمِتِّيْخَةِ- ایک مست شخص آنحضرتؐ کے پاس لایا گیا- آپ نے فرمایا- اس کو مارو لوگوں نے اس کو کپڑوں اور جوتیوں اور کھجور کی چھڑی سے مارا (بعض نے کہا مِتِّيْخَه عصا یا باریک نرم ڈالی یا جس چیز سے مار لگائیں' شاخ ہو یا لکڑی یا دِرّہ وغیرہ- ایک روایت میں یوں ہے مِنْهُمْ مَنْ جَلَدَهٗ بِالْمِتِّيْخَةِ بعض نے اس لکڑی سے مارا- عرب لوگ کہتے ہیں: مَتَخَ اللّٰهُ رَقَبَتَهٗ بِالسَّهْمِ اللہ نے اس کی گردن پر تیر مارا اور تَيَّخَهُ الْعَذَابُ یا طَيَّخَهٗ سے نکلا ہے طا کو تا سے بدل دیا)-

اِنَّهٗ خَرَجَ وَفِيْ يَدِهٖ مِتِّيْخَةٌ فِيْ طَرَفِهَا خُوْصٌ مُعْتَمِدًا عَلٰي ثَابِتِ بْنِ قَيْسٍ- آنحضرتؐ (مسیلمہ کذاب کو جواب دینے کے لئے) برآمد ہوئے- آپ کے ہاتھ میں کھجور کی ایک ڈالی تھی جس کے کنارے پر پتے لگے ہوئے تھے- ثابت بن قیس پر ٹیکا دیئے ہوئے (مسیلمہ نے یہ درخواست کی کہ جو ملک فتح ہو اس کو میں اور آپ آدھوں آدھ تقسیم کر لیں' اس شرط پر میں مسلمان ہوتا ہوں' آنحضرتؐ نے فرمایا- چل بھی اگر تو یہ چھڑی

مجھ سے چاہے تو بھی میں تجھ کو نہ دوں گا اور ملک سب اللہ کا ہے وہ جس بندہ کو چاہے عنایت فرماتا ہے)-

مَتَرْس - فارسی لفظ ہے اس کے معنی ڈر نہیں-

اِذَا قَالَ مَتَرْس - جب اس نے مترس کہا- (مت ڈر کہا)-

مَتْعٌ - جھوٹ بولنا' (جیسے مُتْعَةٌ) اور لے جانا-

مَتَاعَةٌ - ظریف ہونا-

مُتُوْعٌ - بلند ہونا' چاشت کے اخیر وقت تک پہنچ جانا' انتہا کو پہنچنا' سخت ہونا' بہت سرخ ہونا' سخی اور ظریف ہونا' لمبا ہونا-

تَمْتِیْعٌ - عورت سے متعہ کرنا' اس کو کچھ دینا' باقی رکھنا' فائدہ مند کرنا' عمر طویل دینا-

اِمْتَاعٌ - عمر طویل دینا' فائدہ مند کرنا' بے پرواہ ہونا-

تَمَتُّعٌ - فائدہ اٹھانا' حج کا متعہ کرنا یا عورت سے کچھ مدت مقرر کر کے اس سے مزہ اٹھانا-

اِسْتِمْتَاعٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

مَتَاعٌ - پونجی اور ہر ایک چیز جس سے فائدہ لیا جائے' کھانا' کپڑا' گھر کا سامان وغیرہ-

اِنَّهٗ نَهٰی عَنْ نِكَاحِ الْمُتْعَةِ - آنحضرتؐ نے نکاح متعہ سے منع فرمایا (یعنی ایک مدت معین کر کے عورت سے نکاح کرنا- نہایہ میں ہے کہ اوائل اسلام میں یہ جائز تھا پھر حرام ہو گیا لیکن شیعہ کے نزدیک اب بھی جائز ہے)-

لَا يَصْلُحُ الْمُتْعَتَانِ اِلَّا لَنَا - دونوں متعے صرف ہمارے ہی لئے ایک وقت خاص میں درست ہوئے تھے (یہاں متعہ حج سے یہ مراد ہے کہ حج کا احرام فسخ کر کے اس کو عمرہ کر دینا اور عمرہ کر کے احرام کھول ڈالنا- جیسے آنحضرتؐ نے ایک وقت میں صحابہ کو حکم دیا تھا- اب رہا نکاح متعہ تو وہ جنگ خیبر سے پہلے حلال تھا پھر جنگ خیبر کے بعد حرام ہوا- پھر فتح مکہ یعنی یوم اوطاس میں حلال ہوا پھر تین دن بعد ہمیشہ کے لئے حرام ہو گیا- اس میں صرف روافض کا اختلاف ہے- کذا فی مجمع البحار)-

كَانَ عُثْمَانُ يَنْهٰی عَنِ الْمُتْعَةِ - حضرت عثمانؓ متعہ حج سے منع کرتے مگر دوسرے صحابہ نے ان کی ممانعت پر خیال نہیں کیا اور متعہ حج کرتے رہے-

لِتَسْتَمْتِعَ بِهَا - (میں نے وہ جوڑا تجھ کو پہننے کے لئے نہیں دیا تھا بلکہ بیچ کر) اس سے فائدہ اٹھانے کے لئے-

اِنَّمَا كَانَتِ الْمُتْعَةُ اَوَّلَ الْاِسْلَامِ حَتّٰی نَزَلَتْ اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهِمْ - متعہ اوائل اسلام میں تھا یعنی درست تھا- جب یہ آیت اتری اِلَّا عَلٰی اَزْوَاجِهِمْ تو وہ حرام ہو گیا (کیونکہ متعہ کی عورت زوجہ نہیں کہلاتی نہ وہ میراث کی مستحق ہوتی ہے بلکہ بھاڑے کی رنڈی ہے' مگر یہاں یہ اعتراض ہوتا ہے کہ یہ آیت مکی ہے اور متعہ اس کے بعد کئی بار درست ہوا)-

تَمَتَّعَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - آنحضرتؐ نے تمتع کیا (بعض نے کہا تمتع سے یہاں لغوی معنی مراد ہیں یعنی قران یا یہ مقصود ہے کہ پہلے آپ نے حج مفرد کا احرام باندھا پھر عمرہ بھی اس میں شریک کر لیا- اس تاویل سے روایت کا اختلاف رفع ہو جاتا ہے-)

كَانُوْا لَا يَرَوْنَ الْعُمْرَةَ فِيْ اَشْهُرِ الْحَجِّ فَاَجَازَهَا الْاِسْلَامُ - عرب لوگ حج کے مہینوں میں عمرہ کرنا درست نہیں سمجھتے تھے- لیکن اسلام نے اس کو درست کر دیا-

مُتْعَتَانِ كَانَتَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ اَنَا اُحَرِّمُهُمَا - دو متعہ یعنی حج کا متعہ اور نکاح متعہ آنحضرتؐ کے زمانہ میں ہوا کرتے تھے- کیونکہ خود آنحضرتؐ نے ان کو درست کر دیا تھا) لیکن میں ان کو حرام کرتا ہوں (یہ حضرت عمرؓ کا قول ہے حرام کرنے سے یہ مراد نہیں ہے کہ حضرت عمرؓ اپنی طرف سے ان کو حرام کرتے ہیں- کیونکہ حرام و حلال کرنا شارع کا منصب ہے نہ کہ حضرت عمرؓ کا- بلکہ مطلب یہ ہے کہ میں ان کی حرمت بیان کئے دیتا ہوں تا کہ لوگوں کو اشتباہ نہ رہے)-

لَوْلَمْ يَنْهَ عُمَرُ عَنِ الْمُتْعَةِ مَا زَنَا اِلَّا شَقِيٌّ - حضرت علی نے فرمایا اگر حضرت عمرؓ متعہ سے منع نہ کرتے تو زنا وہی کرتا جو بد بخت ہوتا (کیونکہ متعہ آسان ہے اور اس سے کام نکل جاتا ہے پھر حرام کاری کی ضرورت نہ رہتی)-

اِنَّ عَبْدَالرَّحْمٰنِ طَلَّقَ اِمْرَاَةً فَمَتَّعَ بِوَلِيْدَةٍ - عبدالرحمان نے ایک عورت کو طلاق دی- پھر ایک لونڈی اس کو

انعام میں دی (یہ متعہ طلاق ہے جس کا ذکر قرآن میں ہے: فَمَتِّعُوْھُنَّ - یعنی ان کو کچھ انعام دو- مجمع البحار میں ہے کہ طلاق دینے والے کو مستحب ہے کہ اپنی عورت کو طلاق کے وقت کوئی چیز تحفہ اور انعام بھیجے)-

لَوْلَا مَتَّعْتَنَابِهٖ - آپ نے ہم کو اس سے فائدہ لینے کیوں نہیں دیا (یعنی عامر بن اکوعؓ سے یہ حضرت عمرؓ نے فرمایا جب آنحضرتؐ نے عامر کے لئے مغفرت کی دعا کی- آپ جب کسی کے لئے مغفرت کی دعا کرتے تو وہ شہید ہوتا)-

اَلدُّنْیَا مَتَاعٌ - دنیا ایک حقیر پونجی ہے (آخرت کے سامنے اس کی کوئی حقیقت نہیں ہے)-

اِنَّهٗ حَرَّمَ الْمَدِیْنَةَ وَ رَخَّصَ فِی مَتَاعِ النَّاضِحِ - آنحضرتؐ نے مدینہ کو حرام ٹھہرایا اور اونٹ کا سامان (درخت کاٹ کر) لینے کی اجازت دی-

اِنَّهٗ کَانَ یُفْتِی النَّاسَ حَتّٰی اِذَا مَتَعَ الضُّحٰی وَسَئِمَ - عبداللہ بن عباسؓ لوگوں کو فتویٰ دیا کرتے جب دن چڑھ جاتا اور تھک جاتے-

بَیْنَا اَنَا جَالِسٌ فِیْ اَھْلِیْ حِیْنَ مَتَعَ النَّهَارُ اِذَا رَسُوْلُ عُمَرَ فَانْطَلَقْتُ اِلَیْهِ - میں اپنے گھر والوں میں بیٹھا ہوا تھا دن چڑھے اتنے میں حضرت عمرؓ کی طرف سے ایک بلانے والا آیا میں ان کے پاس گیا-

یُسَخَّرُ مَعَهٗ جَبَلٌ مَّاتِعٌ خِلَاطُهٗ ثَرِیْدٌ - دجال کے پاس ثرید کا ایک بلند پہاڑ ہوگا (اس میں سے اپنے معتقدوں کو کھلائے گا- مطلب یہ ہے کہ گوشت روٹی کی اس کے پاس کثرت ہوگی)-

اِنَّ اللّٰهَ رَاَفَ بِکُمْ فَجَعَلَ الْمُتْعَةَ عِوَضًا لَّکُمْ مِنَ الْاَشْرِبَةِ - اللہ تعالیٰ نے شرابوں کو تم پر حرام کیا ان کے بدلے متعہ نکاح تمہارے لئے درست کر دیا-

اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلٰی شِیْعَتِنَا الْمُسْکِرَ وَ کُلَّ شَرَابٍ وَ عَوَّضَھُمْ عَنْ ذٰلِكَ الْمُتْعَةَ - اللہ تعالیٰ نے ہمارے گروہ پر نشہ لانے والی چیزیں حرام کیں- اسی طرح ہر شراب جو نشہ لائے اور اس کے بدلے یہ آسانی کی کہ متعہ نکاح ہمارے لئے درست کر دیا- (مجمع البحرین میں ہے کہ متعہ نکاح یہ ہے کہ ایک مرد کسی عورت سے کہے میں تجھ سے اتنی مدت کے لئے اتنے مال کے بدلے متعہ کرتا ہوں)-

اِسْتَمْتَعْنَا عَلٰی عَهْدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَعَهْدِ اَبِیْ بَکْرٍ وَّصَدْرًا مِّنْ خِلَافَةِ عُمَرَ حَتّٰی قَالَ فِیْهَا رَجُلٌ بِرَاْیِهٖ مَاشَآءَ - (جابر بن عبداللہ انصاریؓ کہتے ہیں) ہم آنحضرتؐ کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانے میں اور حضرت عمرؓ کی شروع خلافت میں برابر متعہ کرتے رہے یہاں تک کہ ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا وہ کہا- (مراد حضرت عمرؓ ہیں- انھوں نے متعہ سے منع کر دیا)-

کَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ یُفْتِیْ بِتَحْلِیْلِ الْمُتْعَةِ - ابن عباسؓ متعہ کی حلت کا فتویٰ دیتے تھے (ایک روایت میں ہے کہ پھر انھوں نے اپنے فتوے سے رجوع کیا- جمہور اہل سنت اور ائمہ اربعہ متعہ کی حرمت کے قائل ہیں)-

مَتْكٌ - کاٹنا (جیسے بَتْكٌ ہے)-

مُمَاتَکَةٌ - مہارت میں مقابلہ کرنا یعنی خرید و فروخت میں-

تَمَتُّكٌ - گھونٹ گھونٹ پینا-

مَتْکَاءُ - وہ عورت جس کا ختنہ نہ ہوا ہو یا اس کا ٹنہ بڑا ہو- جس کو بَظْرَاء بھی کہتے ہیں-

اِنَّهٗ کَانَ فِیْ سَفَرٍ فَرَفَعَ عَقِیْرَتَهٗ بِالْغِنَاءِ فَاجْتَمَعَ النَّاسُ عَلَیْهِ فَقَرَأَ الْقُرْاٰنَ فَتَفَرَّقُوْا فَقَالَ یَا بَنِی الْمَتْکَاءِ اِذَا اَخَذْتُ فِیْ مَزَامِیْرِ الشَّیْطَانِ اجْتَمَعْتُمْ وَ اِذَا اَخَذْتُ فِیْ کِتَابِ اللّٰهِ تَفَرَّقْتُمْ - عمرو بن عاص ایک سفر میں تھے انھوں نے آواز نکال کر گانا شروع کیا تو لوگ ان کے گرد جمع ہو گئے (گانا سننے کے سب مشتاق تھے) پھر انھوں نے قرآن پڑھنا شروع کیا تو لوگ متفرق ہو گئے (اٹھ کر چل دیئے) تب عمرو نے کہا- ارے بے ختنے والی عورت کے بچو جب میں شیطان کے مزامیر لیتا ہوں (گانا بجانا) تو تم جمع ہو جاتے ہو اور جب اللہ کی کتاب پڑھنا شروع کرتا ہوں تو چل دیتے ہو منتشر و متفرق ہو جاتے ہو- نہایہ میں ہے مَتْکَاء وہ عورت جس کا ختنہ نہ ہوا ہو

(ہند کی کل عورتیں ایسی ہی ہیں) یا جس کا مُنہ بڑا ہو یا جو اپنا پیشاب نہ روک سکے- یہ مَتَك سے نکلا ہے بہ معنی مُنہ کی رگ- بعض نے کہا جس کا قُبل پھٹ کر دبر سے مل گیا ہو- مجمع البحار میں ہے کہ مُتك بہ ضمہ میم' حبشی زبان میں ترنج کو کہتے ہیں- ابن عیینہ نے کہا جو چیز چھری سے کاٹی جائے)-

مَتْنٌ- جماع کرنا' قسم کھانا' سخت مار مارنا' زمین میں چلنا' کھینچنا' پیٹھ پر مار لگانا-

مُتُوْنٌ- اقامت کرنا-

مَتَانَةٌ- مضبوطی اور سختی-

تَمْتِیْنٌ- جمانا' کھڑا کرنا-

مُمَاتَنَةٌ- ٹالا ٹولا کرنا' ٹال مٹول کرنا (جیسے مَمَاطَلَةٌ ہے)-

مَتْنٌ- اصل کتاب- اس پر جو بڑھایا جائے اس کو شرح کہتے ہیں-

مَتْنُ الْحَدِیْثِ- حدیث کے اصل الفاظ-

مَتِیْنٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام متین بھی ہے یعنی بڑے زور اور قوت والا- اس کو کسی کام کے کرنے میں نہ مشقت ہوتی ہے نہ تھکن-

مَتَنَ بِالنَّاسِ یَوْمَ کَذَا- اس دن تمام دن لوگوں کے ساتھ چلتا رہا-

مَتَنَ فِی الْاَرْضِ- زمین میں چلا-

مَتْنَا الظَّهْرِ- پشت کے دونوں جانب دایاں اور بایاں-

مَتْنٌ- بلند اور سخت زمین کو بھی کہتے ہیں (اس کی جمع مِتَانٌ ہے)-

عَلٰی مُتُوْنِهَا- اس کی پیٹھوں پر-

فَقَامَ مُمْتِنًا- پھر وہ دیر تک کھڑا رہا (ایک روایت میں مُمْتَنًّا ہے یعنی احسان اور کرم کے ساتھ' ایک روایت میں مُمَثِّلاً ہے یعنی سیدھا کھڑا ہوا ایک میں مَثِلاً ہے مُثُوْل سے یعنی سیدھا کھڑا ہونا)-

مَتْوٌ- کھینچنا' دراز کرنا-

اِمْتَاءٌ- بری چال چلنا' روزی بہت ہونا-

لَاتُفَضِّلُوْنِیْ عَلٰی یُوْنُسَ بْنِ مَتّٰی- مجھ کو حضرت یونسؑ پیغمبر پر بھی فضیلت مت دو (یعنی اس طرح کہ حضرت یونسؑ کی تحقیر و توہین نکلے- یا یہ حدیث اس وقت کی ہے جب آپ کو یہ نہیں بتلایا گیا تھا کہ آپ تمام پیغمبروں کے سردار ہیں)-

بابُ المیم مع الثاء

مَثٌّ- ٹپکنا' پسینہ آنا' پونچھنا' چربی کھلانا' پیپ دور کرنا' پھیلانا-

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ یَسْأَلُهٗ قَالَ هَلَکْتُ قَالَ اَهَلَکْتَ وَ اَنْتَ تَمُثُّ مَثَّ الْحَمِیْتِ- ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس آیا آپ سے سوال کرتا تھا- کہنے لگا میں ہلاک ہوگیا- انھوں نے کہا واہ تو ہلاک ہوگیا تو تو اس طرح (چکنائی) ٹپکا رہا ہے جیسے بن بالوں کی مشک سے گھی رستا ہے (یعنی اچھا موٹا تازہ چکنا چپڑا ہے' گھی کی مشک کی طرح تیرے جسم سے چربی نکل رہی ہے)-

کَانَ لَهٗ مِنْدِیْلٌ یَمُثُّ بِهِ الْمَاءَ اِذَا تَوَضَّأَ- حضرت انسؓ کے پاس ایک تولیہ تھا وضو کے بعد اس سے پانی پونچھتے (بعض نے ایسا کرنا مکروہ سمجھا ہے مگر انسؓ بہت بوڑھے ہوگئے تھے اور بوڑھے آدمی (اگر اعضاء نہ پونچھیں تو سردی ہو جانے کا ڈر رہتا ہے ایسی حالت میں بلا کراہت جائز ہے اور ایک حدیث میں آنحضرتؐ سے بھی پونچھنا منقول ہے- گو اس کی اسناد میں ضعف ہے)-

مِثْقَالٌ- مشہور وزن ہے-

مِثْقَالَ ذَرَّةٍ مِّنْ خَیْرٍ- ذرہ کے برابر بھی کوئی نیکی ہو (یعنی توحید کے سوا)-

مَثْلٌ یا مُثْلَةٌ- سزا دینا' ناک کان کاٹنا-

مُثُوْلٌ- سیدھا کھڑا ہونا' غائب ہونا' ظاہر ہونا' زمین کو روندنا' اس سے لگ جانا' اپنی جگہ سے سرک جانا' تشبیہ' کسی کے مثل ہونا-

مَثَالَةٌ- فاضل ہونا-

تَمْثِیْلٌ- مثال بیان کرنا' افادہ کرنا' بات کرنا' نقش باندھنا' تصویر اتارنا' ناک کان کاٹنا-

تَمْثَالٌ- مشابہت دینا-

مُمَاثَلَةٌ-مشابہت-

اِمْثَالٌ-مثل کرنا' قصاصاً قتل کرنا' بدلہ لینا-

تَمَثُّلٌ-ایک بیت (شعر) کو مکرر سنانا-

اُمْثُوْلَةٌ-سبق-کیونکہ وہ بار بار پڑھا جاتا ہے' مشق-

تَمَاثُلٌ-مشابہ ہونا' تندرستی کے قریب ہونا-

اِمْتِثَالٌ-اطاعت کرنا-

اِنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْمُثْلَةِ-آنحضرتؐ نے مثلہ سے منع فرمایا-یعنی جانور کے ناک' کان' ذکر یا کوئی عضو کاٹنا-

وَقَدْ مُثِّلَ بِهٖ-آنحضرتؐ نے حضرت حمزہؓ کی نعش کو دیکھا' ان پر مثلہ کیا گیا تھا (کافروں نے جلن کے مارے آپ کے ناک' کان' اعضاء کاٹ لئے تھے-ہندہ نے آپ کا کلیجہ نکال کر کچا چبایا تھا)-

سَتَجِدُوْنَ فِي الْقَوْمِ مُثْلَةً-(ابوسفیان نے جنگ احد کے ختم ہونے پر مسلمانوں سے کہا) تم اپنے مقتولوں کو ایسے حال میں پاؤ گے کہ ان سے مثلہ کیا گیا ہے (گو میں نے اس کا حکم نہیں دیا لیکن میں نے ان کو برا بھی نہیں سمجھا کیونکہ اس کے دل میں مسلمانوں کی عداوت بھری ہوئی تھی اس کا بیٹا-خسر-سالا جنگ بدر میں سب مارے گئے تھے)-

نَهٰى اَنْ يُّمَثَّلَ بِالدَّوَابِّ-آنحضرتؐ نے جانوروں کا مثلہ کرنے سے منع فرمایا (اس طرح کہ ان کو باندھ کر یا کھڑا کر کے تیروں گولیوں سے ماریں' یا ان کے ناک کان اعضا زندگی کی حالت میں کاٹے جائیں-دوسری روایت میں ہے کہ جو جانور اس طرح مثلہ کیا جائے' اس کا گوشت کھانے سے بھی منع فرمایا)-

قَالَ لَهٗ اِبْنُهٗ مُعَاوِيَةُ لَطَمْتُ مَوْلًى لَّنَا فَدَعَاهُ اَبِيْ ثُمَّ قَالَ امْثُلْ مِنْهُ-سوید بن مقرن کے بیٹے معاویہ نے ان سے کہا-میں نے اپنے ایک آزاد کردہ غلام کو طمانچہ مارا میرے باپ نے اس کو بلا بھیجا اور کہا اس سے یعنی مجھ سے بدلہ لے لے تو بھی اس کو ایک طمانچہ مار-(ایک روایت میں یوں ہے اِمْتَثِلْ فَعَفَا یعنی اس سے بدلہ لے پھر اس نے معاف کر دیا)-

اَمْثَلَ السُّلْطَانُ فُلَانًا-بادشاہ نے اس سے قصاص لیا-

مَحَنَتْ لَهٗ قِسِيُّهَا وَامْتَثَلُوْهُ غَرَضًا-ابوبکرؓ صدیق کے لئے کمانیں کھینچی گئیں اور ان کو نشانہ ملامت بنایا-

مَنْ مَّثَّلَ بِالشَّعْرِ فَلَيْسَ لَهٗ عِنْدَ اللّٰهِ خَلَاقٌ يَّوْمَ الْقِيٰمَةِ-جو شخص خط بنائے (رخساروں کے بال مونڈے یا اکھیڑے یا سیاہ خضاب کرے) اس کا اللہ کے پاس قیامت کے دن کوئی حصہ نہیں-

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يُّمْثَلَ لَهُ النَّاسُ قِيَامًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهٗ مِنَ النَّارِ-جس کو یہ بھلا لگے کہ لوگ اس کے سامنے سیدھے کھڑے رہیں اور وہ خود بیٹھا رہے (جیسے دنیا دار امیروں اور بادشاہوں کی عادت ہے) وہ اپنا ٹھکانا دوزخ میں بنالے (اس لئے کہ یہ کبر اور غرور کی نشانی ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کو سب بری چیزوں سے زیادہ ناپسند ہے)

فَقَامَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُمْثِلًا-پھر آنحضرتؐ سیدھے کھڑے ہو گئے-(ایک روایت میں فَمَثَلَ قَائِمًا یا فَمَثُلَ قَائِمًا ہے معنی وہی ہیں)-

اَشَدُّ النَّاسِ عَذَابًا مُمَثِّلٌ مِنَ الْمُمَثِّلِيْنَ-سب سے زیادہ عذاب ایک مصور کو ہوگا-مصوروں میں سے (جو جاندار کی مورت بناتا ہے)-

رَاَيْتُ الْجَنَّةَ وَ النَّارَ مُمَثَّلَتَيْنِ فِيْ قِبْلَةِ الْجِدَارِ-میں نے بہشت اور دوزخ دونوں کی تصویر دیکھی قبلہ کی دیوار پر (نماز میں آپ کو یہ تصویر دکھائی گئی چونکہ یہ تصویر تھی اس لئے قبلہ کی دیوار میں اس کا دکھائی دینا بعید از قیاس نہیں ہے-بعض نے کہا حقیقۃً بہشت اور دوزخ آپ کو دکھائی گئیں اور پروردگار کی قدرت سے یہ بھی کچھ عجیب نہیں ہے)-

لَاتُمَثِّلُوْا بِنَامِيَةِ اللّٰهِ-اللہ کی مخلوق کی مورت مت بناؤ یا اس کا مثلہ مت کرو-

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰى سَعْدٍ وَّفِي الْبَيْتِ مِثَالٌ رَّثٌّ-آنحضرتؐ سعدؓ کے پاس گئے ان کے گھر میں ایک پرانا فرش بچھا ہوا تھا-

فَاشْتَرٰى لِكُلِّ وَاحِدٍ مِّنْهُمَا مِثَالَيْنِ-ہر ایک کے لئے ان دونوں میں سے ایک ایک بچھونا خریدا (بعض نے کہا

مثال سے یہاں نَمَطٌ مراد ہے یعنی رنگین کمل کا فرش جو بالوں سے بنتا ہے)۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ اَهْلِ الْجَنَّةِ كَانَ مُسْتَلْقِيًا عَلٰى مُثُلِهٖ۔ بہشت والوں میں سے ایک شخص اپنے بچھونوں پر چت لیٹا تھا۔

اِذَا حِضْتُ نَزَلْتُ عَنِ الْمِثَالِ عَلَى الْحَصِيْرِ فَلَمْ يَقْرُبْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ جب مجھ کو حیض آتا تو میں فرش سے اتر کر بوریے پر آ جاتی۔ پھر آنحضرتؐ میرے نزدیک نہ آتے (یعنی حالت حیض میں صحبت نہ کرتے۔ رہا حائضہ کو ساتھ سلانا یا بچھونے پر سلانا' یہ ممنوع نہیں ہے۔ بعض نے کہا یہ حدیث منسوخ ہے)۔

اَلَا وَاِنِّيْ اُوْتِيْتُ الْكِتَابَ وَمِثْلَهٗ مَعَهٗ۔ سن لو خبردار رہو' مجھ کو اللہ تعالیٰ نے کتاب دی یعنی قرآن اور اس کے برابر ایک اور چیز (یعنی حدیث جو قرآن کی طرح واجب العمل ہے صرف فرق یہ ہے کہ قرآن ظاہری وحی ہے اس کی تلاوت کی جاتی ہے اور حدیث باطنی وحی جس کی تلاوت نہیں کی جاتی۔ مگر دونوں پروردگار کی طرف سے ہیں۔ بعض نے کہا مِثْلَهٗ مَعَهٗ سے یہ مراد ہے کہ قرآن کی تفسیر اور تشریح۔ یعنی آنحضرتؐ کو اجازت دی گئی کہ قرآن میں جو عموم ہے اس کو خصوص کریں' جہاں اجمال ہے اس کی تفصیل کریں' گھٹائیں بڑھائیں' بہرحال ہر صورت میں حدیث قرآن کی طرح واجب العمل ہے)۔

اِنْ قَتَلْتَهٗ كُنْتَ مِثْلَهٗ قَبْلَ اَنْ يَّقُوْلَ كَلِمَتَهٗ۔ آنحضرتؐ نے مقداد بن اسودؓ سے فرمایا۔ اگر تو اس کافر کو مار ڈالتا جس نے کلمۂ توحید پڑھا لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ کہا تو تیرا حال وہ ہو جاتا جو اس کا حال تھا یہ کلمہ پڑھنے سے پہلے (یعنی تو دوزخی ہو جاتا یا تیرا قتل جائز ہو جاتا جیسے اس کا قتل اسلام لانے سے پہلے جائز تھا)۔

اِنْ قَتَلْتَهٗ كُنْتَ مِثْلَهٗ۔ اگر تو اس کو قتل کرتا تو اس کے مانند ہو جاتا (یعنی ظالم' چونکہ قاتل نے یہ کہا کہ میں نے قتل کے ارادے سے اس کو نہیں مارا تو یہ قتل خطا ہوا جس میں قصاص نہیں ہو سکتا)۔

اَمَّا الْعَبَّاسُ فَاِنَّهَا عَلَيْهِ وَمِثْلُهَا مَعَهَا۔ حضرت عباسؓ کی زکوٰۃ میرے ذمہ ہے اور اتنی ہی اور (چونکہ حضرت عباسؓ نے دو برس تک زکوٰۃ نہیں دی تھی اور آنحضرتؐ نے ان سے قرض کے طور پر دو برس کی زکوٰۃ پیشگی لے لی تھی اس لئے ان کی زکوٰۃ اپنے ذمہ کر لی)۔

فَعَلَيْهِ غَرَامَةُ مِثْلَيْهِ۔ چور مال کا تاوان دو چند دے (یہ بر سبیل تغلیظ فرمایا نہ کہ وجوب' کیونکہ غاصب' ظالم اور تلف کرنے والے پر اتنا ہی تاوان واجب ہوتا ہے جتنی مالیت کی وہ چیز ہو۔ بعض نے کہا شروع اسلام میں تعزیر بالمال جائز تھی پھر منسوخ ہو گئی۔

مترجم: کہتا ہے تعزیر بالمال متعدد احادیث سے ثابت ہے اور اس کے نسخ پر کوئی کافی دلیل نہیں ہے ایک حدیث میں ہے کہ گمے ہوئے اونٹ کی قیمت دے اور اتنی ہی اور۔ حضرت عمرؓ تعزیر بالمال دیا کرتے تھے۔ اور حضرت امام احمد بن حنبلؒ کا یہی قول ہے۔ اور شیخ ابن قیمؒ نے السیاسۃ الشرعیہ میں اس کی خوب تفصیل کی ہے اور تعزیر بالمال کا جواز بہت دلیلوں سے ثابت کیا ہے ہمارے زمانہ میں تمام مہذب اقوام میں تعزیر بالمال جاری ہے اور منجملہ سزاؤں کے مالی جرمانہ ایک عمدہ سزا قرار دی گئی ہے)۔

اَشَدُّ النَّاسِ بَلَاءً الْاَنْبِيَاءُ ثُمَّ الْاَمْثَلُ فَالْاَمْثَلُ۔ سب سے زیادہ سخت امتحان پیغمبروں کا ہوتا ہے پھر جو ان کے بعد افضل ہیں پھر جو ان کے بعد افضل ہیں (اسی طرح جتنا تقرب الٰہی زیادہ اور مرتبہ عالی ہوتا ہے اتنا ہی امتحان سخت ہوتا ہے۔

نزدیکاں را بیش بود حیرانی

لیکن عام لوگ چین اور راحت میں رہتے ہیں چونکہ ان کو امتحان کی تکلیف اٹھانے کی طاقت نہیں ہوتی۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا)۔

يَتَمَثَّلُ لِيَ رَجُلًا۔ ایک مرد کی صورت میرے لئے بن کر آتے ہیں۔

فَذٰلِكَ مَثَلُ الصَّلَوٰتِ الْخَمْسِ۔ پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے (جیسے کوئی شخص پانچ وقت غسل کرتا رہے کیا اس کے بدن پر کچھ میل رہے گا)۔

كَذَا اِنَّمَا مَثَلُ الْمُؤْمِنِ۔ مومن کی ایسی ہی مثال ہے۔

مَثَلُهَا كَمَثَلٍ - اس کی عجیب صفت یہ ہے۔

يَرَانِى الْجُهَّالُ مِثْلُكُمْ - میں نے یہ اس لئے کیا کہ تم جیسے جاہل لوگ مجھ کو دیکھیں۔

عَنْ عَبْدِالرَّحْمَانِ مِثْلَهُ يَامِثْلُهُ - عبدالرحمٰن سے ایسی ہی روایت ہے (اہل حدیث کی اصطلاح ہے کہ مِثْلَهُ وہاں کہتے ہیں جہاں دونوں روایتوں میں کچھ فرق نہ ہو اور جو الفاظ میں کچھ فرق ہو لیکن مطلب ایک ہو تو نَحْوَهُ کہتے ہیں)۔

مَثَلُ مَابَعَثَنِى اللّٰهُ بِهٖ - اللہ نے جو مجھ کو دے کر بھیجا اس کی مثال۔

كَمَثَلِ غَيْثٍ اَصَابَ اَرْضًا - اس مینہ (بارش) کی مثال جو ایک زمین پر برسا (اس کی تین قسمیں بیان کی ہیں' ایک تو وہ زمین جو پیداوار اگاتی ہے خود بھی تروتازہ ہو کر فائدہ اٹھاتی ہے اور دوسروں کو فائدہ پہنچاتی ہے دوسری وہ زمین جس میں کچھ اگتا نہیں لیکن پانی محفوظ رہتا ہے۔ وہ اگرچہ فائدہ نہیں اٹھاتی مگر دوسروں کو یعنی آدمیوں اور جانوروں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ تیسری وہ شور زمین نہ جس میں کچھ اگتا ہے نہ پانی تھمتا ہے سب جذب ہو کر خشک ہو جاتا ہے وہ نہ خود فائدہ اٹھاتی ہے نہ دوسروں کو فائدہ پہنچاتی ہے۔ یہی تینوں مثالیں علم سیکھنے والوں کی ہیں ایک تو وہ طالب علم جو علم پڑھ کر اس پر عمل کرتے ہیں احکام ومسائل کا استنباط کرتے ہیں اور دوسروں کو تعلیم دیتے ہیں وہ پہلی زمین کی طرح ہیں۔ دوسرے وہ طالب علم جو علم تو پڑھتے ہیں لیکن ان کو اتنی سمجھ نہیں کہ اس میں سے احکام اور مسائل نکالیں مگر صرف اس کو محفوظ رکھتے ہیں' یہاں تک کہ دوسرے سمجھ دار لوگ ان کے پاس آکر ان سے وہ علم سیکھ لیتے ہیں اور احکام اور مسائل نکالتے ہیں' وہ دوسری زمین کی طرح ہیں۔ تیسرے وہ طالب علم جو پڑھ کر سب بھلا دیتے ہیں نہ خود آپ فائدہ اٹھاتے ہیں نہ دوسروں کو تعلیم دیتے ہیں' وہ تیسری زمین کی طرح ہیں)۔

اِنَّ لَنَا اَبْنَاءً مِّثْلَهُ - ہمارے تو بیٹے ابن عباسؓ کے برابر ہیں (پھر آپ ان کو ہم سے زیادہ کیوں مرتبہ دیتے ہیں' ان کو اپنے پاس بٹھاتے ہیں۔ صحابہ نے حضرت عمرؓ سے کہا' ابن عباسؓ کو کمسن تھے مگر ایک عالم متبحر تھے اس وجہ سے حضرت عمرؓ بوڑھوں سے بڑھ کر ان کو مرتبہ دیتے۔

بزرگی بہ علم است نہ بہ سال
فضیلت بہ عقل است نہ بہ مال[1]

(م) بزرگی علم کی وجہ سے ہے نہ کہ عمر کی وجہ سے......
فضیلت عقل کی وجہ سے ہے نہ کہ مال سے

اُعْطِىَ مَا مِثْلُهُ اٰمَنَ عَلَيْهِ الْبَشَرُ - یعنی قرآن ایسا معجزہ ہے جس کے مثل کوئی معجزہ نہیں' باقی معجزے جن پر لوگ ایمان لائے ایک دوسرے کے مانند تھے۔

خُذْ مِثْلَيْهَا - اس کا دو چند اور لے لے (سب ایک ہزار پانچ سو ہوں گے)۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْنِى مِثْلَهَا - یا اللہ مجھ کو اس عورت کی طرح کر دے (جو گناہ سے پاک تھی)۔

بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ بَيْتًا فِى الْجَنَّةِ - (جو شخص دنیا میں مسجد بنائے گا) اللہ تعالیٰ اس کے لئے ویسا ہی گھر (یعنی اسی حیثیت اور ماپ کا یا ویسا ہی صاف اور پاکیزہ گو اس سے کہیں بڑا ہوگا) بہشت میں بنائے گا (بعض نے کہا مِثْلَهُ کا مطلب یہ ہے کہ جیسے مسجدوں کو گھروں پر فضیلت ہے ویسے اس کے گھر کو بہشت میں دوسرے گھروں پر فضیلت ہوگی)۔

وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ مِثْلُ هٰذَا - نیک بات کا حکم کرنا' بری بات سے منع کرنا بھی اسی طرح یعنی جہاد کی طرح ہے (جیسے جہاد میں دو کافروں کے مقابلہ سے بھاگنا درست ہے ویسا ہی امر بالمعروف میں بھی ایک آدمی کو دو کے مقابلہ سے نہیں ڈرنا چاہئے نہ بھاگنا)۔

وَمِثْلَهُ مَعَهُ وَرُوِىَ عَشْرَةُ اَمْثَالِهٖ - اتنا ہی اور۔ ایک روایت میں اس کا دس گنا ہے (دونوں میں تطبیق یوں ہو سکتی ہے کہ پہلے ایک مثل کی وحی آئی ہوگی پھر دس مثل کی)۔

وَلِلْخَازِنِ مِثْلُ ذٰلِكَ - اور خزانچی کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا (جتنا شوہر اور زوجہ کو ملے گا۔ بعضوں نے کہا مماثلت اصل اجر میں ہے نہ کہ اس کی مقدار میں)۔

[1] شرف وبزرگی علم سے حاصل ہوتی ہے عمر سے نہیں اور فضیلت وبرتری بصیرت سے حاصل ہوتی ہے مال ودولت سے نہیں۔ (م)

مَثَّلَ الْجَزُوْرَ ثُمَّ نَزَّلَهُمْ حَتّٰی صَغَّرَ- پہلے اونٹ کی مثال دی پھر اتارتے' اتارتے چھوٹا کر دیا (ایک انڈے کی مثال دی)-

مُثِّلَ لَهٗ شُجَاعًا- اس کا مال ایک سانپ کی شکل بن کر آئے گا-

فَتَمَثَّلَ بِشِعْرِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ رَوَاحَةَ- عبداللہ بن رواحہ کے شعر کو آپ نے بار بار پڑھا-

بَغِيٌّ يُتَمَثَّلُ بِحُسْنِهَا- ایک بدکار عورت جس کے حسن و جمال کی لوگ مثال بیان کرتے ہیں-

مَثَلُ عِلْمٍ لَّايَنْفَعُ كَكَنْزٍ لَّايُنْفَقُ- اس علم کی مثال جس سے فائدہ نہ پہنچے ایسے ہے' جیسے وہ خزانہ جس میں سے خرچ نہ کیا جائے (برائے نہادن چہ سنگ و چہ زر)

مَثَلُ الْقَلْبِ كَرِيْشٍ بِاَرْضٍ فَلَاةٍ- دل کی مثال ایسی ہے جیسے ایک پر ایک کھلے میدان بے آب و گیاہ میں پڑا ہو (وہ برابر ہواؤں سے الٹتا پلٹتا رہے گا ایسے ہی انسان کے دل کا بھی حال ہے- پروردگار اس کو الٹتا پلٹتا رہتا ہے ایک ارادہ کرتا ہے پھر اس کو فسخ کر ڈالتا ہے)-

اِذَا اُدْخِلَ الْمَيِّتُ الْقَبْرَ مُثِّلَتْ لَهُ الشَّمْسُ عِنْدَ غُرُوْبِهَا- جب مردہ قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کو ایسا سماں بتلایا جاتا ہے گویا سورج ڈوبنے کے قریب ہے- (وہ کہتا ہے مجھ کو چھوڑ دو میں عصر کی نماز تو پڑھ لوں نماز قضا ہونے کو ہے)-

مَثَلُ الْجَنَّةِ- بہشت کی صف-

وَهُوَ اَمْثَلُ لَهٗ غِذَاءً- وہ اس کے لئے اچھی غذا ہو گا (جو اس کو طاقت دے گی اور خوب ہضم ہو گی' مزاج کے موافق ہو گی)-

لَوْجَمَعْتُ النَّاسَ عَلٰی قَارِئٍ وَّاحِدٍ لَكَانَ اَمْثَلَ- اگر میں لوگوں کو ایک ہی قاری کا مقتدی کر دوں تو بہت اچھا ہو گا (یہ حضرت عمرؓ نے تراویح کے باب میں فرمایا- جب مختلف جماعتیں مختلف قاریوں کی امامت میں ہو رہی تھیں- جب تراویح میں جو نفل ہیں مختلف جماعتیں حضرت عمرؓ کو پسند نہ ہوئیں تو فرض نماز میں کئی جماعتیں کیونکر پسند ہوں گی- سب مسلمانوں کو ایک ہی جماعت میں نماز پڑھ لینا بہتر ہے اور یہ سخت مکروہ ہے کہ ایک جماعت ہو رہی ہو اس میں شریک نہ ہو کر دوسری جماعت کے انتظار میں بیٹھا رہے)-

لَوْكَانَ اَبُوْطَالِبٍ حَيًّا لَرَاٰی سُيُوْفَنَا قَدْ بَسَاَتْ بِالْمَيَاثِلِ- (آنحضرتؐ نے جنگ بدر کے بعد فرمایا) اگر ابو طالب آج زندہ ہوتے تو دیکھ لیتے کہ ہماری تلواروں کو بڑے بڑے لوگوں کے مارنے کی عادت ہو گئی ہے (ہماری تلواروں کو ان سے انس ہو گیا)-

وَاَمْثَلُ مَاتَدَاوَيْتُمْ- عمدہ دوا جس سے تم علاج کرتے ہو-

لَاتَمْثُلُوْا- مثلہ مت کرو-

لَكَ بِمِثْلِهٖ- تم کو ایسا ہی ملے گا (باز ائد ہے)-

سَبْعُ اَرَضِيْنَ فِيْ كُلِّ اَرْضٍ نَبِيٌّ كَنَبِيِّكُمْ وَ اٰدَمُ كَاٰدَمِكُمْ وَ نُوْحٌ كَنُوْحِكُمْ وَ اِبْرَاهِيْمُ كَاِبْرَاهِيْمِكُمْ وَ عِيْسٰی كَعِيْسٰی- (ابن عباسؓ نے وَمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ کی تفسیر میں کہا کہ) زمینیں بھی سات ہیں ہر زمین میں ایک پیغمبر ہیں تمہارے پیغمبر کی طرح اور ایک آدم ہیں تمہارے آدم کی طرح اور ایک نوح ہیں تمہارے نوح کی طرح اور ایک ابراہیم ہیں تمہارے ابراہیم کی طرح' ایک عیسیٰ ہیں اس زمین کے عیسیٰ کی طرح (بیہقی نے کہا اس کی اسناد صحیح ہے مگر سوائے ابوالضحیٰ کے اور کسی کو میں نہیں جانتا جس نے اس کو ابن عباس سے روایت کیا ہو انتہیٰ- تو یہ اثر شاذ ہوا اور ایسی شاذ روایتوں پر پورا اعتماد نہیں ہو سکتا- ابن کثیرؒ نے کہا ایسی شاذ روایت جس کی سند پیغمبر تک نہ ہو اس کے کہنے والے پر رد کی جائے گی اور یہ بھی احتمال ہے کہ شاید ابن عباسؓ نے یہ مضمون بنی اسرائیل سے لیا ہو)-

وَامْتَثَلُوْهُ غَرَضًا- ان کو نشانہ بنایا (ایک روایت میں اِنْتَثَلُوْهُ ہے یعنی ان کو چھوڑ دیا)-

وَاللّٰهُ اَكْبَرُ مِثْلَ ذٰلِكَ- اتنے ہی بار اللہ اکبر بھی کہے-

اَمْثَلُ اَصْحَابِكَ- آپ کے اصحابؓ میں بہتر اور افضل-

وَعَنْ يَّمِيْنِهٖ مِثْلَ ذٰلِكَ- اور داہنی طرف بھی اتنے ہی تھے-

لَيْسَ لَنَا مَثَلُ السَّوْءِ الْعَائِدُ فِيْ هِبَتِهٖ- ہم اس مثل کے مصداق نہ ہوں گے کہ ہبہ کر کے پھیر لینے والا (کتے کی طرح ہے جو قے کرتا ہے پھر اس کو چاٹتا ہے)-

اَلْعَبْدُ اِذَا كَانَ اَوَّلُ يَوْمٍ مِّنْ اَيَّامِ الْاٰخِرَةِ مُثِّلَ لَهٗ وَوَلَدُهٗ وَعَمَلُهٗ- جب بندے کا پہلا دن آخرت کا ہوتا ہے تو اس کے مال' اولاد اور عمل کی تصویریں اس کے سامنے آتی ہیں (تینوں کی مثالی صورتیں نظر آتی ہیں)-

اِذَا بُعِثَ الْمُؤْمِنُ مِنْ قَبْرِهٖ خَرَجَ مَعَهٗ مِثَالٌ يُّقَدِّمُهٗ اَمَامَهٗ- (اخیر تک) جب مومن آخرت میں اپنی قبر سے اٹھایا جائے گا تو ایک مورت اس کے آگے آگے چلے گی (وہ کہے گا تو کون ہے؟ وہ جواب دے گی میں وہ خوشی ہوں جو تو نے دنیا میں ایک مومن کو دی تھی' اس کی حاجت برداری کی تھی)-

مِثْلًا مَا عَلَى الْحَشْفَةِ- حشفہ پر جتنا ہوتا ہے لعل کا دو چند-

وَفِيْكُمْ مِّثْلُهٗ- ذوالقرنین کی طرح تم میں بھی ایک شخص موجود ہیں (یہ حضرت علیؓ نے اپنی طرف اشارہ کیا آپ کے سر مبارک پر دو ضربیں پڑی تھیں' ایک جنگ خندق میں عمرو بن عبدود کی طرف سے' دوسری وفات کے قریب ابن ملجم مردود کے ہاتھ سے)-

يَا كُمَيْلُ مَاتَ خُزَّانُ الْاَمْوَالِ وَالْعُلَمَاءُ بَاقُوْنَ مَابَقِيَ الدَّهْرُ اَعْيَانُهُمْ مَّفْقُوْدَةٌ وَّ اَمْثَالُهُمْ فِي الْقُلُوْبِ مَوْجُوْدَةٌ- (حضرت علیؓ نے کمیل سے فرمایا) اے کمیل دنیا کا روپیہ جمع کرنے والے (مال و دولت کے شیفتہ اور فریفتہ) مر گئے (کوئی ان کا نام تک نہیں لیتا اور عام لوگ قیامت تک باقی زندہ اور قائم) ہیں- ان کے جسم گو گم گئے ہیں (ختم ہو گئے ہیں) مگر ان کی نصیحتیں اور مثالیں اور حکمت کی باتیں اب تک دلوں میں موجود ہیں-

مَنْ مَثَّلَ مِثَالًا خَرَجَ مِنَ الْاِسْلَامِ- جو شخص (جاندار کی) مورت بنائے وہ اسلام سے نکل گیا (مجسم جاندار کی مورت بنانا تو بالاتفاق حرام ہے اس کو توڑ ڈالنا شیوۂ اسلام ہے- لیکن نقشی تصویر میں یا فوٹو گراف کی تصویر میں اختلاف ہے- غیر جاندار کی تو بالاتفاق درست ہے اور جاندار کی بعض نے جائز رکھی ہے بعض نے مکروہ بعض نے حرام اور احتراز کرنا اس سے بہتر ہے)-

تَمَثَّلَ بِقَوْلِ الشَّاعِرِ- شاعر کا قول شہادت میں لایا-

مَثْنٌ- مثانہ پر مارنا-

مَثَنٌ- پیشاب مثانہ میں نہ رک سکنا-

مَثَانَة- وہ تھیلی جس میں جاندار کا پیشاب رہتا ہے (اس کی جمع مَثَانَاتٌ ہے)-

اِنَّهٗ صَلّٰى فِيْ تُبَّانٍ وَّقَالَ اِنِّيْ مَمْثُوْنٌ- حضرت عمارؓ نے جانگیا (چڈھی) میں نماز پڑھی اور کہنے لگے مجھ کو مثانہ کی بیماری ہے-

اَمْثَنُ- وہ شخص جس کا پیشاب نہ رکتا ہو-

اَلسَّبْعُ الْمَثَانِيْ- سات وہ آیتیں جو بار بار پڑھی جاتی ہیں (یعنی سورۂ فاتحہ)-

بابُ المیم مع الجیم

مَجٌّ- ڈالنا' پھینکنا' مکروہ سمجھنا-

تَمْجِيْجٌ- عیب کرنا' پک جانا' میٹھا ہو جانا-

اِمْجَاجٌ- چل دینا' پانی بہنا-

اِنْمِجَاجٌ- ٹپکنا' چھینٹ اڑنا-

تَمَجْمُجٌ- عیب کرنے کی خواہش کرنا' لرزنا' ہلنا-

مُجَاجٌ- تھوک جو منہ سے نکال کر پھینکے اور شہد-

اَخَذَ حُسْوَةً مِّنْ مَّاءٍ فَمَجَّهَا فِيْ بِئْرٍ فَفَاضَتْ بِالْمَاءِ الرَّوَاءِ- آنحضرتؐ نے ایک گھونٹ پانی لیا اور اس کو ایک کنویں میں ڈال دیا' اس کا پانی خوب رواں ہو گیا جو سیراب کرنے والا تھا (آپ کی کلی کی برکت سے کنویں کے سوتے کھل گئے پانی جھر جھر آنے لگا عرب لوگ کہتے ہیں مَجَّ لُعَابَهٗ اپنا تھوک پھینکا- بعض نے کہا مَجَّ اس وقت ہوگا جب اس کو دور پھینک دے)-

لَايَمُجُّهٗ وَلٰكِنْ يَّشْرَبُهٗ فَاِنَّ اَوَّلَهٗ خَيْرُهٗ- (حضرت عمرؓ نے کہا) روزہ افطار کرتے وقت کلی نہ کرے منہ میں پانی لے کر اس کو پھینک نہ دے بلکہ پی جائے (تاکہ روزہ دار کے منہ کی

بوجو بہتر ہے وہ سب سے پہلے پیٹ میں جائے)۔

عَقَلْتُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَجَّةً مَجَّهَا فِيْ بِيْرٍ لَّنَا۔ (محمود بن ربیع نے کہا) مجھ کو خیال ہے (اب تک یاد ہے) آنحضرتؐ نے ایک کلی لے کر ہمارے ایک کنویں میں ڈال دی (دوسری روایت میں یوں ہے مَجَّهَا فِيْ وَجْهِيْ یعنی میرے منہ پر کلی ڈال دی (تاکہ محمود کو برکت حاصل ہو یا صرف دل لگی کے طور پر بچوں کا دل ملانے کے لئے)۔

كَانَ يَاْكُلُ الْقِثَّاءَ بِالْمُجَاجِ۔ آنحضرت ﷺ ککڑی کو شہد سے لگا کر کھاتے (جو بالکل طبی مصلحت پر مبنی ہے دوسری روایت میں یوں ہے کہ کھجور کے ساتھ کھاتے۔ شہد کو مجاج اس لئے کہتے ہیں کہ وہ شہد کی مکھیوں کا تھوک ہے)۔

اِنَّهٗ رَاٰى فِي الْكَعْبَةِ صُوْرَةَ اِبْرَاهِيْمَ فَقَالَ مُرُوْا الْمُجَّاجَ يُمَجْمِجُوْنَ عَلَيْهِ۔ آنحضرتؐ نے کعبہ میں حضرت ابراہیمؑ کی مورت دیکھی تو فرمایا اس کو راستے میں ڈال دو اور بوڑھے لوگوں کو جن کی رال بہتی رہتی ہے یہ کہو کہ اس پر تھوکتے رہیں (تاکہ وہ مورت مٹ مٹا کر خراب اور ناپید ہو جائے۔ نہایہ میں ہے کہ مَجْمَجَةٌ کتابت کو بدل دینا بگاڑ دینا۔ عرب لوگ کہتے ہیں مَجْمَجَ فِيْ خَبَرِهٖ جب گول گول خبر بیان کرے جس سے تشفی نہ ہو اور مَجْمَجَ بِيْ مجھ کو ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیر دیا۔ بعض نے کہا مَجْمَجَة ایسی بات کہنا جو سمجھ میں نہ آئے اور حروف بے نقطہ اور اعراب کا لکھنا۔ ایک روایت میں یوں ہے مُرُوْا الْمُجَّاجَ یعنی کاتب سے کہو کہ اس تصویر پر سیاہی پھیر دے اس کو مٹا ڈالے)۔

اَلْاُذُنُ مَجَّاجَةٌ وَّلِلنَّفْسِ حَمْضَةٌ۔ کان جو سنے اس کو یاد نہیں رکھتا بلکہ بھلا دیتا ہے اور نفس علم کی خواہش رکھتا ہے (علمی باتیں سننے کا اس کو بہت شوق ہے مگر کرے کیا کان سب باتوں کو محفوظ نہیں رکھتا بہت سی سنی ہوئی باتیں نکال کر پھینک دیتا ہے یعنی بھلا دیتا ہے)۔

لَاتَبِعِ الْعِنَبَ حَتّٰى يَظْهَرَ مَجَجُهٗ۔ انگور اس وقت تک مت بیچ جب تک پختہ نہ ہو جائیں ان میں مٹھاس نہ آجائے۔

لَايَصْلُحُ السَّلَفُ فِي الْعِنَبِ وَالزَّيْتُوْنِ وَ اَشْبَاهِ ذٰلِكَ حَتّٰى يُمَجِّجَ۔ انگور اور زیتون وغیرہ اور میوے ان کی طرح ہیں (جیسے کھجور، آم، آلوچہ، خوبانی ان کی بیع اس وقت تک درست نہیں ہے، جب تک پک نہ جائیں (کیونکہ اس سے پہلے جب کچے ہوں، بیچنے میں دھوکا ہے شاید کوئی آفت آئے اور میوہ بالکل تباہ ہو جائے تو مشتری کا روپیہ بائع مفت مار لے گا)۔

يُعَقِّلُ الْكَرْمُ ثُمَّ يُكَحِّبُ ثُمَّ يُمَجِّجُ۔ دجال سرسبز زمین میں آئے گا۔ انگور کا دانہ نمودار ہوگا پھر بڑھے گا پھر پک جائے گا (یعنی بہت جلد میوے نکلیں گے اور پکیں گے)۔

اُتِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِدَلْوٍ فَمَضْمَضَ مِنْهُ فَمَجَّ فِيْهِ مِسْكًا اَوْ اَطْيَبَ مِنَ الْمِسْكِ۔ آنحضرتؐ کے پاس ایک ڈول لایا گیا آپ نے اس میں سے ایک کلی لی پھر اس میں تھوک دی گویا وہ مشک تھی یا مشک سے بھی زیادہ خوشبودار تھی۔

مَجْدٌ يَامُجُوْدٌ۔ بہت سرسبز اور چارے والی زمین میں آنا سیری کے قریب پہنچ جانا، سیر کھلانا یا آدھا پیٹ، بزرگی، بزرگواری، عزت اور شرافت (بعض نے کہا مجد اور شرافت ددھیال سے حاصل ہوتی ہے جیسے حسب اور کرم۔ خود اپنی ذات کی صفات سے گو ددھیال شریف نہ ہوں)۔

تَمْجِيْدٌ۔ بزرگ کرنا، تعریف کرنا۔

مُمَاجَدَةٌ اور مِجَادٌ۔ بزرگی میں مقابلہ کرنا۔

تَمَجُّدٌ۔ بزرگ ہونا۔

تَمَاجُدٌ۔ تعریف بیان کرنا، فخر کرنا۔

اِسْتِمْجَادٌ۔ بہت آگ لینا۔

فِيْ كُلِّ شَجَرٍ نَارٌ وَاسْتَمْجَدَ الْمَرْخُ وَالْعَفَارُ۔ ہر درخت میں آگ ہے لیکن مرخ اور عفار نے (دونوں درخت ہیں ان میں جلد آگ لگ جاتی ہے) خوب آگ لی ہے (یہ ایک مثل ہے جو اس وقت کہی جاتی ہے جب کسی شخص کو دوسروں پر کرم اور سخاوت میں فضیلت دینا منظور ہوتا ہے)۔

مَاجِدٌ۔ خلیق، بزرگ، شرافت والا مَاجِدٌ اور مَجِيْدٌ دونوں اللہ کے نام ہیں یعنی بڑی خوبیوں والا بزرگی والا بہت

احسان کرنے والا۔

نَاوِلِيْنِى الْمَجِيْدَ۔ مجھ کو قرآن (مصحف) اٹھا دے (قرآن کو مجید کہتے ہیں یعنی بڑے شرف اور عظمت والا)۔

مَجَّدَنِىْ عَبْدِىْ۔ میرے بندے نے میری تعظیم کی میری بزرگی اور بڑائی بیان کی۔

اَمَّا نَحْنُ بَنُوْ هَاشِمٍ فَاَنْجَادٌ اَمْجَادٌ۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) ہم لوگ ہاشم کی اولاد ہیں۔ بہادر، شجاع، بزرگی اور شرافت والے۔

مَجَدَتِ الْاِبِلُ۔ اونٹ کشادہ چراگاہ میں آئے (جہاں چارے کی کثرت ہے)۔

مِجْدَحٌ۔ ایک ستارہ ہے یا چاند کی ایک منزل جس کو دبران کہتے ہیں یا تین ستارے۔ عرب لوگ پانی کی بارش ان کے اثر سے سمجھتے تھے۔

مُطِرْنَا بِنَوْءِ الْمِجْدَحِ۔ ہم پر مجدح کی وجہ سے پانی برسا (یہ لفظ پہلے گزر چکا ہے اور اس باب سے متعلق بھی نہیں ہے لیکن صاحب مجمع کے اتباع سے دوبارہ بیان ہوا)۔

مَجْرٌ۔ پیاسا ہونا۔

مَجَرٌ۔ پیٹ بھر جانا اور سیر نہ ہونا۔

مُمَاجَرَةٌ۔ سود لینا (جیسے اِمْجَارٌ ہے) بچہ کا پیٹ میں بڑا ہو جانا۔

شَاةٌ مَّجِرَةٌ۔ دبلی بکری پیٹ بڑھی۔

اِنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْمَجْرِ۔ آنحضرتؐ نے پیٹ میں جو بچہ ہے اس کے بیچنے سے منع فرمایا (چونکہ اس میں دھوکا ہے۔ معلوم نہیں زندہ پیدا ہوتا ہے یا مردہ۔ نہایہ میں ہے کہ "حمل" کو مَجْرًا اس وقت کہتے ہیں جب بڑھ جائے اور حاملہ بوجھل ہو جائے)۔

كُلُّ مَجْرٍ حَرَامٌ۔ ہر حمل کی بیع حرام ہے۔

فَيَلْتَفِتُ اِلٰى اَبِيْهِ وَقَدْ مَسَخَهُ اللّٰهُ ضِبْعَانًا اَمْجَرَ۔ حضرت ابراہیمؑ (قیامت کے دن) پھر جو اپنے باپ کو دیکھیں گے تو کیا دیکھیں گے کہ ایک بجو ہے بڑے پیٹ والا (اللہ تعالیٰ اس کو بجو کی شکل میں مسخ کر کے دوزخ میں ڈلوا دے گا تاکہ حضرت ابراہیمؑ کی ہتک حرمت نہ ہو کہ ان کا باپ دوزخ میں ڈالا گیا)۔

يَذَرُ طَعَامَهٗ وَ شَرَابَهٗ مِجْرَاىَ۔ (ہر نیکی کا بدلہ دس گنا ملے گا لیکن روزہ خاص میرے لئے ہے میں ہی اس کا بدلہ دوں گا) روزہ دار اپنا کھانا پانی میرے واسطے چھوڑ دیتا ہے (یعنی میری رضا مندی کے لئے اصل میں مِنْ جَرَّاىَ تھا نون حذف ہو گیا اور راء میں تخفیف ہو گئی)۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَجْرِ۔ آنحضرتؐ نے مجر کی بیع سے منع فرمایا (یعنی کوئی چیز حمل کے بدلے بیچنے سے۔ کذا فی مجمع البحرین)۔

مَجُوْسٌ۔ ایک فرقہ ہے جو سورج اور چاند کی پرستش کرتے ہیں۔ بعض نے کہا آگ کی، اصل میں مجوس ایک شخص تھا جس نے یہ دین وضع کیا یہ معرب ہے میخ گوش کا اس کے معنی چھوٹے کان والا۔ بعض نے کہا مجوس ایک فرقہ ہے مجوسیہ میں سے جو دو خدا کے قائل ہیں کہتے ہیں یزداں خیر کا فائل ہے اور اہرمن شر کا۔ وہ کہتے ہیں کہ اہرمن پہلے خدا کا یعنی یزداں کا مطیع تھا۔ اب اس سے باغی اور سرکش ہو کر علیحدہ ہو گیا ہے اور تمام بدی کا خالق وہی ہے بعض کہتے ہیں دنیا میں دو چیزیں ہیں نور اور ظلمت۔ نور تو یزداں ہے اور ظلمت اہرمن ہے اور آگ اور سورج کی عظمت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ نور ہیں اور یزداں کے مشابہ ہیں۔

تَمْجِيْسٌ۔ مجوسی بنانا۔

تَمَجُّسٌ۔ مجوسی ہو جانا۔

اَلْقَدَرِيَّةُ مَجُوْسُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ۔ (قدریہ یعنی معتزلہ جو کہتے ہیں بندہ اپنے افعال کا آپ خالق ہے) اس امت کے مجوسی ہیں (جیسے مجوسی خیر کا خالق یزداں کو اور شر کا خالق اہرمن کو جانتے ہیں۔ ویسے ہی قدریہ بھی، خیر کو اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں اور شر کو انسان اور شیطان کی طرف اہل سنت کا یہ قول ہے کہ خالق دونوں کا ایک ہی ہے مگر بندے کو اللہ تعالیٰ ظاہر میں ایک قدرت دیتا ہے جس کو کسب کہتے ہیں اور اسی وجہ سے فعل اس کی طرف منسوب ہوتا ہے)۔

سُنُّوْا بِهِمْ سُنَّةَ اَهْلِ الْكِتَابِ غَيْرَ اٰكِلِىْ ذَبَائِحِهِمْ وَلَا نَاكِحِىْ نِسَاءِ هِمْ۔ مجوسیوں کے ساتھ وہی برتاؤ کرو جو

اہل کتاب سے کرتے ہو- مگر ان کے کاٹے ہوئے جانور مت کھاؤ نہ ان کی عورتوں سے نکاح کرو-

مَجْعٌ یا مَجَاعَةٌ - بیہودہ بکنا، فحش کہنا-

مَجْعٌ اور مَجْعَةٌ - سوکھی کھجور دودھ کے ساتھ کھانا یا کھجور کھا کر اوپر سے دودھ پی لینا-

مُمَاجَعَةٌ - فحش گفتگو ایک دوسرے سے کرنا-

تَمَجُّعٌ - دودھ کا ایک گھونٹ پی کر اوپر سے کھجور کھا لینا-

تَمَاجُعٌ - فحش گفتگو کرنا-

دَخَلَ عَلٰی سُلَیْمَانَ بْنِ عَبْدِ الْمَلِكِ فَمَازَحَهٗ بِكَلِمَةٍ فَقَالَ اِیَّایَ وَكَلَامَ الْمِجَعَةِ - وہ سلیمان بن عبدالملک کے پاس گیا اور ایک ٹھٹھے کی بات کی اس نے کہا جاہل اور احمقوں کی باتوں سے مجھ کو الگ رکھو (مِجَعَة جمع ہے مِجْعٌ کی - بہ معنی جاہل یا احمق - ایک روایت میں ہے اِیَّایَ وَكَلَامَ الْمَجَاعَةِ - یعنی بیہودہ اور فحش باتوں سے مجھ کو معاف رکھ)-

دَخَلْتُ عَلٰی رَجُلٍ وَّهُوَ یَتَمَجَّعُ - میں ایک شخص کے پاس گیا وہ کھجور دودھ کے ساتھ کھا رہا تھا-

فِیْ نِسَاءِ بَنِیْ فُلَانٍ مَّجَاعَةٌ - فلاں شخص کی عورتیں فحش گوئی کرتی ہیں-

مَجَاعَةٌ - شدت کی بھوک کو بھی کہتے ہیں-

مَجِیْعٌ - ایک قسم کا کھانا جو دودھ اور کھجور سے بنایا جاتا ہے-

مَجْلٌ یا مُجُوْلٌ یا مَجَلٌ - کام کرتے کرتے کھال سخت ہو جانا یا آبلہ پڑ جانا-

اِمْجَالٌ - کھال سخت کر دینا یا آبلے ڈال دینا (محیط میں ہے کہ مَجْلٌ پوست اور گوشت کے درمیان کثرت کار اور محنت سے پانی آ جانا)-

مَجْلَه - آبلہ-

اِنَّ جِبْرِیْلَ نَقَرَ رَاْسَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْتَهْزِئِیْنَ فَتَمَجَّلَ رَاْسُهٗ قَیْحًا وَّ دَمًا - حضرت جبریلؑ نے ٹھٹا مارنے والوں میں سے ایک کے سر پر مار لگائی اس کا سر پیپ اور خون سے بھر گیا (عرب لوگ کہتے ہیں مَجَلَتْ یَدَاهُ مَجْلًا کام کرتے کرتے اس کے ہاتھ کی کھال موٹی ہوگئی اور اس پر آبلے آ گئے)-

اِنَّهَا شَكَتْ اِلٰی عَلِیٍّ مَجْلَ یَدَیْهَا مِنَ الطَّحْنِ - حضرت فاطمہ زہراؓ نے حضرت علیؓ سے یہ شکوہ کیا کہ آٹا پیستے پیستے میرے دونوں ہاتھوں کی کھال سخت ہوگئی ہے اس پر آبلے پڑ گئے ہیں)-

فَیَظَلُّ اَثَرُهَا مِثْلَ اَثَرِ الْمَجْلِ - اس کا نشان آبلے کے نشان کی طرح رہ جاتا ہے-

حَتّٰی مَجَلَتْ فِیْهِ الْاَیْدِیْ - یہاں تک کہ ہاتھوں پر اس میں آبلے آ گئے-

كُنَّا نَتَمَاقَلُ فِیْ مَاجِلٍ اَوْ صِهْرِیْجٍ - ہم ایک کنٹے یا گڑھے (تالاب) میں (جس میں پانی جمع ہوتا) غوطے لگاتے-

مَعِیَ مَجَلَّةُ لُقْمَانَ - میرے پاس لقمان کی کتاب ہے (جس میں لقمان کی نصیحتیں اور حکمت کی باتیں مذکور ہیں)-

طَحَنَتْ بِالرَّحٰی حَتّٰی مَجَلَتْ یَدَاهَا - حضرت فاطمہؓ نے اتنی چکی پیسی کہ دونوں ہاتھوں کی کھال سخت ہوگئی آبلے پڑ گئے-

مَجْنٌ یا مُجُوْنٌ یا مَجَانَةٌ - بیہودہ دل لگی باتیں کرنا، فحش گوئی کرنا-

مُجُوْنٌ - سخت ہونا، بیہودہ اور فحش باتیں (جیسے خَلَاعَاتٌ ہے)-

تَمَاجُنٌ - مزاح کرنا، بیہودہ فحش بکنا-

مَاجِنٌ - بے حیا بے شرم شخص جس کو اپنے فعل یا قول کی کچھ پرواہ نہ ہو-

مَجَّانٌ - مفت، بلا قیمت، بلا بدل-

مِجَنٌّ اور مِجَانٌّ - ڈھال، سپر (یہ الفاظ متعدد احادیث میں وارد ہیں)-

قَطَعَ فِیْ ثَمَنِ مِجَنٍّ - آنحضرتؐ نے چور کا ہاتھ ایک سپر (ڈھال) کی مالیت چرانے میں کاٹا (یعنی پانچ درہم میں)-

وَعَلِیٌّ یَسْكُبُ الْمَاءَ بِالْمِجَنِّ - (آنحضرتؐ کے زخم کو حضرت فاطمہؓ دھو رہی تھی) اور حضرت علیؓ سپر میں پانی ڈال رہے تھے-

وَهَلْ اَرِدَنْ يَوْمًا مِّيَاهَ مَجَنَّةٍ- کیا کوئی دن ایسا ہوگا جب میں مَجَنَّہ کے پانیوں پر پہنچوں گا (مجنہ ایک موضع کا نام ہے مکہ کے بائیں جانب میں مکہ سے کئی میل پر وہاں بازار اور میلہ لگتا تھا)-

اِنَّ مِنَ الْمَجَانَةِ اَنْ يَّعْمَلَ بِاللَّيْلِ وَيَكْشِفَهٗ- یہ بھی ایک بے شرمی میں داخل ہے کہ رات کو ایک (برا) کام کرے اور دن کو لوگوں سے اس کو بیان کرے (اپنا گناہ آپ کھولے)-

مَاشَبَّهْتُ وَقْعَ السُّيُوْفِ عَلَى الْهَامِ اِلَّا بِوَقْعِ الْبَيَازِرِ عَلَى الْمَوَاجِنِ- (حضرت علیؓ فرماتے ہیں) سروں پر تلواریں پڑنے کی میں تشبیہ نہیں دیتا مگر دھوبیوں کی مار سے جو لکڑیاں لے کر دوسری بڑی لکڑی (پاٹ) پر مارتے ہیں (لکڑی سے کپڑوں کو کوٹتے ہیں- عرب لوگ کہتے ہیں وَجَنَ الْقَصَّارُ الثَّوْبَ- یعنی دھوبی نے کپڑے کو کوٹا)-

خَيْرُ نِسَائِكُمُ الْمَجُوْنُ لِزَوْجِهَا اَلْحِصَانُ مَعَ غَيْرِهٖ قُلْنَا وَمَا الْمَجُوْنُ قَالَ الَّتِيْ لَا تَمْتَنِعُ- بہتر عورت وہ ہے جو اپنے خاوند کے ساتھ مجون ہو اور دوسروں سے اپنے آپ کو بچانے والی ہو (عفیفہ اور پاک دامن ہو) ہم نے عرض کیا- مجون کسے کہتے ہیں؟ فرمایا جو اپنے خاوند کو صحبت کرنے سے نہ روکے (بلکہ جب خاوند کو خواہش ہو تو اس کی خواہش خوشی کے ساتھ پوری کرے- البتہ حیض یا اور کوئی شرعی و طبعی مانع ہو تو وہ اور بات ہے)-

فَلَمَّا رَاَيْتَ الزَّمَانَ عَلَى ابْنِ عَمِّكَ قَدْ كَلَبَ قَلَبْتَ لِابْنِ عَمِّكَ ظَهْرَ الْمِجَنِّ- (حضرت علیؓ نے عبداللہ بن عباسؓ پر عتاب کیا، فرمایا) جب تم نے دیکھا کہ تمہارے چچا زاد بھائی پر سخت وقت آیا تو تم نے سپر کو الٹ دیا (دشمن سے میل جول کی پالیسی کرنے لگے)-

باب المیم مع الحاء

مَحَجَّةٌ- راستہ (اس کی جمع مَحَاجٌّ ہے)-

ظَهَرَ مَعَالِمُ الْجُوْرِ وَ تُرِكَتْ مَحَاجُّ السُّنَنِ- (حضرت علیؓ نے فرمایا) ظلم اور ستم کے نشان اور جھنڈے بلند ہو گئے اور سنت کے راستے چھوڑ دیئے گئے (آنحضرتؐ کی سنت کو کوئی نہیں پوچھتا- رسم و رواج اور خواہش نفس کے لوگ پابند ہو گئے)-

مَحٌّ یا مَحَحٌ یا مُحُوْحٌ یا مُحُوْحَةٌ- پرانا ہونا، گل جانا (جیسے اِمْحَاحٌ ہے)-

مُحَاحٌ- بھوک-

مَحٌّ- پرانا کپڑا-

مُحٌّ- خالص انڈے کی زردی-

مَحَّاحٌ- جھوٹا جو بات کر کے تجھ کو خوش کرے لیکن کام نہ کرے-

مُحَّةٌ- انڈے کی زردی-

اَمَحٌّ- موٹا-

فَلَنْ تَاْتِيَكَ حُجَّةٌ اِلَّا دَحَضَتْ وَلَا كِتَابُ زُخْرُفٍ اِلَّا ذَهَبَ نُوْرُهٗ وَ مَحَّ لَوْنُهٗ- اب تیرے پاس کوئی دلیل نہ آئے گی مگر بھونڈی (مٹی ہوئی، ٹوٹی ہوئی) اور نہ کوئی آراستہ کتاب مگر اس کی چمک جاتی رہے گی اس کا رنگ پھیکا پڑ جائے گا- عرب لوگ کہتے ہیں مَحَّ الْكِتَابُ وَ اَمَحَّ کتاب پرانی ہوگئی)-

ثَوْبٌ مَحٌّ- پرانا بوسیدہ کپڑا-

وَثَوْبِيْ مَحٌّ- میرا کپڑا پرانا ہے-

مَحْجَرٌ- آنکھ کا حلقہ-

مُلِئَتْ مَحَاجِرِيْ- میرے آنکھ کے حلقے پھر گئے-

مَحْزٌ یا اِمْحَازٌ- جماع کرنا، لات مارنا-

فَلَمْ نَزَلْ مُفْطِرِيْنَ حَتّٰى بَلَغْنَا مَا حُوْزَنَا- ہم بے روزہ رہے یہاں تک اپنے ماحوز پر پہنچے- (ماحوز اہل شام کے محاورے میں اس مقام کو کہتے ہیں جو ان میں اور دشمن کے درمیان ہوتا ہے اس میں ان کے نام اور تحریرات وغیرہ رہتی ہیں)-

مُحَسِّر- ایک میدان کا نام ہے، عرفات اور منیٰ کے درمیان (وہاں سے حاجی گزرتے ہیں- کہتے ہیں یہاں ابرہہ کا ہاتھی تھک کر بیٹھ گیا تھا اور اس کو اور اس کے ساتھ والوں کو حسرت

ہوئی تھی)-

مَحْشٌ - زور سے جماع کرنا' پوست گوشت سے جدا کرنا' جلا ڈالنا' اکھیڑ لے جانا-

اِمْتِحَاشٌ -جل جانا' غصہ ہونا-

مَاحِشٌ - بہت کھانے والا' پیٹو-

مَحَاشٌ -مال ومتاع' سامان-

مِحَاشٌ -مختلف قبیلوں کے لوگ جو آگ کے پاس جمع ہو کر محالفہ کریں-

مُحَاشٌ -جلا ہوا-

مُمْحِشٌ -جلانے والا-

يَخْرُجُ قَوْمٌ مِّنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوْا - کچھ لوگ دوزخ سے جل کر نکلیں گے (مَحْشٌ - کھال جل کر ہڈی کھل جانا ایک روایت میں اُمْتُحِشُوْا ہے بہ صیغۂ مجہول)-

اَتَوَضَّأُ مِنْ طَعَامٍ اَجِدُهٗ حَلَالًا لِاَنَّهٗ مَحَشَتْهُ النَّارُ- (ابن عباسؓ نے کہا) کیا میں وہ کھانا کھا کر وضو کروں جو حلال ہے صرف اس لئے کہ آگ نے اس کو جلایا (پکایا - یہ رَدّ ہے ان لوگوں کا جو آگ کے پکے ہوئے کھانے سے وضو ٹوٹ جانے کے قائل ہیں)-

مَحَاشٌّ نِسَاءِ اُمَّتِيْ حَرَامٌ- میری امت کی عورتوں کے دبر حرام ہیں (ان میں دخول کرنا ناجائز ہے)-

تَحَشْحَشْنَا - ہم نے حرکت کی-

مَحْصٌ - بڑھ جانا' لات مارنا' میل صاف کرنا' خوب بٹنا' مارنا' چمکنا' بھاگنا-

تَمْحِيْصٌ -آزمانا' جانچنا' گھٹانا' پاک صاف کرنا-

يُمْحَصُ النَّاسُ فِيْهَا كَمَا يُمْحَصُ ذَهَبُ الْمَعْدِنِ - ایک ایسا فتنہ ہوگا اس میں لوگوں کی آزمائش ایسی ہوگی جیسے کان کے سونے کی آزمائش ہوتی ہے-

مَحَّصَ اللّٰهُ الْعَبْدَ مِنَ الذَّنْبِ - اللہ بندے کو گناہ سے پاک کرے گا-

رَبَّنَا مَحِّصْ عَنَّا ذُنُوْبَنَا - پروردگار! ہم کو گناہوں سے پاک صاف کردے (گناہ کے پھندے سے چھڑادے)-

مَحْضٌ - خالص اپوٹ دودھ ہو یا اور کوئی چیز-

مَحَضٌ - خالص (دودھ) پینا-

مُمَاحَضَةٌ -خلوص' سچی دوستی کرنا-

اِمْحَاضٌ - خالص (دودھ) پلانا-

اُمْحُوْضَةٌ -خلوص کی نصیحت-

مَمْحُوْضُ النَّسَبِ -جس کی ذات پاک صاف اور بے عیب ہو-

ذٰلِكَ مَحْضُ الْاِيْمَانِ - (وسوسہ سے کیوں ڈرتے ہو) وسوسہ آنا تو خالص ایمان کی دلیل ہے (کیونکہ وسوسہ کو ہر شخص برا جانتا ہے اس کو شیطانی خیال سمجھتا ہے' یہ کمال ایمان کی دلیل ہے- کیونکہ شیطان وسوسہ اندازی وہیں کرے گا جہاں ایمان ہوگا)-

لَمَّا طُعِنَ شَرِبَ لَبَنًا فَخَرَجَ مَحْضًا - جب حضرت عمرؓ کو خنجر مارا گیا (آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے وہ بھی اندھیرے میں ابولولؤ مجوسی نے کئی وار خنجر کے آپ پر کئے) تو آپ کو دودھ پلایا گیا' وہ جوں کا توں (بلا آمیزش نکل آیا- کمبخت قاتل نے آر پار سوراخ کر دیئے تھے- اس وقت طبیب نے لوگوں سے کہا دیکھو تم کو ان سے جو کہنا سننا ہے وہ کہہ سن لو یہ بچنے والے نہیں)-

بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مَحْضِهَا وَ مَخْضِهَا - یا اللہ! ان لوگوں کو اس کے اپوٹ دودھ میں اور اس دودھ میں جس میں سے مکھن نکال لیا گیا ہو یعنی مٹھے اور چھاچ میں برکت دے-

فَاَعْمَدَ اِلٰى شَاةٍ مُمْتَلِئَةٍ شَحْمًا وَّ مَحْضًا - اس نے ایک بکری نکالنے کا قصد کیا جو چربی اور دودھ سے بھری ہوئی تھی' خوب موٹی تازی دوھیل تھی-

كَانَ مَآءُهُ الْمَحْضُ - اس کا پانی اپوٹ دودھ تھا-

لَا يُسْئَلُ فِي الْقَبْرِ اِلَّا مَنْ مَحَضَ الْاِيْمَانَ مَحْضًا اَوْ مَحَضَ الْكُفْرَ مَحْضًا - قبر میں اسی سے سوال ہوگا جو خالص مومن ہوگا یا خالص کافر ہوگا-

مَحَطَّةٌ - اترنے کا مقام (اب حال کے محاورہ میں ریلوے اسٹیشن کو کہتے ہیں)-

تَمْحِيْطٌ - انگلیاں پھیر کر برابر کرنا-

اِمْتِحَاطٌ - آگے بڑھ جانا' سونت لینا' نکال لینا-

عَامٌ مَّاحِطٌ - جس سال بارش کم ہو-

مَحْقٌ - میٹنا' باطل کرنا' محو کرنا' ہلاک کرنا' جلا ڈالنا' گھٹا دینا' برکت سلب کر لینا' جڑ سے کھود ڈالنا کہ اس کا نام ونشان باقی نہ رہے-

تَمْحِیْقٌ - باطل کرنا' محو کرنا-

اِمْحَاقٌ - مال میں تباہی آنا-

تَمَحُّقٌ اور اِمْتِحَاقٌ اور اِمَّحَاقٌ - باطل ہو جانا' محو ہو جانا-

یَوْمٌ مَّاحِقٌ - سخت گرمی کا دن-

مُحَاقٌ - مہینہ کی اخیر تین راتیں-

اَلْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْبَرَکَةِ - خرید و فروخت میں قسم کھانا گو اسباب کی نکاسی کراتا ہے (مال جلد بک جاتا ہے اور چند روز تک زیادہ بکری ہوتی ہے مگر (آخر میں) برکت کو مٹا دیتا ہے (ایسے شخص کے روپیہ پیسے میں برکت نہیں ہوتی)-

مَامَحَقَ الْاِسْلَامُ شَیْئًا مَامَحَقَ الشُّحَّ - اسلام کسی چیز کو اتنا نہیں میٹتا جتنا بخیلی اور لالچ کو- (بخیلی اور لالچ اسلام کی ضد ہیں)-

عَلَقَةٌ مُّحَاقًا - زور کا نطفہ-

وَاَیُّ مَحْقٍ اَمْحَقَ مِنْ دِرْھَمِ رِبًا یَمْحَقُ الدِّیْنَ فَاِنْ تَابَ مِنْهُ ذَھَبَ مَالُهٗ وَافْتَقَرَ - (امام جعفر صادقؒ سے پوچھا گیا- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یمحق الله الربوا حالانکہ سود خوار کا مال تو روز بروز بڑھتا جاتا ہے- آپ نے فرمایا) ایک روپیہ سود کا دین کو میٹ دیتا ہے تو اس میٹنے سے زیادہ اور کیا میٹنا ہوگا اگر اس نے آئندہ سود سے توبہ کی تو اس کا مال تلف ہو جاتا ہے اور محتاج بن جاتا ہے-

طَھِّرْ قَلْبِیْ مِنْ کُلِّ اٰفَةٍ تَمْحَقُ دِیْنِیْ - میرا دل ہر ایک گناہ سے پاک کر دے جو دین کو میٹ دیتا ہے-

مَحَقَهُ اللّٰهُ - اللہ اس کو برکت نہ دے-

یُکْرَهُ التَّزْوِیْجُ فِیْ مُحَاقِ الشَّھْرِ - مہینہ کی اخیر تین راتوں میں نکاح کرنا مکروہ ہے (جس کی قمر در عقرب بھی کہتے ہیں- یہ امامیہ کی روایت ہے)-

مَحْكٌ - جھگڑا کرنا' خصومت کرنا-

اِمْحَاكٌ - لجوج غصہ ور ہونا-

تَمَحُّكٌ اور تَمَاحُكٌ - آپس میں جھگڑنا' لڑنا-

اَجُلٌ مَّحْکَانٌ - بد خلق' جھگڑالو مرد-

لَاتَضِیْقُ بِهِ الْاُمُوْرُ وَلَا تُمْحِکُهُ الْخُصُوْمُ - نہ مشاغل اس کو تنگ کرتے ہیں اور نہ جھگڑے اس کو غصہ میں لاتے ہیں (یعنی نہ تو کاموں سے اس کی طبیعت تنگ ہوتی ہے اور نہ جھگڑوں سے گھبراتا ہے)-

مَحْلٌ یامُحُوْلٌ یامَحَالَةٌ - قحط پڑنا' خشک سالی ہونا-

مَحْلٌ یامِحَالٌ - فریب کرنا-

تَمْحِیْلٌ - زور دینا' قوی کرنا-

مُمَاحَلَةٌ اور مِحَالٌ - مکر وفریب کرنا' دشمنی کرنا-

اِمْحَالٌ - خشک سالی' قحط ہونا-

تَمَحُّلٌ - حیلہ اور مکر سے طلب کرنا' حیلہ وحوالہ کرنا-

تَمَاحُلٌ - ایک دوسرے سے مکر وفریب کرنا-

مَاحِلٌ - رنگ بدلا ہوا-

مَحَّالٌ - مکار' دغا باز' شیطان-

اِنَّ اِبْرَاھِیْمَ یَقُوْلُ لَسْتُ ھُنَاکُمْ اَنَا الَّذِیْ کَذَبْتُ ثَلَاثَ کِذْبَاتٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاللّٰهِ مَا فِیْھَا کِذْبَةٌ اِلَّا وَھُوَ یُمَاحِلُ بِھَا عَنِ الْاِسْلَامِ - حضرت ابراہیمؑ قیامت کے دن کہیں گے جب لوگ ان سے شفاعت کی درخواست کریں گے' میں اس لائق نہیں ہوں' میں نے (دنیا میں) تین جھوٹ بولے تھے- آنحضرتؐ نے فرمایا- خدا کی قسم یہ تین جھوٹ ایسے تھے جن میں ہر ایک جھوٹ کی وجہ سے وہ اسلام کو زور دینا چاہتے تھے (اور شرک کو توڑنا ذلیل وخوار کرنا)-

رَجُلٌ مَحِلٌ - بیکار آدمی-

اَلْقُرْاٰنُ شَافِعٌ مُّشَفَّعٌ وَّ مَاحِلٌ مُّصَدَّقٌ - قرآن کسی کا تو سفارش کرنے والا ہے ایسی سفارش جو قبول ہوگی اور کسی کی چغلی

کھانے والا ہے جس کی بات سچ مانی جائے گی (یعنی جو قرآن کو سمجھ کر پڑھے گا۔ اس پر عمل کرے گا۔ اس کی تو قرآن سفارش کرے گا اور جو کوئی بے طوری سے پڑھے گا اس پر عمل نہ کرے گا اس کا حال اللہ تعالیٰ سے بیان کر دے گا اور اللہ تعالیٰ قرآن کا کہنا سچ تسلیم کرے گا)۔

لَا تَجْعَلْهُ مَاحِلًا مُّصَدَّقًا۔ یا اللہ قرآن کو ہماری چغلی کھانے والا مت کر، جس کی چغلی سچ مانی جائے گی۔

لَا يُنْقَضُ عَهْدُهُمْ عَنْ شِيَةِ مَاحِلٍ۔ ان کا عہد و پیمان کسی مکار کی چغلی کھانے سے نہیں ٹوٹے گا (ایک روایت میں عَنْ سُنَّةِ مَاحِلٍ ہے)۔

لَا يَغْلِبَنَّ صَلِيْبُهُمْ وَ مِحَالُهُمْ غَدْوًا مِّحَالَكَ۔ (عبدالمطلب نے کہا) یا اللہ! ان کی صلیب اور ان کی قوت کل تیری قوت پر غالب نہ ہوگی (تو ان سے سمجھ لے گا اپنا گھر بچا لے گا)۔

وَ اَطْعَمَ فِي الْمُحْلِ عَمْرُو الْعَلَا۔ عمرو علا نے قحط سالی میں لوگوں کو کھانا کھلایا۔

اِنَّ مِنْ وَّ رَائِكُمْ اُمُوْرًا مُّتَمَاحِلَةً (حضرت علیؓ نے فرمایا) ابھی تو آگے بہت سے فسادات آنے والے ہیں جو مدت تک قائم رہیں گے (یا جن کا بیان کرنا شرح طویل چاہتا ہے)۔

اَمَا مَرَرْتَ بِوَادِىْ اَهْلِكَ مَحْلًا۔ کیا تو اپنے گھر والوں کے میدان میں نہیں گزرا جہاں خشک سالی تھی۔

حَرَّمْتُ شَجَرَ الْمَدِيْنَةِ اِلَّا مَسَدَ مَحَالَةٍ۔ میں نے مدینے کے درختوں کو حرام کیا کوئی ان کو نہ اکھیڑے نہ کاٹے مگر چرخی کی رسی بنانے کے لئے (جو ایک درخت کی چھال سے بنائی جاتی ہے)۔

مَحَالَة۔ کنویں کا چرخ جس کو بَكَرَة بھی کہتے ہیں۔ گہرے کنووں پر پانی آسانی سے کھینچنے کے لئے لگایا جاتا ہے۔

اَيْقَنْتُ اَنِّىْ لَا مَحَالَةَ حَيْثُ صَارَ الْقَوْمُ صَائِرٌ۔ مجھ کو یقین ہے کہ میں بھی وہیں جاؤں گا جہاں اور میرے قوم والے گئے ہیں (کوئی حیلہ بچاؤ کا نہیں چل سکے گا۔ یعنی موت ضرور آئے گی۔ بعض نے کہا لامحالہ حول وقوت سے نکلا ہے۔ یعنی کوئی طاقت اس کا مقابلہ نہیں کر سکتی اکثر لامحالہ کا لفظ یقین، حقیقت اور ضرور بالضرور، چار و ناچار کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے)۔

اَدْرَكَهُ لَا مَحَالَةَ۔ وہ اس کو ضرور پالے گی (تقدیر کا لکھا پورا ہوگا)۔

اِنْ حَوَّلْنَاهَا عَنْكَ بِمِحْوَلٍ۔ اگر ہم اس کو ہٹانے کے ہتھیار سے تجھ پر ہٹا دیں (ایک روایت میں مَحْوَلٌ بہ فتحہ میم ہے یعنی کسی ہٹانے کی جگہ میں اس کو ہٹا دیں)۔

مَنْ مَّحِلَ بِهِ الْقُرْاٰنُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صُدِّقَ۔ قرآن جس کی چغلی قیامت کے دن کھائے گا اس کی بات سچ مانی جائے گی (قرآن کا کہنا تسلیم کیا جائے گا)۔

فَعِنْدَ ذٰلِكَ يَرْتَابُ الْمُبْطِلُوْنَ وَيَضْمَحِلُّ الْمَحِلُوْنَ۔ اس وقت جھوٹے شک کریں گے اور حشر کو محال کہنے والے دب جائیں گے۔

يَاْتِىْ زَمَانٌ لَّا يُقَرَّبُ فِيْهِ اِلَّا الْمَاحِلُ۔ ایک زمانہ ایسا آئے گا جب بادشاہوں کا مقرب وہی شخص ہوگا جو چغلی کھائے گا (چغل خور لوگوں کی شکایت کرنے والے یہی بادشاہوں کے مصاحب ہوں گے)۔

رَخَّصَ فِىْ قَطْعِ الْاِذْخَرِ وَ عُوْدَىِ الْمَحَالَةِ۔ حرم کے درخت کاٹنے سے منع فرمایا مگر اذخر گھاس کاٹنے کی اجازت دی اور چرخ کے لئے دو لکڑیاں لینے کی۔

مَحْنٌ۔ مارنا، آزمانا۔

مِحْنَةٌ۔ (اسم مصدر ہے) پہننا پرانا ہوئے تک دینا، جماع کرنا، مٹی اور کیچڑ نکالنا، نرم کرنا، پوست اتارنا، کھینچنا۔

تَمْحِيْنٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

اِمْتِحَانٌ۔ آزمانا، غور و فکر کرنا، کھول دینا، کشادہ کرنا۔

فَذٰلِكَ الشَّهِيْدُ الْمُمْتَحَنُ۔ یہی تو جانچا ہوا اور امتحان کیا ہوا شہید ہے۔ (عرب لوگ کہتے ہیں مَحَنْتُ الْفِضَّةَ میں نے چاندی کو صاف کیا (اس کو آگ پر رکھ کر میل کچیل سے پاک کیا)۔

اَلْمِحْنَةُ بِدْعَةٌ۔ لوگوں کا امتحان لینا بدعت ہے (یہاں امتحان سے یہ مراد ہے جو ظالم بادشاہ اور حاکم کیا کرتے ہیں کہ

ایک شخص کو ناحق پکڑ کر اس سے سوالات کرتے ہیں تم نے ایسا کیا تم نے ویسا کیا' تمہارا اعتقاد فلاں پیر یا مولوی یا فقیر کی نسبت کیا ہے اس سے یہ غرض ہوتی ہے کہ کسی طرح بھی اس کو حیران کر کے متہم کریں اور سزا کا حکم لگا دیں)۔

اَقَرَّ بِالْمِحْنَةِ - اس نے امتحان پورا کیا (اس کی بیعت کامل ہوگئی ہاتھ ملانے کی ضرورت نہیں)۔

اِذَا هَاجَرْنَ يُمْتَحَنَّ - عورتیں جب ہجرت کر کے آئیں تو ان کا امتحان لیا جائے۔

خَاتِمَةُ الْمِحَنِ - اخیر محنت یعنی بلا (مِحَنٌ جمع ہے محنت کی جیسے سِدْرٌ اور سِدَرٌ)۔

مُحَنَّبٌ - ایک کنویں یا زمین کا نام ہے مدینہ میں۔

مَحْوٌ - مٹ جانا' نشان باقی نہ رہنا' میٹنا' نشان باقی نہ رکھنا' بخش دینا۔

تَمْحِيَةٌ - خوب میٹنا۔

اِمِّحَاءٌ - نشان مٹ جانا (جیسے اِمْتِحَاءٌ ہے)۔

مَاحِیْ - یہ آنحضرتؐ کا نام بھی ہے یعنی کفر اور شرک کو میٹنے والے یا دلیل اور حجت سے دوسرے جھوٹے دینوں کو باطل کرنے والے یا اپنی امت کے گناہوں کو معاف کرانے والے۔

مَحْوُ الْخَطَايَا - گناہوں کی بخشش۔

اُمْحُهُ - (آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا' جب کہ وہ معاہدہ حدیبیہ لکھ رہے تھے۔ اور کافروں نے اعتراض کیا) اچھا رسول اللہ کا لفظ میٹ دو (انھوں نے کہا میری مجال نہیں۔ تب آنحضرتؐ نے ان کے ہاتھ سے کاغذ لے کر بدست خاص رسول کا لفظ میٹ کر ''عبد'' کا لفظ لکھ دیا۔ حالانکہ آپ لکھے پڑھے نہ تھے)۔

اِتْبِعِ السَّيِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا - اگر کوئی برائی تجھ سے سرزد ہو جائے تو اس کے بعد ہی ایک نیکی لگا دے وہ اس کو میٹ دے گی (مثلاً کسی عورت کی طرف نظر بد ڈالی تو اس کے بعد ایک بیوہ یا یتیم کے ساتھ سلوک کیا۔ زبان سے جھوٹ نکل گیا تو اس کے بعد کچھ تلاوت قرآن کی خیرات کر دی)۔

اِنْمِحَاءٌ - مٹ جانا (اسی کو اِمِّحَاءٌ بھی کہتے ہیں)۔

بابُ المیم مع الخاء

مُخٌّ - مغز گودا۔

تَمْخِيْخٌ اور تَمَخُّخٌ اور اِمْتِخَاخٌ - مغز نکالنا۔

اِمْخَاخٌ - مغز دار ہونا' موٹی ہونا' تر ہونا۔

مُخَاخَةٌ - جو ہڈی میں سے چوسنے والے کے منہ میں آئے۔

مَخِيْخٌ - مغز دار ہڈی۔

اَمْرٌ مُمِخٌّ - ایک لمبا کام۔

شَاةٌ مُمِخَّةٌ - موٹی بکری۔

اَلدُّعَاءُ مُخُّ الْعِبَادَةِ - دعا عبادت کا مغز ہے۔ (کیونکہ دعا بجا آوری ہے حکم الٰہی کی۔ اس نے فرمایا اُدْعُوْنِیْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ - دوسرے یہ کہ بندہ جب یہ سمجھ لے گا کہ اللہ تعالیٰ ہی ہر ایک حاجت کا برلانے والا اور ہر ایک مراد پوری کرنے والا ہے اور وہی صحت مند اور بیمار کرنے والا ہے وہی روزی رزق دینے والا ہے' وہی آخرت میں نجات دینے والا ہے۔ وہ خدائے قادر کریم کو چھوڑ کر دوسروں کو نہیں پکارے گا۔ بعض نے اس حدیث میں مُخُّ الْعِبَادَةِ حائے حطی سے نقل کیا ہے یعنی انڈے کی زردی۔ مگر نہایہ میں مُخُّ الْعِبَادَةِ ہے خائے معجمہ سے اور وہی مشہور ہے)۔

فَجَاءَ يَسُوْقُ اَعْنُزًا عِجَافًا مِخَاخُهُنَّ قَلِيْلٌ - دبلی بکریاں ہانکتا ہوا آیا جن (کی ہڈی) میں مغز تھوڑا تھا۔

سَجَدَ لَكَ مُخِّیْ وَعَظْمِیْ وَعَصَبِیْ - تجھ کو میرے مغز اور ہڈی اور پٹھے نے سجدہ کیا (سب تیرے سامنے زمین پر پڑے ہیں)۔

مُخِتٌّ - وہ جو لوگوں کے ساتھ کھائے پیئے ان سے خلط ملط رہے۔

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُخِتًّا - آنحضرت ﷺ ملنسار تھے۔

مَخْرٌ یا مُخُوْرٌ - پانی کو چیرتے ہوئے آواز کے ساتھ چلنا' چیرنا' اچھا ہونا' عمدہ مال لے لینا۔

تَمَخُّرٌ - ناک ہوا کے مقابل لگانا' دیکھنا۔

اِذَا بَالَ اَحَدُکُمْ فَلْیَتَمَخَّرِ الرِّیْحَ - جب کوئی تم میں پیشاب کرنا چاہے تو پہلے دیکھ لے ہوا کس طرف کی ہے (اگر ہوا کے مقابل بیٹھے گا تو پیشاب کی چھینٹیں اڑ کر منہ پر آئیں گی)-

وَاسْتَمْخِرُوا الرِّیْحَ - تم پیشاب کے وقت اپنی پیٹھ ہوا کی طرف کرو (تو ہوا اس کے داہنے بائیں طرف سے نکلتی ہے گویا اس نے ہوا کو چیرا)-

خَرَجْتُ اَتَمَخَّرُ الرِّیْحَ - میں ہوا خوری کے لئے نکلا-

لَتَمْخُرَنَّ الرُّوْمُ الشَّامَ اَرْبَعِیْنَ صَبَاحًا - نصرانی لوگ شام کے ملک کو چالیس دن تک چیرتے پھریں گے (یعنی اس کی ہر جانب کی سیر کریں گے)-

اَلشَّرَابُ عَلَیْهِ حَرَامٌ حَتّٰی تُسَوّٰی بِالْاَرْضِ هَدْمًا وَّ حَرْقًا - یہ شراب خانے کیسے' پانی پینا مجھ پر حرام ہے جب تک یہ سب گرا کر اور جلا کر زمین کے برابر نہ کر دیئے جائیں- (نہایہ میں ہے کہ مَوَاخِیْر جمع ہے مَاخُوْر کی' مَاخُوْر وہ مقام جہاں شہدے لچے بدمعاش' فاسق' فاجرا کٹھے ہوتے ہیں کوئی جوا کھیلتا ہے کوئی نشہ پیتا ہے جیسے مدک خانے' چنڈو خانے' سیندہ خانے) یا کلالوں کے گھر یہ معرب ہے میخور کا یعنی شراب پینے والا بعض نے کہا عربی لفظ ہے)-

مِخْرَقَةٌ - جھوٹ بولنا' طمع سازی کرنا-

مِخْرَاق - گڑیا' وہ کھلونا جو بچے چیتھڑے بٹ کر بناتے ہیں-

بِمَا کَانَ یُمَخْرِقُ بِهٖ - جس کو وہ جھوٹ بنا کر لایا کرتا تھا-

اَلسَّیْفُ مِخْرَاقُ لَاعِبٍ - تلوار کھیلنے والے کا کھلونا ہے (جاہل کا کام شمشیر کشی ہے- جہاں حجت اور دلیل میں بس نہ آیا تو غصے ہو کر تلوار کھینچ لی)-

مِخَشٌّ - ملنسار' زود شناس-

کَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِخَشًّا - آنحضرتؐ ملنسار تھے- (لوگوں کے ساتھ کھاتے پیتے' ہنستے بولتے جو دلیل ہے صحت مزاج اور وفور عقل کی-

مَخْضٌ - دودھ میں سے مسکہ (مکھن) نکال لینا' زور سے ہلانا' پلٹ دینا' انجام دیکھنا-

مَخِیْضٌ اور مَمْخُوْضٌ - سپریٹا' چھاچ' وہ دودھ جس کا مسکہ (مکھن) نکال لیا گیا ہو-

مَخَاضٌ اور مِخَاضٌ - زچگی قریب ہونا' درد زہ شروع ہونا-

تَمْخِیْضٌ بمعنی مَخْضٌ ہے-

اِمْخَاضٌ - دودھ کا دہی ہو جانے کے قریب ہونا' اونٹوں کا حاملہ ہونا' قریب بہ زچگی-

تَمَخُّضٌ - چھاچ ہو جانا-

اِمْتِخَاضٌ - دودھ کا اس برتن میں ہلنا جس میں مسکہ (مکھن) بنایا جاتا ہے' نکالنا' حرکت دینا-

اِسْتِمْخَاضٌ - دودھ کا دیر میں جمنا-

مَخَاضٌ - پیٹ والی اونٹنیاں یا جو جننے کے قریب ہوں ان کے حمل پر دس مہینے گزر گئے ہوں (اس کا مفرد خَلِفَة ہے جیسے اِبِلٌ کا مونث نَاقَة ہے)-

فِیْ خَمْسٍ وَّ عِشْرِیْنَ مِنَ الْاِبِلِ بِنْتُ مَخَاضٍ - پچیس اونٹوں میں ایک بنت مخاض زکوٰۃ کی دینا ہوگی- (یعنی وہ اونٹنی جو دوسرے سال میں لگی ہو کیونکہ اس کی ماں اس عمر میں حاملہ ہو جاتی ہے گو حاملہ نہ ہو)-

اِبْنُ مَخَاضٍ - وہ اونٹ کا بچہ جو دوسرے سال میں لگا ہو-

دَعِ الْمَاخِضَ وَالرُّبّٰی - پیٹ والی بکری اور جو جننے کے قریب ہو یا گھر میں پلی ہو اس کو چھوڑ دے (زکوٰۃ نہ لے)-

بَلَغَتْ عِنْدَهٗ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ - جس کے پاس اتنے اونٹ ہو جائیں جن میں ایک بنت مخاض زکوٰۃ کی دینا ہوتی ہے (یعنی پچیس اونٹ)-

اِنَّ امْرَاَةً زَارَتْ اَهْلَهَا فَمَخَضَتْ عِنْدَهُمْ - ایک عورت اپنے کنبے والوں سے ملنے آئی تھی اس کو وہیں درد شروع ہوگئی (یعنی زچگی کی درد)-

فَاَعْمِدُ اِلٰی شَاةٍ مُمْتَلِئَةٍ مَّخَاضًا وَّ شَحْمًا - پھر ایک بکری کا قصد کرے جو بچہ سے اور چربی سے بھرپور ہو (حاملہ بھی ہو موٹی بھی ہو)-

بَارِكْ لَهُمْ فِيْ مَحْضِهَا وَ مَخْضِهَا - یا اللہ ان کے خالص دودھ میں اور اس دودھ میں جس کا مکھن نکال لیا گیا ہو (چھاج میں) برکت دے-

اِنَّهٗ مُرَّ عَلَيْهِ بِجَنَازَةٍ تُمْخَضُ مَخْضًا - ایک جنازہ آپ کے سامنے سے گزرا لوگ اس کو جلد جلد حرکت دے رہے تھے-

مَخْطٌ یا مُخُوْطٌ - گھس جانا' پار ہو جانا' سونت لینا' جلدی کرنا' کھینچنا-

مُخَاطٌ - رینٹ جو ناک سے نکال کر پھینکا جائے-

اِمْخَاطٌ - پار کرنا-

تَمَخُّطٌ - ناک سنکنا' سونت لینا (جیسے اِمْتِخَاطٌ ہے) او چک لے جانا-

اِمْتَخِطْ فَاِنَّكَ مَزْكُوْمٌ - ناک سنک ڈال تجھ کو زکام ہے-

فَرَاٰى مُخَاطًا اَوْ نُخَاعَةً فِيْ قِبْلَةِ الْمَسْجِدِ - آنحضرتؐ نے ناک کا رینٹ یا حلق کا بلغم مسجد کے قبلہ کی دیوار میں دیکھا-

مَخْنٌ - رونا' جماع کرنا' پانی نکالنا' چھیلنا-

مِخَنٌّ - لمبا مرد-

مِخَنَّةٌ - لمبی عورت-

يَتَحَدَّثُوْنَ مَخَانَةً وَّ مَلَاذَةً - خیانت اور بھاگ نکلنے کے ساتھ باتیں کرتے ہیں (ابوموسیٰ نے مَجَانَةً نقل کیا ہے جو ''مجون'' سے ہے بمعنی فحش گوئی)-

بابُ الميم مع الدّال

مَدْحٌ - تعریف کرنا' سراہنا (اس کی ضد ذَمٌّ ہے)-

اِنْمِدَاحٌ - کشادہ ہونا-

تَمْدِيْحٌ اور تَمَدُّحٌ - کے بھی یہی معنی ہیں یعنی مَدْحٌ (اور عرب لوگ کہتے ہیں تَمَدَّحَ الرَّجُلُ اس نے چاہا کہ لوگ اس کی تعریف کریں اور اس بات سے فخر کیا جو اس کو حاصل نہیں ہے' کشادہ ہونا)-

اِمْتِدَاحٌ بمعنی مَدْحٌ ہے اور کشادہ ہونا-

لَا اَحَبَّ اِلَيْهِ مِنَ الْمِدْحَةِ - اللہ تعالیٰ کو کوئی بات اس سے زیادہ پسند نہیں ہے کہ اس کی تعریف کی جائے (اللہ کے سوا دوسروں کے لئے یہ صفت مذموم ہے کہ اپنی تعریف پسند کریں مگر اس خداوند مالک زمین و آسمان کو زیبا ہے کہ اپنی تعریف پسند کرے کیونکہ وہ جامع ہے تمام کمالات اور محاسن کا اور ہر ایک عیب اور برائی سے پاک ہے)-

اَحْثُوْا فِيْ وُجُوْهِ الْمَدَّاحِيْنَ التُّرَابَ - خوشامد اور تعریف کرنے والوں کے منہ پر مٹی ڈالو (جن لوگوں نے اپنی عادت یہ بنالی ہے' اس میں وہ تعریف داخل نہیں ہے جو دوسروں کی ترغیب کے لئے نیک کام پر کی جائے اور واجبی اور درست الفاظ سے کی جائے اس میں مبالغہ اور افراط نہ ہو)-

لَا يَبْلُغُ مِدْحَتَكَ قَوْلُ قَائِلٍ - پروردگار تیری واقعی اور پوری تعریف کسی کہنے والے کے کہنے سے ادا نہیں ہو سکتی (بلکہ جتنی تعریف کی جائے وہ کم ہے اس کی تعریف میں گو کیسی ہی ہم بلند پرواز کریں اس کی شان اس سے بھی اعلیٰ ہے-

خاموشی از ثنائے تو حد ثنائے تست[1]

مُدَحِّجٌ - ایک وادی کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان (ہجرت کی حدیث میں اس کا ذکر ہے)-

مَدْخٌ - مدد کرنا پوری مدد' بڑا ہونا-

تَمَدُّخٌ - تکبر-

مَدٌّ - بہنا' بلند ہونا' لمبا ہونا' دوات سے روشنائی لینا کتابت کے لئے' پانی زیادہ ہونا' پھیلا دینا' دراز کرنا' تکنا' مہلت دینا' جذب کرنا' مدد آنا' فریادرسی کرنا' زمین میں کھاد ملانا-

مُمَادَّةٌ - ٹال مٹول کرنا-

اِمْدَادٌ - مدد دینا' مہلت دینا' میعاد لگا دینا' عطا کرنا' مدد کرنا' فریادرسی کرنا' پیپ پڑ جانا (یعنی مِدَّہ)-

---

[1] تیری حمد و ثنا کی آخری حد اگر کوئی ہو سکتی ہے تو وہ یہی ہو سکتی ہے کہ تیری حمد و ثنا کرتے کرتے انسان تھک جائے۔ (حقیقت یہ ہے کہ پھر بھی اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا کی آخری حد نہیں آتی)۔ (م)

اِمْتِدَادٌ- کھنچ جانا' اکڑنا' ناز کرنا' دیکھنا-

اِسْتِمْدَادٌ- مدد چاہنا' دوات سے روشنائی لینا-

سُبْحَانَ اللّٰهِ مِدَادَ كَلِمٰتِهٖ- سبحان اللہ اتنی بار جتنی بار اس کے کلمات لکھنے کے لئے سیاہی لینا پڑے- (اس کے کلمات بے انتہا ہیں اگر سارے زمین کے درخت قلم بن جائیں اور ساتوں سمندر سیاہی' جب بھی اس کے کلمات ختم نہ ہوں- مطلب یہ ہے کہ بے انتہا اور بے شمار اس پروردگار کی پاکی بیان کرتا ہوں- بعض نے کہا مِدَاد سے عِدَاد مراد ہے یعنی اس کے کلمات کے مدد کے موافق)-

يَنْبَعِثُ فِيْهِ مِيْزَابَانِ مِدَادُهُمَا اَنْهَارُ الْجَنَّةِ- حوض کوثر میں دو پرنالے ہیں بہشت کی نہریں اس میں پانی کی مدد پہنچا ہی ہیں (حوض ہمیشہ بھرپور رہتا ہے)-

هُمْ اَصْلُ الْعَرَبِ وَ مَادَّةُ الْاِسْلَامِ- قریش کے لوگ عربوں کی جڑ ہیں اور اسلام کے مددگار (انہی کی مدد سے اسلام کا لشکر قوی ہوتا ہے- نہایہ میں ہے کہ جس چیز سے تو کسی قوم کی مَدَد کرے خواہ جنگ میں ہو یا اور کسی امر میں تو وہ مَادَّہ کہلائے گی- ہمارے زمانہ میں مَادَّہ بمعنی فقرہ آتا ہے اور قانون کی کتابوں میں اس کا اکثر استعمال اسی معنی میں ہوتا ہے اور اصلاح اطباء میں خلط روی کو کہتے ہیں اور اصطلاح فلاسفہ میں ہیولیٰ اولیٰ یعنی میٹر (matter) کو)-

اِنَّ الْمُؤَذِّنَ يُغْفَرُ لَهٗ مَدَّ صَوْتِهٖ- اذان دینے والے کے اتنے گنا بخشے جاتے ہیں جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے (یعنی اتنی مسافت میں جتنے گناہ سمائیں وہ سب بخش دیئے جاتے ہیں- ایک روایت میں مَدٰى صَوْتِهٖ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا- نہایہ میں ہے کہ یہ تمثیل ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے لَوْلَقِيْتَنِي بِقُرَابِ الْاَرْضِ خَطَايَا لَقِيْتُكَ بِهَا مَغْفِرَةً)-

مَا اَدْرَكَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهٗ- کوئی تم میں سے ان کے ایک مد یا آدھے مد کو نہیں پا سکتا- (یعنی صحابہؓ نے جو ایک مد یا دھا مد اللہ کی راہ میں خرچ کیا ہے- تم اگر لاکھوں من غلہ خرچ کرو' تو ان کے مد یا آدھے مد کے برابر نہ ہوگا-

مُدٌّ- چوتھائی صاع کا پیمانہ ہوتا ہے- یعنی ایک رطل اور تہائی رطل عراقی کا' شافعی اور اہل حجاز کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک مد دو رطل کا ہے تو صاع کے آٹھ رطل ہوئے)-

يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ- آنحضرتؐ ایک مد پانی سے وضو کر لیتے اور ایک صاع پانی سے غسل کر لیتے (حالانکہ آپ کے سر پر بہت بال تھے)-

مُدُّنَا اَعْظَمُ مِنْ مُّدِّكُمْ- ہمارا مد تمہارے مد سے بڑا ہے-

مُنْبِلُهٗ وَالْمُمِدُّ بِهٖ- تیر چلانے والا اور جو کوئی اس کی مدد کرتا ہے (تیر نکال نکال کر دیتا جاتا یا نشان پر سے پھر اٹھا کر لا دیتا ہے)-

اَمْدَدْتُهٗ بِكَذَا- میں نے اس کو اتنا دیا-

قَائِلُ كَلِمَةِ الزُّوْرِ وَالَّذِيْ يَمُدُّ بِحَبْلِهَا فِي الْاِثْمِ سَوَاءٌ- جھوٹی بات کہنے والا اور اس کی نقل کرنے والا (لوگوں کو سنانے والا) دونوں گناہ میں برابر ہیں (جس نے جھوٹی بات ایجاد کی اس کو مَائِح سے تشبیہ دی- یعنی اس شخص سے جو کنویں کی تہہ میں ڈول بھر دے اور جس نے اس کی نقل کی' روایت کی اس کو مَائِح سے تشبیہ دی جو رسی کھینچ کر ڈول باہر نکالتا ہے اسی واسطے کہتے ہیں جھوٹ کا راوی بھی ایک جھوٹا ہے جھوٹوں میں سے اور موضوع حدیث کی روایت بھی جائز نہیں رکھی- مگر جب یہ بیان کر دے کہ یہ حدیث موضوع ہے)-

اِذَا اَتٰى اَمْدَادُ اَهْلِ الْيَمَنِ سَاَلَهُمْ اَفِيْكُمْ اُوَيْسُ بْنُ عَامِرٍ- جب یمن والوں کی کمکی فوجیں آتیں (جہاد کے لئے) تو حضرت عمرؓ ان سے دریافت کرتے تم لوگوں میں اویس بن عامر بھی کوئی شخص ہے (اَمْدَاد جمع ہے مَدَدْ کی یعنی کمکی فوج)-

خَرَجْتُ مَعَ زَيْدِ بْنِ حَارِثَةَ فِيْ غَزْوَةِ مُؤْتَةَ وَرَافَقَنِيْ مَدَدِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ- میں زید بن حارثہ کے ساتھ غزوۂ موتہ میں گیا اور یمن سے امدادی فوج کا ایک سپاہی میرا رفیق تھا-

نَحْنُ مِنْهُ فِيْ مُدَّةٍ لَّا نَدْرِيْ- ابوسفیان نے ہرقل بادشاہ روم سے کہا) آج کل تو ایک مدت تک ہم میں اور اس شخص

میں جو پیغمبری کا دعویٰ کرتا ہے صلح ٹھہر گئی ہے- معلوم نہیں (وہ اس مدت میں کیا کرتا ہے اپنے معاہدہ پر قائم رہتا ہے یا جنگ شروع کرتا ہے نقض عہد کرتا ہے)-

بِمُدَدِهِمْ- ان کی مدتوں سے (مدت زمانہ کا ایک حصہ)-

بَلَغَنِيْ اَنَّكَ تَزَوَّجْتَ اِمْرَاَةً مُّدِيْدَةً- مجھ کو خبر پہنچی ہے کہ تو نے ایک لمبی عورت سے نکاح کیا ہے-

اَلْمُدَّةُ الَّتِيْ مَادَّ فِيْهَا اَبَا سُفْيَانَ- یہ وہ مدت ہے جو آنحضرتؐ نے ابوسفیان سے لگائی تھی- (یعنی صلح حدیبیہ کی مدت)-

مَادَّ الْغَرِيْمَانِ- دونوں ایک میعاد پر راضی ہو گئے-

اِنْ شَآءُ وْا مَادَدْنَاهُمْ- اگر وہ چاہیں تو ایک مدت ہم مقرر کر دیں-

كَانَ يَمُدُّهَا وَ يَاْخُذُهَا- اس کو کھینچتا تھا اور لے لیتا تھا-

وَ اَمَدَّهَا خَوَاصِرَ- اور کوکھیں خوب کشادہ (چارے پانی سے بھری ہوئی)-

فَاَمَدَّ فِي الْاُوْلَيَيْنِ- پہلی دو رکعت میں لمبی قرأت کی-

نَظَرْتُ اِلٰى مَدِّ بَصَرِيْ- جہاں تک میری آنکھ کام کرتی تھی میں نے دیکھا-

اِنَّ اللّٰهَ مَدَّهٗ لِلرُّؤْيَةِ- اللہ تعالیٰ نے رمضان کو لمبا کر دیا چاند دیکھنے کے لئے-

قَدْ اَمَدَّكُمْ بِصَلٰوةٍ هِيَ خَيْرٌ مِّنْ حُمْرِ النَّعَمِ- اللہ نے تم کو ایک نماز بڑھا دی (پانچ نمازوں کے سوا) وہ تمہارے لئے بہتر ہے سرخ چار پایوں سے)-

كَانَتْ مَدًّا- آنحضرتؐ کی قرأت مد کے ساتھ تھی (یعنی حروف علت کو دراز کرتے تھے- قاریوں نے کہا اگر حروف علت کے بعد ہمزہ ہو تو مد دو الف سے لے کر پانچ الف تک ہو سکتا ہے- اگر ان کے بعد تشدید ہو جیسے دَآبَّةٌ تو چار الف کے برابر مد کرنا چاہئے' اور اگر حرب ساکن ہو تو دو الف کے موافق جیسے صٓاد میں اور اگر ان کے سوا اور حرف ہوں تب مد نہیں ہے مگر صرف منہ سے نکالنا- تو بسم اللہ کا مد صرف منہ سے نکالنے کے موافق ہوگا- مگر رحیم کے لفظ کو اگر اس پر وقف کیا جائے تو دو الف کے برابر کرنا ہوگا)-

كَانَ يَمُدُّ بِبِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ- آنحضرتؐ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کو مد کے ساتھ پڑھتے تھے- (یعنی اللہ کے الف کو اور رحمان کے میم کو دراز کرتے تھے' اسی طرح رحیم کی یا کو)-

فَيُفْسَحُ لَهٗ مَدَّ بَصَرِهٖ- جہاں تک اس کی نگاہ پہنچتی ہے اتنی قبر کشادہ کر دی جائے گی-

يَمُدُّ بَعْضُهَا بَعْضًا- ایک کنواں دوسرے کنویں کی مدد کرتا تھا (اس کا پانی آ کر اس میں جمع ہوتا تھا)-

فَلَمْ تُمِدَّ- اس میں پیپ نہیں پڑی-

تَمُدُّهَا الْاَسْمَآءُ- اسمائے الٰہی اس کی مدد کریں گے-

عَلٰى مِدَادٍ وَّاحِدٍ- ایک ہی مثال پر-

يَمُدُّهُمْ- ان کو مہلت دے گا-

كُلُّ سِجِلٍّ مَدُّ الْبَصَرِ- ہر مٹھا (بنڈل) کاغذوں کا اتنا لمبا ہوگا جہاں تک نگاہ جاتی ہے-

فَمِمَّا كَانَتْ تُمَدُّ- پھر کہاں سے اس کونڈے میں مدد آ رہی تھی (کھانا بڑھتا جاتا تھا)-

وَلَا مَدَّةً بِقَلَمٍ- نہ ایک بار قلم کو سیاہی میں ڈبونے سے-

حُرُوْفُ الْمَدِّ- حروف علت واؤ' الف اور یا-

مَدْرٌ- مٹی سے لیپنا-

مَدَرٌ- پیٹ بڑا ہونا-

تَمْدِيْرٌ- ہگنا' مٹی سے لیپنا-

اِمْتِدَارٌ- مٹی لینا-

مَادِرُ- ایک بخیل شخص تھا وہ کیا کرتا حوض سے اپنے اونٹوں کو پانی پلا کر جو پانی بچتا اس میں ہگ دیتا اور گوہ سے سارا حوض لیپ دیتا تا کہ دوسرے اونٹ نفرت کر کے وہ پانی نہ پئیں- چنانچہ عرب میں یہ مثل ہے اَبْخَلُ مِنْ مَّادِرٍ یا اَشْاَمُ مِنْ مَّادِرٍ- یعنی مادر سے زیادہ بخیل-

مَدَرٌ- مٹی کا ڈھیلہ-

اَهْلُ الْمَدَرِ- بستی اور شہر والے (اَهْلُ الْوَبَرِ جنگل

والے)-

اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ یَّکُوْنَ لِیْ اَھْلُ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ- اگر شہر اور جنگل والے سب مجھ کو مل جائیں تو اس سے زیادہ مجھ کو یہ پسند ہے-

اَمَا اِنَّ الْعُمْرَۃَ مِنْ مَّدَرِکُمْ- دیکھو عمرے کے لئے اپنے شہر سے سفر کرو (یعنی خاص عمرے کی نیت سے چلو حج کے سفر میں اس کو شامل نہ کرو یہ حکم استحباباً ہے نہ کہ وجوباً)-

لَایَبْقٰی بَیْتُ مَدَرٍ وَّلَا وَبَرٍ اِلَّا اَدْخَلَہُ اللّٰہُ کَلِمَۃَ الْاِسْلَامِ بِعِزِّ عَزِیْزٍ وَذُلِّ ذَلِیْلٍ- نہ کوئی مٹی کا گھر باقی رہے گا نہ بالوں کا- مگر اللہ تعالیٰ اسلام کلمہ اس میں داخل کر دے گا خواہ عزت کے ساتھ خواہ ذلت کے ساتھ (یعنی عرب کے سب گھروں میں اسلام کی دعوت پہنچ جائے گی)-

فَلْیَمْدُرِ الْحَوْضَ- حوض کو مٹی سے لیپ دے- (پاک صاف کر دے)-

فَانْطَلَقَ ھُوَ وَجَبَّارُ بْنُ صَخْرٍ فَنَزَعَا فِی الْحَوْضِ سَجْلًا اَوْ سَجْلَیْنِ ثُمَّ مَدَرَاہُ- پھر وہ اور جبار بن صخر دونوں گئے اور حوض میں ایک ڈول یا دو ڈول پانی کے ڈال کر اس کو لیپ پوت دیا صاف کر دیا (گلاوہ کر کے)-

اِنَّمَا ھُوَ مَدَرٌ- وہ تو مٹی سے رنگا ہوا ہے (احرام کی حالت میں اس کا پہننا جائز ہے)-

یَلْتَفِتُ اِلٰی اَبِیْہِ فَاِذَا ھُوَ ضِبْعَانٌ اَمْدَرُ- پھر حضرت ابراہیمؑ اپنے باپ کی طرف توجہ کریں گے تو کیا دیکھیں گے کہ ایک بجو ہے کہیں پھولا ہوا بڑے پیٹ والا یا اس کے دونوں پہلو پر مٹی لگی ہوئی یا بہت ہگنے والا جس کا پاخانہ نہ رکتا ہو (فرشتے ان کے باپ کو ایک گندے بجو کی شکل میں دوزخ میں پھینک دیں گے)-

اِذْ اَقْبَلَ شَیْخٌ ھُوَ مِدْرَۃُ قَوْمِہٖ- اتنے میں ایک بوڑھا آیا جو اپنی قوم کا سردار تھا (ان کی طرف سے بات کرنے والا اس کی رائے پر اس کی قوم والے چلتے تھے)-

مُدُنٌ یا مُدْنٌ یا مَدَائِنُ جمع ہے مَدِیْنَۃٌ کی جو بمعنی شہر ہے یا قلعہ-

مُدُوْنٌ- اقامت کرنا-

تَمْدِیْنٌ- شہر بنانا-

تَمَدُّنٌ- شہر والوں کے اخلاق و عادات اور رسوم اختیار کرنا اور توحش اور جنگلی پنا چھوڑ کر تہذیب حاصل کرنا تہذیب و ثقافت شہری زندگی اختیار کرنا-

مَدِیْنَۃُ السَّلَامِ- بغداد-

مَدِیْنَۃُ الرَّسُوْلِ- وہ شہر متبرک جہاں آنحضرتؐ مدفون ہیں- اس کو شَھْرُ الْبَرَکَۃِ بھی کہتے ہیں-

مَدَانٌ یا فَیْفَاءُ مَدَانٍ- ایک وادی ہے قضاعہ کے شہروں میں (اس کا ذکر زید بن حارثہ کے غزوہ میں ہے جو انھوں نے بنی جذام پر کیا تھا)-

کَانَ رَاعِیًا لِاَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ- وہ مکہ والوں میں سے کسی کا گڈریا تھا (یہاں مدینہ سے مکہ کا شہر مراد ہے) ایک روایت میں فَقَالَ لِرَجُلٍ مِّنْ اَھْلِ الْمَدِیْنَۃِ شہر والوں میں سے ایک شخص سے کہا (یہاں بھی مدینہ سے مکہ مراد ہے)-

مَدَائِنُ- ایک مشہور شہر تھا کسریٰ کا بغداد کے قریب وہیں اس کا بڑا ایوان بھی تھا-

مَدَنِیٌّ- مدینہ والا-

مَدَائِنِیٌّ- مدائن والا-

اِبْنُ مَدِیْنَتِھَا- اس کا اصل بانی اور موجد جیسے اِبْنُ بُجْدَتِھَا ہے-

مَدْیَنُ- وہ شہر جہاں حضرت شعیبؑ تھے اور حضرت موسیٰؑ وہاں بھاگ کر گئے تھے-

وَمَدِیْنُوْنَ مُقْتَضُوْنَ- تم قرض دار اور مکلّف ہو (اللہ کے احکام کی بجا آوری تم سے مطلوب ہے)-

مَدٰی- انتہا اور غایت اور حد-

مُمَادَاۃٌ اور اِمْدَاءٌ- مہلت دینا-

اِمْدَاءٌ- معمر ہونا، مسن ہونا-

تَمَادِیْ- لمبا ہونا، اصرار کرنا، انتہا کو پہنچنا (عرف قانون میں تَمَادِیْ کہتے ہیں میعاد سماعت گزر جانے کو)-

مُدْیٌ- ایک پیمانہ ہے شام والوں کا اور مصر والوں کا اس میں انیس صاع آتے ہیں-

مُدْیَۃٌ- (بحرکات ثلثہ درمیم) چھری اور غایت حد-

اَلْمُؤَذِّنُ یُغْفَرُلَہٗ مَدٰی صَوْتِہٖ- (ایک روایت میں مَدُّ صَوْتِہٖ ہے) موذن کے اتنے ہی زیادہ گناہ بخشے جاتے ہیں- جتنی حد تک وہ اپنی آواز بلند کرے (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے- موذن کے گناہ وہاں تک بخشے جاتے ہیں جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے- یعنی اگر اتنی مسافت تک اس کے گناہ بھرے ہوئے ہوں تو وہ سب بخش دیئے جاتے ہیں- اس صورت میں یہ تمثیل ہوگی)-

یَشْھَدُ لَہٗ مَدٰی صَوْتِہٖ- جہاں تک اس کی آواز پہنچتی ہے وہاں تک کے (جن، آدمی اور حیوانات سب لوگ) اس کے لئے گواہ بنیں گے-

تَمَادٰی فِیْ غَیِّہٖ- وہ تو برابر گمراہی پر قائم ہے-

اِنَّہٗ کَتَبَ لِیَھُوْدِ تَیْمَاءَ اَنَّ لَھُمُ الذِّمَّۃَ وَ عَلَیْھِمِ الْجِزْیَۃُ بِلَا عَدَاءٍ اَلنَّھَارُ مَدًی وَاللَّیْلُ سُدًی- آنحضرتؐ نے تیماء کے یہودیوں کو لکھا کہ ان کی حفاظت ہمارا ذمہ ہے لیکن ان کو جزیہ دینا ہوگا اور ان پر کوئی ظلم نہ ہوگا- دن اور رات جب تک قائم ہیں جب تک ایسا ہی عمل ہوتا رہے گا-

فَلَمْ یَزَلْ ذٰلِکَ یَتَمَادٰی بِیْ- پھر برابر اسی طرح مجھ پر زمانہ گزر رہا تھا (تطاول اور تاخر ہو رہا تھا)-

لَوْ تَمَادَی الشَّھْرُ لَوَ اصَلْتُ- اگر مہینہ اور لمبا ہوتا تو میں اور وصل کرتا (طے کے روزے رکھتا)

مَنَعَتِ الشَّامُ مُدْیَھَا- شام اپنا مدی بند کر دے گی (مُدْیٌ ایک پیمانہ ہے جس کا ذکر اوپر گزرا- مجمع میں ہے کہ اس میں پندرہ مکوک (ڈیڑھ صاع کا ایک مکوک ہوتا ہے) غلہ آتا ہے)-

اَلْبُرُّ بِالْبُرِّ مُدْیٌ بِمُدْیٍ- گیہوں کا ایک مدی ایک مدی کے بدلے بیچا جائے (یعنی برابر برابر گو ایک طرف اچھے گیہوں ہوں دوسری طرف خراب گیہوں)-

اِنَّہٗ اَجْرٰی لِلنَّاسِ الْمُدْیَیْنِ وَالْقِسْطَیْنِ- حضرت علیؓ نے لوگوں کے لئے یہ معاش جاری کی کہ دو مد اناج کے اور دو قسط تیل کے (قسط آدھے صاع کا ہوتا ہے)-

قُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا لَاقُو الْعَدُوِّ غَدًا وَّلَیْسَتْ مَعَنَا مُدًی- میں نے عرض کیا یا رسول اللہ کل ہم سے اور دشمن سے مڈبھیڑ ہوگی اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں (اگر تلواروں سے ذبح کریں تو ان کے کند ہو جانے کا ڈر ہے- مُدًی جمع ہے مُدْیَۃٌ کی بمعنی چھری)-

اِنَّا جَرْجُوْ وَ نَخَافُ الْعَدُوَّ غَدًا وَّلَیْسَ مَعَنَا مُدًی- ہم کو ڈر ہے کہ کل دشمن سے مڈبھیڑ ہو جائے گی، اور ہمارے پاس چھریاں نہیں ہیں-

وَلَا تَفُلُّو الْمُدٰی بِالْاِخْتِلَافِ بَیْنَکُمْ- آپس میں پھوٹ کر کے اپنی چھریاں کند مت کرو (کیونکہ جب آپس میں اختلاف ہوا تو دشمن کے ہتھیار تم پر تیز ہو جائیں گے اور تمہارے ہتھیار پورا کام نہ کریں گے گویا کند ہو گئے)-

مَنْ اَوْصٰی بِثُلُثِ مَالِہٖ فَقَدْ بَلَغَ الْمَدٰی- جس شخص نے (بیماری کی حالت میں) تہائی مال کی وصیت کی تو وہ انتہا کو پہنچ گیا (کیونکہ تہائی مال سے زیادہ وصیت درست نہیں ہے باقی دو تہائی وارثوں کا حق ہے)-

مَدٰی جَرَائِدِ النَّخْلَۃِ- کھجور کی ڈالیوں برابر-

لَاتَتَعَاطَ زَوَالَ مُلْکٍ لَّمْ یَنقُصْ اُکُلُہٗ وَلَمْ یَنْقَطِعْ مَدَاہُ- (امام محمد باقرؒ نے اپنے بھائی زید بن علی بن حسینؓ سے کہا جب انھوں نے بنی امیہ کی سلطنت کو توڑنا چاہا) تم ایسی سلطنت کے زوال کی کوشش نہ کرو جس کا کھانا ابھی تک کم نہیں ہوا ہے اور ابھی اس کی آخری حد نہیں آئی ہے (ابھی بنی امیہ کی حکومت کے دن باقی ہیں- لیکن حضرت زید نے نہ سنا اور جنگ پر کمر باندھی آخر خود بھی شہید ہوئے اور آپ کے صاحبزادے بھی)-

بابُ المیم مع الذال

مَذَحٌ- دونوں رانیں ایک دوسرے سے رگڑے جانا- (اکثر موٹے آدمیوں کو چلنے میں ایسا ہوتا ہے) یا دونوں رانوں کے درمیان جل جانا، یا دونوں سرینوں کے درمیان خصیہ رگڑ کر پھٹ جانا-

مَا اَمْذَحَ رِیْحُہٗ- وہ کیسا بدبودار ہے-

تَمَدُّخٌ - چوسنا، کوکھیں پھولنا سیرابی سے-

اَمْذَخُ - بدبودار رانوں میں زخم والا-

لَوْشِئْتُ لَاَخَذْتُ سِبْتِی فَمَشَیْتُ بِھَا ثُمَّ لَمْ اَمْذَخْ حَتّٰے اَطَاَ الْمَکَانَ الَّذِیْ تَخْرُجُ مِنْہُ الدَّابَّۃُ - (عبداللہ بن عمرو بن عاص نے کہا) اگر میں چاہوں تو اپنی جوتی پہنوں اور جوتی پہن کر چلوں پھر میری ران دوسری ران سے رگڑا نہ کھائے یہاں تک کہ میں اس جگہ پر چلوں جہاں سے دابۃ الارض نکلے گا (عبداللہ بن عمرو موٹے آدمی تھے- موٹا آدمی جب دور تک چلے تو اس کی رانیں رگڑا کھاتی ہیں- مطلب عبداللہ کا یہ ہے کہ دابۃ الارض کے نکلنے کا مقام یہاں سے بہت قریب ہے)-

مِذَادٌ - ایک مقام کا نام ہے سلع اور خندق کے درمیان- یعنی وہ خندق جو آنحضرتؐ نے کھدوائی تھی-

مَذْحَجٌ - ایک قبیلہ ہے، یہ یمنی الاصل ہیں ان کا جد اعلیٰ مالک ابن دود سلیل قحطان ہے- ظہور اسلام کے قریب زمانہ میں (۶۲۲ء میں) ان کے اور عامر بن صعصعہ کے درمیان جنگ ہوئی تھی- عہد اسلام میں ان کا اثر و نفوذ بصرہ میں تھا-

مَذَرٌ - بگڑ جانا، خراب ہو جانا، گندا ہو جانا-

تَمْذِیْرٌ - جدا جدا کرنا-

اِمْذَارٌ - بگاڑنا-

تَمَذُّرٌ - متفرق ہونا-

شَذَرَ مَذَرَ - ادھر ادھر متفرق ہو گئے-

مَذِرٌ - فاسد، خبیث اور گندا (مَذِرَۃٌ اس کا مونث ہے جیسے قَذِرٌ اور قَذِرَۃٌ ہے)-

شَرُّ النِّسَاءِ الْمَذِرَۃُ الْوَذِرَۃُ - بدتر عورت وہ ہے جو گندی یا فسادی بے حیا ہو (جماع کے وقت شرم و حیا نہ کرے)-

مَذِرَتِ الْبَیْضَۃُ - انڈا گندا ہو گیا-

مَاتَشَاءُ اَنْ تَرٰی اَحَدَھُمْ یَنْفُضُ مِذْرَوَیْہِ - تم کیا چاہتے ہو، یہ چاہتے ہو کہ ان میں سے کسی کو اپنے سرین ہلائے ہوئے دیکھو (یہاں مِذْرَوَیْن سے مونڈھے مراد ہیں- عرب لوگ کہتے ہیں جَاءَ فُلَانٌ یَنْفُضُ مِذْرَوَیْہِ فلاں شخص اپنے مونڈھے ہلاتا ہوا آیا یعنی باغی اور سرکش ہو کر ڈراتا ہوا یا بیکار بے ضرورت)-

اَوَّلُہٗ نُطْفَۃٌ قَذِرَۃٌ وَّ اٰخِرُہٗ جِیْفَۃٌ مَّذِرَۃٌ - (انسان کس برتے پر غرور کرتا ہے) ابتدا میں تو ایک پلید نطفہ تھا اور اخیر میں ایک مردار بدبودار ہوگا-

وَھُوَ مَابَیْنَ ذٰلِکَ یَحْمِلُ عَذِرَۃً - اور ان دونوں حالتوں کے درمیان (جب تک دنیا میں زندہ رہا) گوہ اور غلیظ اٹھائے ہوئے ہے (اس کے پیٹ میں نجاست بھری ہوئی ہے)-

مَذْقٌ - ملانا خلط کرنا-

اِمْذَاقٌ - مل جانا-

مَذْقٌ اور مَذْقَۃٌ - پانی ملا ہوا دودھ کا ایک گھونٹ-

مُمَاذِقٌ - غیر مخلص-

وَبَارِکْ لَھُمْ فِیْ مَذْقِھَا وَ مَحْضِھَا - ان کے اس دودھ میں برکت دے جس میں پانی ملا ہو اور خالص دودھ میں-

مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰے مَذْقَۃِ لَبَنٍ - جو شخص کسی روزہ دار کا روزہ ایک گھونٹ دودھ پر کھلوائے جس میں پانی ملا ہوا ہو-

مَذْقَۃٌ کَطُرَّۃِ الْخَنِیْفِ - ایک گھونٹ پانی ملے ہوئے دودھ کا جیسے خراب کتان کا گچھا-

فَمَا ھِیَ اِلَّا کَمَذْقَۃِ الشَّارِبِ - وہ کچھ نہیں مگر پینے والے کے ایک گھونٹ کی طرح (یعنی دنیا کی بقا ایسی ہے)-

اِمْذِقْرَارٌ - دودھ کا پانی میں نہ ملنا دودھ کا الگ رہنا، پانی الگ رہنا-

مُمْذَقِرٌّ - وہ دہی جو ٹکڑے ٹکڑے دکھائی دے جب اس کو ہلائیں تو مل جائے-

قَتَلَتْہُ الْخَوَارِجُ عَلٰے شَاطِئِ نَھْرٍ فَسَالَ دَمُہٗ فِی الْمَاءِ فَمَا امْذَقَرَّ - عبداللہ بن خبابؓ کو خارجیوں نے ایک ندی کے کنارے قتل کیا- ان کا خون بہہ کر پانی میں گیا لیکن پانی میں ملا نہیں (راوی کہتا ہے میں نے ادھر نگاہ کی تو وہ لال تسمے کی طرح اوپر تیر رہا تھا)-

فَاَخَذُوْہُ وَقَرَّبُوْہُ اِلٰی شَاطِئِ النَّھْرِ فَذَبَحُوْہُ فَامْذَقَرَّ دَمُہٗ - خارجیوں نے عبداللہ بن خبابؓ کو پکڑا اور ان کو

ایک کنارے لے گئے وہاں ان کو ذبح کرڈالا ان کا خون پانی پر جم کررہ گیا (پانی میں ملا نہیں)۔

حَتّٰی امْذَقَرَّ النِّفَاقُ بِوَطْاَتِهٖ۔ یہاں تک کہ نفاق کو انھوں نے روندڈالا (نفاق کوٹکڑے ٹکڑے کرڈالا)۔

مَذْلٌ یامِذَالٌ۔ دل تنگ ہوکرفاش کردینا۔

مَذَلٌ۔ دل تنگ ہونا' سن ہونا۔

اِمْذَالٌ۔ سن ہونا' تنگ کرنا۔

اِمْذِلَالٌ۔ سن ہونا' سست ہونا' لٹک جانا۔

اَلْمِذَالُ مِنَ النِّفَاقِ۔ مذال نفاق کی نشانی ہے (نہایہ میں ہے کہ مذال یہ ہے کہ آدمی اپنے بچھونے سے تنگ ہوجائے جس پر وہ اپنی بیوی کے ساتھ لیٹا کرتا تھا اور اس کو چھوڑ دے تاکہ دوسرا کوئی شخص اس کو بچھائے)۔

مَذْیٌ۔ مذی نکلنا۔

مَذَّاء۔ جس کی مذی بہت نکلتی ہو۔

تَمْذِیَۃٌ۔ چرنے کے لئے چھوڑ دینا' مذی نکلنا (جیسے اِمْذَاءٌ ہے)۔

مُمَاذَاۃٌ اور مِذَاءٌ۔ مردوں اور عورتوں کو اکٹھا کرکے چھوڑ دینا تاکہ ایک دوسرے سے دل لگی کریں۔

مَاذِیَانَۃٌ۔ پانی کی نہر۔

مَاذِیٌ۔ شہد یا سپید شہد۔

کُنْتُ رَجُلًا مَذَّاءً۔ (حضرت علیؓ کہتے ہیں) میں بہت مذی نکلنے والا آدمی تھا (مَذِی وہ تری جو عورت کو ہاتھ لگانے پر ذکر پر آجاتی ہے اس سے غسل واجب نہیں ہوتا لیکن وہ نجس ہے' اس سے وضوٹوٹ جاتا ہے)۔

اَلْغَیْرَۃُ مِنَ الْاِیْمَانِ وَالْمِذَاءُ مِنَ النِّفَاقِ۔ عزت اور شرم وحیا ایمان کی نشانی ہے اور مِذاء نفاق کی نشانی ہے (نہایہ میں ہے کہ مِذاء یہ ہے کہ آدمی اپنی بیوی کے پاس غیر مردوں کو بھیج دے تاکہ اس سے دل لگی کریں یعنی دیوثی۔ ایک روایت میں وَالْمِذَالُ ہے اس کے معنی اوپر گزرچکے)۔

کُنَّا نُکْرِی الْاَرْضَ بِمَا عَلَی الْمَاذِ یَانَاتِ وَالسَّوَاقِیْ۔ ہم زمینوں کو اس پیداوار کے بدلے کرایہ پر دیا کرتے جو نہروں اور نالیوں پر ہوتی۔

اَلْمَذِیُّ مَا یَخْرُجُ قَبْلَ الْمَنِیِّ۔ مذی وہ رطوبت ہے جو منی سے پہلے نکلتی ہے (اس کے نکلنے سے شہوت تیز ہوتی ہے اور منی نکلنے سے شہوت جاتی رہتی ہے)۔

لَیْسَ فِی الْمَذِیِّ وُضُوْءٌ۔ مذی نکلنے سے وضو لازم نہیں آتا (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے)۔

مُذَیْنِبٌ۔ ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں۔

بابُ المیم مع الرّاء

مَرْءٌ۔ چکھنا' جماع کرنا۔

مَرَاءَۃٌ۔ ہضم ہوجانا۔

مَرْءٌ۔ عورت کی طرح ہونا شکل یا کلام میں۔

مُرُوْءَۃٌ۔ مروت اور انسانیت۔

مَرَاءَۃٌ۔ خوش ہوا ہونا۔

تَمْرِئَۃٌ۔ ہنیئاً مریئاً کہنا یعنی رچتا پچتا۔

اِمْرَاءٌ۔ ہضم ہونا' مفید ہونا' پسند آنا۔

تَمَرُّءٌ۔ بامروت بننا دوسروں کو عیب دار کرکے۔

اِسْتِمْرَاءٌ۔ بامزہ اور قابل ہضم پانا۔

مَرْءٌ۔ آدمی یا مرد۔

اِمْرَاَۃٌ۔ عورت (مَرْاَۃٌ اور مَرَۃٌ کے بھی یہی معنی ہیں)۔

اَسْقِنَا غَیْثًا مَّرِیْئًا مَّرِیْعًا۔ یا اللہ ہم کو ایسا پانی پلا (ایسا پانی برسا) جو ہضم کرنے والا' خوب اگانے والا' ارزانی کرنے والا ہو (عرب لوگ کہتے ہیں مَرَاَنِی الطَّعَامُ یا اَمْرَاَنِیْ جب معدے پر کھانا بھاری نہ ہو اور اچھی طرح تحلیل ہوجائے)۔

ھَنَّاَنِیْ وَ مَرَّاَنِیْ۔ میرا نکاح کردیا۔

فَاِنَّہٗ اَھْنَأُ وَ اَمْرَأُ۔ ایسا کرنے سے پانی خوشگوار ہوگا اور خوب ہضم ہوگا۔

یَاْتِیْنَا فِیْ مِثْلِ مَرِیْءِ نَعَامٍ۔ شترمرغ کی نلی کی طرح ہمارے پاس آتا ہے (شترمرغ کی وہ نلی جس میں سے کھانا اترتا ہے باریک اور تنگ ہوتی ہے کیونکہ اس کی گردن پتلی ہوتی ہے۔ تو یہ تمثیل ہے تنگدستی اور قلت طعام کی)۔

مَرِیْءٌ- حلق کی وہ نلی جس میں سے کھانا اترتا ہے یعنی معدے کا سرا' یہی نلی نیچے جا کر ایک بڑی تھیلی ہو گئی ہے جس کو کوٹھہ اور معدہ کہتے ہیں- پھر پتلی ہو کر آنت بن گئی ہے جس میں سے پاخانہ نکلتا ہے)-

اَحْسِنُوْا مَلَاءَ کُمْ اَیُّهَا الْمَرْؤُوْنَ- لوگو! اپنے اخلاق اور عادات درست کرو (یہ جمع ہے مَرْءٌ کی)-

اَیْنَ یُرِیْدُ الْمَرْؤُوْنَ- یہ لوگ کہاں جانا چاہتے ہیں؟)-

لَقَدْ تَزَوَّجْتَ امْرَأَةً- (حضرت علیؓ نے جب حضرت فاطمہؓ سے نکاح کیا تو ایک یہودی سے کچھ کپڑے خریدنا چاہے (اس نے کہا) تم نے تو ایک بڑی عورت سے نکاح کیا (یعنی کاملہ اور فاضلہ عالی خاندان عورت سے جیسے کہتے ہیں: هُوَ رَجُلٌ وہ تو پورا اور کامل مرد ہے)-

یَقْتُلُوْنَ کَلْبَ الْمُرَیْئَةِ- چھوٹی عورت کا کتا مار ڈالتے ہیں (یہ تصغیر ہے مَرْأَةٌ کی)-

رَجَمَ رَجُلًا مِّنَ الْیَهُوْدِ وَامْرَاَتَهٗ- آنحضرتؐ نے ایک یہودی مرد اور اس کی رنڈی کو (جس سے اس نے زنا کیا تھا) سنگسار کیا-

اِمْرَأَتَانِ تَدْعُوَانِ اِسَافًا وَّ نَائِلَةَ- دو عورتیں دیکھیں جو اساف اور نائلہ کو پکار رہی تھیں (دونوں بتوں کے نام ہیں- کہتے ہیں ایک مرد اور ایک عورت نے اگلے زمانہ میں حرم میں زنا کیا تھا- وہ دونوں پتھر ہو گئے)-

اَلْمُؤْمِنُ مِرْاٰةُ الْمُؤْمِنِ- ایک مومن دوسرے مومن کا آئینہ (جیسے آئینہ میں انسان کو اپنا حسن اور قبح معلوم ہوتا ہے اسی طرح ایک مومن کو دوسرے مومن سے اپنے عیب و صواب معلوم ہوتے ہیں)-

لَا یَتَمَرْاٰیُ اَحَدُکُمْ فِی الدُّنْیَا- کوئی تم میں سے دنیا میں نظر نہ کرے (یہ باب یَتَمَفْعَلُ سے ہے رویت سے اور میم زائد ہے- ایک روایت میں یَتَمَرَّأُ اَحَدُکُمْ بِالدُّنْیَا مِنَ الشَّیْءِ الْمَرِیْءِ ہے یعنی کوئی تم میں سے دنیا کی کسی مرغوب چیز کو شوق سے اختیار نہ کرے' (بلکہ جیسے مریض دوا کھاتا ہے یعنی ضرورت سے استعمال کرے)-

سَاَلْتُهٗ عَنِ الْمَرِیْءِ وَالْکَامِخِ فَقَالَ حَلَالٌ- میں نے مری اور کامخ کے بارے میں پوچھا- انھوں نے کہا حلال ہیں- (دونوں ایک قسم کے سالن ہیں)-

مَرْوُ- ایک مشہور شہر ہے خراسان میں (اس کی نسب مَرْوَزِیْ ہے)-

اَلْمُرُوَّةُ وَاللّٰهِ اَنْ یَّضَعَ الرَّجُلُ خِوَانَهٗ بِفَنَاءِ دَارِهٖ- قسم خدا کی مروت یہ ہے کہ آدمی اپنا خوان مکان کے صحن میں رکھے (تاکہ دوسرے لوگ بھی اس کے ساتھ کھانے میں شریک ہوں)-

اَلْمُرُوَّةُ مُرُوَّتَانِ- الحدیث- مروت دو قسم کی ہے (ایک بستی اور شہر میں وہ کیا ہے؟ قرآن کی تلاوت اور مسجدوں میں برابر حاضر رہنا اور بھائی مسلمانوں کی حاجت پوری کرنے کے لئے ان کے ساتھ جانا اور نوکر اور خادم کو اچھے حال میں رکھنا تاکہ دوست خوش ہو اور دشمن جل جائے- دوسری مروت سفر کی وہ کیا ہے؟ توشہ بہت رکھنا اور عمدہ توشہ رکھنا اور جو لوگ ساتھ ہوں ان کو کھلانا اور جب ان سے جدا ہو تو ان کا راز محفوظ رکھنا (افشا نہ کرنا) اور مزاح بہت کرنا مگر نہ ایسا مزاح جس سے پروردگار ناراض ہو)-

تَمْرِیْهِ الْجَنُوْبُ دُرَرٌ اَهَاضِیْبُهٗ وَ دُفَعٌ شَاٰبِیْبُهٗ- اس کا پانی جنوبی ہوا نکالتی ہے- اس کے قطرے گویا موتی ہیں اور ان کی بارشیں زور کی ہیں-

مَارِیَةُ- آنحضرتؐ کی لونڈی تھیں' جن کے بطن سے حضرت ابراہیم آپ کے صاحبزادے پیدا ہوئے تھے-

یَا مَارِیْ اَتْقِنْ- (یہ سریانی زبان ہے) یعنی اے رب اصلاح کر-

مَرْوَانُ بْنُ الْحَکَمِ- حضرت عثمانؓ کا سالا وہ جنگ جمل میں قید کیا گیا- لیکن امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کی سفارش سے رہا ہو گیا-

مَرْثٌ- پانی میں بھگونا' انگلی چبانا' چوسنا' مارنا' نرم کرنا-

مَرِثٌ- جھگڑے کے وقت صبر کرنے والا بردبار-

تَمْرِیْثٌ- بمعنی مَرْثٌ ہے-

اَرْضٌ مَمْرُوْثَةٌ - جس زمین پر بارش کم ہوئی ہو-

اِنَّهٗ اَتَى السِّقَايَةَ فَقَالَ اَسْقُوْنِيْ فَقَالَ الْعَبَّاسُ اِنَّهُمْ قَدْ مَرَثُوْهُ وَ اَفْسَدُوْهُ - آنحضرتؐ سقاوہ کے پاس آئے اور لوگوں سے فرمایا مجھ کو زم زم کا پانی پلاؤ - حضرت عباسؓ نے کہا (جن کے متعلق زمزم کا پانی پلانا تھا) لوگوں نے اس کو میلا غلیظ کر دیا ہے (اس میں ہاتھ ڈال ڈال کر) اور خراب کر دیا ہے-

قَالَ لِابْنِهٖ لَاتُخَاصِمِ الْخَوَارِجَ بِالْقُرْاٰنِ خَاصِمْهُمْ بِالسُّنَّةِ قَالَ ابْنُ الزُّبَيْرِ فَخَاصَمْتُهُمْ بِهَا فَكَاَنَّهُمْ صِبْيَانٌ يَمْرُثُوْنَ سُخُبَهُمْ - زبیرؓ نے اپنے صاحبزادے عبداللہ بن زبیرؓ سے کہا - جب تم خارجیوں سے بحث کرو تو قرآن سے مباحثہ مت کرو (قرآن کی آیتیں مجمل اور ذو معنیین ہیں) بلکہ حدیث شریف سے دلیل لاؤ - عبداللہ بن زبیرؓ نے کہا - پھر میں نے خارجیوں سے بحث کی' حدیثیں لا کر - تب تو وہ گویا بچوں کی طرح ہو گئے جو اپنے گلے کے ہار چوستے رہتے ہیں (یعنی لاجواب اور عاجز ہو گئے - حضرت عمرؓ نے بھی ایسا ہی فرمایا ہے کہ مخالفین پر حدیث سے استدلال کرو حدیثوں کے تیر ان پر چلاؤ)-

مَرْثَا - حضرت مریم کی والدہ کا نام تھا (Martha) اس کے لغوی معنی ہیں ربۃ البیت (گھر کی مالکہ)-

مَرْجٌ - جانور کو چراگاہ میں چرنے کے لئے چھوڑ دینا' مشوش کرنا' ضائع کرنا' ملا دینا' مضبوط نہ کرنا' چھوڑ دینا-

مَرَجٌ - بگاڑ' خرابا' فساد' اضطراب' التباس-

اِمْرَاجٌ - چرنے کے لئے چھوڑ دینا' ملا دینا' عہد پورا نہ کرنا-

مَرْجٌ - چراگاہ (مُرُوْجٌ اس کی جمع ہے)-

مَرْجَان - مونگا یا چھوٹے چھوٹے موتی-

مَرِيْج - ملا ہوا' خلط ملط-

كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا مَرِجَ الدِّيْنُ - اس وقت تمہارا کیا حال ہو گا جب دین خراب ہو جائے گا؟ (بگڑ جائے گا - لوگ طرح طرح کی بدعات اور نئی باتیں دل سے تراش کر اس میں شریک کر لیں گے - آنحضرتؐ کی سنت کو چھوڑ دیں گے)-

قَدْ مَرِجَتْ عُهُوْدُهُمْ وَ اَمَانَاتُهُمْ - لوگوں کے عہد اور امانتیں خراب ہو جائیں گی (نہ عہد پورا کریں گے نہ امانت ادا کریں گے' دغابازی اور خیانت اپنا شیوہ کر لیں گے)-

خُلِقَتِ الْمَلَائِكَةُ مِنْ نُّوْرٍ وَّاحِدٍ وَخُلِقَ الْجَانُّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ - فرشتے ایک ہی نور سے پیدا کئے گئے اور جن آگ کے شعلے سے جس میں سیاہی ملی ہوتی ہے-

طَوَّلَ لَهَا فِيْ مَرَجٍ - اس کی رسی چراگاہ میں لمبی کر دی (وہ جہاں جس طرح چاہے گھرتا پھرے)-

حَتّٰى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَّ اَنْهَارًا - یہاں تک کہ عرب کی سرزمین میں چراگاہیں اور نہریں دوبارہ ہو جائیں گی (پہلے عراق عرب اور شام وغیرہ نہایت آباد اور سرسبز ملک تھے - لیکن ترکوں کی بے اعتنائی اور بدانتظامی کی وجہ سے خشک اور ویران اور غیر آباد ہو گئے - آخری زمانہ میں قیامت کے قریب یہ ملک ایسے لوگوں کے ہاتھ آئیں گے جو از سرنو ان کو آباد کریں گے آبپاشی کے لئے نہریں نکالیں گے - قدیم نہروں کی مرمت کریں گے - کیا عجب ہے کہ حجاز کے ملک تک یہ نہریں لے آئیں اور حجاز کا ملک بھی سرسبز ہو جائے بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ قیامت کے قریب عرب میں کشت وخون بہت ہو گا تو چراگاہیں خالی پڑی رہیں گی اسی طرح نہروں سے کوئی پانی لینے والا نہ ہو گا - ان میں پانی کی کثرت ہو جائے گی)-

مَرَجَ اَمْرُ النَّاسِ - لوگوں کا کام خراب ہو گیا-

حَتّٰى تَنْزِلُوْا بِمَرَجٍ - یہاں تک کہ ایک بلند سرزمین پر اترو گے-

اِضْطَرَبَ الدِّيْنُ وَمَرِجَ اَهْلُهٗ - دین میں اضطراب پیدا ہو گیا اور دین والے خراب ہو گئے-

اَلْهَرْجُ وَالْمَرْجُ - کشت وخون اور فساد خرابی (مَرَجَ کی را کو ساکن کر دیا هَرْج کے وزن پر کرنے کو)-

اِنَّمَا الصَّدَقَةُ عَلَى السَّائِمَةِ الْمُرْسَلَةِ فِيْ مَرَجِهَا عَامَهَا - زکوٰۃ ان جانوروں میں واجب ہو گی جو سال بھر جنگل میں چرنے کے لئے چھوڑ دیئے جاتے ہیں-

مَرَجَ الْاَمِيْرُ رَعِيَّتَهٗ - بادشاہ نے اپنی رعایا کو مطلق العنان چھوڑ دیا (ایک دوسرے کو مارتے ظلم کرتے رہیں)-

مَرِجَ الْخَاتَمُ فِیْ اِصْبَعِیْ - انگوٹھی میری انگلی میں ڈھیلی ہوگئی-

اِنَّ لِاِبْلِیْسَ عَوْنًا یُّقَالُ لَهٗ تَمْرِیْجٌ اِذَا جَاءَ اللَّیْلُ مَلَأَمَا بَیْنَ الْخَافِقَیْنِ - ابلیس کے کچھ مددگار ہیں جن کو تمریج کہتے ہیں- رات ہوتے ہی مشرق سے مغرب تک پھیل جاتے ہیں-

اِبْنُ مَرْجَانَةَ - عبیداللہ بن زیاد کو کہتے ہیں جو زیاد ابن ابیہ کا بیٹا تھا-

مِرْجَلٌ - پانی گرم کرنے کا برتن لوہے کا ہو یا کانسی کا یا پتھر کا یا مٹی کا-

وَلِصَدْرِهٖ اَزِیْزٌ كَاَزِیْزِ الْمِرْجَلِ - آنحضرتؐ کے سینے سے ایسی آواز نکلتی جیسے کیتلی کے جوش مارتے وقت نکلتی ہے-

وَعَلَیْهَا ثِیَابٌ مَّرَاجِلُ - وہ ایسے کپڑے پہنے تھی جس پر مردوں کی مورتیں بنی ہوئی تھیں (ایک روایت میں مَرَاحِلُ ہے حائے حطی سے یعنی اونٹ اور پالانوں کی مورتیں بنی ہوئی تھیں، جو اونٹ کی پیٹھ پر رکھی جاتی ہیں)-

ثَوْبٌ مُّرَجَّلٌ - جس کپڑے پر مرد کی مورت بنی ہو-

فَبَعَثَ مَعَهَا بِبُرُدٍ مَّرَاجِلُ - ان کے ساتھ ایک یمنی چادر بھیجی-

مَرْحٌ - اترانا، پھولنا-

مِرَاحٌ - خوشی (جیسے مَرَحَانٌ ہے)-

تَمْرِیْحٌ - صاف کرنا، تیل لگانا، جنگ میں شریک ہوجانا-

اِمْرَاحٌ - خوش کرنا-

صِفَةُ الْمُؤْمِنِ اَنْ لَّا یَطِیْشَ بِهٖ مَرَحٌ - مومن کی صفت یہ ہے کہ خوشی میں پھول نہ جائے (اترانا شروع نہ کرے حد سے نہ بڑھ جائے)-

مَرْحَبَةٌ - مرحبا کہنا - یعنی تم اچھے اور کشادہ مقام میں آئے-

مَرْحَبًا بِقَوْمٍ قَضَوْا الْجِهَادَ الْاَصْغَرَ - مرحبا ان لوگوں کے لئے جو چھوٹے جہاد سے فارغ ہوگئے-

مَرْحَبٌ - خیبر کا وہ یہودی پہلوان جس کو حضرت علیؓ نے قتل کیا، کہتا تھا

قَدْ عَلِمَتْ خَیْبَرُ اَنِّیْ مَرْحَبٌ
شَاكِی السِّلَاحِ بَطَلٌ مُّجَرَّبٌ

(یعنی سارا خیبر جانتا ہے کہ میں مرحب ہوں پورا ہتھیار بند بہادر، جنگ آزمودہ)-

مَرْحَضٌ - کھڈی، پاخانہ کا قدمچہ (مَرَاحِیْض جمع ہے)-

مَرْخٌ - مزاح کرنا، تیل لگانا-

تَمْرِیْخٌ - تیل لگانا-

مَرُوْخٌ - جو بدن پر ملا جائے تیل ہو یا بٹنہ یا صابون-

مَاءٌ مَّارِخٌ - جاری پانی-

مَرْخٌ اور عَفَار - دو درخت ہیں جو جلدی سلگ جاتے ہیں- عرب لوگ ان سے آگ سلگاتے ہیں-

مِرِّیْخ - ایک مشہور ستارہ ہے-

اِنَّ عُمَرَ دَخَلَ عَلَى النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَوْمًا وَّكَانَ مُنْبَسِطًا فَقَطَّبَ وَ تَشَزَّنَ لَهٗ فَلَمَّا خَرَجَ عَادَ اِلٰى اِنْبِسَاطِهٖ فَقَالَ اِنَّ عُمَرَ لَیْسَ مِمَّنْ یُّمْرَخُ مَعَهٗ - ایسا ہوا ایک دن حضرت عمرؓ آنحضرتؐ کے پاس آئے- آپ ان کے آنے سے پہلے کھلے ہوئے اور شگفتہ مزاج تھے (ہنسی اور مزاح کی باتیں کرتے تھے) جب وہ آئے تو آپ ذرا ترش رو بن گئے اور ان سے ملنے کے لئے تیار ہوگئے- جب وہ چلے گئے تو آپ دوبارہ کھل گئے اور مزاح کی باتیں کرنے لگے (حضرت عائشہؓ نے پوچھا یہ کیا بات ہے؟) آپ نے فرمایا- عمر ان لوگوں میں سے نہیں ہیں جن سے مزاح کیا جائے (ان کے مزاج میں بڑی ثقاہت اور خود داری اور سنجیدگی ہے، تو ان سے اسی طرح ملنا چاہئے صرف کام کی باتیں کرنا بڑی وضعداری کے ساتھ- بعضوں نے کہا یہ مَرَّخْتُ الرَّجُلَ سے ماخوذ ہے- یعنی میں نے اس پر تیل ملا پھر رگڑا- اور اَمْرَخْتُ الْعَجِیْنَ سے یعنی آٹے میں اور پانی ڈال کر اس کو نرم کیا- لَیْسَ مِمَّنْ یُّمْرَخُ مَعَهٗ کا مطلب یہ ہے کہ عمرؓ ان لوگوں میں نہیں ہیں جن کو چکنا چپڑا کر کے نرم کرلیں وہ تو بڑے سخت اور کرخت اور تند مزاج کے آدمی ہیں)-

ذِیْ مُرَاخ- ایک مقام کا نام ہے مزدلفہ کے قریب- (بعضوں نے کہا ایک پہاڑ ہے مکہ میں بعضوں نے ذِی مُرَاح حائے حطی سے نقل کیا ہے)-

سَاَلْتُ اَبَا عَبْدِاللّٰهِ عَنِ الْحَرِّ وَالْبَرْدِمِمَّ یَكُوْنَانِ فَقَالَ لِیْ اِنَّ الْمَرِیْخَ كَوْكَبٌ حَارٌّ وَزُحَلَ كَوْكَبٌ بَارِدٌ الحدیث- میں نے امام جعفر صادقؒ سے پوچھا گرمی اور سردی کیوں ہوتی ہے؟ انھوں نے کہا مریخ گرم ستارہ ہے اور زحل سرد ستارہ ہے جب مریخ بلند ہوتا ہے تو زحل اتر آتا ہے اور یہ ربیع میں ہوتا ہے تو پھر دونوں اسی حال میں رہتے ہیں جب مریخ ایک درجہ بلند ہوتا ہے تو زحل ایک درجہ اتر آتا ہے تین مہینے تک یہی حال رہتا ہے یہاں تک کہ مریخ انتہائی بلندی کو پہنچ جاتا ہے اور زحل انتہائی پستی کو اس لئے گرمی شروع ہوتی ہے- جب گرمی اخیر ہوتی ہے اور خریف کا موسم آتا ہے تو زحل بلند ہونے لگتا ہے اور مریخ اترنے لگتا ہے اور دونوں اسی حال میں رہتے ہیں- جب زحل ایک درجہ بلند ہوتا ہے تو مریخ ایک درجہ اتر آتا ہے یہاں تک کہ مریخ انتہائی پستی کو اور زحل انتہائی بلندی کو پہنچتا ہے اب سردی کا موسم شروع ہوتا ہے اور خریف کا موسم اخیر ہوتا ہے اور سردی کی شدت ہوتی ہے غرض ان دونوں میں جب کوئی بلند ہوتا ہے تو دوسرا پست ہوتا ہے اگر گرمی کے موسم میں کسی دن کچھ خنکی ہو تو وہ چاند کی وجہ سے ہوگی اور جاڑے میں اگر کوئی دن گرم ہو تو گرمی سورج کی وجہ سے ہوگی- ذٰلک تقدیر العزیز العلیم-

مَرْدٌ- کاٹنا' عزت خراب کرنا' چوسنا' ملنا' نرم کرنا' زور سے ہانکنا' لکڑی سے دھکیلنا-

مُرُوْدٌ- اقدام کرنا' سرکشی کرنا' حد سے بڑھ جانا' ہیشگی کرنا-

مَرَدٌ اور مُرُوْدَةٌ- بے داڑھی مونچھ (امرد) ہونا' حد سے بڑھ جانا-

تَمْرِیْدٌ- چکنا اور ہموار کرنا' پتے سونت ڈالنا-

تَمَرُّدٌ- امرد رہنا پھر داڑھی والا ہونا' نافرمانی' سرکشی' بے اعتدالی' حد سے تجاوز کرنا-

مَارِدِیْن- ایک قلعہ ہے-

كَانَ صَاحِبُ خَیْبَرَ رَجُلًا مَّارِدًا مُّنْكَرًا- خیبر کا حاکم ایک سرکش' بدخلق شخص تھا-

مَرَدَةُ الْجِنِّ وَالشَّیَاطِیْنِ- جنوں اور شیطانوں میں سرکش اور غاوی-

وَتُصْفَدُ فِیْهِ مَرَدَةُ الشَّیَاطِیْنِ- رمضان کے مہینے میں سرکش اور شریر شیطان باندھ دیئے جاتے ہیں-

تَمَرَّدْتُ عِشْرِیْنَ سَنَةً وَّجَمَعْتُ عِشْرِیْنَ وَنَتَفْتُ عِشْرِیْنَ وَخَضَبْتُ عِشْرِیْنَ فَاَنَا ابْنُ ثَمَانِیْنَ- (معاویہؓ کہتے ہیں) بیس برس تک تو میں امرد رہا' داڑھی مونچھ نہ تھی اور بیس برس تک پوری داڑھی رکھی- پھر بیس برس تک سفید بال چھانٹتا رہا' پھر بیس برس سے خضاب کر رہا ہوں' تو میری عمر اسی (۸۰) برس کی ہے-

مُرَیْدٌ- مدینہ کا ایک محل تھا-

مَرْدَانٌ- ایک گھاٹی ہے تبوک کے راستے میں وہاں آنحضرتؐ کی مسجد بھی ہے-

مَرِیْدٌ- سرکش-

شَجَرَةٌ مَّرْدَاءُ- وہ درخت جس کے پتے جھڑ گئے ہوں-

مُمَرَّدٌ- چکنا' ہموار-

مَرَدُوْا عَلَی النِّفَاقِ- ہمیشہ نفاق انھوں نے اختیار کر لیا ہے-

اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُّرْدٌ- بہشت کے لوگ بن بال اور بن داڑھی مونچھ کے ہوں گے (ان کے جسم پر بال نہ ہوں گے نہ ریش و بروت)-

مَرِیْد- وہ کھجور جو دودھ میں بھگوئی جائے نرم کرنے کے لئے-

مُرَاد- ایک قبیلہ ہے ابن ملجم اسی قبیلہ کا تھا-

مَرٌّ یا مُرُوْرٌ یا مَمَرٌّ- گزر جانا' تجاوز کرنا' رسی باندھنا-

مُرَّبِهٖ- اس پر صفرا غالب ہوا-

مَرَارَةٌ- تلخی' کڑواہٹ-

مُرٌّ- تلخ-

تَمْرِیْرٌ- زمین پر پھیلانا' کڑوا کرنا-

مُمَارَّةٌ اور مِرَارٌ- کھنچ جانا' ساتھ گزرنا' چکر دینا-

اِمْرَارٌ- چلانا' کڑوا ہونا' کڑوا کرنا-

تَمَارٌّ- ایک دوسرے پر گزرنا ایک دوسرے سے بغض رکھنا-

اِسْتِمْرَارٌ- ہمیشہ رہنا' تجاوز کرنا-

سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ- ہمیشہ رہنے والا جادو ہے یا چل دینے والا باطل اور لغو جادو جو چلا آتا ہے-

نَحْسٌ مُّسْتَمِرٌّ- ہمیشہ منحوس یعنی چارشنبہ کا وہ دن جس دن قوم عاد پر عذاب اترا تھا-

يَوْمُ الْاَرْبِعَاءِ يَوْمُ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٌّ- يَوْمُ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٌّ سے (قرآن میں چارشنبہ کا دن مراد ہے)-

لَاتَحِلُّ الصَّدَقَةُ لِغَنِيٍّ وَّلَا لِذِيْ مِرَّةٍ سَوِيٍّ- خیرات لینا مال دار کو درست نہیں ہے اور نہ اس کو جو صحیح سالم ہٹا کٹا زوردار تا نٹھا ہو (یعنی تندرست محنت مزدوری کرسکتا ہو اس کو بھی خیرات لینا درست نہیں ہے بلکہ محنت مزدوری کر کے روٹی کھانا چاہئے)-

مِرَّةٌ- قوت' طاقت اور سختی-

اِنَّهٗ كَرِهَ مِنَ الشَّاءِ سَبْعًا الدَّمَ وَالْمِرَارَ وَكَذَا وَكَذَا- بکری کی سات چیزیں مکروہ ہیں ان میں سے ایک خون ہے (وہ تو بالاتفاق بہ نص قرآنی حرام ہے) دوسرے پتا (جس میں سبز کڑوا پانی بھرا ہوتا ہے کہتے ہیں پتہ ہر ایک جانور میں ہوتا ہے اونٹ کے سوا)-

اِنَّهٗ جَرَحَ اِبْهَامَهٗ فَاَلْقَمَهَا مَرَارَةً وَّكَانَ يَتَوَضَّأُ عَلَيْهَا- عبداللہ بن عمرؓ کا انگوٹھا زخمی ہو گیا انھوں نے اس پر ایک پتا چڑھا دیا' اسی پر وضو کر لیتے-

اِدَّعٰى رَجُلٌ دَيْنًا عَلٰى مَيِّتٍ وَّ اَرَادَ بَنُوْهُ اَنْ يَّحْلِفُوْا عَلٰى عِلْمِهِمْ فَقَالَ شُرَيْحٌ لَتَرْكَبُنَّ مِنْهُ مَرَارَةَ الذَّقْنِ- ایک شخص نے میت پر کچھ قرض کا دعویٰ کیا- میت کے بیٹوں نے اپنے علم پر قسم کھانے کا ارادہ کیا (یعنی ہمارے علم میں کوئی قرض اس کا میت پر نہ تھا) تب شریح قاضی نے کہا- تم قسم کھا کر اپنی ٹھڈی کی تلخی پر سوار ہو گے (یعنی ہمیشہ تمہارے مونہوں اور زبانوں پر تلخی رہے گی یہ خیال کر کے شاید اس کا قرض واجبی ہو)-

وَاَلْقٰى بِكَفَّيْهِ الْفَتِيُّ اِسْتِكَانَةً مِّنَ الْجُوْعِ ضَعْفًا مَّايُمِرُّ وَمَا يُحْلِیْ- جوان آدمی نے اپنے ہاتھ ڈال دیئے اپنے آپ کو سپرد کر دیا بھوک کی ناتوانی سے نہ تو بری بات کہہ سکتا ہے (تلخ) اور نہ اچھی (شیریں)-

خَرَجَ قَوْمٌ مَّعَهُمُ الْمُرُّ قَالُوْا نَجْبُرُبِهِ الْكَسْرَ وَالْجُرْحَ- کچھ لوگ ایلوا لے کر نکلے کہنے لگے ہم اس سے ٹوٹی ہڈی جوڑتے ہیں اور زخم کی دوا کرتے ہیں (نہایہ میں ہے کہ مر ایک تلخ دوا ہے ایلوے کی طرح)-

مَاذَا فِی الْاَمَرَّيْنِ مِنَ الشِّفَاءِ الصَّبِرُ وَالثُّفَاءُ- دو تلخ چیزوں میں کتنی بیماریوں کی شفاء ہے ایک ایلوا دوسرے رائی (اگرچہ رائی میں ایلوے کی طرح تلخی نہیں ہوتی مگر اس کی تیزی کو بھی تلخی قرار دے دیا)-

هُمَا الْمُرَّيَانِ الْاِمْسَاكُ فِی الْحَيٰوةِ وَالتَّبْذِيْرُ فِی الْمَمَاتِ- دو بڑی تلخ خصلتیں ہیں (نہایت خراب) ایک تو زندگی میں مال جوڑ کر رکھنا (بخیلی کرنا) دوسرے مرتے وقت اسراف کرنا (ایسی باتوں میں مال خرچ کرنے کی وصیت کرنا جو اس کو فائدہ نہیں دیتیں- یعنی خلاف شرع خواہشات نفسانی میں)-

لَقِیَ الْاَمَرَّيْنَ- مصیبتوں میں پڑ گیا-

اِذَا نَزَلَ سَمِعَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ صَوْتَ مِرَارِ السِّلْسِلَةِ عَلَى الصَّفَا- جب اللہ تعالیٰ کا کلام اترتا ہے (دوسری روایت یوں ہے- جب اللہ تعالیٰ کلام کرتا ہے) تو فرشتے ایسی آواز سنتے ہیں جیسے سپاٹ صاف پتھر پر لوہے کی زنجیر چلائیں-

كَاِمْرَارِ الْحَدِيْدِ عَلَى الطَّسْتِ الْجَدِيْدِ- جیسے لوہے کو نئے طشت پر چلائیں-

مَافَعَلَتِ الْمَرْاَةُ الَّتِیْ كَانَتْ تُمَارُّهٗ وَ تُشَارُّهٗ- وہ عورت کہاں گئی جو ان سے لپٹتی تھی ان کا پیچھا لیتی تھی-

اِنَّ رَجُلًا اَصَابَهٗ فِیْ سَيْرِهِ الْمِرَارُ- ایک شخص کے چلتے چلتے ہاتھ پاؤں رہ گئے گویا رسی ہو گئے-

اِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْمَوْتَ قَاطِعًا لِمَرَائِرِ اَقْرَانِهَا- اللہ تعالیٰ نے موت کو حیات کی سخت رسیوں کا کاٹنے والا بنایا-

ثُمَّ اسْتَمَرَّتْ مَرِيْرَتِىْ- پھر مجھ کو اس کی عادت ہوگئی میری رسی مضبوط ہوگئی اور مجھ کو پوری قدرت اس پر حاصل ہوگئی-

سُحِلَتْ مَرِيْرَتُهٗ- اس کی مضبوط رسی کمزور ہوگئی-

مُرِّیْ- ایک سالن ہے جس سے روٹی کھائی جاتی ہے (اس کا ذکر ابوالدرداء کی حدیث میں ہے انھوں نے کہا ذَبَحَ الْخَمْرَ النِّيْنَانُ شراب کو مچھلیوں نے بے اثر کردیا-)

ثَنِيَّةُ الْمُرَارِ- ایک گھاٹی ہے حدیبیہ کے پاس (بعض نے بہ کسر میم روایت کیا ہے)-

بَطْنُ مَرٍّ اور مَرُّ الظَّهْرَانِ- دونوں مقاموں کے نام ہیں مکہ کے قریب-

مَا اُحِبُّ اَنْ اَنْفُخَ فِى الصَّلٰوةِ وَ اَنَّ لِىْ مَمَرَّ الشَّرَفِ- مجھ کو نماز میں پھونکنا پسند نہیں ہے گو شرف کا راستہ سب مجھ کو مل جائے (شرف ایک مقام کا نام ہے)-

يُعَارِضُ الْقُرْاٰنَ كُلَّ سُنَّةٍ مَرَّةً اَوْ مَرَّتَيْنِ- حضرت جبرئیل مجھ سے قرآن کا دور ہر سال ایک بار یا دو بار کرتے (یہ روایت صحیح نہیں ہے- صحیح یہ ہے کہ ہر سال ایک بار دور کرتے)-

فَرْضُ الْوُضُوْءِ مَرَّةً مَرَّةً- وضو فرض ایک ایک بار دھونا ہے (اور تین تین بار مستحب ہے)-

تَوَضَّاَ مَرَّةً مَرَّةً- آنحضرتؐ نے وضو میں ایک ایک بار اعضاء کو دھویا-

اِجْلِسْ اَبَا تُرَابٍ مَرَّتَيْنِ- آنحضرتؐ نے دو بار یہ فرمایا' ابوتراب بیٹھ جا-

فَحَجَّ مَرَّتَيْنِ- آدمؑ دو بار بحث میں غالب آئے-

اَخْرَجَهُ اللّٰهُ مَرَّتَيْنِ- اللہ نے اس کو دو بار نکالا- (ایک تو کفر سے نکال کر اسلام میں لایا' دوسرے دنیا سے مسلمان رہ کر نکالا)-

بَعْدَ مَا اسْتَمَرَّ الْجَيْشُ- جب لشکر سب روانہ ہوگیا اس کے بعد-

وَلَقَدْ مَرَّ عَلٰى اَجَلِهٖ مُنْذُ ثَلَاثٍ- تین دن ہوئے کہ آنحضرتؐ کی وفات ہوگئی (شاید یہ خبر ذو عمر نے چپکے سے کسی مدینہ سے آنے والے سے سن لی ہو یا وہ کاہن ہوگا)-

اَمِرَّ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ- راستہ سے تکلیف دہ چیز (کانٹا' کچرہ پتھر نجاست وغیرہ) ہٹادی-

خَرَجُوْا بِمَكَاتِلِهِمْ وَ مُرُوْرِهِمْ- یہودی لوگ اپنے ٹوکرے زنبیلیں بیلچے سبل لے کر نکلے تھے (بعض نے کہا مُرُوْرُ وہ رسیاں جن کو پکڑ کر کھجور کے درختوں پر چڑھتے ہیں)-

لَوْ مَرَرْتَ بِقَبْرِىْ اَكُنْتَ تَسْجُدُلَهٗ- آنحضرتؐ نے ایک شخص سے فرمایا (جو آپ کو سجدہ کرنا چاہتا تھا) اگر تو میری قبر پر سے گزرے تو کیا مجھ کو سجدہ کرے گا؟ (اس وقت ہرگز سجدہ نہیں کرے گا- مجھ کو مردہ سمجھ کر تو اس وقت بھی سجدہ نہ کر کیونکہ سجدہ اسی خداوند کے لئے سزاوار ہے جو ہمیشہ زندہ ہے کبھی نہیں مرے گا)-

اَمِرَّ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ- جس چیز سے تو چاہے خون بہا دے (بعض نے کہا یہ غلط ہے اور صحیح اَمِرِ الدَّمَ ہے- ایک روایت میں اَمْرِرْ ہے اس کا ذکر آگے آئے گا- ایک روایت میں اَمِرِ الدَّمَ ہے)-

غَيْرَ مَرَّةٍ وَّلَا مَرَّتَيْنِ- ایک بار دو بار نہیں کئی بار-

تُرِيْدِيْنَ اَنْ تُدْخِلِى الشَّيْطَانَ بَيْتًا اَخْرَجَهٗ مِنْهُ مَرَّتَيْنِ- (جب بی بی ام سلمہ نے اپنے شوہر ابوسلمہ پر رونے کا ارادہ کیا تو آنحضرتؐ نے فرمایا) کیا تو اس گھر میں پھر شیطان کو بلانا چاہتی ہے جس میں سے ابوسلمہ نے دو بار اس کو نکالا (ایک بار تو جب اسلام لائے دوسری بار جب اسلام پر مرے)-

مَرَرْتُ فِى الْمَسْجِدِ- میں مسجد میں لوگوں پر سے گزرا (اتنا لفظ محذوف ہے "لوگوں پر سے")-

مَرَارَةُ الدُّنْيَا حَلَاوَةُ الْاٰخِرَةِ وَحَلَاوَةُ الدُّنْيَا مَرَارَةُ الْاٰخِرَةِ- دنیا کی تلخی آخرت کی شیرینی ہے اور دنیا کی شیرینی آخرت کی تلخی ہے-

اَلْخَلُّ يَكْسِرُ الْمِرَّةَ- سرکہ صفرا کو توڑ دیتا ہے-

لَمْ يُبْعَثْ نَبِىٌّ اِلَّا صَاحِبَ مِرَّةٍ سَوْدَاءَ صَافِيَةٍ- ہر ایک پیغمبر جو بھیجا گیا تو سیاہ سودا صاف مزاج والا-

مُرَار - ایک کڑوا درخت ہے جو اونٹ کے لئے عمدہ چارہ ہے-

كَانَ اَبَا ذَرٍّ فِىْ بَطْنِ مَرٍّ يَرْعٰى غَنَمًا - گویا ابوذرؓ مرالظہر ان میں بکریاں چرا رہے ہیں (یہ آنحضرتؐ نے پہلے ہی سے خبر دے دی تھی- حضرت عثمانؓ کی خلافت میں ایسا ہی ہوا ابوذر مدینہ سے نکل کر جنگل میں جا کر رہے)-

لَيْسَ لِاَهْلِ مَرٍّ مُتْعَةٌ - مرالظہر ان کے رہنے والوں کو تمتع کرنا درست نہیں (کیونکہ وہ مکہ سے قریب رہتے ہیں- تمتع تو آفاقیوں کے لئے ہے)-

مَرْمَرْ - مشہور پتھر ہے سخت' جو چکنا اور سفید صاف ہوتا ہے-

مَرْزٌ - ہلکی چٹکی لینا (جس سے تکلیف نہ ہو- اگر زور سے چٹکی لی جائے تو اس کو قَرْصٌ کہتے ہیں) عیب کرنا' دشمنی کرنا' ہاتھ سے مارنا' کاٹنا-

مُمَارَزَةٌ - ممارست-

اِمْتِرَازٌ - لینا' جدا کرنا-

مَرْزَتَانِ - وہ گوشت کے لوتھڑے اٹھے ہوئے جو کانوں کی لو پر ہوتے ہیں-

مُرْزَةٌ - چیل-

مِرْزَةٌ - قطعہ-

تُمَرِّزٌ - بونا' پست قد-

اِنَّ عُمَرَ اَرَادَ اَنْ يُّصَلِّيَ عَلٰى مَيِّتٍ فَمَرَزَهٗ حُذَيْفَةُ - حضرت عمرؓ نے ایک شخص پر جنازے کی نماز پڑھنا چاہی تو حذیفہ نے ان کی چٹکی لی (اس پر نماز پڑھنے سے منع کیا کیونکہ وہ منافق تھا اور آنحضرتؐ نے حذیفہ بن یمان کو سب منافق بتلا دیئے تھے وہ آنحضرتؐ کے راز دار تھے)-

مِرْزٌ - جو کی شراب-

اُمْرُزْلِىْ مِنْ عَجِيْنِكَ مِرْزَةً - اپنے آٹے میں سے ایک ٹکڑا مجھ کو کاٹ دے-

مَرْزُبَانٌ - پہلوان' بہادر سردار' بادشاہ کا مقرب-

اَتَيْتُ الْحِيْرَةَ فَرَاَيْتُهُمْ يَسْجُدُوْنَ لِمَرْزُبَانٍ لَّهُمْ - (معاذ جب یمن سے آئے تو آنحضرتؐ کو انھوں نے سجدہ کیا- کہنے لگے) میں حیرہ میں گیا (جو کوفہ کے پاس ایک بستی ہے) وہاں میں نے لوگوں کو دیکھا اپنے ایک بہادر سردار کو سجدہ کرتے ہیں (اس لئے میں نے بھی آپ کو سجدہ کیا- آپ نے فرمایا ایسا مت کر)-

مَعَهٗ مِرْزَبَةٌ مِّنْ حَدِيْدٍ - اس کے ساتھ ایک لوہے کا سبل (گرز بیلچہ) ہوتا ہے (بعض نے مِرْزَبَّةٌ پڑھا ہے اور یہ صحیح نہیں ہے' البتہ جب میم کو ہمزہ سے بدل دیتے ہیں تو اِرْزَبَّةٌ-

بِيْضٌ مَّرَازِبَةٌ غُلْبٌ جَحَاجِحَةٌ - سفید رنگ بہادر موٹی گردن والے سردار' کریم النفس-

مِرْزَمٌ - ایک ستارہ ہے جو برج جواز کے پیچھے نکلتا ہے-

مَرْسٌ - ایک طرف پڑ جانا' چوسنا' پونچھنا' بھگونا' پھر ہاتھ سے ملنا' خراب ہونا-

مُمَارَسَةٌ اور مِرَاسٌ - کسی کام کو اکثر کرنا' اس کی عادت ہو جانا' مزاولت کرنا' شروع کرنا-

تَمَرُّسٌ - رگڑا کھانا' رگڑنا' کھیلنا-

تَمَارُسٌ - ایک دوسرے کو مار پیٹ کرنا-

مَارَسْتَان - شفاخانہ-

مَرِسٌ - بڑا کھلاڑی' تجربہ کار-

مَرَسَةٌ - رسی-

اِنَّ مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ اَنْ يَّتَمَرَّسَ الرَّجُلُ بِدِيْنِهٖ كَمَا يَتَمَرَّسُ الْبَعِيْرُ بِالشَّجَرَةِ - قیامت قریب ہونے کی ایک نشانی یہ ہے کہ آدمی اپنے دین سے ایسا کھیلے گا جیسے اونٹ درخت سے کھیلتا ہے (کہیں اس کو کھاتا ہے کہیں اس سے اپنا بدن رگڑتا ہے- یعنی دین کو کھلونا بنا لے گا اس میں ہوائے نفس کے مطابق تاویلات اور تصرفات کرے گا- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ فتنوں میں گھسے گا اور ان میں ایسی سختی کرے گا جو اس کے دین کو نقصان پہنچائے گی' نفع کچھ نہ ہوگا' جیسے خارشتی شخص اگر اپنا بدن درخت سے رگڑے اور خونا خون کر دے جب بھی خارشت کو فائدہ نہ ہوگا- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ دین کو کھیل سمجھ کر صبح کو مسلمان ہوگا تو شام کو کافر ہو جائے گا- دنیا سازی میں دین کی

خرابی کی کچھ پرواہ نہ کرے گا جیسے اونٹ درخت کی پرواہ نہیں کرتا- وہ خراب ہوتو ہو اس کے پتے کھالیتا ہے اس کی جڑ ہلا دیتا ہے جس کی وجہ سے بعض درخت سوکھ جاتا ہے)-

اَمَّا بَنُوْ فُلَانٍ فَحَسَكٌ اَمْرَاسٌ -فلاں شخص کے بیٹے تو لوہے کے کانٹے' بڑے تجربہ کار ماہر ہیں (یہ مَرِسٌ کی جمع ہے)-

فَطَلَعَ عَلَيَّ رَجُلٌ حَذِرٌ مَّرِسٌ - (وحشی حضرت امیر حمزہؓ کی نسبت کہتا ہے) پھر میرے سامنے ایک شخص نمودار ہوئے جن سے خوف آتا تھا جنگ آزمودہ لڑائی میں ماہر-

كُنْتُ اَمْرُسُهُ بِالْمَاءِ- میں اس کو پانی ڈال کر ملتی تھی-

زَعَمَ ابْنُ النَّابِغَةِ اَنِّيْ كُنْتُ اُعَافِسُ وَ اُمَارِسُ- نابغہ کا بیٹا (یعنی عمرو بن عاص) یہ گمان کرتا ہے کہ میں عورتوں کا دلدادہ ان سے کھیلنے والا ہوں (بھلا میں خلافت کا سا اہم کام کیونکر کرسکتا ہوں- یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)-

مَرْمَرِيْسٌ -آفت' مصیبت-

مَرْشٌ - چھیلنا' انگلیوں سے کھجانا' ایذا دہ کلام کرنا-

اِمْتِرَاشٌ -چھین لینا' اچک لے جانا' کمانا-

مُرَاشَةٌ-چھوٹا حق' بقیہ قرضہ-

اَمْرَش -شریر-

فَعَدَلَتْ بِهٖ نَاقَتُهٗ اِلٰى شَجَرَاتٍ فَمَرَشْنَ ظَهْرَهٗ- آپ کی اونٹنی آپ کو درختوں میں لے کر چل دی اور درختوں نے آپ کی پیٹھ چھیل دی-

اِذَا حَكَّ اَحَدُكُمْ فَرْجَهٗ وَهُوَ فِي الصَّلٰوةِ فَلْيَمْرِشْهُ مِنْ وَّرَاءِ الثَّوْبِ- اگر کوئی تم میں سے نماز میں اپنی شرم گاہ کھجائے تو کپڑے پر سے کھجائے (اپنا ہاتھ شرمگاہ سے نہ چھوئے)-

مَرْصٌ -انگلیوں سے چٹکی لینا-

مَرَصٌ -آگے نکل جانا-

تَمَرُّصٌ -اڑجانا-

مَرُوْصٌ -تیز رو اونٹنی-

مَرَضٌ یا مَرْضٌ -بیمار ہوجانا-

تَمْرِيْضٌ -سست کرنا' تیمارداری کرنا-

اِمْرَاضٌ -بیمار کرنا رائے کا قریب بہ صواب ہونا' بیمار ہونا' مال میں آفت آنا' بیمار پانا' جھکانا' بند کرنا-

تَمَرُّضٌ -ضعیف ہونا-

تَمَارُضٌ -بیمار بننا-

لَايُوْرِدُ مُمْرِضٌ عَلٰى مُصِحٍّ- اچھے صحیح و سالم اونٹ والے کے اونٹوں پر وہ شخص اپنے اونٹ پانی پلانے کے لئے نہ لائے جس کے اونٹ بیمار ہوں (اگرچہ شریعت میں بیماری کی چھوت کوئی چیز نہیں مگر اس لئے منع فرمایا ایسا نہ ہو جس کے اونٹ صحیح و سالم ہیں وہ بیمار پڑ جائیں اور اس کو یہ خیال ہو کہ چھوت لگ گئی)-

اَصَابَهَا مُرَاضٌ -میوے پر آفت آگئی-

هُمْ شِفَاءُ اَمْرَاضِنَا -وہ تو ہماری بیماریوں کی دوا ہیں (وہ ہمارا بدلہ ظالموں سے لیتے ہیں گویا ہمارے دلوں کو تندرست کرتے ہیں)-

اِسْتَاْذَنَ اَنْ يُّمَرَّضَ فِيْ بَيْتِيْ- آنحضرتؐ نے اپنی بیویوں سے اجازت مانگی کہ تیمارداری میرے گھر میں کی جائے (یعنی جب تک آپ بیمار ہیں تو دوا دارو علاج میرے گھر میں رہ کر کرتے رہیں)-

فَاَذِنَّ لَهٗ-ان بیویوں نے آپ کو اجازت دے دی (اس وقت آپ بیوی میمونہ یا زینب یا ریحانہ کے گھر میں تھے)-

اِمْسَحُوْا عَلٰى رِجْلِيْ فَاِنَّهَا مَرِيْضَةٌ- میرے پاؤں پر مسح کرو وہ بیمار ہے-

مَنْ مَّاتَ مَرِيْضًا مَّاتَ شَهِيْدًا- جو شخص بیمار رہ کر مرے اس کو شہید کا ثواب ملے گا (یہ ہر بیماری کو شامل ہے لیکن دوسری حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ پیٹ کی بیماری سے خاص ہے)-

مَنْ عَادَ مَرِيْضًا- جو شخص کسی بیمار کی عیادت کرے (اس کو پوچھنے کو جائے اس کو تسلی دے)-

تَقْعُدُ الْحَائِضُ عِنْدَالْمَرِيْضِ تُمَرِّضُهٗ- حائضہ عورت بیمار کے پاس اس کی تیمارداری کرنے کے لئے بیٹھ سکتی ہے-

شَمْسٌ مَرِيْضَةٌ- بیمار سورج- جب اس کی روشنی صاف نہ ہو-

مَرْطٌ- اکھیڑنا' جلدی چلنا' جمع کرنا' پاخانہ پھینکنا' بچہ پھینکنا-

مَرْطٌ- بالوں کا بدن اور ابرو اور آنکھ پر کم ہونا-

تَمْرِيْطٌ- اکھیڑنا' آستین چھوٹی رکھنا-

مُمَارَطَةٌ- اکھیڑنا-

اِمْرَاطٌ- اکھیڑنے کا وقت آنا' کچی کھجوریں گر پڑنا' آگے ہو جانا' جلد چلنا-

تَمَرُّطٌ- گرنا-

اِمْتِرَاطٌ- اچک لے جانا' جمع کرنا-

مُرَاطَة- بالوں کا گچھا جو کنگھی کرنے یا اکھیڑنے سے گرتا ہے-

مِرْطٌ- کملی بالوں کی ہو یا ریشم کی یعنی چادر جو عورتیں سر پر ڈالتی ہیں-

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مُرُوْطِ نِسَآئِهٖ- آنحضرتؐ اپنی بیویوں کی چادروں پر نماز پڑھ لیتے-

وَعَلَيْهِ مِرْطٌ مُّرَجَّلٌ- آپ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے جس پر ہانڈیوں کی تصویریں بنی تھیں (ایک روایت میں مُرَحَّلٌ ہے یعنی اونٹ کے پالان کی تصویریں)-

فَامَّرَطَ قُذَذُ السَّهْمِ- تیر کے پر گر گئے تھے-

سَهْمٌ اَمْرَطُ یا اَمْلَطُ- پر گرا ہوا تیر-

اَمَا خَشِيْتَ اَنْ تَنْشَقَّ مُرَيْطَآؤُكَ- (حضرت عمرؓ نے ابو محذورہ سے کہا' جب انھوں نے بہت زور سے اذان دی) تم کو یہ ڈر نہیں ہوا کہ تمہاری وہ کھال پھٹ جائے جو ناف اور پیڑو کے درمیان ہے-

كَانَ يُصَلِّيْ فِيْ مُرُوْطٍ- آنحضرتؐ چادروں میں نماز پڑھتے تھے-

مَرْعٌ- بہت لگانا' کنگھی کرنا' گھاس اور چارہ بہت ہونا- (جیسے اِمْرَاعٌ ہے)-

تَمَرُّعٌ- جلدی کرنا یا چارہ طلب کرنا-

اِنْمِرَاعٌ- جانا-

مِرَاعٌ- چربی-

اَمْرَعَ الْقَوْمُ- ان (قوم) کے پاس گھاس اور چارہ خوب ہے-

اَمْرَعْتَ فَانْزِلْ- اب تو تمہارا مطلب حاصل ہو گیا اترو-

اَللّٰهُمَّ اَسْقِنَا غَيْثًا مَّرِيْعًا مُّرْبِعًا- یا اللہ! ہم پر ایسا پانی برسا جو ارزانی کر دے خوب چارہ اگائے اور چار طرف محیط ہو (سب جگہ چو طرف برسے تا کہ لوگ جہاں چاہیں وہاں ٹھہر جائیں (اپنے جانوروں کو وہاں رکھ سکیں)-

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنِ السَّلْوٰى فَقَالَ هُوَ الْمُرَعَةُ- ابن عباسؓ سے پوچھا گیا قرآن میں جو ''سَلْوٰى'' آیا ہے' اس سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا مُرَعَة جو ایک پرندہ ہے یعنی بٹیر یا لوا-

هَنِيْئًا مَّرِيْعًا- خوشگوار' خوب چارہ اگانے والا-

مُمْرِعَ النَّبَاتِ- خوب چارہ اگانے والا گھاس سستی کرنے والا-

اَرْضٌ اُمْرُوْعَةٌ- جہاں چارہ گھاس کی افراط ہو-

مَا تَدَاوَى النَّاسُ بِشَيْءٍ خَيْرٍ مِّنْ مُرْعَةِ عَسَلٍ قُلْتُ مَا مُرْعَةُ الْعَسَلِ قَالَ لَعْقَةُ عَسَلٍ- کوئی دوا اس سے بہتر نہیں کہ شہد کا ایک مرعہ کھا لیں- میں نے کہا مرعہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا شہد کی ایک چاٹ-

مَرْغٌ- ہرا چارہ کھانا' اقامت کرنا-

مَرَغٌ- آلودہ ہونا-

تَمْرِيْغٌ اور تَمَرَّاغٌ- لوٹانا-

اِمْرَاغٌ- لعاب بہنا' کلام میں بہت غلطی کرنا-

تَمَرُّغٌ- لوٹنا' پیچ کھانا' درد وغیرہ سے لعاب بہانا' تردد کرنا' ٹھہرنا-

مَرَاغٌ- جہاں جانور لوٹتے پوٹتے ہیں-

مَرَاغٌ دَوَابِّهَا الْمِسْكُ- بہشت میں جہاں جانور وہاں کے لوٹتے پوٹتے ہیں مشک ہے (مٹی کے بدلے مشک میں لوٹتے ہیں' کیونکہ بہشت کی مٹی بھی مشک ہے سفید صاف)-

اَجْنَبْنَا فِيْ سَفَرٍ وَّلَيْسَ عِنْدَنَا مَاءٌ فَتَمَرَّغْنَا فِيْ

التُّرَابِ- (حضرت عمارؓ کہتے ہیں) ہم ایک سفر میں جنبی (ناپاک) تھے اور ہمارے پاس پانی نہ تھا کہ اس سے غسل کریں- آخر ہم مٹی میں لوٹے (حضرت عمارؓ یہ سمجھے کہ غسل کے بدلے جو تیمم ہے اس میں سارے بدن پر مٹی لگانا ضروری ہے)

تَمَرَّغَ الدَّابَّةُ- جانور لوٹا پوٹا-

فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ وَلَيْسَ بِهِ الدِّيْنُ اِلَّا الْبَلَاءُ- قیامت کے قریب یہ حال ہوگا کہ ایک شخص قبر پر جا کر اس پر لیٹے گا (موت کی آرزو کرے گا) یہ کچھ دین کی مصیبت نہ ہوگی بلکہ دنیا کی آفت اور بلا (جس سے تنگ ہو کر موت کی آرزو کرے گا- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے اس کی عادت مٹی پر لوٹنے کی نہ ہوگی)-

مَرْغَاب- ایک مقام کا نام ہے-

وَاَقْطَعَهُ الْمَرْغَابَ- اس کو مرغاب مقطعہ کے طور پر دیا-

مَرْقٌ- شور با بہت کرنا' بال نوچنا' جلدی سے برچھا مارنا-

مُرُوْقٌ- گھس کر پار نکل جانا' ایک طرف سے دوسری طرف تجاوز کرنا-

مَرَقٌ- بگڑ جانا-

تَمْرِيْقٌ- گانا-

اِمْرَاقٌ- شور با بہت کرنا-

اِمْتِرَاقٌ- جلدی سے نکل جانا-

مَرَقَة- شوربا-

يَمْرُقُوْنَ مِنَ الدِّيْنِ مُرُوْقَ السَّهْمِ مِنَ الرَّمِيَّةِ- دین سے اس طرح پار ہو کر نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جانور میں گھس کر دوسری طرف سے نکل جاتا ہے-

اُمِرْتُ بِقِتَالِ الْمَارِقِيْنَ- (حضرت علیؓ نے کہا) مجھ کو ان لوگوں کے قتل کرنے کا حکم ہوا جو دین سے باہر ہو جائیں (مراد خارجی لوگ ہیں جو خلیفۂ برحق کی اطاعت سے نکل گئے تھے اور تمام مسلمانوں کو کافر سمجھتے تھے)-

تَكُوْنُ اُمَّتِىْ فِرْقَتَيْنِ فَيَخْرُجُ مِنْ بَيْنِهِمَا مَارِقَةٌ يَلِىْ قَتْلَهُمْ اَوْلَاهُمْ بِالْحَقِّ- میرے بعد میری امت کے دو گروہ ہو جائیں گے- پھر ان میں ایک تیسرا گروہ نکلے گا' ان کو وہ گروہ قتل کرے گا جو حق سے زیادہ قریب ہے (دو گروہ یعنی حضرت علیؓ اور معاویہؓ کا گروہ پھر تیسرا گروہ خارجیوں کا نمودار ہوا ان کو حضرت علیؓ کے گروہ نے مارا)-

يَمْرُقُ مَارِقَةٌ- ایک باہر نکل جانے والا گروہ باہر نکل جائے گا (اسلام سے باہر ہو جائے گا- خطابی نے کہا اس پر اجماع ہے مسلمانوں کا کہ خارجی گو گمراہ تھے مگر مسلمان تھے- ان کی عورتوں سے نکاح کرنا' ان کا ذبیحہ کھانا درست تھا- اسی طرح ان کی گواہی مقبول ہے)-

اِنَّ بِنْتًا لِىْ عَرُوْسًا تَمَرَّقَ شَعْرُهَا- (ایک عورت نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یا رسول اللہؐ) میری ایک بیٹی نئی دلہن ہے لیکن اس کے بال گر گئے ہیں-

مَرِضَتْ فَامَّرَقَ شَعْرُهَا- بیماری ہوئی تو اس کے بال گر گئے- مَرَقَ شَعْرُهٗ یا تَمَرَّقَ یا اِمَّرَقَ (سب کے ایک معنی ہیں یعنی) اس کے بال جھڑ گئے-

اِنَّ مِنَ الْبُيْضِ مَا يَكُوْنُ مَارِقًا- بعض انڈے گندے ہوتے ہیں-

مَرِقَتِ الْبَيْضَةُ- انڈا خراب ہو گیا (گندا ہو کر پانی ہو گیا)-

مُمَرِّقٌ- گانے والا-

مَرْقٌ- لونڈیوں کا گانا اور کمینے پاجی لوگ-

اِنَّهٗ اطَّلٰى حَتّٰى بَلَغَ الْمَرَاقَّ- انھوں نے موزہ لگایا یہاں تک کہ پیٹ کے نیچے کے حصے تک جو نرم ہوتا ہے پہنچ گئے-

مَرَقٌ یا مَرْقٌ- ایک کنویں کا بھی نام ہے مدینہ میں-

مَرَقَ الْمَارِقُوْنَ- کچھ لوگ دین سے باہر نکل گئے (اور انھوں نے خلیفۂ رسول اللہ سے لڑنا درست سمجھا- وہ عبداللہ بن وہب اور مرقوص بن زہیر وغیرہ تھے جس کو ذوالثدیہ ایک حدیث میں کہا گیا ہے- ان لوگوں کو حضرت علیؓ نے نہروان میں قتل کیا' جو ایک بستی ہے بغداد سے چار فرسخ پر)-

اِنَّهٗ بَدَاَ بِيَمِيْنِهٖ يَغْسِلُهَا ثُمَّ غَسَلَ مَرَاقَّهٗ بِشِمَالِهٖ- آنحضرتؐ نے غسل میں پہلے داہنا ہاتھ دھویا- پھر پیٹ کا نیچے کا

حصہ بائیں ہاتھ سے دھویا۔

مَرْمَرَةٌ۔ (یہ مفرد ہے مَرْمَرٌ کا) یہ ایک سخت سفید پتھر ہوتا ہے۔

كَانَ هُنَاكَ مَرْمَرَةٌ۔ وہاں مرمر کا ایک پتھر نکلا۔

مَرْمَرَةٌ۔ غصہ ہونا' تلخ ہونا۔

مُرْمُوْرَةٌ۔ خوش رنگ نازک بدن چھوکری' گل اندام۔

مَرْمَاةٌ۔ گوشت کی ہڈی (میم زائد ہے۔ اس کا بیان کتاب ''ر'' میں گزر چکا)۔

مَرْنٌ۔ مارنا' بھاگنا' پاؤں میں تیل لگانا۔

مَرَانَةٌ اور مُرُوْنَةٌ اور مُرُوْنٌ۔ نرم ہونا سختی کے ساتھ سخت ہونا۔

مُرُوْنٌ اور مَرَانَةٌ۔ عادت کرنا' مداومت کرنا۔

مَارِنٌ۔ نرم اور سخت۔

فِي الْمَارِنِ الدِّيَةُ۔ اگر کوئی ناک کا نرم حصہ جو بانسہ کے نیچے ہے کاٹ ڈالے تو پوری دیت دینا ہوگی۔

تَمْرِيْنٌ۔ عادت کرانا' مشق کرانا۔

مَرِنٌ۔ حال' خلق' عادت۔

قَطَعَ مَارِنَ اَنْفِهٖ۔ اس کی ناک کا نرم حصہ (نرمۂ بینی) کاٹ ڈالا۔

اَلْوَلِيُّ يَمْرُنُ الصَّبِيَّ عَلَى الصَّلٰوةِ اِذَا بَلَغَ سَبْعَ سِنِيْنَ۔ بچہ کا ولی جب بچہ کی عمر سات برس کو پہنچے تو اس کو نماز کی عادت کرائے۔

مَرَّانٌ۔ ایک بستی کا نام ہے۔

مِرْوَدٌ۔ سلائی۔

كَمَا يَدْخُلُ الْمِرْوَدُ فِي الْمُكْحُلَةِ۔ جیسے سلائی سرمہ دانی میں گھس جاتی ہے۔

اِنَّ لِبَنِيْ اُمَيَّةَ مِرْوَدًا يَجْرُوْنَ اِلَيْهِ۔ بنی امیہ کو مہلت کا ایک میدان ملا ہے اس طرف جا رہے ہیں (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)۔

اِنَّهُمْ يَدْخُلُوْنَ رُوَّادًا وَّ يَخْرُجُوْنَ اَدِلَّةً۔ (حضرت علیؓ نے فرمایا) یہ لوگ طالب علم بن کر آتے ہیں اور راہ بتانے والے (فاضل اور عالم) بن کر نکلتے ہیں۔

مَرَهٌ۔ آنکھ میں سرمہ نہ ہونا' ڈیلے سفید پڑ جانا (سرمہ نہ لگانے کی وجہ سے)۔

اِنَّهٗ لَعَنَ الْمَرْهَاءَ۔ آنحضرتؐ نے اس عورت پر لعنت کی (جو آنکھوں میں سرمہ نہ لگائے)۔

مَرَهٌ۔ آنکھ کی بیماری جو سرمہ نہ لگانے سے پیدا ہوتی ہے۔

خُمُصُ الْبُطُوْنِ مِنَ الصِّيَامِ مُرْهُ الْعُيُوْنِ مِنَ الْبُكَاءِ۔ روزہ دار ہونے سے خالی پیٹ والے' سفید آنکھوں والے روتے روتے۔

اَوْلِيَاءُ اللّٰهِ مُرْهُ الْعُيُوْنِ مِنَ الْبُكَاءِ۔ اللہ کے ولی روتے روتے آنکھیں سفید کر لیتے ہیں (ان پر خوف الٰہی غالب ہوتا ہے اپنے گناہ یاد کر کے)۔

مَرْوٌ۔ سفید پتھر چمکتا ہوا دھاردار چھری کی طرح اور ایک شہر کا نام ہے خراسان میں (ان کی نسبت مَرْوَزِيٌّ ہے)۔

مَرْوَةٌ۔ مشہور پہاڑ ہے مکہ میں (اس کی نسبت مَرْوِيٌّ ہے)۔

قَالَ لَهٗ عَدِيُّ بْنُ حَاتِمٍ اِذَا اَصَابَ اَحَدُنَا صَيْدًا وَّلَيْسَ مَعَهٗ سِكِّيْنٌ اَنَذْبَحُ بِالْمَرْوَةِ وَ شِقَّةِ الْعَصَا۔ عدی بن حاتمؓ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا اگر ہم میں کوئی شخص شکار کا جانور پالے لیکن اس کے پاس چھری نہ ہو تو کیا ہم سفید دھاردار پتھر سے اور لکڑی کی کھپچی سے (جو تیز ہو) ذبح کر لیں۔

مُرُوَّةٌ۔ مردانگی انسانیت تہذیب (اس کی ضد تَوَحُّشٌ اور بَدَاوَةٌ ہے)۔

اِذَا رَجُلٌ مِّنْ خَلْفِيْ قَدْ وَضَعَ مَرْوَتَهٗ عَلٰى مَنْكِبِيْ فَاِذَا هُوَ عَلِيٌّ۔ یکا یک پیچھے سے ایک شخص نے اپنا سر میرے مونڈھے پر رکھا' دیکھا تو وہ حضرت علیؓ ہیں۔

فَاِنَّ ذٰلِكَ صَارَ مَرْوَةً۔ یہ تو ایک پتھر ہو گیا۔

مَرْيٌ۔ تھنوں پر ہاتھ پھیرنا تاکہ دودھ خوب نکلے' چھوڑ دینا' نکالنا' انکار کرنا' مارنا' لنگڑے پن سے زمین پر گھسٹتے چلنا۔

مُمَارَاةٌ اور مِرَاءٌ۔ جھگڑا کرنا' بحث کرنا اپنی بات کو اچھی قرار دینا اور مخاطب پر طعن اور تشنیع کرنا (بعض نے کہا مِرَاءٌ میں اعتراض ضرور ہوتا ہے مخاطب پر اور جِدَالٌ عام ہے)۔

اِمْرَاءٌ - دودھ بہنا -

تَمَرِّیْ - آراستہ ہونا -

تَمَارِیْ - جھگڑا تکرار کرنا' شک کرنا -

اِمْتِرَاءٌ - نکالنا' شک کرنا -

لَاتُمَارُوْا فِی الْقُرْاٰنِ فَاِنَّ مِرَاءً فِیْهِ کُفْرٌ - قرآن میں تکرار اور جھگڑا مت کرو کیونکہ اس میں تکرار اور انکار کفر ہے (اس لئے کہ قرآن سات قراء توں پر اترا ہے اگر ایک قراءت کا انکار کرے تو گویا قرآن کے ایک حرف کا انکار کیا اور وہ کفر ہے - بعض نے کہا صفات اللہ اور مسئلہ قدر وغیرہ میں جھگڑا کرنا مراد ہے اور اہل کلام اور اہواء کی طرح تاویلات کرنا اور یہ غرض نہیں ہے کہ قرآن کے مسائل فقہیہ عملیہ میں بحث نہ کی جائے کیونکہ تمام صحابہؓ اور سلف اس کی بحث کرتے رہے البتہ یہ ضرور ہے کہ اس بحث سے مقصود اظہار حق اور صواب ہو نہ کہ صرف الزام خصم اور اس کی تحقیر اور اپنی لیاقت اور علم کا اثبات) -

اَلْمِرَاءُ فِی الْقُرْاٰنِ کُفْرٌ - قرآن میں جھگڑا نکالنا کفر ہے (طیبی نے کہا جھگڑے سے یہ مراد ہے کہ ایک آیت کو لا کر دوسری آیت کا مضمون رد کرے کیونکہ یہ تکذیب ہے قرآن کی اور کفر ہے' ہر مسلمان پر لازم ہے کہ قرآن کی آیتوں میں سلف کے عقیدے کے موافق تطبیق کرے - اگر یہ نہ کر سکے تو اللہ کے سپرد کرے اور کہے اٰمَنَّا بِمَا اَرَادَ اللّٰهُ بِهٖ - بعض نے کہا مراء سے مراد شک کرنا ہے - یعنی اس میں اس کو شک ہو کہ یہ کلام الٰہی ہے یا نہیں) -

تَمَارٰی هُوَ وَالْحُرُّ - اس میں اور حر میں جھگڑا ہوا (کہ حضرت موسیٰ جن کے پاس گئے تھے وہ خضرؑ تھے یا اور کوئی شخص) -

تَمَارٰی هَلْ هُوَ مُوْسٰی بَنِیْ اِسْرَائِیْلَ اَوْ غَیْرُهٗ - س میں جھگڑا ہوا کہ خضرؑ کے پاس جو موسیٰ گئے تھے وہ حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے یا دوسرے کوئی موسیٰ -

هَلْ تُمَارُوْنَ فِیْ رُؤْیَةِ الْقَمَرِ وَهَلْ تُمَارُوْنَ فِی لشَّمْسِ - کیا تم کو چاند کے دیکھنے میں کوئی شک رہتا ہے یا کیا تم چاند اور سورج کے دیکھنے میں ایک دوسرے سے جھگڑتے ہو؟

(بھائی ہم کو بھی دیکھنے دو) -

تَمَارَوْا فِی الْمِنْبَرِ - منبر کے باب میں جھگڑا ہوا (کہ وہ کیسا تھا کس لکڑی سے بنا تھا؟) -

وَقَدِ امْتَرَوْا - انھوں نے جھگڑا کیا -

لِیُمَارِیَ بِهِ السُّفَهَاءَ - تا کہ بیوقوفوں سے اس میں جھگڑا کرے -

فَیَتَمَارٰی فِی الْفُوْقِ - اور تیر کے اس مقام پر جو چلہ سے متصل رہتا ہے شک کرے (کہ اس میں کچھ خون وغیرہ جانور کا لگا ہے یا نہیں) -

فَلَا مِرْیَةَ - کچھ شک نہیں -

اِمْرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ - جس چیز سے چاہے (جو تیز ہو) خون نکال دے (خون بہادے بس ذبح ہو گیا - بعضوں نے اَمِرِ الدَّمَ روایت کیا ہے - بعضوں نے اَمِرِّ الدَّمَ بالتشدید - خطابی نے کہا یہ غلط ہے لیکن ابوداؤد اور نسائی کی روایت میں اَمْرِرْ ہے - پس اَمِرِّ الدَّمَ ادغام کے ساتھ غلط نہیں ہو سکتا) -

مَرَوْا بِالسُّیُوْفِ الْمُرْهِفَاتِ دِمَائَهُمْ - تیز تلواروں سے ان کے خون نکالے اور بہائے -

اِنَّهٗ لَقِیَ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ بِمَرِیَّیْنِ - وہ آنحضرتؐ سے دو دوھیل اونٹنیاں لے کر ملے (یہ تثنیہ ہے مَرِیٌّ کا - ایک روایت میں مَرِیَّتَیْنِ ہے مَرِیَّةٌ کہتے ہیں دوھیل اونٹنی کو یعنی جو خوب دودھ دیتی ہے) -

وَسَاقَ مَعَهٗ نَاقَةً مَّرِیًّا - ان کے ساتھ ایک دوھیل اونٹنی ہانکی -

لِتَقْتُلَ کَلْبَ الْمَرِیَّةِ - تا کہ دوھیل اونٹنی کا کتا مار ڈالے -

اِنَّ جِبْرِیْلَ عَلَیْهِ السَّلَامُ لَقِیَهٗ عِنْدَ اَحْجَارِ الْمِرَاءِ - حضرت جبرئیلؑ آنحضرتؐ سے مراء کے پتھروں کے پاس ملے یعنی قباء کے پتھروں کے پاس -

مُرَاءٌ - (بہ ضمہ میم) ایک بیماری اور آفت ہے جو کھجور کے درخت پر آتی ہے -

مَنْ تَعَلَّمَ عِلْمًا لِیُمَارِیَ بِهِ السُّفَهَاءَ وَیُبَاهِیَ بِهِ الْعُلَمَاءَ اَوْ لِیُقْبِلَ بِوُجُوْهِ النَّاسِ اِلَیْهِ فَهُوَ فِی النَّارِ - جو

شخص دین کا علم اس لئے سیکھے کہ بیوقوفوں سے بحث اور تکرار کرے (ان پر اپنی لیاقت علمی جتائے اپنی فوقیت ثابت کرے) اور دوسرے عالموں پر فخر کرے یا اس کی یہ غرض ہو کہ لوگ اس کی طرف متوجہ ہوں (اس کی تعظیم اور تکریم کریں' اس کے مرید اور معتقد ہوں اس کو تحفے تحائف دیں' اس کی ضیافتیں کریں) تو وہ دوزخ میں جائے گا-

دَعِ الْمُمَارَاةَ- جھگڑا اور تکرار چھوڑ دے-

اُتْرُكِ الْمِرَاءَ وَلَوْ كُنْتَ مُحِقًّا- جھگڑا چھوڑ دے اگرچہ تو حق پر ہو (اور مخاطب غلط کہہ رہا ہو کیونکہ جھگڑا کرنے سے بجز اس کے کہ دشمنی اور عداوت پیدا ہو یا گالی گلوچ ہو یا مار کٹائی ہو اور کوئی نتیجہ نہیں ہے- ایک بار حق بات بتلا دینا اور سمجھا دینا وہ بھی نرمی اور ملائمت سے کافی ہے اب اگر مخاطب نہ مانے اور خواہ مخواہ تکرار نکالے تو خاموش ہو جائے "جواب جاہلاں باشد خموشی" پر عمل کرے)-

مُرَيْحٌ- ایک محل تھا بنی قینقاع کا مدینہ میں-

مُرَيْسِيْعٌ- ایک پانی کا چشمہ تھا بنی مصطلق کا-

بابُ المیم مع الزاء

مَزْجٌ یا مِزَاجٌ- ملانا یا خلط کرنا' برانگیختہ کرنا-

تَمْزِيْجٌ- سبزی کے بعد زرد ہو جانا' دینا-

مُمَازَجَةٌ- فخر کرنا' ملا دینا-

تَمَازُجٌ- مل جانا (جیسے اِمْتِزَاجٌ ہے)-

مِزَاجٌ- اطباء کی اصطلاح میں وہ حالت طبیعت کی یا دوا کی جو مختلف عناصر کے ملنے سے پیدا ہوتی ہے ایک دوسرے کی تیزی کو توڑتی ہیں-

لَوْ مُزِجَ بِهَا الْبَحْرُ لَمَزَجَتْهُ- اگر وہ سمندر میں ملا دی جائے تو سمندر کی حالت بدل جائے-

مَوْزَجٌ- موزہ-

مَزْحٌ یا مِزَاحٌ یا مُزَاحَةٌ- دل لگی کرنا' ٹھٹھا کرنا-

تَمْزِيْحٌ- رنگ بدلنا-

مُمَازَحَةٌ اور مِزَاحٌ- دل لگی' ہنسی-

اِمْزَاحٌ- ٹٹی پر چڑھانا-

تَمَازُحٌ- دل لگی کرنا-

كَانَ فِيْهِ مُزَاحٌ- آپ میں مزاح تھا (یعنی لطیفہ گوئی' بذلہ سنجی' خوش مزاجی- مجمع البحار میں ہے کہ مُزَاح بہ ضمۂ میم اسم مصدر ہے اور بکسرۂ میم مصدر)-

فَجَعَلَ الْقَوْمُ يَمَازَحُوْنَ- لوگ ہنسی' دل لگی کرنے لگے-

كَثْرَةُ الْمِزَاحِ فِي السَّفَرِ فِيْ غَيْرِ مَايُسْخِطُ اللّٰهَ مِنَ الْمُرُوَّةِ- سفر کی حالت میں رفیقوں سے دل لگی کرنا مگر نہ ایسی خوشی جس سے پروردگار ناخوش ہو' مروت میں داخل ہے (علماء نے کہا ہے مزاح کچھ برا نہیں اگر باطل اور کذب نہ ہو- کیونکہ آنحضرتؐ سے مروی ہے)-

اِنِّيْ لَاَمْزَحُ وَلَا اَقُوْلُ اِلَّا الْحَقَّ- میں مزاح کرتا ہوں لیکن سچ بات کہتا ہوں (مزاح میں بھی غلط بات منہ سے نہیں نکالتا- وہ قصہ مشہور ہے کہ آپ نے ایک بڑھیا سے فرمایا "بوڑھی عورتیں بہشت میں نہیں جائیں گی-" یا ایک شخص سواری کے لئے اونٹ مانگنے آیا' آپ نے فرمایا- "اچھا اونٹ کا ایک بچہ تجھ کو دوں گا-" اور جناب امیر بھی مزاح کیا کرتے تھے- یہ دلیل ہے صحت مزاج اور وفور نشاط اور سلامت طبع کی- اکلکھرے تند خو' سخت مزاج کو کوئی پسند نہیں کرتا)-

مَزَادَةٌ- وہ ظرف جس میں پانی لادا جاتا ہے جیسے راویہ اور قربہ اور سطیحہ (اس کی جمع مَزَاوِدُ ہے)-

مِزْوَدٌ- چمڑے کا تھیلہ جس میں توشہ رکھا جاتا ہے-

كَانَ فِيْ مِزْوَدَتِيْ تَمْرٌ- میرے توشہ دان میں کھجور تھی-

مَزْرٌ- چکھانا' غصہ کرنا' آہستہ سے چٹکی لینا' تھوڑا پینا-

مَزَارَةٌ- ظریف ہونا' میوہ پک جانا-

تَمْزِيْرٌ- بمعنی مَزْرٌ ہے-

تَمَزُّرٌ- چوسنا' تھوڑا تھوڑا پینا' ایک بارگی پی جانا-

مِزْرٌ- احمق' جو' جوار' گیہوں کی شراب-

اِنَّ نَفَرًا مِّنَ الْيَمَنِ سَاَلُوْهُ فَقَالُوْا اِنَّ بِهَا شَرَابًا

يُقَالُ لَهُ الْمِزْرُ فَقَالَ كُلُّ مُسْكِرٍ حَرَامٌ- یمن کے چند لوگ آنحضرتؐ کے پاس آئے انھوں نے پوچھا کہ یمن میں ایک قسم کی شراب ہے جس کو مزر کہتے ہیں (جو کی یا جوار کی) آپ نے فرمایا جو شراب نشہ کرے وہ حرام ہے (انگور کی ہو یا کھجور کی یا جو کی یا چانول کی یا گڑھ کی یا جوار کی یا گیہوں کی)-

اَلْمَزْرَةُ الْوَاحِدَةُ تُحَرِّمُ- ایک بار بچہ کا دودھ چوسنا رضاع کی حرمت ثابت کرتا ہے (یہ طاؤسؒ کا قول ہے جو تابعین میں سے تھے- دوسری صحیح حدیث میں وارد ہے کہ ایک بار یا دو بار دودھ چوسنے سے حرمت ثابت نہیں ہوتی- نہایہ میں ہے کہ شاید طاؤسؒ نے یہ کہا ہوگا کہ ایک بار دودھ چوسنا حرمت کو ثابت نہیں کرتا لیکن راویوں نے غلطی سے لا کا حرف چھوڑ دیا)-

اِشْرَبِ النَّبِيْذَ وَلَا تُمَزِّزْ- نبیذ کو ضرورت سے (پیاس رفع کرنے کے لئے) پی' لیکن بار بار مت پی- (تلذذ کے لئے جیسے شرابی شراب کا دور کرتے ہیں)-

اَلْبِتْعُ نَبِيْذُ الْعَسَلِ وَالْجِعَةُ نَبِيْذُ الشَّعِيْرِ وَالْمِزْرُ مِنَ الذُّرَةِ وَالسَّكَرُ مِنَ التَّمْرِ وَالْخَمْرُ مِنَ الْعِنَبِ- ابن عمرؓ نے کہا شہد کی شراب کو بتع کہتے ہیں اور جو کی شراب کو جعہ (انگریزی میں بیر کہتے ہیں) اور جوار کی شراب کو مزر اور کھجور کی شراب کو سکر اور انگور کی شراب کو خمر-

اَلْمِمْزَارُ لَا يَطِيْبُ اِلٰى سَبْعَةِ اٰبَاءٍ- ممزار سات پشت تک پاک نہیں ہوتا (لوگوں نے پوچھا' ممزار کیا ہے؟ فرمایا ایک شخص حرام مال سے نکاح کرے یا لونڈی خریدے اس کی اولاد کو مِمْزَار کہیں گے)-

مَزٌّ- چوسنا-

مَزَازَةٌ- سخت ہونا' کھٹ مٹھا ہونا-

مُزٌّ- کھٹ مٹھا (یعنی شیرینی اور ترشی ملی ہوئی)-

لَا تُحَرِّمُ الْمَزَّةُ وَلَا الْمَزَّتَانِ- ایک دو بار دودھ چوسنے سے رضاع کی حرمت ثابت نہیں ہوتی- (جب تک پانچ بار نہ چوسے)-

اَلَا اِنَّ الْمُزَّاتِ حَرَامٌ- شراب حرام ہے- (یہ مُزَّۃ کی جمع ہے یعنی وہ شراب جس میں ترشی ہو اس کو مُزَّاء بھی کہتے ہیں- بعض نے کہا مُزَّۃ وہ شراب جو کچی اور پکی کھجور سے ملا کر بنائی جائے)-

اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ الْمُزَّاءُ الَّتِيْ نُهِيَتْ عَنْهَا عَبْدُ الْقَيْسِ- میں ڈرتا ہوں کہیں یہ شراب وہ مزاء نہ ہو جس کے پینے سے عبدالقیس قبیلے کے لوگوں کو منع کیا گیا تھا-

فَتُرْضِعُهَا جَارَتُهَا الْمَزَّةَ وَالْمَزَّتَيْنِ- اس کی پڑوسن اس کو ایک چسکہ یا دو چسکے دودھ کے چوسا دے (عرب لوگ کہتے ہیں تَمَزَّزْتُ الشَّيْءَ میں نے اس کو چوسا)-

اَلْمَزَّةُ الْوَاحِدَةُ تُحَرِّمُ- ایک چسکا دودھ کا حرمت قائم کر دیتا ہے (یہ انہی طاؤس کا قول ہے جن کا ذکر گزشتہ سطور میں باب مَزْرٌ میں آ چکا ہے)-

اِشْرَبِ النَّبِيْذَ وَلَا تُمَزِّزْ- پی' مگر بار بار مت پی (شرابیوں کی طرح اس کا دور مت کر ایک روایت میں تُمَزِّزْ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)-

اِذَا كَانَ الْمَالُ ذَامِزٍّ فَفَرِّقْهُ فِي الْاَصْنَافِ الثَّمَانِيَةِ وَاِذَا كَانَ قَلِيْلًا فَاَعْطِهِ صِنْفًا وَّاحِدًا- ابراہیم نخعی نے کہا- اگر زکوٰۃ کا پیسہ بہت ہو تو آٹھوں قسموں میں جن کا ذکر قرآن میں ہے (اِنَّمَا الصَّدَقَاتُ لِلْفُقَرَاءِ وَالْمَسَاكِيْنَ (اخیر تک) خرچ کرے اگر تھوڑا ہو تو ایک ہی قسم کو دے دے-

مَزِيْزٌ بمعنی كَثِيْرٌ ہے مَزِيْزٌ کے معنی قلیل بھی آئے ہیں-

مِزَّةٌ- ایک گاؤں ہے دمشق سے ایک میل پر' ابوالحجاج مزی فن رجال کے بڑے عالم اور تہذیب الکمال کے مولف وہیں کے تھے-

مَزْعٌ یا مَزْعَةٌ- دوڑنا- دھنکنا انگلیوں سے-

تَمْزِيْعٌ (بمعنی مَزْعٌ ہے) جدا کرنا-

تَمَزُّعٌ- کٹنا' تقسیم کرنا-

مَا تَزَالُ الْمَسْاَلَةُ بِالْعَبْدِ حَتّٰى يَلْقَى اللّٰهَ وَمَا فِيْ وَجْهِهٖ مُزْعَةُ لَحْمٍ- آدمی برابر مانگتا رہتا ہے (سوال سے باز نہیں آتا) یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ سے جب ملے گا تو اس کے منہ پر گوشت کا ایک ذرا سا لوتھڑا بھی نہیں ہوگا (سب ہڈیاں رہ جائیں گی- یہ دنیا میں بھیک مانگتے رہنے کی سزا ہوگی)-

فَقَالَ لَهُمْ تَمَزَّعُوْهُ فَاَوْفَاهُمُ الَّذِیْ لَهُمْ- آنحضرتؐ نے جابرؓ کے قرض خواہوں سے فرمایا- اب اس کھجور کو بانٹ لو- پھر آپ نے ہر ایک کا جتنا دینا تھا پورا ادا کر دیا-

حَتّٰی تُخُیِّلَ اِلَیَّ اَنَّ اَنْفَهٗ یَتَمَزَّعُ مِنْ شِدَّةِ غَضَبِهٖ- یہاں تک کہ میں سمجھا ان کی ناک غصہ کی شدت کی وجہ سے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گی (پھٹ جائے گی ایک روایت میں یَتَمَرَّعُ ہے رائے مہملہ سے یعنی لرز رہی تھی)-

یُبَارِكُ عَلٰی اَوْصَالِ شِلْوٍ مُمَزَّعٍ- اللہ تعالیٰ کٹے ہوئے عضو کے جوڑوں پر اپنی برکت اتارے گا-

مَزْقٌ یا مَزْقَةٌ- پھاڑ ڈالنا' عیب نکالنا' طعنہ مارنا-

تَمْزِیْقٌ- چاک کر ڈالنا' پھاڑنا' ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالنا-

تَمَزُّقٌ- پھٹ جانا-

مِزَاقٌ- تیز رو اونٹنی-

مِزْقَةٌ- ایک ٹکڑا (اس کی جمع مِزَقٌ ہے)-

لَمَّا مَزَّقَهٗ دَعَا عَلَیْهِمْ اَنْ یُّمَزَّقُوْا کُلَّ مُمَزَّقٍ- جب کسریٰ (بادشاہ ایران) نے آنحضرتؐ کا خط پھاڑ ڈالا تو آپ نے ایران والوں کے لئے بدعا کی' فرمایا یا اللہ ان کو بھی پوری طرح پھاڑ دے (کہتے ہیں اس وقت ایران کا بادشاہ خسرو پرویز تھا اس کے بیٹے شیرویہ نے اس کا پیٹ پھاڑ ڈالا- اور حضرت عمرؓ نے جب ایران فتح کیا اس وقت یزدجرد بن شہریار بن شیرویہ بن پرویز وہاں کا بادشاہ تھا)-

وَعَلَیْهَا خِمَارٌ مُمَزَّقٌ- وہ ایک پھٹی ہوئی اوڑھنی اوڑھے تھی-

اِنَّ طَائِرًا مَزَّقَ عَلَیْهِ- ایک پرندہ نے عبداللہ بن عمرؓ پر بیٹ کر دی (ذَرَقَ اور رَمٰی بِسَلْحِهٖ کے بھی یہی معنی ہیں)-

فَتَمَزَّقَ شَعْرِیْ- میرے بال جھڑ گئے-

اِذَا مُزِّقْتُمْ- جب قبروں میں تمہارے جسم کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گے-

مَزْمَزَةٌ- ہلانا' حرکت دینا-

تَمَزْمُزٌ- ہلنا' اٹھنا' جدا جدا ہو جانا-

مَزْمِزُوْهُ وَتَلْتِلُوْهُ- اس کو ہلاؤ حرکت دو-

مَزْنٌ اور مُزُوْنٌ- منہ کے سامنے جلد جلدی چل دینا' چمکنا' بھر دینا' تعریف کرنا' فضیلت دینا' تقریظ کرنا' بھاگنا-

تَمْزِیْنٌ- بھرنا' فضیلت دینا' تعریف کرنا' تقریظ کرنا-

تَمَزُّنٌ- منہ کے سامنے جلدی بھاگنا' عادت کرنا-

مَازِنٌ- ایک قبیلہ کا نام ہے-

مُزَیْنَة- یہ بھی ایک قبیلہ کا نام ہے-

مُزْنٌ- ابر (نہایہ میں ہے کہ مُزْنٌ ابر- اس کا مفرد مُزْنَةٌ ہے- بعض نے کہا سفید ابر)-

خَرَجَ مِنَ الْمَدِیْنَةِ اِلٰی مُزَیْنَةَ- مدینہ سے نکل کر مزینہ کی طرف گئے (مزینہ ایک شاخ ہے مضر قبیلہ کی' اس کی نسبت مُزَنِیٌّ ہے)-

مِزْهَرٌ- عود' ستار' طنبورہ-

اِذَا سَمِعْنَ صَوْتَ الْمِزْهَرِ اَیْقَنَّ اَنَّهُنَّ هَوَالِكُ- جب اونٹ ستار کی آواز سنتے ہیں تو ان کو یقین ہو جاتا ہے کہ اب ہم کاٹے جائیں گے (عربوں کا قاعدہ تھا جب مہمان لوگ آتے تو ان کو خوش کرنے کے لئے عود بجاتے ان کو شراب پلاتے' اونٹ یہ سمجھ لیتے کہ اب ہم گوشت کے لئے نحر کئے جائیں گے)-

اِنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ الْحَقَّ لِیُذْهِبَ بِهِ الْبَاطِلَ وَیُبْطِلَ بِهِ الزَّمَّارَاتِ وَالْمَزَاهِرَ- اللہ تعالیٰ نے اپنا سچا کلام اتارا کہ باطل کو اڑا دے اور باجوں اور طنبوروں کو میٹ دے (اس کے بدلے لوگ قرآن سنیں' اس سے حلاوت اٹھائیں)-

فَمَا کَانَ لَهُمْ مِنْ مِّلْكٍ وَ عُرْمَانٍ وَّ مَزَاهِرَ- پھر جو کچھ ان کی املاک اور کھیت اور باغات تھے-

ذَاتُ الْمَزَاهِرِ- ایک مقام کا نام ہے اور مَزَاهِرُ سرخ پہاڑوں کو بھی کہتے ہیں-

مِزْیَلٌ- بڑا بحث کرنے والا' ایک دلیل کو چھوڑ کر دوسری دلیل لانے والا-

اِنَّ رَجُلَیْنِ تَدَاعَیَا عِنْدَهٗ وَکَانَ اَحَدُهُمَا مِخْلَطًا مِّزْیَلًا- امیر معاویہؓ کے پاس دو شخص دعویٰ کرتے ہوئے آئے ان میں ایک دھوکا دینے والا (باتوں کو خلط ملط کرنے والا) ایک دلیل کو چھوڑ کر دوسری دلیل کی طرف جانے والا تھا-

باب المیم مع السین

مَسْأٌ یا مُسُوْءٌ- محنت کرنا' دیر لگانا' راستہ کے بیچ میں چلنا' فساد ڈالنا' فریب کرنا' عادت کرنا' نرم کرنا-

اِمْسَاءٌ- فساد کرنا-

اَمْسَأَ بَیْنَ الْقَوْمِ- قوم میں فساد کرا دیا-

مُسْتَقَةٌ- پوستین لمبی آستینوں کی-

اِنَّهٗ اُهْدِیَ لَهٗ مُسْتَقَةٌ مِّنْ سُنْدُسٍ- آنحضرتؐ کو ایک پوستین تحفہ میں دی گئی' جس کے کف اور سنجاف ریشمی کپڑے کے تھے یا اس کا استر ریشمی کپڑے کا تھا-

اِنَّهٗ کَانَ یَلْبَسُ الْبَرَانِسَ وَالْمَسَاتِقَ وَ یُصَلِّیْ فِیْهَا- آنحضرتؐ لمبی ٹوپیاں اور پوستینیں پہنتے تھے اور ان کو پہن کر نماز بھی پڑھتے تھے-

اِنَّهٗ صَلّٰی بِالنَّاسِ وَیَدَاهُ فِیْ مُسْتَقَةٍ- حضرت عمرؓ نے نماز پڑھائی اور ان کے دونوں ہاتھ پوستین کے اندر تھے (سعد بن ابی وقاص سے بھی ایسا ہی مروی ہے)-

مُنَسْتِیْرٌ- ایک مقام کا نام ہے قیروان میں-

مَسْحٌ یا مُسُوْحٌ- زمین میں سیر کرنا' ہاتھ پھیرنا' اثر دور کرنا' زائل کرنا' دھونا' فریب کرنا' کنگھی کرنا' کاٹنا اچھی صورت میں پیدا کرنا' بری صورت میں پیدا کرنا' مارنا' جماع کرنا' تھکا دینا' دبلا کر دینا' خوب چلنا-

مَسْحٌ اور مِسَاحَةٌ- ماپنا-

مَسْحٌ اور تَمْسَاحٌ- جھوٹ بولنا-

مَسَحٌ- گھٹنوں کے اندر کی جانب چھل جانا-

تَمْسِیْحٌ- ہاتھ پھیرنا' اثر دور کرنا' پرفریب باتیں کرنا' تھکانا' دبلا کر دینا-

تَمَسُّحٌ کے بھی یہی معنی ہیں اور غسل کرنا' برکت لینا' قلاش ہونا-

تَمَاسُحٌ- دوستی کرنا' بیعت کرنا-

مَسِیْحٌ- کا لفظ حضرت عیسیٰؑ کے لئے بھی آیا ہے کیونکہ آپ جس بیمار پر ہاتھ پھیر دیتے وہ اچھا ہو جاتا یا آپ کا پاؤں ہموار تھا یعنی تلوہ نہ تھا- یا آپ ماں کے پیٹ سے تیل ملے پیدا ہوئے تھے یا آپ زمین کو طے کیا کرتے تھے- بعض نے کہا مسیح کے معنی دوست' بعض نے کہا عبرانی زبان میں ان کا نام مسیح تھا- عربی میں مسیح کہنے لگے اور دجال ملعون کو بھی مسیح کہتے ہیں کیونکہ اس کی ایک آنکھ غائب ہوگی- ایک طرف کا چہرہ ممسوح ہوگا یا اس لئے کہ وہ ساری زمین کی سیر کرے گا- بعض نے کہا دجال کے لئے مِسِّیْحٌ کا لفظ ہے یعنی بدشکل بدصورت مَسِیْحُ الْقَدَمَیْنِ- ہموار سپاٹ تلوے والے (چکنے نرم جن میں پھٹن اور شگاف نہ ہو)-

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ مَمْسُوْحَ الْاِلْیَتَیْنِ- اگر بچہ دبلے سرین والا پیدا ہو (جس کا سرین ہڈی سے مل گیا ہو)-

اَمْسَحُ- جو مرد ایسا ہو کہ اس کے سرین دبلے ہوں' (ہڈی سے مل گئے ہوں)-

مَسْحَاءُ- جو عورت ایسی ہو کہ اس کے سرین دبلے ہوں-

تَمَسَّحُوْا بِالْاَرْضِ فَاِنَّهَا بِکُمْ بَرَّةٌ- مٹی سے مسح کرو (یعنی تیمم میں) وہ تمہاری محسن ہے (تم اسی سے پیدا ہوئے اسی کی بدولت کھاتے پیتے ہو- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ نماز میں سجدہ زمین پر کرو تا کہ پیشانی پر مٹی لگے- اس صورت میں یہ حکم استحبابا ہوگا نہ کہ وجوبا)-

اِنَّهٗ تَمَسَّحَ وَصَلّٰی- آنحضرتؐ نے وضو کیا اور نماز پڑھی-

لَمَّا مَسَحْنَا الْبَیْتَ اَحْلَلْنَا- جب ہم نے خانۂ کعبہ کا طواف کیا تو حلال ہو گئے (احرام کھل گیا)-

فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلٰی اَرْجُلِنَا- ہم اپنے پاؤں پر مسح کرنے لگے (یعنی خفیف دھونے لگے)-

یَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهٖ- اپنے چہرے سے نیند کا نشان پونچھ رہے تھے (یعنی آنکھوں پلکوں وغیرہ کو صاف کر رہے تھے)-

یَمْسَحُ عَلٰی عِمَامَتِهٖ- آنحضرتؐ اپنے عمامہ پر مسح کر لیتے (یعنی وضو میں سر نہ کھولتے' عمامہ پر ہر طرح مسح درست ہے

خواہ پیشانی پر مسح کر کے عمامہ پر پورا کرے یا سارا مسح عمامہ پر کرے، سر کو ہاتھ بھی نہ لگے- اہل حدیث کا یہی قول ہے- حنفیہ کہتے ہیں پیشانی پر مسح کر کے عمامہ پر پورا کر لے)-

فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ وَعَلٰى عِمَامَتِهٖ- آنحضرتؐ نے پیشانی اور عمامہ پر مسح کیا (ابوحنیفہ اور امام مالک نے عمامہ پر مسح کرنا جائز نہیں رکھا اور سفیان ثوری اور امام احمد اور داؤد ظاہریؒ رحمہم اللہ نے صرف عمامہ پر مسح کر لینا جائز رکھا ہے گو سر کے کسی حصے پر ہاتھ نہ لگے اہل حدیث کا بھی یہی قول ہے)-

حَتّٰى اَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهٖ وَ يَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلَامَ وَقَالَ كُنْتُ عَلٰى غَيْرِ طُهْرٍ- آنحضرتؐ کو ایک شخص نے سلام کیا (آپ نے جواب نہ دیا) ایک دیوار کی طرف گئے اور (ہاتھ مار کر) منہ اور دونوں ہاتھوں پر مسح کیا پھر اس کے سلام کا جواب دیا- فرمایا میں بے وضو تھا (اور ایسی حالت میں اللہ کا ذکر مناسب نہ سمجھا' کیونکہ سلام اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے- علماء نے کہا ہے یہ حدیث منسوخ ہے دوسری حدیث سے کہ آنحضرتؐ ہر حال میں اور ہر وقت میں اللہ کی یاد کرتے اور شاید وہاں پانی نہ ہوگا- اس لئے آپ نے تیمّم کر لیا- کیونکہ تیمّم اسی وقت جائز ہے جب پانی نہ پائے- خواہ فرض پڑھنے کی ضرورت ہو یا نفل کی)-

وَنَفَخَ فِيْهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ وَكَفَّيْهِ- آنحضرتؐ نے تیمّم کے لئے مٹی پر دونوں ہاتھ مارے پھر ان کو پھونکا (تا کہ زائد گرد و غبار اڑ جائے) اس کے بعد ان ہاتھوں کو اپنے منہ اور دونوں پہونچوں پر پھیرا (بس یہی صحیح اور قوی روایت ہے اور دو بار ہاتھ مارنے کی اور کہنیوں تک مسح کرنے کی روایتیں کمزور ہیں- امام احمدؒ اور اہل حدیث کا عمل اسی روایت پر ہے)-

يَكْفِيْكَ الْوَجْهُ وَالْكَفَّانِ- تجھ کو منہ اور دونوں پہونچوں پر مسح کرنا کافی تھا (زمین پر لوٹنے کی ضرورت نہ تھی)-

ثُمَّ مَسَحَ وَجْهِيْ وَبَطْنِيْ- پھر میرے منہ اور پیٹ پر ہاتھ پھیرا (شفقت سے بیمار کو تسلی دینے کے لئے)-

وَلَا يَمْسَحُ بِالْمِنْدِيْلِ حَتّٰى يَعْلَقَ- تولیہ سے ہاتھ نہیں صاف کرتے تھے جب تک (انگلیاں) چاٹ نہ لیتے-

ثُمَّ مَسَحَ ظَهْرَهٗ فَاسْتَخْرَجَ ذُرِّيَّةً- پھر اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ کی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا ان کی اولاد نکالی (بعضوں نے اس حدیث کی تاویل کی ہے کہ فرشتہ نے اللہ کے حکم سے ہاتھ پھیرا تو گویا اللہ نے ہاتھ پھیرا)-

يَمْسَحُ مَنَاكِبَنَا- آنحضرتؐ صف میں ہمارے مونڈھوں پر ہاتھ پھیرتے (صف برابر کرنے کے لئے)-

كَانَ اِذَا دَعَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ مَسَحَ وَجْهَهٗ- آنحضرتؐ جب دعا میں دونوں ہاتھ اٹھاتے تو دعا کے بعد ان کو منہ پر پھیر لیتے (اور جس دعا میں ہاتھ نہ اٹھاتے تو منہ پر پھیرتے بھی نہیں)-

اِذَا تَمَسَّحَ اَحَدُكُمْ- جب کوئی تم میں سے استنجا کرے-

لَا يَتَمَسَّحُ بِيَمِيْنِهٖ- تو داہنے ہاتھ سے استنجا نہ کرے-

لَوْ كُنْتَ مَسَحْتَ عَلَيْهِ بِيَدِكَ اَجْزَاكَ- اگر تو غسل میں جہاں سوکھا رہ گیا تھا وہاں ہاتھ پھیر دیتا تو تجھ کو کافی ہو جاتا (مکرر غسل کی حاجت نہ پڑتی مگر اب چونکہ دیر ہو گئی ہے اس کو دوبارہ غسل کرنا چاہئے)-

فَرَشَّ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى وَفِيْهَا النَّعْلُ ثُمَّ مَسَحَهَا بِيَدَيْهِ- آنحضرتؐ نے داہنے پاؤں پر پانی چھڑکا اس میں جوتی تھی- آپ نے دونوں ہاتھوں سے اس پر مسح کر لیا (اس حدیث سے انھوں نے دلیل لی ہے جو وضو میں پاؤں کا مسح کافی جانتے ہیں- جمہور کہتے ہیں کہ یہ حدیث ضعیف ہے اگر صحیح بھی ہو تو دوسری صحیح روایتوں کے خلاف ہے اور یہ بھی احتمال ہے کہ آپ نے پاؤں کے اوپر نیچے سب طرف مسح کر لیا ہو تو وہ دھونے کے مثل ہو گیا)-

مَسَحَ اللّٰهُ مَابِكَ- اللہ تعالیٰ نے اس کو دھو ڈالا جو تو نے کیا تھا-

اَغِرْ عَلَيْهِمْ غَارَةً مَّسْحَاءَ- ان پر لوٹ کر مگر ٹھہر نہیں (چلتے چلتے ان کو غارت کر کے آگے بڑھ جا- عرب لوگ کہتے ہیں مَسَحَهُمْ ان پر سے گزرا مگر ٹھہرا نہیں)-

اِنَّ عَلَفَهٗ وَ رَوْثَهٗ وَمَسْحًا عَنْهُ فِيْ مِيْزَانِهٖ- جو شخص

جہاد میں مورچہ کی نگہبانی کرتا ہے (جدھر سے دشمن کے آنے کا احتمال ہو) تو اس کو اپنے گھوڑے کا دانہ گھاس اور اس کی لید اور اس پر ہاتھ پھیرنا (صاف کرنے کے لئے کھریرہ برش) سب اس کی ترازوئے اعمال میں ملیں گے' ہر ایک پر اجر اور ثواب اس کے نامۂ اعمال میں لکھا جائے گا)-

فَطَفِقَ مَسْحًا بِالسُّوْقِ وَالْاَعْنَاقِ- حضرت سلیمان نے ان گھوڑوں کے پاؤں اور گردنیں کاٹنا شروع کر دیں (بعض نے کہا ان کی گردن اور پاؤں پر ہاتھ پھیرا)-

اِذَا كَانَ الْغُلَامُ يَتِيْمًا فَامْسَحُوْا رَاْسَهٗ مِنْ اَعْلَاهُ اِلٰى مُقَدَّمِهٖ وَ اِذَا كَانَ لَهٗ اَبٌ فَامْسَحُوْا مِنْ مُقَدَّمِهٖ اِلٰى قَفَاهُ- جب کوئی لڑکا یتیم ہو تو اس کے سر پر ہاتھ چندیا کی طرف سے سامنے کی طرف پھیرو' اگر اس کا باپ زندہ ہو تو آگے سے ہاتھ پھیرتے ہوئے گدی تک لے جاؤ (ابو موسیٰ نے کہا میں اس حدیث کو نہیں سمجھا)-

مَنْ مَّسَحَ رَاْسَ الْيَتِيْمِ كَانَ لَهٗ بِكُلِّ شَعْرَةٍ حَسَنَةٌ- جو شفقت اور مہربانی سے یتیم بچہ کے سر پر ہاتھ پھیرے اس کو ہر بال کے بدلے جو یتیم کے سر پر ہوگا اور اس کے ہاتھ تلے آئے گا ایک نیکی لکھی جائے گی-

اِمْسَحْ رَاْسَ الْيَتِيْمِ وَاَطْعِمِ الْمِسْكِيْنَ- یتیم کے سر پر ہاتھ پھیر اور محتاج کو کھانا کھلا-

ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ عَلَى الْاَرْضِ- پھر آنحضرتؐ نے غسل میں زمین پر ہاتھ پھیرا (اس کو زمین پر رگڑا تاکہ اس کی بو نکل جائے)-

نَهٰى اَنْ يَّمْسَحَ يَدَهٗ بِثَوْبِ مَنْ لَّمْ يَكْسُهٗ- جس شخص کو تم نے کپڑا نہیں پہنایا اس کے کپڑے سے اپنے ہاتھ نہ پونچھو (بلکہ اپنے رومال یا تولیہ سے پونچھو البتہ اپنا غلام یا خدمت گار جس کو تم ہی نے کپڑا پہننے کے لئے دیا ہو اس کے کپڑے سے پونچھ سکتے ہو)-

يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ عَلَيْهِ مَسْحَةُ مُلْكٍ فَطَلَعَ جَرِيْرُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ- (نہایہ میں ہے يَطْلُعُ عَلَيْكُمْ مِنْ هٰذَا الْفَجِّ مِنْ خَيْرِ ذِيْ يَمَنٍ عَلَيْهِ مَسْحَةُ مُلْكٍ- (آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے فرمایا) دیکھو اس راستے سے ایک شخص جو یمن والوں میں بہتر ہے نمودار ہوگا- اس پر بادشاہی کا نشان ہوگا- پھر اس راستے سے جریر بن عبداللہ بجلی نمودار ہوگئے (جو یمن کے شاہی خاندان میں سے اور وہاں کے بڑے رئیس تھے)-

وَهُوَ يُرَجِّلُ مَسَائِحَ مِنْ شَعْرِهٖ- عمار بن یاسرؓ کے پاس گئے دیکھا تو وہ اپنے گیسوؤں میں کنگھی کر رہے تھے (یا کان اور ابرو کے درمیان)-

وَقَدْ عَلَّقَتْ مِسْحًا عَلٰى بَابِهَا- حضرت فاطمہؓ نے ایک کمبل اپنے دروازے پر لٹکایا تھا-

وَخَرَجُوْا بِمَسَاحِيْهِمْ وَمَكَاتِلِهِمْ- یہودی لوگ اپنے سبل اور ٹوکرے لے کر نکلے تھے-

ثُمَّ مَسَحَ يَدَهٗ بِمِسْحٍ- آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ ایک کمبل سے پونچھا-

اَتَتْهُ مَلَائِكَةُ الْعَذَابِ بِمِسْحٍ- عذاب کے فرشتے ایک کمبل کا ٹکڑا لے کر اس کے پاس آتے ہیں (اس کی جان اس میں لپیٹ کر لے جاتے ہیں)-

يَمْسَحُ وُجُوْهَهُمْ- حضرت عیسیٰؑ ان مصیبت زدہ مسلمانوں کے منہ پر ہاتھ پھیریں گے (جو دجال کے خوف سے چھپے ہوئے ہوں گے ان کو تسلی دیں گے- اب غم نہ کھاؤ میں آن پہنچا دجال سے ابھی نمٹ لیتا ہوں-

فَلَا يَمْسَحُ الْحَصٰى فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ- نمازی اپنے سامنے کنکریوں کو برابر نہ کرے کیونکہ اللہ کی رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے (یہ حدیث تفسیر ہے اس حدیث کی کہ' نماز میں جب کوئی تھوکے تو سامنے نہ تھوکے کیونکہ اللہ اس کے اور قبلہ کے درمیان ہے- یعنی اللہ کی رحمت)-

يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَمْسَحُ الْخُفَّيْنِ قَالَ نَعَمْ قَالَ يَوْمًا قَالَ وَ يَوْمَيْنِ حَتّٰى بَلَغَ سَبْعًا- (ایک صحابی نے عرض کیا) یا رسول اللہ! میں وضو میں موزوں پر مسح کرلوں؟ فرمایا ہاں- اس نے کہا' ایک دن تک؟ فرمایا دو دن تک بھی' یہاں تک کہ سات دن تک پہنچے (امام مالک کا عمل اسی پر ہے کہ مسح خفین میں توقیت نہیں ہے لیکن اکثر احادیث صحیحہ اس پر دلالت کرتی ہیں کہ مقیم

کے لئے مسح کی میعاد ایک دن رات ہے اور مسافر کے لئے تین دن تین راتیں' جمہور کہتے ہیں یہ حدیث ضعیف ہے اور اکثر صحابہؓ کا توقیت پر اتفاق ہے)-

لَمْ يَحُطَّهُمَا حَتّٰى يَمْسَحَ بِهِمَا وَجْهَهٗ- آنحضرتؐ جب دعا کے لئے ہاتھ اٹھاتے تو پھر ان کو نیچے نہ اتارتے جب تک منہ پر نہ پھیر لیتے (تا کہ اللہ کی رحمت منہ تک پہنچ جائے جو تمام اعضاء کا سردار ہے اور وہاں سے سارے بدن میں پھیل جائے)-

اِذَا اشْتَكٰى نَفَثَ عَلٰى نَفْسِهٖ بِالْمُعَوِّذَاتِ وَ مَسَحَ عَنْهُ بِيَدِهٖ- آنحضرتؐ جب بیمار ہوتے تو معوذتین پڑھتے پھر جسم کے کسی حصے پر پھونک مارتے اور ہاتھ سے اس کو (دوسرے اعضاء پر) پھیلاتے-

لَايُجَاوِزُنِىْ ظُلْمُ ظَالِمٍ وَّلَوْ كَفٌّ بِكَفٍّ وَّلَوْ مَسْحَةٌ بِكَفٍّ- مجھ کو ظالم کا ظلم انصاف سے نہیں روکتا اگر تھپڑ ہو تو اس کا بدلہ تھپڑ سے کراتا ہوں اگر صرف ہاتھ منہ پر پھیرا ہو' تب بھی اس کا بدلہ دلاتا ہوں (یعنی چھوٹے چھوٹے جرموں کا بھی انصاف کرتا ہوں ظالم کو سزا دیتا ہوں)-

وَعَلَىَّ نَعْلٌ مَّمْسُوْحَةٌ فَقَالَ هٰذَا حِذَاءُ الْيَهُوْدِ فَانْصَرَفَ مِنْهَا فَاَخَذَ سِكِّيْنًا فَخَصَرَهَا- میں ایک جوتی پہنے ہوئے تھا جو سب طرف سے برابر تھی امام جعفر صادقؒ نے فرمایا یہ تو یہودیوں کی جوتی ہے' تب اٹھا اور ایک چھری لے کر اس کو کاٹ ڈالا (عقب سے کاٹ کر چھوٹا کر دیا بہ شکل ہلال)-

قُمْتُ اَتَمَسَّحُ- میں وضو کے لئے کھڑا ہوا-

تَمَسَّحْ وَصَلِّ- وضو کر اور نماز پڑھ-

اَيَسْجُدُ عَلَى الْمِسْحِ وَالْبِسَاطِ قَالَ لَا- آنحضرتؐ سے پوچھا گیا' کیا کمبل اور فرش پر سجدہ کریں؟ فرمایا نہیں (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے' ان کے نزدیک کھانے اور پہننے کی چیزوں پر سجدہ حرام ہے)-

تِمْسَاحٌ- مگرمچھ-

مَسْخٌ- صورت بدل دینا' غلطی کرنا (کتابت میں) دبلا کر دینا-

اِمْسَاخٌ- تحلیل ہو جانا-

تَمَسُّخٌ- ٹوٹ جانا' کٹ جانا-

مِسْخٌ اور مَمْسُوْخٌ- جس کی صورت بدل گئی ہو-

اَلْجَانُّ مَسْخُ الْجِنِّ كَمَا مُسِخَتِ الْقِرَدَةُ مِنْ بَنِىْ اِسْرَائِيْلَ- باریک پتلے سانپ وہ جن ہیں جن کی صورت مسخ ہو گئی ہے جیسے بندر بنی اسرائیل کو مسخ کر کے بنائے گئے ہیں-

لَايَجُوْزُ اَكْلُ شَىْءٍ مِّنَ الْمَمْسُوْخِ- جو جانور مسخ ہو گئے ہیں ان کا کھانا درست نہیں ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ ممسوخ جانور یہ ہیں- بندر' سور' کتا' ہاتھی' بھیڑیا' چوہا' گوہ' خرگوش' طاؤس' مینڈک کا بچہ یا سیاہ کیڑا' بام مچھلی' کیکڑا' کچھوا' چمگاڈر' عنقا' لومڑی' ریچھ' سیہہ (خار پشت) سانپ- بعض کہتے ہیں' جو جانور مسخ ہوئے تھے وہ تین دن سے زیادہ نہیں جئے' تین دن کے اندر مر گئے اور یہ جانور ان کی صورت پر ہیں مگر یہ وہ لوگ نہیں ہیں جو مسخ ہوئے تھے)-

اِنَّ اُمَّةً مِّنَ الْاُمَمِ مُسِخَتْ وَ اَخْشٰى اَنْ تَكُوْنَ مِنْهَا- ایک امت مسخ ہو گئی تھی اور میں ڈرتا ہوں کہیں گوہ (سوسمار گھوڑ پھوڑ) بھی ان سے نہ ہو (اس لئے اس کا گوشت نہیں کھاتا)-

مَسْدٌ- بٹنا' چلتے چلتے تھک جانا-

تَمْسِيْدٌ- زور سے ہاتھ پھیرنا-

مَسَدٌ- چھال کی رسی یا خوب بٹی ہوئی مضبوط رسی-

حَرَّمْتُ شَجَرَ الْمَدِيْنَةِ اِلَّا مَسَدَ مَحَالَةٍ- میں نے مدینہ کے درخت اکھیڑنا کاٹنا حرام کر دیا- مگر بڑے چرخ کی وسی کے لیے (جو گھاس یا چھال سے بنائی جاتی ہے یا چرخ کی بیچ کی لکڑی کے لئے (جس پر چرخ گھومتا ہے)-

اَذِنَ فِىْ قَطْعِ الْمَسَدِ وَالْقَائِمَتَيْنِ- آنحضرتؐ نے مدینہ میں بیچ کی لکڑی اور آزو بازو کی لکڑیاں جو چرخ میں لگائی جاتی ہیں' ان کے کاٹنے کی اجازت دی (کیونکہ کھیت اور باغات میں پانی دینے کے لئے ان کی ضرورت تھی)-

اِنْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيَمْنَعُ اَنْ يُّقْطَعَ الْمَسَدُ- آنحضرتؐ چرخ کے درمیان کی لکڑی بھی

کاٹنے کی ممانعت کر دیتے (بعض نے کہا مَسَدٌ سے مراد درخت کی چھال ہے یعنی مونجھ کی رسی- اور قرآن میں جو حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ہے اس کے وہی معنی ہیں)-

مَسٌّ یا مَسِیْسٌ مِسِّیْسٰی- چھونا ہاتھ لگانا' بغیر حائل کے آزمانا' لگنا' جماع کرنا' لاچار کرنا-

مَسَّ مَسًّا- دیوانہ ہو گیا-

مُمَاسَّۃٌ اور مِسَاسٌ- چھونا' جماع کرنا-

اِمْسَاسٌ- چھوانا' لتھیڑنا-

تَمَاسٌّ- ایک دوسرے کو چھونا-

مَسٌّ- جنون کو بھی کہتے ہیں' کیونکہ عرب لوگ یہ سمجھتے تھے کہ یہ بیماری جنون کے ہاتھ لگا دینے سے پیدا ہوتی ہے-

مَسِیْسَۃٌ- ایک قسم کا حلوا ہے-

اَلْمَسُّ مَسُّ اَرْنَبٍ- اس کو چھوو تو جیسے خرگوش کو چھوا (اس کا جسم ایسا نرم اور ملائم ہے)-

فَمَسَّہٗ بِعَذَابٍ- اس کو سزا دی-

فَاَتَیْتُہٗ بِھَا فَقَالَ مَسُّوْا مِنْھَا- میں وضو کا برتن آنحضرتؐ کے پاس لایا- آپ نے صحابہؓ سے فرمایا اس میں سے پانی لو وضو شروع کرو-

فَاَصَبْتُ مِنْھَا مَا دُوْنَ اَنْ اَمَسَّھَا- میں نے اس عورت سے سب باتیں کیں (بوس و کنار اور مساس وغیرہ) صرف جماع نہیں کیا-

وَلَمْ یَجِدْ مَسًّا مِّنَ النَّصَبِ- موسیٰؑ کو ذرا بھی تھکن محسوس نہیں ہوئی-

لَوْ رَاَیْتُ الْوُعُوْلَ تَجْرُشُ مَا بَیْنَ لَابَتَیْھَا مَسِسْتُھَا- اگر میں جنگلی بکریوں کو مدینہ کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان بھاگتے ہوئے دیکھوں' تب بھی میں ان کو ہاتھ نہ لگاؤں (نہ چھیڑوں کیونکہ مدینہ آنحضرتؐ کا حرم ہے وہاں کی گھاس اکھیڑنا' درخت کاٹنا' جانور مارنا تک حرام ہے)-

فَلَا یَمَسُّ ذَکَرَہٗ بِیَمِیْنِہٖ- داہنے ہاتھ سے اپنا ذکر نہ تھامے (یعنی استنجا میں اگر ڈھیلا چھوٹا ہو تو بائیں ہاتھ سے ذکر پکڑے اور ڈھیلہ داہنے ہاتھ میں تھامے پھر ذکر کو اس پر پھرائے)-

اَوْ یَمَسُّ مِنْ طِیْبِ نَفْسِہٖ- یا اپنے گھر کی خوشبو لگائے (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ گھر میں خوشبو رکھنا مستحب ہے)-

وَلَا تُمِسُّوْہُ طِیْبًا- (ایک شخص احرام کی حالت میں مر گیا تھا- آنحضرتؐ نے فرمایا) اس کو خوشبو مت لگاؤ- (کیونکہ وہ قیامت کے دن احرام باندھے لبیک کہتا ہوا اٹھے گا)-

مَا مَسِسْتُ حَرِیْرًا- میں نے کوئی ریشمی کپڑا بھی اتنا نرم اور ملائم نہیں چھوا (جیسی آنحضرتؐ کی ہتھیلی تھی)-

لَایَمَسُّہٗ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ- اس سے وہی لوگ فائدہ اٹھائیں گے یا مزہ پائیں گے جن کے دل کفر اور شرک سے پاک ہیں-

فَلَمْ یَمَسَّہٗ- (آنحضرتؐ کو غسل کے بعد تولیہ دیا گیا بدن پونچھنے کو) لیکن آپ نے اس کو ہاتھ نہیں لگایا (اسی حدیث سے بعض نے کہا ہے کہ وضو یا غسل کے بعد بدن نہ پونچھنا بہتر ہے کیونکہ وہ رطوبت ایک عبادت کا اثر ہے اس کا دور کرنا منع ہے جیسے شہید کا خون دھونا اور روزہ دار کے منہ کی بو زائل کرنا- بعض نے کہا پونچھنا بہتر ہے بعض نے کہا دونوں برابر ہیں-

مترجم: کہتا ہے اگر سردی یا کسی بیماری کا ڈر نہ ہو' تب تو نہ پونچھنا بہتر ہے اور اگر یہ ڈر ہو تو پونچھ ڈالنا بہتر ہے)-

تَمَاسُّ الْخِتَانَانِ- مرد کے حشفہ کا عورت کی فرج میں غائب ہو جانا-

مَنْ اَرَادَ اَنْ یُّضَحِّیَ فَلَا یَمَسُّ مِنْ شَعْرِہٖ وَ بَشَرِہٖ- جس شخص کا ارادہ قربانی کرنے کا ہو تو وہ ذی الحجہ کے پہلے دہے میں نہ بال نکلوائے نہ جسم کا کوئی حصہ (ناخن وغیرہ' اکثر علماء نے اسی حدیث سے قربانی سے پہلے بال نکلوانا یا ناخن کترانا حرام رکھا ہے- شافعیؒ نے اس کو مکروہ رکھا ہے اور امام ابوحنیفہؒ نے جائز رکھا ہے)-

مَامِنْ بَنِیْ اٰدَمَ مَوْلُوْدٌ اِلَّا یَمَسُّہُ الشَّیْطَانُ- آدمیوں میں ہر ایک بچہ جو پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو چھوتا ہے (وہ روتا ہے- یہ حدیث تمام لوگوں کے لئے عام ہے- انبیاء' اولیاء اور صالحین سب کو پیدائش کے وقت شیطان چھوتا ہے مگر حدیث کی رو

سے دو شخص مستثنیٰ ہوئے ایک حضرت عیسیٰؑ دوسرے حضرت مریمؑ)

مَسَّ الْحَصٰے فَقَدْ لَغَا - جو شخص نماز میں کنکریاں برابر کرے اس نے ایک لغو حرکت کی (جس سے نماز فاسد تو نہ ہوگی مگر مکروہ ہو جائے گی)-

فَلْيَمِسَّ بَشْرَتَهٗ - اپنے بدن پر لگائے-

مَامَسَّتْ قَدَمَاهُ الْاَرْضَ - آنحضرتؐ جب عرفات سے مزدلفہ کو آئے تو سوار ہو کر آئے آپ کے پاؤں زمین سے نہ لگے-

مَنْ مَّشٰى فِيْ خُفٍّ وَّاحِدٍ اَصَابَهٗ مَسٌّ مِّنَ الشَّيْطَانِ - جو شخص ایک پاؤں میں جوتا پہن کر چلے (دوسرا پاؤں ننگا ہو) تو شیطان سے اس کو تکلیف پہنچے گی-

حَاجَةٌ مَّاسَّةٌ - مہم حاجت-

هَانَ عَلَيْهِ الْمَسِيْسُ - ان کو سب چیزوں میں تصرف کرنا آسان ہو گیا-

اَيَغْتَسِلُ مِنْ غُسْلِ الْمَيِّتِ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَمَنْ اَدْخَلَهُ الْقَبْرَ قَالَ لَا اِنَّمَا مَسَّ الثِّيَابَ - (امام جعفر صادقؒ سے کسی نے پوچھا کیا) جو شخص میت کو غسل دے وہ غسل کرے؟ فرمایا ہاں- پھر اس نے پوچھا جو کوئی اس کو قبر میں اتارے؟ فرمایا اس پر غسل نہیں ہے کیونکہ اس نے (مردے کے جسم کو ہاتھ نہیں لگایا بلکہ) کپڑے (کفن) کو چھوا- (البتہ اگر مردے کے اتارنے میں اس کا بدن چھو جائے تب غسل کرنا واجب ہوگا- لیکن مشہور قول امامیہ کے نزدیک یہ ہے کہ غسل کے بعد مردے کے چھونے سے غسل لازم نہیں آتا اس صورت میں یہ حکم استحباباً ہوگا نہ کہ وجوباً)-

مِسْطَحٌ - خیمہ کا ستون یا اس کی کوئی لکڑی-

مِسْطَحُ بْنُ اَثَاثَةَ - حضرت ابوبکر صدیقؓ کا بھانجہ جو حضرت عائشہؓ کو تہمت لگانے میں شریک ہو گیا تھا' آنحضرتؐ نے اس کو حد قذف لگائی-

كُنْتُ بَيْنَ امْرَاَتَيْنِ فَضَرَبَتْ اِحْدٰهُمَا الْاُخْرٰى بِمِسْطَحٍ - حمل بن مالک نے کہا میں دو عورتوں کے درمیان تھا اتنے میں ایک نے دوسری کو خیمہ کے ستون سے مارا-

مَسْقَاةٌ - پانی پینے کی جگہ' گھاٹ' گھڑونچی-

اَبْلَغْتُ الرَّائِعَ مَسْقَاتَهٗ - (حضرت عثمانؓ نے کہا) میں نے چرانے والے کو اس کے پانی پلانے کے مقام تک پہنچا دیا (مطلب یہ ہے کہ میں نے اپنی رعیت کے ساتھ ہر طرح کی رعایت کی' ان کو کھانا پانی سب دیا کسی کو تکلیف نہیں پہنچائی)-

مَسْكٌ - پکڑنا' لٹک جانا' روک لینا' چنگل مارنا' مٹھی میں لینا-

مَسَاكَةٌ - بہت پانی لینا' بخل' کنجوسی-

تَمْسِيْكٌ بمعنی مَسْكٌ اور مشک کی خوشبو لگانا-

اِمْسَاكٌ - پکڑ لینا' روک لینا' بارش روک لینا' خاموش رہنا' باز رہنا-

تَمَسُّكٌ وَ تَمَاسُكٌ وَ اِسْتِمْسَاكٌ بمعنی مِسْكٌ ہے اور تَمَاسُكٌ - ضبط کرنا-

اِسْتِمْسَاكٌ - باز رہنا' رک جانا' سواری پر جمنا-

بَادِنٌ مُّتَمَاسِكٌ - یہ آنحضرتؐ کی ایک صفت ہے یعنی آپ کے اعضاء باقوت ایک کو ایک تھامے ہوئے تھے یہ نہیں کہ ڈھیلے لٹکتے ہوئے-

لَايُمْسِكُ النَّاسُ عَلَيَّ بِشَيْءٍ فَاِنِّيْ لَا اُحِلُّ اِلَّا مَا اَحَلَّ اللّٰهُ وَلَا اُحَرِّمُ اِلَّا مَا حَرَّمَ اللّٰهُ - لوگوں کو نہیں چاہئے کہ ہر بات میں میری ریجھ کریں (یعنی ان باتوں میں جو اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے پیغمبر کے لئے رکھی ہیں جیسے چار سے زیادہ عورتوں کا درست ہونا وغیرہ) کیونکہ میں اسی چیز کو حلال کرتا ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے حلال کیا ہے اور اسی چیز کو حرام کرتا ہوں جس کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے (مطلب یہ ہے کہ بعض احکام شریعت کے آنحضرتؐ سے مخصوص ہیں ان میں اللہ تعالیٰ نے خاص اپنے پیغمبر کے لئے رخصت رکھی ہے' دوسروں کو آپ کی نظیر لا کر ریجھ نہ کرنا چاہیے)-

مَنْ مَّسَكَ مِنْ هٰذَا الْفَيْءِ بِشَيْءٍ - جو شخص اس مال غنیمت میں سے کوئی چیز روک رکھے گا (یعنی چھپا کر رکھے گا' حاکم اسلام کے پاس داخل نہ کرے گا)-

خُذِيْ فِرْصَةً مُّمَسَّكَةً فَتَطَيَّبِيْ بِهَا - ایک ٹکڑا مشک کا لے کر اس سے پاکی کر (اصل میں فرصہ کہتے ہیں روئی یا بالوں

کے ٹکڑے کو یہاں مراد یہ ہے کہ اس میں کوئی خوشبو لگا کر شرمگاہ کی پاکیزگی کرے۔ زمخشری نے کہا مُمَسَّکَۃٌ کے معنی یہ ہیں کہ پرانا چھتڑا استعمال کرے نئے کپڑے کو کیوں خراب کرے)۔

اِنَّهٗ رَاٰی عَلٰی عَائِشَةَ مَسَكَتَيْنِ مِنْ فِضَّةٍ۔ آنحضرتؐ نے حضرت عائشہ کو چاندی کے دو کنگن پہنے دیکھا۔

فِيْ يَدِ اِبْنَتِهَا مَسَكَتَانِ۔ اس کی بیٹی کے ہاتھ میں دو کنگن تھے۔

رَاَيْتُ النُّعْمَانَ بْنَ الْمُنْذِرِ وَعَلَيْهِ قُرْطَانِ وَ دُمْلَجَانِ وَ مَسَكَتَانِ۔ میں نے نعمان بن منذر کو دیکھا وہ دو بالیاں پہنے تھا اور دو باز وبند اور دو کنگن۔

شَيْءٌ ذَفِيْفٌ يُرْبَطُ بِهِ الْمَسْكُ۔ کچھ تھوڑا سا جس سے کنگن باندھا جائے۔

قَالَ ابْنُ عَوْفٍ وَمَعَهٗ اُمَيَّةُ بْنُ خَلَفٍ فَاَحَاطَ بِنَا الْاَنْصَارُ حَتّٰى تَجْعَلُوْنَا فِيْ مِثْلِ الْمَسَكَةِ۔ عبدالرحمٰن بن عوف نے کہا (یہ جنگ بدر کا قصہ ہے، جب عبدالرحمٰن بن عوف مال غنیمت لوٹ رہے تھے، اتنے میں امیہ بن خلف جو سخت کافر تھا، ان کو ملا اور کہنے لگا، عبدالرحمٰن یہ تم کیا لوٹ رہے ہو؟ میری جان بچاؤ تو تم کو بہت فائدہ ہوگا۔ عبدالرحمٰن نے امیہ کو اپنی پناہ میں لے لیا، لیکن حضرت بلالؓ نے جن کو امیہ نے مکہ میں سخت تکلیفیں دی تھیں، امیہ کو دیکھ کر انصار کو پکارا اور کہا اگر امیہ بچ گیا تو میں نہیں بچتا) امیہ بن خلف عبدالرحمٰن کے ساتھ تھا۔ عبدالرحمٰن کہتے ہیں انصار نے (بلال کا کہنا سن کر) ہم کو گھیر لیا یہاں تک کہ کنگن کی طرح وہ ہمارے گرد ہوگئے (اور عبدالرحمٰن کو بچا کر امیہ کو گھونس کی طرح تلواروں کے ٹھونسے دے کر مار ڈالا)۔

اَيْنَ مَسْكُ حُيَيِّ بْنِ اَخْطَبَ كَانَ فِيْهِ ذَخِيْرَةٌ مِّنْ صَامِتٍ وَّحُلِيٍّ قُوِّمَتْ بِعَشْرَةِ الْاٰفِ دِيْنَارٍ كَانَتْ اَوَّلًا فِيْ مَسْكِ حَمَلٍ ثُمَّ فِيْ مَسْكِ ثَوْرٍ ثُمَّ فِيْ مَسْكِ جَمَلٍ۔ کہاں ہے حیی بن اخطب کی مشک (جو یہودی تھا) اس میں چاندی سونے کا اور زیور کا ایک ذخیرہ تھا جس کی مجموعی قیمت دس ہزار اشرفی تھی۔ یہ سارا مال پہلے ایک بکری کے بچے کی کھال میں رکھا گیا تھا اس کے اوپر سے ایک بیل کی چال اس کے اوپر سے ایک اونٹ کی کھال تھی۔

مَا كَانَ فِرَاشِيْ اِلَّا مَسْكُ كَبْشٍ۔ (حضرت علیؓ فرماتے ہیں) میرا بچھونا ایک مینڈھے کی کھال کا تھا۔

فَغَيَّبُوْا مَسْكًا۔ لوگوں نے ایک مشک غائب کر دی۔ (یعنی وہی کھال جس میں حیی بن اخطب یہودی کا زر و زیور تھا اس کو مَسْكُ الْجَمَلِ کہا کرتے تھے ہر ایک نئی دلہن کے واسطے وہ مانگے پر دیا جاتا تھا)۔

اَمَّا بَنُوْ فُلَانٍ فَحَسَكٌ اَمْرَاسٌ وَمُسَكٌ اَحْمَاسٌ۔ فلاں کے بیٹے تو بڑے بہادر آزمودہ کار اور سخت گیر دلیر ہیں، (مُسَكٌ جمع ہے مُسَكَةٌ کی۔ مُسَکہ اس شخص کو کہتے ہیں کہ جب وہ کسی چیز کا پیچھا کرے تو اس کے ہاتھ سے چھٹ نہ سکے اور اگر کوئی شخص اس سے کہے کہ جنگ کے لئے اترو تو بھاگے نہیں)۔

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمُسْكَانِ۔ آنحضرتؐ نے بیع مسکان سے منع کیا (اس کو بیع عُرْبَان بھی کہتے ہیں، وہ یہ ہے کوئی شخص دوسرے کو کچھ پیسے بیعانہ کے طور پر دے دے اور یہ شرط ٹھہرے کہ اگر آئندہ یہ بیع نہ ہو تو اس پیسے کو بائع ضبط کر لے گا (مشتری کو واپس نہ ملے گا)۔

اِنَّ اَبَا سُفْيَانَ رَجُلٌ مَّسِيْكٌ۔ (ہندہ بنت عتبہ نے آنحضرتؐ سے عرض کیا کہ) میرا خاوند ابوسفیان ایک بخیل آدمی ہے پیسہ روک کے رکھتا ہے (خرچ نہیں کرتا۔ ابوموسیٰ نے کہا یہ مِسِّيْكٌ بروزن سِكِّيْرٌ ہے یعنی پیسے کو بہت روکنے والا)۔

مَسْكٌ۔ ایک مقام کا بھی نام ہے ملک عراق میں جہاں مصعب بن زبیرؓ مارے گئے۔ اور ایک مقام ہے اہواز میں جہاں حجاج اور ابن اشعث میں سخت جنگ ہوئی تھی۔

لَايُمْسِكُ ذَكَرَهٗ اِذَا بَالَ۔ آنحضرتؐ پیشاب کے وقت ذکر کو ہاتھ سے نہیں تھامتے۔

اِنْ اَمْسَكْتَ نَفْسِيْ۔ اگر تو میری جان روک لے (یعنی تو مجھ کو مار ڈالے)۔

فَاسْتَمْسَكَ الدَّمُ۔ خون بند ہوگیا۔

تَمَسَّكَ هٰؤُلَاءِ بِدِيْنِهِمْ۔ ان لوگوں نے دین میں ان کی پیروی کی۔

اَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا - یا اللہ! مال روک رکھنے والے (بخیل) کا مال تباہ کر دے (مراد وہ شخص ہے جو فرض زکوٰۃ نہ دیتا ہو۔نفل صدقہ مراد نہیں ہے)-

اَمْسَكَ عَنْهُ بِذَنْبِهٖ - اس کے گناہ کی سزا سے اس کو بچا دیا-

اِذَا اَمْسَكَ الرَّجُلُ وَقَتَلَهُ الْاٰخَرُ - اگر ایک شخص نے ایک شخص کو پکڑے رکھا اور دوسرے نے آ کر اس کو قتل کر ڈالا (اس صورت میں اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ قاتل پر قصاص واجب ہے اور پکڑ رکھنے والے کو سزا دی جائے گی مگر امام مالکؒ کے نزدیک ان دونوں پر قصاص واجب ہوگا - اب جو قانون عقلی ہندوستان میں جاری ہے وہ بھی امام مالکؒ کے قول کے مطابق ہے)-

اِنَّمَا اَمْسَكَهٗ عَلٰى نَفْسِهٖ - (جب شکاری کتے نے شکار کے جانور میں سے کچھ کھا لیا تو معلوم ہوا) کہ اس نے اس جاندار کو اپنے کھانے کے لئے پکڑا تھا (نہ کہ مالک کے لئے اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے فَكُلُوْا مِمَّا اَمْسَكْنَ عَلَيْكُمْ - تو ایسے جانور کا کھانا درست نہ ہوگا)-

فَدَبَغْنَ مَسْكَهَا - انھوں نے اس کی کھال کی دباغت کر لی-

مَا اِنْ تَمَسَّكْتُمْ بِهِمَا لَنْ تَضِلُّوْا بَعْدِيْ - اگر تم ان دونوں چیزوں کو (یعنی قرآن اور سنت کو) تھامے رہو گے (یعنی قرآن پر عمل کرتے رہو گے اور سنت کی پیروی کرتے رہو گے تو میرے بعد ہرگز گمراہ نہ ہو گے)-

اَلْمِسْكُ اَطْيَبُ الطِّيْبِ - مشک بہت عمدہ خوشبو ہے-

اَمْسِكْ خِلَافَةَ اَبِيْ بَكْرٍ - ابوبکرؓ کی خلافت کی مدت شمار کر لے (یعنی خیال میں رکھتا کہ آگے حساب درست ہو)-

لَخَلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِيْحِ الْمِسْكِ - روزے دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے-

اَلْمَرْاَةُ الْمُحْرِمَةُ تَلْبَسُ الْخَلْخَالَيْنِ وَالْمَسَكَ - جو عورت احرام باندھے ہو وہ پازیب اور کنگن پہن سکتی ہے (کیونکہ احرام میں زیور پہننا منع نہیں ہے)-

لَيْسَ بِهٖ مُسْكَةٌ - اس میں کچھ زور نہیں ہے-

مَسْكَنٌ یا مَسْكَنَةٌ - ذلت اور مفلسی اور محتاجی-

اَللّٰهُمَّ اَحْيِنِيْ مِسْكِيْنًا وَّ اَمِتْنِيْ مِسْكِيْنًا - یا اللہ! دنیا میں بھی تو مجھ کو مسکین رکھ اور مسکینی پر میرا خاتمہ کر (یہ لغت صاحب مجمع البحار نے اس باب میں ذکر کیا ہے حالانکہ اس کا اصلی مقام کتاب السین ہے)-

مَسْوٌ - شوخی کرنا-

تَمْسِيَةٌ - كَيْفَ اَمْسَيْتَ کہنا' یا مَسَّاكَ اللّٰهُ بِالْخَيْرِ کہنا-

اِمْسَاءٌ اور مُمْسًى - شام کرنا-

مَسَاءٌ - شام کا وقت یعنی ظہر سے لے کر مغرب تک (ایوننگ)-

اَمْسَيْنَا وَ اَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ - ہم نے شام کی اور اللہ کے سارے ملک نے-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مَمْسَانَا وَ مَصْبَحَنَا - اللہ کا شکر صبح اور شام-

اَصْحَابُ اَبِي الْخَطَّابِ يُمْسُوْنَ بِالْمَغْرِبِ - ابوالخطاب کے ساتھی مغرب کی نماز میں دیر کرتے ہیں (تارکی تک)-

باب المیم مع الشین

مَشْجٌ - ملا دینا' خلط کرنا-

اَمْشَاجٌ - عورت کے پانی اور خون سے ملا ہوا اور وہ میل کچیل جو ناف میں جمع ہوتا ہے-

ثُمَّ يَكُوْنُ مَشِيْجًا اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً - پھر چالیس راتوں تک وہ نطفہ پانی اور خون میں ملا رہتا ہے (مَشِيْجٌ کی جمع اَمْشَاجٌ ہے)-

اِنَّ اللّٰهَ خَلَقَ النَّاسَ اَمْشَاجًا - اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو مخلوط بنایا (قسم قسم کے طبائع اور امزجہ اور اخلاط اور اخلاق اور عادات رکھتے ہیں)-

مَشْرٌ - ظاہر کرنا (جیسے نَشْرٌ ہے)-

مَشَرٌ - شرارت اور سرکشی کرنا' جماع کے لئے راغب ہونا-

تَمْشِیْرٌ - درخت میں کونپل نکلنا' تقسیم کرنا' جدا کرنا' پہنانا' پھول جانا' گھاس اگانا-

تَمَشُّرٌ بمعنی مَشْرٌ ہے اور تونگری کا نشان دکھائی دینا' سبز ہو جانا' کپڑے پہننا-

مَشْرَةٌ - کپڑا' زمین کا سطح ظاہر (جیسے بَشْرَةٌ ہے)-

وَاَمْشَرَ سَلَمُهَا - اس کے سلم میں (جو ایک درخت ہے) کونپلیں نکل آئیں-

فَاَكَلُو الْخَبَطَ وَهُوَ يَوْمَئِذٍ ذُوْمَشْرٍ - آخر انھوں نے درخت کے پتے کھا لئے جس کی کونپل نکل رہی تھی-

اِذَا اَكَلْتُ اللَّحْمَ وَجَدْتُ فِي نَفْسِيْ تَمْشِيْرًا - جب میں گوشت کھاتا ہوں تو میرے دل میں جماع کی خواہش پیدا ہوتی ہے-

مَشَّرَهٗ - اس کو پہنایا-

مَشٌّ - ملا دینا' خلط کرنا تا کہ گل جائے' پہنچنا' دشمنی کرنا' چوسنا' تھوڑا تھوڑا کر کے سب لے لینا' دودھ تھوڑا دوہنا اور تھوڑا تھن میں چھوڑ دینا-

مَشَشٌ - جانور کے پیر میں موترا نکلنا-

تَمْشِيْشٌ - مغز نکالنا-

تَمَشُّشٌ - کہری ہڈی کھانا' چوسنا-

اِنْمِشَاشٌ - حاصل ہونا-

اِمْتِشَاشٌ - پتھر یا ڈھیلے سے استنجا کرنا' تھن میں سے سارا دودھ دوہ لینا' حاصل کرنا-

جَلِيْلُ الْمُشَاشِ - (یہ آنحضرتؐ کی ایک صفت ہے یعنی) ہڈیوں کے کنارے (جوڑ) بڑے تھے (جیسے کہنیاں' کندھے' گھٹنے)-

مُلِئَ عَمَّارٌ اِيْمَانًا اِلٰى مُشَاشِهٖ - حضرت عمار بن یاسرؓ کی ہڈیوں تک میں ایمان بھرا ہوا ہے-

بِضَرْبٍ كَاِيْزَاعِ الْمُخَاضِ مُشَاشَةً - ایسی مار کے ساتھ جیسے حاملہ اونٹنی اپنا پیشاب گراتی ہے-

مَازِلْتُ اَمُشُّ الْاَدْوِيَةَ - میں برابر دواؤں کو ملاتا رہا-

اَمَشَّ سَلَمُهَا - یعنی مکہ کے سلم میں کونپلیں نکلیں-

شَارِبُ الْخَمْرِ اِذَا شَرِبَ بَقِيَ فِيْ مُشَاشِهٖ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا - شراب پینے والا جب شراب پیتا ہے تو اس کا اثر اس کی نرم ہڈیوں میں چالیس دن تک رہتا ہے-

مِشْمِشٌ - مشہور میوہ ہے یعنی زردآلو جو دمشق میں بکثرت ہوتا ہے (خوبانی)-

مُشَقَّحُ - (ایک سریانی لفظ ہے اس کے معنی ''كَذَا'') یعنی ایسا-

مَشْطٌ - ملانا' خلط کرنا' کنگھی کرنا-

مَشَطٌ - چربی دار ہونا' کام کرتے کرتے سخت ہو جانا یا اس میں کانٹا گھس جانا-

تَمْشِيْطٌ بمعنی مَشْطٌ ہے-

اِمْتِشَاطٌ - مل جانا' کنگھی دار ہونا' کنگھی کرنا-

طُبَّ فِيْ مُشْطٍ وَّ مُشَاطَةٍ - آنحضرتؐ پر جادو کیا گیا ان بالوں میں جو سر سے اور داڑھی سے کنگھی کرنے کے وقت جھڑتے تھے-

مَشَطْنَا - ہم نے ان کے (یعنی آنحضرتؐ کی صاحبزادی کے) بالوں میں کنگھی کر دی (اکثر علماء نے میت کے بالوں میں کنگھی کرنا مستحب رکھا ہے لیکن اہل کوفہ اس کے خلاف ہیں)-

تَمْشُطُهُنَّ - ان کے سر میں کنگھی کرتی تھی-

مِمْشَطٌ - کنگھی-

نَهٰى اَنْ يَمْتَشِطَ كُلَّ يَوْمٍ - آنحضرتؐ نے ہر روز کنگھی کرنے سے منع فرمایا (کیونکہ اس میں ایک طرح کی عیش پسندی ہے- اب دوسری حدیث میں جو ہے کہ آپ سر میں تیل بہت ڈالتے تھے اور داڑھی میں بہت کنگھی کرتے تھے' اسی طرح یہ حدیث کہ کنگھی سفر اور حضر آنحضرتؐ سے جدا نہ ہوتی' اس حدیث کے معارض نہیں ہے کیونکہ یہ دونوں حدیثیں ضعیف ہیں دوسرے یہ کہ ان حدیثوں میں یہ صراحت نہیں ہے کہ آپ ہر روز کنگھی کرتے تھے- اور امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں جو روایت کی

ہے کہ آنحضرتؐ ہر روز دوبار کنگھی کرتے تھے تو یہ حدیث مجھ کو نہیں ملی- اور امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں بہت سی حدیثیں ایسی روایت کی ہیں جن کی کوئی اصل نہیں ہے اب یہ ممانعت عورتوں اور مردوں دونوں کے لئے عام ہے- مگر عورتوں کے حق میں کراہت بہت خفیف ہے کیونکہ ان کو زینت کی ضرورت ہے- میں کہتا ہوں مردوں کے حق میں بھی یہ کراہت تنزیہی ہے نہ کہ تحریمی اور اس سے غرض یہ ہے کہ مرد عورتوں کی طرح رات دن زیب وزینت اور آرائش میں نہ پڑ جائیں)-

كَيْ تَمْتَشِطَ- تا کہ وہ کنگھی کرلے (طیبی نے کہا کنگھی عورتوں کے لئے مطلقاً مستحب ہے اور مردوں کو ایک دن یا دو دن آڑ ناغہ کر کے)-

لَمْ تَكُنْ هٰذِهِ الْمِشْطَةُ فِيْ زَمَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اس قسم کی کنگھی آنحضرتؐ کے زمانہ میں نہ تھی-

مَاشِطَه- مغلانی کنگھی چوٹی کرنے والی عورت-

مَشْعٌ- اچک لے جانا' کمانا' جمع کرنا' چبانا' دوہنا' آہستہ چلنا' پھینکنا' مارنا-

تَمْشِيْعٌ- برتن کا سب کھانا کھا جانا-

تَمَشُّعٌ- نجاست دور کرنا' پتھروں سے استنجا کرنا-

اِمْتِشَاعٌ- اچک لے جانا' سونت لینا' سب دودھ تھن سے دوہ لینا-

اِنَّهٗ نَهٰى اَنْ يَتَمَشَّعَ بِرَوْثٍ اَوْ عَظْمٍ- آنحضرتؐ نے گوبر یا ہڈی سے استنجا کرنے سے منع فرمایا (کیونکہ ہڈی جنوں کی خوراک ہے اور گوبر ان کے جانوروں کی)-

مِشْفَرٌ- اونٹ کا ہونٹ-

اِنَّ اَعْرَابِيًّا قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اِنَّ النُّقْبَةَ قَدْ تَكُوْنُ بِمِشْفَرِ الْبَعِيْرِ فِي الْاِبِلِ الْعَظِيْمَةِ فَتَجْرَبُ كُلُّهَا قَالَ فَمَا اَجْرَبَ الْاَوَّلَ- ایک گنوار نے عرض کیا رسول اللہ کھجلی ایک اونٹ کے ہونٹ میں شروع ہوتی ہے پھر سارے اونٹ خارشتی ہو جاتے ہیں (اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مرض متعدی ہے) آپ نے فرمایا بھلا یہ تو کہو پہلے اونٹ کو کھجلی کہاں سے آئی؟-

مَشَافِرُ الْحَبَشِيِّ- حبشی کے ہونٹ-

مَشْقٌ- جلدی سے مارنا' جلدی سے کھا لینا' جلدی لکھنا' حروف کو لمبا کرنا' کتابت میں تنگی کرنا' لمبا کرنے کے لئے کھینچنا' پھاڑ ڈالنا-

مَشَقٌ- ایک ران دوسری ران سے مل جانا-

مُمَاشَقَةٌ- گالی دینا' شور مچانا' کھینچنا-

اِمْشَاقٌ- مارنا-

تَمَاشُقٌ- کھینچم کھینچ کرنا-

تَمَشُّقٌ- پیٹھ موڑنا-

اِمْتِشَاقٌ- اچک لے جانا' کاٹ لینا' سارا دودھ دوہ لینا-

اِنَّهٗ سُحِرَ فِيْ مُشْطٍ وَّ مُشَاقَةٍ- آنحضرتؐ پر کنگھی اور ان بالوں میں جو کنگھی کرنے میں جھڑتے ہیں جادو کیا گیا-

مُشَاقَة- اس چورے کو بھی کہتے ہیں جو ریشم اور کتان کے صاف کرنے میں جھڑتا ہے-

رَاٰى عَلٰى طَلْحَةَ ثَوْبَيْنِ مَصْبُوْغَيْنِ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ اِنَّمَا هُوَ مِشْقٌ- حضرت عمرؓ نے طلحہ کو دیکھا کہ احرام کی حالت میں دو رنگین کپڑے پہنے ہیں پوچھا یہ تم نے کیا کیا؟ انھوں نے کہا یہ تو گیرو کا رنگا ہوا ہے (تو گیرو یا ملتانی مٹی کا رنگا ہوا کپڑا احرام کی حالت میں پہن سکتا ہے)-

ثَوْبٌ مُّمَشَّقٌ- گیرو میں رنگا ہوا کپڑا-

عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَشَّقَانِ- وہ دو کپڑے گیرو میں رنگے ہوئے پہنے تھے-

كُنَّا نَلْبَسُ الْمُمَشَّقَ فِي الْاَحْرَامِ- (جابرؓ کہتے ہیں) ہم گیرو کا رنگا ہوا کپڑا احرام میں پہنتے تھے-

اَلْقَضِيْبُ الْمَمْشُوْقُ- اچھی سیدھی چھڑی (مجمع البحرین میں ہے کہ مَمْشُوْق آنحضرتؐ کی چھڑی کا نام تھا)-

اِصْبِغْهِ بِمِشْقٍ- گیرو سے رنگ لے (یہ آنحضرتؐ نے ایک حائضہ عورت سے فرمایا)-

مِشْكٰوةٌ- طاق (بعض نے کہا مِشْكٰوة اس لوہے کو کہتے ہیں جس پر قندیل لٹکائی جاتی ہے)-

اِنَّمَا یَخْرُجُ مِنْ مِّشْکٰوۃٍ وَّاحِدَۃٍ- (نجاشی بادشاہ حبش نے قرآن سن کر کہا کہ) قرآن اور انجیل دونوں ایک طاق سے نکلے ہیں (مطلب یہ ہے کہ دونوں اللہ کا کلام معلوم ہوتے ہیں)-

مُشَلَّلٌ- ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان-

مُشْمَعِلٌّ- پھرتیلا' اپنا کام پورا کرنے والا-

کَیْفَ رَاَیْتَ زَبْرًا اَقِطًا وَّ تَمْرًا اَمْ مُشْمَعِلًّا صَقْرًا- (حضرت خدیجہؓ نے کہا) تو نے عبداللہ بن زبیر کو کیسا پایا' پنیر اور کھجور کی طرح نرم یا تیز رو پھرتیلے باز کی طرح-

مِشْوَذٌ- عمامہ-

فَاَمَرَهُمْ اَنْ یَّمْسَحُوْا عَلَی الْمَشَاوِذِ وَالتَّسَاخِیْنَ- آنحضرتؐ نے ان کو حکم دیا کہ عماموں اور موزوں (یا پتابوں) پر مسح کر لیں (یعنی وضو میں)-

مَشْنٌ- کوڑے سے مارنا' چھیل ڈالنا' جماع کرنا' کھرے کپڑے سے پونچھنا' پوست اڑا دینا-

تَمْشِیْنٌ- ناخوشی سے دودھ دینا-

اِمْتِشَانٌ- کاٹنا' اچک لے جانا' سونتنا' تھن کا سارا دودھ دوہ لینا-

مَشَانٌ- ایک مقام ہے بصرے کے پاس جہاں کھجور بہت پیدا ہوتی ہے-

مُشَانٌ اور مِشَانٌ- عمدہ قسم کی تازہ کھجور-

مَشْوٌ یا مَشُوٌّ یا مَشِیٌّ یا مَشَاوٌ- دست لانے والی دوا مسہل' دست آور دوا' جلاب-

اِمْشَاءٌ- دست آنا-

مُمْشِی- پاخانہ-

اِسْتِمْشَاءٌ- جلاب لینا-

خَیْرَ مَا تَدَاوَیْتُمْ بِهِ الْمَشِیُّ- بہتر دوا جو تم کرتے ہو وہ مسہل ہے (یعنی جلاب لینا بڑا عمدہ علاج ہے)-

بِمَا تَسْتَمْشِیْنَ- تم کس چیز کا جلاب لیا کرتی ہو-

مَشْیٌ یا تِمْشَاءٌ- چلنا' گزرنا' جانور بہت ہونا' راہ پانا' اولاد بہت ہونا-

تَمْشِیَۃٌ- بمعنی مَشْیٌ اور چلانا-

مُمَاشَاۃٌ- ساتھ چلنا-

اِمْشَاءٌ- جانور بہت ہونا-

فِیْ رَجُلٍ نَّذَرَ اَنْ یَّحُجَّ مَاشِیًا فَاَعْیٰ قَالَ یَمْشِیْ مَا رَکِبَ وَ یَرْکَبُ مَا مَشٰی- (قاسم بن محمد نے کہا) اگر کوئی شخص منت مانے کہ میں پیدل حج کروں گا' پھر تھک جائے (اور پیدل نہ چل سکے تو وہ ایسا کرے کہ آئندہ سال دوبارہ حج کرے اور جہاں پر سوار ہوا تھا وہاں سے پیدل چلے اور جہاں تک پیدل چلا تھا وہاں تک سوار ہو جائے)-

اِنَّ اِسْمَاعِیْلَ اَتٰی اِسْحَاقَ فَقَالَ لَهٗ اِنَّا لَمْ نَرِثْ مِنْ اَبِیْنَا مَالًا وَقَدْ اَثْرَیْتَ وَ اَمْشَیْتَ فَاَفِئْ عَلَیَّ مِمَّا اَفَاءَ اللّٰهُ عَلَیْكَ فَقَالَ اَلَمْ تَرْضَ اَنِّیْ لَمْ اَسْتَعْبِدْكَ حَتّٰی تَجِیْئَنِیْ تَسْاَلُنِی الْمَالَ- حضرت اسمٰعیلؑ حضرت اسحاقؑ کے پاس آئے اور ان سے کہنے لگے کہ والد کے مال میں سے ہم کو تو کچھ نہیں ملا مگر آپ خوب مال دار ہو گئے ہیں اور آپ کے پاس جانور بھی بہت ہیں تو اللہ تعالٰی نے جو آپ کو عنایت فرمایا ہے اس میں سے کچھ مجھ کو بھی دیجئے حضرت اسحاقؑ نے کہا کیا تم کو یہ بس نہیں ہے (تم اس پر خوش نہیں ہو) کہ میں نے تم کو غلام نہیں بنایا- اب میرے پاس آ کر مال مانگتے ہو (حضرت اسماعیلؑ حضرت ہاجرہ کے پیٹ سے پیدا ہوئے تھے جو لونڈی تھیں اور حضرت اسحاقؑ کی ماں سارہ تھیں جو آزاد بیوی تھیں- اس زمانہ کی رسم کے مطابق جو بیٹا آزاد بیوی کے پیٹ سے ہوتا وہ اپنے باپ کی اولاد کو جو لونڈی کے پیٹ سے ہوتی' غلام اور لونڈی کر لیتا حضرت اسحاقؑ نے اپنا احسان حضرت اسماعیلؑ پر یہ جتایا میں نے تم کو غلام نہیں بنایا' یہی بس کرتا ہے تم الٹے مجھ سے روپیہ مانگنے کو کیوں آئے؟)-

مَوَاشِیْ- (جمع ہے مَاشِیَۃٌ کی) یعنی چار پائے جیسے اونٹ' گائے' بکری' بھیڑ-

یَمْشُوْنَ فِی الشَّعْرِ- بالوں میں چلیں گے یعنی ان کے جوتوں میں بال ہوں گے-

فَاِنَّهٗ یَمْشِیْ یَوْمَئِذٍ وَقَدْ زَحْزَحَ نَفْسَهٗ عَنِ النَّارِ- وہ اس دن چلے گا اور اس نے اپنے آپ کو دوزخ سے ہٹا لیا ہو گا

(ایک روایت میں یُمْسِیْ ہے یعنی وہ شام کرے گا)-

یَعُوْدَانِ مَاشِیَانِ - پیدل چلتے ہوئے لوٹیں گے (عرب لوگ ہر چلنے والے کو مَاشِیْ کہتے ہیں خواہ اس کے پاؤں ہوں یا نہ ہوں)-

اَنِ امْشُوْا - تمہارے جانور بہت ہوں (گویا ان کو دعا دی)-

قَلَّ عَرَبِیٌّ مَشٰی بِھَا - کم ایسا عرب ہوگا جو اس طرح چلا ہوگا (ایک روایت میں مُشَابِھًا ہے- یعنی اس کے مثل کم کوئی عرب ہوگا - ایک روایت میں نَشَأَبِھَا ہے یعنی کم کوئی عرب وہاں بوڑھا ہوا ہوگا)-

اَبْعَدُھُمْ مَمْشًی - جس کا مکان مسجد سے سب سے زیادہ دور ہو-

اَکَانَ یَمْشِیْ اِذَا بَلَغَ الرُّکْنَ - کیا جب رکن یمانی کے پاس پہنچتے تو معمولی چال سے چلتے یعنی رمل نہ کرتے؟

اِنَّمَا کَانَ ابْنُ عُمَرَ یَمْشِیْ بَیْنَھُمَا لِیَکُوْنَ اَیْسَرَ لِلْاِسْتِلَامِ - عبداللہ بن عمر رکن یمانی اور حجر اسود کے درمیان معمولی چال سے چلتے (رمل نہ کرتے) تا کہ حجر اسود کے چومنے میں آسانی ہو (باقی تینوں جانب میں رمل کرتے)-

کَانَ مِشْیَتُھَا - ان کی چال ڈھال-

مَا یَخْفِیْ مِشْیَتُھَا مِنْ مِشْیَتِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ - حضرت فاطمہ زہرا کی وضع چال چلن آنحضرت کی وضع اور چال چلن کی طرح تھا-

مِنْ رَّاکِبٍ وَّمَاشٍ - پیدل تھے اور سوار بھی تھے (اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حج کا سفر دونوں طرح جائز ہے یعنی سوار ہو کر اور پیدل بھی، بعض نے کہا پیدل افضل ہے بعض نے کہا سوار افضل ہے کیونکہ اس میں آنحضرت کی پیروی ہے)-

لَا یَمْشِیْ اَحَدُکُمْ فِیْ نَعْلٍ وَّاحِدَۃٍ - کوئی تم میں سے ایک جوتی میں نہ چلے (یعنی ایک پاؤں میں جوتی ہو ایک پاؤں ننگا ہو- جوتی کے اوپر موزوں کا بھی قیاس کیا ہے)-

مِنَ السُّنَّۃِ اَنْ تَخْرُجَ اِلَی الْعِیْدِ مَاشِیًا - سنت یہ ہے کہ عید گاہ کو پیدل جائے (کیونکہ آنحضرت کسی عید یا جنازے میں سوار نہیں ہوئے)-

لَا تَمْشُوْا بِبَرِیْءٍ اِلٰی ذِیْ سُلْطَانٍ لِیَقْتُلَہٗ - کسی بے گناہ کی چغلی حاکم سے مت کھاؤ اس لئے کہ حاکم اس کو قتل کرے-

یَمْشِیْ لَكَ اِلٰی جَنَازَۃٍ - تیری رضا مندی کے لئے جنازے کے ساتھ جاتا ہے-

خَرَجَ کُلُّ خَطِیْئَۃٍ مَشَتْھَا رِجْلَاہُ - ہر ایک گناہ جو اس نے پاؤں سے چل کر کیا تھا وہ نکل جائے گا-

کَلْبُ الْمَاشِیَۃِ - وہ کتا جو ریوڑ (گلے) کی حفاظت کرتا ہو-

اِذَا اُمْسِکَتِ الزَّکٰوۃُ ھَلَکَتِ الْمَاشِیَۃُ - جب زکوٰۃ نہیں دی جاتی تو جانور ہلاک ہو جاتے ہیں-

مَشٰی بِالنَّمِیْمَۃِ - چغل خوری کی-

بَشِّرِ الْمَشَّائِیْنَ فِی الظُّلَمِ - جو لوگ تاریکی (اندھیرے) میں مسجد کو جاتے ہیں (جماعت سے نماز ادا کرنے کو) ان کو یہ خوش خبری سنا کہ آخرت میں ان کو پوری روشنی ملے گی-

اَلْقَائِمُ فِیْھَا خَیْرٌ مِّنَ الْمَاشِیْ - اس فتنے میں کھڑا رہنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا-

بابُ المیم مع الصّاد

مِصْحَاۃٌ - چاندی کا گلاس یا برتن جس میں پانی پیا جاتا ہے-

دَخَلَتْ اِلَیْہِ اُمُّ حَبِیْبَۃَ وَھُوَ مَحْصُوْرٌ بِمَاءٍ فِیْ اِدَاوَۃٍ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰہِ کَاَنَّ وَجْھَہٗ مِصْحَاۃٌ - ام المومنین ام حبیبہؓ حضرت عثمانؓ کے پاس ایک ڈول پانی کا لے کر گئیں جب ان کو باغیوں نے گھیر رکھا تھا ام حبیبہؓ کہتی ہیں، سبحان اللہ میں نے حضرت عثمانؓ کا منہ دیکھا گویا چاندی کا ایک برتن ہے (آپ بہت خوبصورت اور سفید رنگ تھے)-

مَصْخٌ - صورت بدلنا (جسے مَسْخٌ بھی کہتے ہیں) چھین لینا، لے لینا-

تَمَصُّخٌ اور اِمْتِصَاخٌ - لے لینا-

اِمِّصَاخٌ - جدا ہو جانا-

لَوْ ضَرَبَكَ بِاُمْصُوْخِ عَيْشُوْمَةٍ لَقَتَلَكَ - اگر وہ گھاس کی ایک پتی سے تجھ کو مارے تب بھی تو مر جائے گا-

اُمْصُوْخ - ثمام کی پتی کو کہتے ہیں جو ایک نرم ملائم گھاس ہے-

مَصْرٌ - تین انگلیوں سے دودھ دوہنا یا انگوٹھے اور کلمہ کی انگلی سے-

تَمْصِيْرٌ - کم کرنا' کم کم دینا' شہر بنا لینا'-

تَمَصُّرٌ بمعنی مَصْرٌ - اور شہر ہو جانا' کم ہونا' متفرق ہو جانا-

اِمِّصَارٌ - کٹ جانا-

يَنْزِلُ بَيْنَ مُمَصَّرَتَيْنِ - حضرت عیسیٰ علیہ السلام دو ہلکے زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے آسمان سے اتریں گے-

اَتٰى عَلٰى طَلْحَةَ وَ عَلَيْهِ ثَوْبَانِ مُمَصَّرَانِ - آنحضرتؐ طلحہؓ کے پاس آئے وہ زرد رنگ کے دو کپڑے پہنے ہوئے تھے (میں سمجھتا ہوں صحیح یہ ہے کہ حضرت عمرؓ ان کے پاس آئے)-

لَمَّا فُتِحَ هٰذَانِ الْمِصْرَانِ - جب یہ دونوں شہر فتح ہوئے (یعنی کوفہ اور بصرہ)-

وَلَا يَمْصُرُ لَبَنَهَا فَيَضُرَّ ذٰلِكَ بِوَلَدِهَا - تین انگلیوں سے اس کا دودھ نہ دوہے اس کے بچہ کو نقصان نہ پہنچائے (مطلب یہ ہے کہ سارا دودھ نہ دوہ لے کچھ بچے کے لئے بھی چھوڑ دے- تین انگلیوں سے جب دوہتے ہیں تو سارا دودھ نکل آتا ہے اور تھن میں کچھ باقی نہیں رہتا)-

كَيْفَ تَحْلُبُهَا مَصْرًا اَمْ فَطْرًا - کس طرح اپنی اونٹنی کا دودھ دوہتا ہے تین انگلیوں سے یا دو انگلیوں سے-

مَالَمْ تَمْصُرْ - جب تک تو چوری سے دودھ نہ دوہے-

يُمَصِّرُوْنَ اَمْصَارًا - بڑے بڑے شہر بناتے ہیں-

اِنَّ الرَّجُلَ لَيَتَكَلَّمُ بِالْكَلِمَةِ لَا يَقْطَعُ بِهَا ذَنَبَ عَنْزٍ مَصُوْرٍ لَوْبَلَغَتْ اَمَامَهُ سَفَكَ دَمَهُ - آدمی ایک بات ایسی کرتا ہے کہ اس سے بے دودھ کے بکری کی دم بھی نہیں کٹتی اگر وہ بات کہیں پہنچ جائے تو اس کا خون کر دیتی ہے-

اُخْرِجَ عِظَامُ يُوْسُفَ مِنْ مِّصْرَ - حضرت یوسفؑ کی ہڈیاں مصر میں سے نکالی گئیں (حضرت موسیٰؑ ان کو شام میں لے کر آئے وہاں دفن کیا (مصر مشہور شہر ہے اس کو مصر اس لئے کہتے ہیں کہ مصر بن نوحؑ نے اس کی بنا ڈالی تھی' یا اس وجہ سے کہ وہ خود ایک بڑا شہر ہے)-

مَصٌّ - چوسنا' آہستہ آہستہ پینا یا دم لے کر-

اِمْصَاصٌ - چوسانا-

تَمَصُّصٌ اور اِمْتِصَاصٌ - چوسنا-

اِنَّهٗ مَصَّ مِنْهَا - حضرت عمرؓ نے دنیا سے بہت کم فائدہ اٹھایا-

اِنَّهٗ كَانَ يَاْكُلُ مُصُوْصًا بِخَلِّ خَمْرٍ - حضرت علیؓ سرکہ میں بھگویا ہوا گوشت اس سرکہ کے ساتھ کھاتے جو شراب سے بنایا جاتا-

شَهَادَةٌ مُمْتَحَنًا اِخْلَاصُهَا مُعْتَقَدًا مُّصَاصُهَا - ایسی گواہی جس کا اخلاص جانچا جا چکا ہو اور اس کے کھرے پن کا یقین ہو-

كَانُوْا يَمَصُّوْنَ - وہ چوس لیتے تھے-

اُمْصُصْ بَظَرَ اللَّاتِ - ابے جا' لات کا ٹنہ جا کر چوس-

لَاتُحَرِّمُ الْمَصَّةُ وَلَا الْمَصَّتَانِ - ایک بار یا دو بار دودھ چوسنا رضاعت کی حرمت ثابت نہیں کرتا (جب تک پانچ بار نہ چوسے)-

لَيْسَ لِشِيْعَتِنَا فِيْ دَوْلَةِ الْبَاطِلِ اِلَّا الْقُوْتُ الْمُصَاصُ - ہمارے گروہ کو ظالم حکومت کے زمانہ میں صرف خالص روزی پر قناعت کرنا چاہئے-

مَصِيْصَة - ایک شہر ہے شام میں-

مَصْمَصَةٌ - ہے مثل مَضْمَضَةٌ کے' دونوں میں فرق یہ ہے کہ مَصْمَصَة زبان کی نوک سے ہوتا اور مَضْمَضَة منہ بھر کر-

مِصْرَعٌ - دروازے کا ایک پٹ (کواڑ)-

مَا بَيْنَ الْمِصْرَاعَيْنِ - دونوں پٹوں کے درمیان-

مَصْعٌ - چمکنا' دم ہلانا' مارنا' ہگنا' دوڑنا-

تَمْصِيْعٌ - پوست چھوڑ دینا سوکھنے کے لئے-

مُمَاصَعَةٌ - لڑنا' جنگ کرنا' تلوار سے مارنا-

اِمْصَاعٌ - ہگنا-

تَمَاصُعٌ - ایک دوسرے سے مقابلہ کرنا-

وَالْفِتْنَةُ قَدْ مَصَعَتْهُمْ - فتنہ نے ان کو دبالیا- (یعنی فتنہ کا اثر ان پر غالب ہوگیا)-

تَرَكُوا الْمِصَاعَ - لڑنا جھگڑنا انھوں نے چھوڑ دیا-

اَلْبَرْقُ مَصْعُ مَلَكٍ يَسُوْقُ السَّحَابَ - بجلی کیا ہے؟ ایک فرشتہ کی مار ہے جو ابر کو چلاتا ہے-

اِذَا مَصَعَتْ بِذَنَبِهَا - جب اپنی دم ہلائے-

فَمَصَعَتْهُ بِظُفُرِهَا - ناخن سے اس کو چھیل ڈالا-

اِذَا شَكَكْتَ فِيْ حَيٰوتِهَا وَرَأَيْتَهَا تُطْرِفُ عَيْنَهَا اَوْ تُحَرِّكُ اُذُنَيْهَا اَوْ تَمْصَعُ بِذَنَبِهَا فَاذْبَحْهَا - جب جانور کی زندگی میں شک ہو پھر تو دیکھے کہ وہ اپنی آنکھ ہلاتا ہے یا کان ہلاتا ہے یا دم ہلاتا ہے تو اس کو ذبح کر ڈال (کیونکہ وہ زندہ ہے اس کا گوشت حلال ہوگا)-

مَضْمَضَةٌ - زبان کی نوک سے کلی کرنا-

اَلْقَتْلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ مُمَصْمِصَةٌ - اللہ کی راہ میں مارا جانا گناہوں سے پاک کرنے والا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں مَصْمَصَ اِنَاءَهٗ - جب برتن میں پانی ڈال کر اس کو ہلائے تاکہ پاکیزہ اور صاف ہوجائے)-

كُنَّا نَتَوَضَّأُ مِمَّا غَيَّرَتِ النَّارُ وَ نُمَصْمِصُ مِنَ اللَّبَنِ وَلَا نُمَصْمِصُ مِنَ التَّمْرِ - ہم کو یہ حکم دیا گیا کہ دودھ پی کر کلی کر ڈالیں اس وقت نماز پڑھیں لیکن کھجور کھا کر کلی ضروری نہیں-

بابُ المیم مع الضّاد

مَضْحٌ - عیب کرنا' دفع کرنا' پھیل جانا-

مَضْخٌ - لتھیڑنا-

مَضَخَ رَاْسَهٗ بِالطِّيْبِ - اپنے سر پر خوشبو لتھیڑ لی-

مَضَرٌ یا مَضَرٌ یا مُضُوْرٌ - کھٹا ہو جانا' سفید ہو جانا-

تَمْضِيْرٌ - قبیلہ مضر کی طرف نسبت دینا' ہلاک کرنا-

مُضَرُ بْنُ نَزَارٍ - مشہور قبیلہ کا دادا ہے-

سَاَلَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَالِيْ مِنْ وَّلَدِيْ قَالَ مَا قَدَّمْتَ مِنْهُمْ قَالَ فَمَنْ خَلَّفْتُ بَعْدِيْ قَالَ لَكَ مِنْهُمْ مَا لِمُضَرَ مِنْ وَّلَدِهٖ - ایک شخص نے آنحضرتؐ سے پوچھا' مجھ کو میری اولاد سے کیا فائدہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا- جس اولاد کو تو نے آگے بھیجا (تیرے سامنے مر گئے تو نے صبر کیا) وہ کہنے لگا اور جو اولاد میں اپنے بعد چھوڑوں؟ آپ نے فرمایا ان سے تو تجھ کو اتنا ہی فائدہ ہوگا جتنا مضر کو اس کی اولاد سے ہے (مضر چونکہ مر گیا اب جو اولاد اس کی اس کے بعد مرے گی اس میں مضر کو کچھ ثواب نہیں ملے گا)-

يُقَاتِلُ مَعَهَا مُضَرُ مَضَّرهَا اللّٰهُ فِي النَّارِ - (حذیفہؓ نے حضرت عائشہؓ کا حال سن کر کہ وہ لڑنے کے لئے نکلی ہیں کہا) ان کے ساتھ ہو کر مضر قبیلے کے لوگ لڑیں گے' اللہ تعالیٰ ان کو دوزخ میں جھونک دے' تباہ کرے (زمخشری نے کہا تَمْضِيْرٌ کے معنی جمع کرنا جیسے جَنَّدَ الْجُنُوْدَ- بعض نے کہا مَضَّرَهَا کے معنی ہلاک کرے- عرب لوگ کہتے ہیں ذَهَبَ دَمُهٗ خَضِرًا مَضِرًا اس کا خون بے کار گیا لغو ہوگیا (کچھ بدلہ نہیں ملا) مجمع البحرین میں ہے کہ ربیعہ اور مضر دونوں بھائی تھے- مضر کو ترکہ میں سونا ملا اور ربیعہ کو گھوڑے اس لئے مضر کو مضر الحمراء کہتے ہیں اور ربیعہ کو ربیعۃ الفرس)-

مَضِيْرَه - ایک کھانا ہے جو دہی سے بنایا جاتا ہے-

اِطْبَخِ اللَّحْمَ بِاللَّبَنِ فَاِنَّهُمَا يَشُدَّانِ الْجِسْمَ قَالَ قُلْتُ هِيَ الْمَضِيْرَةُ قَالَ لَا - گوشت کو دودھ میں پکاؤ اس سے جسم مضبوط ہوتا ہے' میں نے کہا اس کو مضیرہ کہتے ہیں' فرمایا نہیں (اس سے معلوم ہوا کہ مضیرہ صرف دہی سے بنتا ہے)-

جَاءَنَا بِمَضِيْرَةٍ وَّطَعَامٍ بَعْدَهَا - پہلے مضیرہ لے کر آیا پھر اس کے بعد دوسرا کھانا-

مَضٌّ - چوسنا' جلانا' چبھنا' کھٹکنا-

مَضَضٌ - رنج والم (جیسے مَضِیضٌ اور مَضَاضَۃٌ ہے)-

تَمْضِیضٌ - کھاری پانی پینا-

اِمْضَاضٌ - تکلیف دینا' کھجلانا-

تَمَاضٌّ - لڑنا' جھگڑنا-

کُحْلٌ مَضٌّ - جو سرمہ آنکھوں کو تکلیف دے-

مَضَضٌ - دہی کھٹا' دودھ' مصیبت کا رنج-

وَلَهُمْ كَلْبٌ يَتَمَضَّضُ عَوَاقِيْبَ النَّاسِ - ان کا ایک کتا ہے جو لوگوں کی کونچیں کاٹتا ہے-

خَبَاثِ كُلَّ عِيْدَانِكِ مَضِضْنَا فَوَجَدْنَا عَاقِبَتَهٗ مُرًّا - اری پلید دنیا! میں نے تیری ہر ایک ڈالی چوسی اخیر میں کڑوی ہی نکلی-

وَجَدُوْا مَضَضَ حَرِّ النَّارِ - دوزخ کی گرمی کی تکلیف پائی-

مَضَّهُ الشَّيْءُ مَضًّا - اس نے اس کے دل تک تکلیف پہنچائی-

مَضْمَضَةٌ یا مِضْمَاضٌ یا مَضْمَاضٌ - گول پھرانا' دھونا' ذرا سا سونا' کلی کرنا-

لَاتَذُوْقُوا النَّوْمَ اِلَّا غِرَارًا وَّ مَضْمَضَةً - سوؤ نہیں مگر ذرا سا ایک جھونکا لے لو (مطلب یہ ہے کہ جیسے کلی میں' پانی منہ میں پھرا کر اگل دیتے ہیں اس کو نگلتے نہیں' اسی طرح نیند میں بھی غرق نہ ہو جاؤ ایک ذرا سا جھونکا لے لو' آنکھ ذرا لگ گئی تو بس ہے)-

ثُمَّ تَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ بِمَاءٍ وَّاحِدٍ - ایک ہی پانی سے کلی کی اور ناک میں ڈالا (یعنی ایک چلو لے کر آدھے سے کلی کی' آدھا ناک میں ڈالا یہی ترکیب وضو کی راجح ہے اور ہر ایک کے لئے علیحدہ علیحدہ چلو لینے کی حدیثیں کمزور ہیں)-

اَلْمَضْمَضَةُ لَيْسَتْ مِنَ الْوُضُوْءِ - کلی کرنا وضو کا رکن نہیں ہے (یعنی فرض نہیں ہے- امامیہ اور حنفیہ کا یہی قول ہے لیکن اہل حدیث کے نزدیک فرض ہے)-

اَلْمَضْمَضَةُ وَالْاِسْتِنْشَاقُ سُنَّتَانِ فِي الْوُضُوْءِ وَ فَرْضَانِ فِي الْغُسْلِ - کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا وضو میں سنت ہے لیکن غسل میں فرض ہے- (یہ حدیث صاحب ہدایہ نے ذکر کی ہے جو محض بے اصل ہے اور صاف معلوم ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کا کلام نہیں ہے)-

مَضْغٌ - چبانا-

مُمَاضَغَةٌ - کوشش کرنا-

مُضَاغَه - جو چبانے کے بعد منہ میں رہ جائے-

مُضْغَةٌ - گوشت کا لوتھڑا-

اِنَّ فِي ابْنِ اٰدَمَ مُضْغَةً اِذَا صَلُحَتْ صَلُحَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ وَ اِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهٗ - آدمی کے جسم میں گوشت کا ایک لوتھڑا ہے وہ اگر درست ہو تو سارا جسم درست ہوا' اگر وہ بگڑ گیا تو سارا جسم بگڑ جائے گا (یعنی دل' تو سب سے پہلے ہر آدمی کو اصلاح قلب کی ضرورت ہے)-

اِنَّا لَا نَتَعَاقَلُ الْمُضَغَ بَيْنَنَا - ہم خفیف جسموں کی دیت نہیں دلا سکتے (جن سے ذرا سا گوشت کٹ جائے یا کھال چھل جائے)-

اَكَلَ حَشَفَةً مِّنْ تَمَرَاتٍ وَقَالَ فَكَانَتْ اَعْجَبَهُنَّ اِلَيَّ لِاَنَّهَا شَدَّتْ فِيْ مَضَاغِيْ - ابو ہریرہؓ نے ایک خراب کھجور (جو سخت ہوتی ہے) دوسری کھجوروں میں کھائی اور کہنے لگے یہ خراب کھجور مجھ کو بہت پسند آئی کیونکہ اس نے میرے چبانے کی قوت کا مقابلہ کیا (برخلاف نرم کھجوروں کے وہ حلوائے بے دودھ کی طرح چپ گئیں)-

مَا ضِغَانِ - جبڑوں کے دونوں جانب جو ملے ہوئے ہیں-

مُضِيٌّ یا مُضُوٌّ - چلے جانا' گزر جانا' نافذ ہونا' ہمیشہ کرنا' نافذ کرنا' اجازت دینا' کاٹنا-

اِمْضَاءٌ - نافذ کرنا' اجازت دینا' دستخط کر دینا-

تَمَضِّيْ - نافذ کرنا' جائز ہونا-

لَيْسَ لَكَ مِنْ مَّالِكَ اِلَّا مَا تَصَدَّقْتَ فَاَمْضَيْتَ - تیرا مال (حقیقت میں) وہی ہے جو تو نے خیرات کرنا چاہا پھر اس کو نافذ کر دیا (یعنی دے ڈالا اس میں لیت ولعل نہیں کیا)-

اَمْضِ لِاَصْحَابِيْ هِجْرَتَهُمْ - یا اللہ! میرے اصحاب کی

ہجرت پوری کردے (مدینہ منورہ میں رہ جائیں' پھر مکہ کو نہ چلے جائیں)۔

اَلْجِهَادُ مَاضٍ - الحدیث' جہاد جب سے اللہ تعالےٰ نے مجھ کو بھیجا قیامت تک قائم رہے گا۔

اِلٰی اَنْ یُّقَاتِلَ اٰخِرُ اُمَّتِی الدَّجَّالَ - یہاں تک کہ میری امت کے آخری لوگ دجال ملعون سے لڑیں گے (اس پر جہاد کریں گے)۔

اِذَا بَعَثْتُ رَجُلًا فَلَمْ یُمْضِ اَمْرِیْ - جب میں کسی شخص کو ایک کام کے لئے بھیجوں اور وہ میرے حکم پر نہ چلے (نافرمانی کرے) اس کو معزول کر دو۔

مَاضِیْ - سے مراد امام علی ہادی ہوتے ہیں اور کبھی امام حسن بن علیؑ۔

بابُ المیم مع الطاء

مَطْخٌ - بہت کھانا' چاٹنا' مارنا' آلودہ کرنا۔

مَطَّاخ - احمق' مغرور۔

مَطْرٌ یا مَطَرٌ - مینہ برسنا' پہنچانا' چلے جانا (اس کا مصدر مطور ہے) بھاگ جانا' جلدی چلنا' بھر دینا' پکڑ لینا۔

اِمْطَارٌ - برسنا (بعض نے کہا کہ بھلائی اور رحمت میں مطر کہتے ہیں اور برائی اور عذاب میں اِمْطَارٌ.......... پسینہ پیشانی پر آنا' خاموش رہنا' پانا۔

تَمَطُّرٌ - جلدی سے چلے جانا' جلدی اتر آنا' مینہ میں نکلنا (بارش میں)۔

اِسْتِمْطَارٌ - بارش کی درخواست کرنا' بارش کا محتاج ہونا' خاموش رہنا' بھلائی چاہنا' بارش لگ جانا۔

خَیْرُ نِسَاءِ کُمُ الْعَطِرَةُ الْمَطِرَةُ - بہتر تمہاری عورتوں میں وہ ہے جو خوشبودار نہاتی دھوتی رہے۔ (بعض نے کہا جو مسواک کرتی رہے)۔

تَظَلُّ جِیَادُنَا مُتَمَطِّرَاتٍ یُلَطِّمُهُنَّ بِالْخُمُرِ النِّسَاءُ - ہمارے گھوڑے آگے پیچھے برابر آرہے تھے عورتیں اپنی اوڑھنیوں سے اس کی گرد صاف کر رہی تھیں۔

ثُمَّ اَمْطَرَتْ - پھر پانی برسایا۔

مَا تُمْطِرُ بِالْمَدِیْنَةِ قَطْرَةً - مدینہ میں ایک قطرہ نہیں برساتا تھا (اور اطراف میں زور سے برسا رہا تھا)۔

فَجَعَلَتْ تَمْطُرُ - برسنے لگا۔

تَمَطَّرَ - آنحضرتؐ بارش میں نکل آئے (اور فرمانے لگے کہ وہ اپنے مالک کے پاس سے ابھی تازہ دم آیا ہے)۔

فِی اللَّیْلَةِ الْبَارِدَةِ اَوِ الْمَطِیْرَةِ - ٹھنڈی رات میں یا بارش کی رات میں۔

مَثَلُ اُمَّتِیْ کَمَثَلِ الْمَطَرِ لَایُدْرٰی اَوَّلُهٗ خَیْرٌ اَمْ اٰخِرُهٗ - میری امت کی مثال بارش کی مثال ہے معلوم نہیں پہلا حصہ اچھا ہوتا ہے یا پچھلا حصہ (یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے بعضوں نے اس کو موضوعات میں ذکر کر دیا ہے حالانکہ یہ موضوع نہیں ہے)۔

فَمَطَرَ مَاشَاءَ مِنْ سَمَاءٍ اِلٰی سَمَاءٍ - پھر ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک بارش ہوتی ہے۔

مِمْطَرٌ - باران کوٹ۔

فَدَعَا بِمِمْطَرٍ اَحَدُ وَجْهَیْهِ اَسْوَدُ وَالْاٰخَرُ اَبْیَضُ فَلَبِسَهٗ - پھر ایک باران کوٹ منگوایا جس کا ایک رخ سیاہ تھا اور دوسرا رخ سفید تھا' اس کو پہن لیا۔

قَدْ عَرَفْتُ هٰؤُلَاءِ الْمَمْطُوْرَةَ فَاَقْنُتُ عَلَیْهِمْ فِیْ صَلٰوتِیْ قَالَ نَعَمْ - میں نے ان ممطورہ لوگوں کو پہچان لیا۔ کیا میں ان پر بددعا کروں نماز میں امام رضا نے فرمایا ہاں (ممطورہ سے وہ لوگ مراد ہیں جو امامت کو موسیٰ کاظم پر ٹھہرا دیتے ہیں' ان کے بعد امام رضا کو نہیں جانتے امام رضا علیہ السلام نے فرمایا یہ لوگ حیران رہ کر جئیں گے اور زندیق ہو کر مریں گے)۔

مَطْرَانَ عَلْیَاءِ الْغُوْطَةِ الدَّمَشْقِ اَرْشَدَنِیْ اِلَیْكَ - مطران نے جو غوطہ دمشق کے بلند حصے میں رہتا ہے مجھے آپ کو بتلایا (غوطہ دمشق میں ایک سرسبز مقام کا نام ہے اور مطران ایک نصرانی پادری تھا)۔

مَطْلٌ - لمبا کرنا' دراز کرنا' کھینچنا' مارنا' گلانا' قرض کی ادائی میں دیر لگانا۔

اِمْتِطَالٌ بمعنی مَطْلٌ ہے۔

مَطْلُ الْغَنِيِّ ظُلْمٌ - جو شخص مال دار ہو کر قرض ادا کرنے میں دیر کرے وہ ظالم ہے (حاکم اس کو قید کر سکتا ہے سزا دے سکتا ہے)۔

مُطُلٌ - (مطول کی جمع ہے) یعنی قرض کی ادائی میں دیر لگانے والا۔

مَطٌّ - کھینچنا، تکبر کرنا۔

تَمْطِيْطٌ (بمعنی مَطٌّ ہے۔ اور گالی دینا۔

تَمَطُّطٌ - دراز ہونا۔

مَطِيْطَاءُ اور مُطَيْطَاءُ اور مُطَيْطٰى - ناز اور تبختر، اترانا۔

ذَكَرَ الطِّلَاءَ فَاَدْخَلَ فِيْهِ اِصْبَعَهٗ ثُمَّ رَفَعَهَا فَتَبِعَهَا يَتَمَطَّطُ - حضرت عمرؓ نے طلا کا ذکر کیا (جو ایک قسم کی شراب ہے) پھر اس میں اپنی انگلی ڈالی پھر انگلی اٹھائی تو وہ انگلی میں لگ گئی اس کا تار لمبا ہو رہا تھا (مطلب یہ ہے کہ طلاء کا استعمال اس وقت درست ہے جب وہ پک پک کر اتنا گاڑھا ہو جائے کہ تار اٹھنے لگے اور انگلی ڈالو تو انگلی میں چپک کر دور تک لمبی آ جائے (جیسے گاڑھا قوام شکر کا یا شہد کا ہوتا ہے)۔

وَلَا تَمُطُّوْا بِاٰمِيْن - آمین کو بہت لمبا مت کرو۔

اِنَّا نَاْكُلُ الْخَطَايِطَ وَنَرِدُ الْمَطَايِطَ - ہم ان زمینوں میں کھاتے ہیں جہاں پانی نہیں برستا اور ان پانیوں کو پیتے ہیں جن میں مٹی ملی ہوتی ہے (مَطَايِط جمع ہے مَطِيْطَة کی، بعضوں نے کہا مَطِيْطه وہ بچا ہوا گدلا پانی ہے جو حوض کے تلے رہ جاتا ہے۔)

اِذَا مَشَتْ اُمَّتِي الْمُطَيْطَاءَ وَ خَدَمَتْهُمْ اَبْنَاءُ فَارِسَ سُلِّطَتْ شِرَارُهُمْ عَلٰى خِيَارِهِمْ - جب میری امت کے لوگ اکڑاتے ہوئے چلیں گے اور ایران کے لوگ ان کے خادم بنیں گے تو جو لوگ میری امت میں برے ہیں وہ ان پر حکومت کریں گے جو اچھے ہیں (یعنی بدکار لوگ حاکم اور نیک لوگ ان کی رعایا ہوں گے)۔

فَقُمْتُ وَتَمَطَّيْتُ - پھر میں اٹھا اور انگڑائی لی۔

اِنَّهٗ مَرَّ عَلٰى بِلَالٍ وَقَدْ مُطِّيَ فِي الشَّمْسِ يُعَذَّبُ - حضرت ابوبکر صدیقؓ بلالؓ پر سے گزرے ان کو دھوپ میں لمبا لٹایا گیا تھا اور تکلیف دی جا رہی تھی۔

وَتَرَكْتِ الْمَطِيَّةَ هَارًا - اونٹوں کو کمزور کر کے چھوڑ دیا۔

فَتَمَطَّيْتُ - پھر میں نے انگڑائی لی۔

باب المیم مع الظّاء

مَظٌّ - ملامت کرنا (جیسے مَذًّا ہے)۔

مُمَاظَّةٌ اور مِظَاظٌ - جھگڑا کرنا، ساتھ رہنا۔

اِمْظَاظٌ - سکھانا۔

تَمَاظٌّ - گالی گلوچ کرنا۔

مَظَاظَةٌ - بدخلقی (جیسے فَظَاظَةٌ ہے)۔

مَرَّ بِابْنِهٖ عَبْدِالرَّحْمَانِ وَهُوَ يُمَاظُّ جَارًا لَهٗ فَقَالَ لَهٗ لَا تُمَاظِّ جَارَكَ - حضرت ابوبکر صدیقؓ اپنے بیٹے عبدالرحمٰن پر گزرے وہ اپنے ایک ہمسایے سے لڑ رہے تھے (گالی گلوچ کر رہے تھے) تو ابوبکرؓ نے ان سے کہا اپنے ہمسایہ سے مت جھگڑ۔

وَجَعَلَ رُمَّانَهُمُ الْمَظَّ - ان کا انار مظ تھا (مظ کہتے ہیں خودرو جنگلی انار کو جو خودبخود اگتا ہے)۔

اِيَّاكُمْ وَ مُمَاظَّةَ اَهْلِ الْبَاطِلِ - تم باطل والوں سے جھگڑا مت کرو (ایک بار ان کو حق بات سمجھا دو اگر نہ مانیں تو خاموش ہو رہو ان کے پیچھے مت پڑ جاؤ رات دن ان سے بحث مباحثہ گالی گلوچ مت کرو اور یہ کہہ دو۔ لَنَا اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَكُمْ)۔

تَمَاظَّ الْقَوْمُ - لوگ آپس میں جھگڑنے لگے۔

مَظِنَّةٌ - گمان کی جگہ۔

خَيْرُ النَّاسِ رَجُلٌ يَطْلُبُ الْمَوْتَ مَظَانَّهٗ - بہتر آدمی وہ ہے جو موت کو اس کے مقام میں طلب کرے (یعنی جہاد وغیرہ میں جہاں مرنا ثواب ہے شریک ہو کر موت کا طالب ہے)۔

طَلَبْتُ الدُّنْيَا مَظَانَّ حَلَالِهَا - میں نے دنیا کو ان مقاموں میں ڈھونڈا جہاں میں اس کا ڈھونڈنا حلال سمجھتا تھا (یعنی حلال ذریعوں سے کمائی کی)۔

اِتَّقُوْا ظُنُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى

اَلْسِنَتِهِمْ-مومنوں کے گمان سے بچے رہو اللہ تعالیٰ ان کی زبان پر حق چلاتا ہے (ان کا گمان صحیح نکلتا ہے)-

اَنَا عِنْدَ ظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ- میں اسی طرح پیش آؤں گا جس طرح میرا بندہ میری نسبت گمان رکھے (اگر مرتے وقت میرے رحم وکرم اور بخشش کی توقع رکھے تو رحم وکرم ہی کروں گا گناہوں کو بخش دوں گا)-

اَلْمُؤْمِنُ لَایُمْسِیْ وَلَا یُصْبِحُ اِلَّا وَنَفْسُهٗ ظُنُوْنٌ عِنْدَهٗ-مومن ہر شام وصبح کو اپنے نفس پر تہمت لگاتا ہے (یعنی یہ گمان کرتا ہے کہ میں نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا نہیں کیا اور اس کا قصوروار رہا)-

بابُ المیم مع العین

مَعَ-ایک اسم ہے جس کے معنی ساتھ-

مِعْبَرٌ-کشتی-

مُعْتَاطٌ-وہ بکری جو موٹی ہو کر حاملہ نہ ہو' اسی طرح وہ اونٹنی جو برس دو برس تک حاملہ نہ ہو حالانکہ نر اس پر جفتی کرے-

فَاعْمِدْ اِلٰی عَنَاقٍ مُّعْتَاطٍ- پھر ایک پٹھیا موٹی چن کر لے-

مَعْجٌ-جلدی چلنا' یا سہولت سے گزر جانا' ہلانا' جماع کرنا-

تَمَعُّجٌ-پیچ کھانا' مڑ جانا-

مَعْجٌ-جنگ اور اضطراب-

فَمَعَجَ الْبَحْرُ مَعْجَةً تَفَرَّقَ لَهَا السُّفُنُ-سمندر میں ایسا جوش آیا کہ کشتیاں جدا جدا ہو گئیں-

مَعْدٌ-اچک لے جانا' جلدی سے کھینچ لینا' معدے پر مارنا' نوچنا' بگڑ جانا-

اِمْتِعَادٌ-اچک لے جانا' جلدی سے کھینچ لینا-

تَمَعْدُدٌ- بنی معد کی سی وضع اختیار کرنا' تندرست ہونا' فربہی شروع ہونا-

تَمَعْدَدُوْا وَاخْشَوْشِنُوْا-معد بن عدنان کی سی وضع اختیار کرو (وہ بالکل سخت جفاکش سادہ آدمی تھا) اور کھرے (سخت موٹے) کپڑے پہنو (عورتوں کی طرح باریک اور نرم لباس مت پہنو)-

عَلَیْکُمْ بِاللِّبْسَةِ الْمَعَدِّیَّةِ-تم کو سخت کھردرے کپڑے پہننا چاہئے-

اَلْمِعِدَةُ حَوْضُ الْبَدَنِ-معدہ سارے جسم کا حوض ہے-

مَعْرٌ- نکل جانا' کم ہونا' بال گر جانا-

تَمْعِیْرٌ-محتاج ہونا' توشہ ختم ہو جانا' غصہ سے منہ کی رنگت بدل جانا-

اِمْعَادٌ-کم ہونا محتاج ہونا' چھین لینا-

تَمَعُّرٌ-غصہ سے رنگ بدل جانا' گر جانا-

فَتَعَمَّرَ وَجْهُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- آنحضرت ﷺ کے چہرے کا رنگ بدل گیا (آپ کو غصہ آ گیا)-

اَمْعَرُ-وہ مقام جہاں سرسبزی نہ ہو-

فَاِنَّ وَجْهَهٗ لَمْ یَتَمَعَّرْ- اس کے چہرے کا رنگ نہیں بدلا-

مَا اَمْعَرَ حَاجٌّ قَطُّ-کوئی حاجی محتاج نہیں ہوتا (اللہ اس کو برکت دیتا ہے)-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَبْرَأُ اِلَیْكَ مِنْ مَعَرَّةِ الْجَیْشِ-یا اللہ! میں تیرے سامنے لشکر والوں کے ظلم سے بیزار ہوں (الگ ہوں)-

اَمْعَرُ-وہ شخص جس کے بال کم ہوں-

مَعْزٌ- بھیڑ کو بکری سے جدا کرنا-

مَعَزٌ-سخت ہونا' بھیڑیں بہت ہونا (جیسے اِمْعَازٌ ہے)-

تَمَعُّزٌ- منقبض ہونا' خوب دوڑنا-

اِمْتِعَازٌ-کوشش کرنا-

مَعِزٌ اور مِعْزَةٌ اور مِعَازٌ- بھیڑ جس پر بال بہت ہوتے ہیں-

تَمَعْزَزُوْا وَاخْشَوْشِنُوْا- بھیڑ کی طرح صبر اختیار کرو اور سخت لباس پہنو-

فَاِذَا هُوَ رَاعِیُ مِعْزٰی- دیکھا تو وہ بھیڑوں کا چرواہا تھا-

مَاعِزٌ-ایک مشہور صحابی ہیں جن کو از خود اظہار کرنے پر

آنحضرتؐ نے (زنا کی علت میں) رجم کیا تھا-

مَعْزِیٌّ -بخیل-

مَعَّازٌ -بھیڑ والا' بھیڑوں کا چرانے والا-

مَعْسٌ -خوب زور سے ملنا' جماع کرنا' ذلیل کرنا' برچھے سے مارنا' دودھ-

مَعَّاسٌ -سخت حملہ کرنے والا-

اِنَّهٗ مَرَّ عَلٰی اَسْمَاءَ وَهِیَ تَمْعَسُ اِهَابًا لَهَا -اسماء بنت ابی بکرؓ پر سے گزرے وہ ایک کھال کو رگڑ رہی تھیں (یعنی دباغت کر رہی تھیں)-

مَعَصٌ -پٹھے میں پیچ پڑ جانا' بیماری ہونا-

تَمَعُّصٌ -درد کرنا-

اِنَّ عَمْرَو بْنَ مَعْدِیْ كَرِبَ شَكَا اِلٰی عُمَرَ الْمَعَصَ -عمرو بن معدی کرب نے حضرت عمرؓ سے یہ شکوہ کیا کہ میرے پاؤں کے پٹھے میں پیچ پڑ گیا ہے (موچ آ گئی ہے)-

مَعَضٌ -غصہ ہونا' شاق ہونا-

تَمْعِیْضٌ اور اِمْعَاضٌ -غصہ دلانا' شاق ہونا-

اِمْتِعَاضٌ -غصہ ہونا اور شاق ہونا-

لَمَّا قُتِلَ رُسْتُمُ بِالْقَادِسِيَّةِ بَعَثَ اِلَی النَّاسِ خَالِدَ بْنَ عُرْفُطَةَ وَهُوَ ابْنُ اُخْتِهٖ فَامْتَعَضَ النَّاسُ اِمْتِعَاضًا شَدِیْدًا -جب رستم (ایران کا پہلوان) قادسیہ میں مارا گیا تو لوگوں کی طرف خالد بن عرفطہ کو بھیجا وہ ان کے بھانجے تھے لوگ اس سے بہت غصہ ہوئے' ان کو یہ امر بہت شاق گزرا-

تُسْتَاْمَرُ الْیَتِیْمَةُ فَاِنْ مَّعِضَتْ لَمْ تُنْكَحْ -یتیم لڑکی سے نکاح کے وقت اجازت لی جائے اگر وہ ناخوش ہو تو اس کا نکاح نہ کیا جائے گا-

تَمَعَّضَتِ الْفَرَسُ -گھوڑا بگڑ گیا (ابوموسیٰ نے کہا ایک روایت میں تَمَعَّصَتْ ہے صاد مہملہ سے یعنی اس کے پاؤں کے پٹھے میں پیچ پڑ گیا-ایک روایت میں فَنَهَضَتْ ہے)-

فَامْتَعَضُوْا مِنْهُ -لوگ اس بات سے غصے ہوئے (ایک روایت میں اِمَّعَضُوْا ہے معنی وہی ہیں)-

فَامْتَعَضَ فَخَرَّ مِنْ جَنَاحِ الْمَلَكِ -حضرت ادریس علیہ السلام غصے ہوئے اور فرشتے کے بازو سے گر پڑے-

مَعْطٌ -کھینچنا' سونت لینا' جماع کرنا' پھینک دینا' اکھیڑنا' حق ادا کرنے میں دیر کرنا-

مَعَطٌ -پلید ہونا' بال گر جانا-

تَمَعُّطٌ -گر جانا (جیسے اِنْمِعَاطٌ اور اِمِّعَاطٌ ہے)-

مُمَعَّطٌ -بہت لمبا-

لَوْ اَخَذْتَ ذَاتَ الذَّنْبِ مِنَّا بِذَنْبِهَا قَالَ اِذًا اَدَعُهَا كَاَنَّهَا شَاةٌ مَعْطَاءُ -اگر ہم میں سے جو کوئی گناہ کرے اس کو آپ اس گناہ پر پکڑیں فرمایا تب تو میں اس کو ایسا کر دوں گا گویا بال جھڑی ہوئی بکری ہے-

اِنَّ ابْنَتِیْ تَمَعَّطَ شَعْرُهَا -میری بیٹی کے بال گر گئے ہیں-

اِنَّ ابْنَتِیْ عُرَيِّسٌ وَقَدْ تَمَعَّطَ شَعْرُهَا -میری بیٹی نئی دلہن ہے اور اس کے بال گر گئے ہیں-

لَيْسَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَعَّطِ -آنحضرتؐ بے حد لمبے نہ تھے-

فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ مُتَمَعِّطًا -انھوں نے ان کی طرف توجہ نہ کی تو وہ غصہ ہو کر کھڑے ہو گئے-

اِنَّ فُلَانًا وَتَرَ قَوْسَهٗ ثُمَّ مَعَطَ فِيْهَا -فلاں شخص نے اپنی کمان میں چلہ لگایا پھر دونوں ہاتھوں سے اس کو کھینچا-

مَعَكٌ -رگڑنا یا مٹی سے رگڑنا' جنگ میں غالب آنا' قرض کی ادائی میں دیر کرنا-

مَعَكَةٌ -حماقت-

تَمْعِيْكٌ -لوٹ آنا-

تَمَعُّكٌ -لوٹنا-

مُمَعَّكَةٌ -قرض کی ادائیگی میں دیر لگانا-

مَعِكٌ -جھگڑالو' احمق' قرض کی ادا میں دیر کرنے والا-

فَتَمَعَّكَ فِيْهِ -پھر عمار مٹی میں لوٹے-

اَمَّا اَنَا فَتَمَعَّكْتُ -لیکن میں تو مٹی میں لوٹا-

لَوْ كَانَ الْمَعْكُ رَجُلًا كَانَ رَجُلَ سُوْءٍ -اگر قرض کی ادائی میں دیر کرنا ایک آدمی ہوتا تو برا آدمی ہوتا-

اَلْمَعْكُ طَرَفٌ مِنَ الظُّلْمِ- قرض کی ادائی میں دیر کرنا ظلم کی ایک شاخ ہے-

مَعْمَعَةٌ- جلتی ہوئی چیز کا آواز کرنا' سخت گرمی یا سردی میں چلنا' جلدی سے کوئی کام کرنا' مع کا لفظ بہت کہنا' خوب لڑنا-

مَعَامِع- لڑائیاں' فتنے' بڑے بڑے کام-

مَعْمَعَانٌ- سخت سردی یا سخت گرمی-

لَاتَهْلِكُ اُمَّتِیْ حَتّٰی یَكُوْنَ بَيْنَهَا التَّمَايُلُ وَ التَّمَايُزُ وَ الْمَعَامِعُ- میری امت اس وقت تک تباہ نہیں ہوگی جب تک ان میں ایک طرف جھک جانا (افراط یا تفریط) اور امتیاز وترجیح دینا (سب مسلمانوں کو یکساں نہ سمجھنا) اور لڑائیاں نہ ہوں-

كَانَ يَتَتَبَّعُ الْيَوْمَ الْمَعْمَعَانِیَّ فَيَصُوْمُهٗ- عبداللہ بن عمرؓ سخت گرمی کا دن دیکھتے رہتے' اس دن روزہ رکھتے (تا کہ نفس پر سخت مشقت ہو)-

اِنَّهٗ لَيَظَلُّ فِی الْيَوْمِ الْمَعْمَعَانِیِّ الْبَعِيْدِ مَابَيْنَ الطَّرَفَيْنِ يُرَاوِحُ مَابَيْنَ جَبْهَتِهٖ وَ قَدَمَيْهِ- بڑے سخت گرمی کے دن میں جن کے دونوں کنارے (صبح وشام) دور ہوتے- یعنی لمبے دن میں عبادت کرتے کبھی سجدہ کر کے آرام لیتے کبھی کھڑے ہو کر-

اَلنِّسَاءُ اَرْبَعٌ فَمِنْهُنَّ مَعْمَعٌ لَهَا شَيْئُهَا اَجْمَعُ- عورتیں چار طرح کی ہیں ان میں سے ایک معمعہ ہے (جو اپنا مال سب اپنے اوپر خرچ کرتی ہے (یعنی خاوند کو کچھ نہیں دیتی)-

مَعْنٌ- اقرار کرنا' انکار کرنا' ناشکری کرنا' بہنا' دور تک دوڑ جانا' دور جانا' خوب ڈھونڈنا-

اِمْعَانٌ- خوب غور کرنا' مبالغہ کرنا' انتہا تک پہنچنا' غار کے اخیر میں غائب ہو جانا' بہت مال دار ہونا' مال کم ہونا' پانی خوب ہونا لے جانا' اقرار کرنا' جاری ہونا' جاری کرنا-

تَمَعُّنٌ- خوب سونچنا-

مَاعُوْن- ہر وہ چیز جس سے کام لیا جاتا ہے (جیسے کلہاڑی' بسولہ' دیگچی' برتن' ڈول' رسی' کا شاو غیرہ تمام اشیائے خانگی)-

قَالَ اَنَسٌ لِمُصْعَبِ بْنِ الزُّبَيْرِ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ فِیْ وَصِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَزَلَ عَنْ فِرَاشِهٖ وَقَعَدَ عَلٰی بِسَاطِهٖ وَتَمَعَّنَ عَلَيْهِ وَقَالَ اَمْرُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَی الرَّاْسِ وَالْعَيْنِ- انس بن مالکؓ نے مصعب بن زبیرؓ سے کہا میں تم کو پروردگار کی یاد دلاتا ہوں کہ تم آنحضرتؐ کی وصیت سن لو- یہ کہتے ہی مصعب اپنی مسند سے اتر آئے اور بچھونے پر بیٹھ گئے اور اپنے آپ کو عاجز اور ذلیل بنا دیا اور کہنے لگے آنحضرتؐ کی وصیت میرے سر اور آنکھوں پر ہے (ایک روایت میں تَمَعَّكَ عَلَيْهِ ہے یعنی بچھونے پر لوٹ گئے)-

اَمْعَنْتُمْ فِیْ كَذَا- تم نے اس میں مبالغہ کیا-

اَمْعَنُوْا فِیْ بَلَدِ الْعَدُوِّ- دشمن کے ملک میں دور تک چلے گئے-

اَمْعَنُوْا فِی الطَّلَبِ- طلب میں خوب کوشش کی-

لَاعَجَّلَتْ لَكَانَ زَمْزَمُ عَيْنًا مَّعِيْنًا- اگر حضرت ہاجرہ جلدی نہ کرتیں (اور پانی کے گرد مینڈ نہ باندھ دیتیں) تو زمزم ایک بہتا ہوا چشمہ ہو جاتا-

وَحُسْنُ مُوَاسَاتِهِمْ بِالْمَاعُوْنِ- ماعون میں لوگوں کی اچھی خاطر داری کرنا (مانگنے پر ہر چیز دے دینا)-

مَعَنَ الْمَاءُ يَا اَمْعَنَ- پانی جاری ہو گیا-

بِيْرُ مَعُوْنَةَ- ایک چشمہ ہے سلیم کے ملک میں مکہ اور مدینہ کے درمیان-

بِيْرِ مَغُوْنَةَ- (غین معجمہ ہے) وہ ایک مقام کا نام ہے مدینہ کے قریب-

اَلْمَاعُوْنُ قَرْضٌ يُّقْرِضُهٗ- امام جعفر صادقؒ نے فرمایا ''ماعون'' قرض حسنہ دینا ہے-

وَالْمَعْرُوْفُ يَصْنَعُهٗ- اور مروت اور اچھا سلوک کرنا (یہ بھی ماعون میں داخل ہے)-

وَمَتَاعُ الْبَيْتِ يُعِيْرُهٗ- اور گھر کا سامان مانگے پر دینا-

وَمِنْهُ الزَّكٰوةُ- زکوٰۃ بھی ماعون میں داخل ہے (ایک شخص نے امام صاحب سے عرض کیا' ہمارے کچھ ہمسایے لوگ ہیں جب ہم ان کو کوئی چیز مانگے پر دیتے ہیں تو وہ اس کو بے احتیاطی سے توڑ پھوڑ ڈالتے ہیں کیا اگر ایسے لوگوں کو ہم مانگے پر

نہ دیں تو گناہ گار ہوں گے؟- آپ نے فرمایا ایسے لوگوں کو نہ دینے سے گناہ گار نہ ہوں گے)-

مِعْوَلٌ- پکاس کلند' تبر' کلہاڑا' سبل-

فَاَخَذَ الْمِعْوَلَ فَضَرَبَ بِهِ الصَّخْرَةَ- آنحضرتؐ نے پکاس لی اور اس سے پتھر پر مار لگائی-

مِعیً یامَعْیٌ یامِعاءٌ- آنت-

مَاعِیْ- نرم کھانا-

اَلْمُؤْمِنُ یَاْکُلُ فِیْ مِعیً وَّاحِدٍ وَّالْکَافِرُ یَاْکُلُ فِیْ سَبْعَةِ اَمْعَاءٍ- مومن ایک آنت میں کھاتا ہے اور کافر سات آنتوں میں کھاتا ہے (نہایہ میں ہے کہ یہ بطور تمثیل کے فرمایا- کیونکہ مومن کو دنیا کی رغبت نہیں ہوتی' اور کافر کو دنیا کی حرص ہوتی ہے اور اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ مومن کم خوراک ہوتا ہے اور کافر بہت کھانے والا- بعض نے کہا مومن کو رغبت دلانا مقصود ہے کم کھانے کی کیونکہ بہت کھانے سے دل کی سختی اور شہوت اور خواہش کی کثرت ہوتی ہے- بعض نے کہا اَلْمُؤْمِنُ اَلْکَافِرُ میں لام عہد کا ہے اور ایک خاص شخص مراد ہے جو آنحضرتؐ کے عہد میں مشرف باسلام ہوا تھا- جب وہ کافر تھا تو سات بکریوں کا دودھ پی گیا- پھر جب مسلمان ہوا تو ایک بکری کے دودھ میں سیر ہو گیا- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ مومن صرف ایک کمائی یعنی حلال میں سے کھاتا ہے اور کافر کے لئے سات کمائیاں ہیں ایک حلال اور چھ حرام- جیسے سود خوری' رشوت خوری' جعلسازی' ظلم و تعدی' چوری' خیانت' ڈاکہ اندازی)-

رَاٰی عُثْمَانُ مَنْ یَّقْطَعُ سَمُرَةً فَقَالَ اَلَسْتَ تَرْعٰی مَعْوَتَهَا- حضرت عثمانؓ نے ایک شخص کو دیکھا' جو ببول کا درخت کاٹ رہا تھا- تو کہا کیا تو اس کے پھل اپنے جانوروں کو نہیں چراتا (پھر ایسے کام کے درخت کو کیوں کاٹے ڈالتا ہے)-

مَعٌ- ساتھ' ہمراہ' علاوہ' نیز-

ضَرَبَ الْجِزْیَةَ عَلٰی اَهْلِ الذِّمَّةِ مَعَ ذٰلِكَ اِرْزَاقَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ ضِیَافَتَهُمْ- ذمی کافروں پر جزیہ مقرر کیا اور اس کے علاوہ مسلمانوں کو (جو ان کے سامنے سے گزریں) کھانا کھلانا ان کی ضیافت کرنا-

فَاِنَّ مَعَكُمْ مَنْ لَّا یُفَارِقُكُمْ- تمہارے ساتھ وہ ہیں جو تم سے جدا نہیں ہوتے (یعنی محافظ فرشتے کرام کاتبین)-

فَاَذَّنَ مَعَنَا- اس نے ہمارے ساتھ اذان دی-

مَعَنَا اِدَاوَةٌ- ہمارے ساتھ ایک چھاگل تھی-

اَنَا مَعَهٗ اِذَا ذَکَرَنِیْ- میں بندے کے ساتھ ہوں جب وہ میری یاد کرے (یعنی توفیق اور رحمت سے' یہ تاویل اس لئے ضروری ہے کہ پروردگار کی ذات مقدس تو بالائے عرش ہے اس لئے آیات اور احادیث معیت اور قرب بالاتفاق مؤول ہیں اور معیت علمی اور قدرتی تو سب کے ساتھ ہے تو ذاکر کے ساتھ معیت کے یہی معنی ہوں گے کہ توفیق و رحمت اور اعانت و امداد سے)-

وَهُوَ مَعَكُمْ اَیْنَمَا کُنْتُمْ- وہ تمہارے ساتھ ہے جہاں تم رہو (یعنی علم سے- امام ہمام شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ نے فرمایا کہ یہ آیت اِسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ کے مخالف نہیں ہیں کیونکہ عرب لوگ کہتے ہیں اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ مَعَنَا (سورج اور چاند ہمارے ساتھ ہیں) حالانکہ چاند اور سورج ہم سے بہت دور ہیں- غرض یہ کہ معیت اتصال اور ملاصقت کو مستلزم نہیں ہے اس صورت میں علم کے ساتھ تاویل کرنے کی بھی ضرورت نہیں رہتی)-

بابُ المیم مع الغین

مَغْثٌ- پانی میں ڈال کر ملنا' رگڑنا تاکہ گھل جائے' ہلکی مار لگانا' بے عزتی کرنا' چبانا' ڈبونا' ملانا-

مُمَاغَثَةٌ اور مِغَاثٌ- کھجانا' جھگڑنا-

مَغَاث- ایک درخت ہے-

مَغْثٌ- شر اور قتال کو بھی کہتے ہیں-

فَمَغَثَتْهُمُ الْحُمّٰی- ان کو بخار لگ گیا-

اِنَّ هٰذَا شَرَابٌ قَدْ مُغِثَ وَمُرِثَ- (آنحضرتؐ نے حضرت عباسؓ سے کہا' مجھ کو اپنے سقاوہ میں سے پانی پلاؤ وہ کہنے لگے) یہ پانی لوگوں کے ہاتھ لگنے سے غلیظ ہو گیا ہے-

کُنْتُ اَمْغَثُ لَهُ الزَّبِیْبَ غُدْوَةً فَیَشْرَبُهٗ عَشِیَّةً وَ اَمْغَثُهٗ عَشِیَّةً فَیَشْرَبُهٗ غُدْوَةً- میں حضرت عثمانؓ کے لئے

سوکھے انگور (منقے) صبح کو پانی میں ملتی اور بھگو دیتی، وہ شام کو اس کو پیتے اور شام کو بھگوتی تو صبح کو اسے پیتے۔

مَغْرٌ - چل دینا، جلدی کرنا۔

تَمْغِيْرٌ - اوس بن مغرا کا کوئی شعر سنانا۔

اِمْغَارٌ - سرخ ہونا۔

مَغْرَةٌ - گیرو، سرخ مٹی۔

اَيُّكُمْ ابْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ قَالُوْا هُوَ الْاَمْغَرُ الْمُرْتَفِقُ (ایک شخص نے جو نیا آیا تھا، صحابہؓ سے پوچھا) تم میں عبدالمطلب کے فرزند کون صاحب ہیں؟ لوگوں نے کہا دیکھو وہ سرخ رنگ والے کہنی پر ٹیکا دیئے ہوئے۔ (آنحضرتؐ کا رنگ سفید سرخی آمیز تھا۔ بعض نے کہا اَمْغَرْ سے سفید مراد ہے کیونکہ سفید کو اَحْمَرْ بھی کہتے ہیں)۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُمَيْغِرَ سَبْطًا فَهُوَ لِزَوْجِهَا - اگر یہ عورت سرخ رنگ کا سیدھے بال والا بچہ جنے تب تو وہ اس کے خاوند کا نطفہ ہے۔

فَرَمَوْا بِنِبَالِهِمْ فَخَرَّتْ عَلَيْهِمْ مُتَمَغِّرَةً دَمًا - یاجوج ماجوج اپنے تیر آسمان کی طرف چلائیں گے وہ خون سے سرخ ہو کر ان پر گریں گے (وہ کہیں گے معاذ اللہ ہم نے آسمان کے خداوند کو بھی مار ڈالا)۔

مَغِّرْيَا جَرِيْرُ - جریر کچھ اوس بن مغرا کے شعر سنا۔

ثَوْبَانِ مُمَغَّرَانِ - دو سرخ کپڑے گیرو سے رنگے ہوئے۔

مَغْصٌ - پیٹ میں پیچ ہونا، درد ہونا، بھاری اور گران۔

اِنْمِغَاصٌ - پیٹ میں درد ہونا۔

اِنَّ فُلَانًا وَجَدَ مَغْصًا - فلاں شخص نے اپنے پیٹ میں درد پایا۔

فَسَمِعَ صَوْتَ مَلَكِ الْمَوْتِ فَامْتَغَصَ فَخَرَّ مِنْ جَنَاحِ الْمَلَكِ فَقُبِضَ رُوْحُهٗ - حضرت ادریسؑ نے ملک الموت کی آواز سنی وہ ان پر گراں گزری اور فرشتہ کے بازو پر سے گر پڑے پھر ان کی روح قبض کی گئی۔

فَاَخَذَهُ الْمَغْصُ فِيْ بَطْنِهٖ - اس کو پیٹ کا درد ہو گیا۔

فَرَّجَ اللّٰهُ عَنْهُ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا اَهْوَنُهَا الْمَغْصُ - اللہ تعالیٰ اس پر سے دنیا کی ایک سختی دور کر دے گا۔ کم سے کم پیٹ کا درد ہے (ایک روایت میں اَلْمَعْصُ ہے یعنی شاق امر۔ ایک روایت میں اَلْمَعْصُ ہے یعنی پٹھے میں پیچ پڑ جانا، ایڑیوں میں درد ہونا)۔

مَغْطٌ - کھینچ کر لمبا کرنا، زور سے کھینچنا۔

تَمَغُّطٌ - اپنے دونوں ہاتھ دراز کرنا۔

اِمْتِغَاطٌ اِمِّغَاطٌ - ممتد ہونا، بلند ہونا، سونت لینا۔

لَمْ يَكُنْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالطَّوِيْلِ الْمُمَغَّطِ - آنحضرتؐ بہت لمبے نہیں تھے۔

مِغْفَرٌ - خود۔

دَخَلَ وَعَلٰى رَاْسِهِ الْمِغْفَرُ - آنحضرتؐ مکہ میں داخل ہوئے اس وقت آپ کے سر پر خود تھا (اس کے بعد شاید آپ نے خود اتار کر عمامہ باندھ لیا۔ اس صورت میں یہ حدیث اس کے خلاف نہ ہوگی جس میں یہ مذکور ہے کہ عمامہ باندھے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے تھے)۔

مَغْلٌ - چارے کے ساتھ مٹی کھا لینا پھر پیٹ میں درد ہونا۔

مَغْلٌ اور مَغَالَةٌ - چغلی کھانا۔

مَغَلٌ - بگڑ جانا۔

اِمْغَالٌ - اونٹوں کے پیٹ میں درد ہونا یا بکری کے پیٹ میں کہ جب حاملہ ہو تو اسقاط ہو جائے۔

مُمْغِلٌ - وہ عورت جو ہر سال جنتی ہے اور بچہ کا دودھ چھوٹنے سے پہلے حاملہ ہو جاتی ہے۔

مَغَالَةٌ - خیانت اور دغا بازی۔

بَنُوْ مَغَالَةَ - ایک قبیلہ ہے۔

مُغْلٌ - ایک قول ہے۔ کہتے ہیں کہ وہ مغل بن النجہ خان ترک بن یافث بن نوح کی اولاد میں سے ہے (اس کی جمع مُغُوْل ہے)۔

صَوْمُ شَهْرِ الصَّبْرِ وَثَلٰثَةِ اَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ صَوْمُ الدَّهْرِ وَ يَذْهَبُ بِمَغَلَةِ الصَّدْرِ - رمضان کے پورے روزے رکھنا اور ہر مہینے میں تین روزے رکھنا ہمیشہ روزے رکھنے

کے برابر ہے اور سینے کی خرابی کو دفع کرتا ہے یا سینے کے حسد اور بغض کو دور کرتا ہے۔

باب المیم مع الفاء

مَفْجٌ۔احمق ہونا۔
مَفَاجَةٌ۔احمق (جیسے نَفَاجَةٌ ہے)۔
اَخَذَنِي الشُّرَاةُ فَرَاَيْتُ مُسَاوِرًا قَدِارْبَدَّ وَجْهُهُ ثُمَّ اَوْمَأَ بِالْقَضِيْبِ اِلٰى دُجَاجَةٍ كَانَتْ تَبْخُتِرُ بَيْنَ يَدَيْهِ وَقَالَ تَسَمَّعِيْ يَا دُجَاجَةُ تَعَجَّبِيْ يَا دُجَاجَةُ ضَلَّ عَلِيٌّ وَاهْتَدٰى مَفَاجَةٌ۔ مجھ کو خارجیوں نے پکڑ لیا' پھر میں نے ایک حملہ کرنے والے کو دیکھا ان کا منہ راکھ کی طرح ہو گیا تھا۔ انھوں نے ایک لکڑی لے کر ایک مرغی کی طرف اشارہ کیا جو ان کے سامنے چک رہی تھی اور کہنے لگے' اری مرغی سن! اری مرغی تعجب کر! حضرت علیؓ تو بھٹک گئے اور ایک احمق بے وقوف شخص راہ پا گیا۔

باب المیم مع القاف

مَقْتٌ۔سخت بغض رکھنا۔
مَقَاتَةٌ۔مبغوض ہونا۔
تَمْقِيْتٌ۔(بمعنی مَقْتٌ)۔
لَمْ يُصِبْنَا عَيْبٌ مِّنْ عُيُوْبِ الْجَاهِلِيَّةِ فِي نِكَاحِهَا وَ مَقْتِهَا۔ ہم کو جاہلیت کے عیبوں میں سے کوئی عیب نہیں لگا۔ نکاح میں اور مقت میں (نکاح مقت یہ ہے کہ آدمی اپنے باپ کی بیوی سے نکاح کرے جب باپ اس کو طلاق دے دے یا مر جائے۔ جاہلیت میں یہ نکاح جاری تھا۔ اللہ تعالیٰ نے اسلام میں حرام کر دیا)۔
مَقْتِيٌّ۔وہ شخص جو ایسا نکاح کرے (یعنی نکاح مقت)۔
ثَلٰثٌ فِيْهِنَّ الْمَقْتُ مِنَ اللّٰهِ تَعَالٰى۔ تین باتیں ایسی ہیں کہ جن کو اللہ تعالےٰ نہایت ناپسند کرتا ہے۔
فَمَقَتَ عَرَبَهُمْ وَعَجَمَهُمْ۔عرب اور عجم سب لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے مبغوض رکھا (ناپسند کیا۔ یعنی آنحضرتؐ کی نبوت سے پہلے)۔
اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى يَمْقُتُ عَلٰى ذٰلِكَ۔ اللہ تعالیٰ اس پر غصہ ہوتا ہے (یعنی پاخانہ کرتے وقت باتیں کرنے پر۔ لیکن ضرورت ہو تو جائز ہے)۔
مَقْرٌ۔ لکڑی سے ایسی مار لگانا کہ ہڈی ٹوٹ جائے لیکن کھال سالم رہے۔
مَقْرٌ۔ترش ہونا' یا تلخ ہونا۔
اَكَلْتُ الْمَقِرَ وَ اَطْلَتُ عَلٰى ذٰلِكَ الصَّبْرَ۔ میں نے ایلوا کھایا اور مدت تک اس پر صبر کیا۔
اَمَرُّ مِنَ الصَّبِرِ وَ الْمَقِرِ۔ایلوے سے زیادہ تلخ (عرب لوگ کہتے ہیں اَمْقَرَ الشَّيْءُ یعنی یہ چیز کڑوی ہو گئی)۔
مَقْسٌ۔غوطہ دینا' بھر دینا' توڑ ڈالنا' جاری ہونا۔
مَقْسٌ۔خبیث ہونا' بدمزاج ہونا۔
تَمْقِيْسٌ۔بہت بھانا۔
مُمَاقَسَةٌ۔ایک دوسرے کے ساتھ غوطہ لگانا۔
تَمَقُّسٌ۔ناپاک ہونا' پلید ہونا۔
خَرَجَ عَبْدُالرَّحْمَانِ بْنُ زَيْدٍ وَ عَاصِمُ بْنُ عُمَرَ يَتَمَاقَسَانِ فِي الْبَحْرِ۔ عبدالرحمان بن زید اور عاصم بن عمر دونوں نکلے سمندر میں غوطے لگاتے تھے۔
مَقْطٌ۔توڑ ڈالنا' غصہ دلانا' پچھاڑنا' مارنا۔
تَمْقِيْطٌ۔پچھاڑنا۔
اِمْتِقَاطٌ۔نکالنا۔
قَدِمَ مَكَّةَ فَقَالَ مَنْ يَّعْلَمُ مَوْضِعَ الْمُقَامِ وَكَانَ السَّيْلُ اِحْتَمَلَهُ مِنْ مَّكَانِهٖ فَقَالَ الْمُطَّلِبُ بْنُ اَبِيْ وَدَاعَةَ قَدْ كُنْتُ قَدَّرْتُهُ وَ ذَرَعْتُهُ بِمِقَاطٍ عِنْدِيْ۔ حضرت عمرؓ مکہ میں تشریف لائے اور کہنے لگے مقام ابراہیم کا بھی کسی کو ٹھکانہ معلوم ہے۔ کیونکہ سیل (بہیا) نے اس کو اپنی جگہ سے ہٹا دیا تھا۔ یہ سن کر مطلب بن ابی وداعہ نے کہا۔ میں مقام ابراہیم کو ایک رسی سے ماپ چکا ہوں۔
مِقَاطٌ۔ وہ چھوٹی رسی جو خوب بٹی ہوئی ہو یہاں تک کہ سیدھی کھڑی ہو جائے (اس کی جمع مُقُطٌ ہے جیسے كِتَابٌ

سے کُتُبٌ ہے)۔

فَاَعْرَضَ عَنْهُ فَقَامَ مُتَمَقِّطًا - انھوں نے ان کی طرف توجہ نہ کی تب وہ غصہ ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔

مَقٌّ - چیرنا، مغز چوس لینا اور چھلکا پھینک دینا۔

تَمْقِیْقٌ - پرندے کا اپنے بچہ کے منہ میں کھانا ڈالنا، تنگی کرنا۔

تَمَقُّقٌ - تھوڑا تھوڑا پینا، ضرر کرنا۔

اِمْتِقَاقٌ - سب پی جانا۔

مَنْ اَرَادَ الْمُفَاخَرَةَ بِالْاَوْلَادِ فَعَلَیْهِ بِالْمُقِّ مِنَ النِّسَاءِ - جو شخص فخر کے لائق اولاد پیدا کرنا چاہے تو اس کو لازم ہے کہ لمبی عورتوں سے نکاح کرے (عرب لوگ کہتے ہیں رَجُلٌ اَمَقُّ لمبا مرد - اِمْرَاَةٌ مَقَّاءُ لمبی عورت)۔

مَقْلٌ - دیکھنا، ڈبو دینا، غوطہ کھانا، پانی ڈالنا۔

اِمْتِقَالٌ - بار بار غوطہ لگانا۔

مُقْلٌ - ایک مشہور دوا ہے یعنی کندر۔

مُقْلَةٌ - آنکھ کا کویا۔

اِذَا وَقَعَ الذُّبَابُ فِی الطَّعَامِ فَامْقُلُوْهُ - (ایک روایت میں فِی الشَّرَابِ ہے یعنی) جب مکھی کھانے یا پانی میں پڑ جائے تو اس کو ڈبو دو۔

یَتَمَاقَلَانِ فِی الْبَحْرِ - سمندر میں غوطے لگاتے تھے (ایک روایت میں یَتَمَاقَسَانِ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا ہے)۔

اَرَاَیْتَ الْحَبَّةَ تَکُوْنُ فِیْ مَقْلِ الْبَحْرِ - آپ بتلائیے کہ ایک دانہ سمندر کی تہہ میں ہو۔

لَمْ یَبْقَ مِنْهَا اِلَّا جُرْعَةٌ کَجُرْعَةِ الْمُقْلَةِ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) دنیا میں سے کچھ باقی نہ رہا مگر ایک گھونٹ جیسے مقلہ کا گھونٹ (مقلہ وہ پتھر ہے جس سے سفر میں پانی بانٹتے ہیں۔ اس کا مفرد مقل ہے جو مشہور پھل ہے وہ بہت چھوٹا ہوتا ہے۔ اس میں تھوڑا پانی سماتا ہے، عرب کی عادت ہے کہ جب سفر میں پانی کی قلت ہوتی ہے تو ایک پتھر برتن میں ڈال کر اس سے پانی ماپ کر دیتے ہیں)۔

سُئِلَ عَنْ مَسِّ الْحَصٰی فِی الصَّلٰوةِ فَقَالَ مَرَّةً وَّ تَرْکُهَا خَیْرٌ مِّنْ مِّاَةِ نَاقَةٍ لِمُقْلَةٍ - عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا گیا نماز میں کنکریاں ہٹانا (ہاتھ سے ان کو برابر کرنا) کیسا ہے؟ انھوں نے کہا ایک بار جائز ہے اگر اس کو بھی نہ کرے تو یہ اس کے لئے سو اونٹنیوں سے بہتر ہے جو اس کی آنکھ کے سامنے چنی جائیں (یعنی اپنی پسند سے چنے)۔

خَیْرٌ مِنْ مِّاَةِ نَاقَةٍ کُلُّهَا اَسْوَدُ الْمُقْلَةِ - سو کالی آنکھ والی سانڈنیوں سے بہتر ہے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اَظْهَرَ مِنْ اٰثَارِ سُلْطَانِهٖ وَجَلَالِ کِبْرِیَاءِهٖ مَا حَیَّرَبِهٖ مُقَلَ الْعُقُوْلِ - سب تعریف اس خدا کو ہے جس نے اپنی سلطنت کی نشانیاں اور اپنی عظمت کے آثار ایسے ظاہر کئے جن کو دیکھ کر عقل کی آنکھیں حیران ہوتی ہیں۔

مِقَةٌ - محبت۔

اَلْمِقَةُ مِنَ اللّٰهِ وَالصِّیْتُ مِنَ السَّمَاءِ - محبت اللہ کی طرف سے ہے اور شہرت آسمان سے۔

مَقْوٌ - جلا کرنا، بچانا، زور سے دودھ پینا۔

مَقَوْ تُمُوْهُ مَقْوَ الطَّسْتِ ثُمَّ قَتَلْتُمُوْهُ - (حضرت عائشہؓ کے سامنے حضرت عثمانؓ کا ذکر آیا، انھوں نے کہا) پہلے تو تم نے ان کو صاف کیا جیسے طشت صاف کیا جاتا ہے (یعنی جو عیب تم نے ان پر رکھے تھے اس کو انھوں نے دور کر دیا اور صاف ہو گئے) پھر تم نے ان کو مار ڈالا۔

بابُ المیم مع الکاف

مَکْثٌ یا مُکْثٌ یا مِکْثٌ یا مَکِیْثٌ یا مُکُوْثٌ یا مُکْثَانٌ - ٹھہرنا، اقامت کرنا۔

اِمْکَاثٌ - ٹھہرانا۔

تَمَکُّثٌ - ٹھہرنا، اطمینان سے کام کرنا، جلدی کرنا۔

اِنَّهٗ تَوَضَّأَ وُضُوْءًا مَکِیْثًا - آنحضرتؐ نے ٹھہر ٹھہر کر وضو کیا یعنی جلدی نہیں کی۔

فَلَمَّا رَکَعَ مَکَثَ قَدْرَ سُوْرَةِ الْبَقَرَةِ وَیَقُوْلُ سُبْحَانَ ذِی الْجَبَرُوْتِ وَالْکِبْرِیَاءِ وَالْعَظْمَةِ - جب آنحضرتؐ نے رکوع کیا تو اتنی دیر رکوع میں ٹھہرے جتنی دیر سورۂ

بقرہ پڑھی جاتی ہے اور یہ کہہ رہے تھے سبحان ذی الجبروت والکبریاء والعظمۃ یعنی اسی کلمہ کو بار بار دہراتے رہے یا دریائے معرفت میں غرق ہو کر خاموش ہو رہے۔

وَخَلَّفَ فِيْنَا رَايَةَ الْحَقِّ دَلِيْلَهَا مَكِيْثُ الْكَلَامِ سَرِيْعُ الْقِيَامِ۔ (حضرت علیؓ نے کہا) آنحضرت ﷺ نے ہم میں حق کا جھنڈا اور اس کی دلیل کو چھوڑا۔ (حضرت علیؓ نے اس سے اپنے آپ کو مراد لیا) جو ٹھہر ٹھہر کر بات کرنے والا ہے اور کاموں کو جلدی پورا کرنے والا ہے۔

مَكْدٌ یا مُكُوْدٌ۔ اقامت کرنا' دودھ گھٹ جانا جننے کی مدت طول ہونے پر۔

مَكْدَاءُ۔ بہت دودھ والی اونٹنی۔

خُذْهَا اِلَيْكَ فَوَاللّٰهِ مَافُوْهَا بِبَارِدٍ وَّلَا ثَدْيُهَا بِنَاهِدٍ وَّلَا بَطْنُهَا بِوَالِدٍ وَّلَا دَرُّهَا بِمَاكِدٍ۔ (جب ہوازن کے قیدیوں کو آنحضرتؐ نے واپس کر دینے کا حکم دیا تو عیینہ بن حصن نے ایک بڑھیا کو ان میں سے رکھ لیا اور اس کے پھیرنے سے انکار کیا۔ تب ابوصرد نے ان سے کہا) اچھا تم اس کو رکھو' خدا کی قسم نہ اس کا منہ ٹھنڈا ہے نہ اس کی چھاتی اٹھی ہوئی ہے نہ اس کے پیٹ سے اب کوئی اولاد ہوگی نہ اس کا دودھ ہمیشہ رہے گا (مَاكِد کے معنی دائم یعنی ہمیشہ)۔

مَكُوْدٌ۔ وہ اونٹنی جس کا دودھ ہمیشہ رہے بند نہ ہو۔

مَكْرٌ۔ فریب کرنا یا فریب کا بدلہ دینا۔

مَكْرٌ۔ سرخ ہونا۔

تَمْكِيْرٌ۔ غلہ کو گھروں میں رکھ چھوڑنا۔

مُمَاكَرَةٌ۔ ایک دوسرے کو فریب دینا۔

اِمْكَارٌ۔ فریب دینا یا فریب کا بدلہ دینا۔

اِمْتِكَارٌ۔ خضاب کرنا' دانہ کو بونا۔

مَكْرٌ۔ گیرو کو بھی کہتے ہیں۔

اَللّٰهُمَّ امْكُرْلِيْ وَلَا تَمْكُرْبِيْ يا عَلَيَّ۔ یا اللہ! میرے فائدے کے لئے مکر کر (یعنی میرے دشمنوں کو تباہ کر) اور میرے نقصان کے لئے مکر نہ کر (مکر سے مراد یہاں پروردگار کی چال ہے اور اس کی تدبیر ہے نہ کہ فریب اور حیلہ)۔

فِيْ مَسْجِدِ الْكُوْفَةِ جَانِبُهَا الْاَيْسَرُ مَكْرٌ۔ (حضرت علیؓ نے) کوفہ کی مسجد کے باب میں فرمایا کہ اس کا بایاں جانب مکر ہے (اس مسجد کے بائیں جانب بازار تھا۔ بازار میں اکثر مکر و فریب ہوا کرتا ہے)۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ مَّكْرِ الشَّيْطَانِ۔ تیری پناہ شیطان کے وسوسے اور اس کے فریب سے۔

اِنْ كَانَ الْعَرْضُ عَلَى اللّٰهِ حَقًّا فَالْمَكْرُ لِمَاذَا۔ جب اللہ کے سامنے سب باتیں پیش کی جائیں گی' پھر مکر و فریب سے کیا فائدہ۔

مَكْسٌ۔ محصول لینا' قیمت گھٹانا' ظلم کرنا۔

مُمَاكَسَةٌ اور مِكَاسٌ۔ بائع اور مشتری کا جھگڑا کرنا۔

لَايَدْخُلُ۔ محصول لینے والا بہشت میں نہیں جائے گا (طیبی نے کہا مراد وہ شخص ہے جو سوداگروں سے دہ یکی چنگی لیتا ہے۔ لیکن زکوٰۃ کا تحصیل دار اور زمیوں سے ٹیکس لینے والا جن سے اس کی شرط ٹھہر گئی ہو وہ اس میں داخل نہیں ہے بشرطیکہ ظلم و تعدی نہ کرے اس حدیث سے یہ نکلا کہ خلاف شرع محصول لگانے والے سخت گناہ گار ہیں جن کی سزا بہشت سے محروم ہونا ہے)۔

لَقَدْ تَابَ تَوْبَةً لَوْتَابَهَا صَاحِبُ مَكْسٍ يُّغْفَرُلَهٗ۔ (آنحضرتؐ نے صحابہؓ سے فرمایا جب وہ ماعز کو برا کہہ رہے تھے) ماعز نے ایسی توبہ کی ہے کہ اگر محصول لینے والا بھی توبہ کرے تو اس کی مغفرت ہو جائے۔

قَالَ لِاَنَسٍ تَسْتَعْمِلُنِيْ عَلَى الْمَكْسِ۔ انس بن سیرین نے انس بن مالکؓ سے کہا۔ کیا تم مجھ کو محصولات کی تحصیل پر مقرر کرتے ہو (میں ہرگز یہ کام نہیں کرنے کا کیونکہ اس میں اکثر ظلم کرنا پڑتا ہے اور آدمی حقوق العباد میں گرفتار ہو جاتا ہے)۔

اَتُرٰى اِنَّمَا مَاكَسْتُكَ لِاٰخُذَ جَمَلَكَ۔ آنحضرتؐ نے جابرؓ سے فرمایا۔ کیا تم یہ سمجھے کہ میں نے جو قیمت چکائی وہ تمہارا اونٹ لے لینے کی نیت سے۔

اِنَّمَا كِسْتُكَ۔ میں تو تم سے چتر انکلا۔

لَابَاْسَ بِالْمُمَاكَسَةِ فِي الْبَيْعِ۔ خرید و فروخت میں

قیمت چکانا کچھ برا نہیں (یعنی مشتری قیمت کم کرے بائع زیادہ کہے دونوں میں حجت ہو تو یہ کچھ منع نہیں)۔

لَاتُمَاكِسْ فِيْ اَرْبَعَةِ اَشْيَاءَ - چار چیزوں کی قیمت میں تکرار مت کر (ان کو مت چکا)۔

مَكٌّ - سب چوس لینا، ہلاک کرنا، گھٹا دینا، ہگنا۔

تَمَكُّكٌ اور اِمْتِكَاكٌ - سب چوس لینا، اصرار کرنا۔

لَاتَتَمَكَّكُوْا عَلٰى غُرَمَائِكُمْ - اپنے قرض داروں پر سخت تقاضا مت کرو (ان کی حالت دیکھ کر ان سے نرمی کا برتاؤ کرو، اگر مہلت مانگیں تو مہلت دو، یہ مَكَّ الْفَصِيْلُ مَا فِي ضَرْعِ النَّاقَةِ یا اِمْتَكَّهٗ سے ماخوذ ہے یعنی بچہ نے اونٹنی کا سب دودھ چوس لیا، کچھ باقی نہ رکھا)۔

كَانَ يَتَوَضَّأُ بِمَكُّوْكٍ وَ يَغْتَسِلُ بِخَمْسَةِ مَكَاكِيْكَ - آنحضرتؐ ایک ملوک پانی سے وضو کر لیتے اور پانچ ملوک پانی سے غسل کر لیتے (ملوک ایک پیانہ ہے جو ایک مد کا ہوتا ہے جیسے دوسری روایت میں صاف ہے کہ آپ ایک مد پانی سے وضو کر لیتے اور ایک صاع پانی سے غسل کر لیتے۔ ایک صاع پانچ ملوک یعنی پانچ مد کا ہوتا ہے)۔

صُوَاعَ الْمَلِكِ قَالَ كَهَيْئَةِ الْمَكُّوْكِ - ابن عباسؓ نے کہا، سورۂ یوسف میں جو صُوَاعُ الْمَلِكِ آیا ہے وہ ایک ملوک کی طرح تھا۔

مَكَّة کا نام مکہ اس لئے ہوا کہ وہ گناہوں کو نابود اور ہلاک کرتا ہے۔

اِمْرَأَتِيْ حَلَبَتْ لَبَنَهَا فِيْ مَكُّوْكٍ فَاَسْقَتْ جَارِيَتِيْ - میری بیوی نے اپنا دودھ ایک ملوک میں دوہا اور میری لونڈی کو پلا دیا (اس کا مطلب یہ تھا کہ وہ لونڈی مجھ پر حرام ہو جائے)۔

مَكْنٌ - انڈے دینا، پیٹ میں انڈے جمع کرنا۔

مَكَانَةٌ - مرتبہ، درجہ، نور دار ہونا، قوی ہونا، مضبوط ہونا، مطمئن ہونا۔

تَمْكِيْنٌ - جگہ دینا، حکومت کرنا (جیسے اِمْكَانٌ ہے، یعنی سہل ہونا، آسان ہونا، ہوسکنا، قادر ہونا)۔

تَمَكُّنٌ اور اِسْتِمْكَانٌ - قدرت پانا، فتح پانا۔

اَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰى مَكِنَاتِهَا - پرندوں کو اپنے گھونسلوں میں رہنے دو (ان کو مت ستاؤ مت اڑاؤ، عرب لوگوں کا قاعدہ تھا جب کسی کام کا قصد کرتے یا کہیں کا سفر کرتے تو ایک پرندے کے گھونسلے پر آتے اس کو چھیڑتے اگر وہ داہنی طرف اڑتا تو فال نیک سمجھتے اس کام کو کرتے اگر بائیں طرف اڑتا تو منحوس سمجھ کر اس کام سے باز آجاتے آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا۔ اصل میں مَكِنَات جمع ہے مَكِنَة کی، یعنی گوہ کا انڈہ۔ بعضوں نے کہا مَكِنَة تَمَكُّنٌ سے ماخوذ ہے یعنی پرند جہاں ہو وہیں اس کو رہنے دو اس کو مت اڑاؤ، اس سے بدفالی نہ لو۔ زمخشری نے کہا: مُكُنَاتِهَا بھی مروی ہے جو جمع ہے مُكُنٌ کی، وہ جمع ہے مَكَانٌ کی)۔

لَقَدْ كُنَّا عَلٰى عَهْدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُهْدٰى لِاَحَدِنَا الضَّبَّةُ الْمَكُوْنُ - آنحضرتؐ کے زمانے میں ہم کو کوئی انڈے دینے والا گھوڑ پھوڑ (سوسمار) تحفہ میں بھیجتا (تو وہ ہم کو ایک موٹی مرغی سے زیادہ پسند ہوتی)۔

اَيُّمَا اَحَبُّ اِلَيْكَ ضَبٌّ مَّكُوْنٌ اَوْ كَذَا وَكَذَا - تجھ کو کیا چیز پسند ہے ایک انڈے دینے والی گھوڑ پھوڑ (سوسمار) یا فلاں فلاں چیز۔

لَايَخْفٰى عَلَيَّ مَكَانُكُمْ - مجھ پر تمہارا مرتبہ اور تمہارا حال پوشیدہ نہیں ہے۔

فَنَزَلَتْ مَكَانَهَا - اس کی جگہ یہ آیت اتری۔

اَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ - آپ نے (رکوع میں) اپنے دونوں ہاتھوں سے دونوں گھٹنوں کو مضبوط تھاما۔

فَقَامَ وَ اَمْكَنَ الْقِيَامَ - پھر کھڑے ہوئے اور مضبوطی کے ساتھ کھڑے ہوئے۔

مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ - قریش ان کو جگہ دے گا۔

اِذَا سَجَدَ اَمْكَنَ اَنْفَهٗ وَجَبْهَتَهُ الْاَرْضَ - آپ جب سجدہ کرتے تو اپنی ناک اور پیشانی زمین پر خوب جماتے۔

مَكِّنْ رُكُوْعَكَ مِنْ اَعْضَائِكَ - رکوع میں سب اعضاء اچھی طرح جما۔ (ان کو برابر جھکا)۔

لَوْ رَأَيْتِ مَكَانَهُمَا لَأَبْغَضْتِهِمَا- (آنحضرتؐ نے حضرت خدیجہؓ سے فرمایا) اگر تو اپنے ان بیٹوں کو دیکھے جو کفر کی حالت میں گزر گئے تو تو ان سے نفرت کرے گی- (الگ ہو جائے گی)-

مَكْوٌ یا مُكَاءٌ- منہ سے سیٹی بجانا (عرب کے مشرک کیا کرتے جب آنحضرتؐ نماز پڑھتے تو منہ سے سیٹیاں بجاتے تا کہ آپ نماز میں بھول جائیں)-

مِيْكَائِيْل- مشہور فرشتے ہیں-

بابُ المیم مع اللام

مَلْأٌ یا مَلْأَةٌ یا مِلْأَةٌ- بھر دینا' موافقت کرنا' مدد کرنا' بہت یاد کرنا-

مَلْأَةٌ- زکام ہو جانا-

تَمْلِئَةٌ- خوب بھرنا' پلانا' کمان زور سے کھینچنا-

مُمَالَاةٌ- موافقت' مساعدت-

اِمْلَاءٌ- زکام کر دینا-

تَمَلُّأٌ- بھر جانا-

تَمَالُؤٌ- جمع ہونا' ایک دوسرے کی مدد کرنا-

اِمْتِلَاءٌ- شکم پری-

اِسْتِمْلَاءٌ- مال دار معتبر لوگوں کو قرض دینا-

مُلَاءَةٌ- چڈھی' چادر' دوہری چادر-

اَلْمَلَأُ- اشراف اور رئیس لوگ کسی قوم کے (اس کی جمع اَمْلَاءٌ ہے)-

اِنَّهُ سَمِعَ رَجُلًا مُنْصَرَفَهُمْ مِنْ غَزْوَةِ بَدْرٍ يَقُوْلُ مَا قَتَلْنَا اِلَّا عَجَائِزَ صُلْعًا فَقَالَ اُولٰئِكَ الْمَلَأُ مِنْ قُرَيْشٍ لَوْ حَضَرْتَ فِعَالَهُمْ لَاحْتَقَرْتَ فِعْلَكَ- آنحضرتؐ نے ایک شخص سے سنا بدر کی جنگ سے لوٹتے وقت' وہ کہہ رہا تھا ہم نے اس جنگ میں چند بوڑھوں کو مارا جو جنگ کے لائق نہ تھے- تو فرمایا یہ تو قریش کے سردار اور شریف لوگ تھے اگر تو ان کے کام دیکھتا تو اپنا کام ان کے مقابل حقیر جانتا-

هَلْ تَدْرِيْ فِيْمَ يَخْتَصِمُ الْمَلَأُ الْاَعْلٰى- کیا تم جانتے ہو اوپر والے معزز فرشتے کس پر جھگڑتے ہیں-

فِيْ مَلَأِ فَارِسٍ- فارس کے شریف لوگوں میں-

عَلَيْكَ الْمَلَأَ- اس جماعت کو لے ڈال اس کو ہلاک کر-

اَكَانَ هٰذَا عَنْ مَّلَأٍ مِّنْكُمْ- (حضرت عمرؓ جب زخمی ہوئے تو صحابہؓ سے فرمایا) کیا یہ کام تمہارے بڑوں کے مشوروں سے کیا گیا-

اِزْدَحَمَ النَّاسُ عَلَى الْمِيْضَاةِ قَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَحْسِنُوا الْمَلَأَ فَكُلُّكُمْ سَيَرْوٰى- جب لوگوں نے وضو کے مقام پر ہجوم کیا تو آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا اپنے اخلاق اچھے کرو (ایک دوسرے کو دھکیلو نہیں نہ کسی پر خفا ہو) تم سب سیراب ہو جاؤ گے (صبر کرو- بعض لوگ یوں پڑھتے ہیں اَحْسِنُوا الْمِلْأَ یعنی اچھی طرح بھرو- یہ غلط ہے کیونکہ وہاں کسی نے بھی کوئی برتن نہیں بھرا تھا)-

اَحْسِنُوْا اَمْلَاكُمْ- اپنے اخلاق درست کرو-

اَحْسِنُوْا مَلَأً- (ایک گنوار نے مسجد میں پیشاب کر دیا- صحابہؓ نے اس کو للکارا ڈانٹا سخت کہا آنحضرتؐ نے ان سے فرمایا) اپنے اخلاق درست کرو (نرمی سے اس گنوار کو سمجھاؤ)-

اِنَّهُمْ اِزْدَحَمُوْا عَلَيْهِ فَقَالَ اَحْسِنُوْا مَلَأَكُمْ اَيُّهَا الْمَرْؤُوْنَ- لوگوں نے امام حسن بصریؒ پر ہجوم کیا انھوں نے کہا' بھلے آدمیو! اپنے اخلاق درست کرو-

لَكَ الْحَمْدُ مِلْأَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ- تیری اتنی تعریف کرتا ہوں جس سے آسمان اور زمین بھر جائیں (یہ تمثیل ہے یعنی اگر تعریف کے کلمات اجسام ہوں تو زمین و آسمان کو بھر دیں- یا مراد یہ ہے کہ اس کے اجر اور ثواب سے زمین و آسمان بھر جائیں)-

قَالَ لَنَا كَلِمَةً تَمْلَأُ الْفَمَ- ایسی سخت بات کہی جو منہ میں نہیں سماتی (منہ بھر دیتی ہے یعنی ہم اس کو منہ سے نہیں نکال سکتے)-

اِمْلَئُوْا اَفْوَاهَكُمْ مِنَ الْقُرْاٰنِ- اپنے منہ قرآن سے بھر لو (رات دن قرآن پڑھتے رہو کہ دوسری باتوں کی جگہ منہ میں نہ رہے)-

مِلْأُ كِسَاءِ هَا وَغَيْظُ جَارَتِهَا - کمبل کو بھر دینے والی (ایسی موٹی اور فربہ ہے) اور اپنی سوکن کو جلانے والی (غصہ دلانے والی - کیونکہ خاوند کی چہیتی ہے)-

اِنَّهُ لَيُخَيَّلُ اِلَيْنَا اِنَّهَا اَشَدُّ مِلْأَةً مِّنْهَا حِيْنَ ابْتُدِئَ فِيْهَا - ہم کو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جب اس برتن سے پانی لینا شروع ہوا تھا اس سے بھی اب زیادہ بھرا ہے-

عَلٰى مِلْأِ بَطْنِيْ - پیٹ بھر کر کھانا ملا تو بس تھا (بس باقی وقت آنحضرتؐ کی صحبت میں صرف کرتا دوسرے لوگوں کی طرح مال ودولت جمع کرنے کا خیال نہ کرتا)-

لَايَحُوْلُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجَنَّةِ مِلْأُ كَفٍّ مِّنْ دَمٍ - ایسا نہ ہو کہ ایک مٹھی بھر خون اس کے اور بہشت کے درمیان آڑ کر لے-

بِطَسْتٍ مُّلِئَ اِيْمَانًا - ایک طشت لایا گیا جو ایمان سے بھرا ہوا تھا-

رَاَيْتُ مِرْكَنَهَا مَلْاٰى - میں نے دیکھا ان کا کونڈہ (خون سے) بھرا ہوا ہے-

يَمِيْنُ اللّٰهِ مَلْاٰى - (یہی صحیح ہے اور مَلْآن صحیح نہیں ہے یعنی) اللہ جل جلالہ کا داہنا ہاتھ بھرا ہوا ہے-

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ تَمْلَاٰنِ يَاتَمْلَأُ الْمِيْزَانَ - سبحان اللہ اور الحمدللہ اعمال کے ترازو کو بھر دیں گے-

اَلتَّسْبِيْحُ نِصْفُ الْمِيْزَانِ وَالْحَمْدُلِلّٰهِ يَمْلَأُهُ - سبحان اللہ آدھا ترازو بھر دے گا اور الحمدللہ اس کو پورا بھر دے گا (یعنی دونوں میں ہر ایک سے آدھے آدھے ترازو بھریں گے یا الحمدللہ اکیلا ترازو بھر دے گا)-

لَايَمْلَأُ جَوْفَ ابْنِ اٰدَمَ اِلَّا التُّرَابُ - آدمی کا پیٹ مٹی ہی بھرتی ہے (جب تک زندہ ہے اس کی حرص نہیں جاتی)-

مَلَاَ اللّٰهُ بُيُوْتَهُمْ وَ قُبُوْرَهُمْ نَارًا - اللہ تعالیٰ ان کے گھروں اور قبروں کو آگ سے بھر دے (دنیا میں آگ سے بھرنا یہ ہے کہ تباہ اور برباد ہوں' ان کا مال واسباب لوٹ لیا جائے اولاد لونڈی غلام بنائی جائے)-

فَامْلَاَ كَفَّهُ تُرَابًا - جو کوئی کتا ان کے ہاتھ بیچتا تو قیمت کے بدلے ان کی مٹھی خاک سے بھر دیتے (حقیقۃً خاک اس کی مٹھی میں ڈالتے - یا یہ مراد ہے کہ اس کی قیمت نہ دیتے)-

فَرَاَيْتُ السَّحَابَ يَتَمَزَّقُ كَاَنَّهُ الْمُلَاءُ حِيْنَ تُطْوٰى - میں نے دیکھا ابر اس طرح پھٹ رہا تھا گویا ایک چادر ہے جو لپیٹی جا رہی ہے-

جَلَّلَهُمْ بِمُلَاءَتِهٖ - ان کو اپنی چادر سے ڈھانپ لیا-

وَعَلَيْهِ اَسْمَالُ مُلَيَّتَيْنِ - وہ چھوٹی پرانی چادریں پہنے تھے-

اِذَا اُتْبِعَ اَحَدُكُمْ عَلٰى مَلِيْءٍ فَلْيَتَّبِعْ - جب کسی کو تم میں سے مالدار معتبر شخص پر حوالہ دیا جائے تو (حوالہ قبول کرلے) اور اس کے پیچھے لگے (یعنی محتال علیہ کے اس سے اپنا قرض وصول کرلے)-

لَامَلِيَّ وَاللّٰهِ بِاِصْدَارِ مَا وَرَدَ عَلَيْهِ - کوئی مالدار ایسا نہیں ہے جو تمام حقوق ادا کرے-

فَلَبِثْتُ مَلِيًّا - میں بڑی دیر ٹھہرا رہا-

لَوْ تَمَالَاَ عَلَيْهِ اَهْلُ صَنْعَاءَ لَاَقَدْتُهُمْ (حضرت عمرؓ نے ایک مقدمہ میں جس میں کئی آدمیوں نے مل کر ایک شخص کو قتل کیا تھا' فرمایا) اگر صنعاء کے (جو مشہور شہر ہے یمن میں) سب لوگ اس کے قتل میں شریک ہوتے تو میں ان سب سے قصاص لیتا (سب کو قتل کر ڈالتا)-

وَاللّٰهِ مَاقَتَلْتُ عُثْمَانَ وَلَا مَالَاْتُ فِيْ قَتْلِهٖ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) خدا کی قسم نہ میں نے حضرت عثمانؓ کو قتل کیا نہ ان کے قتل میں کوئی مدد دی (بلکہ برخلاف اس کے آپ نے امام حسن اور امام حسین علیہما السلام کو ان کی حفاظت کے لئے روانہ کیا)-

مَاتَمَالٰى عَلَيْهِ الْقَوْمُ - دوسرے لوگوں نے انکی موافقت نہیں کی-

فَاَلَّفَ اللّٰهُ السَّحَابَ فَمَلَّتْنَا - اللہ تعالیٰ نے ابر کو جمع کیا آخر اس نے ہم کو ترک کردیا (یعنی کثرت بارش سے)-

مَلْجٌ - منہ سے دودھ چوسنا-

اُمْلُوْجٌ - (مقل کی گٹھلی) چبانا' دودھ بند ہو جانا اور ذرا سا نمکین رہ جانا-

اِمْلَاجٌ - دودھ پلانا -

اِمْتِلَاجٌ - چوسنا -

اِمْلِيْجَاجٌ - نکلنا' نمودار ہونا -

اَمْلَجُ - آملہ -

لَا تُحَرِّمُ الْمَلْجَةُ وَالْمَلْجَتَانِ يا الْإِمْلَاجَةُ وَالْإِمْلَاجَتَانِ - ایک بار دودھ چوسنے سے یا دو بار چوسنے سے یا رضاعت کی حرمت ثابت نہیں ہوتی (جب تک پانچ بار نہ چوسے) -

فَجَعَلَ مَالِكُ بْنُ سِنَانٍ يَمْلُجُ الدَّمَ بِفِيْهِ مِنْ وَجْهِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (جب آنحضرت ﷺ جنگ احد میں زخمی ہوئے تھے) تو مالک بن سنان نے آپ کے منہ کا خون چوسنا شروع کیا (پھر اس کو نگل گئے) -

اُذْكِرُكَ مَلْجَ فُلَانَةَ - (عمرو بن سعید نے عبدالملک بن مروان سے کہا جب عبدالملک ان کو قتل کرنے لگا) میں تجھ کو فلاں عورت کا دودھ چوسنا یاد دلاتا ہوں' (دونوں نے ایک ہی عورت کا دودھ پیا تھا یعنی رضاعی بھائی تھے) -

سَقَطَ الْاُمْلُوْجُ - مقل کی گٹھلی گر گئی (بعض نے کہا املوج ایک درخت کا پتہ ہے جو سرو اور جھاؤ کی طرح ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ اس کا موٹاپا بالکل جاتا رہا جو الموج کھانے سے پیدا ہوا تھا) -

تَاْخُذُ الْاَهْلِيْلَجَ وَالْبَلِيْلَجَ وَالْاَمْلَجَ فَتَعْجِنُهُ بِالْعَسَلِ - ہلیلہ' بلیلہ اور آملہ تینوں کو کوٹ کر شہد میں گوندھ لے (یہ علاج حدیث شریف میں رطوبت اور بلغم کے دفع کے لئے وارد ہے - امام جعفر صادقؒ نے فرمایا اسی کو اطریفل کہتے ہیں) -

مَلْحٌ - غیبت کرنا' جلدی پنکھ ہلا کر اڑنا' دودھ پلانا' نمک کھلانا' نمک ڈالنا -

مُلُوْحَةٌ - نمکینی -

مَلَحٌ - نیلگوں ہونا -

مَلَاحَةٌ - خوش منظر ہونا' تھوڑا موٹا ہونا' نمک بہت ڈال دینا' کوئی عمدہ کلام کرنا -

مُمَالَحَةٌ اور مِلَاحٌ - روٹی اور نمک کھلانا' دودھ پلانا -

اِمْلَاحٌ - کھاری پانی پر آنا -

اِمْتِلَاحٌ - جھوٹ سچ ملا دینا -

اِمْلِحَاحٌ - نمکین ہونا -

لَا تُحَرِّمُ الْمَلْحَةُ وَالْمَلْحَتَانِ - ایک بار یا دو بار دودھ پینے سے رضاعت کی حرمت ثابت نہیں ہوتی -

قَالَ لَهُ رَجُلٌ مِّنْ بَنِيْ سَعْدٍ فِيْ وَفْدِ هَوَازِنَ يَا مُحَمَّدُ اِنَّا لَوْ كُنَّا مَلَحْنَا لِلْحَارِثِ بْنِ اَبِيْ شِمْرٍ اَوْ لِلنُّعْمَانِ بْنِ الْمُنْذِرِ ثُمَّ نَزَلَ مَنْزِلَكَ هٰذَا مِنَّا لَحَفِظَ ذٰلِكَ فِيْنَا وَ اَنْتَ خَيْرُ الْمَكْفُوْلِيْنَ فَاحْفَظْ ذٰلِكَ - بنی سعد کے ایک شخص نے جو ہوازن کے لوگوں کی طرف سے آیا تھا - آنحضرتؐ سے کہا - اے محمدؐ! اگر ہم حارث بن ابی شمر کو (جو غسان کا بادشاہ تھا) یا نعمان بن منذر کو (جو یمن کا بادشاہ تھا) دودھ پلاتے' پھر وہ اس مقام پر اترتا جہاں آپ اترے ہیں تو وہ دودھ کے ناطہ کا ضرور خیال رکھتا اور آپ سب ذمہ دار لوگوں میں بہتر ہیں آپ بھی دودھ کا خیال رکھئے - (مطلب یہ ہے کہ آپ ہماری رعایت کیجئے اور ہماری جان و مال محفوظ رکھئے کیونکہ ہم لوگوں نے آپ کو دودھ پلایا ہے - آنحضرتؐ کی انا حلیمہ سعدیہؓ تھیں جو بنی سعد قبیلہ سے تھیں) -

اِنَّهٗ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ - آنحضرتؐ نے دو چتکبرے مینڈھوں کی قربانی کی -

اَمْلَحُ - وہ جانور جس میں سفیدی سیاہی سے زیادہ ہو (بعض نے کہا جو خالص سفید ہو) -

يُؤْتٰى بِالْمَوْتِ فِيْ صُوْرَةِ كَبْشٍ اَمْلَحَ - قیامت کے دن موت کو ایک چتکبرے مینڈھے کی شکل میں لے کر آئیں گے -

لٰكِنْ حَمْزَةُ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ اِلَّا نَمِرَةٌ مَّلْحَاءُ - لیکن حضرت امیر حمزہؓ کے پاس جب وہ شہید ہوئے کچھ نہیں تھا صرف ایک چادر تھی جس میں سفید اور کالی دھاریاں تھیں -

خَرَجْتُ فِيْ بُرْدَيْنِ وَ اَنَا مُسْبِلُهُمَا فَالْتَفَتُّ فَاِذَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقُلْتُ اِنَّمَا هِيَ مَلْحَاءُ قَالَ وَ اِنْ كَانَتْ مَلْحَاءَ اَمَالَكَ فِيَّ اُسْوَةٌ - (عبید

بن خالد نے کہا) میں دو چادریں پہن کر نکلا وہ خوب نیچے لٹک رہی تھیں- پھر میں نے جونگاہ کی تو دیکھا' آنحضرت ﷺ آ پہنچے- میں نے کہا یہ چادر بہت اچھی ہے- آپ نے فرمایا' گواچھی ہو مگر کیا تجھ کو میری پیروی کا خیال نہیں ہے؟-

اَلصَّادِقُ يُعْطٰى ثَلٰثَ خِصَالٍ الْمَلْحَةَ وَالْمَحَبَّةَ وَالْمَهَابَةَ- سچے آدمی کو تین باتیں عطا کی جاتی ہیں' ایک تو برکت دوسرے محبت (لوگ اس سے محبت کرتے ہیں) تیسرے ہیبت اور رعب (سچے آدمی کی ہیبت دل میں اس لئے ہوتی ہے کہ وہ جو کچھ کہتا ہے پورا کرتا ہے اور جھوٹے آدمی سے کوئی نہیں ڈرتا)-

قَالَتْ لَهَا امْرَأَةٌ اَزُمُّ جَمَلِيْ هَلْ عَلَيَّ جُنَاحٌ قَالَتْ لَا فَلَمَّا خَرَجَتْ قَالُوْا لَهَا اِنَّهَا تَعْنِيْ زَوْجَهَا قَالَتْ رُدُّوْهَا عَلَيَّ مُلْحَةٌ فِي النَّارِ اِغْسِلُوْا عَنِّيْ اَثَرَهَا بِالْمَاءِ وَالسِّدْرِ- ایک عورت نے حضرت عائشہؓ سے کہا- کیا میں اپنے اونٹ کو باندھ دوں تو مجھ پر کچھ گناہ ہوگا؟ انھوں نے کہا نہیں- جب وہ چلی گئی تو لوگوں نے حضرت عائشہؓ سے کہا اس نے اونٹ سے اپنے خاوند کو مراد لیا تھا (باندھ دینے سے یہ غرض تھی کہ وہ کسی دوسری عورت پر قادر نہ ہو سکے) حضرت عائشہؓ نے کہا اس کو پھر بلاؤ یہ کلمہ تو دوزخی ہے' اس کا نشان پانی اور بیری سے دھو کر مجھ پر سے نکالو-

اِنَّ اللّٰهَ ضَرَبَ مَطْعَمَةَ بْنِ اٰدَمَ لِلدُّنْيَا مَثَلًا وَّ اِنْ مَّلَحَهٗ- اللہ تعالیٰ نے آدمی کے کھانے کی ایک مثال بیان کی ہے گو آدمی اس کو نمکین کرے (یعنی درست اور بامزہ کرے)-

وَ اَنَا اَشْرَبُ مَاءَ الْمِلْحِ- میں کھاری پانی پیتا ہوں (عرب لوگ کہتے ہیں مَاءٌ مِلْحٌ جب وہ بہت کھاری ہو اور مَاءٌ مَّالِحٌ فصیح نہیں ہے گو جائز ہے)-

عَنَاقٌ قَدْ اُجِيْدَ تَمْلِيْحُهَا وَ اُحْكِمَ نَضْبُحُهَا- ایک بکری کا بچہ جس کے بال وغیرہ سب اتار لئے گئے ہوں' اور اچھی طرح پکایا جائے (یعنی شاۃ مصموط عرب لوگ سموچی (سالم) بکری کو لے کر اس کے بال گرم پانی سے نکال دیتے ہیں پھر کھال سمیت اس کا پیٹ چاک کر کے اس میں مصالح وغیرہ بھرتے ہیں اور اس کو زمین کے اندر رکھ کر اوپر سے کوئلے سلگا کر آنچ دیتے ہیں یہاں تک کہ وہ خوب پک جاتی ہے یہ کھانا تمام عربی کھانوں میں افضل اور اعلیٰ ہے)-

ذُكِرَتْ لَهُ النُّوْرَةُ فَقَالَ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّكُوْنَ جِلْدِيْ كَجِلْدِ الشَّاةِ الْمَمْلُوْحَةِ- امام حسن بصری سے نورہ کا ذکر آیا انھوں نے کہا تم چاہتے ہو کہ میری کھال مصموطہ بکری کی کھال کی طرح ہو جائے (یعنی بال اتر کر)-

وَكَانَتِ امْرَاَةً مُّلَاحَةً- وہ بہت نمکین عورت تھی-

يَاْكُلُوْنَ مُلَاحَهَا وَ يَرْعَوْنَ سَرَاحَهَا- وہاں کی ملاح (جو ایک گھاس ہے) کھاتے تھے اور وہاں کے درخت چرتے تھے-

لَمَّا قَتَلَ عُمَرَ بْنَ سَعْدٍ جَعَلَ رَاْسَهٗ فِيْ مِلَاحٍ وَّعَلَّقَهٗ- جب مختار بن ابی عبیدہ ثقفی نے عمر بن سعد کو قتل کیا تو اس کا سر ایک توبرے میں رکھا اور لٹکا دیا- (بعض نے کہا مَلَّاح کشتی چلانے والا-

مَلْخٌ- جلدی چلنا' دور نکل جانا' متردد ہونا' کھینچ لینا' جماع کرنا' مڑ جانا' ٹوٹ جانا' کھیلنا' اپنا پیشاب پی جانا-

مَلَاخَةٌ- بدمزہ ہونا-

مُمَالَخَةٌ- کھیلنا-

تَمَلُّخٌ- بگڑ جانا-

اِمْتِلَاخٌ- سونت لینا' نکال لینا-

نَاوَلَنِي الذِّرَاعَ فَامْتَلَخْتُ الذِّرَاعَ- انھوں نے مجھ کو دست دیا میں نے دست نکال لیا-

يَمْلَخُ فِي الْبَاطِلِ مَلْخًا- باطل میں آسانی کے ساتھ جا رہا ہے یا باطل میں دور تک پہنچ گیا ہے-

مَلْذٌ- جھوٹ بولنا' برچھے سے مارنا' مسح کرنا' جلدی دوڑنا-

مَلَذٌ- مل جانا-

اِمْتِلَاذٌ- لے لینا-

يَتَحَدَّثُوْنَ مَخَانَةً وَّ مَلَاذَةً وَ يُعَابُ قَائِلُهُمْ وَ اِنْ لَّمْ يَشْغَبْ- خیانت کے ساتھ سٹک سٹک کر باتیں کرتے ہیں- اور ان کا بات کرنے والا عیب کیا جاتا ہے گو وہ کچھ جھگڑا نہ کرے-

مَلُوْذٌ اور مَلَاذٌ- جو دوستی میں سچا نہ ہو (اصل میں ملذ کے

معنی جلد آنا اور چل دینا ہے)-

مَلْسٌ - سخت ہانکنا' مل جانا' چھپے نکال لینا' خوشامد کرنا-

مَلَاسَةٌ اور مَلُوْسَةٌ - نرمی اور چکنائی-

تَمْلِیْسٌ - چکنا کرنا-

اِمْلَاسٌ - مل جانا' بال گر جانا-

تَمَلُّسٌ - چھوٹ جانا-

اِنَّهٗ بَعَثَ رَجُلًا اِلَی الْجِنِّ فَقَالَ لَهٗ سِرْ ثَلٰثًا مَلْسًا - آنحضرتؐ نے ایک شخص کو جنوں کے پاس بھیجا تو فرمایا تین راتوں تک تیز چلا جا-

لَاتَتَّخِذُوا الْمَلَسَ فَاِنَّهٗ حِذَاءُ فِرْعَوْنَ - برابر مستطیل جوتا مت پہنو کیونکہ فرعون ایسا جوتا پہنتا تھا (یعنی وہ جوتا جو مخصر نہ ہو مخصر کی تفسیر اوپر گزر چکی)-

مَلْصٌ - پھینک دینا ہاتھ سے گر پڑنا-

اِمْلَاصٌ - مردہ بچہ جننا-

تَمَلُّصٌ - چھوٹ جانا' بھاگ نکلنا-

اِنْمِلَاصٌ اور اِمِّلَاصٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنْ اِمْلَاصِ الْمَرْاَةِ الْجَنِیْنَ - حضرت عمرؓ سے پوچھا گیا اگر کوئی عورت اپنے پیٹ کا بچہ وقت سے پہلے نکال دے-

فَاَمْلَصَتْ بِهٖ اُمُّهٗ - پھر اس کی ماں نے اپنے ہاتھ سے اس کو پھسلا دیا-

فَلَمَّا اَتَمَّتْ اَمْلَصَتْ وَمَاتَ قَیِّمُهَا - جب حمل کی میعاد پوری ہوئی تو اس نے بچہ نکالا اور اس کی خبر لینے والا مر گیا (یہ حضرت علیؓ نے عراق والوں کی مذمت میں فرمایا یعنی جب فتح ہونے کو تھی تو تم اپنے سردار سے پھر گئے)-

مَلْطٌ - گارے سے لیپنا' بال مونڈنا' کچا بچہ جننا-

مَلَطٌ اور مُلْطَةٌ - بن بال ہونا-

مُلُوْطٌ - خبیث' ناپاک' چور ہونا-

تَمْلِیْطٌ - گلاوہ کرنا-

مُمَالَطَةٌ - ایک مصرعہ کہنا اور پھر دوسرے شخص کا دوسرا مصرعہ کہنا-

اِمْلَاطٌ - بن بال کا بچہ جننا-

تَمَلُّطٌ - چکنا ہونا' بے پر ہونا-

اِمْتِلَاطٌ - اچک لے جانا-

مَالِطَه - ایک جزیرہ ہے بحر روم میں- اس کو سب سے پہلے طارق بن زیاد نے فتح کیا تھا- اب وہ انگریزوں کے قبضہ میں ہے- اس کو مالٹا کہتے ہیں-

فِی الْمِلْطٰی نِصْفُ دِیَةِ الْمُوْضِحَةِ - ملطیٰ میں آدھی دیت دینا ہوگی-

(مِلْطٰی - دماغ کا وہ زخم جو گوشت کاٹ کر جھلی تک پہنچ جائے جو ہڈی پر ہوتی ہے اس کو سمحاق بھی کہتے ہیں اور موضحہ وہ زخم جو ہڈی کھول دے-)

یُقْضٰی فِی الْمِلْطَاةِ بِدَمِهَا - ملطیٰ کا فیصلہ اسی وقت کر لیا جائے گا جب تازہ خون اس میں سے نکل رہا ہو (یعنی اسی وقت زخم کا عمق اور طول وعرض ماپ لیں گے تاکہ اتنا ہی قصاص لیا جا سکے اگر بعد کو وہ زخم بڑھ جائے تو اس کا اعتبار نہ ہوگا)-

مِلْطَاةٌ - وہی ملطیٰ جس کو سمحاق بھی کہتے ہیں-

مِلْطَاطٌ - پہاڑ کا بلند کنارہ' مکان کا صحن-

هٰذَا الْمِلْطَاطُ طَرِیْقُ بَقِیَّةِ الْمُؤْمِنِیْنَ - یہ بندرگاہ باقی مومنوں کا راستہ ہے-

وَ اَمَرْتُهُمْ بِلُزُوْمِ هٰذَا الْمِلْطَاطِ حَتّٰی یَاْتِیَهُمْ اَمْرِیْ - میں نے ان کو حکم دیا تھا کہ فرات ندی کا کنارہ اپنے قبضہ میں رکھیں یہاں تک کہ میرا حکم پہنچے-

وَ مِلَاطُهَا مِسْكٌ اَذْفَرُ - اس کا گارہ مہکتی مشک ہے-

اِنَّ الْاِبِلَ یُمَالِطُهَا الْاَجْرَبُ - اونٹوں میں خارشتی اونٹ مل جاتا ہے-

اِنَّ الْاَحْنَفَ کَانَ اَمْلَطَ - احنف کے بدن پر کہیں بال نہ تھے-

مَلْعٌ - گردن کی طرف سے کھال کھینچنا' جلدی چلنا' دوڑنا-

اِمْلَاعٌ اور اِمْتِلَاعٌ اور اِمِّلَاعٌ بمعنی مَلْعٌ ہے-

کُنْتُ اَسِیْرُ الْمَلْعَ وَالْخَبَبَ وَالْوَضْعَ - میں کبھی ملع چلاتا تھا کبھی خبب کبھی وضع (یہ تینوں دوڑ کی قسمیں ہیں- مَلْعٌ

کہتے ہیں ہلکی چال اور تیز خَبَبَ سے کم اور وَضْعَ خبب سے زیادہ)-

مَلْقٌ- میٹ دینا' نرم کرنا' جماع کرنا' دھونا' دودھ پلانا' تیز چلنا' مارنا-

مَلَقٌ- نکل جانا' دوستی کرنا' مہربانی کرنا' زبان سے دوستی جتانا دل میں نہ رکھنا-

تَمْلِيْقٌ- چکنا کرنا' مارنا-

اِمْلَاقٌ- محتاج ہونا-

تَمَلُّقٌ- خوشامد اور عاجزی-

اِنْمِلَاقٌ- چکنا ہونا' نکل بھاگنا-

اِمْتِلَاقٌ- نکالنا-

اَمَّا مُعَاوِيَةُ فَرَجُلٌ اَمْلَقُ مِنَ الْمَالِ- (آنحضرتؐ نے فاطمہ بنت قیس سے فرمایا) معاویہ تو بالکل مفلس ہے-

وَ يَرِيْشُ مُمْلِقَهَا- وہاں کے محتاج کو تونگر کرتے ہیں-

اَمْلِقِيْ مِنْ مَّالِكِ مَاشِئْتِ- (ایک عورت نے عبداللہ بن عباسؓ سے پوچھا' جو میرا ذاتی مال ہے یعنی خاوند کا دیا ہوا نہیں ہے اس میں سے جو میں چاہوں وہ خرچ کر سکتی ہوں؟ انھوں نے کہا ہاں) اپنے مال میں سے تو جو چاہے وہ خرچ کر-

قَالَ لَهُ ابْنُ سِيْرِيْنَ مَا يُوْجِبُ الْجَنَابَةَ قَالَ الرَّفُّ وَالْاِسْتِمْلَاقُ- ابن سیرین نے عبیدہ سے پوچھا- آدمی کس وجہ سے جنبی ہوتا ہے (یعنی اس پر نہانا لازم ہو جاتا ہے) انھوں نے کہا چوسنے اور جذب کرنے سے (مطلب یہ ہے کہ جماع سے جنابت ہوتی ہے گویا عورت مرد کا پانی چوس لیتی ہے اس کو جذب کر لیتی ہے)-

لَيْسَ مِنْ خُلُقِ الْمُؤْمِنِ الْمَلَقُ- مومن کے اخلاق میں سے یہ نہیں ہے کہ خوشامد اور عاجزی کرے (یعنی جھوٹی تعریف اور حد سے زیادہ لجاجت' تضرع' دوستی اور محبت جتانا اپنی غرض پوری کرنے کے لئے)-

فَقَامَ يَتَمَلَّقُنِيْ- پھر کھڑے ہو کر مجھ سے خوشامد اور عاجزی کرنے لگا-

ذُوْخِبٍّ وَّ مَلَقٍ- مکار خوشامدی-

اَدْعُوْكَ خَوْفًا وَّ طَمَعًا وَّ تَمَلُّقًا- میں تجھ کو تیرے عذاب سے ڈر اور تیرے ثواب کی طمع اور تملق کے ساتھ پکارتا ہوں (یہاں تملق کے معنی اس عاجزی اور خضوع کے ہیں جو دل اور زبان دونوں سے ہو)-

رَجُلٌ مَّلِقٌ- وہ آدمی جس کی زبان اور دل یکساں نہ ہو (خوشامدی مکار)-

مَلْكٌ یا مُلْكٌ یا مِلْكٌ یا مَلَكَةٌ یا مَمْلَكَةٌ- مالک ہو جانا' قدرت رکھنا' غالب آنا' اچھا کرنا' بچہ کا طاقت ور ہو کر اپنی ماں کے ساتھ چلنا' سیراب کرنا' نکاح سے روکنا-

مَلْكٌ' مُلْكٌ' مِلْكٌ- نکاح کرنا-

تَمْلِيْكٌ- مالک بنانا' بادشاہ بنانا' نکاح کر دینا-

تَمَالُكٌ- روکنے کی قدرت رکھنا-

اَمْلِكْ عَلَيْكَ لِسَانَكَ- اپنی زبان کو قابو میں رکھ (وہی بات زبان سے نکال جس میں دین یا دنیا کا فائدہ ہو' اور جس بات سے نقصان کا اندیشہ ہو اس کو زبان سے نہ نکالنا تمام اخلاق میں یہ امر سب سے اہم ہے)-

مِلَاكُ الدِّيْنِ الْوَرَعُ- دین کا بڑا جزء پرہیز گاری ہے (یعنی حرام کاموں سے اور حرام مال سے بچنا- یعنی تقویٰ جس پر دین کا دارومدار ہے)-

اَلَا اُدُلُّكَ عَلٰى مِلَاكِ هٰذَا الْاَمْرِ- کیا میں تجھ کو اس کام کا بڑا اہم جزء نہ بتلاؤں (یعنی جس پر دین داری موقوف اور منحصر ہے)-

كَانَ اٰخِرُ كَلَامِهِ اَلصَّلٰوةَ وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ- آنحضرت ﷺ کا آخری کلام (جس کے بعد وفات ہوگئی) یہ تھا کہ نماز کا خیال رکھو اور لونڈی غلاموں کا (یعنی ان پر ایسا بوجھ نہ ڈالو جو ان کی طاقت سے باہر ہو' ان کے کھانے' پینے' پہننے اور راحت آرام کی اچھی طرح خبر رکھو بعض نے کہا وَمَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ سے ہر مال مراد ہے جس کا آدمی مالک ہو' مطلب یہ ہے کہ زکوٰۃ دینا لازم سمجھو- گویا آپ نے یہ پیشین گوئی فرمائی کہ آپ کے بعد جو پہلا فساد ہوگا وہ زکوٰۃ نہ دینا- اسی لئے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے مانعین زکوٰۃ پر جہاد کیا اور فرمایا جو شخص نماز اور

زکوٰۃ میں فرق کرے گا میں اس سے لڑوں گا- نماز صحت جسمانی کا شکر ہے اور زکوٰۃ وسعت مالی کا شکر)-

اِذْهَبْ فَقَدْ مَلَّكْتُكَهَا- جا میں نے اس کا نکاح تجھ سے کر دیا-

لَوْ قُلْتَهَا وَ اَنْتَ تَمْلِكُ اَمْرَكَ- کاش تو یہ کلمہ اس وقت کہتا جب تو اپنے نفس کا مختار تھا (جنگ میں گرفتار نہیں ہوا تھا اگر اس وقت کہتا تو نہ قتل ہوتا نہ قید کیا جاتا- اب تو قید ہونا لازمی ہے)-

حَضَرَ مِلَاكًا- ایک نکاح کی محفل میں شریک ہوئے-

لَا اَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا- میں اللہ کے سامنے تیرے لیے اپنے اختیار سے کچھ نہیں کر سکتا (شفاعت بھی ہوگی تو وہ بھی بحکم واذن خداوندی ہوگی)-

حَكَمْتَ بِحُكْمِ الْمَلِكِ مِنْ فَوْقِ سَبْعِ سَمٰوٰتٍ- آنحضرتؐ نے سعد بن معاذؓ سے فرمایا تم نے جو (بنی قریظہ یہودیوں کے باب میں) فیصلہ کیا وہ اس حکم کے مطابق ہے جو اللہ تعالےٰ نے سات آسمانوں کے اوپر سے دیا تھا (یعنی ان کے جوانوں کو قتل کرو' عورتوں اور بچوں کو لونڈی غلام بناؤ)-

اَلَا اِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى- سن لو ہر بادشاہ کی ایک محفوظ چراگاہ ہوتی ہے-

اَلْعَبْدُ الْمَمْلُوْكُ اِذَا اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ- جو خدا کا بندہ کسی کا غلام ہو اور اللہ کا حق ادا کرے (اپنے مالک مجازی کی خدمت کے ساتھ مالک حقیقی کی بھی عبادت بجالائے)-

فَاِنَّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ مَلَكًا- اس کی داہنی طرف ایک فرشتہ رہتا ہے (یعنی نمازی کی داہنی طرف تو ادھر نہ تھوکے)-

هَلْ مِنْ اٰبَاءِهٖ مِنْ مَّلِكٍ- کیا اس کے بزرگوں میں کوئی بادشاہ بھی گزرا ہے-

قَالَ الْمَلَكُ قُلْ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ- فرشتے نے (حضرت سلیمانؑ سے کہا) انشاء اللہ کہو-

اَوَ اَمْلِكُ اَنْ نَّزَعَ اللّٰهُ الرَّحْمَةَ مِنْ قَلْبِكَ- میں کیا کر سکتا ہوں اگر اللہ تعالےٰ نے تیرے دل سے رحم نکال لیا ہے (میں پھر تیرے دل میں رحم نہیں ڈال سکتا)-

دَخَلَ فِيْ حَلْقِهٖ مَاءٌ لَا بَأْسَ لَمْ يَمْلِكْ- اگر روزہ میں بے اختیار پانی حلق میں چلا گیا (مثلاً کلی کرتے میں) تو کچھ حرج نہیں یعنی روزہ نہیں ٹوٹے گا (اہل حدیث کا یہی قول ہے اور حنفیہ نے اس میں خلاف کیا ہے)-

فَلَمْ اَمْلِكْ نَفْسِيْ اَنْ وَقَعْتُ- میں اپنے آپ کو سنبھال نہ سکا جماع کر لیا-

سَلْ هٰذَا فِيْمَا قَتَلَنِيْ فَيَقُوْلُ قَتَلْتُهٗ عَلٰى مُلْكِ فُلَانٍ- (قیامت کے دن مقتول پروردگار سے عرض کرے گا! پروردگار) اس سے پوچھ اس نے مجھ کو کیوں قتل کیا؟ قاتل کہے گا' میں نے فلاں بادشاہ کے حکم سے اس کو مارا-

فَلَمَّا رَاٰهُ اَجْوَفَ عَرَفَ اَنَّهٗ خَلْقٌ لَا يَتَمَالَكُ- جب شیطان نے حضرت آدمؑ کے پتلے کو دیکھا کہ اندر سے اس کا پیٹ خالی ہے تو سمجھ گیا کہ یہ ایسی مخلوق ہے جو اپنے نفس پر پوری قادر نہ ہوگی-

خَلَقَ خَلْقًا لَا يَتَمَالَكُ- اللہ نے ایسی مخلوق پیدا کی ہے جو اپنے نفس کو قابو میں نہیں رکھ سکتی (یعنی غصہ کے وقت آدمی بے اختیار ہو جاتا ہے- اسی طرح جب شہوت کا زور ہوتا ہے یا پیشاب پاخانہ یا بھوک پیاس کا)-

اَخْنَى الْاَسْمَاءِ مَنْ يُّسَمّٰى مَلِكَ الْاَمْلَاكِ- سب سے بدتر نام یہ نام ہے "ملک الاملاک" یعنی شہنشاہ (کیونکہ یہ نام اللہ ہی کو سزاوار ہے اور وہی سب شاہوں کا شاہ ہے)-

مُلْكُهٗ بِالشَّامِ- اس پیغمبر کی بادشاہت (پہلے) شام میں ہوگی (شام کا ملک اس کی امت والے فتح کر لیں گے)-

حُسْنُ الْمَلَكَةِ نَمَاءٌ- اچھا مزاج رکھنا ترقی کا سبب ہوتا ہے (یعنی جو شخص اپنے خدمت گاروں' نوکروں' لونڈی غلاموں سے خوش مزاج رہتا ہے اس کو دنیاوی ترقی ہوتی ہے اس کی دولت اور عزت بڑھتی ہے)-

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ سَيِّئُ الْمَلَكَةِ- جو شخص بدمزاج ہو اپنے نوکروں' لونڈی غلاموں پر بیجا سختی کرتا ہو وہ بہشت میں نہ جائے گا-

خَاصَمَ اَهْلُ نَجْرَانَ اِلٰى عُمَرَ فِيْ رِقَابِهِمْ فَقَالُوْا

اِنَّا كُنَّا عَبِيْدَ مَمْلَكَةٍ وَلَمْ نَكُنْ عَبِيْدَ قِنٍّ- نجران کے نصاریٰ نے حضرت عمرؓ کے پاس فریاد کی اور کہا بیشک ہم سلطنت کے غلام تھے مگر عام لوگوں کے غلام نہیں تھے- (قِنٌّ اس غلام کو کہتے ہیں جو خود بھی دوسروں کی ملک ہو اور اس کے ماں باپ بھی غلام ہوں یعنی غلام ابن غلام، نسلی غلام)-

اَلْبَصْرَةُ اِحْدَى الْمُؤْتَفِكَاتِ فَانْزِلْ فِي ضَوَاحِيْهَا وَاِيَّاكَ وَالْمَمْلَكَةِ- بصرہ کا شہر بھی ان شہروں میں سے ہے جو الٹ دیئے گئے تو ایسا کر کہ بصرے کے اطراف میں اتر بیچا بیچ شہر میں مت اتر-

مَنْ شَهِدَ مِلَاكَ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ- جو شخص کسی مسلمان کے نکاح میں شریک ہو-

اَمْلِكِ الْعَجِيْنَ فَاِنَّهُ اَحَدُ الرَّيْعَيْنِ- آٹے کو اچھی طرح گوندھ کیونکہ اس سے روٹی کا وزن بڑھ جاتا ہے-

لَاتَدْخُلُ الْمَلَائِكَةُ بَيْتًا فِيْهِ كَلْبٌ وَّلَا صُوْرَةٌ- فرشتے اس کمرے میں نہیں جاتے (اس گھر میں) جس میں کتا ہو یا مورت ہو (مراد وہ فرشتے ہیں جو مومنوں کی محبت سے دورہ کرتے کرتے ان کے پاس آتے ہیں، نہ وہ فرشتے جو مامور بکار ہوں وہ تو ہر طرح آئیں گے اور اپنا کام کریں گے)-

مَلَكُوْت بمعنی مُلْكٌ (جیسے جَبَرُوْتٌ بمعنی جَبْرٌ اور رَهَبُوْتٌ بمعنی رَهْبٌ)-

عَلَيْهِ مَسْحَةُ مَلَكٍ- اس پر خوبصورتی کا نشان نمایاں تھا-

هٰذَا مَلِكُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ- یہ اس امت کا بادشاہ ہے جو اب ظاہر ہوا (ایک روایت میں مُلْكٌ ہے)-

فَلَا تَلُمْنِيْ فِيْمَا لَا اَمْلِكُ- جس امر میں میرا اختیار نہیں ہے اس پر مجھ کو ملامت مت کر (یعنی دل کی محبت میرے اختیار میں نہیں ہے)-

جَعَلَ اللّٰهُ تَعَالٰى مُلْكَ سُلَيْمَانَ فِيْ خَاتَمِهٖ- اللہ تعالیٰ نے حضرت سلیمانؑ کی سلطنت ان کی انگوٹھی میں رکھی تھی (جب آپ اس انگوٹھی کو پہنتے تو جن و انس، پرندے اور وحشی جانور سب آپ کی اطاعت کرتے (آخر حدیث تک)-

هُوَ اِقْرَارٌ بِالْبَعْثِ وَالْحِسَابِ وَالْمُجَازَاةِ وَ اِيْجَابُ مُلْكِ الْاٰخِرَةِ لَهٗ كَاِيْجَابِ مُلْكِ الدُّنْيَا- (مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ کی تفسیر حدیث میں یوں ہے کہ) بندہ حشر، حساب، جزا و سزا کا اقرار کرے اور اللہ تعالیٰ کے لئے آخرت کی بادشاہت اسی طرح ثابت کرے جیسے دنیا کی بادشاہت اس کے لیے ثابت کرتا ہے-

مَا مِنْ شَيْءٍ اَكْثَرَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وَ اِنَّهٗ يَهْبِطُ فِيْ كُلِّ يَوْمٍ سَبْعُوْنَ اَلْفَ مَلَكٍ فَيَاْتُوْنَ الْبَيْتَ وَ يَطُوْفُوْنَ بِهٖ ثُمَّ يَاْتُوْنَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ثُمَّ يَاْتُوْنَ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ فَيُسَلِّمُوْنَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَاْتُوْنَ الْحُسَيْنَ فَيُقِيْمُوْنَ عِنْدَهٗ وَ اِذَا كَانَ السَّحَرُ وُضِعَ لَهُمْ مِعْرَاجٌ اِلَى السَّمَاءِ ثُمَّ لَا يَعُوْدُوْنَ اَبَدًا- (امام جعفر صادقؓ نے فرمایا کہ آنحضرتؐ نے فرمایا) کسی مخلوق کی تعداد فرشتوں سے زیادہ نہیں ہے (وہ بے شمار ہیں ان کا شمار اللہ ہی جانتا ہے) ہر روز ستر ہزار فرشتے آسمان سے اترتے ہیں اور خانۂ کعبہ پر آ کر اس کا طواف کرتے ہیں- پھر آنحضرتؐ کے مزار شریف پر (مدینہ میں) آتے ہیں- پھر جناب امیر (علیؓ) کے مزار پر (کوفہ یا نجف میں) آتے ہیں ان کو سلام کرتے ہیں پھر امام حسینؓ کے مزار پر آتے ہیں، (کربلا معلیٰ میں) اور شب وہیں بسر کرتے ہیں جب صبح ہوتی ہے تو ان کے لیے آسمان تک ایک سیڑھی لگا دی جاتی ہے (وہ آسمان پر چڑھ جاتے ہیں) پھر کبھی زمین پر نہیں آتے (یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے)-

اِذَا اَمَرَ اللّٰهُ مِيْكَائِيْلَ بِالْهُبُوْطِ اِلَى الدُّنْيَا صَارَتْ رِجْلُهُ الْيُمْنٰى فِي السَّمَآءِ السَّابِعَةِ وَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً اَنْصَافُهُمْ مِّنْ ثَلْجٍ وَ اَنْصَافُهُمْ مِّنْ نَّارٍ وَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً بُعْدُ مَابَيْنَ شَحْمَةِ اُذُنِهٖ اِلٰى عَيْنَيْهِ مَسِيْرَةُ خَمْسِمِائَةِ عَامٍ خَفَقَانَ الطَّيْرِ وَالْمَلَائِكَةُ لَا يَاْكُلُوْنَ وَلَا يَشْرَبُوْنَ وَلَا يَنْكِحُوْنَ وَ اِنَّمَا يَعِيْشُوْنَ بِنَسِيْمِ الْعَرْشِ وَ اِنَّ لِلّٰهِ مَلَائِكَةً رُكَّعًا سُجَّدًا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَمَا فِيْ مِلْكِهِمْ شَيْءٌ- (امام جعفر صادقؓ نے فرمایا) جب اللہ تعالیٰ میکائیلؑ کو دنیا میں اترنے کا حکم دیتا ہے تو ان کا دایاں پاؤں ساتویں آسمان

پر رہتا ہے (اور بایاں پاؤں زمین پر تو زمین سے لے کر ساتویں آسمان تک ان کا ایک قدم ہے) اور اللہ کے بعض فرشتے ایسے ہیں کہ آدھا جسم ان کا برف ہے اور آدھا آگ (دو ضدیں ان میں جمع ہیں) اور بعض فرشتے ایسے ہیں کہ ان کی کان کی لو سے آنکھوں تک اتنی مسافت ہے جو پرندہ پانچسو برس میں طے کرے (حالانکہ بعض پرندے جیسے ابابیل ایک گھنٹہ میں دو سو میل کی مسافت طے کرتی ہے) اور فرشتے نہ کھاتے ہیں نہ پیتے ہیں نہ نکاح کرتے ہیں ان کی زندگی عرش کی ہوا سے ہے اور بعض فرشتے ایسے ہیں جو قیامت تک رکوع اور سجدے میں پڑے رہیں گے اور فرشتوں کی ملک میں کوئی چیز نہیں ہے (یعنی دنیا کا مال واسباب' ایک روایت میں مَا فِیْ مَلَکَتِهِمْ شَیْءٌ ہے معنی وہی ہیں)۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ خَضَعَ کُلُّ شَیْءٍ لِمَلَکَتِهٖ - پوری تعریف اس خداوند کو ہے جس کی ملکیت میں ہر چیز اس کے سامنے عاجزی کر رہی ہے۔

مَلَکَتْنِیْ عَیْنِیْ وَ اَنَا جَالِسٌ - بیٹھے بیٹھے میری آنکھ لگ گئی (میں سو گیا)۔

مَلَّکْتُکَهَا بِمَا مَعَكَ مِنَ الْقُرْاٰنِ - میں نے اس کا نکاح تجھ سے اس قرآن کے بدلے کر دیا جو تجھ کو یاد ہے (بس یہ قرآن اس کو سکھا دے یہی اس کا مہر ہے)۔

اَلْقَلْبُ مِلَاكُ الْجَسَدِ - دل سارے جسم کا سردار ہے (وہی سب اعضاء میں خون پہنچاتا ہے - زندگی قائم رکھتا ہے اس کی حرکت موقوف ہوتے ہی آدمی مر جاتا ہے)۔

مَلٌّ - درست کرنا' داخل کرنا' جلدی کرنا' سینہ لمبا ہونا' تھک جانا' رنجیدہ ہونا' الٹنا' تنگ ہونا۔

تَمْلِیْلٌ - الٹنا۔

اِمْلَالٌ - فیصلہ کرنا' رنج میں ڈالنا' لمبا ہونا' لکھنے کی اجازت دینا۔

تَمَلُّلٌ - بیماری یا غم سے الٹ پلٹ کرنا۔

اِنْمِلَالٌ - کھسک جانا۔

اِمْتِلَالٌ - داخل ہونا' جلدی کرنا۔

اِسْتِمْلَالٌ - تنگ ہونا' ملول ہونا۔

اِکْلَفُوْا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِیْقُوْنَ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا یَمَلُّ حَتّٰی تَمَلُّوْا - اتنا ہی نیک عمل کرو جتنے کی تم کو طاقت ہو' کیونکہ اللہ تعالیٰ ثواب دینے سے نہیں تھکتا' اور تم تھک جاؤ گے (اگر اپنی طاقت سے زیادہ عمل کرو گے)۔

اِلَّا کَرَاهَةَ اَنْ اُمِلَّکُمْ - میں نے یہ پسند نہیں کیا کہ تم رنج ہو جاؤ۔

وَاللّٰهِ لَتُمِلَّنَّهٗ - (کعب بن اشرف کی بیوی نے محمد بن مسلمہ کی آواز سن کر اپنے خاوند سے کہا) قسم خدا کی تم کو اس سے دکھ یا رنج پہنچے گا (مجھ کو تو یہ آواز خون کی آواز معلوم ہوتی ہے شاید یہ عورت کاہنہ ہوگی وہ پہچان گئی کہ محمد بن مسلمہ اور ان کے ساتھی قتل کے ارادے سے آئے ہیں)۔

تَفْتَرِقُ اُمَّتِیْ عَلٰی ثَلَاثَةٍ وَّ سَبْعِیْنَ مِلَّةً - میری امت تہتر (۷۳) طریق پر ہو جائے گی (اس حدیث کی تشریح اوپر گزر چکی ہے)۔

عَلٰی مِلَّةِ اَبِیْنَا اِبْرَاهِیْمَ - ہمارے باپ ابراہیمؑ کے طریق پر (عرب لوگ تو حضرت ابراھیمؑ کی اولاد ہیں' لیکن دوسرے ملکوں کے مسلمان گو ان کی اولاد میں نہ ہوں مگر چونکہ آنحضرتؐ ان کی اولاد میں ہیں اور ہم سب کے باپ (مربی) آنحضرتؐ ہیں تو ہم بھی گویا ابراھیمؑ کی اولاد میں ہوئے وہ ہمارے بھی باپ ٹھہرے ایک قرأت میں وَ اَزْوَاجُهٗ اُمَّهَاتُهُمْ کے بعد یہ فقرہ زیادہ ہے وَهُوَ اَبُوْهُمْ یعنی آنحضرتؐ تمام مسلمانوں کے باپ ہیں)۔

لَایَتَوَارَثُ اَهْلُ مِلَّتَیْنِ - ایک ملت والا دوسری ملت والے کا وارث نہ ہوگا (ملت سے مراد یہاں دین ہے جیسے اسلام' یہودیت' نصرانیت' مجوسیت' مطلب یہ ہے کہ مسلمان کافر کا وارث نہ ہوگا نہ کافر مسلمان کا)۔

لَیْسَ عَلٰی عَرَبِیٍّ مِلْكٌ وَلَسْنَا بِنَازِعِیْنَ مِنْ یَّدِ رَجُلٍ شَیْئًا اَسْلَمَ عَلَیْهِ وَلٰکِنَّا نُقَوِّمُهُمُ الْمِلَّةَ عَلٰی اٰبَائِهِمْ خَمْسًا مِّنَ الْاِبِلِ - (حضرت عمرؓ نے کہا) عربی شخص مملوک نہیں ہو سکتا (غلام نہیں بن سکتا) اور ہم یہ نہیں چاہتے کہ جو کوئی اپنی ایک چیز رکھ کر مسلمان ہوا ہے وہ اس کے ہاتھ سے

چھین لیں- لیکن ہم ان کے باپوں پر دیت ٹھہرا دیتے ہیں پانچ اونٹ (ہوتا یہ تھا کہ جاہلیت کے زمانہ میں لوگ لونڈیوں سے جماع کرتے ان سے اولاد ہوتی تو ان کا نسب ان کے باپوں سے متعلق رہتا اور وہ غلام بنائے جاتے حالانکہ وہ عربی ہوتے- حضرت عمرؓ نے یہ چاہا کہ ایسے بچے ان کے باپوں کو دلائے جائیں اور آزاد سمجھے جائیں اور لونڈی کا مالک ان سے فی بچہ پانچ اونٹ معاوضہ کے طور پر لے لے- بعض نے کہا مراد وہ عرب لوگ ہیں جو جاہلیت کے زمانے میں قید کئے گئے تھے- پھر اسلام کا زمانہ آ گیا اور وہ ان ہی کے پاس رہے جنھوں نے قید کیا تھا (ان کے غلام رہے) تو حضرت عمرؓ نے یہ چاہا کہ ایسے لوگ آزاد سمجھے جائیں اور جن کی اولاد تھی ان کو دے دیئے جائیں وہ قید کرنے والوں کو فی کس پانچ اونٹ معاوضہ کے طور پر دیں- اس اثر سے یہ بھی نکلتا ہے کہ اقتصادی اور ملکی معاملات میں جن میں شارع کی طرف سے کوئی نص نہ ہو حاکم اسلام اپنی رائے سے حسب مصلحت وقت حکم دے سکتا ہے)-

اِنَّ اَمَةً اَتَتْ طَيًّا فَاَخْبَرَتْهُمْ اِنَّهَا حُرَّةٌ فَتَزَوَّجَتْ فَوَلَدَتْ فَجَعَلَ فِيْ وَلَدِهَا الْمِلَّةَ- ایک لونڈی (بھاگ کر) طے قبیلہ میں گئی اور ان سے کہا کہ میں آزاد ہوں- پھر اس نے نکاح کیا اور بچہ جنا حضرت عثمانؓ نے اس بچہ کا معاوضہ لونڈی کے مالک کو دلایا (ایک راس کے بدلے دو راس' دوسرے لوگ ایک راس کے بدلے ایک ہی راس دلاتے' بعض قیمت دلاتے خواہ کچھ ہی ہو)-

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنَّ لِيْ قَرَابَاتٍ اَصِلُهُمْ وَيَقْطَعُوْنَنِيْ وَ اُعْطِيْهِمْ فَيَكْفُرُوْنَنِيْ فَقَالَ لَهٗ اِنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ- ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا- میرے بعض رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں ان سے جوڑتا ہوں (میل کرتا ہوں) لیکن وہ توڑتے ہیں' اور میں ان کو دیتا ہوں تو وہ (بجائے شکر گزاری کے) ناشکری کرتے ہیں- آنحضرتؐ نے فرمایا' تو ان کو گرم راکھ (بھوبل) پھنکاتا ہے (یعنی وہ دوزخ میں جائیں گے)-

كَاَنَّمَا تُسِفُّهُمُ الْمَلَّ- جیسے تو ان کو گرم راکھ (بھوبل) پھنکا رہا ہے-

يَتَمَلْمَلُ عَلٰى فِرَاشِهٖ- اپنے بچھونے پر الٹ پلٹ کر رہا ہے-

فَاَلَّفَ اللّٰهُ السَّحَابَ وَمَلَّتْنَا- اللہ تعالیٰ نے ابر کو جمع کر دیا اور اس نے (پانی برساتے برساتے) ہم کو تنگ کر دیا (کثرت بارش سے تنگ آ گئے)-

قَالَ اَبُوْ هُرَيْرَةَ لَمَّا افْتَتَحْنَا خَيْبَرَ اِذَا اُنَاسٌ مِنْ يَهُوْدَ مُجْتَمِعُوْنَ عَلٰى خُبْزَةٍ يَمُلُّوْنَهَا- ابوہریرہؓ نے کہا جب ہم نے خیبر فتح کیا تو کیا دیکھتے ہیں کہ یہودیوں میں سے چند لوگ ایک روٹی پر جمع ہو رہے ہیں جس کو وہ گرم راکھ (بھوبل) میں گھسیڑ رہے تھے-

اِنَّهٗ مَرَّبِهٖ رَجُلٌ مِّنْ جَرَادٍ فَاَخَذَ جَرَادَتَيْنِ فَمَلَّهُمَا- ٹڈیوں کا ایک جھنڈ ان پر سے گزرا' انھوں نے دو ٹڈیاں پکڑیں اور ان کو گرم راکھ (بھوبل) میں بھونا-

كَانَ ضَاحِيَهٗ بِالنَّارِ مَمْلُوْلٌ- گویا اس کا ظاہری رخ گرم راکھ (بھوبل) سے بھنا ہوا ہے (یعنی وہ رخ جس پر دھوپ پڑتی ہے)-

لَاتَزَالُ الْمَلِيْلَةُ وَالصُّدَاعُ بِالْعَبْدِ- بخار کی حرارت اور دردسر برابر بندے کو رہتا ہے (بعض نے کہا ملیلہ وہ بخار ہے جو ہڈیوں میں ہوتا ہے)-

مَلِيْلَةُ الْاِرْغَاءِ- بڑا غل مچانے والی-

اِنَّهٗ اَمَلَّ عَلَيْهِ لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ- انھوں نے ان کو یہ آیت لکھوائی "لَايَسْتَوِى الْقَاعِدُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ" اخیر تک-

اَصْبَحَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِمَلَلٍ ثُمَّ رَاحَ وَ تَعَشّٰى بِسَرِفٍ- آنحضرتؐ صبح کو ملل میں تھے پھر شام کو چلے اور رات کا کھانا سرف میں کھایا-

مَلَلُ- ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان' مدینہ سے سترہ میل پر-

فَرَضَ اللّٰهُ الطَّاعَةَ نِظَامًا لِلْمِلَّةِ- اللہ تعالیٰ نے دین کے انتظام کے لئے اطاعت کو فرض کیا (یعنی خدا' رسول اور خلیفۂ اسلام کی اطاعت کو)-

يَتَمَلْمَلُ تَمَلْمُلَ السَّلِيمِ - اس طرح تڑپ رہا تھا جیسے سانپ کا کاٹا ہوا تڑپتا ہے-

كَانَ لَيْلَةً مِّنَ اللَّيَالِي مُتَعَلِّقًا بِاَسْتَارِ الْكَعْبَةِ وَهُوَ يَتَمَلْمَلُ - امام زین العابدین علیہ السلام) ایک رات کعبہ کا پردہ پکڑ کر لٹک رہے تھے اور تڑپ رہے تھے-

مَلْمَلَةٌ - ہاتھی کی سونڈ-

اِنَّهٗ حَمَلَ يَوْمَ الْجَسْرِ وَضَرَبَ مَلْمَلَةَ الْفِيْلِ - جنگ جسر کے روز انھوں نے حملہ کیا اور ہاتھی کی سونڈ پر مار لگائی-

مِمْ - بمعنی من آتا ہے یہ ایک لغت ہے (یمنی لہجہ ہے)-

مَنْ زَنٰى مِمْ بِكْرٍ وَمَنْ زَنٰى مِمْ ثَيِّبٍ - جو شخص کنواری عورت سے زنا کرے اور جو شخص ثیبہ عورت سے زنا کرے-

مَلْوٌ - تیز چلنا' دوڑنا-

تَمْلِيَةٌ - لمبا کرنا' فائدہ دینا - (اِمْلَاءٌ کے بھی یہی معنی ہیں' اور ڈھیلا کرنا' مہلت دینا-

تَمَلِّيْ - فائدہ اٹھانا-

اِسْتِمْلَاءٌ - مہلت مانگنا-

اِنَّ اللّٰهَ لَيُمْلِيْ لِلظَّالِمِ - اللہ تعالیٰ ظالم کو مہلت دیتا ہے (یعنی دنیا میں اس کی عمر لمبی ہوتی ہے اور وہ خوب ظلم کیا کرتا ہے تاکہ آخرت میں سخت پکڑا جائے)-

فَلَبِثْتُ مَلِيًّا - میں بڑی دیر تک ٹھہرا رہا-

مَلِيٌّ - زمانہ کا ایک حصہ جس کی کوئی حد مقرر نہیں- (عرب لوگ کہتے ہیں مَضٰى مَلِيٌّ مِنَ النَّهَارِ دن کا ایک حصہ گزر گیا اور مَضٰى مَلِيٌّ مِّنَ الدَّهْرِ زمانہ کا ایک حصہ گزر گیا- بعض نے کہا مَلِيٌّ تین راتوں کا زمانہ مَلَوَان رات اور دن-

هُوَ اَوْلٰى بِهٖ وَ اَمْلٰى - وہ اس کا زیادہ حق رکھتا ہے اور زیادہ گنجائش رکھتا ہے-

مَلَاءٌ - جنگل-

اِلْبَسْ جَدِيْدًا وَتَمَلَّ حَبِيْبًا - نیا کپڑا پہن اور مدت تک اپنے حبیب کے ساتھ رہ-

صَحِيْفَةٌ هِيَ اِمْلَاءُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - یہ ایک کتاب ہے جو آنحضرتؐ نے لکھوائی تھی-

اَمْلُوْا عَلٰى حَفَظَتِكُمْ خَيْرًا - اپنے محافظ فرشتوں سے نیکیاں لکھاؤ-

اَحْسِنُوْا اَمْلَاءَ كُمْ - اپنے اخلاق درست کرو-

بابُ المیم مع النّون

مَنْ - موصولہ بھی ہوتا ہے اور استفہامیہ بھی یعنی جو کہ اور کون-

اَلْبَخِيْلُ الَّذِيْ مَنْ ذُكِرْتُ عِنْدَهٗ فَلَمْ يُصَلِّ عَلَيَّ - بخیل وہ شخص ہے کہ میرا نام اس کے سامنے لیا جائے پھر وہ مجھ پر درود نہ بھیجے-

فَمَنْ لَّنَا - جب امیر میں اور باغیوں میں اختلاف ہو تو امیر کی پیروی کرنا صحیح ہے-

مَنْ جَنَّةُ الْفِرْدَوْسِ مَاْوَاهُ - وہ جن کا ٹھکانہ جنت الفردوس ہے (امام بخاریؒ کی روایت میں مَنْ موصولہ ہے اور دوسری روایتوں میں مِنْ ہے بہ کسرۂ میم)-

اَوْصٰى لِاَقَارِبِهٖ مَنْ اَقَارِبُهٗ - اپنے ناطہ والوں کے لیے وصیت کے ناطہ والے کون تھے-

مِنْ - حرف جر ہے بمعنی سے اور از-

وَالْعَجُوْزُ مِنْ وَّرَائِنَا - اور بڑھیا ہمارے پیچھے تھی (بعض نے مَنْ موصولہ روایت کیا ہے بہ فتحۂ میم)-

يَخْرُجُ بِهٖ جَدُّهٗ ابْنُ هِشَامٍ مِّنَ السُّوْقِ - ان کے دادا ابن ہشام بازار کے معاملات ان کو نکال کر کرتے تھے-

اَللّٰهُمَّ مِنْكَ وَلَكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَّ اُمَّتِهٖ - یا اللہ! یہ قربانی تیری عطا کی ہوئی ہے اور خالص تیری رضامندی کے لئے کاٹی جاتی ہے حضرت محمدؐ اور ان کی امت کی طرف سے-

مَنْأٌ - صاف کرنے کے لئے دباغت میں ڈالنا-

وَادِمَةٌ فِي الْمَنِيْئَةِ - اور کچھ چمڑے دباغت کے لئے پڑے ہوئے تھے-

وَهِيَ تَمْعَسُ مَنِيْئَةً لَّهَا - وہ اپنے چمڑے کو مل رہی تھیں-

مِنْجَافٌ - کشتی کا سکان جس سے کشتی سیدھی کی جاتی

ہے-

فَقَعَدَ عَلٰى مِنْجَافِ السَّفِيْنَةِ- وہ کشتی کے سکان پر بیٹھے (بعضوں نے کہا کشتی کے ایک جانب بیٹھے- خطابی نے کہا میں نے اس لفظ میں کوئی بات قابل اعتماد نہیں سنی حربی نے بھی ایسا ہی کہا ہے)-

مَنْجَقَةٌ- منجنیق سے مارنا (منجنیق ایک آلہ ہے جس میں اگلے زمانہ میں پتھر رکھ کر دشمن پر مارا کرتے تھے)-

مَنْحٌ- دینا جانور کے بال اور دودھ اور بچے کسی کو بخشنا-

مُمَانَحَةٌ- آنسو برابر جاری رہنا-

اِمْنَاحٌ- زچگی قریب ہونا-

اِسْتِمْنَاحٌ- بخشش مانگنا-

مَنْ مَّنَحَ مِنْحَةَ وَرِقٍ اَوْ مَنَحَ لَبَنًا كَانَ لَهٗ كَعِدْلِ رَقَبَةٍ- جو شخص چاندی کا منحہ دے یا دودھ کا منحہ تو اس کو ایک بردہ آزاد کرنے کے برابر ثواب ہوگا (چاندی کا منحہ یہ ہے کہ کسی کو قرض حسنہ دے' اور دودھ کا منحہ یہ ہے کہ کسی کو اونٹنی یا بکری دودھ پینے کے لئے دے اسی طرح اگر اس کے بال یا اون سے فائدہ اٹھانے کے لئے دے پھر ایک مدت کے بعد مالک اس کو واپس لے لے)-

اَلْمِنْحَةُ مَرْدُوْدَةٌ- منحہ کا مالک کو پھیر دینا ضروری ہے (کیونکہ مالک نے صرف فائدہ اٹھانے کی اس کو اجازت دی تھی نہ کہ مالک بن جانے کی- اسی طرح منحہ زمین کا یعنی کوئی شخص اپنی زمین کسی کو کھیتی کرنے کے لئے دے)-

هَلْ مِنْ اَحَدٍ يَّمْنَحُ مِنْ اِبِلِهٖ نَاقَةً اَهْلَ بَيْتٍ لَّا دَرَّ لَهُمْ- کوئی شخص ایسا ہے جو اپنے اونٹوں میں سے ایک اونٹنی ان گھر والوں کو دے جن کے پاس دودھ نہیں ہے-

وَ يَرْعٰى عَلَيْهَا مِنْحَةٌ مِنْ لَبَنٍ- اس پر دودھ والی بکریاں چرتی ہیں-

مَنْ كَانَتْ لَهٗ اَرْضٌ فَلْيَزْرَعْهَا اَوْ يَمْنَحْهَا اَخَاهُ- جس کے پاس (قابل زراعت) زمین ہو تو وہ خود اس میں کھیتی کرے یا اپنے بھائی مسلمان کو دے دے (یعنی مفت)-

مَنْ مَنَحَهُ الْمُشْرِكُوْنَ اَرْضًا فَلَا اَرْضَ لَهٗ- جس مسلمان کو مشرک اپنی زمین (عاریت کے طور پر) دے تو وہ زمین اس مسلمان کی نہیں سمجھی جائے گی (اور خراج ساقط نہ ہوگا- بدستور زمین کے مالک سے لیا جائے گا)-

اَفْضَلُ الصَّدَقَةِ الْمَنِيْحَةُ تَغْدُوْ بِعِسَاءٍ وَّ تَرُوْحُ بِعِسَاءٍ (ایک روایت میں تَغْدُوْ بِعَسٍّ وَّ تَرُوْحُ بِعَسٍّ ایک روایت میں تَغْدُوْ بِعِشَاءٍ وَّ تَرُوْحُ بِعِشَاءٍ ہے) سب سے بہتر صدقہ دودھ کا جانور مستعار دینا ہے صبح کو ایک قدح بھر دودھ اور شام کو ایک قدح بھر دودھ-

وَكَانَتْ لِاَبِيْ بَكْرٍ مِنْحَةٌ- حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس ایک دودھیل اونٹنی تھی-

وَلَبَنُ مِنْحَتِهِمَا- جو بکری ان کو عاریت ملی ہے اس کا دودھ-

كَانَتْ لَهُمْ مَنَائِحُ يَمْنَحُوْنَ- ان کے چند جانور دودھ کے تھے جو عاریت دیا کرتے-

اَرَاَيْتَ اِنْ لَّمْ اَجِدْ اِلَّا مَنِيْحَةً اُنْثٰى اَفَاُضَحِّيْ- بتلائیے اگر میرے پاس سوائے دودھ کی ایک بکری کے اور کچھ نہ ہو تو میں قربانی کروں (اسی کو کاٹ ڈالوں' آپ نے منع فرمایا کیونکہ دوسری کوئی جائیداد اس کے پاس نہ تھی)-

اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اَحْبُوْكَ- (آنحضرتؐ نے حضرت عباسؓ سے فرمایا) میں تم کو بخشش نہ دوں تم کو کچھ عطا نہ کروں-

وَ اٰكُلُ فَاَتَمَنَّحُ- میں خود کھا کر دوسروں کو کھلاتی ہوں-

كُنْتُ مَنِيْحَ اَصْحَابِيْ يَوْمَ بَدْرٍ- (جابرؓ کہتے ہیں) میں بدر کی جنگ میں اپنے ساتھیوں میں منیح تھا (منیح جوئے کا وہ پانسہ جو حساب میں شریک نہیں کیا جاتا نہ اس کو کچھ ملتا ہے نہ اس سے کچھ لیا جاتا ہے- مطلب یہ ہے کہ جنگ بدر میں میں بچہ تھا میرا حصہ مجاہدین کے ساتھ نہیں لگایا گیا)-

يَمْنَحُ اَحَدُهُمُ الْكُثْبَةَ- کوئی تم میں سے ایک گھونٹ دودھ عطا کرتا ہے-

اَلَا اَحْبُوْكَ اَلَا اَمْنَحُكَ اَلَا اُعْطِيْكَ- (آنحضرتؐ نے جعفر بن ابی طالب سے فرمایا) کیا میں تجھ کو عطیہ نہ دوں' تجھ کو بخشش نہ دوں' تجھ کو عطا نہ کروں-

مُنْحَمَنَّا- سریانی لفظ ہے حضرت محمدؐ کا نام مبارک ہے-

مِنْدِیْلٌ- تولیہ یا رومال جو ہاتھ میں میل کچیل پونچھنے کے لئے رکھتے ہیں-

لَمَنَادِیْلُ سَعْدٍ فِی الْجَنَّةِ- سعد بن معاذ کے تولیے بہشت میں (اس سے زیادہ نرم اور ملائم ہیں)-

لَوْلَا هٰذِهِ الدُّنْیَا لَمَنْدَلَ بِنَاهٰؤُلَاءِ- اگر ہمارے پاس دنیا کا یہ مال واسباب نہ ہوتا تو یہ لوگ ہم کو تولیہ بنا دیتے (ذلیل و خوار کر دیتے)-

تَوَضَّأَ وَ تَمَنْدَلَ- آنحضرتؐ نے وضو کیا اور تولیہ سے پونچھا-

تَنَدَّلَ اور تَمَنْدَلَ- تولیہ سے پونچھا-

مُنْذُ یا مُذْ- جب سے-

خَلَقَ اِسْرَافِیْلَ مُنْذُ خَلَقَهٗ صَافًّا قَدَمَیْهِ- اللہ تعالیٰ نے حضرت اسرافیلؑ کو پیدا کیا اور جب سے پیدا کیا وہ اپنے پاؤں جوڑے (صور منہ میں لئے ہوئے) کھڑے ہوئے ہیں (حکم ہوتے ہی صور پھونکیں)-

مُنَسْتِیْرٌ- ایک مقام کا نام ہے قیروان میں-

مَنَاصِعُ- وہ مقامات جو مدینہ سے باہر پاخانہ کرنے کے لئے مقرر کئے گئے تھے-

مِنْشَارٌ- آرہ-

فَلَمَّا بَلَغَ الْمِنْشَارُ اِلٰی رَاْسِهٖ- جب آرہ حضرت زکریاؑ کے سر مبارک تک پہنچا-

مَنْعٌ- روکنا، محروم کرنا-

مَنَاعَةٌ اور مَنَاعٌ- مضبوط اور مستحکم ہونا (دشمن کو روکنے کے قابل)-

تَمْنِیْعٌ بمعنی مَنْعٌ ہے اور گوسالہ کو تھوڑا دودھ پینے دینا تاکہ ماں کا دودھ اتر آئے، پھر اس کو ہٹا لینا-

مُمَانَعَةٌ- جھگڑا کرنا، روکنا-

تَمَنُّعٌ اور اِمْتِنَاعٌ- باز رہنا، رک جانا-

مَانِعٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے- یعنی اپنے خاص بندوں کی حفاظت کرنے والا، دشمنوں کے شر کو ان سے روکنے والا، بعض نے کہا روٹی رزق روکنے والا- یعنی جس بندے کو چاہتا ہے اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے رزق کی کشائش نہیں دیتا-

اَللّٰهُمَّ مَنْ مَنَعْتَ مَمْنُوْعٌ- یا اللہ جس بندے کو تو محروم کرنا چاہے اس کو کوئی اور کچھ نہیں دے سکتا-

اِنَّهٗ کَانَ یَنْهٰی عَنْ عُقُوْقِ الْاُمَّهَاتِ وَ مَنْعٍ وَّ هَاتِ- آنحضرتؐ ماؤں کی نافرمانی (ان کو ستانے سے) منع فرماتے اور غیر کا حق روکنے سے اور جس کا حق دار نہ ہو اس کے مانگنے سے (پرایا مال مار لینے کی فکر کرنے سے بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اپنا مال تو روکنے سے اور دوسروں کا مال سمیٹنے سے یعنی خود تو کسی کے ساتھ سلوک نہ کرے اور دوسروں سے سلوک کا طالب ہو)-

سَیَعُوْذُ بِهٰذَا الْبَیْتِ قَوْمٌ لَّیْسَ لَهُمْ مَنَعَةٌ- اس گھر پر وہ لوگ لوٹ کر آئیں گے جن کے پاس دشمنوں کو دفع کرنے کا کوئی سامان نہ ہوگا-

لَا اُغْنِیْ شَیْئًا لَوْ کَانَ لِیْ مَنَعَةٌ- (عبداللہ بن مسعودؓ کہتے ہیں جب عقبہ بن ابی معیط ملعون نے اوجھڑی آنحضرتؐ کے پشت مبارک پر ڈال دی تھی) میں کچھ نہیں کر سکتا تھا (کیونکہ میں ایک غریب بے وسیلہ محتاج شخص تھا) کاش مجھ کو کوئی زور ہوتا (میرے بھی کچھ لوگ حامی ہوتے تو میں بتلاتا)-

ذُوْمَنَعَةٍ- قوت والا-

فِیْ حِصْنٍ حَصِیْنٍ وَّمَنَعَةٍ- ایک مستحکم قلعہ میں اور دشمنوں کو روکنے والی جماعت میں-

مَنَعَ ابْنُ جَمِیْلٍ- جمیل کے بیٹے نے زکوٰۃ روک دی-

رَجُلٌ یَّعْمَلُ بِالْمَعَاصِیْ هُمْ اَمْنَعُ مِنْهُ- ایک شخص گناہ کے کام کرتا ہے اور وہاں کچھ لوگ موجود ہیں جو اس سے زیادہ قوت رکھتے ہیں (یعنی اس کو گناہ سے روک سکتے ہیں)-

مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا- عراق نے روپے پیسے بھیجنا موقوف کر دیا-

لَاتَمْنَعُوْا فَضْلَ الْمَاءِ- بچا ہوا پانی (جو اپنی ضرورت سے زیادہ ہو) مت روکو-

اِنِّیْ لَاَمْتَنِعُ مِنْ کَذَا- میں اس کام سے باز رہتا ہوں-

مَنْقَلٌ-موزہ-

اِلَّا امْرَاَةً يَئِسَتْ مِنَ الْبَعُوْلَةِ فَهِيَ فِيْ مَنْقَلَيْهَا- جب عورت کو مرد کی حاجت نہ رہے تو وہ ہمیشہ موزے پہنے رہ سکتی ہے کیونکہ اس کو غسل جنابت کرنے کی ضرورت نہیں پڑتی (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ موزوں کے مسح میں توقیت نہیں ہے امام مالک کا یہی قول ہے)-

مَنَّ يَامْنِيْنِيْ-احسان کرنا-

مَنٌّ اور مِنَّةٌ-احسانا جتانا' ننگا کرنا' کاٹنا' کم ہو جانا' تھکانا' ضعیف کرنا-

تَمْنِيْنٌ-مَنْ چھاجانا-

مُمَانَّةٌ-تردد کرنا-

اِمْنَانٌ-ضعیف کرنا-

مُنَّةٌ-قوت اور طاقت-

تَمَنُّنٌ-ضعیف کرنا-

اِمْتِنَانٌ-اپنی مراد کو پہنچنا' اپنے سلوکوں کا شمار کرنا-

مَنٌّ-وہ شبنم جو آسمان سے اترتی ہے اور شہد کی طرح ہو جاتی ہے جیسے شیر خشت اور ترنجبین-

مَنَّانٌ-اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے یعنی نعمتیں عطا کرنے والا' بغیر معاوضہ کے احسان کرنے والا-

مَا اَحَدٌ اَمَنَّ عَلَيْنَا بِمَالِهٖ مِنَ ابْنِ اَبِيْ قُحَافَةَ- میرے اوپر مالی احسان ابوقحافہ کے بیٹے یعنی ابوبکر صدیقؓ سے زیادہ کسی کا نہیں ہے-

مَنَّانٌ کے ایک معنی یہ بھی آئے ہیں کہ احسان کر کے اس کو جتانے والا' یہ صفت نہایت مذموم ہے-

ثَلٰثَةٌ يَشْنَئُهُمُ اللّٰهُ اَلْبَخِيْلُ الْمَنَّانُ- تین آدمیوں کو اللہ تعالیٰ دشمن رکھتا ہے ان میں ایک وہ ہے جو بخیل ہو اور احسان جتانے والا-

لَاتَتَزَوَّجَنَّ حَنَّانَةً وَّلَا مَنَّانَةً- ایسی عورت سے نکاح مت کر جو اپنے اگلے خاوند کے ساتھ محبت رکھتی ہو (ہر دم اسی کا دم بھرتی ہو اسی کا ذکر خیر کرتی ہو) اور نہ اس عورت سے جو دولت مند ہو اور اپنی دولت کی وجہ سے خاوند پر احسان جتاتی ہو (میرے سبب سے تمہاری عزت ہوئی ورنہ ایک کوڑی بھی تمہارے پاس نہ تھی-ایسی عورت کو مَنُوْنٌ بھی کہتے ہیں)-

اَلْكَمْاَةُ مِنَ الْمَنِّ وَمَاؤُهَا شِفَاءٌ لِلْعَيْنِ- کھنی یعنی کوکرمتا اللہ کا ایک احسان ہے (یا مَنّ کی طرح ہے جو بنی اسرائیل پر آسمان سے اترتا تھا) اس کا پانی آنکھ کی دوا ہے-

فَاِنَّ عَلَيْهِ مُنَّةً- اس پر بوجھ ہے (بعض نے کہا یہ غلطی ہے اور صحیح مِنْهُ ہے)-

يَا فَاصِلَ الْخُطَّةِ اَعْيَتْ مَنْ وَمَنْ-ارے مشکل مسئلے! تو نے کس کس کو عاجز کر دیا-

مَنْ غَشَّنَا فَلَيْسَ مِنَّا- جس نے ہم کو دھوکا دیا وہ ہمارے لوگوں میں سے نہیں ہے (یعنی اسلام کے طریق پر نہیں ہے اس نے کافروں کا شیوہ اختیار کیا)-

لَيْسَ مِنَّا مَنْ حَلَقَ وَخَرَقَ وَصَلَقَ-وہ ہم لوگوں میں سے نہیں ہے جو مصیبت میں بال منڈائے کپڑے پھاڑے چلائے-

مَنُوْنٌ-زمانہ اور موت-

عَلِيٌّ مِنِّيْ وَ اَنَا مِنْهُ-علی میرے ہیں میں ان کا ہوں (اس سے مقصد کمال اتحاد ہے)-

مَنْهَرٌ-قلعہ کا وہ سوراخ جس میں سے پانی گھستا ہے-

فَاَتَوْا مَنْهَرًا فَاخْتَبَئُوْا- پانی جانے کے مقام پر آئے وہاں چھپ گئے-

اِنَّهٗ قُتِلَ وَطُرِحَ فِيْ مَنْهَرٍ مِّنْ مَّنَاهِيْرِ خَيْبَرَ-ان کو مار ڈالا اور خیبر کے پانی جانے کے مقاموں میں سے ایک مقام میں ڈال دیا-

مَنْيٌ-اندازہ کرنا' بتلا کرنا' پہنچانا' آزمانا' انزال ہونا-

تَمْنِيَةٌ-منی نکالنا' ایک آواز قرار دینا-

تَمَنِّيْ-جھوٹ بولنا' آرزو کرنا' ایجاد کرنا-

اِمْتِنَاءٌ-منی میں اترنا-

اِذَا تَمَنّٰى اَحَدُكُمْ فَلْيُكْثِرْ فَاِنَّمَا يَسْاَلُ رَبَّهٗ- جب کوئی تم میں سے اپنے مالک سے سوال کرے (کوئی آرزو پیش کرے) تو اچھی طرح بڑی آرزو کرے کیونکہ وہ اپنے مالک

سے مانگتا ہے (کیسا مالک جس کے پاس زمین اور آسمان کے خزانے موجود ہیں وہ جو مانگو دے سکتا ہے اس کو کوئی تنگی نہیں)۔

لَيْسَ الْاِيْمَانُ بِالتَّحَلِّيْ وَلَا بِالتَّمَنِّيْ وَلٰكِنْ مَّا وَقَرَ فِي الْقَلْبِ وَصَدَّقَتْهُ الْاَعْمَالُ - ایمان اس کا نام نہیں ہے کہ آدمی اپنا ظاہر آراستہ کرے (بڑا متقی اور زاہد بنے) یا آرزوئیں لگائے لیکن ایمان وہ ہے جو دل میں جم جائے اور آدمی کے اعمال اس کی تصدیق کریں۔ (اعمال حسنہ سے یہ امر ثابت ہوگا کہ ایمان سچا ہے بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ایمان ظاہری نمائش اور آراستگی کا نام نہیں ہے نہ زبان سے طوطے کی طرح قرآن پڑھنے کا (بلکہ دل پر قرآن کا اثر ہونا ایمان کے لئے ضروری ہے)۔

تَمَنّٰى كِتَابَ اللّٰهِ اَوَّلَ لَيْلَةٍ وَ اٰخِرَهَا لَاقٰى حِمَامَ الْمَقَادِرِ - شروع رات میں اللہ کی کتاب پڑھتے رہے اور اخیر رات میں جو موت ان کی تقدیر میں تھی اس سے مل گئے یعنی شہید ہو گئے۔

كَتَبَ اِلَى الْحَجَّاجِ يَابْنَ الْمُتَمَنِّيَةِ - عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف کو لکھا' ارے آرزو کرنے والی کے بیٹے (اس کا قصہ یہ ہے کہ حجاج کی ماں فریعہ بنت حمام تھی اس کا یہ شعر مشہور ہے۔

هَلْ مِنْ سَبِيْلٍ اِلٰى خَمْرٍ فَاَشْرَبُهَا
اَمْ هَلْ سَبِيْلٌ اِلٰى نَصْرِ بْنِ حَجَّاجٍ

یعنی کوئی صورت ایسی ہے کہ مجھ کو شراب مل جائے میں پیوں کوئی صورت ایسی ہے کہ میں نصر بن حجاج تک پہنچ جاؤں (نصر بن حجاج بنی سلیم میں سے ایک بہت خوبصورت شخص تھا عورتیں اس پر فریفتہ ہو جاتی تھیں' حضرت عمرؓ نے اس کا سر مونڈ کر بصرہ کی طرف نکال دیا۔ فریعہ اس کے وصال کی آرزو کرتی تھی' اس لئے عبدالملک نے حجاج کو آرزو کرنے والی کا بیٹا کہا)۔

اِنْ شِئْتَ اَخْبَرْتُكَ مَنْ لَّا اُمَّ لَهٗ يَا ابْنَ الْمُتَمَنِّيَةِ - (عروہ بن زبیر نے حجاج سے کہا) اگر تو چاہے تو میں تجھ سے بیان کردوں' تو وہ ہے جس کی ماں نہیں ارے متمنیہ کے بیٹے۔

مَا تَغَنَّيْتُ وَلَا تَمَلَّيْتُ وَلَا شَرِبْتُ خَمْرًا فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَّلَا اِسْلَامٍ - میں نے کسی کو نہیں ستایا اور نہ میں نے جھوٹ بولا اور نہ میں نے شراب پی' نہ جاہلیت کے زمانہ میں نہ اسلام کے زمانہ میں۔

فَلَا يَغُرَّنَّكَ مَامَنَّتْ وَمَا وَعَدَتْ اِنَّ الْاَمَانِيَّ وَالْاَحْلَامَ تَضْلِيْلٌ - تجھ کو دھوکے میں نہ ڈالے وہ بات جو وہ تراشتی ہے اور جو وعدہ کرتی ہے آرزوئیں اور خواب آدمی کو گمراہ کرنے والے ہیں۔

اَهٰذَا شَيْءٌ رُوِّيْتَهٗ اَمْ شَيْءٌ عَيَّنْتَهٗ - یہ جو تم نے کہا' کیا اس کو تم نے کسی سے روایت کیا ہے یا اپنے دل سے بٹ لیا ہے (تراش لیا ہے)۔

تَمَنَّيْتُ اَنِّيْ لَمْ اَكُنْ اَسْلَمْتُ قَبْلُ - اسامہ بن زید نے کہا (جب آنحضرتؐ نے ان کو اس شخص کے قتل پر ملامت کی جس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہہ دیا تھا) میں نے یہ آرزو کی کاش میں اس واقعہ کے بعد مسلمان ہوا ہوتا' (کیونکہ اسلام لانے سے سب اگلے گناہ مٹ جاتے ہیں۔ تو اسامہ نے ایسے ایمان کی آرزو کی جس میں گناہ سرزد نہ ہوا ہو)۔

حَتّٰى تَمَنَّيْتُ اَنِّيْ اَسْلَمْتُ يَوْمَئِذٍ - میں نے یہ آرزو کی کہ کاش میں اسی دن مسلمان ہوا ہوتا۔

لَا يَتَمَنَّيَنَّ اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ - کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے (یعنی دنیا کی مصیبتوں سے تنگ آ کر' لیکن اگر دین کے خراب ہو جانے کا اندیشہ ہو تو موت کی آرزو کرنا جائز ہے۔ اگلے بہت بزرگوں سے ایسا ہی منقول ہے)۔

لَا يَتَمَنّٰى اَحَدُكُمُ الْمَوْتَ - کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے۔

اَعِنْدِيْ تَتَمَنّٰى الْمَوْتَ - کیا میرے سامنے رہ کر تو موت کی آرزو کرتا ہے (حالانکہ میں نے تجھ کو بہشت کی خوشخبری دی ہے تو جتنی عمر تیری زیادہ ہوگی' اتنے ہی تیرے درجے بلند ہوں گے)۔

لَوْلَا اَنِّيْ سَمِعْتُهٗ لَا يَتَمَنّٰى لَتَمَنَّيْتُهٗ - اگر میں نے آنحضرتؐ سے یہ نہ سنا ہوتا کہ کوئی تم میں سے موت کی آرزو نہ کرے' تو میں موت کی آرزو کرتا۔

لَيَتَمَنَّيَنَّ اَقْوَامٌ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ اَنَّ نَوَاصِيَهُمْ مُعَلَّقَةٌ بِالثُّرَيَّا يَتَجَلْجَلُوْنَ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْاَرْضِ وَ اِنَّهُمْ لَمْ يَلُوْا- کچھ لوگ قیامت کے دن یہ آرزو کریں گے کہ ان کی پیشانی کے بال ثریا ستاروں سے باندھ کر ان کو لٹکا دیا جاتا اور وہ آسمان اور زمین کے درمیان ہلتے اور تڑپتے رہتے (لوگ ان کی ذلت اور خواری کو دیکھیں' کیونکہ پیشانی کے بال پکڑ کر لٹکانا بڑی ذلت اور رسوائی کی بات ہے) مگر ان کو دنیا میں حکومت نہ ملتی (یعنی دنیا کی حکومت کے بدلے' اگر وہ یہاں اس طرح لٹکائے جاتے تو یہ ان کو زیادہ پسند ہوتا)-

لَاتَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ- دشمن سے بھڑنے کی آرزو مت کرو (بلکہ اللہ کے بھروسے پر ثابت قدم رہو اور صبر اختیار کرو اپنی بہادری مت جتاؤ)-

اِنَّ مُنْشِدًا اَنْشَدَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ

لَا تَاْمَنَنَّ وَاِنْ اَمْسَيْتَ فِيْ حَرَمِيْ

حَتّٰى تُلَاقِيَ مَا يَمْنِيْ لَكَ الْمَانِيْ

فَالْخَيْرُ وَالشَّرُّ مَقْرُوْنَانِ

فِيْ قَرَنِيْ بِكُلِّ ذٰلِكَ يَاْتِيْكَ الْجَدِيْدَانِ

یعنی اگر چہ تو حرم میں شام کرے جب بھی بے خوف بے ڈر مت ہو یہاں تک کہ اس چیز سے مل جائے جو تقدیر کرنے والے نے تیری تقدیر میں لکھی ہے- (یعنی اللہ تعالیٰ نے) بھلائی اور برائی دونوں ایک رسی میں بندھی ہوئی ہیں اور رات دن ان کو تیرے پاس لے کر آئیں گے (یہ اشعار ایک شخص نے آنحضرتؐ کے سامنے پڑھے- آپ نے فرمایا کاش یہ شاعر اسلام کا زمانہ پاتا)-

مُثِّلَ ابْنُ اٰدَمَ وَاِلٰى جَنْبِهٖ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ مَنِيَّةً- آدمی کی مثال یوں بنائی گئی ہے کہ اس کے پہلو میں ایک کم سو بلائیں ہیں (اگر ایک بلا سے چھٹتا ہے تو دوسری آن پہنچتی ہے یہاں تک کہ موت آجاتی ہے- اس وقت بلاؤں کا خاتمہ ہوتا ہے-

مَنِيَّةٌ- موت کو کہتے ہیں اس کی جمع منایا ہے-

مِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ- میری منی کے شر سے (یعنی حرام کاری اور بدنظری سے)-

مَنِيٌّ- آدمی کا نطفہ-

اَمْنٰى وَاسْتَمْنٰى اور مَنٰى- جب منی نکالنا چاہے-

اِذَا جَامَعَ وَلَمْ يُمْنِ- جب کوئی شخص جماع کرے (دخول کر دے) لیکن انزال نہ ہو (امام شافعی اور اہل حدیث کے نزدیک منی پاک ہے اور دھونے کا حکم استحباباً ہے مگر منی کا کھانا درست نہیں' اور حلال جانور کی منی حلال ہے اور پاک ہے)-

اَلْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ مَنَامَكَّةَ- آسمان میں جو بیت المعمور ہے وہ مکہ کے مقابل ہے-

اِنَّ الْحَرَمَ حَرَمٌ مَنَاهُ مِنَ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَالْاَرْضِيْنَ السَّبْعِ- حرم ساتوں آسمانوں اور زمینوں کے مقابل اور متوسط واقع ہے (یعنی اس نقشہ کی رو سے جو اللہ تعالیٰ نے قرار دیا ہے)-

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُهِلُّوْنَ لِمَنَاتَ- مشرک لوگ منات کے نام پر احرام باندھتے- (منات ایک بت تھا ہذیل اور خزاعہ قبیلوں کا مکہ اور مدینہ کے درمیان)-

مِنْ شَرِّ قَلْبِيْ وَمِنْ شَرِّ مَنِيِّيْ- میرے دل کے شر سے اور میری منی کے شر سے (منی کا شر یہ ہے کہ آدمی اس کو حرام محل میں نکالے)-

مِنٰى- ایک مقام ہے مکہ سے تین میل پر- اس کا نام منیٰ اس لئے ہوا کہ وہاں خون بہایا جاتا ہے بعض نے کہا اس لئے کہ حضرت جبرئیلؑ جب حضرت آدمؑ کو بہشت سے اتار کر وہاں لائے تو ان سے کہنے لگے کچھ آرزو کرو! انھوں نے بہشت کی آرزو کی' اس لئے اس کا نام منیٰ ہوا' بعض نے کہا اس لیے کہ حضرت جبرئیلؑ حضرت ابراہیمؑ کے پاس آئے اور کہنے لگے' ابراہیمؑ کچھ تمنا کرو- پھر لوگوں نے اس مقام کا نام منیٰ رکھ لیا-

اِنَّ اِبْرَاهِيْمَ تَمَنّٰى هُنَاكَ وَ اَنْ يَّجْعَلَ اللّٰهُ مَكَانَ ابْنِهٖ كَبْشًا يَاْمُرُهٗ بِذَبْحِهٖ فِدْيَةً لَّهٗ- حضرت ابراہیمؑ نے منیٰ میں پہنچ کر یہ آرزو کی کاش اللہ تعالیٰ ان کے بیٹے کے بدلے ایک مینڈھے کی قربانی منظور کرے' اس لئے اس مقام کا نام منیٰ ہوا-

اَشْرَفُ الْغِنَا تَرْكُ الْمُنٰى- سب سے بڑھ کر تونگری یہ

ہے کہ آدمی اپنی خواہشوں کو چھوڑ دے (جب خواہشوں کو چھوڑ دے گا تو پھر کسی کا محتاج نہ ہوگا جو کچھ اللہ نے دیا ہے اس پر قناعت کرے گا)۔

سُئِلَ عَمَّنِ اشْتَرَى الْاَلْفَ وَ دِيْنَارًا بِالْفَيْ دِرْهَمٍ فَقَالَ لَابَأْسَ اِنَّ اَبِيْ كَانَ اَجْرٰى عَلٰى اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَنًّا فَكَانَ يَفْعَلُ هٰذَا - ان سے پوچھا گیا ایک شخص نے ایک ہزار درہم اور ایک دینار ملا کر دو ہزار درہم کے بدلے میں خریدے انھوں نے کہا اس میں کچھ قباحت نہیں میرے والد نے مدینہ والوں کے لئے ایک تجویز قرار دی تھی جس کے سبب سے وہ سود سے بچ جائیں اور خود بھی ایسا کیا کرتے تھے (مطلب یہ ہے کہ جب روپیوں کے ساتھ اشرفیاں یا پیسے شریک کر دے تو پھر تفاضل منع نہ ہوگا۔ البتہ نقداً نقد ہونا ضروری ہے)۔

عَنْ اَبِيْ عَبْدِاللّٰهِ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَصَابَهٗ خَصَاصَةٌ فَجَاءَ اِلٰى رَجُلٍ مِّنَ الْاَنْصَارِ فَقَالَ لَهٗ هَلْ عِنْدَكَ مِنْ طَعَامٍ فَقَالَ نَعَمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ فَذَبَحَ لَهٗ عَنَاقًا وَ شَوَاهُ فَلَمَّا اَدْنَاهُ مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ تَمَنّٰى اَنْ يَّكُوْنَ مَعَهٗ عَلِيٌّ وَّ فَاطِمَةُ وَالْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ فَجَاءَ اَبُوْبَكْرٍ وَّ عُمَرُ ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ بَعْدَهُمَا فَاَنْزَلَ اللّٰهُ فِيْ ذٰلِكَ وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ اِلَّا اِذَا تَمَنّٰى اَلْقَى الشَّيْطَانُ فِيْ اُمْنِيَّتِهٖ فَيَنْسَخُ اللّٰهُ مَايُلْقِي الشَّيْطَانُ يَعْنِيْ لَمَّا جَاءَ عَلِيٌّ بَعْدَهُمَا - امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ کو ایک بار بھوک لگی آپ ایک انصاری مرد کے پاس تشریف لے گئے اس سے پوچھا تیرے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ اس نے کہا' جی ہاں ہے یارسول اللہ! پھر اس نے ایک بکری کا بچہ ذبح کیا اور اس کا گوشت بھون کر آنحضرتؐ کے سامنے لایا۔ آپ نے اس وقت یہ آرزو کی کہ کاش علیؓ اور فاطمہؓ اور حسنؓ حسینؓ بھی ہوتے (اس کھانے میں میرے ساتھ شریک ہوتے) اتنے میں ابوبکرؓ اور عمرؓ آ گئے پھر علیؓ ان کے بعد آ گئے' تب اللہ تعالیٰ نے یہ آیت اتاری وَمَا اَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ مِنْ رَّسُوْلٍ وَّلَا نَبِيٍّ آخر تک۔

مترجم: کہتا ہے یہ امامیہ کی روایت ہے جو مجھ کو صحیح معلوم نہیں ہوتی۔ کیونکہ آیت کا مضمون اس واقعہ پر چسپاں نہیں ہوتا۔ آنحضرتؐ نے ابوبکرؓ اور عمرؓ کے آنے کی کب آرزو کی تھی کہ اللہ تعالیٰ اس کا نسخ کرتا اور امام جعفر صادقؒ کی شان سے بہت بعید ہے کہ آپ قرآن کی ایسی بے تکی تفسیر کرتے۔

مَنَاذِرُ - ایک شہر کا نام ہے ملک شام میں۔

مَنَارٌ - مینار' نشان جو زمین پر کھڑا کیا جائے حد بندی کے نشان بھی اس میں داخل ہیں اسی طرح میل کے پتھر وغیرہ وہ پتھر جن پر راستوں کی سمتیں بتائی جاتی ہیں۔

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ - اللہ نے اس پر لعنت کی جو زمین کے نشانوں کو تبدیل کرے (دوسرے کا حق مار لینے کے لئے یا خلق اللہ کو تکلیف پہنچانے کے لئے (کہ وہ راستہ نہ پہچان سکیں)۔

مَنْ سَرَقَ مَنَارَ الْاَرْضِ - جو شخص زمین کا نشان چرا لے یعنی اس کو ختم کر کے برابر کر دے اس لئے کہ دوسرے کی زمین مار لے یا عام راستہ میں سے کچھ زمین اپنی حد میں شامل کر لے۔

فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ - پھر حضرت عیسیٰؑ سفید مینار کے پاس اتریں گے جو دمشق کے مشرقی حصہ میں ہے۔

جَعَلْتَهُمْ اَعْلَامًا لِعِبَادِكَ وَ مَنَارًا فِيْ بِلَادِكَ - تو نے ائمہ اہل بیت علیہم السلام کو اپنے بندوں کے لئے (ہدایت کا نشان) بنایا اور اپنے شہروں میں روشنی کا مینار۔

يُرْفَعُ لَهٗ فِيْ كُلِّ بَلْدَةٍ مَّنَارٌ يَنْظُرُ مِنْهُ اِلٰى اَعْمَالِ الْعِبَادِ - امام کے لئے ہر شہر میں ایک مینار بلند کیا جائے گا جس پر سے وہ لوگوں کے اعمال دیکھیں گے۔

ذُوالْمَنَارِ - یمن کا بادشاہ جس کا نام ابرہہ تھا وہ کیا کرتا جب کسی ملک کو لوٹنے کے لئے جاتا تو راستہ میں تھوڑے تھوڑے فاصلے سے مینار بناتا جاتا تاکہ لوٹتے وقت راستہ نہ بھولے۔

بابُ المیم مع الواو

مُوْبَذٌ یا مُوْبَذَانٌ - پارسیوں کا حاکم ان کا کاہن حکیم فیلسوف بڑا عالم قاضی القضاۃ۔

فَاَرْسَلَ کِسْرٰی اِلَی الْمُوْبَذَانِ- پھر کسریٰ نے موبذان کی طرف کسی کو بھیجا-

مَوْتٌ- مرجانا' تھم جانا' ٹھنڈی ہو جانا' بیٹھ جانا یعنی کم ہو جانا' زور مٹ جانا' چوس لینا' سورہنا' پرانا ہونا-

مَوَتَانٌ مَوَاتٌ- زمین کا عمارت اور باشندوں سے خالی ہونا-

تَمْوِیْتٌ- مارڈالنا-

اِمَاتَۃٌ- مارڈالنا' مغلوب کرنا' اونٹنی کا یا عورت کا بچہ مر جانا- جانوروں میں موت پھیل جانا' خوب پکانا اور گلانا-

تَمَاوُتٌ- موت کا دعویٰ کرنا-

اِسْتِمَاتَۃٌ یا اِسْتِمَاتٌ- موت کو طلب کرنا' لاغری کے بعد موٹا ہونا-

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ اَحْیَانَا بَعْدَ مَا اَمَاتَنَا وَ اِلَیْہِ النُّشُوْرُ- شکر ہے اس خدا کا جس نے مارڈالنے (سلا دینے) کے بعد ہم کو جلایا اور اس کے پاس (ایک دن سب کو) جمع ہونا ہے (یہاں موت سے مراد نیند ہے- عربی زبان میں مَوْت کئی معنوں میں مستعمل ہوتی ہے منجملہ ان کے ایک ٹھہر جانا جیسے کہتے ہیں مَاتَتِ الرِّیْحُ آندھی تھم گئی- کبھی قوت نامیہ کے زوال کو موت کہتے ہیں جیسے یُحْیِی الْاَرْضَ بَعْدَ مَوْتِھَا کبھی قوت حسیہ کے زوال جیسے یَالَیْتَنِیْ مِتُّ قَبْلَ ھٰذَا کبھی قوت عاقلہ کے زوال کو جیسے اَوَ مَنْ کَانَ مَیْتًا فَاَحْیَیْنَاہُ کبھی ڈر اور خوف اور گھبراہٹ کو جیسے وَ یَاْتِیْہِ الْمَوْتُ مِنْ کُلِّ مَکَانٍ- کبھی شاق اور دشوار حالتوں کو جیسے محتاجی' ذلت' سوال' بڑھاپا' گناہ وغیرہ)-

اَوَّلُ مَنْ مَّاتَ اِبْلِیْسُ- سب سے پہلے ابلیس نے گناہ کیا-

قِیْلَ لَہٗ اِنَّ ھَامَانَ قَدْ مَاتَ فَلَقِیَہٗ فَسَاَلَ رَبَّہٗ فَقَالَ لَہٗ اَمَا تَعْلَمُ اَنْ مَّنْ اَفْقَرْتُہٗ فَقَدْ اَمَتُّہٗ- حضرت موسیٰ سے کہا گیا یعنی اللہ تعالےٰ نے کہلا بھیجا کہ ہامان مرگیا' پھر ایسا ہوا کہ ہامان ان کو راستہ میں ملا- حضرت موسیٰ نے پروردگار سے عرض کیا یہ کیا معاملہ ہے؟ پروردگار نے فرمایا- کیا تم نہیں جانتے جس کو میں نے محتاج کر دیا گویا اس کو مارڈالا-

اَللَّبَنُ لَایَمُوْتُ- دودھ نہیں مرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی عورت مرگئی اور کسی بچہ نے مرنے کے بعد اس کا دودھ پیا تو رضاعت کی حرمت ثابت ہو جائے گی- بعض نے کہا مراد یہ ہے کہ دودھ کو چھاتی میں سے نچوڑ کر علیحدہ کر کے کسی بچہ کو پلایا جائے تو اس سے بھی رضاعت کی حرمت ثابت ہو جائے گی- حالانکہ زندہ میں جو جزء کاٹ لیا جائے وہ میت ہوتا ہے مگر دودھ اور بال اس میں سے مستثنیٰ ہیں)-

اَلْحِلُّ مَیْتَتُہٗ- سمندر کا مردہ حلال ہے (مچھلی وغیرہ سمندر کے کل جانور)-

مَنْ مَّاتَ بِغَیْرِ اِمَامٍ مَّاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً- جو شخص بغیر امام کے مرجائے یعنی شرعی امام ہوتے ہوئے اس سے بیعت نہ کرے اس سے الگ رہے اس کی موت جاہلیت کی سی موت ہوگی (یعنی مشرکوں کی سی- جاہلیت کے زمانہ میں جن کا کوئی امام نہ تھا- بعض نے کہا یہ حدیث عام ہے ہر ایک زمانہ میں ہر ایک مسلمان پر واجب ہے)-

مَنْ مَّاتَ وَلَمْ یَعْرِفْ اِمَامَ زَمَانِہٖ مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً- (اگرچہ یہ حدیث اہل سنت کے عقائد کی کتابوں میں اس لفظ سے مذکور ہے مگر حدیث کی کتابوں میں مجھ کو اس لفظ سے نہیں ملی' اس کا مطلب یہ ہے کہ) جو شخص مرجائے اور اپنے زمانے کے امام کو نہ پہچانے اس کی موت جاہلیت کی سی موت ہوگی-

مَنْ مَّاتَ وَلَیْسَ فِیْ عُنُقِہٖ بَیْعَۃٌ مَّاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً- جو شخص مرجائے اور اس نے کسی امام سے بیعت نہ کی ہو تو اس کی موت جاہلیت کی سی موت ہوگی-

مَنْ خَرَجَ مِنَ السُّلْطَانِ مَاتَ مِیْتَۃً جَاھِلِیَّۃً- جو شخص بادشاہ اسلام کی اطاعت سے (بلاوجہ شرعی) نکل جائے' اس کی موت جاہلیت کی موت ہوگی-

مَنْ فَارَقَ الْجَمَاعَۃَ فَمَاتَ اِلَّا مَاتَ- جو شخص مسلمانوں کی جماعت سے جدا ہو کر مرجائے درحقیقت وہ مرگیا (یعنی آخرت میں بھی اس کو چین نصیب نہ ہوگا)-

لَمْ یَکُنْ اَصْحَابُ مُحَمَّدٍ مُتَحَزِّقِیْنَ وَلَا

مُتَمَاوِتِیْنَ - آنحضرتؐ کے اصحاب نہ بخیل تھے اور نہ مردہ دل تھے یعنی عبادت میں کم ہمت نہ تھے۔

رَاٰی رَجُلًا مُّطَاطِیًا رَاْسَهٗ فَقَالَ اِرْفَعْ رَاْسَكَ فَاِنَّ الْاِسْلَامَ لَيْسَ بِمَرِيْضٍ وَّ رَاٰی رَجُلًا مُّتَمَاوِتًا فَقَالَ لَاتُمِتْ عَلَيْنَا دِيْنَنَا اَمَاتَكَ اللّٰهُ - حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا اپنا سر جھکائے ہوئے بیٹھا ہے' تو کہا ارے اپنا سر اٹھا اسلام بیمار نہیں ہے (مسلمان کو سست ہو کر نہیں بیٹھنا چاہئے) اور ایک شخص کو دیکھا جو اپنی ناتوانی ظاہر کر رہا تھا تو کہا ارے ہمارے دین کو مت مار اللہ تجھ کو مارے (عبداللہ بن عمرؓ کا مطلب یہ تھا کہ یہ زمانہ تو اسلام کی قوت اور شوکت کا زمانہ ہے اس وقت مسلمان ضعف اور ناتوانی کی شکل بنا کر کیوں بیٹھیں)۔

نَظَرْتُ اِلٰی رَجُلٍ كَادَ يَمُوْتُ تَخَافُتًا فَقَالَتْ مَا لِهٰذَا فَقِيْلَ اِنَّهٗ مِنَ الْقُرَّآءِ فَقَالَتْ كَانَ عُمَرُ سَيِّدَ الْقُرَّآءِ كَانَ اِذَا مَشٰی اَسْرَعَ وَ اِذَا قَالَ اَسْمَعَ وَ اِذَا ضَرَبَ اَوْجَعَ - حضرت عائشہؓ نے ایک شخص کو دیکھا اتنی آہستہ بات کر رہا تھا جیسے کوئی مرتا (مرجونا) ہوتا ہے۔ ضعف و ناتوانی سے مرنے کے قریب تھا تو پوچھا اس کو کیا ہوا ہے؟ لوگوں نے کہا یہ قرآن کے قاریوں میں سے ہے (رات دن قرآن پڑھتے پڑھتے اس حال کو پہنچا ہے' ناتواں ہو گیا ہے) تب حضرت عائشہؓ نے کہا عمرؓ تو تمام قاریوں کے سردار تھے پھر بھی (ایسے چست و چالاک مستعد کہ) جب چلتے تو تیز چلتے' جلدی جلدی' اور جب کوئی بات کرتے تو (سب کو) سنا دیتے اتنا پکار کر کہتے کہ لوگ سن لیتے اور جب مار لگاتے تو درد پیدا کر دیتے (غرض یہ کہ ان کے ہاتھ' پاؤں' زبان تمام اعضاء میں زور تھا حالانکہ قرآن کے بھی بڑے قاری تھے۔ مطلب یہ ہے کہ علم حاصل کرنے میں اپنی قوت کھپا دینا' بیوقوفی کی نشانی ہے قوائے جسمانی اور روحانی دونوں کا خیال رکھنا چاہئے)۔

اَرَی الْقَوْمَ مُسْتَمِيْتِيْنَ - میں دیکھتا ہوں یہ لوگ موت کے طالب ہیں لڑ کر مر جائیں گے بھاگیں گے نہیں (یہ جنگ بدر میں صحابہؓ کا حال بیان کیا)۔

يَكُوْنُ فِی النَّاسِ مُوْتَانٌ كَقُعَاصِ الْغَنَمِ - ایک عام موت لوگوں پر ایسی آئے گی جیسے بکریوں میں ایک بیماری آتی ہے (صدہا مرنا شروع ہو جاتی ہیں کہتے ہیں یہ پیشین گوئی حضرت عمرؓ کی خلافت میں پوری ہوئی۔ عمواس میں جو ایک قریہ ہے بیت المقدس کا ایسا طاعون آیا کہ تین دن میں ستر ہزار آدمی مر گئے)۔

مَنْ اَحْيَا مَوَاتًا فَهُوَ اَحَقُّ بِهٖ - جو شخص ایک بنجر زمین کو (جس میں نہ زراعت ہو نہ آبادی) آباد کرے (وہ کسی کی ملک نہ ہو) تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہوگا (حاکم کو اس کو بے دخل نہ کرنا چاہئے آباد کرنے سے اس کی حقیت دائمی ہوگئی)۔

مَوَتَانُ الْاَرْضِ لِلّٰهِ وَ لِرَسُوْلِهٖ - جو بنجر زمین کسی کی ملک نہ ہو وہ اللہ اور اس کے رسول کی ہے۔

كَانَ شِعَارُنَا يَا مَنْصُوْرُ اَمِتْ - اس جنگ میں ہمارا شعار یہ تھا اے منصور مار (شعار کہتے ہیں اس اصطلاحی فقرہ کو جو لشکر والے آپس کی صلاح سے تجویز کر لیتے ہیں تاکہ رات کی تاریکی میں دشمن دوست کی تمیز ہو سکے)۔

مترجم: کہتا ہے قدیم زمانہ کی جنگوں میں روشنی کا سامان ایسا نہ تھا جو ہمارے زمانہ میں ہے اب جنگی مہتابیاں ایسی نکلی ہیں اور سرچ لائٹ کہ ان کی وجہ سے دن کی طرح روشنی ہو جاتی ہے اور دشمن دوست کی تمیز بخوبی ہو جاتی ہے۔

مَنْ اَكَلَهُمَا فَلْيُمِتْهُمَا طَبْخًا - جو شخص پیاز اور لہسن کھانا چاہے تو ان کو خوب پکار کر بو مار کر کھائے۔

اَمَّا هَمْزُهٗ فَالْمُوْتَةُ الْجُنُوْنُ - شیطان کا ہمز یہ ہے کہ آدمی دیوانہ ہو جائے۔

مُؤْتَه - ایک موضع کا نام ہے ملک شام میں جہاں بڑی جنگ ہوئی تھی۔

لَكَ مَحْيَاهَا وَ مَمَاتُهَا - تیرے ہی اختیار میں اس کی زندگی اور موت ہے (اور کسی سے میں مدد نہیں چاہتا۔ بس تیرا ہی ہو گیا ہوں' سب سے کاٹ کر تجھ سے جڑ گیا ہوں یا زندگی اور موت دونوں حالتوں میں میرا عمل خالص تیری رضامندی کے لئے ہے)۔

اَصَابَتْهُمُ النَّارُ بِذُنُوْبِهِمْ فَاَمَاتَهُمْ - گناہ گار مسلمانوں کو دوزخ کی آگ ان کے گناہوں کی وجہ سے لگے گی۔ لیکن پھر

اللہ تعالیٰ ان کو مار ڈالے گا یا آگ ان کو مار کر بے حس کر دے گی (اسی حال میں جب تک اللہ کو منظور ہے پڑے رہیں گے- پھر جب پروردگار کو ان کا نکالنا منظور ہو گا تو بہشت کی نہروں پر ڈال دیئے جائیں گے وہاں جی اٹھیں گے)-

فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ- زندگی اور موت کے فتنے-

رَبِّ اَمِتْنِىْ يَا اُدْنُنِىْ مِنَ الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ- پروردگار مجھ کو پاک زمین میں مار یا پاک زمین (بیت المقدس) سے نزدیک کر دے-

مَنْ مَّاتَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَهُوَ شَهِيْدٌ- جو شخص اللہ کی راہ میں (دین کی خدمت میں) اپنی موت سے مر جائے وہ بھی شہید ہے (یعنی شہیدوں کا درجہ اس کو ملے گا مثلاً کوئی علم دین کی طلب میں یا مجاہدین کی خدمت میں ان کی خبر گیری' علاج معالجہ میں یا بیواؤں اور یتیموں کی خدمت میں علم دین کی اشاعت اسلام کی ترقی کی تدابیر میں مر جائے)-

مَنْ لَّمْ يُحَدِّثْ نَفْسَهٗ بِالْغَزْوِ مَاتَ عَلٰى شُعْبَةٍ مِّنْ نِفَاقٍ- جو شخص دل میں بھی جہاد کی نیت نہ رکھے وہ منافق رہ کر مرے گا (بعض نے کہا یہ حدیث آنحضرتؐ کے زمانہ میں خاص ہے لیکن اکثر علماء کے نزدیک ہر زمانہ کے لئے عام ہے مومن کو تیار رہنا چاہئے کہ جب جہاد کے شرائط پورے ہوں گے تو وہ ضرور جہاد کرے گا)-

وَ اِذَا اَصَابَ النَّاسَ مَوْتٌ وَّ اَنْتَ فِيْهِمْ- جب لوگوں میں موت پھیل جائے اور آپ ان میں موجود ہوں-

وَتُؤْمِنُ بِالْمَوْتِ- اور موت پر یقین کرے (کہ ہر زندہ کے لئے مرنا لازم ہے یہاں تک کہ ایک روز ساری دنیا فنا ہو جائے گی- بعض نے کہا موت پر یقین کرنا یہ ہے کہ موت کو اللہ کے حکم سے سمجھے نہ کہ فساد مزاج یا اخلاط کی وجہ سے)-

تَدْفَعُ مِيْتَةَ السُّوْءِ- بری موت کو جس میں آدمی ناشکری کرنے لگتا ہے یا اللہ کی یاد بھلا دیتا ہے' دفع کرتی ہے-

مِيْتَةِ السُّوْءِ- بری موت (جیسے مکان سے گر کر یا پانی میں ڈوب کر یا آگ میں جل کر یا سانپ بچھو کے زہر سے یا جہاد میں بھاگنے کے بعد مرے)-

كَيْفَ اَنْتَ اِذَا عَلَيْكَ اُمَرَاءُ يُمِيْتُوْنَ الصَّلٰوةَ عَنْ اَوْ قَاتِهَا- اس دن تیرا کیا حال ہو گا جب تجھ پر ایسے لوگ امیر (حاکم) ہوں گے جو نماز کو اپنے وقت سے ہٹا کر مار ڈالیں گے (مکروہ وقتوں میں پڑھیں گے- آنحضرتؐ نے فرمایا ایسے وقت میں توبہ کر کے چپکے سے اکیلے اول وقت نماز پڑھ لے پھر جماعت میں ان کے ساتھ بھی شریک ہو جا)-

فَاقْرَءُ وْهَا عِنْدَ مَوْتَاكُمْ- سورۂ یٰسین کو ان لوگوں کے پاس پڑھو جو مرنے کے قریب ہوں (لیکن مر جانے کے بعد نعش کے پاس تلاوت قرآن کرنا' اس میں اختلاف ہے)-

جِيْئَ بِالْمَوْتِ- (قیامت کے دن) موت کو (ایک مینڈھے کی صورت میں) لائیں گے پھر اس کو ذبح کر دیں گے- (اس لئے کہ وہاں کسی کو موت آنے والی نہیں)-

حَيَاتِىْ خَيْرٌ لَّكُمْ وَ مَوْتِىْ خَيْرٌ لَّكُمْ- میری زندگی بھی تمہارے لئے بہتر ہے اور میرا مرنا بھی تمہارا ے لئے بہتر ہے (کیونکہ زندگی میں تو دین کے احکام آپ سے سیکھتے تھے آپ کی صحبت سے طرح طرح کے فیوض اور برکات حاصل کرتے تھے- آپ کی وفات سے یہ بھلائی ہوئی کہ آپ کی امت کے اعمال آپ پر پیش کئے جاتے ہیں- اگر اچھے اعمال دیکھتے ہیں تو اللہ کا شکر کرتے ہیں اگر برے اعمال دیکھتے ہیں تو اپنی امت کے لئے مغفرت کی دعا کرتے ہیں)-

مَنْ اَحْيَا سُنَّةً اُمِيْتَتْ بَعْدِىْ- میری سنت جو مر گئی ہو (لوگوں نے اس پر عمل کرنا چھوڑ دیا ہو) کوئی اس کو میرے بعد زندہ کرے (از سرنو اس پر عمل شروع کرے)-

كُلُّنَا نَكْرَهُ الْمَوْتَ- ہم میں سے ہر شخص موت کو ناپسند کرتا ہے-

اَللّٰهُمَّ هَوِّنْ عَلَيَّ سَكَرَاتِ الْمَوْتِ- یا اللہ! موت کی سختیاں مجھ پر آسان کر دے-

اَلْمَوْتُ جَسْرٌ يُوْصِلُ الْحَبِيْبَ اِلَى الْحَبِيْبِ- موت ایک پل ہے جس کو عبور کر کے دوست اپنے دوست سے مل جاتا ہے-

مَاتَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ ابْنُ ثَلَاثٍ وَّ

سِتِّیْنَ وَ اَبُوْبَکْرٍ وَّ عُمَرُ کَذٰلِكَ - آنحضرتؐ نے ۶۳ برس کی عمر میں وفات پائی اسی طرح ابوبکرؓ اور عمرؓ (دونوں تریسٹھ برس کے ہو کر گزرے)-

رَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ بِالْمَوْتِ - میں نے آنحضرتؐ کو اس وقت دیکھا جب آپ کی وفات ہو رہی تھی-

بِاسْمِكَ اَمُوْتُ وَ اَحْیَا - میں تیرا ہی نام لے کر جیتا ہوں اور تیرے ہی نام پر مروں گا یا تیرا ہی نام لے کر سوتا اور جاگتا ہوں-

لَیْسَ مَنْ مَاتَ وَاسْتَرَاحَ بِمَیِّتٍ اِنَّمَا الْمَیِّتُ مَیِّتُ الْاَحْیَاءِ - جو شخص مر گیا اور آرام راحت میں چل دیا وہ درحقیقت مردہ نہیں ہے مردہ وہ ہے جو زندہ رہ کر مردہ ہے (اللہ کی یاد سے غافل دنیا کے دھندوں میں عیش وعشرت میں ڈوبا ہوا ہے)-

صِفْ لَنَا الْمَوْتَ - اخیر تک (امام جعفر صادقؒ سے پوچھا گیا) موت کی کیفیت تو بیان فرمائیے (آپ نے فرمایا مومن کے لئے موت ایسی ہے جیسے ایک نہایت عمدہ خوشبودار چیز سونگھے اور اس سے نیند آ جائے ساری تھکاوٹ اور تکلیف مٹ جائے اور کافر کے لئے ایسی ہے جیسے سانپوں اور بچھوؤں کا کاٹنا)-

اِشْتَرِ الْمَوَتَانَ وَلَا تَشْتَرِ الْحَیَوَانَ - بے جان چیزیں خرید (جیسے مکان' زمین' باغ' اسباب وآلات فرنیچر وغیرہ) اور جاندار چیزیں مت خرید (اونٹ' گھوڑے' گائے' بیل' بکریاں' غلام لونڈی وغیرہ کھانے پینے والے)-

مَوْجٌ - موجیں اٹھنا اور بلند ہونا' اختلاف اور اضطراب ہونا' مائل ہو جانا-

تَمَوُّجٌ - خوب جوش مارنا-

مَاجَ النَّاسُ - لوگ ایک دوسرے سے بھڑ گئے (مَوْجٌ کی جمع اَمْوَاجٌ ہے)-

مَاجَ الْبَحْرُ - سمندر نے جوش مارا-

مُوْدِیٌ - پورا ہتھیار بند-

اَرَاَیْتَ رَجُلًا مُوْدِیاً نَشِیْطًا - بتلاؤ ایک شخص پورا ہتھیار بند ہو کر خوشی خوشی نکلا-

مَوْرٌ - بلندی پر جانا' جاری ہونا' موج مارنا' جلدی جلدی حرکت کرنا' آنا جانا' اڑنا' اکھیڑنا-

اِمَارَةٌ - اڑانا' بہانا-

تَمَوُّرٌ - آمد ورفت-

اِنْمِیَارٌ - گر جانا-

اِمْتِیَارٌ - سونت لینا-

فَاَمَّا الْمُنْفِقُ فَاِذَا اَنْفَقَ مَارَتْ عَلَیْهِ - لیکن خرچ کرنے والا جب خرچ کرتا ہے تو اس کا روپیہ آتا جاتا رہتا ہے-

سُئِلَ عَنْ بَعِیْرٍ نَحَرُوْهُ بِعُوْدٍ فَقَالَ اِنْ کَانَ مَارَ مَوْرًا فَکُلُوْهُ وَ اِنْ تَرَدَّدَ فَلَا - سعید بن مسیب سے پوچھا گیا- ایک اونٹ کو لکڑی سے نحر کیا' انھوں نے کہا اگر خون زمین پر زور سے بہہ گیا تو اس کو کھاؤ اور اگر تھوڑا اٹک کر رہ گیا تو مت کھاؤ (کیونکہ وہ ذبح نہیں ہوا)-

لَمَّا نُفِخَ فِیْ اٰدَمَ الرُّوْحُ مَارَ فِیْ رَاْسِهٖ فَعَطَسَ - جب حضرت آدمؑ کے پتلے میں روح پھونکی گئی تو ان کے سر میں چکر مارنے لگی' ان کو چھینک آ گئی-

وَنُجُوْمٌ تَمُوْرُ - اور ستارے آتے جاتے ہیں-

فَتَرَکْتُ الْمَوْرَ وَ اَخَذْتُ فِی الْجَبَلِ - میں نے راستہ چھوڑ دیا اور پہاڑ میں چل دیا-

اِنْتَهَیْنَا فَوَجَدْنَا سَفِیْنَةً قَدْ جَاءَتْ مِنْ مَوْرٍ - ہم اخیر تک پہنچے وہاں ہم نے ایک کشتی دیکھی جو مور کی طرف سے آ رہی تھی (مور ایک مقام کا نام ہے وہاں پانی جاری ہے اس لئے اس کو مور کہا)-

فَکَبَسَ الْاَرْضَ عَلٰی مَوْرِ الْاَمْوَاجِ الْمُسْتَفْحِلَةِ - اور زمین کو حرکت کرتی ہوئی موجوں پر بچھایا جو نر جانور کی طرح اضطراب کر رہی تھیں-

اِلْتَوُوْا عَلٰی اَطْرَافِ الرِّمَاحِ فَاِنَّهٗ اَمْوَرُ لِلْاَسِنَّةِ - برچھوں کے کناروں پر کچھ لپیٹ دو ایسا کرنے سے بھالیں جلد حرکت کرتی ہیں-

مَارْمَاهِیْ - ایک مشہور مچھلی ہے جو سانپ کی طرح ہوتی

ہے (بام مچھلی) اس کا معرب مَار مَاهِج ہے۔)

اَلْمَارُ مَاهِيْ وَالْجِرِّيْ وَالزِّمَارُ مُسُوْخٌ مِّنْ طَائِفَةِ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ - مار ماہی اور جری اور زمار (یہ تینوں مچھلی کی قسم ہیں) جو بنی اسرائیل کے لوگ مسخ کر دیے گئے تھے۔

يَا مَارِيْ اَيْقِنْ - (یہ سریانی فقرہ ہے یعنی) پروردگار سب کام درست کر دے۔

قَطَاةٌ مَّارِيَةٌ - چکنا پرندہ۔

مُوْزَجٌ - موزے کا معرب ہے۔

اِنَّ امْرَأَةً نَزَعَتْ خُفَّهَا اَوْ مُوْزَجَهَا فَسَقَتْ بِهٖ كَلْبًا - ایک عورت نے اپنا موزہ اتارا یا پاتابہ پھر اس سے ایک کتے کو پانی پلایا۔

مَوْسٌ - مونڈنا' صاف کرنا۔

مُوْسٰى - استرہ۔

فَاسْتَعَارَ مُوْسٰى - ایک استرہ مانگا۔

اِنَّمَا هُوَ مُوْسٰى اٰخَرُ - یہ دوسرے موسیٰ تھے (نہ کہ وہ موسیٰ جو بنی اسرائیل کے پیغمبر تھے)۔

كَتَبَ اَنْ يَّقْتُلُوْا مَنْ جَرَتْ عَلَيْهِ الْمَوَاسِيْ - حضرت عمرؓ نے فوج کے سرداروں کو یہ لکھا کہ جن کافروں پر استرے چل چکے ہیں (یعنی ان کے زیر ناف کے بال اگ آئے ہیں) ان کو مار ڈالو (وہ جوان ہو گئے ہیں)۔

طِيْنَةُ خَبَالٍ صَدِيْدٌ يَخْرُجُ مِنْ فُرُوْجِ الْمُوْمِسَاتِ - طینۃ الخبال (جس کا ذکر حدیث میں آیا ہے) ایک پیپ ہے جو بدکار عورتوں کی شرم گاہ سے نکلے گی۔

مَوْشٌ - انگور کے باقی گچھے طلب کرنا۔

مَاشٌ - ایک دال کا دانہ ہے اس کی عمدہ قسم ہندوستان میں ہوتی ہے پھر یمن میں' اور شام میں بہت خراب ہوتی ہے۔

مَاشٌ - گھر کے سامان کو بھی کہتے ہیں۔

اَلْمَاشُ خَيْرٌ مِّنْ لَاشٍ - گھر کا کچھ بھی سامان ہو گو کم قیمت سہی پر کچھ نہ ہونے سے تو بہتر ہے (انگریزی میں بھی یہ مثل ہے سم تھنگ از بیٹر دین نو تھنگ (Some thing is better than nothing)۔

كَانَ لِلنَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ دِرْعٌ تُسَمّٰى ذَاتَ الْمَوَاشِيْ - آنحضرتؐ کی ایک زرہ تھی اس کا نام ذات المواشی تھا۔ (ابوموسیٰ کہتے ہیں مجھ کو معلوم نہیں یہ لفظ صحیح ہے یا نہیں)۔

مَوْصٌ - نرمی سے دھونا۔

تَمْوِيْصٌ - صاف کرنا' دھونا۔

مُوَاصَةٌ - دھوون کا پانی۔

مَوْصٌ - گھاس کو بھی کہتے ہیں۔

مُصْتُمُوْهُ كَمَا يُمَاصُ الثَّوْبُ ثُمَّ عَدَوْتُمْ عَلَيْهِ فَقَتَلْتُمُوْهُ - (حضرت عائشہؓ نے کہا) تم نے پہلے تو عثمانؓ کو نرمی سے رگڑا جیسے کپڑا رگڑا جاتا ہے (ان سے چند خواہشیں کیں' جن کو انھوں نے پورا کر دیا) پھر تم نے ان پر زیادتی کی ان کو مار ڈالا۔

مَوْقٌ - سستا ہونا۔

مَوَاقَةٌ اور مُنُوْقٌ اور مُوْقٌ - حماقت اور غباوت' ہلاکت۔

اِنْمِيَاقٌ - ہلاک ہونا۔

مَائِقٌ - احمق۔

مُوْقٌ - گوشۂ چشم اور ایک غلیظ موزہ جو پاتابے کے اوپر پہنا جاتا ہے۔

اِنَّ امْرَأَةً رَأَتْ كَلْبًا فِيْ يَوْمٍ حَارٍّ فَنَزَعَتْ لَهٗ بِمُوْقِهَا فَسَقَتْهُ فَغُفِرَلَهَا - ایک عورت نے گرمی کے دن ایک کتے کو دیکھا (وہ بہت پیاسا تھا) اس نے اپنا موزہ اتارا اور اس میں پانی بھر کر اس کو پلایا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو بخش دیا۔

اِنَّهٗ تَوَضَّأَ وَمَسَحَ عَلٰى مُوْقَيْهِ - آنحضرتؐ نے وضو کیا اور موزوں پر مسح کیا۔

لَمَّا قَدِمَ الشَّامَ عَرَضَتْ لَهٗ مَخَاضَةٌ فَنَزَلَ عَنْ بَعِيْرِهٖ وَ نَزَعَ مُوْقَيْهِ وَ خَاضَ الْمَاءَ - حضرت عمرؓ جب شام کے ملک میں آئے تو راستہ میں پانی کا ایک چشمہ ملا' آپ اونٹ پر سے اترے اور اپنے موزے اتارے پانی میں گھس گئے اس طرح پاؤں دھو لئے۔

كَانَ يَكْتَحِلُ مَرَّةً مِنْ مُّوْقِهٖ وَ مَرَّةً مِّنْ مَّاقِهٖ- آنحضرتؐ ایک بار موق کی طرف سے سرمہ لگاتے ایک بار ماق کی طرف سے (اس کی تفسیر ماق میں گزر چکی ہے)۔

لَاتَصْحَبِ الْمَائِقَ فَاِنَّهٗ يُزَيِّنُ لَكَ فِعْلَهٗ وَ يَوَدُّ اَنْ تَكُوْنَ مِثْلَهٗ- احمق کی صحبت میں مت رہ وہ اپنے (حماقت کے) کام کو تیری نظر میں اچھا قرار دے گا اور یہ چاہے گا کہ تو بھی اس کی طرح احمق ہو جائے۔

كُفْرُ النِّعَمِ مُوْقٌ وَّ مُجَالَسَةُ الْاَحْمَقِ شُوْمٌ- احسان فراموشی اور ناشکری حماقت ہے اور احمق کی صحبت منحوس ہے۔

مَوْقَان- ایک مقام کا نام ہے۔

مَوْلٌ- مال دینا' مال دار ہونا (جیسے مُؤُوْلٌ ہے)۔

تَمْوِيْلٌ- مال والا کرنا۔

اِمَالَةٌ- مال دینا۔

تَمَوُّلٌ اور اِسْتِمَالَةٌ- مال دار ہونا۔

مَالٌ- ہر وہ چیز جس پر ملک ہو سکتی ہے اور اصطلاحی حساب میں مال وہ عدد ہے جو کسی عدد کو فی نفسہ ضرب دینے سے حاصل ہو- مثلاً ١٦ مال ہے چار کا- پھر ١٦ کو اگر ١٦ میں ضرب دیں تو اس کو مال المال کہیں گے۔

رَجُلٌ مَّالٌ نَالٌ- مال دار دینے والا۔

نَهٰى عَنْ اِضَاعَةِ الْمَالِ- آنحضرتؐ نے مال کو تباہ کرنے سے منع فرمایا (یعنی جانور کو پال کر اس کی خبر نہ لینے سے یہاں تک کہ وہ ہلاک یا ضعیف ہو جائے- بعضوں نے کہا مال کو تباہ کرنا یہ ہے کہ حرام کاموں میں خرچ کیا جائے بعضوں نے کہا بے ضرورت اس کا خرچ کرنا گو مباح چیزوں میں ہو یہ اسراف اور تبذیر ہے اس کی مثال یہ ہے کہ مثلاً دو جوڑے کپڑوں کی ضرورت ہو اور دس جوڑے خریدے یا ضرورت سے زائد بے کار مکانات بنوائے یا فرنیچر رکھے- عرب لوگ اکثر مال سے اونٹ مراد لیتے ہیں جیسے ایک اعرابی نے آنحضرتؐ سے آکر عرض کیا هَلَكَ الْمَالُ وَ تَقَطَّعَتِ السُّبُلُ یعنی بارش نہ ہونے کی وجہ سے اونٹ مر گئے اور راستے بند ہو گئے)۔

مَا جَاءَ كَ مِنْهُ وَاَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ عَلَيْهِ فَخُذْهُ وَ تَمَوَّلْهُ- جو مال تیرے پاس اس طرح آ جائے کہ تو اس کا انتظار نہ کر رہا ہو تو اس کو لے لے اور مال دار بن جا (وہ خداوند کریم کا عطیہ ہے البتہ جس مال کے لئے تو نے فکر کی ہو اور اس کے آنے کا تجھ کو پہلے سے انتظار ہو وہ نہ لے)۔

لَاتُخَالِفُهٗ فِيْ نَفْسِهَا وَلَا فِيْ مَالِهَا- وہ عورت خاوند کے خلاف نہ کرتی ہو نہ اپنے نفس میں (یعنی خاوند کو صحبت سے نہ روکتی ہو) اور نہ اپنے مال میں (حالانکہ مال تو شوہر کا ہوتا ہے مگر عورت کا مال اس لئے کہا کہ خاوند اس کے قبضہ میں دے دیتا ہے اس کے ہاتھ خرچ کراتا ہے یا حقیقۃً عورت کا مال مراد ہے جب خاوند نادار ہو اس کے پاس کوڑی نہ ہو)۔

مَنْ اَعْتَقَ عَبْدًا وَّلَهٗ مَالٌ- جو شخص ایک غلام کو آزاد کرے اور اس نے مال کمایا ہو (تو وہ مال مالک یعنی آزاد کرنے والے کا ہوگا- مگر جب مالک تصدیق کے طور پر اس کا کمایا ہوا مال بھی اس کو دے دے تو یہ اور بات ہے)۔

بِعْتُ مَالًا بِالْوَادِيْ- میں نے وادی میں ایک زمین بیچی۔

هَلَكَتِ الْاَمْوَالُ- اونٹ مر گئے (یا تمام قسم کے اموال مراد ہیں حیوانات اور نباتات اور نقود وغیرہ)۔

غَيْرُ مُتَمَوِّلٍ- مال جوڑنے کی نیت نہ ہو۔

يَشْغَلُهُمُ الْقِيَامُ عَلٰى اَمْوَالِهِمْ- ان کو اپنے کھیتوں اور باغوں میں مشغول رہنا پڑتا تھا (آنحضرتؐ کی صحبت میں دن رات نہیں رہ سکتے تھے)۔

نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ- حلال مال نیک شخص کے لئے کیا اچھا ہے (کیسی عمدہ نعمت ہے)۔

مُوْمٌ- شمع موم جو شہد کے چھتہ میں سے نکلتا ہے۔

وَ اَنْهَارٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى مِنْ مُّوْمِ الْعَسَلِ- اور نہریں ہیں شہد کی جن میں موم نہیں ہے (موم ان میں نہیں ملا ہے جیسے دنیا کے شہد میں ہوتا ہے)۔

مُوْمِسَةٌ- بدکار عورت (اس کی جمع مَيَامِسُ اور مَوَامِسُ آئی ہے- اکثر محدثین مَيَامِيْس کہتے ہیں لیکن وہ صحیح نہیں ہے)۔

حَتّٰی تَنْظُرَ فِيْ وُجُوْهِ الْمُوْمِسَاتِ - یہاں تک کہ تو بدکار عورتوں کا منہ دیکھے-

اَكْثَرُ تَبَعِ الدَّجَّالِ اَوْلَادُ الْمَيَامِسِ یا اَوْلَادُ الْمَوَامِسِ - دجال کے پیرو اکثر زنا کی اولاد ہوں گے-

مُوَيْهٌ - یہ تصغیر ہے مَاءٌ کی جس کی اصل مَوَهٌ تھی، بمعنی پانی (اس کی جمع اَمْوَاهٌ اور مِيَاهٌ آئی ہے اور اَمْوَاءٌ بھی منقول ہے- نسبت مَاهِي ومَائِي دونوں آئی ہیں)-

كَانَ مُوْسٰى يَغْتَسِلُ عِنْدَ مُوَيْهٍ - حضرت موسیٰ ایک پانی پر غسل کر رہے تھے-

كَانَ اَصْحَابُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَشْتَرُوْنَ السَّمَنَ الْمَائِيَّ - آنحضرت ﷺ کے اصحاب مائی گھی خریدتے تھے (جو ماہ مقام میں تیار کیا جاتا تھا)-

مَاهُ الْبَصْرَةِ وَمَاهُ الْكُوْفَةِ - دونوں مقاموں کے نام ہیں-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْمَاءِ - آنحضرتؐ نے پانی بیچنے سے منع فرمایا (یعنی جس کے پاس ضرورت سے زیادہ پانی ہو اور دوسرا شخص محتاج ہو اس کے پاس پیسہ نہ ہو تو اس کو مفت دے دے)-

اَلْمَاءُ مِنَ الْمَاءِ - یعنی غسل انزال سے واجب ہوتا ہے (کہتے ہیں صحابہؓ نے اس میں اختلاف کیا تو حضرت علیؓ نے فرمایا- اگر کوئی شخص دخول کرے لیکن انزال نہ ہو تو تم اس پر حد اور رجم واجب کرتے ہو لیکن ایک صاع پانی کا واجب نہیں کرتے)-

تَمْوِيْهٌ - طمع کرنا، حق و باطل کو ملا دینا، حق و باطل میں التباس کر دینا-

بابُ المیم مع الھاء

مَهْ - (اسم فعل ہے) یعنی ٹھہر، باز رہ، کیا کہتا ہے یا خاموش رہ-

مَهْجٌ - بیماری کے بعد منہ اچھا ہو جانا، جماع کرنا، دودھ پلانا-

اِمْتِهَاجٌ - جان نکل جانا-

وَاسْتَنْقَذَ مُهْجَتَهٗ - اور ان کے دل کا خون نکال لیا-

مُهْجَةٌ - خون یا دل کا خون یا روح (اس کی جمع مُهَجٌ اور مُهَجَاتٌ ہے)-

مَهْدٌ - کمانا، عمل کرنا، بچھانا-

تَمْهِيْدٌ - بچھانا، روندنا، آسان کرنا، برابر کرنا، درست کرنا، پھیلانا، قبول کرنا، تیار کرنا-

تَمَهُّدٌ - ٹھکانا لینا، آسان ہونا، درست ہونا-

اِمْتِهَادٌ - کمانا، عمل کرنا، پھیلانا-

مِهَادٌ - بچھونا-

مَهْدٌ - زمین اور وہ مقام جو بچے کو لٹانے کے لئے زمین پر تیار کیا جاتا ہے (اس کا ترجمہ نہالچہ مناسب ہے- بعض نے گہوارہ اور جھولا ترجمہ کیا ہے مگر وہ ٹھیک نہیں ہے)-

مَهِيْدٌ - خالص مکھن-

مَهْرٌ - عورت کا مہر مقرر کرنا یا مہر دینا-

مَهْرٌ یا مُهُوْرٌ یا مَهَارَةٌ - ماہر ہونا یعنی حاذق-

تَمْهِيْرٌ - گھوڑے کا بچہ طلب کرنا یا گھوڑے کا بچھیرا رکھنا-

مُمَاهَرَةٌ - حذاقت میں غلبہ کرنا-

اِمْهَارٌ - مہر مقرر کرنا، مہر دینا، گھوڑی کا بچہ دار ہونا-

تَمَهُّرٌ - حاذق ہونا-

مَثَلُ الْمَاهِرِ بِالْقُرْاٰنِ مَثَلُ الْكِرَامِ السَّفَرَةِ الْبَرَرَةِ - جو شخص قرآن کو بلا تکلف مہارت کے ساتھ پڑھتا ہے اس کی مثال ان عزت دار پیغام لانے والے نیک فرشتوں کی مثال ہے-

اَمْهَرَهَا النَّجَاشِيُّ مِنْ عِنْدِهٖ - نجاشی بادشاہ حبش نے ام المومنین ام حبیبہؓ کا مہر اپنے پاس سے ادا کر دیا (اور ان کو آنحضرتؐ کے نکاح میں دے دیا)-

اَمْهَرَهَا نَفْسَهَا - لونڈی کو آزاد کر کے اس کا مہر اسی کی ذات کو قرار دیا اور اس سے نکاح کر لیا-

يُنْتَجُ الْمُهْرُ - گھوڑے کا بچہ (بچھیرا) پیدا ہوگا-

نَهٰى عَنْ مَهْرِ الْبَغِيِّ - بدکار عورت کی خرچی سے منع کیا (یعنی اس کی خرچی مال حرام ہے)-

مَهْرُ السُّنَّةِ- سنت کے مطابق مہر (وہ پانچ سو درہم ہے جس کی قیمت پچاس دینار ہوتی ہے اور کلدار تقریباً سوا سو روپے کم وبیش ہوتے ہیں)-

كَانَ لِدَاوُدَ ثَلٰثُ مِائَةِ بِنْتٍ مَّهِيْرَةٍ وَّسَبْعُ مِائَةِ سَرِيَّةٍ- حضرت داوٗدؑ کی تین سو عورتیں مہر مقرر کی ہوئیں یعنی نکاحی تھیں اور سات سو لونڈیاں تھیں (جملہ ایک ہزار)-

مِهْرَاسٌ- وہ پتھر جس سے چیزوں کو کوٹتے ہیں- بعض نے کہا کھدا ہوا پتھر جس میں پانی بھرتے ہیں-

فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ- میں ایک پتھر کی طرف اٹھا-

مَهْزُوْرٌ- ایک وادی کا نام ہے بنی قریظہ میں-

مَهْشٌ- جلانا' چھیلنا-

اِمْتِهَاشٌ- جل جانا' استرے سے منہ کے بال صاف کرنا-

اِنَّهٗ لَعَنَ مِنَ النِّسَاءِ الْمُتَمَهِّشَةَ- آنحضرتؐ نے اس عورت پر لعنت کی جو اپنے منہ کے بال استرے سے صاف کرے-

مَهْقٌ- دوڑنا-

مَهَقٌ- چونے کی طرح سفید ہونا جس میں مطلق سرخی نہ ہو-

لَمْ يَكُنْ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْاَبْيَضِ الْاَمْهَقِ- آنحضرتؐ کا رنگ چونے کی طرح سفید نہ تھا-

اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمْهَقُ لَيْسَ بِاَبْيَضَ- آنحضرتؐ کا رنگ سفید تھا مگر بہت سفید نہ تھا (بعض نے کہا اس روایت میں راوی نے غلطی کی ہے' صحیح لَيْسَ بِاَبْهَقَ ہے' بَهَق کہتے ہیں اس سفیدی کو جس میں نیلگونی ہو)-

مَهْلٌ یا مُهْلَةٌ- آہستگی اور نرمی سے کام کرنا' جلدی نہ کرنا-

مَهَلٌ- بھلائی میں آگے بڑھ جانا-

تَمْهِيْلٌ اور اِمْهَالٌ- مہلت دینا' نرمی کرنا' مبالغہ کرنا-

تَمَهُّلٌ- ٹھہر کر کام کرنا' جلدی نہ کرنا-

اِنْمِهْلَالٌ- اعتدال کرنا' سیدھا ہونا' ساکن ہونا' سست ہونا-

اِسْتِمْهَالٌ- مہلت چاہنا- مَهْلًا- ٹھہر و ٹھہرو-

اِدْفَنُوْنِيْ فِيْ ثَوْبَيَّ هٰذَيْنِ فَاِنَّمَا هُمَا لِلْمُهْلِ وَالتُّرَابِ- حضرت ابو بکر صدیقؓ نے انتقال کے وقت فرمایا- میں جو یہ دو پرانے کپڑے پہنے ہوں اسی میں مجھ کو دفن کر دینا کیونکہ یہ کپڑے پیپ اور مٹی کے لئے ہیں (اور یہ فرمایا کہ نئے کپڑوں کی زندوں کو بہ نسبت مردوں کے زیادہ احتیاج ہے

مُهْلَةٌ- (بحرکات ثلثہ میم) پیپ اور خون جو بدن سے بہتا ہے اسی سے گلے ہوئے تانبے کو مُهْلٌ کہتے ہیں بعض نے کہا مُهْلٌ تیل کا تلچھٹ- بعض نے کہا پگھلا ہوا سیسہ)-

اِذَا سِرْتُمْ اِلَى الْعَدُوِّ فَمَهْلًا مَهْلًا وَ اِذَا وَقَعَتِ الْعَيْنُ عَلَى الْعَيْنِ فَمَهَلًا مَهَلًا- حضرت علیؓ نے فرمایا جب دشمن کی طرف چلو تو آہستہ آہستہ ٹھہر ٹھہر کر اطمینان سے جب ان سے چار آنکھیں ہو جائیں تو آگے بڑھ کر حملہ کرو-

مَايَبْلُغُ سَعْيُهُمْ مَهْلَهٗ- ان کا دوڑنا اس کے آہستہ چلنے کے برابر نہیں ہے-

فَادْلَجُوْا عَلٰى مَهَلِهِمْ- پھر رات کو چلے ٹھہر ٹھہر کر-

وَيَطُوْلُ مَهْلُهٗ- ان کی مہلت لمبی ہوتی ہے-

لَاتُمْهِلُ حَتّٰى اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ قُلْتَ لِفُلَانٍ وَقَدْ كَانَ لِفُلَانٍ- خیرات کرنے میں دیر مت کر یہاں تک کہ جب جان حلق تک آ لگے اس وقت تو کہے یہ مال اس کو دینا یہ مال اس کو دینا- اب تو ان لوگوں کا ہو ہی گیا (دوسری حدیث میں ہے اگر آدمی زندہ' صحیح اور سالم رہ کر ایک درہم خیرات کرے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ مرتے وقت سو درہم خیرات کرے)-

مَهْلًا لِمَ تَبْكِيْ- ٹھہر تو کیوں روتی ہے-

اَلْمُهْلُ كَعَكَرِ الزَّيْتِ فَاِذَا قُرِّبَ اِلَيْهِ سَقَطَتْ فَرْوَةُ وَجْهِهٖ- آنحضرتؐ نے كَالْمُهْلِ يَشْوِى الْوُجُوْهَ کی تفسیر میں فرمایا کہ دوزخ کا پانی تیل کی تلچھٹ کی طرح ہوگا (اور اتنا گرم ہوگا کہ) جب اس کے منہ کے قریب لایا جائے گا تو منہ کی کھال گر جائے گی-

مَهِّلْنِيْ وَ نَفْسِيْ- مجھ کو مہلت دے-

تَمَهَّلَ فِيْ اَمْرِهٖ- اپنے کام میں توقف کیا-

مَهْمٌ - تیز دانت والا-

اَزْرَقُ مَهْمُ النَّابِ صَرَّارُ الْاُذُنِ - نیلگوں تیز دانت والا' کان کھڑے کرنے والا (ازہری نے کہا اسی طرح منقول ہے' میں سمجھتا ہوں صحیح مَهْوُ النَّابِ ہے- عرب لوگ کہتے ہیں سَيْفٌ مَّهْوٌ یعنی تیز تلوار کاٹنے والی- زمخشری نے کہا یہ مصرعہ یوں ہے اَزْرَقُ مُمْهَى النَّابِ صَرَّارُ الْاُذُنِ مُمْهٰى بمعنی تیز دھار یہ اَمْهَيْتُ الْحَدِيْدَ سے ماخوذ ہے یعنی میں نے لوہے کو تیز کیا- اس مصرعہ میں شاعر نے اپنے اونٹ کو بور بچہ (تیندوے) سے تشبیہ دی ہے آنکھوں کی نیلگونی میں اور جلد بھاگنے میں)-

مَهْمَا تُجَشِّمُنِىْ تَجَشَّمْتُ - جب تو مجھ کو تکلیف دے گا یا میری ملاقات چاہے گا میں اس کو تیرے لئے مہیا کر دوں گا-

مَهْمَهَةٌ - میدان یا جنگل جہاں پانی اور سبزی نہ ہو-

وَمَهْمَهٍ ظِلْمَانٍ - اور تاریک میدان-

مَهْنٌ یا مَهْنَةٌ یا مِهْنَةٌ - خدمت کرنا' مارنا' کھینچنا' جماع کرنا-

مُمَاهَنَةٌ - عادت کرنا-

اِمْهَانٌ - خدمت لینا' ناتواں کر دینا-

اِمْتِهَانٌ - حقیر سمجھنا' کام میں لانا-

مَاهِنٌ - غلام' خدمت گار-

مَهْنَةٌ یا مِهْنَةٌ یا مِهَنَةٌ - خدمت اور کام میں ماہر ہونا-

ثِيَابُ مَهْنَةٍ - وہ کپڑے جو آدمی محنت اور مزدوری کے وقت پہنتا ہے-

مَا عَلٰى اَحَدِكُمْ لَوِاشْتَرٰى ثَوْبَيْنِ لِيَوْمِ جُمُعَتِهٖ سِوٰى ثَوْبَى مِهْنَتِهٖ - بھلا کیا برا ہے اگر تم میں سے کوئی دو کپڑے جمعہ کی نماز کے لئے خریدے ان کپڑوں کے علاوہ جو وہ خدمت اور کام کاج کے وقت پہنا کرتا ہے (کیونکہ خدمت اور کام کاج کے کپڑے اکثر غلیظ اور میلے ہو جاتے ہیں اگر جمعہ کے دن ان کو پہن کر آئے گا تو دوسرے لوگ نفرت کریں گے ان کو تکلیف ہوگی- دوسرے جمعہ مسلمانوں کی عید ہے' عید کے دن اچھے کپڑے پہننا دستور ہے)-

اِمْتَهَنُوْنِىْ - انھوں نے مجھ سے خوب خدمت لی-

اَكْرَهُ اَنْ اَجْمَعَ عَلٰى مَاهِنِىْ مَهْنَتَيْنِ - مجھ کو برا معلوم ہوتا ہے کہ میں اپنے خدمت گار سے دو خدمتیں ایک ہی وقت میں لوں (مثلاً کھانا بھی پکائے' تنوری روٹی بھی تیار کرے یا کھانا بھی پکائے حقہ بھی بھر بھر کر دیتا جائے' چائے بھی پلاتا جائے برتن بھی دھوتا جائے)-

كَانَ النَّاسُ مُهَّانَ اَنْفُسِهِمْ - لوگ اگلے زمانے میں اپنا کام اپنے ہاتھ سے کرتے (آپ ہی اپنے خدمت گار ہوتے- ایک روایت میں كَانُوْا مَهْنَةَ اَنْفُسِهِمْ ہے معنی وہی ہیں)-

كَانَ يَكُوْنُ فِىْ مَهْنَةِ اَهْلِهٖ - آنحضرتؐ اپنے گھر میں خانگی کام کرتے رہتے تھے (مثلاً دودھ دوہ لینا' کپڑا سی لینا' جوتا صاف کر لینا' جوتا ٹانک لینا- مجمع البحار میں ہے کہ یہی سنت ہے ہمارے پیغمبرؐ اور تمام سلف صالحین کی کہ اپنے گھر کے کام کچھ اپنے ہاتھ سے بھی کرتا رہے یہ نہیں کہ مدمغ بن کر سارے کام خدمت گاروں سے لے)-

لَيْسَ بِالْجَافِىْ وَلَا الْمُهِيْنِ - آنحضرتؐ نہ سخت مزاج تھے نہ کسی کو ذلیل سمجھتے تھے-

اَلسَّهْلُ يُوْطَأُ وَيُمْتَهَنُ - نرم اور خوش مزاج شخص روندا جاتا ہے اس کو ذلیل سمجھا جاتا ہے (ہر ایک شخص اس پر چیرہ دستی کرتا ہے اور وہ لوگوں کی سختی سہہ لیتا ہے)-

وَاَشْرِكُوْنَا فِى الْمِهَنِ - ہم کو محنت اور کام کاج میں شریک کر لو-

اِمْتَهَنُوْهَا - اس سے خدمت لی-

حَتّٰى يَجِيْئَ مُهَّانُنَا - یہاں تک کہ ہمارے خدمت گار آ جائیں (اس وقت کوڑا کچرا پھنکوا دیں گے یہ ابوسفیان نے حضرت عمرؓ سے کہا تھا- آخر نہ پھنکوایا اور ایک درّہ حضرت عمرؓ کے ہاتھ سے کھایا)-

وَامْتَهَنَكَ بِالزِّيَادَةِ وَالنُّقْصَانِ - (اے چاند!) اللہ تعالیٰ نے تجھ کو کام میں لگایا ہے کبھی بڑھتا ہے کبھی گھٹتا ہے-

اِنَّ عَلٰى ذُرْوَةِ كُلِّ بَعِيْرٍ شَيْطَانًا فَاَشْبِعْهُ وَامْتَهِنْهُ وَابْتَذِلْهُ - ہر اونٹ کی چوٹی (بلندی) پر شیطان ہے اس کو پیٹ

بھر کر کھلا اور اس سے خدمت لے کام کاج میں لگا-

* مَهٌّ-نرمی کرنا-

مَهَهٌ-نرم ہونا-

مَهَاهٌ-طراوتِ حسن و جمال' امید' سہل' آسان' حقیر (جیسے مَهَهٌ ہے)-

كُلُّ شَيْءٍ مَهَهٌ اِلَّا حَدِيْثَ النِّسَاءِ- سب باتیں آسان ہیں انسان ان کو اٹھا سکتا ہے' ان پر صبر کر لیتا ہے مگر عورتوں کا تذکرہ (کسی کی عورتوں کا حال بیان کرو تو اس پر تحمل نہیں کر سکے گا ضرور اس کو ناگوار گزرے گا-بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے ہر قسم کی باتیں اچھی ہیں مگر عورتوں کی باتیں ان کا ذکر کرنا مکروہ اور نامناسب ہے)-

مَهْ-کبھی استفہام کے لئے آتا ہے یعنی "پھر کیا"-

قُلْتُ فَمَهْ اَرَاَيْتَ اِنْ اَعْجَزَ وَاسْتَحْمَقَ-میں نے کہا پھر کیا ہوگا اگر کوئی عاجز ہو جائے اور حماقت کر بیٹھے (کرمانی نے کہا مطلب یہ ہے کہ اگر طلاق محسوب نہ ہو تو پھر کیا ہوگا-یا کلمہ زجر ہے یعنی خبردار طلاق پڑ جانے میں کوئی شک نہیں اسی طرح اس کے محسوب ہونے میں)-

نَافَقَ حَنْظَلَةُ فَقَالَ مَهْ-(حنظلہ نے آنحضرتؐ سے کہا) حنظلہ تو منافق ہو گیا-آپ نے فرمایا-ہائے! یہ کیا کہتا ہے-

مَهْ مَهْ-زجر کے لئے آتا ہے-

ثُمَّ مَهْ-پھر اس کے بعد کیا ہوگا (زندہ رہیں گے یا مر جائیں گے-محیط میں ہے کہ مَهْ تنکیر اور وصل کے احکام میں صَهْ کی طرح ہے)-

فَقَالَتِ الرَّحِمُ مَهْ هٰذَا مَقَامُ الْعَائِذِبِكَ- قیامت کے دن ناطہ عرض کرے گا کیا ہونا ہے یہ تو اس کا مقام ہے جس نے تیری پناہ لی ہے (بعض نے کہا یہ کلمۂ زجر ہے یعنی ناطہ کاٹنے والے کو زجر کرے گا نہ پروردگار عالم کو نہایہ میں ہے متعدد حدیثوں میں مَهْ کا لفظ وارد ہے یعنی خاموش رہ)-

مَهْوٌ- سخت مارنا' سفید صاف ہونا-

مَهَاوَةٌ-رقت-

مَهْيٌ-طمع کرنا-

اِمْهَاءٌ-پانی بہت ڈالنا' تیز کرنا' پانی دینا' رسی لمبی کر دینا-

مَهَاةٌ-آفتاب اور بلور اور نیل گائے-

نَاقَةٌ مِّمْهَاءُ-جس اونٹنی کا دودھ پتلا ہو-

اِسْتِمْهَاءٌ-جنگ میں صفیں چیر ڈالنا' شکست دینا-

قَالَ لِمَنْ اَثْنٰى عَلَيْهِ اَمْهَيْتَ يَا اَبَا الْوَلِيْدِ-(عتبہ بن ابی سفیان نے عبداللہ بن عباسؓ کی بہت تعریف کی) تب عبداللہ نے کہا' اے ابوالولید تم نے بہت مبالغہ کیا تعریف کی حد کر دی-

اَمْهَى الْحَافِرُ-کھودنے والا بہت دور تک پہنچ گیا (پانی تک)-

اِنَّ رَجُلًا سَاَلَ رَبَّهٗ اَنْ يُّرِيَهٗ مَوْقِعَ الشَّيْطَانِ مِنْ قَلْبِ ابْنِ اٰدَمَ فَرَاٰى فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ جَسَدَ رَجُلٍ مُّمَهًّى يُرٰى دَاخِلُهٗ مِنْ خَارِجِهٖ-ایک شخص نے پروردگار سے یہ دعا کی' مجھ کو آدمی کے دل میں جہاں شیطان رہتا ہے دکھلا دے پھر اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص کا جسم بلور کی طرح صاف شفاف ہے اندر کے تمام اعضاء باہر سے معلوم ہوتے ہیں-

مَهَا-بلور (اور ہر صاف شفاف چیز کو مُمَهًّى کہتے ہیں اور ستارے کو بھی مَهَا کہتے ہیں-اسی طرح سفید شاداب دانت کو)-

مَهْوُ الذَّهَبِ-سونے کا پانی-

كَانَ مَوْضِعُ الْبَيْتِ مَهَاةً بَيْضَاءَ- خانۂ کعبہ کا مقام ایک سفید موتی تھا-

وَنَزَلَ جِبْرِيْلُ بِمَهَاةٍ مِّنَ الْجَنَّةِ وَحَلَقَ رَاْسَهٗ بِهَا- حضرت جبرئیلؑ ایک بلور بہشت سے لے کر آئے اور حضرت آدمؑ کا سر اس سے مونڈا-

مَهْيَعٌ-ایک مقام کا نام ہے جس کو جُحْفَه بھی کہتے ہیں' (شام والوں کا وہی میقات ہے-وہی غدیر خم بھی ہے-اصمعی نے کہا غدیر خم ایسا خراب مقام ہے جو شخص وہاں پیدا ہوا اس کو جوانی تک بھی پہنچنا نصیب نہ ہوا مگر جب وہاں سے نکل گیا)-

وَانْقُلْ حُمَّاهَا اِلٰى مَهْيَعَ- یا اللہ مدینہ کا بخار مہیع میں بھجوا دے-

اِتَّقُوا الْبِدْعَةَ وَالْزَمُوا الْمَهْيَعَ-(حضرت علیؓ فرماتے ہیں) بدعتوں سے بچے رہو اور (سنت کے کشادہ) راستہ پر جمے

رہو۔

كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً طَارَ اِلَيْهَا - جب کوئی خوفناک آواز سنتے تو فوراً وہاں پہنچ جاتے۔

قَالَ لَهَايَا مَهْيَعُ يَا سَلْفَعُ يَا مَزْدَعُ - حضرت علیؓ نے اس عورت سے کہا جو اپنے خاوند پر زیادتی کرتی تھی "اے مہیع اے سلفع اے مزدع" (لوگوں نے اس عورت سے پوچھا - ان الفاظ کے معنی کیا ہیں - تو اس نے خود معنی بیان کئے - کہنے لگی' یا مہیع کے معنی یہ ہیں کہ میں عورتوں میں رہنے کے لائق ہوں مرد کی صحبت میں نہیں رہ سکتی - اور "یا سلفع" کے معنی یہ ہیں کہ مجھ کو اس مقام سے حیض آتا ہے جہاں سے دوسری عورتوں کو نہیں آتا' اور "یا مزدع" کے معنی یہ ہیں کہ میں اپنے خاوند کا گھر اجاڑ دیتی ہوں کوئی چیز اس کی باقی نہیں رکھتی)۔

مَهْيَمْ - کلمۂ استفہام ہے - یعنی تیرا کیا حال ہے' تو کیا چاہتا ہے' تیرے پیچھے کیا ہے' تجھ پر کوئی حادثہ گزرا ہے - (ابن مالک نے کہا مہیم کے معنی یہ ہیں کہ مجھ کو خبر دے)۔

فَاَخَذَ بِلَحْفَتَيِ الْبَابِ فَقَالَ مَهْيَمْ - دروازے کے دونوں کناروں کو پکڑا اور کہا کیا حال ہے یعنی کیا کہتے ہو (واٹس میٹر - کیا بات ہے؟)

اِنَّهٗ قَالَ لِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ حِيْنَ رَاٰی عَلَيْهِ وَضَرًا مِّنْ صُفْرَةٍ مَهْيَمْ - آنحضرتؐ نے عبدالرحمٰن بن عوفؓ کے کپڑے پر زردی کا نشان دیکھ کر فرمایا' یہ کیا معاملہ ہے یہ زردی کے دھبے کیسے ہیں؟

فَيَسْتَوِيْ جَالِسًا فَيَقُوْلُ رَبِّ مَهْيَمْ - پھر سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا اور کہے گا پروردگار کیا حال ہے۔

فَاَوْمٰی بِيَدِهٖ مَهْيَمْ كَلِمَةً يَسْتَفْهِمُ بِهَا - اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا مہیم کا (یعنی اس کلمہ کا جس سے کیفیت پوچھتے ہیں)۔

بَابُ مَا (مَا - کا بیان)

مَا اَنَا بِقَارِئٍ - میں پڑھا ہوا نہیں ہوں (بعض نے کہا یہ ما استفہامیہ ہے یعنی میں کیوں کر پڑھوں؟ اس حدیث سے یہ نکلا کہ اقرأ سب سے پہلے اتری ہے نہ کہ مدثر - بعض لوگوں نے اس حدیث سے یہ بھی دلیل لی ہے کہ بسم اللہ سورتوں کا جزء نہیں ہے مگر یہ استدلال ضعیف ہے اس واسطے کہ ممکن ہے بسم اللہ بعد میں اتری ہو۔

فَاَيُّكُمْ مَاصَلّٰی - تم میں سے کس نے نماز پڑھی (مَا زائدہ ہے)۔

مَالَهُمْ اَنْ لَّايَفْعَلُوْا - کچھ قباحت نہیں ہے یا کون سی قباحت ہے اگر وہ ایسا نہ کریں۔

مَالَا يُنَفَّرُ صَيْدُهَا - لاینفر صیدہا کے کیا معنی ہیں؟

لَايُبَالِيْ مَا اُخِذَ مِنْهُ - وہ اس چیز کی کچھ پرواہ نہیں کرے گا جو اس سے لے لی گئی ہے۔

مَا اَدْنٰی اَهْلِ الْجَنَّةِ - سب سے کم درجہ والے بہشتی کا کیا حال ہوگا؟

مَالَكَ فِيْ ذٰلِكَ مِنْ خَيْرٍ - تجھ کو ایسا پوچھنے میں کوئی فائدہ نہیں ہے (اس نے یہ پوچھا تھا کہ آنحضرتؐ کیونکر نماز پڑھتے تھے؟ انھوں نے یہ جواب دیا کہ اس سوال سے تجھ کو کوئی فائدہ نہ ہوگا کیونکہ آنحضرتؐ جیسی لمبی نماز خضوع اور خشوع کے ساتھ پڑھتے تھے' ویسی تو پڑھ نہ سکے گا - اور الٹا یہ ہوگا کہ جان بوجھ کر سنت کا اختلاف کرنے سے تو گناہ گار رہوگا)۔

مَايَحْدُثُ - کون سی چیز نئی پیدا ہوگی۔

وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ - آنحضرتؐ حضرت جبرئیلؑ کے قرآن سناتے وقت اپنے ہونٹ ہلاتے جاتے تھے (یعنی خود بھی پڑھتے جاتے تھے' ایسا نہ ہو کہ بھول جائیں)۔

عَجِبْتُ مَا عَجِبْتُ - میں نے اپنا تعجب پر تعجب کیا۔

مَا اَنْتَ هٰكَذَا - کیا تم ایسے نہیں ہو۔

مَا هٰذَا يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ - یہ کیا ہے یارسول اللہؐ؟ (جب حضرت ابراہیمؑ آنحضرتؐ کے صاحبزادے کا انتقال ہونے لگا تو آنحضرتؐ رو دیئے تو سعد بن ابی وقاصؓ نے کہا "یہ کیا ہے یارسول اللہ صلعم!؟" وہ سمجھے کہ مطلقاً میت پر رونا منع ہے آنحضرتؐ نے بتلایا کہ رونے میں کوئی قباحت نہیں بشرطیکہ شکوہ و شکایت اور ناشکری کا کوئی کلمہ زبان سے نہ نکالے)۔

اَنْ رَاَی النَّاسُ مَافِی الْمِیْضَاۃِ مَاءٌ۔ لوگوں نے دیکھ لیا جتنا پانی وضو کے برتن میں تھا۔

مَا یَوْمُ الْخَمِیْس۔ پنجشنبہ کا دن کیا ہولناک گزرا ہے (عبداللہ بن عباس نے کہا اسی دن آنحضرتؐ کی بیماری سخت ہوگئی۔ آپ نے کاغذ دوات منگوائی لیکن لوگوں نے آپ کو لکھوانے نہ دیا۔ عبداللہ بن عباس کے اعتقاد میں لکھوانا قریب صواب تھا)۔

مَاتَرَکْنَاہُ صَدَقَۃٌ۔ ہم جو مال واسباب چھوڑ جائیں وہ سب صدقہ ہے (یعنی وارثوں کا اس میں کوئی حق نہیں)۔

وَفِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ مَا لَقِیْتِ۔ اے انگلی تجھ کو جو کچھ تکلیف پہنچی وہ اللہ کی راہ میں پہنچی (اس کے شروع میں یہ ہے ھَلْ اَنْتِ اِلَّا اِصْبَعٌ دَمِیْتِ)۔

مَا الْمَسْئُوْلُ عَنْھَا بِاَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ۔ جس سے قیامت کا پوچھتے ہو وہ بھی پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا۔

وَتَعْمَلُ فِیْ ذِکْرِ اللّٰہِ قَالَ. وَمَاذَا۔ اللہ کی یاد میں مصروف رہے اس نے کہا اس کے بعد کیا کروں۔

مَا السُّنَّۃُ فِی الرَّجُلِ یُسْلِمُ۔ اگر کوئی شخص کسی کے ہاتھ پر اسلام قبول کرے تو اس کا کیا حکم ہے (یعنی وہ اس کا مولیٰ ہوجاتا ہے یا نہیں)۔

مَا تَرٰی مَا بِوَجْہِ رَسُوْلِ اللّٰہِ۔ عمرؓ تم نہیں دیکھتے آنحضرتؐ کا چہرہ کیسا ہورہا ہے۔

مَا مِنْ اَیَّامٍ اَحَبَّ اِلَی اللّٰہِ۔ کسی ایام میں عبادت کرنا اللہ کو اتنا پسند نہیں ہے۔

مَا اَکْثَرَ مَا یُؤْتٰی۔ اس کا آنا بہت ہے۔

مَا ھُوَ اِلَّا رَاَیْتُ۔ (اس کا ذکر کتاب الکاف میں گزرچکا ہے)۔

مَاتُکَلِّمُ مِنْ اَجْسَادٍ۔ آپ ایسے جسموں سے کیا بات کرتے ہیں (جن میں جان نہیں ہے)۔

مَاذَا عِنْدَکَ یَا ثُمَامَۃُ۔ تیری رائے کیا ٹھہری؟۔

نِلْتُمَا مِنْ عِرْضِ اَخِیْکُمَا اَشَدُّ۔ تم نے جو اپنے بھائی کی عزت لی وہ زیادہ سخت ہے۔

کَانَ مِمَّا یُکْثِرُ اَنْ یَّقُوْلَ۔ آنحضرتؐ ان لوگوں میں سے تھے جو یہ کلمہ بہت کہا کرتے ہیں۔

مَالَقِیْتُ مِنْ عَقْرَبٍ لَدَغَتْنِیْ۔ بچھو نے جو مجھ کو ڈنک مارا اس سے میں نے کیسی تکلیف اٹھائی یا سخت تکلیف اٹھائی۔

فَمِمَّا یُصِیْبُ ذٰلِکَ وَتَسْلَمُ الْاَرْضُ۔ کبھی ایسا ہوتا کہ اسی حصے پر آفت آتی اور باقی زمین سالم رہتی)۔

مَاھُوَ مِنْ قِبَلِ الْمَشْرِقِ۔ (دجال کی حدیث میں ہے اس کا بیان پہلے گزرچکا)۔

مَاھُوَ اِلَّا رَاَیْتُ۔ مجھ کو اور کوئی بات معلوم نہیں ہوئی اس کے سوا (کہ ابوبکرؓ سچ کہتے ہیں)۔

مَا مِنْ یَوْمٍ اَکْثَرُ مِنْ اَنْ یُّعْتِقَ اللّٰہُ فِیْہِ عَبْدًا مِّنَ النَّارِ۔ اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زیادہ اور کسی دن میں بندوں کو دوزخ سے آزاد نہیں کرتا۔

وَ اَوْجَزْتُ الصَّلٰوۃَ فَقَالَ اَمَا عَلٰی ذٰلِکَ۔ میں نے نماز مختصر پڑھی پھر کہا کیا کسی کو انکار کا محل ہے۔

مَاجِشُوْنَ۔ یہ لقب ہے عبدالعزیز کا اور ابوسلمہ کا دونوں حدیث کے راوی ہیں۔

مَاذْمَاذْ۔ یعنی اچھا ہے اچھا ہے۔

مَاذِیَانَۃٌ۔ پانی کی نالی جو کھیتوں میں ہوتی ہے۔

تُکْرِیْ بِمَا عَلَی الْمَاذِیَانَاتِ۔ پانی کی نالیوں پر جو پیداوار ہو اس کے بدلے زمین کرایہ پر دے۔

مَارِیَۃُ۔ نصاریٰ کے ایک گرجے کا نام تھا۔

یُقَالُ لَھَا مَارِیَۃُ۔ اس گرجا کو ماریہ کہتے تھے۔ (اور آنحضرتؐ کی ایک حرم کا بھی نام ماریہ تھا ان ہی کے بطن سے حضرت ابراہیم پیدا ہوئے تھے)۔

بابُ المیم مع الیاء

مِیْتَاءٌ۔ وہ راستہ جس پر لوگ چلتے پھرتے ہیں۔

مَا وَجَدْتَ فِیْ طَرِیْقٍ مِیْتَاءَ فَعَرِّفْہُ سَنَۃً۔ جو چیز ایسے راستے میں پائے جہاں لوگ چلتے پھرتے ہوں تو ایک برس تک اس کی شناخت کرا (یعنی لوگوں سے پوچھتا رہ کہ کس شخص کی

کوئی چیز کھوگئی ہے جو کوئی اس کا پتہ صحیح بتلائے اور پانے والے کو یقین ہو جائے کہ یہ اسی کا مال ہے تو اس کے حوالے کر دے)۔

مَيْثٌ - بمعنی مَوْثٌ ہے اور کبھی بمعنی مَيْتٌ آتا ہے۔

مِيْتَخَةٌ - درہ یا لکڑی یا شاخ۔

اِنَّهٗ خَرَجَ وَفِیْ يَدِهٖ مِيْتَخَةٌ - آنحضرتؐ نکلے اور آپ کے ہاتھ میں میتخہ تھی (شاخ)۔

مَيْثٌ - ملانا، پانی میں ڈبونا۔

تَمْيِيْثٌ - کے بھی یہی معنی ہیں۔

تَمَيُّثٌ - پانی پڑ کر نرم ہو جانا، ٹھنڈا ہو جانا۔

اِمْتِيَاثٌ - نرم ہونا، پانی میں بھگونا۔

مَيْثٌ - نرم۔

فَلَمَّا فَرَغَ مِنَ الطَّعَامِ اَمَاثَهٗ فَسَقَتْهُ اِيَّاهُ - جب کھانے سے فارغ ہوئے تو اس کو پانی میں بھگویا پھر ان کو پلا دیا۔

اَللّٰهُمَّ مِثْ قُلُوْبَهُمْ كَمَا يُمَاثُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ - یا اللہ ان کے دل اس طرح گلا دے جیسے نمک پانی میں گل جاتا ہے۔

مَوْثٌ - بھی بہ معنی مَيْثٌ ہے۔

اِذَا اتَّهَمَ الْمُؤْمِنُ اَخَاهُ اِنْمَاثَ الْاِيْمَانُ فِیْ قَلْبِهٖ كَمَا يَنْمَاثُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ - جب کوئی مسلمان اپنے مسلمان بھائی پر جھوٹی تہمت لگاتا ہے تو ایمان اس کے دل میں ایسا گل جاتا ہے جیسے نمک پانی میں۔

حُسْنُ الْخُلُقِ يُمِيْثُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا تُمِيْثُ الشَّمْسُ الْجَلِيْدَ - خوش خلقی گناہ کو ایسا گلا دیتی ہے جیسے سورج برف کو۔

مِيْثَرَةٌ - چارجامہ جو زین پر ڈالا جاتا ہے۔

نَهٰی عَنْ مِيْثَرَةِ الْاُرْجُوَانِ - سرخ زین پوش سے آپ نے منع فرمایا (کرمانی نے کہا مراد وہ زین پوش ہے جو ریشمی ہو۔ بعض نے کہا کھال کا۔ مِيْثَرَةٌ، وَثْرٌ سے نکلا ہے یعنی نرم زین پوش حریر کا ڈالنا حرام ہے اور دوسرے کپڑوں میں سرخ کپڑے کا ممنوع ہے)۔

مِيْجَنَةٌ - وہ لکڑی جس سے دھوبی کپڑے کو کوٹتے ہیں (بعض نے کہا وہ پتھر جس پر دھوبی کپڑا امارتے ہیں)۔

فَضَرَبُوْا رَاْسَهٗ بِمِيْجَنَةٍ - اس کے سر پر کپڑا کوٹنے کی لکڑی ماری۔

مَاشَبَّهْتُ وَقْعَ السُّيُوْفِ عَلَی الْهَامِ اِلَّا بِوَقْعِ الْبَيَازِرِ عَلَی الْمَوَاجِنِ - (حضرت علیؓ فرماتے ہیں) میں نے سر پر تلواریں پڑنے کی تشبیہہ اس سے دی جیسے دھوبی کی لکڑیاں پتھروں پر پڑتی ہیں۔

مَيْحٌ یا مَيْحُوْحَةٌ - اترا کر چلنا، اپنے سایے کو دیکھتے ہوئے بطخ کی چال چلنا، کنویں کے اندر جا کر چلوؤں سے ڈول بھرنا، پانی کی کمی کی وجہ سے فائدہ دینا، نکالنا، سفارش کرنا۔

مَيْحٌ مِيَاحَةٌ - دینا۔

مُمَايَحَةٌ - ملا دینا۔

تَمَيُّحٌ - جھکنا۔

تَمَايُحٌ - مائل ہونا، جھک جانا۔

اِمْتِيَاحٌ - دینا، چلو چلو نکالنا، طلب کرنا۔

اِسْتِمَاحَةٌ - بخشش مانگنا یا سفارش چاہنا۔

مَاحٌ - انڈے کی زردی یا سفیدی۔

فَنَزَلْنَا فِيْهَا سِتَّةً مَاحَةً - پھر ہم چھ آدمی چلوؤں پانی بھرتے تھے (نہایہ میں ہے جو کوئی کسی کے ساتھ کچھ سلوک کرے تو کہتے ہیں مَاحَ فُلَانٌ اور لینے والے کو مُمْتَاحٌ اور مُسْتَمِيْحٌ کہیں گے)۔

اِمْتَاحَ مِنَ الْمَهْوَةِ - گڑھے میں سے نکال کر دیا۔

مَيْدٌ یا مَيَدَانٌ - حرکت کرنا، ہٹ جانا، پاک ہونا، اضطراب کرنا، اترانا، زیارت کرنا، جی متلانا۔

تَمَايُدٌ - جھوم کر جھکنا۔

اِمْتِيَادٌ - مانگنا یا غلہ مانگنا۔

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاَرْضَ جَعَلَتْ تَمِيْدُ فَاَرْسَاهَا بِالْجِبَالِ - جب اللہ تعالیٰ نے زمین کو پیدا کیا تو وہ ہلنے لگی پھر اللہ تعالیٰ نے پہاڑوں کی میخیں اس میں لگا ئیں۔

فَدَحَا اللّٰهُ الْاَرْضَ مِنْ تَحْتِهَا فَمَادَتْ - پھر اللہ تعالیٰ نے نیچے سے زمین کو پھیلایا وہ ہلنے لگی۔

فَسَكَنَتْ مِنَ الْمَيَدَانِ بِرُسُوْبِ الْجِبَالِ - پھر اس کا ہلنا پہاڑوں کے گاڑنے سے تھم گیا-

هِيَ الْحَيُوْدُ الْمَيُوْدُ - دنیا الگ ہونے والی حرکت کرنے والی ہے-

اَلْمَائِدُ فِي الْبَحْرِ لَهٗ اَجْرُ شَهِيْدٍ - سمندر میں جس شخص کے سر میں درد ہو (سر گھومے) جی متلائے اس کو قے آئے تو اس کو ایک شہید کا ثواب ملے گا- (طیبی نے کہا یہ جب ہے کہ نیک ارادے سے جہاز پر سوار ہو- مثلاً حج یا جہاد یا تحصیل علم یا بقدر کفاف روزی کمانے کے لئے جب اور کوئی ذریعہ روٹی کمانے کا نہ ہو سکے)-

اُنْزِلَتِ الْمَائِدَةُ خُبْزًا وَّلَحْمًا - اصحاب مائدہ پر جو طبق (آسمان سے اترتا تھا) اس میں روٹی اور گوشت ہوتا تھا (اللہ تعالیٰ کے پاس سب کچھ موجود اور تیار ہے اب اس شخص کو شرمندہ ہونا چاہئے جو کہتا ہے کہ اگر حضرت عیسیٰ آسمان پر زندہ ہوں تو کھاتے کیا ہیں؟)-

اِذَا رَفَعَ مَائِدَتَهٗ قَالَ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ - جب آپ کا دستر خوان بڑھایا جاتا (اٹھایا جاتا) تو آپ فرماتے الحمد للہ (بعض نے کہا مائدہ سے خوان مراد ہے مگر اس پر یہ اعتراض ہوتا ہے کہ دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ نے خوان (میز) پر کبھی کھانا نہیں کھایا- اس کا جواب یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے خوان کو نہ دیکھا ہوگا یا مائدہ سے مراد یہاں کھانا ہے یا خود آنحضرتؐ نے اس کو نہ کھایا ہوگا دوسرے صحابہؓ نے اس کو کھایا ہوگا)-

مُمْتَادٌ - جس سے بخشش مانگیں-

فَلَا يُنْفِقُ اِلَّا مَادَتْ - جتنا خرچ کرے اتنی ہی بڑھتی جائے-

مَا اَحَدٌ اِلَّا يَمِيْدُ تَحْتَ حَجْفَتِهٖ - ہر کوئی اپنی گیند کے تلے ہلتا ہے (اس کے لینے کو جاتا ہے)-

نَحْنُ الْاٰخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ بَيْدَ اَنَّا اُوْتِيْنَا الْكِتَابَ مِنْ بَعْدِهِمْ - ہم اگلی امتوں کے بعد دنیا میں آئے لیکن آخرت میں سب کے آگے رہیں گے مگر صرف اتنی بات ہے کہ ہم کو اللہ کی کتاب ان کے بعد ملی-

اَلْاَسْوَاقُ مَيْدَانُ اِبْلِيْسَ يَغْدُوْ بِرَايَتِهٖ وَيَضَعُ كُرْسِيَّهٗ وَيَبُثُّ ذُرِّيَّتَهٗ فَبَيْنَ مُطَفِّفٍ فِيْ قَفِيْزٍ اَوْ طَائِشٍ فِيْ مِيْزَانٍ اَوْ سَارِقٍ فِيْ ذَرْعٍ اَوْ كَاذِبٍ فِيْ سِلْعَةٍ - بازار شیطان کے میدان ہیں صبح کو وہاں جا کر اپنا جھنڈا لگاتا ہے اور کرسی رکھتا ہے اور اپنی اولاد کو گرداگرد پھیلاتا ہے اب کوئی دکاندار ماپنے میں کمی کرتا ہے کوئی تولنے میں ڈنڈی مارتا ہے کوئی کپڑا ماپنے میں چوری کرتا ہے کوئی اسباب کی قیمت بیان کرنے میں جھوٹ بولتا ہے-

مَيْرٌ - باہر سے غلہ لانا' بھگونا' دھنکنا-

مُمَايَرَةٌ - غلہ لانا' نقل کرنا-

اِمَارَةٌ - غلہ لانا' کاٹنا' گلانا-

تَمَايُرٌ - بگڑ جانا-

اِمْتِيَارٌ - غلہ لانا-

وَالْحَمُوْلَةُ الْمَائِرَةُ لَهُمْ لَاغِيَةٌ - جو اونٹ یا جانور غلہ لاد کر لاتے ہوں (یا اور کوئی سامان تجارت کا ہو یا گھر کی ضرورت کا) ان میں زکوٰۃ نہیں ہے (زکوٰۃ ان اونٹوں میں ہے جو جنگل میں چرتے ہوں اور ان کی نسل بڑھانا مقصود ہو)-

اِنَّهٗ دَعَا بِاِبِلٍ فَاَمَارَهَا - انھوں نے اونٹ منگوائے ان پر غلہ لدوایا-

اِنَّ الْبَرَكَةَ اَسْرَعُ اِلَى الْبَيْتِ الَّذِيْ يُمْتَارُ مِنْهُ الْمَعْرُوْفُ مِنَ الشَّفْرَةِ - برکت اس گھر میں جہاں سے لوگوں کی پرورش ہوتی ہے یا سلوک کیا جاتا ہے اس سے بھی تیز جاتی ہے جتنی چھری اونٹ کے کوہان میں تیز چلتی ہے-

سُمِّيَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ لِاَنَّهٗ يَمِيْرُهُمُ الْعِلْمَ - امیر المومنین اس لئے نام ہوا کہ وہ ان کے لئے علم کی رسد لاتا ہے (علم عطا کرتا ہے)-

مَيْزٌ - جدا کرنا' علیحدہ کرنا ایک چیز کو دوسری چیز پر فضیلت دینا ایک جگہ سے دوسری جگہ پر منتقل ہونا-

تَمْيِيْزٌ اور **اِمَازَةٌ** - جدا کرنا-

تَمَيُّزٌ اور **اِنْمِيَازٌ** اور **اِمْتِيَازٌ** اور **اِسْتِمَازَةٌ** - جدا ہونا-

تَمَيُّزٌ - کٹ جانا-

لَاتَهْلِكُ اُمَّتِیْ حَتّٰی یَكُوْنَ بَيْنَهُمَا التَّمَايُلُ وَالتَّمَايُزُ - میری امت اس وقت تک تباہ نہ ہوگی جب تک ان میں حد اعتدال سے جھک جانا اور گروہ گروہ ہو جانا نہ ہوگا (یعنی جب میری امت میں پھوٹ پڑ جائے گی اور گروہ ہو جائیں گے اس وقت ان میں تباہی آئے گی)-

مَنْ مَّازَ اَذًى فَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا - جو شخص راستہ میں ایذا دینے والی چیز کو مثلاً کانٹا' کوڑا' پتھر' کچرا' نجاست وغیرہ ہٹا دے گا اس کو دس گنا ثواب ملے گا-

كَانَ اِذَا صَلّٰى يَنْمَازُ عَنْ مُّصَلَّاهُ فَيَرْكَعُ - عبداللہ بن عمرؓ جب فرض نماز پڑھ چکتے تو وہاں سے ہٹ جاتے اور دوسری جگہ جا کر سنت وغیرہ پڑھتے-

اِسْتَمَازَ رَجُلٌ مِنْ رَّجُلٍ بِهٖ بَلَاءٌ فَابْتُلِیَ بِهٖ - ایک شخص ایک بیمار کے پاس سے علیٰحدہ ہو گیا- پھر وہ بھی اسی بیماری میں مبتلا ہو گیا-

مَيِّزِ الشَّعْرَ بِاَنَامِلِكَ - بالوں کو اپنی انگلیوں سے جدا کر لے-

مَيْسٌ یا مَيَسَانٌ - اترانا' جھکنا' بہت کرنا-

تَمْيِيْسٌ - دامت لگانا-

تَمَيُّسٌ - اترانا-

بِاَكْوَارِ الْمَيْسِ - میس کی کاٹھیاں (میس ایک سخت درخت ہے اس سے اونٹ کی کاٹھیاں بنائی جاتی ہیں)-

تَدْخُلُ قَيْسًا وَّتَخْرُجُ مَيْسًا - سنجیدگی سے چلتی ہوئی اندر آتی ہے اور اتراتی باہر نکلتی ہے-

مَيْسَاعٌ - بڑے بڑے قدم رکھنے والی-

اِنَّهَا لَمِيْسَاعٌ - وہ بڑے بڑے قدم رکھتی ہے-

مِيْسَمٌ - خوبصورتی-

تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِمِيْسَمِهَا - عورت سے (ایک تو) اس کی خوبصورتی کی وجہ سے نکاح کیا جاتا ہے-

مَيْسُوْسَنٌ - ایک قسم کی شراب خوشبو دار جس کو عورتیں بالوں میں لگاتی ہیں-

رَاٰى فِیْ بَيْتِهِ الْمَيْسُوْسَنَ فَقَالَ اَخْرِجُوْهُ فَاِنَّهٗ رِجْسٌ - عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے گھر میں میسوسن کو دیکھا تو کہا اس کو نکالو وہ پلید ہے-

مَيْسُوْنُ - امیر معاویہ کی زوجہ اور یزید کی والدہ کا نام ہے-

مِيْضَاةٌ - وضو بڑا برتن-

فَدَعَا بِالْمِيْضَاةِ - وضو کا بڑا برتن منگوایا-

مَيْطٌ - ظلم کرنا' ڈانٹنا' دور کرنا' ہٹانا-

مَيْطٌ اور مَيْطَانٌ - ہٹ جانا-

اِمَاطَةٌ - دور کرنا' ہٹانا' دور ہونا' ہٹ جانا-

تَمَايُطٌ - آپس میں بگاڑ ہونا-

مَيَّاطٌ - کھیلنے والا' بطال-

اَلْقَوْمُ فِیْ هِيَاطٍ وَّ مِيَاطٍ - لوگ پریشان ہیں آتے ہیں جاتے ہیں-

اَدْنَاهَا اِمَاطَةُ الْاَذٰى عَنِ الطَّرِيْقِ - ایمان کے ادنیٰ درجہ کی شاخ یہ ہے کہ تکلیف دینے والی چیز کو راستہ سے ہٹا دے-

فَلْيُمِطْ مَا كَانَ بِهَا مِنْ اَذًى - (اگر لقمہ ہاتھ سے گر جائے) تو اس میں جو کچھ کوڑا کچرا لگ جائے اس کو صاف کر کے کھا لے (اور شیطان کے لئے نہ چھوڑے)-

اَمِيْطُوْا عَنْهُ الْاَذٰى - بچہ کے سر پر جو نجاست بال وغیرہ ہیں اس کو دور کرو-

اَمِطْ عَنَّا يَدَكَ - اپنا ہاتھ ہم سے ہٹاؤ-

اِنَّهٗ اَخَذَ الرَّايَةَ فَهَزَّهَا ثُمَّ قَالَ مَنْ يَّاْخُذُهَا بِحَقِّهَا فَجَاءَ فُلَانٌ فَقَالَ اَنَا فَقَالَ اَمِطْ ثُمَّ جَاءَ اٰخَرُ فَقَالَ اَمِطْ - آنحضرتؐ نے خیبر کی جنگ میں جھنڈا لیا اس کو ہلایا پھر فرمایا کون اس کا حق پورا ادا کرے اس کو لیتا ہے؟ ایک شخص آیا اور کہنے لگا میں لیتا ہوں آپ نے فرمایا جا سرک جا- پھر دوسرا آیا اس نے بھی یہی کہا- آپ نے فرمایا جا چلا جا (یہاں تک کہ حضرت علیؓ آئے- آپ نے جھنڈا ان کو دیا)-

لَوْكَانَ عُمَرُ مِيْزَانًا مَا كَانَ فِيْهِ مَيْطُ شَعْرَةٍ - اگر حضرت عمرؓ ترازو ہوتے (آدمی نہ ہوتے) تو ایک بال کا فرق اس کے پلڑوں میں نہ ہوتا (ایک پلڑا دوسرے پلڑا سے بال برابر بھی

نہ جھکتا دونوں بالکل برابر رہتے)-

مِطْ عَنَّا یا اَسْعَدُ - اسعد ہمارے پاس سے دور ہو-

فَمَا مَاتَ اَحَدُھُمْ عَنْ مَّوْضِعِ یَدِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ - (پھر جو مقام آنحضرتؐ نے ہر ایک کافر کے گرنے کے پہلے سے بیان فرما دیئے تھے اور ہاتھ سے بتلا دیئے تھے' اسی مقام پر وہ کافر گرا) آپ نے ہاتھ سے جو مقام بتلایا تھا اس سے ہٹ کر کوئی بھی نہیں گرا-

وَقَدْ کَانُوْا بِبَلْدَتِهِمْ ثِقَالًا کَمَا ثَقُلَتْ بِمِیْطَانِ الصُّخُوْرُ - بنی قریظہ اور بنی نضیر کے لوگ اپنے شہر میں ایسے بھاری تھے جیسے میطان میں پتھر (میطان ایک مقام کا نام ہے جہاں بڑے بڑے بھاری پتھر ہیں- بعض نے کہا ایک پہاڑ کا نام ہے)-

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ اَمَاطَ عَنِّیَ الْاَذٰی - شکر اس پروردگار کا جس نے نجاست کو مجھ سے دور کیا (یعنی فضلہ کو پاخانہ کے مقام سے نکالا)-

اَمِیْطَا عَنِّیْ - میرے پاس سے دور ہو' چلے جاؤ-

مَیْعٌ - بہنا' جاری ہونا' گل جانا-

اِمَاعَةٌ - بہانا-

تَمَیُّعٌ - بہہ جانا-

اِنْمِیَاعٌ - پگھل جانا-

لَایُرِیْدُھَا اَحَدٌ بِکَیْدٍ اِلَّا انْمَاعَ کَمَا یَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِی الْمَاءِ - جو مدینہ والوں کو نقصان پہنچانا چاہے گا وہ اس طرح گھل جائے گا جیسے نمک پانی میں گھل جاتا ہے-

مَاءُ نَایِمِیْعٌ وَ جَنَابُنَا مَرِیْعٌ - ہمارا پانی بہہ رہا ہے اور ہماری بارگاہ سبز ہے-

سُئِلَ عَنِ الْمُھْلِ فَاَذَابَ فِضَّةً فَجَعَلَتْ تَمِیْعُ فَقَالَ ھٰذَا مِنْ اَشْبَهِ مَا اَنْتُمْ رَاْوُنَ بِالْمُھْلِ - عبداللہ بن مسعودؓ سے پوچھا گیا کہ قرآن شریف میں مہل کا لفظ جو آیا ہے اس سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے چاندی گلائی وہ بہنے لگی عبداللہ نے کہا یہ مہل سے بہت مشابہ ہے-

سُئِلَ عَنْ فَارَةٍ وَقَعَتْ فِیْ سَمْنٍ فَقَالَ اِنْ کَانَ مَایِعًا فَاَلْقِهِ کُلَّهٗ - عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا گیا' اگر چوہا گھی میں گر (کر مر) جائے؟ انھوں نے کہا' اگر گھی پتلا ہو تو سب پھینک (اگر جما ہوا ہو تو دوسری حدیث میں وارد ہے کہ چوہے کو اور اس کے گرداگرد والے گھی کو پھینک کر باقی گھی استعمال کر سکتے ہیں)-

مِیْیَقَعَةٌ - ہتھوڑا یا موگری (جس سے لوہار لوہا کوٹتے ہیں)-

نَزَلَ مَعَ اٰدَمَ عَلَیْهِ السَّلَامُ الْمِیْقَعَةُ وَ السِّنْدَانُ وَالْکَلْبَتَانِ - حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ بہشت سے ہتھوڑا اور سندان (نہائی) اور سنسی اتری-

مَیْلٌ یا مَمَالٌ یا مَمِیْلٌ یا تَمْیَالٌ یا مَیَلَانٌ یا مَیْلُوْلَةٌ - ایک طرف جھک جانا' محبت رکھنا' رغبت کرنا' چھوڑ دینا' علیحدہ ہو جانا' ظلم کرنا' آفتیں لانا' جھک جانا-

اِمَالَةٌ - جھکانا (جیسے تَمْیِیْلٌ شک کرنا)-

مُمَایَلَةٌ - رشک کرنا-

تَمَایُلٌ - اترانا-

اِسْتِمَالَةٌ - مائل ہونا' جھکانا-

لَاتَھْلِكُ اُمَّتِیْ حَتّٰی یَکُوْنَ بَیْنَھُمَا التَّمَایُلُ - میری امت اس وقت تک ہلاک نہ ہو گی جب تک وہ سیدھے راستہ کو چھوڑ کر باطل کی طرف جھک نہ جائیں گے (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے یہاں تک کہ ان کا کوئی بادشاہ نہ ہو گا جو ایک دوسرے پر ظلم کرنے سے روکے' تو زبردست زیر دست پر جھکے گا اس کو ستائے گا اس پر ظلم کرے گا)-

مَایِلَاتٌ مُمِیْلَاتٌ - وہ عورتیں خود بھی حق سے بچھڑی ہوں گی (اور باطل پر جمی ہوں گی) اور دوسروں کو بھی باطل کی طرف مائل کریں گی (آپ بھی گمراہ ہوں گی اور مردوں کو بھی گمراہ اور خراب کریں گی بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے جھک کر اتراتی ہوئی چلیں گی اور اپنے کندھوں اور پہلوؤں کو ہلاتی ہوئی جھکاتی ہوئی- بعض نے کہا بدکار عورتوں کی طرح کنگھی چوٹی کریں گی اور دوسروں کی کرائیں گی)-

قَالَتْ لَهٗ امْرَاَةٌ اِنِّیْ اَمْتَشِطُ الْمِیْلَاءَ فَقَالَ عِکْرِمَةُ رَاْسُكِ تَبَعٌ لِقَلْبِكِ فَاِنِ اسْتَقَامَ قَلْبُكِ اِسْتَقَامَ رَاْسُكِ وَ

اِنْ مَالَ قَلْبُكِ مَالَ رَاْسُكِ- عبداللہ بن عباسؓ سے ایک عورت نے کہا- میں تو ایسی کنگھی کرتی ہوں جو مردوں کا دل لبھانے والی ہے (یعنی بدکار آزاد عورتوں کی طرح) تب عکرمہ نے کہا اری کمبخت! تیرا سر تیرے دل کے تابع ہے اگر تیرا دل سیدھے راستہ پر ہے (برائی اور بدکاری کی نیت نہیں) تو تیرا سر بھی سیدھا ہے (گو کیسی ہی لبھانے والی کنگھی کرے) اور اگر تیرا دل باطل کی طرف جھکا ہوا ہے تو سر بھی اسی طرف جھکا رہے گا-

دَخَلَ عَلَیْهِ رَجُلٌ فَقَرَّبَ اِلَیْهِ طَعَامًا فِیْهِ قِلَّةٌ فَمَیَّلَ فِیْهِ لِقِلَّتِهٖ فَقَالَ اَبُوْ ذَرٍّ اِنَّمَا اَخَافُ كَثْرَتَهٗ وَلَمْ اَخَفْ قِلَّتَهٗ- ایک شخص حضرت ابوذر غفاریؓ کے پاس آیا- انھوں نے اس کے سامنے کھانا رکھا لیکن وہ تھوڑا سا تھا' اس نے کھانے میں تردد کیا کہ کھاؤں نہ کھاؤں' تب ابوذرؓ نے کہا- میں کھانے کی کمی سے نہیں ڈرتا اس کے بہت ہونے سے ڈرتا ہوں (ایسا نہ ہو کہ زیادہ کھا لوں بدہضمی ہو جائے یا عبادت سے غفلت ہو سستی اور نیند آ جائے- عرب لوگ کہتے ہیں اِنِّیْ لَاُمَیِّلُ بَیْنَ ذَیْنِكَ الْاَمْرَیْنِ وَ اُمَایِلُ بَیْنَهُمَا- میں ان دونوں کاموں میں متردد ہوں (آگے پیچھے ہو رہا ہوں) کون سے کام کو اختیار کروں-

عُجِّلَتِ الدُّنْیَا وَغُیِّبَتِ الْاٰخِرَةُ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْ عَایَنُوْهَا مَا عَدَلُوْا وَلَا مَیَّلُوْا- دنیا تو نقد دی گئی اور آخرت نظروں سے غائب ہے- سن لو خدا کی قسم اگر آخرت کو آنکھوں سے دیکھ لیتے تو پھر ذرا بھی حق سے تجاوز نہ کرتے یا آخرت سے کوئی چیز برابر نہ کرتے نہ کچھ شک کرتے (مگر پھر فضیلت کیا ہوتی یہ ساری فضیلت تو اسی وجہ سے ہے کہ ہمارا ایمان بن دیکھی باتوں پر ہے جیسے قرآن میں ہے یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ)-

قَالَتْ لَهٗ اُمُّهٗ وَاللّٰهِ لَا اَلْبَسُ خِمَارًا وَّلَا اَسْتَظِلُّ اَبَدًا وَّلَا اٰكُلُ وَلَا اَشْرَبُ حَتّٰی تَدَعَ مَا اَنْتَ عَلَیْهِ وَ كَانَتِ امْرَاَةً مَیِّلَةً- مصعب بن عمیرؓ کی ماں نے ان سے کہا خدا کی قسم نہ میں اوڑھنی اوڑھوں گی نہ سایہ میں بیٹھوں گی نہ کھاؤں گی نہ پیؤں گی جب تک تو اس دین کو (یعنی دین اسلام کو) نہ چھوڑ دے گا- اور وہ ایک مال دار عورت تھیں (مگر مصعبؓ نے کچھ پرواہ نہ کی' ماں کا کہنا ہرگز نہ سنا دنیا کے مال و اسباب پر لات ماری اور آنحضرتؐ کی رفاقت اختیار کی' فقر و فاقہ اور تکلیف قبول کی' یہاں تک کہ شہید ہوئے تو ان کے پاس کفن تک کو کپڑا نہ تھا)-

كَانَ رَجُلًا شَرِیْفًا شَاعِرًا مَیِّلًا- وہ شریف شاعر مالدار آدمی تھے-

فَتُدْنَی الشَّمْسُ حَتّٰی تَكُوْنَ قَدْرَ مِیْلٍ- قیامت کے دن سورج نزدیک کیا جائے گا ایک میل کی مسافت پر یا سلائی کے برابر جہاں تک نگاہ پہنچتی ہے (اگر کوئی کہے کہ اس وقت سورج ہم سے دس کروڑ میل کے فاصلہ پر ہے اور اس کی یہ حرارت یہاں تک کہ عطارد جو سب ستاروں سے زیادہ آفتاب سے قریب ہے لیکن کروڑ دو کروڑ میل پر ہے کوئی آدمی زندہ نہیں رہ سکتا' تو ایک میل فاصلہ پر جب سورج آئے گا اس وقت کیسے زندہ رہیں گے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ آخرت کے اجسام دنیا کے اجسام کی طرح نہیں ہوں گے اور یہ بھی ممکن ہے کہ سورج کی گرمی گھٹا کر اس کو ایک میل پر لے آئیں گے- بعضوں نے کہا یہ صرف تمثیل ہے اور مطلب یہ ہے کہ سورج بہت نزدیک دکھائی دے گا جیسے ایک میل پر ہے اور چونکہ آخرت میں موت نہیں ہو گی' اس لئے سخت سے سخت عذاب وہاں لوگ اٹھا لیں گے- اگر وہاں موت ہوتی تو دوزخ کے ایک ادنیٰ عذاب سے آدمی مر جاتا)-

اِذَا تَوَقَّدَتِ الْحِزَّانُ وَالْمِیْلُ- جب سخت زمینیں روشن ہو گئیں اور وہ زمین جہاں تک نگاہ پہنچتی تھی-

عِنْدَ اللِّقَاءِ وَلَا مِیْلٌ مَّعَازِیْلُ- لڑائی کے وقت جنگ کے لئے تیار نہ حرکت کرنے والے گھوڑے کی پشت پر نہ بغیر برچھے کے-

لَوْ مِلْنَا اِلَی الْحَسَنِ لَكَانَ اَحْسَنَ- اگر ہم امام حسن بصریؒ کی طرف جھکتے تو اچھا ہوتا-

فَمَالَ بِالْفِعْلِ- پھر ایک عورت کی طرف کاموں میں جھک جائے (ایک کے پاس رہے ایک کے پاس نہ رہے ایک کو بہت کچھ دے ایک کو کچھ نہ دے غرض ناانصافی کے کام کرے- معلوم ہوا کہ اگر دین لیں اور رہنے میں برابر برابر انصاف کرے لیکن دل کی محبت ایک سے زیادہ ہو تو اس میں کچھ گناہ نہ ہو گا کیونکہ دل اس کے اختیار میں نہیں ہے)-

اِنْتَظَرَ حَتّٰی مَالَتِ الشَّمْسُ - آپ انتظار کرتے رہے (حملہ نہیں کیا) یہاں تک کہ سورج ڈھل گیا-

وَیَمِیْلُ بَعْضُھُمْ عَلٰی بَعْضٍ - (آنحضرت ﷺ کی پشت مبارک پر جب آپ سجدے میں گئے اوجھڑی رکھ کر سب کافر ہنسنے لگے) اور ایک پر ایک جھکے پڑتے تھے (ہنسی کی شدت سے-بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے' ایک دوسرے سے کہتا تو نے یہ کام کیا وہ کہتا تو نے کیا)-

مَیْنٌ - جھوٹ بولنا-

مِیَانَۃ - ایک شہر ہے آذر بیجان میں-

مِیْنَاءٌ - شیشہ کا جوہر اور ساحل کا وہ مقام جہاں کشتیاں ٹھہرتی ہیں اور لوگ اترتے ہیں (گھاٹ)-

مُتَمَایِنٌ - مشتبہ دوستی-

فَھِیَ الْجَامِحَۃُ الْحَرُوْنُ وَالْمَائِنَۃُ الْخَؤُوْنُ - دنیا دوڑنے والی شوخ ہے اور جھوٹی چور-

خَرَجْتُ مُرَابِطًا لَیْلَۃَ مَحْرَسِیْ اِلَی الْمِیْنَاءِ - جس رات کو میں چوکیداری پر مقرر تھا میں اس مقام پر گیا جہاں کشتیاں ٹھہرتی ہیں (باندھی جاتی ہیں جمع رہتی ہیں)-

اَکْثَرُ الظُّنُوْنِ مَیْنٌ - اکثر گمان جھوٹ ہوتے ہیں-

مِیْنَاتٌ - وہ عورت جو لڑکیاں بہت جنے-

فُضُلٌ مِّیْنَاتٌ - بزرگ لڑکیاں جننے والی-



کتاب النون ن

ن

ن: پچیسواں حرف ہے حروف تہجی میں سے' اس کے معنی ہیں مچھلی' کیونکہ گذشتہ زمانے میں یہ حرف مچھلی کے مشابہ لکھا جاتا تھا' حساب جمل میں اس کا عدد ۵۰ ہے- ن پانچ طرح پر مستعمل ہوتا ہے- ایک نون تاکید' دوسرا نون تنوین' تیسرا نون علامت' چوتھا نون وقایہ' پانچواں نون زائد اور تفصیل اس کی کتب نحو میں ہے-

باب النون مع الهمزة

نَأْثٌ- آہستہ رونے کی آواز نکالنا' حسد کرنا-
نَأْثٌ- شیر-
نَأْتٌ- دور ہونا-
نَأْجٌ- تھوڑا کھانا' ضعف کے ساتھ چیخنا-
نُؤُوْجٌ- چل دینا-
نَئِيْجٌ- حرکت کرنا' چیخنا' گڑگڑانا-
اُدْعُ رَبَّكَ بِأَنْآجٍ مَاتَقْدِرُ عَلَيْهِ- اللہ سے دعا کر گڑگڑا کر جتنا گڑگڑا سکے (یعنی تضرع اور زاری کے ساتھ)-
نَأْدٌ- تر ہونا' حسد کرنا' آفت آنا-
نُؤُوْدٌ- آفت-
اَجَائَتْنِي النَّائِدُ اِلَى اِسْتِيْشَاءِ الْاَبَاعِدِ- اور مصیبت نے مجھ کو لاچار کر دیا میں غیر لوگوں سے سوال کرنے لگی-
نَأْنَأَةٌ- اچھی غذا دینا' روکنا' منع کرنا' قاصر ہونا' عاجز ہونا-
نَأْنَاءٌ- عاجز' نامرد' بزدل-
طُوْبٰى لِمَنْ مَّاتَ فِي النَّأْنَاَةِ- اس شخص کی موت اچھی ہوئی جو اس زمانہ میں مر گیا جب اسلام ناتواں تھا (یعنی شروع اسلام کے زمانہ میں جب اس کے مددگار بہت کم تھے)-
نَأْنَأَ عَنِ الْاَمْرِ نَأْنَأَةً- اس کام سے عاجز ہو گیا قاصر رہا-

باب النون مع الباء

نَبْأٌ یا نُبُوْءٌ- بلند ہونا' نکلنا' نمودار ہونا' آہستہ آواز کرنا' دور ہونا' ناپسند کرنا-
نَبَأٌ- خبر-
تَنْبِئَةٌ- خبر دینا-
مُنَابَأَةٌ- ایک دوسرے کو خبر دینا-
اِنْبَاءٌ- خبر دینا-
تَنَبُّؤٌ- پیغمبری کا دعویٰ کرنا-
نَبِيْءٌ- اللہ کی طرف سے خبر دینے والا' کھلا راستہ' بلند مکان محدود' نکلنے والا-
قَالَ لِقَائِلٍ يَا نَبِيْءَ اللّٰهِ لَاتَنْبِرْ بِاِسْمِيْ اِنَّمَا اَنَا نَبِيُّ اللّٰهِ- آنحضرتؐ جب مکہ سے مدینہ آ رہے تھے تو ایک گنوار ملا اس نے کہا یا نَبِيْءَ اللّٰهِ (ہمزے کے ساتھ- اس نے نَبِيْءٌ سے نکلنے والے کے معنی لئے- کیونکہ آپ مکہ سے نکل کر مدینہ آ رہے تھے- جیسے عرب لوگ کہتے ہیں نَبَأْتُ مِنْ اَرْضٍ اِلَى اَرْضٍ- میں ایک ملک سے دوسرے ملک کی طرف نکلا) آنحضرتؐ نے فرمایا میرے نام میں ہمزہ مت رکھ میں تو نَبِيُّ اللّٰهِ ہوں (بغیر ہمزہ کے- مکہ والوں کا محاورہ یہی ہے بعض نے کہا نَبِيٌّ مشتق ہے نَبَاوَةٌ سے یعنی بلند اور مرتفع- عباس بن مرداس نے جو آنحضرتؐ

کی مدح کی ہے اس میں کہتے ہیں

يَا خَاتِمَ النُّبَآءِ اِنَّكَ مُرْسَلٌ
بِالْحَقِّ كُلُّ هُدَى السَّبِيْلِ هُدَاكَ

سب نبیوں کے خاتم (یعنی جو اللہ کی طرف سے خبر دیتے ہیں ان کے آخری شخص) جو ہدایت کی راہ ہے وہ آپ ہی کی بتلائی ہوئی ہے- اس شعر میں نُبَآءُ جمع ہے نَبِیْءٌ کی ہمزے کے ساتھ اور بغیر ہمزہ کی مثال یہ حدیث ہے قُلْتُ وَرَسُوْلِكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ فَرَدَّ عَلَیَّ وَقَالَ وَنَبِیِّكَ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ- آنحضرتؐ نے براء بن عازبؓ کو سوتے وقت کی دعا سکھلائی اس میں یوں تھا "ونبيك الذى ارسلت" براء نے یوں کہا "ورسولك الذى ارسلت"، تو آنحضرتؐ نے ان کو ٹوکا اور فرمایا یوں کہہ "ونبيك الذى ارسلت" (معلوم ہوا کہ ادعیہ ماثورہ میں حتی المقدور ان الفاظ کی پیروی کرنی چاہیے جو آنحضرت ﷺ کی زبان مبارک سے نکلے ہیں- اس دعا میں جو آپ نے براء پر انکار کیا اس کی وجہ یہ تھی کہ جب "ورسولك" کہا تو "الذى ارسلت" بیکار ہو جاتا ہے اور بلاوجہ طول کلام ہوتا ہے برخلاف "ونبيك" کے- دوسرے آنحضرتؐ کو منظور نہ تھا کہ دونوں صفتیں یعنی نبوت اور رسالت آپ کے لئے جمع کر دی جائیں گو رسول نبی سے خاص ہے اور ہر نبی رسول نہیں ہے-

اَلْاَنْبِيَآءُ مِاَةُ اَلْفٍ وَّ عِشْرُوْنَ اَلْفًا وَالْمُرْسَلُوْنَ مِنْهُمْ ثَلٰثِمِاَئَةٍ وَثَلٰثَةَ عَشَرَ- دنیا میں ایک لاکھ بیس ہزار پیغمبر آئے ہیں ان میں رسول (جو صاحب شریعت ہوں) تین سو تیرہ گزرے ہیں-

اَكَانَ اٰدَمُ نَبِيًّا قَالَ نَعَمْ كَلَّمَهُ اللّٰهُ وَخَلَقَهُ بِيَدِهٖ- آنحضرتؐ سے پوچھا گیا کیا آدمؑ پیغمبر تھے؟ فرمایا ہاں اللہ تعالیٰ نے ان سے کلام کیا تھا ان کا پتلہ اپنے دست خاص سے بنایا تھا (چار پیغمبر عربی گزرے ہیں حضرت محمدؐ ہودؑ صالحؑ شعیبؑ- امام جعفر صادقؒ نے فرمایا پیغمبروں کے چار طبقے ہیں ایک تو وہ جو اپنے نفس کو خبر دیتے ہیں دوسرے کسی کو نہیں- دوسرے وہ جو خواب میں دیکھتے ہیں اور آواز بھی سنتے ہیں لیکن بیداری میں کچھ نہیں دیکھتے نہ وہ کسی قوم کی طرف بھیجے گئے، تیسرے وہ جو خواب میں دیکھتے ہیں اور آواز سنتے ہیں اور بیداری میں بھی دیکھتے اور سنتے ہیں یہ اولوالعزم پیغمبر ہیں چوتھے فرشتہ کو دیکھتے ہیں)-

عَضُّوْا عَلَى النَّوَاجِذِ فَاِنَّهٗ اَنْبَأُ لِلسُّيُوْفِ عَنِ الْهَامِ- اپنے دانتوں سے کاٹتے رہو تو تلواریں تمہارے سر پر کم اثر کریں گی-

اَلسَّمْتُ وَالتُّؤَدَةُ وَالْاِقْتِصَادُ جُزْءٌ مِّنْ اَرْبَعٍ وَّعِشْرِيْنَ مِنَ النُّبُوَّةِ- میانہ روی اور سنجیدگی اور بیچ کی چال چلنا یہ پیغمبروں کی چوبیس خصلتوں میں سے ہیں-

فَسَيَكُوْنُ لَهَا نَبَأٌ- قریب میں اس کی ایک بڑی شان ہوگی (لوگ اس کا تذکرہ کریں گے)-

نَبٌّ یا نَبِيْبٌ یا نَبَابٌ- بکری کا جفتی کے وقت آواز کرنا، تکبر کرنا، بڑائی کرنا-

تَنْبِيْبٌ- گرہیں پڑنا-

اُنْبُوْبٌ- پرنی، پور، ٹونٹی، نکی، نلی، پوری-

يَعْمَدُ اَحَدُهُمْ اِذَا غَزَا النَّاسُ فَيَنِبُّ كَنَبِيْبِ التَّيْسِ- جب لوگ جہاد کرتے ہیں تو تم میں سے کوئی نکل کر بکرے کی طرح آواز نکالتا ہے-

لَيُكَلِّمَنِيْ بَعْضُكُمْ وَلَا تَنِبُّوْا نَبِيْبَ التُّيُوْسِ- تم میں سے کوئی شخص مجھ سے بات کرے اور بکروں کی طرح چلاؤ نہیں-

اِنَّهٗ اَتَى الطَّائِفَ فَاِذَا هُوَ يَرَى التُّيُوْسَ تَلِبُّ اَوْتَنِبُّ عَلَى الْغَنَمِ- عبداللہ بن عمرو طائف میں آئے کیا دیکھتے ہیں کہ بکرے بکریوں پر چڑھ کر آوازیں کر رہے ہیں-

نَبْتٌ- سرسبز ہو جانا، زمین سے اگ آنا، مولے نکلنا-

نُبُوْتٌ- ابھرنا، بڑھنا-

تَنْبِيْتٌ- پالنا، پھیرنا (زمین میں گاڑنا)-

اِنْبَاتٌ- اگانا، اگنا-

فَكُلُّ مَنْ اَنْبَتَ مِنْهُمْ قُتِلَ- بنی قریظہ میں سے جس کے زیر ناف کے بال اگ آئے ہوں وہ قتل کیا جائے گا (یہ بلوغ کی علامت آنحضرتؐ نے قرار دی مسلمانوں اور کافروں دونوں کے لئے- بعض نے کہا یہ صرف کافروں کے لئے ہے کیونکہ عمر کی وجہ سے ان کا بلوغ معلوم نہیں ہو سکتا اور ان کی بات کا اعتبار نہیں

ہوسکتا' وہ تو جزیہ یا قتل سے بچنے کے لئے اپنی کم عمر بیان کریں گے)۔

قَالَ لِقَوْمٍ مِّنَ الْعَرَبِ اَنْتُمْ اَهْلُ بَيْتٍ اَوْ نَبْتٍ فَقَالُوْا نَحْنُ اَهْلُ بَيْتٍ وَّ اَهْلُ نَبْتٍ۔ آنحضرتؐ نے عرب کے ایک گروہ سے فرمایا تم گھروں کے رہنے والے ہو' (آبادی کے خوشباش) یا زراعت پیشہ ہو؟ انھوں نے کہا ہم گھر والے بھی ہیں اور مال بھی ہمارے ہاتھوں بہت پیدا ہوتا ہے)۔

اَتَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ نُوَيْبَتَةٌ فَقُلْتُ يَارَسُوْلَ اللّٰه نُوَيْبَتَةُ خَيْرٍ اَوْ نُوَيْبَتَةُ شَرٍّ۔ میں آنحضرتؐ کے پاس حاضر ہوا۔ آپ نے فرمایا نیا پودہ' میں نے عرض کیا' اچھا پودہ یا برا پودہ۔

اِنَّ مُعَاوِيَةَ قَالَ لِمَنْ بِبَابِهٖ لَاتَتَكَلَّمُوْا بِحَوَائِجِكُمْ فَقُلْتُ لَوْلَا عَزْمَةُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ لَاَخْبَرْتُهٗ اَنَّ دَافَّةً دَفَّتْ وَ اَنَّ نَابِتَةً لَحِقَتْ۔ معاویہؓ نے ان لوگوں سے کہا جو ان کے دروازے پر تھے' اپنی اپنی حاجتیں مت بیان کرو۔ تب احنف کہنے لگے اگر امیر معاویہؓ کا ایسا حکم نہ ہوتا تو میں ان سے کہتا ایک نیا گروہ باہر سے آ پہنچا اور بچے بڑے ہو کر جوانوں سے مل گئے (اس طرح ان کا شمار زیادہ ہو گیا)۔

اِنْ اَصَابَكَ عَامُ سَنَةٍ فَدَعَوْتَهٗ اَنْبَتَهَا لَكَ۔ اگر قحط کا سال تجھ پر آ جائے پھر تو اس کو پکارے اس سے دعا کرے تو وہ اس کو اگانے والا کر دے گا۔ (بعوض سال قحط کے وہ سال کشائش اور ارزانی کا ہو جائے گا۔ غلہ گھاس چارہ خوب پیدا ہوگا)۔

اِصْبَغُ بْنُ نَبَاتَةَ۔ حدیث کا مشہور روای ہے۔

نَبْثٌ۔ کھودنا' مٹی نکالنا' تفتیش کرنا' کھوج لگانا' غصہ ہونا۔

تَنَابُثٌ۔ ایک دوسرے سے بحث کرنا۔

اِنْتِبَاثٌ۔ کھودنا' لینا۔

اِسْتِنْبَاثٌ۔ کھود کر نکالنا۔

نَبِيْثَةٌ۔ کنویں کی مٹی یا نہر کی یا ان کے گرداگرد کی۔

اَطْيَبُ طَعَامٍ اَكَلْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ نَبِيْثَةُ سَبُعٍ۔ عمدہ اور خوش مزہ کھانا جو میں نے جاہلیت کے زمانے میں کھایا وہ گوشت تھا جس کو درندہ جانور (شیر بھیڑیا وغیرہ) زمین میں چھپا کر رکھ دیا کرتا (درندے کا قاعدہ ہوتا ہے جب کسی جانور کا شکار کرتا ہے تو اس میں سے کچھ کھا کر باقی دوسرے وقت کے لئے زمین میں گاڑ دیتا ہے۔ ابورافع جاہلیت کے زمانہ میں اس کو کھایا کرتے)۔

نَبَائِثُ۔ اسرار اور راز۔

اُنْبُوْثَةٌ۔ لڑکوں کا کھیل ہے زمین میں کچھ گاڑ دیتے ہیں۔ جس لڑکے نے اس کو نکال لیا' وہ جیتا۔

مُنْبِتُ اللَّحْمِ۔ وہ دوا جو زخم کے خون کو گوشت بنا دیتی ہے۔

نَبْجٌ۔ چکور کا اپنے سوراخ سے نکلنا۔

اِنْبَاجٌ۔ کلام میں خلط کرنا۔

تَنَبُّجٌ اور اِنْتِبَاجٌ۔ ورم کرنا' سوج جانا۔

نَبَاجٌ۔ ٹیلہ۔

نُبَاجٌ۔ کتے کی آواز۔

اَنْبَجٌ۔ آم جو مشہور میوہ ہے۔

نَبْحٌ۔ آواز کرنا خصوصاً کتے کا آواز کرنا' بھونکنا۔

مُنَابَحَةٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

نُبَاحٌ۔ کتے کی آواز۔

اِنْبَاحٌ اور اِسْتِنْبَاحٌ۔ بھونکانا۔

اُسْكُتْ مَشْقُوْحًا مَّقْبُوْحًا مَنْبُوْحًا۔ (ایک شخص نے عمار بن یاسرؓ کے سامنے حضرت ام المومنین عائشہؓ کو برا کہا وہ سمجھا کہ عمار خوش ہوں گے۔ عمار نے اس سے کہا) ارے شکستہ (یا رحمت الٰہی سے دور) قبیح' گالی خور خاموش رہ (تو حضرت ام المومنین کا ادب نہیں کرتا)۔

مَنْبُوْحٌ۔ جس کو گالیاں دی جائیں (عرب لوگ کہتے ہیں: نَبَحَتْنِيْ كِلَابُكَ۔ تیری گالیاں مجھ تک پہنچیں)۔

خَرَجْتُ وَالْكِلَابُ تَنْبَحُ۔ میں نکلا اس وقت کتے بھونک رہے تھے۔

اِبْنُ النَّبَّاحِ۔ حضرت علیؓ کا موذن تھا وہ اذان میں حی علی الفلاح کے بعد حی علی خیر العمل کہا کرتا حضرت

علیؓ جب اس کو دیکھتے تو کہتے مرحبا ان لوگوں کے لئے جو انصاف کی بات کہتے ہیں- کذا فی مجمع البحرین-

نَبْغٌ- بکریوں کی چیچک اور آبلہ-

نَبَخٌ- کے بھی یہی معنی ہیں-

نُبُوْخٌ- ترش ہو جانا' بگڑ جانا-

اَنْبَخُ- سخت اور بد خلق آدمی-

خُبْزَةٌ اَنْبَخَانِيَّةٌ- موٹی نرم روٹی-

نَبَخَ الْعَجِيْنُ- آٹا خمیر ہو گیا-

نَبْذٌ- تھم جانا' بیٹھ جانا-

جَاءَ تْهُ جَارِيَةٌ بِسَوِيْقٍ فَجَعَلَ اِذَا حَرَّكَتْهُ ثَارَ لَهُ قُشَارٌ وَ اِذَا تَرَكَتْهُ نَبَذَ- حضرت عمرؓ کے پاس ایک چھوکری ستو لے کر آئی جب اس کو ہلاتی تو بھوسا اوپر آ جاتا اور جب چھوڑ دیتی تو تھم جاتا-

نَبْذٌ- ہاتھ سے پھینک دینا' چھوڑ دینا' توڑ ڈالنا' نبض چلنا' نبیذ بنانا-

تَنْبِيْذٌ اور اِنْبَاذٌ- نبیذ بنانا' پھینک دینا-

مُنَابَذَةٌ- مخالفت کرنا' دشمنی رکھ کر جدا ہونا دونوں طرف کے لشکروں کا لپٹنا' اعلان جنگ کرنا-

نَهٰى عَنِ الْمُنَابَذَةِ فِى الْبَيْعِ- بیع منابذہ سے منع فرمایا (وہ یہ ہے کہ ایک فریق دوسرے فریق سے کہے جب میں اپنا کپڑا تیری طرف پھینک دوں تو بیع قطعی ہو گئی یا ایک کنکر یا پتھر پھینک دوں تو بیع ہو گئی نہ اس میں ایجاب ہو نہ قبول)-

نَهٰى عَنِ النِّبَاذِ- پھینکنے کی بیع سے منع فرمایا (جس میں بجائے ایجاب اور قبول کے صرف یہ ہوتا ہے کہ فریقین میں سے کوئی اپنا کپڑا یا کنکر' پتھر دوسرے کی طرف پھینک دے تو بیع ہو گئی یا بیع قطعی ہو گئی' اب پھیرنے کا اختیار نہ رہا)-

فَنَبَذَ خَاتَمَهٗ فَنَبَذَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَهُمْ- آنحضرتؐ نے اپنی انگشتری (جو سونے کی بنوائی تھی) اتار کر پھینک دی لوگوں نے بھی اپنی انگشتریاں پھینک دیں-

اَمَرَ لَهٗ لَمَّا اَتَاهُ بِمُنْبَذَةٍ- جب عدی بن حاتم آنحضرتؐ کے پاس آئے تو آپ نے ان کے لئے ایک گدا بچھانے کا حکم دیا یا ایک تکیہ دینے کا-

فَاَمَرَ بِالسِّتْرِ اَنْ يُّقْطَعَ وَيُجْعَلَ لَهٗ مِنْهُ وِسَادَتَانِ مَنْبُوْذَتَانِ- آنحضرتؐ نے حکم دیا اس پردے کو کاٹ کر اس کے دو تکیے بنا دیئے جائیں جو زمین پر پڑے رہیں-

اِنَّهٗ مَرَّ بِقَبْرٍ مُنْتَبِذٍ عَنِ الْقُبُوْرِ- آنحضرتؐ ایک قبر پر سے گزرے جو دوسری قبروں سے دور اور جدا تھی-

اِنْتَهٰى اِلٰى قَبْرٍ مَّنْبُوْذٍ فَصَلّٰى عَلَيْهِ- آنحضرتؐ ایک قبر تک پہنچے جو دوسری قبروں سے علیحدہ اور دور تھی- آپ نے اس پر نماز پڑھی (ایک روایت میں قَبْرِ مَنْبُوْذٍ ہے اضافت کے ساتھ یعنی ایسے آدمی کی قبر جس کی ماں نے جننے کے بعد اس کو راستہ پر پھینک دیا تھا)-

وُجِدَ مَنْبُوْذًا فِىْ زَمَنِ عُمَرَ- حضرت عمرؓ کی خلافت میں وہ راستہ پر پڑا ہوا ملا تھا-

تَلِدُهٗ اُمُّهٗ وَهِىَ مَنْبُوْذَةٌ فِىْ قَبْرِهَا- اس کی ماں اس کو اس وقت جنے گی جب وہ اپنی قبر میں پڑی ہو گی-

نَبِيْذٌ- اس کا ذکر متعدد احادیث میں ہے- یہ وہ شربت ہے جو کھجور' انگور' شہد' جو اور گیہوں سے بنایا جائے خواہ اس میں نشہ ہو یا نہ ہو' کبھی اس شراب کو جو انگور سے نچوڑی جائے اس کو بھی نبیذ کہتے ہیں' اور کبھی نبیذ کو خمر کہتے ہیں-

اِنْتِبَاذٌ- یہ ہے کہ کھجور یا انگور کو پانی میں بھگو دیں جب پانی میٹھا ہو جائے تو اس کو پئیں- شراب کے برتنوں میں نبیذ بنانے سے پہلے آپ نے منع فرمایا تھا کیوں کہ ایسے برتنوں میں نبیذ میں جلد نشہ آ جاتا ہے برخلاف چمڑے کے' اس کے شربت میں نشہ نہیں آتا اگر نشہ پیدا ہو تو چمڑہ پھٹ جاتا ہے-

وَاِنْ اَبَيْتُمْ نَابَذْنَاكُمْ عَلٰى سَوَاءٍ- اگر تم انکار کرو گے تو ہم اعلان جنگ دے کر یعنی تم کو خبر کر کے کھلم کھلا تم سے جنگ کریں گے-

نَبَذَ الْعَهْدَ- عہد توڑ ڈالا یعنی دوسرے فریق کو خبر کر کے-

اَفَلَا نُنَا بِذُهُمْ- کیا ہم ان سے لڑیں نہیں-

فَنَبَذَ اَبُوْبَكْرٍ اِلَى النَّاسِ- ابوبکر صدیقؓ نے لوگوں سے عہد کیا-

مُنْتَبِذٌ - ایک کونے میں بیٹھنے والا۔

فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ - میں آنحضرتؐ سے جدا ہو کر ایک طرف ہٹ گیا۔

فَنَبَذَتْهُ الْاَرْضُ - زمین نے اس کو باہر نکال کر پھینک دیا (تاکہ دوسرے لوگوں کو عبرت ہو)۔

اِنَّمَا كَانَ الْبَيَاضُ فِىْ عَنْفَقَتِهٖ وَفِى الرَّاْسِ نَبْذٌ مِّنْهُ - آنحضرتؐ کی ٹھوڑی پر تھوڑی سی سفیدی تھی۔

فِىْ نُبْذَةٍ مِّنْ قُسْطٍ - تھوڑا سا قسط لے کر (قسط کے معنی اوپر گزر چکے ہیں)۔

نَابَذَنِىْ مَنْ اَذَلَّ عَبْدِىَ الْمُؤْمِنَ - جو شخص میرے مومن بندے کو ذلیل کرے، اس نے گویا مجھ سے جنگ کی (یہ حدیث قدسی ہے)۔

اَصْلُ النَّبِيْذِ حَلَالٌ وَّ اَصْلُ الْخَمْرِ حَرَامٌ - نبیذ کی اصل یعنی کھجور، انگور وغیرہ حلال ہے اور شراب کی اصل یعنی نبیذ وہ حرام ہے۔

اِنَّهٗ تَوَضَّاَ بِالنَّبِيْذِ - آنحضرتؐ نے نبیذ سے وضو کیا (مجمع البحرین میں ہے کہ اس نبیذ میں نشہ نہ تھا - بلکہ ہوا یہ تھا کہ پانی کھاری تھا تو آنحضرتؐ نے اس میں چند کھجوریں ڈال دی ہوں گی تاکہ وہ خوش مزہ ہو جائے اور اس کے اوپر صاف پانی تھا جیسے دوسری روایت میں اس کی تفصیل وارد ہے۔)

مترجم: کہتا ہے اہل حدیث کے نزدیک یہ روایت ضعیف ہے تو اس تاویل کی ضرورت نہیں - البتہ حنفیہ کے نزدیک نبیذ سے وضو درست ہے۔

اِذَا اَصَابَكَ خَمْرٌ اَوْ نَبِيْذٌ فَاغْسِلْهُ - جب تیرے کپڑے یا جسم میں شراب یا نبیذ لگ جائے تو اس کو دھو ڈال (اہل حدیث کے نزدیک دھونے کی ضرورت نہیں شراب حرام ہے لیکن نجس نہیں ہے)۔

جَلَسَ نُبْذَةً - ایک کونے میں بیٹھا۔

نَبْرٌ - اونچا کرنا، آواز بلند کرنا، ہمزہ لگانا، ڈانٹنا، جھڑکنا، جلدی سے اٹھالینا، برا کہنا۔

اِنْبَارٌ - بنانا۔

تَنْبِيْرٌ - گل جانا۔

اِنْتِبَارٌ - ورم کرنا، سوجنا، چڑھنا۔

قِيْلَ لَهٗ يَا نَبِىْءَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنَّا مَعْشَرُ قُرَيْشٍ لَانَنْبِرُ - ایک شخص نے آنحضرتؐ سے کہا، یا نبیء اللہ (ہمزے سے) تو فرمایا - ہم قریش کے لوگ (نبی میں) ہمزہ نہیں لگاتے (ایک روایت میں یوں ہے لَاتَنْبِرْ بِاِسْمِىْ میرے نام میں ہمزہ مت لگا - یعنی نَبِيَّ اللّٰهِ کہہ نَبِىْءَ اللّٰهِ مت کہہ - جب مہدی عباسی نے حج کیا تو کسائی قاری کو مدینہ میں امام کیا - اس نے ہمزہ لگانا شروع کیا - اس پر اہل مدینہ نے انکار کیا اور کہا کہ وہ آنحضرتؐ کی مسجد میں قرآن میں ہمزہ لگاتا ہے)۔

اِطْعَنُوا النَّبْرَ وَانْظُرُوا الشَّزْرَ - جلدی سے برچھا لگاؤ اور آنکھ کے کونے سے دیکھو (جو غصہ کی نشانی ہے)۔

اِيَّاكُمْ وَالتَّخَلُّلَ بِالْقَصَبِ فَاِنَّ الْفَمَ يَنْتَبِرُ مِنْهُ - بانس سے خلال مت کیا کرو کیونکہ اس سے منہ سوج جاتا ہے۔

مِنْبَرٌ - نبر سے نکلا ہے کیونکہ وہ اونچا ہوتا ہے۔

مِنْبَرِىْ عَلٰى حَوْضِىْ - میرا منبر قیامت کے دن حوض کوثر پر رکھا جائے گا (اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ یہی منبر جو آپ کا دنیا میں تھا بعینہ حوض کوثر پر رکھا جائے گا - بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ حوض کوثر پر ایک منبر رکھا جائے گا - بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ میرے منبر کے پاس جو کوئی عبادت اور اعمال صالحہ کرے تو وہ آخرت میں حوض کوثر پر آئے گا)۔

اِنَّ الْجُرْحَ يَنْتَبِرُ فِىْ رَاْسِ الْحَوْلِ - زخم سال کے آخری حصہ پر ورم کر جاتا ہے۔

غَيْرَ اَنَّهٗ بَقِىَ مُنْتَبِرًا - صرف اتنا ہوا کہ زخم کے مقام پر ایک گومڑہ ہو کر رہ گیا۔

كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهٗ عَلٰى رِجْلِكَ فَنَفِطَ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا - جیسے ایک انگارے کو تو اپنے پاؤں پر لڑھکائے تو ایک آبلہ نکل آتا ہے اس کو تو اٹھا ہوا دیکھتا ہے۔

مِنْبَرٌ - ایک کیڑا بھی ہوتا ہے جو چھڑی کے مشابہ ہے۔

اَنْبَارٌ - ایک شہر کا نام ہے دریائے فرات پر مشرقی جانب میں۔

نَبْزٌ - طعنہ مارنا' لقب دینا-

تَنْبِیْزٌ بمعنی نَبْزٌ ہے-

تَنَابُزٌ -ایک دوسرے کو لقب دینا-

لَاتَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ - ایک دوسرے کو لقب دے کر مت پکارو-

نَبْزٌ -لقب کو کہتے ہیں اور اکثر اس کا استعمال ذم کے محل پر ہوتا ہے-

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يُنْبَزُ قُرْقُوْرًا - ایک شخص کا لقب قرقور رکھا گیا تھا یعنی بڑی کشتی-

اِنَّ مِنْ شِيْعَتِهِمْ قَوْمًا يَرْفُضُوْنَ الْاِسْلَامَ لَهُمْ نَبْزٌ يُسَمَّوْنَ الرَّافِضَةَ مَنْ لَقِيَهُمْ فَلْيَلْعَنْهُمْ فَاِنَّهُمْ مُشْرِكُوْنَ- ان کے گروہ میں کچھ لوگ ہوں گے جو اسلام کو چھوڑ دیں گے ان کا لقب رافضی ہوگا جو شخص ان سے ملے وہ اس پر لعنت کرے کیونکہ وہ مشرک ہوں گے (رافضہ کو سب شیخین کرتے ہیں مگر وہ شرک نہیں کرتے' شاید ان کو مشرک اس وجہ سے قرار دیا ہوگا کہ وہ معتزلہ کی طرح بندے کو اپنے افعال کا خالق جانتے ہیں- میں کہتا ہوں شاید شرک سے شرکت فی الرسالہ مراد ہو کیونکہ وہ امام کو پیغمبر کی طرح معصوم عن الخطا سمجھتے ہیں)-

حَقُّ الْمُؤْمِنِ عَلٰى اَخِيْهِ اَنْ يُّسَمِّيَهٗ بِاَحَبِّ اَسْمَائِهٖ اِلَيْهِ- ایک مومن کا حق دوسرے مومن پر یہ بھی ہے کہ اس کو اس نام سے پکارے جو سب ناموں میں اس کو زیادہ پسند ہے-

اِنَّا قَدْ نُبِزْنَا بِنَبْزٍ اِنْكَسَرَتْ لَهٗ ظُهُوْرُنَا- ہم کو اہل سنت نے ایسا لقب دیا جس سے ہماری پیٹھ ٹوٹ گئی (یعنی ہم کو رافضہ کہا حالانکہ ہم شیعہ ہیں)-

نَبْسٌ يَانْبُسَةٌ -بات کرنا' چھپانا' جلدی کرنا' حرکت کرنا-

تَنْبِيْسٌ بمعنی نَبْسٌ ہے-

اَنْبَسُ الْوَجْهِ -ترش رو-

نِبْرَاسٌ - چراغ' انی' بہادر' شیر-

فَمَا يَنْبِسُوْنَ عِنْدَ ذٰلِكَ مَاهُوَ اِلَّا الزَّفِيْرُ وَالشَّهِيْقُ- پھر وہ دوزخی لوگ اس وقت کوئی بات نہ کر سکیں گے مگر پڑی ہوئی آواز اور چیخ پکار-

فَمَا نَبَسُوْا - پھر انھوں نے کوئی بات نہیں کی-

نَبْشٌ -کھودنا' نکالنا' ظاہر کرنا' فاش کرنا' کمانا-

رَحِمَ اللّٰهُ النَّبَّاشَ الْاَوَّلَ - اللہ پہلے قبر کھودنے والے کفن چور پر رحم کرے (وہ تو صرف کفن چرا لیتا تھا یہ دوسرا کفن چور مردے کی مقعد میں ایک میخ گھسیڑ دیتا ہے)-

فَاَمَرَ بِقُبُوْرِ الْمُشْرِكِيْنَ فَنُبِشَتْ - آنحضرتؐ نے مشرکوں کی قبریں کھود کر ان کی ہڈیاں پھینک دینے کا حکم دیا-

لَيْسَ عَلَى النَّبَّاشِ قَطْعٌ -کفن چور کا ہاتھ نہیں کاٹا جائے گا (دوسری کوئی سزا جو حاکم مناسب سمجھے اس کو دی جائے گی- بعض کے نزدیک کفن بقدر نصاب ہو تو ہاتھ کاٹا جائے گا)-

نَبْضٌ يَانْبِضَانٌ -حرکت کرنا-

نُبُوْضٌ -تہہ نشین ہونا یا بہہ جانا-

مَا بِهٖ حَبَضٌ وَّلَا نَبَضٌ -اس میں مطلق حرکت نہیں-

نَبْطٌ يَانُبُوْطٌ - پھوٹنا' بہہ نکلنا' پانی نکال ڈالنا-

تَنْبِيْطٌ بمعنی نَبْطٌ ہے-

اِنْبَاطٌ - پانی تک پہنچنا' پانی نکالنا' ظاہر کرنا' اختراع کرنا' پوشیدہ مسئلہ غور کر کے نکالنا-

نَبَطٌ - وہ سفیدی جو گھوڑے کے بغل اور پیٹھ پر ہوتی ہے' اور وہ پانی جو پہلے کنویں میں نکلے اور تہہ اور ایک قوم ہے عجم کی جو عراق عجم اور عراق عرب کے درمیان رہتی ہے ان کو نبطی اس لئے کہتے ہیں کہ وہاں پانی بہت ہے- نبط پانی کو بھی کہتے ہیں حال کے محاورے میں نبطی عامی شخص کو کہتے ہیں-

مَنْ غَدَا مِنْ بَيْتِهٖ يَنْبِطُ عِلْمًا فَرَشَتْ لَهُ الْمَلَائِكَةُ اَجْنِحَتَهَا - جو شخص صبح کو اپنے گھر سے علم ظاہر کرنے کے واسطے یعنی لوگوں کی تعلیم کے لئے نکلے تو فرشتے اپنے پنکھ اس کے لئے بچھا دیتے ہیں-

رَجُلٌ اِرْتَبَطَ فَرَسًا لِيَسْتَنْبِطَهَا - ایک شخص نے گھوڑی باندھی اس کی نسل لینے کے لئے (ایک روایت میں يَسْتَبْطِنُهَا ہے یعنی اس کے پیٹ کا بچہ لینے کے لئے)-

سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ فَقَالَ ذَاكَ قَرِيْبُ الثَّرٰى بَعِيْدُ النَّبَطِ - ان سے ایک ایک شخص کا حال پوچھا گیا تو انھوں نے کہا

اس کی گیلی مٹی تو قریب ہے لیکن پانی دور ہے (مطلب یہ ہے کہ وعدہ تو بہت جلد کر لیتا ہے دل خوش کر دیتا ہے لیکن وعدے کے پورا کرنے میں بہت دیر لگاتا ہے)۔

تَمَعْدَدُوْا وَلَا تَسْتَنْبِطُوْا - حضرت عمرؓ نے کہا، تم لوگ معد بن عدنان کی وضع پر رہو، جو عرب تھا اور نبطیوں کے مشابہ مت بنو۔

لَاتَنَبَّطُوْا فِی الْمَدَائِنِ - شہروں میں نبطیوں کی مشابہت مت کرو۔

نَحْنُ مَعَاشِرُ قُرَیْشٍ مِّنَ النَّبَطِ مِنْ اَھْلِ کُوْثٰی - (عبداللہ بن عباسؓ نے کہا) ہم قریش کے لوگ نبطی ہیں کوثی والوں میں سے (کوثی عراق کا ایک حصہ ہے- قریش کے لوگ نبطی اس وجہ سے ہوئے کہ حضرت ابراہیمؑ ان کے جدامجد عراق ہی میں پیدا ہوئے تھے وہاں سب نبط کے لوگ رہا کرتے تھے)۔

سَئَلَهٗ عُمَرُ عَنْ سَعْدِ بْنِ اَبِیْ وَقَّاصٍ فَقَالَ اَعْرَابِیٌّ فِیْ حِبْوَتِهٖ نَبَطِیٌّ فِیْ جِبْوَتِهٖ - امیر المومنین حضرت عمرؓ نے عمرو بن معدی کرب سے پوچھا، سعد بن ابی وقاص کیسے آدمی ہیں؟ انھوں نے کہا گوٹ مار کر بیٹھنے میں تو وہ عرب کے ایک گنوار ہیں اور خراج تحصیل کرنے میں اور ملک کو آباد کرنے میں وہ نبطی ہیں (یعنی مالیات کی تحصیل میں اور توفیر زراعت میں نبطیوں کی طرح ہیں جو اس کام میں بڑے ماہر ہوتے ہیں)۔

کُنَّا نُسْلِفُ نَبَطَ اَھْلِ الشَّامِ - ہم شام کے نبطیوں سے بیع سلم کیا کرتے (ایک روایت میں اَنْبَاطًا مِنْ اَنْبَاطِ الشَّامِ ہے معنی وہی ہیں)۔

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِاٰخَرَیَا نَبَطِیٌّ فَقَالَ لَاحَدَّ عَلَیْهِ کُلُّنَا نَبَطٌ - ایک شخص نے دوسرے کو یوں پکارا یا نبطی! تو شعبی نے کہا اس کو کچھ سزا نہیں ملے گی کیونکہ ہم سب نبطی ہیں۔

وَدَّالشُّرَاطُ الْمُحَکِّمَةُ اَنَّ النَّبَطَ قَدْ اَتٰی عَلَیْنَا کُلِّنَا - یہ خارجی تحکیم کو کفر کہنے والے چاہتے ہیں کہ ہم سب مر جائیں (نبط کے معنی یہاں موت کے ہیں کرمانی نے کہا نبط اور نبیط دراصل وہ عرب تھے جو بلاد عجم اور روم میں گئے وہاں شادیاں کر لیں، ان کے نسب بگڑ گئے زبان بھی خراب ہوگئی - ان کو نبطی اس لئے کہتے ہیں کہ وہ پانی کے انباط یعنی نکالنے میں بڑے ماہر ہیں کیونکہ وہ زراعت پیشہ ہیں اور زراعت پیشہ لوگوں کو پانی نکالنے کنویں کھودنے کی ہمیشہ ضرورت رہتی ہے)۔

نَبْعٌ یانُبُوْعٌ یانَبَعَانٌ - چشمہ سے پانی بہنا۔

اِنْبَاعٌ - چشمہ سے پانی بہنا۔

تَنَبُّعٌ - تھوڑا تھوڑا پانی نکلنا۔

نَبَّاعَةٌ - گانڈ، سرین۔

نَبْعٌ - ایک درخت ہے جس کی لکڑی سے کانیں بنائی جاتی ہیں - کہتے ہیں یہ درخت پہلے بہت لمبا ہوتا تھا لیکن آنحضرتؐ نے اس کو بددعا دی فرمایا اللہ تجھ کو لمبا نہ کرے اس روز سے لمبا نہیں ہوا۔

کَانَ الْقَضِیْبُ مِنْ نَبْعَةٍ - چھڑی نبع کی تھی (وہی درخت جس کی کمانیں اور تیر بنائے جاتے ہیں)۔

یَنْبُعُ مِنْ بَیْنِ اَصَابِعِهٖ - پانی آنحضرتؐ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ کر نکل رہا ہے (یا تو نیا پانی نکل رہا تھا یا اس پیالہ کا پانی بڑھ کر آپ کی انگلیوں میں جوش مار رہا تھا۔

یَنْبُوْعٌ - پانی کا چشمہ۔

یَنْبُعٌ - ایک مقام ہے مدینے سے پانچ منزل یا سات منزل پر لب سمندر، مدینہ کا ساحل وہی ہے (کہتے ہیں جب آنحضرتؐ نے مال غنیمت تقسیم کیا تو حضرت علیؓ کے حصے میں ایک زمین آئی اس میں کھودا تو پانی کا ایک چشمہ اونٹ کی گردن کی طرح نکلا، اس کا نام عَیْنُ یَنْبُعُ رکھا گیا)۔

نَبْغٌ یانُبُوْغٌ - نکلنا، ظاہر ہونا، پھوٹنا، اچھا شعر کہنا، کشادہ ہونا، سر سے بھوسی اڑنا۔

اِنْبَاغٌ - بہت آنا جانا۔

نَابِغَةٌ - بڑی شان والا آدمی۔

نَوَابِغُ - عرب کے آٹھ شاعروں کو کہتے ہیں۔

نَبَّاغَةٌ - گانڈ۔

تَنْبِیْغٌ - کھجور کے درخت کو جھٹکنا تاکہ اس کا غبار برتن میں گرے پیوند لگانے کے لئے۔

غَاضَ نَبْغَ النِّفَاقِ وَالرِّدَّةِ - نفاق اور ارتداد کے ظہور کو

کم کر دیا یا مٹا دیا (یعنی ابوبکر صدیقؓ کی وجہ سے نفاق اور اسلام سے پھر جانے کا باب بند ہو گیا - انھوں نے مرتدوں کو ایسی سخت سزا دی کہ پھر کسی کو اسلام سے پھر جانے کی جرأت نہ ہوئی) -

نَبَغَ فِيهِمِ النِّفَاقُ - ان کا نفاق کھل گیا -

زَعَمَ ابْنُ النَّابِغَةِ اَنِّیْ مُعَافِسٌ مُّمَارِسٌ - حضرت علیؓ نے کہا نابغہ کا بیٹا (عمرو بن عاصؓ) یہ سمجھا کہ میں کھلنڈرا عورتوں پر دلدادہ ہوں (مجھ سے خلافت کیا چل سکتی ہے) -

حَتّٰی اِذَا نَبَغَتْ نَابِغَةٌ - یہاں تک کہ ایک نئی قوم نمودار ہوئی -

نَابِغَة ذُبْیَانِیْ - مشہور شاعر تھا عرب کا نعمان بن منذر کے زمانے میں -

نَبْقٌ - لکھنا' نکلنا -

نَبِیْقٌ - کے بھی یہی معنی ہیں -

نِبْقٌ اور نَبِقٌ - بیر (اس کا مفرد نَبِقَةٌ ہے) -

فَاِذَا نَبِقُهَا اَمْثَالُ الْقِلَالِ - میں نے سدرۃ المنتہٰی کو دیکھا اس کے بیر مٹکوں کے برابر تھے -

نَبْلٌ - تیز چلنا' تیر مارنا' تیر دینا' تیر چننا' نرمی کرنا' تیز ہانکنا -

نَبَالَةٌ اور نُبْلٌ - ذکاوت' نجابت' فضیلت -

تَنْبِيْلٌ - تیر دینا -

مُنَابَلَةٌ - باہم تیراندازی کرنا -

اِنْبَالٌ - تر ہونا' رطب نکلنا' تیر دینا -

تَنَبُّلٌ - ذکی ہونا' صاحب فضیلت ہونا' تیرانداز بننا' استنجا کرنا' لے لینا -

اِنْتِبَالٌ - مر جانا' قتل کرنا' خبردار ہو جانا -

اِسْتِنْبَالٌ - بہتر مال لے لینا' تیر مانگنا -

قَوْمٌ نُبَّلٌ - تیرانداز لوگ -

كُنْتُ اُنَبِّلُ عَلٰی عُمُوْمَتِیْ يَوْمَ الْفِجَارِ - میں اپنے چچاؤں کو فجار کی لڑائی میں تیر اٹھا اٹھا کر دے رہا تھا (فجار کا ذکر کتاب الفاء میں گزر چکا ہے) -

اِنَّ سَعْدًا كَانَ يَرْمِیْ بَيْنَ يَدَیِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَوْمَ اُحُدٍ وَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُنَبِّلُهٗ - احد کی جنگ میں سعد بن ابی وقاص آنحضرت ﷺ کے سامنے کافروں کو تیر مار رہے تھے اور آنحضرتؐ ان کو تیر اٹھا اٹھا کر دیتے جاتے تھے (ایک روایت میں وَفَتًى يُّنَبِّلُهٗ ہے یعنی ایک جوان کو تیر دیتا جا رہا تھا' ایک روایت میں يَنْبُلُهٗ ہے - ابن قتیبہ نے کہا وہ غلط ہے ابوعمر زاہد نے کہا وہ صحیح ہے' عرب لوگ نَبَلْتُهٗ اور اَنْبَلْتُهٗ اور نَبَّلْتُهٗ سب کہتے ہیں یعنی میں اس کو تیر دیتا رہا) -

اَلرَّامِیْ وَمُنْبِلُهٗ - تیر مارنے والا اور تیر بنانے والا یا تیر اٹھا کر لا دینے والا (یعنی مارنے کے بعد جو نشانہ پر سے پھر تیر اٹھا کر لائے اور تیرانداز کو دے) -

مَا عِلَّتِیْ وَ اَنَا جَلْدٌ نَابِلٌ - مجھ کو کیا بیماری ہے میں تو مضبوط شخص تیرانداز ہوں -

نَبْلٌ - عربی تیر (اس کا مفرد اس کے لفظ سے نہیں ہے نَبْلَةٌ نہیں کہیں گے بلکہ سَهْمٌ یا نُشَّابَةٌ - بعض نے کہا نَبْلٌ عربی تیر اور نُشَّابٌ ترکی تیر اَنْبَالٌ اور نِبَالٌ اور نُبْلَانٌ جمع ہیں) -

وَاسْتَبْقُوْا نَبْلَكُمْ - اپنے تیروں کو باقی رکھو - (بے کار تیروں کو ضائع نہ کرو - جب دشمن قریب آ جائے' اس وقت مارو) -

وَ اِنَّهٗ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهٖ - (مغرب کی نماز اس وقت پڑھی جاتی) کہ تیر مارنے والے کو اپنے تیر گرنے کا مقام دکھلائی دیتا (اتنی روشنی ہوتی) -

اَعِدُّوا النُّبَلَ - استنجے کے لئے چھوٹے چھوٹے پتھر تیار رکھو (اس کا مفرد نُبْلَةٌ ہے - بعضوں نے نَبَلٌ روایت کیا ہے جو نَبِيْلٌ کی جمع ہے یعنی استنجے کا چھوٹا پتھر اور دوسرے مقاموں میں نَبَلٌ بڑے اور چھوٹے اونٹوں کے معنی میں مستعمل ہوا ہے) -

اِخْتَلَطَ الْحَابِلُ بِالنَّابِلِ - حاملہ غیر حاملہ سے مل گئی (یعنی معاملہ گڑبڑ ہو گیا) -

تِنْبَالٌ - چھوٹا' پست قد -

مُتَنَبِّلٌ - تیر اٹھانے والا -

نَبَّالٌ - تیر بنانے والا -

مَنْ كَثُرَ حِلْمُهٗ نَبُلَ - جس کا علم بہت ہو گا وہ فضیلت والا

ہوگا-

تَنْبَلٌ-ست-

نَبَهٌ-بیدار ہونا' کھڑے ہونا-

نَبَهٌ-سمجھ جانا-

نَبَاهَةٌ-شرافت اشتہار-

تَنْبِيْهٌ-جگانا' ہوشیار کرنا' کھڑا کرنا' واقف کرنا-

اِنْبَاهٌ-کھڑا کرنا' بھول جانا-

تَنَبُّهٌ-بیدار ہونا' آگاہ ہونا-

اِنْتِبَاهٌ-شریف ہونا' جاگنا' خبردار ہونا' سمجھ جانا-

نَابِهٌ-شریف' عظیم-

فَاِنَّ نَوْمَهٗ وَنَبْهَهٗ خَيْرٌ كُلُّهٗ-غازی کا سونا جاگنا سب عبادت ہے (اس کو ہر کام پر ثواب ملے گا کیونکہ وہ اللہ کی راہ میں نکل چکا-

فَاِنَّهٗ مَنْبَهَةٌ لِلْكَرِيْمِ-یہ تو نجی کا شرف ہے-

نُبُوٌّ یا نُبِيٌّ یا نَبْوَةٌ-دور ہونا' علیحدہ ہونا' پیچھے رہ جانا-

نَبْوٌ اور نَبْوَةٌ-کند ہو جانا-

نَبِيٌّ-بلند زمین-

اِنْبَاءٌ-دفع کرنا (یہ نَبْیٌ سے ماخوذ ہے جو ناقص یائی ہے)-

فَاُتِيَ بِثَلٰثَةِ قِرَصَةٍ فَوُضِعَتْ عَلٰى نَبِيٍّ-تین روٹیاں لائی گئیں اور ایک اونچی چیز پر رکھی گئیں (یعنی بوریے کے دستر خوان پر-ایک روایت میں بَتِيٍّ ہے یعنی کمبل کے دستر خوان پر-ایک روایت بَنِيٍّ ہے یعنی بوریے کے طباق پر)-

لَاتُصَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ-اونچی اور بلند زمین پر جو کج ہو نماز مت پڑھو (کیونکہ اس پر سے گر جانے کا ڈر ہوتا ہے-بعض نے کہا نبی بہ معنی پیغمبر اسی سے ماخوذ ہے کیونکہ اس کا مرتبہ سب لوگوں پر بلند ہوتا ہے-بعض نے کہا نَبِيٌّ سے راستہ مراد ہے یعنی راستہ میں نماز مت پڑھو اور انبیاءؑ بھی گویا اللہ تعالیٰ کے قرب کے راستے ہیں)-

صَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ وَلَا تُصَلُّوْا عَلَى النَّبِيِّ-(یہ فقہ کی چیستاں ہے) یعنی آنحضرتؐ پر درود بھیجو اور عین راستہ میں یا اونچے مقام پر نماز مت پڑھو)-

اِنَّهٗ خَطَبَ يَوْمًا بِالنَّبَاوَةِ-آنحضرتؐ نے ایک دن نباوہ میں (جو ایک موضع ہے طائف میں) خطبہ سنایا-

مَا كَانَ بِالْبُصْرَةِ رَجُلٌ اَعْلَمَ مِنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ غَيْرَ اَنَّ النَّبَاوَةَ اَضَرَّتْ بِهٖ-بصرہ میں حمید بن ہلال سے زیادہ عالم کوئی نہ تھا مگر جاہ اور ریاست کی طلب نے ان کو نقصان پہنچایا (اکثر عالم اسی بلا میں مبتلا ہو کر تباہ ہوتے ہیں مگر جن کو اللہ تعالیٰ بچاتا ہے' درویشوں کے دل میں یہ سما جاتا ہے کہ ہم ولی ہیں لوگوں کو ہمارے قدم چومنا چاہئیں-شیطان کے بہکاوے میں آکر اپنے آپ کو دوسرے بندگان خدا سے افضل اور عالی مرتبہ جانتے ہیں)-

قَدِمْنَا عَلٰى عُمَرَ مَعَ وَفْدٍ فَنَبَتْ عَيْنَاهُ عَنْهُمْ وَوَقَعَتْ عَلَيَّ-ہم حضرت عمرؓ کے پاس اور کئی آدمیوں کے ساتھ آئے' ان کی نگاہ کسی پر نہ پڑی مجھ پر پڑی-

نَبَا بِهٖ مَنْزِلُهٗ-ان کا مقام ان کو موافق نہ آیا-

نَبَا حَدُّ السَّيْفِ-تلوار کی دھار کند ہو گئی-

اَنْتَ وَلِيِّيْ مَا وُلِّيْتَ لَا نَنْبُوْا فِيْ يَدَيْكَ-حضرت طلحہؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا جب تک تم خلیفہ ہو میرے ولی رہو گے-ہم تمہارے خلاف کچھ نہیں کریں گے تمہارے مطیع اور تابعدار رہیں گے-

يَنْبُوْا عَنْهُمَا الْمَاءُ-ان دونوں میں سے پانی بہہ رہا تھا (جلدی جلدی گزر رہا تھا ان کی چکنائی اور نرمی کی وجہ سے-مجمع البحرین میں ہے کہ نَبِيٌّ "نَبَاوَتْ" سے نکلا ہے بمعنی ارتفاع اور شرف کے' اور اس میں اور رسول میں یہ فرق ہے کہ رسول تو اللہ تعالیٰ سے بلا توسط کسی بشر کے خبر دیتا ہے اور اس کو نئی شریعت ملتی ہے جیسے حضرت آدمؑ تھے یا ناسخ شریعت ملتی ہے جیسے حضرت محمد ﷺ تھے-اور نبی خواب میں دیکھتا ہے' فرشتہ کی آواز سنتا ہے پر اس کو دیکھتا نہیں-اور رسول خواب میں دیکھتا ہے اور بیداری میں فرشتہ کی آواز سنتا ہے-اس کو دیکھتا ہے' اور ملائکہ رسول ہوتے ہیں لیکن نبی نہیں ہوتے-نبی کی جمع اَنْبِيَاءُ ہے)-

اِنَّكِ لَبِنْتُ نَبِيٍّ-تو تو ایک پیغمبر (حضرت ہارون) کی

بیٹی ہے۔

بابُ النّون مع التاء

نَتَأَ یانُتُوْءٌ- پھول جانا' سوج جانا' جوان ہو جانا' چھاتی ابھر آنا' اپنی جگہ سے نکل جانا-

نَتٌّ یانَتِیْتٌ- پھول جانا-

تَنْتِیْتٌ- تفسیر بیان کرنا-

تَنَتُّتٌ- پاکی کے بعد غلیظ ہو جانا-

نَتْجٌ- حاملہ کی خبر گیری کرنا یہاں تک کہ وہ جنے' جننا' نتیجہ دینا-

اِنْتَاجٌ- حمل ظاہر ہونا' جننے کا وقت آ جانا' حاملہ اونٹنیاں ہونا' نکالنا' پیدا کرنا-

تَنَتُّجٌ- بچہ نکالنے کے لئے آواز کرنا-

اِنْتِتَاجٌ- چل دینا اور ایسے مقام پر جننا جس کا پتہ معلوم نہ ہو' حاملہ ہونا-

اِسْتِنْتَاجٌ- زچگی طلب کرنا' مقدمات سے نتیجہ نکالنا-

كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيْمَةُ بَهِيْمَةً جَمْعَاءَ- جیسے چار پاؤں والی' سالم بچہ چار پاؤں والا جنتی ہے (عرب لوگ کہتے ہیں نُتِجَتِ النَّاقَةُ جب اونٹنی جنے فَهِيَ مَنْتُوْجَةٌ وہ اونٹنی منتوجہ ہے اور نَاتِجٌ وہ شخص ہے جو اپنی اونٹنی کی خبر گیری کرتا ہے)-

فَاَنْتَجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا- ان دونوں نے بچہ دیا اور یہ جنا-

اِلٰى اَنْ تُنْتَجَ النَّاقَةُ- یہاں تک کہ اونٹنی بچہ جنے-

ثُمَّ تَنْتِجُ الْمُهْرَ فَلَا يُرْكَبُ- پھر گھوڑی بچہ جنے اس پر سواری نہ کی جائے-

هَلْ تُنْتِجُ اِبِلَكَ صِحَاحًا اٰذَانُهَا- کیا تو اپنی اونٹنیوں کو جناتا ہے' ان کے بچوں کے کان سالم ہوتے ہیں-

فَمَا تُنْتِجُ فَهُوَ هَدْىٌ- قربانی کا جانور جو بچہ جنے وہ بھی ہدی ہوگا-

يَوْمَ يُنْتَجُ- جس دن جنے-

نَتْخٌ- نکالنا' کھودنا' اچک لے جانا' بنا دیکھنا-

اِنَّ فِى الْجَنَّةِ بِسَاطًا مَنْتُوْخًا بِالذَّهَبِ- بہشت میں ایک فرش بچھا ہے جو سونے سے بنایا گیا ہے-

اِذَا لَمْ اَصِلْ مُجْتَدِىَّ حَتّٰى يَنْتَخَ جَبِيْنُهُ- جب کہ میں اپنے سلوک چاہنے والے سے سلوک نہ کروں یہاں تک کہ اس کی پیشانی پر پسینہ آ جائے-

نَتْرٌ- زور سے سونتنا' انگلیوں سے یا دانتوں سے پھاڑنا' برچھا زور سے مارنا' سخت کہنا' اچک لے جانا-

نَتَرٌ- خراب ہونا' ضائع ہونا-

اِنْتِتَارٌ- کھنچ جانا-

اِسْتِنْتَارٌ- کھینچنا-

اِذَا بَالَ اَحَدُكُمْ فَلْيَنْتُرْ ذَكَرَهُ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ- جب کوئی تم میں سے پیشاب کرے تو اپنے ذکر کو تین بار سونت لے (زور سے دبا کر کھینچے تا کہ قطرہ نکل جائے)-

اِنَّ اَحَدَكُمْ يُعَذَّبُ فِىْ قَبْرِهٖ فَيُقَالُ اِنَّهٗ لَمْ يَكُنْ يَسْتَنْتِرُ عِنْدَ بَوْلِهٖ- تم میں سے کسی کو قبر میں عذاب دیا جاتا ہے پھر کہا جاتا ہے (یعنی عذاب کا باعث یہ بیان کیا جاتا ہے) کہ وہ پیشاب کے وقت اپنے ذکر کو نہیں سونتتا تھا (یعنی استبرا نہیں کرتا تھا)-

ثُمَّ نَتَرَهٗ نَتْرًا شَدِيْدًا- پھر اس کو زور سے کھینچا-

اِطْعَنُوا النَّتْرَ- اچک کر برچھا لگاؤ (عرب لوگ کہتے ہیں ضَرْبٌ هَبْرٌ وَّطَعْنٌ نَتْرٌ ایسی مار جو گوشت کا ایک ٹکڑا اڑا دے اور برچھی کی مار پار ہو جانے والی)-

نَتْشٌ- موچنے سے نکالنا' دبانا' اکھیڑنا' کمانا' مارنا' پاؤں سے دھکیلنا-

نَتْشٌ وَ تَنْتَاشٌ- چپکے چپکے عتاب کرنا یا عیب کرنا' حاصل کرنا' پانی نکال ڈالنا-

نُتَّاشٌ- کمینے مکار لوگ-

لَايُحِبُّنَا حَامِلُ الْقِيْلَةِ وَلَا النُّتَّاشُ- ہم سے خصیہ اٹھانے والے (جن کو فتق کا عارضہ ہوتا ہے) محبت نہیں کرتے اور نہ کمینے سفلے لوگ-

جَاءَ فُلَانٌ فَاَخَذَ خِبَارَهَا وَجَاءَ اٰخَرُ فَاَخَذَ

نِتَاشَهَا- ایک آیا تو اس نے اس کے اچھے لوگوں کو لے لیا اور دوسرا آیا تو اس نے اس کے بروں کو لے لیا-

نَتْفٌ -نوچنا' اکھیڑنا' ہلکا کھینچنا-

تَنْتِیْفٌ -بمعنی نَتْفٌ-

تَنَتُّفٌ اور تَنَاتُفٌ اور اِنْتِتَافٌ- اکھڑ جانا-

نَتْفُ الْاِبِطِ -بغل کے بال اکھیڑنا (سنت اکھیڑنا ہے مگر منڈانا بھی جائز ہے- امام شافعیؒ حجام سے بغل کے بال منڈواتے اور کہتے سنت اکھیڑنا ہے مگر مجھ سے نہیں ہو سکتا)-

رَجُلٌ نَتَّفَ حَمَامَةً- ایک شخص نے حرم کے کبوتر کے پر نوچ ڈالے-

نَتْقٌ- ہلانا' جھٹکنا' چیرنا' اٹھانا' پھیلانا' کھینچنا' اولاد بہت ہونا-

نُتُوْقٌ -موٹا ہونا-

عَلَيْكُمْ بِالْاَبْكَارِ فَاِنَّهُنَّ اَنْتَقُ اَرْحَامًا- تم کنواری عورتوں سے نکاح کیا کرو کیونکہ ان سے اولاد بہت ہوتی ہے (عرب لوگ اس عورت کو جس کی اولاد بہت ہو ناتق کہتے ہیں کیونکہ وہ اولاد کو پھینکتی ہے- نتق کے معنی پھینکنے کے بھی آئے ہیں)-

اَلْبَيْتُ الْمَعْمُوْرُ نِتَاقُ الْكَعْبَةِ مِنْ فَوْقِهَا- بیت المعمور کعبہ کو اوپر سے سایہ کئے ہوئے ہے-

اَلْكَعْبَةُ اَقَلُّ نَتَائِقِ الدُّنْيَا مَدَارًا- کعبہ تمام دنیا کے مقاموں میں ایسی مٹی کم رکھتا ہے جس میں کھیتی ہو سکے (بِوَادٍ غَيْرِ ذِيْ زَرْعٍ کا بھی یہی مطلب ہے)-

نَتْلٌ- آگے کو کھینچنا' ڈانٹنا' نکالنا' آگے بڑھ جانا-

اِسْتِنْتَالٌ بمعنی نَتْلٌ اور تیار ہونا-

نَتِيْلَةٌ-وسیلہ-

اِنَّهٗ رَاَى الْحَسَنَ يَلْعَبُ وَمَعَهٗ صِبْيَةٌ فِي السِّكَّةِ فَاسْتَنْتَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَمَامَ الْقَوْمِ- آنحضرتؐ نے امام حسنؓ کو دیکھا وہ چند بچوں کے ساتھ کوچہ (گلی) میں کھیل رہے تھے یہ دیکھتے ہی آنحضرتؐ لوگوں سے آگے بڑھ گئے (امام حسنؓ کو پکڑنے کے لئے)-

يُمَثَّلُ الْقُرْاٰنُ رَجُلًا فَيُؤْتٰى بِالرَّجُلِ كَانَ قَدْ حَمَلَهٗ مُخَالِفًا لَهٗ فَيَنْتَتِلُ خَصْمًا لَهٗ- (قیامت کے دن) قرآن ایک مرد کی شکل میں بن کر آئے گا پھر اس شخص کو لائیں گے جس نے قرآن یاد کیا تھا مگر قرآن کے خلاف کیا کرتا تھا تب قرآن اس کا دشمن بن کر آگے بڑھے گا (یعنی پروردگار کے سامنے اپنی فریاد پیش کرے گا)-

اِنَّ ابْنَهٗ عَبْدَالرَّحْمٰنِ بَرَزَ يَوْمَ بَدْرٍ مَعَ الْمُشْرِكِيْنَ فَتَرَكَهُ النَّاسُ لِكَرَامَةِ اَبِيْهِ فَنَتَلَ اَبُوْ بَكْرٍ وَّمَعَهٗ سَيْفُهٗ- حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بیٹے عبدالرحمانؓ بدر کے دن مشرکوں کی طرف سے لڑنے کے لئے نکلے لیکن صحابہؓ نے ابوبکرؓ کی خاطر ان کو چھوڑ دیا (مارا نہیں) آخر حضرت ابوبکرؓ تلوار لے کر (ان کو مارنے کے لیے) آگے بڑھے (دوسری روایت میں ہے کہ عبدالرحمٰنؓ نے مسلمان ہونے کے بعد ابوبکرؓ سے کہا' بابا میں نے تم کو جنگ میں دیکھا لیکن میں تم سے الگ ہو گیا تم کو مارا نہیں- حضرت ابوبکرؓ نے کہا لیکن اگر میں تجھ کو دیکھتا تو بغیر مارے نہ چھوڑتا)-

شَرِبَ لَبَنًا فَارْتَابَ بِهٖ اِنَّهٗ لَمْ يَحِلَّ لَهٗ فَاسْتَنْتَلَ يَتَقَيَّأُ- حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دودھ پیا پھر ان کو شک ہوا کہ یہ دودھ حلال تھا یا نہیں' تو وہ آگے بڑھ کر قے کرنے لگے (مشکوک دودھ کو پیٹ سے نکالنے کے لئے)-

مَاسَبَقَنَا ابْنُ شِهَابٍ مِّنَ الْعِلْمِ بِشَيْءٍ اِلَّا كُنَّا نَاْتِي الْمَجْلِسَ فَيَسْتَنْتِلُ وَيَشُدُّ ثَوْبَهٗ عَلٰى صَدْرِهٖ- ابن شہاب زہری نے ہم سے بڑھ کر کوئی علم حاصل نہیں کیا مگر ہوتا یہ کہ ہم علم کی مجلس میں آتے تو ابن شہاب اپنا کپڑا سینہ پر باندھ کر آگے بڑھ جاتے-

نَتْنٌ یا نُتُوْنَةٌ یا نَتَانَةٌ -بدبو آنا-

تَنْتِيْنٌ -بدبودار کرنا-

اِنْتَانٌ -بدبودار ہونا-

اَنْتَان- ایک موضع ہے طائف کے قریب وہاں ہوازن اور ثقیف قبیلوں میں جنگ ہوئی تھی-

دَعُوْهَا فَاِنَّهَا مُنْتِنَةٌ- (جاہلیت (کے زمانہ) کی طرح پکارنا یا لِفُلَانٍ (فلاں شخص کی دہائی) کہنا) یہ چھوڑ دو یہ بدبودار

ہے (اس میں کفر کی بو آتی ہے)۔

لَوْ کَانَ الْمُطْعِمُ بْنُ عَدِیٍّ حَیًّا فَکَلَّمَنِیْ فِیْ هٰؤُلَاءِ النَّتْنٰی لَاَطْلَقْتُهُمْ لَهٗ - اگر مطعم بن عدی زندہ ہوتے اور ان پلیدوں کی (جان چھوڑ دینے کے لئے) مجھ سے گفتگو کرتے تو میں ان کو چھوڑ دیتا (مطعم کو دے دیتا - پلیدوں سے مراد وہ کفار قریش ہیں جو بدر کے دن مارے گئے - ان کو پلید اس لئے کہا کہ قرآن شریف میں اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ وارد ہے - مطعم بن عدی آنحضرتؐ کے چچا زاد بھائی تھے - دوسرے آنحضرتؐ طائف سے پریشان ہو کر لوٹ آئے تھے تو مطعم نے آپ کو پناہ دی تھی - بعض نے کہا مطعم کے بیٹے جبیر کا دل خوش کرنے کے لئے تاکہ وہ اسلام قبول کریں)۔

اَوَّلُ مَا یُنْتِنُ بَطْنُهٗ - سب سے پہلے اس کا پیٹ بدبودار ہوتا (یعنی آدمی کا مطلب یہ ہے کہ اکثر آدمی دوزخ میں پیٹ کی وجہ سے جائیں گے کیونکہ حرام مال سے پیٹ بھرتے تھے)۔

فَکُلْ مَالَمْ یُنْتِنْ - جب تک بدبودار نہ ہو اس کو کھا سکتا ہے (بدبودار اگر ہو جائے تو اس کا کھانا مکروہ ہے لیکن حرام نہیں ہے - یہی حکم تمام بدبودار اور سڑے کھانے کا ہے البتہ اگر اس کے کھانے سے ضرر پیدا ہو تو تب تو حرام ہوگا)۔

کُلُّ لَحْمٍ اَوْ طَعْمٍ اَنْتَنَ یُکْرَهُ اَکْلُهٗ وَ اِنْ اَضَرَّ حَرُمَ - ہر گوشت یا کھانا جو بدبودار ہو جائے اس کا کھانا مکروہ ہے - اگر ضرر پیدا کرتا ہو تو حرام ہے -

لَوْلَا اَنْ اَرُدَّهٗ عَنْ نُتُنٍ - اگر یہ نہ ہوتا کہ میں اس کو ایک قبیح کام سے پھیرتا -

نُتُوٌّ - سوج جانا' اوپر اٹھ آنا -

اِنْتَاءٌ - دیر کرنا' ناک توڑ کر سجا دینا' شکل و شمائل میں موافق ہونا -

تَنَتِّیْ - مادہ پر کودنا -

اِسْتِنْتَاءٌ - دل بہت نکالنا -

نَاتِی الْجَبِیْنِ - بلند پیشانی -

نَوَاتِیَّةٌ - ملاح لوگ (اس کا مفرد نُوْتِیٌّ ہے' عام لوگ نُوْتِیْ بخیل کو کہتے ہیں -

مترجم کہتا ہے نواح مدراس اور ملبار میں جو ایک قوم ''نوائت'' مشہور ہے شاید وہ اصل میں نَوَاتِیَّہ یعنی ملاح لوگ تھے جو عرب سے آ کر بنادر ہند پر اترے تھے -

بابُ النّونْ مع الثاء

نَثٌّ - ظاہر کرنا' فاش کرنا' تیل لگانا' ٹپکنا -

تَنَاثٌّ - ایک دوسرے کی خبر فاش کرنا -

نِثَاثٌ - وہ تیل جو زخم پر لگایا جاتا ہے -

لَاتَنُثُّ حَدِیْثَنَا تَنْثِیْثًا - ہماری بات فاش نہیں کرتی (ایک روایت میں لَاتَبُثُّ حَدِیْثَنَا تَبْثِیْثًا بائے موحدہ سے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ یَسْئَلُهٗ فَقَالَ هَلَکْتُ قَالَ اَهْلَکْتَ وَ اَنْتَ تَنُثُّ نَثِیْثَ الْحَمِیْتِ - ایک شخص حضرت عمرؓ کے پاس آیا سوال کرتا تھا کہنے لگا میں تو ہلاک ہو گیا - حضرت عمرؓ نے کہا تو ہلاک ہو گیا تو تو ایسا پسیج رہا ہے جیسے گھی کی مشک پسیجتی ہے (یعنی تو اچھا خاصہ چکنا چپڑا ہے تیرے بدن سے چربی ٹپک رہی ہے اور کہتا ہے میں ہلاک ہو گیا)۔

نَثْدٌ - تھم جانا' جم جانا' اگنا -

اِذَا تَرَکْتَهٗ نَثَدَ - جب تو اس کو چھوڑے تو وہ بیٹھ جائے یعنی تہہ میں جم جائے (خطابی نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ نَثَدَ کے کیا معنی ہیں شاید یہ رَکَدَ ہو گا رے یعنی پیالے کی تہہ میں جمع ہو گیا اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اصل میں نَثَطَ ہو پھر طا کو دال سے بدل دیا - زمخشری نے کہا نَثَدَ یعنی تھم گیا اور تہہ نشین ہو گیا)۔

نَثْرٌ یا نِثَارٌ - متفرق طور پر پھینکنا' نثر کلام کہنا' بہت اولاد ہونا' ڈال دینا' چھینکنا' ناک میں سے رینٹ وغیرہ نکالنا -

تَنْثِیْرٌ - متفرق طور پر پھینکنا -

اِنْثَارٌ - نکسیر پھوٹنا' ناک کے بل گرانا' رینٹ وغیرہ نکالنا' ناک سے سانس لینا' ناک میں پانی ڈالنا -

تَنَاثُرٌ اور تَنَثُّرٌ اور اِنْتِثَارٌ - الگ الگ گرنا -

تَنَاثُرٌ - بیمار ہو کر مر جانا -

اِنْتِثَارٌ اور اِسْتِنْثَارٌ - ناک میں پانی ڈالنا' (تو اِسْتِنْثَار اور

اِسْتِنْشَاق کے ایک ہی معنی ہیں، بعض نے کہا اِسْتِنْشَاق ناک میں پانی ڈالنا اِسْتِنْثَار چھینکنا)۔

اِذَا تَوَضَّأتَ فَانْثِرْ - جب تو وضو کرے تو ناک سنک (ایک روایت میں فَاسْتَنْثِرْ ہے۔ایک روایت میں یوں ہے مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَنْثِرْ معنی وہی ہیں)۔

كَانَ يَسْتَنْشِقُ ثَلٰثًا فِيْ كُلِّ مَرَّةٍ يَسْتَنْثِرُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم تین بار ناک میں پانی ڈالتے اور ہر بار ناک سنکتے۔

نَثَرَ بِيَدِهِ الْيُسْرٰى - بائیں ہاتھ سے ناک سنکتے (اور داہنے ہاتھ سے پانی ڈالتے)۔

اِسْتَنْثِرُوْا مَرَّتَيْنِ بَالِغَتَيْنِ اَوْ ثَلَاثًا - دو بار یا تین بار اچھی طرح ناک سنکو۔

هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ وَ نَثْرًا كَنَثْرِ الدَّقَلِ - (قرآن اس طرح پڑھتا ہے جلدی جلدی) جیسے شعر جلدی جلدی پڑھتے ہیں اور لفظ قرآن کے اس طرح پھینکتا ہے جیسے سوکھی کھجوریں ڈالی ہلانے سے گرتی ہیں)۔

فَلَمَّا خَلَا سِنِّيْ وَ نَثَرْتُ لَهٗ ذَابَطْنِيْ - جب میری عمر زیادہ ہوگئی اور میں نے اپنا یہ پیٹ اس کے لیے پھیلا دیا یعنی پیٹ سے اولاد نکالی (عرب لوگ کہتے ہیں اِمْرَأَةٌ نَثُوْرٌ یعنی کثیر الأولاد عورت)۔

اَيُوَافِقُكُمُ الْعَدُوُّ حَلْبَ شَاةٍ نَثُوْرٍ - کیا دشمن تم سے اتنی دیر تک مقابلہ کرے گا جتنی دیر میں اس بکری کے دودھ دوہنے سے فراغت پاتے ہیں جس کے تھن کے سوراخ کشادہ ہوں (مطلب یہ ہے کہ جس بکری کے تھن کے سوراخ کشادہ ہوتے ہیں اسی کا دودھ جلدی دوہ لیا جاتا ہے۔ ابوذرؓ یہ کہتے ہیں کہ اتنی دیر تک بھی دشمن تمہارے سامنے ٹھہرے گا یا نہیں)۔

اَلْجَرَادُ نَثْرَةُ الْحُوْتِ - ٹڈی ایک مچھلی کی چھینک ہے (اس کی ناک سے ٹڈی نکلتی ہے)۔

اِنَّمَا هُوَ نَثْرَةُ حُوْتٍ - ٹڈی کیا ہے مچھلی کی چھینک ہے (پہلے پہل وہاں سے نکلتی ہے پھر پہاڑوں میں انڈے دیتی ہے اور ایک بارگی لاکھوں کروڑوں بچے اس کے نکل پڑتے ہیں۔ بعض نے کہا مچھلی کی چھینک سے یہ غرض ہے کہ جیسے مچھلی بن ذبح کے حلال ہے ویسے ہی ٹڈی بھی گویا مچھلی کی ناک سے نکلی ہے، بغیر ذبح کے درست ہے)۔

نَثَرَ السُّكَّرَ يَنْثُرُهٗ - شکر لٹائی پھینکی۔

وَيَمِيْسُ فِيْ حِلَقِ النَّثْرَةِ - زرہ کے چھلوں میں اتراتا ہے۔

وَيَنْثُرُ عَلَيْهِ الذَّرِيْرَةَ - اس کے کفن پر عبیر چھڑک دے۔

نَثْطٌ - دبا دینا، تھم جانا، بھاری کرنا، نکلنا۔

تَنْثِيْطٌ - ٹھہرانا۔

كَانَتِ الْاَرْضُ هَفًّا عَلَى الْمَاءِ - زمین پانی پر لرز رہی تھی (تھمتی نہ تھی، یہ ابتدائے آفرینش کا ذکر ہے جب پانی ہی پانی دنیا میں تھا اور زمین کو اللہ تعالیٰ نے اس پر رکھا تھا یہ مراد نہیں ہے کہ زمین کے سمندروں کا پانی اتنا تھا کہ زمین اس پر نہیں ٹھہرتی تھی کیونکہ سمندروں کا سارا پانی ملاؤ تو بھی اس کی مقدار زمین سے بہت کم رہتی ہے سمندروں کے تلے ہزاروں میل تک زمین ہی زمین ہے اور ساتوں سمندر ایک جوہڑ کی طرح زمین میں پڑے ہوئے ہیں)۔

فَنَثَطَهَا اللّٰهُ بِالْجِبَالِ - اللہ تعالیٰ نے پہاڑ اس میں ڈال کر اس کو تھما دیا (بوجھل کر دیا جیسے ہلکے جہاز کو جو سمندر میں بہت ہلتا ہے پتھر وغیرہ بھر کر بھاری کرتے ہیں)۔

فَصَارَتْ لَهَا اَوْ تَادًا - تو پہاڑ زمین کی میخیں ہوگئے۔

نَثْلٌ - لید کرنا، مٹی نکالنا، جھٹک دینا، نکال کر پھسلانا، ڈال دینا۔

اِسْتِنْثَالٌ بمعنی نَثْلٌ ہے۔

تَنَاثُلٌ - جھک پڑنا۔

اِنْتِثَالٌ - مٹی نکالنا۔

نَثَالَةٌ - کنویں کی مٹی۔

اَيُحِبُّ اَحَدُكُمْ اَنْ تُوْتٰى مَشْرُبَتُهٗ فَيُنْتَثَلُ مَا فِيْهَا - کوئی تم میں سے یہ پسند کرے گا کہ اس کے توشہ خانہ پر دوسرا شخص آکر جو کچھ (غلہ نقد و جنس) اس میں ہے وہ نکال لے جائے۔

اَمَا تَرٰى حُضْرَتَكَ تُنْتَثَلُ - کیا تو نے اپنی قبر نہیں دیکھی

اس میں سے مٹی نکالی جاتی ہے۔

وَانْتَثَلَ مَا فِیْ كِنَانَتِهٖ۔ اس کے ترکش میں جتنے تیر تھے سب نکال لئے۔

ذَهَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاَنْتُمْ تَنْتَثِلُوْنَهَا۔ آنحضرتؐ تو گزر گئے اور تم دنیا کے مال و اسباب نکال رہے ہو۔

اِنَّهٗ كَانَ يَنْثُلُ دِرْعَهٗ اِذْجَائَهٗ سَهْمٌ فَوَقَعَ فِیْ نَحْرِهٖ۔ طلحہؓ اپنی زرہ جسم پر ڈال رہے تھے اتنے میں ایک تیر آ کر ان کے سینے پر لگا۔

بَيْنَ نَثِيْلِهٖ وَ مُعْتَلَفِهٖ۔ اس کی لید اور چارے کے درمیان۔

اِنَّهٗ دَخَلَ دَارًا فِيْهَا رَوْثٌ اَلَا كَنَسْتُمْ هٰذَا النَّثِيْلَ۔ ایک گھر میں گئے جس میں گوبر پڑا تھا تو کہنے لگے تم نے اس کو جھاڑا کیوں نہیں (اس گندگی میں کیونکر بیٹھے ہو)۔

نَثْوٌ۔ فاش کرنا، بیان کرنا، جدا کرنا، مشہور کرنا۔

تَنَاثِیْ۔ مذاکرہ کرنا۔

نَثَا۔ آدمی کا وہ حال جو بیان کیا جائے اچھا ہو یا برا۔

لَاتُنْثٰی فَلَتَاتُهٗ۔ آنحضرتؐ کی مجلس کے عیب بیان نہیں کئے جاتے تھے (کیونکہ آپ کی مجلس نہایت مہذب اور سنجیدہ ہوتی اس میں کوئی عیب ہی نہ ہوتا نہ کوئی لغزش اور غلطی تو بیان کیا کرتے)۔

فَجَاءَ خَالُنَا فَنَثٰی عَلَيْنَا الَّذِیْ قِيْلَ لَهٗ۔ پھر ہمارا ماموں آیا اور جو کچھ اس سے کہا گیا تھا اس نے بیان کر دیا۔

وَكُلُّكُمْ حِيْنَ يُنْثٰی عَيْبُنَا فَطِنٌ۔ جب ہمارا عیب بیان کیا جاتا ہے تو تم میں ہر ایک سمجھدار ہو جاتا ہے۔

يَامَنْ تُنْثٰی عِنْدَهٗ بَوَاطِنُ الْاَخْبَارِ۔ اے وہ جس کے سامنے چھپی ہوئی خبریں فاش ہو جاتی ہیں (یعنی پروردگار اس پر کوئی بات چھپی ہوئی نہیں گو ہم اندھیری رات میں سات کوٹھڑیوں کے اندر کریں)۔

تَنَاثُوا الْحَدِيْثَ۔ بات کا تذکرہ کیا۔

بابُ النون مع الجیم

نَجْأٌ۔ نظر لگانا (جیسے تَنَجُّؤٌ اور اِنْتِجَاءٌ ہے)۔

رُدُّوْا نَجْأَةَ السَّائِلِ بِاللُّقْمَةِ۔ بھیک مانگنے والے کی نظر ایک لقمہ دے کر دفع کرو۔

نَجُوْءٌ اور نَجِيْئٌ۔ جس کی نظر بہت لگے (نظر کا اثر مجرب ہے)۔

نَجْبٌ۔ پوست چھیل ڈالنا یار گیں۔

نَجَابَةٌ۔ حسب عمدہ ہونا اور قول و فعل وغیرہ۔

تَنْجِيْبٌ بمعنی نَجَبٌ ہے اور عمدہ نجیب اولاد جننا۔

اِنْتِجَابٌ۔ چننا، انتخاب کرنا۔

اِسْتِنْجَابٌ۔ نجیب لوگوں کو طلب کرنا۔

نَجِيْبٌ۔ عمدہ اور شریف جانور ہو یا آدمی۔

نَجَائِبُ الْقُرْاٰنِ اور نَوَاجِبُ الْقُرْاٰنِ۔ قرآن کی بہت عمدہ اور فصیح سورتیں۔

اِنَّ كُلَّ نَبِیٍّ اُعْطِیَ سَبْعَةَ نُجَبَاءَ رُفَقَاءَ۔ ہر پیغمبر کو سات نجیب رفیق دیئے گئے ہیں۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّاجِرَ النَّجِيْبَ۔ اللہ تعالیٰ نجیب (یعنی سخی اور کریم) سوداگر سے محبت رکھتا ہے (معلوم ہوا کہ سوداگری جب ایمان داری اور سخاوت اور کرم کے ساتھ ہو تو اس کے برابر کوئی عمدہ کمائی نہیں)۔

اَلْاَنْعَامُ مِنْ نَجَائِبِ الْقُرْاٰنِ۔ سورۂ انعام قرآن کی بہت عمدہ سورتوں میں سے ہے۔

رَاكِبُ الْبُرَاقِ وَالنَّاقَةِ النَّجِيْبِ۔ براق اور سانڈنی اور زبردست تیز رو اونٹ کے سوار۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَايُصِيْبُهٗ ذَعْرَةٌ وَّلَا عَثْرَةٌ وَّلَا نَجْبَةُ نَمْلَةٍ اِلَّا بِذَنْبٍ۔ مسلمان کو ڈر اور لغزش اور چیونٹی کی کاٹ تک اسی وقت پہنچتی ہے جب وہ کوئی گناہ کرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ مسلمان پر دنیا میں جو تکالیف آتی ہیں وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہو جاتی ہیں تا کہ آخرت میں پاک صاف ہو کر بہشت میں داخل ہو)۔

نَجَبَۃٌ-پوست' چھلکا-

اِبِلٌ لِّلشَّیَاطِیْنِ تَخْرُجُ نَجِیْبَاتٌ-شیطان کے اونٹ وہ ہیں جو سواری کی زینت کے لئے کوتل نکالے جاتے ہیں (ان پر کوئی سوار نہیں ہوتا) صرف فخر اور امارت جتانے کے لئے امیروں کے ساتھ نکلتے ہیں- اسی طرح وہ گھوڑے بھی شیطانی ہیں جو کوتل عمدہ عمدہ ریشمی چار جامے اور ولایتی زین لگا کر نکالے جاتے ہیں- مجمع البحار میں ہے کہ نجیب سے مراد وہ جانور ہے جو سفر میں فخر اور افتخار کے لئے ساتھ جاتا ہے نہ خود مالک اس پر سوار ہوتا ہے نہ کسی غریب تھکے ماندے شخص کو اس پر بیٹھنے دیتا ہے- اسی طرح شیطان کے پنجرے وہ ہودے ہیں جو تکلف کے ساتھ ان پر بیٹھتے ہیں- عماری بھی اسی قسم کی سواری ہے جو ہاتھی پر رکھی جاتی ہے اس پر بیٹھنے سے صرف افتخار منظور ہوتا ہے)-

فَخَرَجَ اَحَدُکُمْ بِنَجِیْبَاتٍ-تم میں سے کوئی نجیب اونٹ لے کر نکلا-

یَرْکَبُوْنَ نُجَبَاءَ اَلْیَنَ مِنَ الْفِرَاشِ الْمَدْرُوْسِ- ایسے نجیب جانوروں پر سوار ہوں گے جو بچھے ہوئے فرش سے زیادہ نرم اور ملائم ہوں گے-

سَوْفَ یَنْجُبُ مَنْ یَّفْھَمُ-جو شخص سمجھ رکھتا ہے وہ ایک نہ ایک دن نجیب ہو جائے گا (یعنی نیک خلق' سخی اور کریم البتہ جس کو سمجھ ہی نہیں ملی اس کا درست ہونا مشکل ہے)-

نَجْثٌ-بحث کرنا' فریاد کرنا-

تَنَاجُثٌ-مشہور کرنا-

اِنْتِجَاثٌ-پھول جانا' موٹا پا ظاہر ہونا' نکالنا-

اِسْتِنْجَاثٌ-نکالنا توجہ کرنا-

اَنْجُثُوْنِیْ مَاعِنْدَ الْمُغِیْرَۃِ فَاِنَّہٗ کَتَّامَۃٌ لِلْحَدِیْثِ- مغیرہ بن شعبہ کے پاس جو باتیں ہیں وہ ان سے نکلواؤ مجھ کو سناؤ کیونکہ مغیرہ بڑے بات کے چھپانے والے ہیں-

وَلَا تُنَجِّثُ عَنْ اَخْبَارِنَا تَنْجِیْثًا- اور ہماری خبریں کھود کر نہیں نکالتی (یعنی گھر کی باتوں کے کھوج میں نہیں رہتی ان کو فاش نہیں کرتی-)

اِنَّھَا قَالَتْ لِاَبِیْ سُفْیَانَ لَمَّا نَزَلُوْا بِالْاَبْوَاءِ فِیْ غَزْوَۃِ اُحُدٍ لَوْ نَجَثْتُمْ قَبْرَ اٰمِنَۃَ اُمِّ مُحَمَّدٍ- ہندہ نے ابوسفیان سے کہا جب وہ ابواء میں اترا تھا جنگ احد کے لئے- کاش تم حضرت آمنہ کی قبر کو جو حضرت محمدؐ کی والدہ تھیں کھود کر ان کی نعش نکالو-

نَجِیْثُ الْقَوْمِ-وہ شخص جو لوگوں کی خبریں پیدا کرے-

نَجٌّ-بہانا' جلدی کرنا-

سَاَحْمِلُکَ عَلٰی صَعْبٍ حَدْبَاءَ حِدْبَارٍ یَنِجُّ ظَھْرُھَا-میں تجھ کو ایک سخت پلنگ پتلے پر اٹھاؤں گا جس کی پشت بھاری ہوگی-

نَجْحٌ یا نُجْحٌ یا نَجَاحٌ-کامیاب ہونا' حاجت پوری ہونا' آسان ہونا' سہل ہونا-

تَنْجِیْحٌ-کامیاب کرنا-

اِنْجَاحٌ-کامیاب ہونا' یا کامیاب کرنا-

نَجِیْحٌ-ٹھیک رائے-

تَنَجُّحٌ-حاجت پوری کرنے کے وعدے کا ایفا چاہنا-

تَنَاجُحٌ-پے در پے سچ ہونا-

اِسْتِنْجَاحٌ بمعنی تَنَجُّحٌ ہے-

وَاَنْجَحَ اِذْ اَکْدَیْتُمْ-اور کامیاب کرے جب تم کوشش کرو-

یَاجَلِیْحُ اَمْرٌ نَجِیْحٌ رَجُلٌ فَصِیْحٌ یَقُوْلُ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ-اے جلیح ایک ٹھیک کام ہے ایک فصیح مرد کہتا ہے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ-

اَسْرَعَ بِالنَّجْحِ-جلدی کامیاب ہو گیا-

اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ لَمْ یُدْرِکُوْا اِنْجَاحَ الْحَوَائِجِ اِلَّا بِالدُّعَاءِ-مسلمان اپنے مقاصد پر دعا ہی سے کامیاب ہوتے ہیں-

اَسْرَعُ الدُّعَاءِ نَجْحًا لِلْاِجَابَۃِ دُعَاءُ الْاَخِ لِاَخِیْہِ بِظَھْرِ الْغَیْبِ-سب سے جلدی جو دعا قبول ہو کر کامیاب ہوتی ہے وہ دعا ہے جو ایک مسلمان بھائی اپنے دوسرے مسلمان بھائی کے لئے پیٹھ پیچھے کرے-

لَاشَفِیْعَ اَنْجَحُ مِنَ التَّوْبَۃِ-توبہ سے بڑھ کر گناہوں کی

بخشش کے لئے کوئی شفیع نہیں ہے۔
اَلدُّعَاءُ مِفْتَاحُ نَجَاحٍ۔ دعا کامیابی کی کنجی ہے۔
اِقْلِبْنِیْ مُخْلِحًا مُنْجِحًا۔ مجھ کو کامیاب اور بامراد کر کے لوٹا۔
اِجْعَلْ دُعَائِیْ اَوَّلَہٗ فَلَاحًا وَّ اَوْسَطَہٗ نَجَاحًا۔ میری دعا کا شروع کامیابی کر اور بیچ کا حصہ مراد پانا۔
اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ اَوَّلَ ھٰذَا الْیَوْمِ صَلَاحًا وَّ اَوْسَطَہٗ فَلَاحًا وَّ اٰخِرَہٗ نَجَاحًا۔ یا اللہ اس دن کا ابتدائی حصہ میرے کاموں کی درستگی کر اور بیچ کا حصہ کامیابی اور اخیر کا حصہ مقصد پر پہنچ جانا۔
نَجْدٌ۔ مدد کرنا' غالب ہونا۔
نُجُوْدٌ۔ واضح ہونا' کھل جانا' بہہ جانا۔
نَجَدٌ۔ محنت سے پسینہ آ جانا' پلید ہونا' تھک جانا۔
نَجَادَۃٌ اور نَجْدَۃٌ۔ بہادر ہونا' جس کام سے دوسرے عاجز ہوں اس کو کر گزرنا۔
تَنْجِیْدٌ۔ زیادتی کرنا' آراستہ کرنا' آزمانا' حرکت دینا۔
مُنَاجَدَۃٌ۔ معارضہ کرنا' لڑنا' مدد کرنا۔
اِنْجَادٌ۔ نجد میں آنا یا نجد کی طرف جانا' مدد کرنا' بلند ہونا' صاف ہونا' اپنے گھر سے نزدیک ہونا' قبول کرنا' سر کبھی جھکانا کبھی اٹھانا۔
اِسْتِنْجَادٌ۔ ناتوانی کے بعد قوی ہونا' مدد مانگنا' ڈر کے بعد جری ہو جانا۔
نِجَادٌ۔ تلوار کی حمائل' پرتلہ۔
طَوِیْلُ النِّجَادِ۔ بلند قامت۔
نَجَّادٌ اور مُنَجِّدٌ۔ جو شخص فرش' گدے اور تکیے بناتا اور سیتا ہے۔
نَجْدٌ۔ بلند مقام اور ایک ملک ہے عرب کے بالائی حصہ میں۔
نَجَدٌ۔ پسینہ۔
نَجَدَاتٌ۔ خارجیوں کا ایک گروہ جو نجدہ بن عامر خارجی کے پیرو تھے۔

اِلَّا مَنْ اَعْطٰی فِیْ نَجْدَتِھَا وَرِسْلِھَا۔ مگر جو کوئی دے تنگی اور آسانی کے ہنگام میں۔
اِنَّہٗ ذَکَرَ قَارِیَٔ الْقُرْاٰنِ وَصَاحِبَ الصَّدَقَۃِ فَقَالَ رَجُلٌ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَرَاَیْتَ کَالنَّجْدَۃِ تَکُوْنُ فِی الرَّجُلِ فَقَالَ لَیْسَتْ لَھُمَا بِعِدْلٍ۔ آنحضرتؐ نے قرآن پڑھنے والے اور خیرات دینے والے کا ذکر کیا۔ ایک شخص نے کہا یا رسول اللہؐ! آدمی میں جو بہادری ہوتی ہے وہ کیسی ہے؟ آپ نے فرمایا یہ بہادری (فضیلت میں) ان دونوں صفتوں کے برابر نہیں ہے' (یعنی تلاوت قرآن اور صدقہ سب نیکیوں سے بڑھ کر ہے)۔
نَجْدَۃٌ۔ شجاعت اور بہادری۔
رَجُلٌ نَجِدٌ یا نَجُدٌ۔ بڑا جنگی آدمی۔
اَمَّا بَنُوْ ھَاشِمٍ فَاَنْجَادٌ اَمْجَادٌ۔ ہاشم کی اولاد والے بہادر ہیں فضیلت والے ہیں۔
اَمَّا ھٰذَا الْحَیُّ مِنْ ھَمَدَانَ فَاَنْجَادٌ بُسْلٌ۔ ہمدان کی اس شاخ کے لوگ بہادر ہیں دلیر ہیں۔
حَوْلَہٗ وَنَجْدَتَہٗ۔ اس کی طاقت اور قوت یا قوت اور بہادری۔
تَفَاضَلَتْ فِیْہِ الْمُجَدَاءُ وَالنُّجَدَاءُ۔ ان میں بزرگ اور بہادر لوگ ایک دوسرے پر فضیلت رکھتے ہیں۔
وَکَانَتِ امْرَاَۃً نَجُوْدًا۔ وہ ایک عقل مند صائبۃ الرائے عورت تھی۔
زَوْجِیْ طَوِیْلُ النِّجَادِ۔ میرے خاوند کی تلوار کا پرتلہ لمبا ہے (یعنی اس کا قد لمبا ہے کیونکہ لمبے شخص کا پرتلہ بھی لمبا ہوگا)۔
جَاءَہٗ رَجُلٌ وَّبِکَفِّہٖ وَضَحٌ فَقَالَ لَہٗ انْظُرْ بَطْنَ وَادٍ لَّا مُنْجِدٍ وَّلَا مُتْھِمٍ فَتَمَعَّکْ فِیْہِ۔ ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اس کے پنجہ پر برص کی سفیدی تھی آپ نے اس سے فرمایا تو ایسی وادی میں جا کہ نہ پورے طور پر نجد میں ہو نہ تہامہ میں (بلکہ سرحد پر ہو) وہاں جا کر مٹی میں لوٹ! (بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ایسے میدان میں جا جو نہ بلند ہو نہ گڑھے میں ہو)۔
اِنَّہٗ رَاٰی امْرَاَۃً شَیِّرَۃً وَّعَلَیْھَا مَنَاجِدُ مِنْ ذَھَبٍ۔

آنحضرتؐ نے ایک خوب صورت عورت کو دیکھا وہ سونے کا جڑاؤ زیور یا ہار پہنے ہوئے تھی-

مَنْجَدٌ- ہار (مَنَاجد جمع' یہ تَنْجِیْدٌ سے نکلا ہے بمعنی آراستہ کرنے کے' عرب لوگ کہتے ہیں بَیْتٌ مُنَجَّدٌ یعنی آراستہ گھر)-

نُجُوْد- پردے- جو دیواروں پر آرائش کے لئے لٹکائے جاتے ہیں-

زُخْرِفَ وَنُجِّدَ- آراستہ کیا گیا اور سنوارا گیا-

اِنَّهٗ بَعَثَ اِلٰى اُمِّ الدَّرْدَاءِ بِاَنْجَادٍ مِّنْ عِنْدِهٖ- عبدالملک بن مروان نے ام الدرداء کے پاس گھر کے سامان بھیجے (جیسے فرش اور تکیے اور پردے)-

وَعَلٰى اَكْتَافِهَا اَمْثَالُ النَّوَاجِدِ شَحْمًا- ان کے کندھوں پر چربی کے راستے معلوم ہوتے تھے-

اِنَّهٗ اَذِنَ فِيْ قَطْعِ الْمِنْجَدَةِ- انھوں نے حرم کے درختوں میں سے منجدہ کے کاٹنے کی اجازت دی (منجدہ ایک درخت ہے جس کی لکڑی سے جانور ہنکانے کی لاٹھیاں بنائی جاتی ہیں اور روئی بھی اس سے دھنکی جاتی ہے)-

وَنَجَدَ الْمَاءُ الَّذِيْ تَوَرَّدَا- اور رنگ برنگ کا پانی یعنی پسینہ بہ نکلا- (یہ حمید بن ثور ہلالیؓ کا مصرعہ ہے)-

اِجْتَمَعَ شَرْبٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَنْبَارِ وَ بَيْنَ اَيْدِيْهِمْ نَاجُوْدُ خَمْرٍ- انبار کے لوگوں میں سے چند شرابی جمع ہوئے ان کے سامنے ایک کونڈہ شراب کا رکھا تھا-

اَلْعَقِيْقُ لِاَهْلِ نَجْدٍ- عقیق نجد والوں کا میقات ہے-

نَجْذٌ- دانتوں سے کاٹنا' اصرار کرنا-

تَنْجِيْذٌ- آزمانا' امتحان کرنا' پہنچنا-

نَوَاجِذ- وہ دانت جو کچلیوں کے بعد ہوتے ہیں بعضوں نے کہا ڈاڑھیں یعنی اخیر کے دانت جو سب کے بعد نکلتے ہیں-

اِنَّهٗ ضَحِكَ حَتّٰى بَدَتْ نَوَاجِذُهٗ- آنحضرتؐ ہنسے یہاں تک کہ آپ کے دانت کھل گئے (یعنی وہ دانت جو ہنسنے کے وقت کھلتے ہیں- نواجذ سے یہاں آخری دانت مراد نہیں ہیں کیونکہ ایسی ہنسی آپ کی شان سے بعید ہے دوسری روایت میں ہے کہ آپ کی ہنسی صرف تبسم تھی)-

عَضُّوْا عَلَيْهَا بِالنَّوَاجِذِ- اس کو دانتوں سے مضبوط پکڑ لو-

لَنْ يَّلِيَ النَّاسَ كَقُرَ شِيٍّ عَضَّ عَلٰى نَاجِذِهٖ- کوئی شخص لوگوں پر اس طرح حکومت نہیں کرنے کا جیسے قریش کا شخص جو دانتوں سے کاٹے یعنی صبر کرے-

اِنَّ الْمَلَكَيْنِ قَاعِدَانِ عَلٰى نَاجِذَيِ الْعَبْدِ يَكْتُبَانِ- دو فرشتے ہر بندے کے دونوں دانتوں پر بیٹھے ہوئے لکھتے رہتے ہیں (ایک نیکیاں لکھتا ہے ایک برائیاں- ناجذ وہ دانت جو سامنے کے دانت اور کچلی کے بیچ میں ہوتا ہے)-

اَنْجُذَان- ایک دوا ہے-

نَجْرٌ- ایک بیماری ہے جس میں آدمی کھاتا چلا جاتا ہے اور سیر نہیں ہوتا (یعنی جوع البقر)-

نَجَّارِيَة- ایک فرقہ ہے اہل اسلام کا محمد بن حسین نجار کا پیرو-

بَنِي النَّجَّارِ- انصار کا مشہور قبیلہ تھا-

كُفِّنَ فِيْ ثَلٰثَةِ اَثْوَابٍ نَجْرَانِيَّةٍ- آنحضرتؐ نجران کے تین کپڑوں میں کفن دیئے گئے (نجران ایک موضع ہے حجاز اور شام اور یمن کے درمیان)-

قَدِمَ عَلَيْهِ نَصَارٰى نَجْرَانَ- آپ کے پاس نجران کے نصاریٰ آئے (ایک روایت میں بَحْرَانِ ہے یعنی بحرین کے نصاریٰ)-

وَاخْتَلَفَ النَّجْرُ وَتَشَتَّتَ الْاَمْرُ- طبیعتیں مختلف ہو گئیں اور کام پریشان ہو گئے-

لَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ عَمْرُوْ بْنُ الْعَاصِ وَالْوَفْدُ قَالَ لَهُمْ نَجِّرُوْا- جب نجاشی کے پاس عمرو بن عاص اور کفار قریش کے قاصد پہنچے تو نجاشی نے کہا اچھا گفتگو شروع کرو-

فَمَا قُلُصٌ وُّجِدْنَ مُعَقَّلَاتٍ قَفَاسِلَعٍ بِمُخْتَلِفِ النِّجَارِ- (اس کا ترجمہ پہلے گزر چکا ہے)-

شَرُّ النَّصَارٰى نَصَارٰى نَجْرَانَ- سب نصاریٰ میں بدتر نجران کے نصاریٰ ہیں (مجمع البحرین میں ہے کہ نجران ایک

شہر ہے ہمدان کے شہروں میں سے- اس کے بانی کا نام نجران بن زیدان تھا)-

نَجْزٌ- گزر جانا' فنا ہو جانا' وعدہ آ پہنچنا' ختم ہو جانا' پورا کرنا' جلدی کرنا-

تَنْجِیْزٌ- پورا کرنا' ختم کے قریب ہونا' ایک کام کو فوراً کر دینا' میعاد نہ لگانا نہ کسی شرط پر معلق رکھنا (یہ تعلیق کی ضد ہے)-

نَاجَزَةٌ مُنَاجَزَةٌ- لڑنا' مقابلہ کرنا-

اِنْجَازٌ- وعدہ پورا کرنا' وفا کرنا-

اِسْتِنْجَازٌ- وعدہ وفائی چاہنا-

تَنَاجُزٌ- لڑنا مقابلہ کرنا-

اِلَّا نَاجِزًا بِنَاجِزٍ- مگر نقد انقد دست بدست-

اَنْجَزَ وَعْدَہٗ- اپنے وعدے کو پورا کیا-

ثَلٰثٌ تَدَعُهُنَّ اَوْلَاُنَاجِزَنَّكَ- تین باتیں تو چھوڑ دے ورنہ میں تجھ سے لڑوں گی-

تَاْخُذُ تُرَاثَ مُحَمَّدٍ وَّتَقْضِیْ دَیْنَهٗ وَ تَنْجُزُ عِدَاتِهٖ (آنحضرتؐ نے اپنے چچا حضرت عباسؓ سے فرمایا) محمد کا ترکہ تم لے لینا تم ہی اس کا قرض ادا کرنا تم ہی اس کے وعدے وفا کرنا-

نَجَسٌ یانَجَاسَةٌ- ناپاک ہونا' پلید ہونا-

تَنْجِیْسٌ اور اِنْجَاسٌ- ناپاک کرنا-

تَنَجُّسٌ- نجس ہونا یا نجاست سے صاف ہونا-

اَلْمُؤْمِنُ لَایَنْجَسُ یالَایَنْجُسُ- مومن نجس نہیں ہوتا-

اَلْمَاءُ طَهُوْرٌ لَایُنَجِّسُهٗ شَیْءٌ- پانی پاک ہے اس کو کوئی چیز ناپاک نہیں کرتی (یعنی جب تک پانی کا کوئی وصف نہ بدلے قلیل ہو یا کثیر نجاست گرنے سے وہ نجس نہیں ہوتا- امام مالک کا یہی مذہب ہے اور اہل حدیث نے اس کو اختیار کیا ہے- حنفی کہتے ہیں کہ حدیث بیر بضاعہ کے باب میں وارد ہے اور اس کا پانی جاری تھا- طحاوی نے اس کو واقدی سے نقل کیا ہے- حالانکہ واقدی کو کوئی کذاب کہتا ہے' کوئی متروک اور کوئی ضعیف- تو طحاوی نے رائے کو مدد دینے کے لئے حدیث کو باطل کرنا چاہا ہے حالانکہ بیر بضاعہ اب تک حجاز میں مشہور ہے وہ ایک کنواں ہے اس کا پانی کبھی جاری نہ ہوا- اور ابن ابی شیبہ نے جو روایت کیا کہ ایک حبشی زمزم کے کنویں میں گر پڑا تھا تو کنویں کا سارا پانی کھینچے کا حکم دیا گیا- اس کو بیہقی نے ضعیف کہا ہے اور سفیان بن عینیہ سے روایت کیا کہ میں ستر برس سے مکہ میں رہتا ہوں میں نے کسی بڑے یا چھوٹے کی زبان سے حبشی کا قصہ نہیں سنا-

مترجم: کہتا ہے بیر بضاعہ اب تک موجود ہے وہ ایک چھوٹا کنواں ہے جو ہفت دہ ہفت ہوگا- اب اس میں پانی بہت کم ہے اندھا ہوگیا ہے اس کا پانی جاری ہونا کیا معنیٰ' یقیناً واقدی کی روایت غلط ہے اور دہ دردہ کی تقدیر متاخرین حنفیہ نے اپنی رائے سے کی ہے جس پر کوئی شرعی دلیل نہیں ہے اور صدر الشریعہ نے جو من حفر بیرا کی حدیث سے دہ دردہ کی تقدیر پر استدلال کیا ہے یہ استدلال عجیب ہے کیونکہ من حفر بیرا) حدیث میں ہر طرف دس ہاتھ زمین کنواں کھودنے والے کا حق قرار دی گئی کہ اتنی زمین میں اپنے جانور بٹھائے ان کو پانی پلائے دوسرا شخص اس حد کے اندر دوسرا کنواں نہیں کھود سکتا- اس کو نجاست یا طہارت سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے)-

اِنَّهَا لَیْسَتْ بِنَجَسَةٍ- بلی نجس نہیں ہے (معلوم ہوا کہ بلی کا جوٹھا پاک ہے- لیکن امام ابوحنیفہؒ نے اس کو مکروہ کہا ہے اور اہل حدیث کے نزدیک ہر درندے کا جھوٹھا پاک ہے)-

اِنَّ اَعْیَانَهُمْ نَجِسَةٌ كَالْكِلَابِ وَالْخَنَازِیْرِ- (ابن عباس نے انما المشرکون نجس کی تفسیر میں کہا) مشرکوں کے بدن نجس ہیں کتوں اور سوروں کی طرح (فقہائے اہل سنت کہتے ہیں نجاست سے مراد یہ ہے کہ وہ جنابت کا غسل نہیں کرتے نجاست سے پرہیز نہیں کرتے یا نجاست اعتقادی مراد ہے)-

اَلْقُوا الشَّعْرَ عَنْكُمْ فَاِنَّهٗ نَجَسٌ- بالوں کو نکال ڈالو وہ پلید ہیں-

ثَوْبٌ نَجَسٌ- ناپاک کپڑا-

قَوْمٌ اَنْجَاسٌ- ناپاک لوگ-

فَانْتَجَسْتُ فَاغْتَسَلْتُ- میں نے اپنے آپ کو نجس سمجھا پھر میں نے غسل کیا-

نَجْشٌ- کسی کو دھوکا دینے کے لئے جو چیز بکتی ہے اس کی تعریف کرنا' دھوکا دینے کی نیت سے نرخ بڑھانا تاکہ دوسرا شخص اس کو

جلد خریدے یا کسی بکتی ہوئی چیز کی برائی کرنا تاکہ خریدار اس کو چھوڑ کر دوسری طرف جائے۔

نَجْشٌ - اسم مصدر ہے۔ اصل میں نَجْشٌ کے معنی چھپانے کے ہیں اور چھیڑنے کے، بحث کرنے کے، جمع کرنے، نکالنے کے اور سلگانے کے۔

نَجْشٌ اور نِجَاشَۃٌ - جلدی کرنا۔

نَهٰى عَنِ النَّجْشِ فِي الْبَيْعِ - آنحضرتؐ نے بیع میں نجش سے منع فرمایا۔

لَا تَنَاجَشُوْا - ایک دوسرے کے ساتھ نجش مت کرو (یعنی یہ کہ یہ اس کے مال کی تعریف کرے وہ اس کے مال کی، یا یہ اس کے مال کی ہجو کرے وہ اس کے مال کی)۔

اَلنَّاجِشُ اٰكِلُ الرِّبٰوا - نجش کرنے والا سود خوار کی طرح ہے (یعنی گناہ میں)۔

لَاتَطْلُعُ الشَّمْسُ حَتّٰى يَنْجُشَهَا ثَلٰثُ مِائَةٍ وَّسِتُّوْنَ مَلَكًا - سورج اس وقت تک نہیں نکلتا کہ تین سو ساٹھ فرشتے اس کو دھکیلتے ہیں۔

اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَقِيَهٗ فِيْ بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِيْنَةِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ فَانْتَجَشْتُ مِنْهُ - (ابو ہریرہؓ نے کہا) آنحضرتؐ مدینہ کے ایک راستہ میں مجھ سے ملے، مجھ کو نہانے کی حاجت تھی میں جلدی سے بھاگ گیا (ایک روایت میں فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ ہے ایک روایت میں اِخْتَنَسْتُ ہے یعنی میں پیچھے رہ گیا، آپ کے ساتھ نہیں چلا)۔

نَجَاشِيْ - حبش کے بادشاہ کا لقب تھا۔

اِسْمُ النَّجَاشِيِّ اَصْحَمَةُ اٰمَنَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ غَائِبًا - نجاشی کا نام اصحمہ تھا وہ آنحضرتؐ پر ایمان لایا تھا حالانکہ اس نے آپ کو نہیں دیکھا تھا (جب وہ مر گیا تو آنحضرتؐ نے اس پر جنازے کی نماز پڑھی۔ اس حدیث سے میت غائب پر نماز پڑھنے کا جواز نکلا کیونکہ جنازے کی نماز دعا ہے اور دعا غائب شخص کے لیے اور جلد قبول ہوتی ہے)۔

نَجْعٌ یا نُجُوْعٌ - کھانا ہضم ہونا اور کھانے والے کے جزو بدن ہونا اثر کرنا یا اثر ظاہر ہونا، آنا، تلاش کے لئے جانا، نجوع پلانا (نجوع پانی میں کچھ بیج یا آٹا بھگوتے ہیں اونٹوں کو پلاتے ہیں)۔

تَنْجِيْعٌ - اثر کرنا۔

اِنْجَاعٌ - کامیاب ہونا، دودھ پلانا۔

تَنَجُّعٌ اور اِنْتِجَاعٌ - گھاس کی تلاش میں جانا، کسی کے حسن سلوک کا امیدوار ہو کر آنا، روٹی کمانے کے لئے سفر کرنا۔

اِسْتِنْجَاعٌ بمعنی نَجْعٌ ہے۔

مَاءٌ نَجُوْعٌ - خالص صاف پانی۔

دَخَلَ عَلَيْهِ الْمِقْدَادُ بِالسُّقْيَا وَهُوَ يَنْجَعُ بَكَرَاتٍ لَهٗ دَقِيْقًا وَّخَبَطًا - مقداد بن اسود سقیا میں حضرت علی کے پاس گئے دیکھا تو وہ اپنے جوان اونٹوں کو آٹا اور چارہ پانی میں ملا کر پلا رہے تھے۔

سُئِلَ عَنِ النَّبِيْذِ فَقَالَ عَلَيْكَ بِاللَّبَنِ الَّذِيْ نُجِعْتَ بِهٖ - ان سے پوچھا نبیذ پینا کیسا ہے؟ انھوں نے کہا تو دودھ کیوں نہیں پیتا جس سے پہلے پہل تیری پرورش ہوئی تھی اور تو نے اس سے فائدہ اٹھایا تھا۔

هٰذِهٖ هَوَازِنُ تَنَجَّعَتْ اَرْضَنَا - یہ ہوازن کے لوگ ہیں جو گھاس اور پانی کی تلاش میں ہماری زمین میں آ گئے ہیں۔

لَيْسَتْ بِدَارِ نُجْعَةٍ - یہ مقام گھاس چارہ طلب کرنے کا نہیں ہے (یعنی دنیا میں عیش و راحت کی طلب بے کار ہے)۔

فَانْجَعُوْا لِمَا يَحِقُّ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمْعِ وَالطَّاعَةِ - تم پر خلیفۂ وقت کی بات سننا اور اطاعت کرنا جو لازم ہے اس سے فائدہ لو۔

نَجَعَ الْاَمْرُ وَالْخِطَابُ وَالْوَعْظُ - حکم نے اور خطاب نے اور وعظ نے اثر کیا یعنی مفید ہوئے۔

نَجْفٌ - تراشنا، اچھی طرح دودھ دوہنا، کاٹنا، بکرے کا قضیب پاؤں سے باندھ دینا تاکہ جماع نہ کر سکے۔

تَنْجِيْفٌ - اڑا دینا۔

اِنْجَافٌ - نکالنا، نجاف لٹکانا (نجاف وہ چمڑہ ہے جس سے بکرے کا قضیب پاؤں سے باندھ دیتے ہیں)۔

اِنْتِجَافٌ - نکالنا، تھن سے سارا دودھ دوہ لینا۔

اِسْتِنْجَافٌ - اڑا لے جانا -

نَجَفٌ - وہ جگہ جہاں پر پانی نہیں چڑھتا -

فَيَقُوْلُ اَیْ رَبِّ قَدِّمْنِیْ اِلٰی بَابِ الْجَنَّةِ فَاَکُوْنُ تَحْتَ نِجَافِ الْجَنَّةِ - پھر بندہ کہے گا' پروردگار مجھ کو بہشت کے دروازے پر ڈال دے' میں دروازہ کی چوکھٹ کے تلے پڑا رہوں گا - پھجے کے نیچے -

اِنَّ حَسَّانَ ابْنَ ثَابِتٍ دَخَلَ عَلَيْهَا فَاَکْرَمَتْهُ وَ نَجَفَتْهُ - حسان بن ثابتؓ حضرت عائشہؓ کے پاس گئے' انھوں نے ان کی خاطر داری کی اور ان کو اونچی جگہ پر بٹھایا (حالانکہ حسانؓ حضرت عائشہؓ پر تہمت لگانے والوں میں شریک ہوئے تھے)-

اِنَّهٗ جَلَسَ عَلٰی مِنْجَافِ السَّفِيْنَةِ - وہ کشتی کے مکان پر بیٹھے (خطابی نے کہا مِنْجَاف کے معنی مجھ کو معلوم نہیں اور نہ میں نے اس باب میں کچھ سنا)-

نَجَفَةٌ - ٹیلے کی طرح بلند مقام -

نَجَفٌ - ایک مشہور مقام ہے کوفہ کے پاس -

نَجْلٌ - جننا' چمڑے کو کونچوں کی طرف سے چیرنا پھر اتارنا' پاؤں سے ٹھوکر مارنا' ظاہر کرنا' سرسبز ہونا' پھینکنا' ہٹانا' میٹنا' مارنا' تیز چلنا -

نَجَلٌ - آنکھ کشادہ اور خوبصورت ہونا -

اِنْجَالٌ - جانور کو نجیل میں چھوڑ دینا (نجیل ایک کھٹی بوٹی ہے)-

تَنَاجُلٌ - جھگڑنا' نسل بڑھنا -

اِنْتِجَالٌ - کھل جانا' گزر جانا -

اِسْتِنْجَالٌ - پانی بہت ہونا -

نَجْلٌ - لڑکا یا نسل یا والد -

مَعَهٗ قَوْمٌ صُدُوْرُهُمْ اَنَا جِيْلُهُمْ - اس پیغمبر کے ساتھ ایسے لوگ ہوں گے جن کے سینے ان کی انجیلیں ہوں گی (یعنی قرآن ان کو حفظ ہوگا یاد سے پڑھیں گے' اہل کتاب اپنی کتابوں کو نوشتہ میں دیکھ کر پڑھتے ہیں یہ صفت یعنی اللہ کی کتاب کو یاد سے پڑھنا اب سوائے مسلمانوں کے دوسری کسی قوم میں پائی نہیں جاتی)-

وَکَانَ وَادِيْهَا يَجْرِیْ نَجْلًا - اس کا نالہ تھوڑا تھوڑا پانی بہار ہا تھا -

اَلْبِلَادُ الْوَبِيْئَةُ ذَاتُ الْاَنْجَالِ وَالْبَعُوْضِ - وبا ان شہروں میں کثرت سے آتی ہے جو مرطوب ہوں اور وہاں مچھر بہت ہوں -

عَيْنَيْنِ نَجْلَاوَيْنِ - بڑی بڑی دو آنکھیں -

کَانَ لَهٗ کَلْبٌ صَائِدٌ يَّطْلُبُ لَهَا الْفُحُوْلَةَ يَطْلُبُ نَجْلَهَا - ابن شہاب زہریؒ کے پاس ایک شکاری کتیا تھی وہ اس کے لئے نر کی تلاش کرتے تھے اس کے بچے لینا چاہتے تھے -

کَانَ النَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْجَلَ - آنحضرتؐ کی آنکھیں بڑی بڑی تھیں (حسن کے ساتھ ان میں لال ڈورے تھے)-

قَبَّحَ اللّٰهُ نَاجِلَيْهِ - اللہ اس کے ماں باپ کو خراب کرے -

مَنْ نَجَلَ النَّاسَ نَجَلُوْهُ - جو شخص لوگوں کا عیب کرے گا - ان کو برا بھلا کہے گا' لوگ بھی اس کا عیب کریں گے اس کو برا بھلا کہیں گے -

وَتَتَّخِذُ السُّيُوْفُ مَنَاجِلَ - قیامت کی نشانی یہ بھی ہے کہ لوگ تلواروں کی کھرپیاں درانتیاں بنالیں گے (بندوق کی ناروں کی پھونکنیاں کرلیں گے - یعنی جہاد کو چھوڑ کر کھیتی باڑی میں مشغول ہو جائیں گے' کھرپیوں اور درانتیوں سے کھیت کی گھاس صاف کرتے ہیں' غلہ کاٹتے ہیں' پھونکنیوں سے آگ پھونکتے ہیں)-

نَجْمٌ - ستارہ' یا ثریا اور وہ گھاس جس کی ڈنڈی نہ ہو -

نُجُوْمٌ - ظاہر ہونا' طلوع ہونا' صادر ہونا' پیدا ہونا -

قِسْطٌ تَنْجِيْمٌ - قسطیں مقرر کرنا' تاروں کی حرکات اور اجتماعات سے حوادث عالم معلوم کرنا -

اِنْجَامٌ - ظاہر ہونا' طلوع ہونا' تارے نکل آنا' آسمان کا ابر سے صاف ہو جانا' موقوف ہونا -

تَنَجُّمٌ - کوکب شماری بیداری یا عشق کی وجہ سے -

اِنْتِجَامٌ -موقوف ہو جانا-

هٰذَا اِبَّانُ نُجُوْمِهٖ - یہ اس پیغمبر کے ظاہر ہونے کا وقت ہے-

بَيْنَ نَخْلَةٍ وَّضَالَةٍ وَّنَجْمَةٍ وَّاَثْلَةٍ - درمیان درخت خرما اور بیری کے درخت اور ستارے اور جھاؤ کے درخت کے-

سِرَاجٌ مِّنَ النَّارِ يَظْهَرُ فِيْ اَكْتَافِهِمْ حَتّٰى يَنْجُمَ فِيْ صُدُوْرِهِمْ - ایک آگ کا چراغ جو ان کے مونڈھوں پر نمودار ہوگا اور سینوں تک پہنچ جائے گا یا سینوں سے نکل جائے گا یا سینوں پر نمودار ہوگا-

اِذَا طَلَعَتِ النَّجْمُ اِرْتَفَعَتِ الْعَاهَةُ - جب ثریا نمودار ہو تو میوے کی آفت اٹھ گئی (اب اس کی پختگی اور اصلاح کا یقین ہوگا- ایک روایت میں یوں ہے مَاطَلَعَ النَّجْمُ وَفِى الْاَرْضِ مِنَ الْعَاهَةِ شَيْءٌ - جب ثریا نمودار ہو تو زمین میں کوئی آفت نہیں ہوتی- ایک روایت میں یوں ہے مَاطَلَعَ النَّجْمُ قَطُّ وَفِى الْاَرْضِ عَاهَةٌ اِلَّا رُفِعَتْ - جب ثریا نکلے اور زمین میں کوئی آفت ہو (بیماری یا فصل کی خرابی وغیرہ) تو وہ آفت دور ہو جاتی ہے- نہایہ میں ہے کہ نَجْمٌ اصل میں آسمان کے ہر ستارے کو کہتے ہیں' اس کی جمع نُجُوْمٌ ہے اور جہاں یہ لفظ مطلق مذکور ہوتا ہے تو اس سے ثریا مراد ہوتا ہے اور اس حدیث میں بھی نجم سے ثریا مراد ہے اور اس کے طلوع سے یہ مراد ہے کہ صبح کے وقت ماہ ایار (مئی) کے درمیانی دہے میں نمودار ہو اور سقوط سے یہ مراد ہے کہ تشرین ثانی (نومبر) کے درمیانی دہے میں صبح کے وقت غائب ہو جائے اور عرب لوگوں کا یہ خیال تھا کہ ثریا کے طلوع اور غروب کے درمیانی ایام میں لوگوں میں اور جانوروں میں اور پھلوں اور میووں میں آفتیں آتی ہیں' وبائی امراض پیدا ہوتے ہیں- ثریا کے غائب رہنے کی مدت یعنی جب رات کو بھی دکھائی نہ دے پچاس پر چند راتیں ہیں کیونکہ وہ ان راتوں میں آفتاب کے قرب کی وجہ سے مخفی ہو جاتا ہے پھر جب آفتاب سے دور ہوتا ہے تو صبح کے وقت مشرق میں نمودار ہوتا ہے- حربی نے کہا اس حدیث میں زمین سے ملک حجاز کی زمین مراد ہے کیونکہ ایار (ماہ مئی) میں غلے کٹتے ہیں' میوے پکتے ہیں- آم بھی ماہ مئی میں پختہ ہو جاتا ہے اس وقت ان کا بیچنا درست ہو جاتا ہے اس لئے کہ اب آفت سے امن ہو جاتا ہے- قتیبی نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ آنحضرتؐ نے آفت سے میوے کی آفت مراد رکھی ہے-

مترجم: کہتا ہے اس میں کوئی شک نہیں کہ اجرام سماوی کا اثر عالم ارضی پر بحکم الٰہی پڑتا ہے آفتاب کی حرارت سے زمین میں اگانے کی قوت پیدا ہوتی ہے چاند اور تاروں کی حرکات سے مختلف تاثیرات فصول اور پیداوار اور بارش پر پڑتی ہیں مگر یہ سب تاثیرات بحکم الٰہی عام ہوتی ہیں-

وَاللّٰهِ لَا اَزِيْدُكَ عَلٰى اَرْبَعَةِ الْاٰفٍ مُّنَجَّمَةٍ - خدا کی قسم میں چار ہزار باقساط سے زیادہ نہیں دوں گا-

تَنْجِيْمُ الدَّيْنِ - یہ ہے کہ قرض کی ادائی کے اوقات باقساط مقرر کرے خواہ ماہانہ ہوں یا سالانہ اسی سے تَنْجِيْمُ الْمُكَاتَبِ اور نُجُوْمُ الْكِتَابَةِ بھی ماخوذ ہے یعنی غلام پر کچھ مال باقساط مقرر کر دینا کہ جب وہ اس کو ادا کر دے تو آزاد ہو جائے گا- اصل یہ ہے کہ عرب کے لوگ قدیم زمانہ میں محض بے علم اور جاہل تھے حساب اور تقویم کا علم بالکل نہیں جانتے تھے وہ کیا کرتے تھے چاند کے منازل او مساقط کو قرضوں کی میعاد ٹھہراتے تھے اور ایک دوسرے سے یوں کہتا جب ثریا نکلے تو تجھ کو میرا قرض دے دینا ہوگا اور ہر ایک قسط کو بھی نجم کہتے-

نَجَمْتُ عَلَيْهَا فِيْ خَمْسِ سِنِيْنَ - میں نے پانچ برس کی قسطیں اس پر مقرر کر دیں-

اَرْبَعَةٌ مُّنَجَّمَةٌ - چار ہزار باقساط-

اَلْاِسْتِسْقَاءُ بِالنُّجُوْمِ - تاروں کی حرکات اور دورات سے پانی کا خیال کرنا' اس پر اعتقاد رکھنا کہ فلاں تارہ فلاں مقام پر آئے تو خوب بارش ہوگی-

مَنِ اقْتَبَسَ شُعْبَةً مِّنَ السِّحْرِ - جس شخص نے علم نجوم کا کوئی حصہ حاصل کیا اس نے سحر کا ایک حصہ حاصل کیا (مراد وہی نجوم ہے جس سے آئندہ کے واقعات پر استدلال کیا جاتا ہے نہ کہ وہ علم نجوم جس سے تاروں اور دریا اور خشکی کے راستوں کی اور سمت قبلہ اور زوال وغیرہ کی معرفت ہوتی ہے اس کا تو حاصل کرنا ضروری ہے کیونکہ بغیر اس کے دریا اور جنگل کا سفر اور جہاد ممکن

نہیں- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَبِالنَّجْمِ هُمْ يَهْتَدُوْنَ)-

اِنَّ عِجْزَ الْمُكَاتَبِ اَنْ يُّؤَخِّرَ النَّجْمَ اِلَى النَّجْمِ الْاٰخَرِ- مکاتب اگر ایک قسط کے ادا کرنے میں اتنی دیر کرے کہ دوسری قسط آن پہنچے تو سمجھنا چاہیے کہ وہ عاجز ہوگیا-

قَالَ لَهٗ كَيْفَ دَوَرَانُ الْفَلَكِ عِنْدَكُمْ قَالَ فَاَخَذْتُ الْقَلَنْسُوَةَ مِنْ رَّاْسِيْ فَاَدَرْتُهَا فَقَالَ اِنْ كَانَ الْاَمْرُ كَمَا تَقُوْلُوْنَ فَمَا بَالُ بَنَاتِ نَعْشٍ وَالْجَدْيِ وَالْفَرْقَدَيْنَ لَا يَدُوْرُوْنَ يَوْمًا مِّنَ الدَّهْرِ- (ایک شخص علم نجوم کے جاننے کا دعویٰ کر رہا تھا) اس سے حضرت علیؓ نے فرمایا- آسمان تمہارے نزدیک کیوں کر گھومتا ہے (یہ بطلیموسی ہیأت کے موافق) اس نے سر سے اپنی ٹوپی اٹھائی اور اس کو گھمایا- حضرت علیؓ نے فرمایا اگر آسمان اس طرح گھومتا ہے تو بنات النعش اور برج جدی اور فرقدین کیوں نہیں گھومتے (جبکہ وہ بھی آسمان میں گڑے ہوئے ہیں)-

وَضَعَ عَلَيْهَا حَدِيْدَةً وَّنَجَّمَهَا- اس پر ایک لوہا رکھ دے اور ایسا رکھ کہ ستارے آڑ نہ ہو جائیں (یعنی پورا مت ڈھانک- لوہا رکھنے سے یہ غرض ہے کہ شیاطین اور جن اس کو نہ سونگھیں کیونکہ وہ ہے سے نفرت کرتے ہیں)-

نَجْمَةُ- امام رضا علیہ السلام کی والدہ کا نام تھا جب امام ان کے پیٹ میں تھے تو تسبیح اور تہلیل اور تحمید کی آواز اپنے پیٹ میں سے سنتی تھیں-

كَذَبَ الْمُنَجِّمُوْنَ بِرَبِّ الْكَعْبَةِ- قسم ہے کعبہ کے رب کی نجومی جھوٹے ہیں-

نَجْوٌ یا نَجَاءٌ یا نَجَاةٌ یا نَجَايَةٌ- چھوٹ جانا، چھٹکارا پانا، جلدی کرنا، آگے بڑھ جانا، کاٹنا، چھیلنا، پاخانہ کرنا-

نَجْوٌ اور نَجْوىً- سرگوشی کرنا-

تَنْجِيَةٌ اور اِنْجَاءٌ- چھڑانا-

اِنْجَاءٌ- کھولنا، ظاہر کرنا، بلند زمین پر اٹھانا، کاٹنا، پوست اتارنا، پسینہ آنا، پیٹھ موڑ کر چل دینا-

مُنَاجَاةٌ اور نِجَاءٌ- سرگوشی کرنا-

تَنَاجِيْ اور اِنْتِجَاءٌ- چپکے چپکے کہنا-

اِسْتِنْجَاءٌ- چھٹکارا پانا، جڑ سے کاٹ ڈالنا، حاجت پوری ہو جانا، پانی سے غسل کرنا، پتھر یا ڈھیلے سے پونچھنا، تر کھجور کھانا، جلدی جانا-

اَنَا النَّذِيْرُ الْعُرْيَانُ فَالنَّجَاءَ النَّجَاءَ- میں ننگا ڈرانے والا ہوں تو اپنی جانوں کو چھڑاؤ (عرب لوگوں کا قاعدہ تھا جب کوئی سخت آفت آتی تو ایک شخص ان میں سے کسی پہاڑ پر چڑھ کر ننگا ہو کر ان کو خبردار کرتا- ننگا اس لئے ہوتا کہ لوگ اس کی بات کا اعتبار کریں)-

اِنَّمَا يَاْخُذُ الذِّئْبُ الْقَاصِيَةَ وَالشَّاذَّةَ وَالنَّاجِيَةَ- بھیڑیا اسی بکری کو پکڑتا ہے جو گلہ سے دور ہو، اکیلی پڑی ہو جلدی جلدی بھاگنے والی ہو-

اَتَوْكَ عَلٰى قُلُصٍ نَوَاجٍ- آپ کے پاس آئے جوان اونٹنیوں پر جلد بھاگنے والیوں پر-

اِذَا سَافَرْتُمْ فِي الْجَدْبِ فَاسْتَنْجُوْا- جب تم قحط کے دنوں میں سفر کرو (یعنی ایسے مقاموں میں جہاں خشک سالی ہو چارہ پانی نہ ملتا ہو) تو وہاں سے جلد نکل جاؤ (تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو سرسبز مقام میں جلد پہنچ جائے)-

قَدِ اسْتَنْجَوْا- انھوں نے شکست پائی-

فَانْجُوْا عَلَيْهَا بِنِقْيِهَا- ان کو جلد لے جاؤ تاکہ ان کی ہڈیوں میں مغز باقی رہے-

وَاٰخِرُنَا اِذَا اسْتُنْجِيْنَا- جب ہم کو شکست ہوتی ہے تو وہ ہمارے پیچھے رہتا ہے دشمنوں کو دفع کرتا ہے-

اَللّٰهُمَّ اَنْجِ الْوَلِيْدَ- یا اللہ ولید کو مکہ کے کافروں کی قید سے چھڑا دے-

لَا مَنْجَاً وَلَا مَلْجَاً اِلَّا اِلَيْهِ- (ایک روایت میں لا منجی ولا ملجی ہے یعنی) کوئی چھٹکارے اور پناہ کا مقام خدا کے سوا نہیں ہے-

اَللّٰهُمَّ بِمُحَمَّدٍ نَبِيِّكَ وَبِمُوْسٰى نَجِيِّكَ- یا اللہ! حضرت محمدؐ کے طفیل سے جو تیرے پیغمبر ہیں اور حضرت موسیٰؑ کے وسیلہ سے جن سے تو نے باتیں کیں (اس حدیث سے "توسل بالاموات" کا جواز ثابت ہوتا ہے اور جنہوں نے اس کو ناجائز کہا

ہے انھوں نے اس حدیث پر توجہ نہیں کی، بعض نے کہا اموات میں صرف پیغمبروں کا توسل درست ہے جیسے اس حدیث میں وارد ہے)۔

لَایَتَنَاجٰی اِثْنَانِ دُوْنَ ثَالِثٍ - اگر سفر میں تین آدمی ہوں تو دو شخص ان میں سے تیسرے کو چھوڑ کر سرگوشی (کانا پھوسی "نجوٰی") نہ کریں (ورنہ اس کو وہم ہوگا کہ مجھ کو علیحدہ رکھ کر مجھ سے چھپا کر یہ کیا صلاح اور مشورہ کر رہے ہیں کہ کہیں مجھ کو نقصان پہنچانے کا یا لوٹ لینے کا یا مار ڈالنے کا تو مشورہ نہیں کرتے)۔

لَایَنْتَجِیْ اِثْنَانِ دُوْنَ صَاحِبِهِمَا - اس کا بھی وہی مطلب ہے (مجمع البحار میں ہے کہ یہ ممانعت عام ہے سفر میں ہوں یا حضر میں ہوں۔ بعض نے کہا ابتدائے اسلام سے خاص ہے جب منافق لوگ مسلمان کے دل میں وہم ڈالنے کے لئے ایک دوسرے سے سرگوشی کیا کرتے)۔

وَهِیَ نَجِیٌّ لِرَجُلٍ - وہ ایک مرد سے چپکے چپکے باتیں کر رہی تھی۔

لَمْ یُرَلِلنَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ نَجْوٌ - آنحضرتؐ کا پاخانہ نہیں دیکھا گیا (بعض کہتے ہیں کہ زمین اس کو فوراً نگل لیتی)۔

دَعَاهُ یَوْمَ الطَّائِفِ فَانْتَجَاهُ فَقَالَ النَّاسُ لَقَدْ طَالَ نَجْوَاهُ مَعَ ابْنِ عَمِّهٖ فَقَالَ مَا انْتَجَیْتُهٗ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ انْتَجَاهُ - آنحضرتؐ نے طائف کی جنگ میں حضرت علیؓ کو بلوایا اور کان میں ان سے باتیں کرتے رہے بعض لوگ کہنے لگے اپنے چچازاد بھائی کے ساتھ بڑی دیر تک کانا پھوسی کی، تب آنحضرتؐ نے فرمایا۔ میں نے ان سے سرگوشی نہیں کی، بلکہ اللہ تعالیٰ نے کی (یعنی اللہ نے مجھ کو حکم دیا کہ ان سے سرگوشی کروں۔ میں نے اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل کی)۔

مَاسَمِعْتَ مِنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِی النَّجْوٰی - (کسی نے عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھا) تم نے آنحضرتؐ سے نجوٰی کے بارے میں کیا سنا ہے؟ (یعنی اللہ تعالیٰ جو قیامت کے دن اپنے مومن بندے سے سرگوشی کرے گا)۔

فَلْیَنْظُرْ مَا یُنَاجِیْهِ بِهٖ - جو اللہ تعالیٰ سے چپکے سے عرض کرتا ہے اس کو اچھی طرح تعظیم کے ساتھ اور خضوع اور خشوع کے ساتھ عرض کرے۔

اِذَا عَظُمَتِ الْحَلْقَةُ فَهِیَ بِذَاءٌ وَّ نِجَاءٌ - جب مجلس میں بہت اجتماع ہو تو اس میں فحش باتیں اور سرگوشیاں ہونگیں (یہ شعبی کا قول ہے)۔

تُلْقٰی فِیْهَا الْمَحَایِضُ وَمَا یُنْجِی النَّاسُ - بضاعہ کے کنویں میں حیض کے لتے اور جو لوگ اپنے پیٹ سے نکالتے ہیں یعنی پاخانہ وغیرہ ڈالا جاتا ہے۔

قِیْلَ لَهٗ فِیْ مَرَضِهٖ کَیْفَ تَجِدُكَ قَالَ اَجِدُ نَجْوِیْ اَکْثَرَ مِنْ رُزْءِ یْ - عمرو بن عاصؓ سے کسی نے پوچھا جب وہ بیمار تھے تم اپنا حال خود کیسا پاتے ہو؟ انھوں نے کہا میں دیکھتا ہوں کہ جو مجھ میں سے باہر نکلتا ہے وہ اس سے زیادہ ہے جو اندر آتا ہے (یعنی غذا سے بدل ما یتحلل نہیں ہوتا روز بروز قوت ساقط ہو رہی ہے جو موت کی نشانی ہے)۔

اَحَدُنَا اِذَا خَرَجَ مِنَ الْغَائِطِ اَحَبَّ اَنْ یَّسْتَنْجِیَ بِالْمَاءِ - ہم میں سے کوئی جب پاخانہ سے نکلتا تو اس کو یہ اچھا معلوم ہوتا کہ پانی سے استنجا کرے (یعنی ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے صاف کرے اور ڈھیلے اور پانی میں جمع کرنا مستحب ہے۔ جمہور علماء کا یہی قول ہے اور اکثر احادیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ صرف پانی پر بھی اکتفا کرنا جائز ہے، اب یہ حکم پاخانہ اور پیشاب دونوں کے بعد ہے۔ بعض نے کہا صرف پاخانہ سے خاص ہے کیونکہ پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا آنحضرتؐ سے ثابت نہیں ہے۔ مترجم: کہتا ہے گزشتہ بالا ایک روایت میں پیشاب کے بعد ڈھیلا لینے کا ذکر ہو چکا ہے مگر اس کی سند کا حال معلوم نہیں ہے۔ البتہ حضرت عمرؓ سے یہ منقول ہے)۔

وَاِنِّیْ لَفِیْ عَذْقٍ اَنْجِیْ مِنْهُ رُطَبًا - میں ایک درخت کے تلے تازی کھجوریں چن رہا تھا۔

اِنَّ النَّاسَ اَکْثَرُوْا مُنَاجَاةَ رَسُوْلِ اللّٰهِ حَتّٰی اَمَلُّوْهُ - لوگوں نے آنحضرتؐ سے بہت سرگوشی شروع کی یہاں تک کہ آپ کو تنگ کر ڈالا۔

اَلْاِمَامُ لَایُرٰی لَهٗ نَجْوٌ - امام برحق کا پاخانہ نظر نہیں آیا

(پیغمبر کی طرح اس کا بھی پاخانہ زمین نگل جاتی ہے)-

فَجَعَلُوْهُ خُبْزًا مِنْجًا يَنْجُوْنَ بِهٖ صِبْيَانَهُمْ - انھوں نے اس کو استنجا کی روٹی بنالیا' اپنے بچوں کا استنجا اس سے کرتے-

اَهْلُ النَّجْوٰى - اہل بیت کرام (کیونکہ آنحضرتؐ نے ان کو پوشیدہ بہت باتیں بتلائیں جو اوروں کو نہیں بتلائیں - یہ اثنا عشری نظریہ ہے)-

رُدُّوْا نَجَاةَ السَّائِلِ بِاللُّقْمَةِ - سائل کی نظر کو ایک لقمہ دے کر دفع کرو- (یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے)-

فِرْقَة نَاجِيَة - نجات یافتہ گروہ - یعنی حضرت محمد ﷺ کی اتباع کرنے والے-

اَلصِّدْقُ مَنْجَاةٌ - سچائی نجات دلانے والی ہے-

يُجْزِيْكَ مِنَ الْغُسْلِ وَالْاِسْتِنْجَاءِ مَا بَلَّتْ يَمِيْنُكَ - غسل میں اور وضو میں اعضاء کا تر کرنا کافی ہے (پانی بہانا لازم نہیں - بعض نے کہا ایک دو قطرے بہنا ضروری ہے - کبھی استنجا سے وضو بھی مراد ہوتا ہے جیسے اسی روایت میں ہے)-

نَجْهٌ - روکنا' جھڑکنا-

مَانَجَهَهَا - اس کو پھر جھڑکا - (ایک صاحب لغت کہتے ہیں کہ یہ لفظ مجھ کو لغت میں نہیں ملا -

مترجم: کہتا ہے لسان العرب میں یہ لغت موجود ہے-)

نَجْهٌ - بہ معنی اِسْتِقْبَالُكَ الرَّجُلَ بِمَا يَكْرَهُ یعنی لوگوں سے اس طرح پیش آنا جس کو وہ بڑا سمجھیں اور درخواست اور حاجت نامنظور کرنا اور جھڑکنا-

رَجُلٌ نَاجِهٌ - وہ شخص جو کسی شہر میں پہنچ کر اس کو ناپسند کرے-

بَعْدَ مَا نَجَهَهَا عُمَرُ - یعنی اس کے بعد کہ عمرؓ نے اس کو رد کیا اور جھڑکا-

نَجَهَ بمعنی طَلَعَ بھی آیا ہے-

باب النون مع الحاء

نَحْبٌ - منت ماننا' نذر کرنا-

نَحْبٌ اور نَحَابٌ - کھانسی آنا-

نَحْبٌ اور نَحِيْبٌ - خوب رونا یا آواز سے رونا-

تَنْحِيْبٌ - کوشش کرنا' چلتے چلتے پانی کے قریب ہو جانا-

مُنَاحَبَةٌ - محاکمہ کرنا' ایک دوسرے پر فخر کرنا' شرط لگنا-

تَنَاحُبٌ - وعدہ ٹھہرانا جنگ کے لئے-

اِنْتِحَابٌ - خوب رونا' زور سے سانس لینا-

قَضٰى نَحْبَهٗ - مر گیا-

طَلْحَةُ مِمَّنْ قَضٰى نَحْبَهٗ - طلحہؓ ان لوگوں میں سے ہیں جنھوں نے اپنی منت پوری کی (گویا انھوں نے یہ نذر مانی تھی کہ اللہ کے دشمنوں سے لڑوں گا' اللہ کے رسول کی حمایت کروں گا - اس کو انھوں نے پورا کیا - بعضوں نے یوں ترجمہ کیا ہے - طلحہؓ نے موت کو پورا کیا یعنی اس اقرار کو کہ مرتے دم تک لڑوں گا' جنگ احد میں ان کو اسی سے زیادہ زخم برچھے' تلوار اور تیر کے لگے مگر وہ اپنے مقام پر ثابت قدم رہے اور کافروں کے سامنے اپنا ہاتھ کر کے آنحضرتؐ کو بچایا یہاں تک کہ ان کا ہاتھ بے کار ہو گیا - موت سے یہ بھی مراد ہو سکتی ہے کہ وہ عالم شہوات سے پاک صاف ہو کر مشاہدۂ ربانی میں غرق ہو گئے تھے - اس پر یہ حدیث دلالت کرتی ہے کہ جو کوئی زمین پر کسی چلتے ہوئے شہید کو دیکھے وہ حضرت طلحہ بن عبیداللہ کو دیکھے - رضی اللہ تعالیٰ عنہ)-

لَوْ عَلِمَ النَّاسُ مَا فِي الصَّفِّ الْاَوَّلِ لَاقْتَتَلُوْا عَلَيْهِ وَمَا تَقَدَّمُوْا اِلَّا بِنُحْبَةٍ - اگر لوگ (اقامت نماز میں) صف اول کے ثواب کو جانتے تو البتہ اس کے لئے لڑتے اور کوئی صف اول میں شریک نہ ہو سکتا مگر قرعہ ڈال کر-

فِيْ مُنَاحَبَةِ الٓمّٓ غُلِبَتِ الرُّوْمُ - الٓم غلبت الروم کی شرط لگانے میں-

هَلْ لَكَ اَنْ اُنَاحِبَكَ وَ تَرْفَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - طلحہؓ نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا - آؤ ہم تم ایک دوسرے پر اپنا فخر بیان کریں - مگر تم آنحضرتؐ کا تذکرہ بیچ میں سے اٹھا دو (مطلب یہ ہے کہ تم کو جو آنحضرتؐ سے قرابت قریبہ ہے اس کے برابر تو مجھ میں کوئی شرف نہیں ہے لیکن اور سب باتوں میں تم سے مقابلہ کرنے کو تیار ہوں اگر تم آنحضرتؐ کی قرابت کا ذکر چھوڑ دو تو پھر کسی بات میں تم مجھ سے بالا نہیں

ہو سکتے)۔

لَمَّا نُعِیَ اِلَیْهِ حُجْرٌ غَلَبَهُ النَّحِیْبُ - جب عبداللہ بن عمرؓ کو حجر بن عدی کے مارے جانے کی خبر آئی تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے (معاویہ نے ناحق حجر بن عدی صحابی کو قتل کرایا عبداللہ بن عمرؓ کو یہ سن کر رونا آ گیا)۔

فَانْتَحَبَ النَّاسُ - لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

فَانْتَحَبَ الْقَوْمُ - لوگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔

هَلْ اُحِلَّ النَّحْبُ - کیا آواز سے رونا درست ہے؟ -

فَنَحَبَ نَحْبَةً هَاجَ مَا ثَمَّ مِنَ الْبَقْلِ - ایسی آواز سے روئے کہ وہاں جو ترکاری تھی وہ سوکھ گئی۔

فَهَلْ دَفَعَتِ الْاَقَارِبُ اَوْ نَفَعَتِ النَّوَاحِبُ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) کیا رشتہ داروں نے کوئی آفت ٹالی یا رونے والوں نے کچھ فائدہ دیا۔

نَحْتٌ - تراشنا۔

تَنْحِتُوْنَ الْفِضَّةَ - چاندی تراشتے ہو۔

نَحٌّ - چلانا' پیٹ میں آواز اٹکی رہنا۔

نَحَاحَةٌ - صبر و سخاوت۔

یَنُحُّ ظَهْرَهَا - اس کو جلدی چلاتے تھے۔

نَحْرٌ یَا تَنْحَارٌ - دگدگی پر مارنا' اونٹ کے سینہ پر برچھا لگانا جو ذبح کے قائم مقام ہے' سامنے ہونا' سیدھا کھڑا ہونا' داہنا ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھنا' مضبوط کرنا۔

مُنَاحَرَةٌ - جھگڑا کرنا' ایک دوسرے کی دگدگی پر حملہ کرنا۔

تَنَاحُرٌ - کے بھی یہی معنی ہیں - اور آمنے سامنے ہونا راستہ سے ہٹ جانا۔

اِنْتِحَارٌ - کے بھی یہی معنی ہیں اور خودکشی کرنا۔

نِحْرٌ وَّ نِحْرِیْرٌ - حاذق اور ماہر بڑا عالم۔

اَتَانَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَحْرِ الظَّهِیْرَةِ - آنحضرتؐ ٹھیک دوپہر کو ہمارے پاس تشریف لائے (ٹھیک دوپہر کو نحر الظہیرہ اس لئے کہا کہ اس وقت آفتاب انتہائی بلندی پر پہنچ جاتا ہے گویا سینے کے اوپر تک آ گیا)۔

حَتّٰی اَتَیْنَا الْجَیْشَ فِی نَحْرِ الظَّهِیْرَةِ - یہاں تک کہ ہم ٹھیک دوپہر کو لشکر میں پہنچے۔

اَتَانِی ابْنُ مَسْعُوْدٍ فِیْ نَحْرِ الظَّهِیْرَةِ فَقُلْتُ اَیَّةَ سَاعَةِ زِیَارَةٍ - عبداللہ بن مسعودؓ ٹھیک دوپہر کو میرے پاس آئے - میں نے کہا یہ کون سا وقت ملاقات کا ہے۔

اِنَّهٗ خَرَجَ وَقَدْ بَكَّرُوْا بِصَلٰوةِ الضُّحٰی فَقَالَ نَحَرُوْهَا نَحَرَهُمُ اللّٰهُ - حضرت علیؓ برآمد ہوئے اور لوگوں نے چاشت کی نماز جلدی پڑھ لی تھی تو ان لوگوں نے کہا چاشت کی نماز کو ذبح کر ڈالا (اس کا خون کیا) اللہ ان کو ذبح کرے۔

نَجْعَلُكَ فِیْ نُحُوْرِهِمْ - پروردگار ہم تجھ کو ان کے سامنے کرتے ہیں (تا کہ ان کا شر ہم تک نہ پہنچے تو بیچ میں حائل ہو جائے)۔

ثُمَّ انْحَدَرَ بِالسُّجُوْدِ وَالصَّفُّ الَّذِیْ یَلِیْهِ وَقَامَ الصَّفُّ الْمُؤَخَّرُ نَحْرَ الْعَدُوِّ - پھر آنحضرتؐ سجدے میں گئے اور اس صف کے لوگ جو آپ کے نزدیک تھے اور پچھلی صف دشمن کے سینہ سپر رہی (یعنی دشمن کے مقابل رہی)۔

فَرَجَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فِیْ نَحْرِ الْاَعْرَابِیِّ - آنحضرتؐ اس گنوار کے سینے پر لوٹ پڑے۔

فَانْتَحَرَهَا - اس نے اپنے تئیں مار لیا۔

بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ - ذبح تو حلق میں ہوتا ہے اور نحر دگدگی میں (یعنی اس گڑھے میں جو گردن کے نیچے سینے کے اوپر ہوتا ہے بکری اور گائے کو ذبح کرنا بہتر ہے اور اونٹ کو نحر کرنا' اگر کسی نے اونٹ کو ذبح کیا یا بکری اور گائے کو نحر کیا تب بھی جائز ہوگا)۔

حَتّٰی تَدْعَقَ الْخُیُوْلُ فِیْ نَوَاحِرِ اَرْضِهِمْ - یہاں تک کہ ان کی زمین کے آمنے سامنے گھوڑے دوڑیں۔

وُكِّلَتِ الْفِتْنَةُ بِالْحَادِّ النِّحْرِیْرِ - فتنہ اس شخص کے متعلق کیا گیا ہے جو تیز ذہن والا عاقل ہو۔

نَحَرْتُ هٰنَا وَمِنٰی كُلُّهَا مَنْحَرٌ - میں نے اس مقام میں نحر کیا اور منیٰ کی ساری زمین نحر کا مقام ہے۔

كَانَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْحَرُ قَبْلَ اَنْ یُّصَلِّیَ فَاَمَرَ اَنْ یُّصَلِّیَ ثُمَّ یَنْحَرَ - آنحضرتؐ عید کی نماز سے

پہلے نحر کیا کرتے تھے- پھر آپ کو یہ حکم ہوا کہ نماز پڑھ کر اس کے بعد نحر کریں (یعنی اس آیت میں فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ- بعض نے کہا فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ کے معنی یہ ہیں کہ نحر کے وقت قبلہ کی طرف منہ کر اور اہل بیت کرام سے منقول ہے کہ نحر سے مراد رفع یدین ہے- امام جعفر صادقؒ نے فرمایا فصلّ لربّك وَانْحَرْ کے معنی یہ ہیں کہ اپنے دونوں ہاتھ اپنے منہ کے برابر اٹھا- اور حضرت علیؓ سے منقول ہے کہ جب یہ سورت اتری تو آنحضرتؐ نے حضرت جبرئیلؑ سے پوچھا نحر سے کیا مراد ہے؟ انھوں نے کہا کہ نحر سے جانور کاٹنا مراد نہیں ہے لیکن پروردگار کا حکم یہ ہے کہ جب تو نماز کی نیت باندھے تو تکبیر تحریمہ کے وقت ہاتھ اٹھائے- اسی طرح جب تو رکوع کرے اسی طرح جب تو رکوع سے اپنا سر اٹھائے اسی طرح جب سجدہ کرے، یہی ہماری نماز ہے اور فرشتوں کی نماز ہے، ساتوں آسمانوں میں دیکھو ہر چیز کی ایک زینت ہوتی ہے اور نماز کی زینت ہر تکبیر کے وقت ہاتھ اٹھانا ہے- ایک حدیث میں ہے کہ ہاتھ اٹھانا نماز میں استکانت ہے- صحابہؓ نے پوچھا استکانت کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تم نے یہ آیت نہیں پڑھی؟ وَمَا اسْتَكَانُوْا لِرَبِّهِمْ وَمَا يَتَضَرَّعُوْنَ)-

نَحْزٌ - دھکیلنا، کونچہ لگانا، ہاون دستہ میں کوٹنا-

اِنْحَازٌ - اونٹوں کو نحاز کی بیماری ہو جانا (نحاز ایک بیماری ہے پھیپھڑے کی جس سے اونٹ بہت کھانستا ہے)-

نِحَازٌ - اصل-

نَحِيْزَةٌ - طبیعت-

مِنْحَازٌ - ہاون دستہ-

دَقَّكَ بِالْمِنْحَازِ حَبَّ الْفِلْفِلِ - جیسے ہاون دستہ میں تو کالی مرچ کوٹ ڈالتا ہے-

لَمَّا رَفَعَ رَاْسَهٗ مِنَ السُّجُوْدِ مَا كَانَ فِيْ وَجْهِهٖ نُحَازَةٌ - جب حضرت داؤد علیہ السلام نے اپنا سر سجدہ سے اٹھایا تو ان کے منہ میں گوشت کا کوئی لوتھڑا باقی نہ تھا (یعنی روتے روتے منہ کا سارا گوشت گل گیا تھا)-

اَلْاَدَبُ لِلنَّحِيْزَةِ - ادب طبیعت کے واسطے ہے-

نَحْسٌ - جفا کرنا، تکلیف دینا، مشقت میں ڈالنا-

نَحْسٌ اور نُحُوْسَةٌ اور نَحَاسَةٌ - نحوست (یہ ضد ہے سَعَادَةٌ کی یعنی خوش نصیبی کی) اور تانبے کا غلاف چڑھانا-

اِنْحَاسٌ - دھواں بہت ہونا-

تَنَحُّسٌ - بھوکا ہونا، خبر حاصل کرنے کی پیروی کرنا، گوشت چھوڑ دینا-

اِسْتِنْحَاسٌ بمعنی تَنَحُّسٌ ہے-

نُحَاسٌ - تانبا، آگ، وہ دھواں جس میں شعلہ نہ ہو، طبیعت-

فَجَعَلَ يَتَنَحَّسُ الْاَخْبَارَ - پھر وہ خبریں حاصل کرنے کے پیچھے لگا (ایک روایت میں يَتَحَسَّبُ ہے ایک میں يَتَجَسَّسُ ہے سب کے معنی ایک ہیں)-

يَوْمُ الْاَرْبَعَاءِ يَوْمُ نَحْسٍ مُّسْتَمِرٍّ - قرآن میں "یوم نحس مستمر" سے مراد چہارشنبہ کا دن ہے-

نَهٰى اَنْ يُّتَخَتَّمَ بِنُحَاسٍ - تانبے کی انگوٹھی پہننے سے منع فرمایا-

نَحْصٌ - موٹا ہونا، ادا کر دینا-

نَحُوْصٌ اور نَحِيْصٌ - موٹی اونٹنی-

اِنَّهٗ ذَكَرَ قَتْلٰى اُحُدٍ فَقَالَ يَالَيْتَنِيْ غُوْدِرْتُ مَعَ اَصْحَابِ نُحْصِ الْجَبَلِ - آنحضرتؐ نے احد کے شہیدوں کا ذکر کیا- پھر فرمایا کاش کہ میں ان لوگوں کے ساتھ چھوڑ دیا جاتا جو پہاڑ کے نشیبی جانب معین کئے گئے تھے (وہ سب کے سب شہید ہوئے، ان کے سردار عبداللہ بن جبیرؓ تھے، آنحضرت ﷺ نے بھی شہادت کی تمنا کی)-

نَحْضٌ - چھیلنا، مانگنے میں اصرار کرنا، پتلا کرنا، گوشت اتار لینا-

نُحُوْضٌ - گوشت گھٹ جانا-

نَحَاضَةٌ - گوشت بہت ہونا-

اِنْتِحَاضٌ - گوشت لے لینا-

فَاَعْمَدُ اِلٰى شَاةٍ مُمْتَلِئَةٍ شَحْمًا وَّ نَحْضًا - پھر میں ایک بکری کے لینے کا قصد کرتا ہوں جو چربی اور گوشت سے بھری ہوئی ہے-

عَیْرَانَۃٌ قُذِفَتْ بِالنَّحْضِ عَنْ عُرُضٍ - گورخرنی ہے جس پر گوشت پھینکا گیا جب وہ آڑی ہو کر نکلتی ہے (جانور کا موٹاپا جب وہ آڑا ہو کر سامنے سے جائے تو خوب معلوم ہوتا ہے)-

نَحَافَۃٌ - دبلا ہونا-

اِنْحَافٌ - دبلا کرنا-

ضَعِیْفٌ نَحِیْفٌ - کمزور ناتوان دبلا ہے-

نُحْلٌ - دینا' مہر دینا' گالی دینا' کوئی چیز کسی کے لئے خاص کرنا-

نُحُوْلٌ - بیمار ہونا' بیماری سے دبلا ہو جانا-

تَنْحِیْلٌ - دینا' کوئی چیز کسی کے لئے خاص کرنا-

اِنْحَالٌ - دبلا کرنا' دینا' کوئی چیز کسی کے لئے خاص کرنا-

اِنْتِحَالٌ - غیر کی چیز کو اپنا کہنا-

مَانَحَلَ وَالِدٌ وَّلَدًا مِّنْ نُحْلٍ اَفْضَلَ مِنْ اَدَبٍ حَسَنٍ - کسی باپ نے اپنے بچے کو کوئی عطیہ اس سے بہتر نہیں دیا کہ اس کو اچھا ادب سکھلائے (یعنی اولاد کو تربیت اور تعلیم کرنا سب سے عمدہ عطیہ ہے اگر لاکھوں روپیہ چھوڑ جائے اور اولاد کی تعلیم و تربیت عمدہ نہ کرے تو کوئی فائدہ نہ ہوگا وہ چند روز میں سارا روپیہ اڑا دیں گے پھر بھیک مانگتے پھریں گے- ماں باپ کو کوسیں گے کہ ہم کو کوئی علم یا ہنر ایسا نہیں سکھایا جس سے ہم آج اپنی روٹی پیدا کرتے)-

نُحْلٌ - وہ عطیہ جو بلا عوض اور استحقاق کے ہو-

نِحْلَۃٌ - عطیہ-

اِنَّ اَبَاہُ نَحَلَہٗ نُحْلًا - نعمان بن بشیر کے باپ نے ان کو ایک خاص عطیہ دیا- (جو دوسرے بچوں کو نہیں دیا- تمام اولاد کو عطیہ برابر دینا چاہئے خواہ مرد ہوں یا عورت- بعض نے کہا مرد کو دوہرا حصہ اور عورت کو اکہرا حصہ دے لیکن صحیح پہلا قول ہے- کذا فی مجمع البحار)-

کُلُّ مَانَحَلْتُہٗ عَبْدًا ھُوَ حَلَالٌ - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو میں کسی بندے کو دیتا ہوں وہ حلال ہے (پھر بندہ اپنی طرف سے بعض چیزوں کو حرام ٹھہرا لیتا ہے جیسے مشرک لوگ سائبہ اور وصیلہ اور حام وغیرہ کو)-

اِذَا بَلَغَ بَنُوا الْعَاصِ ثَلَاثِیْنَ کَانَ مَالُ اللّٰہِ نُحْلًا - جب عاص کی اولاد کی تعداد تیس کو پہنچ جائے گی (جیسے مروان کی حکومت میں ہوئی' عاص اس کا دادا تھا) تو اللہ کا مال یعنی بیت المال جو تمام مسلمانوں کا حق ہے سرکاری بخشش ہو جائے گا (جس کو چاہیں گے بلا استحقاق اور اہلیت دیں گے' گویا خزانہ سرکاری بادشاہ وقت کی ملک سمجھا جائے گا)-

لَمْ تَعِبْہُ نُحْلَۃٌ - اس کو لاغری نے عیب دار نہیں کیا-

کَانَ بَشِیْرُ بْنُ اُبَیْرِقٍ یَقُوْلُ الشِّعْرَ وَیَھْجُوْبِہٖ اَصْحَابَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَیَنْحَلُہٗ بَعْضَ الْعَرَبِ - بشیر بن ابیرق اشعار کہا کرتا اور ان میں آنحضرتؐ کے اصحاب کی ہجو کیا کرتا- بعض عرب لوگ اس کے شعروں کو اوروں کی طرف منسوب کر لیتے (کہ انھوں نے یہ شعر کہے ہیں)-

یَحْمِلُ ھٰذَا الدِّیْنَ مِنْ کُلِّ خَلَفٍ عُدُوْلُہٗ یَنْفَوْنَ عَنْہُ تَحْرِیْفَ الْغَالِیْنَ وَانْتِحَالَ الْمُبْطِلِیْنَ - پچھلے لوگوں میں سے نیک اور عادل لوگ اس دین کا علم حاصل کریں گے اور سختی کرنے والوں نے جو تحریف کی ہوگی اس کو دور کر دیں گے- (تحریف یہ ہے کہ مباح کو حرام کر دیا ہوگا یا حرام کو مباح یا مکروہ کو حرام' سنت کو بدعت' بدعت کو سنت' مکروہ یا حرام کو شرک قرار دیا ہوگا) اور جھوٹے لوگوں کی جعل سازی کو مٹا دیں گے (جیسے حدیث کے اماموں بخاریؒ و مسلمؒ وغیرہ نے کیا کہ جھوٹے لوگوں نے حدیثیں تراش لی تھیں ان کو بیان کر دیا اور صحیح حدیثوں کو جدا کر دیا)-

مَثَلُ الْمُؤْمِنِ مَثَلُ النَّحْلَۃِ - (مشہور روایت تو النخلۃ ہے خائے معجمہ سے- یعنی مسلمان کی مثال کھجور کے درخت کی سی ہے لیکن ایک روایت میں حائے مہملہ سے بھی ہے یعنی) شہد کی مکھی کی سی ہے (شہد کی مکھی بڑی عاقل اور قانع ہوتی ہے کسی کو نہیں ستاتی - اپنی محنت سے اپنی خوراک جمع کرتی ہے دوسروں کی کمائی نہیں کھاتی' اپنی حفاظت کا سامان بخوبی کرتی ہے' اپنے امیر اور حاکم کی اطاعت کرتی ہے- مسلمان میں بھی یہ سب صفتیں ہوتی ہیں بعض نے کہا شہد کی مکھی پر غیبی آفتیں بہت آتی رہتی

ہیں- مثلاً ابر' ہوا' تاریکی وغیرہ جن کی وجہ سے وہ اپنا کام نہیں کر سکتی- اسی طرح مسلمان پر بھی دنیا میں بہت آفتیں آیا کرتی ہیں- فتنہ کی تاریکی' شک کا ابر' گمراہی کی آندھی وغیرہ)-

لَابَأْسَ بِقَتْلِ النَّحْلِ فِي الْحَرَمِ- شہد کی مکھی کو حرم کے اندر مار ڈالنا درست ہے-

نَهٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنْ قَتْلِ سِتَّةٍ وَعَدَّ مِنْهَا النَّحْلَةَ- آنحضرتؐ نے چھ جانوروں کے قتل سے منع فرمایا' ان میں سے ایک شہد کی مکھی بھی ہے-

اَمِيْرُ النَّحْلِ- حضرت علیؓ کا ایک لقب امیر النحل بھی ہے- اور يَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ- یعسوب شہد کی مکھیوں کا بادشاہ سردار-

اِنْتَحَلْتُمْ بِاسْمِهٖ- (حضرت علیؓ نے کہا) تم نے میرا لقب دوسروں پر رکھ دیا (ان کو امیر المومنین کہنے لگے حالانکہ امیر المومنین میرا لقب ہے)-

اَمَا اِنِّيْ قَدْ نَحَلْتُهٗ كُنْيَتِيْ- (امام موسیٰ کاظم نے فرمایا) میں نے اپنی کنیت (ابوالحسن) علی رضا کو دے دی (ان کو ابوالحسن ثانی کہتے ہیں)-

نَحْمٌ يَا نَحِيْمٌ يَا نَحَمَانٌ- کھانسنا زور سے سانس نکالنا' آواز کرنا-

اِنْتِحَامٌ- عزم کرنا-

نُحَامٌ- ایک پرندہ ہے سرخ رنگ لمبی گردن والی مرغابی-

نَحَّامٌ- بخیل-

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ نَحْمَةً مِّنْ نُعَيْمٍ- میں بہشت میں گیا تو وہاں نعیم بن عبداللہ کا کھانسنا کھنکارنا سنا (ان کا لقب نَحَّام یا نُحَام تھا)-

نَحْوٌ- قصد کرنا' پھیرنا' ایک طرف جھک جانا-

تَنْحِيَةٌ- پھیر دینا' جدا کر دینا-

اِنْحَاءٌ- جھکنا' ٹیکہ دینا' متوجہ ہونا' پھیر لینا-

تَنَحِّيْ- سرک جانا' اعتماد کرنا-

اِنْتِحَاءٌ- قصد کرنا' اعتماد کرنا' سامنے آنا' چلتے میں بائیں طرف زور دینا-

نَاحِيَةٌ- ایک جانب (اس کی جمع نَوَاحِيْ ہے)-

عِلْمُ النَّحْوِ- مشہور علم ہے جس سے آخر کلمہ کا حال اعراب اور بناء کی حیثیت سے معلوم ہوتا ہے-

نَحْوِيّ- جو علم نحو کا عالم ہو-

فَانْتَحٰى لَهٗ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَقَتَلَهٗ- عامر بن طفیل حرام بن ملحان کے سامنے ہوا' ان کو قتل کر ڈالا-

فَانْتَحَاهُ رَبِيْعَةُ- ربیعہ نے اس کی بات پر توجہ کی اس کی طرف قصد کیا-

وَتَنَحّٰى لَهٗ- حضرت خضرؑ نے کشتی توڑ ڈالنے کے لئے زور کیا-

فَلَمْ اَنْشَبْ حَتّٰى اَنْحَيْتُ عَلَيْهَا- میں کچھ نہیں ٹھہرا یہاں تک کہ میں نے اس پر اعتماد کیا-

اِنَّهٗ رَاٰى رَجُلًا يَتَنَحّٰى فِيْ سُجُوْدِهٖ فَقَالَ لَاتَشِيْنَنَّ صُوْرَتَكَ- عبداللہ بن عمرؓ نے ایک شخص کو دیکھا وہ سجدے میں اپنی پیشانی اور ناک پر زور دیتا تھا تو اس سے کہا اپنی صورت مت بگاڑ (ایسا نہ ہو کہ پیشانی اور ناک پر داغ پڑ جائے)-

قَدْ تَنَحّٰى فِيْ بُرْنُسِهٖ وَقَامَ اللَّيْلَةَ فِيْ حِنْدِسِهٖ- اپنے جبہ میں لوگوں کے پاس سے سرک کر الگ ہو گئے اور رات کی تاریکی میں عبادت کرتے رہے-

ثُمَّ تَنَحّٰى- پھر ایک گوشے میں چلے گئے-

فَتَنَحّٰى لِشِقِّ وَجْهِهٖ- ان کے منہ کے رخ کی طرف دور چلا گیا-

فَتَنَحّٰى- وہ اس طرف گئے جہاں آپ نے ان کو جانے کو کہا-

وَالشَّيْءَ تُنَحِّيْهِ- اور وہ پلید کچرا وغیرہ جس کو تو سرکا دے ہٹا دے-

نَحِّهٖ عَنِّيْ- میرے پاس سے اس کو دور کر-

حِيْنَ انْتَحَيْتُهَا- جب میں نے اس کا قصد کیا-

وَانْتَحَيْتُ- میں نے قصد کیا (ایک روایت میں وَانْتَخَبْتُ ہے یعنی میں نے چن لیا)-

فَانْتَحَاهُ- ان کے سامنے آیا-

خِيْفَ عَلٰى نَاحِيَتِهَا- جہاں وہ رہتی تھیں وہاں خوف

ہوا (اکیلے آدمی کو وہاں رہنے میں اندیشہ تھا- نَاحِیَہ سے مکان مراد ہے اور کبھی ذات بھی مراد ہوتی ہے جیسے خِفْتُ عَلٰے نَاحِیَتِہٖ مجھ کو اس کا اندیشہ ہے)-

یَاْتِیْنِیْ اَنْحَاءٌ مِّنَ الْمَلَائِکَۃِ- میرے پاس قسم قسم کے فرشتے آتے ہیں-

مَنْ تَوَضَّاَ نَحْوَ وُضُوْئِیْ- جو شخص میرے وضو کی طرح وضو کرے (مِثْلَ وُضُوْئِیْ نہیں کہا کیونکہ سب صفات میں کسی کا وضو آنحضرتؐ کے برابر نہیں ہو سکتا)-

نَحْوَہٗ- یہ محدثین کی اصطلاح ہے- یہ وہاں کہتے ہیں جہاں دوسری روایت کے الفاظ میں کچھ فرق ہو لیکن معنی قریب قریب ہوں اور مِثْلَہٗ وہاں کہتے ہیں جہاں دوسری روایت پہلی روایت کے لفظ بلفظ مطابق ہو)-

اِذَا خَرَجَ عَلَیْہِ لِحَاجَۃٍ اَجِیْئُ اَنَا وَ غُلَامٌ نَحْوِیْ- جب آنحضرتؐ حاجت کے لئے نکلتے تو میں یا میری عمر کا دوسرا کوئی چھوکرا پانی لے کر آتا-

فَدَعَا بِاِنَاءٍ نَحْوٍ مِّنْ صَاعٍ یاقَدْرَ صَاعٍ- ایک برتن منگوایا جس میں ایک صاع کے قریب یا ایک صاع پانی آتا تھا-

مَنْ اَحَبَّ الدَّفْنَ فِی الْاَرْضِ الْمُقَدَّسَۃِ اَوْ نَحْوِھَا- جو شخص پاک زمین یعنی بیت المقدس میں یا اس کی طرح دوسری زمین میں (مکہ معظمہ یا مدینہ منورہ میں) گڑنا چاہے-

رَاْسُ الْکُفْرِ نَحْوَ الْمَشْرِقِ- کفر کی چوٹی مشرق کی طرف ہے (ہندوستان، چین، جاپان، برما وغیرہ یہ سب ملک مدینہ سے مشرق کی طرف ہیں وہاں کے لوگ آنحضرتؐ کے زمانہ میں سب مشرک تھے)-

کَانَ عَلَیَّ لِلنَّاحِیَۃِ خَمْسُمِائَۃِ دِیْنَارٍ- بارھویں امام کے مجھ پر پانسو دینار نکلتے تھے-

تَنْحُوْ نَحْوَ الْقَبْرِ- قبر کی طرف توجہ کرے-

وَبِیَدِہٖ مُدْیَۃٌ لِّیَذْبَحَ اِبْنَہٗ ثُمَّ انْتَحٰی عَلَیْہِ- حضرت ابراہیمؑ کے ہاتھ میں ایک چھری تھی اپنے بیٹے کو ذبح کرنے کے لئے آخر وہ اس پر جھک گئے-

ذَاتُ النِّحْیَیْنِ- دو مشک والی ایک عورت تھی (عرب میں اس کا قصہ مشہور ہے- اس کی دونوں مشکوں میں گھی بھرا ہوا تھا- ایک انصاری اس کو اپنے گھر لے گیا کہ میں خریدوں گا- گھر میں پہنچ کر ایک مشک کا منہ کھلوایا اس کو چکھا وہ عورت ایک ہاتھ سے مشک کا منہ تھامے رہی ایسا نہ ہو اس کا مال تلف ہو جائے- پھر دوسری مشک کھلوائی، اس کو چکھا اور عورت نے دوسرے ہاتھ سے اس کا منہ تھاما- اب بیچاری کے دونوں ہاتھ پھنس گئے- تب اس انصاری نے اس سے جماع کیا (کہتے ہیں یہ انصاری خوات بن جبیر تھے جو بعد کو مسلمان ہو گئے اور جنگ بدر میں شریک ہوئے مگر یہ نقل صحیح نہیں ہے- خوات بن جبیر کا دوسرا قصہ ہے جو پہلے مذکور ہو چکا ہے)-

اَشْغَلُ مِنْ ذَاتِ النِّحْیَیْنِ- ذات النحیین سے بھی زیادہ مشغول (یعنی دو مشکوں والی سے یہ عرب کی ایک مثل ہے اس کا قصہ ابھی بیان ہوا- جس شخص کو بالکل فرصت نہ ہو وہ یہ مثل بیان کرتا ہے)-

نِحْی- گھی کی مشک-

بابُ النّونْ مع الخاء

نَخْبٌ- کاٹنا، چھین لینا، جماع کرنا-

نَخَبٌ- نامرد ہونا-

اِنْخَابٌ- نامرد بچہ نکالنا یا بہادر بچہ نکالنا-

اِنْتِخَابٌ- چننا، نکالنا-

اِسْتِنْخَابٌ- عورت کا جماع کی خواہش کرنا-

مَا اَصَابَ الْمُؤْمِنَ مِنْ مَّکْرُوْہٍ فَھُوَ کَفَّارَۃٌ لِخَطَایَاہُ حَتّٰی نُخْبَۃِ النَّمْلَۃِ- مسلمان کو دنیا کی جو تکلیف پیش آئے وہ اس کے گناہوں کا کفارہ ہوتی ہے یہاں تک کہ چیونٹی بھی اگر کاٹے-

نَخْبٌ- کھال پھاڑنا-

لَایُصِیْبُ الْمُؤْمِنَ مُصِیْبَۃٌ ذَعْرَۃٌ وَّلَا عَثْرَۃُ قَدَمٍ وَّلَا اخْتِلَاجُ عِرْقٍ وَّلَا نُخْبَۃُ نَمْلَۃٍ اِلَّا بِذَنْبٍ وَّمَا یَغْفِرُ اللّٰہُ اَکْثَرُ- مسلمان کو کوئی ڈر ہو یا پاؤں پھسلنا یا کسی رگ کا اچھلنا یا چیونٹی کا کاٹنا یہ سب کسی نہ کسی گناہ کی سزا میں ہوتا ہے اور جو گناہ

اللہ تعالیٰ معاف کر دیتا ہے وہ بہت سے ہوتے ہیں (بہ نسبت ان کے جن پر سزا دی جاتی ہے- یعنی بہت گناہوں سے چشم پوشی کرتا ہے ان کی سزا نہیں دیتا)-

وَخَرَجْنَا فِي النُّخْبَةِ- ہم چنے ہوئے آدمیوں میں نکلے-

نُخْبَةُ بَنِيْ هَاشِمٍ- بنی ہاشم کے چنے ہوئے لوگ-

اِنْتَخَبَ مِنَ الْقَوْمِ مِاَةَ رَجُلٍ- سو آدمی لوگوں میں سے چنے-

بِئْسَ الْعَوْنُ عَلَى الدِّيْنِ قَلْبٌ نَخِيْبٌ وَبَطْنٌ رَغِيْبٌ- دین پر بڑا نقصان پہنچانے والا وہ دل ہے جو نامرد ہو (جنگ سے بھاگے جان چرائے) اور وہ پیٹ ہے جو بڑا کھاؤ ہو-

فَاسْتَقْبَلَ نَخْبًا بِبَصَرِهٖ- آپ نے نخب کی طرف نگاہ ڈالی (وہ ایک موضع کا نام ہے)-

وَقَدْ جَاءَهٗ فِيْ نُخَبِ اَصْحَابِهٖ- اپنے چیدہ یاروں کے ساتھ آئے-

نَخِبٌ- نامرد' بزدل-

نَخْتٌ- کھودنا' ایک کھجور یا دو کھجور تھیلے میں سے لے لینا-

وَلَا نَخْتَةُ نَمْلَةٍ- نہ چیونٹی کا کاٹنا-

نَخٌّ- جلدی چلنا' تیز ہنکانا اونٹ کو بٹھانے کے لئے' اخ اخ کہنا-

نُخَاخَة- مغز-

لَيْسَ فِي النُّخَّةِ صَدَقَةٌ- غلام کو لونڈی میں زکوٰۃ نہیں ہے یا گدھوں میں یا کام کاج کرنے والے بیلوں میں یا ہر جانور میں جس سے کام لیا جائے (فراء نے کہا نُخَّة یہ ہے کہ زکوٰۃ کا تحصیل دار زکوٰۃ لینے کے بعد صاحب مال سے ایک دینار لے لے)-

اِنَّهٗ بَعَثَ اِلٰى عُثْمَانَ بِصَحِيْفَةٍ فِيْهَا لَا تَاْخُذَنَّ مِنَ الزُّخَّةِ وَلَا النُّخَّةِ شَيْئًا- حضرت علیؓ نے عثمان بن حنیف کو ایک خط لکھا اس میں یہ تھا کہ بکری یا گائے کے بچوں اور غلام لونڈی میں زکوٰۃ نہ لے-

نَخْرٌ- سانس لمبی کرنا یا آواز ناک میں سے نکالنا-

نَخِيْرٌ- ناک میں ہاتھ ڈالنا اور ملنا تا کہ ناک بہہ نکلے-

نَخَرٌ- گل جانا' ریزہ ریزہ ہو جانا-

تَنْخِيْرٌ- کلام کرنا' گلانا-

مَنْخِرٌ- ناک یا ناک کا سوراخ-

اِنَّهٗ اَخَذَ بِنُخْرَةِ الصَّبِيِّ- آنحضرتؐ نے لڑکے کی ناک پکڑی-

هَلْ يَكُبُّ النَّاسَ عَلٰى مَنَاخِرِهِمْ اِلَّا حَصَائِدُ اَلْسِنَتِهِمْ- لوگوں کے اوندھے منہ ناکوں کے بل' ان کی زبان سے نکلی ہوئی باتیں ہی دوزخ میں گرائیں گی-

اَلْاُفَيْطِسُ النَّخِرَةُ الَّذِيْ كَاَنَّهٗ يَطَّلِعُ فِيْ حُجَرِهٖ- پھیلے ہوئے نتھنے والا گویا آپ کے حجروں میں جھانک رہا ہے-

اِنَّهٗ اُتِيَ بِسَكْرَانَ فِيْ شَهْرِ رَمَضَانَ فَقَالَ لِلْمَنْخَرِيْنَ- حضرت عمرؓ یا حضرت علیؓ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو رمضان کے مہینے میں شراب پی کر مست ہو گیا تھا- تب انھوں نے کہا اللہ تعالیٰ اس کو نتھنوں کے بل اوندھا گرائے-

لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْاِبْلِيْسَ نَخَرَ- جب اللہ تعالےٰ نے ابلیس کو پیدا کیا تو اس نے ناک میں سے آواز نکالی-

رَكِبَ بَغْلَةً شَمِطَ وَجْهُهَا هَرَمًا فَقِيْلَ لَهٗ اَتَرْكَبُ هٰذِهٖ وَاَنْتَ عَلٰى اَكْرَمِ نَاخِرَةٍ بِمِصْرَ- عمرو بن العاصؓ ایک خچر پر سوار ہوئے جس کا منہ بڑھاپے سے سفید ہو گیا تھا لوگوں نے ان سے کہا تم اس پر سوار ہوتے ہو حالانکہ تمہارے پاس عمدہ سے عمدہ گھوڑا مصر میں موجود ہے-

نَاخِرَه- گھوڑے (اس کا مفرد نَاخِرٌ ہے بعض نے کہا نَاخِرَةٌ سے گدھے مراد ہیں- اہل مصر خچروں کی بہ نسبت گدھوں پر بہت چڑھتے ہیں)-

لَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ عَمْرٌو وَالْوَفْدُ مَعَهٗ قَالَ لَهُمْ نَخِّرُوْا- جب عمرو بن عاص اور چند لوگوں کے ساتھ نجاشی حبش کے بادشاہ کے پاس گئے تو نجاشی نے ان سے کہا اچھا اب لو (بات کرو)-

فَتَنَا خَرَتْ بَطَارِقَتُهٗ- پھر اس کے سرداروں نے غصہ اور نفرت کے ساتھ بات کی-

فَنَخَرَ اِبْلِیْسُ نَخْرَةً وَّاحِدَةً فَاجْتَمَعَ اِلَیْهِ جُنُوْدُهٗ- پھر ابلیس نے ناک میں سے ایک آواز نکالی اس کے لشکر والے اس کے پاس اکٹھا ہو گئے-

نَاخُوْرَةٌ- حضرت ادریس علیہ السلام کے وصی تھے انھوں نے حضرت ادریسؑ کی وصیت حضرت نوحؑ کو پہنچائی-

نَخْسٌ- جانور کے پٹھے پر لکڑی وغیرہ سے ٹھونسا دینا تاکہ وہ تیز چلے' چرخ کے سوراخ میں جو ڈھیلا ہو گیا ہو لکڑی وغیرہ ڈالنا تاکہ تنگ ہو جائے' اس لکڑی کو نِخَاس اور نِخَاسَةٌ کہتے ہیں-

نَخَاسَةٌ- وہ مقام جہاں جانور اور لونڈی غلام بکتے ہیں (اب عام لوگ اس کو نَخَّاس کہتے ہیں)-

نَخَّاسٌ- جانوروں کا بیچنے والا-

اِنَّ سَحَابَةً وَقَعَتْ فَاخْضَرَّ لَهَا الْاَرْضُ وَفِیْهَا غُدُرٌ تَنَاخَسُ- ایک ابر کا ٹکڑا برسا اس سے زمین سرسبز ہو گئی اور اس زمین میں کچھ گڑھے ہیں جن کا پانی ایک میں ایک گرتا ہے-

اِنَّهٗ نَخَسَ بَعِیْرَهٗ بِمِحْجَنٍ- آنحضرتؐ نے حضرت جابرؓ کے اونٹ کو لکڑی سے ایک ٹھونسا دیا-

مَامِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا نَخَسَهُ الشَّیْطَانُ حِیْنَ یُوْلَدُ اِلَّا مَرْیَمُ وَابْنُهَا- جو بچہ پیدا ہوتا ہے شیطان اس کو کونچا مارتا ہے (وہ روتا ہے) پیدا ہوتے وقت مگر مریم اور ان کے بیٹے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام یہ دونوں شیطان کے کونچے سے محفوظ رہے)-

بَعْضُ النَّخَّاسِیْنَ- بعض دلال-

لَاتُسَلِّمْ اِبْنَكَ نَخَّاسًا فَاِنَّهٗ اَتَانِیْ جِبْرِیْلُ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ اِنَّ شَرَّ اُمَّتِكَ الَّذِیْنَ یَبِیْعُوْنَ النَّاسَ- اپنے بیٹے کو دلال کے سپرد مت کر (اس کو دلالی کا پیشہ سکھانے کو) کیونکہ جبرئیلؑ میرے پاس آئے اور کہنے لگے' محمد ﷺ تمہاری امت میں بدتر وہ لوگ ہیں جو لوگوں کے مال بکواتے ہیں (یعنی جانوروں اور لونڈی غلاموں کی دلالی کرتے ہیں حالانکہ یہ پیشہ حرام نہیں مگر چونکہ اکثر اس میں جھوٹ بولنا پڑتا ہے اور مال بکوانے کے لئے غیر واقعی تعریف کرنی پڑتی ہے اس لیے اس کو مکروہ جانا- اگر ایمان داری اور سچائی کے ساتھ دلالی کرے تو اس میں کوئی قباحت نہیں)-

اَبُو الْاَعَزِّ نَخَّاس- حدیث کے راوی ہیں ان کو نخاس اس لئے کہا کہ وہ جانوروں کا علاج کیا کرتے تھے-

نَخْشٌ- ابھارنا' تیز ہنکانا' حرکت دینا' ایذا دینا' پوست نکالنا' چھیلنا' دبلا ہو جانا-

نَخَشٌ- نیچے کا حصہ گل جانا-

تَنَخُّشٌ- حرکت کرنا-

كَانَ لَنَا جِیْرَانٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ یَمْنَحُوْنَنَا شَیْئًا مِّنْ اَلْبَانِهِمْ وَشَیْئًا مِّنْ شَعِیْرٍ نَنْخُشُهٗ- کچھ انصاری لوگ ہمارے ہمسایے تھے وہ ہم کو اپنے دودھ میں سے کچھ بھیجتے اور کچھ جو جس کو ہم چھیل لیتے (یعنی اس کا چھلکا اتار ڈالتے)-

نُخِشَ الرَّجُلُ- وہ آدمی دبلا ہو گیا-

نَخْصٌ- کھال پھٹ جانا' دبلا ہونا-

نَخَصٌ- چل دینا-

اِنْخِاصٌ- دبلا کرنا-

كَانَ مَنْخُوْصَ الْكَعْبَیْنِ- آنحضرتؐ کے دونوں ٹخنے دبلے تھے یعنی پر گوشت نہ تھے-

نَخْعٌ- اقرار کرنا' اتنا کاٹنا کہ حرام مغز تک پہنچ جائے' خلوص کے ساتھ نصیحت کرنا' درستی رکھنا' خبردار ہونا-

نَخَعٌ- پانی بہنا-

تَنَخُّعٌ- بلغم نکال کر پھینکنا-

اِنَّ اَنْخَعَ الْاَسْمَاءِ عِنْدَ اللّٰهِ اَنْ یَّتَسَمَّی الرَّجُلُ مَلِكَ الْاَمْلَاكِ- سخت ذبح کرنے والا یعنی ہلاک کرنے والا نام اللہ کے نزدیک یہ ہے کہ کسی کا نام شاہنشاہ رکھا جائے-

اِلَّا لَاتَنْخَعُوا الذَّبِیْحَةَ حَتّٰی تَجِبَ- ذبح کئے ہوئے جانور کا گلا حرام مغز تک اس وقت تک مت کاٹو جب تک وہ ٹھنڈا نہ ہو جائے (مطلب یہ ہے کہ جانور کی گردن اس وقت تک جدا نہ کریں جب تک اس کا دم اچھی طرح نکل نہ جائے اور وہ ٹھنڈا نہ ہو جائے)-

اَلنُّخَاعَةُ فِی الْمَسْجِدِ خَطِیْئَةٌ- مسجد میں بلغم تھوکنا گناہ ہے-

نُخَاعٌ یا نُخَاعَةٌ- وہ بلغم جو سینہ سے نکلے یا ناک سے نکلے

(بعضوں نے کہا جو حلق سے نکلے)-
فَرَاَیْتُهٗ تَنَخَّعَ - میں نے دیکھا اس نے بلغم نکالا-
لَایَتَنَخَّعَنَّ - کوئی شخص بلغم نہ نکالے-
مَنْ تَنَخَّعَ فِی الْمَسْجِدِ ثُمَّ رَدَّهَا فِیْ جَوْفِهٖ لَمْ تَمُرَّ بِدَاءٍ اِلَّا اَبْرَاَتْهُ - جس شخص کو مسجد میں بلغم آئے وہ اس کو نگل جائے تو وہ بلغم جس بیماری پر سے گزرے گا (جو اس کے جسم میں ہوگی) اس کو اچھا کر دے گا (یہ مسجد کا ادب کرنے کا صلہ ہے)-
نَخَعٌ - ایک قبیلہ ہے یمن والوں میں ان ہی میں سے ابراہیم نخعیؒ ہیں جو استاد ہیں حمادؒ کے جو ابو حنیفہؒ کے استاد تھے-
نَخْلٌ - صاف کرنا، چننا، چھاننا، بھوسی نکالنا، بہانا خلوص کے ساتھ دوستی اور نصیحت کرنا-
تَنْخِیْلٌ - بہانا-
تَنَخُّلٌ اور اِنْتِخَالٌ - صاف کرنا، چننا، اچھا اچھا لے لینا-
نُخَالَۃٌ - بھوسی-
مَنْخُوْل - ایک مشہور کتاب ہے امام غزالیؒ کی اس میں امام ابوحنیفہؒ پر بہت طعن کیا ہے کہ انھوں نے شریعت کو الٹ پلٹ دیا-
لَایَقْبَلُ اللّٰهُ مِنَ الدُّعَاءِ اِلَّا النَّاخِلَةَ - اللہ تعالیٰ وہی دعا قبول کرتا ہے جو خلوص دل سے ہو (اس میں ریا اور تصنع نہ ہو)-
لَایَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا نَخَائِلَ الْقُلُوْبِ - اللہ تعالیٰ دل کی نیتوں کو بشرطیکہ ان میں خلوص ہو قبول کرتا ہے-
مُنْخُلٌ - چھلنی-
اِنَّمَا اَنْتَ مِنْ نُخَالَتِهِمْ - تو تو ان کے خراب لوگوں میں سے ہے (جیسے بھوسی خراب ہوتی ہے- مطلب یہ ہے کہ تو ان میں سے شریف اور عالم فاضل لوگوں میں سے نہیں ہے- بلکہ عام بازاری لوگوں میں سے ہے)-
هَلْ كَانَتْ لَهُمْ نُخَالَةٌ - کیا صحابہ میں بھی کچھ لوگ بھوسا تھے (یعنی عادل نہ تھے)-
وَهُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِیْنَ اِلٰی سُوْقِ عَكَاظَةَ - وہ نخلہ میں تھے عکاظہ کی بازار کو جا رہے تھے (نخلہ ایک موضع کا نام ہے)-
مَثَلُ الْمُؤْمِنِ هِیَ النَّخْلَةُ - مومن کی مثال کھجور کے درخت کی مثال ہے (اس کی ہر چیز کام آتی ہے، جب اس کا سر کاٹ ڈالتے ہیں تو مر جاتا ہے، جب تک پیوند نہ کریں بار نہیں دیتا، اس کے گابھہ میں منی کی سی بو ہے، وہ انسان کی طرح عاشق ہوتا ہے)-
وَهُوَ بِنَخْلٍ - اس وقت آپ نخل میں تھے (صحیح نَخْلَةٌ ہے جو ایک موضع کا نام ہے)-
فَانْطَلَقَ اِلٰی نَخْلٍ - ایک کھجور کے درخت کی طرف گئے (یعنی اس کی جڑ میں جو پانی تھا اس میں غسل کیا- ایک روایت میں اِلٰی نَجْدٍ ہے- نجد کہتے ہیں تھوڑے پانی کو، یہ ثمامہ بن اثال کا قصہ ہے)-
نَخَلْتُهٗ - میں نے اس کو چھان لیا، بھوسی نکال ڈالی-
مَارَاٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مُنْخُلًا - آنحضرتؐ نے چھلنی نہیں دیکھی (یعنی آپؐ کے وقت میں آٹا چھلنی میں نہیں چھانا جاتا تھا)-
اَكْرِمُوْا عَمَّتَكُمُ النَّخْلَةَ - اپنی پھوپھی کھجور کے درخت کی عزت کرو (کیونکہ کھجور کا درخت اس بچی ہوئی مٹی سے بنایا گیا تھا جو حضرت آدمؑ کا پتلہ بنانے سے بچ رہی تھی-)
مَنْخَلٌ - ایک موضع ہے مکہ اور طائف کے بیچ میں-
نَخْمٌ - کھیلنا، گانا، سینے یا ناک میں سے بلغم نکالنا (جیسے تَنَخُّمٌ ہے)-
نُخَامَۃٌ بمعنی نُخَاعَةٌ ہے-
نَخْمٌ - تھک جانا-
مَاتَنَخَّمَ نُخَامَةً اِلَّا وَقَعَتْ فِیْ یَدِ رَجُلٍ - آنحضرتؐ جب بلغم نکالتے تو کوئی نہ کوئی اصحاب میں سے اس کو اپنے ہاتھ میں لے لیتا-
اُقْسِمُ لَتَنَخَّمَنَّهَا اُمَیَّةُ مِنْ بَعْدِیْ كَمَا تُلْفَظُ النُّخَامَةُ - میں قسم کھاتا ہوں کہ میرے بعد بنی امیہ اس کو نکال کر پھینکیں گے جیسے بلغم پھینکا جاتا ہے-
اِجْتَمَعَ شَرْبٌ مِّنَ الْاَنْبَارِ فَغَنّٰی نَاخِمُهُمْ - انبار کے

کئی شراب پینے والے لوگ جمع ہوئے ان کے عمدہ گویے نے یوں گایا-

نَخْوَۃٌ- اپنے آپ کو بڑا سمجھنا' فخر کرنا' تعریف کرنا' برا نگیختہ کرنا جیسے تَنْخِیَۃٌ اور اِنْخَازٌ برانگیختہ کرنا-

اِنْخَاءٌ- بہت نخوت ہونا-

اِنْتِخَاءٌ- تکبر کرنا-

فِیْہِ نَخْوَۃٌ- ان میں ذرا نخوت ہے (اپنے آپ کو بڑا سمجھتے ہیں-)

اِنَّ اللّٰہَ اَذْھَبَ بِالْاِسْلَامِ نَخْوَۃَ الْجَاھِلِیَّۃِ- اللہ تعالیٰ نے اسلام کی وجہ سے جاہلیت کی نخوت دور کر دی-

خَضَعَتْ لَہٗ نَخْوَۃُ الْمُتَکَبِّرِ- اس کے سامنے گھمنڈی کی گھمنڈ جاتی رہی-

مَا الْھَاضُوْمُ قَالَ نَانْخَوَاہ- پوچھا ہاضوم کیا ہے؟ فرمایا نانخواہ (جو ایک مشہور دوا ہے)-

بابُ النّون مع الدّال

نَدَأٌ- برا جاننا' آگ میں ڈالنا' ڈرانا' زمین پر دے مارنا-

نَدِیٌّ- قوس قزح (کمان جو آسمان پر نکلتی ہے)-

نَدْبٌ- بلانا' برانگیختہ کرنا' متوجہ کرنا' دعا کرنا' میت کی خوبیاں بیان کر کے اس پر رونا-

نَدَبٌ- زخم کا نشان سخت ہو جانا-

نُدُوْبَۃٌ اور نُدُوْبٌ- زخم کے نشان رہنا' جیسے نَدَابَۃٌ اور اِنْدَابٌ اور اِنْتِدَابٌ- بلاوا قبول کرنا' ضامن ہونا' متکفل ہونا-

نُدْبَۃٌ- یاوا کہہ کر میت پر رونا- مثلاً یا زیداہ' واہ عمراہ-

بَابُ الْمَنْدَب- ایک گھاٹی ہے سمندر میں' دونوں طرف پہاڑ بیچ میں جہاز جانے کا راستہ- یہ عدن کے قریب ملتا ہے- اس کو باب سکندر بھی کہتے ہیں-

وَ اِنَّ بِالْحَجَرِ نَدَبًا سِتَّۃً اَوْ سَبْعَۃً مِنْ ضَرْبِہٖ اِیَّاہُ- پتھر میں چھ یا سات نشان پڑ گئے ہیں ان ماروں (ضربات) کے جو حضرت موسیٰؑ نے لگائیں تھیں-

ثَوْبِیْ حَجَرُ- ارے پتھر میرے کپڑے دے-

سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ لَیْسَ بِالنَّدَبِ وَلٰکِنَّہٗ صُفْرَۃُ الْوَجْہِ وَالْخُشُوْعُ- مجاہدؒ نے سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ کی تفسیر یہ بیان کی کہ سِیْمَاھُمْ سے کوئی نشانی یعنی گٹا وغیرہ (جو پیشانی یا ناک پر پڑ جاتا ہے) مراد نہیں ہے بلکہ منہ کی زردی اور عاجزی' خضوع و خشوع مراد ہے (بعض کم فہم لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ جس کی پیشانی اور ناک پر گٹا پڑ گیا ہو تو یہ عمدہ صفت ہے حالانکہ حضرت عبداللہ بن عمرؓ نے اس کو مکروہ سمجھا ہے اور سجدے میں پیشانی اور ناک پر زیادہ زور دینے سے منع کیا جیسے اوپر گزر چکا)-

اِنْتَدَبَ اللّٰہُ لِمَنْ خَرَجَ فِیْ سَبِیْلِہٖ- اللہ تعالیٰ نے اس شخص کی درخواست قبول کی جو اس کی راہ میں جہاد کے لئے نکلے یا اللہ تعالیٰ ضامن اور متکفل ہوا-

فَانْتَدَبَ مِنْھُمْ اَرْبَعُوْنَ- چالیس آدمیوں نے ان کا بلاوا قبول کیا (ان کے بلانے پر گئے)-

کُلُّ نَادِبَۃٍ کَاذِبَۃٌ اِلَّا نَادِبَۃَ سَعْدٍ- میت کے اوصاف بیان کر کے رونے والے سب جھوٹے ہیں (میت کی تعریف میں مبالغہ کرتے ہیں) مگر سعد بن معاذ کے رونے والے (ان میں واقعی وہی اوصاف تھے جو رونے والوں نے بیان کئے)-

وَیَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ- جو مارا جاتا تھا اس پر روتی تھیں-

کَانَ لَہٗ فَرَسٌ یُّقَالُ لَہُ الْمَنْدُوْبُ- آنحضرتؐ کا ایک گھوڑا تھا جس کا نام مندوب تھا (یہ فَرَسٌ نَدْبٌ سے ماخوذ ہے یعنی عمدہ رواں گھوڑا- بعض نے کہا اس کے جسم پر زخم کا نشان تھا- بعض نے کہا نَدَبٌ سے ماخوذ ہے یعنی جو شرط گھوڑ دوڑ میں کی جاتی ہے)-

اُنْدُوْجٌ- زین کا نمدہ-

قَطَعَ اُنْدُوْجَ سَرْجِہٖ- ان کے زین کا نمدہ کاٹ ڈالا-

نَدْحٌ- کشادہ کرنا-

تَنَدُّحٌ- پھیل جانا' کشادہ ہونا-

نَدْحٌ اور نُدْحٌ- کثرت اور کشائش' وسعت-

مَنْدُوْحَۃٌ- کشادہ زمین' گنجائش' وسعت-

اِنَّ فِی الْمَعَارِیْضِ لَمَنْدُوْحَۃً عَنِ الْکِذْبِ- آدمی کو

تعریض کر کے جھوٹ سے بچنے کی گنجائش ہے (یعنی ایسا ذو معنیین گول گول کلام کہنا کہ جھوٹ بھی نہ ہو اور اپنا مطلب پورا ہو جائے)۔

_ قَدْ جَمَعَ الْقُرْاٰنُ ذَیْلَكِ فَلَا تَنْدَحِیْهِ۔ (حضرت بی بی ام سلمہ نے حضرت عائشہ کو نصیحت کی جب وہ جنگ جمل میں جانے کو تھیں) دیکھو قرآن نے تمہارا دامن سمیٹ دیا ہے (تم کو اپنے گھر میں بیٹھے رہنے کا حکم دیا ہے۔ فرمایا وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِكُنَّ) اب تم اس دامن کو مت پھیلاؤ (گھر سے باہر لڑائیوں میں مت جاؤ)۔

وَادٍ نَادِحٌ۔ کشادہ میدان۔

نَدٌّ یا نَدِیْدٌ یا نَدَدٌ یا نِدَادٌ۔ بھاگ نکلنا، بھڑک جانا۔

تَنْدِیْدٌ۔ کسی کا عیب بیان کرنا، برا بھلا کہنا، مشہور کرنا، جدا کرنا۔

مُنَادَّةٌ۔ مخالفت کرنا۔

اِنْدَادٌ۔ جدا کرنا۔

تَنَادٌّ۔ مخالفت کرنا، نفرت کرنا۔

نَدٌّ۔ عود یا عنبر، اونچا ٹیلہ۔

نِدٌّ۔ برابر والا جوڑ شریک۔

فَنَدَّ بَعِیْرٌ مِّنْهَا۔ ایک اونٹ ان میں سے بھاگ نکلا۔

وَخَلَعَ الْاَنْدَادَ وَالْاَصْنَامَ۔ جن کو خدا کا شریک بناتے تھے اور بتوں کو چھوڑ دیا۔

فَهُمْ بَیْنَ شَرِیْكٍ نَادٍّ۔ وہ ان لوگوں میں ہیں جو بھاگ کر نکل جاتے ہیں (یعنی اولیاء اللہ کیونکہ وہ دنیا داروں سے اختلاط پسند نہیں کرتے دوسرے بدعات اور معاصی کو دیکھ نہیں سکتے)۔

اِنْ اَفْلَتَكَ شَیْءٌ مِّنَ الصَّیْدِ اَوْ نَدَّ فَارْمِهٖ بِسَهْمِكَ۔ اگر جانور بھاگ نکلے یا قابو سے نکل جائے تو اس کو تیر سے مار دے (جب بسم اللہ کہہ کر تیر مارا پھر وہ مر بھی گیا جب بھی حلال ہے اگر زندہ پائے تو اس کو ذبح یا نحر کر لے)۔

اَلْاِمَامُ مَفْزَعُ الْعِبَادِ فِی الدَّاهِیَةِ النَّادِّ۔ امام سخت مصیبت میں لوگوں کا مرجع اور مفزع ہوتا ہے۔ (مفزع وہ کہ ڈر کے وقت اس کی پناہ لیں)۔

نَدْرٌ۔ گرنا، پیٹ سے گر کر ظاہر ہونا، قلیل الوجود ہونا، نکل جانا، سرک جانا، پتے نکلنا، سرسبز ہونا، مر جانا، آگے ہو جانا، تجربہ کرنا۔

نَدَارَةٌ۔ فصیح اور عمدہ ہونا۔

اِنْدَارٌ۔ گرانا، حساب میں سے خارج کر دینا، جدا کر دینا، سرکا دینا، نکال دینا۔

نَادِرٌ۔ کمیاب، قلیل الوجود۔

نَادِرَةُ الزَّمَانِ۔ وحید الزمان، وحید العصر۔

رَكِبَ فَرَسًا لَّهٗ فَمَرَّتْ بِشَجَرَةٍ فَطَارَ مِنْهَا طَائِرٌ فَحَادَتْ فَنَدَرَ عَنْهَا عَلٰی اَرْضٍ غَلِیْظَةٍ۔ آنحضرتؐ ایک گھوڑی پر سوار ہوئے (مادیان پر) وہ ایک درخت پر سے گزری۔ اتفاقاً اس درخت پر سے ایک پرندہ اڑا گھوڑی (بدک کر) بھاگی تو آپ ایک سخت زمین پر گر پڑے۔

فَعَثَرَتِ النَّاقَةُ وَ نَدَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَ نَدَرَتْ۔ اونٹنی نے ٹھوکر کھائی آنحضرت گر پڑے اور حضرت صفیہ (جو آپ کے ساتھ بیٹھی تھیں) وہ بھی گر پڑیں۔

اِنَّ رَجُلًا عَضَّ یَدَ اٰخَرَ فَنَدَرَتْ ثَنِیَّتُهٗ۔ (ایک روایت میں فَاَنْدَرَ ثَنِیَّتَهٗ ہے) ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ دانت سے کاٹا (اس نے اپنا ہاتھ کھینچا) تو اس کا دانت گر پڑا (ایک روایت میں یوں ہے اس کا دانت باہر نکال لایا)۔

اِنَّ رَجُلًا نَدَرَ فِیْ مَجْلِسِهٖ فَاَمَرَ الْقَوْمَ كُلَّهُمْ بِالتَّطَهُّرِ لِئَلَّا یَخْجَلَ الرَّجُلُ۔ حضرت عمرؓ کی مجلس میں ایک شخص کا گوز بے اختیاری سے نکل گیا۔ آپ نے سب حاضرین مجلس کو وضو کرنے کا حکم دیا تا کہ پادنے والا شخص شرمندہ نہ ہو (اگر صرف اسی کو حکم دیتے تو لوگ سمجھ لیتے کہ اسی نے پادا ہے اور وہ شرمندہ ہوتا)۔

فَضَرَبَ رَاْسَهٗ فَنَدَرَ۔ اس کے سر پر مار لگائی سر اڑ گیا (جدا ہو گیا)۔

اِنَّهٗ اَقْبَلَ وَعَلَیْهِ اَنْدَرْ وَرْدِیَّةٌ۔ حضرت علیؓ تشریف لائے ایک اونچا پاجامہ پہنے ہوئے (جو جانگیے سے نیچا اور سراویل

سے اونچا صرف گھٹنوں تک تھا' جو منسوب ہے اندرورد کی طرف۔ اندرورد اس کا بنانے والا ہوگا یا کسی موضع کا نام ہے وہاں یہ پاجامے بنتے ہوں گے)۔

نَوَادِرُ الْحِكْمَةِ۔ محمد بن احمد بن یحییٰ قمی کی کتاب کا نام ہے۔ کہتے ہیں اس کی بائیس جلدیں ہیں۔

نَدْسٌ۔ مارنا' گرانا' منہ پر ہاتھ رکھنا' ہٹا دینا' بیجا گمان کرنا۔

تَنَدُّسٌ۔ گر جانا' سب طرف سے پانی آنا' غیر معلوم مقام سے خبریں حاصل کرنا۔

نَدُسٌ اور نَدِسٌ۔ سمجھدار' عقیل۔

تَنَادُسٌ۔ ایک دوسرے پر پھینکنا۔

دَخَلَ الْمَسْجِدِ وَهُوَ يَنْدُسُ الْاَرْضَ بِرِجْلِهٖ۔ مسجد میں گئے زمین پر اپنا پاؤں مار رہے تھے۔

نَدْغٌ۔ انگلی سے کونچا مارنا' کاٹنا' ڈنک مارنا' برا معلوم ہونا' طعنہ کرنا۔

تَنْدِيْغٌ۔ سوکھا آٹا چھڑکنا۔

مُنَادَغَةٌ۔ عشق بازی کرنا۔

اِنْدَاغٌ۔ برا معلوم ہونا۔

اِنْتِدَاغٌ۔ چپکے چپکے ہنسنا۔

مِنْدَغٌ۔ طعنہ باز یا برچھہ باز۔

كَتَبَ اِلٰى عَامِلِهٖ بِالطَّائِفِ اَنْ اَرْسِلْ اِلَيَّ بِعَسَلٍ مِّنْ عَسَلِ النَّدْغِ وَالسَّحَآءِ۔ حجاج نے طائف کے عامل کو لکھا مجھ کو وہ شہد بھیج جس کی مکھی نے ندغ اور سحاچرا ہوا (یہ دونوں درخت ہیں مکھی ان کو کھا کر شہد نکالے تو وہ بہت خوش مزہ ہوتا ہے۔ بعض نے کہا: ندغ سعتر' بری یعنی پہاڑی پودینہ)

بَوَادِيْكُمْ هٰذَا نَدْغَةٌ۔ (سلیمان بن عبد الملک طائف میں گیا وہاں سعتر کی خوشبو پائی (جنگلی پودینہ کی) تو کہنے لگا) تمہارے اس میدان میں نَدْغہ ہے (یعنی پہاڑی پودینہ)۔

نَدَمٌ یا نَدَامَةٌ۔ رنجیدہ ہونا تاسف کرنا' توبہ کرنا' شرمندہ ہونا' ایک کام کو کر کے پھر اس کو برا سمجھنا۔

مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا نَدَامٰى۔ شاباش ان لوگوں کو نہ یہ ذلیل ہوئے نہ شرمندہ ہوئے (اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے ورنہ قید ہو کر ذلیل و خوار ہوتے' لونڈی غلام بنتے' جزیہ دے کر شرمندہ ہوتے نَدَامٰی جمع ہے نَدْمَانٌ کی بہ معنی رفیق تو خزایا کے اتباع سے نَدْمٌ کی جو بہ معنی شرمندہ ہے نَدَامٰی جمع کر دی بعض نے کہا نَدْمَانٌ کے معنی بھی شرمندہ آئے ہیں)۔

مُنَادَمَةٌ اور نِدَامٌ۔ شراب پینے کی صحبت۔

نَدِيْمٌ۔ مصاحب۔

اِنْتِدَامٌ۔ آسان ہونا۔

نَدْمٌ۔ عقل مند ظریف۔

اِيَّاكُمْ وَرَضَاعَ السَّوْءِ فَاِنَّهٗ لَابُدَّ مِنْ اَنْ يَّنْتَدِمَ۔ بری عورت کا دودھ اپنے بچوں کو نہ پلواؤ (مریض اور بیمار اور بدکار فاجرہ عورتوں کا کمینی ذات والی کا) کیونکہ ایک نہ ایک دن بچے میں دودھ کا اثر پیدا ہوتا ہے (گو جوانی کے بعد سہی)۔

اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ۔ ندامت اور شرمندگی (جو گناہ کے بعد ہوتی ہے) وہ بھی توبہ ہے۔

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِيْ تُوْرِثُ النَّدَمَ۔ تیری پناہ ان گناہوں سے جو شرمندگی پیدا کرتے ہیں (مجمع البحرین میں ہے کہ وہ گناہ یہ ہیں۔ ناحق خون کرنا' باوجود قدرت کے ناطہ والوں سے سلوک نہ کرنا' وصیت نہ کرنا' ظلم کی معافی مظلوم سے نہ کرانا' زکوٰۃ نہ دینا یہاں تک موت آن پہنچے)۔

نَدْهٌ۔ ڈانٹنا' پھیر دینا' ہانکنا' پکارنا۔

اِسْتِنْدَاهٌ۔ سیدھا ہونا۔

نَدْهَةٌ اور نُدْهَةٌ۔ مال کی کثرت (بعض نے کہا بیس بکریاں اور سو اونٹ ہونا' ہزار روپے ہونا)۔

لَوْ رَاَيْتُ قَاتِلَ عُمَرَ فِي الْحَرَمِ مَا نَدَهْتُهٗ۔ (حضرت عبد اللہ بن عمرؓ کہتے ہیں) اگر میں (اپنے والد) حضرت عمرؓ کے قاتل کو حرم میں دیکھوں تو اس کو نہ چھیڑوں نہ ڈانٹوں (حرم کا ادب کر کے)۔

وَلَا يَنْدَهُ الْمُتْرِفِيْنَ۔ حد سے بڑھنے والوں کو نہیں ڈانٹتا۔

نَدْوٌ۔ جمع ہونا' مجلس میں آنا' جدا ہونا۔

نَدیٰ اور نَدًا وُقًا اور نُدُوَّۃٌ-تر ہونا' تری پہنچنا' دور تک جانا' کرنا-

مُنَادَاۃٌ اور نِدَاءٌ- پکارنا' آواز سے مجلس میں بٹھانا مفاخرت کرنا' ظاہر کرنا' دیکھنا' جاننا-

اِنْدَاءٌ- بہت دینا' اچھی آواز ہونا' سخی ہونا' فاضل ہونا' تر کرنا-

تَنَدِّیْ-سخی بننا-

تَنَادِیْ اور اِنْتِدَاءٌ- جمع ہونا' مجلس میں آنا' ایک کا ایک کو پکارنا' آواز دینا-

قَرِیْبُ الْبَیْتِ مِنَ النَّادِیْ-مجلس سے اس کا گھر نزدیک ہے (تو اکثر مہمان اس کے پاس آتے رہتے ہیں)-

فَاِنَّ جَارَ النَّادِیْ یَتَحَوَّلُ-مجلس کا رفیق جدا ہو جاتا ہے (ایک روایت میں فَاِنَّ جَارَ الْبَادِیْ یَتَحَوَّلُ ہے یعنی سفر کا رفیق جدا ہو جاتا ہے)-

وَاجْعَلْنِیْ فِی النَّدِیِّ الْاَعْلٰی- پروردگار! مجھ کو بلند مصاحبوں میں رکھ یعنی فرشتوں اور پیغمبروں کے ساتھ (ایک روایت میں وَاجْعَلْنِیْ فِی النِّدَاءِ الْاَعْلٰی یعنی پروردگار مجھ کو اعلیٰ پکار میں رکھ یعنی جس کا ذکر اس آیت میں ہے "وَنَادٰی اَصْحٰبُ الْجَنَّۃِ اَصْحٰبَ النَّارِ اَنْ قَدْ وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا بہشت والے دوزخ والوں کو پکاریں گے (حالانکہ دوزخ کروڑوں کوس بہشت سے دور ہوگی-مگر روح کی آواز وہاں تک پہنچے گی-روح ایسی سریع السیر ہے کہ اس کو کوئی دوری دوری معلوم نہیں ہوتی) کہ ہم سے جو ہمارے پروردگار نے وعدہ کیا تھا وہ ہم نے پالیا)-

مَا کَانُوْا لِیَقْتُلُوْا عَامِرًا وَّ بَنِیْ سُلَیْمٍ وَّھُمُ النَّدِیُّ- ان سے یہ نہیں ہوسکتا کہ عامر اور بنی سلیم قبیلوں کو مار ڈالیں کیونکہ وہ سب اکٹھے ہیں-

کُنَّا اَنْدَاءً فَخَرَجَ عَلَیْنَا النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- ہم ایک مجلس میں جمع تھے اتنے میں آنحضرتؐ برآمد ہوئے-

لَوْ اَنَّ رَجُلًا نَدَا النَّاسَ اِلٰی مِرْمَاتَیْنِ اَوْ عَرْقٍ اَجَابُوْہُ-اگر کوئی شخص لوگوں کو کھر کی دو ہڈیوں یا گوشت کی ایک ہڈی کی طرف بلائے دعوت دے تو حاضر ہوں (نَدَا' نَادِیْ سے نکلا ہے-عرب لوگ کہتے ہیں: نَدَوْتُ الْقَوْمَ اَنْدُوْھُمْ میں نے لوگوں کو مجلس میں بلایا-اسی سبب سے مکہ میں جو مکان مشورہ اور اجتماع کے لئے تجویز کیا گیا تھا اس کو دَارُ النَّدْوَۃ کہتے تھے-کہتے ہیں اس مکان کو قصی نے بنایا تھا)-

ثِنْتَان لَا تُرَدَّان عِنْدَ النِّدَاءِ وَعِنْدَ الْبَاْسِ- دو دعائیں رد نہیں ہوتیں (یعنی ضرور قبول ہوتی ہیں) ایک تو اذان کے وقت' دوسرے جب کافروں سے مڈبھیڑ ہو (یعنی جنگ کے وقت)-

فَبَیْنَاھُمْ کَذٰلِکَ اِذْ نُوْدُوْا نَادِیَۃً اَتٰی اَمْرُ اللّٰہِ- پھر وہ لوگ اسی حال میں ہوں گے کہ اتنے میں ان کو ایک آواز سنائی دے گی کہ اللہ کا حکم آ پہنچا (یعنی یاجوج و ماجوج نکل آئے)-

وَاَوْدٰی سَمْعُہٗ اِلَّا نِدَایًا- ان کی سماعت جاتی رہی مگر زور سے چلانا سنتے تھے (اونچا سنتے تھے)-

فَاِنَّہٗ اَنْدٰی صَوْتًا- کیونکہ بلال خوش آواز ہے یا ان کی آواز دور تک جاتی ہے-

فَنَادِ بِالصَّلٰوۃِ-نماز کے لئے اذان دے (یعنی لوگوں کو خبر کردے کیونکہ اس وقت اذان شرعی جاری نہیں ہوئی تھی)-

اِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ وَالْاِنَاءُ فِیْ یَدِہٖ فَلَا یَضَعُہٗ حَتّٰی یَقْضِیَ حَاجَتَہٗ-سحر کے وقت جو شخص روزہ رکھنا چاہتا ہو اگر اذان سنے اور کھانے کا برتن اس کے ہاتھ میں ہو تو اس کو زمین پر نہ رکھے جب تک کہ اپنی حاجت پوری نہ کرلے (یعنی اچھی طرح کھا نہ لے-اکثر علماء یہ کہتے ہیں کہ مراد بلالؓ کی اذان ہے وہ صبح صادق سے پہلے لوگوں کو جگانے کے لئے اذان دے دیا کرتے- لیکن بعض علماء کا یہ قول ہے کہ اگر روزہ دار کی نگاہ میں ابھی صبح صادق نہ ہوئی ہو اور وہ سحری کھالے اس کے بعد معلوم ہو کہ صبح ہوگئی تھی' جب بھی اس کا روزہ صحیح ہو جائے گا- میں کہتا ہوں ہم حدیث کو اپنے ظاہر پر کیوں نہ رکھیں اور تاویلات اور توجیہات کا باب کیوں کھولیں یہ ظاہر ہے کہ بغیر سحری کھائے بعض آدمیوں کو روزہ رکھنا تکلیف مالایطاق ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر

آسانی چاہتا ہے یُرِیْدُ اللّٰہُ بِکُمُ الْیُسْرَ- اب جس شخص کی آنکھ نہ کھلی یہاں تک کہ اذان کا وقت آ گیا اس نے جلدی کے مارے کھانے کا پیالہ ہاتھ میں لیا کہ اذان سے پہلے کھالوں لیکن اتنے میں اذان ہونے لگی تو اس کے لئے خاص حکم یہ ہے کہ وہ کھانا کھالے اس کے بعد روزہ رکھ لے- اس کا روزہ اللہ تعالیٰ قبول کرلے گا- پاؤ گھنٹہ آدھا گھنٹہ کی کمی بیشی سے ایسی مجبوری اور عذر کی حالت میں کوئی نقصان نہ ہوگا)-

لَوْعَلِمَ النَّاسُ مَا فِی النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْاَوَّلِ- اگر لوگ جانتے جو فضیلت اذان دینے اور اول صف میں شریک ہونے کی ہے-

وَلَا نِدَاءَ وَلَا شَیْءَ- آنحضرتؐ کے وقت میں عید کی نماز کے لئے نہ اذان ہوتی نہ اور کوئی چیز تکبیر وغیرہ-

وَقَدْ سُعِرَتْ تَحْتَ الْقُدُوْرِ اِذْ نَادٰی مُنَادِی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ- ہانڈیوں کے تلے (جن میں گدھوں کا گوشت تھا) آگ سلگادی گئی تھی اتنے میں آنحضرتؐ کے منادی نے یہ پکارا-

فَنَادٰی یَوْمَئِذٍ نَادِیَیْنِ- اس دن دو مجلسوں کو پکارا-

خَرَجْتُ بِفَرَسٍ لِّیْ اُنَدِّیْہِ- میں اپنی گھوڑی لے کر نکلا اس کا تندیہ کرتا تھا (تندیہ یہ ہے کہ گھوڑے یا اونٹ کو پانی پرلا کر تھوڑا پلائے پھر اس کو چراگاہ لے جائے وہاں گھاس چرائے پھر پانی پر لے کر آئے- تَنْدِیَہ اس کو بھی کہتے ہیں کہ گھوڑے کو موٹا کر کے پھر دبلا کرنا' اس کا پسینہ بہانا شرط گاہ میں دوڑنے کے لئے- عربی میں اس کو ''تضمیر'' اور ''اضمار'' بھی کہتے ہیں- قطیبی نے کہا صحیح اُبَدِّیْہِ ہے یعنی اس کو جنگل میں لے جانے کے لئے کیونکہ تندیہ اونٹ سے خاص ہے ازہری نے کہا قطیبی کا قول غلط ہے اور اُنَدِّیْہِ صحیح ہے اَنْدِیَۃ نادی کی جمع ہے)-

مُنَدَّی خَیْلِنَا- وہ ہمارے گھوڑے کی تندیہ کی جگہ ہے-

مَنْ لَقِیَ اللّٰہَ وَلَمْ یَتَنَدَّ مِنَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِشَیْءٍ دَخَلَ الْجَنَّۃَ- جو شخص اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملے کہ ناحق خون کی تری اس کو نہ پہنچی ہو (یعنی خون ناحق نہ کیا ہو) تو وہ بہشت میں جائے گا-

لَنْ یَّزَالَ یُخَفَّفُ عَنْھُمَا مَا کَانَ فِیْھِمَا نُدُوٌّ- ان دو قبر والوں کو برابر عذاب کی تخفیف رہے گی جب تک ان ڈالیوں میں تری باقی رہے گی (نہایہ میں ہے کہ یہ لفظ غریب ہے امام احمدؒ کی مسند میں مروی ہے اور مشہور اور مستعمل لفظ نَدَاوَۃٌ ہے تری کے معنی میں)-

بَکْرُ بْنُ وَائِلٍ نَدٍ- بکر بن وائل سخی آدمی ہے-

یَتَنَدّٰی عَلٰی اَصْحَابِہٖ- اپنے لوگوں پر سخاوت کرتا ہے-

فَانْتَدَوْا یَتَحَدَّثُوْنَ- مجلس میں بیٹھ کر باتیں کر رہے تھے-

اَلْحَذْفُ فِی النَّادِیْ مِنْ اَخْلَاقِ قَوْمِ لُوْطٍ- مجلس میں کنکریاں مارنا لوط علیہ السلام کی قوم کی عادت تھی-

مُتَعَرِّضٌ لِلْمَقَالِ فِیْ اَنْدِیَۃِ الرِّجَالِ- لوگوں کی مجلسوں میں باتیں کرنے کا حاضر-

سَاَلْتُہٗ عَنِ النِّدَاءِ قَبْلَ طُلُوْعِ الْفَجْرِ وَ سَاَلْتُہٗ عَنِ النِّدَاءِ وَالتَّثْوِیْبِ فِی الْاِقَامَۃِ- میں نے ان سے پوچھا صبح صادق نمودار ہونے سے پہلے اذان دینا کیسا ہے اور اقامت میں ندا اور تھویب کا کیا حکم ہے (یعنی اذان کے بعد اقامت سے پہلے جو بعض مؤذن مسلمانوں کو پکارتے ہیں کہتے ہیں- ''اَلصَّلٰوۃُ اَیُّھَا الْمُؤْمِنُوْنَ'' جس کو تھویب کہتے ہیں- اس کا کیا حکم ہے؟ صریح بدعت ہے عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے ساتھی سے کہا- اس مسجد سے نکل چلو' اس بدعتی کے پاس سے' اس نے تھویب کی تھی)-

مُنَادِیْھِمْ یُنَادِیْ فِیْ جَوِّ السَّمَآءِ- ان کا موذن آسمان کی فضا میں اذان دے گا (یعنی بلند مقاموں میں)-

بابُ النّون مع الذّالُ

نَذْرٌ- منت ماننا کسی چیز کو اپنے اوپر واجب کرلینا' وعدہ کرنا' بچے کو عبادت گاہ کی خدمت کے لئے دے دینا' جاسوس بنانا-

نَذَرٌ- جاننے کے بعد پرہیز کرنا-

اِنْذَارٌ اور نَذْرٌ اور نُذُرٌ اور نُذْرٌ اور نَذِیْرٌ- جتلانا' کسی بات

کے انجام سے ڈرانا-

نُذْرٰی اور نُذُر- اسم مصدر ہے-

تَنَاذُرٌ- ایک دوسرے کو ڈرانا-

اِنْتِذَارٌ- واجب کر لینا-

نِذَارَةٌ- ڈرانا-

كَانَ اِذَا خَطَبَ احْمَرَّتْ عَيْنَاهُ وَ عَلَا صَوْتُهُ وَاشْتَدَّ غَضَبُهُ كَاَنَّهُ مُنْذِرُ جَيْشٍ يَقُوْلُ صَبَّحَكُمْ وَ مَسَّاكُمْ- آنحضرتؐ جب خطبہ سناتے (وعظ کرتے) تو آپ کی آنکھیں سرخ ہو جاتیں' آواز بلند ہوتی' غصہ زیادہ ہوتا' جیسے کوئی دشمن کی فوج سے ڈراتا ہے- کہتا ہے دیکھو صبح کو دشمن تم پر آن پڑا اور شام کو آن پڑا-

فَلَمَّا عَرَفَ اَنْ قَدْ نَذِرُوْا بِهٖ هَرَبَ- جب اس کو معلوم ہوا کہ لوگوں کو میری خبر ہوگئی تو بھاگ گیا-

وَنَذِرُوْا بِهَا- اس کو جان لیا-

اِنِ الْقَوْمُ نَذِرُوْا- اگر لوگ جان لیں گے-

اَنْذِرِ الْقَوْمَ- ان لوگوں سے ڈرتا رہ' تیار اور مستعد رہ-

فَاَنْذَرَ بِالرِّدَّةِ- آنحضرتؐ نے اپنی وفات کے بعد لوگوں کے مرتد ہو جانے سے ڈرایا (یہ پیشین گوئی آپ کی صحیح ہوئی- حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت میں عرب کے کئی قبائل مرتد ہو گئے لیکن انھوں نے مار پیٹ کر سب کو درست کر دیا)-

اِنَّكُمْ تَنْذُرُوْنَ وَتُشْرِكُوْنَ- تم نذر مانتے ہو اور شرک کرتے ہو (کہتے ہو جو آپ چاہیں اور اللہ چاہے غیر خدا کو خدا کے برابر کر دیتے ہو یہی شرک ہے)-

يَرْكُضُ نَذِيْرًا- آگاہ کرتے ہوئے سواری کو دوڑا رہے ہیں-

اِنَّ النَّذْرَ لَا يُغْنِيْ عَنْ شَيْءٍ- منت ماننے سے کچھ فائدہ نہیں ہوتا نہ تقدیر کی خرابی اس سے رفع ہوتی ہے نہ بلا رد ہوتی ہے مگر بخیل آدمی سے کچھ مال نکالتی ہے (وہ یوں تو کچھ اللہ کی راہ میں دیتا نہیں' جب بلا آن پڑتی ہے تو نذریں اور منتیں کرتا ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا تو میں اتنی خیرات کروں گا یہ کروں گا وہ کروں گا- اسی وجہ سے دوسری حدیث میں نذر کی ممانعت آئی ہے- حالانکہ اللہ کی نذر کرنا منع نہیں ہے ورنہ اس کا پورا کرنا کیوں لازم ہوتا تو یہ ممانعت محمول ہے اس حالت پر جب کوئی نذر کو رد بلا کا معاوضہ خیال کرے یا یہ گمان کرے کہ نذر سے تقدیر الٹ جائے گی' اگر کوئی کہے کہ نذر صدقہ ہے اور صدقہ بلا کو رد کرتا ہے جیسے دوسری حدیث میں ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ نذر صدقہ نہیں ہے بلکہ صدقہ کا لازم کر لینا ہے اور ایک قسم کا معاوضہ ہے- اس سے رد بلا ضروری نہیں- انسان کو چاہئے کہ اول ہی سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے صدقہ اور خیرات کرتا رہے- جب بلا آ گئی تو اب نذر ماننا گویا عوض معاوضہ ہے کہ اگر یہ بلا رفع ہوگی تو میں اتنی خیرات کروں گا)-

لَا نَذْرَ فِيْ مَعْصِيَةٍ وَّلَا فِيْمَا لَا يَمْلِكُهٗ- گناہ کی بات کی منت ماننا درست نہیں (نہ اس کا پورا کرنا ضروری ہے) اور نہ اس مال کی جو نذر کرنے والے کی ملک نہیں (مثلاً یوں کہنا کہ اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اچھا کر دیا تو میں زید کا غلام آزاد کر دوں گا- گناہ کی منت یوں ہے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا تو میں شراب پیوں گا' اب اگر مباح کام کی منت کرے (مثلاً کوئی منت مانے کہ اگر اللہ تعالیٰ نے ایسا کیا تو میں انار کھاؤں گا یا پلاؤ پکاؤں گا) تو اس میں علماء کا اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ اس کا پورا کرنا ضروری ہے کیونکہ ایک عورت نے منت مانی تھی کہ میں آنحضرتؐ کے سر پر دف بجاؤں گی- آپ نے اس کو منت پورا کرنے کا حکم دیا- مخالفین یہ جواب دیتے ہیں کہ دف بجانے سے اس عورت کی غرض یہ تھی کہ آنحضرتؐ کی صحت وسلامتی کے ساتھ مراجعت پر اور مسلمانوں کی فتح ونصرت پر خوشی کرے تو یہ ایک طرح کی قربت ہوگئی (ثواب کا کام) جیسے نکاح میں دف بجانا مستحب ہے تاکہ حرام کاری سے اس کی تمیز ہو جائے)-

اِنَّ عُمَرَ وَعُثْمَانَ قَضَيَا فِي الْمِلْطَاةِ بِنِصْفِ نَذْرِ الْمُوْضِحَةِ- حضرت عمرؓ اور حضرت عثمانؓ نے ملطاۃ میں موضحہ کی آدھی دیت دلائے جانے کا فیصلہ کیا (ملطاۃ اور موضحہ کی تفسیر کتاب ''م'' میں گزر چکی ہے- اہل حجاز دیت کو نذر کہتے ہیں اور اہل عراق ارش)-

اَنَا الْمُنْذِرُ وَعَلِيٌّ الْهَادِيْ- (اللہ تعالیٰ نے جو فرمایا

"انما انت منذر ولکل قوم ھاد" تو آنحضرت ﷺ نے کہا) میں تو منذر ڈرانے والا ہوں اور علی ہادی یعنی راہ بتانے والے ہیں-

مُنْذِرُ- بن ابی الجارود حضرت علیؓ کے عامل تھے انھوں نے خیانت کی اور منذر یحییٰ علیہ السلام کے وصی کا بھی نام تھا-

بابُ النّون مع الرّاء

نَرْدٌ- چوسر جو ایک مشہور کھیل ہے- اس کو اردشیر بادشاہ نے نکالا-

مَنْ لَّعِبَ بِالنَّرْدِ شِيْرَ فَكَاَنَّمَا غَمَسَ يَدَهٗ فِيْ لَحْمِ خِنْزِيْرٍ وَّدَمِهٖ- جس نے چوسر کھیلا اس نے گویا اپنا ہاتھ سور کے گوشت اور خون میں ڈبو دیا-

لَاتُقْبَلُ شَهَادَةُ صَاحِبِ النَّرْدِ- چوسر باز کی گواہی قبول نہ ہوگی-

اَلنَّرْدُ اَشَدُّ مِنَ الشَّطْرَنْجِ- چوسر کھیلنا شطرنج کھیلنے سے زیادہ سخت ہے (کیونکہ چوسر کھیلنا بالاتفاق حرام ہے اور شطرنج میں اختلاف ہے)-

نَرْمَقٌ- نرم اور ملائم-

اِنَّ الدِّرْهَمَ يَكْسُو النَّرْمَقَ- روپیہ نرم اور ملائم کپڑے پہنتا ہے (یعنی جو روپے والا ہوتا ہے وہ طرح طرح کے نرم اور چکنے اور خوشنما کپڑے پہنتا ہے لیکن محتاج آدمی ایک کھر کھرے کمبل ہی کو غنیمت سمجھتا ہے- ایک روایت میں یوں ہے يَكْسِرُ النَّرْمَقَ یعنی روپیہ نرم چیز کو بھی توڑ ڈالتا ہے حالانکہ نرم چیز کا ٹوٹنا مشکل ہوتا ہے)-

بابُ النّونُ مع الزّاء

نَزْحٌ یا نُزُوْحٌ- دور ہونا، کنویں کا پانی تمام ہو جانا یا کم ہو جانا-

اِنْزَاحٌ بہ معنی نَزْحٌ ہے-

اِنْتِزَاحٌ- دور ہونا-

نَزَحٌ- گدلا پانی اور وہ کنواں جس کا پانی سب کھینچ لیا گیا ہو یا اس میں پانی کم رہ گیا ہو-

نَزَلَ الْحُدَيْبِيَةَ وَهِيَ نَزَحٌ- آنحضرتؐ حدیبیہ کے کنویں پر اترے اس کا پانی لیا گیا تھا-

اِرْحَلْ عَنِّيْ فَقَدْ نَزَحْتَنِيْ- (سعید بن مسیب نے قتادہؓ سے کہا) اب تم کوچ کرو (جاؤ اور کہیں علم حاصل کرو) تم نے مجھ کو کھینچ ڈالا (یعنی جتنا علم میرے پاس تھا وہ سب تم نے حاصل کر لیا)-

عَبْدُ الْمَسِيْحِ جَاءَ مِنْ بَلَدٍ نَزِيْحٍ- عبدالمسیح دور دراز شہر سے آیا-

حَتّٰى نَزَحُوْهَا- یہاں تک کہ اس کا سب پانی کھینچ لیا-

اِنْزَحْ مِنْهَا دِلَاءً- اس میں سے چند ڈول نکال-

نَزْرٌ- الحاح کرنا، اصرار کرنا، برانگیختہ کرنا، جلدی کرنا، حکم دینا، حقیر سمجھنا، اٹھا لینا-

نُزُوْرٌ اور نَزَارَةٌ اور نُزُوْرَةٌ- کم ہونا-

تَنْزِيْرٌ اور اِنْزَارٌ- کم کرنا-

تَنَزُّرٌ- کم ہونا-

مَالٌ نَزْرٌ- قلیل مال-

لَانَزْرٌ وَّلَا هَذْرٌ- (آنحضرتؐ کا کلام) نہ تو اتنا کم ہوتا (کہ دوسرے کی سمجھ میں نہ آئے یا وہ خیال کرے کہ آنحضرتؐ گفتگو کرنے میں عاجز ہیں) اور نہ بیکار فضول ہوتا (ناحق بک بک)-

هُوَ فَصْلٌ لَّانَزْرٌ- وہ کلام مفصل ہے اور کم نہیں-

اِذَا كَانَتِ الْمَرْاَةُ نَزُوْرًا اَوْ مِقْلَاةً- جب کسی عورت کی اولاد کم ہوتی ہو یا وہ جننے کو ناپسند کرتی ہو-

نَزَرْتَ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِرَارًا لَّايُجِيْبُكَ- (حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ سے ایک بات کئی بار پوچھی- لیکن آپ نے جواب نہ دیا- تب حضرت عمرؓ نے خود کو کوسا اور کہا خدا کرے تیری ماں تجھ پر روئے (تو مر جائے) تو نے آنحضرتؐ سے اتنا الحاح کیا (اصرار کیا بار بار پوچھا) لیکن آپ نے جواب نہ دیا (ہوا یہ تھا کہ اس وقت آنحضرتؐ پر وحی آ رہی تھی- آپ کیونکر جواب دیتے)-

مَا كَانَ لَكُمْ اَنْ تَنْزُرُوْا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الصَّلٰوةِ - تم کو یہ نہیں چاہیے کہ آنحضرت کو نماز کے لئے نکلنے پر مجبور کرو (بار بار آپ سے عرض کرو - ایک روایت میں تَبْرُزُوْا ہے یعنی آنحضرت کو نماز کے لئے باہر نکالو)-

نِزَار - قریش کا ایک دادا ہے-

نَزٌّ - تری نکلنا' اکیلا ہونا-

نَزِيْزٌ - دوڑنا' آواز کرنا-

تَنْزِيْزٌ - پاک کرنا' بچہ پالنا-

مُنَازَّةٌ - ایک دوسرے پر غلبہ چاہنا-

اَلْبِلَادُ الْوَبِيْئَةُ ذَاتُ الْاَنْجَالِ وَالْبَعُوْضِ وَالنَّزِّ - وبائی بستیاں وہ ہیں جہاں مچھر بہت ہوں اور دلدلیں بہت ہوں اور تری ہو (یعنی مرطوب ملک ہو بارش کا پانی اطراف میں کھڑا رہے' پانی بہنے کی موریاں اور نالیاں درست نہ ہوں' اطراف میں پانی کے جوہڑ اور تالاب اور گنجان درخت اور جھاڑیاں ہوں - یہ حارث بن کلدہ نے حضرت عمرؓ سے کہا)-

قَدْ سُئِلَ عَنْ حَائِطٍ فِي الْقِبْلَةِ يَنِزُّ مِنْ بَالُوْعَةٍ - قبلہ کی دیوار پر اگر نجاست کی تری پھوٹے تو کیسا ہے؟ یہ سوال کیا گیا-

اِذَا ظَهَرَ النَّزُّ مِنْ خَلْفِ الْكَنِيْفِ وَهُوَ فِي الْقِبْلَةِ سَتَرَهُ بِشَيْءٍ - جب پاخانے کے پیچھے سے دیوار میں تری پھوٹے اور وہ قبلہ کی طرف ہو تو اس کو کسی چیز سے ڈھانپ دینا چاہئے - (اس پر چونا یا سیمنٹ لگا کر یا مٹی سے گلاوہ کر کے اس تری کو بند کر دینا چاہئے اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ پاخانہ اگر قبلہ کی جانب ہو تو نماز درست ہو جائے گی - اسی طرح اس نلوے پر نماز درست ہے جس کے اندر گوہ موت بہہ رہا ہو گو اس کو تری کسی قدر نلوے کے اوپر معلوم ہو بشرطیکہ کپڑے یا بدن کو ملوث نہ کرے' اتنی تری نہ ہو)-

نَزْعٌ - اکھیڑنا' معزول کرنا' مارنا' کھینچنا' سینچنا' مرنے کے قریب ہونا-

نُزُوْعٌ - مشابہ ہونا' جانا' بلانا' پڑھنا-

نَزَاعَةٌ اور نَزَاعٌ اور نُزُوْعٌ - مشتاق ہونا' معطل کرنا' خراب کرنا-

نَزَعٌ - انزع ہونا (انزع وہ شخص جس کی پیشانی کے دونوں جانب کے بال جھڑ گئے ہوں - اس کا مؤنث زَعْرَاءُ ہے نہ کہ نَزْعَاءُ یہ وہ مؤنث ہے جو مذکر کے لفظ سے نہیں ملتا)-

تَنَازُعٌ اور مُنَازَعَةٌ - ایک دوسرے سے جھگڑا کرنا-

تَنْزِيْعٌ بمعنی نَزْعٌ ہے-

اِنْتِزَاعٌ - باز رہنا' چھین لینا' ہٹا دینا' اکھیڑ لینا-

تَنَزُّعٌ - جلدی کرنا-

رَاَيْتُنِيْ اَنْزِعُ عَلٰى قَلِيْبٍ - میں نے (خواب میں) دیکھا میں ایک کنویں سے پانی نکال رہا ہوں (ہاتھ سے ڈول بھر بھر کر)-

لَنْ تَخُوْرَ قُوًى مَّادَامَ صَاحِبُهَا يَنْزِعُ وَيَنْزُوْ - وہ قوتیں کمزور نہ ہوں گی جب تک ان قوتوں والے کمان کو کھینچ سکیں اور گھوڑے پر کود کر سوار ہو جائیں-

نَزَعَ رُوْحَهٗ - اپنی جان کھینچ لی-

نَزَعَ الْقَوْسَ - کمان کھینچ لی-

اَنَا فَرَطُكُمْ عَلَى الْحَوْضِ فَلَا اُلْفِيَنَّ مَا نُوْزِعْتُ فِيْ اَحَدِكُمْ فَاَقُوْلُ هٰذَا مِنِّيْ - میں حوض کوثر پر تمہارا پیش خیمہ ہوں گا اور میں ایسے شخص کو تم میں سے پاؤں گا جس کو فرشتے مجھ سے چھین لیں گے - میں کہوں گا یہ تو میری امت کا ہے (مگر وہ نہیں سنیں گے اس کو پکڑ کر دوزخ میں لے جائیں گے دوسری روایت میں ہے فرشتے کہیں گے تم نہیں جانتے جو گن اس نے تمہارے بعد کئے - تو حکم خداوندی کے سامنے آنحضرتؐ کا کہنا بھی کچھ نہ چلے گا)-

مَالِيْ اُنَازِعُ الْقُرْاٰنَ - مجھ کو کیا ہوا ہے جیسے کوئی قرآن مجھ سے چھینے لیتا ہے (یہ اس وقت آپ نے فرمایا جب بعض صحابۂ کرام نے آپ کے پیچھے نماز میں پکار کر قرأت کی)-

يُنَازِعُنِي الْقُرْاٰنَ - قرآن مجھ سے چھینے لیتا ہے (میں بھولنے کو ہو جاتا ہوں)-

طُوْبٰى لِلْغُرَبَاءِ قِيْلَ مَنْ هُمْ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ

اَلنُّزَّاعُ مِنَ الْقَبَائِلِ - مبارک باد غریب لوگوں کو- لوگوں نے عرض کیا یا رسول اللہ غریب کون ہیں؟ فرمایا جو شخص اپنے گھر والوں اور رشتہ داروں سے دور ہو کر اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہجرت کرے-

اِنَّ قَبَائِلَ مِنَ الْاَزْدِ نَتَّجُوْا فِيْهَا النَّزَائِعَ - ازد کے کئی قبیلوں نے پرانے اونٹوں سے (جو لوگوں سے چھین لئے تھے) بچے نکالے-

قَدْ اَضْوَيْتُمْ فَانْكِحُوْا فِي النَّزَائِعِ - (حضرت عمرؓ نے سائب کے خاندان والوں سے کہا) تمہارے خاندان کے لوگ ناتواں ہو گئے ہیں تو دوسرے غیر قبیلوں کی عورتوں سے نکاح کرو (یہ حکیمانہ نصیحت بالکل اصول طب اور قواعد حکمت کے مطابق ہے- کنبے میں شادی کرنا اولاد کو ضعیف کر دیتا ہے اور موروثی بیماریاں روز بروز قوی ہوتی جاتی ہیں- غیر کنبہ میں شادی کرو تو اولاد زور آور اور صحیح سالم پیدا ہوتی ہے- موروثی بیماریوں کا زور گھٹ کر چند نسلوں میں معدوم ہو جاتی ہیں)-

اِنَّمَا هُوَ عِرْقٌ نَزَعَهُ - ایک رگ نے یہ رنگ کھینچ لیا (بچہ اس کے مشابہ ہو گیا)-

لَقَدْ نَزَعْتَ بِمِثْلِ مَا فِي التَّوْرَاةِ - تم تو وہی مضمون لائے جو تورات کے مضمون کے مشابہ ہے-

قَبْلَ اَنْ يَّنْزِعَ اِلٰى اَهْلِهٖ - اس سے پہلے کہ آپؐ کو اپنے گھر والوں کا شوق پیدا ہو-

يَنْزِعُ الْوَلَدُ اِلٰى اَبِيْهِ - لڑکا اپنے باپ کے مشابہ ہوتا ہے-

لَعَلَّ الشَّيْطَانَ يَنْزِعُ فِيْ يَدِهٖ - شاید شیطان اس کے ہاتھ سے چھین لے (اور کسی کو مار لگا دے- ایک روایت میں يَنْزَغُ ہے غین معجمہ سے یعنی شاید شیطان اس کو بہکائے اور کسی کو مارنے کی ترغیب دے جب اس کے ہاتھ میں ہتھیار ہو اور وہ کسی کی طرف اشارہ کرے تو احتمال ہوتا ہے کہ شاید ہاتھ چل جائے)-

اَلْكِبْرِيَاءُ رِدَاؤُهٗ فَمَنْ يُّنَازِعُنِيْ - بزرگی اور عظمت اللہ کی چادر ہے- اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ کون شخص ہے جو اس بزرگی اور عظمت میں میرا شریک ہو سکتا ہے- (یعنی کون دعویٰ کر سکتا ہے کہ میں بھی عظمت اور بزرگی والا ہوں بلکہ سب غلام بن کر اس کے سامنے عاجزی سے حاضر ہوں گے "اِنْ كُلُّ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّا اٰتِي الرَّحْمٰنِ عَبْدًا)-

اَنْزِعُوْا بَنِيْ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ - عبدالمطلب کے بیٹو! زمزم سے پانی بھر بھر کر نکالو (لوگوں کو پلاؤ)-

فَنَزَعْتُ بِسَهْمٍ لَيْسَ فِيْهِ نَصْلٌ - پھر میں نے ایک تیر مارا جس میں پیکان نہ تھا (یعنی لوہے کی انی نہ تھی صرف لکڑی تھی)-

رَامِيًا شَدِيْدَ النَّزْعِ - تیر انداز زور سے کمان کھینچنے والے (یعنی جتنے زور سے کمان کھینچو اتنا ہی تیر دور جاتا ہے- جو لوگ تیر انداز ہوتے ہیں ان کی کمانیں سخت ہوتی ہیں اور بہت زور سے کھینچی جاتی ہیں)-

كَانَ يَنْزِعُ عَنْ شَيْءٍ - کسی چیز کو نہیں چھوڑتے تھے-

نَزَعَ خَاتَمَهٗ - (آنحضرتؐ جب پاخانے گئے تو) اپنی انگشتری اتار لی (کیونکہ اس پر محمد رسول اللہ کندہ تھا- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ استنجا کرنے والے کو اللہ اور رسول کا نام اپنے ساتھ نہ رکھنا چاہئے)-

لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ اِنْتِزَاعًا - اللہ تعالیٰ قیامت کے قریب علم کو لوگوں کے سینے سے چھین نہیں لے گا- (بلکہ عالموں کو دنیا سے اٹھا لے گا)-

فَاَرَادَ الرُّجُوْعَ نَزَعَ ثَوْبَهٗ - پھر لوٹنے کا ارادہ کیا اپنا کپڑا وہیں چھوڑ دیا- یعنی کپڑے اتار دیئے-

نَدِمَ اَنْ لَّا يَكُوْنَ نَزَعَ - وہ اس بات پر شرمندہ ہوگا کہ اس نے گناہ کے کام کیوں نہ چھوڑے-

اَلْمُنْتَزِعَاتُ وَالْمُخْتَلِعَاتُ - اپنے خاوندوں سے چھڑانے والیاں اور خلع کرنے والیاں-

بَرَاعَةُ مَنْزَعٍ - جہاں سے لیا گیا ہے اس کی فصاحت اور عمدگی-

مَنَازِعُهُمْ - یہ جمع ہے مِنْزَعٌ کی بکسرۂ میم یعنی تیر-

اَسَرَنِيْ رَجُلٌ اَنْزَعُ - مجھ کو ایسے شخص نے قید کیا جس

کے سامنے کے بال (پیشانی کے) جھڑ گئے تھے (یعنی سر کے سامنے کے حصے پر بال نہ تھے - مراد حضرت علیؓ ہیں)-

اَلْاَنْزَعُ الْبَطِیْنُ - سر کے سامنے کا حصہ کھلا ہوا رے پیٹ والے (یہ حضرت علیؓ کی صفت ہے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ شرک سے خالی ایمان اور علم سے پیٹ بھرا ہوا)-

لَقَدْ اَغْرَقَ فِی النَّزْعِ - اس نے بہت زور سے کمان کھینچی یا کسی کام میں انتہائی حد کو پہنچ گیا-

تَذَاکَرْنَا الْاَنْصَارَ فَقَالَ اَخَذْنَاهُمْ نُزَّاعًا مِّنْ قَبَائِلَ - ہم نے انصار کا ذکر کیا تو فرمایا کہ ہم نے ان کو ان کے قبیلوں سے کھینچ کھینچ کر اکٹھا کیا-

طُوْبٰی لِلْغُرَبَاءِ النُّزَّاعِ مِنَ الْقَبَائِلِ - خوشی ہو ان غریب الوطنوں کو جو اپنے قبیلوں میں سے نکال دیئے گئے ہیں (یعنی اپنے عزیزوں اور رشتہ داروں کو چھوڑ کر ہجرت کر کے چلے آئے ہیں)-

صِیَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِیْنَ یَقَعُ نَزْعَةٌ مِّنَ الشَّیْطَانِ - بچہ جب زمین پر گرتا ہے یعنی ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے تو شیطان اس کو کونچا لگاتا ہے اسی وجہ سے وہ چیختا ہے (کذا فی مجمع البحرین- میں سمجھتا ہوں یہ صاحب مجمع البحرین کی غلطی ہے- حدیث میں نَزْغَةٌ ہے غین معجمہ سے جیسے آگے آتا ہے)-

اَلنَّفْسُ الْاَمَّارَةُ اَبْعَدُ شَیْءٍ مَنْزَعًا - نفس امارہ گناہوں سے توبہ کرنے میں بہت دور رہتا ہے (یعنی گناہوں کا ترک اس پر بہت مشکل ہوتا ہے)-

فُلَانٌ فِی النَّزْعِ - وہ مرنے کے قریب ہے-

ثَقُلَ عَلَیْهِ نَزْعُ الْعِمَامَةِ - اس کو عمامہ کا اتارنا مشکل معلوم ہوا-

اِنَّ الْغُلَامَ لَیَنْزِعُ اِلَی اللَّبَنِ - بچہ دودھ دینے والی کے مشابہ ہو جاتا ہے (یعنی انا کے اخلاق و عادات اختیار کرتا ہے)-

نَزْغٌ - طعنہ دینا' غیبت کرنا' فساد ڈالنا' بہکانا' وسوسہ ڈالنا' ایک کو دوسرے سے بھڑا دینا' برانگیختہ کرنا-

وَلَمْ یَرْمِ الشُّکُوْكَ بِنَوَازِغِهَا عَزِیْمَةَ اِیْمَانِهِمْ - شکوک نے اپنے فساد کے تیر ان کے ایمان کی مضبوطی پر نہیں چلائے (مطلب یہ ہے کہ ایمان کے اعتقادات میں ان کو شک نہیں ہوا)-

صِیَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِیْنَ یَقَعُ نَزْغَةٌ مِّنَ الشَّیْطٰنِ - بچے کا چیخنا جب وہ (ماں کے پیٹ سے) زمین پر آتا ہے شیطان کے کونچا مارنے کی وجہ سے ہے-

فَنَزَغَهُ اِنْسَانٌ مِّنْ اَهْلِ الْمَسْجِدِ بِنَزِیْغَةٍ - پھر مسجد والوں میں سے ایک شخص نے ان کو ایک سخت کلمہ کہا-

حِیْنَ یَنْزَغُ الْفَجْرُ - جب کہ صبح طلوع ہوتی ہے-

نَزْفٌ - سارا پانی کھینچ ڈالنا' نکل جانا' عقل جاتی رہنا' نشہ ہو جانا' دلیل میں ہار جانا' فنا ہو جانا-

تَنْزِیْفٌ - حمل کی حالت میں حیض کا خون دیکھنا-

اِنْزَافٌ - سارا پانی نکال ڈالنا یا نکل جانا' فنا کر دینا' نشہ ہو جانا-

اِسْتِنْزَافٌ - سب نکال ڈالنا-

زَمْزَمُ لَا تُنْزَفُ وَلَا تُذَمُّ - زمزم کا پانی کبھی ختم نہیں ہوتا اور نہ اس کی برائی کی جاتی ہے-

فَنَزَفَهُ الدَّمُ فَرَکَعَ وَسَجَدَ وَمَضٰی - پھر ان کے جسم سے خون بہنے لگا لیکن انھوں نے رکوع اور سجدہ کیا اور نماز پڑھتے گئے (یعنی خون نکلنے کی علت سے نماز نہیں توڑی)-

کَاَنَّهُ نُزِفَ مِنْهُ الدَّمُ - شاید ان کے بدن سے بہت سا خون نکلا-

نَزْكٌ - نیزہ مارنا' بدگوئی کرنا' عیب کرنا' تہمت لگانا-

نَیْزَكٌ - چھوٹا برچھا (اس کی جمع نیازک ہے)-

ذَکَرَ الْاَبْدَالَ فَقَالَ لَیْسُوْا بِنَزَّاکِیْنَ وَلَا مُعْجِبِیْنَ وَلَا مُتَمَاوِتِیْنَ - حضرت ابوالدرداءؓ نے ابدال کا ذکر کیا تو کہا کہ وہ لوگ کسی کا عیب نہیں کرتے' نہ غرور کرتے ہیں اور نہ عبادت کی وجہ سے اپنی ناتوانی ظاہر کرتے ہیں (بلکہ لوگوں کی نگاہ میں چاق و چست رہتے ہیں تاکہ کسی کو معلوم نہ ہو کہ یہ عبادت کرتے کرتے ضعیف و ناتوان ہو گئے ہیں)-

اِنَّ عِیْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ یَقْتُلُ الدَّجَّالَ بِالنَّیْزَكِ - حضرت عیسیٰ علیہ السلام دجال کو چھوٹے برچھے سے ماریں گے-

ذُکِرَ عِنْدَہٗ شَھْرُ بْنُ حَوْشَبٍ فَقَالَ اِنَّ شَھْرًا نَزَکُوْہُ- ان کے سامنے شہر بن حوشب کا ذکر آیا (جو حدیث کا ایک راوی ہے) تو انھوں نے کہا کہ شہر پر لوگوں نے طعنہ کا برچھا چلایا ہے (یعنی اس کی روایت معتبر نہیں ہے)-

نُزُوْلٌ- اترنا یعنی اوپر سے نیچے آنا' اتارنا' ٹھہرنا' منی میں آنا' چھوڑ دینا' سفر کرنا-

نَزْلَۃٌ- زکام ہونا' باری-

نَزَلٌ- پاک ہونا' بڑھنا' پانی بہہ نکلنا-

تَنْزِیْلٌ- اتارنا' مرتب کرنا' قائم مقام کرنا-

مُنَازَلَۃٌ اور نِزَالٌ- جنگ کے لئے سواری سے اترنا-

اِنْزَالٌ اور مُنْزَلٌ- اتارنا' منی نکالنا' مہمانی کرنا' وحی بھیجنا-

تَنَزُّلٌ- اترنا' چھوڑ دینا-

تَنَازُلٌ- اپنے درجہ سے اتر جانا' سستی کرنا' سواری سے اتر کر جنگ کرنا-

اِسْتِنْزَالٌ- اترنے کی درخواست کرنا-

نَزِیْلٌ- جو کسی مقام میں جا کر اترے' مہمان-

اِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰے یَنْزِلُ کُلَّ لَیْلَۃٍ اِلَی السَّمَاءِ الدُّنْیَا- اللہ تعالیٰ اپنے عرش معلےٰ سے ہر رات کو نزدیک والے آسمان پر اترتا ہے (متاخرین اہل کلام نے اس حدیث کی تاویل کی ہے- یعنی اللہ تعالےٰ کی رحمت اور مہربانی ہوتی ہے)-

لَاتُنْزِلْھُمْ عَلٰے حُکْمِ اللّٰہِ وَلٰکِنْ اَنْزِلْھُمْ عَلٰے حُکْمِكَ- (جب دشمن عاجز ہو جائیں اور کہیں کہ ہم قلعہ سے اتر آتے ہیں) تو ان کو یہ کہہ کر مت اتارو کہ اللہ تعالیٰ کے حکم پر اترو بلکہ یوں کہہ کہ ہمارے حکم پر اترو (اس کی وجہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کا حکم کسی کو معلوم نہیں ہے کہ ان کے باب میں کیا ہے تو اگر اللہ تعالیٰ کے حکم پر اتارے گا تو اس میں خطا کا احتمال ہے- برخلاف اس کے کہ اپنے حکم پر اتارے اس صورت میں جو چاہے وہ حکم دے گا)-

اِنَّ اَبَا بَکْرٍ اَنْزَلَہٗ اَبًا- حضرت ابوبکرؓ نے جب باپ نہ ہو تو دادا کو باپ کی طرح ٹھہرایا (جو باپ کا حصہ ترکہ میں ہوتا ہے وہ اس کو دلایا)-

نَازَلْتُ رَبِّیْ فِیْ کَذَا- میں نے ان باتوں میں اللہ تعالیٰ سے دوبارہ سہ بارہ سوال کیا-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ نُزُلَ الشُّھَدَاءِ- یا اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے وہ ثواب اور اجر مانگتا ہوں جو تو شہیدوں کو عطا فرمائے گا-

وَاَکْرِمْ نُزُلَہٗ- اور اس کی مہمانی اچھی کر-

شَرَّفَھُمُ اللّٰہُ بِنُزُلِ قُدْسِہٖ- اللہ تعالیٰ نے اپنی پاکیزہ مہمانی سے یا بہشت سے ان کو مشرف فرمایا-

اَعَدَّ اللّٰہُ لَہٗ نُزُلَہٗ- اللہ تعالیٰ اس کی مہمانی تیار رکھے گا-

فَلَمَّا فَرَغَ نَبِیُّ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نَزَلَ- جب آنحضرتؐ عید کی نماز سے فارغ ہوئے تو اتر آئے (یہاں اترنے سے یہ مراد ہے کہ جہاں پر خطبہ پڑھا تھا وہاں سے سرک گئے کیونکہ آنحضرتؐ کے عہد میں عیدگاہ میں منبر نہیں ہوتا تھا)-

لَقَدْ رَاَیْتُہٗ یَنْزِلُ عَلَیْہِ الْوَحْیُ یَاْیُنْزَلُ عَلَیْہِ الْوَحْیُ- میں نے دیکھا آنحضرتؐ پر جب وحی اترتی تھی یا اتاری جاتی تھی-

مَاذَا اُنْزِلَ اللَّیْلَۃَ مِنَ الْفِتَنِ وَالْخَزَائِنِ- آج رات کو کیسے کیسے فتنے اتارے گئے ہیں اور خزانے (مطلب یہ ہے کہ آپ کی وفات کے بعد بہت سے فسادات واقع ہوں گے اور روم و ایران کے خزانے مسلمانوں کے ہاتھ آئیں گے اللہ تعالیٰ نے اس رات میں آپ کو ان باتوں کی خبر دے دی ہوگی)-

نَزَلَا فِیْ بُطْحَانَ- لوگ بطحان میں اترے ہوئے-

عَامَ نَزَلَ الْحَجَّاجُ- جس سال حجاج (عبداللہ بن زبیرؓ سے لڑنے کے لئے) مکہ میں اترا (یہ ۷۳ ہجری کا واقعہ ہے جب عبدالملک بن مروان نے حجاج کو لشکر عظیم دے کر عبداللہ بن زبیرؓ سے لڑنے کے لئے مکہ میں بھیجا- چنانچہ حجاج نے حضرت عبداللہ بن زبیرؓ کو قتل کیا اور حضرت عبداللہ بن عمرؓ کو ساتھ لے کر حج کیا- حج کے مناسک ان سے سیکھے)-

نَرٰی ھٰذَا مِنَ الْقُرْاٰنِ حَتّٰی نَزَلَتْ اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ- (لو کان لابن آدم و ادیان من ذھب لابتغی

نازلاً اس کو ہم قرآن کی آیت سمجھتے تھے یہاں تک کہ سورۂ تکاثر نازل ہوئی (اس وقت آنحضرتؐ نے بتلا دیا کہ یہ قرآن کی آیت نہیں ہے یا اس کی تلاوت منسوخ ہوگئی)۔

فَيَضِلُّوْا بِتَرْكِ فَرِيْضَةٍ اَنْزَلَهَا اللّٰهُ- ایسا نہ ہو ایک فرض کے چھوڑ دینے سے جس کو اللہ تعالیٰ نے اتارا ہے وہ گمراہ ہو جائیں (یعنی زانی محصن کے رجم کا حکم قرآن میں اترا تھا مگر اس کی تلاوت منسوخ ہوگئی اس لئے میں نے رجم کی آیت "الشیخ والشخة اذا زنیا فارجمو هما" تم کو سنادی ایسا نہ ہو آئندہ چل کر لوگ یہ خیال کریں کہ رجم کا حکم قرآن میں نہیں ہے اور رجم کرنا چھوڑ دیں)۔

وَبِكِتَابِكَ الَّذِىْ اَنْزَلْتَ- اور میں ایمان لایا تیری اس کتاب پر جس کو تو نے اتارا (یعنی قرآن پر حالانکہ قرآن کتاب کی شکل میں نہیں اترا- تو مطلب یہ ہے کہ قرآن لانے والے کو اتارا)۔

فَنَزَّلَنِىْ زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ مَنْزِلاً مَنْزِلاً- زید بن وہب نے مجھ کو لشکر کی ایک ایک منزل بتائی۔

وَعَلَيْهِ يَنْزِلُ الْقُرْاٰنُ وَيَعْرِفُ تَاوِيْلَهٗ- قرآن آنحضرتؐ ہی پر اترتا تھا اور آپ ہی اس کی تفسیر خوب جانتے تھے (مطلب یہ ہے کہ قرآن کی تفسیر جو حدیث میں آ گئی ہے اس سے عدول نہ کرنا چاہئے اور اس کے خلاف جو اقوال ہیں ان پر خیال نہ کرنا چاہئے- آنحضرتؐ سب سے بڑھ کر قرآن کی تفسیر جانتے تھے قرآن آپ ہی پر اترا تھا- اس کے بعد صحابہؓ کی تفسیر ہے- وہ اہل زبان تھے اور قرآن اترنے کے وقت موجود تھے- اس کے بعد تابعین کے اقوال ہیں جنھوں نے صحابہؓ کی صحبت پائی تھی)۔

اَنْزَلَ الدَّوَاءَ الَّذِىْ اَنْزَلَ الدَّاءَ- دوا بھی اسی نے اتاری جس نے بیماری اتاری (یعنی دوا اور علاج کرنے میں کوئی قباحت نہیں ہے اور نہ وہ توکل کے خلاف ہے کیونکہ سید المتوکلین رسول رب العالمین نے اس کو کیا ہے)۔

فَلَمَّا نَزَلَ الْوَحْىُ قَالَ وَيَسْاَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ- جب وحی اتر چکی تو آپ نے یہ آیت سنائی: وَيَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الرُّوْحِ- اخیر تک-

ثُمَّ غُسِلَ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ اُنْزِلْتُ- پھر زمزم کے پانی سے دھویا گیا اس کے بعد میں چھوڑ دیا گیا-

لَمَّا نَزَلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ يا نُزِلَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ- جب موت کا فرشتہ آنحضرتؐ پر اتر آیا یا موت کا فرشتہ آنحضرتؐ پر اتارا گیا-

يَنْزِلاَنِ اِلٰى سَمَاءِ الدُّنْيَا- دو فرشتے نزدیک والے آسمان پر اترتے ہیں (ان میں ایک یہ کہتا ہے یا اللہ خرچ کرنے والے کو اور دے (جو اپنا روپیہ تیری راہ میں خرچ کرتا ہے) اور جوڑ رکھنے والے کا مال تباہ کر دے)۔

فَلَمَّا نَزَلَتِ الْمَائِدَةُ- جب سورۂ مائدہ کی یہ آیت اتری: اِنَّمَا الْخَمْرُ وَالْمَيْسِرُ- اخیر تک-

فَمُرْنِىْ بِلَيْلَةٍ اَنْزِلُهَا اِلٰى هٰذَا الْمَسْجِدِ- ایک رات مجھ کو حکم دیجئے کہ میں اس مسجد میں آنے کے ارادے سے اتروں (یعنی اس رات کو مسجد نبوی میں آ کر عبادت کروں)۔

لَمَّا نَزَلَتْ بَنُوْ قُرَيْظَةَ- جب بنو قریظہ کے یہودی (سعد بن معاذ کے حکم پر راضی ہو کر قلعہ سے) اتر آئے-

اَنْزِلُوا النَّاسَ مَنَازِلَهُمْ- ہر ایک آدمی کو اس کے درجہ پر رکھو (یعنی اس کی حالت اور عزت اور فضیلت کے موافق اس کی تعظیم کرو یہ نہیں کہ گدھا گھوڑا سب برابر، عالم اور جاہل اور شریف اور کمین سب سے یکساں برتاؤ کرو)۔

وَقَدْ نَزَلَ النَّاسُ مَنَازِلَهُمْ- لوگ اپنے اپنے مکانوں میں اتر چکے ہوں گے-

اَنْتَ مِنِّىْ بِمَنْزِلَةِ هَارُوْنَ مِنْ مُّوْسٰى اِلَّا اَنَّهٗ لَا نَبِىَّ بَعْدِىْ- علی تمہارا مرتبہ میرے ساتھ وہی ہے جو ہارون کا موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ تھا (یعنی جیسے حضرت موسیٰؑ کوہ طور پر جاتے وقت ہارونؑ کو اپنا جانشین بنا گئے تھے ایسے ہی اب غزوہ میں جاتے وقت میں تمہیں مدینہ میں اپنا جانشین بنا کر جا رہا ہوں)۔

فَبَيْنَا نَحْنُ عِنْدَهٗ عَلٰى حِرَاءٍ وَاَنَّهٗ نَزَلَتْ وَالْمُرْسَلَاتِ- ہم آنحضرتؐ کے ساتھ تھے حرا پہاڑ پر اتنے میں والمرسلات کی سورت اتری (یہ روایت صحیح نہیں ہے کیونکہ صحیح روایت میں یہ ہے کہ سورۂ والمرسلات منیٰ کے غار میں

اتری-شاید اس غار کا نام بھی حراء ہوگا)-

مَنْ قَرَأَهَا كَمَا اُنْزِلَتْ - جو شخص سورۂ کہف جس طرح پراتری ہے اس طرح پڑھے (یعنی صحت اور تجوید کے ساتھ)-

نَزَلَتْ اٰيَةُ يُثَبِّتُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ فِيْ عَذَابِ الْقَبْرِ - یہ آیت یثبت اللہ الذین امنوا بالقول الثابت عذاب قبر کے بارے میں اتری ہے (حالانکہ اس آیت میں عذاب قبر کی صراحت نہیں ہے مگر احوال قبر کی طرف اشارہ ہے وہ بھی عذاب قبر کی طرح ہے)-

كُلَّمَا غَدَا اَوْ رَاحَ اِسْتَمَرَّ اِعْدَادُ نُزُلِهٖ فِي الْجَنَّةِ - جب صبح اور شام کو مسجد میں جائے گا تو اس کی مہمانی بہشت میں تیار ہوتی رہے گی-

نَزَلَ فُلَانٌ مِنْ مَّكَارِمِ الْاَخْلَاقِ اِلٰى سَفْسَافِهَا - عمدہ اخلاق کو چھوڑ کر برے اخلاق پر اتر آیا-

اَللّٰهُمَّ يَا مُنْزِلَ الْكِتٰبِ وَيَاهَازِمَ الْاَحْزَابِ - اے پروردگار جو قرآن کا اتارنے والا ہے جتھوں کا شکست دینے والا ہے-

اَلدُّعَاءُ يَنْفَعُ مِمَّا نَزَلَ وَمِمَّا لَمْ يَنْزِلْ - دعا ان بلاؤں میں نفع کرتی ہے جو اتر چکی ہیں اوران بلاؤں میں بھی جو ابھی نہیں اتریں-

مَنَازِلُ الْقَمَرِ - چاند کی منزلیں (وہ چوبیس ہیں ہر برج میں دو منزل اور ایک حصہ)-

نَزَلَ بِهِ الْكِتَابُ وَنَزَلَ بِهٖ جِبْرِيْلُ - ایک بار قرآن اترا دوسری بار حضرت جبریل اترے-

اَعْرِفُوْا مَنَازِلَ الرِّجَالِ عَلٰى قَدْرِ رِوَايَاتِهِمْ عَنَّا - آدمیوں کا مرتبہ اس حساب سے پہچانو جتنی وہ ہم سے روایتیں کرتے ہیں (مطلب یہ ہے کہ جس کو زیادہ حدیثیں یاد ہوں اس کا مرتبہ بالاتر رکھو)-

لَعَنَ اللّٰهُ الْمُتَغَوِّطَ فِيْ ظِلِّ النِّزَالِ - اللہ نے اس شخص پر لعنت کی جو سایہ دار جگہ پر جہاں مسافر اترتے ہیں پاخانہ کرے-

نَزْلَةَ الْحَوْرَاءِ - حور کا اترنا (کہتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ پر بہشت کی دو حوریں اتاریں- انھوں نے ایک کا نکاح اپنے بیٹے شیث سے کر دیا اور دوسری کا اپنے بیٹے یافث سے- اب ایک بیٹے کا لڑکا پیدا ہوا دوسرے کی لڑکی' تب اللہ تعالیٰ نے حکم دیا کہ لڑکے کو اس لڑکی سے بیاہ دیں- ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت آدمؑ پر بہشت کی ایک حور اتاری' انھوں نے اس کا نکاح اپنے بیٹے سے کر دیا اور دوسرے بیٹے نے جن کی بیٹی سے نکاح کیا تو اب لوگوں میں جو اچھے اخلاق ہیں وہ حور کا اثر ہیں اور جو برے اخلاق ہیں وہ جن کی بیٹی کا اثر ہیں)-

اِذَا نَزَلَ بِالرَّجُلِ نَازِلَةٌ - جب آدمی پر کوئی آفت اترے-

نَزْهٌ - پانی سے دور کرنا' پاک صاف ہونا (جیسے نَزَاهَةٌ اور نَزَاهِيَةٌ ہے ہر برائی سے دور ہونا)-

تَنْزِيْهٌ - ہر برائی سے پاکی بیان کرنا-

تَنَزُّهٌ - پاک صاف ہونا' دور رکھنا' پرہیز کرنا' ہوا خوری کرنا-

نَزِيْهٌ - پاک صاف-

يُصَلِّيْ مِنَ اللَّيْلِ فَلَا يَمُرُّ بِاٰيَةٍ فِيْهَا تَنْزِيْهٌ لِلّٰهِ تَعَالٰى اِلَّا نَزَّهَهٗ - آنحضرتؐ رات کو تہجد پڑھا کرتے جب کسی ایسی آیت پر گزرتے جس میں اللہ تعالیٰ کی پاکی کا ذکر ہوتا (دیر تک) اس کی پاکی بیان کرتے رہتے (اسی آیت کو بار بار پڑھتے رہتے یا تسبیح و تقدیس کیا کرتے)-

هُوَ تَنْزِيْهُهٗ - سبحان اللہ اللہ کی پاکی بیان کرنا ہے یعنی وہ برائی اور عیب اور نقص سے پاک ہے-

اَلْاِيْمَانُ نَزِهٌ - ایمان پاک ہے یعنی گناہوں اور قبیح کاموں سے-

اَلْجَابِيَةُ اَرْضٌ نَزِهَةٌ - جابیہ (جو ایک بستی ہے دمشق کے قریب) پاک صاف سرزمین ہے (وہاں وبائی امراض کم آتے ہیں)-

صَنَعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَيْئًا فَرَخَّصَ فِيْهِ فَتَنَزَّهَ عَنْهُ قَوْمٌ - آنحضرتؐ نے ایک کام کیا اور

اس کی اجازت دی لیکن بعض لوگ اس سے الگ رہے (انھوں نے اس کا نہ کرنا تقویٰ سمجھا - یہ حال دیکھ کر آنحضرتؐ کو غصہ آیا فرمانے لگے میں تم سے زیادہ پرہیز گار ہوں تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتا ہوں)-

كَانَ لَايَسْتَنْزِهُ عَنِ الْبَوْلِ - وہ شخص پیشاب سے پاکی نہیں کرتا تھا (استبرا اور استنجا احتیاط کے ساتھ نہیں کرتا تھا - اگر پیشاب کا کوئی قطرہ اڑکر پڑ جاتا یا کپڑے سے لگ جاتا تو اس کی پرواہ نہ کرتا)-

سَتَعْلَمُ اَيُّنَامِنهَا بِنَزْهٍ - تو عنقریب جان لے گا ہم میں سے کون اس سے بچا رہتا ہے-

اَمْرَ الْعَرَبِ الْاُوَلِ فِي التَّنَزُّهِ - اگلے عربوں کے دستور کے موافق جو پاخانہ کے لئے جنگل کو جاتے (یہی دستور عمدہ اور حفظانِ صحت کے لئے مناسب تھا اوّل تو صبح صبح کی نسیم صحت خیز اور ہوائے فرحت انگیز تازہ دم ہوتے دوسرے مکانوں کی ہوا صاف اور پاک رہتی)-

اَلْاِيْمَانُ نُزْهَةٌ - ایمان گناہوں سے دور رہنا ہے-

اِلَّا اَنْ نَجِدَ غَيْرَهُ فَتَتَنَزَّهُ عَنْهُ - مگر تو اس کے سوا اور پائے تو اس سے الگ رہ (یعنی دوسرے پاک برتن ملیں تو کافروں کے برتنوں میں مت پکا)-

خَرَجْنَا نَتَنَزَّهُ - ہم سیر و تفریح کے لیے نکلے (ہوا خوری کو)-

يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَكُوْنُ حَجُّ الْمُلُوْكِ نُزْهَةً وَحَجُّ الْاَغْنِيَاءِ تِجَارَةً - ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ بادشاہ لوگ سیر و ہوا خوری کی نیت سے حج کریں گے (نہ کہ فریضہ ادا کرنے کی نیت سے یا ثواب کے لئے) اور مال دار لوگ سوداگری کی غرض سے حج کریں گے (روپے کمانے کو)-

نَزْوٌ یا نُزُوٌّ یا نَزَوَانٌ - نر کا مادہ پر کودنا' مائل ہونا' خواہش کرنا' کودنا' مہنگا ہونا' نکل بھاگنا-

يَنْزُوْ وَيَلِيْنُ - (یہ ایک مثل ہے یعنی) عزت کے بعد پھر ذلیل ہوتا ہے-

تَنْزِيَةٌ - نر کا مادہ پر کودنا یا کدانا (جیسے اِنْزَاءٌ ہے)-

تَنَزِّيْ - کودنا' جلدی کرنا-

اِنَّ رَجُلًا اَصَابَتْهُ جِرَاحَةٌ فَنُزِيَ مِنهَا حَتّٰى مَاتَ - ایک شخص کو زخم لگا پھر اس کے خون بہتا رہا (بند ہی نہیں ہوا) یہاں تک کہ مر گیا-

اِنَّهُ رُمِيَ بِسَهْمٍ فِيْ رُكْبَتِهٖ فَنُزِيَ مِنْهُ فَمَاتَ - ایک شخص (ابو عامر اشعری) کو گھٹنے میں تیر لگا پھر خون بہتا رہا یہاں تک کہ مر گئے-

فَنُزِيَ فِيْ جُرْحِهٖ - زخم میں سے پانی نکل آیا-

اُمِرْنَا اَنْ لَّانُنْزِيَ الْخَيْلَ عَلَى الْحَمِيْرِ - (نہایہ میں یوں ہے لَانُنْزِيَ الْحُمُرَ عَلَى الْخَيْلِ) ہم کو حکم ہوا کہ گھوڑوں کو گدھیوں پر نہ چڑھائیں یا گدھوں کو گھوڑیوں پر نہ چڑھائیں (خچر پیدا کرنے کے لئے اس کی وجہ یہ ہے کہ گھوڑا جہاد میں کام آتا ہے اس کی نسل بڑھانے کی ضرورت ہے - سواری کے لئے بھی گھوڑا خچر سے کہیں بہتر ہے دوسرے خچر کی اولاد نہیں ہوتی تو اس میں نسل کو نقصان پہنچے گا مگر یہ ممانعت مصلحتی اور تنزیہی ہے - بعض علاقوں میں بار برداری وغیرہ کے لئے خچروں کی سخت ضرورت پڑتی ہے کیونکہ خچر بڑے بارکش اور مضبوط ہوتے ہیں - پس ضرورت کی حالت میں خچر نکالنے میں قباحت نہیں - لیکن بے ضرورت مکروہ ہے خصوصاً جب گھوڑوں کی کمی ہو)-

لَانُنْزِی الْحِمَارَ عَلَى الْفَرَسِ - ہم گدھے کو گھوڑی پر نہ کدائیں (مجمع البحار میں ہے کہ جن لوگوں نے خچر نکالنا جائز رکھا ہے وہ یہ دلیل لاتے ہیں کہ آنحضرتؐ خچر پر سوار ہوئے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے اپنا احسان بندوں پر جتایا والخیل والبغال والحمیر لترکبوھا وزینۃ)-

يَنْزُوْ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ - آسمان و زمین کے درمیان کودتا ہے-

فَنَزَوْنَا عَلٰى سَعْدٍ - پھر سعد بن عبادہؓ پر ہم کودے (جب انھوں نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کی بیعت سے انکار کیا یعنی ان پر گرے' ان کو روند ڈالا)-

فَنَزَوْتُ لِاٰخُذَهٗ - میں اس کو لینے کے لئے کودا-

اِنَّ هٰذَا انْتَزٰى عَلٰى اَرْضِيْ - یہ تو میری زمین پر کود آیا

(اس پر قابض ہوگیا)۔

اِنْتَزٰی عَلَی الْقَضَاءِ فَقَضٰی بِغَیْرِ عِلْمٍ- قاضی بننے کے لئے کودا (کوشش کی حرص کی) آخر بغیر علم کے فیصلے کرنے لگا (اس کی مٹی خراب ہوگی دنیا اور آخرت میں ذلیل ہوگا)۔

اِئْتِنِیْ بِشَاۃٍ لَّمْ یَنْزُ عَلَیْھَا الْفَحْلُ- ایک بکری میرے پاس ایسی لے کر آ جس پر بکرا نہ چڑھا ہو۔

اِنَّ لِلْبَاطِلِ نَزْوَۃً- باطل کا شروع شروع میں زور رہتا ہے (خوب پھیلتا ہے لیکن قائم نہیں رہتا آخر میں مر جاتا ہے اور مٹ جاتا ہے اور سچائی کی ترقی بتدریج ہوتی ہے لیکن ایسی پائیدار ہوتی ہے کہ قیامت تک نہیں مٹتی)۔

یَنْزُو الْمَاءُ فَیَقَعُ عَلٰی ثَوْبِیْ- پانی اچھل کر میرے کپڑے پر پڑ جاتا ہے۔

نَزَاَ الشَّیْطَانُ بَیْنَھُمْ- شیطان نے ان میں فساد پھیلایا۔

بابُ النّونْ مع السّینْ

نَسْأٌ- ڈانٹنا' ہانکنا۔

نَسْأٌ اور مَنْسَاۃٌ- دیر کرنا' تاخیر کرنا' حفاظت کرنا' ہٹا دینا' ملانا' مارنا' موٹاپا شروع ہونا' بال جھڑنے کے بعد اگنا' ادھار بیچنا۔

تَنْسِئَۃٌ- ہانکنا' ڈانٹنا' دیر کرنا' ادھار بیچنا۔

اِنْتِسَاءٌ- دور چلے جانا۔

اِسْتِنْسَاءٌ- میعاد کی درخواست کرنا (یعنی ادائے قرض میں مہلت چاہنا)۔

مَنْ اَحَبَّ اَنْ یُّنْسَاَ فِیْ اَجَلِهٖ فَلْیَصِلْ رَحِمَهٗ- جو شخص چاہے کہ اس کی عمر دراز ہو تو اپنے اعزہ کے ساتھ (نیک) سلوک کرے۔

صِلَۃُ الرَّحِمِ مَثْرَاۃٌ فِی الْمَالِ مَنْسَاۃٌ فِی الْاَثَرِ- رشتہ داروں سے سلوک کرنا تونگری کو بڑھاتا ہے (مال میں برکت ہوتی ہے) عمر بڑھاتا ہے (مثلاً لوح محفوظ میں یوں لکھا ہوتا ہے کہ اگر یہ ناطہ داروں سے سلوک کرے گا تو اس کی عمر سو برس کی ہوگی ورنہ ساٹھ برس کی ہوگی۔ بعض نے کہا عمر بڑھانے سے یہ مطلب ہے کہ اس کی یاد لوگوں کے دلوں میں مدت تک باقی رہتی ہے۔

"نوشیرواں نہ مرد کہ نام نکو گزاشت"[1]

وَکَانَ قَدْ اُنْسِیَ لَهٗ فِی الْعُمْرِ- اس کی عمر بڑھائی گئی (موت کو پیچھے ہٹا دیا گیا)۔

مَنْ سَرَّهُ النَّسَأُ وَالْاِنْسَاءُ- جس کو موت میں دیر ہونا یا دیر کرنا خوش لگے۔

لَاتَسْتَنْسِئُوا الشَّیْطَانَ- شیطان سے دیر نہ کراؤ (یعنی نیک کام کرنے میں جلدی کرو' شیطان کی خواہش پر نہ چلو' وہ چاہتا ہے کہ تم نیک کام میں دیر کرتے رہو)۔

اِنَّمَا الرِّبٰوا فِی النَّسِیْئَۃِ- بیع میں سود جب ہی ہے جب ایک طرف ادھار ہو (لیکن نقد النقد بیچنا گو زیادتی اور کمی اور اتحاد جنس کے ساتھ ہو' سود نہیں ہے۔ ابن عباس کا یہی مذہب ہے اور دوسرے امام یہ کہتے ہیں کہ جب جنس متحد ہو مثلاً چاندی کے بدلے چاندی یا سونے کے بدلے سونا تو دونوں طرف ہم وزن ہونا ضروری ہے اور زیادتی اور کمی سود ہے گو نقد النقد بیچے)۔

بَیْعُ الذَّھَبِ نَسِیْئَۃً یَانَسِیَّۃً یَانَسْیَۃً- (تینوں طرح جائز ہے۔ یعنی) سونا ادھار بیچنا۔

اِرْمُوْا فَاِنَّ الرَّمْیَ جَلَادَۃٌ وَ اِذَا رَمَیْتُمْ فَانْتَسُوْا عَنِ الْبُیُوْتِ- تیر مارا کرو کیونکہ تیر اندازی سپہ گری ہے۔ لیکن جب تیر اندازی کرو تو گھروں سے دور ہٹ جاؤ (ایسا نہ ہو کسی آدمی کے تیر لگ جائے۔ بندوق بازی میں بھی یہی احتیاط لازمی ہے۔ نہایہ میں ہے کہ صحیح اِنْتَسِئُوْا ہے ایک روایت میں بَنِّسُوْا ہے معنی وہی ہیں)۔

کَانَتِ النُّسَاۃُ فِیْ کِنْدَۃَ- (یہ جو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں فرمایا اِنَّمَا النَّسِیْءُ زِیَادَۃٌ فِی الْکُفْرِ- یعنی مہینوں کو پیچھے

---

[1] یعنی نوشیرواں اسے عادل بادشاہ تھا کہ لوگ اس کی نیکی اور عدل وانصاف کی وجہ سے اسے ہمیشہ یاد کرتے رہیں گے۔ (م)

ڈال دینا کفر کو زیادہ کرتا ہے تو) یہ امر کندہ قبیلہ میں رائج تھا محرم کو صفر کر دیتے تھے (کیونکہ تین مہینے پے در پے حرام آنا ان پر شاق گزرتا تھا لوٹ نہیں ملتی تھی)۔

کَانَتْ زَیْنَبُ بِنْتُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَحْتَ اَبِی الْعَاصِ بْنِ الرَّبِیْعِ فَلَمَّا خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اِلَی الْمَدِیْنَةِ اَرْسَلَهَا اِلٰی اَبِیْهَا وَهِیَ نَسُوْءٌ۔ حضرت زینبؓ آنحضرتؐ کی صاحبزادی تھیں جو ابوالعاص بن ربیع کے نکاح میں تھیں جب آنحضرت ﷺ مدینہ کو روانہ ہو گئے تو ابوالعاص نے ان کو آنحضرت ﷺ کے پاس بھیج دیا۔ ان پر دن چڑھ رہے تھے (حمل کا گمان تھا۔ عرب لوگ کہتے ہیں: اِمْرَاَةٌ نُسْءٌ اور نَسُوْءٌ۔ یعنی وہ عورت جس کا حیض رک گیا ہو اور حمل کی امید ہو۔ ایک روایت میں نَسُوْءٌ ہے)۔

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلٰی اُمِّ عَامِرِ بْنِ رَبِیْعَةَ وَهِیَ نَسُوْءٌ یا نَسْءٌ فَقَالَ لَهَا اَبْشِرِیْ بِعَبْدِ اللّٰهِ خَلَفًا مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ فَوَلَدَتْ غُلَامًا فَسَمَّتْهُ عَبْدَاللّٰهِ۔ آنحضرت ﷺ عامر بن ربیعہ کی ماں کے پاس گئے ان پر دن چڑھ رہے تھے (حاملہ تھیں) تو فرمایا خوش ہو جا اللہ تعالیٰ اپنا ایک بندہ تجھ کو دے گا جو اگلے کا قائم مقام ہوگا۔ آخر انھوں نے لڑکا جنا اور اس کا نام عبداللہ رکھا (کیونکہ آنحضرتؐ نے پہلے ہی سے اس کو عبداللہ کہہ دیا تھا)۔

یَانِسَاءَ الْمُسْلِمَاتِ۔ اے مسلمان عورتو! (اس لفظ کو اس باب سے کچھ تعلق نہیں۔ مگر صاحب مجمع کے اتباع سے یہاں بیان کر دیا گیا)۔

مِنْسَاةٌ۔ عصا۔

نَسَأْتُهٗ۔ عصا سے اس کو مارا۔

اِنْهَوْا نِسَاءَ کُمْ اَنْ یُّرْضِعْنَ یَمِیْنًا وَّ شِمَالًا فَاِنَّهُنَّ یَنْسَیْنَ۔ اپنی عورتوں کو ادھر ادھر دودھ پلانے سے منع کرو وہ بھول جاتی ہیں (اور کبھی محرم عورت سے نکاح ہو جاتا ہے یہ حدیث بھی اس باب سے متعلق نہیں ہے)۔

نَسَبٌ یا نِسْبَةٌ۔ وصف بیان کرنا، خاندان باپ دادوں کا بیان کرنا، نسب چاہنا۔

نَسَبٌ اور نَسِیْبٌ اور مَنْسَبَةٌ۔ شعر میں کسی عورت کا حال بیان کرنا، جس کو تشبیب بھی کہتے ہیں۔

مُنَاسَبَةٌ۔ مشابہ ہونا، ہم شکل ہونا، ملائم ہونا، قابل قبول ہونا، رشتہ دار ہونا۔

اِنْسَابٌ۔ تیز ہونا۔

تَنَسُّبٌ۔ دوسرے کا دعویٰ کرنا کہ میں تیرا رشتہ دار ہوں، اسی سے یہ مثل نکلی ہے اَلْقَرِیْبُ مَنْ تَقَرَّبَ لَامَنْ تَنَسَّبَ۔ تیرا قریب (رشتہ دار) وہ ہے جو تیرا قرب چاہتا ہو (تیرا خیر خواہ ہو) نہ کہ وہ جو خاندانی رشتہ رکھتا ہو اور دل میں تیرا دشمن ہو۔ (ایک مثل یہ بھی ہے اَلْاَقَارِبُ کَالْعَقَارِبِ۔ رشتہ دار بچھوؤں کی طرح ہیں)۔

اِنْتِسَابٌ۔ اپنا نسب بیان کرنا کہ میں فلاں کی اولاد ہوں۔

اِسْتِنْسَابٌ۔ نسب بیان کرنا اور دوسرے سے کہنا تو ہمارے خاندان میں شریک ہو جا)۔

وَکَانَ رَجُلًا نَسَّابَةً۔ ابوبکر صدیقؓ عربوں کے نسب کو خوب جانتے تھے (یعنی علم انساب کے بڑے عالم تھے)۔

نَسَبَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمَالَ اِلَی السَّیِّدِ۔ آنحضرتؐ نے مال سب مولیٰ کا قرار دیا (گویا غلام کسی چیز کا مالک نہیں ہوتا۔ اس کے پاس جو کچھ ہے وہ سب اس کے مالک کا ہے۔

وَ اِنْ لَّمْ یَنْسِبْ اِلٰی قَبِیْلَةٍ اَوْ نَسَبَةٍ۔ اگرچہ اپنے قبیلہ کا نام نہ بیان کرے یا بیان کر دے (صرف مشہور نام اپنا دستاویز میں ظاہر کرنا ضروری ہے۔ باپ دادا اور خاندان کا بیان کرنا ضروری نہیں ہے)۔

وَمَا نُسِبُوْا اِلَی الرِّدَّةِ۔ ان کو اسلام سے پھر جانے کی نسبت نہیں دی گئی۔

نَسِیْبٌ حَسِیْبٌ۔ اچھی ذات والا اچھے خاندان والا۔

نِسْبَةُ اللّٰهِ اِلٰی خَلْقِهٖ۔ (امام جعفر صادقؓ نے فرمایا قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ میں) یہ بیان ہے کہ اللہ تعالیٰ اور اس کی مخلوق میں کوئی مناسبت نہیں ہے (اس کی تمام صفات مخلوق کی صفات سے مغائر

ہیں)۔

مَنْ اَبْطَاَبِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ۔ قیامت کے دن جس کے اعمال دیر کریں گے (اس کو بہشت میں جانے سے روکیں گے) تو اس کا خاندان اس کو جلدی نہ لے جا سکے گا (یعنی شرافت نسب اور عالی خاندانی کچھ کام نہ آئے گی۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ تم سب آدمؑ کی اولاد ہو اور آدمؑ مٹی سے بنائے گئے تھے اور قسم خدا کی ایک حبشی غلام جو اللہ کا مطیع اور فرماں بردار ہو اس قریش کے سید سے بہتر ہے جو اللہ کی نافرمانی کرتا ہو۔ کذا فی مجمع البحرین)۔

نَسْجٌ۔ بننا' خلاصہ کرنا' تیار کرنا' نظم کرنا۔

اِنْتِسَاجٌ۔ بن جانا۔

نِسَاجَةٌ۔ جولاہے کا پیشہ۔

نَسَّاجٌ۔ بننے والا اور جھوٹ بننے والا۔

بَعَثَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ زَيْدَ بْنَ حَارِثَةَ اِلٰى جُذَامٍ فَاَوَّلُ مَنْ لَقِيَهُمْ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ اَدْهَمَ كَانَ ذَكَرُهٗ عَلٰى مِنْسَجِ فَرَسِهٖ۔ آنحضرتؐ نے زید بن حارثہ کو جذام قبیلے کی طرف بھیجا تو پہلے ان کو ایک شخص ملا جو مشکی گھوڑی پر سوار تھا۔ اس کا ذکر (عضو تناسل) گھوڑی کی گردن کے آخری حصہ تک پڑا تھا (یعنی ننگا تھا)۔

رِجَالٌ جَاعِلُوْا رِمَاحِهِمْ عَلٰى مَنَاسِجِ خُيُوْلِهِمْ۔ وہ لوگ جو اپنے برچھے گھوڑوں کی گردن کے آخری حصہ پر رکھتے ہیں۔

مَنْ يَّدُلُّنِيْ عَلٰى نَسِيْجِ وَحْدِهٖ۔ مجھ کو کون ایسا شخص بتا سکتا ہے جس کی بناوٹ اکیلی ہو (دوسرا کوئی اس کا نظیر نہ ہو۔ یعنی اس کی ذات بے عیب ہو)۔

كَانَ وَاللّٰهِ اَحْوَذِيًّا نَسِيْجَ وَحْدِهٖ۔ (حضرت عائشہؓ نے کہا) حضرت عمرؓ بڑے ذہین (اپنے زمانے میں) نظیر نہیں رکھتے تھے (بے شک علم سیاست اور انتظام تمدن میں فرد فرید تھے ان کے زمانے میں کیا اب تک مسلمانوں میں ایسا کوئی سردار پیدا نہیں ہوا)۔

فَقَامَ فِيْ نِسَاجَةٍ مُلْتَحِفًا بِهَا۔ ایک لحاف لپیٹے ہوئے کھڑے ہوئے۔

هِيَ النَّخْلَةُ تُنْسَجُ نَسْجًا۔ (نقیر کا لفظ جو حدیث میں آیا ہے) اس سے مراد کھجور کی لکڑی ہے جس کا پوست اتار کر چکنا کر کے اس میں کھود کر گڑھا کر لیں (مسلم اور ترمذی کی روایت میں ایسا ہی ہے۔ بعض نے کہا صحیح تُنْسَحُ نَسْحًا ہے حائے حطی ہے)۔

يَنْسِجُهَا الْمَجُوْسِيُّ۔ اس کپڑے کو مجوسی بنتا ہے (یعنی حاشیہ دار چادر)۔

نَسْجُ الْعَنْكَبُوْتِ۔ مکڑی کی بناوٹ (یہ ایک مثل ہے جو ضعیف اور ناتواں کام یا چیز کے لئے کہی جاتی ہے)۔

نَسْخٌ۔ دور کرنا' بدل دینا' باطل کرنا اور دوسرا قائم مقام کرنا و مسخ کرنا' نقل کرنا (کاپی کرنا)۔

مُنَاسَخَةٌ۔ ایک دوسرے کو منسوخ کرنا اور اصطلاح فرائض میں کئی وارثوں کا ایک کے پیچھے ایک مر جانا اور ترکہ کا بحال خود رہنا تقسیم نہ ہونا۔

تَنَاسُخٌ کے بھی یہی معنی ہیں اور جان کا دوسرے جسم سے متعلق ہونا۔

اِنْتِسَاخٌ۔ دور کرنا' نقل کرنا۔

اِسْتِنْسَاخٌ۔ نقل کرنے کی درخواست کرنا۔

لَمْ تَكُنْ نُبُوَّةٌ اِلَّا تَنَاسَخَتْ۔ ہر پیغمبری میں تغیر اور تبدل ہوا ہے (ہر ایک پیغمبر کی امت نے اپنے پیغمبر کے بعد مختلف حالات بدلے ہیں)۔

فَنَسَخَتْهَا وَ اَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ۔ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ کو اس آیت نے منسوخ کر دیا وان تصوموا خیرلکم (اب جس شخص کو روزہ رکھنے کی طاقت ہو اور وہ مقیم ہو تو اس کو روزہ رکھنا واجب ہے)۔

نَسَخَتْهَا اٰيَةٌ مَّدَنِيَّةٌ وَهِيَ وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا (سورۂ فرقان جو مکہ میں اتری اس کی وہ آیت جس میں یہ بیان ہے کہ ناحق خون کرنے والے کی توبہ قبول ہوگی' اس آیت سے منسوخ ہوگئی جو مدنی سورت یعنی سورۂ مائدہ میں اتری وَمَنْ يَّقْتُلْ مُؤْمِنًا مُّتَعَمِّدًا آخر تک۔ (ابن عباس کا یہی مذہب ہے

کہ جو کوئی مسلمان کو عمداً قتل کرے اس کی توبہ قبول نہ ہوگی - وہ ضرور دوزخ میں جائے گا - ہمیشہ اس میں رہے گا)-

نَسْتَنْسِخُ - ہم اس کو لکھوا دیں گے-

اَنْ يَّنْسَخُوْهَا - مصحف کی نقلیں کریں-

نَسَخَتْهَا اٰيَةٌ بَعْدَهَا - اس کے بعد والی آیت لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا نے اس کو (یعنی اِنْ تُبْدُوْا شَيْئًا اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ کو) منسوخ کر دیا - (علماء کا اس میں اختلاف ہے کہ نسخ اخبار میں جائز ہے یا نہیں اور صحیح یہ ہے کہ نسخ اخبار میں نہیں ہوسکتا البتہ اوامر و نواہی میں ہوتا ہے - مجمع البحرین میں ہے کہ نسخ یعنی ایک حکم شرعی کا اٹھا دینا قرآن و حدیث میں باجماع امت جائز ہے اور آیات قبلہ اور عدت اور وصیت اور امساک و حبس زانیات اور صدقہ اس پر شاہد ہیں)-

شَهْرُ رَمَضَانَ نَسَخَ كُلَّ صَوْمٍ - رمضان کے روزوں نے تمام دوسرے روزے منسوخ کر دیئے (یعنی رمضان کے سوا اور روزوں کی فرضیت جاتی رہی - جیسے عاشوراء کا روزہ پہلے فرض تھا پھر رمضان سے اس کی فرضیت موقوف ہوگئی)-

اَمْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِثْلُ الْقُرْاٰنِ نَاسِخٌ وَّ مَنْسُوْخٌ - آنحضرتؐ کے احکام یعنی احادیث بھی قرآن کی طرح ناسخ اور منسوخ ہیں (مگر منسوخ آیتیں اسی طرح منسوخ حدیثیں بہت تھوڑی ہیں)-

مَامِنْ مَّذْهَبٍ اِلَّا وَلِلتَّنَاسُخِ فِيْهِ قَدَمٌ رَاسِخٌ - دنیا میں کوئی مذہب ایسا نہیں جس میں تناسخ کا قدم مضبوط نہ ہو (تناسخ دو طرح کا ہے ایک تو مشرکین اہل ہند اور جاپان اور چین کا وہ یہ کہتے ہیں کہ ارواح قدیم ہیں اور اجسام میں آتی رہتی ہیں' ایک جسم سے نکل کر پھر دوسرے جسم میں سما جاتی ہیں یعنی دنیا میں آنے جانے کا سلسلہ جاری ہے اور معلوم نہیں کب تک جاری رہے گا یا ہمیشہ جاری رہے گا - اب ان میں بعض کہتے ہیں کہ اس جسم کے چھوڑنے کے بعد کرنی (کرتوت) کا حساب ہوتا ہے اور اس کے لحاظ سے کچھ مدت تک روح بیکنٹھ یا نرک میں رہتی ہے پھر دنیا میں لوٹا دی جاتی ہے - بعض کہتے ہیں کہ اس جسم کو چھوڑنے کے ساتھ ہی وہ دوسرے جسم میں سما جاتی ہے اور دوسرا جنم اس کے اعمال کے مطابق تجویز ہوتا ہے - کبھی بادشاہ بنتا ہے کبھی انسانیت سے بھی اتر کر جانور کے جسم میں آتا ہے - دوسرا تناسخ وہ ہے جو اہل اسلام اور اہل کتاب اور مجوس تینوں کے دین میں ہے - یعنی دنیا سے گزر جانے کے بعد پھر روح کا جسم برزخی یا جسم اخروی سے متعلق ہونا' غرض فرق دونوں تناسخوں میں یہ ہے کہ اہل اسلام اور اہل کتاب اور مجوس دنیا میں روح انسانی کے دوبارہ آنے کے قائل نہیں ہیں اور مشرکین ہند اور چین اور جاپان اور تبت والے کہتے ہیں کہ بار بار ایک ہی روح انسانی دنیا میں آتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی پوری صفائی اور طہارت ہو جائے جس کو مکت کہتے ہیں پھر وہ عالم علوی میں جا کر فرشتوں میں شریک ہو جاتی ہے)-

نَسَخْتَ الْاٰجَالَ - تو نے عمریں لکھ دی ہیں (معین کر دی ہیں)-

نَسْرٌ - نوچنا' توڑنا' کسی پر عیب لگانا' تہمت کرنا-

تَنَسُّرٌ - ٹوٹنا' جدا ہونا-

نَسْرٌ - کرگس یعنی عقاب جو بڑا زوردار ہوتا ہے (اسی وجہ سے یہ مثل ہے کہ اِنَّ الْبُغَاثَ بِاَرْضِنَا تَسْتَنْسِرُ یعنی ہمارے ملک میں ناتواں توانا ہو جاتا ہے - کہتے ہیں نَسْرٌ تمام پرندوں سے زیادہ بڑا اور طاقتور ہوتا ہے اور یہ بولتا ہے عِشْ مَاشِئْتَ فَاِنَّ الْمَوْتَ لَاقِيْكَ "جب تک چاہے زندہ رہ ایک دن موت ضرور آئے گی-" اس جانور کی عمر بھی دراز ہوتی ہے چار چار سو برس تک زندہ رہتا ہے بعض کہتے ہیں ہزار برس تک)-

بَلْ نُطْفَةٌ تَرْكَبُ السَّفِيْنَ وَقَدْ
اَلْجَمَ نَسْرًا وَّاَهْلَهُ الْغَرَقُ

یعنی آپ وہ نطفہ ہیں جو کشتیوں پر سوار ہوتے ہیں اور نسر اور نسر والوں کو پانی نے ڈبو دیا ہے (یہاں نسر سے مراد وہ بت ہے جس کو حضرت نوحؑ کی قوم پوجتی تھی اور جس کا ذکر قرآن کی اس آیت میں وَلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا - یہ شعر عباس بن مرداس نے آنحضرتؐ کی مدح میں کہا - مطلب یہ ہے کہ آپ گویا نوحؑ ہیں اور مومنوں کی کشتی میں بٹھا کر نجات دلانے والے ہیں اور مشرکوں اور ان کے بتوں کو طوفان میں ڈبا دینے والے-

(مجمع البحار میں ہے کہ آدمؑ کے بعض بیٹے بڑے عابد اور زاہد تھے- جب وہ مر گئے تو لوگوں کو بہت رنج ہوا- ابلیس نے ظاہر ہو کر یہ صلاح دی کہ ان کی مورت بنا کر رکھ لو- اوّل اوّل لوگوں نے یہ مورتیں مسجد کے آخری حصہ میں صرف یادگار کے طور پر رکھ دیں اور پرستش خداوند کریم کی کرتے رہے- ان کے بعد کی نسلوں کو ابلیس نے بہکایا کہ یہی مورتیں تمہاری معبود ہیں ان کی پرستش کرو پھر جب طوفان آیا تو یہ مورتیں بھی ڈوب گئیں لیکن ابلیس نے ان کو پانی سے نکال کر عرب کے ملک میں لا کر رکھ دیا اور عرب لوگ بھی گمراہ ہو کر ان کی پوجا پاٹ کرنے لگے)-

كُلَّمَا اَظَلَّ عَلَيْكُمْ مِنْسَرٌ مِنْ مَّنَاسِرِ اَهْلِ الشَّامِ اَغْلَقَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنْكُمْ بَابَهٗ- جب شام والوں کے لشکر کا ایک دستہ تم پر سے گزرتا ہے تو تم میں سے ہر ایک شخص (ڈر کے مارے) اپنا دروازہ بند کر لیتا ہے-

مِنْسَرٌ- پرندے کی چونچ کو بھی کہتے ہیں-

نَاسُوْرٌ- ایک زخم ہے جو حوالی مقعد میں ہوتا ہے یا مسوڑھے میں وہ مشکل سے مندمل ہوتا ہے-

نَسٌّ- ہنکانا' ڈانٹنا' سوکھ جانا' جاری کر دینا' جلدی سے چل دینا-

نَسٌّ اور **تَنَسَاسٌ**- پانی پر آنا-

تَنْسِيْسٌ- بچہ کو اِس اِس کہنا تاکہ وہ پیشاب کرلے چلانا-

تَنَسُّسٌ- حاصل کرنا-

نَاسٌّ- خشک-

نَسِيْسٌ- سخت بھوک' ایک رمق جان کی جو باقی ہو-

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنُسُّ اَصْحَابَهٗ- آنحضرتؐ راستے میں اپنے اصحاب کو آگے چلاتے اور خود پیچھے رہتے-

كَانَ يَنُسُّ النَّاسَ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِالدِّرَّةِ وَيَقُوْلُ اِنْصَرِفُوْا اِلٰى بُيُوْتِكُمْ- حضرت عمرؓ عشاء کی نماز کے بعد درہ لے کر لوگوں کو ہانکتے اور کہتے اپنے گھروں کو جاؤ (اور سو رہو تاکہ تہجد کے لئے آنکھ کھل سکے دوسرے عورتیں بچے تنہائی سے پریشان نہ ہوں)-

نَاسَّةٌ- مکہ معظمہ کو کہتے ہیں- کیونکہ جو کوئی وہاں سرکشی کرتا ہے یا بدعت نکالتا ہے وہ نکالا جاتا ہے گویا مکہ نے اس ہنکا دیا-

مِنْ اَهْلِ الرَّسِّ وَالنَّسِّ- جھوٹی خبریں تراشنے والے اور چغلی کھانے والوں میں ہے-

شَنَقْتُهَا بِجَبُوْبَةٍ حَتّٰى سَكَنَ نَسِيْسُهَا- میں نے خرگوشنی کو ایک مٹی کے ڈھیلے سے مارا یہاں تک کہ اس کی جان نکل گئی-

نِسْطَاسٌ- تیر کا پر-

كَحَذْ وِالنِّسْطَاسِ يا كَحَدِّ النِّسْطَاسِ- (اس کا مطلب معلوم نہیں ہوا)-

نَسْعٌ- لٹک جانا' ڈھیلا ہو جانا' لمبا ہونا-

اِنْسَاعٌ- شمالی ہوا میں جانا-

يَجُرُّ نِسْعَةً فِيْ عُنُقِهٖ- اپنی گردن کا تسمہ کھینچ رہا ہے-

نِسْعَةٌ- تسمہ جس سے اونٹ کی باگ بناتے ہیں (اس کی جمع نُسْعٌ اور نِسَعٌ اور اَنْسَاعٌ آئی ہے)-

نِسْعٌ- مدینہ میں ایک مقام کا نام ہے جس کو آنحضرتؐ اور خلفائے راشدین نے محفوظ کیا تھا وادی عقیق کے شروع سے-

وَبَيْنَ نِسْعَيْهِ حَدِبًا مُّلَبَّدًا- اس کے دونوں تسموں کے بیچ میں ایک موٹی غلیظ تہہ بہ تہہ چیز ہے (یعنی وہ جانور بہت موٹا اور پر گوشت ہے)-

اِنِّيْ اَخَذْتُ مِقْدَارَهٗ بِنِسْعٍ- میں نے ایک تسمہ سے اس کو پایا-

نَسْغٌ- کونچا مارنا' پھینک مارنا' سوئی گھسیڑنا' چل دینا' ملا دینا' جڑ ڈھیلی ہو جانا' کاٹ ڈالنے کے بعد پھر اگنا-

اِنْسَاغٌ- دوبارہ اگنا' کونچا لگانا-

اِنْتِسَاغٌ- جدا جدا ہو جانا-

نَسْفٌ- کاٹنا جیسے نُسُوْفٌ کھودنا' جڑ سے اکھاڑنا' ریزہ ریزہ کر دینا' ہوا میں اڑا دینا' جدا کر دینا-

تَنَسُّفٌ- کشتی میں ہاتھ پکڑ لینا' پھر پاؤں اڑا کر گرا دینا-

تَنَاسُفٌ- چپکے چپکے باتیں کرنا (جیسے اِنْتِسَافٌ ہے)-

نَسَفَتِ الرِّيحُ التُّرَابَ - ہوا نے مٹی اڑا دی-
مِنْسَفَةٌ - عمارت کھودنے کا آلہ یعنی سبل جس کو کلند کہتے ہیں، کدال-
نَسْقٌ - برابر برابر پرونا، مرتب کرنا-
تَنْسِيقٌ - مرتب کرنا، ایک کے پیچھے ایک لگانا-
اِنْسَاقٌ - مسجع کلام کہنا-
تَنَسُّقٌ اور تَنَاسُقٌ اور اِنْتِسَاقٌ - مرتب اور منتظم ہونا-
نَسَقٌ - ایک وضع پر-
نَاسِقُوْا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ - حج اور عمرے کو ایک کے پیچھے ایک لگاؤ-
نَسَقْتُهٗ نَسْقًا - میں نے ایک دوسرے کے پہلو میں رکھا-
حُرُوْفُ النَّسْقِ - حروف عطف-
نَسَقٌ - برج جوزا کے ستارے-
تَنَاسُقُ وُجُوْهِهٖ - مونہوں کا درست اور خوبصورت ہونا، خوبصورتی میں ایک دوسرے سے ملنا-
نَسْكٌ - پانی سے دھونا، پاک کرنا، خوشبودار کرنا، اچھے طریق پر چلنا-
نِسْكٌ اور نُسُكٌ اور نَسْكَةٌ اور مَنْسَكٌ اور نَسَاكَةٌ - زاہد و عابد ہونا، متقی و پرہیز گار ہونا، اللہ کے لئے ذبح کرنا، عبادت کرنا-
تَنَسُّكٌ - زاہد و عابد ہونا-
نَاسِكٌ - عابد، زاہد، راہب جو آبادی سے دور جنگل میں جا کر رہے-
نُسْكٌ یا نُسُكٌ - ذبیحہ اور عبادت اور خون اور قربانی-
نَسِيكٌ - چاندی اور سونا-
مَنَاسِكُ اور نُسُكٌ اور نَسِيكَةٌ - کا ذکر متعدد احادیث میں ہے تو مَنَاسِكُ حج کے ارکان اور افعال کو کہتے ہیں- یہ جمع ہے مَنْسَكٌ کی اور نُسُكٌ جمع ہے نَسِيكَةٌ کی- بہ معنی ذبیحہ اور عبادت کو بھی کہتے ہیں اور جس کام سے اللہ تعالیٰ کا تقرب مقصود ہو-

نُسُكٌ - ہر ایک کام جس کا شریعت نے حکم دیا (اور ورع وہ کام جس سے منع کیا- ثعلب سے پوچھا گیا کہ "نَاسِكٌ" کے کیا معنی ہیں؟ اس نے کہا یہ نَسِيكَةٌ سے ماخوذ ہے یعنی گلی ہوئی صاف کی ہوئی چاندی- گویا اس نے عبادت اور ریاضت کر کے اپنے نفس کو صاف کیا ہے)-
وَنَسَكَ نُسُكَنَا - ہماری طرح قربانی کی-
فَجَمَعُوْا نُسُكَيْنِ - انھوں نے دو عبادتوں حج اور عمرے کو جمع کر لیا-
نَحَرَ نُسُكَهٗ - اپنی قربانیوں کو نحر کیا (کہتے ہیں آنحضرتؐ نے تریسٹھ اونٹ اس دن نحر کئے اتنے ہی سال آپ کی عمر ہوئی، ہر سال کے بدلے ایک اونٹ)-
لَيْسَ مِنَ النُّسُكِ - قربانی کرنا نسک میں نہیں ہے-
وَاَنْ نَنْسُكَ - ہم روزہ رکھیں-
يَصْدُرُ النَّاسُ بِنُسُكَيْنِ - لوگ تو دو عبادتیں (حج اور عمرہ) کر کے اپنے گھروں کو لوٹیں گے (اور میں صرف ایک عبادت یعنی حج کر کے)-
مَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلٰوةِ فَاِنَّهٗ قَبْلَ الصَّلٰوةِ وَلَا نُسُكَ لَهٗ - جو شخص نماز سے پہلے قربانی کر لے تو وہ نماز کے پہلے ہوگی یعنی درست نہ ہوگی (کیونکہ اللہ تعالیٰ نے نحر کو صلوٰۃ کے بعد ذکر کیا ہے) وہ قربانی نہ ہوگی (بلکہ گوشت کے جانور کی طرح ہوگی)-
نَاسِكٌ - مناسک ادا کرنے والا-
نَسَكَ قَوْمَهٗ - اپنی قوم کے طریق پر چلا-
يَأْسُهَا يُعَدُّ مِنْ اَنْسَاكِهَا - عبادت کے اس کی ناامیدی بھی عبادت گنی جاتی ہے-
اِذَا فَرَغْتَ مِنْ نُسُكِكَ فَارْجِعْ - جب حج کے کاموں سے فارغ ہو تو اپنے وطن کو لوٹ جا-
نَسْلٌ - دھنکنا، گرانا، جننا، اولاد بہت ہونا-
نَسَلٌ اور نَسَلَانٌ - جلدی جانا-
اِنْسَالٌ - جننا، گرانا، آگے بڑھنا-
تَنَاسُلٌ - جننا، پیدائش-

نَاسِلَة-کم گوشت-

اِنَّھُمْ شَکَوْا اِلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ الضَّعْفَ فَقَالَ عَلَیْکُمْ بِالنَّسْلِ- صحابہؓ نے آنحضرتؐ سے ضعف اور ناتوانی کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا تم جلدی چلا کرو (جلدی جلدی چلنا اور دوڑنا سارے بدن کو قوت دیتا ہے مطلب یہ کہ ریاضت جسمانی کیا کرو اس سے قوت آئے گی اور ضعف دفع ہوگا)-

شَکَوْا اِلَیْہِ الْاِعْیَاءَ فَقَالَ عَلَیْکُمُ النَّسَلَ-صحابہؓ نے آنحضرتؐ سے شکایت کی تھکاوٹ اور ماندگی کی تو فرمایا جلد چلنا اپنے اوپر لازم کرلو-

اِذَا سَعَی الْقَوْمُ نَسَلَ- جب لوگ دوڑے وہ جلد چلے-

نَسَلَانٌ- دوڑنے سے ذرا کم ہے یعنی قدم اٹھا کر جلد جلد چلنا-

اِنَّمَا کَانَتْ عِنْدَنَا حَبَّۃٌ نَعْلِفُھَا الْاِبِلَ فَنَسَلْنَاھَا- ہمارے پاس ایک اناج تھا ہم اونٹوں کو چارے میں وہ کھلاتے پھر ہم نے اس کو بو دیا اور اس کی نسل (پیداوار) لی-

سِیْرُوْا وَانْسُلُوْا فَاِنَّہٗ اَخَفُّ عَلَیْکُمْ- چلو اور تیز چلو اس سے تم پر آسانی ہوگی (قوت آئے گی جلد منزل مقصود کو پہنچ جاؤ گے)-

نَسْمٌ یا نَسِیْمٌ یا نَسَمَانٌ-حرکت کرنا' چلنا' مارنا' اثر ڈالنا' بدل جانا-

نَسَمٌ-بدل جانا-

نَسَامَۃٌ-مرطوب ہونا-

تَنْسِیْمٌ-شروع کرنا' زندہ کرنا' آواز کرنا-

مُنَاسَمَۃٌ اور نِسَامٌ-سونگھنا' نزدیک ہونا' بات کرنا' چپکے سے بات کرنا-

تَنَسُّمٌ-ہوا سونگھنا' ہوا کھانا-

نَسِیْمٌ-ہوا یا ہلکی ہوا-

مَنْسِمٌ-مذہب' منہ' توجہ' نشان' علامت' طریقہ' اونٹ کا تلوا' شترمرغ کا پاؤں' راستہ' کھوج-

مَنْ اَعْتَقَ نَسَمَۃً اَوْفَکَّ رَقَبَۃً-جس شخص نے جاندار کو آزاد کرایا یا کسی کی گردن چھڑائی-

نَسَمَۃٌ-نفس اور روح-

وَالَّذِیْ خَلَقَ الْحَبَّۃَ وَبَرَاَ النَّسَمَۃَ-قسم اس پروردگار کی جس نے دانہ چیرا (اس کو اگایا) اور جاندار کو پیدا کیا- (حضرت علیؓ اکثر اسی طرح قسم کھاتے تھے)-

عُرِضَ نِسَمُ بَنِیْہِ عَلٰی اٰدَمَ- حضرت آدمؑ پر ان کی اولاد کی جانیں پیش کی گئیں (یہ شب معراج میں آنحضرتؐ نے دیکھا تھا شاید ایک وقت معین میں یہ روحیں حضرت آدمؑ کے سامنے پیش ہوتی ہوں گی' اتفاق سے آنحضرتؐ اس وقت پہنچ گئے-اب یہ اعتراض نہ ہوگا کہ مومنوں کی ارواح علیین میں ہیں اور کافروں کی سجین میں تو وہ ایک مقام میں کیسے جمع ہوئیں-اور شاید روزانہ جو آدمی مرتے ہیں ان کی روحیں پہلے حضرت آدمؑ کو پیش کی جاتی ہوں گی پھر اپنے اپنے مقام پر بھیج دی جاتی ہوں گی-اور یقیناً تمام ارواح کا پیش ہونا مراد نہیں ہے کیونکہ شب معراج میں بہت سی ارواح دنیا میں تھیں)-

رِزْقُ نَسَمَۃِ الْمُؤْمِنِ مِنَ الْجَنَّۃِ- مومن کی جان کو روزی بہشت سے ملتی ہے (شاید مومن سے شہید مراد ہیں یا وہ لوگ جو مرتے ہی بلا حساب و کتاب بہشت میں داخل کر دیئے جاتے ہیں کیونکہ عام مومنوں کی ارواح تو قبر کے پاس رہتی ہیں اور صبح و شام ان کا ٹھکانہ ان کو بتلایا جاتا ہے-اس حدیث سے یہ بھی نکلتا ہے کہ جو روح بہشت میں داخل ہوتی ہے اس کو غذا بھی ملتی ہے اور جو ارواح برزخ میں محبوس رہتی ہیں ان کا حال اللہ ہی خوب جانتا ہے)-

کُلُّ نَسَمَۃٍ ھُوَ خَالِقُھَا- جس جس جان کو پیدا کرنا اسے منظور تھا-

مَامِنْ نَفْسٍ کَائِنَۃٍ اِلَّا وَھُوَ کَائِنَۃٌ- جو جان اللہ تعالیٰ کے علم میں دنیا میں آنے والی ہے وہ ضرور آئے گی (گو تم عزل کرو یعنی انزال باہر کرو)-

تَنَکَّبُوا الْغُبَارَ فَاِنَّہٗ مِنْہُ یَکُوْنُ النَّسَمَۃُ- گرد اور غبار سے بچے رہو اسی سے دمہ (سانس چڑھنا) پیدا ہوتا ہے-

لَمَّا تَنَسَّمُوْا رُوْحَ الْحَیٰوۃِ- جب زندگی کی ہوا

سونگھیں گے۔

بُعِثْتُ فِيْ نَسَمِ السَّاعَةِ- میں اس وقت دنیا میں بھیجا گیا جب قیامت کی ہوا شروع ہوگئی تھی یا ان جانداروں میں بھیجا گیا جن کو اللہ تعالیٰ قیامت کے قریب پیدا کرنا چاہتا تھا (یعنی بنی آدم کے آخری سلسلہ میں)۔

اِسْتَقَامَ الْمَنْسِمُ وَ اِنَّ الرَّجُلَ لَنَبِيٌّ- اب تو صحیح نشان مل گیا بے شک یہ شخص پیغمبر ہے (یہ عمرو بن عاصؓ اور خالد بن ولیدؓ نے کہا- جب آنحضرتؐ کی نبوت کی بہت نشانیاں دیکھیں اور دل میں یقین آ گیا کہ آپ سچے پیغمبر ہیں اصل میں منسم اونٹ کا پاؤں جو زمین پر نقش یا نشان پیدا کرتا ہے اسی کو دیکھ کر اونٹ کا پتہ لگا لیتے ہیں- پھر بمعنی علامت اور اثر مستعمل ہوگیا)۔

وَطِئَتْهُمْ بِالْمَنَاسِمِ- ان کو پاؤں سے روند ڈالا (کبھی مناسم آدمی کے بدن کے جوڑوں کو کہتے ہیں)۔

عَلٰى كُلِّ مَنْسِمٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ صَدَقَةٌ- آدمی کو اپنے بدن کے ہر جوڑ پر سے صدقہ دینا چاہئے (کہتے ہیں نماز ان جوڑوں کی سلامتی کا صدقہ ہے اور شکریہ ہے)۔

سُبْحَانَ اللّٰهِ بَارِئِ النَّسَمِ- پاک ہے وہ پروردگار جو جانوں کا پیدا کرنے والا ہے۔

نَسْنَسَةٌ- ہانکنا اور ڈانٹنا' ناتواں ہونا' جلدی بھاگنا' سردی' دنیا-

ذَهَبَ النَّاسُ وَبَقِيَ النَّسْنَاسُ- آدمی تو گزر گئے (جن میں آدمیت تھی) اور نسناس رہ گئے (بعض نے کہا نسناس یاجوج اور ماجوج کی قومیں- بعض نے کہا وہ ایسی مخلوق ہے جو صورت میں کچھ آدمی کے مشابہ ہے کچھ خلاف ہے اور وہ آدمؑ کی اولاد نہیں ہے- بعض نے کہا نسناس بھی آدمؑ کی اولاد ہیں)۔

اِنَّ حَيًّا مِّنْ عَادٍ عَصَوْا رَسُوْلَهُمْ فَمَسَخَهُمُ اللّٰهُ نَسْنَاسًا لِكُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ يَدٌ وَّرِجْلٌ مِّنْ شِقٍّ وَّاحِدٍ يَنْقُزُوْنَ كَمَا يَنْقُزُ الطَّائِرُ وَيَرْعَوْنَ كَمَا تَرْعَى الْبَهَائِمُ- عاد کے ایک قبیلے نے اپنے پیغمبر کی نافرمانی کی اللہ نے اس قبیلے والوں کو نسناس بنا دیا- (مسخ ہوگئے) ان میں سے ہر ایک کا ایک ہی ہاتھ اور ایک ہی پاؤں ہوتا ہے ایک جانب وہ پرندوں کی طرح کودتے پھرتے ہیں اور چار پایوں کی طرح چرتے پھرتے ہیں-

نَسْوَةٌ- اپنا کام چھوڑ دینا-

نَسَا- ایک رگ ہے جو سرین سے لے کر ٹخنے تک آتی ہے-

عِرْقُ النَّسَا- اسی رگ کے درد کو کہتے ہیں-

نِسْوَةٌ اور نُسْوَةٌ اور نِسَاءٌ اور نِسْوَانٌ نُسْوَنٌ اور نِسِيْنٌ- (اِمْرَأَةٌ کی جمع ہے) یعنی عورتیں-

فَقَطَعْتُ نَسَاهُ- میں نے سہیل بن عمرو کی نسا کی رگ کاٹ دی-

وَنَسْوَاتُهَا تَنْطِفُ- ان کی زلفوں سے پانی ٹپک رہا تھا-

نَسِيٌّ- نسا کی رگ بیمار ہونا-

نَسْيٌ اور نِسْيَانٌ اور نِسَايَةٌ اور نَسْوَةٌ- بھول جانا-

تَنْسِيَةٌ اور اِنْسَاءٌ- بھلا دینا-

تَنَاسِيْ- یہ سمجھنا کہ میں بھول گیا-

نَسْيَانٌ- بڑا بھولنے والا (جیسے نَسِيٌّ ہے)۔

لَايَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ نَسِيْتُ اٰيَةَ كَيْتَ وَكَيْتَ بَلْ هُوَ نُسِّيَ- کوئی تم میں سے یوں نہ کہے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا بلکہ یوں کہے مجھ کو بھلا دی گئی- (بھولنے کی نسبت اپنی طرف کرنے کو منع فرمایا- اس لئے کہ اصل میں بھلانے والا اللہ ہی ہے دوسرے یہ کہ نسیان کے معنی چھوڑ دینے کے بھی آئے ہیں- تو نَسِيْتُ کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ میں نے فلاں فلاں آیت کو چھوڑ دیا- ایک روایت میں بَلْ هُوَ نُسِيَ ہے بہ تخفیف سین یعنی وہ چھوڑ دیا گیا اور خیر و برکت سے محروم کیا گیا)۔

اِنَّمَا اُنْسٰى لِاَسُنَّ- میں نماز میں اس لئے بھولتا ہوں کہ تم کو سہو کے مسائل بتلاؤں-

وَلٰكِنْ اُنَسّٰى مجھ کو بھلایا جاتا ہے-

فَيُتْرَكُوْنَ فِي النَّسِيِّ تَحْتَ قَدَمِ الرَّحْمٰنِ- پھر یہ گناہ گار لوگ اللہ کے قدم کے تلے (یعنی دوزخ میں) ان لوگوں میں چھوڑ دیئے جائیں گے جن کو بہشتی لوگ بھول جائیں گے (ان کی یاد ہی نہ آئے گی اور اس طرح جب تک اللہ کو منظور ہے ان پر

عذاب ہوتا رہے گا- بہشتی لوگ اس لئے بھلا دیئے جائیں گے کہ ان کی سفارش نہ کریں)-

حَتّٰی نَقُوْلَ نَسِیَ - آپ رکوع کے بعد اتنی دیر کھڑے رہتے کہ ہم سمجھتے آپ بھول گئے-

اَنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ - (میں بھی آخر بشر ہوں) جیسے تم بھولتے ہو میں بھی بھولتا ہوں-

اُنْسِیْتُھَا - میں شب قدر بھلا دیا گیا-

کَانَتِ الْاُوْلٰی نِسْیَانًا وَالثَّانِیَۃُ شَرْطًا وَ الثَّالِثَۃُ عَمْدًا - حضرت موسیٰ نے پہلا سوال حضرت خضر علیہ السلام سے بھول کر کیا تھا اور دوسرے سوال پر شرط لگائی تھی اور تیسرا سوال عمداً کیا تھا-

فَمَا نَسِیْتُ بَعْدُ - پھر اس کے بعد آنحضرتؐ کی کوئی حدیث نہیں بھولا-

بَلْ اَنْتَ نَسِیْتَ - بلکہ تو خود بھول گیا (جو بھولنے کی نسبت میری طرف کرتا ہے- بعض نے کہا نَسِیْتَ کے معنی یہاں خطا کرنا ہے)-

ثُمَّ اِنَّ الْحَسَنَ نَسِیَ ھٰذَا الْحَدِیْثَ - پھر امام حسن بصریؒ یہ حدیث بھول گئے-

اِنْسَانٌ کی اصل اِنْسِیَانٌ تھی یعنی بھولنے والا-

اَنَاسِیُّ جمع ہے اِنْسِیٌّ کی یعنی آدمی-

اَنَسِیَ اَصْحَابِیْ اَمْ تَنَاسَوْہُ - کیا میرے ساتھی بھول گئے یا انھوں نے اپنے آپ کو بھولنے والا بنایا اور انھوں نے یہ سمجھا کہ ہم بھول گئے-

وَلٰکِنَّہٗ نُسِّیَ - ان کو بھلا دیا گیا-

لَاتَغْفِلَنَّ فَتَنْسَیَنَّ - غفلت مت کر بھول جائے گا-

قَرَأَ فِی الصُّبْحِ اِذَا زُلْزِلَتْ فِی الرَّکْعَتَیْنِ فَلَا اَدْرِیْ اَنَسِیَ اَمْ قَرَأَ عَمْدًا - آنحضرتؐ نے ایک روز فجر کی دونوں رکعتوں میں سورۂ "اذا زلزلت" پڑھی میں نہیں جانتا کہ آپ نے بھول کر ایسا کیا یا عمداً (اگر عمداً کیا ہوگا تو اس تعلیم کے واسطے کہ ایک ہی سورت کو مکرر پڑھ سکتے ہیں)-

کُنْتُ ذَکُوْرًا فَصِرْتُ نَسِیًّا - پہلے میں بڑا یاد رکھنے والا تھا اب بھولنے والا ہو گیا-

فَاِذَا اَرَادَ اللّٰہُ اَنْ یُّنْسِیَھَا اَطْبَقَ عَلَیْھَا - (امام حسنؓ سے کسی نے پوچھا- آدمی ایک چیز کو بھول جاتا ہے- پھر اس کو یاد آ جاتی ہے اس کی کیا وجہ ہے- آپ نے فرمایا ہر آدمی کے دل پر ایک کھلا ڈبہ رکھا ہوا ہے- جب کوئی بات سنتا ہے وہ اس میں سما جاتی ہے) پھر جب اللہ تعالیٰ اس کو بھلانا چاہتا ہے تو ڈبہ بند کر دیتا ہے (اور پھر جب یاد دلانا چاہتا ہے تو ڈبہ کھول دیتا ہے)-

بابُ النّون مع الشینْ

نَشْأٌ یا نُشُوْءٌ یا نَشَأٌ یا نَشَاءَۃٌ - زندہ ہونا' حادث ہونا' پیدا ہونا' نیا ہونا' جوان ہونا یا جوانی کے قریب ہونا' پرورش پانا' بلند ہونا-

تَنْشِئَۃٌ - پرورش کرنا-

مُنَاشَئَۃٌ - پرورش پانا-

اِنْشَاءٌ - پرورش کرنا' ایجاد کرنا' پیدا کرنا' شروع کرنا- (اسی سے ہے عِلْمُ الْاِنْشَاءِ یعنی مکاتبات کا علم' مراسلہ نگاری' منشی گری کا فن) بلند کرنا' بنانا' نکل جانا' حاملہ ہونا-

تَنَشُّأٌ - اٹھنا' چلنا-

اِسْتِنْشَاءٌ - پیچھے لگنا' گھیر لینا-

اِذَا نَشَأَتْ بَحْرِیَّۃً ثُمَّ تَشَاءَ مَتْ فَتِلْکَ عَیْنٌ غُدَیْقَۃٌ - جب سمندر سے ابر اٹھے پھر شام کی طرف رخ کرے تو وہ ایک چشمہ ہے بہت پانی کا-

اِذَا رَاٰی نَاشِئًا فِیْ اُفُقِ السَّمَآءِ - جب ابر کو آسمان کے کنارے میں اٹھا ہوا دیکھتے (لیکن ابر ابھی جمع نہ ہوتا نہ پورا ہوتا)-

نَشْأٌ یَتَّخِذُوْنَ الْقُرْاٰنَ مَزَامِیْرَ - کچھ چھوکرے ایسے پیدا ہوں گے جو قرآن کو گانا بجانا کر لیں گے (اس کو سر اور تال کے ساتھ پڑھیں گے نَشْأٌ جمع ہے نَاشِیٌٔ کی جیسے خَادِمٌ کی خَدَمٌ- ابو موسیٰ نے کہا محفوظ بہ سکون شین ہے)-

ضُمُّوْا نَوَاشِئَکُمْ فِیْ ثَوْرَۃِ الْعِشَاءِ - جب رات کی تاریکی چھا جائے یا چھانے لگے تو اپنے بچوں کو اپنے پاس رکھ لو

(اس وقت کھیلنے کے لئے نہ چھوڑو کیونکہ شیطان اس وقت پھیلتے ہیں)۔

دَخَلَتْ عَلَيْهَا مُسْتَنْشِئَةٌ مِّنْ مُوَلَّدَاتِ قُرَيْشٍ - قریش کی عورتوں میں سے ایک کاہنہ عورت ان کے پاس آئی (بعض نے کہا "مستنشئہ" اس عورت کا نام تھا یہ استنشاء سے ماخوذ ہے یعنی خبریں حاصل کرنے والی یا اِنْشَاء سے یعنی خبریں پیدا کرنے والی۔ عرب لوگ کہتے ہیں مِنْ اَيْنَ نَشِيْتَ هٰذَا الْخَبَرَ - تو نے یہ خبر کہاں سے حاصل کی؟)۔

يُنْشِئُ لِلنَّارِ مَنْ يَّشَاءُ - جس کو چاہتا ہے دوزخ کے لئے پیدا کرتا ہے (اس نے ازل میں دو فرقے کر دیئے تھے فرمایا تھا یہ بہشت کے لئے ہے یہ دوزخ کے لئے اس میں جو حکمت ہے وہ اسی کو معلوم ہے کسی کو اعتراض کی گنجائش نہیں دونوں گھروں کی آبادی منظور ہے)۔

ثُمَّ اَنْشَاَ عُمَرُ - پھر عمر نے بات کرنی شروع کی۔

مِنْ عَلَامَةِ الْاِمَامِ طَهَارَةُ الْمَوْلِدِ وَحُسْنُ الْمَنْشَاَةِ - امام کی نشانی یہ ہے کہ وہ پاکیزہ پیدا ہوتا ہے اور اچھی تربیت پاتا ہے۔

نَشْبٌ یا نُشُوْبٌ یا نُشْبَةٌ - لٹک جانا، پھنس جانا، اٹھ کھڑا ہونا، لازم کر لینا۔

مَانَشِبَ - ہمیشہ۔

لَمْ يَنْشَبْ - نہیں ٹھہرا۔

تَنْشِيْبٌ - لٹکانا۔

مُنَاشَبَةٌ - لازم کر لینا۔

اِنْشَابٌ - لٹکانا۔

تَنَشُّبٌ - لٹک جانا۔

تَنَاشُبٌ - ایک دوسرے سے بھڑ جانا۔

اِنْتِشَابٌ - لٹک جانا، جمع کرنا۔

نَشَبٌ - مال، دولت، جائیداد (عرب لوگ کہتے ہیں: لهم نَسَبٌ وَّمَا لَهُمْ نَشَبٌ اِنْ هُمْ اِلَّا خَشَبٌ - ان کا نسب تو اچھا ہے لیکن پیسہ پاس نہیں وہ تو لکڑی کی طرح ہیں)۔

ذُوْحَسَبٍ وَّنَسَبٍ وَّنَشَبٍ - حسب نسب مال و دولت والا۔

بُرْدٌ مَّنَشَّبٌ - وہ چادر جس پر تیروں کی طرح نقش ہوں۔

حِيْنَ تَنَاشَبُوْا حَوْلَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جس وقت (جنگ حنین میں) آنحضرتؐ کے گرداگرد لوگ ایک دوسرے سے بھڑ گئے، خوب تلوار چلنے لگی۔

لَمْ اَنْشَبْ اَنْ اَثْخَنْتُ عَلَيْهَا - (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں) پھر ذرا بھی دیر نہیں ہوئی، میں ان پر یعنی حضرت زینبؓ پر غالب ہو گئی (ان کو خاموش کر دیا)۔

اِنَّ النَّاسَ نَشِبُوْا فِىْ قَتْلِ عُثْمَانَ - لوگ حضرت عثمانؓ کے قتل میں پھنس گئے۔

اِنَّ رَجُلًا قَالَ لِشُرَيْحٍ اِشْتَرَيْتُ سِمْسِمًا فَنَشِبَ فِيْهِ رَجُلٌ يَعْنِىْ اشْتَرَاهُ فَقَالَ شُرَيْحٌ هُوَ لِلْاَوَّلِ - ایک شخص نے شریح قاضی سے کہا - میں نے تل خریدے پھر ایک اور شخص گھس آیا اس نے ان کو خرید لیا (حالانکہ میں اس سے پہلے ان کو خرید چکا تھا) شریح نے کہا وہ تل اسی کو ملیں گے جس نے پہلے خریدے (اور دوسرے کا خریدنا محض لغو اور ناجائز سمجھا جائے گا)۔

ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ اَنْ تُوُفِّىَ - اس کے بعد ورقہ بن نوفل زندہ نہیں رہے ان کا انتقال ہو گیا، (مگر سیر کی کتابوں سے ثابت ہے کہ ورقہ بلال کی طرف سے گزرے اس وقت امیہ بن خلف ان کو تکلیف دے رہا تھا - تو معلوم ہوتا ہے کہ اس واقعہ کے بہت دنوں بعد وہ مرے)۔

فَمَا نَشِبْنَا اَنْ قِيْلَ هٰذَا نَبِىٌّ - پھر کچھ دیر نہیں ٹھہرے کہ لوگوں نے کہنا شروع کیا یہ پیغمبر ہیں (یعنی آپ کی نبوت کی خبر پھیل گئی)۔

فَيَرْمُوْنَ بِنُشَّابِهِمْ - پھر وہ اپنے تیر (آسمان کی طرف) چلائیں گے (یعنی یاجوج و ماجوج کے لوگ، اللہ تعالیٰ ان تیروں کو خون آلود کر کے لوٹا دے گا تب وہ بیوقوف یہ کہیں گے لو ہم نے آسمان کے خدا کو بھی مار ڈالا)۔

نَظْرَةٌ مُنْجٍ مِّنْ عَطَبٍ وَ مَخْلَصٌ مِّنْ نَشَبٍ - قرآن میں نظر کرنا، ہلاکت سے نجات پانے کا اور مشکل سے مخلصی پانے کا

ذریعہ ہوتا ہے۔

نَشَجٌ - پانی بہنے کی جگہ۔

نَشِیْجٌ - رونے کی آواز جو حلق میں پھنس جاتی ہے دیگ اور ہانڈی کے جوش کی آواز، گانے والے کا آواز کو جدا کرنا اور دراز کرنا۔

فَنَشِجَ النَّاسُ یَبْکُوْنَ - لوگوں نے آواز سے رونا شروع کیا (یعنی آنحضرتؐ کی وفات کی خبر سن کر)۔

اِنَّهٗ قَرَأَ سُوْرَةَ یُوْسُفَ فِی الصَّلٰوةِ فَبَکٰی حَتّٰی سُمِعَ نَشِیْجُهٗ خَلْفَ الصُّفُوْفِ - حضرت عمرؓ نے نماز میں سورۂ یوسف پڑھی اور رونے لگے یہاں تک کہ ان کے رونے کی آواز (گھگی) صفوں کے پرے سے سنی گئی۔ (معلوم ہوا نماز میں اللہ تعالیٰ کے ڈر سے کوئی روئے اگرچہ آواز سے ہو تو نماز فاسد نہیں ہوتی)۔

فَنَشَجَ حَتّٰی اخْتَلَفَتْ اَضْلَاعُهٗ - پھر ایسا روئے کہ پسلیاں تلے اوپر ہو گئیں۔

شَجِیُّ النَّشِیْجِ - (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی صفت بیان کی یعنی) جو کوئی ان کا قرآن پڑھنا سنتا وہ رنجیدہ ہوتا (اس پر ملال اور غم طاری ہوتا)۔

نَشْحٌ یا نُشُوْحٌ - سیرابی سے کم پینا یا پیٹ بھر کر پی لینا۔

اُنْظُرِیْ مَازَادَ مِنْ مَّالِیْ فَرُدِّیْهِ اِلَی الْخَلِیْفَةِ بَعْدِیْ فَاِنِّیْ کُنْتُ نَشَحْتُهَا جُهْدِیْ - (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا) دیکھو میرے پاس جو زائد روپیہ اور مال و اسباب نکلے وہ میرے بعد جو خلیفہ ہو اس کو دے دینا حالانکہ میں نے بڑی مشقت اٹھا کر بہت کم مال بیت المال سے لیا ہے۔

اِنْتَشَحَتِ الْاِبِلُ - اونٹوں نے پانی پیا لیکن سیراب نہیں ہوئے۔

نَشْدٌ یا نِشْدَةٌ یا نِشْدَانٌ - ڈھونڈنا، پہنچوانا، پہچانا، قسم دینا یا اللہ کا نام یاد دلا کر کوئی بات پوچھنا یا کچھ مانگنا، یاد دلانا، ایفائے وعدہ چاہنا۔

مُنَاشَدَةٌ اور نِشَادٌ - قسم دلانا۔

اِنْشَادٌ - گمی ہوئی چیز کا پہنچوانا، بتلانا، شعر پڑھ کر سنانا، ہجو کرنا۔

تَنَشُّدٌ - خبریں حاصل کرنا ایسے ذرائع سے جن کو دوسرے لوگ نہیں جانتے۔

تَنَاشُدٌ - ایک دوسرے کو اشعار سنانا۔

وَلَا تَحِلُّ لُقَطَتُهَا اِلَّا لِمُنْشِدٍ - حرم کی پڑی ہوئی چیز کسی کو لینا درست نہیں ہے مگر جو اس کو پہنچائے (لوگوں سے دریافت کرے اس کے مالک کی تلاش کرے۔ کرمانی نے کہا حرم کا لقطہ پانے والے کی ملک نہیں ہو سکتا بلکہ ہمیشہ اس کو بتلایا کرے لیکن اور مقاموں کا لقطہ ایک سال تک بتلانے کے بعد پانے والا اپنے صرف میں لا سکتا ہے بشرطیکہ جب اس کا مالک آجائے تو اس کی قیمت ادا کرے بعض نے کہا حرم کے لقطہ کا بھی یہی حکم ہے)۔

اَیُّهَا النَّاشِدُ غَیْرُکَ الْوَاجِدُ - (آنحضرتؐ نے اس شخص سے فرمایا جو مسجد میں چلا چلا کر گمی ہوئی چیز ڈھونڈ رہا تھا) ارے ڈھونڈنے والے تو نہیں پائے گا۔ اور کوئی پالے گا (یہ آنحضرتؐ نے اس کو بددعا دی وہ مسجد میں آواز بلند کر رہا تھا جو سخت منع ہے۔ مجمع البحار میں ہے کہ مسجد میں خرید و فروخت اجارہ وغیرہ تمام معاملات منع ہیں اور آواز بلند کرنا تعلیم کے لئے بھی منع ہے بعض نے کہا مسجد میں اگر کوئی سائل سوال کرے تو اس کو کچھ نہ دینا چاہیئے)۔

نَشَدْتُکَ اللّٰهَ وَالرَّحِمَ - میں اللہ تعالیٰ اور ناطے کو یاد دلا کر یا ان کی قسم دے کر کہتا ہوں (عرب لوگ کہتے ہیں نَشَدْتُکَ اللّٰهَ وَ بِاللّٰهِ وَ اَنْشُدُکَ اللّٰهَ و بِاللّٰهِ وَ نَاشَدْتُکَ اللّٰهَ وَ بِاللّٰهِ سب کے معنی یہی ہیں کہ اللہ کی یاد دلا کر یا اس کی قسم دے کر تجھ سے کہتا ہوں اور اَنْشَدْتُکَ بِاللّٰهِ غلط ہے)۔

نَشَدَ النَّاسَ - لوگوں نے سوال کیا، ان کی قسم دی۔

اَنْشُدُکَ اللّٰهَ - میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں یا اللہ کی یاد دلا کر آپ سے سوال کرتا ہوں۔

یُنَاشِدُکَ اللّٰهَ وَالرَّحِمَ - قریش کے کافر آپ کو اللہ کی اور ناطہ کی قسم دیتے ہیں (کہ آپ ابوبصیر کو بلا بھیجئے جنھوں نے راستہ بند کر دیا ہے)۔

اَنْشُدُكَ عَهْدَكَ - میں تجھ کو تیرا عہد یاد دلاتا ہوں (کہ وہ وعدہ پورا ہو کافروں پر غلبہ حاصل ہو)۔

اِنَّ عُمَرَ نَشَدَ اللّٰهَ - حضرت عمرؓ نے اللہ کی قسم کھائی۔

مُنَاشَدَتُكَ رَبَّكَ - آپ کا اپنے خداوند کو اس کا اقرار یاد دلانا (کہ میں مسلمانوں کو کافروں پر غلبہ دوں گا)۔

مَامِنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً لِلّٰهِ - تم میں کوئی اللہ کو اس کا اقرار زیادہ یاد دلانے والا نہیں۔

فَاِنِّیْ اَخَافُ اَنْ يُّنَاشِدُوْكُمْ - مجھ کو ڈر ہے ایسا نہ ہو وہ قسمیں دے کر تم سے صلح چاہیں (تو برچھے پھینک کر جلدی تلواریں لے کر ان میں گھس جاؤ، ان کو کوئی حیلہ کرنے کی فرصت نہ دو)۔

حَسْبُكَ مُنَاشَدَةُ رَبِّكَ - (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے جنگ بدر میں آنحضرتؐ سے عرض کیا) بس کیجئے آپ اپنے مالک کو جو یاد دلا چکے وہ کافی ہے (یعنی فتح و نصرت کا جو اس نے وعدہ فرمایا تھا)۔

فَنَشَدْتُ عَلَيْهِ فَسَاَلْتُهُ الصُّحْبَةَ - میں نے ان کو قسم دی ان کی صحبت میں رہنے کی درخواست دی۔

اِنَّ الْاَعْضَاءَ كُلَّهَا تُكَفِّرُ اللِّسَانَ تَقُوْلُ نِشْدَكَ اللّٰهُ فِيْنَا - جسم کے سارے اعضاء زبان کے سامنے جھکتے ہیں عاجزی کرتے ہیں کہتے ہیں اللہ کی قسم تجھ کو یا ہمارے باب میں اللہ تعالیٰ کو یاد کر اس سے ڈر اپنے ساتھ ہم کو بھی تباہ نہ کر۔

فَاَنْشَدَ لَهٗ رِجَالٌ - چند آدمیوں نے ان کا کہنا قبول کیا (عرب لوگ کہتے ہیں نَشَدْتُهٗ فَاَنْشَدَنِیْ میں نے اس سے سوال کیا اس نے قبول کیا)۔

نَهٰى عَنْ تَنَاشُدِ الْاَشْعَارِ - خواہ مخواہ شعر بازی کرنے سے منع فرمایا (فخر اور افتخار اور جیتنے کی نیت سے یا دل بہلانے کے لئے لیکن اگر اہل حق کی مدح اور اہل باطل کے ذم میں یا دین کی تقویت اور تائید کے لئے اشعار پڑھے جائیں تو کچھ قباحت نہیں ہے)۔

نَشَدْتُ الضَّالَّةَ - میں نے گمی ہوئی چیز ڈھونڈی۔

اَنْشَدْتُهَا - میں نے اس کو پہنچایا۔

اَنْشُدُكَ دَمَ الْمَظْلُوْمِ - میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ تو مظلوم (یعنی امام حسین علیہ السلام) کے خون کا بدلہ ان کے قاتلوں سے لے)۔

نَشْرٌ یا نُشُوْرٌ - زندہ کرنا، پھیلانا، پھیلنا، لمبا ہونا، پتے نکلنا، سوکھ جانا اس کے بعد بارش سے سرسبز ہو جانا، تراشنا، جدا کرنا، مشہور کرنا - نُشْرَة کا تعویذ کرنا (اس کا بیان آگے آئے گا)۔

نَشَرٌ - کھلی پھیل جانا، رات کو چرنے کے لئے پھیل جانا۔

تَنْشِيْرٌ - پھیلانا، نشرہ کا تعویذ کرنا۔

اِنْشَارٌ - زندہ کرنا، قوت دینا، مضبوط کرنا۔

تَنَشُّرٌ - پھیل جانا۔

اِنْتِشَارٌ - سیدھا کھڑا ہونا، لمبا ہونا، پھیلنا، مشہور ہونا، فاش ہونا۔

سُئِلَ عَنِ النُّشْرَةِ فَقَالَ هُوَ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطَانِ - آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا نشرہ کرنا کیسا ہے؟ فرمایا وہ شیطانی کام ہے (نشرہ ایک سفلی عمل ہے جو آسیب کے دفع کے لئے مشرک لوگ کیا کرتے تھے - بعض نے کہا وہ جادو کی ایک قسم ہے)۔

فَلَعَلَّ طَبًّا اَصَابَهٗ ثُمَّ نَشَّرَهٗ بِقُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ - شاید اس پر جادو ہوا ہے - پھر آپ نے قل اعوذ برب الناس کا عمل اس پر کیا (یہی اسلامی منتر ہے)۔

هَلَّا تَنَشَّرْتَ - تو نے منتر کیوں نہیں کیا۔

لَكَ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتُ وَ اِلَيْكَ النُّشُوْرُ - تیرے ہی اختیار میں میری زندگی اور موت ہے اور مرنے کے بعد جی اٹھ کر تیرے ہی پاس آنا ہے۔

فَهَلَّا اِلَى الشَّامِ اَرْضِ الْمَنْشَرِ - پھر شام کی سرزمین میں کیوں نہیں جاتا وہی محشر کی زمین ہے (لوگوں کا حشر اسی پر ہوگا یعنی ارض مقدسہ پر جو شام کے ملک میں ہے، قیامت کے دن سب مردے جی اٹھ کر وہیں جمع ہوں گے)۔

لَارَضَاعَ اِلَّا مَا اَنْشَرَ اللَّحْمَ وَ اَنْبَتَ الْعَظْمَ - اسی رضاعت کا اعتبار ہے (یعنی حرمت اسی رضاعت سے ثابت ہو گی) جو گوشت کو قوت دے، ہڈی اگائے (ایک روایت میں

اَنْشَزَ ہے زائے معجمہ سے)۔

لَوْ نُشِرَلِیْ اَبَوَایَ مَا تَرَكْتُهُمَا - اگر میرے ماں باپ زندہ کر کے اٹھائے جائیں جب بھی میں (ان کی خوشی میں) چاشت کی نماز نہ چھوڑوں۔

فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ - جب آرے سے اس لکڑی کو چیرا تو اپنا روپیہ اس میں پایا (جو قرض دیا تھا)۔

فَاِذَا اسْتَنْشَرْتَ وَاسْتَنْثَرْتَ خَرَجَتْ خَطَايَا وَجْهِكَ وَفِيْكَ وَ خَيَاشِيْمِكَ مَعَ الْمَاءِ - جب تو وضو میں پانی پھیلائے اور ناک چھنکے تو تیرے چہرے اور منہ اور نتھنوں کے گناہ پانی کے ساتھ نکل جائیں گے (خطابی نے کہا محفوظ اِسْتَنْشَيْتَ ہے یعنی ناک میں پانی ڈالے)۔

اَتَمْلِكُ نَشْرَ الْمَاءِ - کیا تو پانی کے اڑنے کو روک سکتا ہے۔

جَاءَ الْقَوْمُ نَشَرًا - قوم کے لوگ متفرق طور پر آئے۔

فَرَدَّ نَشْرَ الْاِسْلَامِ عَلٰی غِرِّهٖ - (حضرت عائشہؓ نے اپنے والد بزرگوار کی تعریف میں کہا) انھوں نے اسلام کے کپڑے کی شکنوں کو ان تہوں پر کر دیا جو آنحضرتؐ کے عہد میں تھیں (مرتدوں کو قتل کیا، اسلام کی وہ حالت کر دی، جو آنحضرتؐ کے عہد میں تھی)۔

اِنَّهٗ لَمْ يَخْرُجْ فِیْ سَفَرِهٖ اِلَّا قَالَ حِيْنَ يَنْهَضُ مِنْ جُلُوْسِهٖ اَللّٰهُمَّ بِكَ اِنْتَشَرْتُ - آنحضرتؐ جب کسی سفر کے لئے نکلنا چاہتے تو اٹھتے وقت فرماتے یا اللہ! تیرے نام سے یہ سفر شروع کرتا ہوں۔

اِنَّ كُلَّ نَشْرِ اَرْضٍ يُسْلِمُ عَلَيْهَا صَاحِبُهَا فَاِنَّهٗ لَايُخْرَجُ عَنْهَا مَا اَعْطٰی نَشْرَهَا - جس زمین کی پیداوار پر اس کا مالک اسلام لائے تو جب تک وہ زکوٰۃ ادا کرتا رہے اس زمین سے بے دخل نہ کیا جائے گا۔

اِنَّهٗ خَرَجَ وَ نَشْرُهٗ اَمَامَهٗ - معاویہؓ نکلے آگے آگے ان کی خوشبو مہک رہی تھی (مشک کا استعمال کرتے تھے)۔

اِذَا دَخَلَ اَحَدُكُمُ الْحَمَّامَ فَعَلَيْهِ بِالنَّشِيْرِ وَلَا يَخْصِفُ - جب کوئی تم میں سے حمام میں جائے تو تہہ بند باندھ کر جائے (اپنا ستر نہ کھولے اور اپنا ہاتھ شرم گاہ پر نہ رکھے (شرم گاہ ڈھانپنے کو)۔

ثُمَّ يَنْشُرُ سِرَّهَا - پھر عورت کے پوشیدہ حالات کھول کر بیان کرے (مجمع البحار میں ہے کہ بیوی خاوند میں جو معاملات بہ صحبت و جماع ہوتے ہیں ان کا افشا کرنا یا ان کی تفصیل بیان کرنا حرام ہے - اسی طرح جماع کا بے ضرورت ذکر کرنا مکروہ ہے۔)

هَلَّا انْتَشَرْتَ - آپ نے جادو کا توڑ کیوں نہیں کرایا۔

كَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِذَا كَبَّرَ رَفَعَ يَدَيْهِ نَاشِرًا اَصَابِعَهٗ - آنحضرتؐ جب تکبیر تحریمہ کہتے تو ہاتھ کی انگلیوں کو (ہاتھ اٹھاتے وقت) کھلا ہوا رکھتے (نہ بالکل ملی ہوئی نہ بالکل کشادگی کے ساتھ)۔

غَسْلُ الرَّاْسِ بِالْخَطْمِيِّ نُشْرَةٌ - خطمی سے سر دھونا ایک منتر ہے۔

اَلنُّوْرَةُ نُشْرَةٌ وَّ طُهُوْرٌ لِلْبَدَنِ - نورہ لگانا ایک منتر ہے اور جسم کو پاک کرنا ہے۔

مِنْ عَلَامَاتِ الْمَيِّتِ نَشْرُ مَنْخَرَيْهِ - موت کی نشانی ہے نتھنوں کا پھول جانا اور پر اٹھ جانا۔

اَسْاَلُكَ بِالْقُدْرَةِ الَّتِیْ بِهَا تَنْشُرُ مَيِّتَ الْعِبَادِ - میں تجھ سے اس قدرت کے وسیلہ سے مانگتا ہوں جس سے تو مردہ بندوں کو جلائے گا۔

نُشَارَةٌ - آرہ چلانے سے جو ریزہ ریزہ گرے۔

نَشْزٌ - بلند ہونا، باز رہنا، اٹھا کر دے مارنا، خاوند کی نافرمانی کرنا اس سے بغض رکھنا، مارنا، جفا کرنا۔

اِنْشَازٌ - اٹھانا، اپنی اپنی جگہ جوڑ دینا۔

لَارَضَاعَ اِلَّا مَا اَنْشَزَ الْعَظْمَ - اسی رضاعت سے حرمت ثابت ہوتی ہے جو ہڈیوں کو اٹھائے ان کی مقدار کو بڑھائے (یعنی دو سال کے اندر ہو)۔

نَشَزَ الرَّجُلُ - بیٹھنے کے بعد کھڑا ہو گیا۔

كَانَ اِذَا اَوْ فٰی عَلٰی نَشْزٍ كَبَّرَ - آنحضرتؐ جب سفر میں کسی ٹیلہ پر چڑھتے (بلند مقام پر) تو تکبیر کہتے۔

بَضْعَةٌ نَّاشِزَةٌ - مہر نبوت گوشت کا ایک مچہ تھا جو اٹھا ہوا

تھا-

اَتَاهُ رَجُلٌ نَاشِزُ الْجَبْهَةِ- آنحضرتؐ کے پاس ایک شخص آیا جس کی پیشانی اٹھی ہوئی تھی-

نُشُوْزٌ بَيْنَ الزَّوْجَيْنِ- کا ذکر متعدد احادیث میں آیا ہے یعنی خاوند بیوی کی نااتفاقی' ایک کی دوسرے سے شرارت (اور بعض عرب لوگ کہتے ہیں نَشَزَتِ الْمَرْاَةُ عَلٰى زَوْجِهَا فَهِيَ نَاشِزٌ وَ نَاشِزَةٌ- عورت نے اپنے خاوند کی نافرمانی کی' اب اس کو ناشز اور ناشزہ کہیں گے-

نَشَزَ عَلَيْهَا زَوْجُهَا- اس کے خاوند نے اس سے نفرت کی' اس کو مارا پیٹا-

نَشٌّ- آہستہ ہانکنا' ملا دینا' کوٹنا' پیسنا-

نَشِيْشٌ- پانی جذب ہو جانا' بہت دنوں کے بعد گھڑے میں پانی ڈالنے سے جو آواز نکلتی ہے' اسی طرح حوض میں سے سخت گرمی میں ٹپکنا-

اِنْتِشَاشٌ- لمبا ہونا-

نَشٌّ- بہ معنی نصف بھی آیا ہے اور دیوار کی تری-

اِنَّهٗ لَمْ يُصْدِقِ امْرَاَةً مِّنْ نِّسَائِهٖ اَكْثَرَ مِنْ ثِنْتَىْ عَشْرَةَ اَوْقِيَّةً وَّ نَشٍّ- آنحضرتؐ نے اپنی کسی بیوی کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ سے زیادہ نہیں باندھا (اوقیہ چالیس درہم کا ہوتا ہے اور "نش" یعنی نصف اوقیہ بیس درہم کا ہوا کل پانچ سو درہم ہوئے- جس کے تقریباً ایک سو اکتیس روپے چار آنے ہوتے ہیں)-

اِذَا نَشَّ الشَّرَابُ فَلَا تَشْرَبْ- جب شربت میں نشہ آ جائے (یعنی جوش مارنے لگے) تو اس کو مت پی-

فَاِذَا هُوَ يَنِشُّ- دیکھا تو وہ جوش مار رہا ہے- (اس میں نشہ پیدا ہو گیا ہے)-

اِنَّهٗ كَرِهَ لِلْمُتَوَفّٰى عَنْهَا زَوْجُهَا الدُّهْنَ الَّذِيْ يُنَشُّ بِالرَّيْحَانِ- سوگ والی عورت کو جس کا شوہر مر گیا ہو (اور وفات کی عدت میں ہو) وہ تیل لگانا مکروہ ہے جس میں ریحان کی خوشبو دی گئی ہو- (ریحان اس میں ڈال کر پکایا گیا ہو- اسی ہر قسم کا خوشبودار تیل بیلہ' چنبیلی' موتیا' حنا' گلاب' کیوڑا وغیرہ)-

مِثْلُ الْبَانِ الْمَنْشُوْشِ بِالطِّيْبِ- بان کا تیل جو خوشبو کے ساتھ پکایا گیا ہو (بَان ایک درخت ہے جس کے پھلوں سے تیل نکالتے ہیں)-

سُئِلَ عَنِ الْفَارَةِ تَمُوْتُ فِي السَّمَنِ الذَّائِبِ اَوِ الدُّهْنِ فَقَالَ يُنَشُّ وَ يُدَّهَنُ بِهٖ اِنْ لَّمْ تَقْذِرْهُ نَفْسُكَ- عطار سے پوچھا گیا چوہا اگر پتلے گھی یا تیل میں مر جائے تو انھوں نے کہا اس کو جوش دے کر یا ملا کر بدن پر مل سکتے ہیں بالوں پر لگا سکتے ہیں اگر تیرا دل نفرت نہ کرے (اگر نفرت کرے تو اس گھی یا تیل سے روشنی کر سکتے ہیں- بہرحال پھینک دینے سے تو بہتر ہے)-

اِنَّهٗ كَانَ يَنُشُّ النَّاسَ بَعْدَ الْعِشَاءِ بِالدِّرَّةِ- حضرت عمرؓ عشاء کی نماز کے بعد لوگوں کو نرمی کے ساتھ درہ لگا کر اپنے اپنے گھروں کو روانہ کرتے (تاکہ جلد سو جائیں اور تہجد کے لئے آنکھ کھل سکے)-

نَشٌّ- نرمی سے ہانکنا (اور نَسٌّ سین سے جیسے ایک روایت میں ہے' زور سے ہانکنا)-

نَزَلْنَا سَبْخَةً نَشَّاشَةً- ہم ایک کھاری تر زمین میں اترے (یعنی بصرہ میں- بعض نے کہا نَشَّاشَۃٌ وہ زمین جس کی مٹی نہیں سوکھتی اور وہاں گھاس نہیں اگتی)-

اَلنَّبِيْذُ اِذَا نَشَّ فَلَا يُشْرَبُ- کھجور یا انگور کا شربت جب جوش مارنے لگے تو اس کو نہ پینا چاہئے (لیکن جوش مارنے سے پہلے جب وہ صرف شربت کی طرح شیریں ہو اس کا پینا بالاتفاق جائز ہے- اسی طرح اس پانی کا پینا جو سیندھی یا تاڑ کے درخت میں سے ٹپکتا ہے اور شربت کی طرح شیریں ہوتا ہے اس کو نیرا کہتے ہیں)-

اِنْ نَشَّ الْعَصِيْرُ مِنْ غَيْرِ اَنْ تَمَسَّهُ النَّارُ فَدَعْهُ حَتّٰى يَصِيْرَ خَلًّا- اگر نچوڑا ہوا شیرہ کھجور یا انگور کا جو آگ پر نہ رکھا گیا ہو لیکن اس میں نشہ آ جائے تو اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ سرکہ بن جائے (اس وقت اس کا استعمال درست ہوگا)-

اِذَا نَشَّ الْعَصِيْرُ اَوْغَلَا حَرُمَ- جب شیرہ میں نشہ آ جائے یا جوش مارنے لگے تو وہ حرام ہو جائے گا-

مُهُوْرُ نِسَاءِ اٰلِ مُحَمَّدٍ اِثْنَا عَشَرَ اُوْقِيَّةً وَّ نَشٌّ- حضرت محمدؐ کی آل کی عورتوں کے مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی کے ہیں- یعنی پانچ سو درہم جس کے ایک سو اکتیس روپے چار آنے ہوتے ہیں)-

نَشْطٌ- باندھنا' جوڑنا' نکلنا' بلا چرخ کے نکالنا' دانتوں سے کاٹنا-

نَشَاطٌ- خوش ہونا' ہلکا ہونا' جلدی کرنا' موٹا ہونا-

اِنْشَاطٌ- خوش کرنا' باندھنا' جوڑنا' گھر والوں اور جانوروں کا تندرست ہونا' دانتوں سے کاٹنا' کھول دینا' چھوڑ دینا' اچک لے جانا' مضبوط کرنا-

تَنَشُّطٌ بمعنی نَشْطٌ- اور تجاوز کرنا' تیز چلنا-

اِنْتِشَاطٌ- نشیط پانا (یعنی دشمن کا جو مال راستہ میں ملے) پوست اتارنا' کھل جانا' دانتوں سے نکالنا-

اِسْتِنْشَاطٌ- سٹ جانا' اکٹھا ہونا-

فَكَاَنَّمَا اُنْشِطَ مِنْ عِقَالٍ- گویا رسی سے آپ کو چھوڑ دیا (سحر کا اثر باطل ہوتے ہی آپ کا مزاج خوش اور ہلکا ہو گیا- ایک روایت میں كَاَنَّمَا نُشِطَ ہے وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ نَشَطْتُ الْعُقْدَةَ کے معنی یہ ہیں کہ میں نے گرہ باندھ دی اور اَنْشَطْتُهَا اور اِنْتَشَطْتُهَا کے معنی یہ ہیں کہ میں نے اس کو کھول دیا-

رَاَيْتُ كَاَنَّ سَبَبًا مِّنَ السَّمَاءِ دُلِّيَ فَانْتُشِطَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ثُمَّ اُعِيْدَ فَانْتُشِطَ اَبُوْ بَكْرٍ- میں نے خواب میں دیکھا کہ آسمان سے ایک رسی لٹکائی گئی آنحضرتؐ اس کو پکڑ کر اوپر چڑھا لئے گئے پھر دوبارہ رسی لٹکائی گئی تو ابوبکر چڑھا لئے گئے-

دَخَلَ عَلَيْهَا عَمَّارٌ وَّ كَانَ اَخَاهَا مِنَ الرَّضَاعَةِ فَنَشَطَ زَيْنَبَ مِنْ حِجْرِهَا یا اِنْتَشَطَ زَيْنَبَ مِنْ حِجْرِهَا- حضرت عمار بی بی ام سلمہؓ کے پاس گئے وہ ان کی رضاعی بہن تھیں اور زینب بنت ابی سلمہ کو ان کی گود سے چھین لیا (اچک لیا)-

وَذَكَرَ حَيَّاتِ النَّارِ وَعَقَارِبَهَا فَقَالَ وَ اِنَّ لَهَا نَشْطًا وَّنَسْبًا- دوزخ کے سانپوں اور بچھوؤں کا ذکر کیا تو فرمایا وہ اچک کر کاٹیں گے اور ڈنگ ماریں گے (ایک روایت میں اَنْشَاْنَ بِهٖ نَشْطًا ہے یعنی اچک اچک کر کاٹنا شروع کریں گے)-

بَايَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى الْمَنْشَطِ وَالْمَكْرَهِ- میں نے آنحضرتؐ سے اس اقرار پر بیعت کی کہ ہر طرح آپ کی اطاعت کریں گے خواہ وہ امر ہم کو خوش لگے یا ناخوش-

فَاَصْبَحَ نَشِطًا- صبح کو خوش خوش اٹھا (کہ اللہ تعالیٰ نے رات کو عبادت کی توفیق دی)-

لِيُصَلِّ اَحَدُكُمْ نِشَاطَهٗ- چاہئے کہ تم میں سے ہر شخص اتنی ہی نماز پڑھے جتنی رغبت اور خوشی کے ساتھ پڑھی جا سکے (اور جب بار معلوم ہو تو چھوڑ دے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ ہر شخص تم میں سے نماز پڑھے جو باعث خوشی اور نشاط ہے)-

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِي الْقُوَّةَ وَالنَّشَاطَ- یا اللہ تعالیٰ مجھ کو طاقت دے اور مزاج کی خوشی' ہلکا پن' جو صحت اور تندرستی کی نشانی ہے-

نَشْعٌ- زور سے چھین لینا' بچہ کے منہ میں غذا ڈالنا' سکھانا-

نُشُوْعٌ- موت کی سختی' پھر اس سے نجات پانا' بے ہوش ہو جانا-

اِنْشَاعٌ- بچہ کے منہ میں غذا ڈالنا' مزدوری دینا' فریادرسی کرنا-

اِنْتِشَاعٌ- ناس لینا' زور سے چھین لینا-

نَشُوْعٌ- ناس-

نَشْغٌ- بہنا' مارنا' سکھانا' تعلیم دینا' بے ہوش ہو جانا' بچہ کے منہ میں غذا ڈالنا' ہاتھ سے پینا-

اِنْشَاغٌ- علیحدہ ہو جانا-

تَنَشُّغٌ- بے ہوش ہو جانا-

اِنْتِشَاغٌ- ہضم کر لینا-

نَشُوْغٌ- ناس-

لَاتَعْجَلُوْا بِتَغْطِيَةِ وَجْهِ الْمَيِّتِ حَتّٰى يَنْشَغَ اَوْ يَتَنَشَّغَ- میت کا منہ ڈھانپ دینے میں جلدی نہ کرو یہاں تک

کہ بے ہوش ہو جائے (مر جائے)-

اِنَّهُ ذَكَرَ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَنَشَغَ نَشْغَةً-ابو ہریرہؓ نے آنحضرتؐ کا تذکرہ کیا پھر ایک چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئے-

فَإِذَا الصَّبِيُّ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ- دیکھا تو بچہ مرنے کو بے ہوش ہو رہا ہے (بعض نے ترجمہ اس طرح کیا ہے کہ "اپنا منہ چوس رہا ہے)-

هَلْ تَنَشَّغَ فِيكُمُ الْوَلَدُ-تمہاری اولاد بکثرت ہوئی-

كَأَنَّهُ يَنْشَغُ لِلْمَوْتِ-گویا وہ مرنے کے لئے دم توڑ رہا ہے-

نَشْفٌ- چل دینا' فنا ہو جانا' پی لینا' جذب کر لینا' کپڑے وغیرہ سے پانی لینا' یعنی پونچھنا' سوکھ جانا-

تَنْشِيْفٌ- کپڑے وغیرہ سے پونچھنا-

اِنْشَافٌ- مادہ کے بعد نر جننا-

تَنَشُّفٌ- پونچھنا-

اِنْتِشَافٌ- نشافہ پینا (یعنی وہ پھین جو دوہنے کے وقت دودھ کے اوپر آ جاتا ہے)-

اكْسِرُوْا بِيْعَتَكُمْ وَانْضَحُوْا مَكَانَهَا وَاتَّخِذُوْهُ مَسْجِدًا-تم اپنا گرجا وہاں جا کر توڑ ڈالو اور یہ پانی اس کی زمین پر چھڑک کر گرجا کے بدلے مسجد بنا دو-

كَانَ لَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَشَّافَةٌ يُنَشِّفُ بِهَا غُسَالَةَ وَجْهِهٖ- آنحضرتؐ کے پاس ایک تولیہ تھا جس سے آپ چہرے کا پانی پونچھتے (یعنی وضو کے بعد بعض نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے اور نہ پونچھنا افضل سمجھا ہے)-

فَقُمْتُ اَنَا وَ اُمُّ اَيُّوْبَ بِقَطِيْفَةٍ مَا لَنَا غَيْرُهَا- میں اور ام ایوب ایک کمبل لے کر کھڑے ہوئے اور کوئی کپڑا اس کے سوا ہمارے پاس نہ تھا-

نُنَشِّفُ بِهَا الْمَاءَ-اس سے ہم پانی پونچھتے-

اَتَى النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَرَاٰى بِهٖ صُفْرَةً فَقَالَ اغْسِلْهَا فَذَهَبْتُ فَاَخَذْتُ نَشَفَةً لَّنَا فَدَلَكْتُ بِهَا عَلَى تِلْكَ الصُّفْرَةِ حَتّٰى ذَهَبَتْ- عمار بن یاسرؓ آنحضرتؐ کے پاس آئے آپ نے ان کے جسم پر زردی کا نشان دیکھا (زعفران لگ گئی ہوگی) آنحضرتؐ نے فرمایا جا اس کو دھو ڈال! عمار کہتے ہیں ہمارے پاس ایک کالے پتھر کا جھانواں تھا- ہم نے اس سے زردی کو رگڑا یہاں تک کہ زردی مٹ گئی (عمار نے بے ضرورت زرد خوشبو لگائی ہوگی جو مرد کے لئے منع ہے لیکن شادی بیاہ میں اس کا لگانا بعض نے جائز رکھا ہے اور بعض نے مرد کے لئے مطلقاً ناجائز رکھا ہے)-

اَظَلَّتْكُمُ الْفِتَنُ تَرْمِيْ بِالنَّشَفِ ثُمَّ الَّتِيْ تَلِيْهَا تَرْمِيْ بِالرَّضْفِ-تم لوگوں پر فتنے (دین کی خرابیاں) آ پہنچیں پہلا فتنہ تو تم پر کالے جھانوے پھینکے گا- پھر دوسرا فتنہ آگ کی طرح گرم گرم پتھر پھینکے گا (مطلب یہ ہے کہ پہلا فتنہ ہلکا ہوگا' اس سے دین بالکل برباد نہ ہوگا لیکن دوسرا فتنہ بہت سخت ہوگا' وہ دین کو تباہ کر کے جانوں کو بھی تباہ و برباد کرے گا)-

قُلْنَا الْبَلَدُ بَعِيْدٌ وَالْمَاءُ يَنْشَّفُ- ہم نے عرض کیا یارسول اللہؐ ہمارا شہر دور ہے اور پانی تو جذب ہو جاتا ہے' سوکھ جاتا ہے-تو یہ پانی وہاں تک پہنچے گا کیسے؟ آنحضرتؐ نے فرمایا اس پر اور پانی ڈالتے رہو اس سے برکت اور پاکیزگی بڑھے گی- اس حدیث سے یہ نکلا ہے کہ زمزم کا پانی ملکوں میں لے جانا درست ہے اور علماء اور صالحین کا جوٹھا کھانا اور پانی تبرک کے طور پر لے جا سکتے ہیں اسی طرح ان کے کپڑے وغیرہ)-

يَتَنَشَّفُ بِثَوْبٍ-ایک کپڑے سے پونچھتے تھے-

نَشَفَ الثَّوْبُ الْعَرَقَ- کپڑے نے پسینا جذب کر لیا- (چوس لیا)-

نَشْقٌ يَانَشَقٌ-سونگھنا' لٹک جانا-

اِنْشَاقٌ-سنگھانا-

اِسْتِنْشَاقٌ-سونگھنا' ناک میں پانی ڈالنا پھر اس کو دم کے ساتھ باہر نکالنا تاکہ ناک کا رینٹ اور میل وغیرہ نکل جائے-

نَشُوْقٌ- ناس یا ہر چیز جو سونگھنے کے لئے ناک کے پاس رکھی جائے-

كَانَ يَسْتَنْشِقُ فِيْ وُضُوْءِهٖ ثَلٰثًا-آنحضرتؐ وضو میں تین بار ناک میں پانی ڈالتے-

عَشْرٌ مِّنَ الْفِطْرَةِ وَ ذَكَرَ مِنْهَا الْاِسْتِنْشَاقَ - دس باتیں پیدائشی سنت ہیں ان میں سے ایک ناک میں پانی ڈالنا ہے (ناک کو میل کچیل رینٹ وغیرہ سے صاف رکھنا - ایک روایت میں اِسْتِنْثَار ہے ثائے مثلثہ سے یعنی ناک سنکنا)۔

اِنَّ لِلشَّيْطَانِ نَشُوْقًا وَّ لَعُوْقًا - شیطان ناس بھی ہے اور چاٹنے کی دوا بھی (یعنی ناک اور منہ اس کے اندر جانے کے راستے ہیں)۔

كَانَ يَتَمَضْمَضُ وَيَسْتَنْشِقُ مِنْ غُرْفَةٍ وَّاحِدَةٍ - آنحضرتؐ ایک ہی چلو سے کلی کرتے اور ناک میں پانی ڈالتے (آدھے سے یہ اور آدھے سے وہ - یہی روایت زیادہ صحیح ہے اور الگ الگ چلو لینے کی روایت قوی نہیں ہے)۔

اَلْاِسْتِنْشَاقُ لَيْسَ مِنَ الْوُضُوْءِ - ناک میں پانی ڈالنا وضو کے فرائض میں سے نہیں ہے - امامیہ اور حنفیہ کا یہی قول ہے لیکن اہل حدیث کے نزدیک وضو کا جزء اور فرض ہے۔

نَشَقْتُ مِنْهُ رِيْحًا طَيِّبَةً - میں نے اس سے خوشبو سونگھی۔

نَشْلٌ - جلدی سے اتار ڈالنا' اچک لے جانا۔

نُشُوْلٌ - دبلا ہونا' کوئی چیز ہانڈی میں سے ہاتھ سے نکال لینا' بلا مصالحہ پکانا۔

اِنْتِشَالٌ بمعنی نَشْلٌ ہے۔

ذُكِرَ لَهٗ رَجُلٌ فَقِيْلَ هُوَ مِنْ اَطْوَلِ اَهْلِ الْمَدِيْنَةِ صَلٰوةً فَاَتَاهُ فَاَخَذَ بِعَضُدِهٖ فَنَشَلَهٗ نَشَلَاتٍ - آنحضرتؐ سے ایک شخص کا تذکرہ آیا - لوگوں نے کہا یارسول اللہؐ وہ تمام مدینے والوں میں لمبی نماز پڑھتا ہے - پھر وہ شخص آپ کے پاس آیا' آپ نے اس کو تین بار کھینچا۔

اِنَّهٗ مَرَّ عَلٰى قِدْرٍ فَانْتَشَلَ مِنْهَا عَظْمًا - آنحضرتؐ ایک دیگ پر سے گزرے' آپ نے اس میں سے ایک ہڈی (گوشت کی) اٹھالی ابھی وہ پکی نہ تھی (اس کو نَشِيْل کہتے ہیں)۔

عَلَيْكَ بِالْمَنْشَلَةِ - (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے ایک شخص سے کہا جو وضو کر رہا تھا) تو اپنی چھنگلیا کا خیال رکھ جہاں انگشتری پہنتے ہے (ایسا نہ ہو وہ مقام سوکھا رہ جائے)۔

نَشَمٌ - سفید اور کالے نقطے ہونا۔

تَنْشِيْمٌ - سڑ جانا' بدبو شروع ہونا' شروع کرنا' طعنہ مارنا' بلند کرنا' تر ہونا۔

تَنَشُّمٌ - شروع کرنا۔

مَنْشِمٌ - ایک عطر والی عورت جس کو عرب لوگ منحوس سمجھتے تھے' کہتے تھے اَشْاَمُ مِنْ عِطْرِ مَنْشِمٍ - یعنی منشم کے عطر سے بھی زیادہ منحوس۔

لَمَّا نَشَّمَ النَّاسُ فِيْ اَمْرِهٖ - جب لوگوں نے حضرت عثمانؓ پر طعنہ زنی شروع کی' ان کو برا کہنا۔

نَشْنَشَةٌ - جلدی سے کھال نکال لینا' ہانڈی کا آواز دینا' جوش مارتے وقت دھکیلنا' زور سے ہلانا' ہانکنا' نکال دینا' جماع کرنا' کھولنا' اتارنا' جھٹکنا' چونچ سے پر اکھیڑنا' جلدی سے کھالینا۔

تَنَشْنُشٌ - نقیہ ہوجانا۔

اَرْضٌ نَشْنَاشَةٌ - جس زمین میں کچھ نہ اگے۔

نَشْنَشَةٌ مِّنْ اَخْشَنَ - (حضرت عمرؓ نے عبداللہ بن عباسؓ سے کہا) یہ ایک پتھر ہے پہاڑ میں سے (ان کے والد حضرت عباس کو پہاڑ متصور کیا اور عبداللہ کو اس کا ایک پتھر - مطلب یہ ہے کہ وہ بھی اپنے والد کی طرح جرأت اور بہادری رکھتے ہیں - بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ ان کا ایک کلمہ گویا پہاڑ کا ایک پتھر ہے - حربی نے کہا نِشْنِشَه سے مراد شِنْشِنَه ہے یعنی طبیعت اور عادت)۔

نَشْوَةٌ - سونگھنا' دریافت کرنا کہ یہ خبر کہاں سے آئی' نشہ ہونا' مست ہونا' بار بار ایک کام کو کرنا۔

تَنْشِيَةٌ - مست ہونا۔

تَنَشِّيْ اور اِنْتِشَاءٌ اور اِسْتِنْشَاءٌ - سونگھنا۔

نَشَا - ہلکی ہوا کا جھونکا۔

اِنِ انْتَشٰى لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا - اگر شراب پی کر مست ہوگیا تب تو چالیس دن تک اس کی نماز قبول نہ ہوگی (نہایہ میں ہے کہ اِنْتِشَاء مقدمۂ سکر یعنی نشہ کا شروع - بعض نے کہا رَجُلٌ نَشْوَانُ' مست آدمی)۔

مَنْ شَرِبَ الْخَمْرَ فَلَمْ يَنْتَشِ - جو شخص شراب پئے

لیکن اس کو نشہ نہ ہو-

وَيْلَكَ وَصِبْيَانُنَا صِيَامٌ فَالَهُ عُمَرُ لِنَشْوَانٍ- حضرت عمرؓ نے ایک شخص سے کہا جو رمضان میں شراب پی کر مست ہو گیا تھا- ارے تیری خرابی ہمارے تو بچے بچے روزہ دار ہیں (اور تو بڑا ہو کر روزہ نہیں رکھتا اس پر ایسے متبرک مہینے میں شراب پیتا ہے)-

اِذَا اسْتَنْشَيْتَ وَاسْتَنْثَرْتَ- جب تو ناک میں پانی ڈالے اور ناک سنکے-

دَخَلَ عَلَيْهَا مُسْتَنْشِيَةٌ مِّنْ مُّوَلَّدَاتِ قُرَيْشٍ- حضرت خدیجہؓ کے پاس ایک کاہنہ عورت قریش کی عورتوں میں سے آئی-

اِنَّهُ يَعْلَمُ النَّشْوَ مِنَ الْبَعُوْضَةِ- ایک ایک مچھر کی پیدائش اور اس کا مقام وہ جانتا ہے-

كَيْفَ يَحْتَجِبُ عَنْكَ مَنْ اَرَاكَ قُدْرَتَهُ فِيْ نَفْسِكَ نَشْوَكَ وَلَمْ تَكُنْ- تجھ پر وہ خداوند کیونکر پوشیدہ رہے گا جس نے اپنی قدرت تیرے نفس میں تجھ کو دکھلائی (یعنی تجھ کو پیدا کیا جب تو معدوم تھا)-

اِذَا اُخِذَ شَارِبُهُ وَقَدِ انْتَشٰى ضُرِبَ ثَمَانِيْنَ- اگر کوئی نبیذ پی کر مست ہو جائے پھر مستی کی حالت میں پکڑا جائے تو اس کو اسی کوڑے لگائیں گے-

اَيُّهَا النَّاشِئُوْنَ- نوجوانو!-

بابُ النّون مع الصاد

نَصْبٌ- تھکانا' دردمند کرنا' رکھنا' اٹھانا' دشمنی رکھنا' گانا' سامنے کھڑا کرنا' زمین میں گاڑنا' منصب عطا کرنا' ظاہر کرنا' زبر دینا-

نَصَبٌ- تھک جانا' کوشش کرنا-

تَنْصِيْبٌ- رکھنا اور اٹھانا-

مُنَاصَبَةٌ- مقابلہ کرنا' دشمنی کرنا-

اِنْصَابٌ- تھکانا' ماندہ کرنا' دردمند کرنا' ایک حصہ دلانا-

تَنَصُّبٌ- اٹھ جانا' سیدھا ہو جانا-

نَاصِبٌ- تھکانے والا' فکر اور رنج دینے والا-

خَرَجَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُرْدِفِيْ اِلٰى نُصُبٍ مِّنَ الْاَنْصَابِ فَذَبَحْنَا لَهُ شَاةً وَّجَعَلْنَاهَا فِيْ سُفْرَتِنَا فَلَقِيَنَا زَيْدُ بْنُ عَمْرٍو فَقَدَّمْنَاهُ السُّفْرَةَ فَقَالَ لَا اٰكُلُ مِمَّا ذُبِحَ لِغَيْرِ اللّٰهِ- (زید بن حارثہؓ کہتے ہیں) آنحضرتؐ نے مجھ کو اپنے ساتھ ایک جانور پر سوار کر لیا اور مشرکوں کے تھانوں میں سے ایک تھان کی طرف نکلے (یعنی اس بت یا پتھر کی طرف جہاں مشرک جانور کاٹا کرتے تھے یا اس پتھر کی طرف جس کے سامنے مشرک جانور کاٹ کر اس کو رنگ دیتے تھے اس پتھر کی پوجا بھی کرتے تھے) خیر ہم نے وہاں آنحضرتؐ کے لئے ایک بکری کاٹی اور اس کو اپنے توشہ دان (دسترخوان) میں رکھ لیا اتنے میں زید بن عمرو بن نفیل ہم کو ملے ہم نے وہی توشہ دان ان کے سامنے رکھا- زید نے کہا- میں وہ جانور نہیں کھاتا جو اللہ تعالیٰ کے سوا دوسرے کی تعظیم کے لئے کاٹا جائے (یہاں یہ اشکال پیدا ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ نے ایسے جانور میں سے کیسے کھایا اور بت کے سامنے ذبح کرنا کیونکر گوارا کیا اس کا جواب یہ ہے کہ حدیث میں کہیں یہ نہیں ہے کہ آنحضرتؐ نے اس میں سے کھایا- دوسرے یہ احتمال ہے کہ زید نے یہ کام اپنی رائے سے کیا ہو وہ آنحضرتؐ کی طرح معصوم نہ تھے اور آپ کو اس کی اطلاع ہی نہ ہوئی ہو کہ یہ بکری بت تھان پر کاٹی گئی تیسرے یہ بھی احتمال ہے کہ شاید زید نے اپنے کھانے کے لئے یہ بکری کاٹی ہو اور اتفاقاً یہ ذبح اس مقام پر ہو گیا جہاں وہ بت یا پتھر نصب تھا- مگر انھوں نے اس بت یا پتھر کی تعظیم کے لئے اس کو نہ کاٹا ہو- بعض نے کہا تھان سے یہاں وہ پتھر مراد ہے جہاں لوگ جانور کاٹا کرتے تھے اور ایسے پتھر پر کاٹنے سے جانور حرام نہیں ہوتا- لیکن زید بن عمرو یہ سمجھے کہ وہ غیر خدا کی تعظیم کے لئے کاٹا گیا اس وجہ سے اس کا کھانا گوارا نہیں کیا- اور زید بن عمرؓ بہت سی باتوں میں کفاران قریش کے مخالف تھے)-

فَخَرَرْتُ مَغْشِيًّا عَلَيَّ ثُمَّ ارْتَفَعْتُ كَاَنِّيْ نُصُبٌ اَحْمَرُ- (ابوذر غفاریؓ کہتے ہیں- جب میں نے حرم میں جا کر اپنا ایمان ظاہر کر دیا تو قریش کے لوگوں نے مجھ کو مارنا شروع کیا)

میں بیہوش ہو کر گر پڑا پھر اٹھا (ہوش آیا) تو گویا میں ایک لال پتھر ہوں (جس پر جانور کاٹے جاتے ہیں یعنی سر سے پاؤں تک لہو لہان ہوں)۔

وَذَا النُّصُبُ الْمَنْصُوْبُ لَا تَعْبُدَنَّهٗ
وَلَا تَعْبُدِ الشَّيْطٰنَ وَاللّٰهَ فَاعْبُدَا

(اعشیٰ نے آنحضرتؐ کی مدح کی ہے اسی میں کا ایک شعر یہ ہے) یہ جو بت کھڑا کیا گیا ہے اس کو مت پوج اور شیطان کو بھی نہ پوج بلکہ صرف اللہ تعالیٰ کو پوج۔

ذَاتُ النُّصُبِ - ایک موضع کا نام ہے مدینہ سے چار برید پر۔

لَا يَنْصِبُ رَاْسَهٗ وَلَا يُقْنِعُهٗ - نہ تو رکوع میں سر اونچا رکھے نہ جھکائے (بلکہ پشت اور سر برابر رکھے مشہور روایت یوں ہے لَا يُصَبِّیْ وَلَا يُصَوِّبُ - اس کا ذکر گزر چکا)۔

اَنْصَبَ ابْنُ عُمَرَ الْحَدِيْثَ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - کیا عبداللہ بن عمرؓ نے یہ حدیث آنحضرتؐ تک پہنچائی (اس کو مرفوع کیا - وہ حدیث یہ ہے سب سے زیادہ پلید اور گندا گناہ یہ ہے کہ آدمی عورت کا مہر نہ دے اس پر ظلم کرے)۔

فَاطِمَةُ بِضْعَةٌ مِنِّیْ يُنْصِبُنِیْ مَا اَنْصَبَهَا مِنْهُ - فاطمہ میرے جسم کا ایک ٹکڑا ہے جو چیز اس کو تکلیف دے وہ مجھ کو بھی تکلیف دیتی ہے۔

مَايُنْصِبُكَ مِنْهُ - تجھ کو دجال سے کیا تکلیف پہنچی ہے (ایک روایت میں مَايُضْنِيْكَ ہے یعنی تو کیوں دبلا ہو رہا ہے)۔

وَلٰكِنْ عُمْرَتَكَ عَلٰى قَدْرِ نَفَقَتِكَ يَانَصَبِكَ - یعنی تیرے عمرے کا ثواب اتنا ہی ہوگا جتنا تجھ کو عمرے پر خرچ کرنا پڑے (جس قدر خرچ زائد ہوگا ثواب بھی زائد ہوگا - ایک روایت میں یوں ہے - جتنی تجھ کو مشقت اور تکلیف ہو)۔

لَا يُنْصِبُنِیْ اِلَّا اِيَّاهُ - مجھ کو بس وہی تکلیف دیتا ہے۔

عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْقَدْرِ ثُمَّ يَنْصَبُ - مجھ کو اس شخص پر تعجب آتا ہے جس کو تقدیر پر یقین ہو پھر وہ رنج اٹھائے (خستہ اور ماندہ ہو کیونکہ تقدیر میں جو لکھا ہے اس کا ہونا ضرور ہے اور اس سے بچنے کی کوئی شکل نہیں پھر اس پر رنج کرنا در ماندہ ہو جانا فضول ہے)۔

لَاصَخَبَ فِيْهِ وَلَا نَصَبَ یا وَلَا نُصُبَ - نہ وہاں شور ہوگا نہ تھکاوٹ اور ماندگی ہوگی۔

كَانَ رَبَاحٌ يُحْسِنُ غِنَاءَ النَّصْبِ - رباح عرب کا گانا جس کو نصب کہتے تھے، خوب گاتا تھا۔

فَقُلْنَا لِرَبَاحِ ابْنِ الْمُغْتَرِفِ لَوْنَصَبْتَ لَنَا نَصْبَ الْعَرَبِ - کاش تم عرب کے گانے کی طرح ہم کو گانا سناؤ۔

كُلُّهُمْ كَانَ يَنْصِبُ - ان میں سب لوگ گاتے تھے۔

ذَاتُ مَنْصَبٍ - ایک خوبصورت عورت یا عالی خاندان بڑے درجے والی عورت۔

وَلَا يَنْصُبُ الْمَجْلِسَ - مجلس میں عمدہ مقام نہ ڈھونڈے (بلکہ جہاں جگہ پائے وہاں بیٹھ جائے)۔

نَصَبَنِیْ لِلنَّاسِ - لوگوں میں مجھ کو نمودار کیا (اپنے پیچھے پلنگ پر بٹھایا)۔

فِیْ حَقِّ مَنْصِبِهٖ - اپنی قدر اور مرتبہ کے باب میں۔

نِصَاب - اصل اور ہر چیز کا شروع اور اصطلاح شرع میں مال کی وہ مقدار جس سے کم میں زکوٰۃ واجب نہیں ہوتی - مثلاً بیس دینار، دو سو درہم، پانچ اونٹ، چالیس بکریاں۔

عَلٰى جَلِيْلِ نِصَابِهٖ - اپنے بڑے مرتبہ پر۔

تَنْزِيْهُ نِصَابِهِمْ - ان کے مرتبہ کی پاکیزگی۔

نَاصِبُ اور نَوَاصِبُ اور نَاصِبَةٌ - وہ گروہ جو حضرت علیؓ سے دشمنی رکھتا ہے، ان کو برا کہتا ہے۔ (اس کی جمع نَوَاصِبُ ہے)۔

مَامِنْ مُّسْلِمٍ يَنْصِبُ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ - جو کوئی مسلمان اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنا منہ سیدھا کرے (یعنی اس سے دعا مانگے سوال کرے)۔

قِيْلَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا الْاَنْصَابُ قَالَ مَا ذَبَحُوْهُ لِاٰلِهَتِهِمْ - آنحضرت ﷺ سے پوچھا گیا انصاب کیا ہے؟ (جس کو قرآن میں رِجْسٌ مِنْ عَمَلِ الشَّيْطٰنِ فرمایا گیا ہے) آپ

نے کہا انصاب وہ جانور ہیں جن کو مشرک اپنے معبودوں کی تعظیم کے لئے کاٹتے تھے (تو جب کوئی جانور غیر خدا کی تعظیم کے لئے کاٹا گیا- مثلاً بادشاہ یا پیر یا پیغمبر یا ولی یا مرشد کی تعظیم کے واسطے وہ حرام ہو گیا اگرچہ کاٹتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لیا جائے)-

اِنَّ الدُّنْیَا تُنْصَبُ لِلْمُؤْمِنِ عِنْدَ الْمَوْتِ کَاَحْسَنِ مَا کَانَتْ- دنیا مرتے وقت بہت اچھی حالت میں مسلمان کے سامنے کھڑی کی جاتی ہے-

اِذَا کَانَ یَوْمُ الْقِیَامَةِ دُعِیَ النَّبِیُّ وَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْاَئِمَّةُ فَیُنْصَبُوْنَ لِلنَّاسِ فِیْ تَلٍّ مِّنَ الْمِسْكِ- جب قیامت کا دن ہوگا تو آنحضرتؐ اور امیر المومنین (علی بن ابی طالب) اور دوسرے سب امام بلائے جائیں گے اور مشک کے ایک ٹیلے پر کھڑے کئے جائیں گے اِلَیْكَ نَصَبْتُ یَدِیْ- میں نے اپنا ہاتھ تیرے سامنے اٹھایا (تجھ سے دعا کی)-

نَصَبَنِیْ- تعلیم اور افتا کے لئے مجھ کو مقرر کیا-

لَا تَجْعَلْنِیْ لِنِقْمَتِكَ نَصَبًا- مجھ کو اپنے غصہ کا نشانہ مت بنا-

نَصِیْبِیْن- ایک شہر ہے شام اور عراق کے درمیان' وہاں کے جن آنحضرتؐ کے پاس آئے تھے-

سَبْعَةٌ لَّهَا اَنْصِبَاءٌ وَّثَلٰثَةٌ لَّا اَنْصِبَاءَ لَهَا- سات پانسوں کے تو حصے ہیں اور تین کے حصے نہیں (کل دس پانسے ہیں)-

نَصْتٌ- خاموش رہ کر کسی کی بات سننا (جیسے اِنْصَاتٌ ہے) اور خاموش رہنا-

تَنَصُّتٌ- خاموش بننا-

اِنْتِصَابٌ- بہ معنی نَصْتٌ ہے-

اِسْتِنْصَاتٌ- خاموشی چاہنا-

اِذَا قَالَ الْحِذَامُ فَاَنْصِتُوْهَا فَاِنَّ الْقَوْلَ مَا قَالَتْ حِذَامٌ- جب حذام کوئی بات کہے تو خاموش رہ کر اس کی بات سنو! بات وہی ہے جو حذام نے کہی-

وَاَنْصَتَ وَلَمْ یَلْغُ- اور خاموش رہ کر (خطبہ سنا) بیہودہ بات منہ سے نہیں نکالی-

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ بِالْبَصْرَةِ اَنْشُدُكَ اللّٰهَ لَا تَكُنْ اَوَّلَ مَنْ غَدَرَ فَقَالَ طَلْحَةُ اَنْصِتُوْنِیْ اَنْصِتُوْنِیْ- ایک شخص نے طلحہؓ سے کہا جب وہ بصرے میں گئے (جنگ جمل میں شریک ہونے کو) میں تم کو خدا کا حوالہ دیتا ہوں تم پہلے عہد شکن مت بنو (یعنی حضرت علیؓ سے بیعت کرنے کے بعد جب ان سے جنگ کرو گے تو عہد شکن ہو گے) طلحہ رضی اللہ عنہ نے کہا ذرا میری بات خاموش رہ کر سنو خاموش رہ کر سنو-

ثُمَّ یَنْصُتُ اِذَا تَكَلَّمَ- جب خطیب خطبہ شروع کرے تو خاموش رہ کرسنے-

بَابُ الْاِنْصَاتِ لِلْعُلَمَاءِ- عالموں کی بات سننے کے لئے خاموش رہنے کا بیان یا خاموش کرنے کا-

اِسْتَنْصِبِ النَّاسَ- لوگوں سے کہہ خاموش رہیں-

ثُمَّ یُنْصِتُ- پھر خاموش رہ کرسنے-

وَ اَنَا خَطِیْبُ اِذَا اَنْصَتُوْا- قیامت کے دن جب لوگ پروردگار کے سامنے خاموش ہو جائیں گے تو میں عرض کروں گا' ان کی طرف سے عذر معذرت کروں گا-

''آفریں باد بریں ہمت مردانہ تو''

نَصْحٌ یا نُصْحٌ یا نَصَاحَةٌ یا نَصَاحِیَةٌ یا نَصِیْحَةٌ- بھلائی کی بات سمجھانا' وعظ کرنا' سچی محبت رکھنا-

نَصْحٌ اور نُصُوْحٌ- خلوص' سیراب ہو جانا' سینا' خالص کرنا' صاف کرنا' پانی برسانا' موٹا ہونا-

تَنَصُّحٌ- سینا' ناصح کے مشابہ ہونا-

اِنْتِصَاحٌ- نصیحت قبول کرنا-

تَوْبَةٌ نَّصُوْحٌ- خالص سچے دل سے توبہ' کہ پھر گناہ کرنے کی نیت نہ ہو-

اِنَّ الدِّیْنَ النَّصِیْحَةُ لِلّٰهِ وَلِرَسُوْلِهٖ وَ لِكِتَابِهٖ وَ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِیْنَ وَ عَامَّتِهِمْ- دین کیا چیز ہے نصیحت اللہ کے لئے (اس کی توحید کا اعتقاد رکھنا عبادت خالص اس کی رضامندی کے لئے کرنا نہ دکھلاوے کے لئے نہ لوگوں سے ڈر کر ان سے شرم کر کے ان کے طعن و تشنیع سے بچنے کو) اور اس کے رسول کے لئے (آپ کی نبوت کی تصدیق کرنا' آنحضرتؐ کے اوامر اور

نواہی کا پابند رہنا) اور اس کی کتاب کے لئے (قرآن کی تصدیق کرنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کا کلام ہے اس کے الفاظ اور معانی دونوں پروردگار کا کلام ہیں' اس کو سمجھ کر پڑھنا' اس پر عمل کرنا اس کو زندگی کا دستور العمل بنانا) اور مسلمانوں کے حاکموں کے لئے (جب تک وہ شریعت پر چلتے رہیں ان کے خیر خواہ رہنا دنیوی معاملات میں ان کی اطاعت کرنا' ان سے بغاوت اور سرکشی نہ کرنا' ان کے ظلم اور بد خلقی پر صبر کرنا) اور عام مسلمانوں کے لئے (ان کے دین اور دنیا کی اصلاح کی فکر کرنا' قومی ترقی اور اصلاح تمدن اور تہذیب اخلاق میں کوشش کرنا' ان کی تعلیم کے ذرائع آسان کرنا' ان کے یتامیٰ اور بیواؤں اور معذوروں اور محتاجوں کی پرورش کی سبیل کرنا)-

وَيَنْصَحُ اِذَا غَابَ اَوْ شَهِدَ- جب وہ حاضر ہو یا غائب ہو دونوں حالتوں میں اس کا خیر خواہ رہے (نہ یہ کہ منافقوں کی طرح منہ پر تو دوست اور پیٹھ پیچھے دشمن رہے)-

فَشَرَطَ عَلَيَّ وَالنُّصْحَ لِكُلِّ مُسْلِمٍ- آنحضرتؐ نے مجھ سے اسلام پر قائم رہنے کی شرط کرائی اور ہر مسلمان کا خیر خواہ رہنے کی (ذمی کی بھی خیر خواہی لازم ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کے امن میں ہے' اس کو نیک بات سمجھائے اگر مشورہ دے تو مفید مشورہ دے)-

اَلتَّوْبَةُ النَّصُوْحُ هِيَ خَالِصَةٌ لَا يُعَاوِدُ بَعْدَهَا الذَّنْبَ- توبہ نصوح خالص سچی توبہ جس کے بعد پھر وہ گناہ نہ کرے-

حَتّٰى اُنَاصِحَكَ فِي التَّوْبَةِ- یہاں تک کہ میں تیرے سامنے سچی توبہ کروں-

وَشَدَّهُمَا بِنِصَاحٍ- ایک ڈوری سے ان دونوں کو باندھ دیا-

نَصَاحَةُ الْاَلْفَاظِ- الفاظ کا خلوص اور وضوح-

نَصَحْتُ الرِّيَّ- میں پی کر چھک گیا' سیراب ہو گیا-

نَاصِحُ الْجَيْبِ- صاف دل-

ثَلٰثٌ لَا يَغِلُّ عَلَيْهَا قَلْبُ امْرِئٍ مُسْلِمٍ وَّ عَدَّمِنْهَا النَّصِيْحَةَ لِاَئِمَّةِ الْمُسْلِمِيْنَ- تین باتوں پر کسی مسلمان آدمی کا دل تنگ نہیں ہوتا- ان میں سے ایک یہ ہے کہ مسلمانوں کے حاکموں سے خلوص رکھے (ان کا خیر خواہ رہے)-

نَصْرٌ یا نُصُوْرٌ- مدد کرنا' نجات دلانا و چھڑانا' زور دینا' برسانا-

مُنَاصَرَةٌ- ایک دوسرے کی مدد کرنا-

تَنْصِيْرٌ- نصرانی بنانا-

تَنَصُّرٌ- نصرانی ہو جانا-

تَنَاصُرٌ- ایک دوسرے کی مدد کرنا' ایک خبر سے دوسری خبر کی تصدیق کرنا-

اِنْتِصَارٌ- بدلہ لینا' غائب ہونا-

اِسْتِنْصَارٌ- مدد کی درخواست کرنا' فریاد چاہنا-

اَنْصَار- مدینہ کی دو قومیں اوس اور خزرج جو آنحضرتؐ پر ایمان لائیں' آپ کی مدد کی-

نَاصِرَه- فلسطین میں جلیل کا وہ گاؤں جہاں حضرت عیسیٰؑ نے پرورش پائی-

كُلُّ مُسْلِمٍ عَنْ مُّسْلِمٍ مُحَرَّمٌ اَخَوَانِ نَصِيْرَانِ- ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا محرم ہے (یعنی اس کی جان اور عزت پر' اسی طرح اس کے مال پر حملہ کرنا اس کو حرام ہے) دو مسلمان دو بھائی ہیں' ایک دوسرے کے مددگار اور قوت بازو-

فَاِنَّ نَصْرَهٗ حَقٌّ عَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ حَتّٰى يَاْخُذَ بِقِرٰى لَيْلَتِهٖ- ایک مسلمان مسافر کسی ملک میں آئے (اس کے پاس کھانے کو کچھ نہ ہو اور ہلاکت کا ڈر ہو) تو ہر مسلمان پر اس کی مدد کرنا (اس کو کھانا کھلانا) واجب ہے یہاں تک کہ وہ رات کا کھانا حاصل کر لے (اگر کوئی مسلمان اس کو نہ کھلائے تو بقدر اپنے کھانے کے وہ دوسرے بھائی مسلمان کا مال لے سکتا ہے گو بالجبر سہی)-

اِنَّ هٰذِهِ السَّحَابَةَ تَنْصُرُ اَرْضَ بَنِيْ كَعْبٍ- یہ ابر تو بنی کعب کی زمین پر پانی برسائے گا (بنی کعب سے مراد خزاعہ کے لوگ ہیں جن کو قریش نے عہد شکنی کر کے صلح کے بعد حرم میں مار ڈالا تھا- ان میں سے ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اور آپ سے مدد چاہی تب آپ نے یہ حدیث فرمائی- یعنی یہ ابر کا ٹکڑا مع

ان فرشتوں کے جو اس پر معین ہیں بنی کعب کی مدد کرے گا)۔

لَا يَاۡمَّنَّكُمْ اَنْصَرُ - جس کا ختنہ نہ ہوا ہو وہ تمہاری امامت نہ کرے۔

فَذٰلِكَ نَصْرُكَ اِيَّاهُ - تیری یہی مدد ہے جو تو اپنے مسلمان بھائی کی کرے گا (ظالم ہونے کی صورت میں اس کو ظلم سے روکے گا)۔

اِمْرَأٌ تَنَصَّرَ - وہ ایک آدمی تھا جو نصرانی ہو گیا تھا۔

مَنْ يَّنْصُرُنِیْ مِنَ اللّٰهِ - اللہ سے مجھ کو کون بچائے گا۔

مَنْ كَانَ فِیْ نُصْرَةِ اَخِيْهِ كَانَ اللّٰهُ فِیْ نُصْرَتِهٖ - جو شخص اپنے بھائی مسلمان کی مدد کرتا ہوگا تو اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرے گا۔

سُمُّوا النَّصَارٰی نَصَارٰی لِاَنَّهُمْ مِنْ قَرْيَةٍ مِنْ بِلَادِ الشَّامِ نَزَلَتْهَا مَرْيَمُ بَعْدَ رُجُوْعِهَا مِنْ مِّصْرَ - (امام علی بن موسیٰ رضا نے فرمایا) نصاریٰ کو نصاریٰ اس لئے کہتے ہیں کہ وہ شام کے ایک گاؤں سے نکلے (جس کا نام نصوریہ یا ناصرہ تھا) حضرت مریمؑ مصر سے لوٹ کر وہاں آ کر ٹھہری تھیں (بعض نے کہا نصاریٰ ان کا نام اس وجہ سے ہوا کہ انھوں نے حضرت عیسیٰؑ کی مدد کی)۔

سُمِّیَ النَّصَارٰی نَصَارٰی لِقَوْلِ عِيْسٰی مَنْ اَنْصَارِیْ اِلَی اللّٰهِ - (امام جعفر صادقؒ نے فرمایا) نصاریٰ کو نصاریٰ اس لئے کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ نے فرمایا تھا اللہ تعالیٰ کی طرف میرا کون مددگار ہوتا ہے (اس وقت آپ کے ساتھیوں نے کہا تھا ہم اللہ تعالیٰ کے مددگار ہیں)۔

شِعَارُنَا يَوْمَ الْاَحْزَابِ حٰمٓ لَا يُنْصَرُوْنَ - ہمارا شعار جنگ احزاب میں ''حٰمٓ لا ینصرون'' تھا (شعار وہ مصطلح لفظ جو ایک فریق والے اپنے فریق کو اندھیرے میں پہچان لینے کے لئے ٹھہرا لیں)۔

نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَ اُهْلِكَ عَادٌ بِالدَّبُوْرِ - مجھ کو تو مشرقی ہوا سے مدد دی گئی اور عاد کی قوم والے پچھوا (مغربی ہوا) سے تباہ کئے گئے، پچھوا کی آندھی بہت سرد اور سخت ہوتی ہے)۔

اَبُوْ جَعْفَر مَنْصُوْر - امام جعفر صادقؒ کے زمانہ میں خلیفہ عباسی تھا۔

نَصِيْرُ الدِّيْن طُوْسِیْ - امامیہ فرقے کے بڑے عالم گزرے ہیں ان کا نام محمد بن محمد بن حسن طوسی تھا۔

حُسَيْنُ بْنُ مَنْصُوْرِ الْحَلَّاجُ - صوفیوں میں مشہور ہے جو علماء کے فتووں سے قتل کیا گیا۔ یہ سُبْحَانِیْ ما اعظم شانی اور انا الحق کہتا تھا۔

نَصٌّ - اٹھانا، ظاہر کرنا، اخیر تک چلانا، حرکت دینا، ایک کے اوپر ایک رکھنا، معین کرنا، کھڑا کرنا، لکھوانا، پیدا کرنا، آواز دینا، جوش مارنا۔

مُنَاصَّةٌ - جھگڑا کرنا۔

اِنْتِصَاصٌ - جلوے کی مسند یا کرسی پر بیٹھنا، سیدھا ہونا، منقبض ہونا، بلند ہونا۔

نَصٌّ - ہر چیز کی انتہا اخیر اور اصطلاح اصول میں وہ کلام جس کا مطلب صاف ہو۔

مِنَصَّةٌ - وہ مسند یا کرسی جو دلہن کو بٹھانے کے لئے رکھی جاتی ہے۔

مَنَصَّةٌ - مسہری۔

لَمَّا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ سَارَ الْعَلَقَ فَاِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ - آنحضرتؐ جب عرفات سے لوٹے تو اونٹنی کو بیچ بیچ کی چال چلاتے (یو یہ دلکی چال نہ تیز نہ سست) پھر جب جگہ کشادہ پاتے (کسی کو صدمہ پہنچنے کا ڈر نہ ہوتا) تو تیز چلاتے۔

مَا كُنْتِ قَائِلَةً لَوْ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَارَضَكِ بِبَعْضِ الْفَلَوَاتِ نَاصَّةً قُلُوْصًا مِنْ مَّنْهَلٍ اِلٰی مَنْهَلٍ - تم اس وقت کیا کہو گی جب آنحضرتؐ کسی میدان میں تمہارے سامنے آ جائیں اور تم اونٹنی کو ایک پانی سے دوسرے پانی کی طرف بھگا رہی ہو (یہ بیوی ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا جب انھوں نے بصرے جانے کا قصد کیا)۔

اِذَا بَلَغَ النِّسَاءُ نَصَّ الْحِقَاقِ فَالْعَصَبَةُ اَوْلٰی - جب عورتیں جوانی کی پوری حد کو پہنچ جائیں، اپنے حقوق آپ طلب کر سکیں جھگڑا (اور فریاد خود کر سکیں) اس وقت ان پر ددھیال والوں کا حق نھیال والوں سے زیادہ ہوگا (یعنی باپ، دادا یا چچا یا

بھائی کا اختیار ماں سے زیادہ ان پر ہوگا)۔

اِحْذَرُوْنِیْ فَاِنِّیْ لَا اُنَاصُّ عَبْدًا اِلَّا عَذَّبْتُهٗ- (اللہ جل جلالہٗ فرماتا ہے) مجھ سے ڈرتے رہو جس بندے سے میں پورا حساب لوں گا تو اس کو عذاب کروں گا (کیونکہ پورے حساب میں ٹھیک اترنا ناممکن ہے)۔

مَا رَاَیْتُ رَجُلًا اَنَصَّ لِلْحَدِیْثِ مِنَ الزُّهْرِیِّ- ابن شہاب زہریؒ سے زیادہ میں نے حدیث کو سند کے ساتھ نقل کرنے والا نہیں دیکھا۔

اِنَّهٗ تَزَوَّجَ بِنْتَ السَّائِبِ فَلَمَّا نُصَّتْ لِتُهْدٰی اِلَیْهِ طَلَّقَهَا- عبداللہ بن زمعہ نے سائب کی بیٹی سے نکاح کیا- جب اس کو تخت پر بٹھایا دولہا کو دکھانے کے لئے' تو عبداللہ نے اس کو طلاق دے دی (اس کی صورت پسند نہ آئی ہوگی)۔

وَیُلْقٰی لَهٗ مَنَصَّةٌ- ان کے لئے ایک پلنگ بچھایا جائے-

یَنُصُّهُمْ- ان کی رائے لینا چاہتا تھا (یعنی ہرقل بادشاہ روم)۔

نَصُّ الْقُرْاٰنِ وَنَصُّ السُّنَّةِ- قرآن کا نص اور حدیث کا نص یعنی ان کے ظاہری معنی-

فَنَصَّ رَاحِلَتَهٗ فَاَذْلَفَتْ كَالظَّلِیْمِ- آپ نے اپنی اونٹنی کو تیز کیا وہ شتر مرغ کی طرح تیز چلنے لگی-

نُصَّةٌ- بالوں کا ایک چٹلا یا جو بال عورت کے منہ پر سر سے گرتے ہوں-

نَصِیْص- تیز' بلند-

نَصْعٌ- ایک پہاڑ ہے سرخ حجاز کے نشیبی حصہ میں-

نَصْعٌ- (بحرکات ثلثہ نون) سفید چمڑا یا بہت سفید کپڑا (اسی سے کہتے ہیں اَبْیَضُ نَاصِعٌ یعنی خالص سفید)۔

اَصْفَرُ نَاصِعٌ- خالص زرد-

نُصُوْعٌ اور نَصَاعَةٌ- صاف کرنا' خالص ہونا' واضح ہونا' بہت سفید ہونا' جتنا' پیاس بجھانا' اقرار کرنا' ادا کرنا-

اِنْصَاعٌ- حق کا اقرار کرنا یا ادا کرنا' بدی کے لئے مستعد ہونا' جنگ کا عزم کرنا-

اَلْمَدِیْنَةُ كَالْكِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا وَتَنْصَعُ طِیْبَهَا- مدینہ طیبہ بھٹی ہے میل کچیل نکال کر پھینک دیتی ہے اور پاکیزہ کو جدا کر دیتی ہے (ایک روایت میں یَنْصَعُ طِیْبُهَا ہے یعنی اس میں جو پاکیزہ ہے وہ ظاہر ہو جاتا ہے اور پلیدی سے جدا ہو جاتا ہے' یہ حدیث آنحضرتؐ نے اس وقت فرمائی جب ایک گنوار نے مدینہ میں آ کر آپ سے بیعت کی- پھر کہنے لگا- میری بیعت فسخ کر دیجئے- میں مدینہ سے چلا جاتا ہوں- طیبی نے کہا یہ حکم آنحضرتؐ کے عہد مبارک سے متعلق ہے یا اخیر زمانہ سے متعلق ہوگا- جب دجال نکلے گا اور مدینہ تین بار سخت جھونکے زلزلہ کے کھائے گا- ہر ایک کافر اور منافق مدینے سے نکل جائے گا- بعض نے کہا ہر ایک زمانہ سے متعلق ہو سکتا ہے- مطلب یہ ہے کہ مدینہ انہی لوگوں کو اپنے میں رہنے دیتا ہے جو محض رضائے خدا و رسولؐ کے طالب ہوں نہ کہ عیش و عشرت کے- ایسے لوگ جو فاسق' فاجر عیش و عشرت کے طالب ہوں وہ مدینہ سے نکل بھاگتے ہیں اور وہاں کی سختیوں پر صبر نہیں کر سکتے)۔

وَنَصَاعَةُ لَفْظِهٖ- اس کے الفاظ کی وضاحت اور صفائی-

وَكَانَ مُتَبَرَّزُ النِّسَاءِ بِالْمَدِیْنَةِ قَبْلَ اَنْ تُبْنَی الْكُنُفُ فِی الدُّوْرِ الْمَنَاصِعَ- مدینہ میں جب تک گھروں میں پاخانے نہیں بنے تھے عورتیں پاخانے کے لئے مناصع جایا کرتیں- (مناصع مدینہ کے باہر وہ مقامات تھے جہاں لوگ پاخانہ پھرا کرتے)۔

اِنَّ الْمَنَاصِعَ صَعِیْدٌ اَفْیَحُ خَارِجَ الْمَدِیْنَةِ- مناصع ایک کشادہ میدان ہے مدینہ کے باہر-

نِصْفٌ- آدھے تک پہنچ جانا-

نَصْفٌ اور نَصَافَةٌ اور نِصَافَةٌ- آدھا لے لینا' آدھوں آدھ بانٹ دینا' آدھا گلاس پی جانا-

نُصُوْفٌ- آدھا سرخ آدھا سبز ہونا-

نَصْفٌ اور نِصَافٌ اور نَصَافٌ اور نِصَافَةٌ اور نَصَافَةٌ- خدمت کرنا-

تَنْصِیْفٌ- آدھے پھل سرخ آدھے سبز ہونا' اوڑھنی اڑھانا' آدھوں آدھ کر دینا' آدھی سیاہ آدھی سفید ہونا-

مُنَاصَفَةٌ- آدھوں آدھ تقسیم کر لینا-

اِنْصَافٌ - آدھے تک پہنچنا' خدمت کرنا' انصاف کرنا' مدعی اور مدعا علیہ سے برابر سلوک کرنا عدل کے ساتھ' دوپہر کو چلنا' آدھا لے لینا' جلدی کرنا-

تَنَصُّفٌ بمعنی اِنْصَافٌ ہے- اوڑھنی اوڑھنا' خدمت کرنا' خدمت لینا' طلب کرنا' عاجزی کرنا' انصاف کی درخواست کرنا-

تَنَاصُفٌ - انصاف دلانا-

اِنْتِصَافٌ - انتقام لینا' اوڑھنی اوڑھنا-

نَاصِفٌ اور نَصِيْفٌ - خادم-

اَلصَّبْرُ نِصْفُ الْاِيْمَانِ - صبر ایمان کا آدھا حصہ ہے (صبر سے مراد ورع ہے یعنی حرام اور ممنوع کاموں سے بچنا- عبادت کی دو ہی قسمیں ہیں- ایک اوامر کا بجالانا (جس کو نسک کہتے ہیں) دوسرے نواہی سے پرہیز کرنا (جس کو ورع کہتے ہیں) تو صبر نصف ایمان ہوا-)

لَوْ اَنَّ اَحَدَكُمْ اَنْفَقَ مَا فِي الْاَرْضِ مَابَلَغَ مُدَّ اَحَدِهِمْ وَلَا نَصِيْفَهُ - اگر کوئی تم میں سے ساری زمین کا غلہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے تو اس کو اتنا ثواب نہ ملے گا جتنا صحابہ کو ایک مد یا آدھا مد غلہ خرچ کرنے میں ملا ہے-

لَمْ يَغْذُهَا مُدٌّ وَّلَا نَصِيْفٌ - نہ ایک مد اس کی غذا ہوئی نہ آدھا مد-

اِمْسَحُوْا عَلَى النَّصِيْفِ وَالْمُوْقِ - سر بندھن اور موزے پر مسح کرلو (سر کھولنے اور موزہ اتارنے کی ضرورت نہیں)-

نَصِيْفُ اِحْدَاهُنَّ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَمَا فِيْهَا - بہشت کی حوروں کی اوڑھنی دنیا اور مافیہا سے بہتر ہے-

مَتٰى اَلْقَ زِنْبَاعَ بْنَ رَوْحٍ بِبَلْدَةٍ لِيَ النِّصْفُ مِنْهَا يَقْرَعُ السِّنَّ مِنْ نَدَمٍ - میں زنباع بن روح سے اس شہر میں کب ملوں گا جس سے انصاف کرانے کے لئے شرمندگی سے دانت کٹکٹارہے ہیں-

وَلَا جَعَلُوْا بَيْنِيْ وَ بَيْنَهُمْ نِصْفًا - نہ میرے اور ان کے درمیان آدھوں آدھ بانٹا-

بَيْنَ الْقِرَانِ السَّوْءِ وَ النَّوَاصِفِ - بری صحبت اور پتھروں کے درمیان-

شَدَّ النَّهَارِ ذِرَاعَيْ عَيْطَلٍ نَصَفٍ - دن کے بلند ہونے پر اس اونٹنی کے ہاتھ اس طرح پلٹا کھاتے ہیں جیسے لمبی عورت ادھیڑ کے اپنے بچے کے مرنے پر-

نَصَفٌ - وہ اونٹنی جس کی عمر جوان اور ادھیڑ کے درمیان ہو-

حَتّٰى اِذَا كَانَ بِالْمَنْصَفِ - جب اس مقام میں پہنچے جو آدھوں آدھ مسافت پر باقی تھا (یعنی دونوں درختوں کے بیچا بیچ فاصلہ پر)-

حَتّٰى اِذَا انْتَصَفَ الطَّرِيْقَ اَتَاهُ الْمَوْتُ - جب آدھے راستہ پر پہنچ گیا تو موت آ گئی-

دَخَلَ الْمِحْرَابَ وَ اَقْعَدَ مِنْصَفًا عَلَى الْبَابِ - حضرت داؤدؑ عبادت خانہ میں چلے گئے اور باہر دروازے پر (پہرے کے لئے ایک خادم کو بٹھادیا)-

فَجَاءَ نِيْ مِنْصَفٌ فَرَفَعَ ثِيَابِيْ مِنْ خَلْفِيْ - ایک خدمت گار آیا اس نے میرے کپڑے میرے پیچھے سے اٹھائے-

اَلْعَوَانُ النَّصَفُ - عوان وہ جانور جو آدھی عمر کا ہو-

اَلْاَجْرُ بَيْنَكُمَا نِصْفَانِ - تم دونوں کو آدھوں آدھ ثواب ملے گا-

فَقُتِلَتِ السَّبْعَةُ فَقَالَ لِصَاحِبَيْهِ مَا اَنْصَفْنَا اَصْحَابَنَا - ساتوں انصاری جو جنگ کے لئے نکلے مارے گئے' تب آنحضرتؐ نے اپنے دونوں ساتھیوں سے فرمایا ہم نے اپنے یاروں کے ساتھ انصاف نہیں کیا (یعنی چاہئے یہ تھا کہ قریش کے لوگ بھی نکلتے اور مارے جاتے- مگر انصار ہی برابر ایک کے بعد ایک نکلتے رہے- بعض نے یوں روایت کیا ہے مَا اَنْصَفَنَا اَصْحَابُنَا یعنی ہمارے یاروں نے انصاف نہیں کیا (میدان جنگ سے بھاگ گئے دوسروں کو چھوڑ گئے)-

سُبْحَانَ اللّٰهِ نِصْفُ الْمِيْزَانِ - سبحان اللہ آدھا ترازو اعمال کا بھردے گا-

يَسْتَاْذِنُهُ بِاَنْصَافِ النَّهَارِ - دوپہروں کو ان سے اذن چاہتے تھے-

يَتَأَزَّرُوْنَ عَلٰى أَنْصَافِهِمْ - ان کی ازاریں ان کی کمر پر بندھی ہوں گی یا آدھی پنڈلی تک ہوں گی۔

يَخْرُجُ مِنَّا ثَلٰثُوْنَ حِبْرًا فَتَلْتَقِيْ بِمَكَانٍ مَّنْصَفٍ - ہمارے تیس عالم نکلیں گے اور دونوں فریق کے بیچا بیچ مقام میں جا کر ملیں گے (یعنی ایسے مقام پر اجتماع ہوگا جو دونوں فریق کے درمیان واقع ہو دونوں فریق سے فاصلہ برابر ہو)۔

اِنَّ يُوْسُفَ اُعْطِيَ نِصْفَ الْحُسْنِ - دنیا میں حسن و جمال کا آدھا حصہ حضرت یوسفؑ کو دیا گیا تھا (اور آدھے میں ساری دنیا کے حسین و جمیل ہیں۔ بعض نے کہا یہ مطلب نہیں ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حسن و جمال کی ایک حد مقرر کی ہے۔ حضرت یوسفؑ کو اس کا نصف حصہ دیا گیا تھا اور کسی کو اس کا ربع حصہ کسی کو ثلث حصہ کسی کو دسواں حصہ دیا جاتا ہے)۔

اِذَا زَنَى النَّصَفُ مِنَ الرِّجَالِ رُجِمَ - جب آدھی عمر کا مرد زنا کرے تو سنگسار کیا جائے۔

خَافُوا اللّٰهَ حَتّٰى تُعْطُوْا مِنْ اَنْفُسِكُمُ النِّصْفَ - اللہ تعالیٰ سے ڈرو یہاں تک کہ اپنے نفس پر بھی انصاف کرو۔

نَصَفٌ - وہ عورت جس کی عمر پینتالیس سال کی یا پچاس سال کی ہو ادھیڑ عمر کی۔

نَصَفْتُ الْقُرْاٰنَ - میں نے آدھا قرآن یاد کر لیا۔

يَاْكُلُ وَاحِدَةً مِّنَ الرُّمَّانَتَيْنِ وَيُكَسِّرُ الْاُخْرٰى بِنِصْفَيْنِ - ایک انار تو دو میں سے کھا لے اور دوسرے کو توڑ کر آدھوں آدھ کر دے۔

سَقَطَ النَّصِيْفُ وَلَمْ تُرِدْ اِسْقَاطَهٗ - اس کی اوڑھنی گر گئی لیکن اس نے گرانی نہیں چاہی عمداً نہیں گرائی۔

مَنْصَفٌ - چلتر کو بھی کہتے ہیں۔

نَصْلٌ - پیکان لگانا' پیکان نکال ڈالنا' نکلنا' اثر زائل ہونا۔

تَنْصِيْلٌ اور اِنْصَالٌ - پیکان لگانا' پیکان نکال ڈالنا۔

تَنَصُّلٌ - پاک ہو جانا' بری ہو جانا' نکالنا۔

اِسْتِنْصَالٌ - نکالنا۔

نَصْلٌ - دھار تیر کی ہو یا تلوار کی یا برچھے کی (یعنی انی اور چھری بغیر قبضہ کی)۔

مَرَّتْ سَحَابَةٌ فَقَالَ تَنَصَّلَتْ هٰذِهٖ بِنَصْرِ بَنِيْ كَعْبٍ - ایک ابر کا ٹکڑا گزرا تو آنحضرتؐ نے فرمایا یہ بنی کعب کی مدد کے لئے آیا یا نمودار ہوا (ایک روایت میں تَنْصَلِتُ ہے یعنی پانی برسائے گا)۔

اِنَّهُمْ كَانُوْا يُسَمُّوْنَ رَجَبًا مُنْصِلَ الْاَسِنَّةِ - اہل عرب رجب کے مہینے کو "منصل الاسنہ" یعنی انیوں اور دھاروں کا نکالنے والا) کہا کرتے (کیونکہ رجب حرام مہینہ تھا۔ اس مہینے کے آتے ہی برچھوں اور تیروں کی انیاں نکال کر علیحدہ رکھ دیتے اس لئے کہ لڑائی اس مہینہ میں ناجائز سمجھی جاتی)۔

وَاِنْ كَانَ لِرُمْحِكَ سِنَانٌ فَاَنْصِلْهُ - اگر تیرے برچھے میں انی ہو تو اس کو نکال ڈال۔

وَمَنْ رَمٰى بِكُمْ فَقَدْ رَمٰى بِاَفْوَقَ نَاصِلٍ - تم میں سے جس نے تیر مارا اس نے اوپر سے ٹوٹا ہوا تیر بغیر پیکان والا مارا۔

فَامَّرَطَ قُذَذُ السَّهْمِ وَانْتَصَلَ - تیر کے پر سب گر گئے' اس کی پیکان بھی نکل گئی۔

مَنْ تَنَصَّلَ اِلَيْهِ اَخُوْهُ فَلَمْ يَقْبَلْ - جس نے اپنے بھائی مسلمان کی معذرت قبول نہیں کی (اس نے اپنی تقصیر کی معافی چاہی لیکن اس نے معاف نہیں کیا نہ عذر قبول کیا)۔

فَقَامَ النَّحَّامُ الْعَدَوِيُّ يَوْمَئِذٍ وَقَدْ اَقَامَ عَلٰى صُلْبِهٖ نَصِيْلًا - اس وقت نحام عدوی کھڑے ہوئے انھوں نے اپنی پشت پر ایک لمبا پتھر رکھا (جس کا طول ایک بالشت یا ایک ہاتھ تھا)۔

فَاَصَابَ سَاقَهٗ نَصِيْلُ حَجَرٍ - ان کی پنڈلی پر ایک لمبا پتھر لگا۔

يَاْخُذُ بِنَصْلٍ - اس کی دھار اور نوک تھام لے۔

فَوَضَعَ نِصَالَ سَيْفِهٖ بِالْاَرْضِ - اپنی تلوار کی دھار کو یا اس کے قبضہ کو زمین پر رکھا۔

يَا عَلِيُّ مَنْ لَّمْ يَقْبَلِ الْعُذْرَ عَنْ مُّتَنَصِّلٍ صَادِقًا اَوْ كَاذِبًا لَمْ يَنَلْ شَفَاعَتِيْ - علی جو کوئی عذر کرنے والے کا عذر قبول نہ کرے سچا ہو یا جھوٹا اس کو میری شفاعت نصیب نہ ہوگی۔

فَدَفَعْتُ اِلَيْهِ نَصْلًا مِّنْ غَزْلٍ لِيَبِيْعَهٗ - اس کو سوت دیا

چرخہ سے نکال کر بیچنے کے لئے-

نَصْنَصَةٌ- گھٹنے زمین پر جما کر اٹھنے کے لئے حرکت کرنا' ہلانا' کھڑکھڑانا-

دَخَلَ عَلَيْهِ وَهُوَ يُنَصْنِصُ لِسَانَهُ وَيَقُوْلُ اِنَّ هٰذَا اَوْرَدَ فِي الْمَوَارِدِ- حضرت عمرؓ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے پاس گئے وہ اپنی زبان ہلا رہے تھے اور کہہ رہے تھے اسی نے مجھ کو مصیبتوں میں ڈالا-

مَا يُنَصْنِصُ بِهَا لِسَانُهُ- زبان اس پر حرکت نہیں کرتی-

نَصْوٌ- پیشانی پکڑنا یا اس کو کھینچنا' متصل ہونا' کھولنا-

مُنَاصَاةٌ- ایک دوسرے کی پیشانی تھامنا-

اِنْصَاءٌ- پیشانی تھامنا-

نَاصِيَة- سر کا وہ مقام جہاں تک بال اگنے کی حد ہے- چوٹی' پیشانی- (نَوَاصِيُ اس کی جمع ہے- اس باب کی احادیث آگے آتی ہیں)-

نَصِيٌّ- ایک عمدہ قسم کی گھاس (نصیة اس کا مفرد) اور اچھے اور عمدہ لوگ یا اونٹ وغیرہ اور بقیہ-

اِنْصَاءٌ- نصی بہت ہونا-

تَنَصِّيُ- مل جانا' کنگھی کرنا-

اِنْتِصَاءٌ- لمبا ہونا' بلند ہونا-

(متذکرہ بالا دونوں لغتوں کی حدیثیں)

سُئِلَتْ عَنِ الْمَيِّتِ يُسَرَّحُ رَاْسُهُ فَقَالَتْ عَلَامَ تَنْصُوْنَ مَيِّتَكُمْ- حضرت عائشہؓ سے پوچھا گیا کیا ہم مردے کے سر میں کنگھی کریں؟ انھوں نے کہا تم کس لئے اپنی میت کی پیشانی کھینچتے ہو (یعنی کنگھی کرنے کی ضرورت نہیں)-

اِنَّ زَيْنَبَ تَسَلَّبَتْ عَلٰی حَمْزَةَ ثَلٰثَةَ اَيَّامٍ فَاَمَرَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ تَنَصَّيَ وَتَكْتَحِلَ- زینب نے حضرت امیر حمزہؓ کے لئے تین دن تک سوگ کیا- پھر آنحضرتؐ نے ان کو حکم دیا کہ اب بالوں میں کنگھی کر سرمہ لگا (بس خاوند کے سوا اور کسی پر تین دن سے زیادہ سوگ نہ کرنا چاہئے)-

قَالَ لِلْحُسَيْنِ لَمَّا اَرَادَ الْعِرَاقَ لَوْلَا اِنِّيْ اَكْرَهُ لَنَصَوْتُكَ- عبداللہ بن عباسؓ نے امام حسین سے کہا جب وہ عراق کو جانے لگے (کوفہ والوں کے بلانے پر) اگر میں اس کو برا نہ سمجھتا (یعنی آپ پر زبردستی کرنا) تو آپ کی پیشانی پکڑ لیتا (اور عراق کو ہرگز نہ جانے دیتا)-

لَمْ تَكُنْ وَاحِدَةٌ مِّنْ نِّسَاءِ النَّبِيِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ تُنَاصِيْنِيْ غَيْرُ زَيْنَبَ- حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں آنحضرتؐ کی بیویوں میں کوئی بیوی میری ٹکر کی نہ تھی سوا ام المومنین زینبؓ کے (وہ تو میرے جوڑ کی تھیں)-

فَثَارَ اِلَيْهِ فَتَنَاصَيَا- پھر انھوں نے اس پر حملہ کیا اور ہر ایک نے دوسرے کی پیشانی تھامی-

نَصِيَّةٌ مِّنْ هَمَدَانَ مِنْ كُلِّ حَاضِرٍ وَّ بَادٍ- ہمدان کے عمدہ اور شریف لوگوں میں کا (رئیسوں کو نَوَاصِيُ کہتے ہیں- جیسے نوکر چاکروں کو اذناب)-

اِنْتَصَيْتُ مِنَ الْقَوْمِ رَجُلًا- میں نے قوم میں سے ایک شخص کو چھانٹا-

فِيْ نَوَاصِيْهَا الْخَيْرُ- گھوڑوں کی پیشانی کے بالوں میں برکت اور خوبی جڑی ہوئی ہے (اب یہ جو ایک روایت میں ہے کہ نحوست گھوڑے میں ہوتی ہے تو اس سے وہ گھوڑا مراد ہے جو جہاد کے سوا اور کسی غرض سے رکھا جائے لیکن جہاد کے سب گھوڑے مبارک اور بھلائی والے ہیں)-

رَاَيْتُ قُبُوْرَ الشُّهَدَاءِ جُثًا قَدْنَبَتَ عَلَيْهَا النَّصِيُّ- میں نے شہیدوں کی قبریں دیکھیں مٹی کے ڈھیر تھے ان پر نصی اگ آئی تھی (جو ایک سفید اور نرم گھاس ہے)-

وَاَخَذْتَ بِالنَّوَاصِيْ- تیرے قبضے میں ساری پیشانیاں ہیں-

فَمَسَحَ بِنَاصِيَتِهٖ- پیشانی پر مسح کیا (یعنی جتنا حصہ سر کا کھلا تھا اس پر مسح کر کے باقی عمامہ پر پورا کر لی یہ نہیں کہ صرف پیشانی کے مسح پر قناعت کی جیسے حنفیہ نے قرار دیا ہے)-

وَالنَّوَاصِيْ كُلُّهَا بِيَدِكَ- ساری پیشانیاں تیرے ہاتھ میں ہیں-

خُذْ اِلَی الْخَیْرِ بِنَاصِیَتِیْ - میری پیشانی پکڑ کر نیکی کی طرف لے جا-

مَسَحَ نَاصِیَتَهٗ - اپنی پیشانی پر مسح کیا-

باب النّون مع الضاد

نَضَبٌ - بہنا' جاری ہونا' زمین میں جذب ہو جانا' کھل جانا' الگ ہو جانا' مرجانا' کم ہونا' سخت ہونا' دور ہونا' غائب ہونا' اندر گھس جانا' اتارنا-

تَنْضِیْبٌ - جذب ہو جانا' کم ہونا-

اِنْضَابٌ - کھینچنا-

مَانَضَبَ عَنْهُ الْبَحْرُ وَهُوَ حَیٌّ فَمَاتَ فَکُلُوْهُ - جب دریا کا پانی اندر جذب ہو جائے اور کوئی جانور زندہ نمودار ہو پھر (پانی نہ ہونے سے) مرجائے تو اس کو کھاؤ- (وہ حلال ہے)-

کُنَّا عَلٰی شَاطِئِ النَّهْرِ بِالْاَهْوَازِ وَقَدْ نَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ - ہم اہواز میں تھے (جو بصرے کے حوالی میں ہے) ایک نہر کے کنارے اس کا پانی خشک ہو گیا تھا-

نَضَبَ عُمْرُهٗ ضَحَاظِلُّهٗ - اس کی عمر گزر گئی تھی وہ مرگیا تھا-

لَانَاْکُلُ مَانَضَبَ عَنْهُ الْمَاءُ - ہم اس مچھلی کو نہیں کھاتے جو پانی جذب ہو جانے کی وجہ سے اوپر نکل آئی ہو (یعنی دی ہوئی نکلے)-

نَضِجَ یَنْضُجُ یَانَضَجَ - پک جانا' ایک برس گزر کر بچہ نہ پیدا ہونا-

اِنْضَاجٌ - پکانا' پتلا کرنا' غلیظ کرنا-

فَتَرَكَ صِبْيَةً صِغَارًا مَّا يُنْضِجُوْنَ كُرَاعًا - چھوٹے چھوٹے بچے چھوڑ گیا جو بکری کا دست بھی نہیں پکا سکتے تھے (یعنی اپنا کھانا بھی تیار کرنے کے قابل نہ تھے تو دوسروں کے کام کیا کریں گے- ایک روایت میں مَایَسْتَنْضِجُ کُرَاعًا ہے معنی وہی ہیں)-

فُلَانٌ لَایُنْضِجُ کُرَاعًا - (یہ ایک مثل ہے یعنی) اس کے پاس ایک ٹکہ نہیں-

قَرِیْبٌ مِّنْ نَّضِیْجٍ بَعِیْدٌ مِّنْ نِیٍّ - وہ تو پکا کھانا کھانے سے نزدیک ہے' کچے کھانے سے دور ہے (مطلب یہ ہے کہ وہ اکثر بستی میں رہتا ہے جہاں کھانا خوب پکا کر کھاتے ہیں اور ان لوگوں میں نہیں ہے جن کو جلدی ہوتی ہے مثلاً جہاد میں ہوں یا شکار میں وہ کچا کھانا تک کھا جاتے ہیں)-

وَکَادَتْ اَنْ تَنْضَجَ - پکنے کے قریب تھا (یعنی خوش مزہ ہونے کے)-

نَضِیْجُ الرَّاْیِ - پختہ عقل والا-

نَضْحٌ - چھڑکنا' تر کرنا' تھما دینا' سیرابی سے کم پینا' ڈول سے کھینچ کر سینچنا' مارنا' چڑ جانا' پھوٹنا' پھیلا دینا' اٹھانا' لادنا' ہٹانا-

نَضْحٌ اور تَنْضَاحٌ - ٹپکنا' رسنا' پسینہ آنا' نکلنا' جوش مارنا-

مُنَاضَحَةٌ - ہٹانا' دفع کرنا-

اِنْضَاحٌ بمعنی نَزْحٌ ہے (جیسے اِنْتِضَاحٌ ہے) اور چھڑک جانا' وضو کے بعد شرمگاہ پر پانی ڈال لینا (جیسے کہ استنضاح ہے)-

مَایُسْقٰی مِنَ الزَّرْعِ نَضْحًا فَفِیْهِ نِصْفُ الْعُشْرِ - جو کھیت ڈولوں سے پانی نکال کر سینچا جائے یا جانور پر پانی لا کر اس میں سے بیسواں حصہ پیداوار کا لیا جائے گا (جب اتنا کم دھارہ ہو گا تو رعیت کیسے خوش حال رہے گی)-

وَمَا سُقِیَ بِالنَّضْحِ - جو کھیت پانی کھینچ کر سینچا جائے-

اَقْبَلَ رَجُلٌ بِنَاضِحَیْنِ - ایک شخص دو اونٹ پانی لادنے والے لے کر آیا-

اِنَّ نَاضِحَ بَنِیْ فُلَانٍ قَدْ اَبَدَ عَلَیْهِمْ - فلاں لوگوں کا پانی لانے کا اونٹ وحشی ہو گیا (بھڑک کر آدمیوں سے نفرت کر کے بھاگ گیا)-

اِعْلِفْهُ نُضَّاحَكَ - اپنے پانی لانے والے اونٹوں کا چارہ اس میں سے کر (اکثر روایتوں میں نَاضِحَكَ ہے اس کے معنی وہ اونٹ ہے جو پانی لاد کر لاتا ہے اور نُضَّاحٌ اس کی جمع ہے- بعض نے کہا نُضَّاحٌ سے وہ غلام مراد ہیں جو اونٹوں کی خدمت کرتے ہیں اور نَوَاضِحُ وہ اونٹ ہیں جو پانی لاد کر لاتے ہیں)-

قَالَ لِلْاَنْصَارِ وَقَدْ قَعَدُوْا عَنْ تَلَقِّیْهِ لَمَّا حَجَّ مَا

فَعَلَتْ نَوَاضِحُكُمْ- جب حضرت معاویہؓ حج کو آئے اور انصار ان کے ساتھ (مدینہ سے) نہیں گئے- تو معاویہؓ کہنے لگے تمہارے پانی لانے کے اونٹ کیسے ہیں (گویا معاویہؓ نے انصار پر طعنہ کیا کیونکہ وہ کھیتی باڑی والے لوگ تھے)-

مِنَ السُّنَنِ الْعَشْرِ الْاِنْتِضَاحُ بِالْمَاءِ- دس پیدائشی سنتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ وضو کے بعد تھوڑا پانی شرمگاہ پر چھڑک لے (تا کہ قطرہ آنے کا وسواس دور ہو- بعض نے کہا استنجا مراد ہے یعنی پیشاب کے بعد ذکر دھونا)-

اِذَا بَالَ تَوَضَّاَ وَنَضَحَ فَرْجَهٗ- آپ جب پیشاب کرتے تو اس کے بعد وضو کرتے اور شرمگاہ پر پانی چھڑکتے (کیونکہ ذکر پر پانی ڈال دینے سے پیشاب کا آنا بند ہو جاتا ہے دوسرے یہ ہے قطرہ کا وسوسہ دفع ہوتا ہے آپ نے اپنی امت پر آسانی کرنے کے لئے ایسا کیا)-

سُئِلَ عَنْ نَضَحِ الْوُضُوْءِ- عطا سے پوچھا گیا کہ وضو کرتے وقت جو پانی اعضاء سے اڑ کر پڑتا ہے (یعنی مستعمل پانی وہ پاک ہے یا ناپاک)-

اَلنَّضْحُ مِنَ النَّضْحِ- اگر پیشاب کے باریک باریک قطرے (چھینٹیں) سوئی کی نوکوں کی طرح بدن پر پڑ جائیں تو ان پر پانی چھڑک دینا کافی ہے (دھونا ضروری نہیں اور حنفیہ کی کتابوں میں یہ مرقوم ہے بول انتضح مثل رؤس الابر لیس بشیء اس سے معلوم ہوتا ہے کہ پانی چھڑکنا بھی ضروری نہیں- یعنی جو پیشاب اڑ کر سوئی کی نوکوں کی طرح پڑے وہ کچھ نہیں لیکن اہل حدیث اس کا بھی دھونا واجب جانتے ہیں)-

قَالَ لِلرُّمَاةِ يَوْمَ اُحُدٍ اِنْضَحُوْا عَنَّا الْخَيْلَ لَا نُوْتٰى مِنْ خَلْفِنَا- آنحضرتؐ نے احد کے دن اپنے تیراندازوں سے فرمایا- دیکھو اوپر سے کافروں کے سوار آئیں تو تیر مار کر ان کو ہٹا دینا ایسا نہ ہو کہ وہ عقب سے ہم پر حملہ کر دیں-

كَمَا تَرْمُوْنَ نَضْحَ النَّبْلِ- مشرکوں کی ہجو ان کو ایسی ناگوار ہوتی ہے جیسے تیروں سے مارنا-

ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا يَنْضَحُ طِيْبًا- آنحضرتؐ نے احرام باندھتے وقت خوشبو لگائی پھر صبح کو آپ احرام میں تھے اور خوشبو آپ کے جسم اور بالوں میں سے پھیل رہی تھی- (ایک روایت میں يَنْضَخُ ہے خائے معجمہ سے معنی وہی ہیں بعض نے کہا خائے معجمہ سے وہ خوشبو مراد ہے جو غلیظ ہو اور حائے حطی سے وہ خوشبو جو پانی کی طرح رقیق ہو)-

مَا اُحِبُّ مُحْرِمًا اِنْتَضَحَ يَا اِنْتَضَحَ ثُمَّ اَصْبَحَ مُحْرِمًا- میں اس کو پسند نہیں کرتا کہ رات کو احرام والا شخص خوشبو لگائے پھر صبح کو احرام کی حالت میں اس کے جسم یا کپڑے سے خوشبو پھیل رہی ہو (مگر جب آنحضرتؐ نے ایسا کیا تو کسی کے ناپسند کرنے سے کیا ہوتا ہے)-

وَقَدْ نَضَحَتِ الْبَيْتَ بِنَضُوْحٍ- حضرت فاطمہؓ نے گھر کو خوشبو سے معطر کیا یا دھو دھلا کر صاف کیا-

وَنَضَحَ الدَّمَ عَنْ جَبِيْنِهٖ- آپ کی پیشانی سے خون دھویا-

ثُمَّ لِتَنْضَحْهُ- پھر اس کو دھو ڈالے-

فَمِنْ نَائِلٍ وَّ نَاضِحٍ- کچھ لوگوں نے تو آنحضرتؐ کے وضو کا پانی پایا اور کسی نے ایسا کیا کہ دوسرے کے ہاتھ پر اپنے ہاتھ سے پانی چھڑک دیا (یعنی جس کو پانی نہ مل سکا اس پر پانی پانے والے نے ذرا پانی چھڑک دیا)-

فَنَضَحَهٗ لِيُلَيِّنَهٗ- اس کو نرم کرنے کے لئے دھویا یعنی مسواک کو-

اَنْفِقِيْ وَانْفَحِيْ وَانْضَحِيْ- خرچ کر اور دے اور خوب بہا (یعنی اللہ کی راہ میں بلا تامل مال خرچ کر اس کے خزانوں میں کمی نہیں ہے وہ اور دے گا)-

يَنْضَحُ طِيْبًا- خوشبو مہک رہی تھی (ایک روایت میں خائے معجمہ سے ہے وہ نَضْحٌ سے زیادہ ہے بعض نے بالعکس کہا ہے)-

وَانْضَحْ فَرْجَكَ- اپنی شرمگاہ کو دھو ڈال (یعنی مذی نکلنے سے)-

فَنَضَحَ الدَّمُ عَلٰى وَجْهِ خَالِدٍ- خون خالد کے منہ پر اڑ کر آیا-

فَنَضَحَهٗ وَلَمْ يَغْسِلْهُ- آپ نے بچہ کے پیشاب

(موت) پر پانی چھڑک دیا اس کو دھویا نہیں (بچہ اور بچی میں فرق کی وجہ یہ ہے کہ بچی کا پیشاب غلیظ اور بدبودار ہوتا ہے اور بچہ کا پیشاب اتنا غلیظ اور بدبودار نہیں ہوتا)-

نَضَحَ الْحَصِيْرَ- آنحضرتؐ نے اس بوریے پر (جو کثرت استعمال سے کالا ہو گیا تھا) صرف پانی چھڑک دیا (پھر اس پر نماز پڑھی)-

كُلُّ اِنَاءٍ يَنْضَحُ بِمَا فِيْهِ- ہر برتن میں سے وہی رستا ہے (ٹپکتا ہے) جو اس برتن میں ہو-

فَشَمَّ رَائِحَةَ النَّضُوْحِ- خوشبو سونگھی (نَضُوْح رقیق خوشبو اور نَضُوْخ غلیظ خوشبو- بعض نے بالعکس کہا ہے کہتے ہیں عرب کی عورتیں کھجور اور شکر اور لونگ اور سیب اور زعفران کو پانی میں بھگو کر ایک شیشہ میں رکھ چھوڑتیں اس کا منہ بند کر دیتیں جب اس میں جوش آ تا تو سر کے بالوں میں پھول رکھ کر اس پر یہ عرق ڈالتیں اس کو نضوح کہتے ہیں اور ہمارے اصحاب کی احادیث میں عورتوں کو یہ خوشبو لگانے کی ممانعت آئی ہے منجملہ ان کے ایک یہ حدیث ہے کہ آنحضرتؐ نے نضوح کی بو پائی تو پوچھا یہ کیا ہے لوگوں نے کہا نضوح ہے فرمایا اس کو بہا دو! وہ بہا دیا گیا- کذا فی مجمع البحرین)-

اِنَّ جُرْعَةً شَرُوْبًا اَنْضَحُ مِنْ عَذْبٍ مُوْبٍ- ایک گھونٹ ململے پانی کا اس میٹھے پانی سے بہتر ہے جو وبا پیدا کرے-

اَطْعِمْهُ نَاضِحَكَ- اپنے اونٹ کو کھلا دے (مجمع البحرین میں ہے کہ نَاضِحْ پانی لانے والے اونٹ کو کہتے تھے پھر ہر اونٹ کو کہنے لگے)-

مَا لِبِلَالٍ ثَكِلَتْهُ اُمُّهٗ!
وَابْتَلَّ مِنْ نَّضْحِ دَمٍ جَبِيْنُهٗ

(حضرت بلالؓ کا کلام ہے) بلال کو یہ کیا ہو گیا' اس کی ماں اس کو روئے- اور اس کی پیشانی (بجائے پسینہ کے) خون کی بوندوں سے تر ہو جائے-

نَضْخٌ- چھڑکنا' تر کرنا (یہ نَضْحٌ سے زیادہ ہے یا کم ہے) خوب جوش مارنا' پھاڑ ڈالنا' عطا کرنا-

مُنَاضَخَةٌ اور نِضَاخٌ- ایک دوسرے کو دینا-

اِنْتِضَاخٌ- چھڑک جانا-

نَضَّاخٌ- خوب برسنے والا' خوب جوش مارنے والا-

عَيْنٌ نَضَّاخَةٌ- پانی کا چشمہ جو خوب جوش مار رہا ہو- (یعنی پانی کثرت کے ساتھ اس میں سے نکل رہا ہو)-

يَنْضَخُ الْبَحْرُ سَاحِلَهٗ- سمندر اپنے کنارے پر پانی چھڑکتا ہے-

لَمْ يَكُنْ يَرٰى بِنَضْخِ الْبَوْلِ بَأْسًا- ابراہیم نخعیؒ اس پیشاب پر جو باریک باریک سوئی کی نوکوں کی طرح اڑے کوئی قباحت نہیں سمجھتے تھے (اس کو دھونا ضروری خیال نہیں کرتے تھے- امام ابوحنیفہؒ نے ان ہی کا قول لیا ہے چونکہ وہ ان کے استاد الاستاد تھے)-

مِنْ كُلِّ نَضَّاخَةِ الذِّفْرٰى اِذَا عَرِقَتْ- ہر ایک کان کے پیچھے بہت پسینہ بہانے والی سے جب اس کا پسینہ آئے (اونٹ کو کانوں کے پیچھے بہت پسینہ آتا ہے)-

نَضْدٌ- جما کر تلے اوپر رکھنا-

تَنْضِيْدٌ بمعنی نَضْدٌ ہے-

اِنْتِضَادٌ- اقامت کرنا-

نَضَدٌ- تخت اور شریف اور موٹی اونٹنی-

اَنْضَادٌ- ماموں' چچا وغیرہ اور متراکم ابر' تہ بہ تہ-

اِنَّ جِبْرِيْلَ اِحْتَبَسَ عَنْهُ لِكَلْبٍ كَانَ تَحْتَ نَضَدِهٖ- حضرت جبرئیلؑ آنحضرتؐ کے پاس آنے سے ایک کتے کی وجہ سے رک گئے جو آپ کے پلنگ کے نیچے تھا-

لَتَتَّخِذُنَّ نَضَائِدَ الدِّيْبَاجِ- ایک زمانہ تم پر ایسا آئے گا کہ تم ریشمی کپڑے کے تکیے اور توشکیں بناؤ گے-

شَجَرُ الْجَنَّةِ نَضِيْدٌ مِّنْ اَصْلِهَا اِلٰى فَرْعِهَا- بہشت کے درخت جڑ سے لے کر شاخوں تک پھلوں اور پتوں سے ڈھکے ہوئے ہیں (کوئی خالی شاخ نمایاں نہیں ہے)-

نَضْرٌ- تازہ کرنا' بہار دار کرنا-

تَنْضِيْرٌ- کے بھی یہی معنی ہیں-

نَضَارَةٌ اور نَضْرَةٌ اور نُضُوْرٌ اور نَضَرٌ- تازہ ہونا' خوش اور سرسبز ہونا-

اِنْضَارٌ - تازہ اور لطیف کرنا۔

اِسْتِنْضَارٌ - تازہ پانا۔

نَاضِرٌ - خوش' تازہ' کائی اور سبز چیز۔

نُضَارٌ - سونا' چاندی۔

نَضْرُ بْنُ کِنَانَۃَ - قریش کا مشہور دادا ہے۔

نَضَّرَ اللّٰہُ اِمْرأً سَمِعَ مَقَالَتِیْ فَوَعَاھَا - اللہ اس شخص کو تازہ کرے (یعنی خوش و خرم رکھے) جو میرے حدیث سنے پھر اس کو یاد کر لے۔

نَضَرَہٗ اور نَضَّرَہٗ اور اَنْضَرَہٗ - سب کے معنی ایک ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اس کو خوش اور تازہ کرے۔

یَامَعَاشِرَ مُحَارِبٍ نَضَّرَکُمُ اللّٰہُ لَاتَسْقُوْنِیْ حَلَبَ امْرَاَۃٍ - اے محارب کے گروہ! اللہ تم کو خوش و خرم رکھے' مجھ کو عورت کا دوہا ہوا دودھ مت پلاؤ (عربوں کے نزدیک عورتوں کا دودھ دوہنا عیب ہے)۔

رَاَیْتُ قَدَحَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عِنْدَ اَنَسٍ وَھُوَ قَدَحٌ عَرِیْضٌ مِّنْ نُّضَارٍ - میں نے آنحضرتؐ (کے کھانے) کا پیالہ انسؓ کے پاس دیکھا - وہ ایک چوڑا پیالہ تھا نضاد کی لکڑی کا (نضار ایک مشہور لکڑی ہے عرب میں - بعض نے کہا جھاؤ کی لکڑی - بعض نے کہا بیری کی - بعض نے کہا نُضَار سرخ لکڑی - کرمانی نے کہا شمشاد کی لکڑی)۔

لَابَأْسَ اَنْ یَّشْرَبَ فِیْ قَدَحِ النُّضَارِ - نضار کی لکڑی کا پیالہ اگر ہو تو اس میں پینا کچھ برا نہیں۔

بَنِیْ نَضِیْرِ - مشہور قبیلہ تھا یہودیوں کا جنھوں نے آنحضرتؐ سے عہد شکنی کی۔

نَضٌّ یا نَضِیْضٌ - تھوڑا تھوڑا بہنا یا ٹپکنا' پھٹ جانا' بھر کر ظاہر کرنا' ہلانا' ممکن ہونا' حاصل ہونا' آسان ہونا۔

تَنْضِیْضٌ - روپے اشرفیاں بہت ہونا' ہلانا۔

اِنْضَاضٌ - پورا کرنا' تھوڑا پلانا۔

تَنَضُّضٌ - پوری ہو جانا' برانگیختہ کرنا۔

اِسْتِنْضَاضٌ - تھوڑا تھوڑا کر کے اپنا حق وصول کر لینا۔

نَضِیْضٌ - جماعت۔

نَضِیْضَۃ - تھوڑی بارش۔

کَانَ یَاْخُذُ الزَّکٰوۃَ مِنْ نَاضِّ الْمَالِ - حضرت عمرؓ زکوٰۃ نقد مال سے وصول کرتے تھے۔ (یعنی سونا' چاندی' روپیہ' اشرفی سے - عرب لوگ کہتے ہیں نَضَّ الْمَالُ یَنِضُّ جب مال نقد صورت میں ہو جائے یعنی اسباب کے بدلے نقد روپیہ اشرفی ہو جائے)۔

خُذْ صَدَقَۃَ مَا قَدْ نَضَّ مِنْ اَمْوَالِھِمْ - ان کے مالوں میں سے جو نقد ہو (روپیہ' اشرفی' سونا' چاندی) اس کی زکوٰۃ وصول کر۔

اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّتَفَرَّقَا یَقْتَسِمَان مَانَضَّ بَیْنَھُمَا مِنَ الْعَیْنِ وَلَا یَقْسِمَانِ الدَّیْنَ - جب دو شریک شرکت چھوڑ دینا چاہیں تو جتنا مال نقد موجود ہو وہ تو بانٹ لیں اور جو لوگوں پر قرض ہو اس کو نہ بانٹیں (کیونکہ قرض تقسیم کرنے میں ربا کا اشتباہ ہوتا ہے - مثلاً ایک شریک اپنے حصے کا قرض وصول کر لے اور دوسرے کا ابھی وصول نہ ہوا اس لئے جب قرضہ سب وصول ہو جائے اس وقت اس کو بھی تقسیم کر لیں)۔

وَالْمَزَادَۃُ تَکَادُ تَنِضُّ مِنَ الْمِلْأِ - مشک بھر کر پھٹنے کے قریب تھی۔

نَضْلٌ - تیراندازی میں غالب آنا۔

نَضَلٌ - دبلا ہونا' تھک جانا۔

مُنَاضَلَۃٌ اور نِضَالٌ اور نِیْضَالٌ - تیراندازی میں مقابلہ کرنا' حمایت کرنا' کسی کی طرف سے جواب دہی کرنا' اس کا عذر بیان کرنا۔

اِنْضَالٌ - دبلا کرنا۔

تَنَاضُلٌ - باہم تیراندازی کرنا۔

اِنْتِضَالٌ - فخر جتانا' نکالنا' چننا۔

تَنَضُّلٌ - نکالنا۔

اِنَّہٗ مَرَّ بِقَوْمٍ یَنْتَضِلُوْنَ - آنحضرتؐ کچھ لوگوں پر سے گزرے جو ایک دوسرے سے بڑھنے کے لئے تیراندازی کر رہے تھے (یعنی مقابلہ کر رہے تھے کہ کس کا تیر دور تک جاتا ہے اور کہاں تک اثر کرتا ہے نشانے پر پڑتا ہے یا نہیں؟) آنحضرتؐ

نے فرمایا: اسماعیل کے بیٹو! تیراندازی کی مشق کرو تمہارے باپ اسماعیلؑ تیرانداز تھے (اب تیر کے قائم مقام توپ اور بندوق اور پستول ہے)۔

بُعْدًا لَکُنَّ وَسُحْقًا فَعَنْکُنَّ اُنَاضِلُ۔ جاؤ دور ہو میں تمہارے ہی بچانے کے لئے جھگڑ رہا تھا (گفتگو اور بحث کر رہا تھا)۔

وَبَیْتِ اللّٰہِ یُبْزٰی مُحَمَّدٌ وَّلَمَّا نُطَاعِنْ دُوْنَہٗ وَ نُنَاضِلُ۔ (یہ ابوطالب کے قصیدے کا ایک شعر ہے) قسم خانۂ کعبہ کی کیا محمدؐ کو تم ہاتھ کر لو گے' ان پر غلبہ پا لو گے ان کو مقہور کر لو گے اور ابھی تک تو ہم نے ان کے بچانے کے لئے نہ برچھے چلائے نہ تیر مارے (مطلب یہ ہے کہ حضرت محمدؐ کا بگاڑ تم اس وقت تک کچھ نہیں کر سکتے جب تک ہم ان کے گرد مارے نہ جائیں' ہتھیار نہ چلائیں)۔

وَمِنْھُمْ مَنْ یَنْتَضِلُ۔ ان میں سے کوئی تیراندازی کرتا تھا۔

اَفْھِمْتَ مَا نُنَاضِلُ بِہٖ اَعْدَاءَ نَا۔ تم سمجھے ہم اپنے دشمنوں کو کس طرح دفع کریں۔

نَضْنَضَۃٌ۔ روپے' اشرفیاں اور نقد مال بہت ہونا' ہلانا' تنگ کرنا۔

حَیَّۃٌ نَضْنَاضٌ۔ جو سانپ ایک جگہ نہ ٹھہرے یا کاٹتے ہی مار ڈالے۔

تَنَضْنُضٌ۔ ہلنا۔

دَخَلَ عَلَیْہِ وَھُوَ یُنَضْنِضُ لِسَانَہٗ۔ حضرت ابوبکرؓ کے پاس گئے دیکھا تو وہ اپنی زبان کو ہلا رہے ہیں (اور کہہ رہے ہیں اسی زبان نے مجھ کو آفتوں میں مبتلا کیا)۔

نَضْوٌ۔ ننگا کرنا' اتارنا' آگے بڑھنا' نیام سے نکال لینا' مسافت طے کرنا' ورم کم ہو جانا' سوکھ جانا۔

تَنْضِیَۃٌ۔ اتارنا۔

اِنْضَاءٌ۔ بہت چلا کر دبلا کرنا' دبلا جانور دینا' پرانا کرنا۔

تَنَضِّیْ کے بھی وہی معنی ہیں۔

اِنْتِضَاءٌ۔ نیام سے نکال لینا' پرانا کرنا۔

اِنَّ الْمُؤْمِنَ لَیُنْضِیْ شَیْطَانَہٗ کَمَا یُنْضِیْ اَحَدُکُمْ بَعِیْرَہٗ۔ ایمان دار شخص اپنے شیطان کو اس طرح دبلا کرتا ہے جیسے کوئی تم میں سے اپنے اونٹ کو (چلا چلا کر اس سے محنت لے کر) دبلا کرتا ہے (مطلب یہ ہے کہ مومن شیطانی خواہشات اور وساوس پر نہیں چلتا اور نیک کام کرتا رہتا ہے یہاں تک کہ اس کا نفس مغلوب اور ضعیف ہو جاتا ہے' اخیر میں شریعت کی اطاعت کرنے لگتا ہے)۔

کَلِمَاتٍ لَوْ رَحَلْتُمْ فِیْھِنَّ الْمَطِیَّ لَاَنْضَیْتُمُوْھُنَّ۔ ایسی باتیں ہیں کہ اگر تم ان کے حاصل کرنے کے لئے اونٹوں کو چلاؤ تو ان کو دبلا کر ڈالو گے مگر وہ باتیں حاصل نہ ہوں گی۔

اَنْضَیْتُمُ الظَّھْرَ۔ تم نے تو سواری کو دبلا کر ڈالا۔

اِنْ کَانَ اَحَدُنَا لَیَاْخُذُ نِضْوَ اَخِیْہِ۔ ہم میں سے کوئی اپنے بھائی مسلمان کا دبلا اونٹ لے لیتا۔

اَلنِّضْوُ لَنَا۔ دبلا اونٹ ہمارا ہے۔

جَعَلَتْ نَاقَتِیْ تَنْضُوْ الرِّقَاقَ۔ (نہایہ کے ایک نسخہ میں الرِّفَاقَ ہے) میری اونٹنی نے ریگستان طے کرنا شروع کیا۔

تَنَکَّبَ قَوْسَہٗ وَانْتَضٰی فِیْ یَدِہٖ اَسْھُمًا۔ (حضرت علیؓ نے حضرت عمرؓ کی نسبت کہا) انھوں نے اپنی کمان پر ٹیکا دیا اور کچھ تیر چن کر تیردان (ترکش) سے نکال لے اپنے ہاتھ میں رکھے (عرب لوگ کہتے ہیں نَضَا السَّیْفَ مِنْ غِمْدِہٖ وَانْتَضَاہُ۔ تلوار کو نیام سے نکال لیا)۔

فَیَنْظُرُ فِیْ نَضِیِّہٖ۔ پھر تیر کے پیکان کو دیکھے (بعض نے کہا نَضِیٌّ وہ تیر جو ابھی تراشا نہ گیا ہو۔ بعض نے کہا: نَضِیٌّ تیر کا وہ حصہ جو پر اور پیکان کے درمیان ہوتا ہے مطلب یہ ہے کہ کہیں بھی خون اور گوشت وغیرہ کا اثر نہ پائے۔ یہی مثال خارجیوں کی ہے ان میں ایمان کا نام ونشان نہ ہوگا)۔

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِخَمْسٍ لَوْ رَکِبْتُمْ فِیْھِنَّ الْمَطِیَّ حَتّٰی تَنْضُوْھَا لَمْ تَاْتُوْا بِمِثْلِھِنَّ۔ میں تم کو وہ پانچ باتیں نہ بتاؤں اگر تم اونٹوں کو ان کے لئے چلاؤ یہاں تک کہ ان کو دبلا کر ڈالو (صدہا کوس جاؤ) جب بھی ویسی باتیں تم نہ لا سکو گے۔

اَنْضَاءٌ اَشْتَرِیْھَا۔ دبلے اونٹ ہیں جن کو میں خریدتا

ہوں-

نَضْيٌ- سونت لینا' نکال لینا' اتارنا' پرانا کرنا (جیسے اِنْضَاءٌ اور اِنْتِضَاءٌ ہے)-

مُنْتَضِيًا سَيْفَهٗ- اپنی تلوار سونتے ہوئے (یعنی ننگی تلوار لئے ہوئے)-

بابُ النون مع الطاء

نَطْحٌ- سینگ مارنا (جیسے مُنَاطَحَةٌ اور نِطَاحٌ ہے)-

تَنَاطُحٌ- ایک دوسرے کو سینگ مارنا-

نَطَّاحٌ- بڑا سینگ مارنے والا-

فَارِسُ نَطْحَةٌ اَوْ نَطْحَتَانِ ثُمَّ لَا فَارِسَ بَعْدَهَا اَبَدًا- اہل ایران ایک یا دو جنگیں کریں گے پھر اس کے بعد پارسیوں کی سلطنت کبھی نہ ہو گی (مسلمان وہ سلطنت لے لیں گے پھر کیانی بادشاہوں کو کبھی حکومت نصیب نہ ہوگی)-

لَا يَنْتَطِحُ فِيْهَا عَنْزَانِ- وہاں دو بھیڑیں نہیں لڑیں گی (کیونکہ سینگ لڑانا بکروں اور مینڈھوں کا کام ہے نہ کہ ناتوان بھیڑوں کا)-

تَنْطِحُهٗ- اس کو سینگ مارے گی-

نَطَائِحُ الدَّهْرِ- زمانہ کی سختیاں-

نَطْسٌ- پلید ہونا-

تَنَطُّسٌ- ڈھونڈنا' ٹوہ لگانا-

نَاطِسٌ- جاسوس-

نِطَاسِيٌّ- عالم' طبیب-

نَطُسٌ- عالم-

نُطُسٌ- حاذق اطبّا-

لَوْلَا التَّنَطُّسُ مَا بَالَيْتُ اَنْ لَّا اَغْسِلَ يَدِيْ- اگر پلیدی کا خیال نہ ہوتا تو میں ہاتھ دھونے کی پرواہ نہ کرتا (بعض نے کہا تَنَطُّسٌ کے معنی طہارت میں مبالغہ کرنا' ہوشیاری اور احتیاط کے ساتھ اور جو کوئی کسی کام میں ہوشیاری اور احتیاط اور غور کرے اس کو نَطِسٌ اور مُتَنَطِّسٌ کہتے ہیں)-

نَطْعٌ- بدل جانا-

تَنَطُّعٌ- بدل جانا' غور کرنا' خوض کرنا' مبالغہ کرنا' حاذق ہونا-

نَاطِعٌ- خالص-

نِطْعٌ یا نَطَعٌ یا نُطْعٌ یا نِطَعٌ- چمڑے کا بچھونا-

هَلَكَ الْمُتَنَطِّعُوْنَ- بہت غور کرنے والے' بال کی کھال نکالنے والے تباہ ہوئے (مراد وہ پچھلے متکلمین ہیں جو اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات میں عقلی اور خیالی ڈھکوسلے نکالتے ہیں اور ان کی تاویلیں اپنے فہم کے مطابق کرنا ضروری سمجھتے ہیں- آنحضرتؐ نے ایسے لوگوں کو تباہی زدہ فرمایا- عمدہ طریق سلف امت کا طریق ہے کہ جتنا اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول نے فرمایا- بس اس کے ظاہری معنی پر ایمان لائے اور اس کی حقیقت اور کیفیت کو سپرد خدا کرے)-

لَنْ تَزَالُوْا بِخَيْرٍ مَّا عَجَّلْتُمُ الْفِطْرَ وَلَمْ تَنَطَّعُوْا تَنَطُّعَ اَهْلِ الْعِرَاقِ- (حضرت عمرؓ نے کہا) تم ہمیشہ بھلے رہو گے جب تک روزے سے افطار جلدی کرتے رہو گے (یعنی وقت آنے کے بعد افطار میں دیر نہ کرو گے) اور عراق والوں کی طرح باتیں بنانے میں تکلف نہ کرو گے (بعض نے کہا تنطع سے مراد یہاں بہت کھانا پینا ہے کیونکہ روزہ دار کے لئے یہ مستحب ہے کہ تھوڑی سی افطاری پر روزہ جلدی افطار کر لے اور اس میں زیادہ تکلف نہ کرے)-

اِيَّاكُمْ وَالتَّنَطُّعَ وَالْاِخْتِلَافَ فَاِنَّمَا هُوَ كَقَوْلِ اَحَدِكُمْ هَلُمَّ وَتَعَالَ- تم زیادہ تکلف اور اختلاف کرنے سے بچے رہو اس کی مثال یہ ہے کوئی تم میں سے دوسرے سے کہے: هَلُمَّ یا تَعَالَ (دونوں کے معنی ایک ہیں- یعنی آ' خواہ هَلُمَّ کہے یا تعال دونوں کا مرجع اور مطلب ایک ہی ہے- اسی طرح گو قرآن میں مختلف قرائتیں ہیں مگر سب کا مآل ایک ہے- اب ان کے لئے آپس میں جھگڑنا اور لڑنا کیا ضروری ہے)-

بَسَطَ نِطْعًا- چمڑا بچھایا (یہ لفظ چار طرح سے مستعمل ہے' جیسے اوپر گزرا مگر مشہور نَطْعٌ ہے)-

يَا غُلَامُ النَّطْعَ وَالسَّيْفَ- اے غلام چمڑے کا بچھونا اور تلوار لا (عربوں کا قاعدہ تھا کسی کو مارتے چمڑے کا ایک بچھونا

بچھاتے اس پر اس کا گلہ کاٹتے)۔

اَتَی الْبَیْتَ وَکَسَاهُ الْاَنْطَاعَ۔ خانہ کعبہ پر آیا اور اس پر چمڑوں کی پوشش ڈالی (یعنی تبّع بادشاہ یمن نے پھر اس کے بعد یمنی چادروں کا غلاف چڑھایا)۔

نَطْفٌ یا تَنْطَافٌ یا نَطَفَانٌ یا نِطَافَةٌ۔ تھوڑا تھوڑا بہنا' تہمت لگانا' فسق و فجور کی بہانا۔

نَطَفٌ اور نُطُوْفَةٌ۔ تہمت زدہ ہونا' عیب دار ہونا' بگڑ جانا۔

تَنْطِیْفٌ۔ تہمت لگانا۔

تَنَطُّفٌ۔ آلودہ ہونا۔

نُطَافَة۔ وہ تھوڑا سا پانی جو ڈول یا مشک میں رہ جاتا ہے۔

نُطْفَةٌ۔ صاف پانی اور مرد یا عورت کی منی۔

لَایَزَالُ الْاِسْلَامُ یَزِیْدُ وَاَهْلُهٗ وَیَنْقُصُ الشِّرْكُ وَاَهْلُهٗ حَتّٰی یَسِیْرَ الرَّاکِبُ بَیْنَ النُّطْفَتَیْنِ لَایَخْشٰی جَوْرًا۔ اسلام (روز بروز) بڑھتا رہے گا اور مسلمان زیادہ ہوتے رہیں گے اور شرک گھٹتا جائے گا اور مشرک کم ہوتے رہیں گے یہاں تک کہ ایک سوار دریائے مشرق اور دریائے مغرب کے درمیان سفر کرے گا اس کو کسی ظالم کے ظلم کا ڈر نہ ہوگا (ایک روایت میں لَایَخْشٰی اِلَّا جَوْرًا ہے یعنی سفر میں اس کو کوئی ڈر نہ ہوگا ایک راستہ بھول جانے کا تو ڈر ہوگا۔ بس بعضوں نے دریائے مغرب سے فرات اور دریائے مشرق سے جدہ کا سمندر مراد لیا ہے بعضوں نے مشرق سے بحر چین اور مغرب سے بحر روم مراد لیا ہے)۔

اِنَّا نَقْطَعُ اِلَیْکُمْ هٰذِهِ النُّطْفَةَ۔ ہم اس دریا کو طے کر کے تمہارے پاس آئیں گے۔

وَلْیُمْهِلْهَا عِنْدَ النِّطَافِ وَالْاَعْشَابِ۔ جانوروں کو پانی اور سبزوں پر مہلت دو تا کہ اچھی طرح کھا پی لیں۔

فَجَاءَ رَجُلٌ بِنُطْفَةٍ فِیْ اِدَاوَةٍ۔ ایک شخص تھوڑا سا بچا ہوا پانی ڈول میں لایا۔

تَخَیَّرُوْا لِنُطَفِکُمْ۔ اپنے نطفوں کے واسطے بہتر مقامات چنو (یعنی نیک اور شریف عورتوں کو اپنی بیویاں بناؤ)۔

لَاتَجْعَلُوْا نُطَفَکُمْ اِلَّا فِیْ طَهَارَةٍ۔ اپنے نطفوں کو پاکیزہ ٹھکانوں میں رکھو (نیک اور عمدہ عورتوں کے رحم میں تا کہ اولاد بھی نیک پیدا ہو)۔

اِنَّ رَجُلًا اَتَاهُ فَقَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ رَاَیْتُ ظُلَّةً تَنْطُفُ سَمْنًا وَّعَسَلًا۔ ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اور عرض کیا یارسول اللہؐ میں نے (خواب میں) ایک (سائبان) دیکھا جس میں سے گھی اور شہد ٹپک رہا ہے۔

یَنْطُفُ رَاْسُهٗ مَاءً۔ حضرت عیسیٰؑ کے سر سے پانی ٹپک رہا ہوگا (شاید غسل کر کے آئیں گے یا بالوں کی تازگی اور تری مراد ہے)۔

دَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَةَ وَنَوْسَاتُهَا تَنْطُفُ۔ میں ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس گیا ان کی زلفوں سے پانی ٹپک رہا تھا۔

یَارَبِّ نُطْفَةٌ یانُطْفَةٌ۔ فرشتہ پروردگار سے عرض کرتا ہے پروردگار یہ نطفہ ہے (جو رحم میں آیا اب تو اس کی خلقت پوری کر)۔

وَلَا تَوَابُنُطْفَةٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ۔ صاف پانی تھوڑا سا لاتے۔

یَنْطُفُ الْمَآءَ۔ پانی ٹپکا رہا تھا۔

لَیْلَةٌ نَطُوْفٌ۔ وہ رات جس میں صبح تک پانی برستا رہے۔

قُبَّیْطٰی نَاطِفٌ۔ قبیطی ایک قسم کا حلوہ ہے اس کو ناطف کہتے ہیں کیونکہ وہ سفید ہونے سے پہلے ٹپکتا ہے۔

اَلدُّنْیَا نُطْفَةٌ لَیْسَتْ بِثَوَابٍ لِلْمُؤْمِنِ۔ دنیا کیا ہے ایک تھوڑا سا بچا ہوا پانی ہے (جو ڈول یا مشک میں رہ جاتا ہے) وہ مومن کے نیک کاموں کا بدلہ نہیں ہے (بلکہ اس کی نیکیوں کا بدلہ آخرت میں ملے گا)۔

اِنْ کَانَتِ النُّطْفَةُ فَوْقَ الشِّمَالِ فَکَذَا یَعْنِیْ مَاءَ الْبِئْرِ۔ اگر تھوڑا پانی شال کے اوپر ہو تو اس کا حکم یہ ہے۔

اَلْخَوَارِجُ مَصَارِعُهُمْ دُوْنَ النُّطْفَةِ۔ خارجی لوگ نہر کے کنارے مارے جائیں گے۔

نُطْقٌ یامَنْطِقٌ یانُطُوْقٌ۔ ایسی آواز سے بولنا جس سے معنی سمجھے جائیں' بیان کرنا' واضح کرنا۔

تَنْطِيْقٌ - کمر پٹہ باندھنا' آدھی دور تک پانی آ جانا۔

مُنَاطَقَةٌ - بات کرنا۔

اِنْطَاقٌ - بلانا۔

تَنَطُّقٌ - کمر پٹہ باندھنا۔

اِنْتِطَاقٌ - بات کرنا۔

اِسْتِنْطَاقٌ - بات کرنا' بات کرنے کی درخواست کرنا' اظہار' لکھوانا۔

حَتّٰى احْتَوٰى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ خِنْدَفٍ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ - (یہ اس قصیدے کا شعر ہے جو حضرت عباسؓ نے آنحضرتؐ کی مدح میں لکھا ہے) یعنی آپ کی شرف اور فضیلت کے خاندان نے خندف یعنی قریش کے عالی شان نسب کے مکان کو گھیر لیا اور آپ کے تلے باقی قریش کے لوگ ہیں (ان کو نُطُقٌ سے تشبیہ دی جو نِطاق کی جمع ہے یعنی متوسط درجہ کے شرفا وہ سب آپ کے تحت ہیں کیونکہ نِطاق یعنی کمر پٹہ آدمی کے وسط میں باندھا جاتا ہے)۔

اَوَّلُ مَا اتَّخَذَ النِّسَاءُ الْمِنْطَقَ مِنْ قِبَلِ اُمِّ اِسْمٰعِيْلَ اِتَّخَذَتْ مِنْطَقًا - سب سے پہلے جو عورتوں نے کمر پر کپڑا باندھنا سیکھا وہ حضرت اسماعیلؑ کی والدہ سے' انھوں نے کمر پر کپڑا باندھا - (نہایہ میں ہے کہ مِنْطَقٌ نطاق کو کہتے ہیں اس کی جمع مَنَاطِقُ ہے وہ ایک کپڑا ہے جس کو عورتیں پہنتی ہیں' اس کے بیچ کا حصہ باندھ کر اوپر کا حصہ نیچے کے حصے پر چھوڑ دیتے ہیں تا کہ کام کاج میں آسانی ہو اور پاؤں نہ پھسلے)۔

ذَاتُ النِّطَاقَيْنِ - یہ حضرت اسماءؓ بنت ابی بکر صدیقؓ کا لقب تھا' انھوں نے اپنا کمر بند پھاڑ کر اس کے دو ٹکڑے کئے تھے' ایک تو اپنے لئے رکھا اور ایک میں آنحضرتؐ اور ابوبکرؓ کا توشہ ہجرت کے وقت باندھا - بعض نے کہا وہ ایک کمر بند پر دوسرا کمر بند رکھتیں اس وجہ سے ''ذات النطاقین'' کہلائیں۔

فَعَمَدْنَ اِلٰى حُجُزِ مَنَاطِقِهِنَّ فَشَقَقْنَهَا وَاخْتَمَرْنَ بِهَا - (جب سورۂ نور کی یہ آیت اتری وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ) تو انصار کی عورتوں نے اپنے کمر بندوں کے کپڑے لئے' ان کو پھاڑا اور ان کی اوڑھنیاں بنائیں (جو کرتوں کے گریبانوں پر ڈالتیں تا کہ سینہ دکھائی نہ دے)۔

اِنَّهُنَّ مَسْئُوْلَاتٌ مُسْتَنْطَقَاتٌ - انگلیوں سے (قیامت کے دن) پوچھا جائے گا' ان سے بات کرنے کے لئے کہا جائے گا (تو وہ بتائیں گی کہ ہم سے گن کر اتنی بار تسبیح تہلیل کی' گویا گواہی دیں گی - مطلب آنحضرتؐ کا یہ ہے کہ انگلیوں پر شمار کر کے ذکر الٰہی کرنا بہتر ہے کیونکہ وہ قیامت کے دن ہماری گواہ بنیں گی)۔

اُعْطِيَ سُلَيْمَانُ بْنُ دَاوُدَ مَعَ عِلْمِهٖ مَعْرِفَةَ النُّطْقِ بِكُلِّ لِسَانٍ وَ مَعْرِفَةَ اللُّغَاتِ وَ مَنْطِقَ الطَّيْرِ وَالْبَهَائِمِ - (امام جعفر صادقؒ نے فرمایا) حضرت سلیمانؑ کو اللہ تعالیٰ نے علاوہ علم کے ہر زبان میں بات کرنے کی لیاقت دی تھی اور ہر لغت کو اور پرندوں اور چارپایوں کی بولی کو بھی سمجھتے تھے (جب جنگ میں جاتے تو فارسی میں بات کرتے اور جب اپنے لشکر والوں اور عہدہ داروں سے بات کرتے تو رومی زبان میں اور اپنی عورتوں سے سریانی زبان میں - اور جب عبادت کے لئے کھڑے ہوتے تو عربی زبان میں مناجات کرتے اور جب مقدمات فیصلہ کرنے کے لئے بیٹھتے تو عبری زبان میں گفتگو کرتے)۔

اَلشَّهِيْدُ يُنْزَعُ عَنْهُ الْمِنْطَقُ وَالسَّرَاوِيْلُ - شہید کے جسم پر سے کمر پٹہ اور پاجامہ اتار لیں گے۔

اَمَرَهَا فَاسْتَثْفَرَتْ وَتَمَنْطَقَتْ وَ اَحْرَمَتْ - آنحضرتؐ نے حائضہ کو حکم دیا کہ لنگوٹ کس لے اور کمر باندھ لے پھر احرام باندھے۔

اَلْمَرْاَةُ تُكَفَّنُ فِيْ دِرْعٍ وَّمِنْطَقٍ - عورت کو ایک کرتے اور کمر بند میں کفن دیں گے۔

تُكَفَّنُ الْمَرْاَةُ فِيْ مِنْطَقٍ وَّ لِفَافَتَيْنِ - عورت کو ایک کمر بند اور دو چادروں میں کفن دیں گے۔

مَنْطِقٌ - ایک مشہور علم ہے اور اس کے قواعد اس لئے جمع کئے گئے ہیں کہ آدمی استدلال اور فکر کے وقت ان کا لحاظ رکھے تو خطا سے محفوظ رہے گا۔

نَطْلٌ - نچوڑنا۔

نَطُوْل - ڈالنا یعنی دواؤں کا پانی تھوڑا تھوڑا کر کے۔
تَنْطِيْلٌ - نطول ڈالنا۔
اِنْتِطَالٌ - تھوڑا تھوڑا بہانا۔
نَطْلَاءٌ - آفت۔
وَسَقَوْهُمْ بِصَبِيْرِ النَّيْطَلِ - موت کے ابر سے ان کو پلایا (نیطل ہلاکت اور موت)۔
كَرِهَ اَنْ يُّجْعَلَ نَطْلُ النَّبِيْذِ فِي النَّبِيْذِ لِيَشْتَدَّ - نبیذ کا تلچھٹ دوسرے نبیذ میں اس کو زور دینے کے لئے ڈالنا مکروہ رکھا ہے (عرب لوگ کہتے ہیں مَافِي الدَّنِّ نَطْلَةٌ نَاطِلٍ - اب تو مٹکے میں ایک گھونٹ بھی نہیں رہا اور شراب بیچنے والا جس گلاس میں نمونہ بتلاتا ہے اس کو ناطل کہتے ہیں)۔
نَطْنَطَةٌ - دور تک سفر کرنا' دور ہونا' کھینچنا۔
تَنَطْنُطٌ - دور ہونا۔
مَافَعَلَ الْحُمْرُ الطِّوَالُ النَّطَانِطُ - وہ سرخ سرخ لمبے تڑنگے لوگ کدھر گئے (ایک روایت میں ثطاط ہے اس کا ذکر پہلے ہو چکا)۔
نَطْوٌ - کھینچنا' دور ہونا' چپ رہنا۔
مُنَاطَاةٌ - جھگڑا کرنا۔
اِنْطَاءٌ - دینا۔
تَنَاطِيْ - دوڑنے کی شرط دینا' جذب کرنا۔
نَطِيٌّ - دور' بعید۔
اَلشُّقَّةُ نَطِيٌّ وَالسَّيْرُ بَطِيٌّ - منزل تو دور ہے' اور چال سست ہے۔
فِيْ اَرْضٍ غَائِلَةِ النِّطَاءِ - دور دراز زمین میں جو ہلاک کرنے والی ہے (ایک روایت میں غَائِلَةِ الْمُنْطٰى ہے معنی وہی ہیں)۔
لَامَانِعَ لِمَا اَنْطَيْتَ - جو تو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں (یمن کے لوگ اَعْطَيْتَ کی جگہ اَنْطَيْتَ کہتے ہیں)۔
اَلْيَدُ الْمُنْطِيَةُ خَيْرٌ - دینے والا ہاتھ اچھا ہے۔
كُنْتُ مَعَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ يُمْلِيْ كِتَابًا فَدَخَلَ رَجُلٌ فَقَالَ لَهٗ اُنْطُ - (زید بن ثابت کہتے ہیں) میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھا آپ ایک خط لکھوا رہے تھے اتنے میں ایک شخص گھس آیا - آپ نے اس سے فرمایا خاموش رہ (یہ حمیر والوں کا محاورہ ہے' اونٹ جب شرارت کرتا ہے تو اس کو اُنْطُ کہہ کر ڈانٹتے ہیں وہ تھم جاتا ہے)۔
غَدَا اِلَى النَّطَاةِ - صبح کو "نطاۃ" کی طرف گئے (وہ خیبر کے ایک قلعہ کا نام تھا)۔
وَاَنْطُوا الثَّبَجَةَ - زکوٰۃ میں اوسط درجے کا مال دو (نہ بہت اعلیٰ نہ بالکل خراب)۔

بابُ النّون مع الظاء

نَظَرٌ یا مَنْظَرٌ یا نَظَرَانٌ یا مَنْظَرَةٌ یا تَنْظَارٌ - آنکھ سے دیکھنا' مدد کرنا' فیصلہ کرنا' غور کرنا' فکر کرنا' انتظار کرنا' متوجہ ہونا' کان لگانا' کہانت کرنا' تاخیر کرنا' مقابل ہونا' ہلاک کرنا۔
مُنَاظَرَةٌ - نظیر ہونا' نظیر بنانا' جھگڑنا' بحث کرنا' مقابل کرنا۔
اِنْظَارٌ - تاخیر کرنا' مہلت دینا' نظیر کرنا' دیکھنے دینا۔
تَنَظُّرٌ - آنکھ سے دیکھنا۔
تَنَاظُرٌ - ایک دوسرے کی طرف دیکھنا۔
اِسْتِنْظَارٌ - مہلت چاہنا۔
اِنَّ اللّٰهَ لَايَنْظُرُ اِلٰى صُوَرِكُمْ وَ اَمْوَالِكُمْ وَلٰكِنْ اِلٰى قُلُوْبِكُمْ وَ اَعْمَالِكُمْ - اللہ تعالیٰ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتا ہے بلکہ تمہارے دلوں اور تمہارے عملوں کو دیکھتا ہے (دیکھنے سے مراد یہاں پسند کرنا ہے' بعض نے کہا بدلہ دینا اور حساب و کتاب کیونکہ وہ دلوں سے متعلق ہوگا نہ کہ ظاہری صورتوں سے)۔
مَنِ ابْتَاعَ مُصَرَّاةً فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ - جو شخص ایسا جانور خریدے جس کا دودھ اس کے تھن میں روک رکھا گیا ہو (خریدار کو دھوکہ دینے کو) تو اس کو دو باتوں میں سے جو بہتر معلوم ہو اس کا اختیار ہوگا (چاہے تو اسی قیمت پر وہ جانور رہنے دے' چاہے بائع کو واپس کر کے اپنی قیمت پھیر لے اور دودھ کے بدلے ایک صاع کھجور یا اناج دے دے)۔

مَنْ قُتِلَ لَهٗ قَتِيْلٌ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ - جس کا کوئی عزیز (عمداً) قتل کیا جائے تو اس کو دو باتوں میں سے جو بھلی معلوم ہو ایک بات کرنے کا اختیار ہوگا (چاہے تو قاتل سے قصاص لے یا دیت قبول کر لے)۔

اَلنَّظَرُ اِلٰى وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ - حضرت علی بن ابی طالب کے چہرے کو دیکھنا عبادت ہے۔

اِنَّ عَبْدَاللّٰهِ اَبَا النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَرَّ بِامْرَاَةٍ تَنْظُرُ وَ تَعْتَافُ فَرَاَتْ فِيْ وَجْهِهٖ نُوْرًا فَدَعَتْهُ اِلٰى اَنْ يَّسْتَبْضِعَ مِنْهَا وَ تُعْطِيَهٗ مِاَةً مِّنَ الْاِبِلِ فَاَبٰى - عبداللہ بن عبدالمطلب آنحضرتؐ کے والد ماجد ایک عورت (کاظمہ بنت مر یہودیہ یا ورقہ بن نوفل کی بہن) پر سے گزرے وہ فال کھولتی تھی اور کہانت کرتی تھی' اس نے آپ کے چہرے پر ایک نور دیکھا (وہ نور محمد تھا) اس عورت نے حضرت عبداللہ کو بلایا اس لئے کہ اس سے صحبت کریں وہ ان کو سو اونٹ دے گی۔ لیکن حضرت عبداللہ نے منظور نہ کیا (قسمت میں تو یہ حضرت آمنہ کو ملنے والا تھا۔ کہتے ہیں حضرت آمنہ سے صحبت کرنے کے بعد پھر حضرت عبداللہ اس عورت کے پاس گئے اور اس کی درخواست منظور کی۔ لیکن اس عورت نے کہا اب مجھ کو تمہاری حاجت نہیں تم میں جو نور تھا وہ دوسری جگہ منتقل ہو گیا)۔

اِنَّهٗ رَاٰى جَارِيَةً بِهَا سَفْعَةٌ فَقَالَ اِنَّ بِهَا نَظْرَةً فَاسْتَرْقُوْا لَهَا - آنحضرتؐ نے ایک چھوکری کو دیکھا اس کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا (کالا ہو رہا تھا) تو فرمایا اس کو آسیب کا خلل ہے اس کے دفع کے لئے منتر کرو (یعنی ایسا منتر جس میں شرک اور کفر کے مضامین نہ ہوں بلکہ آیات قرآنی یا اسمائے الٰہی ہوں)۔

صَبِيٌّ مَّنْظُوْرٌ - وہ لڑکا جس کو آسیب کا خلل ہو۔

لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِيْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْمُ بِهَا عِشْرِيْنَ سُوْرَةً مِّنَ الْمُفَصَّلِ - آنحضرتؐ جن جوڑ کی سورتوں کو نماز میں پڑھا کرتے (یہ عبداللہ بن مسعودؓ کا قول ہے) میں ان کو جانتا ہوں وہ بیس سورتیں ہیں مفصل کی۔ (جوڑ سے یہ مراد ہے کہ ان کے مضامین اور الفاظ ایک دوسرے سے ملتے جلتے ہیں یہ غرض نہیں کہ آیتوں کے شمار میں برابر ہیں۔ ایک روایت میں یوں ہے يَقْرِنُ بَيْنَهُنَّ یعنی آنحضرتؐ ان میں سے دو دو سورتوں کو ملا کر ایک رکعت میں پڑھتے۔ عبداللہ بن مسعودؓ نے اسی طرح قرآن کو مرتب کیا تھا۔ یعنی سورۂ رحمٰن اور نجم کو ایک رکعت میں اور قمر اور حاقہ کو ایک رکعت میں اور طور اور والذاریات کو ایک رکعت میں اور اذا وقعت اور نون کو ایک رکعت میں اور معارج اور نازعات کو ایک رکعت میں اور مطففین اور عبس کو ایک رکعت میں اور مدثر اور مزمل کو ایک رکعت میں اور ہل اتی او لا اقسم کو ایک رکعت میں اور عم اور والمرسلات کو ایک رکعت میں اور دخان اور اذا الشمس کو ایک رکعت میں پڑھا کرتے)۔

فَنَزَلَتْ عَلَيَّ نَظِيْرَةٌ لَّهَا - مجھ پر اسی طرح کی ایک سورت اتری۔

لَاتُنَاظِرْ بِكِتَابِ اللّٰهِ وَلَا بِسُنَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ - اللہ تعالیٰ کی کتاب اور حدیث شریف کے برابر کسی قول یا فعل کو مت کر (یعنی آیت اور حدیث کے ہوتے ہوئے ان کو چھوڑ کر کسی کا قول مت اختیار کر' دوسرے آیت اور حدیث کے مقابل کسی کا قول مت لا)۔

كُنْتُ اُبَايِعُ النَّاسَ فَكُنْتُ اُنْظِرُ الْمُعْسِرَ - میں دنیا میں خرید و فروخت کیا کرتا لیکن تنگدست کو مہلت دیتا (یہاں تک کہ اس کا ہاتھ کشادہ ہو)۔

اَنْظِرُوْا هٰذَيْنِ - ابھی ان دونوں شخصوں کو رہنے دو (ان کو بخشیدہ شخصوں میں مت لکھو یہاں تک کہ دونوں صلح کر یں مل جائیں)۔

اَنْظِرْنِيْ - مجھ کو مہلت دو۔

فَاسْتَنْظَرَهٗ جَابِرٌ - حضرت جابر نے اپنے قرض خواہ سے مہلت مانگی۔

اِنِ اسْتَنْظَرَكَ اِلٰى اَنْ يَّلِجَ بَيْتَهٗ - اگر وہ تجھ سے اتنی مہلت چاہے کہ گھر میں جا کر آتا ہوں۔

مَايَنْتَظِرُهَا اَحَدٌ مِّنْ اَهْلِ الْاَرْضِ غَيْرُكُمْ - ایک دن آنحضرتؐ نے عشا کی نماز میں دیر لگائی۔ صحابہؓ انتظار کر رہے

تھے آخر آپ برآمد ہوئے اور فرمایا) دیکھو ساری زمین والوں میں کوئی شخص تمہارے سوا اس نماز کے انتظار میں نہیں ہے (اور دینوں میں عشاء کی نماز نہ ہوگی یا ہوگی تو وہ لوگ سویرے پڑھ لیتے ہوں گے- غرض اتنی رات کو ان صحابہؓ کے سوا ساری دنیا میں کوئی نماز کا منتظر نہیں تھا)-

فَانْظِرْنِیْ حَتّٰی اُفِیْضَ عَلٰے رَاْسِیْ- مجھ کو اتنی مہلت دو کہ میں سر پر پانی ڈال لوں (نہالوں)-

اِنَّهُمْ خَشُوْا اَنْ يَّقْتَطِعَهُمُ الْعَدُوُّ فَانْظَرَهُمْ- لوگ ڈرے ایسا نہ ہو دشمن ان کو الگ پا کر مار ڈالیں تو آپ ان کا انتظار کرتے رہے-

فَاِنِّیْ اَنْظُرُ کُمَا- میں تم دونوں کو مہلت دیتا ہوں-

اِنْ تَنْظُرُوْهُمْ- اگر تم ان کو مہلت دو گے-

اَصْحَابِیْ يَاْمُرُوْنَكُمْ اَنْ تَنْظُرُوْهُمْ- میرے اصحاب یہ حکم دیتے ہیں کہ ان کو مہلت دو (ان کا انتظار کرو- کرمانی نے کہا نظر کا تعدیہ جب لام سے ہو تو مہربانی اور محبت کے معنی ہوتے ہیں اور فِیْ کے ساتھ ہو تو غور اور فکر کے اور الی کے ساتھ ہو تو دیکھنے کے اور بدون صلہ کے انتظار کے)-

نَظَرْنَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ذَاتَ لَيْلَةٍ حَتّٰی كَانَ شَطْرُ اللَّيْلِ- ایک رات ہم آنحضرتؐ کے برآمد ہونے کا آدھی رات تک انتظار کرتے رہے-

نَظَرْنَا تَسْلِيْمَهٗ- ہم آپ کے سلام کے منتظر تھے-

اِنْتَظِرْ حَتّٰی تَزُوْلَ الشَّمْسُ- سورج ڈھلے تک انتظار کرتا رہ (سورج ڈھل جانے کے بعد لڑائی شروع کر- چونکہ اس وقت تک لوگ اپنی حاجتوں سے فارغ ہو جاتے ہیں اور وقت ٹھنڈا ہونا شروع ہوتا ہے' ہوا لطیف ہو جاتی ہے- ایک روایت میں حَتّٰی تَحْضُرَ الصَّلٰوةُ ہے یعنی یہاں تک کہ نمازوں کے اوقات آ جائیں کیونکہ یہ اوقات متبرک ہیں اور اللہ تعالیٰ سے امید ہے کہ ان میں مسلمانوں کو فتح حاصل ہوگی)-

لَوْ اَنَّكَ تَنْتَظِرُنِیْ يَا تَنْظُرُنِیْ- اگر تم میرا انتظار کرتے-

اِنْتِظَارُ الصَّلٰوةِ بَعْدَهَا- ایک نماز کے بعد دوسری نماز کا انتظار کرنا (مسجد ہی میں بیٹھے بیٹھے یا گھر میں آ کر لیکن دل مسجد سے لگا رہے)-

اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ اِنْتِظَارُ الْفَرَجِ بِالدُّعَاءِ- بہتر عبادت یہ ہے کہ دعا کے ذریعہ سے کشائش کی امید رکھے' (مایوس نہ ہو' اگر قبولیت میں دیر ہو تو پروردگار کی عنایت سمجھے نہ کہ عتاب اس لئے کہ جب دیر ہوگی تو بندہ اور زیادہ گڑگڑائے گا' روئے گا عاجزی کرے گا جو مالک کو بہت پسند ہے)-

فَلَمْ اَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ اَفْظَعَ- میں نے آج کے دن کا سا ہولناک منظر (سماں) کبھی نہیں دیکھا-

اُنْظُرْنَ مَنْ اِخْوَانُكُنَّ- ذرا غور کے ساتھ سمجھا کرو کون تمہارے رضاعی بھائی ہیں-

لَيَنْظُرَنَّ اَفْضَلَهُمْ فِیْ نَفْسِهٖ- اپنے دل میں سوچ لے ان دونوں میں کون افضل ہے-

كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی مُوْسٰی لَهٗ جُؤَارٌ- گویا میں حضرت موسیٰؑ کو دیکھ رہا ہوں وہ پکار کر لبیک کہہ رہے ہیں (بعض نے کہا یہ شب معراج کا ذکر ہے مگر یہ صحیح نہیں ہے کیونکہ وہاں لبیک کہنے کا دوسرے اونٹنی پر سوار ہونے کا کیا موقع تھا- س کے علاوہ حضرت یونسؑ کا ذکر ہے کہ وہ صوف کا جبہ پہنے تھے اور حضرت موسیٰؑ کی اونٹنی کی نکیل کھجور کی چھال کی تھی اور پیغمبر چونکہ زندہ ہیں اس لئے وہ تقربا الی اللہ عبادات کرتے ہیں اور موت سے تکلیف موقوف ہو جاتی ہے' اعمال کا موقوف ہو جانا ضروری نہیں- غایۃ مافی الباب یہ ہے کہ وہ اعمال' نامۂ اعمال میں شریک نہیں کئے جاتے اور انقطاع اعمال سے یہی مراد ہے- بعضوں نے کہا یہ رؤیت منامیہ تھی یا ان کی حالت زندگی میں جوانھوں نے حج کیا تھا اس کی صورت مثالیہ آنحضرتؐ کو دکھائی گئی' اس لئے کہ عالم مثال میں تمام واقعات گزشتہ اور حال اور استقبال اور تمام صور اور اعیان موجود ہیں- کذا فی مجمع البحار)-

يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰی سَوْءَةِ بَعْضٍ- ایک دوسرے کے ستر کو دیکھا کرتے (بنی اسرائیل کے دین میں شاید لوگوں کے سامنے ننگے نہانا جائز ہوگا)-

يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ اِلٰی سَوْءَةِ بَعْضٍ- (یارسول اللہؐ جب

لوگ تنگ دھڑ تنگ میدان قیامت میں جمع ہوں گے تو پھر) ایک دوسرے کے ستر کو دیکھے گا (آنحضرتؐ نے فرمایا: اے عائشہؓ! وہ ایسا سخت وقت ہوگا کہ ستر دیکھنے کی طرف کسی کا خیال ہی نہیں جائے گا وہاں تو جان پر بنی ہوگی)۔

لَايَنْظُرُ اللّٰهُ اِلٰى مَنْ يَجُرُّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ - جو شخص غرور کی راہ سے اپنا کپڑا لٹکائے (نیچا رکھے) اللہ تعالیٰ قیامت کے دن اس کی طرف دیکھے گا بھی نہیں (اس کو ایسا ذلیل کرے گا مجمع البحار میں ہے کہ ٹخنوں تک لٹکانا مرد اور عورت دونوں کو درست ہے اس سے نیچے تکبر کی راہ سے حرام ہے اور بغیر تکبر کے مکروہ ہے)۔

جَحَدَ وَلَدَهٗ وَهُوَ يَنْظُرُ اِلَيْهِ - اپنے بچہ کا انکار کرے وہ اس کی طرف دیکھ رہا ہو (کہے میرا نطفہ نہیں ہے حالانکہ اس کا نطفہ ہو)۔

لَعَنَ اللّٰهُ النَّاظِرَ وَ الْمَنْظُوْرَ اِلَيْهِ - اللہ تعالیٰ نے ستر دیکھنے والے اور جس کا ستر دیکھا جاتا ہے دونوں پر لعنت کی۔

يَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ وَّيَاْكُلُ فِيْ سَوَادٍ - سیاہی میں دیکھتا ہو سیاہی میں کھاتا ہو (یعنی آنکھ اور منہ اس جانور کے سیاہ ہوں)۔

كَاَنِّيْ اَنْظُرُ اِلٰى اَصَابِعِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - جیسے آنحضرتؐ کی انگلیوں کو دیکھ رہا ہوں (آپ اشارہ کرتے تھے اس کی کمی پر)۔

اِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهٖ بَكٰى - جب آدمؑ بائیں طرف دیکھتے (جدھر مشرکوں اور کافروں کی ارواح تھیں یا دوزخ تھی) تو رو دیتے۔

كَانَ فِي النَّظَّارَةِ - وہ ان لوگوں میں تھے جو دور یا بلند مقام پر رہ کر جنگ کا تماشہ دیکھتے۔

نَاظُوْرٌ یا ناطُور - باغبان۔

مَنْ نَظَرَ فِيْ كِتَابِ اَخِيْهِ - جو شخص اپنے بھائی مسلمان کا خط (بغیر اس کی اجازت کے دیکھے)۔

فَاَجْمَعَ نَاظُوْرَةً - اس نے لشکر کے چیدہ لوگوں کو اکٹھا کیا۔

يَنْظُرُ اِلٰى مَتَاعِ الْغَيْرِ - غیر کی پونجی کو دیکھتا۔

اُنْظُرْ مَا تَقُوْلُ - دیکھو (غور کرو) کیا کہہ رہے ہو۔

كُلُّ خَطِيْئَةٍ نَظَرَ اِلَيْهَا - ہر گناہ جس کی طرف دیکھا تھا۔

لَوْ عَطَّلُوا الْبَيْتَ سَنَةً لَمْ يُنَاظَرُوْا - اگر خانہ کعبہ کو لوگ ایک سال تک چھوڑ دیں (کوئی اس کا طواف نہ کرے نہ وہاں نماز پڑھے) تو پھر ان کو مہلت نہ ملے گی (اللہ تعالیٰ کا عذاب اترے گا)۔

اِنْ تَرَكْتُمْ بَيْتَ رَبِّكُمْ لَمْ تُنَاظَرُوْا - اگر تم اپنے پروردگار کے گھر کو چھوڑ دو تو پھر تم کو مہلت نہ ملے گی۔

يَا مَنْ هُوَ فِي الْمَنْظَرِ الْاَعْلٰى - اے پروردگار جو بلند منظر میں ہے (عرش معلےٰ پر وہاں سے اپنے بندوں کو دیکھتا ہے)۔

اِصْحَبْ نُظَرَائَكَ - اپنے رفیقوں کے ساتھ رہ (یعنی سفر میں)۔

نَظَافَةٌ - میل کچیل سے صاف ہونا' خوبصورت ہونا۔

تَنْظِيْفٌ - پاک صاف کرنا۔

تَنَظُّفٌ - پاک صاف ہونا' پاک صاف بننا' استنجا کرنا۔

اِسْتِنْظَافٌ - پاکی چاہنا۔

نَظِيْفٌ - پاک صاف۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى نَظِيْفٌ يُحِبُّ النَّظَافَةَ - اللہ تعالیٰ پاک صاف ستھرا ہے اور ستھرائی' پاکی اور صفائی کو پسند کرتا ہے۔ (دل کی پاکی شرک و بدعت سے خالی ہونا' اسی طرح حسد' بغض' کبر اور اخلاق ذمیمہ سے' جسم کی پاکی شریعت کے موافق طہارت کرنا' کپڑوں کی پاکی نجاست اور میل کچیل سے دور رکھنا' کھانے پینے کی پاکی یہ کہ حلال مال سے ہو)۔

فَنَظِّفُوْا اَفْنِيَتَكُمْ - اپنے مکانوں کے صحنوں کو جھاڑ جھوڑ کر پاک صاف رکھو۔

نَظِّفُوْا اَفْوَاهَكُمْ فَاِنَّهَا طُرُقُ الْقُرْاٰنِ - اپنے مونہوں کو (مسواک وغیرہ سے) پاک صاف رکھو قرآن کا راستہ وہی ہیں (انہی سے قرآن پڑھتے ہو اس کے الفاظ منہ ہی سے نکلتے

ہیں)۔

تَكُوْنُ فِتْنَةٌ تَسْتَنْظِفُ الْعَرَبَ قَتْلَاهَا فِي النَّارِ۔ ایک ایسا فتنہ ہوگا کہ سارے عرب کو گھیر لے گا۔ اس فتنہ میں جو لوگ مارے جائیں گے وہ دوزخ میں جائیں گے (کیونکہ یہ فتنہ قیامت تک قریب ایک خزانہ نمودار ہونے پر ہوگا۔ لوگ مال و دولت کی طمع سے لڑیں گے)۔

فَقَدَّرْتُ اَنِّيْ اِسْتَنْظَفْتُ مَا عِنْدَهٗ وَاسْتَغْنَيْتُ عَنْهُ۔ میں یہ سمجھا کہ جو کچھ علم ان کے پاس تھا وہ میں نے سب حاصل کرلیا اور اب مجھ کو ان کی پرواہ نہیں ہے۔

اَلْمَاءُ الَّذِيْ يَتَوَضَّأُ بِهِ الرَّجُلُ فِيْ شَيْءٍ نَظِيْفٌ۔ مستعمل پانی پاک ہے جس کو آدمی وضو میں استعمال کرتا ہے اب دوسرا شخص اس پانی سے وضو کرسکتا ہے (یعنی طاہر اور مطہر دونوں ہے۔ اہل حدیث کا یہی قول ہے بشرطیکہ وضو کرنے والے کے جسم پر کوئی نجاست نہ ہو اور پانی میں تغیر نہ آیا ہو۔ اور جس ظرف میں مستعمل پانی جمع ہو وہ بھی پاک ہو)۔

اِنِّيْ مُبَدِّلُكَ بِهِمْ قَوْمًا يَتَنَظَّفُوْنَ بِقُضْبَانِ الشَّجَرِ۔ میں اس قوم کے بدلے دوسری قوم تجھ کو دوں گا جو درختوں کی شاخوں سے صفائی کریں گے (یعنی مسواک کریں گے)۔

اِسْتَنْظَفَ الشَّيْءَ۔ وہ چیز سب لے لی۔

بَابُ النُّوْنِ مَعَ الْعَيْنِ

نَعْبٌ یا نَعِيْبٌ یا نُعَابٌ یا تَنْعَابٌ یا نَعَبَانٌ۔ جدائی کی آواز دینا' گردن دراز کرکے آواز میں سر ہلانا' بغیر آواز کے چلنا' جلد چلنا' چلتے میں آگے کو سر ہلانا۔

يَارَازِقَ النَّعَّابِ فِيْ عُشِّهٖ۔ اے کوے کے بچے کو اس کے جھونجھ (گھونسلہ) میں روزی دینے والے (کہتے ہیں جب کوے کا بچہ پیدا ہوتا ہے تو سفید ہوتا ہے' ماں باپ یہ سمجھ کر کہ ہمارا بچہ نہیں ہے اس کو چھوڑ کر چلے جاتے ہیں تب اللہ تعالیٰ مچھروں کو بھیجتا ہے' وہ ان کو کھاتا رہتا ہے یہاں تک کہ ذرا بڑا ہو کر کالا ہو جاتا ہے تب اس کے ماں باپ پھر اس کے پاس آجاتے ہیں)۔

نَعْتٌ۔ وصف بیان کرنا' تعریف کرنا۔

نَعَتٌ۔ بہ تکلف نعت کرنا۔

نَعَاتَةٌ۔ خلقی قابل تعریف ہونا۔

اِنْعَاتٌ۔ خوبرو ہونا۔

اِنْتِعَاتٌ۔ بمعنی نعت ہے۔

اِسْتِنْعَاتٌ۔ نعت کی درخواست کرنا۔

يَقُوْلُ نَاعِتُهٗ لَمْ اَرَقَبْلَهٗ وَلَا بَعْدَهٗ مِثْلَهٗ۔ آنحضرتﷺ کی نعت کرنے والا کہے گا میں نے آپ کی طرح کوئی شخص نہیں دیکھا نہ آپ سے پہلے نہ آپ کے بعد (نہایہ میں ہے کہ نعت ہمیشہ عمدہ اوصاف بیان کرنے میں مستعمل ہے نہ کہ برے اوصاف میں مگر تکلف سے کوئی کہے نَعْتُ سُوْءٍ تو اور بات ہے البتہ وصف عمدہ اور مذموم دونوں کے لئے مستعمل ہے)۔

اَلرَّجُلُ يُنْعَتُ لَهُ الْمَرْاَةُ۔ عورت کی صفت بیان کی جائے مرد کے سامنے۔

يَنْعَتُ لَنَا صَلٰوةَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ ہم سے آنحضرتﷺ کی نماز کا حال بیان کرے کہ آپ کس طرح نماز پڑھتے تھے۔

فَاِذَا هُوَ يَنْعَتُ قِرَاءَةً مُّفَسَّرَةً۔ پھر وہ نہایت خوبی کے ساتھ ایک ایک حرف الگ کرکے قرأت کرنے لگے یا بیان کرنے لگے کہ آپ کی ذات اس طرح تھی۔

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَنْعَتُ الزَّيْتَ وَالْوَرْسَ مِنْ ذَاتِ الْجَنْبِ۔ آنحضرتﷺ ذات الجنب کا علاج روغن زیتون اور ورس بتلاتے تھے۔

اَنْعَتُ لَكَ الْكُرْسُفَ۔ میں یہ تجویز کرتا ہوں کہ تو شرمگاہ پر روئی کا پھاہا رکھ لے (تاکہ خون بہہ کر باہر نہ آئے)۔

نَعْثَلٌ یا نَعْثَلَةٌ۔ جمع کرنا۔

لَايَمْنَعُكَ مَكَانُ بْنِ سَلَامٍ اَنْ تَسُبَّ نَعْثَلًا۔ عبداللہ بن سلام کا ہونا (اور یہ نصیحت کرنا کہ حضرت عثمانؓ کو مت ستاؤ) نعثل کو برا کہنے سے نہ روکے (حضرت عثمانؓ کے دشمن اور باغی آپ کو نعثل کے لقب سے پکارنے لگے تھے۔ نعثل ایک لمبی داڑھی والا شخص تھا مصر میں۔ بعض نے کہا نعثل بوڑھے احمق کو کہتے ہیں یا بجو کو)۔

اُقْتُلُوْا نَعْثَلًا قَتَلَ اللّٰهُ نَعْثَلًا- (حضرت عائشہؓ پہلے حضرت عثمانؓ پر غصہ ہوئی تھیں اور خفا ہو کر مکہ چلی گئی تھیں اسی طرح طلحہؓ اور زبیرؓ بھی ان سے برگشتہ تھے- اس وقت یوں کہتی تھیں) اے لوگو! نعثل کو مار ڈالو (یعنی حضرت عثمانؓ کو) اللہ نعثل کو مارے (پھر جب حضرت عثمانؓ مارے گئے اور حضرت علیؓ خلیفہ ہوئے تو لوگوں کے بہکانے میں آ گئیں اور حضرت عثمانؓ کے خون کی مدعی بن کر حضرت علیؓ سے لڑنے کے لئے نکلیں)-

نَعْجٌ یانُعُوْجٌ- خالص سفید ہونا-

نَعَجٌ- موٹا ہونا-

اِنْعَاجٌ- اونٹ موٹے ہونا-

نَاعِجَة- نرم ہموار زمین اور سفید اونٹنی-

نَعْجَةٌ- مینڈھی' بھیڑ مادہ اور عورت کو بھی کہتے ہیں-

وَالنَّاعِجَاتِ- ہلکے پھلکے یا خوش رنگ اونٹ-

نَعْرٌ- ناک میں مکھی گھس جانا-

نَعْرٌ- تیز مار برچھی کی-

نَعِیْرٌ اور نُعَارٌ- چیخنا' ناک سے آواز نکالنا' خون جوش مار کر نکلنا یا آواز دے کر-

نَعْرٌ- چل دینا' مخالفت کرنا' انکار کرنا' جمع ہونا' آنا' اٹھنا' سعی اور کوشش کرنا-

تَنْعِیْرٌ- پھرانا' گھمانا-

اِنْعَارٌ- پھل لانا-

نُعَرَةٌ- بڑی مکھی سبز رنگ کی نیلی آنکھ والی جس کی دم میں ایک سوئی ہوتی ہے وہ' گھوڑوں' اونٹوں' گدھوں کو بہت ستاتی ہے-

نَعْرَةٌ- ناک سے آواز نکالنا (اس کی جمع نَعَرَاتٌ ہے)-

لَا اُقْلِعُ عَنْهُ حَتّٰی اُطَیِّرَ نَعَرَتَهٗ یااَنْزِعُ النَّعَرَةَ الَّتِیْ فِیْ اَنْفِهٖ- میں تو اس کو چھوڑنے والا نہیں جب تک اس کا غرور اڑا نہ دوں گا یا اس کی نخوت اس کی ناک کی راہ نکال نہ دوں گا-

اِذَا رَاَیْتَ نَعَرَةَ النَّاسِ وَلَا تَسْتَطِیْعُ اَنْ تُغَیِّرَهَا فَدَعْهَا حَتّٰی یَکُوْنَ اللّٰهُ یُغَیِّرُ- جب تو لوگوں میں سرکشی اور نخوت دیکھے اور تو اس کو مٹا نہ سکے (سمجھانے سے وہ باز نہ آئیں اپنی بدعت اور جہالت پر قائم رہیں) تو اس کو چھوڑ دے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ ہی اس کو مٹا دے (اللہ ہی ان کا غرور ان کی ناک کی راہ نکالے)-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شَرِّ کُلِّ عِرْقٍ نَعَّارٍ- جوش مار کر خون نکالنے والی رگ کے شر سے خدا کی پناہ (عرب لوگ کہتے ہیں جُرْحٌ نَعَّارٌ اور نَعُوْرٌ وہ زخم جس میں سے خون نکلتے وقت آواز پیدا ہو)-

کُلَّمَا نَعَرَبِهِمْ نَاعِرٌ اِتَّبَعُوْهُ- جب ان کو کوئی بھڑکانے والا فساد کی طرف بلاتا ہے تو اس کے ساتھ ہو جاتے ہیں-

نَعْسٌ- اونگھنا (جیسے نُعَاسٌ اونگھ)-

اِنْعَاسٌ- اونگھنا' سست بیٹوں والا ہونا-

تَنَاعُسٌ- سوتا ہوا بننا-

نُعَاسٌ- (کا لفظ متعدد احادیث میں آیا ہے یعنی نیند کی ابتدا جس کو وَسَنٌ بھی کہتے ہیں- مجمع البحار میں ہے کہ نُعَاسٌ ایک لطیف ہوا ہے جو دماغ کی طرف سے آتی ہے اور آنکھ بند کر دیتی ہے دل تک اس کا اثر نہیں پہنچتا جب دل تک پہنچ جائے تو وہ "نوم" ہے)-

فَاِذَا نَعَسَ اَحَدُکُمْ فَلْیَنَمْ- جب کوئی تم میں سے اونگھ رہا ہو (تو نماز نہ پڑھے) سو رہے (کیونکہ اونگھتے میں معلوم نہیں زبان سے کیا نکل جائے)-

اِنَّ کَلِمَاتِهٖ بَلَغَتْ نَاعُوْسَ الْبَحْرِ- اس کے کلمے سمندر کی تہہ تک یا بیچ میں پہنچ گئے ہیں (صحیح مسلم میں نَاعُوْس ہے اور باقی کتابوں میں قَامُوْس ہے اور شاید حدیث لکھنے والے نے غلطی سے "قاموس" کو ناعوس لکھ دیا) قَامُوْسٌ کہتے ہیں سمندر کی موج اور درمیانی حصہ کو جہاں بہت گہرا پانی ہوتا ہے- بعض نے تَاعُوْس نقل کیا ہے- یعنی سمندر کی تہہ اور بیچا بیچ- بہرحال لغت کی رو سے تَاعُوْس کوئی موضوع لفظ نہیں ہے)-

نَعَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- آنحضرت ﷺ اونگھ گئے (آپ کو اونگھ آ گئی)-

نَعْشٌ- اٹھانا' قائم کرنا محتاجی کے بعد پھر اچھی حالت کرنا' یاد بخیر کرنا-

نُعِشَ - نعش پر اٹھایا گیا۔
نَعْشٌ - کہتے ہیں اس پلنگ یا تختہ کو جس پر میت کو اٹھاتے ہیں۔
تَنْعِیْشٌ اور اِنْعَاشٌ - اٹھانا' قائم کرنا۔
اِنْتِعَاشٌ - پھیل کر اٹھ کھڑا ہونا' سستی کے بعد چالاک ہونا۔
وَاِذَا نُعِسَ فَلَا انْتَعَشَ - اور جب وہ گرے تو پھر نہ اٹھے (یہ بددعا ہے "نعش" کہتے ہیں میت کے سریر کو' اگر سریر پر میت نہ ہو تب اس کو نعش نہ کہیں گے بلکہ سریر کہیں گے)۔
اِنْتَعِشْ نَعَشَكَ اللّٰهُ - اٹھ اللہ تعالیٰ تجھ کو اٹھائے (بلند کرے)۔
فَانْتَاشَ الدِّیْنَ بِنَعْشِهٖ - حضرت ابوبکر صدیقؓ نے دین کی نعش کو جو گر گئی تھی اٹھا کر کھڑا کیا (از سر نو دین کو زندہ کیا)۔
فَانْطَلَقْنَا بِهٖ نَنْعَشُهٗ - ہم اس کو لے کر چلے اس کو اٹھاتے جاتے تھے (اس کے دل کو قوت دیتے جاتے تھے)۔
نَعَشَكُمْ بِالْاِسْلَامِ وَبِمُحَمَّدٍ - تم کو اسلام کے دین سے اور حضرت محمدؐ سے اٹھایا (ان دونوں کی وجہ سے تم کو ترقی اور ثروت حاصل ہوئی)۔
اِنْعَشْنِیْ - مجھ کو اٹھا۔
اَسْأَلُكَ نِعْمَةً تَنْعَشُنِیْ وَعِیَالِیْ - میں تجھ سے ایسی نعمت مانگتا ہوں جو مجھ کو اور میرے عیال کو اٹھائے (محتاجی دور کر کے تونگری بخشے' ذلت مٹا کر عزت دے۔
نَعْظٌ یا نُعُوْظٌ - شہوت سے ذکر کھڑا ہونا۔
اِنْعَاظٌ - شہوت غالب ہونا' ذکر کو ہلانا (جیسے اِنْتِعَاظٌ ہے)۔
اَلنَّعْظُ اَمْرٌ عَارِمٌ - نعوظ ہونا (ذکر کھڑا ہونا) ایک سخت امر ہے (آدمی اس وقت بے عقل ہو جاتا ہے شہوت کے غلبہ میں حرام حلال کا خیال نہیں کرتا)۔
لَیْسَ فِی الْاِنْعَاظِ وُضُوْءٌ - انتشار سے وضو نہیں ٹوٹتا جب تک مذی نہ نکلے (جب مذی نکل آئی تو وضو ٹوٹ گیا)۔
نَعْفٌ - جو پہاڑ یا بلند مکان سامنے آڑا آئے اور پہاڑ کا وہ نشیبی حصہ جو میدان سے بلند ہو۔
مُنَاعَفَةٌ - معارضہ کرنا۔
اِنْعَافٌ - نعف پر بیٹھنا۔
اِنْتِعَافٌ - ظاہر ہونا' نمودار ہونا' نعف پر چڑھنا' معترض ہونا۔
اُذُنٌ نَاعِفَةٌ - لٹکا ہوا کان۔
رَاَیْتُ الْاَسْوَدَ بْنَ یَزِیْدَ قَدْ تَلَفَّفَ فِیْ قَطِیْفَةٍ ثُمَّ عَقَدَ هُدْبَةَ الْقَطِیْفَةِ بِنَعْفَةِ الرَّحْلِ - میں نے اسود بن یزید کو دیکھا ایک کملی میں لپٹ گئے پھر کملی کا سرا زین کے آخری تسمہ سے باندھ دیا۔
نَعْفَةٌ - وہ تسمہ جو زین کے آخری حصہ میں ہوتا ہے اس میں کوئی چیز لٹکا دیتے ہیں۔
نَعْقٌ یا نَعِیْقٌ یا نُعَاقٌ یا نَعَقَانٌ - چیخنا' آواز دینا' ڈانٹنا۔
نَاعِقَانِ - دو ستارے ہیں برج جوزا میں۔
قَالَ لِنِسَاءِ عُثْمَانَ بْنِ مَظْعُوْنٍ لَمَّا مَاتَ اِبْكِیْنَ وَ اِیَّاكُنَّ وَنَعِیْقَ الشَّیْطَانِ - جب عثمانؓ بن مظعونؓ مر گئے تو آنحضرتؐ نے ان کی عورتوں سے فرمایا تم رو سکتی ہو لیکن شیطان کی چیخ و پکار سے باز رہو (یعنی نوحہ نہ کرو' چلا چلا کر نہ روؤ' منہ پر طمانچے مت مارو' زبان سے ناشکری کے الفاظ نہ نکالو)۔
اٰخِرُ مَنْ یُحْشَرُ رَاعِیَانِ مِنْ مُّزَیْنَةَ یُرِیْدَانِ الْمَدِیْنَةَ یَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا - سب سے آخر میں دو چرواہوں کا حشر ہوگا جو مزینہ قبیلہ کے ہوں گے مدینہ کو اپنی بکریاں لئے ان پر چیختے چلاتے آ رہے ہوں گے۔
یَنْعِقُ بِهَا عَامِرٌ - عامر اس کو پکارتا ہے یا عامر نے اس کو آواز دی ڈانٹا۔
اَتْبَاعُ كُلِّ نَاعِقٍ - ہر آواز دینے والے چلانے والے کے تابعدار (یعنی دین کے عقائد میں مضبوط اور قائم نہیں ہیں جو شخص پیدا ہوا اس نے نئی بات دین میں نکالی بس اسی کے ہم عقیدہ ہو گئے)۔
نَعَقَ الْغُرَابُ - (بمعنی نَغَقَ یعنی) کوے نے آواز دی۔

نَعْلٌ - جوتا دینا' جانور کے پاؤں پر نعل لگانا-

نَعَلٌ - جوتا پہننا-

تَنْعِيْلٌ - لوہے کی نعل لگانا' اونٹ کا پاؤں ایک چمڑے سے باندھ دینا تاکہ گھسے نہیں-

اِنْعَالٌ - جوتیاں بہت ہونا' جوتی پہنانا-

تَنَعُّلٌ اور اِنْتِعَالٌ - جوتیاں پہننا' پاپیادہ سفر کرنا-

نَاعِلٌ - جو جوتہ پہنے ہو-

اِذَا ابْتَلَّتِ النِّعَالُ فَالصَّلٰوةُ فِي الرِّحَالِ - جب سخت زمینیں تر ہوں تو نماز اپنے ٹھکانوں میں پڑھ لو (جماعت میں حاضر ہونا ضروری نہیں- سخت زمینوں کا ذکر اس لئے کیا کہ تھوڑی بارش سے بھی سخت زمین تر اور مرطوب ہو جاتی ہے برخلاف نرم زمین کے وہ پانی کو جذب کر لیتی ہے- مطلب یہ ہے کہ تھوڑی سی بارش میں بھی جماعت کی حاضری معاف ہے- حدیث کے معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ جب جوتیوں کو تری لگے تو نماز اپنے ٹھکانوں میں پڑھ لو' مجمع البحرین میں ہے کہ حدیث کے دونوں معنی ہو سکتے ہیں)-

مَنْ اَنْعَلَ دَابَّةَ رَجُلٍ - جس نے کسی کے جانور کو نعل لگائی-

كَانَ نَعْلُ سَيْفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ فِضَّةٍ - آنحضرتؐ کی تلوار کی دستی چاندی کی تھی-

يَاخَيْرَ مَنْ يَّمْشِيْ بِنَعْلٍ فَرْدٍ - اے بہتر ان لوگوں کے جو ایک تلے والی جوتی پہن کر چلتے ہیں (ان کا تلا اکہرا ہوتا ہے- عرب لوگ ایک تلے والی جوتی کو امیروں اور رئیسوں کی جوتی سمجھتے تھے- کیونکہ غریب لوگ دو دو تین تین تلوں کی جوتیاں پہنتے ہیں تاکہ جلدی گھس نہ جائیں)-

نَعْلٌ فَرْدٌ - ایک تلے کی جوتی-

نَعْلٌ مُّطْرَقٌ - کئی تلوں کی جوتی-

لَاَصَابَتْهُ النِّعَالُ الْمُطْرَقَةُ - اس کو کئی تلوں کی جوتیاں پڑتیں-

اِنَّ غَسَّانَ تُنْعِلُ خَيْلَهَا - غسان کے لوگ اپنے گھوڑوں کی نعل بندی کر رہے ہیں (یعنی جنگ کی تیاری کر رہے ہیں- ایک روایت میں تُنْعِلُ النِّعَالَ ہے مطلب وہی ہے)-

كَانَ يُصَلِّيْ فِي النَّعْلَيْنِ - آنحضرتؐ جوتیاں پہنے پہنے نماز پڑھتے تھے (صحابہؓ کا بھی یہی دستور تھا اور آنحضرتؐ نے یہ عام طریقہ لوگوں کو تعلیم کر دیا تھا کہ جب کوئی تم میں سے مسجد میں آئے تو جوتیوں کو دیکھے اگر ان میں کچھ پلیدی لگی ہو تو زمین پر رگڑ دے- جوتی کی طہارت آپ نے یہی قرار دی کہ زمین پر رگڑ دی جائے خواہ نجاست جرم دار ہو یا رقیق اہل حدیث کا یہی قول ہے)-

اَلتَّيَمُّنُ بِالنَّعْلِ - پہلے داہنے پاؤں میں جوتا پہننا-

لِيَكُنِ الْيُمْنٰى اَوَّلَهُمَا يُنْعِلُ يَاتَنْعَلُ - پہلے داہنے پاؤں کو جوتی دار کرے یا داہنا پاؤں جوتی دار کیا جائے-

مَاعَلَيْنَا نِعَالٌ - ہمارے پاس جوتیاں نہ تھیں (معلوم ہوا ننگے پاؤں چلنا جائز ہے- بعض نے کہا جب جوتی لینے پر قادر ہو تو ننگے پاؤں نہ چلے)-

اِسْتَكْثِرُوْا مِنَ النِّعَالِ - جوتیاں اکثر پہنے رہو' (کیونکہ جوتی پہن کر چلنے والا سوار کی طرح ہے- پاؤں کو ایذا نہیں پہنچتی)-

لِيُنْعِلْهُمَا - دونوں پاؤں میں جوتیاں پہن کر چلے (یا دونوں پاؤں ننگے رکھے' ایک میں جوتی ایک ننگا اس سے منع فرمایا- اور یہ جو منقول ہے کہ آنحضرتؐ ایک جوتی پہن کر چلے تو یہ کسی عذر کی وجہ سے ہوگا یا گھر میں کسی سبب سے ایسا کیا ہوگا یا یہ بتانے کو کہ یہ ممانعت تنزیہی ہے یا اس صورت میں ہے جو دور جانا ہو)-

نَهٰى اَنْ يَّنْتَعِلَ قَائِمًا - کھڑے کھڑے جوتا پہننے سے منع فرمایا (مراد وہ جوتا ہے جس کے تسمے باندھے جاتے ہیں کیونکہ کھڑے کھڑے تسمے باندھنے میں دقت ہوتی ہے)-

فَيَضْرِبُ رِجْلِيْ بِنَعْلَةِ السَّيْفِ - (حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں جب میں اوڑھنی اتارتی) تو میرے بھائی تلوار کی کوتھی میرے پاؤں پر مارتے (ایک روایت میں بِعِلَّةِ الرَّاحِلَةِ ہے جیسے کوئی اونٹنی کو مارتا ہے)-

اَلنَّعْلُ لِبَاسُ الْاَنْبِيَاءِ - جوتا پیغمبروں کا لباس ہے-

مَسَحَ عَلَی الْجَوْرَبَیْنِ وَالنَّعْلَیْنِ - آنحضرتؑ نے موزوں اور جوتوں پر (جو موزوں کے اوپر پہنے جاتے ہیں) مسح کیا (یعنی وضو میں)۔

صَاحِبُ النَّعْلَیْنِ - دو جوتیوں والا۔

نِعَالُهُمُ الشَّعْرُ - ان کی جوتیوں پر بال ہوں گے۔

ثُمَّ اَصْبَحَ نَعْلَیْهَا - وہ جوتیاں جو قربانی کے اونٹ پر لٹکائی تھیں ان کو اس کے خون میں رنگ دیا۔

نِعْمَةٌ یا مَنْعَمٌ - خوش گزران ہونا، نرم ہونا، کشادہ ہونا، خوش ہونا۔

نَعَمٌ - سرسبز ہونا۔

نُعُوْمَةٌ - نرمی ملائمت۔

تَنْعِیْمٌ - خوش گزران بنانا۔

نَعَمْ - (ہاں کہنا) نرم ملائم بنانا۔

مُنَاعَمَةٌ - خوش گزرانی، خوش گزران کرنا، مضبوط کرنا۔

اِنْعَامٌ - احسان کرنا، صاحب نعمت کرنا۔

کَیْفَ اَنْعَمُ وَصَاحِبُ الْقَرْنِ قَدِ الْتَقَمَهٗ - میں کیونکر خوش رہ سکتا ہوں (یعنی بے فکر) حالانکہ صور کا فرشتہ صور منہ میں لئے منتظر ہے (کہ جب حکم ہو اسی وقت پھونکنا شروع کرے تو قیامت کی فکر لگی ہوئی ہے معلوم نہیں میری امت کا کیا حال ہوتا ہے)۔

اِنَّهَا لَطَیْرٌ نَّاعِمَةٌ - یہ تو اچھے موٹے تازے پرندے ہیں۔

فَاَبْرَدَ بِالظُّهْرِ وَ اَنْعَمَ - ظہر کو ٹھنڈے وقت پڑھا اور خوب ٹھنڈا کیا۔

اَنْعَمَ النَّظْرَ - خوب غور کیا۔

وَاِنَّ اَبَابَکْرٍ وَّ عُمَرَ مِنْهُمْ وَ اَنْعَمَا - ابوبکرؓ اور عمرؓ بھی ان میں سے ہیں بلکہ اور زیادہ افضل ہیں۔

فَبِهَا وَنِعِمَتْ - (اگر کسی نے جمعہ کے لئے وضو کیا) تو بھی خیر اچھا ہے اس نے سنت پر عمل کیا اور اچھا کیا۔

نِعِمَّا بِالْمَالِ - مال بھی کیا اچھی چیز ہے۔

نِعْمَ الْمَالُ الصَّالِحُ لِلرَّجُلِ الصَّالِحِ - حلال مال جو نیک شخص کے پاس ہو کیا اچھی چیز ہے۔

نِعِمَّا لِلْمُلُوْكِ - بادشاہوں کے لئے کیا اچھی ہے (ایک روایت میں نُعْمًا لِلْمُلُوْكِ ہے یعنی بادشاہوں کے لئے نعمت اور مسرت اور آنکھ کی ٹھنڈک ہے)۔

نُعَامَاكَ - بمعنی قُصَارَاكَ یعنی تیری انتہا یہ ہے۔

فَیُدْنِیْهِ مِنْهُ وَیَقُوْلُ نِعْمَ اَنْتَ - شیطان اس کو اپنے نزدیک کر دیتا ہے اور کہتا ہے (شاباش) تو اچھا ہے۔

اَنْتَ الَّذِیْ تَزْعُمُ اَنَّكَ نَبِیٌّ قَالَ نَعِمَ - (ایک شخص خثعم قبیلہ کا منٰی میں آنحضرتؐ سے ملا اور کہنے لگا) تم ہی وہ شخص ہو جو اپنے آپ کو نبی کہتے ہیں۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہاں (نَعَمْ اور نَعِمَ دونوں کے معنی ہاں ہیں...... ابوعثمان نہدی نے کہا حضرت عمرؓ نے ہم کو ایک حکم دیا۔ ہم نے جواب میں نَعَمْ کہا تو انھوں نے فرمایا نَعَمْ مت کہو بلکہ نَعِمَ کہو۔ زبیر کے ایک لڑکے نے کہا۔ ہم قریش کے بوڑھوں سے نَعِمَ بکسرۂ عین سنا کرتے تھے)۔

حِیْنَ اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلٰی اُحُدٍ کَتَبَ عَلٰی سَهْمٍ نَعَمْ وَعَلٰی اٰخَرَ لَاوَاَجَالَ هُمَا عِنْدَ هُبَلَ فَخَرَجَ سَهْمُ نَعَمْ فَخَرَجَ اِلٰی اُحُدٍ فَلَمَّا قَالَ لِعُمَرَ اُعْلُ هُبَلُ وَ قَالَ عُمَرُ اَللّٰهُ اَعْلٰی وَ اَجَلُّ قَالَ اَبُوْ سُفْیَانَ اَنْعَمَتْ فَعَالِ عَنْهَا - ابوسفیان جب جنگ احد کے لئے نکلنے لگا- (مکہ سے) تو ایک پانسے پر اس نے نَعَمْ لکھا (یعنی جاؤ) اور دوسرے پر لَا (یعنی نہ جاؤ) اور دونوں پانسوں کو ہبل (جو ایک بت تھا) کے پاس پھرایا تو نَعَمْ والا پانسہ نکلا- تب وہ احد کے طرف چل کھڑا ہوا (اور مسلمانوں کی عدول حکمی اور کم نصیبی سے شکست ہوئی ابوسفیان نے فتح پائی تب وہ احد پہاڑ کے پاس آیا جس کے اوپر آنحضرتؐ اور آپ کے ہمراہی تھے) اور عمرؓ سے کہنے لگا ''ہبل اب تو اونچا ہو جا (یعنی تیرا مرتبہ بلند ہو گیا ہبل کی جے ہو) حضرت عمرؓ نے جواب میں کہا ''اللہ تعالیٰ بہت اونچا اور بڑی شان والا ہے'' تب ابوسفیان نے کہا- ہبل نے اچھا کیا اپنا قول پورا کیا نَعَمْ کہا (مجھ کو فتح دلائی) اب اس کا ذکر نہ کرو-

فَنَعَمْ اِذًا - اچھا (جب تو بخار کو گناہوں کی بخشش کا باعث

نہیں سمجھتا اور اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے مایوسی ظاہر کرتا ہے) تو ایسا ہی ہوگا (تو مر جائے گا قبر میں جائے گا)-

اِذَا سَمِعْتَ قَوْلًا حَسَنًا فَرُوَيْدًا بِصَاحِبِهٖ فَاِنْ وَافَقَ قَوْلٌ عَمَلًا فَنَعَمْ وَ نُعْمَةُ عَيْنٍ اٰخِهٖ وَ اَوْدِدْهُ- (امام حسن بصریؒ نے کہا) اگر تو کسی شخص کے منہ سے اچھی بات سنے (اس کا قول نہایت عمدہ ہو) تو ابھی اس کو رہنے دے (جلدی سے اس کی زبان پر فریفتہ ہو کر اس کا دوست مت بن جا اور اس کے فعل کو دیکھ) اگر اس کا فعل قول کے مطابق ہے (جو نصیحت دوسروں کو کرتا ہے خود بھی اس کے مطابق عمل کرتا ہے یا جیسا حال وہ اپنا بیان کرتا ہے ویسا ہی ہے) تب تو اس سے کہہ ہاں بے شک میں تمہاری اطاعت کر کے تمہاری آنکھ ٹھنڈی کروں گا اس کا بھائی بن جا اس سے دوستی کر (ورنہ اگر قول اس کا اور ہے اور فعل اور تو وہ مکار دغاباز ہے اس کی صحبت سے الگ رہ)-

وَلَا نُعْمَةُ عَيْنٍ- آنکھ کی ٹھنڈک نہ ہو-

لَانُنْعِمُكَ عَيْنًا- ہم تجھ کو اس نام سے پکار کر تیری آنکھ ٹھنڈی نہیں کریں گے-

اَنْعِمْ صَبَاحًا- یہ دن تمہارے لئے خوشی اور نعمت کا ہو (مشرک لوگ سلام علیکم کے بجائے صبح کے وقت یہی کہا کرتے، انگریزوں نے بھی عربوں سے یہ سیکھا ہے وہ گڈ مارننگ کہتے ہیں، اس کے بھی یہی معنی ہیں)-

نُهِيْنَا عَنْ ذٰلِكَ- ہم کو ایسا کہنے کی ممانعت ہوئی- (کیونکہ مشرکوں کی رسم تھی)-

مَا اَنْعَمَنَابِكَ- کس امر نے ہم کو آپ کی ملاقات سے مسرور اور خوش کیا (یعنی آپ کیوں تشریف لائے یہ ابو مریم نے معاویہؓ سے کہا)-

لَاتَقُلْ نَعِمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا فَاِنَّ اللّٰهَ لَايَنْعَمُ بِاَحَدٍ عَيْنًا وَلٰكِنْ قُلْ اَنْعَمَ اللّٰهُ بِكَ عَيْنًا- یوں مت کہہ اللہ کی آنکھ تیری وجہ سے ٹھنڈی ہو کیونکہ اللہ کی آنکھ کسی کی وجہ سے ٹھنڈی نہیں ہوتی بلکہ یوں کہہ اللہ ہماری آنکھ تیری وجہ سے ٹھنڈی کرے (یہ مطرف کا قول ہے زمخشری نے کہا "نعم اللّٰہ بك عینا"، بھی صحیح اور فصیح ہے اور اس کے معنی وہ نہیں ہیں جو مطرف نے سمجھے، بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تیری آنکھ ٹھنڈی رکھے)-

لَمْ اَنْعَمْ اَنْ اُصَدِّقَهُمَا- میرے دل کو ان کی تصدیق کرنا اچھا نہیں لگا-

يُحِبُّ اَنْ يُّرٰى اَثَرُ نِعْمَتِهٖ عَلَيْكَ- اللہ تعالیٰ اس کو پسند کرتا ہے کہ اس کے کرم اور فضل کا نشان تجھ پر دکھائی دے (اگر اللہ نے دیا ہے تو اچھا لباس پہنے، اچھا کھائے، اچھا کھلائے)-

دَعِ الْاَطْمَارَ لِيُرٰى اَثَرُ نِعْمَةِ اللّٰهِ- پرانے پھٹے کپڑے چھوڑ (نئے عمدہ کپڑے پہن) تا کہ اللہ کی نعمت کا اثر نشان تجھ پر دکھائی دے-

لَايَنْكِحُوْنَ الْمُتَنَعِّمَاتِ- ناز پرورده عیش پسند عورتوں سے نکاح نہیں کرتے-

اَنْعُمْ- بھی نعمت کی جمع ہے-

سَاقُوا النَّعَمَ- چرانے والے جانوروں کو یا اونٹوں کو ہنکا لے گئے-

اَنْعَام- اونٹ، گائے، بکری، بھیڑ-

نَعَمٌ- اونٹ-

نَحْنُ النَّاعِمَاتُ- ہم تو عیش کرنے والیاں ہیں-

فَبِهَا وَ نِعْمَتْ- خیر رخصت ہے (مگر غسل بہت اچھا تھا جس کو اس نے چھوڑ دیا)-

نَعَمْ صَلَّيْتُ مَعَهٗ- ہاں میں نے معاویہؓ کے ساتھ نماز پڑھی ہے (انھوں نے میری کسی بات پر انکار نہیں کیا)-

اِنَّ اللّٰهَ سَائِلُ كُلِّ ذِىْ نِعْمَةٍ عَمَّا اَنْعَمَ عَلَيْهِ- اللہ تعالیٰ نے جو جو نعمت کسی کو دی ہے قیامت کے دن اس کی پرسش کرے گا (کہ اس کا شکر کیا کیا ادا کیا- بعض نے کہا وَلَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ میں نعیم سے مراد امن اور صحت ہے یا صحت اور فراغت- اور امام ابو حنیفہؒ اور ابو عبد اللہ سے منقول ہے کہ ہر نعمت سے سوال ہوگا مگر جس کو حدیث نے خاص کر دیا وہ تین چیزیں ہیں جن سے سوال نہ ہوگا)-

نَمْ نَوْمَةَ الشَّبَابِ النَّاعِمِ- جو جوان عیش اور کامرانی

میں ہو اس کی سی نیند سو جا۔
تَنْعِيم۔ ایک موضع ہے مکہ سے چار میل پر وہاں حضرت عائشہؓ کی مسجد ہے عمرے کا احرام اکثر لوگ وہیں سے باندھتے ہیں۔ چونکہ اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ عمرے کا احرام حرم کی سرحد سے نکل کر حل سے باندھنا چاہئے اور یہ مقام حل سے بہت قریب ہے اس لئے یہاں آ کر عمرے کا احرام باندھتے ہیں۔ مگر اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ مکہ والے حج اور عمرہ دونوں کا احرام مکہ ہی میں باندھ سکتے ہیں اس لئے وہ کہتے ہیں کہ جو لوگ مکہ میں پہنچ گئے ہوں خواہ آفاق ہوں یا مکہ کے رہنے والے وہ عمرے کا احرام حرم ہی سے باندھ لیں حرم کے باہر جانا ضروری نہیں۔ صاحب سبل السلام نے اسی کو ترجیح دی ہے کیونکہ حدیث میں ہے: حتے اهل مكة من مكة۔
نَعْمَانُ۔ ایک پہاڑ ہے عرفات کے قریب۔
خَلَقَ اللّٰهُ اٰدَمَ مِنْ وَحْنَاءَ وَمَسَحَ ظَهْرَهٗ بِنَعْمَانَ السَّحَابِ۔ اللہ نے آدمؑ کا پتلہ وحنا کی مٹی سے بنایا اور اس کی پیٹھ پر نعمان کا ابر پھیرا۔
اَرَاحَ عَلَيَّ نَعَمًا ثَرِيًّا۔ مجھ پر بہت سی نعمتیں اتاریں۔
نَعْيٌ یا نَعِيٌّ یا نُعْيَانٌ۔ موت کی خبر دینا، دفن کے لئے بلانا، ظاہر کرنا، بدحالی کی شکایت کرنا، مشہور کرنا۔
تَنَاعِيْ۔ اپنے اپنے مقتولوں کا حال بیان کرنا۔
اِسْتِنْعَاءٌ۔ آگے چل کر اپنے پیچھے چلنے کے لئے بلانا۔
اِنَّ اللّٰهَ نَعٰى عَلٰى قَوْمٍ شَهْوَاتِهِمْ۔ اللہ تعالیٰ نے کچھ لوگوں پر عیب رکھا خواہشوں پر چلنے کا۔
يَنْعٰى عَلَيَّ اَمْرًا اَكْرَمَهُ اللّٰهُ عَلٰى يَدِيْ۔ مجھ پر ایسے امر کا عیب رکھتا ہے، بات یہ ہے کہ میری وجہ سے اللہ تعالیٰ نے اس کو عزت دی (یہ ابو ہریرہؓ نے کہا جب کسی نے ان کو ملامت کی کہ تم نے کفر کے زمانے میں ایک مسلمان کو مار ڈالا تھا)۔
يَانَعَايَا الْعَرَبِ اِنَّ اَخْوَفَ مَا اَخَافُ عَلَيْكُمُ الرِّيَاءُ وَالشَّهْوَةُ الْخَفِيَّةُ۔ (ایک روایت میں یَا نُعْيَانَ الْعَرَبِ ہے) اے عربوں پر رونے والیو آ ؤ روؤ (عرب لوگ تباہ ہو گئے) میں تم پر سب سے زیادہ جس چیز سے ڈرتا ہوں وہ ریا اور چھپی خواہش ہے۔
اَلرَّجُلُ يَنْعٰى اِلٰى اَهْلِهٖ بِنَفْسِهٖ۔ آدمی موت کی خبر اپنے لوگوں کو خود ہی دے دے (اس کے لئے لوگوں کو اجرت پر بلانا ان سے خبر دلوانا سارے شہر میں پکارتے پھرنا ضروری نہیں)۔
نَعَى النَّجَاشِيَّ۔ آنحضرتؐ نے نجاشی بادشاہ حبش کے مرنے کی خبر (مدینہ میں) اپنے اصحاب کو دی۔
لَمَّا جَاءَ نَعْيُ اَبِيْ سُفْيَانَ مِنَ الشَّامِ۔ جب ابوسفیانؓ کے مرنے کی خبر ملک شام سے آئی (کہتے ہیں ابوسفیانؓ مدینہ میں مرے اور یہ روایت غلط ہے)۔
حَتّٰى سَمِعْتُ نَعَايَا اَبِيْ رَافِعٍ۔ یہاں تک کہ میں نے ابورافع کی موت کی خبر دینے والیوں کی آواز سنی۔
اِلٰى جِبْرِيْلَ يَنْعَاهُ۔ (ٹھیک اَنْعَاهُ ہے یعنی) میں جبرئیلؑ کو آپ کی موت کی خبر سناتا ہوں۔
لَمَّا نَزَلَ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ قَالَ نُعِيَتْ اِلَيَّ نَفْسِيْ۔ جب سورۂ اذا جاء نصر الله اتری تو آنحضرتؐ نے فرمایا اس میں میری موت کی خبر دی گئی ہے (کیونکہ اس سورت میں یہ بیان ہے کہ تمہارا کام پورا ہو گیا، اسلام پھیل گیا، لوگ جوق در جوق اسلام میں داخل ہو رہے ہیں۔ اب تم اپنے نفس کی فکر کرو مقامات عالیہ میں داخل ہونے کے لئے تیار رہو)۔
صَعِدَ النَّاعِيَةُ النَّادِبَةُ۔ موت کی خبر دینے والا میت کے مناقب بیان کرنے والا چڑھا (تو نَاعِيَة اور نَادِبَة کی تا مبالغہ کے لئے ہے نہ کہ تانیث کے لئے۔ مجمع البحار میں ہے کہ موت کی خبر دینا لوگوں کو اس لئے کہ نماز میں زیادہ لوگ جمع ہو جائیں درست ہے)۔
رَجُلٌ اَتَاهُ نَعْيُ اَبِيْهِ۔ ایک شخص کو اس کے باپ کے مرنے کی خبر آئی۔

بابُ النّون مع الغَيْن

نَغْرٌ یا نَغَرَانٌ۔ جوش مارنا، غصہ ہونا۔
تَنْغِيْرٌ۔ آواز دینا۔

اِنْغَارٌ - خراب ہو جانا-

تَنَغُّرٌ - پیٹ کا جوش مارنا غصہ سے-

تَنَاغُرٌ - جان پہچان نہ ہونا-

یَا اَبَا عُمَیْرٍ مَافَعَلَ النُّغَیْرُ - (آنحضرتؐ نے ابوعمیرؓ سے فرمایا جو انسؓ کے بھائی اور بالکل کمسن تھے) ابوعمیر! تمہاری نغیر کیسی ہے (تمہارا لال کیسا ہے؟ نُغَیْرٌ تصغیر ہے نُغَرٌ کی جو ایک چڑیا ہے سرخ چونچ والی اس کی جمع نِغْرَانٌ ہے- طیبی نے کہا اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مدینہ میں شکار درست ہے اور بچوں کو چڑیا وغیرہ سے دل بہلانا جائز ہے بشرطیکہ اس کو تکلیف نہ دے)-

جَاءَ تْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ اِنَّ زَوْجَهَا یَاْتِیْ جَارِیَتَهَا فَقَالَ اِنْ کُنْتِ صَادِقَةً رَجَمْنَاهُ وَ اِنْ کُنْتِ کَاذِبَةً جَلَدْنَاكِ فَقَالَتْ رُدُّوْنِیْ اِلٰی اَهْلِیْ غَیْرٰی نَغِرَةً - حضرت علیؓ کے پاس ایک عورت آئی اور کہنے لگی میرا خاوند میری لونڈی سے صحبت کرتا ہے- حضرت علیؓ نے کہا اچھا اگر تیرا کہنا سچ نکلا تو ہم تیرے خاوند کو سنگسار کریں گے (کیونکہ اس نے محصن ہو کر زنا کیا) اور اگر تیرا کہنا جھوٹ نکلا تو ہم تجھ کو (حد قذف کے) کوڑے لگائیں گے یہ سن کر اس عورت نے کہا- مجھ کو میرے لوگوں میں بھیج دو دل جلتی ہوئی پیٹ میں جوش ہوتی ہوئی (یعنی غصہ اور غم و رنج سے کیونکہ ہر حال میں میری خرابی ہے یا خاوند مارا جاتا ہے یا میں کوڑے کھاتی ہوں اس لئے یہی بہتر ہے کہ غصہ کے مارے تڑپتی رہوں خاموش گھر میں پڑی رہوں- عرب لوگ کہتے ہیں نَغِرَتِ الْقِدْرُ تَنْغَرُ یعنی ہانڈی جوش مارتی ہے)-

نُغَرٌ - بلبل یا چڑیا کا بچہ یا لال (بعض نے کہا ایک چڑیا سرخ چونچ کی)-

نَغْشٌ یا نَغَشَانٌ - بے قراری کی سی حرکت کرنا' مائل ہونا-

مُنَاغَشَةٌ - بات چیت کرنا-

اِنْتِغَاشٌ بمعنی نَغْشٌ ہے-

تَنَغُّشٌ - حرکت کرنا-

نُغَاشٌ یا نُغَاشِیٌّ - بونا' ٹھنگنا-

اِنَّهٗ مَرَّ بِرَجُلٍ نُّغَاشٍ خَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ قَالَ اَسْاَلُ اللّٰهَ الْعَافِیَةَ - (ایک روایت میں مَرَّ بِرَجُلٍ نُغَاشِیٍّ ہے) آنحضرتؐ ایک پست قد بونے پر سے گزرے اس کو دیکھ کر آپ سجدے میں گر پڑے (شکر کا سجدہ کیا) پھر فرمایا یا اللہ! میں تجھ سے عافیت (ہر بلا سے محفوظی) چاہتا ہوں (طیبی نے کہا جس آفت زدہ کو دیکھے تو سجدۂ شکر ادا کرے مگر یہ سجدہ چھپا کر کرے تاکہ آفت زدہ کو رنج نہ ہو البتہ اگر وہ فاسق ہو تو علانیہ سجدہ کرے)-

اِنَّهٗ قَالَ مَنْ یَّاْتِیْنِیْ بِخَبَرِ سَعْدِ بْنِ الرَّبِیْعِ قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ فَرَاَیْتُهٗ وَسَطَ الْقَتْلٰی صَرِیْعًا فَنَادَیْتُهٗ فَلَمْ یُجِبْ فَقُلْتُ اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ اَرْسَلَنِیْ فَتَنَغَّشَ کَمَا یَتَنَغَّشُ الطَّیْرُ - آنحضرتؐ نے (جنگ احد میں) فرمایا- سعد بن ربیعؓ کی کون خبر لاتا ہے؟ یہ سن کر محمد بن مسلمہؓ کہتے ہیں میں گیا- دیکھا وہ کشتوں (مقتولوں) میں زمین پر پڑے ہوئے ہیں- میں نے ان کو آواز دی (نام لے کر پکارا) انھوں نے جواب نہ دیا (دیتے کیسے زخموں میں چور طاقت کہاں تھی) آخر میں نے کہا آنحضرتؐ نے مجھ کو تمہارے پاس بھیجا ہے- یہ سن کر وہ ایک ذرا سا ہلے جیسے پرندہ ہلتا ہے (اور اس وقت یہ کہا کہ آنحضرتؐ کو میرا سلام پہنچا دو اور میری قوم والوں (انصار) سے کہہ دو کہ جب تک تم میں ایک آنکھ بھی حرکت کرتی رہے' ایک شخص بھی زندہ رہے تو آنحضرتؐ پر کوئی صدمہ نہ آنے پائے)-

نَغَصٌ - مراد پوری نہ ہونا' پیاس نہ بجھنا-

تَنْغِیْصٌ - خراب کرنا' مکدر کرنا-

لَایَزَالُ الْمُؤْمِنُوْنَ مُنَغَّصِیْنَ فِی الدُّنْیَا - مومن لوگ دنیا میں ہمیشہ رنجیدہ رہیں گے (اگر مال و دولت کی فراغت بھی ہوگی تو آخرت کی فکر رہے گی- غرض مسلمان کسی حال میں اس خوشی کے ساتھ زندگی بسر نہیں کر سکتا جس طرح ایک کافر ملحد بسر کرتا ہے)-

نَغْضٌ یا نُغُوْضٌ یا نَغَضَانٌ یا نَغْضٌ - اضطراب کرنا' ہلانا' بہت ہونا-

تَنْغِیْضٌ - ہلانا-

مُنَاغَضَةٌ -ہجوم کرنا-

اِنْغَاضٌ -ہلنا' بےقرار ہونا' ہلانا-

وَاِذَا الْخَاتَمُ فِیْ نَاغِضِ کَتِفِهِ الْاَیْسَرِ- (ایک روایت میں فِیْ نُغْضِ کَتِفِهِ الْاَیْسَرِ ہے یعنی) آنحضرتؐ کی مہر نبوت بائیں کندھے کی بلندی پر تھی یا اس پتلی ہڈی پر جو کندھے کے کنارے پر ہوتی ہے-

نَظَرْتُ اِلٰی نَاغِضِ کَتِفِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- میں نے آنحضرتؐ کے کندھے کی ہڈی کو دیکھا-

بَشِّرِ الْکَنَّازِیْنَ بِرَضْفٍ فِی النَّاغِضِ- (ایک روایت میں یوں ہے یُوْضَعُ عَلٰی نُغْضِ کَتِفِ اَحَدِهِمْ یعنی) جولوگ خزانہ جمع کرتے ہیں (زکوٰۃ نہیں دیتے) ان کو یہ خوشخبری سنا کہ قیامت کے دن ایک جلتا پتھر ان کے کندھے کی ہڈی پر رکھا جائے گا)-

وَاَخَذَ یُنْغِضُ رَأْسَهٗ کَاَنَّهٗ یَسْتَفْهِمُ مَا یُقَالُ لَهٗ- اس نے اپنا سر ہلانا شروع کیا وہ اس بات کو سمجھنا چاہتا تھا جو اس سے کہی جاتی تھی-

سَلِسَ بَوْلِیْ وَنَغَضَتْ اَسْنَانِیْ- میرا پیشاب تو بہنے لگا اور دانت ہلنے لگے (یعنی بڑھاپے سے)-

اِنَّ الْکَعْبَةَ لَمَّا احْتَرَقَتْ نَغَضَتْ- کعبہ جب جلنے لگا تو اس نے حرکت کی' کمزور ہوگیا-

کَانَ نَغَّاضَ الْبَطْنِ یانَاغِضَ الْبَطْنِ- (حضرت علیؓ نے کہا) آنحضرتؐ نغاض البطن تھے (حضرت عمرؓ نے پوچھا نغاض البطن کے کیا معنی؟ انھوں نے کہا پیٹ پر بٹیں والے اور آپ کے پیٹ کی بٹیں چاندی اور سونے کے ٹکڑوں سے زیادہ رونق دار تھیں)-

نَغَفٌ -ایک کیڑا جو اونٹ اور بکری کی ناک میں ہوتا ہے-

فَیُرْسِلُ اللّٰهُ عَلَیْهِمِ النَّغَفَ فَیُصْبِحُوْنَ فَرْسٰی- پھر اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج پر نغف کو بھیجے گا (ان کی ناک میں ایک کیڑا پیدا ہوگا) جس سے سب ہلاک ہو جائیں گے (دفعۃً مر جائیں گے)-

دَعُوْا مُحَمَّداً وَّ اَصْحَابَهٗ حَتّٰی یَمُوْتُوْا مَوْتَ النَّغَفِ- محمدؐ اور ان کے ساتھیوں کو چھوڑ دو (پڑا رہنے دو) یہاں تک کہ ایک بارگی سب ہلاک ہو جائیں (یہ مشرکوں کی آرزو تھی)-

نَغَلٌ - بگڑ جانا' خراب ہو جانا' دل میں کپٹ رکھنا' فساد ڈالنا' چغلی کھانا-

نُغُوْلَةٌ -نسب کی خرابی-

اِنْغَالٌ -بگاڑنا-

نَغْلٌ اور نَغِلٌ -حرام زادہ-

رُبَّمَا نَظَرَ الرَّجُلُ نَظْرَةً فَنَغِلَ قَلْبُهٗ کَمَا یَنْغَلُ الْاَدِیْمُ فِی الدِّبَاغِ- کبھی آدمی ایک نگاہ کرتا ہے اور اس کی وجہ سے اس کا دل ایسا خراب ہو جاتا ہے جیسے چمڑا دباغت میں سڑ جاتا ہے اور بدبودار ہو کر خراب ہو جاتا ہے-

نَغْمٌ -گن گن کرنا' گانا-

مُنَاغَمَةٌ -آہستہ بات کرنا-

تَنَغُّمٌ -گانا-

نَغَمٌ -اچھی آواز سے پڑھنا-

نَغْمَةٌ -ایک اچھی آواز-

نَغْیٌ - ایسی بات کہنا جو سمجھ میں آئے یا سکوت کرنا-

مُنَاغَاةٌ -نزدیک ہونا' خوش کرنے والی بات کہنا-

اِنَّهٗ کَانَ یُنَاغِی الْقَمَرَ فِیْ صِبَاهُ- آنحضرتؐ بچپن میں چاند سے باتیں کیا کرتے (اس کو دیکھ کر خوش ہوا کرتے اس سے کھیلتے)-

بابُ النّون مع الفاء

نَفْثٌ - پھونک مارنا' پھونکنا تھوک کے ساتھ یا بغیر تھوک کے' لکھنا' ڈالنا-

مُنَافَثَةٌ -سرگوشی کرنا' بات کرنا-

نُفَاثَةٌ - جو ریشہ منہ میں رہ جاتا ہے یا جو سینہ سے بلغم نکلتا ہے-

اِنَّ رُوْحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِیْ رُوْعِیْ- حضرت جبرئیلؑ نے میرے دل میں یہ پھونکا (یعنی وحی کی)-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ نَفْخِهٖ وَ نَفْثِهٖ - اللہ کی پناہ شیطان کی پھونک اوراس کے شعر سے (مرادوہ شعر ہے جس میں فسق وفجور یا کفر والحاد کے مضامین ہوں- بعض نے کہا نَفْثِهٖ سے مراد سحر اور جادو ہے)-

قَرَأَ الْمُعَوِّذَتَيْنِ عَلٰى نَفْسِهٖ وَنَفَثَ - آنحضرتؐ نے سورۂ فلق اور والناس اپنے اوپر پڑھ کر پھونک لی-

ثُمَّ نَفَثَ فِيْهِمَا فَقَرَأَ - پھران کو پھونکا پھر پڑھا (یہ راوی کی غلطی ہے کیونکہ پڑھنے سے پہلے پھونکنا کیونکر ہوگا بخاری کی روایت میں ہے وَقَرَأَ - بعض نے کہا نفث سے پھونکنے کا ارادہ مراد ہے)-

فَنَفَثَ فِيْهِ مِنْ رِّيْقِهٖ وَ اَلْبَسَهٗ قَمِيْصَهٗ - آنحضرتؐ نے عبداللہ بن ابی ابن سلول منافق کی لاش پر اپنا تھوک ڈالا اور اپنی قمیص اس کو پہنائی (وہ گڑ چکا تھا آپ نے جا کر اس کی لاش نکلوائی اور اپنا تھوک اس پر ڈالا' اپنا خاص کرتہ اس کو پہنایا- کہتے ہیں اس وقت تک یہ آیت نہیں اتری تھی وَلَا تُصَلِّ عَلٰى اَحَدٍ مِّنْهُمْ اخیر تک- بعض نے کہا اس کا بیٹا سچا مسلمان تھا- آپ نے اس کا دل خوش کرنے کے لئے ایسا کیا- بعض کہتے ہیں جنگ بدر میں حضرت عباس کے جسم پر کرتہ نہ تھا- عبداللہ بن ابی نے ان کو ایک کرتہ پہنا دیا تھا- تو آنحضرتؐ نے منافق کا احسان نہ رہنے کے لئے اپنا کرتا اس کو پہنا دیا- واللہ اعلم)-

فَلْيَنْفُثْ - (جب کوئی شخص برا خواب دیکھے تو بائیں طرف تین بار) تھوتھو کرے (ایک روایت میں فَلْيَبْصُقْ ہے یعنی تھوکے- پھر یہ برا خواب کسی سے بیان نہ کرے اور اچھا خواب بھی اس شخص سے کہے جو سچا دوست اور عقل منداور فن تعبیر کو جانتا ہو ورنہ دشمن کوئی بری تعبیر دے دے گا تو بلا میں پڑ جانے کا ڈر ہے)-

اِنَّ زَيْنَبَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْفَرَبِهَا الْمُشْرِكُوْنَ بَعِيْرَهَا حَتّٰى سَقَطَتْ فَنَفَثَتِ الدِّمَاءَ مَكَانَهَا وَاَلْقَتْ مَا فِيْ بَطْنِهَا - آنحضرتؐ کی صاحبزادی حضرت زینب جس اونٹ پر سوار تھیں اس کو مشرکوں نے بدکا دیا- آخر حضرت زینب اس پر سے گر پڑیں (آپ کو حمل تھا) اسی جگہ آپ کا خون جاری ہوگیا اور پیٹ میں جو کچھ تھا وہ انھوں نے گرا دیا (اسقاط حمل ہوگیا)-

مِنْنَاثٌ كَاَنَّهَا نُفَاثٌ - گویا بیٹیاں پھونک کر نکال رہی ہیں (یعنی رات دن لڑکیاں ہی جنتی ہے)-

وَاللّٰهِ مَا يَزِيْدُ عِيْسٰى عَلٰى مَايَقُوْلُ مُحَمَّدٌ مِثْلَ هٰذِهِ النُّفَاثَةِ مِنْ سِوَاكِيْ هٰذَا - (نجاشی بادشاہ حبش نے کہا) حضرت محمدؐ جو فرماتے ہیں حضرت عیسیٰؑ نے اس پر اتنا بھی نہیں بڑھایا جتنا یہ ریشہ مسواک کا میری اس مسواک میں سے منہ سے نکلتا ہے (نُفَاثَة وہ ریشہ مسواک کا جو مسواک کرنے کے بعد دانتوں میں رہ جاتا ہے اور آدمی اس کو منہ سے نکال کر پھینک دیتا ہے)-

وَلَا نَفْثُهٗ وَلَا عَقْدُهٗ - نہ اس کا پھونکنا نہ اس کا گرہ باندھنا (جیسے جادوگر پہلے دھاگے میں گرہ دیتے ہیں پھر اس پر پھونکتے ہیں)-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّفْثِ - میں شیطان کے شعر سے پناہ مانگتا ہوں یا شیطان کے جادو اور سحر سے-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ نَفْثِ الشَّيْطَانِ - تیری پناہ شیطان کی پھونک یعنی اس کے وسوسوں اور خطرات سے (مجمع البحرین میں ہے کہ امامیہ کا یہ قول ہے کہ آنحضرتؐ پر یا کسی نبیؑ پر سحر کا اثر نہیں ہوسکتا اور پناہ مانگنا جو معوذتین میں ہے وہ امت کی تعلیم کے لئے ہے جیسے رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا اِنْ نَّسِيْنَا اَوْ اَخْطَاْنَا- اب صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں جو مروی ہے کہ آنحضرتؐ پر جادو کا اثر ہوا تھا- آپ خیال کرتے کہ میں یہ کام کر چکا ہوں اور ابھی نہ کیا ہوتا یہ محض جھوٹ ہے- میں کہتا ہوں صاحب مجمع البحرین کی یہ بڑی جرأت اور گستاخی ہے کہ صحیحین کی روایات کو جھوٹ کہتا ہے- اور اگر آنحضرتؐ پر سحر نے اثر نہ کیا ہوتا تو معوذتین کیوں اترتیں اور تعلیم امت کا ذکر اور تمثیل رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَا سے محض بے محل ہے وہاں صیغہ جمع کا ہے اور یہاں خاص خطاب پیغمبر سے ہے کہ تو ایسا کہہ! اگر سحر کا اثر ہی آپ پر محال ہوتا تو پھر پناہ مانگنے کی کیا ضرورت ہوئی- اب یہ جو کافروں نے کہا اِنْ تَتَّبِعُوْنَ اِلَّا رَجُلًا مَّسْحُوْرًا - یہ قول ان کا اس وجہ سے غلط تھا کہ یہ سورت مکی ہے

اور سحر کا واقعہ مدینہ میں آنے کے بعد ہوا علاوہ اس کے سحر کا اثر اصول اور عقائد ایمانی میں آپ پر کبھی نہیں ہوا نہ مکہ میں نہ مدینہ میں بلکہ صرف چھوٹے چھوٹے دنیاوی اشغال اور کاموں میں ہوا- اور اس تاثیر میں یہ نکتہ تھا کہ کافر آنحضرتؐ کو بھی ساحر کہتے اور جو ساحر ہوتا ہے اس پر سحر کا اثر نہیں ہوتا- جب سحر نے آپ پر اثر کیا تو کافروں کے گمان کی غلطی کھل گئی)-

نَفْجٌ- کودنا' دوڑنا (جیسے نَفَجَانٌ اور نُفُوْجٌ ہے) اور جو چیز اپنے پاس نہ ہو اس پر فخر کرنا-

نَفَّاج- اس شخص کو کہتے ہیں جو ایسی چیز پر فخر کرے جو اس کے پاس نہ ہو-

اِنْفَاجٌ- چھیڑنا' بھگانا-

تَنَفُّجٌ- موجود سے زیادہ پر فخر کرنا-

اِنْتِفَاجٌ- بلند ہونا' تکبر کرنا-

اِسْتِنْفَاجٌ- ظاہر کرنا' نکالنا-

فَانْتَفَجَتْ مِنْهُ الْاَرْنَبُ- اس سے خرگوش کودا بھاگ نکلا-

فَانْفَجْنَا اَرْنَبًا- ہم نے ایک خرگوش کو چھیڑا-

مَاالْاُوْلٰی عِنْدَ الْاٰخِرَةِ اِلَّا كَنَفْجَةِ اَرْنَبٍ- دوسرے فتنے کے سامنے پہلا فتنہ ایسا ہوگا جیسے خرگوش کی کود (یعنی دوسرا فتنہ پہلے فتنے سے کہیں بڑا ہوگا)-

فَنَفَجَتْ بِهِمُ الطَّرِيْقُ- ان کو دفعتاً راستے نے پھینک دیا' ڈال دیا-

اِنْتِفَاجَ الْاَهِلَّةِ- چاندوں کا بڑا اور پھولا ہونا' (یہ قیامت کی نشانی ہے' ایک رات کا چاند دو رات کا معلوم ہوگا)-

نَافِجًا حِضْنَيْهِ- متکبر مغرور ہو کر-

اِنَّ هٰذَا الْبَجْبَاجَ النَّفَّاجَ لَا يَدْرِيْ مَا اللّٰهُ- یہ احمق اترانے والا (ان باتوں پر جو اس میں نہیں ہیں) کیا جانے اللہ کیا ہے-

كَانَ نُفُجَ الْحَقِيْبَةِ- حضرت زبیرؓ کے سرین بڑے تھے-

كَانَ يَحْلُبُ لِاَهْلِهِ فَيَقُوْلُ اُنْفِجُ اَمِ اُلْبِدُ- حضرت ابوبکر صدیقؓ جب اپنے گھر والوں کے لئے دودھ دوہتے تو کہتے برتن کو تھن سے دور رکھوں (تاکہ پھین اٹھے) یا تھن سے ملا دوں-

نَافِجَة- نافہ (اس کی جمع نَوَافِجُ ہے)-

نَفْحٌ یا نُفَحَانٌ یا نُفَاحٌ- مہکنا' پھیلنا' کودنا' پاؤں مارنا' دور سے مارنا' دینا-

مُنَافَحَةٌ- جھگڑا کرنا-

اِنْتِفَاحٌ- معترض ہونا' لوٹ جانا-

نَفَحَاتٌ- عطایا' ہوائیں-

اَلْمُكْثِرُوْنَ هُمُ الْمُقِلُّوْنَ اِلَّا مَنْ نَفَحَ فِيْهِ يَمِيْنَهٗ وَشِمَالَهٗ- جو لوگ دنیا میں بہت مال و دولت رکھتے ہیں وہ آخرت میں نادار ہوں گے- مگر جو شخص داہنے اور بائیں ہاتھ سے برابر دیتا رہے (صدقہ اور خیرات بہت کرتا ہو)-

اَنْفِقِيْ اَوِانْضَحِيْ اَوْ اِنْفِحِيْ وَلَا تُحْصِيْ فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ- خرچ کر یا دے یا خوب بہا اور گن مت ورنہ اللہ تعالیٰ بھی گن کر دے گا (بلکہ بے شمار اور بے حساب خرچ کئے جا) یہ آنحضرتؐ نے اسماء بنت ابی بکرؓ سے فرمایا)-

اِنَّهٗ اَبْطَلَ النَّفْحَ- شریح نے جانور کا لات مارنا لغو کر دیا (جانور کے مالک سے کچھ تاوان نہ دلایا)-

اِنَّ جِبْرِيْلَ مَعَ حَسَّانٍ مَّا نَافَحَ عَنِّيْ- حسانؓ جب تک میری طرف سے مشرکوں کی ہجو کا جواب دیتے رہیں گے تو جبرئیلؑ ان کے ساتھ رہیں گے (ان کی مدد کرتے رہیں گے)-

يُفَاخِرُ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ يُنَافِحُ- حسان خواہ آنحضرتؐ کی طرف سے فخر یہ اشعار کہیں یا جوابیہ-

نَافِحُوْا بِالظُّبَا- تلواروں سے لڑو (منہ در منہ مقابلہ کرو' ایک کی سانس کا اثر دوسرے تک پہنچے)-

اِنَّ لِرَبِّكُمْ فِيْ اَيَّامِ دَهْرِكُمْ نَفَحَاتٍ اَلَا فَتَعَرَّضُوْا لَهَا- دیکھو تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہاری عمر بھر کچھ فیض آتے رہتے ہیں ان کو لو (ایک روایت میں یوں ہے تَعَرَّضُوْا لِنَفَحَاتِ رَحْمَةِ اللّٰهِ- اللہ کی رحمت کے جھونکے لیتے رہو)-

يَانَفَّاحُ - اے دینے والے-

اَوَّلُ نَفْحَةٍ مِّنْ دَمِ الشَّهِيْدِ - پہلا جوش خون کا جو شہید میں سے نکلتا ہے-

نَفَحَتْ نَفْحَةٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ - شیطان نے یہ پھونک دیا (خبر پھیلا دی کہ آنحضرتؐ کو مکہ کے کافروں نے پکڑ لیا- زبیرؓ یہ سن کر تلوار لئے ہوئے آئے اور کہنے لگے مجھ کو یہ خبر پہنچی کہ آپ کو کافروں نے پکڑ لیا- ایک روایت میں یوں ہے میں نے سنا کہ آپ کو مار ڈالا- آنحضرتؐ نے حضرت زبیرؓ سے پوچھا اگر یہ سچ ہوتا تو تم کیا کرتے؟ انھوں نے کہا قسم خدا کی میں نے یہ ٹھان لیا تھا کہ مکہ کے کافروں کو ایک طرف سے قتل کرنا شروع کر دوں' پوچھوں گا بھی نہیں- آنحضرتؐ نے ان کے لئے دعا کی- زبیرؓ سب سے پہلے شخص تھے جنھوں نے اللہ کی راہ میں تلوار سونتی)-

اِنْفَحَة - اونٹ یا بکری کے بچہ کے اوجھ جب تک اس نے کھانا نہیں کھایا-

نَفْخٌ - پھونکنا' پھولنا' بلند ہونا' گوز لگانا' غرور کرنا-

نَفَخٌ - خصیے پھولنا-

تَنْفِيْخٌ بمعنی نَفْخٌ ہے-

اِنْتِفَاخٌ - پھولنا جیسے تَنَفُّخٌ ہے-

نَافُوْخ - بمعنی یافوخ' چندیا-

نُفَّاخَة - پانی کا بلبلہ (بلہ)-

مِنْفَخٌ - پھونکی-

نَهٰى عَنِ النَّفْخِ فِى الشَّرَابِ - پانی یا شربت میں پھونکنے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ احتمال ہے کہ منہ سے کچھ نکل کر اس میں پڑ جائے اور دوسرے لوگوں کو اس کے پینے سے نفرت آئے)-

اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ نَفْخِهٖ وَنَفْثِهٖ - اللہ کی پناہ شیطان کی پھونک (یعنی کبر اور غرور) سے اور اس کے جادو سے-

رَاَيْتُ كَاَنَّهٗ وُضِعَ فِىْ يَدَىَّ سِوَارَانِ مِنْ ذَهَبٍ فَاُوْحِىَ اِلَىَّ اَنْ اَنْفُخَهُمَا - میں نے خواب میں دیکھا کہ میرے ہاتھ میں دو کنگن سونے کے رکھے گئے- پھر مجھ کو حکم ہوا کہ ان کو پھونک کر اڑا دوں (ایک روایت میں اَنْفَحَهُمَا جائے حطی سے ہے یعنی پھینک دوں' ان کنگنوں سے مسیلمہ کذاب اور اسود عنسی مراد تھے جنھوں نے آنحضرتؐ کے عہد میں نبوت کا دعوٰی کیا تھا اور سونے سے یہ غرض ہے کہ ان دونوں کی نیت دنیا طلبی تھی نہ کہ اصلاح آخرت)-

فَنَفَخَتْ بِهِمُ الطَّرِيْقُ - رستہ نے دفعتہً ان کو پھینک دیا-

نَافِخٌ حِضْنَيْهِ - اپنی دونوں کوکھوں کو پھلائے ہوئے (یعنی شر کا قصد رکھتا ہوا)-

اِنْتِفَاخُ الْاَهِلَّةِ - چاندوں کا پھولنا بڑا ہونا-

رَجُلٌ مُّنْتَفِخٌ اور مَنْفُوْخٌ - موٹا آدمی-

وَدَّ مُعَاوِيَةُ اَنَّهٗ مَابَقِىَ مِنْ بَنِىْ هَاشِمٍ نَافِخُ ضَرَمَةٍ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) معاویہ یہ چاہتا ہے کہ ہاشم کی اولاد میں سے (جو آنحضرتؐ کے پردادا تھے) کوئی آگ پھونکنے والا باقی نہ رہے (سب کو مار کر ہاشم کی نسل دنیا سے مٹا دے)-

اَلسَّعُوْطُ مَكَانَ النَّفْخِ - حلق میں دوا پھونکنے کے بدلے ناس لینا ہے-

حَتّٰى نَفَخَ - یہاں تک کہ خراٹے لینے لگے-

يَنْفُخُ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ - حضرت ابراہیمؑ پر آگ پھونکتا تھا-

بَعْدَ النَّفْخَةِ الْاُخْرٰى - دوسرے صور کے پھونکے جانے کے بعد-

لَيْسَ بِنَافِخٍ - وہ اس کو پھونک نہ سکے گا (اور اس کو پھونکنے کی تکلیف دیں گے- یہی عذاب اس کو برابر ہوتا رہے گا)-

سُئِلَ عَنِ النَّفْخَتَيْنِ كَمْ بَيْنَهُمَا - امام زین العابدین سے پوچھا گیا صور کے دونوں پھونکوں میں کتنا فاصلہ ہوگا (انھوں نے کہا جتنا اللہ کو منظور ہے' پھر پوچھا گیا صور کیونکر پھونکا جائے گا- فرمایا پہلی پھونک اس طرح ہوگی کہ اسرافیل کو پروردگار حکم دے گا- وہ زمین پر اتریں گے صور لئے ہوئے' اس صور کا ایک منہ ہے جس کے دونوں کناروں میں اتنا فاصلہ ہے جتنا آسمان و زمین میں ہے' جب دوسرے فرشتے اسرافیل کو دیکھیں گے کہ وہ

صور سمیت زمین پر اترے ہیں تو کہیں گے اب ساری زمین والوں کی موت کا حکم ہوگیا اور آسمان والوں کی بھی موت کا- اسرافیل بیت المقدس کے سامنے کھڑے ہوں گے اور کعبہ کی طرف منہ کریں گے اور صور پھونکیں گے تو پہلی آواز اس کنارے سے نکلے گی جو زمین کے قریب ہوگا اور سب روحیں بیہوش اور مر جائیں گی پھر اس کنارے سے آواز نکلے گی جو آسمان کی طرف ہوگا اور آسمانی روحیں سب مر جائیں گی صرف اسرافیل رہ جائیں گے- اب ان سے اللہ تعالےٰ فرمائے گا- مر جا! وہ بھی مر جائیں گے- پھر یہی حالت ایک مدت تک رہے گی (دوسری روایت میں ہے چالیس برس تک) کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی زندہ نہ ہوگا- پھر زمین اور آسمان از سرنو بنائے جائیں گے اور یہ زمین صاف اور ہموار ہوگی (مسطح نہ کہ کروی) نہ اس پر پہاڑ ہوں گے نہ درخت اور اپنے عرش کو دوبارہ پروردگار پانی پر رکھے گا اور آواز سے پکارے گا- آج کس کی بادشاہت ہے؟ کوئی جواب دینے والا نہ ہوگا آخر خود ہی جواب دے گا- اس خداوند یکتا کی جو بڑا زبردست ہے- میں تمام مخلوقات پر غالب ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں' میرا ساجھی نہیں نہ وزیر ہے میں نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا- میں نے ان کو مار ڈالا' جب میں نے چاہا- اب پھر میں اپنی قدرت سے کرتا ہوں- یہ فرما کر پروردگار صور میں ایک پھونک مارے گا تو پہلے آسمان کے کنارے والے سے آواز نکلے گی' آسمان والے سب جی اٹھیں گے- پھر زمین کے کنارے والے سے دوبارہ زندہ ہو جائیں گے اور بہشت و دوزخ لائی جائے گی- مخلوقات کو حساب کے لئے کھڑا کیا جائے گا- راوی کہتا ہے امام صاحب یہ حدیث بیان کر کے بہت روئے)-

اَلنَّفْخُ فِي الطَّعَامِ يُذْهِبُ الْبَرَكَةَ - کھانے میں پھونکنا برکت کو اڑا دیتا ہے-

نَفَدٌ يانَفَادٌ - فنا ہو جانا' ختم ہو جانا-

تَنْفِيدٌ - مفصل بیان کرنا-

مُنَافَدَةٌ - محاکمہ اور مخاصمہ-

اِنْفَادٌ - ختم ہو جانا' فنا کرنا-

تَنَافُدٌ - اپنی اپنی دلیل پیش کرنا-

اِنْتِفَادٌ - فنا کرنا' اپنا حق لے لینا' دوہنا-

اِسْتِنْفَادٌ - فنا کرنا' ختم کر دینا-

كُلَّمَا نَفَدَتْ اُخْرٰهَا - جب آخر کا سلسلہ ختم ہوگا (تو اول آئے گا)-

فَاَكَلَ حَتّٰى نَفَّدَهَا - اس کو کھایا یہاں تک کہ تمام کر دیا (سب کھا گیا)-

دُوْنَ نَفَادٍ - ختم ہونے کے بغیر-

نَفَاذٌ یانُفُوْذٌ - گزر جانا' پھاڑ ڈالنا' پار نکل جانا' جاری ہونا' نافذ ہونا' مل جانا' عام ہونا' ماہر ہونا-

تَنْفِيْذٌ اور **اِنْفَاذٌ** - جاری کرنا' گزر جانا' پار نکل جانا-

تَنَافُذٌ - حاکم کے پاس مرافعہ کرنا (اب جب ہر فریق اپنی حجت پیش کرے تو اس کو تَنَافُدٌ کہیں گے' دال مہملہ سے)-

اَيُّمَا رَجُلٍ اَشَادَ عَلٰى مُسْلِمٍ بِمَا هُوَ بَرِيْءٌ مِّنْهُ كَانَ حَقًّا عَلَى اللّٰهِ اَنْ يُّعَذِّبَهٗ اَوْ يَاْتِيَ بِنَفَذِ مَا قَالَ - جو شخص کسی مسلمان پر وہ بات جوڑے جس سے وہ بری ہو- (یعنی جھوٹی تہمت لگائے' افترا اور بہتان کرے) تو اللہ تعالےٰ ضرور اس کو عذاب کرے گا یا اپنی بات کی توجیہہ پیش کرے (اس کا ثبوت دے اس سے مخلصی حاصل کرے)-

اِنَّكُمْ مَجْمُوْعُوْنَ فِيْ صَعِيْدٍ وَّاحِدٍ يَنْفُذُكُمُ الْبَصَرُ - تم سب (حشر کے دن) ایک میدان میں اکٹھا ہوگے اور اللہ تعالیٰ کی نگاہ سب پر حاوی ہوگی (عرب لوگ کہتے ہیں **اَنْفَذْتُ الْقَوْمَ** - جب تو ان میں گھس جائے اگر ان سے آگے نکل جائے ان کو پیچھے چھوڑے تو نَفَذْتُهُمْ کہیں گے- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ دیکھنے والے کی نگاہ سب پر دوڑ جائے گی'- کیونکہ ساری زمین تختے کی طرح ہموار ہوگی گولے کی شکل پر نہ ہوگی- بعض نے ینفدکم ودال مہملہ سے صحیح کہا ہے یعنی نگاہ ایک سرے سے دوسرے سرے تک پہنچ جائے گی)-

جُمِعُوْا فِيْ صَرْدَحٍ يَنْفُذُهُمُ الْبَصَرُ وَيُسْمِعُهُمُ الصَّوْتُ - ایک چکنی صاف زمین میں سب اکٹھے کئے جائیں گے جن پر اللہ تعالیٰ کی نگاہ حاوی ہوگی اور ان کی آواز سنائے گا-

اَلْاِسْتِغْفَارُ لَهُمَا وَ اِنْفَاذُ عَهْدِهِمَا - والدین کا حق یہ

ہے کہ مرنے کے بعد ان کے لئے بخشش کی دعا کرے اور جو انھوں نے وصیت کی ہو اس کو پورا کرے (یا جو ان کا برتاؤ اور سلوک لوگوں سے ہوا کرتا تھا- اس کو بدستور جاری رکھے)-

اِذَا اَصَابَ اَهْلَهٗ يَنْفُذَانِ لِوَجْهِهِمَا- اگر احرام والا شخص اپنی بیوی سے صحبت کرلے تو حج کرتے چلے جائیں (اپنا حج باطل نہ کریں یہ نہ سمجھیں کہ حج باطل ہو گیا- اب اس کا تمام کرنا کیا ضرور ہے)-

نَافِذٌ فِیْ اَمْرِهٖ- اپنے حکم کو جاری کرنے والا ہے (جو بات کہتا ہے وہ پوری کر کے دکھاتا ہے)-

اَلَا تَسْتَلِمُ فَقَالَ لَهٗ اُنْفُذْ عَنْكَ فَاِنَّ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يَسْتَلِمْهُ- (حضرت عمرؓ ایک ایک شخص کے ساتھ طواف کر رہے تھے جب رکن غربی کے پاس پہنچے جو حجر اسود کے قریب ہے تو وہ شخص کہنے لگا) آپ اس کو چومتے یا چھوتے نہیں؟ انھوں نے کہا آگے بڑھ آنحضرتؐ نے اس کو نہیں چھوا-

حَتّٰى يَنْفُذَ النِّسَاءُ- یہاں تک کہ عورتیں گزر جائیں (اپنے گھروں کو چل دیں)-

اَرٰى اَنَّ مَكْثَهٗ لِكَیْ يَنْفُذَ النِّسَاءُ- میں سمجھتا ہوں آنحضرتؐ وہاں اس لئے ٹھہرے رہے کہ عورتیں نکل جائیں (مردوں سے دھکم دھکا نہ ہو)-

اُنْفُذْ عَلٰى رِسْلِكَ وَانْفُذْ بِسَلَامٍ- آہستہ جا اور سلامتی کے ساتھ گزر جا-

اِنْ نَافَذْتَهُمْ نَافَذُوْكَ- اگر تو لوگوں کو سخت سنائے گا تو وہ بھی سنائیں گے-

اَلَا رَجُلٌ يَنْفُذُ بَيْنَنَا- کیا ہم میں کوئی ایسا شخص نہیں ہے جس کا حکم نافذ ہو-

اَلْاَمِيْنُ الَّذِیْ يُنْفِذُ مَا اَمَرَ بِهٖ- امانت دار اپنے حکم کو چلانے والا-

اِنِّیْ اُنْفِذُ كَلِمَةً- میں ایک بات کہہ ڈالتا ہوں-

نَفَذَا فَقَالَ عَلٰى رِسْلِكُمَا- دونوں انصاری جانے لگے تو آنحضرتؐ نے فرمایا ذرا ٹھہرو!-

ثُمَّ نَفَذَا بْنُ عُمَرَ- پھر عبداللہ بن عمرؓ چلے گئے-

فَطَعَنَهٗ فَاَنْفَذَهٗ- برچھا مارا اس کو آر پار کر دیا-

مَنْفَذٌ- نکلنے کی جگہ سوراخ-

نَافِذَةٌ- کھڑکی دریچہ-

نَفْرٌ- جدا ہونا' متفرق ہونا' اعراض کرنا' روکنا' برا جاننا' مکروہ سمجھنا' جلدی کرنا' جانا-

نُفُوْرٌ اور نِفَارٌ- بے قراری کرنا اور چلے جانا-

نَفْرٌ اور نُفُوْرٌ- مکہ کو لوٹنا' غالب ہونا' بھڑک جانا' بھاگ نکلنا-

تَنْفِيْرٌ- نفرت دلانا' برا نام یا لقب رکھنا-

مُنَافَرَةٌ- ایک دوسرے پر فخر کرنا' یا محاکمہ کرنا' حاکم کے پاس رجوع ہونا-

اِنْفَارٌ- اونٹ بھاگ نکلنا' بدک جانا' نفرت دلانا' مدد کرنا' فیصلہ کرنا-

تَنَافُرٌ- تحاکم اور تفاخر-

اِسْتِنْفَارٌ- بھاگ نکلنا' دشمن سے لڑنے کے لئے چلنے کو کہنا-

نَافِرٌ- غالب-

بَشِّرُوْا وَلَا تُنَفِّرُوْا- لوگوں کو خوش رکھو ان کو نفرت مت دلاؤ (ان پر دین کا ایسا بوجھ مت ڈالو کہ ان کو نفرت ہو جائے)-

اِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِيْنَ- تم میں بعض لوگ اسلام سے نفرت دلانے والے ہیں (لوگوں پر سختی کرتے ہیں)-

اِنَّهُ اشْتَرَطَ لِمَنْ اَقْطَعَهٗ اَرْضًا اَنْ لَّا يُنَفِّرَ مَالَهٗ- حضرت عمرؓ نے ایک شخص کو زمین کا مقطعہ اس شرط پر دیا کہ میرے اونٹوں کو وہاں چرنے سے نہ روکے ان کو مار کر نہ بھگائے-

يَوْمُ النَّفْرِ الْاَوَّلِ- پہلا کوچ کا دن بارھویں تاریخ ذی الحجہ کی (اور دوسرا کوچ کا دن تیرھویں تاریخ ہے)-

ثُمَّ خَرَجْتُ مَعَهٗ فِی النَّفْرِ الْاٰخِرِ- میں اخیر کوچ کے دن ان کے ساتھ نکلا (یعنی تیرھویں تاریخ کو)-

صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ- کوچ کے دن عصر کی نماز پڑھی-

اِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوْا- جب تم سے مدد چاہی جائے یا

دشمن سے جنگ کے لئے نکلنے کو کہا جائے تو اٹھ کھڑے ہو۔ (سستی اور بہانہ مت کرو)۔

نَفِیْرُ الْقَوْمِ۔ لوگوں کے ساتھ اٹھنے والے جنگ کے لئے بڑھنے والے۔

لَافِی الْعِیْرِ وَلَا فِی النَّفِیْرِ۔ نہ قافلہ میں نہ اس لشکر میں جو قافلہ کی حفاظت کے لئے نکلا (یہ ایک مثل ہوگئی ہے جو آدمی بے کار اور لغو ہو اس کے حق میں کہتے ہیں یا جو ذلیل اور خوار ہو اس کا کچھ شمار نہ ہو۔ یعنی نہ تین میں نہ تیرہ میں)۔

فَنَفَرَتْ لَھُمْ ھُذَیْلٌ فَلَمَّا اَحَسُّوْابِھِمْ لَجَئُوْا اِلٰی قَرْدَدٍ۔ ان سے لڑنے کے لئے ہذیل قبیلے کے لوگ نکلے جب انھیں یہ معلوم ہوا تو ایک بلند زمین (ٹیکرے) پر پناہ لی۔

غَلَبَتْ نُفُوْرَتُنَا نُفُوْرَتَھُمْ۔ ہمارا نکلنا ان کے نکلنے پر غالب ہوگیا۔

اَنْفَرَبِنَا فِیْ سَفَرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ ایک سفر میں جو ہم نے آنحضرتؐ کے ساتھ کیا تھا ہمارے اونٹ بھاگ نکلے (بھڑم گئے بدک گئے)۔

اَنْفَرْنَا اور اَنْفَرَبِنَا۔ دونوں کے معنی ہمارے اونٹ بدک کر بھاگ نکلے)۔

فَاَنْفَرَبِھَا الْمُشْرِکُوْنَ بَعِیْرَھَا۔ مشرکوں نے حضرت زینب کے اونٹ کو بدکا دیا۔

مَایَزِیْدُ عَلٰی اَنْ یَّقُوْلَ لَاتَنْفِرُوْا۔ بس اتنا کہتے تھے کہ اونٹوں کو بھڑکاؤ نہیں۔

مَارَاَیْتُ رَجُلًا یَنْفِرُ مِنَ الْحَرْشِ مِثْلَہٗ۔ معاویہؓ کے برابر مکر اور فریب سے نفرت کرنے والا میں نے نہیں دیکھا۔

لَوْ کَانَ ھُنَا اَحَدٌ مِّنْ اَنْفَارِنَا۔ اگر اس جگہ ہماری قوم کا کوئی آدمی ہوتا۔

وَاِنَّ نَفَرَنَا خُلُوْفٌ۔ ہمارے لوگ (یعنی مرد) پیچھے ہیں۔

یَتَخَوَّلُھُمْ بِالْمَوْعِظَۃِ کَیْ لَایَنْفِرُوْا۔ ان کو مہلت دے دے کر وعظ سناتے اس لئے کہ نفرت نہ ہوجائے۔

فَنَفَرُوْا لَھُمْ۔ وہ ان سے لڑنے کے لئے نکلے۔

بَعَثَہٗ اِلٰی اَھْلِ الْکُوْفَۃِ لِیَسْتَنْفِرَھُمْ۔ حضرت علیؓ نے حضرت حسنؓ کو کوفہ والوں کے پاس بھیجا کہ وہ لڑنے کے لئے نکلیں (یعنی حضرت عائشہؓ کے مقابلہ میں)۔

اِنَّ رَجُلًا تَخَلَّلَ بِالْقَصَبِ فَنَفَرَفُوْہُ فَنَھٰی عَنِ التَّخَلُّلِ بِالْقَصَبِ۔ ایک شخص نے بانس سے خلال کیا اس کا منہ سوج گیا تب حضرت عمرؓ نے بانس سے خلال کرنا منع کردیا۔

ثُمَّ دَعَا اُمَیَّۃُ ھَاشِمًا لِلْمُنَافَرَۃِ۔ پھر امیہ نے ہاشم کو بلایا کہ چل کر محاکمہ کریں (یعنی کسی کاہن کے پاس مقدمہ رجوع کریں)۔

لَطَمَ عَیْنَہٗ فَنَفَرَتْ۔ اس کی آنکھ پر طمانچہ لگایا وہ سوج گئی۔

نَافَرَ اَخِیْ اُنَیْسٌ فُلَانًا۔ میرے بھائی انیس نے فلاں شخص سے مقابلہ کیا (فخر جتایا کہ کس کا شعر عمدہ ہے پھر ایک شخص کو حکم بنایا)۔

فَنَافَرَ اُنَیْسٌ عَنْ صِرْمَتِنَا وَعَنْ مِّثْلِھَا۔ انیس نے ہمارے چند اونٹوں کی شرط لگائی دوسرے چند اونٹوں کے مقابل (کہ جس کے اونٹوں کو حکم اچھا کہہ دے وہ دونوں ٹکڑیاں لے لے)۔

اِنَّ اللّٰہَ یُبْغِضُ الْعِفْرِیَّۃَ النِّفْرِیَۃَ۔ اللہ تعالیٰ برے اور خبیث کو ناپسند کرتا ہے (سکینہ کی حدیث میں پہلے اور دوسرے میں یَنْفُرُ ہے رائے مہملہ سے اور تیسرے میں تَنْقُزُ ہے زائے معجمہ سے)۔

لَقِیْتُہٗ وَقَدْ نَفَرَتْ عَیْنُہٗ۔ میں ابن صیاد سے ملا اس کی آنکھ سوج گئی تھی۔

فِیْ نَسْخِ نَفِیْرِ الْعَامَّۃِ بِالْخَاصَّۃِ۔ سب لوگوں کا لڑائی کے لئے نکلنا۔ بعض کے نکلنے سے منسوخ ہوگیا ہے۔ (یعنی جب کچھ لوگ دشمن سے لڑنے کے لئے نکلیں تو اب باقی لوگوں پر نکلنا فرض نہیں۔ البتہ اگر وہ عاجز ہو جائیں تب دوسروں کو ان کی مدد کے لئے نکلنا فرض ہوگا)۔

اِنَّ الشَّیْطَانَ یَنْفِرُ مِنَ الْبَیْتِ الَّذِیْ یُقْرَأُ فِیْہِ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃِ۔ جس گھر میں سورۂ بقرہ پڑھی جائے وہاں سے شیطان

بھاگ نکلتا ہے۔

نَفَرٌ - تین آدمیوں سے لے کر دس تک کو کہتے ہیں۔

اِذَا سَافَرَ الرَّجُلُ وَحْدَهٗ فَهُوَ غَاوٍ وَالْاِثْنَانِ غَاوِيَانِ وَالثَّلٰثَةُ نَفَرٌ - جب اکیلا آدمی سفر میں نکلے تو وہ گمراہ ہے اسی طرح اگر دو آدمی نکلیں۔ لیکن تین نکلیں تو وہ نفر ہیں (ایک روایت میں رَکْبٌ یعنی جماعت ہے)۔

فَنَفَرَ عَلَيْهِ مُحَمَّدٌ بِانْتِهَارٍ - محمد نے جھڑک کر اس پر فیصلہ کر دیا۔

لَاتَضْرِبُهَا عَلٰى النِّفَارِ فَاِنَّهَا تَرٰى مَالَا تَرَوْنَ - جانور اگر بدکے تو اس کو مت مارو وہ ان چیزوں کو دیکھتا ہے جن کو تم نہیں دیکھتے (یہاں تک کہ آخرت کے امور کو بھی بعض اوقات دیکھتا ہے۔ جیسے قبر کے عذاب کو)۔

نَفْسٌ - نظر لگانا۔

نَفَسٌ - احسان رکھنا' بخل کرنا' حسد کرنا۔

نَفْسٌ اور نَفَاسَةٌ اور نِفَاسٌ - خون آنا حیض کا ہو یا زچگی کا۔

نَفَاسَةٌ اور نِفَاسٌ اور نَفَسٌ - مرغوب ہونا' نفیس ہونا۔

تَنْفِيْسٌ - سختی دور کرنا' مہلت دینا۔

مُنَافَسَةٌ - کرم اور بخشش میں ایک دوسرے سے بڑھ کر رہنے کی خواہش کرنا' مبالغہ کرنا' غلو کرنا۔

اِنْفَاسٌ - نفیس ہونا' پسند آنا' ترغیب دلانا۔

تَنَفُّسٌ - پھیپڑے تک سانس لے جا کر پھر نکالنا' روشن ہونا' چڑ جانا' پانی چھڑکنا' زیادہ ہونا' ایک ہی بار غٹ غٹ پی جانا' تین سانس میں پینا۔

اِنِّیْ لَاَجِدُ نَفَسَ الرَّحْمَانِ مِنْ قِبَلِ الْيَمَنِ - میں پروردگار کی ہوا یا خوشبو یمن کی طرف سے پاتا ہوں (ایک روایت میں اِنِّیْ لَاَجِدُ نَفَسَ رَبِّكُمْ ہے مراد انصاری لوگ ہیں کیونکہ اصل میں یہ لوگ یمن کے رہنے والے تھے از د قبیلے سے)۔

لَاتَسُبُّوا الرِّيْحَ فَاِنَّهَا مِنْ نَفَسِ الرَّحْمَانِ - ہوا کو برا نہ کہو وہ پروردگار کی طرف سے تمہاری سختی دفع کرتی ہے (اسی سے ہماری حیات ہے اگر ہوا بند کر دی جائے تو فوراً مر جاتے ہیں۔ ہوا ہی سے ابر اٹھتا ہے' پانی برستا ہے' قحط سالی رفع ہوتی ہے)۔

لَاتَسُبُّوا الْاِبِلَ فَاِنَّهَا مِنْ نَفَسِ اللّٰهِ - اونٹوں کو برا نہ کہو وہ اللہ کی طرف سے تمہاری مشکل رفع کرنے والے ہیں۔ (تمہارے بوجھ لے جاتے ہیں ایک ملک سے دوسرے ملک میں پہنچاتے ہیں)۔

مَنْ نَفَّسَ عَنْ مُؤْمِنٍ كُرْبَةً مِّنْ كُرَبِ الدُّنْيَا - جو شخص دنیا کی مشکلوں میں سے کسی مسلمان کی مشکل رفع کرے گا (اس کی حاجت پوری کر دے گا)۔

فَنَفِّسُوْالَهٗ فِیْ اَجَلِهٖ - اس سے کہو ابھی تمہاری عمر بہت ہے (ایسا کہنے سے گو عمر جو مقدر سے بڑھ نہیں سکتی لیکن وہ شخص خوش ہو جاتا ہے۔ اس کے دل کو تسلی ہوتی ہے۔ کہو اللہ تعالیٰ تمہاری عمر دراز کرے تم کو انشاء اللہ شفا ہوگی' فکر نہ کرو)۔

ثُمَّ يَمْشِیْ اَنْفَسَ مِنْهُ - پھر اس سے ہٹ کر تھوڑی دور رہ کر چلے۔

لَقَدْ اَبْلَغْتَ وَ اَوْجَزْتَ فَلَوْ كُنْتَ تَنَفَّسْتَ - تم نے بہت عمدہ تقریر کی اور مختصر' کاش تم سانس لیتے (یعنی اور بیان کرتے کیونکہ بیان کرنے والا جب سانس لیتا ہے تو زیادہ بیان کرنا اس کو سہل ہو جاتا ہے)۔

بُعِثْتُ فِیْ نَفَسِ السَّاعَةِ - میں اس وقت دنیا میں بھیجا گیا جب قیامت قریب ہوگئی یا قیامت کی سانس محسوس ہونے لگی (یعنی اس کی علامات ظاہر ہوگئیں)۔

اِنَّهٗ نَهٰى عَنِ التَّنَفُّسِ فِی الْاِنَاءِ - برتن میں سانس لینے سے آنحضرتؐ نے منع فرمایا۔

كَانَ يَتَنَفَّسُ فِی الْاِنَاءِ ثَلٰثًا - آنحضرتؐ برتن میں تین بار سانس لیتے تھے (یہ دونوں حدیثیں ایک دوسرے کے مخالف نہیں۔ پہلی حدیث کا مطلب یہ ہے کہ برتن منہ سے لگا رہے اور سانس لے یہ منع ہے (اس لئے کہ شاید منہ سے کوئی چیز نکل کر برتن میں گرے یا پانی ناک میں چڑھ جائے۔ اور دوسری حدیث کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ جب پانی یا دودھ یا شربت وغیرہ پیتے تو برتن کو تین بار منہ سے جدا کر کے سانس لیتے۔ یعنی تین دموں میں پیتے' ایک دم غٹ غٹ کر کے نہ پی جاتے)۔

نَھٰی عَنِ الشُّرْبِ بِنَفَسٍ وَّاحِدٍ - ایک ہی سانس میں غٹ غٹ پینے سے منع فرمایا (تین سانس میں پینا پیاس کو خوب رفع کرتا ہے اور معدہ کی حرارت کو قائم رکھتا ہے اور اعصاب کو نقصان نہیں دیتا)-

اِذَا شَرِبَ اَحَدُکُمْ فَلْیَشْرَبْ بِنَفَسٍ - جب کوئی تم میں سے پیئے تو ایک ہی سانس میں پی لے (یعنی اگر برتن منہ سے ہٹانا منظور نہ ہو تو ایک ہی سانس میں پی لے اور برتن منہ سے لگا کر سانس نہ لے)-

فَلْیُنَفِّسْ عَنْ مُّعْسِرٍ - تنگ دست پر آسانی کرے (اس کو مہلت دے سخت تقاضا نہ کرے)-

کُنَّا عِنْدَہٗ فَتَنَفَّسَ رَجُلٌ - ہم حضرت عمرؓ کے پاس بیٹھے تھے اتنے میں ایک شخص کی دبر سے ہوا نکلی - (باؤ سری اس کو تنفس یعنی منہ سے ہوا نکلنا مجازاً کہا)-

مَامِنْ نَفْسٍ مَّنْفُوْسَۃٍ اِلَّا قَدْ کُتِبَ رِزْقُھَا وَاَجَلُھَا - جو جان پیدا ہوتی ہے (دنیا میں آتی ہے) اس کی روزی اور عمر لکھی ہوتی ہے-

اَلصَّلٰوۃُ عَلَی النُّفَسَاءِ - جو عورت نفاس میں ہو (زچگی کے خون میں) اور اسی حالت میں مر جائے اس پر جنازہ کی نماز پڑھنا-

لَایَاْتِیْ مِائَۃُ سَنَۃٍ وَّعَلَی الْاَرْضِ نَفْسٌ مَّنْفُوْسَۃٌ - آج کی تاریخ سے سو برس نہیں گزریں گے کہ جو لوگ زمین پر پیدا ہو چکے ہیں وہ سب مر جائیں گے (ایک صدی میں ایک قرن گزر جاتا ہے اگلے قرن کا کوئی باقی نہیں رہتا - نئے قرن کے لوگ پیدا ہوتے ہیں - طیبی نے کہا یہ باعتبار اکثر کے آپ نے فرمایا ورنہ بعض صحابۂ کرام سو برس سے زیادہ جئے ہیں - میں کہتا ہوں یہ حدیث آنحضرتؐ نے مدینہ طیبہ میں فرمائی اور اس وقت جو صحابہؓ پیدا ہو چکے تھے ان میں سے کوئی سو برس کے بعد نہیں رہا - سب صحابہ کے آخر میں عامر بن طفیلؓ مکہ میں مرے ۱۰۲ ہجری میں تو یہ حدیث شامل ہے تمام صحابہ کو اور شاید تمام دنیا کے لوگوں کو شامل ہو یا خاص آپ کی امت والوں کو)-

اِنَّ اَسْمَاءَ بِنْتَ عُمَیْسٍ نَفِسَتْ بِمُحَمَّدِ بْنِ اَبِیْ بَکْرٍ - اسماء بنت عمیس نے محمد بن ابی بکر کو جنا نفاس میں تھیں-

فَلَمَّا تَعَلَّتْ مِنْ نِفَاسِھَا تَجَمَّلَتْ لِلْخُطَّابِ - جب وہ نفاس سے پاک ہوئیں تو انھوں نے اپنے آپ کو پیغام دینے والوں کے لئے آراستہ کیا (بناؤ سنگھار کیا تاکہ لوگ ان کو شادی کا پیغام بھیجیں)-

اِنَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلّٰی عَلٰی مَنْفُوْسٍ - آنحضرتؐ نے ایک معصوم بچہ پر (جو نو مولود تھا' اس نے کوئی گناہ نہیں کیا تھا' جنازے کی) نماز پڑھی-

لَایَرِثُ الْمَنْفُوْسُ حَتّٰی یَسْتَھِلَّ صَارِخًا - بچہ جو پیدا ہوا اس وقت تک وارث نہ ہوگا جب تک چلا کر نہ رد ئے (یعنی اس کی آواز نہ سنیں کیونکہ جب آواز سنائی نہ دے تو احتمال ہوتا ہے کہ مردہ پیدا ہوا اور اس حالت میں وہ وارث نہ ہوگا)-

قَالَتْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَقَالَ مَالَکِ اَنَفِسْتِ - ام المومنین ام سلمہ کہتی ہیں - میں آنحضرتؐ کے پاس لیٹی تھی اتنے میں مجھ کو حیض آ گیا میں سرک گئی (جلدی سے کھسک گئی) آنحضرتؐ نے پوچھا کیوں خیر تو ہے' کیا تجھ کو حیض آیا ہے؟

اَخْشٰی اَنْ تُبْسَطَ الدُّنْیَا عَلَیْکُمْ کَمَا بُسِطَتْ عَلٰی مَنْ کَانَ قَبْلَکُمْ فَتَنَا فَسُوْھَا کَمَاتَنَا فَسُوْھَا - میں ڈرتا ہوں دنیا تم پر ایسی کشادہ ہو جیسی اگلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی (مال و دولت تم کو ملے جیسے اگلے لوگوں کو ملا تھا) پھر تم اس میں ایسی رغبت کرنے لگو جیسی اگلے لوگوں نے کی تھی (اور اس رغبت کی وجہ سے خدا سے غافل ہو جاؤ اللہ تعالیٰ کا ڈر چھوڑ دو ایک دوسرے سے مال و دولت حکومت حاصل کرنے کے لئے لڑائی جھگڑا شروع کرو)-

لَقَدْ نِلْتَ صِھْرَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَمَا نَفِسْنَاہُ عَلَیْکَ - تم آنحضرتؐ کے داماد بن گئے ہم نے تم پر کوئی رشک نہیں کیا-

لَمْ نَنْفَسْ عَلَیْکَ - ہم نے تم پر کوئی بخل نہیں کیا (تم سے حسد نہیں کیا' ہم کو صرف یہ ناگوار ہوا کہ تم نے خلافت کا سا عظیم اور اہم کام بغیر ہمارے مشورے کے طے کر لیا - یہ حضرت علیؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا)-

سَقِيْمُ النِّفَاسِ - رغبت اور حرص کی بیماری میں مبتلا -

اِنَّهٗ تَعَلَّمَ الْعَرَبِيَّةَ وَ اَنْفَسَهُمْ - حضرت اسماعیلؑ نے عربی زبان ان سے سیکھی اور ان کو پسند آئی -

اَنْفَسَنِيْ فِيْ كَذَا - مجھ کو اس میں رغبت دلائی -

مَا اَخَافُ اَنْ تُشْرِكُوْا وَلٰكِنِّيْ اَخَافُ عَلَيْكُمْ اَنْ تَنَافَسُوْا - مجھ کو یہ ڈر نہیں ہے کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے (یعنی سب کے سب کیونکہ بعض مسلمان تو شرک میں مبتلا ہو گئے ہیں) لیکن میں ڈرتا ہوں دنیا کی محبت میں غرق نہ ہو جاؤ -

لَسْتُ بِالَّذِيْ اُنَافِسُكُمْ عَنْ هٰذَا - میں اس امر کے لئے تم سے بخیلی کرنا نہیں چاہتا (یعنی میں خود خلیفہ بننا نہیں چاہتا) -

تَنَافَسُوْنَ ثُمَّ تَتَحَاسَدُوْنَ ثُمَّ يَكُوْنُ تَبَاغُضٌ - پہلے دنیا میں رغبت کرو گے پھر اس رغبت کی وجہ سے ایک دوسرے سے حسد کرنے لگو گے - پھر دوستی ملاقات ترک کرو گے پھر ایک دوسرے کے دشمن بن جاؤ گے (یعنی دوستی ترک کرنے میں گو بہ ظاہر آمد و رفت کم ہوتی ہے لیکن کسی قدر الفت باقی رہتی ہے علانیہ دشمن نہیں بنتے' اس کے بعد علانیہ دشمن بن جاؤ گے) -

فَتَنَافَسُوْهَا فَتُهْلِكَكُمْ - دنیا کی محبت کرو' آخر وہ تم کو ہلاک کر ڈالے گی -

وَلَا اَنْفَسَ عِنْدِيْ - اس سے زیادہ نفیس میرے نزدیک نہیں ہے -

مِنْ اَنْفَسِهِمْ اَنْفَسَهُمْ - ان میں جو سب سے زیادہ نفیس تھا -

نَهٰى عَنِ الرُّقْيَةِ اِلَّا فِي النَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّفْسِ - آنحضرتؐ نے منتر کرنے سے منع فرمایا مگر سرخ باوے اور زہریلے جانور کے ڈنک اور بدنظر کے لئے (ان تینوں میں منتر کرنے کی اجازت دی بشرطیکہ اس میں شرک اور کفر کے مضامین نہ ہوں) -

اَنَّهٗ مَسَحَ بَطْنَ رَافِعٍ فَاَلْقٰى شَحْمَةً خَضْرَاءَ فَقَالَ اِنَّهٗ كَانَ فِيْهَا اَنْفُسٌ سَبْعَةٌ - آنحضرتؐ نے رافع کے پیٹ پر ہاتھ پھیرا - ان کے پیٹ سے ایک سبز چربی نکلی' آنحضرتؐ نے فرمایا' اس میں سات آدمیوں کی نظر بد تھی -

اَلْكِلَابُ مِنَ الْجِنِّ فَاِنْ غَشِيَتْكُمْ عِنْدَ طَعَامِكُمْ فَاَلْقُوْا لَهُنَّ فَاِنَّ لَهُنَّ اَنْفُسًا وَّ اَعْيُنًا - بعض کتے جن ہوتے ہیں اگر تمہارے کھاتے وقت وہ جمع ہو جائیں تو ان کو کچھ ڈال دو کیونکہ ان کی نظر لگتی ہے' ان کی آنکھیں ہیں -

مِنْ شَرِّ كُلِّ نَفْسٍ - ہر نفس کے شر سے یا ہر نظر بد کے شر سے -

رَجُلٌ نَفُوْسٌ - بڑا بدنظر -

كُلُّ شَيْءٍ لَيْسَتْ لَهٗ سَائِلَةٌ فَاِنَّهٗ لَا يُنَجِّسُ الْمَاءَ اِذَا سَقَطَ فِيْهِ - جس جانور میں بہتا ہوا خون نہیں ہے وہ اگر پانی میں گر جائے (جیسے مکھی' چیونٹی وغیرہ) تو اس سے پانی گندا نہ ہوگا (یہ ابراہیم نخعیؒ کا قول ہے) -

عَلٰى رَقَبَتِهٖ نَفْسٌ لَهٗ صِيَاحٌ - اس کی گردن پر ایک آدمی ہوگا (غلام یا لونڈی) وہ چلا رہا ہوگا (یعنی قیامت کے دن وہ غلام لونڈی جس کو اس نے مال غنیمت میں سے چرایا ہوگا اس کی گردن پر سوار آواز کر رہا ہوگا) -

كَمَا يُلْهَمُوْنَ النَّفَسَ - فرشتوں پر تسبیح میں کوئی تعجب نہیں ہوتا جیسے تم کو سانس لینے میں (تو تسبیح و تہلیل ہی ان کی زندگی ہے جیسے ہوا سے ہماری زندگی ہے) -

مَا حَدَّثَتْ بِهٖ اَنْفُسُهَا - میری امت کو وہ خیال معاف ہے جو دل میں آئے (یعنی گناہ کرنے کا لیکن اس پر عمل نہ کرے) -

نَفْسِيْ نَفْسِيْ - مجھ کو اپنے ہی بچانے کی فکر ہے اپنے ہی بچانے کی فکر ہے (میں دوسروں کی کیا سفارش کروں) -

ذَكَرْتُهٗ فِيْ نَفْسِيْ - جو میری یاد اپنے دل میں کرے گا میں بھی اس کی یاد اپنے دل میں کروں گا (فرشتوں کو اس کی خبر نہ ہوگی) -

اَصْدَقَهَا نَفْسَهَا - ان کا مہران ہی کی ذات کو ٹھہرایا (یعنی ان کی آزادی ہی ان کو مہر ہوئی) -

خَرَجَتْ نَفْسُهٗ - اس کی روح نکل گئی (ازہری نے کہا روحیں دو ہیں - ایک روح انسانی (جس کو نفس ناطقہ کہتے ہیں)

دوسرے روح حیوانی (جو ہر ایک جاندار میں ہوتی ہے) اور اوّل کا زوال عقل کے زوال سے ہوتا ہے اور دوسرے کا زوال حیات کے زوال سے)۔

اِلَّا کَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ - ایک ہی جان کی طرح۔

اَقْدُمُ اِلَیْكَ بَیْنَ یَدَیْ كُلِّ نَفْسٍ - میں تیرے پاس ہر نفس کے آگے آتا ہوں۔

اِنَّهٗ ذَكَرَ سَنَةً فَقَالَ لَایَبْقٰی عَلٰی ظَهْرِهَا یَوْمَئِذٍ نَفْسٌ مَّنْفُوْسَةٌ - آنحضرتؐ نے ایک سال کا ذکر فرمایا تو کہا اس سال تک زمین کی پشت پر کوئی جان باقی نہ رہے گی جو پیدا ہو چکی ہے (ایسا ہی ہوا تمام صحابہؓ ۱۰۲ھ تک وفات پا گئے۔ سب سے آخر میں عامر بن طفیل نے وفات پائی ۱۰۲ ہجری میں اگر ۱۰ ہجری میں آپ نے یہ حدیث فرمائی ہو تو ۹۲ سال میں ان کا انتقال ہو گیا۔ بعض نے کہا وہ ۱۱۰ ہجری میں فوت ہوئے تب بھی سو برس کے اندر ان کا انتقال ہوا)۔

نَفَسًا فِی الشِّتَاءِ وَنَفَسًا فِی الصَّیْفِ - دوزخ سال میں دو سانس لیتی ہے ایک سانس جاڑے میں اور ایک گرمی میں (شاید جاڑے میں اندر کو سانس لیتی اور گرمی میں باہر کو)۔

اَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اِلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اَهْلِ بَیْتِهٖ اِرْجِعِیْ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً فَادْخُلِیْ فِیْ عِبَادِیْ - اے وہ نفس جو حضرت محمدؐ اور ان کے اہل بیت پر اطمینان رکھتا تھا (ان کی محبت میں غرق تھا) اپنے پروردگار کے پاس خوشی خوشی چل! پھر میرے بندوں میں (یعنی حضرت محمد ﷺ اور ان کے اہل بیت میں) شریک ہو جا۔

رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفَسِهِمْ - (حضرت فاطمہؓ کی قرأت یوں ہے) یعنی عرب کے نفیس اور شریف لوگوں میں سے پیغمبر بھیجا۔

لَایُفْسِدُ الْمَاءَ اِلَّا مَا كَانَ لَهٗ نَفْسٌ سَائِلَةٌ - پانی کو وہی جانور خراب کرے گا (نجس کرے گا) جس میں بہتا ہوا خون ہو۔

مَنْ عَرَفَ نَفْسَهٗ فَقَدْ عَرَفَ رَبَّهٗ - جس نے اپنے نفس کو پہچانا (باوجود یہ کہ محسوس نہیں لیکن موجود ہے) اس نے اپنے پروردگار کو پہچانا (یہ حضرت علیؓ کا قول ہے۔ بعض نے کہا اس کا مطلب یہ ہے کہ جیسے نفس کی حقیقت بھی دریافت کرنا محال ہے)۔

اُرِیْدُ اَنْ تُعَرِّفَنِیْ نَفْسِیْ - (کمیل نے حضرت علیؓ سے کہا) مجھ کو میرے نفس کی حقیقت بتلایئے! (آپ نے فرمایا اے کمیل کون سے نفس کو تو پوچھتا ہے؟ کمیل نے کہا نفس تو ایک ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں چار ہیں' ایک نامیہ نباتیہ دوسرے حیوانیہ حسیہ تیسرے ناطقہ قدسیہ چوتھے کلمۃ الٰہیہ اخیر تک)۔

وَابْدَاْ بِعَلَفِ دَآبَّتِكَ فَاِنَّهَا نَفْسُكَ - پہلے اپنے جانور کو چارہ کھلا وہ تیرا نفس ہے (یعنی اپنے نفس کی طرح اس کی حفاظت اور پرورش کر۔ بعضوں نے نَفَسُكَ بہ فتحہ فا روایت کیا ہے۔ یعنی تیری فرحت اور خوشی ہے)۔

اَللّٰهُمَّ نَفِّسْ كُرْبَتِیْ - یااللہ! میری تکلیف دور کر دے۔

یُجْزِئُ بَیْنَ الْاَذَانِ وَالْاِقَامَةِ نَفَسٌ - اذان اور اقامت کے بیچ میں ایک سانس کا توقف کافی ہے۔

اَكْرَعَ مِنَ الْمَاءِ نَفَسًا اَوْ نَفَسَیْنِ - پانی کے ایک یا دو گھونٹ پیے۔

اَنْتَ فِیْ نَفَسٍ مِّنْ اَمْرِكَ - تم اپنے کام میں گنجائش اور وسعت رکھتے ہو۔

نَهٰی عَنِ الشُّرْبِ بِنَفَسٍ وَّاحِدٍ - ایک ہی سانس میں (غٹ غٹ) پانی پی جانے سے آپ نے منع فرمایا۔

اَلنَّفْسُ الزَّكِیَّةُ - لقب ہے امام محمد بن عبداللہ بن حسن بن حسن کا' جو ابوجعفر منصور عباسی کے عہد میں قتل ہوئے (ان کی قبر شریف مدینہ طیبہ کے باہر ایک گنبد میں ہے) اور ایک اور شخص کا لقب ہے جو امام مہدی کے ظہور سے پندرہ دن پہلے قتل کیا جائے گا)۔

اَحَبُّ الْاَعْمَالِ اِلَی اللّٰهِ اِشْبَاعُ جُوْعَةِ الْمُؤْمِنِ وَتَنْفِیْسُ كُرْبَتِهٖ - سب نیک اعمال میں اللہ تعالیٰ کو یہ زیادہ پسند ہے کہ مسلمان کی بھوک اس کو کھانا کھلا کر دفع کرے اور مصیبت دور کرے (اس کی حاجت برلائے)۔

مَنْ اَعَانَ مُؤْمِنًا نَفَّسَ اللّٰهُ عَنْهُ ثَلٰثًا وَّسَبْعِیْنَ كُرْبَةً - جو شخص کسی مسلمان کی مدد کرے اللہ تعالیٰ اس پر سے تہتر

سختیاں دور کرے گا۔

تَنَافَسُوْا فِيْ زِيَارَةِ الْحُسَيْنِ۔ امام حسینؓ کی زیارت میں رغبت کرو (ایک سے ایک آگے جاؤ)۔

نَافِسٌ۔ ایک پانسہ ہے جوئے کے دس پانسوں میں سے۔

نَفْشٌ۔ انگلیوں سے جدا جدا کرنا' دھنکنا۔

نُفُوْشٌ۔ ارزانی ہونا' کھانے کو آنا' رات کو بغیر چرواہے کے چرنا۔

نَفْشٌ اور نَفَشٌ۔ رات کو ہوتا ہے جیسے هَمْلٌ دن کو)۔

تَنْفِيْشٌ۔ تومنا' دھنکنا۔

اِنْفَاشٌ۔ جانوروں کو رات کو چرنے کے لئے چھوڑ دینا۔

تَنَفُّشٌ بمعنی نَفْشٌ ہے (جیسے اِنْتِفَاشٌ ہے)۔

نَهٰى عَنْ كَسْبِ الْاَمَةِ اِلَّا مَاعَمِلَتْ بِيَدَيْهَا نَحْوَ الْخَبْزِ وَالْغَزْلِ وَالنَّفْشِ۔ لونڈی کی کمائی کھانے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ اکثر لونڈیاں حرام کاری کر کے پیسہ کماتی تھیں) مگر جو کمائی وہ اپنے ہاتھوں کی محنت سے کرے مثلاً روٹی پکانا' سوت کاتنا' روئی دھنکنا۔

اِنَّهٗ اَتٰى عَلٰى غُلَامٍ يَبِيْعُ الرَّطْبَةَ فَقَالَ اُنْفُشْهَا فَاِنَّهٗ اَحْسَنُ لَهَا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ ایک لڑکے کے پاس آئے جو ترکاری بیچ رہا تھا یا ساگ۔ تو آپ نے کہا اس کو جدا جدا کر کے رکھ اچھا معلوم ہوگا (لوگ اس کی خریداری کی طرف رغبت کریں گے)۔

نَفِيْشٌ۔ وہ مال جو علیحدہ علیحدہ رکھا گیا ہو۔

وَاِنْ اَتَاكَ مُنْتَفِشُ الْمَنْخَرَيْنِ۔ اگر تمہارے پاس کشادہ نتھنوں والا آئے۔

اَلْحَبَّةُ فِي الْجَنَّةِ مِثْلُ كَرِشِ الْبَعِيْرِ يَبِيْتُ نَافِشًا۔ بہشت میں ایک دانہ اتنا بڑا ہوگا جیسے اس اونٹ کا اوجھ (معدہ آنتیں) جو رات کو بغیر چرواہے کے چرتا ہے (اس کا اوجھ بہت بڑا پھولا ہوتا ہے)۔

عَلٰى صَاحِبِ الْمَاشِيَةِ حِفْظُهَا بِاللَّيْلِ فَمَا فَسَّدَتْ بِاللَّيْلِ ضَمِنُوْا وَهُوَ النَّفْشُ۔ یعنی جانوروں کے مالک کو لازم ہے کہ اپنے جانوروں کی رات کو حفاظت کرے (ان کو باہر نہ نکلنے دے) اب اگر رات کو وہ جانور کسی کا کھیت یا باغ تباہ کریں تو ان کے مالک نقصان کے ضامن ہوں گے (ان کو جرمانہ یا حرجانہ دینا ہوگا اسی کو "نَفْش" کہتے ہیں۔ جو قرآن میں ہے اِذْ نَفَشَتْ فِيْهِ غَنَمُ الْقَوْمِ)۔

نَفْصٌ۔ ہٹا دینا' جلدی لانا۔

مُنَافَصَةٌ۔ پیشاب میں مقابلہ کرنا کس کی دھار دور تک جاتی ہے۔

اِنْفَاصٌ۔ بہت ہنسنا' تھوڑا تھوڑا پیشاب نکالنا۔

اِنْتِفَاصٌ۔ انگلیوں سے پانی ذکر پر ڈالنا۔

مَوْتٌ كَنُفَاصِ الْغَنَمِ۔ ایسی موت ہوئی جیسے بکریاں نفاص سے مرتی ہیں (نفاص بکریوں کی ایک بیماری ہے جس میں تھوڑا تھوڑا پیشاب کرتی ہیں پھر مر جاتی ہیں۔ مشہور روایت كَقُعَاصِ الْغَنَمِ ہے اس کا ذکر اوپر ہو چکا)۔

وَانْتِفَاصُ الْمَاءِ۔ دس پیدائشی سنتوں میں ایک ذکر پر پانی چھڑکنا ہے (مشہور روایت اِنْتِقَاص ہے قاف سے)۔

نَفْضٌ۔ ہلانا غبار وغیرہ دور کرنے کے لئے یعنی جھٹکنا' گرانا' بچہ پیدا ہونا' بہت اولاد ہونا' توشہ ختم ہو جانا' کھیت کی اخیر بالی نکلنا' انگور کے دانے کھلنا' سب دیکھنا' کچھ رنگ مٹ جانا' لرزانا' ہر طرف دیکھنا۔

نُفُوْضٌ۔ تندرست ہو جانا۔

تَنْفِيْضٌ بمعنی نَفْضٌ ہے۔

اِنْفَاضٌ۔ بچے پیدا ہونا' مال تباہ ہو جانا' توشہ ختم ہو جانا۔

تَنَفُّضٌ بمعنی نَفْضٌ ہے۔

نَافِضٌ۔ وہ بخار جو لرزے کے ساتھ ہو۔

مُلَاءَ تَانِ كَانَتَا مَصْبُوْغَتَيْنِ وَقَدْ نَفَضَتَا۔ دو چادریں رنگین تھیں ان کا رنگ مٹ گیا تھا۔

اَنَا اَنْفُضُ لَكَ مَا حَوْلَكَ۔ مگر آپ کے گردا گرد تاکتا رہوں گا کوئی دشمن تو نہیں آتا۔

نَفَضْتُ الْمَكَانَ يَا اِسْتَنْفَضْتُهٗ يَا تَنَفَّضْتُهٗ۔ میں نے اس جگہ کو خوب چاروں طرف سے دیکھ لیا۔

نَفَضَةٌ اور نَفِيْضَةٌ۔ جاسوسی ٹکڑی۔

اَبْغِنِیْ اَحْجَارًا اَسْتَنْفِضْ بِھَا - چند پتھر میرے لئے ڈھونڈ میں ان سے استنجا کروں گا-

یَمُرُّ بِالشِّعْبِ مِنْ مُّزْدَلِفَةَ فَیَنْتَفِضُ وَیَتَوَضَّأُ - عبداللہ بن عمرؓ مزدلفہ کی گھاٹی پر گزرتے وہاں استنجا کرتے اور وضو کرتے (کیونکہ آنحضرتؐ نے ایسا کیا تھا - عبداللہ بن عمرؓ ہر امر میں آنحضرتؐ کی پیروی کرتے)-

اُتِیَ بِمِنْدِیْلٍ فَلَمْ یَنْتَفِضْ بِہٖ - ایک تولیہ لے کر آئے لیکن آنحضرتؐ نے اس سے نہ پونچھا (وضو کے بعد اعضاء کا پونچھنا' اس میں کئی قول ہیں - کوئی مکروہ کہتا ہے کوئی مستحب' کوئی مباح' لیکن دامن سے یا کپڑے کے کنارے سے نہ پونچھنا بہتر ہے)-

فَانْطَلَقْتُ اَنْفُضُ - میں چلا ہٹا تا جاتا تھا-

نُفَاضَةٌ کَنُفَاضَةِ الْعِکْمِ - اس طرح گرا ہوا جیسے گٹھڑیوں اور تھیلوں سے کچھ گر جاتا ہے-

اِنْتَفَضَ بِھَا اِنْتِفَاضَةً تَطَایَرْنَا عَنْہُ تَطَایُرَ الشَّعَارِیْرِ - جب آنحضرتؐ نے ابی بن خلف کو مارنے کے لئے ہتھیار لیا تو اس کو ایسا ہلایا (یعنی برچھے کو) کہ ہم اس کے پاس سے مکھیوں کی طرح اڑ گئے-

فَاَخَذَتْھَا حُمّٰی بِنَافِضٍ - ان کو لرزے سے بخار آ گیا-

اِنِّیْ لَاَنْفُضُھَا نَفْضَ الْاَدِیْمِ - میں تو اس کو چمڑے کی طرح رگڑ ڈالتا ہوں (یعنی خوب زور سے جماع کرتا ہوں ادھیڑ کر رکھ دیتا ہوں)-

فَنَفَضْتُہٗ وَطَیَّبْتُہٗ - میں نے مسواک کو چبا کر نرم کیا اور اچھی بنائی-

کُنَّا فِیْ سَفَرٍ فَاَنْفَضْنَا - ہم ایک سفر میں تھے ہمارا توشہ تمام ہو گیا (کھانے کو کچھ نہ رہا)-

فَنَفَضَتْ - انھوں نے اپنا پیٹ گرا دیا (اسقاط حمل ہو گیا)-

ثُمَّ نَفَضَ یَدَہٗ وَمَسَحَ بِھَا وَجْھَہٗ - پھر آپ نے اپنا ہاتھ جھٹکا اور منہ پر پھیرا (یعنی تیمم میں)-

مَنْ طَافَ خَمْسَةَ اَشْوَاطٍ ثُمَّ غَمَزَہٗ بَطْنُہٗ فَخَرَجَ اِلٰی مَنْزِلِہٖ فَنَفَضَ - جس نے طواف کے پانچ پھیرے کئے پھر اس کے پیٹ نے اس کو دبایا (زور کا پاخانہ لگا) وہ اپنے مکان کو گیا اور پاخانہ کیا-

نَفْطٌ - غصے ہونا' غصے سے جل جانا' چھینکنا' جوش مارنا' پھول جانا' پانی بھر جانا-

تَنَفُّطٌ - غصہ ہونا-

تَنَافُطٌ - چھینک مارنا-

فَنَفِطَ یا تَنَفَّطَ - پھول گیا' آبلہ ہو گیا-

اَلْکِبْرِیْتُ وَالنِّفْطُ - گندھک اور نفط (جو ایک تیل ہے)-

نَفْعٌ - فائدہ دینا-

اِنْتِفَاعٌ - فائدہ کمانا-

اِسْتِنْفَاعٌ - فائدہ چاہنا-

نَافِعٌ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے یعنی اپنے بندوں کو فائدہ دینے والا نفع اور ضرر' کا پیدا کرنے والا-

اِنَّہٗ کَانَ یَشْرَبُ مِنَ الْاِدَاوَةِ وَلَا یَخْنِثُھَا وَیُسَمِّیْھَا نَفْعَةً - عبداللہ بن عمرؓ مشکیزہ سے پانی پیتے اس کو موڑتے نہیں اور اس کا نام نفعہ رکھتے (بعض نے نقعۃ قاف سے نقل کیا ہے یعنی سیرابی)-

لَا یَنْفَعُ اِلَّا الدِّرْھَمُ وَالدِّیْنَارُ - وہ زمانہ ایسا ہو گا کہ اس وقت روپیہ اور اشرفی کام آئیں گے (جس کے پاس حلال کمائی کا ایک ہنر ہو گا وہی دین کی تباہی سے محفوظ رہے گا)-

اَعُوْذُبِکَ مِنْ عِلْمٍ لَّا یَنْفَعُ - یا اللہ تیری پناہ اس علم سے جو بے فائدہ ہو (نہ اس سے دین کی تکمیل ہو' نہ دنیا کا مال ہاتھ آئے مثلاً ضرورت سے زیادہ منطق پڑھنا' فلسفہ الٰہیات' علم کلام وغیرہ)-

نَافِعٌ - یہ حضرت عمرؓ کے آزاد کردہ غلام' بڑے فقیہہ اور عالم اور قاری تھے' امام مالکؒ نے ان سے بہت روایتیں کی ہیں-

نَفْقٌ - سوراخ سے نکلنا-

نَافِقَاءُ - ایک سوراخ چوہے کے دو سوراخوں میں سے (دوسرے سوراخ کو قاصعاء کہتے ہیں)-

نَفَقٌ -تمام ہو جانا، ختم ہو جانا، کم ہو جانا-

نَفَاقٌ -رائج ہونا، مرغوب ہونا، خریدار بہت ہونا (اس کی ضد کَسَادٌ ہے)-

نُفُوْقٌ -مر جانا، چھل جانا-

مُنَافَقَةٌ اور نِفَاقٌ -سوراخ میں گھسنا، دل میں کافر ہونا ظاہر میں ایمان کا دعویٰ کرنا-

اِنْفَاقٌ -محتاج ہونا، توشہ ختم ہو جانا، رواج دینا، صرف کرنا، تمام کرنا-

نِفَاقٌ - یہ لفظ قرآن و حدیث میں بہت وارد ہے عرب لوگ اس کے اسلامی معنی نہیں پہچانتے تھے یعنی دل میں کفر رکھنا اور زبان پر اسلام- اور لغوی معنی اس کے جنگلی چوہے کا ایک سوراخ سے نکلنا جب دوسرے سوراخ پر اس کو ڈھونڈیں-بعض نے کہا یہ نَفَقٌ سے ماخوذ ہے بمعنی سرنگ-

نَافَقَ حَنْظَلَةُ -حنظلہ منافق ہو گیا (وہ اپنے نزدیک نفاق یہ سمجھے کہ جب آنحضرتؐ کی صحبت بابرکت میں بیٹھتے تو دل خدا کی طرف متوجہ رہتا دنیا سے نفرت ہوتی پھر جب اپنے گھر میں جاتے تو دنیا کے دھندوں میں مشغول ہو جاتے، دل پر سے وہ اثر کم ہو جاتا- تب آنحضرتؐ نے ان کو بتایا کہ یہ نفاق نہیں کہ اگر تمہارا ہمیشہ وہی حال رہے جو میری صحبت میں رہتا ہے تب تو فرشتے تم سے علانیہ مصافحہ کریں- مومن کا حال کبھی کچھ رہتا ہے اور کبھی کچھ

گہی برطارم اعلیٰ نشینم
گہی برپشت پائے خود نہ بینم

اَكْثَرُ مُنَافِقِيْ هٰذِهِ الْاُمَّةِ قُرَّاؤُهَا - اکثر ریاکار اس امت کے قاری لوگ ہوں گے (وہ قرأت اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے واسطے خلوص سے نہیں کریں گے بلکہ لوگوں سے تعریف کرانے اور پیسہ کمانے کے واسطے یا صرف قرآن کے لفظ پڑھیں گے ان کے معنی اور مطالب اور عمل سے غرض نہ رکھیں گے)-

اَضْرِبُ عُنُقَ هٰذَا الْمُنَافِقِ - (حضرت عمرؓ نے کہا یا رسول اللہ! حکم دیجئے) میں اس منافق کی گردن اڑا دوں (یعنی حاطب بن ابی بلتعہ کی جس نے مکہ کے کافروں کو آنحضرتؐ کے لشکر کشی کی خبر کر دی تھی)-

اٰيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلٰثَةٌ - منافق کی تین نشانیاں ہیں (بعض روایتوں میں چار مذکور ہیں یا زیادہ مطلب یہ ہے کہ جس میں یہ صفات ہمیشہ رہیں وہ تو منافق کہے جانے کا سزاوار ہوگا- اور جس میں ہمیشہ نہ رہیں یا صرف ایک دو صفتیں ہوں تو اس کی نسبت یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس میں نفاق کی صفت ہے)-

اِنَّمَا النِّفَاقُ كَانَ عَلٰى عَهْدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - نفاق آنحضرتؐ کے زمانے میں تھا (اس وقت لوگوں کے تین فرقے تھے، ایک خالص مومنین، دوسرے خالص کافرین اور مشرکین، تیسرے منافقین کیونکہ آنحضرتؐ کو اللہ تعالیٰ لوگوں کے دلوں کا حال معلوم کرا دیتا آنحضرتؐ کی وفات کے بعد اب دو فرقے رہ گئے مومن اور کافر-

مترجم: کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ آنحضرتؐ کی وفات کے بعد بھی نفاق کا علم ہو جاتا ہے- مثلاً ایک شخص کی نسبت معتبر شہادت سے معلوم ہوا کہ یہ مسلمانوں میں تو اسلام کا دعوےٰ کرتا ہے اور کافروں میں جا کر ان کی رسموں میں بھی شریک ہوتا ہے مندروں میں جا کر بتوں کی ڈنڈوت کرتا ہے- تو وہ یقیناً منافق کہلائے گا اب عرف میں منافق اس کو کہتے ہیں جس کی زبان اور دل میں موافقت نہ ہو)-

لَقَدْ اُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰى قَوْمٍ كَانُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ - نفاق بعض ایسے صحابہ کو ہوا جو تابعین سے بہتر ہیں- (مطلب یہ ہے کہ بعض صحابہ منافق تھے لیکن پھر اللہ تعالیٰ نے فضل کیا وہ نفاق کو چھوڑ کر پکے ایمان دار بن گئے تب ان کا رتبہ تابعین سے بڑھ گیا)-

كَانَ الْمُنَافِقُوْنَ مِنَ الرِّجَالِ ثَلٰثَمِاَۃٍ وَ مِنَ النِّسَاءِ مِاَۃً وَّسَبْعِيْنَ - مردوں میں آنحضرتؐ کے زمانہ میں تین سو منافق تھے اور عورتوں میں ایک سو ستر-

لَقَدْ اُنْزِلَ النِّفَاقُ عَلٰى خَيْرٍ مِّنْكُمْ ثُمَّ تَابُوْا - تم سے بہتر لوگوں پر نفاق اترا لیکن پھر انھوں نے توبہ کی (اور سچے مومن ہو گئے تو ان کا درجہ تم سے بڑھ گیا)-

مُنَافِقٌ تُجَادِلُ عَنِ الْمُنَافِقِيْنَ - سعد بن عبادہ تو منافق ہے منافقوں کی حمایت کرتا ہے (یعنی منافق سے حقیقی معنی مراد

نہیں ہیں کیونکہ سعد بن عبادہؓ پکے مومن تھے- بلکہ منافق سے یہ غرض ہے کہ منافقین کی افک کے موقع پر طرف داری کی)-

اَلْمُنْفِقُ سِلْعَتَهٗ بِالْحَلَفِ الْكَاذِبِ- جو شخص جھوٹی قسم کھا کر اپنا مال بیچے (لوگ اس کو خریدیں اس کی قسم کو سچ جان کر)-

اَلْيَمِيْنُ الْكَاذِبَةُ مَنْفَقَةٌ لِّلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ- جھوٹی قسم کھانے سے گو مال چالو ہو جاتا ہے (بک جاتا ہے) لیکن برکت مٹ جاتی ہے-

اَنْتِ بِحَمْدِ اللّٰهِ نَافِقَةٌ- تو تو اللہ تعالیٰ کا شکر ہے چالو ہے-

لَا يُنَفِّقُ بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ- کوئی تم میں سے (قیمت بڑھا کر) دوسرے کا مال چالو نہ کرائے (یعنی نجش نہ کرے وہ یہ ہے کہ خریدنے کی نیت نہ ہو بلکہ خریدار کو دھوکا دینے کے لئے دام بڑھا دے تاکہ خریدار یہ سمجھے کہ حقیقت میں یہ مال عمدہ ہے تب ہی تو یہ شخص اس کی قیمت بڑھا کر لینا چاہتا ہے- ہمارے زمانے میں نیلام میں اکثر ایسے دھوکے دیئے جاتے ہیں)-

مِنْ حَظِّ الْمَرْءِ نَفَاقُ اَيِّمِهٖ- آدمی کی خوش نصیبی میں سے یہ بھی ہے کہ اس کی عزیز بے شوہر عورتوں کو لوگ پیغام دیں (ان سے نکاح کرنا چاہیں)-

وَالْجَزُوْرُ نَافِقَةٌ- اونٹنی مرگئی-

قَصُرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ- ان کے پاس مال مصالح کی کمی ہوگئی (جیسے چونہ، پتھر، لکڑی وغیرہ اس لئے حطیم کو خانۂ کعبہ میں شریک نہ کر سکے)-

يُنْفِقُ عَلٰى اَهْلِهٖ قُوْتَ سَنَتِهِمْ- آنحضرتؐ اپنی بیویوں کے سال بھر کا خرچہ کھانے پینے کا علیحدہ کر دیتے (لیکن پھر اس میں سے بھی فقرا اور مساکین کی خدمت کرتے- آخر سال کے تمام ہونے سے پہلے غلہ ختم ہو جاتا اور آپ کو قرض لینے کی ضرورت پڑتی- جب آپ نے وفات پائی تو اس وقت آپ کی زرہ ایک یہودی کے پاس گروی تھی جس سے کچھ جو آپ نے قرض لیے تھے- کہتے ہیں آپ نے ساری عمر میں کبھی تین دن تک بھی پیٹ بھر کر روٹی نہیں کھائی-

اِسْتَنْفِقْ بِهَا- پڑی ہوئی چیز کو جب سال بھر تک بتلا لیا اور کوئی مالک اس کا نہ آیا تو پھر اس کو خرچ کر سکتا ہے-

اَلْيَدُ الْعُلْيَا الْمُنْفِقَةُ- اوپر والا ہاتھ خرچ کرنے والا-

لَاَنْفَقْتُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ- میں کعبہ کا خزانہ اللہ کی راہ میں خرچ کر ڈالتا (معلوم ہوا کہ کعبہ پر جو چڑھاوے آتے ہیں وہ ضرورت کے وقت مصالح خیر میں صرف ہو سکتے ہیں لیکن ایک روایت میں یوں ہے- میں اس کو کعبہ کی تعمیر میں خرچ کرتا- شاید فی سبیل اللہ سے یہی مراد ہو)-

لَسْتُ بِنَافِقٍ- میں خرچ کرنے والا نہیں-

مَنْ زَرَعَ فِيْ اَرْضِ قَوْمٍ فَلَهٗ نَفَقَتُهٗ- جو شخص دوسرے کی زمین میں کھیتی کرے وہ اپنی محنت کا بدل پائے گا (اور کھیت میں جو اگے گا وہ سب زمین کے مالک کا ہوگا)-

اِذَا اَنْفَقَتِ الْمَرْاَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا- جب بیوی اپنے گھر کے کھانے میں سے خرچ کرے (یعنی جو کھانا گھر والوں کے لئے تیار کیا جائے اور بیوی کو اس میں تصرف کا اختیار دیا جائے)-

مَا اَنْفَقْتَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ حَتّٰى- اخیر تک یعنی جو تو خرچ کرے اس میں تجھ کو صدقہ کا ثواب حاصل ہوگا- یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی جو اپنی بیوی کے منہ میں ڈالے (حالانکہ بیوی کو کھلانا فرض ہے)-

لَا يُنْفِقُ اَكْثَرَ مِنَ الثُّلُثِ- تہائی مال سے زیادہ کی وصیت نہ کی جائے (باقی مال وارثوں کے لئے چھوڑ دیا جائے)-

اَفْضَلُ الدِّيْنَارِ دِيْنَارٌ يُّنْفِقُهُ الرَّجُلُ عَلٰى عِيَالِهٖ- سب سے بہتر اشرفی وہ ہے جو آدمی اپنے متعلقین پر خرچ کرے (کیونکہ بعض متعلقین کا نفقہ اس پر واجب نہیں ہوتا لیکن ان کے ساتھ سلوک کرنا غیروں کے ساتھ سلوک کرنے سے بہتر ہے اول خویش بعدہٗ درویش)-

اَلْمُنَافِقُ الَّذِيْ يُظْهِرُ الْاِيْمَانَ وَيَتَصَنَّعُ بِالْاِسْلَامِ- منافق وہ شخص ہے جو ایمان ظاہر کرتا اور اسلام اس کا بناوٹی ہے (دل میں اس کو یقین نہیں لوگوں کے ڈر یا کسی مصلحت سے کہتا ہے میں مسلمان ہوں)-

نَفْلٌ - قسم کھانا' زیادہ دینا' لوٹ کا مال لشکر والوں کو دے دینا-

تَنْفِیْلٌ - انعام دینا' قسم کھلانا' دفع کرنا-

اِنْفَالٌ - انعام دینا' تبر لے کر قتاد (ایک کانٹے دار جنگلی درخت) کاٹنا-

تَنَفُّلٌ - نوافل پڑھنا-

اِنْتِفَالٌ - طلب کرنا' بیزار ہونا' الگ ہونا' نوافل پڑھنا-

نَافِلَة - غنیمت کا مال' عطیہ' جو امر واجب نہ ہو' پوتا (اس کی جمع نَوَافِل ہے)-

نَفَلٌ - لوٹ کا مال (اس کی جمع اَنْفَالٌ اور نِفَالٌ ہے)-

اِنَّهٗ نَفَّلَ فِي الْبَدْاَةِ الرُّبُعَ وَفِي الْقَفْلَةِ الثُّلُثَ - آنحضرتؐ نے شروع میں لڑنے والے لشکر کو چوتھائی مال غنیمت کا انعام مقرر کیا اور لوٹتے وقت اگر دوبارہ دشمن سے لڑے تو اس کے لئے ایک تہائی لوٹ کا انعام مقرر کیا (یہ حدیث کتاب الباء میں گزر چکی ہے)-

نَفَلٌ - مال غنیمت-

نَفَلٌ - جو حصہ رسد سے زیادہ بطور انعام دیا جائے-

اِنَّهٗ بَعَثَ بَعْثًا قِبَلَ نَجْدٍ فَبَلَغَتْ سُهْمَانُهُمْ اِثْنَیْ عَشَرَ بَعِیْرًا وَّنَفَّلَهُمْ بَعِیْرًا بَعِیْرًا - آنحضرتؐ نے ایک لشکر نجد کی طرف بھیجا (انھوں نے لوٹ کے اونٹ حاصل کئے) ان کے حصے بارہ بارہ اونٹ ہوئے اور ایک ایک اونٹ آپ نے اور زیادہ ان کو دیا (بطور انعام کے یہ انعام اس خمس پانچوں حصہ میں سے دیا جاتا ہے جو امام اور حاکم اسلام کا حق ہے)-

لَا نَفَلَ فِيْ غَنِيْمَةٍ حَتّٰى تُقْسَمَ جُفَّةً كُلُّهَا - کسی لوٹ کے مال میں سے انعام نہ دیا جائے گا جب تک کہ وہ لشکر کی ساری جماعت پر تقسیم نہ کیا جائے (بعد تقسیم کے خمس میں سے حاکم اسلام کو اختیار ہے جس کو چاہے انعام کے طور پر کچھ زیادہ دے)-

نَوَافِلُ - وہ عبادتیں جو فرائض کے علاوہ ہیں-

فَنَفَّلَنِيْ سَيْفَهٗ - آپ نے اپنی تلوار مجھ کو انعام کے طور پر زیادہ دی-

تَنَفَّلَ سَيْفَهٗ - اپنے حصہ کے علاوہ آپ کی تلوار لی-

نَفَّلَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ہمارے سردار نے جو انعام تجویز کیا تھا اس کو آنحضرتؐ نے بحال رکھا-

نُفِّلُوْا بَعِيْرًا بَعِيْرًا - (جو لوگ انعام کے قابل سمجھے گئے تھے) ان کو ایک ایک اونٹ بطور انعام کے دیا گیا-

يُنَفِّلُ الرُّبُعَ - چوتھائی انعام دے-

لَا نَفَلَ اِلَّا بَعْدَ الْخُمُسِ - خمس نکالنے کے بعد انعام دیا جائے گا (اس سے معلوم ہوتا ہے کہ انعام ان ہی چار خمس میں سے دیا جائے گا - جو لوٹ حاصل کرنے والوں کا حق ہے - بعض نے کہا اِلَّا کا لفظ یہاں راوی کا سہو ہے اور ٹھیک یوں ہے لَا نَفَلَ بَعْدَ الْخُمُسِ یعنی جب مال غنیمت محفوظ اور مجتمع ہو گیا اور خمس اس میں سے نکال لیا گیا - اب اس میں سے انعام کسی کو نہ دیا جائے گا - یعنی ان چار خمسوں میں سے جو مجاہدین کا حق ہے)-

لَا يَزَالُ الْعَبْدُ يَتَقَرَّبُ اِلَيَّ بِالنَّوَافِلِ - بندہ برابر نفلی عبادات کر کے میری نزدیکی حاصل کرتا جاتا ہے - (یعنی اس بندے کو جو نوافل ادا کرتا ہے پروردگار سے زیادہ قرب حاصل ہوتا ہے بہ نسبت اس بندے کے جو صرف فرائض پر اکتفا کرتا ہے)-

لَوْ نَفَّلْتَنَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِنَا هٰذِهٖ - اگر اس رات کا جو حصہ باقی ہے اس میں آپ اور نفل نمازیں ہم کو پڑھائیں-

اِنَّ الْمَغَانِمَ كَانَتْ مُحَرَّمَةً عَلَى الْاُمَمِ قَبْلَنَا فَنَفَّلَهَا اللّٰهُ تَعَالٰى هٰذِهِ الْاُمَّةَ - لوٹ کے مال اگلی امتوں پر حرام تھے (ان کو لینا جائز نہ تھا) لیکن اللہ تعالیٰ نے اس امت کے لئے حلال کر دیئے-

اَتَرْضَوْنَ بِنَفْلِ خَمْسِيْنَ مِنَ الْيَهُوْدِ مَا قَتَلُوْهُ - (آنحضرتؐ نے اس مسلمان کے وارثوں سے فرمایا جو خیبر میں مارا گیا تھا لیکن اس کا قاتل معلوم نہ تھا) کیا تم اس امر پر راضی ہو کہ پچاس یہودیوں کو قسم دلاؤ کہ انھوں نے اس کو نہیں مارا (نہ وہ اس کے قاتل کو پہچانتے ہیں یعنی قسامت اصل میں نفل کے معنی نفی کے ہیں - عرب لوگ کہتے ہیں نَفَلْتُ الرَّجُلَ عَنْ نَسَبِهٖ میں نے اس کے نسب کی نفی کی وَانْفُلْ عَنْ نَفْسِكَ اِنْ كُنْتَ صَادِقًا - اگر تو سچا ہے تو لوگ جو تیری نسبت کہتے ہیں اس کی نفی کر

اور قسامت میں حلف کو جونفل کہا تو اس وجہ سے کہ اس سے قصاص کی نفی ہوتی ہے)۔

لَوَدِدْتُ اَنَّ بَنِیْ اُمَیَّةَ رَضُوْا وَنَفَّلْنَاهُمْ خَمْسِیْنَ رَجُلًا مِنْ بَنِیْ هَاشِمٍ یَحْلِفُوْنَ مَا قَتَلْنَا عُثْمَانَ وَلَا نَعْلَمُ لَهٗ قَاتِلًا۔ (حضرت علیؓ نے کہا) میں چاہتا ہوں بنی امیہ راضی ہو جائیں۔ ہم ان کو بنی ہاشم میں سے پچاس آدمی دیتے ہیں، وہ قسم کھائیں گے کہ ہم نے عثمانؓ کو نہیں مارا اور نہ ہم ان کے قاتل کو پہچانتے ہیں (بنی امیہ کا گمان یہ تھا کہ بنی ہاشم نے حضرت عثمانؓ کو شہید کرایا)۔

اِنَّ فُلَانًا اِنْتَفَلَ مِنْ وَلَدِهٖ۔ فلاں شخص اپنے بچہ سے الگ ہو گیا (کہنے لگا یہ میرا نطفہ نہیں ہے)۔

اِیَّاكُمْ وَالْخَیْلَ الْمُنَفِّلَةَ الَّتِیْ اِنْ لَقِیَتْ فَرَّتْ وَ اِنْ غَنِمَتْ غَلَّتْ۔ تم ان سواروں سے الگ رہو جو صرف لوٹ کے طالب ہیں۔ اگر دشمن سے مڈبھیڑ ہو تو بھاگ جائیں اگر لوٹ کا مال حاصل کریں تو اس میں چوری کریں (کچھ مال چھپا رکھیں تقسیم میں شریک نہ کریں۔ بعض نے کہا ان سواروں سے وہ لوگ مراد ہیں جن کا نام مجاہدین کے دفتر میں نہ ہو وہ اپنی خوشی سے لشکر کے ساتھ ہو لیں اور حصہ داروں کی طرح نہ لڑیں بلکہ جب چاہیں بھاگ کر اپنے گھروں کو چل دیں)۔

ثُمَّ كَانَ مَشْیُهٗ اِلَی الْمَسْجِدِ وَ صَلٰوتُهٗ نَافِلَةً لَّهٗ۔ پھر مسجد کو جانا اور نماز پڑھنا اس کا ثواب الگ اس کو ملے گا۔

فَرِحَ ابْنُ مَرْجَانَةَ بِنَوَافِلِ الْخَیْرِ وَكَثْرَتِهَا۔ ابن مرجانہ ثواب کے نوافل اور ان کی کثرت پر خوش ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ اَنْفَال وہ مال جو کافروں سے بن لڑے بھڑے ہاتھ آئے۔ فقہا اس کو فَیْئٌ کہتے ہیں اور باغ فدک انفال میں سے تھا۔ یہ خاص اللہ اور اس کے رسول کے ہیں)۔

نَفْهٌ۔ تھک جانا، سست ہو جانا۔

نُفُوْهٌ۔ نامرد بزدل ہونا۔

اِسْتِنْفَاهٌ۔ آرام کرنا۔

نَافِهٌ۔ ضعیف، ناتوان، تھکا ہوا (اس کی جمع نُفَّهٌ ہے۔

مُنَفَّهٌ۔ کے بھی یہی معنی ہیں۔

نَفِهَتْ لَهُ النَّفْسُ۔ نفس اس سے سست اور درماندہ ہو گیا۔

نَفْیٌ۔ ہٹانا، دور کرنا، زائل کرنا، مٹا دینا، نیست کرنا، نکال دینا (نَفْوٌ بھی ایک لغت ہے نَفْیٌ میں) قید کرنا، خارج البلد کرنا، اٹھانا، انکار کرنا، ڈال دینا، اگل دینا، اڑا دینا۔

نُفَاوَةٌ۔ ہر چیز کا خراب اور ردی حصہ جو رہ جائے۔

تَنْفِیَةٌ بمعنی نَفْیٌ ہے۔

مُنَافَاةٌ۔ ہنکانا، دفع کرنا، مخالفت مباینت جیسے تَنَافِیْ ایک دوسرے کے مخالف ہونا۔

اِنْتِفَاءٌ۔ الگ ہونا، دور ہونا، مٹ جانا۔

نَفَاءٌ اور نَفَایَةٌ۔ جو خراب حصہ کسی چیز میں سے نکال ڈالا جائے۔

وَكَانَ لَنَا غَنَمٌ فَاَرَدْنَا نَفِیْتَیْنِ یا نَفِیَّتَیْنِ یا نُفَیْتَیْنِ نُجَفِّفُ عَلَیْهِمَا الْاَقِطَ۔ (زید بن اسلم نے کہا میرے والد نے مجھ کو عبداللہ بن عمرؓ کے پاس بھیجا) ہمارے پاس بکریاں تھیں، ہم دو طبق کھجور کے پتوں کے (گول جیسے دسترخوان ہوتا ہے) دودھ سکھانے کے لئے چاہتے تھے (ان کے داروغہ نے ہم کو دلا دیئے)۔

قَالَ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِالْعَزِیْزِ حِیْنَ اسْتُخْلِفَ فَرَاٰهُ شَعِثًا فَاَدَامَ النَّظَرَ اِلَیْهِ فَقَالَ لَهٗ مَالَكَ تُدِیْمُ النَّظَرَ اِلَیَّ فَقَالَ اَنْظُرُ اِلٰی مَانَفٰی مِنْ شَعْرِكَ وَحَالَ مِنْ لَّوْنِكَ۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز خلیفہ ہوئے تو محمد بن کعب نے ان کو گھورنا شروع کیا دیکھا تو ان کے بال پراگندہ اور پریشان حال ہیں اور برابر ان کو دیکھتے رہے یہاں تک کہ انھوں نے پوچھا تم کیوں برابر مجھ کو گھور رہے ہو؟ محمد بن کعب نے کہا میں تمہارے بالوں کو دیکھتا ہوں جو گر گئے ہیں اور تمہارے رنگ کو جو بدل گیا ہے (خلافت سے پہلے عمر بن عبدالعزیز بہت عیش اور آرام کے ساتھ سنورے اور بنے رہتے تھے لیکن جب خلیفہ ہوئے تو پریشان حال رہنے لگے ان کو بڑی فکر ہو گئی خلافت سخت مواخذہ کی چیز ہے)۔

اَلْمَدِیْنَةُ كَالْكِیْرِ تَنْفِیْ خَبَثَهَا۔ مدینہ بھٹی کی طرح ہے

اپنا میل کچیل نکال کر پھینک دیتا ہے (یہ مخصوص تھا آنحضرتؐ کے عہد سے جب مدینہ کی اقامت پر خالص مسلمانوں نے صبر کیا تھا- لیکن آنحضرتؐ کے عہد کے بعد مدینہ میں اچھے برے سب قسم کے لوگ رہتے ہیں (اور ایک حدیث میں ہے کہ دجال کے ظہور کے وقت مدینہ تین جھونکے کھائے گا اور منافق اور کافر اس میں سے نکل جائیں گے- اور ہمارے زمانہ میں تو مدینہ میں چور' دغاباز' لٹیرے سب قسم کے لوگ ہیں اور نیک لوگ بھی ہیں)-

وَلَمْ یُرَخِّصْ فِی الْاِنْتِفَاءِ- بچہ کو نفی اور لعان کرنے کی اجازت نہیں دی-

تَنْفِی الذُّنُوْبَ- اس کا مطلب کتاب الدّال میں گزر چکا ہے-

تَنْفِی الرِّجَالَ- اس کا مطلب کتاب الراء میں گزر چکا ہے-

اَوْ یُنْفَوْا مِنَ الْاَرْضِ- کی تفسیر میں امام جعفر صادق نے فرمایا ایک سال تک جہاں اس نے یہ جرم کیا ہے وہاں سے نکال دیا جائے اور جہاں جا کر رہے وہاں لکھ دیا جائے کہ وہ خارج البلد ہے کوئی اس کو اپنے ساتھ نہ کھلائے نہ پلائے نہ اس سے شادی بیاہ کرے جب وہاں سے نکل کر دوسرے مقام پر جائے تو اس کو بھی یہی لکھ دیا جائے ایک سال اس کا یہی حال رہے یہاں تک کہ ذلیل ہو کر توبہ کرے-

حَجُّ الْبَیْتِ مَنْفَاةٌ لِلْفَقْرِ- خانہ کعبہ کا حج کرنا محتاجی اور مفلسی کو دور کرتا ہے (شاید اسی حدیث کو سن کر بہت سے مفلس لوگ بھیک مانگتے ہوئے بغیر زاد و راحلہ کے حج کو جایا کرتے ہیں)-

بَاعَ نُفَایَةَ بَیْتِ الْمَالِ- بیت المال کا کوڑہ کچرہ (خراب مال ناکارہ) بیچ ڈالا-

بابُ النّون مع القاف

نَقْبٌ- پھاڑنا' سوراخ کرنا' جانا' تفتیش کرنا' پیوند لگانا-

نِقَابَةٌ- نقیب بننا (یعنی نگران حال خبر رکھنے والا-)

نَقَبٌ- پھٹ جانا' ننگے پاؤں ہونا-

تَنْقِیْبٌ- چلنا' جائے پناہ کے لئے خوب ڈھونڈنا تلاش کرنا-

مُنَاقَبَةٌ اور نِقَابٌ- مناقب بیان کر کے دوسرے پر فخر کرنا-

اِنْقَابٌ- چلنا' حاجب یا نقیب ہونا-

تَنَقُّبٌ اور اِنْتِقَابٌ- نقاب ڈالنا-

مَنْقَبَةٌ- تعریف اور فضیلت کا کام (جیسے مَثْلَبَةٌ عیب اور مذمت کا کام مَنَاقِبُ اور مَثَالِبُ جمع ہے)-

وَکَانَ عُبَادَةُ مِنَ النُّقَبَاءِ- عبادہ بن صامت انصار کے نقیبوں میں سے تھے (آنحضرتؐ نے لیلۃ العقبہ میں انصار کو ہر شاخ کا ایک نقیب مقرر کر دیا تھا کہ وہ اپنے لوگوں کو سمجھا بجھا کر اسلام کی طرف مائل کرے' عبادہ بن صامت کو بھی ایک شاخ کا نقیب بنایا تھا- نہایہ میں ہے کہ سب بارہ نقیب مقرر کئے تھے)-

اِنِّیْ لَمْ اُوْمَرْ اَنْ اُنَقِّبَ عَنْ قُلُوْبِ النَّاسِ- مجھ کو یہ حکم نہیں ہوا کہ لوگوں کے دلوں کو کریدوں (خواہ مخواہ چھپی ہوئی باتوں کو فاش کروں- مطلب یہ ہے کہ میں ظاہر پر حکم دیتا ہوں دلوں کا حال اللہ ہی خوب جانتا ہے)-

مَنْ سَاَلَ عَنْ شَیْءٍ فَنَقَّبَ عَنْهُ- جو شخص کوئی بات پوچھے پھر اس کا کھوج لگائے-

اِنَّ النُّقْبَةَ تَکُوْنُ بِمِشْفَرِ الْبَعِیْرِ اَوْ بِذَنَبِهٖ فِی الْاِبِلِ الْعَظِیْمَةِ فَتَجْرَبُ کُلُّهَا فَقَالَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَمَا اَجْرَبَ الْاَوَّلَ- (آنحضرتؐ نے فرمایا بیماری کا چھوت لگنا کوئی چیز نہیں ہے (یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا) تب ایک گنوار بولا یا رسول اللہ! پہلے کھجلی اونٹ کے منہ میں شروع ہوتی ہے یا اس کی دم میں جہاں بہت اونٹ ہوتے ہیں پھر سب اونٹ خارشتی ہو جاتے ہیں- آنحضرتؐ نے فرمایا اچھا پہلے اونٹ کو کس نے خارشتی کیا؟-

اِنِّیْ عَلٰی نَاقَةٍ دَبْرَاءَ عَجْفَاءَ نَقْبَاءَ وَاسْتَحْمَلَهٗ فَظَنَّهٗ کَاذِبًا فَلَمْ یَحْمِلْهُ فَانْطَلَقَ وَهُوَ یَقُوْلُ:

اَقْسَمَ بِاللّٰهِ اَبُوْ حَفْصٍ عُمَرُ
مَامَسَّهَا مِنْ نَقَبٍ وَّلَا دَبَرٌ

(ایک گنوار حضرت عمرؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا) میری اونٹنی کی پیٹھ لگ گئی ہے دبلی ہے اس کے پاؤں گھس گئے ہیں پتلے ہوگئے ہیں اور حضرت عمرؓ سے اس نے سواری مانگی- حضرت عمرؓ نے اس کو جھوٹا سمجھا اور سواری نہیں دی تب وہ یہ شعر پڑھتا ہوا چلا کہ "ابو حفص عمرؓ نے قسم کھائی میری اونٹنی کے نہ پاؤں گھسے ہیں نہ اس کی پیٹھ لگی ہے"-

اَنْقَبْتِ وَ اَدْبَرْتِ- (حضرت عمرؓ نے ایک حج کرنے والی عورت سے کہا) تو نے اپنے اونٹ کے پاؤں گھس ڈالے' اس کی پیٹھ لگا دی-

وَلْيَسْتَأْنِ بِالنَّقِيْبِ وَالظَّالِعِ- خارشتی اور لنگڑے اونٹ پر نرمی کرے-

فَنَقِبَتْ اَقْدَامُنَا- ہمارے پاؤں پتلے پڑ گئے' گھس گئے اس میں آبلے آ گئے' زخمی ہو گئے-

لَاشُفْعَةَ فِي فِنَاءٍ وَّلَا طَرِيْقٍ وَّلَا مَنْقَبَةٍ- مکان کے میدان (جلوخانے) اور راستہ اور گلی میں شفعہ نہیں ہے-

اِنَّهُمْ فَزِعُوْا مِنَ الطَّاعُوْنِ فَقَالَ اَرْجُوْ اَنْ لَّايَطْلُعَ اِلَيْنَا نِقَابُهَا- لوگ طاعون سے ڈر گئے تب آنحضرتؐ نے فرمایا مجھ کو امید ہے کہ مدینہ کی گھاٹیوں سے وہ پار ہو کر نہیں آئے گا (نِقاب جمع ہے نَقْبٌ کی- بمعنی گھاٹی یعنی وہ راستہ جو دو پہاڑوں کے درمیان ہوتا ہے)-

عَلٰی اَنْقَابِ الْمَدِيْنَةِ مَلَائِكَةٌ لَّا يَدْخُلُهَا الطَّاعُوْنُ وَلَا الدَّجَّالُ- مدینہ کی گھاٹیوں پر فرشتوں کا پہرہ ہے وہاں طاعون اور دجال نہیں آ سکتا-

مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ نِقَابُ الْمَدِيْنَةِ- اس پر مدینہ کی گھاٹیاں حرام ہیں-

لَيْسَ مِنْ نِقَابِهَا- وہ اس کی گھاٹیوں میں نہیں ہے-

اِنَّهٗ مَيْمُوْنُ النَّقِيْبَةِ- وہ مبارک طبیعت کا آدمی ہے پاک نفس ہے یا قسمت والا اپنے مطالب میں کامیاب-

اِنَّهُ اشْتَكٰى عَيْنُهٗ فَكَرِهَ اَنْ يَّنْقُبَهَا- حضرت ابوبکر صدیقؓ کی آنکھ میں خلل ہو گیا انھوں نے قدح کرانا پسند نہیں کیا-

اَلْبَسَتْنَا اُمُّنَا نُقْبَتَهَا- ہماری ماں نے ہم کو اپنا پاجامہ پہنایا (نہایہ میں ہے کہ جس پاجامہ میں حجزہ یعنی بندھن ہو (نیفہ نہ ہو) اس کو نُقْبَہ کہتے ہیں (اگر نیفہ ہو تو اس کو سراویل کہیں گے)-

اِنَّ مَوْلَاةَ اِمْرَاَةٍ اِخْتَلَعَتْ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ لَّهَا وَكُلِّ ثَوْبٍ عَلَيْهَا حَتّٰى نُقْبَتِهَا فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ- ایک عورت نے اپنے خاوند سے خلع کیا ہر چیز کے بدلے جو اس کی ملک میں ہے اور ہر کپڑے کے بدلے جو اس کے تن پر ہے یہاں تک کہ لہنگہ (ازار) بھی تو عبداللہ نے اس پر کچھ انکار نہیں کیا (یعنی اس شرط کو خلع میں جائز رکھا)-

اِنْ كَانَ لَنِقَابًا- حجاج نے عبداللہ بن عباس کا ذکر کیا تو کہا وہ بڑے عالم تھے (ایک روایت میں لَمِنْقَبًا ہے معنی وہی ہیں یعنی ہر بات کو کھود کر نکالنے والے بڑی بحث کرنے والے)-

اَلنِّقَابُ مُحْدَثٌ- (ابن سیرینؒ نے کہا) جو عورتیں اب نقاب رکھتی ہیں یہ نئی بات ہے (جس میں آنکھیں کھلی رہتی ہیں اگلے زمانے میں نقاب میں ایک آنکھ چھپی رہتی اور ایک کھلی ہوئی اس کو وصوصہ اور برقعہ کہتے)-

لَاتَنْتَقِبُ الْمُحْرِمَةُ- احرام والی عورت منہ پر نقاب نہ ڈالے (کپڑے کو منہ سے الگ رکھے یا منہ کھلا رہنے دے)-

تَسْأَلِيْنَ عَنِ ابْنِكِ وَاَنْتِ مُنْتَقِبَةٌ- تو اپنے بیٹے کی کیفیت دریافت کرتی ہے (کہ وہ زندہ رہا یا مارا گیا) اور نقاب منہ پر ڈالے ہوئے ہے (حالانکہ عرب کی عورتوں کی عادت ہے کہ مصیبت کے وقت نقاب اٹھا دیتی ہیں منہ کھول دیتی ہیں- اس روایت سے یہ نکلتا ہے کہ نقاب صحابہؓ کے عہد میں موجود تھا مگر وہی نقاب جس میں دونوں آنکھیں چھپی رہتی تھیں یا ایک آنکھ لیکن دونوں آنکھیں کھلی رہنا جیسے حال کے نقاب میں ہے یہ اگلے زمانے میں نہ تھا)-

نَاقِبَةٌ- وہ زخم جو گوشت اور ہڈی کے اندر گھس جائے-

نَقِيْبٌ- ایک موضع ہے مدینہ کے قریب اور نگہبان حال بتانے والا-

نَقْثٌ- ہڈی میں سے مغز نکال لینا' منتقل کرنا' ہلانا' کھودنا'

نکالنے کے لئے تکلیف وہ بات کرنا۔

تَنْقِيْثٌ۔ جلدی کرنا۔

تَنَقُّثٌ۔ مائل کرنا' مہربان کرنا۔

اِنْتِقَاثٌ۔ جلدی کرنا' مغز ہڈی میں سے نکالنا۔

وَلَا تُنَقِّثُ مِيْرَتَنَا تَنْقِيْثًا۔ ہمارے غلہ کو کہیں نہیں لے جاتی (امانت دار ہے)۔

نَقْحٌ۔ مغز ہڈی میں سے نکالنا' پوست اتارنا' عمدہ کو خراب سے الگ کرنا۔

تَنْقِيْحٌ۔ صاف کرنا' درست کرنا۔

مُنَاقَحَةٌ۔ مقابلہ کرنا۔

اِنْقَاحٌ بمعنی تَنْقِيْحٌ ہے۔

تَنَقُّحٌ۔ کم ہونا۔

اِنْتِقَاحٌ۔ مغز نکالنا۔

اِنَّهُ لَنَقِحٌ۔ وہ بڑا عالم اور تجربہ کار ہے۔

خَيْرُ الشِّعْرِ الْحَوْلِيُّ الْمُنَقَّحُ۔ بہتر شعر وہ ہے جس پر ایک سال گزر گیا ہو (اس کی تصحیح ہو گئی ہو)۔

نَقْخٌ۔ مارنا' توڑنا' نکالنا۔

نُقَاخٌ۔ ٹھنڈا شیریں پانی کیونکہ وہ پیاس کو توڑتا ہے۔

اِنَّهُ شَرِبَ مِنْ رُوْمَةَ فَقَالَ هٰذَا النُّقَاخُ۔ آنحضرتؐ نے بیر رومہ کا پانی پیا (جو مدینہ کا مشہور کنواں ہے) اور فرمایا یہ پانی تو ٹھنڈا اور شیریں ہے (اسی کنویں کو حضرت عثمانؓ نے خرید کر وقف کر دیا تھا)۔

نَقْدٌ۔ پرکھنا' جانچنا۔ جیسے اِنْتِقَادٌ ہے اور نقد دینا (جو ضد ہے ادھار کی) دزدیدہ نظر کرنا' کاٹنا' ٹوٹ جانا۔

اِنْقَادٌ۔ پتے نکلنا۔

تَنَقُّدٌ۔ پرکھنا۔

نَقْدَانُ۔ سونا' چاندی۔

فَنَقَدَنِيْ ثَمَنَهُ۔ مجھ کو اس کی قیمت نقد دے دی۔

قَالَ اِنِّيْ صَائِمٌ فَلَمَّا فَرَغُوْا جَعَلَ يَنْقُدُ شَيْئًا مِّنْ طَعَامِهِمْ۔ (حضرت ابوذر غفاریؓ کو ان کے ساتھ والوں نے سفر میں دستر خوان پر بلایا) تو کہنے لگے میں روزہ دار ہوں۔ جب وہ کھا چکے تو آپ ان کے بچے ہوئے کھانے میں سے کچھ کچھ چگنے لگے (جیسے پرندہ تھوڑا تھوڑا چگتا ہے)۔

وَقَدْ اَصْبَحْتُمْ تَهْذَرُوْنَ الدُّنْيَا وَنَقَدَ بِاِصْبَعِهِ۔ تم تو دنیا میں کشادگی کرتے ہو (دنیاوی سامان و اسباب خوب جمع کرتے ہو) اور انگلی کو مار کر آواز نکالی (ایک روایت میں نَقَرَ ہے معنی وہی ہیں)۔

اِنْ نَقَدْتَ النَّاسَ نَقَدُوْكَ۔ اگر تو لوگوں کی پیٹھ پیچھے برائی کرے گا تو وہ بھی تیری برائی کریں گے۔

جِئْتُ بِنَقَدٍ اَجْلُبُهُ اِلَى الْكُوْفَةِ۔ میں چھوٹی چھوٹی بکریاں لایا ان کو کوفہ لئے جاتا تھا۔

صُلْتَ عَلَى الْاَسَدِ وَبُلْتَ عَنِ النَّقَدِ۔ یہ ایک مثل ہے یعنی شیر پر تو تو نے حملہ کیا اور چھوٹی بکری کے سامنے پیشاب نکل گیا۔

اِرْمُوْا فِيْهِمْ فَاِنَّمَا هُمْ نَقَدٌ۔ ان پر تیر چلاؤ' وہ چھوٹی چھوٹی بکریاں ہیں (یعنی خارجی لوگ ضعیف اور ناتوان ہیں' ان کو مار ڈالو)۔

وَعَادَ النِّقَادُ مُجْرَنْثِمًا۔ اور چھوٹی چھوٹی بکریاں (قحط کی وجہ سے) یکجا جمع ہو گئیں۔

تَوَاصَوْا فِي الصُّفُوْفِ فَاِنَّ الشَّيْطَانَ يَدْخُلُ فِي الْخَلَلِ كَالنَّقَدِ۔ صفوں میں ایک دوسرے سے مل کر کھڑے ہو شیطان خالی جگہوں میں چھوٹی بکریوں کی طرح گھس آتا ہے۔

ثُمَّ نَقَدَ بِيَدِهِ۔ پھر انگلی کی ایک پور کو دوسری پور پر مارا (کمی یا حقارت ظاہر کرنے کو)۔

مَنْ اَرَادَ اَنْ تُطْوٰى لَهُ الْاَرْضُ فَلْيَتَّخِذِ النَّقَدَ مِنَ الْعَصَا۔ جو شخص چاہے کہ سفر جلدی سے طے ہو تو نقد کی لاٹھی رکھے (نقد ایک درخت ہے۔ بعض نے کہا بادام تلخ)۔

نَقْذٌ۔ نجات دینا' خلاص کرنا۔

تَنْقِيْذٌ اور اِنْقَاذٌ اور تَنَقُّذٌ اور اِنْتِقَاذٌ کے بھی یہی معنی ہیں۔

اَنْقِذُوْا اَنْفُسَكُمْ مِنَ النَّارِ۔ اپنی جانوں کو دوزخ سے چھڑاؤ۔

حَقًّا عَلَيَّ اَنْ اَسْتَنْقِذَهٗ مِنَ النَّارِ - مجھ کو دوزخ سے اس کا چھڑانا ضرور ہے-

يَامُنْقِذَ الْغَرْقٰى - اے ڈوبتوں کے چھڑانے والے‘ ان کو نجات دلانے والے‘ بچانے والے-

مُنْقِذٌ - حبان کے باپ کا نام تھا جو ایک بھولے بھالے صحابی تھے-

نَقْرٌ - مارنا‘ عیب کرنا‘ سوراخ کرنا‘ پھونکنا‘ لکھنا‘ چگنا‘ کھودنا‘ بحث کرنا‘ انگوٹھے کو بیچ کی انگلی پر مار کر آواز نکالنا‘ ٹھونگیں مارنا-

نَقْرٌ - غصہ ہونا‘ عیب کرنا-

مُنَاقَرَةٌ اور نِقَارٌ - تکرار کرنا‘ حجت کرنا-

اِنْتِقَارٌ - اختیار کرنا-

نَهٰى عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ - کوّے کی طرح ٹھونگ لگانے سے منع فرمایا (یعنی سجدے میں نہ ٹھہرنا‘ جلدی سے سر اٹھا لینا)-

حَتّٰى اِذَا اصْفَرَّتْ نَقَرَ - منافقوں کی نماز یہ ہے جب سورج زرد ہوا تو اٹھے ٹھونگیں لگانے لگے (جلدی جلدی رکوع سجدہ کرنے لگے)-

فَلَمَّا فَرَغُوْا جَعَلَ يَنْقُرُ شَيْئًا مِّنْ طَعَامِهِمْ - جب وہ لوگ کھانے سے فارغ ہو گئے تو ابوذر ان کے بچے ہوئے کھانے پر ٹھونگ لگانے لگے (یعنی تھوڑا تھوڑا انگلی سے لے کر کھانے لگے)-

نَهٰى عَنِ النَّقِيْرِ - نقیر میں جو نبیذ بھگویا جائے اس سے آپ نے منع فرمایا (کھجور کی لکڑی کو کھود کر اس کو پیالے کی طرح بنا لیتے ہیں اس کو نقیر کہتے ہیں اس میں نبیذ بھگویا جائے تو جلدی نشہ پیدا کرتا ہے)-

عَلٰى نَقِيْرٍ مِّنْ خَشَبٍ - لکڑی کی سیڑھی پر (ایک موٹی لکڑی کو کھود کر اس میں سیڑھیوں کی طرح تلے اوپر طبقے بنا دیتے ہیں اس کو لگا کر بالا خانوں پر چڑھ جاتے ہیں)-

وَلَا يُظْلَمُوْنَ نَقِيْرًا - کی تفسیر میں ابن عباس نے اپنا انگوٹھا کلمہ کی انگلی پر رکھا پھر پھونک ماری اور کہا یہی نقیر ہے-

فَيَنْقُرُ عِنْدَ عِجَانِهٖ - اس کے دبر کے پاس پھونکتا ہے-

اِنَّهٗ عَطَسَ عِنْدَهٗ رَجُلٌ فَقَالَ حَقِرْتَ وَ نَقِرْتَ - ایک شخص ان کے پاس چھینکا تو کہا تو حقیر ہوا اور زخمی ہوا- (بعض نے کہا نقیر تابع ہے حقیر کا - عرب لوگ کہتے ہیں حَقِيْرٌ نَقِيْرٌ - جیسے ہندی لوگ کہتے ہیں پانی وانی روٹی‘ ووٹی)-

مَتٰى مَايَكْثُرُ حَمَلَةُ الْقُرْاٰنِ يُنَقِّرُوْا وَمَتٰى مَايُنَقِّرُوْا يَخْتَلِفُوْا - جب قرآن کے حافظ بہت ہوں گے تو کھود کھاد کریں گے اور جب کھود کھاد کریں گے تو ایک دوسرے سے اختلاف کریں گے (ایک آیت کے معنی ایک کچھ قرار دے گا‘ ایک کچھ ایک شخص کسی لفظ کو ایک صورت پر پڑھے گا دوسرا دوسری صورت پر)-

فَنَقَّرَ عَنْهُ - انھوں نے اس کی بحث کی (خوب غور کیا)-

فَنَقَّرَتْ لِيَ الْحَدِيْثَ - اس نے اس بات کی تہہ بیان کی (جو مجھ سے پوشیدہ تھی - ایک روایت فائے موحدہ سے ہے- کرمانی نے کہا یعنی سارا قصہ مجھ سے نقل کیا)-

بَلَغَ ابْنَ الْمُسَيّبِ قَوْلُ عِكْرِمَةَ اَنَّ الْحِيْنَ سِتَّةُ اَشْهُرٍ فَقَالَ اِنْتَقَرَهَا عِكْرِمَةُ - سعید بن میسّب کو یہ خبر پہنچی کہ عکرمہ حین کی تفسیر چھ مہینے سے کرتے ہیں تو سعید نے کہا شاید عکرمہ نے یہ قرآن سے نکالا یا اپنے دل سے تراش لیا (عرب لوگ کہتے ہیں نَقَّرَ بِاسْمِ فُلَانٍ یا اِنْتَقَرَ جب جماعت میں سے اس کا نام لے)-

فَاَمَرَ بِنُقْرَةٍ مِّنْ نُحَاسٍ فَاُحْمِيَتْ - انھوں نے حکم دیا تانبے کی ایک دیگچی گرم کی گئی-

مَابِهٰذِهِ النُّقْرَةِ اَعْلَمَ بِالْقَضَاءِ مِنِ ابْنِ سِيْرِيْنَ - اس گڑھے میں (یعنی بصرے میں) قضا کا علم ابن سیرین سے زیادہ کسی کو نہیں ہے (اصل میں نُقْرَة وہ گڑھا جس میں پانی جمع ہوتا ہے یعنی کنڈ تالاب - مراد یہاں بصرے کا شہر ہے)-

نُقْرَةُ الْقَفَا - گدی کا گڈھا-

ثُمَّ نَقَرَ بِيَدِهٖ - پھر انگوٹھے کو انگلی پر مار کر آواز نکالی-

اِنَّ جِبْرِيْلَ نَقَرَ رَاْسَ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْتَهْزِئِيْنَ - حضرت جبرئیلؑ نے ٹھٹا مارنے والے کافروں میں سے ایک کے سر پر مار لگائی-

نَقَرَاتٍ - میرے سر میں مرغ نے تین ٹھونگیں لگائیں (یہ حضرت عمرؓ نے خواب میں دیکھا تھا اس کی تعبیر یہ ہوئی کہ ابولولو مغیرہ کے غلام نے تین خنجر آپ کو مارے - آپ نماز پڑھ رہے تھے - یہ واقعہ شہادت مشہور ہے)-

نَقِیْر - اس گڑھے کو بھی کہتے ہیں جو گٹھلی کے اندر ہوتا ہے-

نَقَرَ اَرْبَعًا - چار ٹھونگیں لگائیں (رکعتوں کے اعتبار سے چار کہا ورنہ چار رکعتوں میں آٹھ سجدے ہوتے ہیں)-

نُقْرَةُ النَّحْرِ - سینہ کا گڈھا (دگدگی)-

اَلْحِجَامَةُ فِی النُّقْرَةِ تُوْرِثُ النِّسْیَانَ - گدی کے گڑھے میں پچھنے لگانا نسیان پیدا کرتا ہے (اس کا اثر دماغ کی قوت حافظہ پر ہوتا ہے)-

لَیْسَ فِی النُّقَرِ شَیْءٌ - چاندی سونے کے ڈلوں میں (جن پر سکہ نہ پڑا ہو) زکوٰۃ نہیں ہے (اکثر علماء اس کے خلاف ہیں اور چاندی سونے میں خواہ ڈلے ہوں زکوٰۃ واجب کہتے ہیں - دوسری حدیث سے یہ مستفاد ہے)-

نِقْرِسٌ - ایک درد ہے جو ٹخنوں، پاؤں کی انگلیوں اور انگوٹھوں میں ہوتا ہے-

وَعَلَیْهِ نَقَارِسُ الزَّبَرْجَدِ وَالْحَلْیُ - اس پر زمرد کے پھول اور زیور تھے-

کُنْتُ شَاکِیًا نَقَارِسَ فَسَاَلْتُ عَائِشَةَ عَنْهُ - مجھ کو نقرس کا درد تھا - میں نے حضرت عائشہؓ سے اس بیماری کا پوچھا (بعض نے کہا یہ راوی کی تصحیف ہے اور صحیح بِفَارِسَ ہے یعنی میں ایران میں بیمار تھا گو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ایران میں نہیں گئیں مگر انھوں نے ایران سے آنے کے بعد حضرت عائشہؓ سے پوچھا ہوگا)-

نَقْزٌ یا نَقَزَانٌ - کودنا-

تَنْقِیْزٌ - نچانا-

اِنْقَازٌ - ہمیشہ صاف شیریں پانی پینا-

نَقِزٌ - صاف شیریں پانی-

نُقَازٌ - طاعون کی طرح ایک بیماری ہے جو جانوروں کو ہوتی ہے-

کَانَ یُصَلِّی الظُّهْرَ وَالْجَنَادِبُ تَنْقُزُ مِنَ الرَّمْضَاءِ - آنحضرتؐ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے جب کیڑے گرمی کی شدت سے کودتے پھرتے (جَنَادِبُ جمع ہے جُنْدُبُ کی بمعنی ٹڈا یا وہ کیڑا جو گرمی میں آواز کرتا ہے)-

یَنْقُزَانِ الْقِرَبَ عَلٰی مُتُوْنِهِمَا - دونوں پانی کی مشکیں اپنی پیٹھ پر لادکر لا رہی تھیں (مجاہدین کو پانی پلا رہی تھیں)-

فَرَاَیْتُ عَقِیْصَتَیْ اَبِیْ عُبَیْدَةَ یَنْقُزَانِ وَهُوَ خَلْفَهٗ - ابوعبیدہؓ کے دونوں گیسو ہل رہے تھے اچک رہے تھے وہ ان کے پیچھے تھے-

مَا کَانَ اللّٰهُ لِیُنْقِزَ عَنْ قَاتِلِ الْمُؤْمِنِ - اللہ تعالیٰ مومن کے قاتل کو سزا دینے سے باز نہیں رہے گا (عرب لوگ کہتے ہیں اَنْقَزَ عَنِ الشَّیْءِ اس سے باز رہا)-

لَوْ تَنَقَّرَتْ کَبِدُهٗ عَطْشًا لَمْ یَسْتَسْقِ مِنْ دَارِ صَیْرَفِیٍّ - اگر اس کا جگر پیاس سے کودنے لگے جب بھی صراف کے گھر سے پانی نہیں مانگے گا (ایک روایت میں تَفَرَّتَتْ ہے یعنی اگر اس کا کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے ہوجائے)-

نَقْسٌ - ناقوس مارنا، عیب کرنا، ٹھٹا کرنا-

تَنْقِیْسٌ - لقب دینا-

نَاقِسٌ - ترش-

نِقْسٌ - لکھنے کی سیاہی (اَنْقَاس اس کی جمع)-

حَتّٰی نَقَسُوْا اَوْ کَادُوْا یَنْقُسُوْنَ - یہاں تک کہ ناقوس مارنے لگے یا مارنے کو تھے-

نَاقُوْس - ایک بڑی لکڑی جس پر چھوٹی لکڑی سے مار لگاتے ہیں تو آواز نکلتی ہے نصاریٰ اگلے زمانے میں اسی سے لوگوں کو نماز کے لئے بلاتے تھے-

اِتَّخِذُوْا نَاقُوْسًا - ایسا کرو ایک ناقوس بنالو (اس کو بجا کر لوگوں کو نماز کے لئے بلایا کرو-)

نَقْشٌ - رنگ برنگ کرنا، جماع کرنا، نکالنا، صاف کرنا-

تَنْقِیْشٌ - رنگ برنگ کرنا-

مُنَاقَشَةٌ - جانچ کر حساب لینا، کوڑی کوڑی کا جھگڑا کرنا-

اِنْقَاش - ہمیشہ تر کھجور کھانا' ہمیشہ جماع کرنا' قرض دار پر تقاضا کرنا-

اِنْتِقَاش - کانٹا نکال لینا' نکالنا' اختیار کرنا-

نَقَّاش - نقش کرنے والا-

مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ عُذِّبَ - جس سے جانچ کر (رتی رتی کا) حساب لیا جائے گا اس کو عذاب ہوگا (کیونکہ ایسے محاسبہ میں کوئی بندہ پورا نہیں اتر سکتا بغیر اس کے فضل و کرم کے کام نہیں چلتا)-

مَنْ نُوْقِشَ الْحِسَابَ هَلَكَ - جس سے جانچ کر حساب لیا جائے گا وہ تباہ ہوگا-

يَوْمَ يَجْمَعُ اللّٰهُ فِيْهِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ لِنِقَاشِ الْحِسَابِ - جس دن اللہ تعالیٰ اگلوں اور پچھلوں کو حساب کا تصفیہ کرنے کے لئے اکٹھا کرے گا-

وَاِذَا شِيْكَ فَلَا انْتُقِشَ - جب کانٹا گھس جائے تو اس کو نہ نکالے (ایک روایت میں فَلَا انْتَعَشَ ہے مگر اس کے معنی یہاں نہیں بنتے اِنْتَعَشَ کے معنی بلند ہوا)-

مِنْقَاش - نقش کرنے کا آلہ اور موچنہ جس سے کانٹا نکالتے ہیں-

اِسْتَوْصُوْا بِالْمِعْزٰى خَيْرًا فَاِنَّهٗ مَالٌ رَقِيْقٌ وَانْقُشُوْا لَهٗ عَطَنَهٗ - بکریوں کو اچھی طرح رکھو وہ ایک نرم مال ہے (یعنی نازک اور لطیف) اور ان کا تھان صاف کر دو (اس میں سے کانٹے پتھر وغیرہ نکال کر)-

لَاتَنْقُشُوْا عَلٰى خَوَاتِيْمِكُمْ - اپنی انگوٹھیوں پر کندہ نہ کراؤ (یعنی اسمائے الٰہی' آیات وغیرہ کیونکہ پاخانہ جاتے وقت تکلیف ہوگی اس کو اتارنا ہوگا- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ اس پر محمد رسول اللہ کندہ نہ کراؤ جو آنحضرتؐ کی انگوٹھی کا نقش تھا)-

نَقْشُ خَاتِمِهٖ كَانَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ - آنحضرتؐ کی انگوٹھی پر یہ کندہ تھا محمد رسول اللہ-

اِنْتَقَشَهٗ - اس کو اختیار کیا' چنا-

نِقَاشَةٌ - نقاشی کا پیشہ-

نَقْصٌ یا تَنْقَاصٌ یا نُقْصَانٌ - گھٹنا' کم ہو جانا' پورا ہونے کے بعد-

تَنْقِيْصٌ اور اِنْقَاصٌ - کم کرنا' گھٹانا-

اِنْتِقَاصٌ - کم ہونا-

تَنَاقُصٌ - آہستہ آہستہ کم ہونا-

تَنَقُّصٌ - نقصان میں پڑنا' برائی کرنا-

اِسْتِنْقَاصٌ - کم کرنے کی درخواست کرنا-

مَنْقَصَةٌ - نقص' عیب-

نَقَائِصُ - عیوب-

شَهْرَا عِيْدٍ لَّايَنْقُصَانِ - عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے (گو ۲۹ دن کے ہوں مگر ثواب ۳۰ دن کا ملتا ہے- بعض نے کہا شوال اور ذی الحجہ دونوں ۲۹ دن کے نہیں ہوتے ایک انتیس دن کا ہوگا تو دوسرا تیس کا)-

اَيَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا يَبِسَ يَاجَفَّ - کیا تازی کھجور سوکھ کر وزن میں کم ہو جاتی ہے-

اِنْتِقَاصُ الْمَاءِ - پانی سے پیشاب کو کم کرنا (یعنی پانی سے استنجا کرنا- ایک روایت میں اِنْتِفَاص ہے فائے موحدہ سے اس کا ذکر اوپر گزر چکا ہے جب ذکر پر پانی ڈالا جاتا ہے تو قطرہ آنا کم ہوتا ہے)-

اِلَّا مَانَقَصَ هٰذَا الْعُصْفُوْرُ - میرے اور تمہارے علم نے خداوند کریم کے علم میں سے اتنا لیا ہے جتنا اس چڑیا نے سمندر میں سے چونچ ڈال کر لیا ہے (یہ بھی صرف قلت کے بیان کے لئے ہے- ورنہ خداوند کریم کی معلومات غیر متناہی ہیں اور متناہی کو غیر متناہی سے اتنی بھی نسبت نہیں ہو سکتی)-

وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ - اور دین کا علم کم ہو جائے گا-

مِنْ غَيْرِ اَنْ يَّنْقُصَ مِنْ اُجُوْرِهِمْ - ان کے ثواب میں سے کچھ کم ہوئے بغیر-

مَانَقَصَ مَالٌ مِّنْ صَدَقَةٍ - خیرات کرنے سے مال کم نہیں ہوتا (بلکہ اللہ تعالیٰ اور زیادہ دیتا ہے)-

مَانَقَصَتْ صَدَقَةٌ مِّنْ مَّالٍ - صدقہ اور خیرات نے کسی مال کو کم نہیں کیا-

مَنْ ظَلَمَ مُعَاهِدًا اَوِ انْتَقَصَهٗ - جو شخص کسی ذمی پر ظلم

کرے یا اس کا حق مار لے۔

فَمَازِلْتُ اَنَاقِصُهٗ۔ میں اس کو برابر کم ہی کہتا رہا۔

اَیَنْقُصُ الرُّطَبُ اِذَا جَفَّ۔ کیا تازی کھجور جب خشک ہو جاتی ہے تو اس کا وزن کم ہو جاتا ہے۔

اَلنِّسَاءُ نَوَاقِصُ الْاِیْمَانِ وَ نَوَاقِصُ الْحُظُوْظِ وَ نَوَاقِصُ الْعُقُوْلِ۔ عورتیں ناقص الایمان اور ناقص الحظ (ادھورے حصہ والی' ادھوری قسمت والی) اور ناقص العقل ہیں (ناقص الایمان اس وجہ سے کہ حیض کی حالت میں روزہ نماز نہیں ہو سکتا ناقص العقل اس وجہ سے کہ دو عورتوں کی گواہی ایک مرد کے برابر ہے۔ ناقص الحظ اس وجہ سے کہ عورتوں کو مرد کا آدھا حصہ ملتا ہے)۔

مَاصَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلٰی اَنْ قُبِضَ اَقَلَّ مِنْ ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا وَلَا نَقَصَ شَهْرُ رَمَضَانَ مُنْذُ خَلَقَ السَّمٰوٰاتِ وَالْاَرْضَ مِنْ ثَلٰثِیْنَ یَوْمًا وَّلَیْلَةً۔ امام جعفر صادقؒ سے کسی نے کہا لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے رمضان کے ۲۹ روزے رکھے فرمایا وہ جھوٹے ہیں آنحضرتؐ نے وفات تک تیس روزوں سے کم نہیں رکھے اور جب سے اللہ تعالیٰ نے آسمان زمین پیدا کئے رمضان کا مہینہ تیس دن رات سے کم نہیں ہوا۔

مترجم: کہتا ہے یہ امامیہ کی روایت ہے اور شیعہ کے بعض فقہا اسی کے قائل ہیں کہ رمضان کے تیس روزے پورے کرنا چاہئیں اور یہ احادیث صحیحہ کے خلاف ہے جن میں یہ حکم ہے کہ چاند دیکھ کر روزے شروع کرو اور چاند دیکھ کر افطار کرو اور مشاہدہ کے بھی خلاف ہے رمضان کا مہینہ کبھی ۲۹ یوم کا ہوتا ہے کبھی ۳۰ یوم کا جیسے اور مہینے۔ اور مجھ کو تو یقین نہیں کہ امام جعفر صادقؒ نے ایسا فرمایا ہو جو مشاہدہ کے خلاف ہے۔ واللہ اعلم۔

فَاِنِ انْتَقَصَ مِنْ فَرِیْضَتِهٖ شَیْئًا۔ اگر فرض میں سے کچھ کم کر دیا ہو (کوئی نماز چھوڑ دی ہو یا پوری طرح تعدیل ارکان کے ساتھ ادا نہ کی ہو)۔

نَقْضٌ۔ توڑنا' گرانا' کھولنا' بگاڑنا' آواز کرنا۔

تَنْقِیْضٌ۔ نر گھوڑے کو بغیر نعوظ کے باہر لانا۔

مُنَاقَضَةٌ۔ مخالف ہونا۔

اِنْقَاضٌ۔ آواز کرنا' توڑنا' بھاری کرنا (بعضوں نے کہا اِنْقَاض جاندار کی آواز اور نَقِیْض بے جان کی مثلاً زین کی یا جوتے کی)۔

اِنْتِقَاضٌ۔ انگلیاں چٹخانا' زبان تالو میں چپکا کر پکارنا' ٹوٹنا۔

تَنَقُّضٌ۔ ٹپکنا' بہنا۔

تَنَاقُضٌ۔ ایک دوسرے نقیض (مخالف) ہونا توڑ ڈالنا' فسخ کر ڈالنا۔

اِنْقَاضٌ۔ پھٹ جانا۔

اِنَّهٗ سَمِعَ نَقِیْضًا مِّنْ فَوْقِهٖ۔ آپ نے اوپر سے ایک آواز سنی۔

وَلَقَدْ تَنَقَّضَتِ الْغُرْفَةُ۔ بالاخانہ پھٹ گیا ٹوٹ گیا (اس کی آواز آئی)۔

فَاَنْقَضَ بِهٖ دُرَیْدٌ۔ درید نے زبان کو منہ میں پھرا کر آواز نکالی (خطابی نے کہا تالی بجائی)۔

فَنَاقَضَنِیْ وَ نَاقَضْتُهٗ۔ وہ میری بات کاٹتا تھا میں اس کی بات کاٹتا تھا۔

نَاقَضَ اِثْنَا عَشَرَ شَاعِرًا۔ بارہ شاعروں سے مناقضہ کیا ان کے خلاف شعر کہے۔

نَقْضُ الْوِتْرِ۔ وتر توڑ ڈالنا ایک رکعت اور پڑھ کر اس کو نفل کر لینا پھر نفل پڑھ کر (یعنی تہجد کی نماز) وتر دوبارہ پڑھنا۔

هَلْ یَنْقُضُ الْوِتْرَ۔ کیا وتر کو توڑ سکتا ہے۔

اُنْقُضِیْ رَاْسَكِ۔ اپنا سر کھول ڈال۔

ثُمَّ لَمْ یَنْقُضْهَا عُمْرَةً۔ حج کو فسخ کر کے عمرہ نہیں بنایا۔

اُنْقُضِیْ رَاْسَكِ وَامْتَشِطِیْ۔ سر کھول ڈال کنگھی کر لے (یعنی احرام کے غسل کے لئے جو سنت ہے تو فرض غسل کے لئے یعنی حیض کے غسل کے لئے بہ طریق اولیٰ جائز ہوگا اس لئے ترجمہ باب کی مطابقت ہوگئی)۔

نَقْضُ شَعْرِ الْمَرْاَةِ۔ عورت کا اپنے سر کے بال کھولنا (تا کہ پانی بالوں کی جڑوں تک پہنچے اور بال صاف ہو جائیں)۔

وَلَمْ یَنْقُضِ الْعِمَامَةَ۔ عمامہ نہیں توڑا (کھولا نہیں بلکہ

اس کے نیچے سے ہاتھ ڈال کر مسح کر لیا)۔

اَمْرُ نَقْضٍ بِمَا كَانُوْا يُنْهَوْنَ عَنْهُ - جس بات سے ان کو منع کیا جاتا تھا اس کو توڑنا (پہلے قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ رکھنا منع کر دیا تھا - پھر حکم دیا کہ رکھ سکتے ہو)۔

فَيَدْخُلُ فَيَنْتَقِضُ - اندر جا کر اپنی حاجت پوری کرے (یعنی استنجا کرے)۔

اِنْقَضَّ الْبَارِحَةَ - شب گزشتہ کو گر پڑا۔

نَقْضٌ - دبلا اونٹ جو سفر کرتے کرتے تھک گیا ہو۔

لَايُنْقِضُ الرَّجُلُ اَصَابِعَهٗ فِي الصَّلٰوةِ - نماز میں انگلیاں نہ توڑے (ان کو چٹخائے نہیں)۔

وَيُقَوَّمُ النُّقْضُ وَالْاَبْوَابُ - مکان کا عملہ جو توڑا گیا ہو اور دروازے ان کی قیمت لگائی جائے گی۔

نَقْطٌ - نقطے لگانا' ٹپکنا۔

تَنْقِيْطٌ - نقطے لگانا۔

نُقْطَه - چڑھاوا جو دولہا دولہن کو بھیجتا ہے۔

تَنَقُّطٌ - تھوڑا تھوڑا حاصل کرنا۔

فَمَا اخْتَلَفُوْا فِيْ نُقْطَةٍ - ایک نقطہ کا بھی اختلاف نہیں ہوا (یعنی کسی امر میں اختلاف نہیں ہوا)۔

ذُو النُّقْطَتَيْنِ - دو ٹپکے (دھبے) والا۔

نُقْطَةُ دَائِرَاتِهَا - دائروں کا مرکز۔

وَلَا اَتَوْا بِنُقْطَةٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ - تھوڑا پانی بھی نہیں لائے۔

خُذْ كَحُلْيَةٍ مُّنَطَّقَةٍ - ٹپکے دار زیور کی طرح چھوٹی چھوٹی کنکریاں لے۔

نِقَاطٌ - نقطہ کی جمع ہے۔

نَقْعٌ - آواز بلند کرنا' پھاڑنا' مار ڈالنا' بہت ہونا' گالی دینا' شفا پانا' تصدیق نہ کرنا' جمع ہونا (جیسے نُقُوْعٌ ہے)۔

اِنْقَاعٌ - بھگونا' سیراب کرنا' زرد ہو جانا' بدل جانا' پوشیدہ کرنا۔

اِسْتِنْقَاعٌ - بلند ہونا' بدل جانا' زرد ہو جانا' جمع ہونا۔

نَهٰى اَنْ يُّمْنَعَ نَقْعُ الْبِئْرِ - کنویں کا پانی جو ضرورت سے زیادہ ہو اس کو روکنا نہ چاہئے کسی کو پینے یا پلانے سے نہ روکے۔

لَايُبَاعُ نَقْعُ الْبِئْرِ وَلَا رَهْوُ الْمَاءِ - کنویں کا پانی جو ضرورت سے زیادہ ہو اس کو بیچنا نہیں چاہئے اسی طرح تھما ہوا پانی (تالاب یا کنٹے کا)۔

لَايَقْعُدُ اَحَدُكُمْ فِيْ طَرِيْقٍ اَوْ نَقْعِ مَاءٍ - کوئی تم میں سے راستے میں یا جہاں پانی جمع ہو پاخانہ نہ کرے۔

اِنَّ عُمَرَ حَمٰى غَرْزَ النَّقِيْعِ - حضرت عمرؓ نے غرز النقیع کو محفوظ کر دیا (وہاں مجاہدین کے سوا اور کسی کے جانور نہ چرنے پائیں - غرز النقیع ایک موضع تھا مدینہ کے قریب)۔

اَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ بِالْمَدِيْنَةِ فِيْ نَقِيْعِ الْخَضِمَاتِ - پہلا جمعہ جو مدینہ میں پڑھا گیا وہ نقیع الخضمات میں تھا (جو ایک مقام کا نام ہے)۔

اِذَا اسْتَنْقَعَتْ نَفْسُ الْمُؤْمِنِ جَائَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ - جب مسلمان کی سانس منہ میں رک جاتی ہے تو موت کا فرشتہ آتا ہے (وہ نکلنا چاہتی ہے یعنی دم توڑنا)۔

يَااَهْلَ الْعِرَاقِ اِنَّكُمْ شَرَّابُوْنَ عَلَيَّ بِاَنْقُعٍ - (حجاج نے کہا) اے عراق والو! تم کنٹوں (تالابوں) میں آ کر میرے پاس پانی پینے والے ہو (یعنی مجھ سے ڈر کر احتیاط سے رہو - ہوشیار پرندے کا قاعدہ ہے کہ جہاں لوگ چلتے رہتے ہیں وہاں پانی پینے نہیں آتا کھڈوں اور کنٹوں سے پی لیتا ہے)۔

اِنَّهٗ لَشَرَّابٌ بِاَنْقُعٍ - وہ تو کنٹوں (جوہڑوں) سے پانی پینے والا ہے (یعنی حدیث کے حاصل کرنے کے لیے دور دور گئے ہیں)۔

رَاَيْتُ الْبَلَايَا تَحْمِلُ الْمَنَايَا نَوَاضِحُ يَثْرِبَ تَحْمِلُ السَّمَّ النَّاقِعَ - میں نے دیکھا اونٹنیاں موتوں کو لادے ہوئے لا رہی ہیں مدینہ کے اونٹ زہر ہلاہل اٹھا کر لا رہے ہیں' (مطلب یہ ہے کہ مسلمان لڑنے کے لئے جان بکف آ رہے ہیں)۔

اَلْكَرْمُ يَتَّخِذُوْنَهٗ زَبِيْبًا يَنْقَعُوْنَهٗ - انگور کو سکھا کر پانی میں بھگو دیتے ہیں۔

نَقُوْعٌ - وہ شربت جو رات کو بھگویا جائے صبح کو پینے کے لئے یا دن کو تیار کیا جائے رات کو پینے کے لئے۔

نَقِيْعٌ - وہ شراب جو انگور وغیرہ سے بنائی جائے صرف پانی

میں بھگو کر اور آگ میں نہ پکائی جائے۔

اَنْقَعَ الزَّبِیْبَ فِی الْخَابِیَةِ یا نَقَعَهٗ۔ (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) یعنی انگور کو مٹکے میں بھگو دیا۔

وَکَانَ عَطَاءٌ یَسْتَنْقِعُ فِیْ حِیَاضِ عَرَفَةَ۔ عطاءؒ عرفات کے حوضوں میں پانی بھر دیتے (تاکہ ٹھنڈا ہو جائے)۔

مَا عَلَیْهِنَّ اَنْ یَّسْفِکْنَ بِدُمُوْعِهِنَّ عَلٰی اَبِیْ سُلَیْمَانَ مَالَمْ یَکُنْ نَقْعٌ وَّلَا لَقْلَقَةٌ۔ اگر خالد بن ولید کی عورتیں اپنے آنسوان پر بہائیں تو کچھ قباحت نہیں (یعنی آہستہ روئیں) جب تک چیخنا یا سروں پر خاک اوڑانا اور چلانا نہ ہو یا کپڑے پھاڑنا اور چلانا نہ ہو (یہ حضرت عمرؓ نے فرمایا)۔

فَاسْتَقْبَلُوْهُ فِی الطَّرِیْقِ مُنْتَقِعًا لَوْنُهٗ۔ راستہ میں ان کو آنحضرتؐ ملے آپ کے چہرے کا رنگ بدلا ہوا تھا۔

فَانْتُقِعَ لَوْنُهٗ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ سُرِّیَ عَنْهُ۔ ایک گھڑی تک آنحضرتؐ کا رنگ بدل گیا پھر آپ کی حالت بدستور ہوگئی۔

وَهُوَ مُنْتَقِعُ اللَّوْنِ۔ آپ کا رنگ بدلا ہوا تھا۔

اَلنَّقِیْعَةُ۔ وہ کھانا جو سفر سے لوٹ کر آنے والا یا سفر سے لوٹ کر آنے والے کے لئے تیار کیا جاتا ہے۔

کَانَ مَاءَ هَا نُقَّاعٌ۔ اس کا پانی گویا مہندی کا پانی تھا۔

اِذَا اَصَابَ اَحَدَکُمُ الْحُمّٰی فَاِنَّ الْحُمّٰی قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ فَلْیُطْفِئْهَا عَنْهُ بِالْمَاءِ فَلْیَسْتَنْقِعْ فِیْ نَهْرٍ جَارٍ وَلْیَسْتَقْبِلْ جَرْیَتَهٗ فَیَقُوْلُ بِسْمِ اللّٰهِ۔ (اخیر تک) جب تم میں سے کسی کو بخار آئے (یعنی صفراوی بخار جو حرارت کی شدت سے ہو) کہ بخار آگ کا ایک ٹکڑا ہے تو اس کو پانی سے بجھائے ایسا کرے کہ بہتی نہر میں اپنے آپ کو ڈالے اور بہاؤ کی طرف منہ کرے اور کہے بسم الله اللّٰهم اشف عبدك وصدق رسولك صبح کی نماز کے بعد یہ کرے سورج نکلنے سے پہلے پھر تین غوطے اس میں لگائے تین دن تک یہی کرتا رہے اگر تین دن میں اچھا نہ ہو تو پانچ دن تک کرے۔

نَقْعٌ۔ غبار اور گرد کو بھی کہتے ہیں (اس کی جمع نِقَاعٌ ہے)۔

شَارِبُ الْخَمْرِ لَایَنْقَعُ۔ شراب پینے والا پانی سے سیراب نہیں ہوتا۔

لَمْ یَبْقَ مِنَ الدُّنْیَا اِلَّا جُرْعَةٌ کَجُرْعَةِ الْاِنَاءِ لَوْ تَمَزَّهَا الصَّدْیَانُ لَمْ تَنْقَعْ غُلَّتَهٗ۔ دنیا میں سے ایک گھونٹ رہ گیا ہے اگر پیاسا شخص اس کو چوس کر پی لے تو بھی اس کی پیاس نہ بجھے (سیراب نہ ہو)۔

اَنْقَعَنِی الْمَاءُ۔ مجھ کو پانی نے سیر کر دیا۔

اِسْتَنْقَعْتُ فِی الْغَدِیْرِ۔ میں گڑھے میں اترا اور غسل کیا۔

نَقْفٌ۔ توڑنا' مارنا' سوراخ کرنا' صاف کرنا' ملانا' انگلی سے مارنا یا انگلیوں میں کنکری رکھ کر مارنا۔

مُنَاقَفَةٌ۔ تلوار سر پر مارنا ایک دوسرے کو۔

اِنْقَافٌ۔ توڑنا' انڈے دینا' ہڈی دینا' مغز نکالنے کے لئے۔

تَنَاقُفٌ بمعنی مُنَاقَفَةٌ ہے۔

اِنْتِقَافٌ۔ نکالنا' توڑنا۔

وَاعْدُدْ اِثْنَیْ عَشَرَ مِنْ بَنِیْ کَعْبِ بْنِ لُؤَیٍّ ثُمَّ یَکُوْنُ النَّقْفُ وَالنِّقَافُ۔ بارہ سردار بنی کعب بن لوی میں سے شمار کر لے اس کے بعد سر توڑ جنگیں ہوں گی (خوب سر پھٹول اور لڑائی ہوگی)۔

اِلَّا الْوِقَافُ ثُمَّ النِّقَافُ ثُمَّ الْاِنْصِرَافُ۔ لڑائی میں پہلے ٹھہرنا ہوتا ہے (دشمن کے مقابل جمنا) پھر تلواروں سے سر توڑنا' پھر لوٹ کر آنا۔

لٰکِنْ غَذَاهَا حَنْظَلٌ نَقِیْفٌ۔ اس کو کھانے کی پکی اندرائن دی گئی (عربوں کی عادت ہے حنظل یعنی اندرائن پر ناخن سے مارتے ہیں اگر اس میں سے آواز نکلے تو سمجھتے ہیں وہ پک گئی تب اس کو توڑ لیتے ہیں۔ نَقِیْفٌ اسی اندرائن کو کہتے ہیں جو اس طرح مار لگا کر توڑی جائے۔

نَاقِفُ حَنْظَلٍ۔ اندرائن توڑنے والا (یعنی آنسو بہانے والا۔ اندرائن کو توڑیں تو اس کی تیزی کے سبب آنکھوں سے آنسو نکلتے ہیں)۔

نَقٌّ۔ چیخنا' شکایت کرنا۔

نَقِیْقٌ- چیخ-

یَاضِفْدَعُ نِقِّی کَمْ تَنِقِّیْنَ- ارے مینڈک! چیخنارہ کتنا چیخے گا، کب تک چیخے گا-

وَدَائِسٍ وَّمُنِقٍّ- اور کوٹ کر غلہ نکالنے والا اور آواز کرنے والا (مُنِقٍّ بکسر نون، ابوعبیدہ نے کہا اہل حدیث اس کو یوں ہی روایت کرتے ہیں، مجھ کو اس کے معنی معلوم نہیں ہوئے- بعض نے کہا یہ نِقِیْق سے ماخوذ ہے یعنی آواز کرنے والے چوپائے اس کے پاس بہت ہیں- اونٹ، گائے، بیل، بکری، گدھے وغیرہ اگر بہ فتحہ نون پڑھیں تو مطلب صاف ہے- یعنی غلہ صاف کرنے والا)-

نَقْنَقَةٌ- مینڈک کی آواز دہری مرغی کی آواز انڈا دینے کے وقت اندر گھس جانا یا مہلت کے ساتھ کوئی کام کرنا-

نِقْنِقٌ- شترمرغ (اس کی جمع نَقَانِقُ ہے)-

نَقْلٌ- ایک مقام سے دوسرے مقام پر لے جانا، پیوند لگانا، روایت کرنا، کاپی کرنا، خوب پانی پلانا-

تَنْقِیْلٌ بمعنی نَقْلٌ ہے-

مُنَاقَلَةٌ- ایک دوسرے سے نقل کرنا، جھگڑنا-

اِنْقَالٌ- درست کرنا-

تَنَقُّلٌ- ایک جگہ سے دوسری جگہ چلے جانا (جیسے اِنْتِقَالٌ ہے)-

كَانَ عَلٰى قَبْرِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقَلُ- آنحضرتؐ کی قبر شریف پر چھوٹے چھوٹے پتھر رکھے ہوئے تھے-

لَاسَمِيْنٌ فَيُنْتَقَلُ- نہ تو موٹا ہے کہ لوگ اس کو اپنے گھروں کو لے جا کر کھائیں-

اَلْمُنَقِّلَةُ- وہ زخم جو ہڈی کا مقام بدل دے (اپنی جگہ سے سرکا دے) یا جو ہڈی توڑ دے-

وَلَوْ اَمَرَهَا اَنْ تَنْقُلَ مِنْ جَبَلٍ اَصْفَرَ اِلٰى اَسْوَدَ- اگرچہ اس کو حکم کرے زرد پہاڑ کے پتھروں کو کالے پہاڑ پر لے جانے کا (یعنی کتنا ہی مشکل کام ہو عورت کو اپنے خاوند کی اطاعت ضروری ہے- عادت یہ ہے کہ زرد پہاڑ کالے پہاڑ سے بہت دور ہوتا ہے)-

اَلْيَمِيْنُ الْفَاجِرَةُ تَنْقُلُ فِي الرَّحِمِ- (جھوٹی قسم کھانے سے ملک اجاڑ ہو جاتا ہے یعنی عورتیں بانجھ ہو جاتی ہیں اولاد نہیں ہوتی تو) جھوٹی قسم کا اثر عورتوں کے رحم تک پہنچتا ہے-

مَنْقَلٌ- پرانا موزہ یا جوتا-

نَقْمٌ- عذاب کرنا، حکم کرنا، انکار کرنا، عیب کرنا، ناپسند کرنا، طعنہ مارنا، جلدی سے کھا لینا-

اِنْتِقَامٌ- بدلہ لینا، سزا دینا-

مُنْتَقِمٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے یعنی سخت سزا دینے والا کافروں سے بدلہ لینے والا-

مَا انْتَقَمَ لِنَفْسِهٖ قَطُّ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ مَحَارِمُ اللّٰهِ- آنحضرتؐ نے کبھی اپنے نفس کے لئے کسی سے بدلہ نہیں لیا یا کسی کو سزا نہیں دی مگر جب اللہ تعالیٰ نے جن کو عزت دی ہے ان کی بے عزتی کی جائے یا حرام کاموں کا ارتکاب کیا جائے (مثلاً زنا، چوری، قتل وغیرہ)-

مَايَنْقِمُ ابْنُ جَمِيْلٍ اِلَّا اَنَّهٗ كَانَ فَقِيْرًا فَاَغْنَاهُ اللّٰهُ- جمیل کا بیٹا زکوٰۃ کا دینا اسی وجہ سے ناپسند کرتا ہے کہ وہ محتاج تھا اللہ تعالیٰ نے اس کو مالدار کر دیا (تو اس کی تونگری الٹی ناشکری کا باعث ہوئی- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے- ابن جمیل کو زکوٰۃ ناپسند کرنے کا کوئی موجب نہیں البتہ یہ موجب ہو سکتا ہے کہ وہ محتاج تھا اللہ نے اس کو مالدار کر دیا- کہتے ہیں یہ ابن جمیل پہلے منافق تھے پھر انھوں نے توبہ کی)-

فَهُوَ كَالْاَرْقَمِ اِنْ يُّقْتَلْ يَنْتَقِمْ- وہ تو سانپ کی طرح ہے کوئی اس کو مار ڈالے تو اس سے بدلہ لیا جاتا ہے (عرب لوگ یہ سمجھتے تھے کہ سانپ کا بدلہ جن لیا کرتے ہیں کبھی اس کا قاتل مر جاتا ہے کبھی دیوانہ ہو جاتا ہے)-

نُقْمٰى- ایک موضع کا نام ہے مدینہ میں-

نَقَهٌ یا نُقُوْهٌ- بیماری سے تندرست ہونا لیکن ناتوانی کے ساتھ، نقاہت میں مبتلا ہونا، سمجھنا-

اِنْقَاهٌ- تندرست کرنا، سمجھانا-

اِسْتِنْقَاهٌ- سمجھنا-

اِنْتِقَاهٌ- تسلی پانا-

وَمَعَهٗ عَلِیٌّ وَهُوَ نَاقِهٌ - حضرت علیؓ آپ کے ساتھ تھے لیکن ابھی بیماری کی ناتوانی ان میں موجود تھی -

یَاعَلِیُّ مَهْ فَاِنَّكَ نَاقِهٌ - علی تم کھجور بہت نہ کھاؤ تم ابھی ناتوان ہو (پھر چقندر لایا گیا تو آنحضرتؐ نے علی سے فرمایا' ہاں اس میں سے کھاؤ یہ نقیہ آدمی کو نقصان نہیں پہنچاتا) -

فَانْقَهْ اِذًا - جب تو سمجھ لے (عرب لوگ کہتے ہیں: نَقَهْتَ الْحَدِیْثَ - تم بات سمجھے) -

فَانْقَهْ اور فَافْهَمْ اور فَافْقَهْ - سب کے ایک ہی معنی ہیں یعنی سمجھ لے -

نَقْوٌ - مغز نکالنا -

نَقَاوَةٌ اور نَقَاءٌ اور نَقَاءَ ةٌ اور نُقَاوَةٌ اور نُقَايَةٌ - پاکیزہ ہونا' صاف ہونا' خالص ہونا -

تَنْقِيَةٌ اور اِنْقَاءٌ - صاف کرنا' کچرا نکال ڈالنا' موٹا ہونا' مغزدار ہونا -

تَنَقِّيْ اور اِنْتِقَاءٌ - اختیار کرنا -

اِسْتِنْقَاءٌ - بدن کی صفائی خوب کرنا -

نَقَاوَةٌ اور نُقَاوَةٌ - خلاصہ -

لَاسَمِيْنٌ فَيُنْتَقٰى - نہ تو موٹا ہے کہ اس میں سے مغز نکالا جائے -

نِقْيٌ - مغز (عرب لوگ کہتے ہیں نَقَيْتُ الْعَظْمَ يَانَقَوْتُهٗ یا اِنْتَقَيْتُهٗ میں نے ہڈی میں سے مغز نکالا) -

لَاتُجْزِیْ فِی الْاَضَاحِیِ الْكَسِيْرُ الَّتِیْ لَاتُنْقِیْ - قربانی میں پاؤں ٹوٹا جانور جس میں مغز نہ رہا ہو جائز نہیں -

نَقَتْ لَهٗ مُخَّهَا - دنیا نے اپنا مغز نکال کر حضرت عمرؓ کو دے دیا (آپ کے عہد میں بڑی فتوحات ہوئیں مسلمانوں کے پاس مال روپیہ بہت آیا -)

فَغَبَطَ مِنْهَا شَاةً فَاِذَا هِیَ لَاتُنْقِیْ - ایک بکری کو اس میں سے ٹٹولا دیکھا تو اس میں مغز نہیں ہے (بالکل لاغر اور دبلی ہے) -

كَالْكِيْرِ تُنْقِیْ خَبَثَهَا - مدینہ بھٹی کی طرح ہے میل کچیل کو صاف کر دیتا ہے (مشہور روایت تَنْفِیْ ہے فائے موحدہ سے جو اوپر مذکور ہو چکی تُنْقِیْ بھی ہو سکتا ہے تَنْقِيَة سے) -

وَدَابِسٍ وَّمُنَقٍّ - اور روندنے والے اور غلہ صاف کرنے والے (بھوسے اور گھاس سے' ایک روایت میں مُنِقٍّ بہ کسرۂ نون سے اس کا ذکر اوپر ہو چکا لیکن بہ فتحہ نون زیادہ مناسب ہے کیونکہ دَابِس اور مُنَقِّی دونوں غلہ سے متعلق ہیں) -

خَلَقَ اللّٰهُ جُوْجُؤَ اٰدَمَ مِنْ نَقَاضَرِيَّةٍ - اللہ تعالیٰ نے آدمؑ کا سینہ ضریہ کی ریتی سے بنایا (ضریہ ایک موضع کا نام ہے جو ضریہ بنت ربیعہ بن نزار کی طرف منسوب ہے - بعض نے کہا ایک کنواں تھا) -

يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عَلٰى اَرْضٍ بَيْضَاءَ عَفْرَاءَ كَقُرْصَةِ النَّقِیِّ - قیامت کے دن لوگ ایک سفید ہموار زمین پر حشر کئے جائیں گے جو میدے کی روٹی کی طرح ہو گی -

هَلْ رَاَيْتُمُ النَّقِیَّ - کیا تم نے میدہ دیکھا ہے -

مَا رَاٰى صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ النَّقِیَّ مِنْ حِيْنَ اِنْبَعَثَهُ اللّٰهُ حَتّٰى قَبَضَهٗ - آنحضرتؐ کو جب سے اللہ نے پیغمبر بنا کر بھیجا وفات تک کبھی میدہ دیکھنے کا اتفاق نہیں ہوا (آپ ہمیشہ بے چھنے آٹے کی گیہوں یا جو کی روٹی کھاتے رہے) -

تَنَقَّهْ وَتَوَقَّهْ - دوست کو چن پھر اس سے بچتا بھی رہ (یعنی اس کو اتنا زور مت دے کہ اگر کل دشمن ہو جائے تو تجھ پر غالب آ جائے یا اس سے اپنے راز مت بیان کر ایسا نہ ہو دشمن ہو جائے اور تیرے راز کھول دے - بعض نے تَبَقَّهْ بائے موحدہ سے روایت کیا ہے یعنی مال و دولت کو محفوظ رکھ اور اسراف و فضول خرچی مت کر اور آفتوں سے بچا رہ یعنی حرام ذریعوں سے مال مت کما وہ ایک نہ ایک دن آفت لائے گا) -

وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ - سورج صاف چمکدار روشن تھا (زرد نہیں ہوا تھا) -

وَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ - اس میں سے کچھ زمین پاکیزہ تھی (ایک روایت میں ثغبة اس کا ذکر کتاب الثاء میں گزر چکا) -

وَامْسَحِ الْيَدَ بِالتُّرَابِ لِتَكُوْنَ اَنْقٰى - ہاتھ کو مٹی سے رگڑ لے یعنی آبدست کے بعد تا کہ خوب صاف ہو جائے -

اَنْقٰى لِثَوْبِكَ - تیرے کپڑے کو خوب صاف کرے گا -

حَتّٰی اِذَا نُقُّوا - جب صاف پاک کئے گئے۔

كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ - جیسے سفید کپڑا پاک صاف کیا جاتا ہے (اس کی صفائی بہت توجہ سے ہوتی ہے کیونکہ وہ سفید ہے اب اس کی صفائی کے لئے پوری توجہ درکار ہوگی - بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے جیسے سفید کپڑا دھویا ہوا میل کچیل سے صاف ہوتا ہے)۔

اِذَا سَافَرْتُمْ فِي السَّنَةِ فَبَادِرُوْا بِهَا النِّقْيَ - جب تم قحط سالی میں سفر کرو تو قبل اس کے کہ جانور کا مغز گل جائے وہاں سے پار ہو جاؤ (جلدی سے نکل جاؤ سرسبز ملک میں چلے جاؤ ایسا نہ ہو کہ وہاں زیادہ رہنے سے جانور دبلا ہو جائے اس کی ہڈی میں مغز نہ رہے)۔

فَانْجُوْا عَلَيْهَا بِنِقْيِهَا - اس کا مغز باقی رکھ کر جلد پار ہو جاؤ۔

نَقَاوَةُ الثَّوْبِ - کپڑے کی نظافت (اور نُقَاوَة عمدہ اور بہتر)۔

اَتُرَوْنَهَا لِلْمُنَقِّيْنَ - کیا تم اس کی صفائی کرنے والوں کے لئے دکھائے جاتے ہو (مشہور روایت اَتُرَوْنَهَا لِلْمُتَّقِيْنَ ہے یعنی تم اس کو پرہیز گاروں کے لئے سمجھتے ہو)۔

نَقًا - ریت کا ایک قطعہ (اس کا تثنیہ نَقَوَانِ اور نَقَيَانِ اور جمع اَنْقَاءٌ اور نُقِيٌّ ہے)۔

تَحْتَ كُلِّ شَعْرَةٍ جَنَابَةٌ فَاغْسِلُوا الشَّعْرَ وَانْقُوا الْبَشَرَةَ - ہر بال کے تلے جنابت کا اثر پہنچتا ہے تو بالوں کو دھوؤ اور بدن کو صاف کرو۔

رُبَّمَا اُمِرْتُ بِالنِّقْيِ بُنَّتْ بِالزَّيْتِ فَاَتَدَلَّكُ بِهٖ - کبھی مجھ کو یہ حکم ہوا کہ ہڈی کا مغز روغن زیتون میں تر کر کے ملوں۔

اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ التَّقِيَّ النَّقِيَّ - اللہ تعالیٰ پرہیز گار صاف دل بندے کو دوست رکھتا ہے (تَقِيٌّ جس کے ظاہری اخلاق درست ہوں اور نَقِيٌّ جس کے باطنی خصائل اچھے ہوں)۔

نَقِيٌّ - امام علی بن محمد ہادی کا لقب ہے۔

وَقَرَّبَ قَابِيْلُ مِنْ زَرْعِهٖ مَالَمْ يُنَقَّ - قابیل نے اپنے کھیت میں سے ایسا غلہ پیش کیا جو صاف بھی نہیں کیا گیا تھا (کہتے ہیں ایک سڑی سوکھی بالی گیہوں کی لا کر رکھی اس کی نیاز قبول نہیں ہوئی)۔

بابُ النّون مع الكاف

نَكْأٌ - پھوڑا اچھا ہونے سے پہلے اس کو چھیل ڈالنا' اس کا تر ہو جانا' قتل کرنا' زخمی کرنا' ادا کر دینا۔

اِنْتِكَاءٌ - لینا' قبضہ کرنا۔

اَوْيَنْكِيْ لَكَ عَدُوًّا - یا تیرے کسی دشمن کو قتل یا زخمی کرتا ہے۔

وَلَا نَكَأْتُكَ عَدُوًّا - تیرے کسی دشمن کو نہیں مارا۔

لَاشَيْءَ اَنْكٰى لِإِبْلِيْسَ وَجُنُوْدِهٖ مِنْ زِيَارَةِ الْإِخْوَانِ - ابلیس اور اس کے فوج والوں کو کوئی چیز اتنا رنج نہیں دیتی جتنا بھائی مسلمانوں کی ملاقات (ان سے ربط ضبط رکھنا آپس میں ملاپ اور محبت اور ارتباط ایک دوسرے کے پاس آنا جانا)۔

اَلْمُؤْمِنُ لَايَنْكِئُ الطَّمَعُ قَلْبَهٗ - مسلمان کے دل کو طمع زخمی نہیں کرتی (طمع وہ کرتا ہی نہیں تو اس کے دل کو کیا ستائے گی)۔

نَكْبٌ يا نَكَبٌ يا نُكُوْبٌ - عدول کرنا' پھینک دینا' بہا دینا' پھیلا دینا' کوئی آفت لانا' رخ بدلنا۔

نِكَابَةٌ اور نُكُوْبٌ - قوم کا نقیب اور معاون معتمد علیہ ہونا۔

نَكَبٌ - لنگڑا ہونا۔

مَنْكُوْبٌ - مصیبت زدہ۔

تَنْكِيْبٌ - راستہ پھیرنا' علیحدہ ہو جانا' علیحدہ کرنا۔

تَنَكُّبٌ - عدول کرنا' جدا ہو جانا' مونڈھا دکھلانا' مونڈھے پر ڈالنا۔

فَقَالَ بِاِصْبَعِهِ السَّبَّابَةِ يَرْفَعُهَا اِلَى السَّمَاءِ وَيَنْكُبُهَا اِلَى النَّاسِ - آپ نے کلمے کی انگلی سے اشارہ کیا اس کو آسمان کی طرف اٹھاتے تھے (پروردگار کی طرف اشارہ کرتے تھے) اور لوگوں کی طرف جھکاتے تھے (اللہ کو گواہ کرتے تھے کہ میں نے تیرا حکم ان لوگوں کو پہنچا دیا - عرب لوگ کہتے ہیں تَنَكَّبْتُ الْإِنَاءَ اور نَكَبْتُهٗ جب برتن کو جھکائے اس کو اوندھا

دے)۔

اِنِّیْ نَکَبْتُ قَرَنِیْ - میں نے تیروں کے سینگ (ترکش) کو (تیردان کو) جھکا دیا۔

اِنَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ نَکَبَ کِنَانَتَهٗ فَعَجَمَ عِیْدَانَهَا (حجاج نے کہا) امیر المومنین یعنی عبدالملک بن مروان نے اپنے تیردان کو اوندھایا اور ہر ایک لکڑی کو آزمایا (اور پھر جو تیر سب سے زیادہ کارگر تھا وہ تمہاری طرف بھیجا یعنی مجھے والی عراق بنایا)۔

نَکِّبُوْا عَنِ الطَّعَامِ - جو جانور کھانے کے لئے تیار کئے جائیں ان سے پرہیز کرو علیحدہ رہو ان کو زکوٰۃ میں نہ لو (مثلاً دانہ خوری کا جانور جو کھانے کے لئے موٹا کیا جاتا ہے یا دودھ والا جانور)۔

نَکِّبْ عَنْ ذَاتِ الدَّرِّ - دودھ والے جانور سے الگ رہ (اس کو زکوٰۃ میں نہ لے)۔

تَنَکَّبْ عَنْ وَّجْهِیْ - (آنحضرتؐ نے وحشی سے فرمایا جب امیر حمزہؓ کے قتل کا واقعہ اس سے سن لیا) میرے سامنے نہ آ مجھ سے علیحدہ رہ (کیونکہ اس کو دیکھ کر آپ کو اپنے چچا کی یاد آتی تھی اور رنج تازہ ہوتا تھا)۔

نَکِّبْ عَنَّا ابْنَ اُمِّ عَبْدٍ - عبداللہ بن مسعودؓ کو ہمارے سامنے سے ہٹاؤ (ان کو ہم سے دور ہی رکھئے ہمارے گھروں کے پاس انھیں قطعۂ زمین نہ دیجئے)۔

وَقَدْ نُکِبَ بِالْحَرَّةِ - (مکہ میں جو ناتوان مسلمان رہ گئے تھے ان کو ولید بن مغیرہ لے کر آیا) اور مدینہ کے پتھریلے میدان میں اس کا پاؤں زخمی ہو گیا۔ وہ تین دن تک پاؤں پاؤں چلا۔

نَکْبَةٌ - مصیبت، دکھ درد رنج۔

اِنَّهٗ نُکِبَتْ اِصْبَعُهٗ - ان کی انگلی کو صدمہ پہنچا۔

اِذَا خَطَبَ بِالْمُصَلّٰی تَنَکَّبَ عَلٰی قَوْسٍ اَوْعَصًا - جب آپ عیدگاہ میں خطبہ سناتے تو کمان یا عصا پر ٹیکا دیتے۔

اِنْتَکَبَهَا - اس کو کندھے پر لٹکایا۔

خِیَارُکُمْ اَلْیَنُکُمْ مَنَاکِبَ فِی الصَّلٰوةِ - تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو نماز میں کندھا نرم رکھیں (چپکے کھڑے ہوں، کندھے نہ ہلائیں یا کسی کو صف میں شریک ہونے سے نہ روکیں، حتی المقدور ان کو جگہ دیں یا کوئی ان کو آگے یا پیچھے سرکانا چاہے تو سرک جائیں)۔

حَذَاءَ مَنْکِبَیْهِ - دونوں کندھوں کے برابر۔

کَانَ یَتَوَسَّطُ الْعُرَفَاءَ الْمَنَاکِبَ - وہ سرداروں اور نقیبوں کے درمیان رہتے سہتے ہیں (مَنَاکِبُ عرفاء سے کم درجہ ہوتے ہیں۔ بعض نے کہا وہ عرفاء کے سردار ہوتے ہیں۔ بعضوں نے کہا مددگار)۔

مَنَاکِبُ - پہاڑ اور راستے۔

مَنْ جُرِحَ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ اَوْنُکِبَ نَکْبَةً - جو شخص اللہ کی راہ میں زخمی ہو یا کوئی صدمہ اٹھائے۔

مَنْ لَّمْ یَعْرِفْ اَهْلَنَا مِنَ الْقُرْاٰنِ لَمْ یَتَنَکَّبِ الْفِتَنَ - جو شخص ہم اہل بیت کو قرآن سے نہ پہچانے وہ فتنوں سے رہائی نہیں پائے گا۔

اَلْمُحْرِمُ یَتَنَکَّبُ عَنِ الْجَرَادِ اِذَا کَانَ عَلَی الطَّرِیْقِ - احرام والا شخص جب راستے میں ہو تو ٹڈی سے علیحدہ رہے (اس کا شکار نہ کرے)۔

مَامِنْ نَکْبَةٍ تُصِیْبُ الْاِنْسَانَ اِلَّا بِذَنْبٍ - آدمی پر جب کوئی مصیبت آتی ہے تو اس کے گناہ کی وجہ سے (تو مسلمان کے لئے ہر مصیبت اور تکلیف کفارۂ ذنوب ہے)۔

مَاکَانَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ قُرْحَةٌ وَّلَا نَکْبَةٌ اِلَّا وَضَعَ الْحِنَّاءَ عَلَیْهِ - آنحضرتؐ کو جب کوئی زخم لگتا یا صدمہ پہنچتا تو آپ اس پر مہندی کا لیپ کرتے۔

اَلْعُذْرَةُ تَذْهَبُ بِالنَّکْبَةِ - کنواری سے شادی کرنا تکلیف کو دور کر دیتا ہے (محتاجی کو)۔

نَکْتٌ - زمین پر مارنا کھودنا (فکر کے وقت ایسا کرتے ہیں) سر پر ڈالنا، دور ہو جانا، اوندھانا۔

تَنْکِیْتٌ - پختگی شروع ہونا، عیب کرنا۔

اِنْتِکَاتٌ - گر پڑنا۔

نُکْتَه - سیاہ ٹیکہ (دھبہ) سفید زمین میں یا سفید ٹیکہ سیاہ

زمین میں (اس کی جمع نُکُتٌ اور نِکَاتٌ اور نُکَاتٌ آئی ہے)۔

نَکَّاتٌ - بڑا طعنہ مارنے والا۔

بَیْنَا هُوَ یَنْکُتُ اِذَا انْتَبَهَ - ایک بار آپ سوچ میں تھے اتنے میں ہوشیار ہوئے (اصل میں نَکْتٌ کہتے ہیں عصا کی نوک زمین پر مارنا - یہ فکر کے وقت عرب لوگ کیا کرتے ہیں)۔

فَجَعَلَ یَنْکُتُ بِقَضِیْبٍ - ایک چھڑی کو زمین پر مارنا شروع کیا۔

دَخَلْتُ الْمَسْجِدَ فَاِذَا النَّاسُ یَنْکُتُوْنَ بِالْحَصَا - میں مسجد میں گیا دیکھا تو لوگ کنکریاں زمین پر مار رہے ہیں۔

ثُمَّ لَاَنْکُتَنَّ بِكَ الْاَرْضَ - اب میں تجھ کو زمین پر سر کے بل گراؤں گا۔

اِنَّهٗ ذَرَقَ عَلٰی رَاْسِهٖ عُصْفُوْرٌ فَنَکَتَهٗ بِیَدِهٖ - ایک پرندے نے عبداللہ بن مسعودؓ کے سر پر بیٹ کر دی انھوں نے اس کو ہاتھ سے گرا دیا۔

فَاِذَا فِیْهَا نُکْتَةٌ سَوْدَاءُ - دیکھا تو اس میں ایک کالا ٹپکا (داغ) ہے۔

فَجَعَلَ فِیْ طَسْتٍ فَجَعَلَ یَنْکُتُ - امام حسینؓ کا سر مبارک ایک طشت میں رکھا گیا اور عبیداللہ بن زیاد ایک چھڑی سے اس کو مارنے لگا۔

وَجَعَلَ یَنْکُتُ بِمِخْصَرَتِهٖ - چھڑی سے زمین پر مارنا شروع کیا۔

کَانَتْ نُکْتَةً سَوْدَاءَ فِیْ قَلْبِهٖ - وہ گناہ اس کے دل میں ایک کالا نکتہ ہو جاتا ہے۔

جُعِلَتْ نُکْتَةٌ فِیْ قَلْبِهٖ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَةِ - اس کے دل میں ایک نکتہ ہو جائے گا قیامت تک (اس کا اثر دل پر باقی رہے گا)۔

فَبَادَرْتُ اِلٰی نُکَتٍ - میں نکتوں کی طرف دوڑا - (یعنی کلام کی باریکیوں کی طرف)۔

وَیَنْکُتُهَا اِلَی النَّاسِ - لوگوں کی طرف انگلی کو پلٹتے تھے (صحیح یَنْکُبُهَا ہے بائے موحدہ سے جیسے اوپر گزرا)۔

اِذَا اَرَادَ اللّٰهُ بِعَبْدٍ خَیْرًا نَکَتَ فِیْ قَلْبِهٖ نُکْتَةً مِّنْ نُوْرٍ - جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کی بھلائی چاہتا ہے تو اس کے دل میں نور کا ایک نکتہ دھر دیتا ہے (پھر یہ نکتہ بڑھتے بڑھتے سارے دل کو منور کر دیتا ہے)۔

مِنْ جُمْلَةِ عُلُوْمِهِمْ نَکْتٌ فِی الْقُلُوْبِ وَنَقْرٌ فِی الْاَسْمَاعِ - اہل بیت کے علموں میں دلوں میں الہام ہونا ہے اور فرشتے کا سنانا۔

اِرْعَوْا قُلُوْبَکُمْ بِذِکْرِ اللّٰهِ وَاحْذَرُوا النَّکْتَ - اللہ تعالیٰ کی یاد سے دلوں کی محافظت کرو اور دل میں ایسی بات آنے سے جو اللہ کو پسند ہو پرہیز کرو یعنی اگر ایسا وسوسہ آئے تو اللہ کی یاد کر کے اس کو رفع کرو - دیکھو دل پر اکثر ایسے موقعے آتے ہیں کہ نہ اس میں ایمان ہوتا ہے نہ کفر ایک پرانے چیتھڑے کی طرح یا گلی ہوئی ہڈی کی طرح اس کا حال ہوتا ہے کیا ابو اسامہ تو نے اپنے دل کا امتحان نہیں کیا بعض وقت نہ خیر کا خیال ہوتا ہے نہ شر کا یہ بھی نہیں جانتا کہ کہاں ہے ابو اسامہ نے کہا ہاں میرا حال تو ایسا ہوتا ہے اور دوسرے لوگوں کا بھی ہوتا ہے - امام صاحب نے فرمایا جب ایسا حال ہو تو اللہ تعالیٰ کی یاد کر - کذا فی مجمع البحرین)۔

نَکْثٌ - توڑنا۔

تَنَاکُثٌ - ایک دوسرے سے عہد شکنی کرنا۔

اِنْتِکَاثٌ - ٹوٹ جانا۔

نَکِیْثَةٌ - وعدہ خلافی یا انتہائی کوشش۔

اُمِرْتُ بِقِتَالِ النَّاکِثِیْنَ وَالْقَاسِطِیْنَ وَالْمَارِقِیْنَ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) مجھ کو حکم دیا گیا بیعت توڑنے والوں سے (یعنی اصحاب جمل سے) اور بغاوت کرنے والوں سے (یعنی اہل شام سے) اور دین سے باہر نکل جانے والوں سے (یعنی خارجیوں سے) لڑنے کا۔

اِنَّهٗ کَانَ یَاْخُذُ النِّکْثَ وَالنَّوٰی مِنَ الطَّرِیْقِ فَاِنْ مَرَّ بِدَارِ قَوْمٍ رَمٰی بِهِمَا فِیْهِ وَقَالَ اِنْتَفِعُوْا بِهٰذَا - حضرت عمرؓ راستے سے پرانا دھاگہ (یا اون) اور کھجور کی گٹھلی چن لیتے اور کسی گھر پر گزرتے تو دونوں کو اس میں پھینک دیتے اور فرماتے اس کو کام میں لاؤ اس سے فائدہ اٹھاؤ۔

فَلَمَّا انْتُکِثَ عَلَیْهِ فَتْلُهُ وَ اَجْهَزَ عَلَیْهِ عَمَلُهُ وَکَبَتْ بِهٖ بَطْنَتُهُ فَمَارَا عَنِیْ اِلَّا وَالنَّاسُ یَنْثَالُوْنَ عَلَیَّ مِنْ کُلِّ جَانِبٍ کَعُرْفِ الضَّبُعِ- جب حضرت عثمانؓ کا بٹا ہوا دھاگہ ٹوٹ گیا اور ان کے اعمال نے ان کو قتل کرایا اور بیت المال کا روپیہ گرانے نے ان کو اوندھا گرایا تو میں دفعتاً اس سے خوف زدہ ہوا کہ لوگ ہر طرف سے ایک کے پیچھے ایک میرے پاس بجو کی گردن کے بالوں کی طرح آ رہے ہیں (بجو کی گردن پر بہت بال ہوتے ہیں جن کو وہ کھڑا رکھتا ہے- آدمیوں کو ان سے تشبیہ دی)-

نَکْحٌ- جماع کرنا (جیسے نکاح) یا شادی کرنا' مل جانا' غالب ہونا-

اِنْکَاحٌ- نکاح کر دینا-

تَنَاکُحٌ- ایک دوسرے کے یہاں شادی کرنا-

اِسْتِنْکَاحٌ بمعنی نِکَاحٌ ہے-

اِنْطَلَقْتُ اِلٰی اُخْتٍ لِّیْ نَاکِحٍ فِیْ بَنِیْ شَیْبَانَ- بنی شیبان میں میری ایک شادی (شادہ) بہن تھی میں اس کے پاس گیا-

مَا اَنْتَ بِنَاکِحٍ حَتّٰی تَنْقَضِیَ الْعِدَّةُ- تو اس عورت سے نکاح نہیں کر سکتا جب تک کہ اس کی عدت نہ گزر جائے-

لَسْتُ بِنُکَحٍ طُلَقَةٍ- (معاویہ نے کہا) میں ایسا آدمی نہیں ہوں جو نکاح بہت کرتا ہے اور طلاق بہت دیتا ہے (یہ در پردہ طعن ہے حضرت حسن بن علی پر)-

تُنْکَحُ الْمَرْاَةُ لِمَالِهَا- عورت سے مال دار ہونے کی وجہ سے نکاح کرتے ہیں (اور حسب' نسب' جمال' دین داری کے درجہ سے تو دین داری کو سب پر مقدم رکھ)-

اِصْنَعُوْا کُلَّ شَیْءٍ اِلَّا النِّکَاحَ- سب کام کرو صرف جماع نہ کرو (یعنی حائضہ سے)-

وَقَدْ بَلَغْنَا النِّکَاحَ- ہم شادی کے قابل ہو گئے تھے (جوان ہو گئے تھے) مجمع البحار میں ہے کہ صحابہ نکاح بہت کرتے- حضرت فاطمہ کے انتقال کے سات روز بعد حضرت علی نے دوسرا نکاح کیا- آپ کی چار بیویاں تھیں اور سترہ لونڈیاں- اور حضرت حسنؓ نے تقریباً دو سو عورتوں سے نکاح کیا تھا اور کبھی ایک ہی عقد میں چار عورتیں کرتے اور عبداللہ بن عمرؓ جماع سے روزے کا افطار کیا کرتے انھوں نے رمضان میں عشاء کی نماز سے پہلے تین لونڈیوں سے صحبت کی- اور اکثر لوگوں نے مجرد رہنا اور مجرد مرنا مکروہ رکھا ہے)-

اَلنِّکَاحُ مِنْ سُنَّتِیْ فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِیْ فَلَیْسَ مِنِّیْ- نکاح کرنا میرا طریق ہے جو کوئی میرے طریق سے نفرت کرے (مجرد رہنا اچھا سمجھے) وہ مجھ سے کچھ علاقہ نہیں رکھتا-

اِنَّ الْمُحْرِمَ لَا یَنْکِحُ وَلَا یُنْکِحُ- احرام والا شخص نہ اپنا نکاح کرے نہ کسی دوسرے کا نکاح کرائے-

نَکَحَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ حَلَالٌ- آنحضرتؐ نے ام المومنین میمونہؓ سے نکاح کیا اور آپ احرام نہیں باندھے تھے- (دوسری روایت میں ابن عباس سے یہ ہے کہ آپ نے حالت احرام میں نکاح کیا تھا- یعنی صرف زبانی عقد نہ جماع)-

نَکَحَ مَیْمُوْنَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ- آپ نے ام المومنین میمونہؓ سے احرام کی حالت میں نکاح (عقد) کیا (حنفیوں نے اس حدیث کو لیا ہے اور محرم کے لئے عقد کرنا جائز رکھا ہے- وہ کہتے ہیں کہ یہ ابن عباس کی روایت ہے' میمونہؓ ان کی خالہ تھیں' تو وہ اس معاملہ سے زیادہ واقف تھے- اہل حدیث کہتے ہیں کہ پہلی روایت یزید بن اصم کی ہے میمونہؓ ان کی بھی خالہ تھیں- دوسرے خود میمونہؓ سے روایت ہے کہ آنحضرتؐ نے ان سے اس وقت عقد کیا جب آپ احرام نہیں باندھے تھے اس لئے احتیاط اسی میں ہے کہ حالت احرام میں عقد نہ کرے علاوہ اس کے لَا یَنْکِحُ الْمُحْرِمُ کی حدیث قولی ہے اور وہ فعلی پر مقدم ہے- واللہ اعلم بالصواب)-

نَکْدٌ- روکنا' نہ دینا-

نُکِدَ- بہت مانگنا ہے اور دیتا کم ہے-

نَکَدٌ- تنگ اور عسرت سے زندگی بسر ہونا' پانی کم ہونا-

تَنْکِیْدٌ- زندگی خراب کرنا-

مُنَاکَدَةٌ اور تَنَاکُدٌ- ایک دوسرے کے ساتھ تنگی سے بسر کرنا-

نَکِدٌ یا نَکْدٌ یا نُکْدٌ- شوم' قلیل الخیر (اس کی اَنْکَادٌ جمع

ہے)۔

وَلَا دَرُّهَا بِمَاكِدٍ اَوْ نَاكِدٍ - اس کا دودھ ہمیشہ رہنے والا نہیں' نہ کثرت سے ہے۔

نَاكِدٌ - وہ اونٹنی جو کم دودھ دے یا جس کا بچہ مر گیا ہو۔

نَكْرٌ یا نَكْرٌ یا نُكُوْرٌ یا نَكِيْرٌ - نہ جاننا' جاہل ہونا۔

نَكَارَةٌ - سخت ہونا۔

تَنْكِيْرٌ - مجہول کر دینا۔

مُنَاكَرَةٌ - جنگ۔

اِنْكَارٌ - نہ پہچاننا وقبول نہ کرنا' نہ ماننا' تسلیم نہ کرنا' اقرار نہ کرنا۔

تَنَكُّرٌ - بدل جانا' بد خلق ہونا۔

تَنَاكُرٌ - ناواقف بننا (جیسے تَجَاهُلٌ ہے)۔

اِنَّ مُحَمَّدًا لَمْ يُنَاكِرْ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا كَانَتْ مَعَهُ الْاَهْوَالُ - آنحضرتؐ نے جس سے جنگ کی اس کے دل پر رعب چھا جاتا تھا۔

مَا كَانَ اَنْكَرَهٗ - ابو موسیٰؓ چلتے پرزے تھے (مکر وفریب والے' مگر عمرو بن عاصؓ سے دھوکا کھا گئے)۔

اِنِّيْ لَاَكْرَهُ النَّكَارَةَ فِي الرَّجُلِ - میں آدمی میں یہ ناپسند کرتا ہوں کہ وہ مکار ہو۔

كُنْتَ لِيْ اَشَدَّ نَكْرَةً - آپ مجھ کو بہت مکروہ معلوم ہوتے تھے۔

مُنْكَرٌ - ہر فعل خلاف شرع (اس کی ضد معروف ہے)۔

مُنْكَرٌ اور نَكِيْرٌ - دو فرشتوں کے نام ہیں جو قبر میں آ کر میت سے سوال کرتے ہیں۔ ان کو منکر اور نکیر اس لئے کہتے ہیں کہ مردہ ان کو پہچانتا نہیں نہ ان کی سی صورت اس نے کبھی دیکھی ہوگی۔ بعض نے کہا اولیاء اللہ اور اچھے لوگوں کے پاس جو فرشتے آتے ہیں ان کا نام مبشر اور بشیر ہے)۔

قَدْ اَنْكَرْتُ بَصَرِيْ - میری بصارت میں فرق ہو گیا ہے (اور میں نماز میں اپنی قوم کی امامت کرتا ہوں)۔

لَمَّا حَدَّثَنِي الْحَكَمُ لَمْ اُنْكِرْهُ مِنْ حَدِيْثِ عَبْدِالْمَلِكِ - جب حکم نے یہ حدیث مجھ سے بیان کی تو میں نے اس پر انکار نہیں کیا (اس وجہ سے کہ حکم تدلیس کرتے ہیں اپنے شیخ کو چھپاتے ہیں) کیونکہ عبدالملک کی روایت سے اس کو تقویت ہو گئی۔

قَالَتْ عَائِشَةُ اَنْكَرْتُ ذٰلِكَ - حضرت عائشہؓ نے کہا میں نے فاطمہ بنت قیس کی اس بات کا انکار کیا (کہ عدت والی عورت کو نہ سکنہ ہے نہ نفقہ (یعنی جس کو اس کا شوہر تین طلاق دے دے)۔

وَاَيُّ قَلْبٍ اَنْكَرَهٗ - کس دل نے اس کا رد کیا۔

اِنِّيْ اَنْكَرْتُهٗ - میں اس کو عجیب سمجھا (کہ وہ میرا نطفہ ہو' یہ مطلب نہیں ہے کہ میں نے اس کے نسب کی نفی کی ہے)۔

حَتّٰى تَنَكَّرَتْ عَلَيَّ الْاَرْضُ - یہاں تک کہ زمین سے بھی مجھ کو وحشت ہو گئی (ہر چیز بدل گئی زمین بھی جو میری جانی پہچانی تھی' اجنبی اور نئی ہو گئی)۔

حَتّٰى تَتَغَيَّرَ اَوْ تَتَنَكَّرَ - یہاں تک کہ بدل جائے یا بن جانی پہچانی ہو جائے۔

وَاَشْهَدُ بِهٖ بَعْدَ النَّكِرَةِ - جب لوگوں نے دین کے قواعد اور ارکان کو بدل ڈالا ہے تو میں اصلی قواعد اور ارکان کو ان کے سبب سے پہچانتا ہوں۔

اِنَّهُمْ تَعَاجَلُوْكَ بِالنَّكِرَةِ - (اللہ تعالیٰ نے حضرت داؤدؑ کو وحی بھیجی کہ میں نے تیرا گناہ بخش دیا اور تیرے گناہ کا وبال بنی اسرائیل پر ڈال دیا۔ تب حضرت داؤدؑ نے عرض کیا۔ پروردگار یہ کیسے ہوگا تو تو ظلم نہیں کرتا۔ ارشاد ہوا) ہاں مگر بنی اسرائیل نے جلدی کر کے تمہارا انکار کیا (تو انکار کی سزا میں اس گناہ کی بھی سزا ان پر ڈالی گئی)۔

تِلْكَ النَّكْرَاءُ تِلْكَ الشَّيْطَنَةُ - حضرت علیؓ نے امیر معاویہ کی کارروائی کی نسبت فرمایا یہ مکاری یہ شیطنت۔

نَكْسٌ - الٹنا' سر کے بل اوندھانا' لوٹانا۔

نُكِسَ - پھر بیماری لوٹ آئی۔

تَنْكِيْسٌ - اوندھانا۔

تَنَكُّسٌ اور اِنْتِكَاسٌ - سر کے بل گرنا۔

نُكْسٌ اور نُكَاسٌ - بیماری کا پھر لوٹ آنا۔

تَعِسَ عَبْدُ الدِّيْنَارِ وَانْتَكَسَ - دنیا کا بندہ ہلاک ہوا اور اوندھا گرا-

قِيْلَ لِابْنِ مَسْعُوْدٍ فُلَانٌ يَّقْرَأُ الْقُرْاٰنَ مَنْكُوْسًا فَقَالَ ذٰلِكَ مَنْكُوْسُ الْقَلْبِ - ایک شخص نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا- فلاں شخص قرآن کو پھراتا ہے (یعنی آخر سورت سے شروع کے اوّل کی طرف جاتا ہے یا سورۂ الناس سے شروع کر کے سورۂ بقرہ تک جاتا ہے جیسے بچے پڑھتے ہیں) انھوں نے کہا اس کا دل اوندھا ہے-

لَا يُحِبُّنَا ذُوْرَحِمٍ مَّنْكُوْسَةٍ - (امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے فرمایا) ہم سے وہ شخص محبت نہیں رکھے گا جو اوندھا پڑا کرتا ہے (یعنی مفعول ہے گانڈو)-

اِذَا نُكِسَ فِي الْخَلْقِ الرَّابِعِ عَتَقَتْ بِهِ الْاَمَةُ وَ انْقَضَتْ بِهِ عِدَّةُ الْحُرَّةِ - بچہ جب پیدائش کے چوتھے درجہ میں پلٹ جائے (یعنی مضغہ ہو جائے پہلا درجہ مٹی ہے پھر نطفہ پھر خون کی پھٹکی) تو اس کی وجہ سے لونڈی آزاد ہو جائے گی (اپنے مالک کی ام ولد ہو جائے گی- اس کے مرنے کے بعد آزاد ہو جائے گی) اور آزاد عورت کی عدت گزر جائے گی (یہ شعبی کا قول ہے لیکن جمہور علماء کا مذہب یہ ہے کہ جب تک بچہ پیدا ہو کر روئے نہیں اس کا اعتبار نہ ہوگا)-

فَنَكَسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ - آپ نے سر جھکا لیا اور چھڑی سے زمین پر کٹ کٹ کرنے لگے (جیسے کوئی رنجیدہ اور متفکر ہوتا ہے)-

فَنَكَسْتُهَا يَا نَكَّسْتُهَا - میں نے اس کو اوندھا دیا-

اِنْكَاسُهَا - اس کا پلٹنا-

زَالُوْ فَمَا زَالَ اَنْكَاسٌ وَّلَا كُشُفٌ - مہاجرین نے ہجرت کی لیکن بدکاروں اور بھگوڑوں نے ہجرت نہیں کی-

نَكْشٌ - کنویں میں سے مٹی اور کیچڑ وغیرہ نکال ڈالنا، فنا کرنا، استیصال کرنا، فارغ ہونا، الٹنا، کھودنا-

عِنْدَهٗ شَجَاعَةٌ مَّاتُنْكَشُ - حضرت علیؓ میں اتنی گہری بہادری ہے کہ نکل نہیں سکتی (اس کی تہہ کو نہیں پہنچ سکتے - عرب لوگ کہتے ہیں هٰذِهٖ بِئْرٌ مَّاتُنْكَشُ - یہ ایسا کنواں ہے جس کا پانی نکال ڈالنا نہیں ہو سکتا)-

نَكْصٌ یا نُكُوْصٌ یا مَنْكَصٌ - لوٹنا-

تَنْكِيْصٌ - لوٹانا-

اِنْتِكَاصٌ - ایڑیوں کے بل لوٹنا (یعنی الٹے پاؤں)-

قَدَّمَ لِلْوَثْبَةِ يَدًا وَاَخَّرَ لِلنُّكُوْصِ رِجْلًا - کودنے کے لئے ایک ہاتھ آگے بڑھایا اور پیچھے پلٹنے کے لئے ایک پاؤں پیچھے ہٹایا-

فَمَا فَجِئَهُمْ مِّنْهُ اِلَّا وَهُوَ يَنْكُصُ - ان کو ناگہانی کوئی ڈر اس سے نہیں ہوا مگر یہ کہ وہ الٹے پاؤں پلٹ رہا تھا-

يَنْكِصُ - الٹے پاؤں پلٹ رہا ہے (بکسرۂ کاف کذافی المجمع لیکن لغت میں بہ ضمہ کاف مشہور ہے)-

فَنَكَصَ اَبُوْبَكْرٍ - حضرت ابوبکرؓ آنحضرتؐ کو دیکھ کر الٹے پاؤں پیچھے ہٹے (تاکہ قبلہ کی طرف منہ رہے- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ نماز میں آگے بڑھ جانے سے یا پیچھے ہٹ آنے سے کوئی خلل نہیں ہوتا بشرطیکہ منہ قبلہ کی طرف رہے- نکص باب ضرب اور نصر دونوں سے آیا ہے- کذافی المجمع البحار)-

نَكْفٌ - کنیانا، باز رہنا، عدول کرنا، ختم ہو جانا، اخیر تک پہنچنا-

مُنَاكَفَةٌ - باری باری بات کرنا (جیسے تَنَاكُفٌ ہے)-

اِنْكَافٌ - پاکی بیان کرنا-

اِنْتِكَافٌ بمعنی نَكْفٌ اور ایک ملک سے دوسرے ملک میں جانا-

اِسْتِنْكَافٌ - کنیانا، غرور کرنا، باز رہنا اپنے آپ کو بڑا خیال کر کے-

اِنَّهٗ سُئِلَ عَنْ قَوْلِ سُبْحَانَ اللّٰهِ فَقَالَ اِنْكَافُ اللّٰهِ مِنْ كُلِّ سُوْءٍ - آنحضرتؐ سے پوچھا گیا، سبحان اللہ کے کیا معنی ہیں؟ فرمایا- اللہ کی پاکی بیان کرنا ہر عیب اور برائی سے-

جَعَلَ يَضْرِبُ بِالْمِعْوَلِ حَتّٰى عَرِقَ جَبِيْنُهٗ وَ انْتَكَفَ الْعَرَقَ عَنْ جَبِيْنِهٖ - حضرت علیؓ نے پکاس (کدال) سے مارنا شروع کیا یہاں تک کہ ان کی پیشانی پر پسینہ آ گیا اور اپنی پیشانی سے پسینہ پونچھا (عرب لوگ کہتے ہیں: نَكَفْتُ

الدَّمْعَ وَانْتَکَفْتُهُ- یعنی میں نے آنسو کو گال پر سے انگلی سے ہٹایا)-

قَدْ جَاءَ جَیْشٌ لَا یُکَبُّ وَلَا یُنْکَفُ- بے شمار لشکر آ گیا جس کا آخری حصہ ختم ہی نہیں ہوتا یا آخری حصہ تک پہنچ نہیں سکتے-

نَکْلٌ یا نُکُوْلٌ- پیچھے ہٹنا' نامرد ہونا' ڈر کر کوئی کام چھوڑ دینا-

نَکْلٌ- عذاب قبول کرنا-

تَنْکِیْلٌ- سزا دے کر دوسروں کو عبرت دلانا-

اِنْکَالٌ- ہٹانا' دفع کرنا-

اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ النَّکَلَ عَلَی النَّکَلِ- اللہ تعالیٰ ایسے تجربہ کار بہادر سوار کو پسند کرتا ہے جو زور آور' کار آزمودہ گھوڑے پر سوار ہو (یعنی سوار اور گھوڑا دونوں قوی اور طاقت ور تجربہ کار ہوں)-

مُضَرُ صَخْرَةُ اللّٰهِ الَّتِیْ لَا تُنْکَلُ- مضر کے لوگ اللہ تعالیٰ کے ایک بڑے پتھر ہیں جس کو ہٹایا نہیں جا سکتا (جہاں وہ کسی چیز پر قابض ہوئے پھر ان سے چھڑانا ناممکن ہے)-

لَاَنْکُلَنَّهٗ عَنْهُنَّ- میں تو اس کو ان سے روکوں گا-

غَیْرُ نِکْلٍ فِیْ قَدَمٍ- حملہ میں سست اور بزدل نہ ہونے والا-

لَوْ تَاَخَّرَ لَزِدْتُکُمْ- اگر شوال کا چاند ابھی نہ دکھلائی دیتا تو میں اور بڑھاتا (طے کے روزے رکھے جاتا تم کو شرمندہ کرتا کہ تم میری ریجھ کرتے ہو)-

نِکْلٌ- سخت بیڑی (اَنْکَالٌ جمع ہے)-

یُؤْتٰی بِقَوْمٍ فِی النُّکُوْلِ- کچھ لوگ بیڑیاں ڈال کر لائے جائیں گے-

نَکَالٌ- عذاب' سزا' تکلیف-

اَذَقْتُ قُرَیْشًا نَکَالًا- میں نے قریش کو سزا چکھائی- (بدر کے دن خوب مارے گئے قید ہوئے یا قحط اور گرانی کا عذاب ان پر نازل ہوا)-

لِئَلَّا یَنْکُلُوْا عِنْدَ الْحَرْبِ- تاکہ جنگ کے وقت نامردی نہ کریں-

نُکُوْلٌ بِالْیَمِیْنِ- قسم کھانے سے باز رہنا-

نَکْهٌ- ناک سے سانس لینا' منہ کی بو سونگھنا-

نُکِهَ- اس کے منہ کی بو بدل گئی-

وَلَا تُنْکَهُ- تجھ کو ضرر نہ پہنچے-

اِسْتِنْکَاهٌ- منہ کی بو سونگھنا-

نَکْهَةٌ- منہ کی بو-

اِسْتَنْکِهُوْهُ- اس کے منہ کی بو سونگھو (تاکہ معلوم ہو کہ اس نے شراب پی ہے یا نہیں)-

اَخَافُ اَنْ تَنْکِهَ قُلُوْبُکُمْ- میں ڈرتا ہوں کہیں تمہارے دل تکلیف زدہ نہ ہو جائیں (مشہور روایت میں تَنْکِرَ ہے یعنی تمہارے دل اس کا انکار نہ کر بیٹھیں)-

نِکَایَةٌ- زخمی کرنا' مغلوب کرنا' قتل کرنا-

نُنْکِی الْاَعْدَاءَ وَنُکْرِمُ الْاَضْیَافَا- ہم دشمنوں کو پامال اور ہلاک کرتے ہیں مہمانوں کی خاطر اور مدارات کرتے ہیں-

یَنْکِیْ لَکَ عَدُوًّا- تیرے دشمن کو مارتا ہے-

یَنْکَأُ- سزا دیتا ہے-

لَا یَنْکِیْ- وہ دشمن کو ہلاک نہیں کرتا (یعنی چھوٹی چھوٹی کنکریاں مارنا' اور ضرر رکھا ہوا ہے کسی کی آنکھ میں لگے تو آنکھ پھوٹ جائے)-

بابُ النّون مع المیم

نَمْرٌ- چڑھ جانا-

نَمِرَ- غصہ ہونا' بدخلق ہونا-

تَنْمِیْرٌ اور تَنَمُّرٌ- غصہ ہونا' بدخلق ہونا-

نَمِرٌ- بور بچہ تیندوا' چھوٹے قسم کا شیر جو نہایت شریر اور غصہ دار ہوتا ہے-

نَهٰی عَنْ رُکُوْبِ النِّمَارِ- تیندوے کی کھال پر سوار ہونے سے منع فرمایا (کیونکہ تیندوا زندہ ہاتھ نہیں آتا مرنے کے بعد اس کی کھال لی جاتی ہے بعض نے کہا ممانعت کی وجہ یہ ہے کہ درندوں کی کھالوں پر سوار ہونا عجمی لوگوں کی وضع ہے تو ان کی

مشابہت سے منع فرمایا- بعض نے کہا اس وجہ سے کہ ان پر چڑھنے سے کبر اور غرور پیدا ہوتا ہے)-

وَلَا تَلْبَسُوا الْخَزَّ وَلَا النِّمَارَ- (بعض نے کہا صحیح وَلَا النُّمُوْرَ ہے یعنی) ریشمی کپڑا اور کڑھائی دار کملیاں (جس میں رنگ برنگ کے خطوط ہوتے ہیں) مت پہنو-

اُتِیَ بِدَابَّةٍ سَرْجُهَا نُمُوْرٌ فَنَزَعَ الصُّفَّةَ يَعْنِي الْمِيْثَرَةَ فَقَالَ الْجَدْيَاتُ نُمُوْرٌ يَعْنِي الْبِدَادَ فَقَالَ اِنَّمَا يُنْهٰى عَنِ الصُّفَّةِ- ابوایوب انصاریؓ کے پاس ایک جانور لایا گیا جس کا زین پوش بوربچہ (تیندوے) کی کھال کا تھا- انھوں نے وہ اتار ڈالا- لوگوں نے کہا دونوں طرف کی جدیات (کھونٹے) وہ بھی اسی کھال کے ہیں- انھوں نے کہا صرف زین پوش سے ممانعت ہوئی ہے-

لَبِسُوْا لَكَ جُلُوْدَ النُّمُوْرِ- انھوں نے تینددوؤں کی کھالیں تمہارے لئے پہنی ہیں (یعنی تم پر سخت غصہ ہیں)-

فَجَاءَهٗ قَوْمٌ مُجْتَابِي النِّمَارِ- کچھ لوگ آنحضرتؐ کے پاس آئے جو کڑھائی دار کملوں کی ازاریں پہنے تھے (نہایہ میں ہے کہ جو چادر مخطط یعنی کڑھائی دار ہو عربوں کی ازار اس کو نَمِرَہ کہیں گے اور اس کی جمع نمار ہے- گویا اس کو تشبیہ دی تیندوے سے جس کی کھال پر سفید اور سیاہ ٹپکے یا خط ہوتے ہیں)-

اَقْبَلَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَعَلَيْهِ نَمِرَةٌ- مصعب بن عمیرؓ آنحضرتؐ کے پاس آئے ان کے پاس صرف ایک کملی تھی- (وہ بھی پھٹی جوڑ لگی ہوئی اور کچھ مال و اسباب نہ تھا سب مکہ میں چھوڑ آئے تھے اور کافروں نے اس پر قبضہ کر لیا تھا)-

لٰكِنَّ حَمْزَةَ لَمْ يَكُنْ لَّهٗ اِلَّا نَمِرَةٌ مَلْحَاءُ- حضرت امیر حمزہؓ کے پاس کچھ نہیں تھا صرف ایک چادر تھی جس میں سفید اور سیاہ لکیریں تھیں-

فَكُفِّنَ اَبِيْ وَعَمِّيْ فِيْ نَمِرَةٍ وَّاحِدَةٍ- میرے باپ اور چچا دونوں ایک ہی چادر میں کفنائے گئے-

حَتّٰى اَتٰى نَمِرَةَ- یہاں تک کہ نمرہ پر آئے (جو مشہور پہاڑ ہے عرفات میں)-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَطْعَمَنَا الْخَمِيْرَ وَسَقَانَا النَّمِيْرَ- شکر اس پروردگار کا جس نے ہم کو خمیری روٹی کھلائی اور صاف ستھرا پانی پلایا-

خُبْزٌ خَمِيْرٌ وَّمَاءٌ نَمِيْرٌ- خمیری روٹی اور پاکیزہ صاف پانی-

نَمِرَةُ بَطْنُ عَرَنَةَ- نمرہ بطن عرنہ ہے-

اَنْمَار- ایک قبیلہ کا دادا ہے اس کی نسبت اَنْمَارِی ہے-

غَزْوَةُ اَنْمَار- یہ غزوۂ بنونضیر کے بعد ہوا اس کو "ذات الرّقاع" بھی کہتے ہیں-

نُمْرُقٌ- تکیہ، توشک (اس کی جمع نَمَارِق ہے)-

اِشْتَرَيْتُ نُمْرُقَةً- میں نے ایک توشک خریدی-

نَحْنُ بَنَاتُ طَارِقٍ نَمْشِيْ عَلَى النَّمَارِقِ- ہم (آسمان کے) تاروں کی بیٹیاں ہیں- تکیوں، قالینوں اور توشکوں پر چلتی ہیں (یعنی امیر زادے ہیں- یہ ہندہ زوجۂ ابوسفیان نے کہا غزوۂ احد کے رجز میں)-

نَمْسٌ- چھپانا، سرگوشی کرنا-

نَمَسٌ- بگڑ جانا-

تَنْمِيْسٌ- مشتبہ کر دینا-

مُنَامَسَةٌ- ناموس میں گھسنا-

تَنَمُّسٌ- ملتبس ہو جانا-

اِنِّمَاسٌ- چھپ جانا-

نَامُوْس اور نَامُوْسِيَہ- مسہری کو بھی کہتے ہیں-

لَيَاْتِيْهِ النَّامُوْسُ الْاَكْبَرُ- ان کے پاس بڑا راز دار فرشتہ آتا ہے یعنی حضرت جبرئیل-

نَامُوْس- بادشاہ کا راز دار معتمد علیہ شخص- بعض نے کہا ناموس خیر کا راز دار اور جاسوس شر کا راز دار-

نَامَسْتُهٗ- میں نے چپکے سے اس سے کہا-

لَئِنْ كَانَ مَاتَقُوْلِيْنَ حَقًّا لَيَاْتِيَنَّهُ النَّامُوْسُ الَّذِيْ كَانَ يَاْتِيْ مُوْسٰى عَلَيْهِ السَّلَامُ- (ورقہ نے حضرت خدیجہؓ سے کہا) اگر تم جو کہتی ہو سچ ہے تو ان کے پاس وہ فرشتہ آتا ہے جو حضرت موسیٰ کے پاس آیا کرتا تھا (یعنی حضرت جبرئیل- اور

نجاشی بادشاہ حبش نے آنحضرت کی نسبت کہا کہ ان پر وہ فرشتہ اترتا ہے جو موسیٰ پر اترتا تھا- اور حضرت عیسیٰ کا نام نہیں لیا کیونکہ نجاشی اصل میں نصرانی تھا اور نصاریٰ حضرت عیسیٰ کو پیغمبری کے مرتبہ سے بہت اعلیٰ مرتبہ دیتے ہیں)

اَسَدٌ فِیْ نَامُوْسَتِهٖ- وہ اپنی گوئی میں شیر ہے-

یَافُلَانُ هَاتِ النَّامُوْسَ فَجَاءَ بِصَحِیْفَةٍ کَبِیْرَةٍ یَحْمِلُهَا فَنَشَرَهَا- اے مرد آدمی ناموس کو لے کر آ وہ ایک بڑی کتاب لے کر آیا اس کو پھیلا دیا (اس ناموس میں قیادت تک جتنے شیعان علی ہوں گے ان سب کے نام لکھے تھے)-

اَشْهَدُ اَنَّكَ نَامُوْسُ مُوْسٰى- ایک یہودی نے حضرت علیؓ کو کہا- میں یہ گواہی دیتا ہوں کہ تم حضرت موسیٰ کے راز دار ہو (اہل کتاب ناموس سے حضرت جبرئیل کو مراد لیتے ہیں)

نَوَامِیْس- قوانین، شرائع (یہ ناموس کی جمع ہے)-

نَمْشٌ چغل خوری کرنا، چننا، جھوٹ بولنا، جو زمین پر ہو وہ کھالینا-

نَمَشٌ- پیدا ہو جانا یعنی کالے اور سفید نقطے جو کھال پر پڑ جاتے ہیں-

تَنْمِیْشٌ- چپکے سے کان میں کہنا، پانی چھڑکنا-

اِنْمَاشٌ- چغل خوری کرنا-

فَعَرَفْنَا نَمَشَ اَیْدِیْهِمْ فِی الْعُذُوْقِ- ہم نے ان کے ہاتھوں کے نشان شاخوں میں پائے-

ثَوْرٌ نَمِشٌ- بیل سفید اور کالے نقطوں والا-

مَنْ ذَرَّ عَلٰی اَوَّلِ لُقْمَةٍ مِّنْ طَعَامِهِ الْمِلْحَ ذَهَبَ عَنْهُ نَمَشُ الْوَجْهِ- جو شخص اپنے کھانے کے پہلے لقمہ پر نمک چھڑک لے تو اس کے منہ کے کالے سفید ٹیکے (سیم) جاتے رہیں گے-

نَمْصٌ- نوچنا، اکھیڑنا (جیسے تَنْمِیْصٌ اور تَنَمُّصٌ ہے)-

اِنْمَاصٌ- اگنا-

تَنَمُّصٌ- بال اکھیڑنا-

لَعَنَ النَّامِصَةَ وَالْمُتَنَمِّصَةَ- آنحضرتؐ نے اس عورت پر لعنت کی جو دوسری عورت کے چہرے کے بال اکھیڑے اور جو اکھیڑ ڈالے (ایک روایت میں مُنْتَمِصَة ہے معنی وہی ہیں اسی سے "مِنْقَاش" یعنی موچنے کو مِنْمَاص بھی کہتے ہیں مجمع البحار میں ہے کہ چہرے کے بال عورت کو اکھڑوانا حرام ہے البتہ اگر داڑھی مونچھ نکل آئے تو اس کو اکھیڑنا جائز ہے- بعض نے کہا نَمص سے مراد یہاں ابروؤں کا باریک کرنا ہے)-

لَعَنَ اللّٰهُ النَّامِصَةَ وَالْمُتَنَمِّصَةَ وَالْوَاشِرَةَ وَالْمُتَوَشِّرَةَ وَالْوَاصِلَةَ وَالْمُتَوَصِّلَةَ وَالْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ- اللہ تعالیٰ نے لعنت کی بال اکھیڑنے والی اور اکھڑوانے والی اور دانتوں کو ریت کر برابر کرنے والی اور برابر کرانے والی اور بالوں کو جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی اور گودنا گودنے والی اور گدانے والی پر (بعض نے کہا واصلہ اور متوصلہ سے بدکار عورت اور کٹنی یعنی دلالہ مراد ہے- قَوَّادَة جو فاحشہ عورتوں کو مردوں کے پاس لے کر آتی ہے)-

نَمَطٌ- ایک قسم کا عمدہ بچھونا یا زین پوش اور جماعت متفقہ اور راستہ، طریقہ، مذہب اور قسم-

خَیْرُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ النَّمَطُ الْاَوْسَطُ- (حضرت علی نے فرمایا) اس امت کا بہتر فرقہ وہ ہے جو متوسط طریق پر ہو (دین اور دنیا دونوں کے کام اچھی طرح سے بجالاتا ہو مطلب یہ ہے کہ دین میں غرق ہو جانا اور دنیا کی اصلاح کی طرف بالکل توجہ ہی نہ کرنا اسی طرح ہمہ تن دنیا میں غرق ہو جانا دین کا خیال چھوڑ دینا دونوں مکروہ ہیں)-

مِنْ نَمَطِ الشَّفْقَةِ- مہربانی کی ایک قسم ہے-

کَانَ یُجَلِّلُ بُدْنَهُ الْاَنْمَاطَ- وہ اپنے اونٹوں کی (یعنی قربانی کے اونٹوں کی) جھولیں انماط کرتے تھے (انماط ایک قسم کے فرش ہیں جن کا سرا باریک ہوتا ہے)-

وَاَنّٰى لَنَا اَنْمَاطٌ- ہمارے پاس انماط کہاں سے آئے؟ (سوزنیاں یا زین پوش)-

سَتَکُوْنُ الْاَنْمَاطُ- اب وہ زمانہ قریب ہے جب تم کو انماط ملیں گے (دنیا کی خوب کشائش ہوگی یہ پیشین گوئی آپ کی پوری ہوئی ایران اور روم کے خزانے مسلمانوں کے ہاتھ آئے

اور مالا مال ہو گئے)۔

فَاَخَذْتُ نَمَطًا فَسَتَرْتُهٗ عَلَى الْبَابِ - میں نے ایک سوزنی لی اس کو دروازہ کا پردہ بنایا۔

نَحْنُ النَّمَطُ الْاَوْسَطُ لَا يُدْرِكُنَا الْغَالِيْ وَلَا يَسْبِقُنَا التَّالِيْ - ہم متوسط لوگ ہیں (یعنی اہل بیت کرامؑ) غلو کرنے والا ہم کو نہیں پا سکتا اور پیچھے رہ جانے والا ہم سے آگے بڑھ نہیں سکتا (غلو سے مراد یہ ہے کہ اہل بیت کو پیغمبر کے برابر کر دے اور پیچھے رہ جانے والے سے مراد وہ لوگ ہیں جنھوں نے اہل بیت کو بالکل چھوڑ دیا یا ان کے مخالف اور دشمن بن گئے)۔

تَبْدَأُ بِالنَّمَطِ فَتَبْسُطُهٗ - کفن دیتے وقت پہلے بچھونا بچھائیں پھر کفن کے کپڑے اس پر چنیں۔

نَمْلٌ - چغل خوری کرنا' چڑھ جانا' سن ہو جانا۔

مُنَامَلَةٌ - بیڑی پڑے ہوئے شخص کی طرح چلنا۔

اِنْمَالٌ - چغل خوری۔

تَنَمُّلٌ - ایک میں ایک گھس جانا' حرکت کرنا۔

نَمْلٌ یا نَمَلٌ - چیونٹی (اس کی جمع نِمَالٌ ہے)۔

لَا رُقْيَةَ اِلَّا فِيْ ثَلٰثٍ اَلنَّمْلَةِ وَالْحُمَةِ وَالنَّفْسِ - منتر تین عوارض میں ہو سکتا ہے۔ ایک تو ان پھنسیوں میں جو پسلی پر نکلتی ہیں' دوسرے سانپ بچھو کے ڈنگ میں' تیسرے بدنظر پر۔

عَلِّمِيْ حَفْصَةَ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ - حفصہ کو نملہ کا منتر سکھلا۔ (نملہ کا منتر عرب کی عورتوں میں یہ تھا وہ یہ الفاظ کہتیں "دولہن کو چاہیے مانگ چوٹی' زیب و زینت کرے' ہاتھ پاؤں رنگے' سرمہ لگائے' ہر بات کرے مگر مرد کی نافرمانی نہ کرے' بعض کہتے ہیں آنحضرتؐ کا مطلب اس سے یہ تھا کہ حفصہ کو نصیحت ہو۔ آپ نے ایک راز کی بات ان سے کہی تھی انھوں نے اس کو فاش کر دیا گویا مرد کی نافرمانی کی عَلِّمِيْ حَفْصَةَ رُقْيَةَ النَّمْلَةِ كَمَا عَلَّمْتِهَا الْكِتَابَةَ کیا تو حفصہ کو رقیہ کا منتر نہیں سکھاتی جیسے تو نے اس کو لکھنا سکھایا ہے (معلوم ہوا کہ عورت کو لکھنا سیکھنا درست ہے)۔

رَخَّصَ فِي الرُّقْيَةِ مِنَ النَّمْلَةِ - نملہ کے لئے منتر کرنے کی آپ نے اجازت دی۔

فَهَلَّا نَمْلَةً وَّاحِدَةً - تو نے ایک چیونٹی کو مارا ہوتا جس نے تجھ کو کاٹا تھا (تو نے چیونٹیوں کا سارا چھتہ کیوں جلا دیا)۔

نَهٰى عَنْ قَتْلِ اَرْبَعٍ مِّنَ الدَّوَابِّ مِنْهَا النَّمْلَةُ - چار جانوروں کے قتل سے آنحضرتؐ نے منع فرمایا ان میں سے ایک چیونٹی ہے (ہر قسم کی چیونٹی یا ایک خاص قسم جس کے چار پاؤں لمبے ہوتے ہیں اس لئے کہ چھوٹی چیونٹی کو ذرّ کہتے ہیں) اور دوسرے شہد کی مکھی' تیسرے ہدہد چوتھے صرد (اس کا بیان کتاب الصاد میں گزر چکا)۔

نَمِلٌ بِالْاَصَابِعِ - انگلیوں سے کھیلنے والا۔

اَنْمَلَة - انگلیوں کا سرا (اس کی جمع اَنَامِلٌ ہے)۔

نَهٰى عَنْ قَتْلِ سِتَّةٍ مِنْهَا النَّمْلَةُ - چھ جانوروں کے قتل سے منع فرمایا ان میں ایک چیونٹی ہے۔

فَاِذَا نَمْلَةٌ قَائِمَةٌ عَلٰى رِجْلَيْهَا مَادَّةٌ يَدَهَا اِلَى السَّمَآءِ - (حضرت سلیمانؑ کے زمانے میں قحط پڑا لوگ ان کے ساتھ مل کر پانی مانگنے کے لئے نکلے) کیا دیکھتے ہیں کہ ایک چیونٹی اپنے دونوں پاؤں پر کھڑی ہوئی اپنا ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے ہوئے (یہ دعا کر رہی ہے۔ پروردگار! ہم بھی تیری ایک مخلوق ہیں' ہم کو اپنے پاس سے روزی دے اور احمق آدمیوں کے گناہ کا مواخذہ ہم سے مت کر۔ یہ سن کر حضرت سلیمانؑ نے کہا۔ چلو اپنے گھر لوٹ جاؤ۔ اللہ تعالیٰ نے تمہارا کام دوسروں کی دعا سے پورا کر دیا)۔

نَمٌّ - بات کو مشہور کرنا' فساد کے لئے کام کو جھوٹ سے آراستہ کرنا' پھیلنا۔

نَامٌّ - چغل خور (نُمَّامٌ اس کی جمع ہے)۔

نَمِيْمَةٌ نَمِيْمَةٌ - چغل خوری لکھنے کی آواز۔

وَالْاٰخَرُ كَانَ يَمْشِيْ بِالنَّمِيْمَةِ - دوسرا شخص چغل خوری کرتا پھرتا تھا (فساد کرانے کے لئے ایک بات مشہور کرنا۔ معلوم ہوا یہ گناہ کبیرہ ہے)۔

لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ نَمَّامٌ - چغل خور بہشت میں نہیں جائے گا (یعنی دوسرے بہشتیوں کے ساتھ یا جب بہشت میں جائے گا اس وقت چغل خور نہ ہو گا)۔

وَكَانَ يَنِمُّ عَلَىَّ مِسْكًا - وہ مشک کی خوشبو مجھ پر کھینچ کر لاتا (ایک روایت میں يَنِجُّ ہے)-

ثَوْبٌ مُنَمَّمٌ - نقشی کپڑا-

نِمَمٌ - قریب قریب لکیریں-

نَمْنَمَةٌ - آراستہ کرنا' نقش ونگار کرنا' زینت دینا-

نِمْنِمٌ - وہ نشان جو ہوا ریت پر بناتی ہے جیسے کتابت ہوتی ہے-

ثَوْبٌ مُنَمْنَمٌ - بیل دار کپڑا نقشی-

أُتِيَ بِنَاقَةٍ مُنَمْنَمَةٍ - ایک موٹی اونٹنی گٹھے ہوئے ہاتھ پاؤں کی لائی گئی-

جَارِيَةٌ مُنَمْنَمَةٌ - چھوٹی' لطیف اعضاء کی چھوکری نازک بدن-

نُمُوٌّ - زیادہ ہونا' بڑھنا' طبعی طور سے تمام جوانب میں اس لئے مٹاپے اور ورم کو نمونہ کہیں گے-

نَمْيٌ یا نَمِيٌّ یا نَمَاءٌ یا نَمِيَّةٌ - زیادہ ہونا' بہت ہونا' بلند ہونا' گراں ہونا' بلند کرنا' موٹا ہونا' خبر کو مرفوع کرنا' اس کی نسبت کرنا-

تَنْمِيَةٌ - بڑھانا (اصمعی نے کہا نَمَيْتُ الْحَدِيْثَ تک کہیں گے- جب کسی بات کو اصلاح اور بھلائی کی نیت سے پہنچائیں گے اور نَمَّيْتُ الْحَدِيْثَ اس وقت کہیں گے جب فساد اور شر کی نیت سے کوئی بات پہنچائی جائے)-

لَيْسَ بِالْكَاذِبِ مَنْ اَصْلَحَ بَيْنَ النَّاسِ فَقَالَ خَيْرًا اَوْنَمٰى خَيْرًا - وہ شخص جھوٹا نہیں (یعنی ایسا جھوٹ گناہ نہیں ہے) جو شخص لوگوں میں ملاپ کرانے کی نیت سے اچھی بات کہے یا اچھی بات پہنچائے (جیسے کہتے ہیں'' دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز'')-

لَيْسَ الْكَذَّابُ الَّذِيْ يُصْلِحُ وَيَنمِيْ خَيْرًا - وہ شخص جھوٹا نہیں ہے جو لوگوں میں صلح کرادے اور اچھی بات پہنچائے-

لَاتُمَثِّلُوْا بِنَامِيَةِ اللّٰهِ - اللہ کی مخلوقات کا مثلہ مت کرو (ان کی صورت مت بگاڑو ناک کان کاٹ کر یا چیر کر)-

يَنْمِيْ صُعُدًا - چڑھتا چلا جاتا ہے (اس کا چڑھاؤ بڑھتا جاتا ہے)-

اِنَّ رَجُلًا اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلٰى تَبُوْكَ فَقِيْلَ كَيْفَ بِالْوَدِيِّ فَقَالَ الْغَزْوُ اَنْمٰى لِلْوَدِيِّ - ایک شخص نے تبوک جانے کا ارادہ کیا (جہاد کے لئے) اس کی ماں یا بیوی نے کہا اب کھجور کے چھوٹے درختوں کی پرورش (سنبھال) کیسے ہوگی- اس نے کہا جہاد کرنے سے اور درخت زیادہ بڑھیں گے (اللہ تعالیٰ غازی کے درختوں اور اموال کی حفاظت کرلے گا)-

بِعْتُ الْفَانِيَةَ وَاشْتَرَيْتُ النَّامِيَةَ - میں نے بوڑھے اونٹ بیچ کر جوان بڑھنے والے اونٹ خریدے-

كُلْ مَا اَصْمَيْتَ وَدَعْ مَا اَنْمَيْتَ - اس شکار کے جانور کو کہا جس کو مار لگاتے ہی مار ڈالے (وہ تیرے سامنے) مر جائے- اور اس کو مت کھا جو غائب ہو کر چل دے پھر مرا ہوا ملے (معلوم نہیں تیری ضرب سے مرا ہے یا اور کسی سبب سے)-

اَوِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ - یا اپنے مالکوں کے سوا دوسروں کو اپنا مالک بتلائے (اپنے باپ کے سوا دوسرے کو اپنا باپ کہے)-

اِنَّهٗ طَلَبَ مِنِ امْرَاَتِهٖ نُمِّيَّةً اَوْ نَمَامِيَّ لِيَشْتَرِيَ بِهَا عِنَبًا فَلَمْ يَجِدْهَا - عمر بن عبدالعزیز (خلیفۂ عادل اور متقی) نے اپنی بیوی سے ایک پیسہ یا کچھ پیسے مانگے انگور خریدنے کے لئے لیکن نہیں ملے (بعض نے کہا نُمِّيَّة وہ درہم جس میں سیسہ یا تانبا ملا ہو)-

اِلَّا يَنْمِيْ ذٰلِكَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - مگر وہ اس حدیث کو آنحضرت تک بڑھاتے تھے (اس کو مسند اور مرفوع کرتے تھے اہل حدیث کی اصطلاح میں جب راوی يَنْمِيْهِ کہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ تک اس کو پہنچاتے تھے)-

فَنَمَيْتُ ذَالِكَ اِلَى ابْنِ اَبِيْ لَيْلٰى - میں نے اس کو ابن ابی لیلیٰ تک پہنچایا-

يَنْمِيْ لَهٗ عَمَلُهٗ - اس کا عمل بڑھتا رہے گا-

حُسْنُ الْمَلِكَةِ نَمَاءٌ - خوش اخلاقی مال کی زیادتی کا سبب ہے-

مَا مِنْ بَيْتٍ فِيْهِ اسْمُ مُحَمَّدٍ اِلَّا نَمَا - جس گھر میں محمد نام کا کوئی شخص ہو تو اس میں برکت ہو گی-

مَنْمَاةٌ لِاَعْمَالِهِمْ - ان کے عمل کی بڑھوتری-

مَنْمٰى - بھی بڑھوتری کو کہتے ہیں-

مَنِ انْتَمٰى اِلٰى غَيْرِ مَوَالِيْهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ - جو شخص اپنے مالکوں کے سوا دوسروں کو اپنا مالک بتلائے اس پر خدا کی پھٹکار-

صَلٰوةٌ نَامِيَةٌ - بڑھنے والی نماز-

مَالٌ نَامٍ - بڑھنے والا مال-

غَيْرُ نَامِيْ - جمادات کنکر پتھر وغیرہ وغیرہ-

بابُ النّون مع الواؤ

نَوْءٌ یا تَنْوَاءٌ - تکلیف یا مشقت سے اٹھنا-

نَاءَ - گر پڑا' بھاری کرنا' جھکانا-

تَنُوْءُ بِهَا - اس پر بھاری ہوتے ہیں-

ثَلَاثٌ مِّنْ اَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ اَلطَّعْنُ فِي الْاَعْقَابِ وَالنِّيَاحَةُ وَالْاَنْوَاءُ - تین باتیں جاہلیت کی رسمیں ہیں ایک تو ذات پات' نسب پر طعنہ کرنا' دوسرے مردوں پر نوحہ کرنا' تیسرے انواء یعنی چاند کی منزلوں کا لحاظ' بارش ان کے اثر سے سمجھنا-

كَمْ بَقِيَ مِنْ نَوْءِ الثُّرَيَّا - (حضرت عمرؓ نے حضرت عباسؓ سے پوچھا) اب ثریا کی منزل میں کیا باقی ہے؟ (انھوں نے کہا سات دن باقی ہیں' سات دن کے بعد پانی برسا تو اگر کوئی ان منزلوں کو یہ سمجھے کہ عادۃً اللہ تعالیٰ ان میں پانی برساتا ہے اور برسانے والا اللہ تعالیٰ ہے اور اسی کا اختیار ہے تو یہ کفر نہ ہو گا- لیکن اگر ان منازل کو موثر سمجھے تو وہ کفر صریح ہے)-

مُطِرْنَا بِنَوْءِ كَذَا - (عرب کے مشرک یوں کہا کرتے تھے) ہم پر پانی اس منزل کی وجہ سے برسا-

لَا نَوْءَ - یہ مت بولو کہ پانی فلاں کارتی کی وجہ سے پڑا (بلکہ یوں کہو کہ اللہ تعالیٰ نے پانی برسایا)-

قَالَ لِلْمَرْاَةِ الَّتِيْ مُلِّكَتْ اَمْرَهَا فَطَلَّقَتْ زَوْجَهَا اِنَّ اللّٰهَ خَطَّاَ نَوْءَ هَا اَلَا طَلَّقَتْ نَفْسَهَا - ایک عورت کو اس کے خاوند نے اختیار دیا (کہ اگر چاہے تو اپنے لئے طلاق لے لے اپنے خاوند سے جدا ہو جائے) مگر اس نے کیا کیا اپنے خاوند کو طلاق دے دی (اس سے کہا تجھ کو طلاق ہے) تب حضرت عثمانؓ نے فرمایا (اللہ تعالیٰ نے اس کی کارنی غلط کر دی اس نے اپنے آپ کو کیوں طلاق نہیں دی (اگر اپنے آپ کو طلاق دیتی تو طلاق پڑ جاتی مگر خدا کو اس کا مطلقہ ہونا منظور نہ ہوا تو زبان سے ایسا غلط لفظ نکلا جس کا اثر کچھ نہیں ہے اور وہ بدستور اپنے خاوند کے نکاح میں رہی- کارنی غلط ہونے سے یہ مطلب ہے کہ جیسے نجومیوں اور پنڈتوں کی بات اللہ تعالیٰ غلط کر دیتا ہے- وہ کہتے ہیں اس کارنی میں خوب پانی برسے گا لیکن ایک قطرہ نہیں برستا- ان کی امید غلط ہو جاتی ہے اسی طرح اس عورت کی امید کہ میں اپنے آپ کو طلاق دے لوں گی اللہ تعالیٰ نے غلط کر دی)-

فَنَاءَ بِصَدْرِهٖ - اس نے اپنا سینہ پہلے گاؤں سے ہٹایا (اور اس گاؤں سے ذرا قریب ہو گیا جہاں جانا چاہتا تھا)-

قَدْنَاءَ بِيَ الشَّجَرُ - چراگاہ مجھ کو اس دن دور لے گیا میں دیر میں گھر پہنچا-

مَنْ سَمِعَ بِالدَّجَّالِ فَلْيَنَاْ عَنْهُ - جو شخص سنے کہ دجال نکلا ہے تو اس سے دور رہے (اس کے پاس نہ جائے شاید اس کے بہکانے میں آ جائے اور ایمان برباد ہو)-

فَذَهَبَ لِيَنُوْءَ - آنحضرتؐ نے اٹھنا چاہا (کہ نماز کے لئے مسجد میں آئیں لیکن آپ بیہوش ہو گئے)-

لَايَزَالُ طَائِفَةٌ مِّنْ اُمَّتِيْ ظَاهِرِيْنَ عَلٰى مَنْ نَاوَاهُمْ - میری امت کا ایک گروہ ہمیشہ اپنے دشمنوں پر غالب رہے گا-

وَرَجُلٌ رَبَطَهَا فَخْرًا وَّ رِيَاءً وَّ نِوَاءً لِّاَهْلِ الْاِسْلَامِ - اور وہ دشمن جس نے فخر اور نمائش اور اہل اسلام کے ساتھ دشمنی کی نیت سے گھوڑے باندھے-

نِيَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِهٖ - مومن کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے (کیونکہ مومن بہت سے اعمال خیر کی نیت کرتا ہے اور عمل تو ایک ہی کرتا ہے- تو نیت عمل سے بہتر ہوئی- بعض

نے کہا ایک مومن نے مدینہ کا ایک پل بنا دینے کی نیت کی لیکن اس کے بنانے سے پہلے ایک کافر نے اس کو بنا دیا- تب آپ نے یہ حدیث فرمائی- یعنی مومن کی نیت کافر کے عمل سے بہتر ہے)-

وَاِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَ اِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَّا نَوٰى- تمام عملوں کا مدار نیت پر ہے اور ہر ایک آدمی کو اس کی نیت کے موافق ثمرہ ملے گا-

اَبْعَدَ اللّٰهُ نَوَاكَ- اللہ تجھ کو بہت دور رکھے-

نَوْبٌ یا مَنَابٌ یا نِيَابَةٌ- قائم مقام ہونا' نائب ہونا' جانشین ہونا' توبہ کرنا' پہنچنا-

مُنَاوَبَةٌ- سزا دینا' باری باری کرنا' حصہ لگانا-

اِنَابَةٌ- نائب بنانا' بار بار رجوع کرنا' توبہ کرنا' متوجہ ہونا-

تَنَاوُبٌ- باری باری حصہ لینا' یا باری باری ایک کام کرنا-

قَسَّمَهَا نِصْفَيْنِ نِصْفًا لِنَوَائِبِهٖ وَ حَاجَاتِهٖ وَنِصْفًا بَيْنَ الْمُسْلِمِيْنَ- آنحضرتؐ نے خیبر کی آمدنی کے دو حصے آدھوں آدھ کئے تھے ایک حصہ تو اپنے حوادث اور ضروریات کے لئے ایک حصہ مسلمانوں میں بانٹ دیا تھا (نَوَائِبُ جمع ہے نَائِبَة کی یعنی وہ ضرورت یا مصیبت جو آن پڑے- مطلب یہ ہے کہ خیبر کی آدھی آمدنی آپ نے ضروریات ملکی کے لئے رکھی تھی- مثلاً ہتھیار اور آلات کی خریداری' سامان جہاد کی تیاری وغیرہ اور نصف مسلمانوں میں تقسیم کر دی تھی)-

يَا اَرْحَمَ مَنِ انْتَابَهُ الْمُسْتَرْحِمُوْنَ- اے وہ جو سب سے زیادہ رحم کرنے والا ہے ان لوگوں پر جو نوبت بہ نوبت رحم کی درخواست کرتے ہیں-

كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ الْجُمُعَةَ مِنْ مَّنَازِلِهِمْ- وہ لوگ جو مدینہ کے اطراف باہر رہتے تھے' باری باری جمعہ کی نماز میں حاضر ہوا کرتے (یعنی مسجد نبوی میں باری باری آتے- مثلاً اس جمعہ میں گاؤں کے کچھ لوگ آئے پھر دوسرے جمعہ میں دوسرے لوگ- اس حدیث سے یہ نکلا کہ شہر کے باہر گاؤں میں رہنے والوں پر جمعہ کی نماز کے لئے شہر میں آنا فرض نہیں ہے وہ اپنے گاؤں ہی میں پڑھ سکتے ہیں)-

اِحْتَاطُوْا لِاَهْلِ الْاَمْوَالِ فِي النَّائِبَةِ وَالْوَاطِئَةِ- جب باغوں کے پھلوں کا انچنہ (تخمینہ) کرو تو مہمانوں اور راستہ گزرنے والوں کے خرچ کا لحاظ رکھو (یعنی مالکان باغ کو کچھ مہمانوں کو کھلانا پڑتا ہے کچھ مسافروں راہ گیروں کو تو یہ خرچ نکال کر باقی میں سے زکوٰۃ کا حصہ لے لو)-

وَتُعِيْنُ عَلٰى نَوَائِبِ الْحَقِّ- آپ تو حادثوں میں (معاملات) جو حق ہوتا ہے اس کی حمایت کرتے ہیں (حق دار کو حق دلانے کی کوشش کرتے ہیں- معلوم ہوا کہ جو شخص نیک کام کرتا رہے وہ اکثر آفتوں سے محفوظ رہتا ہے اس کی نیکیاں آڑے آتی ہیں)-

وَمَا يَنُوْبُهٗ مِنَ السِّبَاعِ- اور جس پانی پر باری باری درندے اور چوپایے پانی پینے آتے ہیں-

كُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُوْلَ- ہم باری باری اترا کرتے (ایک دن میں ایک دن وہ مدینہ میں آیا کرتے)-

وَاِلَيْكَ اَنَبْتُ- تیری طرف لوٹتا ہوں-

فَنَابَتْ اَجْسَامُنَا- ہمارے جسموں میں پھر طاقت آ گئی-

وَيَاْخُذُ الْاِمَامُ الْبَاقِيَ لِيَكُوْنَ ذٰلِكَ اَرْزَاقَ اَعْوَانِهٖ عَلٰى دِيْنِ اللّٰهِ وَفِيْ مَصْلِحَةِ مَا يَنُوْبُ مِنْ تَقْوِيَةِ الْاِسْلَامِ- باقی مال امام رکھ لے اس میں سے ان لوگوں کو کھلائے جو اللہ کے دین کی مدد کرتے ہوں اور جو حوادث اور آفات باری باری اسلام پر آئیں ان کی اصلاح اور دفعیہ میں خرچ کرے اور اسلام کو قوت دے-

وَمَنْ لَّا يُعِدُّ الصَّبْرَ لِنَوَائِبِ الدَّهْرِ يَعْجِزُ- جو شخص زمانے کے حوادث کے لئے صبر تیار نہ رکھے گا وہ عاجز ہو جائے گا (اس سے مصائب اور آفات کا تحمل نہ ہو سکے گا اور جو شخص صبر کی عادت کر لے گا وہ ہر مصیبت میں مستقل اور مضبوط رہے گا)-

اِنْتَابَ السِّبَاعُ الْمَنْهَلَ- درندے باری باری پانی کے چشمے پر آتے ہیں-

لَعَنَ اللّٰهُ الْمَانِعَ الْمَاءَ الْمُنْتَابَ- جو شخص اس پانی کو روکے جس کو باری باری لوگ لیا کرتے ہیں اس پر خدا کی لعنت-

بِاَبِیْ اِبْنُ النُّوْبِیَّةِ الطَّیِّبَةِ- میرا باپ ان پر صدقے وہ نوبی پاک لونڈی کے فرزند ہوں گے-

نُوْبَةٌ- ایک فرقہ ہے سوڈان کا اس کی نسبت نُوْبِیٌّ ہے (نُوَّابٌ جمع ہے نَائِبٌ کی)-

نَوْتٌ- ناتوانی سے جھک جانا-

نُوْتِیٌ- ملاح (اس کی جمع نَوَاتِیَّة اور نُوْتِیَّه ہے)-

کَاَنَّهٗ قِلْعُ دَارِیٍّ عَنَجَهٗ نُوْتِیُّهٗ- گویا وہ بادبان دارین کا ہے جس کو ملاح نے موڑا کبھی کشتی ادھر جھکتی ہے کبھی ادھر-

اِنَّهُمْ کَانُوْ نَوَّاتِیْنِ- وہ ملاح تھے (مترجم کہتا ہے اغلب یہ ہے کہ قوم نوائت جو نواح مدارس اور ملیبار میں آباد ہے وہ ان عرب ملاحوں کی اولاد ہے جو گزشتہ زمانے میں اس ساحل پر آ کر اترے تھے اور نَوَاتِی کی خرابی نَوَائِتْ ہوگئی-)

نَوْحٌ یانُوَاحٌ یانِیَاحٌ یانِیَاحَةٌ یامَنَاحٌ- چیخ پکار کر میت پر رونا' آواز کرنا-

مُنَاوَحَةٌ- مقابلہ کرنا-

تَنَوُّحٌ- حرکت کرنا-

تَنَاوُحٌ- ایک دوسرے کے مقابل ہونا' کبھی ادھر کبھی ادھر چلنا-

اِسْتِنَاحَةٌ- نوحہ کرنا یعنی میت پر پکار کے چلا کے رونا-

نُوْحٌ- مشہور پیغمبر ہیں جن کو آدم ثانی بھی کہتے ہیں کیونکہ موجودہ دنیا کے لوگ سب ان کی اولاد ہیں)-

نَهٰی عَنِ النِّیَاحِ- نوحہ کرنے سے منع فرمایا (لیکن آہستہ رونا منع نہیں)-

لَعَنَ اللّٰهُ النَّائِحَةَ- نوحہ کرنے والی پر اللہ کی لعنت-

لَقَدْ قُلْتُ الْقَوْلَ الْعَظِیْمَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ فِی الْخَلِیْفَةِ مِنْ بَعْدِ نُوْحٍ- میں نے بڑی بات کہہ دی جمعہ کے دن اس خلیفہ کے متعلق جو نوح یعنی حضرت عمر کے بعد خلیفہ ہوا (آنحضرتؐ نے بدر کے قیدیوں کے متعلق جب حضرت ابوبکر اور عمرؓ سے رائے لی تھی تو ابوبکرؓ کو حضرت ابراہیمؑ سے اور عمرؓ کو حضرت نوحؑ سے تشبیہ دی تھی- عبداللہ بن سلام نے باغیوں کو سمجھایا کہ آج قیامت کا دن ہے یعنی جمعہ کا دن- اور تم اس خلیفہ کے مارنے سے باز آؤ جو نوح کے بعد خلیفہ ہوا یعنی حضرت عمرؓ کے بعد- مگر باغی کب سننے والے تھے- انھوں نے کہا یہ یہودی ہے اس کو بھی مار ڈالو)-

وَیْحَكَ تَظْلِمُ رَجُلًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ- تیری خرابی ہو تو قیامت کے دن یعنی جمعہ کے دن ایک شخص پر ظلم کرتا ہے-

عَاشَ نُوْحٌ اَلْفَیْ سَنَةٍ وَّ خَمْسَمِاَةِ سَنَةٍ- حضرت نوحؑ کی عمر دو ہزار پانچ سو برس کی ہوئی (اس کے باوجود وفات کے وقت کہنے لگے- دنیا میں مجھ کو ایسا معلوم ہوا جیسے دھوپ سے سایے میں آ جانا یا مکان کے ایک دروازہ سے اندر آنا اور دوسرے سے باہر نکل جانا' ان کو نوح اس لئے کہتے ہیں کہ وہ پانچ سو برس تک نوحہ کرتے رہے یعنی اپنی قوم کی گمراہی پر روتے رہے)-

سَمِعْتُ عَمِّیْ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِیٍّ یَقُوْلُ اِنَّمَا تَحْتَاجُ الْمَرْاَةُ فِی الْمَاتَمِ اِلَی النَّوْحِ لِتَسِیْلَ دَمْعَتُهَا فَلَا یَنْبَغِیْ اَنْ تَقُوْلَ هُجْرًا- عورت کو ماتم میں نوحہ کی احتیاج آنسو بہانے کے لئے ہوتی ہے تو زبان سے بری باتیں نہ نکالے میں نے اپنے چچا محمد بن علی باقر سے سنا-

اَذِنَ بِهٖ مَالَمْ تَهْجُرْ- نوحہ کی اجازت دی بشرطیکہ زبان سے بیہودہ باتیں نہ نکالے-

سُئِلَ عَنْ اَجْرِ النَّائِحَةِ- نوحہ کرنے والے کو اجرت پر لانا کیسا ہے یہ ان سے پوچھا گیا (انھوں نے کہا کچھ قباحت نہیں یا نوحہ کرنے والی کی اجرت حلال ہے یا حرام؟ یہ مسئلہ امامیہ اور اہل سنت میں اختلافی ہے- امامیہ کے نزدیک میت پر نوحہ کرنے اور کرانے میں کوئی قباحت نہیں بلکہ امام حسینؓ پر نوحہ کرنا اور نوحہ کرانا باعث اجر اور ثواب سمجھتے ہیں اور اہل سنت اس کو ممنوع کہتے ہیں)-

نَوْخٌ- اقامت کرنا-

اِنَاخَةٌ- بٹھانا-

تَنَوُّخٌ اور اِسْتِنَاخٌ- بیٹھنا-

مَنَاخٌ اور مَنَاخَةٌ- جہاں اونٹ بٹھائے جاتے ہیں-

وَ اَنَاخَ بِنَاسَالِمٌ بِالْمَنَاخِ الَّذِیْ کَانَ عَبْدُاللّٰهِ یُنِیْخُ

بِہٖ۔ سالم نے ہمارے اونٹ وہاں بٹھائے جہاں عبداللہ بن عمرؓ اپنے اونٹوں کو بٹھایا کرتے۔

لَاتُصَلُّوْا فِیْ مَنَاخِهَا ۔ اونٹ جہاں بیٹھتے ہیں وہاں نماز مت پڑھو۔

لَامِنٰی مَنَاخُ مَنْ سَبَقَ ۔ منیٰ میں میرے لئے مکان نہ بناؤ جو کوئی منیٰ میں پہلے آئے وہ اپنے اونٹ جہاں چاہے وہاں بٹھا سکتا ہے (دوسرے شخص کو اس کا وہاں سے ہٹانا جائز نہیں ہے۔ امام ابوحنیفہؒ کے نزدیک تو حرم کی ساری زمین وقف ہے اس کا کوئی مالک نہیں ہوسکتا)۔

مُنِیْخٌ ۔ شیر۔

تَنُوْخٌ ۔ ایک قبیلہ ہے یمن میں۔

نَوْدٌ یا نُوَادٌ یا نَوَدَانٌ ۔ اونگھ سے جھکنا۔

لَاتَكُوْنُوْا مِثْلَ الْيَهُوْدِ اِذَا نَشَرُو التَّوْرَاةَ نَادُوْا ۔ تم یہودیوں کی طرح مت ہو جاؤ۔ جہاں انھوں نے تورات کھولی لگے سر ہلانے۔

نُوْرٌ یا نِیَارٌ ۔ روشن کرنا' آگ سے نشان کرنا' شکست پانا' دور سے آگ دیکھنا۔

نَوْرٌ یا نِوَارٌ ۔ بدکاری سے پرہیز کرنا' نفرت کرنا' پھیلنا' واقع ہونا۔

تَنْوِیْرٌ ۔ روشن کرنا' ملتبس کر دینا' جادوگروں کا سا کام کرنا' کھجور میں گٹھلی پڑنا' پھول نکالنا' پک جانا' روشنی میں نماز پڑھنا۔

مُنَادَرَةٌ ۔ گالی گلوچ کرنا۔

اِنَارَةٌ ۔ روشن کرنا۔

اِنْوَارٌ ۔ ظاہر ہونا۔

تَنَوُّرٌ ۔ روشن ہونا' نورہ لگانا' شکست پانا' دور سے آگ دیکھنا۔

اِنْتِیَارٌ ۔ نورہ لگانا۔

اِسْتِنَارَةٌ ۔ روشن ہونا' فتح پانا' غلبہ کرنا۔

نُوْرٌ ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام نور بھی ہے کیونکہ اسی کے نور سے اندھے دیکھتے ہیں اور گمراہ راہ پاتے ہیں یا اسی کے نور وجود سے سب موجود ہیں اگر وہ اپنا نور ان پر سے اٹھا لے تو سب معدوم ہو جائیں۔

قَالَ لَهٗ ابْنُ شَقِيْقٍ لَوْ رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كُنْتُ اَسْاَلُهٗ هَلْ رَاَيْتَ رَبَّكَ فَقَالَ قَدْ سَاَلْتُهٗ فَقَالَ نُوْرٌ اَنّٰى اَرَاهُ ۔ ابن شقیق نے ابوذر غفاریؓ سے کہا اگر میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا ہوتا تو میں آپ سے یہ پوچھتا کہ آپ نے اپنے پروردگار کو دیکھا یا نہیں۔ یہ سن کر ابوذرؓ نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے پوچھا آپؐ نے فرمایا پروردگار تو ایک نور ہے میں اس کو کہاں سے دیکھوں گا۔ (امام احمد سے پوچھا گیا یہ حدیث کیسی ہے انھوں نے کہا میں تو برابر اس حدیث کو منکر کہتا رہا اور میں نہیں جانتا اس کا مطلب کیا ہے۔ ابن خزیمہ نے کہا اس حدیث کی صحت میں شک ہے۔ بعض علماء نے کہا نور تو ایک جسم ہے اور عرض ہے اور پروردگار نہ جسم ہے نہ عرض۔ البتہ اس کا حجاب نور ہے۔ جیسے دوسری حدیث میں ہے **وَحِجَابُهُ النُّوْرُ** اس کا پردہ نور ہے یعنی نور اس کی روایت میں حائل ہے اور مانع ہے۔ میں کہتا ہوں نور عرض نہیں ہے بلکہ جوہر اور قائم بالذات ہے اور ابن عباس سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے اپنے پروردگار کو دیکھا اور حق یہ ہے کہ پروردگار کی تجلیات مختلف اطوار میں ہوتی ہیں کبھی ایک بڑی جوت میں کہ نظر اس پر ٹھہر نہیں سکتی اور ابوذرؓ کی حدیث اسی حالت سے متعلق ہے اور کبھی وہ مظاہر جسمانیہ میں تجلی کرے گا جیسے قیامت کے دن ایک صورت میں پھر دوسری صورت میں مومنین بہشت میں اس کے دیدار سے مشرف ہوں گے اور قیامت میں اس کی شان دیکھ کر سجدے میں گر پڑیں گے اور آنحضرتؐ نے اس کو خواب میں ایک جوان خوبرو و بے ریش و بروت کی صورت میں دیکھا۔ اب رہا یہ اعتقاد کہ پروردگار جسمیت سے پاک ہے تو اس پر شرع میں کوئی دلیل قائم نہیں ہوئی نہ یہ ثابت ہوا کہ وہ جسم ہے اور نور کو عرض اگلے فلاسفہ سمجھتے تھے لیکن حال کے فلسفہ میں یہ ثابت ہو گیا ہے کہ نور جوہر ہے اور وہ اجزائے صغار ہیں جو روشن جسم سے جدا ہو کر ہم تک آتے ہیں اور آیت کریمہ **خَلَقَ الظُّلُمَاتِ وَالنُّوْرَ** اسی کی تائید کرتی ہے۔ واللہ اعلم۔

اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ فِیْ قَلْبِیْ نُوْرًا - یا اللہ! میرے دل کو روشن کردے (گناہوں کی ظلمت اور تاریکی کو دفع کردے)-

وَاجْعَلْنِیْ نُوْرًا - مجھ کو نور کردے (ہر چیز میری روشن اور نورانی ہوجائے)-

اَلصَّلٰوۃُ نُوْرٌ - نماز نور ہے (اس کی وجہ سے آدمی برے کاموں سے باز رہتا ہے یا اس کا بدلہ یہ ہے کہ قیامت کے دن روشنی ملے گی یا اس کی وجہ سے معارفِ شرعی روشن ہوجاتے ہیں یا قیامت کے دن اس کی وجہ سے منہ پرنور ہوگا اور دنیا میں بھی نمازی کے چہرے پر ایک نور ہوتا ہے)-

خَلَقَ فِیْ ظُلْمَۃٍ فَاَلْقٰی عَلَیْہِ مِنْ نُوْرِہٖ - اللہ تعالیٰ نے مخلوق کو تاریکی میں پیدا کیا (وہ شہوت، غصہ اور نفس کی خواہشوں میں گرفتار تھے) ان پر اپنا نور اتارا (قرآن اور دوسری آسمانی کتابیں اور پیغمبر بھیجے یہ سب اللہ کے نور ہیں- میں کہتا ہوں مطلب یہ ہے کہ خانۂ علمِ الٰہی میں تمام مخلوقات پوشیدہ اور بلاوجود خارجی تھے پھر اللہ تعالیٰ نے وقتاً فوقتاً جن جن معلومات کو خارج میں موجود کرنا چاہا ان پر اپنے وجود کا ایک سایہ ڈال دیا وہ سب ہست ہوگئے اور جب چاہے گا یہ سایہ اٹھا لے گا- تو پھر سب نیست ہوجائیں گے- بہرحال پروردگار کی ذات مقدس اپنے عرش معلےٰ پر ہے اور اس کا نور وجود زمین و آسمان سب جگہ پھیلا ہوا ہے- جیسے آفتاب ہم سے دس کروڑ میل پر ہے پر اس کا نور ہم تک آرہا ہے)-

تَوَضَّاَ مَرَّتَیْنِ مَرَّتَیْنِ وَقَالَ نُوْرٌ عَلٰی نُوْرٍ - آنحضرتؐ نے دو دو بار وضو کے اعضاء دھوئے اور فرمایا نور ہے بالائے نور (ایک بار دھونا نور ہے دوسری بار پھر دھونا نور علیٰ نور ہے)-

اَلْوُضُوْءُ عَلَی الْوُضُوْءِ نُوْرٌ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ - باوضو رہ کر پھر تازہ وضو کرنا قیامت کے دن نور ہوگا-

رَبِّ مَا ھٰذَا قَالَ نُوْرِیْ قَالَ رَبِّ زِدْنِیْ نُوْرًا - (حضرت ابراہیمؑ کو سفیدی آئی (بڑھاپے کی) تو پروردگار سے پوچھا- پروردگار! یہ کیا ہے؟ ارشاد ہوا میرا نور ہے تب انھوں نے دعا کی ایسا ہے تو پروردگار میرا نور اور زیادہ کر (سارے بال سفید ہوجائیں)-

کَانَتْ نُوْرًا یَوْمَ الْقِیَامَۃِ - بڑھاپا قیامت کے دن نور ہوگا-

اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ - سب سے پہلے اللہ تعالےٰ نے نورِ محمدی کو پیدا کیا (ﷺ)- آنحضرتؐ کا ایک نام نور بھی ہے)-

اَنْوَرَ الْمُتَجَرِّدِ - آنحضرتؐ کا جسم مبارک چمکتا اور نورانی تھا-

اِنَّہٗ نَوَّرَ بِالْفَجْرِ - آنحضرتؐ نے فجر کو روشن کردیا- (یعنی روشنی میں صبح کی نماز پڑھی، آپ نے اس طرح ایک بار یا دو بار کیا ہوگا یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ اس نماز کا وقت طلوع آفتاب تک ہے باقی آپ کا عموماً دستور یہ تھا کہ آپ صبح کی نماز ہمیشہ تاریکی میں اوّل وقت پڑھا کرتے تھے اور اگر روشنی میں پڑھنا افضل ہوتا تو آپ غیر افضل کو کیوں اختیار فرماتے اور حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ بھی صبح کی نماز تاریکی میں پڑھتے رہے- حضرت عمرؓ نے اپنے عاملوں کو لکھا کہ صبح کی نماز اس وقت پڑھا کرو جب تارے گھنے ہوئے اور نمایاں ہوں- بعضوں نے کہا نَوِّرَ بِالْفَجْرِ یا اَسْفِرُوْا بِالْفَجْرِ کا مطلب یہ ہے کہ صبح کی نماز میں قرأت لمبی کی یا لمبی کیا کرو تاکہ دیر میں آنے والے لوگ بھی جماعت میں شریک ہوجائیں اور حضرت عمرؓ اکثر فجر کی نماز میں سورۂ یوسف پڑھا کرتے)-

نَائِرَاتِ الْاَحْکَامِ وَ مُنِیْرَاتِ الْاِسْلَامِ - روشن اور نورانی احکام اور اسلام کے نورانی امور نَارَ اور اَنَارَ لازم اور متعدی دونوں آئے ہیں)-

مُوْضَحَاتِ الْاَعْلَامِ - واضح اور کھلے نشانات اور دلائل)-

اَنَارَھَا زَیْدٌ - زید نے اس کو بیان کردیا-

اَقَبْلَ النُّوْرِ اَمْ بَعْدَہٗ - کیا سورۂ نور کی آیت (الزّانیۃ والزّانی) اترنے سے پہلے یا اس کے بعد-

لَاتَسْتَضِیْئُوْا بِنَارِ الْمُشْرِکِیْنَ - مشرکوں کی آگ سے روشنی مت لو (ان کے مشورے اور رائے پر مت چلو- اسی

طرح یہود و نصاریٰ کے مشوروں پر بھی چلنے کی ممانعت ہے کیونکہ وہ مسلمانوں کے کبھی دلی دوست اور خیر خواہ نہیں ہو سکتے)-

اَنَا بَرِیْءٌ مِّنْ کُلِّ مُسْلِمٍ مَّعَ مُشْرِکٍ لَّا یَتَرَاءٰی نَارُهُمَا - جو مسلمان مشرکوں کے ساتھ ہو میں اس سے بیزار ہوں (وہ اگر مارا جائے تو میں ذمہ دار نہیں) مسلمان اور مشرک کی آگ ایک جگہ دکھائی نہ دے (دونوں الگ الگ رہیں)-

مَا نَارَاهُمَا - وہ جو دونوں اونٹنیاں گم ہیں ان پر کیا داغ تھا-

کَانَ یُنَوِّرُ عَلٰی عَانَتِهٖ بِیَدِهٖ - اپنے پیڑو پر اپنے ہاتھ سے نورہ لگاتے (بال دور کرنے کو)-

اَلنَّاسُ شُرَکَاءُ فِیْ ثَلٰثَةٍ اَلْمَاءِ وَالْکَلَاءِ وَالنَّارِ - آدمی تین چیزوں میں شریک ہیں (ان میں سب کا حصہ ہے اور ان کا روکنا جائز نہیں) پانی اور گھانس اور آگ میں-

مَا کَانَ اَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ فَهُوَ فِی النَّارِ - جب ازار ٹخنوں سے نیچی ہو تو پاؤں کا اتنا حصہ جو ٹخنوں کے نیچے ہے دوزخ میں جلے گا (یا یہ فعل دوزخیوں کا سا ہے یعنی ازار ٹخنوں سے نیچی رکھنا)-

مَا زَادَ بِقَبْضَةٍ فَفِی النَّارِ - (یہ اہل شیعہ کی روایت ہے) یعنی جو داڑھی ایک مشت سے زائد ہو وہ دوزخ میں جلے گی (مگر اس حدیث کی سند نہیں ملی)-

قَالَ لِعَشْرَةٍ فِیْهِمْ سَمُرَةُ بْنُ جُنْدُبٍ اٰخِرُکُمْ یَمُوْتُ فِی النَّارِ - دس آدمی تھے ان کے اخیر میں سمرہ بن جندب صحابی تھے- آنحضرتؐ نے فرمایا تم میں آخری شخص کی موت آگ میں ہوگی (آخر ایسا ہی ہوا سمرہ کو ایک سخت بیماری ہوئی ان کا بدن گرم نہیں ہوتا تھا- انھوں نے ایک بڑی دیگ میں پانی گرم کرایا اور خود اس کے اوپر بیٹھے بھاپ لینے کو اتنے میں وہ دیگ دھنس گئی اور سمرہؓ آگ میں جل کر مر گئے)-

اَلنَّارُ جُبَارٌ - اگر کوئی شخص اپنی ملک میں آگ سلگائے اور ہوا وغیرہ سے وہ آگ اڑ کر کسی کا گھر یا مال جلا دے تو اس کا تاوان کچھ نہ دینا ہوگا (بعض نے کہا ''نار'' کا لفظ تصحیف ہے اور صحیح اَلْبِیْرُ جُبَارٌ ہے یعنی کوئی شخص اپنی زمین میں کنواں کھدائے پھر اس میں گر کر کوئی ہلاک ہو جائے تو اس پر کچھ تاوان نہ ہوگا)-

فَاِنَّ تَحْتَ الْبَحْرِ نَارًا - سمندر کے تلے آگ ہے (کیونکہ سمندر کی تہہ میں زمین ہے اور زمین کے اندر آگ سلگ رہی ہے)-

فَتَعْلُوْهُمْ نَارُ الْاَنْیَارِ - ان کے اوپر آگوں کی آگ ہو گی (اَنْیَارُ جمع ہے نار کی اور قاعدے سے اَنْوَارُ ہونا تھا مگر بعض الفاظ میں واؤ یا سے بدل جاتی ہے جیسے رِیْحٌ کی جمع رِیَاحٌ اور عِیْدٌ کی جمع اَعْیَاد حالانکہ یہ دونوں اجوف واوی ہیں آگوں کی آگ یعنی ایسی آگ جو آگ کو لکڑی کی طرح جلائے گی)-

حَتّٰی یَخْرُجَ نَارٌ تُضِیْءُ اَعْنَاقَ الْاِبِلِ بِبُصْرٰی - ایک آگ مدینے سے نکلے گی جو بصرٰی کے اونٹوں کی گردنیں دکھلاوے گی (کہتے ہیں ۶۵۴ھ میں یہ آگ مدینے کی مشرقی جانب حرہ کے عقب سے نکلی اور تمام لوگوں نے اس کو دیکھا ''بُصْرٰی'' ایک شہر ہے شام میں- میں کہتا ہوں آگ سے ریلوے بھی مراد ہو سکتی یعنی مدینے سے شام تک ریل ہو جائے گی جو ہمارے زمانے میں تیار ہو گئی ہیں اور برابر چل رہی ہیں- بصرٰی کے اونٹوں کی گردنیں دکھانے سے یہ مطلب ہے کہ ملک شام کی تمام چیزیں مدینہ آنے لگیں گی- مجمع البحار میں ہے کہ ۶۵۴ھ میں جو آگ مدینہ سے نکلی تھی وہ پچاس دن تک روشن رہی اور پتھروں کو اس طرح اڑاتی تھی گویا چنگاریاں اڑ رہی ہیں اور اس آگ میں سے ایک سیال مادہ نکلا جو گلائے ہوئے پیتل کی طرح تھا- میں کہتا ہوں ملک اطالیا میں یہ آگ اکثر ایک پہاڑ سے نکلا کرتی ہے بلکہ ایک پہاڑ تو ہمیشہ یہ آگ اڑاتا رہتا ہے اور جب یہ سیال مادہ زمین میں سے نکل کر بہتا ہے تو صدہا کوس تک ویران کر دیتا ہے- درخت اور مکانات اور حیوانات سب کو جلا کر بھسم کر دیتا ہے)-

قَالَ رَجُلٌ اَیْنَ مَدْخَلِیْ قَالَ النَّارُ - ایک شخص نے آنحضرتؐ سے پوچھا- میں آخرت میں کہاں جاؤں گا؟ آپ نے فرمایا دوزخ میں (یہ شخص منافق ہوگا یا آنحضرتؐ کو اس کا خاتمہ معلوم کرایا گیا ہوگا)-

لَا تَتْرُکُوْنَ النَّارَ حِیْنَ تَنَامُوْنَ - سوتے وقت آگ کو

مت چھوڑو آگ بجھا کر سویا کرو (اسی طرح چراغ بجھا کر لیکن اگر چراغ محفوظ قندیل میں ہو تو بعض نے اس کا جلتا رہنا جائز رکھا ہے۔خصوصاً مسجدوں کی قندیلیں)۔

اِنَّ هٰذِهِ النَّارَ عَدُوٌّ لَّكُمْ - یہ آگ تمہاری دشمن ہے۔

مَنْ لِلصِّبْيَةِ قَالَ النَّارُ - (عقبہ بن ابی معیط ملعون کے قتل کا حکم آنحضرتؐ نے دیا تو وہ کہنے لگا) میرے بچوں کی کون پرورش کرے گا۔آپ نے فرمایا تو تو دوزخ میں جا (بچوں کا اللہ حافظ ہے)۔

سَتَخْرُجُ نَارٌ مِّنْ حَضَرَ مَوْتَ - حضر موت سے ایک آگ نکلے گی (حقیقۃً آگ مراد ہے یا ریلوے وفتنہ وفساد کی آگ)۔

نَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدْنٍ - عدن کی گہرائی میں سے ایک آگ نکلے گی (یہ بھی ایک قیامت کی نشانی ہے۔بعض نے کہا عدن سے ریل بنے گی جو یمن سے لے کر تمام ملک حجاز میں پھیل جائے گی۔واللہ اعلم)۔

عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ - سفید مینار کے پاس۔(یہ مینار اب موجود ہے دمشق کے مغربی جانب)۔

كَانَتْ بَيْنَهُمْ نَائِرَةٌ - ان میں دشمنی کی آگ پھیلی۔

هِيَ اَنْوَرُ مِنْ اَنْ تُحْلَبَ - حضرت صالحؑ کی اونٹنی کسی کو دودھ کہاں دوہنے دیتی تھی (وہ نکل کر بھاگ جاتی۔عرب لوگ کہتے ہیں نُرْتُهٗ وَ اَنَرْتُهٗ - میں نے اس کو بھگو دیا)۔

اِمْرَاَةٌ نَوَارٌ - جو عورت شر اور بدکاری سے نفرت رکھتی ہے۔

لَمَّا نَزَلَتْ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اَنْوَرَتْ - جب درخت کے نیچے اترے تو وہ خوب سبز ہوگیا (تروتازہ ہوگیا)۔

لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ غَيَّرَ مَنَارَ الْاَرْضِ - جو شخص زمین کی علامات حدود بدل ڈالے اس پر خدا کی لعنت (کیونکہ اس سے لوگوں کو تکلیف ہوگی۔راستہ معلوم نہ سکے گا۔زمین کے مالکوں میں جھگڑا اور فساد پیدا ہوگا)۔

مَنَارُ الْحَرَمِ - وہ نشانیاں جو حضرت ابراہیمؑ نے حرم کی سرحدوں پر نصب کی تھیں۔

اِنَّ لِلْاِسْلَامِ صُوًى وَّ مَنَارًا - اسلام کی علامات اور نشانیاں ہیں۔

كَانَ تَنُّوْرُهُمَا وَ تَنُّوْرُ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَاحِدًا - حضرت علیؓ اور حضرت فاطمہؓ کا اور آنحضرتؐ کا ایک ہی تنور تھا (روٹی پکانے کا)۔

فَذَكَرُوْا اَنْ يُّنَوِّرُوْا نَارًا - انھوں نے کہا ایک آگ سلگا دیا کریں (اس کو دیکھ کر لوگ نماز کے لئے آجائیں)۔

مِنْ كُلِّ نُوْرٍ - ہر ایک پھول سے۔

اَسْاَلُكَ بِنُوْرِ وَجْهِكَ - میں تیرے چہرۂ مبارک کے نور کے وسیلہ سے تجھ سے مانگتا ہوں۔

اِنَّ الرَّسُوْلَ لَنُوْرٌ يُّسْتَضَاءُ بِهٖ - پیغمبر اللہ کے ایک نور ہیں جن سے روشنی (ہدایت اور ایمان کی) پھیلتی ہے (اصل قصیدے میں شاعر نے سَيْفٌ کہا تھا آنحضرتؐ نے اصلاح فرما دی اور سیف کے بدلے نور بتلا دیا)۔

مَنْ قَرَاَ سُوْرَةَ الْكَهْفِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ اَنَمَاءَ لَهٗ مِنَ النُّوْرِ مَابَيْنَ الْجُمُعَتَيْنِ - جو شخص جمعہ کے دن سورۂ کہف پڑھے اس کے لئے دوسرے جمعہ تک نور رہے گا۔

اَلنُّوْرُ وَاللّٰهِ الْاَئِمَّةُ - (والنور الذی انزلناہ کی تفسیر میں کہا) قسم خدا کی نور سے ائمۂ اہل بیت مراد ہیں (وہی مومنوں کے دل کو نورانی کرتے ہیں اور اللہ جن سے چاہتا ہے یہ نور روک دیتا ہے ان کے دل تاریک ہوجاتے ہیں (یہ شیعی روایت ہے)۔

اَلْمِصْبَاحُ نُوْرُ الْعِلْمِ فِيْ صَدْرِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالزُّجَاجَةُ صَدْرُ عَلِيٍّ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ فَصَارَ صَدْرُهٗ كَزُجَاجَةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْءُ وَلَوْلَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ يَكَادُ الْعَالِمُ مِنْ الِ مُحَمَّدٍ يَتَكَلَّمُ بِالْعِلْمِ قَبْلَ اَنْ يُّسْاَلَ - (''مشکوٰۃ فیہا مصباح'' کی تفسیر میں کہا کہ) مصباح سے اس علم کا نور مراد ہے جو آنحضرتؐ کے سینے میں تھا اور زجاجہ سے حضرت علی کا سینہ مراد ہے۔آنحضرتؐ نے ان کو تعلیم کیا تو ان کا سینہ زجاجہ (آئینہ) کی طرح ہوگیا (جو کچھ آنحضرتؐ کے سینہ میں تھا اس کا عکس حضرت علیؓ کے سینے میں نمایاں ہوا) اس کا تیل ایسا صاف شفاف ہے کہ آگ لگانے سے پہلے خود بخود سلگنے کو

ہے- اس کا مطلب یہ ہے کہ آنحضرتؐ کی آل کا ایک عالم علم کی بات پوچھی جانے سے پہلے اس کو بیان کر دے گا-

اَنْتَ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ- تو آسمان اور زمین کا روشن کرنے والا ہے-

قُوْمُوْا اِلٰی نِیْرَانِکُمْ الَّتِیْ اَوْقَدْتُمُوْھَا عَلٰی ظُھُوْرِکُمْ فَاَطْفِئُوْھَا بِالصَّلٰوۃِ- جو آگ تم نے اپنی پیٹھوں پر سلگائی اٹھو اس کو نماز سے بجھاؤ (یعنی اعمال قبیحہ کی آگ کیونکہ نماز گناہوں کا کفارہ ہے)-

اَطْفِئُوْا نَائِرَۃَ الضَّغَائِنِ بِاللَّحْمِ وَالثَّرِیْدِ- دل کے کینوں کو گوشت اور ثرید کھلا کر بجھا دو (یعنی دعوت اور ضیافت اور ہدیہ سے دشمنی کو مٹا دو)-

اَعْطَاكَ مِنْ جِرَابِ النُّوْرَۃِ لَا مِنَ الْعَیْنِ الصَّافِیَۃِ- اس نے تجھ کو چونا کی تھیلی میں سے دیا نہ صاف آنکھ سے (یہ ایک مثل ہے یعنی دل کی خوشی سے نہیں دیا بلکہ اکراہ اور ناخوشی سے' ہوا یہ تھا کہ ایک شخص نے ایک ظالم سخت دل حاکم سے کچھ سوال کیا- اس نے چونے کا ایک تھیلا اس کے سر پر لٹکا دیا' اس کے منہ اور ناک کے سامنے جب وہ سانس لیتا تو اس کے منہ اور ناک میں چونا گھس جاتا-)

جَعَلْتَھُمْ اَعْلَامًا لِّعِبَادِكَ وَ مَنَارًا فِیْ بِلَادِكَ- تو نے اماموں کو اپنے بندوں کے لئے نشان بنایا (ان کی وجہ سے راہ پاتے ہیں) اور مینار بنایا اپنے شہروں میں-

یُرْفَعُ لَہٗ فِیْ کُلِّ بَلْدَۃٍ مَّنَارٌ یَّنْظُرُ مِنْہُ اِلٰی اَعْمَالِ الْعِبَادِ- امام کے لئے ہر شہر میں ایک مینار بلند کیا جائے گا- وہاں سے بندوں کے اعمال دیکھیں گے-

ذُوالْمَنَارِ- یمن کا بادشاہ تھا- اس کا نام ابرہہ بن حارث تھا- اس کو ذوالمنار اس لئے کہتے ہیں وہ ملکوں کو جاتے وقت تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر مینار بناتا جاتا تھا تاکہ لوٹتے وقت راستہ نہ بھولیں-

مَنَارَۃُ الْاَذَانِ- وہ مینار جس پر چڑھ کر اذان دیتے ہیں-

تَنْوِیْرٌ- کم کرنا-

اَتَاہُ رَجُلٌ مِّنْ مُّزَیْنَۃَ عَامَ الرَّمَادَۃِ یَشْکُوْ اِلَیْہِ سُوْءَ الْحَالِ فَاَعْطَاہُ ثَلٰثَۃَ اَنْیَابٍ وَّقَالَ سِرْ فَاِذَا قَدِمْتَ فَانْحَرْ نَاقَۃً وَّلَا تُکْثِرْ فِیْ اَوَّلِ مَاتُطْعِمُھُمْ وَ نَوِّرْ- ایک شخص مزینہ قبیلہ کا اس سال حضرت عمرؓ کے پاس آیا جس سال قحط پڑا تھا اور اپنی خراب حالت کا شکوہ کرنے لگا- آپ نے اس کو تین اونٹ دیئے اور کہا جا لے جا- جب تو اپنے ٹھکانے پر پہنچے تو بہت مت کھلائیو کم کم کھلائیو (قحط سالی میں لوگ بہت بھوکے ہو جاتے ہیں اگر ایک مرتبہ ان کو پیٹ بھر کر کھلا دو تو فوراً پانی پیتے ہی مر جاتے ہیں اس لئے کم کم کھانا ان کو دے کر پالنا چاہیے)-

نَوْسٌ- ہلنا' ہانکنا' مذبذب ہونا-

تَنْوِیْسٌ- اقامت کرنا-

اِنَاسَۃٌ- حرکت دینا-

نَاوُوْسٌ- نصاریٰ کا مقبرہ اور تابوت-

اَنَاسَ مِنْ حُلِیٍّ اُذُنَیَّ- زیور پہنا کر میرے دونوں کان لٹکا کر ہلا دیئے-

مَرَّ عَلَیْہِ رَجُلٌ وَّعَلَیْہِ اِزَارٌ یَّجُرُّہٗ فَقَطَعَ مَافَوْقَ الْکَعْبَیْنِ فَکَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلَی الْخُیُوْطِ نَائِسَۃً عَلٰی کَعْبَیْہِ- حضرت عمرؓ کے سامنے سے ایک شخص گزرا جو ازار گھسیٹ رہا تھا (ٹخنوں سے نیچی تھی) آپ نے ٹخنوں سے جس قدر ازار بڑھی ہوئی تھی اس کو کاٹ ڈالا ٹخنوں کے اوپر کر دیا- راوی کہتے ہیں جیسے میں ان دھاگوں کو دیکھ رہا ہوں جو اس کے ٹخنوں پر ہل رہے تھے (یعنی وہ دھاگے جو کپڑا کٹنے سے نکل آتے ہیں)-

وَضَفِیْرَتَاہُ تَنُوْسَانِ عَلٰی رَأْسِہٖ- حضرت عباس کی دونوں چوٹیاں سر پر ہل رہی تھیں-

دَخَلْتُ عَلٰی حَفْصَۃَ وَ نَوْسَاتُھَا تَنْطُفُ- میں ام المومنین حضرت حفصہؓ کے پاس گیا ان کی چوٹیوں میں سے پانی ٹپک رہا تھا-

اِنَّ نَاسًا مِنَ الْجِنِّ- جنوں کا ایک گروہ-

اِنَّ نَاسًا نَزَلُوْا عَلٰی حُکْمِ سَعْدٍ- کچھ لوگ یعنی بنی قریظہ کے یہودی سعد بن معاذؓ کے فیصلہ پر راضی ہو کر قلعہ سے اتر آئے (وہ سمجھتے تھے کہ سعد ضرور ہماری رعایت کریں گے- کیونکہ زمانۂ جاہلیت میں ان کے حلیف تھے لیکن حضرت سعد نے

سخت فیصلہ کیا کہ ان میں جو جوان ہیں وہ قتل کئے جائیں' بچے اور عورتیں غلام لونڈی بنائے جائیں)۔

اَبُوْ نَوَاس - مشہور شاعر تھا اس کا نام حسن بن ہانی تھا۔

نَاسٌ - جمع ہے اس کا واحد اِنْسَانٌ ہے۔

اِنَّ النَّوَاوِیْسَ شَکَتْ اِلَی اللّٰهِ شِدَّةَ حَرِّهَا فَقَالَ لَهَا اُسْکُتِیْ فَاِنَّ مَوَاضِعَ الْقُضَاةِ اَشَدُّ حَرًّا مِّنْكِ - نواویس (جو ایک طبقہ ہے جہنم کا) اس نے پروردگار سے سخت گرمی کی شکایت کی' حکم ہوا خاموش رہ۔ جہاں قاضی لوگ (جج اور منصف) رہیں گے وہ تجھ سے بھی زیادہ گرم ہے۔

نَاوُسِیَه - شیعہ کا ایک فرقہ ہے جو کہتا ہے امام جعفر صادق مرے نہیں وہی مہدی ہیں۔ زوزنی نے کہا وہ کہتے ہیں کہ حضرت علیؓ زمین پھٹ کر قبر سے نکلیں گے اور دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔

نَوْشٌ - لینا' طلب کرنا' چلنا' جلدی اٹھ کھڑا ہونا' پہنچانا۔

مُنَاوَشَةٌ - ایک دوسرے پر حملہ کرنا۔

تَنَوُّشٌ - پوچھنا۔

تَنَاوُشٌ - لوٹنا' مراجعت کرنا۔

یَقُوْلُ اللّٰهُ یَا مُحَمَّدُ نَوِّشِ الْعُلَمَاءَ الْیَوْمَ فِیْ ضِیَافَتِیْ - اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے محمدؐ! آج کے دن جو میں عالموں کی ضیافت کروں گا اس کی خبر پہلے سے ان کو دے دے۔

اَلْوَصِیَّةُ نَوْشٌ بِالْمَعْرُوْفِ - وصیت کیا ہے دستور کے موافق کچھ لینا (یہ نہیں کہ وارثوں کو محروم کر کے سارا مال الفتوں میں اڑا دینا - عرب لوگ کہتے ہیں نَاشَهٗ یَنُوْشُهٗ - اس کو لے لیا۔

ظَلَّتْ سُیُوْفُ بَنِیْ اَبِیْهِ تَنُوْشُهٗ
لِلّٰهِ اَرْحَامٌ هُنَاكَ تُشَقَّقُ

اس کے باپ کے بیٹوں کی تلواریں اس کو پکڑتی ہیں تعجب ہے کہ ناطے رشتے وہاں توڑے جاتے ہیں۔

کُنْتُ اُنَاوِشُهُمْ وَاُهَاوِشُهُمْ فِی الْجَاهِلِیَّةِ - میں تو جاہلیت کے زمانے میں ان سے مڈبھیڑ کرتا تھا: ان سے لڑتا تھا۔

مُنَاوَشَةٌ - ایک دوسرے کے قریب ہونا' پکڑا پکڑی کرنا۔

لَمَّا اَرَادَ الْخُرُوْجَ اِلٰی مُصْعَبِ بْنِ الزُّبَیْرِ نَاشَتْ بِهِ امْرَاَتُهٗ وَبَکَتْ فَبَکَتْ جَوَارِیْهَا - جب عبدالملک بن مروان نے مصعب بن زبیر سے جنگ کرنے کے لئے نکلنا چاہا تو اس کی بیوی اس سے لٹک گئی اور رونے لگی' اس کی چھوکریاں بھی سب رو دیں۔

فَانْتَاشَ الدِّیْنَ بِنَعْشِهٖ - دین کو گڑھوں میں سے نکالا اس کو چھڑایا کھڑا کیا (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)۔

نَوْصٌ - پیچھے ہٹ جانا' بھاگ جانا' جدا ہو جانا۔

مَنَاصٌ اور نُوَیْصٌ اور نِیَاصَةٌ اور نَوْصٌ اور نَوَصَانٌ - ہلنا' حرکت کرنا۔

مُنَاوَصَةٌ - ایک دوسرے کے نزدیک ہونا۔

اِنَاصَةٌ - ارادہ کرنا۔

اِسْتِنَاصَةٌ - ہلانا' ہلکا سمجھ کر لے جانا۔

مَنَاص - پیچھے ہٹنے یا بھاگ جانے کا موقع۔

اَلْاٰنَ لَامَنَاصَ وَلَا خَلَاصَ - اب نہ بھاگنے کا موقع ہے نہ چھٹکارے (رہائی) کا۔

نَوْطٌ یا نِیَاطٌ - لٹکانا' دور ہونا' اپنی رائے سے ایک کام کرنا نہ کہ مشورے سے۔

تَنْوِیْطٌ - لٹکانا (جیسے اِنَاطَةٌ ہے اور اِنْتِیَاطٌ ہے)۔

اَهْدَوْا لَهٗ نَوْطًا مِّنْ تَعْضُوْضٍ - ایک تھیلہ ہے سیاہ کھجور کا (جو بہت شیریں ہوتی ہے) آپ کو تحفہ بھیجا' (عرب لوگ سیاہ کھجور کو سرخ کھجور سے زیادہ پسند کرتے ہیں کیونکہ سیاہ کھجور میں شیرینی زیادہ ہوتی ہے اور نفخ نہیں کرتی - سرخ کھجور ذرا نفخ کرتی ہے)۔

اَطْعِمْنَا مِنْ بَقِیَّةِ الْقَوْسِ الَّذِیْ فِیْ نَوْطِكَ - تمہارے تھیلے میں جو کھجور نیچے رہ گئی ہے اس میں سے ہم کو کھلاؤ۔

اِجْعَلْ لَنَا ذَاتَ اَنْوَاطٍ - یا رسول اللہؐ مشرکوں کا جیسا ایک درخت ہے اس کا نام انواط ہے ویسا ایک درخت ہمارے لئے بھی مقرر کر دیجئے (مشرک اس درخت پر اپنے کپڑے لٹکاتے' اس کے گرد جھکا کرتے اس کی تعظیم کرتے ہند کے مشرک

اب تک پیپل کے درخت کی تعظیم کرتے ہیں)۔

اِنَّهٗ اُتِیَ بِمَالٍ كَثِيْرٍ فَقَالَ اِنِّیْ لَاَحْسِبُكُمْ قَدْ اَهْلَكْتُمُ النَّاسَ فَقَالُوْا وَاللّٰهِ مَا اَخَذْنَاهُ اِلَّا عَفْوًا بِلَاسَوْطٍ وَّلَا نَوْطٍ۔ حضرت عمرؓ کے پاس بہت سا مال لے کر آئے (یعنی آپ کے عامل اور تحصیل دار) انھوں نے کہا میں سمجھتا ہوں تم نے لوگوں کو تباہ کر دیا (ان کو لوٹ لیا) لوگوں نے کہا خدا کی قسم ہم تو یہ مال آسانی کے ساتھ تحصیل کر کے لائے ہیں (مالکان مال نے اپنی خوشی اور رضا مندی سے دیا ہے) نہ ہم نے ان کو مارا نہ لٹکایا (کوئی جبر نہیں کیا)۔

اَلْمُتَعَلِّقُ بِهَا كَالنَّوْطِ الْمُذَبْذَبِ۔ دنیا سے لٹکا ہوا جیسے پیالہ وغیرہ جو اونٹ کے زین سے لٹکا دیتے ہیں وہ ہمیشہ ہلتا رہتا ہے۔

اُرِیَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ اَنَّ اَبَابَكْرٍ نِيْطَ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ آج کی رات ایک نیک شخص نے خواب میں دیکھا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ آنحضرتؐ سے لٹکے ہوئے ہیں (آپ سے جڑے ہوئے ہیں)۔

بَعِيْرٌ لَّهٗ قَدْ نِيْطَ۔ ان کے ایک اونٹ کو پیٹ میں غدود ہو گیا۔

نَوْطٌ۔ وہ غدود جو اونٹ کے پیٹ میں ہو جاتا ہے وہ مر جاتا ہے اس کو نَوْطَةٌ بھی کہتے ہیں۔

نَوْقٌ۔ چربی کو گوشت سے الگ کرنا۔

تَنْوِيْقٌ۔ رام کرنا، پیوند کرنا۔

اِنْيَاقٌ۔ خوش لگنا۔

تَنَيُّقٌ اور تَنَوُّقٌ۔ اچھا کرنا، مضبوط کرنا، مبالغہ کرنا۔

اِنْتِيَاقٌ۔ صاف کرنا۔

اِسْتِنْوَاقٌ۔ ناقہ سے مشابہ ہونا۔

اِنَّ رَجُلًا سَارَ مَعَهٗ عَلٰى جَمَلٍ قَدْ نَوَّقَهٗ وَخَيَّسَهٗ۔ ایک شخص آنحضرتؐ کے ساتھ ایک اونٹ پر سوار ہو کر چلا جس کو اس نے رام کیا تھا اور اونٹنی کی طرح غریب بنا دیا تھا۔

وَهِیَ نَاقَةٌ مُّنَوَّقَةٌ۔ وہ تو سدھائی ہوئی اونٹنی ہے۔

فَوَجَدَ اَيْنُقَهٗ۔ اس نے اپنی اونٹنیوں کو پایا۔ (یہ جمع ہے "نَاقَه" کی)۔

اِعْمَلْ طَعَامًا وَّ تَنَوَّقْ فِيْهِ۔ کھانا تیار کر اور عمدہ تیار کر (یعنی درستی سے بامزہ پکا)۔

تَنَوَّقُوْا بِاَكْفَانِكُمْ فَاِنَّكُمْ تُبْعَثُوْنَ بِهَا۔ اپنے کفنوں کو اچھا کرو کیونکہ تم (قیامت کے دن) ان ہی میں اٹھو گے (یعنی پہلے تو ننگ دھڑنگ اٹھو گے۔ پھر تمہارے کفن تم کو پہنائے جائیں گے۔ اچھا کرنے سے یہ مطلب ہے کہ سفید اور صاف پاک کپڑا ہو نہ یہ کہ ریشمی ہو یا چاندی اور سونا اس میں لگا ہو)۔

نُوْكٌ۔ حماقت۔

نَوْكٌ اور نَوَاكٌ اور نَوَاكَةٌ۔ احمق ہونا (جیسے اِسْتِنْوَاكٌ ہے)۔

اَنْوَكُ۔ احمق مرد۔

نَوْكَاءُ یا نُوْكٰى۔ احمق عورت۔

اِنَّ قُصَّاصَكُمْ نُوْكٰى۔ تمہارے وعظ سنانے والے قصہ خواں احمق ہوں (صحیح روایتیں اور حدیثیں چھوڑ کر جھوٹی نقلیں اور حکایتیں سناتے ہیں)۔

اَلْاِتِّكَالُ عَلَى الْاَمَانِیِّ بَضَائِعُ النَّوْكٰى۔ آرزوؤں پر بھروسہ رکھنا اور اعمال خیر میں قصور کرنا احمقوں کی پونجیاں (سرمایے) ہیں (جیسے بعض بیوقوف کہا کرتے ہیں۔ اجی اللہ تعالیٰ غفور رحیم ہے سب گناہ بخش دے گا اور فرائض اور عبادات ترک کر دیتے ہیں)۔

وَدَاءُ النَّوْكِ لَيْسَ لَهٗ دَوَاءٌ۔ حماقت کی بیماری کی کوئی دوا نہیں ہے۔

نَوْلٌ۔ دینا، وقت آ جانا۔

نَيْلٌ اور نَائِلٌ۔ دینے والا ہونا۔

تَنْوِيْلٌ۔ بخشش دینا۔

مُنَاوَلَةٌ۔ دینا (جیسے اِنَالَةٌ ہے)۔

تَنَاوُلٌ۔ لے لینا۔

نَوَالٌ۔ عطا۔

نَائِلَةُ۔ ایک بت تھا مکہ میں۔

حَمَلُوْهُمَا فِی السَّفِيْنَةِ بِغَيْرِ نَوْلٍ۔ کرایہ لئے بغیر ان

کو کشتی میں سوار کرلیا (یعنی حضرت موسیٰ اور خضرؑ کو)-

مَانَوْلُ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ اَنْ يَّقُوْلَ غَيْرَ الصَّوَابِ اَوْ اَنْ يَّقُوْلَ مَالَا يَعْلَمُ- مسلمان کا یہ شیوہ نہیں کہ ٹھیک اور سچی بات کے سوا اور کچھ کہے یا وہ بات کہے جو اس کو معلوم نہیں ہے (خواہ مخواہ اپنا علم جتانے کو ہمارے بزرگوں کا یہ دستور تھا کہ جو مسئلہ اچھی طرح معلوم نہ ہوتا تو صاف کہہ دیتے لا ادری میں نہیں جانتا- ایسا کہنے میں بالکل نہ شرماتے)-

مَانَوْلُكَ اَنْ تَفْعَلَ كَذَا- تیرا یہ منصب نہیں کہ ایسا کرے-

فَكَاَنَّ مُعَاذًا تَنَاوَلَ مِنْهُ- معاذ نے اس کو برا کہا- (اس پر طعنہ کیا کہ وہ منافق ہے)-

فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ- اس نے مسجد میں پیشاب کر دیا- لوگوں نے اس کو برا بھلا کہنا شروع کیا- (للکارا خفا ہوئے)-

فَتَنَاوَلْتُهُ فَاَخَذْتُهُ- میں نے ادھر ہاتھ بڑھایا اس کو لے لیا-

يُنَاوِلُهَا- دیتا ہے-

تَنَاوَلَهَا- ہاتھ بڑھا کر لے لیا-

حَتّٰى لَوْتَنَا وَلْتُ مِنْهُ عِقْدًا- اگر میں اس سے ایک ہار لینے کو ہاتھ بڑھاتا-

نَاوِلِيْهَا- اس کو اٹھا کر دے-

نَاوِلِيْنِي الْخُمْرَةَ مِنَ الْمَسْجِدِ- ذرا ہاتھ بڑھا کر سجدہ گاہ مسجد میں سے لے لے-

مَنْ جَمَعَ الْقُرْاٰنَ فَنَوْلُهٗ لَايَجْهَلُ مَعَ مَنْ يَّجْهَلُ عَلَيْهِ- جو شخص قرآن کو یاد کرے تو اس کا وظیفہ یہ ہے کہ اگر کوئی اس سے جہالت کرے تو وہ اس سے جہالت نہ کرے (نرمی سے علیحدہ ہو جائے)-

تَنَاوَلَ الرَّبَّ- اللہ کی ذات میں گفتگو کی-

اَنِلْ مِمَّا اَنَالَكَ اللّٰهُ- اللہ نے جو تجھ کو دیا ہے تو بھی اس میں سے لوگوں کو دے (خیرات کر)-

نَوْمٌ یا نِيَامٌ- سو جانا، سونے میں غالب آنا، اونگھنا، سست ہونا، ساکن ہونا، بجھ جانا، تھم جانا، پرانا ہونا، تواضع کرنا، مر جانا، غفلت کرنا-

تَنْوِيْمٌ- سلانا، مار ڈالنا، سوتا ہوا پانا-

تَنَوُّمٌ- احتلام ہونا-

تَنَاوُمٌ- اپنے آپ کو جھوٹ موٹ سوتا ہوا بنانا جیسے اِسْتِنَامَةٌ ہے-

اَنْزَلْتُ عَلَيْكَ كِتَابًا تَقْرَاُهٗ نَائِمًا وَّيَقْظَانَ- میں نے تجھ پر ایک کتاب اتاری جس کو تو سوتے اور جاگتے ہر وقت پڑھتا رہ-

صَلِّ قَائِمًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَاِنْ لَّمْ تَسْتَطِعْ فَنَائِمًا- نماز کھڑے ہو کر پڑھ اگر کھڑا نہ ہو سکے تو بیٹھ کر پڑھ اگر بیٹھ بھی نہ سکے تو لیٹ کر پڑھ (غرض نماز کسی حال میں معاف نہیں ہے جب تک ہوش و حواس رہیں- اگر تلوار چل رہی ہو اور گھوڑے پر سوار ہو تو اشارے سے گھوڑے ہی پر پڑھ لے- خطابی نے کہا اگر یہ روایت جو آگے آتی ہے صحیح ہو تو نفل نماز لیٹ کر بھی پڑھنا جائز ہوگا جیسے بیٹھ کر نفل پڑھنا درست ہے)-

مَنْ صَلّٰى نَائِمًا فَلَهٗ نِصْفُ اَجْرِ الْقَاعِدِ- جو شخص لیٹ کر نماز پڑھے اس کو بیٹھ کر پڑھنے والے کا آدھا ثواب ملے گا-

اَلَا اِنَّ الْعَبْدَ قَدْنَامَ- (آنحضرتؐ نے بلالؓ سے فرمایا جب انھوں نے صبح کی اذان وقت سے پہلے دے دی تھی) اب یہ پکار دو کہ بندہ سو گیا تھا (نیند سے اٹھا تو سمجھا کہ صبح ہو گئی، غلطی سے اذان دے دی)-

فَنَوَّمُوْا- وہ خوب سو گئے-

فَلَمَّا اَصْبَحْتُ قَالَ قُمْ يَانَوْمَانُ- جب صبح ہو گئی تو آنحضرتؐ نے مجھ سے فرمایا- ارے بڑے سونے والے اٹھ-

اَيُّهَا النَّوْمُ- اے سونے والے (نَوْم بمعنی نَائِم کے ہے- جیسے کہتے ہیں رَجُلٌ صَوْمٌ بمعنی صَائِمٌ یعنی روزہ دار مرد)-

خَيْرُ اَهْلِ ذٰلِكَ الزَّمَانِ كُلُّ مُؤْمِنٍ نُوَمَةٍ- (حضرت علیؓ نے اخیر زمانہ کے فتنوں اور فسادات کا ذکر کیا تو کہا) اس زمانہ میں بہتر وہ مسلمان ہوگا جو گمنام ہو- (ایک گوشۂ عافیت میں

بیٹھا ہو کسی معاملے میں دخل نہ دے فتنوں سے الگ رہے- بعض نے کہا نُوَمَه بہ فتحہ واؤ بہت سونے والا اور گمنام شخص کو نَوْمَه بہ سکون واؤ کہیں گے)-

اِنَّهٗ قَالَ لِعَلِيٍّ مَا النُّوَمَةُ قَالَ الَّذِی یَسْکُتُ فِی الْفِتْنَةِ لَایَبْدُوْ مِنْهُ شَیْءٌ- ابن عباس نے حضرت علیؓ سے پوچھا نُوَمَه کون شخص ہے؟ انھوں نے کہا جو شخص فتنہ کے وقت خاموش رہے' اس سے کوئی بات ظاہر نہ ہو-

اَکْثَرُ اَهْلِ الْجَنَّةِ الْبُلْهُ وَرُوِیَ کُلُّ نُوَمَةٍ- بہشت میں زیادہ وہ لوگ ہوں گے جو (دنیا میں) بھولے کہے جاتے ہیں (سادہ دل نادان) ایک روایت میں یوں ہے ہر ایک گمنام فتنوں سے الگ رہنے والا-

نَوْمَةٌ- بفتحہ نون- بہت سونے والا-

دَخَلَ عَلَیَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَاَنَا عَلَی الْمَنَامَةِ- آنحضرتؐ میرے پاس آئے اس وقت میں دوکان پر تھا جس پر سوتے ہیں (دوسرے محل پر مَنَامَه کہتے ہیں چادر کو جو سوتے وقت اوڑھتے ہیں)-

فَمَا اَشْرَفَ لَهُمْ یَوْمَئِذٍ اَحَدٌ اِلَّا اَنَامُوْهُ- اس دن جو کوئی سامنے آیا اس کو سلا دیا (مار ڈالا)-

اِذَا رَاَیْتُمُوْهُمْ فَاَنِیْمُوْهُمْ- جب تم ان خارجیوں کو دیکھو ان کو سلا دو (مار ڈالو- اسی نسبت سے تلوار کو مُنِیْم کہتے ہیں یعنی سلا دینے والی)-

بَیْنَا اَنَا عِنْدَالْبَیْتِ بَیْنَ النَّائِمِ وَالْیَقْظَانِ- ایک بار ایسا ہوا میں سونے اور جاگنے کے درمیان تھا' (یعنی پورا غافل نہیں سویا تھا نہ بالکل ہوشیار تھا- یہ معراج کا ذکر ہے- اکثر علماء کہتے ہیں کہ معراج بیداری میں بدن سمیت ہوئی تو شاید یہ ابتداء کا ذکر ہوگا پھر آپ جاگ گئے ہوں گے یا یہ کہ معراج کئی بار ہوئی' ایک بار سوتے میں ایک بار جاگتے میں اور یہ اس کا بیان ہو جو سوتے میں ہوئی تھی)-

بَیْنَا اَنَا نَائِمٌ- ایک بار میں سو رہا تھا (اس سے اس شخص نے دلیل لی ہے جو کہتا ہے معراج خواب میں ہوئی تھی- لیکن اس کا جواب یہ ہے کہ معراج کئی بار ہوئی جیسے اوپر بیان ہوا)-

نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْیَانُ- عورتیں بچے سو گئے (جو عشاء کی نماز کا انتظار کر رہے تھے)-

لَایَنَامُ قَلْبِیْ- میرا دل نہیں سوتا (لیکن آنکھ سو جاتی ہے- یہ بعض اوقات کا ذکر ہے بعض اوقات میں دل بھی غافل ہو جاتا تھا جیسے اس دن جس دن سورج نکل آیا اور آپ کی آنکھ نہ کھلی نماز فوت ہو گئی- مگر بعض کہتے ہیں کہ دل آپ کا اس دن بھی سوتا نہ تھا لیکن سورج کی طرف متوجہ نہ تھا)-

تَوَفّٰی فِیْ نَوْمَةٍ نَامَهَا- ایک نیند میں انھوں نے انتقال کیا تو وصیت نہ کر سکے-

لِتَنَمْ عَیْنُكَ- تمہاری آنکھ سوتی رہے-

لَایَنَامُ قَلْبُهٗ- اس کا دل نہیں سوتا- (یہ دجال کا حال ہے اور پیغمبر ﷺ کی بھی یہ صفت تھی)-

عَلَّمَهُ الْقُرْاٰنَ فَنَامَ عَنْهُ- اللہ نے اس کو قرآن سکھایا لیکن وہ اس سے غافل رہا (اس کی تلاوت نہ کی' اس میں جو احکام ہیں ان کو بجا نہ لایا اور جو نواہی ہیں ان سے باز نہ رہا- نام عنہ کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس نے تہجد میں قرآن نہیں پڑھا کیونکہ تہجد فرض نہیں ہے اور امام بخاریؒ کی روایت میں یوں ہے- پھر وہ قرآن کو چھوڑ دیتا ہے اور فرض نماز نہ پڑھ کر سوتا رہتا ہے)-

فَلَا نَامَتْ عَیْنَاهُ- خدا کرے اس کی آنکھیں نہ لگیں (اس کو نیند نہ آئے' اس پر یہ بددعا کی)-

مَارَاَیْتُ مِثْلَ النَّارِ نَامَ هَارِبُهَا- دوزخ کی طرح میں نے نہیں دیکھا اس سے بھاگنے والا غافل ہو رہا ہے (مطلب یہ ہے کہ دوزخ ایسی سخت آفت ہے کہ معاذ اللہ' چاہئے تھا کہ اس سے بھاگنے والا دل توڑ کر بھاگتا' گناہوں سے پرہیز کرتا ہے مگر الٹا یہ ہے کہ دوزخ سے بھاگنے والا غافل ہو رہا ہے' مزے سے بیٹھا عیش کر رہا ہے)-

اِنَّهٗ لَنَائِمٌ وَّقِیْلَ اِنَّ الْعَیْنَ نَائِمٌ وَّالْقَلْبُ یَقْظَانُ- (شب معراج میں جب فرشتے آنحضرتؐ کے پاس آئے تو ان میں سے ایک نے کہا) وہ سو رہے ہیں دوسرے نے کہا نہیں ان کی آنکھ سو رہی ہے لیکن دل بیدار ہے-

لَایَنَامُ قَلْبُهٗ- دجال کا دل نہ سوئے گا (شیطانی افکار کا اس

پر ایسا غلبہ ہوگا- جیسے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا دل نہیں سوتا تھا فیضان الٰہی کے غلبے اور رحمانی برکات اور وحی اور الہام کے متواتر آنے سے)-

كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُجْنِبُ ثُمَّ يَنَامُ وَلَمْ يَمَسَّ مَاءً- آنحضرتؐ کو نہانے کی حاجت ہوتی تھی پھر آپ بغیر نہائے سو جاتے-

قَامَ مِنَ اللَّيْلِ فَاَتٰى حَاجَتَهٗ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهٗ وَيَدَيْهِ وَنَامَ- آنحضرتؐ رات کو اٹھ کر حاجت کے لیے گئے پھر منہ ہاتھ دھو کر سو رہے (پورا وضو نہیں کیا کیونکہ یہ دھونا صرف صفائی اور نظافت کے لئے تھا نہ نماز کے لئے)

اَنَامُ حَتّٰى اُصْبِحَ- میں صبح تک سوتا رہتا ہوں-

اِنَّ الْمُؤَذِّنَ جَاءَ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ اَلصَّلٰوةُ خَيْرٌ مِّنَ النَّوْمِ قَالَ ضَعْهُ فِيْ اَذَانِكَ- موذن حضرت عمرؓ کے پاس آیا (آپ کو جگانے کے لئے) اور کہنے لگا "الصلوة خیرٌ من النوم" حضرت عمرؓ نے کہا یہ کلمہ اذان میں کہا کر (اذان کے باہر اس کا موقع نہیں)-

نَوْمُ الْعَالِمِ عِبَادَةٌ- عالم کا سونا بھی عبادت ہے-

طُوْبٰى لِعَبْدٍ نُوْمَةٍ لَّا يُؤْبَهُ لَهٗ- مبارک ہے وہ گمنام ناتوان بندہ جس کی کوئی پرواہ نہ کرے-

خَيْرُ اَهْلِ الزَّمَانِ كُلِّهٖ نُوْمَةٌ اُولٰئِكَ اَئِمَّةُ الْهُدٰى مَصَابِيْحُ الْعِلْمِ لَيْسُوْا بِالْعُجُلِ وَالْمَذَّابِيْعِ الْبُذُرِ- بہتر سارے زمانے میں وہ لوگ ہیں جو ایک گوشہ میں رہتے ہوں گمنام ہوں، یہی لوگ ہدایت کے پیشوا اور علم کے چراغ ہیں (باقی ناموری اور شہرت چاہنے والے دنیا دار گمراہ ہیں وہ دوسروں کو کیا رہنمائی کریں گے) وہ جلد باز اور پیٹ کے ہلکے (بات کو مشہور کرنے والے) اور فوراً جواب دینے والے نہیں ہیں (بلکہ سوچ سمجھ کر جواب دیتے ہیں)-

لَا يَزَالُ الْمَنَامُ طَائِرًا حَتّٰى يُقَصَّ فَاِذَا قُصَّ وَقَعَ- خواب ہمیشہ اڑتا رہتا ہے جب تک بیان نہیں کیا جاتا- جب بیان کیا جاتا ہے تو وہ گر پڑتا ہے- (اس لئے مکروہ خواب کو بیان نہیں کرنا چاہئے)-

اَلْمَنَامُ يَا الرُّؤْيَا عَلٰى رِجْلِ طَائِرٍ اِذَا عُبِّرَ وَقَعَ- خواب پرندے کے پاؤں پر رہتا ہے (یعنی معلق اس کا کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا) جب اس کی تعبیر دی جائے تو گر پڑتا ہے (تعبیر کے موافق اس کا ظہور ہوتا ہے)-

اَلنَّوْمُ اَرْبَعَةٌ نَوْمُ الْاَنْبِيَاءِ عَلٰى اَقْفِيَتِهِمْ وَ نَوْمُ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلٰى اَيْمَانِهِمْ وَنَوْمُ الْكُفَّارِ عَلٰى يَسَارِهِمْ وَ نَوْمُ الشَّيَاطِيْنِ عَلٰى وُجُوْهِهِمْ- سونے کے چار وضع ہیں ایک پیغمبروں کا سونا وہ چت سوتے ہیں دوسرے مومنوں کا وہ داہنی کروٹ پر سوتے ہیں تیسرے کافروں کا سونا وہ بائیں کروٹ پر سوتے ہیں چوتھے شیطانوں کا سونا وہ اوندھے منہ کے بل سوتے ہیں-

نُوْنٌ- مچھلی، دوات (اس کی جمع نِيْنَانٌ اور اَنْوَانٌ ہے) اور تلوار کی دھار-

ذُو النُّوْنِ- حضرت یونسؑ پیغمبر کا لقب ہے-

تَنْوِيْنٌ- نون لکھنا لفظ کے آخر میں نون لگانا-

خُذْنُوْنًا مَيِّتًا- ایک مری ہوئی مچھلی لے لے-

اِدَامُ اَهْلِ الْجَنَّةِ هُوَ بَالَامُ وَالنُّوْنُ- بہشت والوں کا سالن بالام اور مچھلی ہوگا (بالام کا بیان کتاب الباء میں گزر چکا)-

يَعْلَمُ اِخْتِلَافَ النِّيْنَانِ فِي الْبِحَارِ الْغَامِرَاتِ- مچھلیوں کا آنا جانا گہرے سمندروں میں جانتا ہے-

اِنَّهٗ رَاٰى صَبِيًّا مَلِيْحًا فَقَالَ دَسِّمُوْا نُوْنَتَهٗ كَيْلَا تُصِيْبَهُ الْعَيْنُ- حضرت عثمانؓ نے ایک خوبصورت لڑکا دیکھا تو کہنے لگے اس کے ٹھوڑی کے نیچے کالک لگا دو تا کہ اس کو نظر نہ لگے-

كَبِدُ النُّوْنِ- مچھلی کا جگر-

ذَبَحَ الْخَمْرَ النِّيْنَانُ وَالشَّمْسُ- مچھلی اور سورج نے شراب کو ذبح کر ڈالا (یعنی اگر شراب میں مچھلی اور نمک ڈال دیں پھر اس کو دھوپ میں رکھ دیں تو وہ حلال ہو جائے گا کیونکہ مچھلی اور نمک ڈالنے سے شراب مر جاتی ہے اس کا نشہ جاتا رہتا ہے- بعض نے یوں معنی کئے ہیں کہ مچھلی کو دھوپ میں سکھا کر کھانا شراب سے بڑھ کر قوت دیتا ہے گویا اس نے شراب کو ذبح کر ڈالا-

مترجم: کہتا ہے اس روایت سے اہل حدیث کے مذہب کی تائید ہوتی ہے کہ شراب نجس نہیں گو حرام ہے اور اس وجہ سے جو دوائیں اسپرٹ میں بنائی جاتی ہیں ان کا استعمال درست ہے اسی طرح انگریزی سنٹ اور لونڈروں کا لگانا درست ہے۔ اہل حدیث کے بڑے عالم مفتی محمد عبدہ نے بھی یہی فتویٰ دیا ہے)۔

لَايُنَوِّنُ اَحَدٌ۔قل ہواللہ میں اَحَد کے بعد نون نہ لگائے بلکہ اَللّٰہُ الصَّمد سے ملادے۔

ذُوالنُّوْنِ مِصْرِیْ۔ بڑے اولیاء اللہ میں سے ہیں اصل میں نوبہ کے رہنے والے تھے ۲۴۵ھ میں ان کی وفات ہوئی۔

نَوْہٌ۔ بلند ہونا' سر اٹھا کر آواز کرنا' انکار کرنا' چھوڑ دینا' بیزار ہونا۔

تَنْوِیْہٌ۔تعظیم کرنا' تعریف کرنا۔

تَنَوُّہٌ۔بلند ہونا۔

اَنَا اَوَّلُ مَنْ نَوَّہَ الْعَرَبَ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) میں پہلا شخص ہوں جس نے عربوں کی شان بڑھائی (ان میں دفتر قائم کیا تہذیب پھیلائی)۔

نَوًی۔قصد کرنا' عزم کرنا' حفاظت کرنا' نقل مکان کرنا' گٹھلی پھینک دینا۔

نَیٌّ اور نَوَایَۃٌ۔موٹا ہونا۔

نِیَّۃٌ اور نَوًی۔دور ہو جانا۔

تَنْوِیَۃٌ۔پوری کرنا' گٹھلی پڑنا' گٹھلی پھینک دینا۔

مُنَاوَاۃٌ۔دشمنی کرنا۔

اِنْوَاءٌ۔دور ہونا۔

تَنَوِّیْ اور اِنْتِوَاءٌ۔قصد کرنا۔

نَوٰی۔ایک موضع ہے شام میں اس کے متوطن شیخ الاسلام نووی تھے جنھوں نے صحیح مسلم کی شرح کی ہے۔

تَزَوَّجْتُ اِمْرَاَۃً عَلٰی نَوَاۃٍ مِّنْ ذَھَبٍ۔ میں نے ایک عورت سے گٹھلی برابر سونا ٹھہرا کر نکاح کیا (جس کی قیمت پانچ درہم ہوتے ہیں۔بعض نے کہا نواۃ پانچ درہم کو کہتے ہیں بہرحال اس سے حنفیہ کا رد ہوتا ہے جو کہتے ہیں دس درہم سے کم مہر نہیں ہوسکتا)۔

اِنَّہٗ اَوْدَعَ الْمُطْعِمَ بْنَ عَدِیٍّ جُبْجُبَۃً فِیْھَا نَوًی مِنْ ذَھَبٍ۔انھوں نے مطعم بن عدی کے پاس چمڑے کی ایک زنبیل میں سونے کے چند ٹکڑے امانت رکھائے (ہر ٹکڑے کا وزن پانچ درہم تھا)۔

اِنَّہٗ لَقَطَ نَوَیَاتٍ مِّنَ الطَّرِیْقِ فَاَمْسَکَھَا بِیَدِہٖ حَتّٰی مَرَّ بِدَارِ قَوْمٍ فَاَلْقَاھَا فِیْھَا قَالَ تَاکُلُہٗ دَاجِنَتُھُمْ۔حضرت عمرؓ نے راستہ میں سے کھجور کی چند گٹھلیاں چنیں پھر ایک گھر پر سے گزرے وہ گٹھلیاں اس گھر میں ڈال دیں اور کہنے لگے ان کے پلے ہوئے جانور اس کو کھا لیں گے۔

اَنْقُلُ النَّوٰی مِنْ اَرْضِ الزُّبَیْرِ۔میں زبیر کی زمین سے گٹھلیاں چن لاتا (معلوم ہوا کہ حقیر اور بے قیمت چیز کا چن لینا درست ہے جیسے گٹھلی یا کوڑی یا گیہوں کی بالی جو راستے میں پڑی ہو یا کپڑے کا پرانا چیتھڑا)۔

فَجَاءَ ذُوالنَّوَاۃِ بِنَوَاہُ۔گٹھلی والا اپنی گٹھلی لے کر آیا۔

اَلَا یَاحَمْزُ لِلشُّرُفِ النِّوَاءِ۔حمزہ! ان بڑی عمر والی موٹی اونٹنیوں کی طرف اٹھو۔

رَجُلٌ رَبَطَھَا رِیَاءً وَّ نِوَاءً۔جس نے ریا اور مسلمانوں کے ساتھ دشمنی کرنے کی نیت سے گھوڑے باندھے۔

وَمَنْ یَنْوِی الدُّنْیَا تُعْجِزْہُ۔ جو شخص دنیا کمانے میں (بہت) کوشش کرے گا اس کو دنیا عاجز کر دے گی (کبھی اس کی مراد پوری نہ ہوگی' دنیا اس سے بھاگتی چلی جائے گی' اس سے نفرت کرو تو پھر لپٹ لپٹ کر آتی ہے)۔

اِنَّھَا تَنْتَوِیْ حَیْثُ انْتَوٰی اَھْلُھَا۔وہ گھر بدل کر وہاں چلی جائے جہاں اس کے لوگ رہتے ہیں۔

یُبْعَثُ عَلٰی نِیَّاتِھِمْ۔ہر شخص کا حشر اپنی نیت کے موافق ہوگا (لیکن دنیا میں جب خدا کا عذاب آتا ہے تو بروں کے ساتھ اچھے بھی پس جاتے ہیں)۔

وَلٰکِنْ جِھَادٌ وَّنِیَّۃٌ۔ ہجرت تو اب (فرض) نہیں رہی (یعنی فتح مکہ کے بعد) لیکن جہاد اور جہاد کی نیت قیامت تک باقی ہے۔

باب النّون مع الهاء

نَهْأٌ- بھر جانا' کچا رہنا (جیسے نَھَاءَۃٌ اور نُھُوْئَۃٌ اور نُھُوْءٌ اور نُھَاوَۃٌ ہے)-

اِنْھَاءٌ- نہ پکانا' کچا رکھنا' مضبوط نہ کرنا-

نَھْبٌ- لے لینا' لوٹ لینا' برا بھلا کہنا' کونچ پکڑنا-

مُنَاھَبَۃٌ- لوٹ لینا' برا بھلا کہنا-

اِنْھَابٌ- لٹا دینا-

اِنْتِھَابٌ- لوٹنا-

وَلَا یَنْتَھِبُ نُھْبَۃً ذَاتَ شَرَفٍ یَرْفَعُ النَّاسُ اِلَیْھَا اَبْصَارَھُمْ وَھُوَ مُؤْمِنٌ- کوئی شخص جب قیمت دار مال کو لوٹے کہ لوگ اس طرف نگاہیں اٹھائیں' مومن نہیں ہو سکتا (کیونکہ ایسی لوٹ ایمان دار کا کام نہیں نگاہیں اٹھائیں یعنی لوگ دیکھیں مگر عاجز ہوں' اس لٹیرے کو دفع نہ کر سکتے ہوں)-

نَھٰی عَنِ النُّھْبَۃِ- لوٹنے سے منع فرمایا (یعنی مسلمان کا مال لوٹنے سے یا مشترک مال کو لوٹنے سے لیکن حربی کافروں کا مال لوٹنا درست ہے- کذا فی مجمع البحار)-

فَاُتِیَ بِنَھْبٍ- لوٹ کا مال آپ کے پاس لایا گیا-

اِنَّہٗ نُثِرَ شَیْءٌ فِیْ اِمْلَاکٍ فَلَمْ یَاْخُذُوْہُ فَقَالَ مَالَکُمْ لَاتَنْتَھِبُوْنَ قَالُوْا اَوَ لَیْسَ قَدْ نَھَیْتَ عَنِ النُّھْبٰی فَقَالَ اِنَّمَا نَھَیْتُ عَنْ نُھْبَی الْعَسَاکِرِ فَانْتَھِبُوْا- ایسا ہی ہوا ایک شادی میں کچھ میوہ یا مٹھائی یا حلوہ پھینکا گیا- لیکن صحابہؓ نے اس کو نہیں لیا- تب آنحضرتؐ نے پوچھا لوٹتے کیوں نہیں- انھوں نے عرض کیا آپ نے لوٹنے سے منع فرمایا ہے- تب آپ نے فرمایا میں نے تو اس لوٹ سے منع کیا ہے جو فوج والے کیا کرتے ہیں (غریبوں کا مال لوٹ لیتے ہیں)- آخر صحابہؓ نے اس کو لوٹا-

مترجم: کہتا ہے مجھ کو معلوم نہیں اس حدیث کی سند کیسی ہے بعض نے تو اس کو موضوعات میں ذکر کیا ہے اور ایک مدت تک میرا اور میرے مشائخ کا یہ خیال تھا کہ شادی میں چھوارے اور شکر پارے وغیرہ کا لٹانا اچھا نہیں بلکہ تقسیم کر دینا چاہئے کیونکہ صحیح حدیث میں لوٹنے کی ممانعت آئی ہے- لیکن اگر یہ روایت ثابت ہو تب تو شادی وغیرہ میں لوٹنے میں قباحت نہیں ہے اور عموماً لوگوں کا عمل شادی میں یہ ظاہر کرتا ہے کہ اس روایت کی کوئی اصل ضرور ہو گی- واللہ اعلم)-

اَحْرَزْتُ نَھْبِیْ وَ اَبْتَغِی النَّوَافِلَ- میں نے اپنے لوٹ کے مال کو محفوظ کر دیا اور نفل پڑھنا چاہتا ہوں (یہاں لوٹ کے مال سے وتر مراد ہیں یعنی اس خیال سے کہ شاید آنکھ نہ کھلے میں نے وتر پڑھ لئے لیکن اگر آنکھ کھلے گی تو اس کو نفل کر دوں گا)-

اَتَجْعَلُ نَھْبِیْ وَنَھْبَ الْعُبَیْدِ بَیْنَ عُیَیْنَۃَ وَالْاَقْرَعِ- (عباس بن مرداس نے آنحضرتؐ کو یہ شعر سنایا) آپ میرا اور میرے گھوڑے عبید کا لوٹا ہوا مال عیینہ اور اقرع کو دلاتے ہیں)-

وَکَانَتْ نِھَابًا تَلَافَیْتُھَا بِکَرِّیْ عَلَی الْمُھْرِ بِالْاَجْرَعِ- وہ تو ایسی لوٹ کا مال تھا جس کو میں نے کشادہ میدان میں بچھیرے پر سوار ہو کر حملہ کر کے حاصل کیا تھا-

نُھْبُرَۃٌ یا نُھْبُوْرٌ یا نُھْبُوْرَۃٌ- ہلاکت کا مقام' بلند ٹیلہ' گڑھا-

لَاتَزَوَّجَنَّ نَھْبَرَۃً- لمبی دبلی عورت سے نکاح مت کر یا مریل عورت سے (جو بیمار قریب بہ ہلاکت ہو)-

مَنْ اَصَابَ مَالًا مِّنْ مَّھَاوِشَ اَذْھَبَہُ اللہُ فِیْ نَھَابِرَ- جو شخص ظلم اور جبر اور چوری (حرام ذریعوں) سے روپیہ کمائے تو اللہ تعالیٰ اس کو ہلاکت کے مقاموں میں لے جائے گا (عرب لوگ کہتے ہیں غَشِیَتْ بِیَ النَّھَابِیْرُ مجھ کو تہلکوں نے گھیر لیا تھا نہایہ میں ہے کہ نَھْبَرَہ اصل میں ریتی کے پہاڑ کو کہتے ہیں جس پر چڑھنا دشوار ہو)-

رَکِبْتَ بِھٰذِہِ الْاُمَّۃِ نَھَابِیْرَ مِنَ الْاُمُوْرِ فَرَکِبُوْھَا مِنْکَ وَمِلْتَ بِھِمْ فَمَالُوْا بِکَ اِعْدِلْ اَوِ اعْتَزِلْ- (حضرت عمرو بن عاصؓ نے حضرت عثمانؓ سے کہا) تم نے اس امت کے لوگوں کو دشوار اور سخت کاموں پر سوار کیا انھوں نے بھی تم کو سختی پر چڑھایا اور تم نے ان کو جھکایا انھوں نے تم کو جھکایا اب یا انصاف سے کام کرو نہیں تو خلافت سے الگ ہو جاؤ-

نَھِیْتٌ یا نُھَاتٌ- آواز کرنا-

اُرِیْتُ الشَّیْطَانَ فَرَاَیْتُہٗ یَنْہِتُ کَمَا یَنْہِتُ الْقِرْدُ- مجھ کو شیطان دکھلایا گیا- میں نے دیکھا وہ بندر کی سی آواز نکالتا ہے-

نَہِیْت- جو آواز سینہ سے نکلے-

نَہْجٌ- دم چڑھنا' پرانا کرنا' کھول دینا' واضح کرنا (جیسے نُھُوْجٌ ہے) چلنا' پرانا ہونا-

اِنْہَاجٌ- کھل جانا' واضح ہونا' پرانا کرنا' پرانا ہونا-

اِنْتِہَاجٌ- چلنا-

اِسْتِنْہَاجٌ- راستہ پر جانا' دوسرے کے طریق پر چلنا-

نَہَجٌ- دم چڑھنا-

مَنْہَجٌ اور مِنْہَاجٌ- کھلا ہوا راستہ-

فَنَہِجَ بَیْنَ یَدَیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی قَضٰی- ان کا دم آنحضرتؐ کے سامنے چڑھنے لگا یہاں تک کہ گزر گئے (عرب لوگ کہتے ہیں اَنْہَجْتُ الدَّابَّۃَ میں نے جانور کو اتنا چلایا کہ اس کی سانس پھول گئی)-

رَاٰی رَجُلًا یَنْہَجُ- ایک شخص کو دیکھا اس کا دم چڑھ رہا تھا (یعنی موٹاپے سے ہانپ رہا تھا)-

فَضَرَبَہٗ حَتّٰی اُنْہِجَ- ان کو مارا یہاں تک کہ ان کا دم چڑھنے لگا-

فَقَادَنِیْ وَ اِنِّیْ لَاَنْہَجُ- مجھ کو کھینچ کر چلایا اور میری سانس پھول رہی تھی-

لَمْ یَمُتْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حَتّٰی تَرَکَکُمْ عَلٰی طَرِیْقٍ نَّاھِجَۃٍ- آنحضرتؐ نے اس وقت تک وفات نہیں پائی جب تک تم کو ایک کھلے راستہ پر نہیں لگا دیا (یعنی تم کو طریق مستقیم پر لگا کر آپ دنیا سے تشریف لے گئے تو جو طریق آنحضرتؐ اور صحابہ کا تھا وہی مستقیم ہے اور باقی سب کج اور خراب)-

نَہْجٌ- سیدھا راستہ-

اَلْمَھْیَعُ النَّاھِجُ- روشن چالو-

وَاِذَا جَوَادٌ مَّنْہَجٌ وَّطَرِیْقٌ مَّنْھُوْجٌ- دیکھا تو ایک گھوڑا ہے جس کا دم چڑھ رہا ہے اور ایک کشادہ اور کھلا راستہ ہے-

حَتّٰی اٰذَنَ الْجِسْمُ بِالنَّھْجِ- جسم نے یہ خبر دی کہ وہ پرانا ہو گیا ہے-

نَہَجَ الثَّوْبُ یا اَنْہَجَ- کپڑا پرانا ہو گیا-

نَہْدٌ یا نَہَدٌ- آگے بڑھنا' نمودار ہونا' مقابل ہونا' ظاہر ہونا' بڑا کرنا-

نُھُوْدٌ- اوپر اٹھنا' چھاتی ابھرنا-

مُنَاھَدَۃٌ- مقابلہ کرنا-

اِنْہَادٌ- بڑا کرنا' بھر دینا-

تَنَھُّدٌ- لمبی سانس نکالنا رنج اور غم سے-

تَنَاھُدٌ- سفر کے رفیقوں کا ایک معین روپیہ دینا کہ اس سے کھانے پینے کے مصارف کئے جائیں' جنگ میں ایک کا ایک کے اوپر گرنا-

اِسْتِنْہَادٌ- مقابلہ کے لئے طلب کرنا-

کَانَ یَنْہَدُ اِلٰی عَدُوِّہٖ حِیْنَ تَزُوْلُ الشَّمْسُ- آنحضرتؐ دشمن کے مقابلہ کو اس وقت نکلتے جب سورج ڈھل جاتا-

دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَنَہَدَ النَّاسُ یَسْاَلُوْنَہٗ- عبداللہ بن عمرؓ مسجد میں گئے تو لوگ ان سے (دین کے مسائل) پوچھنے کو اٹھے-

وَلَا ثَدْیُھَا بِنَاھِدٍ- اس کی چھاتی بھی ابھری ہوئی نہیں ہے (بوڑھی ہو گئی ہے چھاتی لٹک گئی ہے)-

تَاْخُذُ مِنْ کُلِّ قَبِیْلَۃٍ شَابًّا نَہْدًا- ایسا کرو ہر قبیلہ میں سے ایک زبردست مضبوط جوان چنو (اور یہ سب جوان مل کر ایکبارگی حضرت محمد ﷺ پر حملہ کریں تو بنی ہاشم سب قبیلوں سے نہ لڑ سکیں گے عاجز ہو جائیں گے- یہ صلاح شیطان نے دارالندوہ میں مشرکوں کو دی)-

اَخْرِجُوْا نِہْدَکُمْ فَاِنَّہٗ اَعْظَمُ لِلْبَرَکَۃِ وَ اَحْسَنُ لِاَخْلَاقِکُمْ- اپنے اپنے حصوں کے روپے نکالو یا برابر برابر غلہ نکالو اس میں بہت برکت ہوتی ہے اور تمہارے اخلاق درست ہوتے ہیں (کیونکہ سفر میں کوئی شخص زیادہ کھاتا ہے کوئی کم تو برابر

برابر غلہ یا روپیہ دینے میں اس شخص پر احسان ہے جو زیادہ کھاتا ہے اور اس سے چشم پوشی کرنا حسن خلق ہے- سفر میں اس سے بڑا آرام ہوتا ہے کہ ہر رفیق نقد روپے یا برابر جنس داخل کرے اور سب رفقاء اس میں سے کھاتے رہیں' اس کو مخارجہ اور نِهَد بہ فتحہ و کسرۂ نون کہتے ہیں- نِهْدٌ اس کی جمع ہے)-

نَهْدٌ- ایک قبیلہ کا نام ہے ملک یمن میں-

نِهَاوَنْد- ایک شہر ہے ہمدان کے قریب-

فَنَهَدَ اِلَيَّ- وہ میری طرف بڑھا-

نَهْرٌ- زور سے بہنا' جاری ہونا' جاری کرنا' ڈانٹنا' جھڑکنا-

اِنْهَارٌ- پانی تک پہنچنا' کشادہ کرنا' ظاہر کرنا' بہانا' خون بند نہ ہونا' بھلائی نہ پانا' موٹا ہونا' دیر کرنا' بہنا' دن میں آنا-

اِنْتِهَارٌ- جھڑنا-

اِسْتِنْهَارٌ- کشادہ ہونا-

اَنْهِرُوا الدَّمَ بِمَاشِئْتُمْ اِلَّا الظُّفُرَ وَالسِّنَّ- تم خون کو جس چیز سے چاہو بہا دو (لوہا ہو یا پتھر یا دھار دار اور تیز لکڑی' بندوق کی گولی اور چھرہ بھی خون بہانے والا ہے) ناخون اور دانت کے سوا (ان دونوں چیزوں سے ذبح کرنا درست نہیں)-

نَهَرُ الْجَنَّةِ- (بہ فتحہ ہا زیادہ فصیح ہے) جنت کی نہر-

نَهْرَانِ مُؤْمِنَانِ- دو نہریں ایمان دار ہیں (نیل اور فرات اور دو کافر ہیں دجلہ اور بلخ کی نہر)-

فَاَتَوْا مَنْهَرًا- گھروں کے درمیان ایک میدان میں آئے-

وَانْتَهَرَهٗ- اس کو ڈانٹا' جھڑکا-

نَهْرَوَان- ایک مشہور شہر ہے بغداد سے چار فرسخ پر-

سَيْحُوْنُ وَ جَيْحُوْنُ وَالْفُرَاتُ وَالنِّيْلُ مِنْ اَنْهَارِ الْجَنَّةِ- سیحون اور جیحون اور نیل اور فرات بہشت کی نہریں ہیں-

هُوَ نَهْرٌ اَعْطَانِيْهِ اللّٰهُ فِي الْجَنَّةِ- کوثر ایک نہر ہے جو اللہ تعالیٰ نے مجھ کو بہشت میں عنایت فرمائی ہے-

اِذَا جَاءَ نَهْرُ اللّٰهِ بَطَلَ نَهْرُ مَعْقِلٍ- جب اللہ تعالیٰ کی نہر آ گئی تو معقل کی نہر بے کار ہو گئی (یہ ایک مثل ہے یعنی جب حدیث مل گئی یا قرآن کی آیت تو اب کسی مجتہد یا عالم کی رائے کی ضرورت نہ رہی)-

لَوْ كَانَ عَلٰى بَابِ اَحَدِكُمْ نَهْرٌ جَارٍ وَاغْتَسَلَ فِيْهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ- اگر تم میں سے کسی کے دروازے پر ایک نہر بہہ رہی ہو اور وہ دن میں پانچ بار اس میں نہائے-

نَهْزٌ- مارنا' دھکیلنا' ہلانا' قریب ہونا' اٹھانا' مارنا' نکالنا-

مُنَاهَزَةٌ- قریب ہونا' حاصل کرنا' جلدی کرنا-

اِنْتِهَازٌ- جلدی سے لے لینا' افراط کرنا-

نُهَازٌ- برابر-

نُهْزَةٌ- فرصت-

اَهْرِقْهَا وَ كَانَ الْمَالُ نَهْزَ عَشْرَةِ الاٰفٍ- ایک شخص نے یتیم کے مال میں سے دس ہزار درہم کی شراب خریدی تھی (جب شراب حرام ہوئی تو وہ آنحضرتؐ کے پاس آیا- آپ سے پوچھا اس شراب کو کیا کروں؟ آپ نے فرمایا) بہا دے (شاید اس وقت تک شراب کو سرکہ بنا لینا درست نہ ہوا ہو گا یا اس وجہ سے کہ شراب کا سرکہ بنانا درست نہیں ہے)-

قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلَامَ- میں جوانی کے قریب تھا-

وَانْتَهَزَ الْحَقَّ اِذَا الْحَقُّ وَضَحَ- جب حق کھل گیا تو اسی وقت حق کو مان لیا قبول کر لیا-

وَ اِنْ دُعِيَ اِنْتَهَزَ- اگر بلایا جائے تو فوراً اٹھ کھڑا ہو-

اَتَاهُ الْجَارُوْدُ وَ ابْنُ سَيَّارٍ يَتَنَاهَزَانِ اَمَارَةً- حضرت عمرؓ کے پاس جارود اور ابن سیار آئے دونوں حکومت کے طالب تھے (یعنی کسی ملک کی گورنری صوبہ داری کے)-

يَجِدُ اَحَدُكُمْ امْرَاَتَهٗ قَدْ مَلَاَتْ عِكْمَهَا مِنْ وَّبَرِ الْاِبِلِ فَلْيُنَاهِزْهَا وَلْيَقْتَطِعْ وَلْيُرْسِلْ اِلٰى جَارِهِ الَّذِيْ لَا وَبَرَلَهٗ- قریب ہے وہ زمانہ کہ تم میں سے کسی کی بیوی اونٹ کے بالوں سے بھر کر ایک گٹھری لائے گی تو چاہیے کہ اس کی طرف لپکے اور اس سے چھین کر وہ بال اپنے پڑوسی کے پاس بھیج دے جس کے پاس بال نہ ہوں (اور وہ سردی میں تڑپتا ہو)-

مَنْ تَوَضَّاَ ثُمَّ خَرَجَ اِلَى الْمَسْجِدِ لَا يَنْهَزُهٗ اِلَّا الصَّلٰوةُ غُفِرَلَهٗ مَا خَلَا مِنْ ذَنْبِهٖ- جو شخص وضو کرے پھر مسجد

میں جانے کے لئے (گھر سے) نکلے اس کو نماز کے سوا اور کسی غرض سے نہ اٹھایا ہو (یعنی صرف نماز ہی کی نیت سے گھر سے چلے) تو اس کے اگلے گناہ بخش دیئے جائیں گے۔

مَنْ اَتٰی هٰذَا الْبَیْتَ وَلَا یَنْهَزُهٗ اِلَیْهِ غَیْرُهٗ رَجَعَ وَقَدْ غُفِرَلَهٗ۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) جو شخص خانۂ کعبہ میں آئے اور اس کی غرض اور کچھ نہ ہو (سوائے خانۂ کعبہ کے) اور کسی امر نے اس کو نہ اٹھایا ہو (بلکہ صرف حج یا عمرہ کرنا یا طواف کرنا مقصود ہو) تو وہ گناہوں کی بخشش ہو کر لوٹے گا۔

اِنَّهٗ نَهَزَ رَاحِلَتَهٗ۔ آنحضرتؐ نے اپنی اونٹنی کو چلایا۔

اَوْ مَصْدُوْرٌ یَنْهَزُ قَیْحًا۔ یا جس کے سینے میں درد ہو وہ گردن لمبی کرے اور سینہ ہٹائے قے کرنے کے لئے۔

وَظَنَّتْ رِجَالٌ اَنْ قَدِ اکْتَتَبْتُ نُهَزَهَا۔ بعض لوگوں نے گمان کیا کہ ان کو فرصتیں مل گئیں۔

نَهْسٌ۔ آگے کے دانتوں سے پکڑنا، نوچنا، ڈنک مارنا اور منہ سے گوشت پکڑ کے کھینچنا۔

اِنْتِهَاسٌ۔ (بمعنی نَهْسٌ ہے) اور غیبت کرنا۔

کَانَ مَنْهُوْسَ الْکَعْبَیْنِ۔ آنحضرتؐ کے ٹخنے پر گوشت نہ تھا (بلکہ ان پر گوشت کم تھا۔ ایک روایت میں مَنْهُوْسَ الْقَدَمَیْنِ ہے یعنی آپ کے پاؤں بھی پر گوشت نہ تھے)۔

مَنْهُوْسَ الْعَقِبِ۔ کم گوشت ایڑی۔

اَخَذَ عَظْمًا فَنَهَسَ مَا عَلَیْهِ مِنَ اللَّحْمِ۔ آنحضرتؐ نے ایک ہڈی لی اور اس پر جو گوشت تھا وہ دانتوں سے نوچ لیا۔

فَنَهَسَ مِنْهَا۔ آپ نے منہ سے اس میں سے نوچا۔ (گو چھری سے بھی کاٹ کر کھانا درست ہے اور آنحضرتؐ سے منقول ہے لیکن ہمیشہ اس کی عادت نہ کرنا چاہئے اس لئے کہ وہ اہل عجم کا طریق ہے)۔

رَاٰی شُرَحْبِیْلَ وَقَدْ صَادَ نُهَسًا بِالْاَسْوَافِ۔ زید بن ثابت نے شرحبیل کو دیکھا اس نے اسواف میں ایک نہس کا شکار کیا (نہس ایک چھوٹی چڑیا ہے جو ہمیشہ سر اور دم ہلاتی رہتی ہے اکثر رات کو قبروں میں رہتی ہے اور اسواف ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں)۔

تَنْهَسُهٗ وَ تَلْدَغُهٗ۔ اس کو نوچیں گے اور کاٹیں گے۔

نَهْشٌ۔ نوچنا، کاٹنا، تکلیف میں مبتلا کرنا۔

لَعَنَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ الْمُنْتَهِشَةَ وَالْحَالِقَةَ۔ آنحضرتؐ نے اس عورت پر لعنت کی جو مصیبت کے وقت اپنا گوشت ناخن سے نوچے اور بال مونڈھے۔

وَانْتَهَشَتْ اَعْضَادُنَا۔ ہمارے باوز دبلے ہو گئے۔

مَنْ جَمَعَ مَالًا مِّنْ نَهَاوِشٍ۔ جو شخص ظلم کے طریقوں سے مال اکٹھا کرے (ایک روایت میں ایسا ہی ہے شاید یہ نھش سے نکلا ہے یا ھوش سے، جس کے معنی ملا دینے کے ہیں تو نون زائد ہے جیسے خراب سے تخاریب)۔

کَانَ مَنْهُوْشَ الْقَدَمَیْنِ۔ پاؤں آپ کے پر گوشت نہ تھے۔

نَهْضٌ یا نُهُوْضٌ۔ کھڑا ہونا، اٹھنا، جلدی ہونا، سیدھا ہونا، پنکھ پھیلانا اڑنے کے لئے، ظلم کرنا۔

مُنَاهَضَةٌ۔ مقابلہ کرنا۔

اِنْهَاضٌ۔ اٹھانا۔

تَنَاهُضٌ۔ ایک دوسرے کی طرف اٹھنا۔

اِنْتِهَاضٌ۔ کھڑا ہونا۔

اِسْتِنْهَاضٌ۔ کھڑے ہونے کے لئے کہنا۔

کَانَ اِذَا قَامَ نَهَضَ عَلٰی صُدُوْرِ قَدَمَیْهِ۔ نماز میں جب کھڑے ہوتے ہیں (یعنی بیٹھنے کے بعد) تو انگلیوں کے سروں پر زور دے کر کھڑے ہو جاتے (بعضوں نے کہا دوسرے سجدے سے فارغ ہو کر بیٹھتے نہیں بلکہ انگلیوں پر زور دے کر کھڑے ہو جاتے ہیں یعنی جلسۂ استراحت نہ کرتے۔ کبھی ایسا بھی کیا ہو گا لیکن صحیح روایتوں میں جلسۂ استراحت کرنا منقول ہے)۔

حُمَّةُ النَّهَضَاتِ۔ ترددات بدنیہ اور افکار کی سختی۔

مِنْ نَهَضَاتِ النَّصَبِ۔ ترددات بدنیہ سے جو تھکانے والے ہیں (ایک روایت میں بَهَضَات ہے یعنی باروں اور بوجھوں سے، یہ بَهَضَهُ الْحَمْلُ سے ماخوذ ہے یعنی لادنے اس کو بھاری کر دیا)۔

اِنَّ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ اسْتَنْهَضَ النَّاسَ فِیْ حَرْبِ مُعَاوِيَةَ- حضرت علیؓ نے حضرت معاویہ سے لڑنے کے لئے لوگوں کو کہا اٹھو-

نَاهِضٌ- پرندے کا وہ بچہ جس کے پنکھ نکل آئے ہوں اور اڑنے کے لئے اٹھنے والا ہو-

نَهِقٌ- گدھے کا آواز کرنا' ریکنا-

فَنَزَعْنَا فِيْهِ حَتّٰى انْهَقْنَاهُ- ہم نے حوض میں پانی ڈالنا شروع کیا یہاں تک کہ اس کو بھر دیا (ایک روایت میں یوں ہی ہے مگر یہ غلط ہے اور صحیح اَفْهَقْنَاهُ ہے جو اوپر گزر چکا)-

نَاهِقَانِ- دو ہڈیاں جو جانور کی آنکھ کے تلے ہوتی ہیں-

نَوَاهِقُ- پنڈلی کی ہڈیاں-

اِذَا سَمِعَ نَهِيْقَ الْحَمِيْرِ تَعَوَّذَ- آنحضرتؐ جب گدھوں کی آواز سنتے تو اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم کہتے-

نَهْكٌ يا نَهْكَةٌ- خوب سزا دینا' ناتوان کر دینا' فنا کرنا-

نَهَاكَةٌ- غالب ہونا' پرانا ہونے تک پہننا' خوب کھانا' خوب گالیاں دینا' تھن سے سب دودھ نکال لینا-

اِنْهَاكٌ- خوب سزا دینا-

اِنْتِهَاكٌ- ناتوان کرنا' ہتک حرمت کرنا' بے عزتی کرنا-

غَيْرَ مُضِرٍّ بِنَسْلٍ وَّلَا نَاهِكٍ فِی الْحَلْبِ- نسل کو نقصان نہ پہنچانے والا نہ دودھ دوہنے میں حد سے بڑھنے والا (اتنا کہ تھن میں ایک قطرہ باقی نہ رہے)-

لِيَنْهَكِ الرَّجُلُ مَابَيْنَ اَصَابِعِهٖ اَوْ لَتَنْهَكَنَّهُ النَّارُ- آدمی کو چاہئے کہ (وضو اور غسل میں) اپنی انگلیوں کی گھائیاں خوب دھوئے ورنہ دوزخ کی آگ ان کو خوب جلائے گی (اگر سوکھی رہ جائیں گی)-

اِذْهَبْ فَانْهَكْهُ- جا اس کو خوب دھو-

اَشِمِّیْ وَلَا تَنْهَكِیْ- ایک تھوڑا سا کاٹ دے بہت مت کاٹ (یعنی عورتوں کے ختنے میں' مطلب یہ ہے کہ سارا تنہ جڑ سے نہ اڑا دو بلکہ تھوڑا سا اوپر سے کاٹ دو)-

اِنْهَكُوْا وُجُوْهَ الْقَوْمِ- کافروں سے خوب مقابلہ کرو' ان سے خوب لڑو-

اِنَّ قَوْمًا قَتَلُوْا فَاَكْثَرُوْا وَ زَنُوْا وَانْتَهَكُوْا- کچھ لوگوں نے خون کرنا شروع کئے تو بہت خون کئے اور اور حرام کاری شروع کی تو خوب حرام کاری کی-

تُنْتَهَكُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَ ذِمَّةُ رَسُوْلِهٖ- اللہ اور اس کے رسول کے ساتھ جو عہد و پیمان ہوا ہے اس کو توڑا جائے-

مُحَمَّدُ بْنُ مَسْلَمَةَ كَانَ مِنْ اَنْهَكِ اَصْحَابِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- محمد بن مسلمہ آنحضرتؐ کے اصحاب میں بہت بہادر شخص تھے (انھوں نے ہی کعب بن اشرف یہودی کو مارا تھا)-

رَجُلٌ نَهِيْكٌ- بہادر آدمی-

نَهَكَتْهُمُ الْحَرْبُ- ان کو جنگ نے ضعیف کر دیا-

تُنْتَهَكُ حُرُمَاتُ اللّٰهِ- اللہ تعالیٰ نے جو چیزیں حرام کی ہیں ان کا ارتکاب کیا جائے (حرمت کا خیال نہ رکھا جائے)-

مَا انْتَقَمَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِنَفْسِهٖ اِلَّا اَنْ تُنْتَهَكَ حُرْمَةُ اللّٰهِ- آنحضرتؐ نے کسی سے اپنی ذات کے لئے بدلہ نہیں لیا (بلکہ معاف کر دیا) مگر جب کوئی اللہ تعالیٰ کی حرمت کو توڑتا (حرام کاموں کا ارتکاب کرتا) تو اس سے بدلہ لیتے-

هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ وَنَهَكَتْ يا نَهِكَتْ يا نُهِكَتْ- آنکھ اس کی وجہ سے اندر گھس گئی اور بیمار ناتوان ہو گئی-

نَهَكَتِ الْاَمْوَالُ- اونٹ مر گئے-

اِنْهَكُوا الشَّوَارِبَ- مونچھوں کو خوب کتراؤ-

نَهَكَتْهُ الْحُمّٰى- بخار نے اس میں اثر کیا اس کو ناتوان کر دیا-

وَكَانَ طَلْحَةُ اَشَدَّ نَهْكَةً مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- طلحہؓ آنحضرتؐ کی نسبت زیادہ زخمی اور ناتوان ہوئے تھے-

لَاتَنْهَكُوا الْعِظَامَ فَاِنَّ لِلْجِنِّ فِيْهَا نَصِيْبًا- ہڈیوں کو بہت نہ چوسو (ان کے اوپر کا گوشت کھانے میں مبالغہ مت کرو) کیونکہ جنوں کا ان میں ایک حصہ ہے (حلال جانوروں کی ہڈیاں جنوں کی خوراک ہیں)-

مَابَقِيَتْ لِلّٰهِ حُرْمَةٌ اِلَّا انْتُهِكَتْ مُنْذُقُبِضَ اَمِيْرُ الْمُؤْمِنِيْنَ- جب سے حضرت علیؓ کی وفات ہوئی کوئی حرام کام ایسا نہیں رہا جو لوگوں نے نہ کیا ہو (آپ کی وفات سے دین کی رونق مٹ گئی' لوگ آزاد ہو گئے' اللہ تعالیٰ کی حرمت کا خیال چھوڑ دیا-

فَاِنَّ عَلَى الْاِمَامِ اَنْ يَنْهَكَهُ ضَرْبًا- حاکم اسلام کو لازم ہے کہ جو کوئی بلا عذر رمضان کا روزہ نہ رکھے اس کو خوب مارے-

اِذَا فَعَلْتِ يَا اُمَّ حَبِيْبٍ فَلَا تَنْهَكِيْ اَيْ لَا تَسْتَأْصِلِيْ وَ اَشِمِّيْ فَاِنَّهُ اَشْرَقُ لِلْوَجْهِ- اے ام حبیب! جب تو عورتوں کا ختنہ کرے تو بالکل نٹے کو جڑ سے نہ کاٹ دے تھوڑا سا تراش دے' ایسا کرنے سے عورت کا منہ خوب روشن رہتا ہے (اس کی خوبصورتی میں خلل نہیں آتا)-

نَهْلٌ یا مَنْهَلٌ- پہلی بار پینا غصہ دلانا (دوسری بار پینے کو عَلَلٌ کہتے ہیں)-

مَنْهَلٌ- پانی پینے کا مقام گھاٹ-

لَايَظْمَأُ وَاللّٰهِ نَاهِلُهُ- جو شخص حوض کوثر میں سے پئے گا وہ خدا کی قسم کبھی پیاسا نہ ہوگا-

يَرِدُ كُلَّ مَنْهَلٍ- دجال ہر پانی کے گھاٹ پر آئے گا (نہایہ میں ہے کہ مَنْهَل پانی پینے کا وہ مقام جو راستہ پر ہو' اگر راستہ پر نہ ہو اور کسی کا خاص ہو تو اس کو اضافت کے ساتھ کہیں- مثلاً فلاں لوگوں کا منہل)-

كَاَنَّهُ مَنْهَلٌ بِالرَّاحِ مَعْلُوْلٌ- وہ ایسا پانی کا مقام ہے جس میں شراب ملا ہوا ہے' بار بار شراب اس میں ملائی گئی ہے-

اَلنُّهَّلُ الشُّرُوْعُ- پیاسے اونٹ جو پانی پینا شروع کریں-

نَهْمٌ یا نَهِيْمٌ یا نَهْمَةٌ- ڈانٹنا' آواز دینا جلد چلنے کے لئے' بہت کھانا' حرص کرنا' سیر نہ ہونا' بہت رغبت کرنا-

مُنَاهَمَةٌ- ساتھ مل کر آواز دینا-

اِذَا قَضٰى اَحَدُكُمْ نَهْمَتَهُ مِنْ سَفَرِهٖ فَلْيُعَجِّلْ اِلٰى اَهْلِهٖ- جب کوئی تم میں سے اپنا مطلب سفر سے پورا کرے تو جلدی اپنے گھر والوں میں چلا جائے-

مَنْهُوْمَانِ لَايَشْبَعَانِ طَالِبُ عِلْمٍ وَّ طَالِبُ دُنْيَا- دو بھوکے حرص زدہ لوگ کبھی سیر نہیں ہوتے ایک تو علم کا طالب دوسرے دنیا کا طالب-

قَالَ تَبِعْتُهُ فَلَمَّا سَمِعَ حِسِّيْ ظَنَّ اَنِّيْ اِنَّمَا تَبِعْتُهُ لِاُوْذِيَهُ فَنَهَمَنِيْ وَقَالَ مَا جَاءَ بِكَ هٰذِهِ السَّاعَةَ- میں حضرت عمرؓ کے پیچھے چلا- جب انھوں نے میری آہٹ پائی تو ان کو گمان ہوا کہ میں ان کو ستانے کے لئے ان کے پیچھے لگا ہوں- انھوں نے مجھ کو ڈانٹا اور کہا اس وقت تو یہاں کیوں آیا (کون سی غرض تجھ کو یہاں لے کر آئی)-

قِيْلَ لَهُ اِنَّ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ نَهَمَ ابْنَكَ فَانْتَهَمَ- حضرت عمرؓ سے کہا گیا- خالد بن ولیدؓ نے تمہارے بیٹے کو جھڑکا وہ سہم گئے-

اِنَّهُ وَفَدَ عَلَيْهِ حَيٌّ مِّنَ الْعَرَبِ فَقَالَ بَنُوْمَنْ اَنْتُمْ فَقَالُوْا بَنُوْنَهْمٍ فَقَالَ نَهْمٌ شَيْطَانٌ اَنْتُمْ بَنُوْ عَبْدِاللّٰهِ- آنحضرتؐ کے پاس عرب کے ایک قبیلہ کے لوگ پیغام لے کر آئے آپ نے ان سے پوچھا- تم کس کی اولاد ہو؟ (تمہارا جد اعلیٰ کون ہے؟) انھوں نے کہا نہم- آپ نے فرمایا نہم تو شیطان ہے تم عبداللہ کی اولاد ہو (نَهْمٌ کے معنی حرص کرنا سیر نہ ہونا یہ شیطان کی صفت ہے اس لئے آپ نے یہ نام پسند نہیں کیا اور دوسرا نام عبداللہ رکھ دیا)-

اَوْ مَنْهُوْمًا بِاللَّذَّاتِ- یا لذتوں کا حریص-

مَا اَقَلَّ حَيَاءَكَ وَ اَجْرَاَكَ وَ اَنْهَمَكَ لِلرِّجَالِ- تو کتنے مردوں کے لئے بے شرم اور دریدہ دلیر اور حریص ہے-

نَهْنَهَةٌ- باز رکھنا' ڈانٹنا' آواز دینا-

نَهْنَهٌ- باریک کپڑا-

لَقَدِ ابْتَدَرَهَا اثْنَا عَشَرَ مَلَكًا فَمَا نَهْنَهَهَا شَيْءٌ دُوْنَ الْعَرْشِ- اس کو بارہ فرشتوں نے لپک کر لیا- پھر عرش تک پہنچنے سے کوئی چیز اس کو روک نہ سکی-

نَهْيٌ- جھڑکنا' منع کرنا-

نُهْيَةٌ- ممانعت-

نَهَاكَ اور نَاهِيْكَ- تجھ کو کافی ہے-

تَنْهِیَةٌ - منع کرنا' انتہا تک پہنچنا' پہنچانا-

اِنْهَاءٌ - پہنچانا' اطلاع دینا' اعلام کرنا' پانی کے گڑھے پر آنا-

تَنَاهِیْ - باز رہنا' ایک دوسرے کو منع کرنا' انتہا تک پہنچ جانا' پانی گڑھے میں تھم جانا-

اِنْتِهَاءٌ - حد تک پہنچ جانا-

لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُو الْاَحْلَامِ وَالنُّهٰی - نماز میں میرے قریب (یعنی اوّل صف میں) وہ لوگ رہیں جو عقل و شعور والے ہیں (سمجھدار بڑی عمر والے)-

لَقَدْ عَلِمْتُ اَنَّ التَّقِیَّ ذُوْنُهْیَةٍ - میں جان چکا کہ جو پرہیز گار ہے وہی عقل والا ہے (عقل کے معنی باندھنا اور وہ ایک قوت ہے جو اللہ تعالیٰ نے آدمی کو عطا فرمائی ہے اسی کی وجہ سے آدمی کو باقی جانوروں پر فضیلت ہے جس شخص کو عقل نہیں یا عقل کے حکم کے مطابق وہ نہیں چلتا بلکہ شہوت اور غضب کی اطاعت کرتا ہے وہ جانور ہے اس کو انسان نہیں کہہ سکتے - پرہیز گار وہی عقل والا ہے جو ان باتوں سے پرہیز کرتا ہے جو اس کو دنیا یا آخرت میں مضرت دیں وہی عاقل ہے)-

فَتَنَاهٰی ابْنُ صَیَّادٍ - ابن صیاد چونکہ گیا یا اس نے اپنا گنگنانا چھوڑ دیا اس سے باز آ گیا-

هُوَ قُرْبَةٌ عِنْدَ اللّٰهِ وَمَنْهَاةٌ عَنِ الْاٰثَامِ - تہجد کی نماز اللہ تعالیٰ سے قرب دلاتی ہے اور گناہوں سے روکتی ہے-

سَیَنْهَاهُ مَا تَقُوْلُ - قریب ہے کہ تہجد کی نماز ان باتوں سے جو تو کہتا ہے اس کو روکے گی-

هَلْ مِنْ سَاعَةٍ اَقْرَبُ اِلَی اللّٰهِ قَالَ نَعَمْ جَوْفُ اللَّیْلِ الْاٰخِرُ فَصَلِّ حَتّٰی تُصْبِحَ ثُمَّ اَنْهِهْ حَتّٰی تَطْلُعَ الشَّمْسُ - ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ! کون سی ساعت ایسی ہے جس میں اللہ تعالیٰ کا قرب زیادہ ہوتا ہے؟ فرمایا رات کا آخری حصہ' اس میں نماز پڑھتا رہ صبح صادق نکلنے تک پھر رک جا (نماز سے باز رہ) سورج نکلنے تک (یعنی فجر کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نفل نماز نہ پڑھ - اَنْهِه میں اخیر میں ہائے سکتہ ہے فَبِهُدٰهُمُ اقْتَدِه میں)-

سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی - عقل کی حیرانی کا آخری مقام وہ بیری کا درخت جو ساتویں آسمان کے اوپر ہے (اس کو مُنْتَهٰی اس لئے کہتے ہیں کہ مخلوقات کا علم وہیں تک ختم ہو جاتا ہے اس کے آگے نہ کسی پیغمبر کا علم پہنچتا ہے نہ ملائکہ کا - کذا فی النہایہ - بعض نے کہا اس لئے کہ اس کے پرے کسی فرشتہ کو جانے کا حکم نہیں ہے - کہتے ہیں کہ سوائے ہمارے پیغمبر ﷺ کے کوئی اس سے آگے نہیں بڑھا-)

اَتٰی عَلٰی نَهْیٍ مِنْ مَّاءٍ - پانی کے ایک گڑھے (کنڈ) پر آئے (اس کی جمع اَنْهَاءٌ اور نِهَاءٌ ہے)-

لَوْ مَرَرْتَ عَلٰی نَهْیٍ نِصْفُهٗ مَاءٌ وَّ نِصْفُهٗ دَمٌ لَشَرِبْتَ مِنْهُ وَ تَوَضَّاْتَ - اگر تو پانی کے ایسے گڑھے پر سے گزرے جس میں آدھا پانی ہو اور آدھا خون تو کیا تو اس کو پئے گا اس سے وضو کرے گا؟-

لَیَنْتَهِیَنَّ عَنْ ذٰلِكَ - لوگوں کو چاہئے اس سے (یعنی نماز میں آسمان کی طرف نگاہ اٹھانے سے) باز رہیں ورنہ ان کی بینائی اچک لی جائے گی-

جَلَسَ حَیْثُ یَنْتَهِیْ بِهِ الْمَجْلِسُ - جہاں تک مجلس ختم ہوئی آپ وہیں بیٹھ جاتے (یہ نہیں کرتے کہ مجلس میں گھس کر صدر مقام میں جا کر بیٹھتے بلکہ کنارے سب کے آخر میں جہاں جگہ پاتے وہاں بیٹھ جاتے)-

قَدْ نَهَاكَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْهِ - اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس پر یعنی منافق پر نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے (اس وقت تک صریح ممانعت کا حکم نہیں اترا تھا - حضرت عمرؓ نے ممانعت اس آیت سے نکالی ما کان للنبیّ وَالّذین اٰمنوا ان یّستغفروا للمشرکین یا اس آیت سے ان تستغفر لھم سبعین مرۃ لن یّغفر اللّٰہ لھم کیونکہ جب مشرکین کو استغفار سے کچھ فائدہ نہ ہو تو ان پر نماز پڑھنا ان کے لئے دعا کرنا بے فائدہ ہو گا)-

مُنْتَهَی الْحِلْیَةِ - جہاں تک وضو کیا جاتا ہے بہشتیوں کو وہیں تک زیور پہنایا جائے گا-

نَهٰی عَنِ الزَّبِیْبِ وَالتَّمْرِ وَالْبُسْرِ وَالرُّطَبِ - انگور' سوکھی کھجور اور گدر اور پکی کھجور ان سب کو ملا کر نبیذ بنانے سے منع

فرمایا (شاید اس میں نشہ جلدی آ جاتا ہو گا)-
نَهَانِیْ وَلَا اَقُوْلُ نَهَاكُمْ - مجھ کو منع کیا میں یہ نہیں کہتا کہ تم کو منع کیا (یہ کمال احتیاط ہے حدیث کی روایت میں حالانکہ ممانعت کا حکم ان سے خاص نہ تھا بلکہ سب مومنوں کے لئے تھا)-
فَقَالَ سَمِعْتُهٗ ثُمَّ انْتَهٰی - میں نے ان سے سنا پھر خاموش ہو رہے (حدیث کو مرفوع نہیں کیا)-
مَا تَنَاهَتَا عَنْ قَوْلِهِمَا - اپنی بات سے باز نہ آئیں-
فَانْتَهٰی وِتْرُهٗ اِلَی السَّحَرِ - آپ کے وتر آخر وقت میں سحر تک پڑھے گئے (یعنی شروع میں آنحضرتؐ وتر کو کبھی اوّل شب میں کبھی نصف شب میں پڑھ لیتے لیکن آپ کا آخری فعل یہ تھا کہ وتر کو اخیر شب میں سحر کے قریب پڑھا)-
نَهَيْتُكُمْ عَنِ الْاَشْرِبَةِ فِیْ ظُرُوْفِ الْاَدَمِ - چمڑے کے ظروف میں نبیذ بھگونے سے میں نے تم کو منع کیا تھا- (اس روایت میں راوی سے غلطی ہوئی ہے صحیح یوں ہے کہ میں نے چمڑے کے سوا اور ظروف میں نبیذ بھگونے سے منع کیا تھا کیونکہ چمڑوں کی مشکوں میں تو ہمیشہ نبیذ بھگونے کی اجازت رہی)-
لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذَا سَمِعْتُهٗ - جنوں نے جب قرآن کو سنا تو بلاتوقف کہنے لگے ہم اس پر ایمان لائے-
لَيْسَ دُوْنَهٗ مُنْتَهًی - اس کے اوپر کوئی انتہا نہیں ہے-
فَاِذَا بَلَغَهٗ فَلْيَنْتَهِ - جب اللہ کی مخلوق میں فکر کرے بس اپنی فکر کو اسی حد پر ختم کرے آگے نہ بڑھے (کیونکہ ذات الٰہی کی معرفت ممکن نہیں)-
اِلَيْهَا يَنْتَهِیْ عِلْمُ الْخَلَائِقِ - سدرۃ المنتہٰی تک مخلوقات کا علم ختم ہو جاتا ہے-
خِيَارُكُمْ اُولُوا النُّهٰی - تم میں بہتر وہ لوگ ہیں جو عقل والے ہیں (ان کا بیان دوسری روایت میں ہے کہ وہ اخلاق حسنہ رکھتے ہیں اور مضبوط رائیں اور ناطہ والوں سے سلوک کرتے ہیں' ماں باپ کی اطاعت کرتے ہیں' فقیروں اور یتیموں اور ہمسایوں کی خبر گیری کرتے ہیں کھانا کھلاتے ہیں' سلام علیکم کیا کرتے ہیں- رات کو جب لوگ نیند میں غافل سوتے ہیں وہ نماز پڑھا کرتے ہیں)-
لَمْ تَنْتَهِ اِلٰی غَايَةٍ اِلَّا كَانَتْ غَيْرَهٗ - خدا کی نسبت جب تو کسی حد کو پہنچے تو وہ اس کے بھی آگے ہے (یعنی مراتب قرب کی کوئی انتہا نہیں ہے اور پھر بھی کوئی ذات الٰہی تک نہیں پہنچ سکتا جہاں تک پہنچو پروردگار اس کے بھی پرے ہے- جیسے حضرت مجددؒ نے فرمایا وہ وراء الوراء ہے)-
اَسْئَلُكَ بِمُنْتَهَی الرَّحْمَةِ مِنْ كِتَابِكَ - میں تیری انتہائی رحمت کے وسیلے سے مانگتا ہوں- جس کا تو نے اپنی کتاب میں ذکر کیا ہے-

بابُ النون مع الیاء

نَيْئٌ - کچا رہنا' اچھی طرح نہ پکنا-
اِنْيَاءٌ - کچا رکھنا-
نِیْءٌ - کچا (نِیٌّ بھی کہتے ہیں)-
نَهٰی عَنْ اَكْلِ اللَّحْمِ النِّیْءِ - کچا گوشت کھانے سے منع فرمایا-
لَحْمُ الْحُمُرِ نِيْئُهٗ وَ نَضِيْجُهٗ - گدھوں کا گوشت کچا ہو یا پکا-
اَلثُّوْمُ لَا اَرَاهُ اِلَّا نِيْئَهٗ - لہسن کھانے سے منع کیا- میں سمجھتا ہوں کچے لہسن سے-
اَلثُّوْمُ النِّیْئُ - کچا لہسن-
نَيْبٌ - دانت پر صدمہ پہنچانا-
تَنْيِيْبٌ - بوڑھا ہونا' دانت سے کاٹنا-
نَابٌ - دانت یعنی کچلی جو سامنے کے چار دانتوں کے بعد ہے-
نَابُ الْقَوْمِ - قوم کا سردار (اس کی جمع اَنْيَابٌ ہے)-
لَهُمْ مِنَ الصَّدَقَةِ الثِّلْبُ وَالنَّابُ - زکوٰۃ میں بوڑھا اونٹ اور بوڑھی اونٹنی نہ لی جائے گی (وہ اپنے پاس رکھیں زکوٰۃ میں نہ دیں)-
اَعْطَاهُ ثَلٰثَ اَنْيَابٍ جَزَائِرَ - اس کو تین اونٹ قربانی کے دیئے-

كَالنَّابِ الضَّرُوْسِ تَزْبِنُ بِرِجْلِهَا - جیسے بوڑھی اونٹنی جواپنے پاؤں سے مارتی ہے (دودھ نہیں دوہنے دیتی)-

كَيْفَ اَنْتَ عِنْدَ الْقِرٰى قَالَ اَلْصِقُ بِالنَّابِ الْفَانِيَةِ - تو مہمانی کیسی کرتا ہے اس نے کہا میں بوڑھی فرقوت اونٹنی پر تلوار چلاتا ہوں (اس کو مہمانوں کے لئے کاٹتا ہوں)-

اِنَّ ذِئْبًا نَيَّبَ فِيْ شَاةٍ فَذَبَحُوْهَا - ایک بھیڑیے (لانڈکے) نے بکری پر دانت مارے (لیکن لوگوں نے زندہ چھڑالیا) آخراس کو ذبح کرڈالا)-

نَهٰى عَنْ كُلِّ ذِىْ نَابٍ مِّنَ السِّبَاعِ - ہر درندے دانت والے جانور کو کھانے سے منع فرمایا جیسے شیر بھیڑیا تیندوا، چیتا، لومڑی، بلی، کتا وغیرہ)-

مَانِعُ الزَّكٰوةِ يَنْهَشُهٗ كُلُّ ذِىْ نَابٍ - زکوٰۃ نہ دینے والے کو (قیامت کے دن) ہر دانت والا نوچے گا (یعنی سانپ اژدہا وغیرہ)-

نَيْحٌ - جھکنا، سخت ہونا-

تَنْيِيْحٌ - سخت کرنا، مضبوط کرنا، دینا-

تَنَيُّحٌ - آرام پانا، مرجانا-

لَانَيَّحَ اللّٰهُ عِظَامَهٗ - اللہ تعالیٰ اس کی ہڈیاں سخت اور مضبوط نہ کرے-

يُعَذَّبُ بِمَانِيْحَ عَلَيْهِ - نوحہ کے سبب سے میت پر عذاب ہوتا ہے (جب نوحہ والی اس کے اوصاف بیان کرتی ہے تو فرشتے کہتے ہیں تو ایسا تھا؟ اور اس کو مارتے ہیں- صاحب مجمع البحار نے غلطی سے اس کو یہاں بیان کردیا اس کا موقع نوح میں تھا جو اوپر گزر چکا)-

نِيْرٌ - کپڑے کا نقش اور راستہ کا سرا، ایک جانب-

اِنَّهٗ كَرِهَ النِّيْرَ - حضرت عمرؓ نے کپڑے کے نقش کو برا سمجھا (عرب لوگ کہتے ہیں: نِرْتُ الثَّوْبَ وَ اَنَرْتُهٗ وَ نَيَّرْتُهٗ میں نے کپڑے پر بیل بوٹے نکالے)-

لَوْلَا اِنَّ عُمَرَ كَرِهَ النِّيْرَلَمْ نَرَبِهَا لُعَلَمِ بَاْسًا - اگر حضرت عمرؓ نے کپڑے کے نقش و نگار کو مکروہ نہ جانا ہوتا تو ہم کو کچھ برا معلوم نہ ہوتا-

نَيْزَكٌ - چھوٹا برچھا-

لَايَضْجَرُوْنَ وَاِنْ كَلَّتْ نَيَازِكُهُمْ - وہ تنگ نہیں ہوتے گو ان کے برچھے سست ہوجائیں-

نَيْطٌ - دور ہونا (جیسے اِنْتِيَاطٌ ہے) اور موت یا جنازہ-

لَوَدَّ مُعَاوِيَةُ اَنَّهٗ مَا بَقِىَ مِنْ بَنِىْ هَاشِمٍ نَافِخُ ضَرَمَةٍ اِلَّا طُعِنَ فِىْ نَيْطِهٖ - حضرت علیؓ نے کہا معاویہ یہ چاہتا ہے کہ بنی ہاشم میں سے کوئی آگ پھونکنے والا نہ رہے مگر وہ مرجائے (عرب لوگ کہتے ہیں طُعِنَ فِىْ نَيْطِهٖ یعنی مرگیا بعضوں نے کہا نَيْط وہ رگ جس سے دل لٹکا ہوا ہے- کرمانی نے کہا اَشَارَ اِلٰى نِيَاطِ قَلْبِهٖ میں نیاط زندگی کی رگ جس کو "حبل الورید" کہتے ہیں وہ کٹتے ہی آدمی مرجاتا ہے-)

اِذَا انْتَاطَتِ الْمَغَازِىْ - جب جہاد کے مقام دور ہوں (یہ نِيَاطُ الْمَفَازَةِ سے ماخوذ ہے یعنی میدان کی دوری گویا ایک میدان دوسرے میدان سے لٹکا ہوا ہے)-

عَلَيْكَ بِصَاحِبِكَ الْاَقْدَمِ فَاِنَّكَ تَجِدُهٗ عَلٰى مَوَدَّةٍ وَّاحِدَةٍ وَاِنْ قَدُمَ الْعَهْدُ وَانْتَاطَتِ الدِّيَارُ - تو تو اپنے پرانے دوست کو مت چھوڑ اس کی دوستی کو ایک حال پر پائے گا- اگرچہ بہت مدت گزر گئی ہو اور اس کا ملک دور و دراز ہو-

قَالَ لِحَفَّارِ الْبِيْرِ اَخَسَفْتَ اَمْ اَوْ شَلْتَ فَقَالَ لَا وَاحِدَ مِنْهُمَا وَلٰكِن نَيْطًا بَيْنَ الْاَمْرَيْنِ - حجاج نے کنواں کھودنے والے سے کہا تو نے بہت پانی نکالا یا تھوڑا؟ اس نے کہا دونوں نہیں بلکہ دونوں کے درمیان متوسط درجہ (نہ ایسا بہت پانی نکلا نہ ایسا کم- ایک روایت میں نَبَطٌ بَيْنَ الْاَمْرَيْنِ ہے بائے موحدہ سے یعنی اس کا پانی دونوں کے درمیان نکلا ہے- کنویں میں بہت پانی نمودار ہو تو اس کو نَبَطٌ کہتے ہیں)-

قَطَعْتَ نِيَاطَ قَلْبِىْ - تو نے میرے دل کی رگ کاٹ ڈالی-

نَوْطٌ - لٹکنا (جیسے اوپر گزر چکا)-

نَيْفٌ - یہ کوئی لفظ ہی نہیں ہے خواہ مخواہ صاحب مجمع اور نہایہ نے اس کو یہاں ذکر کردیا ہے- البتہ نَوْفٌ ہے اسی سے حضرت عائشہؓ کا یہ قول حضرت صدیقؓ کی توصیف میں مذکور ہے

ذَاكَ طَوْدٌ مُّنِيفٌ وہ تو ایک بلند پہاڑ ہیں (عرب لوگ کہتے ہیں نَافَ الشَّیْءُ يَنُوْفُ جب بلند اور لمبی ہو)۔

نَيَّفَ عَلَى السَّبْعِينَ فِي الْعُمُرِ - ستر برس سے زائد عمر ہو گئی۔

وَ اِنَافَةُ اَرْنَبَتِهٖ - ان کی ناک کی بلندی۔

نَيْكٌ - چودنا، جماع کرنا۔

اَنِكْتَهَا - کیا تو نے اس کو چود ڈالا (یعنی دخول کیا)۔

قُوْمِيْ اِلَى النَّيْكِ - (یہ مسیلمہ کذاب نے سجاح سے کہا) چلو اٹھو جماع کراؤ۔

تَنَايُكٌ - نیند غالب ہونا۔

اِنْتَاكَ - اس سے جماع کیا گیا۔

نَيْلٌ یا نَالٌ یا نَالَةٌ - پہنچنا، مراد حاصل کرنا، گالی دینا۔

اِنَالَةٌ - پہنچانا۔

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يَنَالُ مِنَ الصَّحَابَةِ - ایک شخص صحابہ کو گالیاں دیتا (برا کہتا)۔

فَبَيْنَ نَاضِحٍ وَّ نَائِلٍ - (بلالؓ آنحضرتؐ کے وضو سے بچا ہوا پانی لے کر نکلے لوگوں نے اس کو لینا شروع کیا) کسی نے تو دوسرے پر ذرا سا چھڑک دیا کسی نے پایا)۔

فِيْ رَجُلٍ لَهٗ اَرْبَعُ نِسْوَةٍ فَطَلَّقَ اِحْدَاهُنَّ وَلَمْ يَدْرِ اَيَّتُهُنَّ طَلَّقَ فَقَالَ يَنَالُهُنَّ مِنَ الطَّلَاقِ مَا يَنَالُهُنَّ مِنَ الْمِيْرَاثِ - (ابن عباسؓ سے کسی نے پوچھا) ایک شخص کی چار بیویاں تھیں اس نے ان میں سے ایک کو طلاق دے دی لیکن یہ معلوم نہ ہو سکا کہ وہ کون سی بیوی تھی تو اب ترکہ ان کو ملے گا یا نہیں؟ انھوں نے کہا طلاق کا وہی حکم ہوگا جو میراث کا ہوگا (ان میں سے ہر ایک عورت ترکہ پائے گی اور ہر ایک مطلقہ گنی جائے گی۔ لیکن اگر خاوند کی زندگی میں ایسا ہوا اور اس نے تین طلاق دیں تو ابن عباس نے کہا وہ سب عورتیں اس سے جدا کر لی جائیں گی، یہ جمہور کے مذہب پر ہے جو کہتے ہیں اگر ایک ہی بار تینوں طلاق دے دے تو تینوں پڑ جاتی ہیں۔ لیکن اہل حدیث کے نزدیک ہر ایک عورت پر ایک ہی طلاق پڑے گی۔ اور خاوند سب سے رجعت کر سکتا ہے)۔

قَدْ نَالَ الرَّحِيْلُ - کوچ کا وقت آ پہنچا۔

مَا نَالَ لَهُمْ اَنْ يَّفْقَهُوْا - ابھی ان کے سمجھنے کا وقت نہیں آیا۔

اَمَا نَالَ لِلرَّجُلِ يَعْرِفُ مَنْزِلَهٗ - ابھی تک وہ وقت نہیں آیا جب یہ شخص اپنا ٹھکانا پہچان لیتا (جن صاحب سے ملنے کے لئے آیا ہے یعنی آنحضرت ﷺ سے ان تک پہنچ جاتا)۔

نِلْتُ مِنْهَا - میں نے اس کو برا کہا۔

فَنَالَ مِنْ اَبِيْ سَعِيْدٍ - اس نے ابوسعید سے ایذا اٹھائی۔

اِنَّ مُعَاذًا نَالَ مِنْهُ - معاذؓ نے ان کو برا کہا (وہ منافق ہے یا ایسا ہی کوئی کلمہ)۔

مَانِيْلَ بِشَيْءٍ - اس کو کوئی تکلیف نہیں پہنچی۔

وَمَا نِيْلَ مِنْهُ - جو اس کی برائی کی گئی تھی یا اس کی برائی نہیں کی گئی تھی۔

فَهِيَ نَائِلَةٌ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ مَنْ مَّاتَ - جو مرے گا اس کو انشاءاللہ یہ شفاعت پہنچے گی۔

سَاعَةُ نَيْلٍ - بخشش اور عطا کا وقت۔

نِيْل - مشہور دریا ہے مصر میں۔



کتاب الواؤ و

و

واو- چھبیسواں حرف ہے حروف تہجی میں سے اور حساب جمل میں اس کا عدد چھ ہے اور زبان عرب میں سولہ قسم کی ہوتی ہے- عاطفہ اور استینافیہ اور بہ معنی مع اور واوانکار اور فصل اور تذکرو غیرہ اور تفصیل کتب نحو میں ہے-

بابُ الواو مع الالف

وَأْبٌ- موٹا یا بڑا اونٹ-

اِبَةٌ- شرم کرنا، منقبض ہونا-

وَاَبٌ- غصہ ہونا-

اِیْآبٌ- ایسا کام کرنا جس سے شرم آئے یا غصہ دلانا-

فَوُئِبَتْ قَدَمُهٗ- ان کے پاؤں میں درد ہو گیا-

وَأْدٌ- زندہ درگور کرنا، جیتا گاڑ دینا-

وَئِیْدٌ اور وَئِیْدَةٌ اور مَوْؤُدَةٌ- جو زندہ گاڑی جائے (جیسے عرب کے مشرک زمانۂ جاہلیت میں کیا کرتے تھے بچیوں کو قحط کی حالت میں یا شرم کے سبب سے زندہ گاڑ دیتے)-

وَاَدَهٗ- اس کو بھاری کر دیا-

تَوَأُّدٌ اور اِتِّآدٌ- دیری میں سہولت سے کام کرنا، سنجیدگی اور رزانت-

اِنَّهٗ نَهٰی عَنْ وَأْدِ الْبَنَاتِ- آنحضرتؐ نے بچیوں کو زندہ گاڑنے سے منع فرمایا-

ذٰلِكَ الْوَأْدُ الْخَفِیُّ- یہ تو پوشیدہ زندہ گاڑنا ہے (یعنی عزل انزال کے وقت ذکر باہر نکال لینا-)

تِلْكَ الْمَوْؤُدَةُ الصُّغْرٰی- یہ چھوٹی موودہ ہے (یعنی عزل کرنا جیسے زندہ لڑکی جو گاڑی جائے موودہ کبری ہے)-

مَنْ كَانَتْ لَهٗ اُنْثٰی فَلَمْ یُهِنْهَا وَلَمْ یَاْدْهَا وَلَمْ یُؤْثِرْ وَلَدَهٗ عَلَیْهَا- جس شخص کے یہاں بچی پیدا ہو (عورت ذات) وہ اس کو حقیر نہ سمجھے نہ اس کو جیتا گاڑے نہ بیٹے (مرد بچہ) کو اس پر ترجیح دے (یعنی مرد بچہ کو جس طرح آرام اور راحت سے پالے اس سے محبت رکھے ویسا ہی بچی سے بھی سلوک کرے)-

اَلتُّؤَدَةُ فِیْ كُلِّ شَیْءٍ اِلَّا فِیْ اَمْرِ الْاٰخِرَةِ- ہر چیز میں آہستگی اور دیر لگانا بہتر ہے مگر آخرت کے کاموں میں (یعنی جو نیک کام ہیں جن کا ثمرہ آخرت میں ملے گا ان میں جلدی کرنا بہتر ہے-

درکار خیر ہیچ حاجت استخارہ نیست

اَلْوَئِیْدُ فِی الْجَنَّةِ- جو بچہ زندہ گاڑا جائے (جیسے قحط کی حالت میں بعض عرب لوگ بیٹوں کو بھی زندہ گاڑ دیتے) وہ بہشت میں جائے گا (وہاں چین کرے گا اور گاڑنے والا بے رحم دوزخ کا کندہ بنے گا- ایک روایت میں ہے اَلْوَئِیْدَةُ فِی الْجَنَّةِ یعنی جو بچی زندہ گاڑی جائے وہ بہشت میں جائے گی)-

اَلْوَائِدَةُ وَالْمَوْءُ وْدَةُ فِی النَّارِ- زندہ گاڑنے والی اور جو زندہ گاڑی گئی دونوں دوزخ میں جائیں گے (اس سے ان لوگوں نے استدلال کیا ہے جو کہتے ہیں مشرکوں کی اولاد کو بھی عذاب ہوگا- وہ بھی اپنے ماں باپ کے ساتھ دوزخ میں رہیں گے- مگر یہ مذہب عقل سلیم اور عدالت خداوندی کے خلاف ہے اور اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ زندہ گاڑنے والی یعنی دائی جنائی اور جس کے لئے زندہ گاڑی گئی یعنی اس کی ماں جس نے

اس کو گرا دیا یا دونوں دوزخ میں جائیں گی-

اِتَّئِدْ فِيْ فُتْيَاكَ - فتویٰ دینے میں دیر کر (تامل اور غور سے فتویٰ دے ایسا نہ ہو کہ غلطی ہو جائے اور تیرے سبب سے ایک شخص آفت میں پڑے- دوسری حدیث میں ہے اجرأکم علی الفتیا اجرأکم علی النّار)-[1]

خَرَجْتُ اَقْفُوْا اٰثَارَ النَّاسِ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فَسَمِعْتُ وَئِيْدَ الْاَرْضِ مِنْ خَلْفِيْ - میں جنگ خندق کے دنوں میں لوگوں کے پاؤں کے نشان پر نکلی جاتے جاتے میں نے پیچھے سے زمین کا دھما کا سنا جیسے کوئی زور سے زمین پر چلے تو آواز پیدا ہوتی ہے- کسی کے قدموں کی آواز سنی)-

وَلِلْاَرْضِ مِنْكَ وَئِيْدٌ - زمین تمہارے سبب سے آواز کرتی ہے-

سَمِعْتُ وَأْدَ قَوَائِمِ الْإِبِلِ وَ وَئِيْدَهَا - میں نے اونٹ کے پاؤں کی دھمک سنی-

وَأْدُ الذِّعْلِبِ الْوَجْنَاءِ - تیز بڑے بڑے رخسارے والی اونٹنی کی دھمک (جو زمین پر چلنے سے پیدا ہوتی ہے)-

وَ اِذَا الْمَوْءُ وْدَةُ سُئِلَتْ - کی تفسیر میں امام جعفر صادق نے فرمایا اَلْمُرَادُ بِالْمَوْءُ وْدَةِ الرَّحِمُ وَالْقَرَابَةُ وَ اِنَّهٗ تَسْأَلُ قَاطِعَهَا سَبَبَ قَطْعِهَا - مؤودہ سے مراد ناطہ رشتہ والی ہے' وہ ناطہ کاٹنے والے سے پوچھے گی تو نے مجھ سے کیوں ناطہ کاٹا (ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جو شخص اہل بیت کی محبت میں مارا جائے' وہ مراد ہے- امام ابوجعفر نے کہا- آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عزیز وقریب مراد ہیں' اور جو جہاد میں مارا جائے)-

وَأْرٌ - ڈرانا' خوف دلانا' شر میں پھنسانا (جیسے تَوْئِيْرٌ ہے)-

اِيْئَارٌ - بھگانا' نفرت دلانا' خبردار کرنا' اعلام کرنا-

اِسْتِيْئَارٌ - برابر بھاگے جانا یا بھاگنے میں پہاڑ پر چڑھ جانا-

وَأْلٌ یا وُءُوْلٌ یا وَئِيْلٌ - نجات چاہنا' پناہ لینا' جلدی کرنا-

اِسْتِيْئَالٌ - جمع ہونا-

اِنَّ دِرْعَهٗ كَانَتْ صَدْرًا بِلَاظَهْرٍ فَقِيْلَ لَهٗ لَوِاحْتَرَزْتَ مِنْ ظَهْرِكَ فَقَالَ اِذَا اَمْكَنْتُ مِنْ ظَهْرِيْ فَلَا وَأَلْتُ - حضرت علی رضی اللہ عنہ کی زرہ صرف سامنے تھی پشت خالی تھی- لوگوں نے آپ سے کہا- کاش آپ پشت کو بھی بچاتے (ادھر بھی لوہے کی پٹریاں لگا لیجئے) آپ نے فرمایا اگر میں دشمن کی طرف اپنی پیٹھ کر دوں (اس کے مقابلہ سے بھاگوں) تو خدا کرے میں نجات نہ پاؤں (مارا جاؤں)-

فَكَأَنَّ نَفْسِيْ جَاشَتْ فَقُلْتُ لَاوَأَلْتِ اَفِرَارًا اَوَّلَ النَّهَارِ وَجُبْنًا اٰخِرَهٗ - میرا دل بے قرار ہو گیا- میں نے کہا خدا کرے تو نجات نہ پائے صبح کو تو بھاگا اور شام کو نامردی کرتا ہے-

فَوَأَلْنَا اِلٰى حِوَاءٍ - آخر ہم نے گھروں میں پناہ لی جو پاس پاس بنے ہوئے تھے-

قَالَ لِرَجُلٍ اَنْتَ مِنْ بَنِيْ فُلَانٍ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاَنْتَ مِنْ وَّأْلَةِ اِذًا قُمْ فَلَا تَقْرَبَنِّيْ - حضرت علیؓ نے ایک شخص سے پوچھا تو فلاں شخص کی اولاد ہے- اس نے کہا جی ہاں آپ نے فرمایا وألہ قبیلہ کا ہے' چل جا میرے پاس نہ آنا-

وَأْلَه - ایک کم ذات خسیس قبیلہ ہے- وَأْلَه کہتے ہیں مینگنی کو اس قبیلہ کی خساست کی وجہ سے اس کا نام وَأْلَه رکھا گیا-

وَائِلٌ - ایک قبیلہ ہے عرب کا-

وَائِلُ بْنُ حُجْرٍ - مشہور صحابی ہیں وہ حضرموت کے شہزادوں میں سے تھے-

وَأْمٌ - گرم مکان-

تَوْئِيْمٌ - بدصورت کرنا-

مُوَاءَمَةٌ - موافقت کرنا' دوسرے کی طرح خود بھی کرنا-

لَوْلَا الْوِئَامُ لَهَلَكَ الْاَنَامُ - (یہ ایک مثل ہے یعنی) اگر

---

[1] یعنی فتویٰ دینے میں جری شخص گویا جہنم پر جری بنتا ہے (فتویٰ دینے کے سلسلے میں جرأت دکھانا جہنم کے اندر جانے میں جرأت دکھانے کے مترادف ہے-

دنیا میں موافقت اور محبت نہ ہو تو سب لوگ ہلاک ہو جائیں وِئَام کے معنی فخر اور مباہات کے بھی آئے ہیں۔

اِنَّهٗ لَيُوَائِمُ۔ وہ تو موافقت کرتا ہے۔

وَاهًا۔ افسوس اور کبھی تعجب کے لئے بھی آتا ہے (بعض نے کہا درد اور تکلیف میں اھًا کہا جاتا ہے۔)

مَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا وَاهًا۔ جو شخص کسی بلا میں مبتلا ہو پھر صبر کرے تو واہ واہ (اس کو بڑا درجہ ملے گا)۔

مَا اَنْكَرْتُمْ مِنْ زَمَانِكُمْ فِيمَا غَيَّرْتُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ اِنْ يَّكُنْ خَيْرًا فَوَاهًا وَاهًا وَاِنْ يَّكُنْ شَرًّا فَاهًا اهًا۔ تم نے اس زمانے میں جو اپنے کام بدلے ہیں اگر وہ اچھے ہیں تب تو واہ واہ اور اگر برے ہوں تو آہ آہ۔

اَلسَّعِيْدُ لَمَنْ جَنَبَ الْفِتَنَ وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا۔ نیک بخت وہ ہے جو فتنوں سے الگ رہے اور جو شخص فتنہ میں مبتلا ہو لیکن صبر کرے تو واہ واہ۔

وَأْيٌ۔ وعدہ کرنا' ضامن ہونا۔

تَوَاءِیْ۔ جمع ہونا۔

اِتِّآءٌ۔ وعدہ کرنا۔

اِسْتِيَاءٌ۔ وعدہ چاہنا۔

كَانَ لِيْ عِنْدَهٗ وَأْيٌ۔ اس نے مجھ سے ایک وعدہ کیا تھا۔

مَنْ كَانَ لَهٗ عِنْدَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَأْيٌ فَلْيَحْضُرْ۔ جس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ دینے کا وعدہ کیا ہو وہ حاضر ہو (یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد کہا۔ اور آپ نے جس جس سے جو وعدے کئے تھے' ان کو پورا کیا)۔

مَنْ وَاىَ لِامْرِئٍ بِوَأْيٍ فَلْيَفِ بِهٖ۔ جس شخص نے کسی آدمی سے کوئی وعدہ کیا ہو تو اس کو پورا کرے۔

قَدْ وَاَيْتُ عَلٰى نَفْسِيْ اَنْ اَذْكُرَ مَنْ ذَكَرَنِيْ۔ (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے) میں نے اپنے اوپر یہ لازم کر لیا ہے جو کوئی میرا ذکر کرے میں اس کا ذکر (فرشتوں میں) کروں۔

باب الواو مع الباء

وَبْأٌ۔ اشارہ کرنا' مائل ہونا۔

وَبْأٌ۔ وبا کثرت سے ہونا (جیسے تَیْبَاءٌ اور تَوْبَاءٌ اور وَبَائَةٌ اور اَبَاءٌ اور اَبَاءَةٌ ہے)۔

تَوْبِئَةٌ۔ تیار کرنا۔

اِيْبَاءٌ۔ وبا بہت ہونا' اشارہ کرنا سامنے سے تاکہ آئے (اور اِيْمَاءٌ پیچھے سے اشارہ کرنا تاکہ پیچھے ہٹ جائے)۔

وَبَا۔ طاعون یا جو بیماری عام ہو جائے' جیسے ہیضہ چیچک وغیرہ۔

اِنَّ هٰذَا الْوَبَا رِجْزٌ۔ یہ وبا اللہ کا ایک عذاب ہے۔

وَ اِنَّ جُرْعَةَ شَرُوْبٍ اَنْفَعُ مِنْ عَذْبٍ مُوْبٍ۔ ایک گھونٹ خراب پانی کا اس میٹھے پانی سے بہتر ہے جو وبا پیدا کرے (اکثر ہیضہ پانی کی خرابی سے ہوتا ہے اس میں ہیضہ کے کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں اس لئے پانی کو خوب جوش دے کر فلٹر کر کے پئیں تو اللہ تعالیٰ اس مرض سے اکثر محفوظ رکھتا ہے)۔

اَمَرَّ مِنْهَا۔ ایک کنارہ اس کا کڑوا ہو گیا پھر وبائی ہو گیا۔

وَهِيَ وَبِيْئَةٌ۔ وہ وبائی ہے (وہاں وبا بہت ہوئی ہے۔ وبا دو اسباب سے ہوتی ہے۔ ایک تو پانی کی خرابی سے' دوسرے ہوا کی خرابی سے۔ لیکن کالرا اکثر پانی کی خرابی سے ہوتا ہے اور ہوا کی خرابی اور عفونت سے بخارات پیدا ہوتے ہیں)۔

اَلسِّوَاكُ فِي الْحَمَّامِ يُوْرِثُ وَبَاءَ الْاَسْنَانِ۔ حمام میں مسواک کرنے سے دانتوں کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔

وَبْرٌ۔ اقامت کرنا۔

وَبَرٌ۔ بہت بال ہونا۔

تَوْبِيْرٌ۔ متوحش ہونا' بھاگ نکلنا' بالوں پر چلنا تاکہ قدم کا نشان معلوم نہ ہو۔

وَبْرٌ۔ ایک جانور ہے بلی کی طرح اس کی دم چھوٹی ہوتی ہے عرب کے پہاڑوں میں بہت ہوتا ہے۔

اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَهْلِ الْوَبَرِ وَالْمَدَرِ۔ مجھ کو جنگل اور شہر کے رہنے والوں سے زیادہ پسند ہیں (گاؤں اور جنگل کے لوگ

اپنے مکان اونٹ کے بالوں سے بناتے ہیں اس لئے ان کو اَهْلُ الْوَبَرِ کہا اور بستی والے مٹی سے بناتے ہیں اور اینٹوں سے اس لئے ان کو اَهْلُ الْمَدَرِ کہا)۔

لَاتُغْمِدُوا السُّيُوْفَ عَنْ اَعْدَائِكُمْ فَتُوَبِّرُوْا اٰثَارَكُمْ۔ اپنے دشمنوں کو چھوڑ کر تلواروں کو نیام میں نہ رکھ چھوڑو (بلکہ ہمیشہ ان پر تلواریں چلاتے رہو) نہیں تو تمہارے نشان مٹ جائیں گے (تلواریں نیام میں رکھ چھوڑو گے تو اپنے نشان میٹ دو گے۔ جیسے خرگوش بالوں پر چل کر اپنے پاؤں کے نشان چھپاتا ہے)۔

وَبْرٌ تَحَدَّرَ مِنْ قَدُوْمِ ضَأْنٍ۔ ایک وبر ہے جو قدوم ضان سے اتر آیا (یہ ابان نے ابو ہریرہؓ کو کہا ان کی تحقیر کے لئے وبر ایک جانور ہے جیسے اوپر بیان ہوا)۔

فِي الْوَبْرِ شَاةٌ۔ اگر احرام والا شخص وبر کو مار ڈالے تو ایک بکری فدیہ میں دے۔

بَيْنَا هُوَ يَرْعٰى بِحَرَّةِ الْوَبْرَةِ۔ وہ حرۂ وبرہ میں (جو مدینہ میں ایک مقام کا نام ہے) جانور چرا رہے تھے اتنے میں۔

اَلْوَبْرُ مِنَ الْمُسُوْخِ۔ وبر ان جانوروں میں سے ہے جو مسخ کئے گئے ہیں (تو امامیہ کے نزدیک اس کا کھانا حرام ہوگا۔ لیکن نہایہ میں ہے کہ اس کو کھا سکتے ہیں کیونکہ وہ ساگ پات کھاتا ہے اور جگالی کرتا ہے۔ بعض نے کہا وہ نیولے کی ایک قسم ہے لوگ اس کو بنی اسرائیل کی بکری کہتے ہیں)۔

بَنَاتُ الْاَوْبَرِ۔ ایک قسم کی کھنبی ہے مٹی کے رنگ کی اس کا مزہ خراب ہوتا ہے۔

وَبَشٌ۔ ناخن کی سفیدی۔

تَوْبِيْشٌ۔ لٹکنا۔

اِيْبَاشٌ۔ جلدی کرنا' اگانا۔

اَوْبَاش۔ کمینے کم ذات لوگ۔

اِنَّ قُرَيْشًا وَبَّشَتْ لِحَرْبِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْبَاشًا۔ قریش نے آنحضرتؐ سے لڑنے کے لئے مختلف قبیلوں سے اوباش لوگوں کو جمع کیا ہے (جس کو اوشاب بھی کہتے ہیں)۔

اِنَّ رَجُلًا مِّنْ قُرَيْشٍ اَوْبَشَ الثَّنَايَا عَيْجُلُ فِي الْفِتْنَةِ۔ قریش کا ایک آدمی فتنہ میں اترائے گا جس کے سامنے کے دانت کھلے ہوں گے۔

وَبْصٌ یا وَبِيْصٌ۔ چمکنا' آنکھ کھولنا۔

وَبَصٌ۔ خوش وخرم ہونا۔

تَوْبِيْصٌ۔ آنکھ کھولنا۔

وَبَّاصٌ۔ چمکتا ہوا' درخشاں اور چاند۔

فَاَعْجَبَ اٰدَمَ بِيْصُ مَا بَيْنَ عَيْنَيْ دَاوٗدَ۔ حضرت آدمؑ کو وہ چمک بھلی معلوم ہوئی جو حضرت داؤدؑ کے دونوں آنکھوں کے درمیان تھی۔

رَاَيْتُ وَبِيْصَ الطِّيْبِ فِيْ مَفَارِقِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ۔ میں نے خوشبو کی چمک آنحضرتؐ کی مانگوں میں دیکھی (یہ خوشبو آپ نے احرام باندھتے وقت لگائی تھی) اور آپ احرام باندھے ہوئے تھے۔

وَبِيْصُ خَاتِمِهٖ۔ آپ کی انگشتری کی چمک۔

لَاتَلْقَ الْمُؤْمِنَ اِلَّا شَاحِبًا وَلَاتَلْقَ الْمُنَافِقَ اِلَّا وَبَّاصًا۔ مسلمان سے جب مل تو رنگ بدلا ہوا پریشان حال اور منافق سے جب مل تو چمکتا ہوا براق۔

وَبْطٌ یا وَبَاطَةٌ یا وَبَطٌ یا وُبُوْطٌ۔ ضعیف ہونا' مرتبہ گھٹانا' روکنا کم کرنا۔

اِيْبَاطٌ۔ مار ڈالنا۔

وَابِطٌ۔ خسیس۔

اَللّٰهُمَّ لَاتَبِطْنِيْ بَعْدَ اِذْرَفَعْتَنِيْ۔ پروردگار جب تو میرا مرتبہ بلند کر دے پھر مت گھٹا (بلندی کے بعد پستی اور تونگری کے بعد محتاجی یعنی حور بعد الکور آدمی پر بہت ہوتی ہے اللہ محفوظ رکھے)۔

وَبَقٌ۔ ہلاک ہونا۔

اِيْبَاقٌ۔ روکنا' ہلاک کرنا۔

اِسْتِيْبَاقٌ۔ ہلاک ہونا۔

مَوْبِقٌ۔ جائے ہلاکت' جس' ایک وادی ہے جہنم میں۔

وَمِنْهُمُ الْمُوْبَقُ بِذُنُوْبِهٖ۔ بعض ان میں سے اپنے

گناہوں کی وجہ سے ہلاک ہوں گے-

فَمِنْهُمُ الْغَرِقُ الْوَبِقُ- کوئی ان میں ڈوب کر ہلاک ہوگا-

وَلَوْ فَعَلَ الْمُوْبِقَاتِ- اگرچہ ہلاک کرنے والے گناہ کرے-

اِجْتَنِبُوا السَّبْعَ الْمُوْبِقَاتِ- سات مہلک گناہوں سے بچے رہو-

لَاتَعُدْ اِلٰى هٰذِهِ الْاَرْضِ الَّتِىْ تُوْبِقُ دِيْنَكَ- اس سر زمین میں پھر مت آ جو تیرے دین کو تباہ کرتی ہے-

اَعُوْذُبِكَ مِنْ مُّوْبِقَاتِ الذُّنُوْبِ- مہلک گناہوں سے تیری پناہ-

يُوْتٰى بِهٖ مَغْلُوْلًا حَتّٰى يُفَكَّ عَنْهُ اَوْ يُوْبِقُهُ الْجَوْرُ- اس کے گلے میں طوق ڈال کر لائیں گے پھر طوق نکال کر اس سے بھی بڑھ کر ہلاکت کا سامان کیا جائے گا اس کے ظلم وستم کی وجہ سے-

وَبْلٌ- زور کا مینہ برسنا' ڈریڑا پڑنا' خوب تیز ہانکنا' مارنا' پے در پے ضرب لگانا-

وَبَالٌ اور وُبُوْلَةٌ- بدہوا ہونا' سخت ہونا-

مُوَابَلَةٌ- مواظبت-

اِسْتِيْبَالٌ- ہوا موافق نہ ہونا-

وَبَالٌ- سختی' بوجھ' ہوا کی خرابی-

وَابِلٌ- اولا' زور کا مینہ' ڈریڑا-

كُلُّ بِنَاءٍ وَبَالٌ عَلٰى صَاحِبِهٖ- ہر ایک عمارت بنانے پر ایک بوجھ ہوگی (قیامت کے دن وبال ہوگی)-

فَاسْتَوْبَلُوا الْمَدِيْنَةَ- مدینہ کی ہوا نا موافق ہوئی-

اَرْضٌ وَّبِلَةٌ- وبائی زمین-

اِنَّ بَنِىْ قُرَيْظَةَ نَزَالُوْ اَرْضًا غَمِلَةً وَّبِلَةً- بنی قریظہ ایک شاداب سرسبز زمین میں جو وبائی تھی اترے-

كُلُّ مَالٍ اُدِّيَتْ زَكٰوتُهٗ فَقَدْ ذَهَبَتْ وَبَلَتُهٗ- جس مال کی زکوٰۃ دے دی گئی اس کی مضرت جاتی رہی (اب وہ اپنے مالک کو نقصان نہ پہنچائے گا)-

اَهْدٰى رَجُلٌ لِلْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ وَلَمْ يُهْدِ لِابْنِ الْحَنَفِيَّةِ فَاَوْمَاَ عَلِيٌّ اِلٰى وَابِلَةِ مُحَمَّدٍ ثُمَّ تَمَثَّلَ:

وَمَا شَرُّ الثَّلَاثَةِ اُمَّ عَمْرٍو
بِصَاحِبِكَ الَّذِىْ لَا تُصْبِحِيْنَا

ایک شخص نے جناب حسنؓ اور حسینؓ کو کچھ ہدیہ گزرانا اور حضرت محمد بن حنفیہ کو جو دونوں کے بیچ میں بیٹھے تھے کچھ نہ دیا (ان کا دل ٹوٹ گیا) تب حضرت علیؓ نے محمد کے کندھے پاران کی طرف اشارہ کر کے یہ شعر پڑھا- ''اے ام عمرو! یہ تیرا ساتھی جس کو تو صبح کا شراب نہیں پلاتی' ان تینوں میں کم درجہ کا نہیں ہے (مطلب حضرت علیؓ کا یہ تھا کہ حضرت محمد بن حنفیہ بھی میرے ہی بیٹے ہیں اور جناب حسنؓ اور امام حسینؓ سے میرا بیٹا ہونے کی حیثیت میں کچھ کم درجہ نہیں ہیں' ان کو تو نے کیوں ہدیہ نہیں دیا)-

اَسْاَلُكَ الزُّهْدَ فِيْمَا هُوَ وَبَالٌ- جس چیز سے عذاب ہوگا اس سے مجھ کو نفرت دلا (یعنی میرا دل گناہ سے پھیر دے)-

سَحَابٌ وَّابِلٌ- خوب برسنے والا ابر-

وَبْهٌ- سمجھنا' تکبر کرنا-

لَايُوْبَهُ لَهٗ- اس کی پرواہ نہیں کی جاتی کوئی اس کو نہیں پوچھتا-

اِيْبَاهٌ- سمجھ جانا-

اَلْاَشْعَثُ لَايُوْبَهُ لَهٗ لَوْ اَقْسَمَ عَلَى اللّٰهِ لَاَبَرَّهٗ- ایک پراگندہ حال جس کی کوئی پرواہ نہیں کرتا- اگر اللہ کے بھروسے پر قسم کھا بیٹھے تو اللہ کی قسم سچی کر دے-

مَاوَبِهْتُ لَهٗ- میں نے اس کی کچھ پرواہ نہیں کی-

وَبْهٌ اور وَبَهٌ- دونوں طرح آیا ہے-

بابُ الواو مع التّاء

وَتْدٌ يا تِدَةٌ- جمانا' جم جانا-

تَوْتِيْدٌ- جمانا' گاڑنا' نعوظ کرانا-

اِيْتَادٌ- جمانا-

وَتْدٌ اور وَتَدٌ- لکڑی کی میخ جو زمین یا دیوار میں گاڑی جائے-

وَتَدَ فِيهَا - اس میں میخ گاڑ دی۔

اَوْتَاد - میخیں اور اولیاء اللہ کا ایک گروہ۔

وَتْرٌ يَاتِرَةٌ - ظلم کرنا' جفت کو طاق کرنا' ڈرانا' مصیبت لانا' گھٹانا' وتر کی نماز پڑھنا (جیسے اِیْتَارٌ ہے)۔

تَوْتِيْرٌ - کمان کا چلہ مضبوط کرنا۔

مُوَاتِرَةٌ اور وِتَارٌ - پیچھے بیچ میں ناغہ ہونا۔

مُوَاتَرَاةُ الصَّوْمِ - ایک دن روزہ رکھنا پھر ایک دن یا دو دن افطار کرنا۔

تَوَتُّرٌ - مضبوط ہونا۔

تَوَاتُرٌ - پے درپے آنا۔

وَتِيْرَه - طریقہ۔

اِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ فَاَوْتِرُوْا - اللہ تعالیٰ طاق ہے (یعنی ایک ہے) اور طاق کو درست رکھتا ہے تو وتر پڑھا کرو۔ (یعنی تہجد کی دو دو رکعتیں پڑھ کر اخیر میں ایک پڑھ لیا کرو تا کہ ساری نماز وتر یعنی طاق ہو جائے)۔

اَوْتِرُوْا يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ - قرآن والو وتر پڑھو (یعنی تہجد کی نماز جس کو وتر اللیل کہتے ہیں)۔

وَعَبْدُ اللّٰهِ يَقُوْلُ اَوْتَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَالْمُسْلِمُوْنَ - (ایک شخص عبداللہ بن عمرؓ سے پوچھ رہا تھا کیا وتر واجب ہے) وہ اس کے جواب میں یہی کہے جاتے تھے کہ آنحضرتؐ نے اور مسلمانوں نے وتر پڑھا ہے (اس پر مواظبت کی ہے)۔

هِيَ وِتْرُ النَّهَارِ - مغرب کی نماز دن کی وتر ہے۔

فَاِذَا خَشِيَ اَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلّٰى رَكْعَةً تُوْتِرُ لَهٗ مَا صَلّٰى - (تہجد کی نماز دو دو رکعت پڑھتا رہے) جب یہ ڈر ہو کر اب صبح ہونے کو ہے تو ایک رکعت پڑھ کر ساری نماز طاق کر لے۔

هَلْ لَّكَ فِيْ مُعَاوِيَةَ مَا اَوْتَرَ اِلَّا بِوَاحِدَةٍ - تم معاویہؓ کو دیکھتے ہو وہ وتر کی ایک ہی رکعت پڑھتے ہیں (ابن عباسؓ نے اس کے جواب میں کہا - جانے بھی دے معاویہ فقیہہ ہیں یعنی سمجھ دار ہیں دین کے مسائل سے ناواقف نہیں وہ صحابی ہیں انھوں نے آنحضرت ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہوگا)۔

اِذَا اسْتَجْمَرْتَ فَاَوْتِرْ - جب تو ڈھیلوں سے طہارت کرے تو طاق ڈھیلے لے (ایک یا تین یا پانچ)۔

اَللّٰهُمَّ اَلِّفْ جَمْعَهُمْ وَ اَوْتِرْ بَيْنَ مِيَرِهِمْ - یا اللہ! ان کی جماعت میں الفت دے اور ان کی بیر بھیر برابر آتی رہے (ان کو رسد برابر پہنچتی رہے)۔

لَابَأْسَ اَنْ يُّوَاتِرَ قَضَاءَ رَمَضَانَ - رمضان کی قضا متفرق رکھنے میں کوئی قباحت نہیں (یعنی پے درپے رکھنا ضروری نہیں ایک دو روزے رکھے پھر افطار کیا پھر رکھے پھر اس طرح درست ہے)۔

لَابَأْسَ بِقَضَائِهٖ تَتْرٰى - متفرق طور پر رمضان کی قضا رکھنے میں کوئی قباحت نہیں۔

اَنْ اَصِبْ لِيْ نَاقَةً مُّوَاتِرَةً - (ہشام بن عبدالملک نے اپنے عامل کو لکھا) مجھ کو ایسی اونٹنی دلا جو بیٹھتے وقت اپنا ایک ایک پاؤں زمین پر رکھتی ہے (اور ایک دم کج نہیں ہو جاتی جس سے سوار کو تکلیف ہوتی ہے - ہشام کو فتق کا عارضہ تھا اس کو ایسی اونٹنی سے تکلیف ہوتی جو ایک دم جھک جائے)۔

مَنِ اسْتَوٰى قَاعِدًا فِيْ وِتْرٍ مِّنْ صَلٰوتِهٖ ثُمَّ نَهَضَ - جو شخص طاق رکعت (ایک یا تین) پڑھ کر سیدھا ہو کر بیٹھ جائے پھر اٹھے (یعنی جلسۂ استراحت کرے - اہل حدیث کا یہی مذہب ہے)۔

وَتُوْتِرُ الْاِقَامَةَ - اور تکبیر کے الفاظ ایک ایک بار کہے (سوائے قد قامت الصلوٰۃ اور اللّٰہ اکبر کے' وہ دو دو بار کہے)۔

مَنْ فَاتَتْهُ صَلٰوةُ الْعَصْرِ فَكَاَنَّمَا وُتِرَ اَهْلُهٗ وَمَالُهٗ - جس کی عصر کی نماز فوت ہوگئی گویا اس نے اپنے گھر بار اور مال کا نقصان اٹھایا (ان میں ٹوٹا پایا اس کا گھر بار مال متاع لٹ گیا ہلاک کر دیا گیا اَهْلَهٗ اور مَالَهٗ بہ نصب اور اَهْلُهٗ اور مَالُهٗ بہ رفعہ دونوں طرح مروی ہے - بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے جیسے اس کا گھر بار مال متاع چھین لیا گیا فوت ہونے سے یہ مراد ہے کہ سورج ڈوب جائے یا زرد ہو جائے)۔

اَنَا الْمَوْتُوْرُ الثَّائِرُ - میں تو نقصان رسیدہ بدلہ چاہنے والا

ہوں-

قَلِّدُوا الْخَيْلَ وَلَا تُقَلِّدُوْهَا الْاَوْتَارَ- گھوڑوں کی گردنوں میں ہار ڈالو لیکن تانت نہ پہناؤ یا ان پر چڑھ کر وہ کام مت کرو جن سے تم جاہلیت کے زمانے میں تباہ ہوئے نقصان اٹھایا-

فَاَدْرَكْتَ اَوْ تَارَ مَاطَلَبُوْا- مسلمانوں کے جو حقوق اور مطالب تھے وہ سب تم نے پورے کر دیئے-

لَاتُغْمِدُوا السُّيُوْفَ عَنْ اَعْدَائِكُمْ فَتُوْتِرُوْا ثَارَكُمْ- اپنی تلواروں کو نیام میں مت ڈالو ورنہ تم اپنے دلوں کے جوش کو اور اپنے حق کو تباہ کر دو گے (دشمن بچ جائیں گے تمہارے دل کی بھڑاس بجھ جائے گی)-

اِنَّهَا لَخَيْلٌ لَّوْ كَانُوْا يَضْرِبُوْنَهَا عَلَى الْاَوْتَارِ- یہ عمدہ سوار ہیں (اگر دشمنوں کو مارتے یعنی کافروں کو اور مسلمانوں سے نہ لڑتے)-

مَنْ عَقَدَ لِحْيَتَهٗ اَوْ تَقَلَّدَ وَتَرًا- جس نے اپنی ڈاڑھی میں گرہ دی یا تانت گلے میں لٹکایا (عرب لوگ یہ سمجھتے تھے کہ گلے میں تانت لٹکانے سے نظر بد نہیں لگتی' آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمایا)-

اَمَرَ اَنْ تُقْطَعَ الْاَوْتَارُ مِنْ اَعْنَاقِ الْخَيْلِ- آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ گھوڑوں کے گلوں میں جو تانت ہیں وہ سب کاٹ دیئے جائیں (عرب لوگ نظر کے دفع کے لئے یہ گھوڑوں کے گلوں میں ڈالتے)-

لَايَبْقَيَنَّ قَلَادَةٌ مِّنْ وَتْرٍ- تانت کا کوئی ہار باقی نہ رہے (سب کاٹ ڈالے جائیں)-

وَوَتَّرَ يَدَيْهِ- اپنے دونوں ہاتھوں کو رکوع میں کمان کے چلہ کی طرح کر دیا-

اِعْمَلْ مِنْ وَّرَآءَ الْبَحْرِ فَاِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَّتِرَكَ من عَمَلِكَ شَيْئًا- سمندر کے پار رہ کر نیک عمل کر (یہ ضروری نہیں کہ مدینہ میں ہی رہ کر نیک اعمال کرے) اللہ تعالٰے تیرے کسی نیک کام کا اجر نہیں گھٹانے کا (ایک روایت میں لَنْ يَّتْرُكَ ہے یعنی اللہ تعالیٰ تیرے کسی نیک کام کو بغیر اجر کے نہیں چھوڑے گا

اس کا بدلہ ضرور دے گا)-

مَنْ جَلَسَ مَجْلِسًا لَّمْ يَذْكُرِ اللّٰهَ فِيْهِ كَانَّ عَلَيْهِ تِرَةً- جو شخص کسی مجلس میں بیٹھے اور وہاں اللہ کی یاد نہ کرے تو گویا اس نے ٹوٹا اٹھایا یا اس پر یہ مجلس وبال ہوگی یا قیامت کے دن حسرت اور افسوس کا باعث ہوگی (کہ ہم نے کیوں اوقات ضائع کئے)-

طَلَبَ اَخْذَ التِّرَةِ- اپنے مقتول کا بدلہ لینا چاہا-

كَانَ عُمَرُ لِيْ جَارًا وَّكَانَ يَصُوْمُ النَّهَارَ وَيَقُوْمُ اللَّيْلَ فَلَمَّا وُلِّيَ قُلْتُ لَاَنْظُرَنَّ اِلٰى عَمَلِهٖ فَلَمْ يَزَلْ عَلٰى وَتِيْرَةٍ وَّاحِدَةٍ- حضرت عباسؓ کہتے ہیں کہ حضرت عمرؓ میرے پڑوسی تھے وہ دن کو روزہ رکھا کرتے اور رات کو عبادت کرتے- جب خلیفہ ہوئے تو میں نے کہا اب میں ان کے کام دیکھوں گا- تو وہ ایک طریق پر رہے یعنی اسی طرح دن کو روزہ رات کو عبادت کرتے رہے- (ایک روایت میں لَمْ يَكُنْ ہے یعنی ایک طریق پر نہ رہے- کبھی روزہ رکھتے کبھی افطار کرتے- کبھی رات کو تہجد پڑھتے کبھی سو جاتے- کیونکہ خلافت کے کام بڑی محنت اور مشقت کے تھے)-

فِي الْوَتَرَةِ ثُلُثُ الدِّيَةِ- ناک کا وہ پردہ جو دونوں نتھنوں میں حائل ہے اس میں تہائی دیت دینا ہوگی-

وَالْخَبَرُ مُتَوَاتِرٌ- یہ خبر تو متواتر ہے (کہ لکڑی آنحضرتؐ کی جدائی پر روئی تھی- یہاں متواتر اصطلاحی مراد نہیں ہے متواتر اصطلاحی اس حدیث کو کہتے ہیں جس کے ہر طبقہ میں اتنے راوی ہوں کہ ان کا جھوٹ پر اتفاق کرنا قرین قیاس نہ ہو)-

صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ الخ ثُمَّ اَوْتَرَ- آنحضرتؐ نے تہجد کی دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں اخیر تک پھر سب کو طاق کر لیا (بعض نے کہا پھر وتر پڑھے- اور وتر کی زیادہ سے زیادہ تیرہ رکعتیں رکھی ہیں- بعض نے گیارہ- وہ کہتے ہیں کہ اس حدیث میں فجر کی سنتوں کو ملا کر تیرہ رکعتیں بیان ہوئی ہیں اور یہ بعید ہے- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ تہجد کی دو دو رکعتیں پڑھنا افضل ہے نہ کہ چار چار ملا کر اور اخیر میں وتر کی ایک رکعت جدا گانہ پڑھ لے- کذافی مجمع)-

لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَةٍ- ایک رات میں دو وتر نہیں ہو سکتے (تو جس نے شروع رات میں وتر پڑھ لیا ہو اور پھر تہجد کے لئے اٹھے تو ایک رکعت پڑھ کر اگلے وتر کو جفت کر لے پھر تہجد پڑھ کر ایک رکعت وتر کی پڑھ لے)-

صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ بَعْدَ الْوِتْرِ جَالِسًا- وتر کے بعد دو رکعتیں نفل بیٹھ کر پڑھیں (اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ وتر کے بعد یہ دوگانہ پڑھنا چاہئے بلکہ وتر پر رات کی نماز کو ختم کرنا چاہئے بلکہ وتر پر رات کی نماز کو ختم کرنا چاہئے اور بعض نے اس کو جائز رکھا ہے اس حدیث کی رو سے)-

اِذَا اَوْتَرَ اَحَدُکُمْ فَلْیَرْکَعْ رَکْعَتَیْنِ فَاِذَا قَامَ مِنَ اللَّیْلِ وَ اِلَّا کَانَتَا- وتر کے بعد دو رکعت نفل پڑھ لے اگر پھر رات کو اٹھے تو خیر ورنہ یہ دو رکعتیں اس کو (تہجد کے بدلے) کافی ہوں گی-

مِنْ کُلِّ اللَّیْلِ اَوْتَرَ- آنحضرتؐ نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے (کبھی شروع میں کبھی بیچ میں کبھی اخیر میں)-

اَوْصَانِیْ اَنْ اُوْتِرَ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ- مجھ کو یہ وصیت کی کہ سونے سے پہلے وتر پڑھ لیا کروں (ان کے جاگنے کی توقع نہ ہوگی اس لئے وتر فوت ہونے کے ڈر سے یہ حکم دیا کہ سونے سے پہلے پڑھ لیا کرو- ورنہ افضل یہ ہے کہ وتر آخر شب میں تہجد کے بعد پڑھے)-

ثُمَّ فَعَلَ ذٰلِكَ ثَلٰثَ مَرَّاتٍ سِتَّ رَکْعَاتٍ کُلَّ ذٰلِكَ یَسْتَاكُ ثُمَّ اَوْتَرَ- تین بار ایسا کیا چھ رکعتیں (تہجد کی) پڑھیں ہر بار (یعنی ہر دوگانہ کے بعد) مسواک کرتے پھر وتر پڑھتے (تین رکعتیں وتر کی جملہ نو رکعتیں)-

اَلْاِکْتِحَالُ وِتْرًا- سرمہ طاق بار لگانا چاہئے (یعنی تین بار یا پانچ بار یا سات بار- بعض نے کہا چار بار داہنی آنکھ میں لگائے اور تین بار بائیں آنکھ میں)-

مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ فَلَا یَبِیْتَنَّ اِلَّا بِوِتْرٍ- جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو وہ رات کو وتر پڑھے (مجمع البحرین میں ہے کہ وتر سے مراد یہاں دو رکعتیں ہیں جو عشاء کے بعد بیٹھ کر پڑھی جاتی ہیں چونکہ وہ حکم میں ایک رکعت کے ہیں لہٰذا وتر ہوئیں)-

مَنِ اضْطَجَعَ مَضْجَعَهٗ وَلَمَّا یَذْکُرِ اللّٰهَ کَانَ عَلَیْهِ تِرَةٌ- جو شخص اپنی خواب گاہ میں لیٹ رہے اور اللہ کی یاد نہ کرے تو اس کو نقصان ہوگا (یا قیامت کے دن حسرت ہوگی)-

بِکُمْ یُدْرِكُ اللّٰهُ تِرَةَ کُلِّ مُؤْمِنٍ یُّطْلَبُ بِهَا- اللہ تعالیٰ تمہاری (یعنی ائمہ اہل بیت) کی وجہ سے ہر مسلمان کے دل کی حسرت دفع کرے گا-

اِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَتَرَ الْاَقْرَبِیْنَ وَالْاَبْعَدِیْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰهِ- اللہ کے رسول ﷺ نے نزدیک رشتہ داروں نے اور دور والوں سب سے محبت کاٹ دی محض اللہ کی رضامندی کے لئے-

مَوْتُوْر- جس کو بہشت میں کچھ نہ ملے گا نہ اہل نہ مال-

وَتْغٌ- گناہ گار ہونا' ہلاک ہونا' بدخلق ہونا' بیوقوف ہونا' جاہل ہونا-

اِیْتَاغٌ- ہلاک کرنا' روکنا' بلا میں ڈالنا' تکلیف پہنچایا' خراب کرنا-

حَتّٰی یَکُوْنَ عَمَلُهٗ هُوَ الَّذِیْ یُطْلِقُهٗ اَوْ یُوْتِغُهٗ- یہاں تک کہ اس کے کرتوت یا تو اس کو چھڑائیں گے یا ہلاک کریں گے-

فَاِنَّهٗ لَا یُوْتِغُ اِلَّا نَفْسَهٗ- وہ خود اپنے تئیں ہلاک کرتا ہے (نہ کہ دوسروں کو)-

یُوْتِغَانِهٖ- اس کو ہلاک کرتے ہیں-

وَتْنٌ- دل کی رگ پر مارنا-

وُتُوْنٌ اور وَتْنَةٌ- ہمیشہ رہنا-

مُوَاتَنَةٌ- ملازمت کرنا' کم جدا ہونا-

اِسْتِیْتَانٌ- موٹا ہونا-

وَتِیْن- دل کی رگ جہاں وہ ٹوٹی یا کٹی تو آدمی فوراً مر جاتا ہے-

وَاتِنٌ- ثابت قدم اور قائم-

اَرِحْنِیْ اَرِحْنِیْ قَطَعْتَ وَتِیْنِیْ اَرٰی شَیْئًا یَّنْزِلُ عَلَیَّ- (فضل بن عباس جب آنحضرتؐ کو حضرت علی غسل دے

رہے تھے کہنے لگے) ذرا مجھ کو دم لینے دو' ذرا مجھ کو دم لینے دو' تم نے تو میرے دل کی رگ کاٹ ڈالی- میں دیکھتا ہوں کوئی چیز مجھ پر اتر رہی ہے-

مُوْتَنُ الْيَدِ- ہاتھ کٹا ہوا (دراصل میں یہ اَيْتَنَتِ الْمَرْاَةُ سے ماخوذ ہے- یعنی عورت نے ایسا بچہ جنا جس نے پاؤں سر سے پہلے نکالے- مشہور روایت مُوْدَنٌ ہے)-

اَمَّا تَيْمَاءُ فَعَيْنٌ جَارِيَةٌ وَاَمَّا خَيْبَرُ فَمَاءٌ وَّاتِنٌ- تیما تو ایک بہتا ہوا چشمہ ہے اور خیبر تھما ہوا پانی ہے-

بابُ الواو مع الثاء

وَثْاٌ- مار ڈالنا' موچ کر دینا (یعنی ہڈی ٹوٹے نہیں پر درد وہاں تک پہنچ جائے) کپتی مار مارنا-

وَثِئَتْ رِجْلِيْ- میرے پاؤں میں موچ آ گئی-

وَثْبٌ یا وُثُوْبٌ یا وَثَابٌ یا وَثِيْبٌ- کودنا' جلدی سے اٹھ کھڑے ہونا' بیٹھنا-

تَوْثِيْبٌ- تکیہ پر بٹھانا-

اِيْثَابٌ- کدانا-

وِثَابٌ- پلنگ' تخت' فرش' بیٹھک-

مُوَاثَبَةٌ- جلدی کرنا' فوراً کرنا-

اَتَاهُ عَامِرُ بْنُ الطُّفَيْلِ فَوَثَبَهٗ وِسَادَةً یا فَوَثَّبَ لَهٗ وِسَادَةً- آنحضرتؐ کے پاس عامر بن طفیل آئے تو آپ نے ان کو ایک تکیہ پر بٹھایا-

قَدِمَ اَخِيْ مِنْ سَفَرٍ فَوَثَبَ عَلٰى سَرِيْرِيْ- میرے بھائی سفر سے آئے تو میرے پلنگ پر بیٹھ گئے-

قَدَّمَ لِلْوَثْبَةِ يَدًا وَ اَخَّرَ لِلنُّكُوْصِ رِجْلًا- ایک ہاتھ تو حملے کے لئے آگے کیا اور ایک پاؤں لوٹ جانے کے لئے پیچھے رکھا-

وَثَبَ ابْنُ الزُّبَيْرِ- عبداللہ بن زبیرؓ خلافت کے لئے اٹھ کھڑے ہوئے-

وَوَثَبَ الْقُرَّاءُ- قاری لوگ بھی اٹھ کھڑے ہوئے (حضرت حسینؓ کا بدلہ چاہتے تھے)-

وَثَبَ- اقامت سنتے ہی جلدی سے اٹھ کھڑے ہوئے-

اَيَتَوَثَّبُ اَبُوْبَكْرٍ عَلٰى وَصِيِّ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- اگر آنحضرتؐ نے حضرت علی کی خلافت کے لئے وصیت کی ہوتی یا ان کو وصی بنایا ہوتا تو ابوبکر ان پر غالب ہو سکتے تھے (ہرگز نہیں بلکہ ابوبکرؓ ان کی ایسی اطاعت کرتے جیسے نکیل ڈالا ہوا اونٹ اطاعت کرتا ہے' جدھر لے جاؤ ادھر جاتا ہے)-

اَهْلُ بَيْتِيْ اَبَوْا عَلَيَّ اِلَّا تَوَثُّبًا وَّقَطِيْعَةً- میرے گھر والوں نے کوئی بات نہ مانی سوائے کودنے اور ناطہ توڑنے کے-

اَلْمُؤْمِنُ لَا وَثَّابٌ وَّلَا سَبَّابٌ- مسلمان نہ جلد باز ہوتا ہے نہ گالی باز-

اَلْمُتَوَثِّبُ عَلٰى هٰذَا الْاَمْرِ- اس کام پر کود آنے والا (یعنی خلافت پر)-

مِثْيَبٌ- نرم ہموار زمین اور ایک پانی تھا مدینہ میں-

وَثْرٌ- روندنا' نر کا مادہ پر بار بار جفتی کرنا' لیکن مادہ کو پیٹ نہ رہنا-

وَثَارَةٌ- نرم ہونا ہموار ہونا-

تَوْثِيْرٌ- روندنا-

اِسْتِيْثَارٌ- کثرت سے ہونا-

وِثْرٌ- وہ کپڑا جس سے دوسرے کپڑے ڈھانپتے ہیں-

نَهٰى عَنْ مِيْثَرَةِ الْاُرْجُوَانِ- سرخ رنگ کے زین پوش سے منع فرمایا (جو ریشمی ہوتا ہے)-

لَوِ اتَّخَذْتَ فِرَاشًا اَوْثَرَ مِنْهُ- کاش آپ ایک بچھونا اس سے زیادہ نرم اور عمدہ رکھتے (یہ ابن عباسؓ نے حضرت عمر سے کہا)-

مَا اَخَذْتَهَا بَيْضَاءَ غَرِيْرَةً وَّلَا نَصَفًا وَثِيْرَةً- تو نے اس کو اس وقت نہیں لیا تھا جب کہ وہ سپید رنگ بھولی بھالی جوان تھی اور نہ اس وقت لیا جب کہ ادھیڑ عمر نرم گوشت والی تھی (اب بوڑھی بانجھ ہو گئی تب لیا- یہ اقرع بن حابس نے عیینہ بن حصن سے کہا)-

وُثُوْقٌ یا ثِقَةٌ یا مَوْثِقٌ- اعتبار کرنا' بھروسا کرنا-

وَثَاقَةٌ- قوی اور مضبوط ہونا-

تَوْثِیْقٌ-مضبوط کرنا-
مُوَاثَقَةٌ-عہد کرنا-
اِیْثَاقٌ-مضبوط کرنا-
تَوَثُّقٌ-قوی ہونا-
اِسْتِیْثَاقٌ-مضبوطی لینا-
وَثِیْقٌ-مضبوط، مستحکم-

وَلَقَدْ شَهِدْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَيْلَةَ الْعَقَبَةِ حِيْنَ تَوَاثَقْنَا عَلَى الْإِسْلَامِ- میں آنحضرتؐ کے پاس لیلۃ العقبہ میں موجود تھا جب ہم نے اسلام پر قائم رہنے کا مضبوا قرار کیا-

لَنَا مِنْ ذٰلِكَ مَاسَلَّمُوْا بِالْمِيْثَاقِ وَالْاَمَانَةِ- ہم کو وہ مال ضرور ملے گا جس کو انھوں نے عہد اور ایمان داری کے ساتھ تسلیم کیا (یعنی وہ خود زکوۃ کا مال بھیج دیں گے تحصیل دار کو روانہ کرنا ضروری نہیں ہے)-

فَرَاٰى رَجُلًا مُّوْثَقًا-ایک شخص کو بندھا ہوا دیکھا-

وَاخْلَعْ وَثَائِقَ اَفْئِدَتِهِمْ- ان کے دلوں کے مضبوط اقرارات نکال دے-

فَاَثْبِتُوْهُ بِالْوَثَاقِ- جب صبح ہو تو ان کو مشکیں کس لینا (رسیوں سے باندھ لینا)-

لَمُوَثِّقُ عُمَرَ عَلَى الْإِسْلَامِ-(وہ مجھ کو تنبیہ کرتا ہے اور زجر حالانکہ میں نے عمر کا دل اسلام پر مضبوط کرایا (ان سے بھی پہلے میں اسلام لایا تھا)-

تِلْكَ الْعُرْوَةُ الْوُثْقٰى مِنَ الْحَبْلِ الْوَثِيْقِ-یہ تو مضبوط کنڈہ ہے مضبوط رسی میں (جو ٹوٹ نہیں سکتی)-

مِيْثَاقٌ-اقرار، عہد و پیمان-

كُلْ ثِقَةً بِاللّٰهِ-کھا اللہ پر بھروسا ہے (یہ فرما کر آنحضرتؐ نے ایک جذامی کو اپنے ساتھ کھلایا)-

هِيَ مِنْ مَّوَاثِيْقِ الْجِنِّ-یہ تو جنوں کے باندھنے کے بندھنوں میں سے ہے یا جنوں نے اقرار کیا ہے کہ جب یہ منتر پڑھا جائے گا تو ہم جدا ہو جائیں گے-

مَنْ مَّاتَ فِي الْبَحْرِ يُوْثَقُ فِيْ رِجْلِهٖ حَجَرٌ-جو شخص سمندر میں مر جائے اس کے پاؤں میں ایک پتھر باندھ دیں (اور سمندر میں چھوڑ دیں تا کہ لاش تر کر اوپر نہ پھرتی پھرے)-

اَخَذَ اللّٰهُ مِيْثَاقَ شِيْعَتِنَا بِالْوَلَايَةِ وَهُمْ ذَرٌّ يَوْمَ اَخَذَ الْمِيْثَاقَ عَلَى الذَّرِّ- اللہ تعالیٰ نے ہمارے گروہ سے ہماری امامت کا عہد لیا ہے جب وہ چیونٹیوں کی طرح تھے-

اِنَّ اَمْرَنَا مَسْتُوْرٌ مُّقَنَّعٌ بِالْمِيْثَاقِ فَمَنْ هَتَكَ عَلَيْنَا اَذَلَّهُ اللّٰهُ- ہماری امامت کا مقدمہ راز ہے چھپا ہوا جس کے چھپانے کے لئے اقرار لیا جاتا ہے پھر جو کوئی ہمارا معاملہ فاش کر دے اللہ تعالیٰ اس کو ذلیل کرے گا-

فَلَمْ يَبْقَ اَحَدٌ اُخِذَ مِيْثَاقُهٗ بِالْمُوَافَاةِ فِيْ ظَهْرِ رَجُلٍ وَّلَا بَطْنِ امْرَاَةٍ اِلَّا اَجَابَ بِالتَّلْبِيَةِ-کوئی آدمی جس کا اقرار لیا گیا کہ وہ حج یا عمرے کو آئے ایسا باقی نہ رہا نہ مرد کی پشت میں نہ عورت کے پیٹ میں مگر اس نے لبیک کہہ کر جواب دیا (کہتے ہیں جتنی بار اس نے لبیک کہا اتنے ہی حج اس کو نصیب ہوں گے)-

كُلُّ يَمِيْنٍ فِيْهَا كَفَّارَةٌ اِلَّا مَا كَانَ مِنْ عَهْدٍ اَوْ مِيْثَاقٍ- ہر قسم کا کفارہ ہے مگر جو عہد اور اقرار کی قسم میں سے ہو اس کا پورا کرنا ضروری ہے (اس میں کفارہ کافی نہ ہوگا- اس حدیث سے اس کی تائید ہوتی ہے وَعْدُ الْمُؤْمِنِ نَذْرٌ لَّا كَفَّارَةَ لَهٗ یعنی مسلمان کا وعدہ نذر ہے اس کا کفارہ نہیں ہے بلکہ اس کو پورا کرنا لازم ہے)-

وَيُسَمّٰى فِي الْاَرْضِ يَوْمَ الْمِيْثَاقِ الْمَاخُوْذِ- غدیر خم پر جو آنحضرتؐ نے عہد لیا تھا اس کا نام یوم میثاق ہے (شیعہ کہتے ہیں کہ اس دن آنحضرتؐ نے صحابہ سے اقرار لیا تھا کہ میرے بعد حضرت علی کو میرا خلیفہ سمجھیں گے)-

اِذَا مَاتَ الْمُؤْمِنُ وَثَّقَهٗ مَلَكُ الْمَوْتِ- جب مومن مر جاتا ہے تو موت کا فرشتہ اس کو باندھ دیتا ہے-

لَيْسَ مِنَ الْعَدْلِ الْقَضَاءُ بِالظَّنِّ- گمان پر حکم دینا انصاف نہیں ہے (جب تک پورا ثبوت نہ ہو کسی کو سزا نہیں دے سکتے- شبہ کا فائدہ ملزم کو ملے گا اس کو چھوڑ دیں گے)-

وَاثِقُ بِاللّٰهِ-مشہور عباسی خلیفہ تھا-

وَتْمٌ - توڑنا' کوٹنا' خون آلود کرنا-

وَتْمٌ - کم ہونا-

كَانَ لَايَتِمُ التَّكْبِيْرَ - تکبیر کو توڑتے نہ تھے (لنگڑی لولی نہیں کرتے تھے کہ جلدی سے کہہ جائیں پوری طرح اَللّٰهُ اَكْبَرُ کہتے تھے)-

وَالَّذِىْ اَخْرَجَ الْعَذْقَ مِنَ الْجَرِيْمَةِ وَالنَّارَ مِنَ الْوَثِيْمَةِ - قسم اس کی جس نے گٹھلی میں سے درخت نکالا اور پتھر میں سے آگ نکالی-

وَثَنٌ - بت یا جو چیز جثہ دار ہو لکڑی یا پتھر یا جواہر کی اور اس کی پرستش کریں (اس کی جمع وُثُنٌ اور اَوْثَانٌ ہے)-

شَارِبُ الْخَمْرِ كَعَابِدِ وَثَنٍ - شراب پینے والا بت پرست کی طرح ہے-

قَدِمْتُ عَلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِىْ عُنُقِىْ صَلِيْبٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَقَالَ اَلْقِ هٰذَا الْوَثَنَ عَنْكَ - (عدی بن حاتم کہتے ہیں) میں آنحضرتؐ کے پاس آیا میرے گلے میں سونے کی صلیب پڑی تھی (پہلے یہ نصرانی تھے) آپ نے فرمایا - اس بت کو نکال کر پھینک دے-

اَللّٰهُمَّ لَاتَجْعَلْ قَبْرِىْ وَثَنًا يُّعْبَدُ - یا اللہ میری قبر کو بت مت بنا دینا کہ لوگ اس کی پوجا کریں (میری قبر کو سجدہ یا اس کا طواف کریں' اس کو چومیں چاٹیں' مجھ سے مرادیں مانگیں اپنی حاجتیں طلب کریں' میری نذر اور منت مانیں)-

وَثَنِىٌّ - بت پرست-

يَاوَثَنِىَّ ابْنِ وَثَنِىٍّ - (یہ قیس بن عبادہ نے حضرت معاویہ کو جواب میں لکھا تھا یعنی) اے بت پرست بت پرست کے بیٹے-

بابُ الواو مع الجيم

وَجْأٌ - مارنا' جماع کرنا-

وَجْأٌ اور وِجَاءٌ - خصیے دبا کر یا کوٹ کر خصی کر دینا-

تَوَجُّأٌ - مارنا-

اِتِّجَاءٌ - ٹھوس ہونا-

مَوْجُوْءٌ اور وَجِيْئٌ - خصی-

فَمَنْ لَّمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَاءٌ - جو شخص بیوی پالنے کی طاقت نہ رکھتا ہو (محتاج نادار ہو) وہ روزے رکھے روزہ اس کو خصی بنا دے گا (اس کی شہوت کو کم کر دے گا- ایک روایت میں وَجًا ہے بروزن عَصًا یعنی روزہ ضعیف کر دے گا - اصل میں تو وَجًا کے معنی تکان کے ہیں)-

اِنَّهٗ ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ مَوْجُوْءَيْنِ - آنحضرتؐ نے دو خصی مینڈھوں کی قربانی کی (بعض نے مُوْجَئَيْنِ روایت کیا ہے وہ غلط ہے - بعض نے مُوَجَيَيْنَ وہی ہیں)-

فَلْيَاْخُذْ سَبْعَ تَمَرَاتٍ فَلْيَجَاْهُنَّ - سات کھجوریں لے ان کو کوٹ ڈالے (اسی سے ہے وَجِيْئَه یعنی کھجور دودھ اور گھی میں کٹی ہوئی)-

اِنَّهٗ عَادَ سَعْدًا فَوَصَفَ لَهُ الْوَجِيئَةَ - آنحضرتؐ نے سعد بن ابی وقاصؓ کی عیادت کی انھیں وجیئہ کھانے کو بتلایا-

كُنْتُ فِىْ مَنَائِخِ اَهْلِىْ فَنَزَا مِنْهَا بَعِيْرٌ فَوَجَاْتُهٗ بِحَدِيْدَةٍ - میں اپنے گھر والوں کے تھانوں میں تھا (جہاں جانور رہتے ہیں) ایک اونٹ ان میں سے بھاگ نکلا میں نے اس کو لوہے سے مارا-

مَنْ قَتَلَ نَفْسَهٗ بِحَدِيْدَةٍ فَحَدِيْدَتُهٗ فِىْ يَدِهٖ يَتَوَجَّاُ بِهَا فِىْ بَطْنِهٖ فِىْ نَارِ جَهَنَّمَ - جس شخص نے اپنے تئیں لوہے سے مارا تو وہ لوہا اس کے ہاتھ میں رہے گا اور دوزخ کی آگ میں اس کو اپنے پیٹ میں مارتا رہے گا-

فَوَجَاْتُ عُنُقَهَا - میں نے اس کی گردن پر مار لگائی-

فَوَجَاْتُ عُنُقَهٗ - میں نے اس کی گردن پاؤں سے روند ڈالی-

عَلَيْكُمْ بِالصَّوْمِ فَاِنَّهٗ وِجَاءٌ - روزہ اپنے اوپر لازم کر لو' اس سے آدمی خصی بن جاتا ہے-

وَجْبٌ یا وُجُوْبٌ - غائب ہونا' اندر گھس جانا' پھیر دینا' صرف ایک بار دن کو کھانا' گرنا' مر جانا-

وَجْبٌ اور وَجِيْبٌ اور وَجَبَانٌ - لرزنا' خفقان ہونا-

وُجُوْبٌ اور جِبَةٌ - لازم ہونا' ثابت ہونا' نافذ ہونا-

وُجُوْبَۃٌ - نامرد ہونا-

تَوْجِیْبٌ - لازم کرنا' دن کو ایک ہی بار کھلانا' رات دن میں ایک ہی بار دودھ دوہنا' ضیافت کا حق ادا کرنا لوازم مہمان داری پورے کرنا-

مُوَاجَبَۃٌ اور اِیْجَابٌ - لازم کرنا (اِیْجَابٌ اس کلمہ کو بھی کہتے ہیں جو دو معاملہ کرنے والوں میں سے ایک پہلے کہے مثلاً بِعْتُ یا اِشْتَرَیْتُ اور دوسرے کے کلمہ کو قبول کہتے ہیں-

اِسْتِیْجَابٌ - مستحق ہونا-

غُسْلُ الْجُمُعَۃِ وَاجِبٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ - جمعہ کے دن نہانا ہر مسلمان پر واجب ہے یعنی ضروری ہے بشرطیکہ کوئی عذر نہ ہو بعض نے واجب سے مستحب مراد رکھا ہے کیونکہ دوسری حدیث میں ہے جو کوئی جمعہ کے دن وضو کرے تو بہتر ہے اور اچھا ہے اہل حدیث کے نزدیک واجب اور فرض ایک ہی ہے لیکن امام ابوحنیفہؒ نے دونوں میں فرق کیا ہے)-

مَنْ فَعَلَ کَذَا وَکَذَا فَقَدْ اَوْجَبَ - جس نے ایسا ایسا کیا اس نے اپنے لئے واجب کر لیا (دوزخ یا بہشت کو)-

اِنَّ قَوْمًا اَتَوْہُ فَقَالُوْا اِنَّ صَاحِبًا لَّنَا اَوْجَبَ - کچھ لوگ آپ کے پاس آئے' کہنے لگے ہمارے ایک ساتھی نے گناہ کر کے اپنے لئے (دوزخ) واجب کر لی-

اَوْجَبَ طَلْحَۃُ - طلحہؓ نے اپنے لئے (بہشت) واجب کر لی (کافروں کے وار اپنے اوپر لئے آنحضرتؐ کو بچایا ایسی ایسی جان نثاریاں کیں کہ باید و شاید)-

اَوْجَبَ ذُو الثَّلَاثَۃِ وَالْاِثْنَیْنِ - جس شخص نے دو یا تین بچے آگے بھیجے (یعنی اس کے دو یا تین بچے گزر گئے) اس نے اپنے لئے بہشت واجب کر لی-

کَلِمَۃٌ سَمِعْتُھَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مُوْجِبَۃٌ لَّمْ اَسْاَلْہُ عَنْھَا فَقَالَ عُمَرُ اَنَا اَعْلَمُ مَا ھِیَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ - (حضرت طلحہؓ نے کہا) ایک کلمہ ہے جو بہشت کو واجب کرتا ہے مگر میں نے آنحضرتؐ سے نہیں پوچھا وہ کون سا کلمہ ہے- حضرت عمرؓ نے کہا میں اس کلمہ کو جانتا ہوں وہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ہے (اس کا کہنے والا اور دل سے اس پر یقین رکھنے والا ضرور بہشت میں جائے گا)-

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ مُوْجِبَاتِ رَحْمَتِکَ - یا اللہ میں تجھ سے یہ سوال کرتا ہوں کہ مجھ سے وہ اعمال کرا جن کی وجہ سے تیری رحمت مجھ پر واجب ہو جائے-

اَوْجَبَ اِنْ خَتَمَ - اگر دعا کا خاتمہ آمین پر ہو تو اس نے بہشت واجب کر لی یا دعا کی قبولیت واجب کر لی-

قَدْ اَوْجَبْتَ فَلَا عَلَیْکَ - تو نے بہشت واجب کر لی اب تجھ کو کوئی ضرر نہیں ہو گا-

کَانُوْا یَرَوْنَ الْمَشْیَ اِلَی الْمَسْجِدِ فِی اللَّیْلَۃِ ذَاتِ الْمَطَرِ وَالرِّیْحِ اِنَّھَا مُوْجِبَۃٌ - صحابہؓ یہ سمجھتے تھے کہ برسات اور آندھی کی رات کو مسجد میں جانا (جماعت میں شریک ہونے کے لئے) بہشت واجب کرتا ہے-

اِنَّہٗ مَرَّ بِرَجُلَیْنِ یَتَبَایَعَانِ شَاۃً فَقَالَ اَحَدُھُمَا وَاللّٰہِ لَا اَزِیْدُ عَلٰی کَذَا وَقَالَ الْاٰخَرُ وَاللّٰہِ لَا اَنْقُصُ فَقَالَ قَدْ اَوْجَبَ اَحَدُھُمَا - دو شخص کو دیکھا ایک بکری کا معاملہ کر رہے ہیں ایک نے کہا خدا کی قسم میں اس قیمت سے زیادہ نہ دوں گا- دوسرا بولا' خدا کی قسم میں اس سے کم میں نہ دوں گا تب آپ نے فرمایا ان میں سے ایک نے اپنے اوپر (گناہ اور کفارہ) واجب کر لیا (یعنی بائع یا مشتری نے ان میں سے جو کوئی اپنی قسم توڑے اور بکری بیچے یا خریدے)-

اِنَّہٗ اَوْجَبَ نَجِیْبًا - حضرت عمرؓ نے ایک عمدہ اونٹ کی ہدی اپنے اوپر واجب کر لی-

اِنَّہٗ عَادَ عَبْدَاللّٰہِ بْنَ ثَابِتٍ فَوَجَدَہٗ قَدْ غُلِبَ فَصَاحَ النِّسَاءُ وَبَکَیْنَ فَجَعَلَ ابْنُ عَتِیْکٍ یُسَکِّتُھُنَّ فَقَالَ دَعْھُنَّ فَاِذَا وَجَبَ فَلَا تَبْکِیَنَّ بَاکِیَۃٌ قَالُوْا مَا الْوُجُوْبُ قَالَ اِذَا مَاتَ - آنحضرتؐ نے عبداللہ بن ثابت کی عیادت کی (ان کے پوچھنے کو تشریف لے گئے) دیکھا تو ان کی حالت غیر ہے (مرنے کے قریب ہیں) عورتوں نے یہ حال دیکھ کر چیخ ماری رونے لگیں' ابن عتیک ان کو خاموش کرنے لگے- آپ نے فرمایا رونے دے واجب ہو جائے اس وقت کوئی رونے والی نہ روئے- صحابہ نے عرض کیا واجب ہو جائے اس کا کیا مطلب؟ فرمایا جب مر

جائے۔

فَاِذَا وَجَبَ وَنَصَبَ عُمْرُہٗ۔ جب وہ مرجاکے اس کی عمر تمام ہوجائے۔

فَلَمَّا وَجَبَتْ جُنُوْبُھَا۔ جب اونٹ نحر ہوکر زمین پر گر جائیں۔ (کیونکہ اونٹوں کو کھڑا کرکے نحر کیا جاتا ہے)۔

سَمِعْتُ لَھَا وَجْبَۃَ قَلْبِہٖ۔ میں نے اس کے دل کا پھڑکنا سنا۔

اِنَّا نُحَذِّرُكَ يَوْمًا تَجِبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ۔ ہم تجھ کو اس دن سے ڈراتے ہیں جس دن دل بے قرار ہوں گے۔

لَوْلَا اَصْوَاتُ السَّافِرَةِ لَسَمِعْتُمْ وَجْبَةَ الشَّمْسِ۔ اگر رومیوں کی آوازیں نہ ہوتیں تو تم غروب کے وقت سورج کے گرنے کی آواز سنتے۔

فَاِذَا بِوَجْبَةٍ۔ یکا یک کسی چیز کے گرنے کی آواز آئی۔

سَمِعَ وَجْبَةً۔ ایک گرنے کی آواز سنی (تو فرمایا یہ ایک پتھر کی آواز ہے جو دوزخ کے نیچے گرا۔

كُنْتُ اٰكُلُ الْوَجْبَةَ وَاَنْجُو الْوَقْعَةَ۔ میں دن رات میں ایک ہی بار کھاتا اور رات دن میں ایک ہی بار پاخانہ پھرتا۔

يُطْعِمُ عَشَرَةَ مَسٰكِيْنَ وَجْبَةً وَّاحِدَةً۔ قسم کے کفارہ میں دس مسکینوں کو ایک ہی وقت کھلائے۔

مَنْ اَجَابَ وَجْبَةَ خِتَانٍ غُفِرَ لَهٗ۔ جو شخص ختنہ کی دعوت قبول کرے اس کی مغفرت ہوگی۔

اِذَا كَانَ الْبَيْعُ عَنْ خِيَارٍ فَقَدْ وَجَبَ۔ اگر بیع میں عقد کے بعد ایک دوسرے سے کہے دیکھو بیع کو نافذ کرتے ہو یا اختیار کا حق باقی رکھتے ہو اور وہ کہے کہ میں بیع کو نافذ کرتا ہوں تو اب بیع لازم ہوگئی گو بائع اور مشتری جدا نہ ہوں (کیونکہ اس نے اختیار کا حق خود کھو دیا)۔

فَلَمَّا اسْتَوْجَبْتُهٗ۔ جب میں اس کا مستحق ہوگیا (میری ملک میں آگیا)۔

حِيْنَ اَوْجَبَ۔ جب حج کرنا اپنے اوپر واجب کرلیا۔

وَجَبَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ۔ اب تو اس کا شہید ہونا ضروری ہوگیا (جب آپ نے یوں فرمایا۔ خدا اس پر رحم کرے آنحضرتؐ جس کے حق میں ''رحمۃ اللہ'' فرماتے وہ ضرور شہید ہوتا)۔

مَا الْمُوْجِبَتَانِ۔ دو واجب کرنے والی کون سی چیزیں ہیں (ایک بہشت کو واجب کرتی ہے ایک دوزخ کو)۔

قَدْ اَوْجَبُوْا۔ (وہ جو سمندر میں سوار ہوکر جہاد کے لئے جاتے ہیں) انھوں نے اپنے لئے مغفرت واجب کرلی۔ (اس لشکر میں یزید بھی شریک تھے)۔

اَوْجَبَهَا۔ اس نے واجب کرلیا یعنی وعدہ کرلیا۔

اَلْجِهَادُ وَاجِبٌ مَّعَ كُلِّ اَمِيْرٍ وَالصَّلٰوةُ وَاجِبٌ خَلْفَ كُلِّ وَّعَلٰى كُلِّ مُسْلِمٍ۔ ہر امیر اور سردار کے ساتھ ہو کر جہاد کرنا واجب ہے۔ جو مسلمان ہو گو فاسق فاجر ہو) اسی طرح ہر مسلمان کے پیچھے نماز پڑھ لینا واجب ہے اسی طرح ہر مسلمان پر جنازے کی نماز پڑھنا واجب ہے۔

مَتٰى يَسْتَوْجِبُ الْقَضَاءَ۔ وہ قاضی بننے کے کب لائق ہوتا ہے۔

وَاَمَّا وُجُوْبُهٗ لِنَبِيِّنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔ لیکن رویت الٰہی کا ثبوت ہمارے پیغمبرؐ کے لئے۔

اِذَا سَجَدَ فَوَاجَبَ الْفِتْيَانُ فَيَضَعُوْنَ عَلٰى ظَهْرِهٖ شَيْئًا وَيَذْهَبُ اَحَدُهُمْ اِلَى الْكَلَاءِ وَيَجِيْءُ وَهُوَ سَاجِدٌ۔ وہ جب سجدہ کرتے تو جوان چھوکرے یہ شرط لگاتے ان کی پیٹھ پر کچھ رکھ کر کلا کو چلے جاتے (کلا بصرے کا وہ مقام جہاں کشتیاں باندھتے ہیں) پھر لوٹ کر آتے تو وہ سجدے ہی میں ہوتے (اتنا لمبا سجدہ کرتے حالانکہ کلا بصرے سے دور ہے)۔

اِذَا افْتَرَقَ الْبَيِّعَانِ وَجَبَ الْبَيْعُ۔ جب بائع اور مشتری جدا ہو جائیں (اس مجلس سے جہاں بیع کا عقد ہوا ہے) تو بیع لازم ہوگئی (اب کسی کو فسخ کا اختیار نہ رہا) البتہ اگر اختیار کی شرط لگائیں (کہ ایک دن یا دو دن تک بیع فسخ کر سکتے ہیں) تو اختیار رہے گا۔

وَقْتُ الْمَغْرِبِ حِيْنَ تَجِبُ الشَّمْسُ۔ مغرب کا وقت سورج ڈوبنے پر ہے۔

سَمِعَ وَجْبَةً فَاِذَا هُوَ جِبْرِيْلُ۔ ایک دھاکے کی آواز

سی' دیکھا تو حضرت جبرئیلؑ ہیں-

یَاعَلِیُّ مَنْ لَّمْ یُوْجِبْ لَكَ فَلَا تَوَجَّبْ لَهٗ وَلَا کَرَامَةَ-علی جو کوئی تمہاری تعظیم نہ کرے اس کی کوئی تعظیم نہیں ہے نہ عزت-

عَلَیْکُمْ بِالْمُوْجِبَتَیْنِ فِیْ دُبُرِ کُلِّ صَلٰوةٍ-تم کو چاہئے ہر نماز کے بعد دو کلمے بہشت کو واجب کرنے والے کہا کرو' (پھر ان کو بیان فرمایا: نَسْأَلُ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ)-

وَلَا تُکْتَبُ عَلَیْهِ السَّیِّئَاتُ اِلَّا اَنْ یَّاْتِیَ بِمُوْجِبَةٍ-حاجی کی برائیاں نہیں لکھی جاتیں' مگر جب ایسا گناہ کرے جس سے دوزخ واجب ہو جاتی ہے-

اَلسَّاعِیْ بَیْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ تَشْفَعُ لَهُ الْمَلَائِکَةُ بِالْاِیْجَابِ-صفا اور مروہ کے درمیان دوڑنے والا' فرشتے اس کی عبادت قبول ہونے کی سفارش کرتے ہیں-

عَسٰی فِی الْقُرْاٰنِ مُوْجِبَةٌ-قرآن میں واجب کرنے والی کوئی ہے-

وَجٌّ- جلدی کرنا اور ایک وادی ہے طائف میں اور ایک دوا ہے-

وُجُجٌ-شتر مرغ-

صَیْدُوَجٍّ عِضَاهُهٗ حَرَامٌ مُّحَرَّمٌ- وج میں شکار کرنا وہاں کے کانٹے دار درخت کاٹنا حرام ہے (وج طائف میں ہے وہاں شکار حرام اس وجہ سے نہیں ہے کہ وہ حرام کی سرزمین ہے بلکہ آنحضرتؐ نے اس مقام کو محفوظ کیا تھا-اس وجہ سے بعض نے کہا یہ ممانعت آنحضرتؐ کے زمانے میں تھی پھر منسوخ ہو گئی)-

اِنَّ وَجًّا مُّقَدَّسٌ مِّنْهُ عَرَجَ الرَّبُّ اِلَی السَّمَاءِ-وج ایک مقدس مقام ہے-وہیں سے زمین بنانے کے بعد پروردگار آسمان کی طرف چڑھ گیا تھا-

وَجْحٌ-غار-

تَوْجِیْحٌ اور اِیْجَاحٌ-ظاہر ہونا' نمودار ہونا' پیشاب زور کا لگنا' لاچار کرنا-

وِجَاحٌ-پردہ-

وَجَاحٌ-چکنا صاف پتھر-

وَجِیْحٌ-موٹا مضبوط کپڑا-

اِنَّهٗ صَلّٰی صَلٰوةَ الصُّبْحِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْکُمْ فَلَا یُصَلِّیَنَّ وَهُوَ مُوْجَحٌ یا فَلَا یُصَلِّ مُوْجَحًا قِیْلَ وَمَا الْمُوْجَحُ قَالَ الْمُرْهَقُ مِنْ خَلَاءٍ اَوْ بَوْلٍ-حضرت عمرؓ نے صبح کی نماز پڑھائی جب سلام پھیرا تو کہنے لگے-تم میں سے کوئی ہو سکے تو اس وقت نماز نہ پڑھے جب وہ موجح ہو- لوگوں نے کہا- موجح کیا؟ فرمایا جس کو پاخانہ یا پیشاب زور کا لگا ہو-بعض نے مُوْحَجٌ بہ تقدیم حا بر جیم پڑھا ہے- اگر یہ روایت صحیح ہو تو شاید مُوْحَجٌ ایک دوسرا لغت اس معنی میں ہوگا مگر لغت سے تو اس روایت کی تائید نہیں ہوتی)-

وَجْدٌ یا جِدَةٌ یا وُجْدٌ یا وِجْدٌ یا وِجْدَانٌ یا اِجْدَانٌ- پانا' پہنچنا' گم ہونے کے بعد حاصل کرنا' جاننا' بے پرواہ ہونا-

اِیْجَادٌ- ہست کرنا' بے پرواہ کرنا' زبردستی کرنا' لاچار کرنا' زوردار کرنا-

وَجْدٌ-شوق اور محبت اور خوشی-

تَوَاجُدٌ- کے بھی یہی معنی ہیں-

تَوَجُّدٌ-شکایت کرنا' رنجیدہ ہونا' محبت رکھنا-

وَاجِدُ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے- یعنی بے پرواہ مستغنی جو کبھی محتاج نہ ہوگا-

لَیُّ الْوَاجِدِ یُحِلُّ عُقُوْبَتَهٗ وَعِرْضَهٗ-جس شخص کو قرض ادا کرنے کا مقدور ہو لیکن ٹال مٹول کرے' تو اس کو سزا دینا' بے عزت کرنا (قید کرنا اور اس کی جائداد ضبط کرنا قرقی) درست ہے-

اِنِّیْ سَائِلُكَ فَلَا تَجِدْ عَلَیَّ- میں آپ سے کچھ سوالات کرنا چاہتا ہوں آپ مجھ پر غصہ نہ ہوں (عرب لوگ کہتے ہیں وَجَدَ عَلَیْهِ وَجْدًا وَّ مَوْجِدَةً وَّجِدَةً وَّ وِجْدَانًا-اس پر غصہ ہوا)-

لَمْ یَجِدِ الصَّائِمُ عَلَی الْمُفْطِرِ- روزہ دار نے بے روزہ پر غصہ نہیں کیا-

اَیُّهَا النَّاشِدُ غَیْرُكَ الْوَاجِدُ-ارے (مسجد میں چلا کر)

گمی ہوئی چیز ڈھونڈھنے والے' وہ چیز تجھ کو نہ ملے گی دوسرے کو ملے گی (یہ بددعا ہے مسجد میں چلانے والے پر- جیسے کتاب ''ن'' میں گزر چکا باب نَشد میں)-

لَايَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا- زکوٰۃ دینے والا کوئی ایسا شخص نہ پائے گا جو زکوٰۃ لینا قبول کرے (کیونکہ دنیا کی آبادی بہت کم رہ جائے گی- اموال کی کثرت ہوگی- یہ یاجوج ماجوج کی ہلاکت کے بعد قیامت کے قریب زمانہ کا بیان ہے- اب ایسی صورت میں زکوٰۃ کی فرضیت ساقط ہو جائے گی یا نہیں؟ اس میں دو قول ہیں)-

تَجِدُوْنَهٗ فِيْ صُدُوْرِكُمْ- تم اپنے دلوں میں اس کو پاتے ہو-

اِنَّهٗ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلٰوةِ- اس کو نماز میں معلوم ہوتا ہے (جیسے باؤ سری' ریح' حدیث ہوا)-

اِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ اٰنِيَتِهِمْ فَلَا تَاْكُلُوْا فِيْهَا- اگر تم کافروں کے برتنوں کے سوا دوسرے برتن پاؤ تب تو ان کے برتنوں میں نہ کھاؤ نہ پکاؤ (ورنہ دھو کر ان کو پاک صاف کرلو)-

وَاللّٰهِ مَا بَطْنُهَا بِوَالِدٍ وَّلَا زَوْجُهَا بِوَاجِدٍ- خدا کی قسم نہ اس کو پیٹ رہے گا (بچہ جنے گی) نہ اس کا خاوند اس سے الفت کرے گا-

فَمَنْ وَجَدَ مِنْكُمْ بِمَالِهٖ شَيْئًا فَلْيَبِعْهُ- جو شخص اپنے کسی مال سے سخت محبت رکھتا ہو تو اس کو بیچ ڈالے- (تاکہ دنیا کی الفت میں غرق ہو کر خدا سے غافل نہ ہو جائے)-

مِنْ شِدَّةِ وَجْدِ اُمِّهٖ- اس کی ماں کے سخت رنجیدہ ہونے کے خیال سے (کیونکہ بچہ روئے گا تو ماں کا دل بے قرار ہو جائے گا- ایک روایت میں شِدَّةِ مَوْجِدَةِ اُمِّهٖ ہے معنی وہی ہیں)-

وَجَدْتُ فِيْ كِتَابِيْ- جو میں نے اپنی کتاب میں پائی-

مَاتَجِدُوْنَ فِيْ كِتَابِكُمْ- تم اپنی کتاب تورات میں زنا کی کیا سزا پاتے ہو؟ (آنحضرتؐ کو تورات کی سزا کا علم تھا- مگر یہ ان سے اس لئے پوچھا کہ ان کو الزام ہو اپنی زبان سے خود قائل ہوں)-

فَلَمْ اَجِدْهَا اِلَّا مَعَ خُزَيْمَةَ- میں نے یہ آیت کسی کے پاس لکھی ہوئی نہیں پائی سوائے خزیمہ بن ثابتؓ کے (اگرچہ یاد اوروں کو بھی تھی تو قرآن کے تواتر میں کوئی خلل نہیں ہوا- علاوہ اس کے صحابہ نے قرآن کی جو آیت آنحضرتؐ سے سنی' اس کا یقین متواتر کی طرح ہے اور یہ آیت صرف حضرت خزیمہ سے ہی نہیں سنی تھی بلکہ آنحضرتؐ سے سنی تھی- جب حضرت خزیمہ کے پاس لکھی ہوئی پائی تو فوراً یاد آ گئی- بعض حالتوں میں خبر واحد سے بھی یقین آ جاتا ہے جب اس کی تصدیق کے قرائن موجود ہوں)-

اِنْ لَّمْ تَجِدِيْنِيْ فَأْتِيْ اَبَابَكْرٍ- اگر تو مجھ کو دوبارہ یہاں آنے پر نہ پائے تو حضرت ابوبکرؓ کے پاس آنا (اس حدیث میں حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت کے لئے صاف دلیل ہے)-

كَاَنَّهُمْ وَجَدُوْا- وہ رنجیدہ ہوئے-

كُنْتُ اَوْجَدَ عَلَيْهِ مِنِّيْ عَلٰى عُثْمَانَ- میں ابوبکرؓ پر اس سے بھی زیادہ رنجیدہ ہوا جتنا رنجیدہ عثمانؓ پر ہوا تھا-

وَكَانَ الرَّجُلُ وَجَدَ فِيْ نَفْسِهٖ- اس شخص کو برا معلوم ہوا (جب انھوں نے جواب میں کہا وَعَلٰى اُمِّكَ اس کی ماں کا ذکر کیا)-

وَجَدْتَ عَلَيَّ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ- کیا آپ کو مجھ پر غصہ آیا یا رسول اللہ ﷺ-

اَخَافُ اَنْ تَجِدَ عَلَيَّ- مجھ کو ڈر ہے کہیں آپ مجھ پر غصہ نہ ہوں-

اِنِّيْ اَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا- میں اپنے دل میں کچھ پاتا ہوں (اپنے تئیں امامت کے لائق نہیں سمجھتا- یا قلت علم کی وجہ سے یا اس خیال سے کہ مجھ میں غرور پیدا ہو جائے گا)-

فَاَجِدُ فِيْ نَفْسِيْ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ- میں اس کام کی وجہ سے اپنے دل میں کچھ پاتا ہوں (کہ مجھ کو یہ کام فائدہ دے گا یا نقصان)-

اَلَاهَلْ وَجَدُوْا مَا فَقَدُوْا- (ایک برس تک قبر پہ بیٹھے رہنے کے بعد جب یعنی امام حسن بن حسن کی بیوی وہاں سے چلیں تو ہاتف کی آواز سنی) کیا ان لوگوں نے جس کو کھویا تھا اس کو پا لیا-

فَمَنْ وَجَدَ شَيْئًا مِّنْ ذٰلِكَ فَلْيَقُلْ اٰمَنْتُ - جو شخص اس قسم کا کوئی وسوسہ دل میں پائے تو اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ کہے۔

وُجْدٌ - مقدرت، مقدور۔

فَرَضَ اللّٰهُ الْحَجَّ عَلٰى اَهْلِ الْجِدَةِ - اللہ تعالیٰ نے حج انہی لوگوں پر فرض کیا ہے جو مقدور والے ہیں (آنے جانے کا اور بال بچوں کا خرچہ رکھتے ہیں - محتاج آدمی پر حج فرض نہیں ہے)۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ اَوْجَدَنِيْ بَعْدَ ضَعْفٍ - شکر اس خدا کا جس نے مجھ کو ناتوانی کے بعد طاقت دی۔

كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ كَيْفَ يَكُوْنُ حَالُ مَنْ يَّفْنٰى بِبَقَائِهٖ وَيَسْقَمُ بِصِحَّتِهٖ وَ يُؤْتٰى مِنْ مَّاْمَنِهٖ - کسی نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپ اپنے تئیں کیسا پاتے ہیں (یعنی خوش و خرم ہیں یا نہیں) آپ نے فرمایا جس شخص کی بقا فنا کی موجب ہو اور اس کی صحت بیماری کی اور جہاں وہ امن سمجھتا ہے وہیں سے اس پر آفت آتی ہو تو اس کا حال کیسا ہوگا (اس کو کیا خاک خوشی ہوگی - مطلب یہ ہے کہ دنیا میں رہنا ایک دن وہاں سے جانے کا سبب ہے - زندگی موت کا مستلزم ہے، تندرستی بیماری لائے گی - دنیا امن کی جگہ خیال کرتا ہے وہیں سے اس پر آفت آئے گی)۔

كَيْفَ تَجِدُكَ قَالَ كَيْفَ حَالُ مَنْ يَّدُوْرُ الزَّمَانُ وَفْقَ مَا يُرِيْدُهٗ - (ایک بزرگ شخص سے پوچھا) آپ اپنا حال کیسا پاتے ہیں - انھوں نے کہا اس شخص کا کیا حال ہوگا جس کی خواہش کے مطابق زمانہ دورہ کرتا رہے (وہ کیسا خوش و خرم ہوگا یہ مقام رضا کا ہے اور حضرت علیؓ نے جو فرمایا وہ خوف کا مقام تھا - اللہ تعالیٰ نے اولیاء اللہ کو دو قسم پر رکھا ہے - ایک تو وہ جن پر خوف غالب ہوتا ہے - وہ دبلے سوکھے زرد رنگ مدقوق کی سی شکل - دوسرے وہ جو مقام رضا تک پہنچ جاتے ہیں ان کی مراد وہی ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی مراد ہو - اس کی محبت میں ایسا غرق ہو جاتے ہیں کہ ان کے دل میں علیحدہ کوئی تمنا ہی نہیں رہتی جو اللہ تعالیٰ کرتا جاتا ہے وہی ان کی مراد اور تمنا ہوتی ہے - وہ ہمیشہ خوش و خرم اور موٹے تازے دناب بنے رہتے ہیں)۔

لَوْلَا اَنْ يَّجِدَ الْمُؤْمِنُ فِيْ قَلْبِهٖ لَعَصَبْتُ الْكَافِرَ بِعِصَابَةٍ مِّنْ حَدِيْدٍ لَا يَصْدَعُ رَاْسُهٗ اَبَدًا - اگر مومن کو اس سے رنج نہ ہوتا تو میں کافر کے سر پر لوہے کی ایک پٹی باندھ دیتا جس کے باعث اس کا سر بھی کبھی نہ دکھتا (یعنی کافر کو دنیا میں درد سر تک کی بھی بیماری نہ آتی اور ساری عمر عیش و عشرت اور تندرستی اور صحت میں گزارتا)۔

اِنْجَحَرَ عَنِّيْ اِنْجِحَارَ الضَّبُعِ فِيْ وِجَادِهَا - اس طرح میرے پاس سے بھاگ گیا اور چھپ گیا جیسے بجو بھاگ کر اپنے گھر میں چھپ جاتا ہے۔

وِجْدَان - قوت باطنیہ (کانشنس)۔

وَجْرٌ - منہ میں دوا ڈالنا - ایسی باتیں سنانا جو دوسرے کو ناگوار ہوں۔

اِنْجَارٌ - منہ میں ڈالنا، برچھا منہ یا سینہ پر مارنا۔

اِتِّجَارٌ - وجور سے علاج کرنا (وجور وہ دوا جو منہ میں ڈالی جائے)۔

وَجَار اور وِجَار - بجو کا سوراخ۔

لَوْ كُنْتُ فِيْ وِجَارِ الضَّبِّ - اگر میں گوہ (سوسمار) کے سوراخ میں ہوتا (جو بہت گہرا ہوتا ہے وہاں تک رسائی مشکل سے ہوتی ہے)۔

جِئْتُكَ فِيْ مِثْلِ وِجَارِ الضَّبُعِ - میں تیرے پاس بجو کے سوراخ کی طرح آیا (یہ غلطی ہے راوی کی - صحیح یوں ہے مِثْلِ جَارِّ الضَّبُعِ - اس شخص کی طرح جو بجو کو اس کے سوراخ سے کھینچ لاتا ہے)۔

شَجَرُوْا فَاهُ ثُمَّ اَوْجَرُوْا فِيْهَا - اس کا منہ کھولا اور زبردستی اس میں کھانا ڈال دیا - (جیسے دوا ڈالتے ہیں)۔

وُجُوْرُ الصَّبِيِّ اللَّبَنَ بِمَنْزِلَةِ الرَّضَاعِ - بچہ کے منہ میں دودھ ڈالنا اس کو دودھ پلانے کی طرح ہے (یعنی اس سے رضاعت کی حرمت ثابت ہو جائے گی۔

اِذَا وَاجَرَ نَفْسَهٗ عَلٰى شَيْءٍ مَّعْرُوْفٍ اَخَذَ حَقَّهٗ - جب کوئی معاملہ کرے دستور کے موافق تو جتنا اپنا حق ہوا اتنا ہی لے (زیادہ نہ لے)۔

وَجْزٌ یا وَجَازَةٌ یا وُجُوْزٌ - مختصر ہونا۔

وَجِیْز -مختصر-
اِیْجَازٌ -مختصر کرنا' کم کرنا' جلدی کرنا-
تَوَجُّزٌ -نقد دینا' ڈھونڈھنا-
مُوْجَز -مختصر-
اِذَا قُلْتَ فَاَوْجِزْ - جب تو بات کرے تو مختصر کر (بے فائدہ طول کلامی مت کر)-
وَجْسٌ - ڈر جانا' سہم جانا' ایک بیوی سے صحبت کرنا' اس طرح کہ دوسری بیوی اس کی آہٹ سن رہی ہو-
اِیْجَاسٌ -محسوس کرنا' پانا' دل میں رکھنا-
تَوَجُّسٌ - کے بھی وہی معنی ہیں اور کان لگانا' ٹوہ پانا پھر ادھر کان لگانا' تھوڑا تھوڑا کھانا یا پانی چکھنا-
دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ فِیْ جَانِبِهَا وَجْسًا فَقِیْلَ هٰذَا بِلَالٌ - میں بہشت میں گیا- میں نے اس کے ایک جانب کچھ گنگناہٹ پائی تب مجھ سے کہا گیا یہ بلال ہیں (حالانکہ بلال اس زمانے میں دنیا میں موجود تھے- مگر آنحضرتؐ نے ان کو بہشت میں بھی دیکھا)-
نَهٰی عَنِ الْوَجْسِ - آنحضرتؐ نے وجس سے منع فرمایا- (وہ یہ ہے کہ آدمی ایک بیوی یا لونڈی سے صحبت کرے اور دوسری بیوی یا لونڈی ان دونوں کی آہٹ پا رہی ہو' پردے کی آڑ سے یا دیکھ رہی ہو)-
وَقَدْ سُئِلَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ كَانُوْا يَكْرَهُوْنَ الْوَجْسَ - امام حسن بصریؒ سے پوچھا گیا' وجس کیسا ہے؟ انھوں نے کہا- صحابہ اس کو برا سمجھتے تھے (کیونکہ اوّل تو یہ شرم و حیا کے خلاف ہے دوسرے ایک بیوی یا لونڈی کو رنج دیتا ہے (کہ مجھ کو چھوڑ کر سوکن کی طرف متوجہ ہے)-
وَجْعٌ -بیمار ہونا' دردمند ہونا-
اِنْجَاعٌ -رنج دینا-
تَوَجُّعٌ -رنج پانا' شکایت کرنا' مرثیہ بنانا-
وَجْعٌ -درد والم' بیماری (اس کی جمع اَوْجَاعٌ ہے)-
لَا تَحِلُّ الْمَسْئَلَةُ اِلَّا لِذِیْ دَمٍ مُّوْجِعٍ -سوال درست نہیں مگر اس شخص کے لئے جو دوسرے کی جان بچانے کے لئے دیت کا ضامن ہوا ہو (اگر دیت ادا نہ ہو تو جس کا ضامن ہوا ہے وہ قتل کیا جائے گا) اس کا قتل ہونا اس کو دردمند کرے گا-
مُرِیْ بَنِیْكِ يُقَلِّمُوْا اَظْفَارَهُمْ اَنْ يُّوْجِعُوا الضُّرُوْعَ - اپنے بیٹوں کو حکم کر اپنے ناخن کتر ڈالیں تاکہ جانوروں کے تھنوں کو تکلیف نہ ہو-
وَجِعَ اَبُوْ مُوْسٰی -ابوموسیٰ بیمار ہوئے-
وَجْفٌ یا وَجِیْفٌ یا وُجُوْفٌ -مضطرب ہونا' دوڑنا-
اِسْتِیْجَافٌ -لے جانا-
وَاجِفٌ -مضطرب-
اِیْجَافٌ -دوڑانا' چلانا-
لَمْ يُوْجِفُوْا عَلَيْهِ بَخَيْلٍ وَّلَا رِكَابٍ - نہ ان پر گھوڑے دوڑائے نہ اونٹ-
لَيْسَ الْبِرُّ بِالْاِيْجَافِ -گھوڑے دوڑانا کچھ نیکی نہیں ہے-
وَ اَوْجَفَ الذِّكْرَ بِلِسَانِهٖ -زبان سے جلدی جلدی ذکر کیا-
اَهْوَنُ سَيْرِهَا فِيْهِ الْوَجِيْفُ -سب سے کم چال اس کی وجیف تھی (وجیف ایک قسم کی تیز چال ہے)-
اُتْرُكِ الْوَجِيْفَ الَّذِیْ يَصْنَعُهُ النَّاسُ - وجیف چھوڑ دے جس کو لوگ کیا کرتے ہیں (یعنی بہت دوڑانا جانور کو جاہلیت کے زمانے میں عرفات سے جب لوٹتے تو گھوڑوں کو بہت تیز دوڑاتے)-
وَاجِفَةٌ -بہت مضطرب-
اَوْجَفَ -بند کرلیا (صحیح اَجَافَ ہے کیونکہ ایجاف کے معنی تو دوڑانا ہیں)-
وَجْلٌ یا وَجَلٌ یا مَوْجَلٌ -ڈرنا-
اِیْجَالٌ -ڈرانا-
مُوَاجَلَةٌ -ڈرنے میں مقابلہ کرنا-
وَعَظَنَا مَوْعِظَةً وَّجِلَتْ مِنْهَا الْقُلُوْبُ - آنحضرتؐ نے ہم کو ایسا وعظ سنایا جس سے دل دہل گئے (سہم گئے ڈر گئے)-
وَجْمٌ یا وُجُوْمٌ -چپ رہنا-

مَالِیْ اَرَاكَ وَاجِمًا - کیا سبب ہے میں تم کو خاموش پاتا ہوں (جیسے کوئی رنج وتردد میں ہوتا ہے- یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے طلحہؓ سے کہا)-

فَوَجَمْتُ وَلَمْ اَدْرِمَا اَقُوْلُ - میں خاموش ہوگیا میرے ذہن میں نہ آیا کیا کہوں-

وَلَا تُقَلِّبْنَا وَاجِمِیْنَ - ہم کو خاموش مت لوٹا (رنج وغم کے ساتھ بلکہ ہماری التجا قبول کر پانی برسا کہ ہم خوشی خوشی گھروں کو لوٹیں)-

وَجْنٌ - پھینکنا' ماردینا' کوٹنا-

تَوَجُّنٌ - عاجزی کرنا' ذلت ظاہر کرنا-

وَجْنَاءُ - تیز اور مضبوط زوردار اونٹنی-

وَجْنَةٌ یا وَجَنَةٌ - رخسارے کا جو حصہ اٹھا ہوا ہے-

تَرْفَعُنِیْ وَجْنًا وَّتَهْوِیْ بِیْ وَجَنٌ - ایک سخت زمین مجھ کو اونچا کرتی تھی دوسری نیچا کرتی تھی (یعنی چڑھاؤ اتار تھے)-

وَجْنَاءُ فِیْ حُرَّتَیْهَا لِلْبَصِیْرِبِهَا - بڑی آنکھ والی اونٹنی جس کے منہ کے دونوں کناروں میں دیکھنے والے کو-

غَلْبَاءُ وَجْنَاءُ عُلْكُوْمٌ مُّذَكَّرَةٌ - بڑی گردن والی بڑی آنکھ والی سخت جسم والی نر کی طرح اعضاء والی-

وَاُدُ الذِّعْلِبِ الْوَجْنَاءِ - تیز رو کشادہ آنکھ والی اونٹنی کے چلنے کی آواز-

اِنَّهٗ كَانَ نَاتِیَ الْوَجْنَةِ - وہ بلند رخسار تھے-

وَجْهٌ - منہ پر مارنا' رودار ہونا' وجیہ ہونا-

تَوْجِیْهٌ - روانہ کرنا' بھیجنا' جانا' عزت دینا-

مُوَاجَهَةٌ اور وِجَاهٌ - منہ کے سامنے منہ کرنا-

اِیْجَاهٌ - وجیہ پانا-

تَوَجُّهٌ - متوجہ ہونا' قصد کرنا' سامنے آنا' شکست پانا' بوڑھا ہونا-

تَوَاجُهٌ - مقابل ہونا-

وَجَاهَةٌ - قدر اور شرافت اور بزرگی-

اِنَّهٗ ذَكَرَ فِتَنًا كَوُجُوْهِ الْبَقَرِ - آنحضرتؐ نے ایسے فتنوں کا ذکر کیا ہوگا- جو گایوں کے منہ کی طرح ہوں گے (یعنی ایک فتنہ دوسرے فتنہ کے مشابہ ہوگا جیسے ایک گائے کا منہ دوسری گائے کے منہ سے ملتا ہے- زمخشری نے کہا میرے نزدیک مطلب یہ ہے کہ لوگوں کو سینگ ماریں گے- یعنی ان پر آفتیں لائیں گے- جیسے کہتے ہیں نَوَاطِحُ الدَّهْرِ زمانے کی آفتیں)-

كَانَتْ وُجُوْهُ بُيُوْتِ اَصْحَابِهٖ شَارِعَةً فِي الْمَسْجِدِ - آنحضرتؐ کے اصحاب کے گھروں کے دروازے مسجد کی طرف تھے (تاکہ مسجد میں آسانی سے جاسکیں)-

يُصَلِّيْ فِيْ وَجْهِ الْكَعْبَةِ - آنحضرتؐ کعبہ کے دروازہ کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے تھے یا کعبہ کی سمت پر-

وَجِّهُوْا هٰذِهِ الْبُيُوْتَ عَنِ الْمَسْجِدِ فَاِنِّيْ لَا اُحِلُّ الْمَسْجِدَ لِحَائِضٍ وَّلَا جُنُبٍ - ان گھروں کے دروازے مسجد کی طرف سے پھیر کر دوسری طرف کردو (بعض گھروں کے دروازے ایسے تھے کہ لوگ مسجد میں سے ہو کر باہر جاتے) کیونکہ میں حائضہ عورت اور جنب کے لئے مسجد میں آنا روا نہیں رکھتا-

لَتُسَوُّنَّ صُفُوْفَكُمْ اَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللّٰهُ بَيْنَ وُجُوْهِكُمْ - اپنی صفیں نماز میں برابر رکھا کرو (قدم سے قدم ملا کر مونڈھے سے مونڈھا ملا کر) ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے دلوں میں مخالفت ڈال دے گا (اتفاق جاتا رہے گا)-

وُجِّهَتْ لِیْ اَرْضٌ - ایک زمین کی طرف مجھ کو منہ کرنے کا حکم دیا گیا-

اَيْنَ تُوَجِّهُ - تم کدھر منہ کرو گے (نماز میں)-

فَاَيْنَ كُنْتَ تَوَجَّهُ یا تُوَجِّهُ - آپ کدھر منہ کرتے تھے-

وَجَّهَه هٰهُنَا - ادھر منہ کیا-

خَرَجَ وَجَّهَ هٰهُنَا فَخَرَجْتُ - آپ نکلے ادھر منہ کیا میں بھی نکلا ادھر منہ کیا ادھر ہی چلا)-

لَاتَفْقَهُ حَتّٰى تَرَى لِلْقُرْاٰنِ وُجُوْهًا - تو اس وقت تک فقیہ نہیں ہوسکتا جب تک قرآن کے متعدد اور مختلف مطالب نہ سمجھے (پھر ہر ایک مطلب کو اختیار کرنے سے ڈرے ایسا نہ ہو وہ اللہ کی مراد نہ ہو)-

لَايُحِبُّنَا الْاَحْدَبُ الْمُوَجَّهُ - وہ شخص آگے اور پیچھے دونوں طرف سے کبڑا ہو وہ ہمارا دوست نہیں ہوسکتا-

قَدْ وَجَّهْتِ سَدَافَتَهٗ- (حضرت بی بی ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا جب وہ بصرہ جانے لگیں) تم نے ایسی سمت جانا اختیار کیا کہ اپنا پردہ پھاڑ ڈالا اپنے پردے کو سامنے ہٹا دیا- جس کی آڑ میں تم کو رہنے کا حکم تھا-

وَطَائِفَةٌ وِجَاهَ الْعَدُوِّ- اور ایک گروہ لشکر کا دشمن کی طرف منہ کئے رہا (یعنی نماز خوف میں)-

وِجَاهَ الطَّرِيْقِ- راستے کے سامنے-

وَكَانَ لِعَلِيٍّ وَجْهٌ مِّنَ النَّاسِ حَيَاةَ فَاطِمَةَ- جب تک حضرت فاطمہؓ زندہ تھیں لوگوں میں حضرت علیؓ کو زیادہ عزت اور حرمت تھی (یعنی لوگ ان کی طرف زیادہ متوجہ تھے یہ حضرت فاطمہؓ کا طفیل تھا)-

اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ- اے خداوند! میں تیرے روئے مبارک کی پناہ لیتا ہوں (بعض نے وجہ کی تاویل ذات سے کی ہے لیکن سلف اہل حدیث اس تاویل سے راضی نہ تھے چنانچہ امام ابوحنیفہؒ بھی فقہ اکبر میں فرماتے ہیں کہ وجہ کے معنی ذات کے نہ لئے جائیں گے- جیسے قدریہ اور معتزلہ کا قول ہے)-

اِذَا تَوَاجَهَ الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفِهِمَا- جب دو مسلمان اپنی تلواریں لے کر ایک دوسرے کے مقابل ہوں منہ پر ماریں (تو قاتل اور مقتول دونوں دوزخی ہوں گے- مراد وہ مسلمان ہیں جو بلاوجہ شرعی محض دنیاوی غرض یا تعصب ناجائز یا حمیت بے جا سے ایک دوسرے پر حملہ کریں)-

شَرُّ النَّاسِ ذُوالْوَجْهَيْنِ- سب سے بدتر وہ شخص ہے جو دورویہ ہو (دوغلا) ہر ایک فریق کے سامنے اس کی-

فَاَخْبَرَهُمْ بِوَجْهِهِمْ- ان کا مقصد ان سے بیان کر دیا-

وَهُوَ مُوَجِّهٌ قِبَلَ الْمَشْرِقِ- وہ پورب کی طرف متوجہ تھے-

مُوَجِّهٌ اِلٰى خَيْرٍ- بھلائی کی طرف توجہ کرنے والا-

مُوَاجِهُ الْفَجْرِ- صبح کی طرف منہ کرنے والا-

مَا اَحَدٌ يُوَجِّهُ اِلَيْنَا شَيْئًا- کوئی ان میں سے اپنی حفاظت نہیں کرتا-

فَلَا يَمْسَحُ الْحَصَا فَاِنَّ الرَّحْمَةَ تُوَاجِهُهٗ- (نماز میں) کوئی اپنے سامنے کنکریاں نہ ہٹائے اس لئے کہ اللہ تعالیٰ کی رحمت اس کے سامنے ہوتی ہے (تو کنکریاں ہٹانا گویا اس کی رحمت کو ہٹانا ہے- یہ حدیث تفسیر ہے اس حدیث کی جس میں یہ ہے کہ کوئی نماز میں اپنے منہ کے سامنے نہ تھوکے کیونکہ اللہ تعالیٰ نمازی اور قبلہ کے درمیان ہے- یعنی اللہ کی رحمت اس کے اور قبلہ کے درمیان ہے)-

فَلَمَّا وَجَّهَهُمَا- جب ان کا منہ قبلہ کی طرف کر دیا-

فَوَجْهُكَ الْوَجْهُ- تمہارا ہی منہ درحقیقت منہ ہے (یعنی حسن و جمال میں کامل اور بے نظیر ہے)-

وَجَّهْتُ وَجْهِيَ لِلَّذِيْ- اخیر تک- میں نے اپنا منہ اس کی طرف کر دیا (یعنی میرا مقصود اور مطلوب خداوند کریم ہے اور خالص اسی کے لئے میں عبادت کرتا ہوں)-

اِنْ اُصِيْبَ فِيْ وَجْهٍ وَجَّهَهٗ- اگر جس سمت میں ان کو بھیجا ہے وہاں وہ مارے جائیں-

حَدُّ الْوَجْهِ مَا دُوْنَ مَنَابِتِ الشَّعْرِ مُعْتَادًا اِلَى الْاُذُنَيْنِ وَاللَّحْيَيْنِ وَالذَّقَنِ- منہ کی حد پیشانی کے مقام سے جہاں بال اگتے ہیں وہاں سے لے کر عادت کے موافق دونوں کانوں اور ٹھڈی تک ہے (کانوں تک عرض ہے اور ٹھڈی تک طول- اب اگر کوئی شخص گنجا ہو تو اس کا بھی منہ وہیں سے شروع ہوگا جہاں سے عادت کے موافق تندرست آدمیوں کا شروع ہوتا ہے)-

فَلَمَّا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ وَجَّهُوْا اِلٰى مِنٰى- ذی الحجہ کی آٹھویں تاریخ (جس کو یوم الترویہ کہتے ہیں) اپنا سامان مکہ سے منیٰ کو روانہ کیا-

فَاِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهٗ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلٰى وَجْهِهَا- اگر ایک برس کی اونٹنی جو دوسرے برس میں لگی ہو نہ مل سکے (یعنی اس عمر کی اس کے پاس نہ ہو بلکہ اس سے زیادہ یا کم ہو)-

اَلْكَافِرُ مَغْلُوْلُ الْيَدَيْنِ فَصَارَ يَتَّقِيْ بِوَجْهِهٖ مَا كَانَ يَتَّقِيْهِ بِيَدَيْهِ- کافر کے دونوں ہاتھ دوزخ میں بندھے ہوں گے تو جس چیز سے ہاتھوں سے بچتا تھا اس سے منہ سے بچے گا-

اُقْبِلُ اِلَيْهِ بِفَضْلِهٖ وَ اُرِيْهِ وَجْهِيْ- (جو کوئی سجدہ شکر کرے گا) میں اپنے فضل سے اس کی طرف متوجہ ہوں گا اور اپنا

منہ اس کو دکھلاؤں گا (صدوق نے کہا اللہ کے منہ سے اس کے پیغمبر اور دلائل مراد ہیں- اس تاویل کی ضرورت اس لئے ہوئی کہ امامیہ روایت الٰہی کے قائل نہیں ہیں جیسے قدریہ اور معتزلہ- حالانکہ یہ تاویل کیا ہے صریح تحریف ہے یہ حدیث قدسی امامیہ کی کتابوں میں موجود ہے اور اس سے اہل سنت کا مذہب یعنی آخرت میں دیدار الٰہی ہونا ثابت ہوتا ہے)-

عَنِ الرِّضَا قَالَ قُلْتُ یَابْنَ رَسُوْلِ اللّٰهِ مَا مَعْنَی الْخَبَرِ الَّذِیْ رَوَوْهُ اَنَّ ثَوَابَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ النَّظَرُ اِلٰی وَجْهِ اللّٰهِ فَقَالَ مَنْ وَصَفَ اللّٰهَ بِوَجْهٍ كَالْوُجُوْهِ فَقَدْ كَفَرَ وَلٰكِنَّ وَجْهَ اللّٰهِ اَنْبِیَاءُهٗ وَرُسُلُهٗ- ابوالصلت ہروی نے امام رضا علیہ السلام سے پوچھا- اس حدیث کا کیا مطلب ہے کہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے کا ثواب اللہ تعالیٰ کا منہ دیکھنا ہے؟ انھوں نے فرمایا جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے منہ ثابت کرے دوسرے (مخلوق) مونہوں کی طرح وہ کافر ہو چکا- لیکن اللہ کے منہ سے مراد اس کے پیغمبر اور رسول ہیں (مجھ کو اس روایت میں شک ہے- ابوالصلت ہروی کا اعتبار نہیں ہے- امام صاحب کا یہ قول تو صحیح ہے کہ جو اللہ تعالیٰ کے لئے دوسرے مونہوں کی طرح منہ ثابت کرے وہ کافر ہے- یعنی تشبیہ دے- اہل سنت نہ مجسمہ ہیں نہ مشبہ مگر وجہ سے انبیاء اور رسل کیونکر مراد ہو سکتے ہیں- مثلاً كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ اور یُرِیْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ اور اِلَّا ابْتِغَاءَ وَجْهِ اللّٰهِ میں ہرگز یہ معنی بن نہیں سکتے علاوہ اس کے انبیاء اور رسل کو تو دنیا میں ہر ایک شخص نے دیکھا ہے- یہاں تک کہ کافروں نے بھی تو ان کے منہ کی طرف دیکھنا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا اجر ہونا بے معنی ہے اور یقین ہے کہ امام صاحب نے یہ تاویل نہ کی ہوگی' بلکہ یہ ابوالصلت صاحب کی کارستانی ہوگی)-

اَعُوْذُ بِوَجْهِكَ الْكَرِیْمِ- میں تیرے عزت اور بزرگی والے منہ کی پناہ میں آتا ہوں-

بابُ الواو مع الحاء

وَحْدٌ یا وَحْدَةٌ یا وُحُوْدٌ یا وَحَادَةٌ یا وُحُوْدَةٌ- اکیلا ہونا-

تَوْحِیْدٌ- ایک کرنا' ایک کہنا-

اِیْحَادٌ- چھوڑ دینا-

تَوَحُّدٌ- اکیلا رہنا-

وَاحِدٌ- اللہ تعالےٰ کا ایک نام یہ بھی ہے- یعنی اکیلا' ایک ذات جو ازل میں اکیلا تھا اس کے ساتھ کوئی چیز نہ تھی اور ابد تک اسی حال میں قائم ہے- اور اَحَدٌ نفی عددیت کے لئے ہے- یہ وَاحِدٌ سے بھی بڑھ کر ہے-

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ یَرْضَ بِالْوَحْدَانِیَّةِ لِاَحَدٍ غَیْرِهٖ شِرَارُ اُمَّتِی الْوُحْدَانِیُّ الْمُعْجِبُ بِدِیْنِهٖ الْمُرَائِیْ بِعَمَلِهٖ- اللہ تعالےٰ نے اکیلا ہونا اپنے سوا کسی کے لے پسند نہیں کیا- بدتر لوگ میری امت میں وہ ہوں گے جو جماعت سے الگ ہو کر ٹرؤں ٹوں اپنی دین داری پر مغرور ہوں اور ریا کار ہوں-

وَكَانَ رَجُلًا مُتَوَحِّدًا- وہ اکیلے لوگوں سے الگ رہتے تھے (عزلت پسند تھے)-

لِلّٰهِ اُمٌّ حَفَلَتْ عَلَیْهِ وَ دَرَّتْ لَقَدْ اَوْ حَدَتْ بِهٖ- (حضرت عائشہؓ نے حضرت عمرؓ کی تعریف میں کہا) بڑی بزرگی ہے اس ماں کی جس نے اپنے پستان میں دودھ جمع کیا اور حضرت عمرؓ کو پلایا- حقیقت میں اس نے ایسا بچہ نکالا جو زمانے میں وحید اور فرید ہے اس کی نظیر کوئی نہیں-

فَصَلَّیْنَا وُحْدَانًا- ہم نے اکیلے اکیلے ایک کے بعد ایک نماز پڑھ لی- (جماعت نہ کی)-

اَوْلَتُصَلُّنَّ وُحْدَانًا- یا اکیلے اکیلے نماز پڑھ لو-

مَنْ یَّدُلُّنِیْ عَلٰی نَسِیْجِ وَحْدِهٖ- کون مجھ کو ایسے شخص کو بتلاتا ہے جو اپنے زمانے میں یکہ اور تنہا ہے (کوئی اس کا نظیر نہیں ہے)-

لِیُؤَذِّنْ فِی السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَّاحِدٌ- سفر میں ایک ہی موذن اذان دے (سفر کی قید اتفاقی ہے حضر میں بھی ایک ہی موذن کو اذان دینا چاہئے اور کئی موذنوں کا اذان دینا بنی امیہ کی ایجاد ہے)-

عَلٰی اَنْ یُّوَحِّدَ اللّٰهَ- اس شرط پر کہ اللہ تعالیٰ کی توحید کرے (اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائے)-

فَاَهَلَّ بِالتَّوْحِیْدِ- توحید پکار کر کہے (یعنی لبیک اللّٰھم

لبّیك لبّیك لا شریك لك لبّیك)۔

اِنْ کُنْتَ لَابُدَّ فَاعِلًا فَوَاحِدَةً۔ اگر ایسا ہی تجھ کو ضرور ہو تو ایک بار کر (یعنی ایک بار کنکریاں برابر کر لے)۔

اَحِّدْ اَحِّدْ۔ ایک انگلی سے توحید کا اشارہ کر (یعنی تشہد میں)۔

لَیْسَ بَیْنَهٗ وَبَیْنَ الطَّوَافِ وَاحِدٌ۔ اس میں اور مطاف میں کوئی حائل نہ تھا۔

لَوْ یَعْلَمُ مَا فِی الْوَحْدَةِ مَا اَعْلَمُ مَا سَارَ رَاکِبٌ۔ اگر وہ اس بات کو جانتا جو اکیلا سفر کرنے میں میں جانتا ہوں تو کوئی سوار اکیلا سفر نہ کرتا۔

لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِیْكَ لَهٗ۔ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں ہے وہ اکیلا ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔

وَشَبَّكَ اَصَابِعَهٗ وَاحِدَةً فِی الْاُخْرٰی۔ انگلیوں کو دوسری انگلیوں میں ڈالا (یعنی تشبیک کی)۔

اَلْوَحِیْدُ وَلَدُ الزِّنَا یَعْنِی الْوَلِیْدَ بْنَ الْمُغِیْرَةِ۔ قرآن میں جو آیا ہے ذرنی ومن خلقت وحیداً۔ تو وہاں وحید سے مراد ولد الزنا ہے ولید بن مغیرہ)۔

کُلُّ مُسَمًّی بِالْوَحْدَةِ غَیْرُهٗ قَلِیْلٌ۔ اللہ تعالیٰ کے سوا جن کو واحد کہتے ہیں وہ سب قلت کے ساتھ موصوف ہوتے ہیں (مگر پروردگار کو قلت سے موصوف نہیں کرتے کیونکہ وہ واحد بالعدد نہیں ہے)۔

مَامَعْنَی الْوَاحِدِ قَالَ اِجْمَاعُ الْاَلْسُنِ عَلَیْهِ بِالْوَحْدَانِیَّةِ۔ (امام جواد سے پوچھا گیا) واحد کے کیا معنی انھوں نے کہا یہ کہ تمام زبانیں بالاتفاق اس کو واحد کہتی ہیں۔

فَجَعَلْتُهٗ فِیْ قَبْرٍ عَلٰحِدَةٍ۔ (جابرؓ نے کہا) پھر میں نے اپنے باپ کو اس قبر سے نکال کر علیحدہ ایک قبر میں رکھا۔

سُئِلَ الرِّضَا عَنِ التَّوْحِیْدِ فَقَالَ کُلُّ مَنْ قَرَاَ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ وَّ اٰمَنَ بِهَا فَقَدْ عَرَفَ التَّوْحِیْدَ۔ امام رضا علیہ السلام سے پوچھا گیا توحید کیا ہے؟ انھوں نے کہا جو کوئی سورۂ اخلاص سمجھ کر پڑھے اس پر ایمان لائے اس نے توحید کو پہچان لیا (پھر پوچھا گیا کیونکر اس سورت کو پڑھے؟ فرمایا جیسے لوگ پڑھتے ہیں اتنا بڑھائے کذٰلك اللّٰهُ ربّی، کذٰلك اللّٰه ربّی، کذٰلك اللّٰه ربّی، یعنی میرا پروردگار ایسا ہی ہے)۔

وَحَرٌ۔ باہمنی یا چھپکلی کی مانند ایک سرخ زہریلا کیڑا اور ایسا کھانا جس پر باہمنی گزری ہو اس کا زہر اس میں اثر کر گیا ہو، کھانے میں باہمنی گر جانا۔

وَحْرٌ۔ دل کی جلن، سوزش، حسد اور غصہ۔

وَحَرَةٌ۔ کالی بدشکل۔

اَلصَّوْمُ یُذْهِبُ وَحَرَ الصَّدْرِ۔ روزہ سینہ کی جلن یا وسوسہ کو یا میل کو یا غصے کو یا عداوت کو یا حسد اور کینے کو دور کر دیتا ہے۔

اِنْ جَآئَتْ بِهٖ اَحْمَرَ قَصِیْرًا مِثْلَ الْوَحَرَةِ فَقَدْ کَذَبَ عَلَیْهَا۔ اگر اس عورت کا بچہ چھوٹا باہمنی کی طرح (سرخ رنگ کا) پیدا ہو تو مرد جھوٹا ہے (کہ عورت نے زنا کرایا بلکہ یہ بچہ اسی کا نطفہ ہے)۔

صَوْمُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍ فِی الشَّهْرِ یَعْدِلُ صَوْمَ الدَّهْرِ وَ یُذْهِبُ بِوَحَرِ الصَّدْرِ۔ تین دن ہر مہینے میں روزہ رکھنا، ہمیشہ روزہ رکھنے کے برابر ہے اور سینہ کے وسوسوں کو دور کر دیتا ہے۔

قَدْ وَحِرَ صَدْرُهٗ۔ اس کا سینہ عداوت سے بھر گیا۔

فِیْ صَدْرِهٖ عَلَیَّ وَحَرٌ۔ اس کے سینہ میں مجھ پر غصہ ہے (مجھ سے جلتا ہے)۔

وَحْشٌ۔ پھینک دینا (جیسے تَوْحِیْشٌ ہے)۔

اِیْحَاشٌ۔ وحشت ناک پانا، بھوکا ہونا، توشہ ختم ہو جانا مکان خالی ہو جانا، وحشی بنانا۔

تَوَحُّشٌ۔ وحشی ہونا، مکان خالی ہو جانا، بھوکا ہونا۔

اِسْتِیْحَاشٌ۔ وحشت ہونا (یہ ضد ہے اِسْتِیْنَاسٌ کی)۔

وَحْشٌ۔ وہ جانور جو آدمی سے مانوس نہیں ہے۔

وَحْشِیٌ۔ یہ جبیر بن مطعم کا حبشی نژاد غلام تھا وحشی اس کا لقب ہے۔ احد میں حضرت امیر حمزہؓ کو اسی نے شہید کیا تھا۔ بعد میں اسلام قبول کر لیا تھا۔

اِذَا کَانَ بَیْنَ الْاَوْسِ وَالْخَزْرَجِ قِتَالٌ فَجَآءَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاٰهُمْ نَادٰی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ

اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ حَقَّ تُقَاتِهٖ فَوَحَّشُوْا بِاَسْلِحَتِهِمْ وَاعْتَنَقَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا- اوس اور خزرج میں جو انصار کے دو قبیلے تھے اور جاہلیت کے زمانے میں ہمیشہ ایک دوسرے سے لڑتے رہتے تھے- پھر جنگ ہوگئی (اسلام کے زمانے میں) یہ خبر سن کر آنحضرتؐ تشریف لائے جب ان کو دیکھا تو پکار کر یہ آیت پڑھی- ایمان والو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو جیسے اس سے ڈرنے کا حق ہے' یہ سنتے ہی انھوں نے اپنے اپنے ہتھیار پھینک دیئے اور ایک دوسرے سے گلے ملنے لگے-

فَوَحَّشُوْا بِرِمَاحِهِمْ- خارجیوں نے برچھے پھینک دیئے (اور تلواریں سونت لیں)-

كَانَ لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ خَاتَمٌ مِّنْ ذَهَبٍ فَوَحَّشَ بِهٖ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ اَصْحَابِهٖ فَوَحَّشَ النَّاسُ بِخَوَاتِيْمِهِمْ- آنحضرتؐ کی ایک انگوٹھی سونے کی تھی آپ نے اپنے اصحاب کے درمیان اس کو اتار کر پھینک دیا- لوگوں نے بھی اپنی اپنی انگوٹھیاں اتار کر پھینک دیں-

اَتَاهُ سَائِلٌ فَاَعْطَاهُ تَمْرَةً فَوَحَّشَ بِهَا- ایک سائل آنحضرتؐ کے پاس آیا- آپ نے ایک کھجور اس کو دی' اس نے پھینک دی (غصہ کی وجہ سے' اس کو کم سمجھا)-

لَقَدْ بِتْنَا وَحْشَيْنِ مَالَنَا طَعَامٌ- ہم رات کو خالی پیٹ بھوکے رہے ہمارے پاس کھانا نہ تھا-

لَقَدْ بِتْنَا لَيْلَتَنَا هٰذِهٖ وَحْشٰى- ہم اس رات کو بھوکے رہے-

لَاتَحْقِرَنَّ شَيْئًا مِّنَ الْمَعْرُوْفِ وَلَوْ اَنْ تُؤْنِسَ الْوَحْشَانَ- نیک سلوک کی کسی بات کو حقیر نہ سمجھو (یعنی تھوڑا سا بھی احسان ہو تو اس کو ماننا چاہئے) اگرچہ تو ایک وحشت زدہ کا دل لگا دے (یہ بھی ایک احسان ہے) بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے- اگرچہ تو ایک غم زدہ کا غم غلط کرے)-

كَانَ يَمْشِيْ مَعَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَحْشًا- وہ آنحضرتؐ کے ساتھ اکیلے جاتے (اور کوئی آدمی آپ کے ساتھ نہ ہوتا)-

كَانَتْ فِيْ مَكَانٍ وَّحْشٍ- فاطمہ بنت قیس ایک اجاڑ مکان میں تھیں (جہاں لوگ نہ تھے اور چوروں بدمعاشوں کا ڈر تھا)-

فَيَجِدَانِهَا وَحْشًا- وہ مدینہ کو اجاڑ پائیں گے (غیر آباد) یا مدینہ میں درندے وحشی جانور دیکھیں گے یا ان کی بکریاں وحشی بن جائیں گی-

فَنَفَخَ فِيْ اِحْلِيْلِ عُمَارَةَ فَاسْتَوْحَشَ- نجاشی بادشاہ حبش نے عمارہ بن ولید کے ذکر کے سوراخ میں پھونک ماردی وہ وحشی بن گیا (رات دن جنگل میں رہتا تھا اور وحشی جانوروں کے ساتھ پھرتا تھا (آخر اسی جنگل میں مرگیا یہ عمارہ ان لوگوں میں تھا- جنھوں نے آنحضرتؐ کی پیٹھ پر جب آپ سجدے میں تھے اونٹ کی اوجھڑی ڈال دی تھی' اور خوب قہقہہ لگائے تھے)-

قُلُوْبُ الرِّجَالِ وَحْشِيَّةٌ- لوگوں کے دل ایک دوسرے سے متنفر ہیں (مانوس نہیں ہیں)-

وَكَانَ فِيْهِ اِيْحَاشٌ لِلْبَاقِيْنَ- اور باقی لوگوں کو اس سے وحشت دلانا ہے (یعنی ایک بچہ کو ایسا عطیہ دینا جو دوسرے بچوں کو نہ دیا ہوان کی وحشت اور نفرت کا باعث ہوتا ہے)-

اَلْحَمْزَةُ وَ قَاتِلُهٗ فِى الْجَنَّةِ- حمزہ اور ان کا قاتل وحشی دونوں بہشت میں جائیں گے (کیونکہ وحشی حضرت امیر حمزہؓ کو قتل کرنے کے بعد مسلمان ہوگیا تھا- کذا فی مجمع البحرین)-

وَحْفٌ- زمین پر دے مارنا' نزدیک ہونا' قصد کرنا' اترنا' جلدی کرنا-

وَحَافَةٌ اور وَحُوْفَةٌ- جڑیں جم جانا-

تَوْحِيْفٌ بمعنی وَحْفٌ ہے' لکڑی سے مارنا-

اِيْحَافٌ- جلدی کرنا-

مَوْحِفٌ- جہاں اونٹ بیٹھتے ہیں-

تَنَاهٰى وَحْفُهَا- اس کے بال بہت تھے-

وَحْلٌ- کیچڑ میں زیادہ گھسنا-

وَحَلٌ اور مَوْحَلٌ- کیچڑ میں گرنا-

مُوَاحَلَةٌ- کیچڑ میں گھسنے میں مقابلہ کرنا-

اِيْحَالٌ- کیچڑ میں گرانا' گرانبار کرنا-

تَوَحُّلٌ- کیچڑ دار ہونا-

وَحْلٌ اور وَحَلٌ- کیچڑ جو رقیق ہو-

فَوَحَلَ فِیْ فَرَسِیْ وَاِنِّیْ فِیْ جَلَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ -میرا گھوڑا کیچڑ میں چلنے لگا حالانکہ میں سخت زمین پر تھا (مگر گھوڑا اس طرح چلنے لگا جیسے کیچڑ میں پھنستا ہوا جانور چلتا ہے)-

فَوَحَلَ بِهٖ فَرَسُهٗ فِیْ جَدَدٍ مِّنَ الْاَرْضِ -اس کا گھوڑا برابر اور ہموار زمین میں ایسا چلنے لگا جیسے کیچڑ میں پھنسا ہوا جانور چلتا ہے-

وَحَمٌ- حاملہ ہونا اور کھانے کی خواہش زیادہ ہو جانا' خواہش کرنا-

تَوَحُّمٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

فَجَعَلَتْ اٰمِنَةُ اُمُّ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ تَوَحَّمُ- حضرت آمنہ آنحضرت ﷺ کی والدہ کو کھانے کی خواہش ہونے لگی جیسے پیٹ والی عورتوں کو ہوا کرتی ہے-

وَخْوَحَةٌ-سردی کی شدت سے ہاتھ میں پھونکنا' اَحْ اَحْ کہنا-

وَخْوَحٌ اور وَخْوَاحٌ-قوی' طاقت ور' بہت بھونکنے والا کتا-

حَتّٰی تُجَالِدَکُمْ عَنْهُ وَخَاوِحَةٌ شِیْبٌ صَنَادِیْدُ لَا تَذْعَرُهُمُ الْاَسَلُ- یہاں تک کہ ان کی حمایت میں تم سے زور آور بوڑھے رئیس لڑیں جن کو برچھے اور تیر سے کچھ خوف نہیں آتا-

وَهُمْ اَصْحَابُ وَخْوَحٍ-(پل صراط پر کچھ لوگ سرین پر گھسٹتے ہوئے پار ہوں گے) وہ وہ لوگ ہوں گے جو دنیا کے سرداروں کے رفیق اور مصاحب تھے (نہایہ میں ہے کہ شاید یہ وَخْوَحَةٌ سے نکلا ہو- یعنی ایسی آواز کرنا جس میں گلو گرفتگی ہو- مراد وہ لوگ ہیں جو رات دن جھگڑتے رہتے ہیں بازاروں میں غل مچاتے پھرتے ہیں-ان کی آواز پڑ جاتی ہے)-

لَقَدْ شَفٰی وَخَاوِحَ صَدْرِیْ حَسُّکُمْ اِیَّاهُمْ بِالنِّصَالِ- میرے سینے کی بندشوں کو تم نے تندرست کر دیا (دل کی بھڑاس نکل گئی) جب تیروں برچھوں کی انی سے تم نے ان کو مار اقتل کیا-

وَحْیٌ- اشارہ کرنا' لکھنا' پیغام بھیجنا' الہام کرنا' آہستہ بات کرنا-

وَحْیٌ اور وَحیٌّ اور وَحَاءٌ- جلدی کرنا-

اِیْحَاءٌ-بھیجنا' الہام کرنا' ڈر پیدا ہونا-

تَوَحِّیْ-جلدی کرنا-

تَوَاحِیْ-ایک دوسرے کو وحی کرنا-

اِسْتِیْحَاءٌ-حرکت دینا' بلانا' بھیجنے کے لئے سمجھانے کی خواہش کرنا-

اَلْوَحَا اَلْوَحَا-جلد جلد-

اَلْقُرْاٰنُ هَیِّنٌ اَلْوَحْیُ اَشَدُّ مِنْهُ-(یہ حارث اعور کا قول ہے) یعنی قرآن آسان ہے- وحی اس سے بھی زیادہ سخت ہوتی ہے (مطلب حارث کا یہ ہے کہ آنحضرتؐ پر قرآن کے سوا اور وحیاں بھی آتی تھیں جو آپ خاص اپنے اہل بیت کو بتلاتے جیسے شیعہ کا خیال ہے)-

اِذَا اَرَدْتَ اَمْرًا فَتَدَبَّرْ عَاقِبَتَهٗ فَاِنْ کَانَتْ شَرًّا فَانْتَهِ وَاِنْ کَانَتْ خَیْرًا فَتَوَحَّهْ- جب تو کسی کام کا ارادہ کرے تو یہ سوچ لے کہ اس کا انجام کیسا ہوگا- اگر اس کا انجام برا ہے تو اس کام سے باز رہ اور اگر بہتر ہے تو جلدی سے کر-

''مرد آخر بین مبارک بندہ است''

مَوْتٌ وَحِیٌّ-دفعتاً مرجانا یعنی مرگ مفاجات-

ذَکٰوةٌ وَحِیَّةٌ-جلدی سے ذبح کرنا-

اَلْفَرَجُ الْوَحِیُّ-جلدی مشکل کشائی-

بابُ الواو مع الخَاء

وَخْدٌ یا وَخْدَانٌ یا وَخِیْدٌ-جلدی کرنا' پاؤں اٹھا اٹھا کر چلنا' دوڑنا-

رَاٰی قَوْمًا تَخِدُ بِهِمْ رَوَاحِلُهُمْ- کچھ لوگوں کو دیکھا وہ اپنی سواریوں کو بھگاتے ہوئے آرہے ہیں-

وَخْدَة- ایک گاؤں کا نام ہے خیبر میں' وہاں کھجور بہت تھی-

وَخْزٌ-کونچا مارنا جو پار نہ ہو' برچھے سے یا سوئی سے یا اور کسی چیز سے- نکالنا' ظاہر کرنا' بڑھاپا مل جانا-

جَاءُوْا وَخْزًا وَخْزًا- چار چار کرکے آئے-

وَخِيْز -شہید کا ثرید-

فَإِنَّهٗ وَخْزُ إِخْوَانِكُمْ مِنَ الْجِنِّ- وہ تمہارے بھائی جنوں کا کونچا ہے-

إِنَّمَا هُوَ وَخْزٌ مِّنَ الشَّيْطَانِ- طاعون شیطان کا کونچا ہے (ایک روایت میں رِجْزٌ ہے یعنی بلا اور عذاب)-

اَلْبُسْرُ الَّذِيْ فِيْهِ الْوَخْزُ- وہ گدر کھجور جس میں پختگی کم ہو-

وَخْشٌ- خراب اور ردی اور ذلیل کمینے لوگ-

وَخَاشَةٌ اور وُخُوْشَةٌ- ذلیل اور خراب ہونا-

تَوْخِيْشٌ -خراب کرنا' کم دینا' اطاعت کرنا' ملا دینا-

إِنَّ قَرْنَ الْكَبْشِ مُعَلَّقٌ فِي الْكَعْبَةِ قَدْ وَخُشَ- مینڈھے کا سینگ جو کعبے میں لٹکا تھا خراب ہو گیا-

وَخْطٌ- ملا دینا' بڑھاپا نمودار ہونا' سیاہی سفیدی برابر ہونا' جلدی بھاگنا' داخل ہونا' کونچا لگانا' کبھی نفع اٹھانا کبھی نقصان-

كَانَ فِيْ جَنَازَةٍ فَلَمَّا دُفِنَ قَالَ مَا أَنْتُمْ بِبَارِحِيْنَ حَتّٰى يَسْمَعَ وَخْطَ نِعَالِكُمْ- وہ ایک جنازے میں شریک تھے- جب میت کو دفن کر چکے تو انھوں نے کہا- تم یہاں سے ٹلنے والے نہیں یہاں تک کہ مردہ تمہاری جوتیوں کی پھٹ پھٹ (آواز) سنے گا (جوتیوں کی چاپ سنے گا)-

وَخْفٌ- پھیڑنا' یہاں تک کہ لعاب نکل آئے' پھینٹنا' بدگوئی کرنا-

إِيْخَافٌ -جلدی کرنا-

اِتِّخَافٌ -پھسل جانا-

مُوْخِفٌ -احمق-

لَمَّا احْتُضِرَ دَعَا بِمِسْكٍ ثُمَّ قَالَ لِامْرَأَتِهٖ أَوْخِفِيْهِ فِيْ تَوْرٍ وَانْضَحِيْهِ حَوْلَ فِرَاشِيْ- حضرت سلمان فارسی جب مرنے لگے تو مشک منگوائی اور اپنی بیوی سے کہا اس کو ایک کٹورے میں ڈال کو مار (تاکہ وہ گھل جائے پھر اس کو میرے بستر کے گرداگرد چھڑک دے (خطمی کو جب پانی میں پھیڑیں کہ اس کا لعاب نکل آئے' تو اس کو وَخِيْف کہتے ہیں)-

يُوْخَفُ لِلْمَيِّتِ سِدْرٌ فَيُغْسَلُ بِهٖ- میت کے لئے بیری کے پتے پانی میں مارے جائیں گے- پھر اس سے غسل دیا جائے (جس برتن میں ماریں اس کو مِيْخَفْ کہیں گے)

قَالَ أَبُوْ هُرَيْرَةَ لِلْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ اِكْشِفْ لِيْ عَنْ مَّوْضِعٍ كَانَ يُقَبِّلُهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَكَشَفَ لَهٗ عَنْ سُرَّتِهٖ كَأَنَّهَا مِيْخَفُ لُجَيْنٍ- حضرت ابو ہریرہؓ نے حضرت حسنؓ سے کہا- ذرا وہ مقام تو مجھ کو اپنے جسم میں بتلائیے جہاں آنحضرت بوسہ دیا کرتے تھے- یہ سن حضرت حسن نے اپنی ناف کھولی جو چاندی کی شیشی کی طرح تھی-

وَخْمٌ- تخمہ ہونا' بدہضمی ہونا' بدہوا ہونا' (جیسے وَخَامَةٌ اور وُخُوْمَةٌ اور وُخُوْمٌ ہے)-

تَوْخِيْمٌ -تخمہ پیدا کرنا-

اِتِّخَامٌ -تخمہ میں مبتلا ہونا-

تَوَخُّمٌ -ہضم نہ ہونا-

وَخِيْم - بھاری' کثیف' ناموافق-

وَلَا مُخَافَةَ وَلَا وَخَامَةَ- خوف نہیں ہے اور نہ گرانی مزاج-

وَخِيْمُ الْعَاقِبَةِ -انجام کی خرابی-

فَاسْتَوْخَمُوا الْمَدِيْنَةَ- ان کو مدینہ کی ہوا ناموافق آئی-

فَاسْتَوْخَمْنَا هٰذِهِ الْأَرْضَ- ہم نے اس زمین کی ہوا مخالف پائی-

اَلْمَدِيْنَةُ وَخِمَةٌ -مدینہ کی ہوا خراب ہے-

وَخْيٌ -متوسط چال چلنا' قصد کرنا' توجہ کرنا-

تَوْخِيَةٌ -متوجہ کرنا-

تَوَخِّيْ -سوچ کر اختیار کرنا' توجہ کرنا-

اِذْهَبَا فَتَوَخَّيَا وَاسْتَهِمَا- دونوں جاؤ' حق پر عمل کرنے کا قصد کرو اور قرعہ ڈالو-

لَمْ يَكُنْ لَهُمَا بَيِّنَةٌ إِلَّا دَعْوَاهُمَا وَتَوَخَّيَا الْحَقَّ - دونوں میں سے کسی کے پاس ثبوت نہ تھا اور ہر ایک حق کا قصد رکھتا تھا-

يَتَوَخّٰى شَهْرَ رَمَضَانَ- رمضان کے مہینے کی تلاش کرتے تھے (اس کا خیال رکھتے تھے)-

فَوَائِتُ النَّوَافِلِ قُلْتَ لَا اُحْصِيْهَا قَالَ تَوَخَّ- نفل نمازوں کی قضا میں نے کہا کیونکر شمار کرسکتا ہوں؟ فرمایا سوچ کر قضا کرے-

بابُ الواو مع الدّالُ

وَدْبٌ- بدحالی' خرابی-

وَدْجٌ- کاٹنا' اصلاح کرنا-

وِدَاج- گردن کی رگ (جیسے وَدَج ہے اس کی جمع اَوْدَاج ہے)-

وَ اَوْدَاجُهُمْ تَشْخُبُ دَمًا- ان کی گردن کی رگیں خون بہا رہی ہوں گی-

فَانْتَفَخَتْ اَوْدَاجُهٗ- اس کی گردن کی رگیں پھول گئیں-

كُلُّ مَا اَفْرَى الْاَوْدَاجَ- جو چیز رگوں کو کاٹ دے اس کا ذبیحہ کھا-

رَجُلٌ ذَبَحَ شَاةً فَاضْطَرَبَتْ وَ اَوْدَاجُهَا تَشْخُبُ دَمًا- ایک شخص نے ایک بکری کاٹی' وہ تڑپی اور اس کی گردن کی رگوں سے خون بہہ رہا تھا-

وُدٌّ یا وِدَادٌ یا وَدَادَةٌ یا مَوَدَّةٌ یا مَوْدِدَةٌ یا مَوْدُوْدَةٌ- محبت کرنا' چاہنا-

مُوَادَّةٌ یا وِدَادٌ- محبت کرنا-

تَوَدُّدٌ- دوستی کرنا-

تَوَادٌّ- آپس میں محبت کرنا-

وَدُوْدٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام یہ بھی ہے یعنی محبوب یا اپنے نیک بندوں کو چاہنے والا-

اِنَّ اَبَا هٰذَا كَانَ وُدًّا لِعُمَرَ- ان کے باپ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دوست تھے (ایک روایت میں وِدٌّ بہ کسرۂ واو ہے)-

فَاِنْ وَافَقَ قَوْلٌ عَمَلًا فَاٰخِهٖ وَ اَوْدِدْهُ- اگر اس کا قول اور فعل یکساں ہو تو اس سے بھائی چارہ کر اس سے محبت کر-

عَلَيْكُمْ بِتَعَلُّمِ الْعَرَبِيَّةِ فَاِنَّهَا تَدُلُّ عَلَى الْمُرُوَّةِ وَتَزِيْدُ فِي الْمَوَدَّةِ- تم عربی زبان سیکھنا لازم کرلو- اس سے مروت پیدا ہوگی اور محبت بڑھے گی (عربی زبان اسلام کی دینی زبان ہے- قرآن عربی' حدیث عربی' پیغمبر عربی لہٰذا اس کے سیکھنے سے وحدت ومودت بڑھے گی)-

اَلْمَوَدَّةُ قَرَابَةٌ مُسْتَفَادَةٌ- دوستی اور محبت حاصل کی ہوئی قرابت ہے-

لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ- خدا کی قسم ہم کو آرزو ہے کاش وہ صبر کرتے-

وَدِدْتُ اَنَّ قَدْرَ اَيْنَا اِخْوَانَنَا- مجھ کو آرزو ہے کاش میں اپنے بھائیوں کو دیکھتا (صحابہ نے کہا کیا ہم آپ کے بھائی نہیں ہیں- فرمایا- تم تو میرے اصحاب ہو' میرے بھائی وہ لوگ ہیں جو ابھی دنیا میں نہیں آئے یعنی جنھوں نے مجھ کو نہیں دیکھا اور میرے اوپر ایمان لائے- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ صحابہؓ کے بعد بھی بعض لوگ ان سے افضل ہو سکتے ہیں- لیکن جمہور علماء اس کے خلاف ہیں اور کہتے ہیں کہ صحابہ غیر صحابہ سے افضل ہیں اور کوئی ولی یا بزرگ صحابی کی منزل کو نہیں پہنچ سکتا وہ کہتے ہیں کہ تم تو میرے اصحاب ہو اس سے اخوت کی نفی منظور نہیں ہے اخوت آپ کی ہر مسلمان سے ہے تو صحابہؓ میں علاوہ اخوت دینی کے ایک اور امر فضیلت تھا یعنی صحابیت تو وہی افضل ٹھہرے)-

وَدِدْتُ اَنِّيْ طُوِّقْتُ ذٰلِكَ- میں چاہتا ہوں کاش مجھ کو (یعنی میری امت کو) اس کی طاقت ہوتی (طے کا روزہ رکھنے کی- یہ تاویل اس لئے ضروری ہے کہ آنحضرتؐ کو تو وصال کے روزوں کی طاقت موجود تھی)-

تَزَوَّجُوا الْوَدُوْدَ الْوَلُوْدَ- اس عورت سے نکاح کر جو خاوند سے محبت کرے اور بہت جننے والی ہو (تاکہ مسلمانوں کا شمار بڑھے)-

يَوَدُّ اَهْلُ الْعَافِيَةِ- تندرست لوگ یہ آرزو کریں گے-

ثُمَّ عَلَّقُوا الْاَغَالِيْقَ عَلٰى وَدٍّ- پھر کنجیوں کو ایک کھونٹی پر لٹکا دیا (یہ نجد والوں کا محاورہ ہے- اصل میں میخ کو وَتَد کہتے تھے

تا کو دال سے بدل کر دال کو دال میں ادغام دے دیا-

وَدْسٌ - پوشیدہ ہو جانا' چھپا لینا' چل دینا' گھاس اگنا-

تَوْدِیْسٌ - چھپنا-

اِیْدَاسٌ - گھاس کا نکلنا' شروع ہونا-

تَوَدُّسٌ - وداس چرنا-

وِدَاس - وہ گھاس جو زمین کی سطح ڈھانپ لے لیکن اس کی شاخیں ابھی بڑی نہ ہوئی ہوں-

وَدِیْس - گھاس-

وَاَیْبَسَتِ الْوَدِیْسَ - اس قحط نے گھاس کو سکھا دیا (جو زمین پر نمودار ہوئی تھی - یعنی سبزی)-

وَدْعٌ - رخصت کرنا' ٹھہر جانا' تھم جانا' چھوڑ دینا-

وَدِیْعَۃٌ - امانت رکھنا-

تَوْدِیْعٌ - رخصت کرنا-

مُوَدَاعَۃٌ - صلح کرنا - (جیسے تَوَادُعٌ ہے)-

اِتِّدَاعٌ - تھم جانا-

وِدَاعٌ - رخصت-

لَیَنْتَهِیَنَّ اَقْوَامٌ عَنْ وَّدْعِهِمِ الْجُمُعَاتِ اَوْ لَیُخْتَمَنَّ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ - لوگوں کو جمعہ ترک کرنے سے (یعنی بلا عذر جمعہ کے لئے حاضر نہ ہونے سے) باز رہنا چاہئے ورنہ ان کے دلوں پر مہر کر دی جائے گی (پھر اللہ تعالیٰ کا فیض اور نور ان کے دلوں میں نہ جائے گا - یا ایمان کا اثر دلوں میں نہ رہے گا - دلوں پر غفلت اور تاریکی چھا جائے گی)-

اِذَا لَمْ یُنْکِرِ النَّاسُ الْمُنْکَرَ فَقَدْ تُوُدِّعَ مِنْهُمْ - جب لوگ بری بات پر انکار کرنا اس سے منع کرنا چھوڑ دیں' تو وہ بھی چھوڑ دیئے جائیں گے (اللہ تعالیٰ کی حفاظت اور حمایت ان پر سے اٹھ جائے گی - طرح طرح کی بلاؤں اور عذابوں میں مبتلا ہوں گے یا گناہوں میں چھوڑ دیئے جائیں گے - شیطان ان پر مسلط کر دیا جائے گا خوب گناہ کرتے رہیں گے - یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ کا عذاب اترے گا)-

اِذَا مَشَتْ هٰذِهِ الْاُمَّۃُ السُّمَیْهَاءَ فَقَدْ تُوُدِّعَ مِنْهَا - جب یہ امت اتراتی ہوئی کبر و غرور کی چال چلے گی تو بس وہ چھوڑ دی جائے گی)-

اِرْکَبُوْا هٰذِهِ الدَّوَابَّ سَالِمَۃً وَّ اِیْتَدِعُوْهَا سَالِمَۃً - ان جانوروں پر سوار ہو جب وہ تندرست ہوں اور تندرستی کی ہی حالت میں ان کو چھوڑ دو (سواری موقوف کر دو جب ضرورت نہ رہے یہ نہیں کہ ضرورت بے ضرورت خواہ مخواہ ہر وقت ان پر سواری کر کے ان کو بیمار اور ناتوان بنا دو)-

صَلّٰی مَعَهٗ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ اُنَیْسٍ وَّعَلَیْهِ ثَوْبٌ مُتَمَزِّقٌ فَلَمَّا انْصَرَفَ دَعَالَهٗ بِثَوْبٍ فَقَالَ تَوَدَّعْهُ بِخَلَقِكَ هٰذَا - عبداللہ بن انیس نے آنحضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھی وہ ایک پھٹا ہوا کپڑا پہنے تھے - جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو ان کے لئے ایک کپڑا منگایا اور فرمایا اس کو اپنے پرانے کپڑے سے محفوظ رکھ (یعنی وقت بے وقت پرانا کپڑا پہنتا رہ لیکن جب نماز کے لئے آئے یا کسی مجلس میں جائے تو یہ نیا کپڑا پہن لے - تَوْدِیْع کے اصل معنی ایک کپڑے سے دوسرے کپڑے کی حفاظت کرنے کے ہیں یا گٹھری میں باندھ کر اس کو محفوظ رکھنے کے)-

اِذَا خَرَصْتُمْ فَخُذُوْا وَدَعُوا الثُّلُثَ فَاِنْ لَّمْ تَدَعُوا الثُّلُثَ فَدَعُوا الرُّبُعَ - جب تم میوؤں کا انچنہ (تخمینہ جو درختوں پر کیا جاتا ہے یعنی اندازہ کہ اتنا میوہ نکلے گا) کرو تو دو تہائی اس مقدار کی لو جتنی زکوٰۃ میں لی جانا چاہئے اور ایک تہائی اور صاحب مال کو چھوڑ دو - (کیونکہ میوے میں گرا پڑا ہوتا ہے جانور کھا جاتے ہیں دوسرے مہمانوں اور محتاجوں کو دینا ہوتا ہے تو صاحب مال پر سراسر آسانی کی گئی) بعض نے اس حدیث کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ جب صاحب مال تمہارے انچنہ پر راضی نہ ہو تو تہائی یا چوتھائی کل میوے کی اس کے لئے چھوڑ دو وہ اس میں تصرف کرتا رہے اور باقی میوہ درختوں پر رہنے دے سوکھنے کے بعد کل کی زکوٰۃ لی جائے نہ یہ کہ اس کو بلا عوض چھوڑ دیا جائے یا وہ مجرا دیا جائے-

دَعْ دَاعِیَ اللَّبَنِ - کچھ دودھ تھن میں دودھ مانگنے والے کے لئے چھوڑ دیا جائے (سب نہ نچوڑ لو کہ ایک قطرہ نہ رہے)-

لَکُمْ یَا بَنِیْ نَهْدٍ وَّدَائِعُ الشِّرْکِ - اے بنی نہد مشرکوں نے جو مال زمانۂ جاہلیت میں تمہارے پاس امانت رکھ دیا تھا وہ

لے لو (کیونکہ وہ کافروں کا مال ہے) بشرطیکہ تم نے کوئی عہد اور وعدہ ان سے نہ کیا ہو (ورنہ عہد کا پورا کرنا ضرور ہے)۔

اِنَّهٗ وَادَعَ بَنِیْ فُلَانٍ - آپ نے فلاں لوگوں سے صلح کی (یعنی جنگ کو ترک کریں گے اور ہر ایک دوسرے پر حملہ کرنے سے باز رہے گا)۔

وَكَانَ كَعْبُ الْقُرَظِیُّ مُوَادِعًا لِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - کعب قرظی نے آنحضرتؐ سے مصالحت کی تھی۔

غَيْرَ مَكْفُوْرٍ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ رَبَّنَا - اپنے پروردگار کے نہ ناشکرے ہیں نہ اس کی اطاعت کو چھوڑنے والے ہیں نہ اس سے بے پرواہ ہونے والے ہیں۔

مِنْ قَبْلِهَا طِبْتَ فِي الظِّلَالِ وَفِيْ مُسْتَوْدَعٍ حَيْثُ يُخْصَفُ الْوَرَقُ - اس سے پہلے آپ بہشت کے سایوں میں خوش وخرم تھے اور اس مقام میں جہاں پتے چپکائے گئے تھے (آدمؑ اور حوا نے اپنا ستر پتے چپکا کر چھپایا تھا)۔

مَنْ تَعَلَّقَ وَدَعَةً لَاوَدَعَ اللّٰهُ لَهٗ - جو شخص ودعہ لٹکائے (ودعہ ایک سفید چیز ہے جو سمندر سے لائی جاتی ہے۔ عرب لوگ نظر بد کو دفع کرنے کے لئے بچوں کے حلق پر اس کو لٹکاتے) اللہ تعالیٰ اس کو آرام اور فراغت نہ دے یا اللہ تعالیٰ اس کے ڈر کو کم نہ کرے۔

لَاتَاْخُذْ بِقَوْلِكَ فَتَدَعُ قَوْلَ زَيْدٍ - تو اپنا قول لے کر زید کا قول مت چھوڑ۔

فَاَبٰى اَهْلُ مَكَّةَ اَنْ يَّدْعُوْهُ - مکہ والوں نے اس کے چھوڑنے سے انکار کیا۔

لَااَدَعُ شَيْئًا - میں کوئی چیز چھوڑنے والا نہیں (وہ کہتے تھے قرآن میں کوئی آیت منسوخ نہیں ہے)۔

فَاِذَا رَاَيْتُهٗ وَقَعْتُ سَاجِدًا فَيَدَعُنِیْ مَا شَاءَ اللّٰهُ - جب میں پروردگار کو دیکھوں گا تو سجدہ میں گر پڑوں گا - اور جب تک وہ چاہے گا مجھ کو سجدہ میں پڑا رہنے دے گا (امام احمدؒ کی مسند میں ہے کہ یہ سجدہ دنیا کے ایک ہفتہ کے برابر ہوگا)۔

فَاِنَّ لَهٗ اَصْحَابًا يُّحَقِّرُ اَحَدُكُمْ صَلٰوتَهٗ - اس کے چند ساتھی ہوں گے (خارجی) تم میں کوئی اپنی نماز کو ان کی نماز کے مقابل حقیر جانے گا (ظاہر میں ایسے نمازی اور پرہیز گار متقی اور تہجد گزار ہوں گے)۔

لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَهُوَ يُحِبُّ اَنْ يَّعْمَلَ بِهٖ - ایک کام کو چھوڑ دیتا ہے لیکن وہ چاہتا ہے کہ اس کو کرے۔

بَابُ الْجَزَاءِ وَالْمُوَادَعَةِ - جزیہ اور چھوڑ دینے کا بیان (یعنی ذمی کافر سے جزیہ لینے کا اور حربی کافر کو امان دے کر چھوڑ دینے کا بیان)۔

حَجَّةُ الْوَدَاعِ - آنحضرت ﷺ کا آخری حج، جس میں آپ نے لوگوں کو رخصت کیا - آپ کو معلوم ہو گیا تھا کہ اب وفات قریب ہے - سورۂ اِذَا جَاءَ نَصْرُ اللّٰهِ سے آپ یہ سمجھ گئے تھے - کہتے ہیں ہجرت کے بعد آپ نے صرف یہی حج کیا تھا ۱۰ ہجری میں۔

لَايَدَعُهَا اَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا - جو کوئی اس سے نفرت کر کے اس کو چھوڑ دے گا۔

كَالْمُوَدِّعِ لِلْاَحْيَاءِ وَالْاَمْوَاتِ - جیسے زندوں اور مردوں سے رخصت ہوئے تھے (مردوں سے مراد احد کے شہید ہیں - پہلے آنحضرتؐ وہاں تشریف لے گئے ان کے لئے ایسی دعا کی جیسے رخصت ہوتے وقت کرتے ہیں - پھر وہاں سے لوٹ کر مدینہ آئے منبر پر چڑھے اور زندوں کو بھی ایسا وعظ سنایا جیسے رخصت ہو رہے ہیں)۔

صَلِّ صَلٰوةَ مُوَدِّعٍ - ایسی نماز پڑھ جیسے تو دنیا کو رخصت کر رہا ہے (خیال کر کہ بس یہی آخری نماز ہے یعنی خوب دل لگا کر خضوع اور خشوع کے ساتھ پڑھ)۔

مَوْعِظَةَ مُوَدِّعٍ - رخصت کرنے والے کی سی نصیحت (وہ کوئی بات نہیں چھوڑتا سب کہہ دیتا ہے)۔

فَاَوْدِعُوْا اَهْلَهٗ بِالسَّلَامِ - اس کے گھر والوں کے پاس سلام امانت رکھوا دو۔

اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ - میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں۔

اَسْتَوْدِعُ اللّٰهَ دِيْنَكَ وَ اَمَانَتَكَ - میں تیرا دین اور ایمان اللہ کے سپرد کرتا ہوں (وہ محفوظ رکھنے والا ہے)۔

دَعُوا التُّرْكَ وَالْحَبْشَةَ مَا وَ دَعُوْكُمْ - ترکوں اور حبشیوں کو اس وقت تک چھوڑ دو جب تک وہ تم کو چھوڑ دیں (یعنی ترکوں کے ملک پر تم حملہ نہ کرو وہ بڑے جنگی لوگ ہیں' اسی طرح حبش کا ملک سخت گرم ہے وہاں پانی نہیں ملتا وہاں بھی نہ جاؤ لیکن اگر ترک اور حبشی تمہارے ملک پر حملہ کریں تب تو ان سے لڑنا فرض ہے (یہ حدیث جب آپ نے فرمائی تھی اس وقت ترک اور حبشی کافر تھے - اب اللہ کے فضل سے ترک اور حبش کی کئی قومیں مسلمان ہوگئی ہیں)-

لَمْ يَدَعُوْهَا فِيْ يَدِهٖ طَرْفَةَ عَيْنٍ حَتّٰى يَأْخُذُوْهَا - فرشتے روح کو ملک الموت کے ہاتھ میں (جب وہ نکال لیتا ہے) ایک دم نہیں چھوڑتے اس کو لے لیتے ہیں -

اِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوْهُ - جب تمہارے صاحب مر جائیں (اس سے آنحضرتؐ نے اپنے تئیں مراد لیا) تو ان کو چھوڑ دو (زیادہ روؤ پیٹو نہیں' صبر کرو - اللہ تعالیٰ ہر فوت ہونے والے کا بدلہ دیتا ہے - بعض نے کہا صَاحِبُكُمْ سے ہر گھر والا مراد ہے یعنی جب کوئی مر جائے تو اب اس کے عیب بیان نہ کرو اس کا ذکر چھوڑ دو یا مرنے کے بعد اس کی محبت دل سے نکال دو' زیادہ روؤ پیٹو نہیں)-

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ غَيْرَ مُوَدِّعٍ رَّبِّيْ - شکر اللہ تعالیٰ کا میں اپنے مالک کی تابعداری چھوڑنے والا نہیں (ایک روایت میں مُوَدَّعٍ بہ فتحہ دال ہے یعنی میرا مالک چھوڑا نہیں گیا ہے)-

وَلَا يَدَعُهَا لِلشَّيْطٰنِ - (اگر لقمہ ہاتھ سے گر جائے تو اس کو پونچھ کر صاف کر کے کھا لے) شیطان کے لئے نہ چھوڑے -

اَرْبَعٌ لَمْ يَدَعْهُنَّ النَّاسُ - جاہلیت کے زمانے کی چار باتیں لوگ نہیں چھوڑیں گے (قیامت تک کرتے رہیں گے اگر بعض چھوڑ دیں گے تو بعض کریں گے)-

حَتّٰى يَكُوْنَ الرَّجُلُ هُوَ يَدَعُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - (آنحضرتؐ سے جب کوئی مصافحہ کرتا تو آپ اس کا ہاتھ نہ چھوڑتے) یہاں تک کہ وہی آنحضرتؐ کا ہاتھ چھوڑ دیتا -

وَرَمْيُ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَالتَّوْدِيْعِ - ایام تشریق اور تودیع میں رمی کرنے کا بیان (ایام تشریق تو ۱۱-۱۲-۱۳ ذی الحجہ اور ایام تودیع یعنی منیٰ سے رخصت ہونے کے دن یا طواف الوداع کرنے کے دن ۱۲-۱۳ ذی الحجہ ہیں)-

اَسْتَوْدِعُكَ اللّٰهَ غَيْرَ مُوَدَّعٍ - میں تجھ کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کرتا ہوں جو چھوڑا نہیں گیا ہے -

مَاوَدَعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى - (یہ بھی ایک قرأت ہے بہ تخفیف دال یعنی) تیرے مالک نے تجھ کو نہیں چھوڑا -

قَالَ هَلْ بَلَّغْتُ قَالُوْا نَعَمْ طَفِقَ يَقُوْلُ اَللّٰهُمَّ اَشْهَدُ ثُمَّ وَدَّعَ النَّاسَ - (آنحضرتؐ نے حجۃ الوداع میں لوگوں کو خطبہ دیا) پھر فرمایا دیکھو میں نے اللہ تعالیٰ کا حکم تم کو پہنچا دیا - انھوں نے کہا - جی ہاں پہنچا دیا - تب آپؐ نے یہ کہنا شروع کیا - یا اللہ! گواہ رہ - پھر لوگوں کو رخصت کیا (اسی وجہ سے اس کا نام حجۃ الوداع ہوا)-

وَاسْتَوْدَعَهَا اُمَّ سَلَمَةَ - بی بی ام سلمہؓ کے سپرد کر کے ان سے اس کی حفاظت چاہی -

دَعَةٌ اور سَعَةٌ - اچھی فراغت اور کشادگی -

وَلَا دَعَةٌ مُّرِيْحَةٌ - اور نہ ایسی راحت جو دور کرنے والی ہو -

وَمَاوَاهُ الْمُوَادَعَةُ - علم کا ٹھکانہ بحث مباحثہ' مذاکرہ مناظرہ ہے (بغیر اس کے قائم نہیں رہتا آدمی سب بھول جاتا ہے -

وَدْفٌ - گلنا' بہنا' ٹپکنا -

تَوَدُّفٌ - بحث کرنا' اوپر نمودار ہونا -

اِسْتِيْدَافٌ - ٹپکانا -

فِي الْوُدَافِ الْغُسْلُ - مذی کے اوپر جو پانی ذکر سے نکلے اس سے غسل واجب ہو جاتا ہے -

وَدَفَ الشَّحْمُ - چربی گل گئی' ٹپکی -

فِي الْاَدَافِ الدِّيَةُ - ذکر کاٹنے میں پوری دیت دینا ہوگی -

وَدْقٌ - نزدیک ہونا' گنجائش دینا (جیسے وُدُوْقٌ) انس لینا' کشادہ ہونا' مینہ برسنا' تیز ہونا' لٹک آنا' بہنا -

وَدَقٌ اور وَدَاقٌ اور وَدَقَانٌ- مادہ کو نر کی خواہش ہونا-

اِیْدَاقٌ - مینہ برسنا-

اِسْتِیْدَاقٌ - نر کی خواہش کرنا-

وَدْقٌ - مینہ بارش-

فَتَمَثَّلَ لَهٗ جِبْرِيْلُ عَلٰى فَرَسٍ وَّدِيْقٍ - جبرئیلؑ ان کو دکھائی دیئے ایک مادیان گھوڑی پر سوار جس کو نر کی خواہش تھی-

فَاِنْ هَلَكْتُ فَرَهْنٌ ذِمَّتِیْ لَهُمْ بِذَاتِ وَدْقَيْنِ لَايَعْفُوْلَهَا اَثَرٌ - (حضرت علیؓ نے فرمایا) اگر میں ہلاک ہوا تو میں ذمہ کرتا ہوں شرط کے طور پر کہ ان کو ایک سخت لڑائی لڑنا ہوگی جس کا نشان نہ مٹے گا (ذَاتُ وَدْقَيْنِ - وہ ابر جس میں سے دو زور کے مینہ برسیں سخت جنگ کو اس سے تشبیہ دی)-

فِیْ يَوْمٍ ذِیْ وَدِيْقَةٍ - سخت گرمی کے دن میں-

بَرَكَةٌ مِّنَ الْوَابِلِ تُدَافِعُ الْوَدْقَ بِالْوَدْقِ - ایسے زور کے مینہ کی برکت کہ ایک مینہ دوسرے مینہ کو دھکیلتا ہو-

غَيْثًا وَّدِقًا - ابر برسنے والا-

وَدَكٌ - چکنا ہونا-

تَوْدِيْكٌ - چکنائی ڈالنا-

وَدَكٌ - چکنائی (گوشت کی ہو یا چربی کی)-

بَنَاتُ اَوْدَكٍ - آفتیں-

وَيَحْمِلُوْنَ مِنْهَا الْوَدَكَ - اس میں سے چکنائی یا تیل اٹھاتے ہیں-

فَلَمَّا اَصَبْنَا الْوَدَكَ لَانَتِ الْعُرُوْقُ - جب سے ہم کو چکنائی ملی (چربی اور روغن کھانے لگے) تو رگیں نرم ہو گئیں-

دِجَاجَةٌ اور دِيْكَةٌ - موٹی چربی دار مرغی-

وَدْنٌ - بھگونا، تر کرنا، دلہن کی خدمت اچھی طرح کرنا، چھوٹا کرنا، مارنا-

وَدْنٌ - دبلا بچہ جننا-

تَوْدِيْنٌ - تر کرنا، بھگونا-

تَوَدُّنٌ - نرم ہونا-

وَدِيْنٌ - بھگویا ہوا، تر کیا ہوا-

وَعَلَيْهِ قِطْعَةُ نَمِرَةٍ قَدْ وَصَلَهَا بِاِهَابٍ قَدْ وَدَنَهٗ - مصعب بن عمیرؓ کے جسم پر ایک کمبل کا ٹکڑا تھا جس پر ایک چمڑا تر کر کے جوڑ لگایا تھا- اوپر ان کا قصہ گزر چکا کہ وہ اپنے گھر کے امیر تھے مگر سب مال و متاع چھوڑ کر آنحضرتؐ کے ساتھ ہو گئے)-

اِنَّ وَجًّا كَانَتْ لِبَنِیْ اِسْرَائِيْلَ غَرَسُوْا وِدَانَهٗ - وج (ایک موضع ہے طائف میں) بنی اسرائیل کا تھا انھوں نے وہاں کی تر زمین میں درخت گاڑے تھے-

اِنَّهٗ كَانَ مَوْدُوْنَ الْيَدِ يَا مُوْدَنَ الْيَدِ - ذوالثدیہ خارجیوں کا سرغنہ اس کا ایک ہاتھ چھوٹا اور ناقص تھا-

وَدَّان - ایک موضع ہے جحفہ کے قریب-

وَدْیٌ یا دِيَةٌ - دیت (خون بہا) دینا، نزدیک کرنا-

وَدِیٌ (سفید پانی پیشاب کے بعد) نکلنا-

تَوْدِيَة - ودی نکلنا-

اِيْدَاءٌ - ہلاک ہونا-

فَوَدَاهُ مِنْ اِبِلِ الصَّدَقَةِ - آنحضرتؐ نے زکوٰۃ کے اونٹوں میں سے اس کی دیت دلائی-

اِنْ اَحَبُّوْا قَادُوْا وَ اِنْ اَحَبُّوْا وَادُوْا - مقتول کے وارث چاہیں تو قصاص لیں چاہیں تو دیت لیں (ان کو اختیار ہے یعنی قتل عمد میں بھی وارث قصاص معاف کر کے دیت لے سکتے ہیں- خود قرآن میں موجود ہے فَمَنْ عُفِیَ لَهٗ مِنْ اَخِيْهِ شَیْءٌ الآیہ- مجمع البحرین میں ہے کہ دیتیں مختلف ہیں- پیٹ کے بچہ کی دیت اس میں جان نہ پڑی ہو سو دینار ہیں اور نطفہ کی دیت بیس دینار ہیں اور علقہ کی چالیس دینار اور مضغہ کی ساٹھ دینار اور ہڈی کی اسی دینار- اگر پیٹ کا بچہ روئے تب تو اس کی دیت ہزار دینار ہے- عورت ہو تو پانچ سو دینار- اسی حساب سے ہر چیز میں عورت کی دیت مرد کی آدھی ہے- میں کہتا ہوں جنین کی دیت ایک بردہ ہے- جیسے حدیث میں وارد ہے)-

وَدِیٌّ - کھجور کے چھوٹے چھوٹے بچے-

اِمَّا اَنْ يَّدُوْا صَاحِبَكُمْ وَ اِمَّا يُؤْذَنُوْا بِحَرْبٍ - یا تو وہ تمہارے ساتھی کی جو مارا گیا دیت دیں یا ان کو جنگ کا نوٹس (اطلاع) دے دی جائے-

يُوْدَى الْمُكَاتَبُ بِحِصَّةِ مَا اَدّٰی - مکاتب کی دیت

حصہ رسد اس حساب سے ہوگی جتنا اس نے بدل کتابت میں سے ادا کیا ہے (مثلاً آدھا بدل کتابت ادا کر دیا ہے تو آدھے کی دیت آزاد کی سی ہوگی اور آدھے کی غلام کی سی)-

وَدِيٌّ- وہ پانی جو ذکر میں سے پیشاب کے بعد نکل آتا ہے (بعض نے وَدْیٌ کہا ہے لیکن وَدِیٌّ زیادہ فصیح ہے)-

مَاتَ الْوَدِيُّ- کھجور کے بچے مر گئے (چھوٹے چھوٹے پودے) قحط کی وجہ سے-

لَمْ يَشْغَلْنِيْ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ غَرْسُ الْوَدِيِّ- (ابو ہریرہؓ کہتے ہیں) مجھ کو دوسرے صحابہ کی طرح کھجور کے بچے گاڑنے نے آنحضرتؐ کی صحبت سے نہیں روکا (یعنی میرا نہ باغ تھا نہ کھیت کہ میں پودے بونے میں لگا رہتا- میں تو شب و روز روٹی مل گئی تو آنحضرتؐ کے پاس رہتا)-

سَرَقَ وَدِيًّا- کھجور کا ایک بچہ (پودا) چرایا-

وَاَوْدٰى سَمْعُهٗ اِلَّا نِدَايًا- اس کی سماعت جاتی رہی مگر پکار کر کوئی بات کرے تو سنتا ہے (مگر اونچا سنتا ہے)-

بابُ الواو مع الذّال

وَذْأٌ- عیب کرنا' تحقیر کرنا' ڈانٹنا' جھڑکنا-

اِتِّذَاءٌ- جھڑک جانا-

وَذْءَةٌ- علت' عیب-

اِنَّ رَجُلًا قَامَ فَنَالَ مِنْ عُثْمَانَ وَذَأَهٗ ابْنُ سَلَامٍ فَاتَّذَاَ- ایک شخص کھڑا ہوا اور حضرت عثمانؓ کو برا کہنے لگا- عبداللہ بن سلام نے اس کو جھڑکا' تب وہ باز آ گیا (جھڑکی کا اثر اس پر ہوا)-

وَدِيٌ- وہ پانی جو منی کے بعد نکلے-

اَلْوَذِيُ هُوَ مَا يَخْرُجُ مِنَ الْاَدْوَاءِ- وذی وہ پانی ہے جو بیماری کی وجہ سے نکلے-

وَذْحٌ- تیز چلنا' بالوں سے مینگنی یا پیشاب لٹک جانا-

لَيُسَلَّطَنَّ عَلَيْكُمْ غُلَامُ ثَقِيْفٍ اَلذَّيَّالُ الْمَيَّالُ اِيْهِ اَبَا وَذَحَةَ- (حضرت علیؓ نے فرمایا) تم پر ثقیف کا ایک چھوکرا (حجاج بن یوسف) حاکم بنایا جائے گا جو اترانے والا اور باطل کی طرف جھک جانے والا ہوگا اے ابو وذحہ! اور جو کہتا ہے کہ اِنَّهٗ رَاٰى خُنْفُسَاءَةً فَقَالَ قَاتَلَ اللّٰهُ اَقْوَامًا يَزْعُمُوْنَ اَنَّ هٰذِهٖ مِنْ خَلْقِ اللّٰهِ فَقِيْلَ مِمَّ هِيَ فَقَالَ مِنْ وَذَحِ اِبْلِيْسَ حجاج نے خنفساء کو دیکھا (کالا بد بودار کیڑا) تو کہا- اللہ ان لوگوں کو تباہ کرے جو کہتے ہیں یہ کیڑا اللہ کا پیدا کیا ہوا ہے- لوگوں نے کہا پھر کہاں سے آیا؟ حجاج نے کہا یہ ابلیس کا گوہ ہے-

وَذْرٌ- کاٹنا' نشتر لگانا' چھوڑ دینا-

فَاَتَيْنَا بِثَرِيْدَةٍ كَثِيْرَةِ الْوَذْرِ- ہمارے پاس ثرید لایا گیا جس میں گوشت کے ٹکڑے بہت تھے-

رُفِعَ اِلَيْهِ رَجُلٌ قَالَ لِاٰخَرَيَا بْنَ شَامَّةِ الْوَذْرِ- حضرت عثمانؓ کے پاس ایک شخص لایا گیا جس نے دوسرے شخص کو اِبْنُ شَامَّةِ الْوَذْرِ کہا (یہ ایک گالی ہے یعنی ذکر سونگھنے والی کا بیٹا یعنی زانیہ چھنال کا بیٹا- کیونکہ زانیہ مختلف ذکروں کو سونگھتی ہے)-

شَرُّ النِّسَاءِ الْوَذِرَةُ الْمَذِرَةُ- بری عورت وہ ہے جو جماع کے وقت نہیں شرماتی' فسادی-

اِنِّيْ اَخَافُ اَنْ لَّا اَذَرَهٗ- مجھ کو ڈر ہے کہیں میں اس کے حالات بیان کرنا چھوڑ نہ دوں (کیونکہ وہ بہت طول طویل ہیں- بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے- میں ڈرتی ہوں اس سے جدا ہونے پر قدرت نہ پاؤں کیونکہ میری اولاد اسی کے نطفہ سے ہے)-

ذَرْهَا- اب اونٹنی کی باگ چھوڑ دے (کیونکہ جو پوچھنا تھا وہ پوچھ چکا- اب اونٹنی کی باگ ڈھیلی کر کے جلد اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہو- یہ جب ہے کہ پوچھنے والا گنوار اونٹ پر سوار ہو اگر آنحضرتؐ اونٹ پر سوار ہوں تو اس نے جواب لینے کے لئے آنحضرتؐ کی اونٹنی کی باگ تھام لی ہوگی- آپ نے فرمایا اب چھوڑ دے اس کو جلد جانے دے)-

وَذْفٌ- بہنا' چھوٹے چھوٹے قدم رکھ کر مونڈھے ہلا کر ناز سے چلنا یا جلد جانا-

وُذَافٌ- ذکر-

وَذَفَةٌ- عورت کاٹنہ-

اِنَّهٗ نَزَلَ بِاُمِّ مَعْبَدٍ وَذْفَانَ مَخْرَجِهٖ اِلَى الْمَدِيْنَةِ-

آنحضرتؐ جب مکہ سے مدینہ کو روانہ ہوئے تو ام معبد کے پاس کھڑے کھڑے اترے (جلدی وہاں سے تشریف لے گئے)۔

وَذْلَةٌ۔ ہلکی پھلکی چالاک لونڈی۔

وَذَالَةٌ۔ گوشت کا ٹکڑا جو قصاب تقسیم سے پہلے کاٹ لے۔

وَذِيْلَة۔ آئینہ اور چاندی کا چمکتا ٹکڑا اور کوہان کی چربی کا ٹکڑا' اچھے قد والی عورت۔

مَازِلْتُ اَرُمُّ اَمْرَكَ بِوَذَائِلِه۔ (عمرو بن عاصؓ نے معاویہؓ سے کہا) میں تو تمہارا کام چاندی کے ٹکڑوں سے آراستہ کرتا رہا (لوگوں کے دل تمہاری طرف رجوع کرائے اچھی آراء دے کر تمہاری حکومت جمائی)۔

وَذْمٌ۔ تسمے ٹوٹ جانا۔

تَوْذِيْمٌ۔ کتے کے گلے میں پٹہ ڈالنا تاکہ معلوم ہو کہ وہ سدھا ہوا پالتو ہے' ٹکڑے ٹکڑے کرنا' زیادہ ہونا۔

اِيْذَامٌ۔ تسمہ سے باندھنا۔

اُرِيْتُ الشَّيْطٰنَ فَوَضَعْتُ يَدِیْ عَلٰى وَذَمَتِه۔ شیطان مجھ کو دکھایا گیا۔ میں نے اپنا ہاتھ اس کے گلے کے پٹے پر رکھا (گویا کتا تھا کہ اس کا پٹہ پکڑ لو تو قابو میں آجاتا ہے)۔

اِذَا وَ ذَّمْتَهٗ وَ اَرْسَلْتَهٗ وَ ذَكَرْتَ اِسْمَ اللّٰهِ فَكُلْ۔ جب تو کتے کے گلے میں پٹہ ڈالے اور اس کو اللہ تعالیٰ کا نام لے کر شکار پر چھوڑ دے تو وہ شکار کھا (پٹہ ڈالنے سے یہ مراد ہے کہ اس کی تربیت پوری ہوگئی ہو)۔

فَرَبَطَ كُمَّيْهِ بِوَذَمَةٍ۔ اس کی دونوں آستینیں ایک تسمہ سے باندھیں۔

اَوْذَمَ السِّقَاءَ۔ مشک کو تسمہ سے باندھا۔ (یہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا۔ ایک روایت میں اس طرح ہے اَوْذَمَ الْعَطِلَةَ بیکار پڑے ہوئے ڈول کو (جس کے تسمے کنڈے ٹوٹ گئے تھے) تسمے لگا کر درست کیا (وہ پانی نکالنے کے قابل ہوا۔ مطلب یہ ہے کہ اسلام کی قوت دی اس کی بنا مضبوط کی)۔

لَئِنْ وَلِيْتُ بَنِیْ اُمَيَّةَ لَاَنْفُضَنَّهُمْ نَفْضَ الْقَصَّابِ الْوِذَامَ۔ (حضرت علیؓ نے کہا) اگر مجھ کو بنی امیہ پر قدرت ملی تو میں ان کو جھاڑ پونچھ کر ایسا صاف کردوں گا جیسے قصاب کلیجی اوجھڑی وغیرہ کو جو زمین پر گر جاتی ہے مٹی سے صاف کرتا ہے (مجمع البحرین میں لَئِنْ بَقِيْتُ لَهُمْ ہے یعنی اگر میں زندہ رہا تو بنی امیہ کو ایسا کروں گا)۔

وَ ذِمَتِ الدَّلْوُ۔ ڈول کا تسمہ ٹوٹ گیا۔

بابُ الواو مع الرّاء

وَرْأٌ۔ دفع کرنا' ہٹانا' بھر جانا۔

وَرَاءٌ۔ پوتا' پیچھے' پرے' آگے۔

وَرَبٌ۔ بگڑ جانا۔

مُوَارَبَةٌ اور وِرَابٌ۔ فریب دینا' مکر کرنا۔

وَرْبَةٌ۔ گانٹھ۔

مَوْرُوْب۔ منحرف۔

وَاِنْ بَايَعْتَهُمْ وَارَبُوْكَ۔ اگر تو ان سے بیعت کر لے تو تجھ کو فریب دیں گے تجھ سے دغا کریں گے۔

وِرْثٌ یا اِرْثٌ یا اِرْثَةٌ یا وِرَاثَةٌ یا وَرِثَةٌ یا تُرَاثٌ۔ ترکہ ملنا۔

تُرَاثٌ اور مِيْرَاثٌ۔ ترکہ۔

تَوْرِيْثٌ۔ وارث بنانا یعنی میت کے مال سے اس کو کچھ دلانا۔

اِيْرَاثٌ۔ وارث بنانا' حاصل کرانا۔

تَوَارُثٌ۔ ایک دوسرے کا وارث ہونا۔

اَلْوَارِثُ۔ اللہ تعالیٰ کا ایک نام وارث بھی ہے یعنی سب مخلوقات کا ان کی فنا کے بعد وہی وارث ہوگا (باقی رہے گا)۔

اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَاجْعَلْهُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ۔ یا اللہ! مجھ کو میرے کان (سماعت) اور (آنکھ) بصارت سے فائدہ اٹھانے دے اور ان دونوں کو میرا وارث بنا (یعنی موت تک ان کو صحیح و سالم رکھ' گویا دوسری قوتوں کے یہ دونوں وارث ہوئے۔ ایک روایت میں وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ ہے تو ضمیر اِمْتَاع کی طرف راجع ہوگی۔ یعنی ان دونوں سے فائدہ اٹھانا موت تک رکھ)۔

هٰذَانِ السَّمْعُ وَالْبَصَرُ- یہ دونوں (یعنی ابوبکرؓ اور عمرؓ) کان اور آنکھ ہیں-

اِنَّهٗ اَمَرَ اَنْ یُوَرَّثَ دُوْرَ الْمُهَاجِرِیْنَ النِّسَاءُ- آنحضرتؐ نے حکم دیا کہ مہاجرین کے گھروں کی وارث ان کی عورتیں ہوں (گھروں کی تقسیم میں بھی ان کو حصہ ملے کیونکہ وہ غریب الوطن تھیں ان کے پاس رہنے کو ٹھیکرا بھی نہ تھا' یا یہ مطلب ہے کہ بہ طور سلوک کے مکانات ان کے قبضہ میں رہیں جیسے آنحضرتؐ کے حجرے ان کے قبضے میں رہے)-

نَحْنُ مَعَاشِرُ الْاَنْبِیَاءِ لَانَرِثُ وَلَا نُوْرَثُ مَا تَرَكْنَاهُ فَهُوَ صَدَقَةٌ- آنحضرتؐ نے فرمایا- ہم پیغمبر لوگ نہ کسی کے وارث ہوتے ہیں نہ ہمارا کوئی وارث ہوتا ہے' ہم جو چھوڑ جائیں وہ صدقہ ہے (فقیروں اور مسکینوں کا حق ہے- اسی حدیث سے حضرت ابوبکر صدیقؓ نے استدلال کر کے حضرت فاطمہؓ کو آنحضرتؐ کا ترکہ نہیں دلایا- پھر حضرت عمر فاروقؓ نے بھی اپنی خلافت میں حضرت علیؓ اور حضرت عباسؓ کو صرف انتظام کرنے کے لئے یہ جائداد سپرد کر دی تھی' انھوں نے تقسیم کرانا چاہا تو حضرت عمر فاروقؓ نے منظور نہیں کیا- کیونکہ یہ جائداد ان کی ملک نہ تھی بلکہ ان کی نگرانی ان کے سپرد کی گئی تھی تاکہ اس کی آمدنی ان ہی کاموں میں خرچ کریں جن میں آنحضرتؐ خرچ کرتے تھے- اب قرآن شریف میں جو آیا ہے وَوَرِثَ سُلَیْمَانُ دَاوٗدَ اور یَرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ یَعْقُوْبَ اس سے وارثت علمی اور نبوتی مراد ہے' نہ کہ وراثت مالی)-

لَمْ یُوَرِّثُوْا دِیْنَارًا- دینار ترکہ میں نہیں چھوڑا-

یَرِثُ الْاَنْصَارِیُّ الْمُهَاجِرِیَّ- انصاری مہاجری کا وارث ہوگا (اور مہاجر انصاری کا)-

اَرِثُ مَالَهٗ- اس کا مال میں لے لوں گا (یعنی بیت المال میں داخل کر دیا جائے گا)-

اِنَّ الْعُلَمَاءَ وَرَثَةُ الْاَنْبِیَاءِ- عالم لوگ پیغمبروں کے وارث ہیں (یعنی دین کے عالم باعمل- اس لئے کہ علم پیغمبروں کا ترکہ ہے اور وہ عالموں کو ملا ہے)-

لَایَرِثُنِیْ اِلَّا ابْنَةٌ- میری وارث اولاد میں سے صرف ایک بیٹی ہے-

وَلَكَ تُرَاثِیْ- میرا ترکہ تجھ کو ملے گا (ایک روایت میں ثَوَابِیْ ہے شاید یہ راوی کی غلطی ہوگی)-

كَیْفَ یُوَرِّثُهٗ وَهُوَ لَایَحِلُّ لَهٗ- وہ اس کا وارث کیونکر ہو گا- کیونکہ یہ بچہ اگر اس کا بیٹا ہے تو اس کا غلام بنانا درست نہ ہوگا اور اگر دوسرے کا بیٹا ہے تو اس کی میراث لینا اس کا حلال نہ ہوگا-

وِرْدٌ یا وُرُوْدٌ- پہنچنا' نزدیک ہونا خواہ اس میں گھسے یا نہ گھسے- پانی پر آنا' حاضر ہونا' پھول نکالنا' دقت بے وقت آنا-

تَوْرِیْدٌ- پھول نکلنا' سرخ ہونا' گلابی رنگنا-

مُوَارَدَةٌ- دوسرے کے ساتھ آنا' دو شاعروں کا کلام ہم مضمون ہونا (اس کو تَوَارُدٌ بھی کہتے ہیں)-

تَوَرُّدٌ- گلابی ہونا-

اِیْرَادٌ- لانا' اعتراض کرنا-

اِتَّقُوا الْبِرَازَ فِی الْمَوَارِدِ- گزرگاہوں' راستوں گلیوں' نالیوں اور پانی کے گھاٹوں پر پاخانہ کرنے سے بچے رہو- (بعض نے کہا مَوَارِدُ مراد پانی کے راستے اور بہنے کے نالے ہیں)-

وِرْدٌ- وہ پانی جس پر تو پینے کے لئے جائے-

اِنَّهٗ اَخَذَ بِلِسَانِهٖ وَقَالَ هٰذَا الَّذِیْ اَوْرَدَنِی الْمَوَارِدَ- حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنی زبان تھامی اور فرمایا اسی نے تو مجھ کو ہلاکت کے مقاموں میں ڈالا-

كَانَ الْحَسَنُ وَ ابْنُ سِیْرِیْنَ یَقْرَاٰنِ الْقُرْاٰنَ مِنْ اَوَّلِهٖ اِلٰی اٰخِرِهٖ وَ یَكْرَهَانِ الْاَوْرَادَ- امام حسن بصری اور ابن سیرین قرآن کو سرے سے (ابتدا سے) اخیر تک پڑھ جاتے اور قرآن کے حصوں کو جو بعد کے لوگوں نے ٹھہرائے ہیں یعنی پارے اس کو مکروہ جانتے تھے- (کیونکہ پاروں میں انھوں نے مضمون کی رعایت نہیں کی' ایک سورت کا کچھ حصہ ایک پارہ میں ہے دوسرا حصہ دوسرے پارے میں- مضمون آدھا ادھر ہے آدھا ادھر-

حَلَبُهَا یَوْمَ وُرُوْدِهَا- جس دن ان کو پانی پر لایا اس دن ان کا دودھ دوہا-

وَرَاَیْتُ عَلَیْهَا دِرْعًا مُوَرَّدًا - میں نے گلابی رنگ کا کرتہ ان کے انگ پر دیکھا (اتفاقاً نظر پڑ گئی ہوگی یا وہ نابالغ ہوں گے)-

صَاحِبُ الْوِرْدِ مَلْعُوْنٌ - ورد پڑھنے والا (یعنی ہر روز ایک معین وظیفہ پڑھنے والا) ملعون ہے- دوسری روایت میں یوں ہے تَارِكُ الْوِرْدِ مَلْعُوْنٌ - ورد کو چھوڑ دینے والا ملعون ہے- دونوں حدیثوں میں تعارض نہیں ہے- پہلی حدیث اس شخص کے باب میں ہے جس سے مسلمانوں کی حاجتیں متعلق ہوں ان کی مصالح اسی کے مشورے اور حکم پر موقوف ہوں اور وہ اپنا منصبی کام چھوڑ کر اوراد اور وظائف میں مشغول رہے- اسی لئے بادشاہوں اور حاکموں کا بڑا وظیفہ اور عبادت یہ ہے کہ رعایا کی دادرسی اور خبر گیری کریں نہ یہ کہ دن بھر نماز اور وظیفہ پڑھتے رہیں اور دوسری حدیث اس شخص کے باب میں ہے جو بلا عذر اپنا معین اور معمولی وظیفہ چھوڑ دے اور لہو ولعب میں مصروف رہے)-

مُنْتَفِخَةُ الْوَرِیْدِ - گردن کی رگ پھولی ہوئی (یعنی بدخلق غصہ والی)-

كَانَ عَلَیَّ ثَوْبَانِ مُوَرَّدَانِ - مجھ پر دو گلابی رنگ کے کپڑے تھے-

وَرَسٌ - کائی چڑھ جانا-

تَوْرِیْسٌ - ورس سے رنگنا-

وَرْس - ایک گھاس ہے زرد رنگ کی اس سے کپڑے رنگتے ہیں- بعض نے کہا ورس سرخ رنگ کو کہتے ہیں-

عَلَیْهِ مِلْحَفَةٌ وَّرْسِیَّةٌ - وہ ایک چادر ورس میں رنگی ہوئی اوڑھے تھے-

مِلْحَفَةُ وَرْسٍ یا مِلْحَفَةٌ مُّوَرَّسَةٌ - ورس میں رنگی ہوئی چادر-

لَایَلْبَسُ الْمَصْبُوْغَ بِالْوَرْسِ وَالزَّعْفَرَانِ - احرام والا شخص ورس اور زعفران میں رنگا ہوا کپڑا نہ پہنے-

اِنَّهُ اسْتَسْقٰی فَاُخْرِجَ اِلَیْهِ قَدَحٌ وَّرْسِیٌّ مُّفَضَّضٌ - امام حسینؓ نے پینے کا پانی مانگا تو ایک پیالہ زرد رنگ کی لکڑی کا لے کر آئے جس پر چاندی کا ملمع تھا-

وَرْضٌ - پتلا پاخانہ نکلنا-

تَوْرِیْضٌ - رات سے نیت کرنا، ٹھہرنا-

لَاصِیَامَ لِمَنْ لَّمْ یُوَرِّضْ مِنَ اللَّیْلِ - جب رات سے روزے کی نیت نہ کرے تو روزہ درست ہوگا-

وَرْطَةٌ - گانٹ، پوشیدہ چیز، ہلاکت، شدت، دشوار کام جس سے نجات مشکل ہو، کیچڑ جس میں سے نکلنا نہ ہو سکے، کنواں-

تَوْرِیْطٌ اور اِیْرَاطٌ - ورطہ میں ڈالنا-

تَوَرُّطٌ - ورطہ میں گرنا، مشکل میں پھنسنا-

وِرَاطٌ - مکروفریب-

لَاخِلَاطَ وَلَا وِرَاطَ - نہ زکوٰۃ کے جانوروں کو (جو علیحدہ علیحدہ دو شخصوں کے ہوں) ملا دینا درست ہے، اور نہ چھپا دینا (وراط یہ ہے کہ بکریاں ایک گڑھے میں چھپا دے کہ زکوٰۃ کے تحصیل دار کو خبر نہ ہو، پھر ورطہ ہر ایک بلا کو کہنے لگے جس سے مخلصی دشوار ہو- بعض نے کہا وِرَاط یہ ہے کہ اپنے اونٹ یا بکریاں دوسرے کے اونٹوں اور بکریوں میں غائب کر دے- بعض نے کہا تحصیل دار سے یہ کہنا کہ فلاں شخص کے پاس زکوٰۃ کا مال ہے- حالانکہ اس کے پاس وہ نہ ہو یعنی جھوٹی مخبری کرنا)-

اِنَّ مِنْ وَرَطَاتِ الْاُمُوْرِ الَّتِیْ لَا مَخْرَجَ مِنْهَا سَفْكَ الدَّمِ الْحَرَامِ بِغَیْرِ حِلِّهٖ - بڑی سخت آفت جس سے نکل نہیں سکتا یہ ہے کہ آدمی ناحق خون کرے، جس کا کرنا اس کو حلال نہیں-

اِسْتَوْرَطَ - ایسی مشکل میں پڑا جس سے خلاصی مشکل ہے-

اَسْاَلُكَ النَّجَاةَ مِنْ كُلِّ وَرْطَةٍ - میں تجھ سے ہر ایک مشکل سے خلاصی چاہتا ہوں-

مَنْ فَرَطَ تَوَرَّطَ - جس نے کسی کام میں افراط کی، حد سے تجاوز کیا وہ مشکل میں پھنسے گا (اعتدال حکمت کا سارا خلاصہ ہے)-

وَرْعٌ یا وَرَعٌ یا وَرَاعَةٌ یا وَرُوْعٌ یا وُرُوْعٌ - پرہیزگاری، گناہ سے بچنا-

رِعَةٌ اور رِیْعَةٌ کے بھی یہی معنی ہیں- نامرد ہونا، چھوڑا

ہونا' باز رہنا۔

تَوْرِيعٌ - باز رکھنا' پھیر دینا۔

مُوَارَعَةٌ - گفتگو کرنا' مشورہ کرنا۔

تَوَرُّعٌ - پرہیز گاری۔

مِلَاكُ الدِّيْنَ الْوَرَعُ - دین کا مدار پرہیز گاری پر ہے (کہ آدمی حرام سے بچتا رہے اور بعض وقت حلال سے بھی پرہیز کرے اگر اس میں شبہ ہو یا حرام میں پڑ جانے کا ڈر ہو)۔

وَرِّعِ اللِّصَّ وَلَا تُرَاعِهِ - چور کو ہٹا نکال کچھ انتظار مت کر (کہ وہ کیا کرے گا)۔

وَرِّعْ عَنِّيْ فِي الدِّرْهَمِ وَالدِّرْهَمَيْنِ - ایک روپیہ دو روپے کے مقدمے تم فیصلہ کر لو' میری طرف سے ان میں نائب رہو۔

وَ إِذَا اَشْفٰى وَرِعَ - جب کسی گناہ کے موقع پر آ جائے تو اس سے باز رہے (خدا سے ڈرے)۔

اِزْدَحَمُوْا عَلَيْهِ فَرَاٰى مِنْهُمْ رِعَةً سَيِّئَةً فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِلَيْكَ - امام حسن بصریؒ پر لوگوں نے ہجوم کیا - ان کی بے ادبی او گستاخی کو دیکھ کر کہا - یا اللہ! مجھ کو اپنے پاس بلا لے یا تیرے پاس شکوہ کرتا ہوں۔

اَعِذْنِيْ مِنْ سُوْءِ الرِّعَةِ - بری پرہیز گاری سے مجھ کو اپنی پناہ میں رکھ (بری پرہیز گاری یہ ہے کہ آدمی چھوٹی باتوں سے تو پرہیز کرے اور بڑے بڑے گناہ کرتا رہے مثلاً چاندی سونے کے برتن میں کھانے سے پرہیز کرے اور جب چاندی سونا ملے تو چرا لے یا دغا بازی سے ہاتھ کرے مزے سے چکھے ازار ٹخنوں کے نیچے لٹکانے یا مونچھ بڑھانے ڈاڑھی منڈانے سے تو پرہیز کرے لیکن جھوٹ اور غیبت اور افترا اور بہتان کرتا رہے)۔

وَبِنَهْيِهِ يَرِعُوْنَ - اس کی ممانعت پر باز رہتے ہیں۔

فَلَا يُوْرَعُ رَجُلٌ عَنْ جَمَلٍ يَخْتَطِمُهُ - اگر اونٹ کی ناک میں نکیل ڈالے تو کوئی اس کو نہ روکے۔

كَانَ اَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ يُوَارِعَانِهِ - حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ دونوں حضرت علیؓ سے مکالمہ اور مشورہ کرتے تھے (بڑے بڑے امور خلافت میں ان سے رائے لیتے)۔

لَا وَرَعَ كَالْكَفِّ - کوئی پرہیز گاری اس سے بڑھ کر نہیں ہے کہ آدمی حرام کاموں سے باز رہے یا مسلمانوں کی ایذا دہی سے۔

لَاتَعْدِلْ بِالرِّعَةِ - پرہیز گاری کے برابر کسی خصلت کو مت کر (وہ سب نیک خصلتوں میں افضل ہے)۔

اَوْرَعُ النَّاسِ مَنْ تَوَرَّعَ عَنْ مَّحَارِمِ اللّٰهِ - سب سے زیادہ پرہیز گار وہ ہے جو ان کاموں سے پرہیز کرے جن کو اللہ تعالیٰ نے حرام کیا ہے (مجمع البحرین میں ہے کہ ورع کی کئی اقسام ہیں' ایک تو ان کاموں سے پرہیز کرنا جن کی وجہ سے آدمی فاسق مردود و الشہادت ہو جاتا ہے اس کو ورع تائبین کہتے ہیں۔ دوسرے مشتبہ چیزوں سے پرہیز کرنا اس کو ورع صالحین کہتے ہیں۔ تیسرے حلال کا چھوڑ دینا اس ڈر سے کہ کہیں حرام تک نہ لے جائے اس کو ورع متقین کہتے ہیں۔ چنانچہ حدیث میں ہے کہ آدمی اس وقت تک متقی نہیں کہلاتا جب تک اس کام کو نہ چھوڑے جس کے کرنے میں کوئی قباحت نکل آئے مثلاً ترک کلام اس ڈر سے کہ غیبت اور کذب کی طرف منجر نہ ہو)۔

وَمَأْوَاهُ الْمُوَارَعَةُ - علم کا اصلی ٹھکانہ پرہیز گاری ہے (بغیر پرہیز گاری کے علم وبال ہے)۔

وَرْقٌ - پتے نکلنا' پتے لینا۔

تَوْرِيْقٌ - پتے نکلنا (جیسے اِيْرَاقٌ ہے) روپیہ' مال بہت ہونا' مراد کو نہ پہنچنا' غازی کو لوٹ نہ ملنا۔

تَوَرُّقٌ - پتے کھانا۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اَوْرَقَ جَعْدًا - اگر وہ گندم گوں گھونگھر بال والا بچہ جنے۔

خَرَجْتُ اَنَا وَ رَجُلٌ مِّنْ قَوْمِيْ وَهُوَ عَلٰى نَاقَةٍ وَّرْقَاءَ - میں نکلا اور میری قوم کا ایک مرد جو گندمی رنگ کی ایک اونٹنی پر سوار تھا (بعض نے کہا ورقاء وہ اونٹنی جس کی سفیدی میں سیاہی ملی ہو' بعض نے کہا کالی)۔

اَنْتَ طَيِّبُ الْوَرَقِ - آنحضرتؐ نے حضرت عمارؓ سے فرمایا تیری نسل عمدہ ہے (نسل کو پتوں سے تشبیہ دی)۔

لَمَّا قُطِعَ اَنْفُهٗ يَوْمَ الْكُلَابِ اِتَّخَذَ اَنْفًا مِّنْ وَّرِقٍ

فَاَنْتَنَ فَاتَّخَذَ اَنْفًا مِّنْ ذَهَبٍ-عرفجہ کی ناک جب کلاب کی جنگ میں کاٹی گئی تو انھوں نے چاندی کی ایک ناک بنا کر لگالی- لیکن وہ بدبودار ہوگئی-آخر سونے کی ناک بنائی-

وَرِقٌ-(بکسرۂ راء) چاندی-اور وَرَقٌ (بہ فتحہ را) کاغذ جس پر لکھتے ہیں-(اصمعی نے کہا یہ وَرَقٌ بہ فتحہ را ہے کیونکہ چاندی بدبودار نہیں ہوتی-صاحب نہایہ نے کہا میں اصمعی کے قول کو درست سمجھتا تھا-یہاں تک کہ ایک واقف کار تجربہ کار شخص نے مجھ سے بیان کیا کہ سونے کو مٹی نہیں کھاتی نہ اس میں رطوبت سے زنگ چڑھتا ہے اور نہ زمین اس کو کھاتی ہے نہ آگ-لیکن چاندی پر زنگ چڑھتا ہے پرانی ہو جاتی ہے' کالک اس پر آ جاتی ہے' بدبو دیتی ہے)-

رِقَةٌ-روپیہ' سکہ مارا ہوا-

فَرَاَيْنَا وَجْهَهٗ كَاَنَّهٗ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ-ہم نے آپ کا چہرہ دیکھا گویا مصحف کا ایک ورق تھا-

اَوْعَدْلُهَا-ای اس کے برابر چاندی-

خَمْسُ اَوَاقٍ مِّنَ الْوَرِقِ-پانچ اوقیے چاندی-

فَصَنَعَ النَّاسُ خَوَاتِيْمَ مِنْ وَرِقٍ فَطَرَحَهُ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ-آنحضرتؐ نے چاندی کی انگوٹھی بنائی' لوگوں نے بھی چاندی کی انگوٹھیاں بنائیں یہ حال دیکھ کر آنحضرتؐ نے اپنی انگوٹھی اتار کر ڈال دی پھینک دی (کہتے ہیں ابن شہاب نے اس حدیث میں سہو کیا-صحیح یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے سونے کی انگوٹھی بنائی تھی-لوگوں نے بھی آپ کی دیکھا دیکھی سونے کی انگوٹھیاں بنائیں تب آپ نے سونے کی انگوٹھی اتار کر پھینک دی اور چاندی کی انگوٹھی بنوالی)-

ضِرْسُ الْكَافِرِ وَ النَّارِ مِثْلُ وَرِقَانَ-کافر کی کچلی دوزخ میں اتنی بڑی ہوگی جیسے ورقان کا پہاڑ-

وَرِقَان-ایک پہاڑ ہے مکہ مدینہ کے درمیان-

رَجُلَانِ مِنْ مُّزَيْنَةَ يَنْزِلَانِ جَبَلًا مِّنْ جِبَالِ الْعَرَبِ يُقَالُ لَهٗ وَرِقَانُ فَيُحْشَرُ النَّاسُ وَلَا يَعْلَمَانِ-مزینہ قبیلہ کے دو آدمی عرب کے ایک پہاڑ ورقان پر اتریں گے اس کے بعد لوگوں کا حشر ہوگا ان کو خبر نہ ہوگی (حشر سے مراد مر جانا ہے قیامت کے قریب)-

فِي الرِّقَةِ رُبُعُ الْعُشْرِ-چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ کا لیا جائے گا-

اِنَّهٗ كَرِهَ صَكَّ الْوَرِقِ حَتّٰى يُقْبَضَ-چاندی کے تمسک کا بیچنا جب تک چاندی قبضہ میں نہ آئے مکروہ سمجھا (جیسے ہمارے زمانے میں نوٹ بیچتے ہیں' ان کی بیع وشرا مکروہ ہے)-

لَاتَمَسِّ الْكِتَابَ وَمَسِّ الْوَرَقَ-لکھا ہوا اس پر ہاتھ مت لگا کاغذ کے ورق پر لگا (کیونکہ لکھے ہوئے مقام پر ہاتھ لگانے سے حروف کے مٹ جانے کا ڈر ہوتا ہے-یہ اگلے زمانہ میں تھا جب کچی سیاہی سے لوگ کتابیں لکھا کرتے تھے-اب چھاپے کے حروف ہاتھ لگانے سے خراب نہیں ہوتے نہ پانی گرنے سے مٹتے ہیں)-

وَرَقَةُ بْنُ نَوْفَلٍ-حضرت خدیجہؓ کے چچا تھے اور لوط کی ماں کا نام بھی ورقہ تھا یا رقیہ-

وَرْكٌ-پاؤں موڑنا اترنے کے لئے یا آرام کے لئے اقامت کرنا قادر ہونا' سرین پر ٹیکا دینا' سرین پر مارنا-

وَرَكٌ-سرین بڑا ہونا-

وُرُوْكٌ-لیٹنا-

تَوْرِيْكٌ-سرین کے سامنے رکھنا قادر ہونا' واجب کرنا' جانور کے سرین پر بیٹھنا' قسم دلانے والے کی نیت کے سوا دوسری نیت کرنا-

مُوَارَكَةٌ-تجاوز کرنا-

تَوَرُّكٌ-سرین پر زور دے کر بیٹھنا (نماز میں تَوَرُّك یہ ہے کہ داہنے پاؤں پر سرین رکھنا یا دونوں سرین یا ایک سرین زمین پر رکھنا اور دونوں پاؤں ایک طرف نکال دینا)-

كَرِهَ اَنْ يَّسْجُدَ مُتَوَرِّكًا-متورک ہو کر سجدہ کرنا مکروہ رکھا ہے (وہ یہ ہے کہ سرینوں کو بہت اونچا کرے یا سرین کو ایڑیوں سے ملا دے-بالکل سرین علیحدہ نہ رکھے-ازہری نے کہا تورک کی دو صورتیں ہیں-ایک یہ کہ اخیر تشہد میں دونوں پاؤں ایک طرف نکال دے اور مقعد کو زمین سے لگا دے یہ سنت ہے-دوسرے یہ کہ قیام کی حالت میں اپنا ہاتھ سرین پر رکھے' یہ منع

ہے)-

كَانَ لَايَرٰى بَأْسًا اَنْ يَّتَوَرَّكَ الرَّجُلُ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى فِي الْاَرْضِ الْمُسْتَحِيْلَةِ- (مجاہد نے کہا) جو زمین برابر نہ ہو اگر اس میں نمازی اپنا سرین داہنے پاؤں پر رکھے (زمین سے نہ لگائے) تو کچھ قباحت نہیں ہے (یہ بھی تورک کی ایک صورت ہے)-

كَانَ يَكْرَهُ التَّوَرُّكَ فِي الصَّلٰوةِ- ابراہیم نخعیؒ (امام ابوحنیفہؒ کے استاذ الاستاذ) نماز میں تورک کو مکروہ جانتے تھے (شاید مراد ان کی وہ تورک ہے کہ سجدہ میں سرین ایڑی سے ملا دے ورنہ اخیر تشہد میں سرین پر بیٹھنا اور دونوں پاؤں ایک طرف نکال دینا سنت ہے- اور اگر نخعی نے اس کو برا سمجھا تو ان کا قول رد کر دینے کے قابل ہے)-

لَعَلَّكَ مِنَ الَّذِيْنَ يُصَلُّوْنَ عَلٰى اَوْرَاكِهِمْ- تو شاید ان لوگوں میں سے ہے جو اپنے سرینوں پر نماز پڑھتے ہیں (یعنی سجدے میں سرین کو ایڑیوں سے علیحدہ نہیں رکھتے)-

جَاءَتْ فَاطِمَةُ مُتَوَرِّكَةَ الْحَسَنِ- حضرت فاطمہ زہرا جناب امام حسن کو اپنی سرین پر اٹھائے ہوئے آئیں-

ثُمَّ يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلٰى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلٰى ضِلَعٍ- (آنحضرتؐ نے ایک فتنہ کا ذکر فرمایا پھر کہا کہ) اس کے بعد لوگ ایک شخص پر یعنی اس کی امامت پر راضی ہو جائیں گے وہ ایسا ہوگا جیسے سرین کو ایک پسلی پر رکھیں (وہ ہرگز نہیں جمنے کا' مطلب یہ ہے کہ اس کی حکومت محض ناپائیدار اور لغو اور بے انتظام ہوگی)-

حَتّٰى اِنَّ رَاْسَ نَاقَتِهِ لَيُصِيْبُ مَوْرِكَ رَحْلِهِ- یہاں تک کہ آپ کی اونٹنی کا سر زین کے مورک تک پہنچا تھا (اتنا اس کے سر کو زور سے کھینچا تھا تا کہ وہ چلنے سے باز رہے...... مَوْرِكٌ زین کا وہ تکیہ جس پر سوار اپنا پاؤں اٹھا کر رکھ لیتا ہے جب رکاب میں پاؤں رکھے رکھے تھک جاتا ہے- مجمع البحار میں ہے کہ مَوْرِكٌ چمڑے کا تکیہ کی طرح زین کے آگے ہوتا ہے)-

كَانَ يَنْهٰى اَنْ يُّجْعَلَ فِيْ وِرَاكٍ صَلِيْبٌ- حضرت عمرؓ اس بات سے منع کرتے تھے کہ وراک میں صلیب کی صورت بنائی جائے (وراک وہ کپڑا جو زینت کے لئے زین پر لگاتے ہیں بعض نے کہا چھوٹا تکیہ یا توشک جو زین کے آگے ڈال کر پھر اس کو نیچے موڑ دیتے ہیں)-

اِنْ كَانَ مَظْلُوْمًا فَوَرَّكَ اِلٰى شَيْءٍ جَزٰى عَنْهُ- اگر ایک شخص کو ظلم سے خواہ مخواہ قسم دلائیں وہ توریک کرے یعنی قسم کا مطلب کچھ اور رکھے جو قسم کھلانے والے کی نیت نہ ہو تو جائز ہے (اگر واجبی طور سے قسم دی جائے بہ حکم شرعی تب تو قسم کا مطلب وہی ہوگا جو قسم دلانے والے کا ہے اور توریک اس کو فائدہ نہ دے گی)-

لَاتُوَرِّكْ فَاِنَّ قَوْمًا عُذِّبُوْا بِنَقْضِ الْاَصَابِعِ وَالتَّوَرُّكِ- تورک مت کرو کیونکہ ایک قوم پر انگلیاں چٹخانے اور تورک کی وجہ سے عذاب اترا (مراد وہ تورک ہے کہ نماز میں کھڑے کھڑے دونوں ہاتھ سرین پر رکھے- مجمع البحرین میں ہے کہ تورک نماز میں سنت ہے وہ یہ ہے کہ بائیں سرین پر بیٹھے اور دونوں پاؤں زمین پر رکھے اور داہنے پاؤں کی پشت بائیں تلوے کی طرف کر دے اور مقعد زمین سے لگا دے اور جو تورک منع ہے اس کا ذکر اس حدیث میں ہے)-

وَرَمٌ- پھول جانا' غصہ ہونا-

تَوْرِيْمٌ- اینٹھنا' غرور کرنا' سجانا' غصہ دلانا-

اِيْرَامٌ- تھن سوج جانا-

تَوَرُّمٌ- سوج جانا-

اِنَّهٗ قَامَ حَتّٰى وَرِمَتْ قَدَمَاهُ- آنحضرتؐ تہجد کی نماز میں اتنا کھڑے ہوئے کہ آپ کے پاؤں سوج گئے-

حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ- یہاں تک کہ آپ کے پاؤں سوج جاتے-

وَلَّيْتُ اُمُوْرَكُمْ خَيْرَكُمْ فَكُلُّكُمْ وَرِمَ اَنْفُهٗ- (حضرت ابوبکر صدیقؓ نے صحابہ سے کہا) میں نے تمہارے کاموں کو اس شخص کے سپرد کیا جو تم سب میں بہتر ہے (مراد حضرت عمرؓ ہیں) اب میں دیکھتا ہوں ہر ایک کی ناک پھولی ہوئی ہے (ہر ایک کو غصہ ہے کہ اس کو خلافت کیوں نہیں ملی)-

وَرَهٌ- احمق ہونا-

تَوَرُّهٌ - اناڑی ہونا-

وَرْهَاءُ - احمق عورت، یا بہت برسنے والا ابر-

اِنَّ اُمَّكَ لَوَرْهَاءُ - تیری ماں تو احمق ہے-

قَالَ لِرَجُلٍ نَعَمْ یَا اَوْرَهُ - امام جعفر صادق نے ایک شخص سے کہا- ہاں اے احمق-

وَرْیٌ - بگاڑ دینا، کھالینا، پھیپڑے پر مارنا، سلگنا، آگ نکلنا (جیسے وُرْیٌ اور رِیَةٌ ہے)-

تَوْرِیَةٌ - چھپانا، ایک بات سے دوسرا مطلب مراد لینا جس کو مخاطب نہ سمجھے، پوشیدہ کرنا، ہٹانا-

مُوَارَاةٌ - چھپانا-

كَانَ اِذَا اَرَادَ سَفَرًا وَرّٰی بِغَيْرِهٖ - آنحضرتؐ جس کسی سفر کا ارادہ کرتے (یعنی جنگ کے لئے) تو اس کو چھپاتے اور ایسی بات کہتے جس سے لوگ اور جگہ جانا سمجھتے (اس میں یہ راز تھا کہ دشمن کو خبر نہ پہنچے وہ اپنا بندوبست نہ کر سکے)-

لَيْسَ وَرَاءَ اللّٰهِ مَرْمًى - اللہ سے پرے پھر کوئی مطلب نہیں ہے (بلکہ تمام عبادات کی غایت یہ ہے کہ اللہ کا قرب حاصل ہو- بس یہ ہو گیا تو انتہا کو پہنچ گئے)-

اِنِّیْ كُنْتُ خَلِيْلًا مِنْ وَّرَاءَ وَرَاءَ - (حضرت ابراہیم علیہ السلام کہتے ہیں) میں تو حجاب کے پیچھے سے اللہ کا جانی دوست بنا (حضرت جبرئیلؑ نے مجھ کو آ کر خبر دی تو میں موسیٰ علیہ السلام سے کم درجہ ہوا کیونکہ انھوں نے اللہ تعالیٰ سے بلا واسطہ سنا اور موسیٰؑ حضرت محمدؐ سے کم ہیں جنھوں نے اللہ تعالیٰ سے بلا واسطہ سنا اور اس کو دیکھا بھی)-

اَشَیْءٌ سَمِعْتَهٗ مِنَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَوْ مِنْ وَّرَاءَ وَّرَاءَ - کیا تم نے یہ آنحضرتؐ سے سنا ہے یا بعد کے لوگوں سے؟-

هُوَ ابْنُكَ مِنَ الْوَرَاءِ - (شعبی نے ایک بچہ کو دیکھا جو ایک شخص کے ساتھ تھا، اس شخص سے پوچھا یہ تیرا بچہ ہے اس نے کہا میرے بیٹے کا بیٹا (پوتا) ہے شعبی نے کہا وہ تیرا بیٹا ہے وراء (یعنی پوتا ہے- عرب لوگ پوتے کو "وراء" کہتے ہیں)-

صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - میں نے آنحضرتؐ کے پیچھے نماز پڑھی (کبھی "وَرَاءَ" کے معنی آگے کے بھی آتے ہیں، جیسے اس آیت میں وَكَانَ وَرَاءَهُمْ مَلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا)-

اَلْاِمَامُ جُنَّةٌ يُّقَاتَلُ مِنْ وَّرَائِهٖ - امام سپر ہے لوگ اس کی آڑ میں لڑتے ہیں یا اس کے آگے ہو کر لڑتے ہیں (جہاں سردار نہ رہا فوج پریشان ہو جاتی ہے)-

نُخْبِرُ بِهٖ مِنْ وَّرَاءَ نَا - ہم اس کی خبر ان لوگوں کو کر دیں جو ہمارے پرے رہتے ہیں یا جو ہمارے بعد پیدا ہوں گے (بیٹے، پوتے، پروتے، نواسے، کنواسے کونڈی کا سے لال تماشے وغیرہ)-

لَاَنْ يَّمْتَلِیَ جَوْفُ اَحَدِكُمْ قَيْحًا حَتّٰى يَرِيَهٗ خَيْرٌ لَّهٗ مِنْ اَنْ يَّمْتَلِیَ شِعْرًا - اگر تم میں سے کسی کے پیٹ میں پیپ بھر جائے یہاں تک کہ اس کو بیمار کر دے یا کھا جائے یا پھیپڑے تک پہنچ جائے تو وہ اس سے بہتر ہے کہ اس کا پیٹ شعروں سے بھرے (مراد وہ اشعار ہیں جو واہی عشقیہ مضامین خال و خط کی تعریف اور فسق و فجور کی باتیں رکھتے ہوں نہ کہ وہ شعر جن میں اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی تعریف ہو یا جن سے اللہ اور رسول کی محبت پیدا ہو یا شریعت کے احکام اور مسائل ہوں یا کفار کی ہجو یا برائی ہو)-

نَفَخْتَ فَاَوْرَيْتَ - تم نے پھونکا پھر سلگا دیا (عرب لوگ کہتے ہیں وَرِیَ الزَّنْدُ يَرِیْ یعنی چقماق نے آگ نکالی- اَوْرَاهُ اس میں سے آگ نکالی- حربی نے کہا: یوں کہنا چاہئے تھا قَدَحْتَ فَاَوْرَيْتَ یعنی چقماق ماری پھر آگ سلگائی)-

حَتّٰى اَدْرٰى قَبَسًا لِقَابِسٍ - یہاں تک کہ ایک انگارہ (نور) انگارہ لینے والے کے لئے روشن کر دیا (یعنی طالب ہدایت کے واسطے راستہ صاف کر دیا)-

تَبْعَثُ اِلٰى اَهْلِ الْبَصْرَةِ فَيُوَرُّوْا - آپ بصرے والوں کے پاس بھیجئے ان کی رائے معلوم کی جائے-

وَرَّيْتُ النَّارَ - میں نے آگ نکالی-

اِسْتَوْرَيْتُ فُلَانًا رَاْيًا - میں نے فلاں شخص سے درخواست کی کہ اس معاملہ میں اپنی رائے بیان کرے-

اِنَّ امْرَاَۃً شَکَتْ اِلَیْہِ کُدُوْحًا فِی ذِرَاعَیْھَا مِنِ احْتِرَاشِ الضِّبَابِ فَقَالَ لَوْ اَخَذْتِ الضَّبَّ فَوَرَّیْتِہٖ ثُمَّ دَعَوْتِ بِمِکْنَفَۃٍ فَثَمَلْتِہٖ کَانَ اَنْبَغَ - ایک عورت نے حضرتؓ عمرؓ سے شکایت کی کہ میری بانہیں گوڑ پھوڑوں (سوساروں) کا شکار کرتے کرتے چھل گئی ہیں - آپ نے کہا اگر تو ایک گوڑ پھوڑ (سوسار) لے اس کو تیل میں پکائے پھر ایک مرتبان میں اس کو رکھ دے اور ہاتھ پر ملتی رہے تو تجھ کو فائدہ ہوگا -

حَتّٰی تَوَارٰی عَنِّیْ - یہاں تک کہ مجھ سے چھپ گیا -

لَوْمَرَرْنَا بِالْحَسَنِ الْبَصْرِیِّ وَھُوَ مُتَوَارٍ - کاش ہم امام حسن بصریؒ کے پاس چلیں وہ اس زمانے میں (حجاج بن یوسف کے ڈر سے ابوخلیفہ کے گھر میں) چھپے ہوئے تھے (حجاج نے ان کو بھی قتل کرنے کا ارادہ کیا تھا) -

کَانَ مُتَوَارِیًا - کافروں سے چھپے ہوئے تھے -

غَرَبَتِ الشَّمْسُ یا تَوَارَتْ - سورج ڈوب گیا' چھپ گیا -

فَمَا تَوَارَتْ یَدُکَ مِنْ شَعْرَۃٍ - تمہارے ہاتھ نے ایک بال بھی نہیں چھپایا -

یُوَارِیْہِ اِبِطُ بِلَالٍ - جس کو بلالؓ کی بغل چھپا لیتی تھی (اتنا تھوڑا سا کھانا تھا) -

تَوَارَی الشَّفَقُ - شفق ڈوب گئی -

فَوَارَیْتُہٗ - میں نے اس کو دفن کر دیا (چھپا دیا) -

وَاَوْرٰی مِنْہُ مَنْقَبَۃً - ان سے زیادہ ظاہر تعریف اور صفت میں -

وَفِی الشَّوِیِّ الْوَرِیِّ مُسِنَّۃٌ - موٹی بکریوں میں ایک مسنہ دینی ہوگی (یعنی دو برس کی بکری' جو تیسرے میں لگی ہو) -

تَوْرَاۃٌ - (اصل میں تَوْرِیَۃٌ تھا بہ معنی) روشنی اور نور -

نَزَلَتِ التَّوْرَاۃُ فِیْ سِتٍّ مَضَیْنَ مِنْ شَھْرِ رَمَضَانَ وَالْاِنْجِیْلُ فِیْ اِثْنَیْ عَشَرَ مِنْہُ وَالزَّبُوْرُ فِیْ ثَمَانِیَۃَ عَشَرَ مِنْہُ وَالْقُرْاٰنُ فِیْ لَیْلَۃِ الْقَدْرِ - توراۃ شریف رمضان کی چھٹی تاریخ کو اتری انجیل بارہویں تاریخ میں رمضان کی اور زبور اٹھارہویں تاریخ میں رمضان کی' اور قرآن شب قدر میں اترا -

اِذَا تَوَارَی الْقُرْصُ کَانَ وَقْتُ الصَّلٰوۃِ وَالْاِفْطَارِ - جب سورج کا گردہ چھپ جائے (افق کے نیچے چلا جائے) تو مغرب کی نماز کا اور روزے کے افطار کا وقت آ گیا -

تَوَارٰی مِنَ الْبُیُوْتِ - گھروں سے چھپ گیا -

تُحِیْطُ دَعْوَتُکَ مِنْ وَّرَائِھِمْ - تیری دعا ان کو ہر طرف سے گھیر لے گی -

کَانَ اَمِیْرُ الْمُؤْمِنِیْنَ یَاْمُرُبِھِمْ فَیُدْفَنُوْنَ مِنْ وَّرَاءَ وَرَاءَ - حضرت علیؓ حکم دیتے تھے وہ پردے کی آڑ میں دفن کر دیئے جاتے تھے (ان کی موت ظاہر نہیں کرتے تھے نہ اس پر نماز پڑھتے تھے) -

اَرْسَلْتُ اِلَیْھِمْ رَسُوْلًا مِّنْ وَّرَاءَ فَاسْاَلُوْنِیْ وَادْعُوْنِیْ - میں نے ان کے پاس ایک پیغمبر پردے کی آڑ سے بھیجا تو مجھ سے مانگو اور مجھ سے دعا کرو -

اَنْتُمْ کَھْفُ الْوَرٰی - تم مخلوقات کے لئے سایہ ہو -

کَاَنِّیْ بِالْقَائِمِ یَخْرُجُ مِنْ وَرْیَانَ - گویا میں امام مہدی کو دیکھ رہا ہوں وہ وریان سے نکلے ہیں (وریان ایک موضع کا نام ہے) -

باب الواو مع الزّاء

وِزْرٌ - اٹھانا' لادنا -

وَزْرٌ - بند کرنا غالب ہونا -

وَزَارَۃٌ - وزیر ہونا (جیسے مُوَازَرَۃٌ ہے اور مُوَازَرَۃٌ کے معنی قوت دینا بھی ہیں) -

اِیْزَارٌ - محفوظ کرنا -

تَوَزُّرٌ - وزیر ہونا -

اِتِّزَارٌ - کمل پہننا -

اِسْتِیْزَارٌ - وزیر بنانا -

لَاتَزِرُ وَازِرَۃٌ وِّزْرَ اُخْرٰی - کوئی بوجھ اٹھانے والی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گی - (یعنی ہر ایک کے گناہ کا مواخذہ اسی سے ہوگا - یہ آیت قانون کے ہزاروں مسئلوں کا جواب ہے) -

قَدْ وَضَعَتِ الْحَرْبُ اَوْزَارَهَا- جنگ نے اپنے بوجھ اتار دیئے (یعنی لڑائی ختم ہو گئی لوگوں نے ہتھیار کھول ڈالے)-

اِرْجِعْنَ مَأْجُوْرَاتٍ غَیْرَ مَأْزُوْرَاتٍ- ثواب لے کر لوٹو نہ کہ گناہ لے کر (قاعدے سے مَوْزُوْرَاتٍ ہونا تھا مگر مَاْجُوْرَات کے وزن پر مَاْزُوْرَات کر دیا)-

نَحْنُ الْاُمَرَاءُ وَ اَنْتُمُ الْوُزَرَاءُ- ہم امیر (خلیفہ) رہیں گے- یعنی قریش کے لوگ اور تم یعنی انصار ہمارے وزیر اور مشیر رہو گے (ہمارے مددگار اور صوبہ دار)-

لَكَ الْمُهَنَّا وَعَلَیْهِ الْوِزْرُ- تجھ کو مبارک باد ہے اور گناہ اس پر ہے-

وَزْعٌ- روکنا، منع کرنا، قید کرنا-

وَزُوْعٌ- بہکانا، ترغیب دینا-

تَوْزِیْعٌ- بانٹنا، تقسیم کرنا-

اِیْزَاعٌ- بہکانا، الہام ہونا، تقسیم کرنا-

تَوَزُّعٌ- جدا جدا ہو جانا-

اِتِّزَاعٌ- باز آ جانا-

اِسْتِیْزَاعٌ- الہام چاہنا-

وَزَعَةٌ- بادشاہ کے معاون مددگار پولس وغیرہ-

مَنْ یَّزَعُ السُّلْطَانُ اَكْثَرُ مِمَّنْ یَّزَعُ الْقُرْاٰنُ- وہ لوگ جو بادشاہ کے خوف سے جرم سے باز رہتے ہیں ان سے زیادہ ہیں جن کو قرآن باز رکھتا ہے (یعنی اللہ سے ڈرنے والے کم ہیں اور حکومت سے ڈرنے والے بہت)-

اِنَّ اِبْلِیْسَ رَاٰى جِبْرِیْلَ یَوْمَ بَدْرٍ یَّزَعُ الْمَلٰٓئِكَةَ- ابلیس نے دیکھا کہ حضرت جبرئیلؑ بدر کے روز فرشتوں کی صفیں جمارہے ہیں (ان کو جنگ کے لئے مستعد اور تیار کر رہے ہیں)-

اِنَّ الْمُغِیْرَةَ رَجُلٌ وَّازِعٌ- مغیرہ بن شعبہ فوج کی افسری کے لائق ہیں (فوج کے آگے رہنے کے اس کو لڑانے کے اہل ہیں)-

اِنَّهٗ شُكِیَ اِلَیْهِ بَعْضُ عُمَّالِهٖ لِیَقْتَصَّ مِنْهُ فَقَالَ اَقِیْدُ مِنْ وَزَعَةِ اللّٰهِ- حضرت ابوبکر صدیقؓ سے ان کے بعض عاملوں کی شکایت کی گئی اور یہ چاہا گیا کہ ان سے قصاص لیا جائے- تب انھوں نے کہا- ''کیا میں اللہ تعالیٰ کی پولیس سے قصاص لوں-'' (حالانکہ وہ لوگوں کو شر سے باز رکھتے ہیں، شریروں کو گرفتار کر کے سزا دیتے ہیں)-

اِنَّ عُمَرَ قَالَ لِاَبِیْ بَكْرٍ اَقِصَّ مِنْ هٰذَا بِاَنْفِهٖ فَقَالَ اَنَا لَا اُقِصُّ مِنْ وَزَعَةِ اللّٰهِ فَاَمْسَكَ- حضرت عمرؓ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ سے کہا- اس کا قصاص اس سے دلایئے- انھوں نے کہا میں اللہ کی فوج سے قصاص نہیں لوں گا- تب حضرت عمرؓ خاموش ہو رہے-

لَابُدَّ لِلنَّاسِ مِنْ وَّزَعَةٍ یا وَازِعٍ- لوگوں کے لئے ایک افسر اور ان کے معاون ضروری ہیں (جو ظالموں کو ظلم سے اور شریروں کو ارتکاب جرائم سے روکیں ورنہ سارا ملک تباہ ہو جائے گا)-

لَایُوْزَعُ رَجُلٌ عَنْ جَمَلٍ یَّخْطِمُهٗ- کوئی شخص کسی اونٹ کی ناک میں نکیل ڈالنے سے نہ روکا جائے-

اَرَدْتُ اَنْ اَكْشِفَ عَنْ وَّجْهِ اَبِیْ لَمَّا قُتِلَ وَالنَّبِیُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یَنْظُرُ اِلَیَّ فَلَا یَزَعُنِیْ- (جابرؓ کہتے ہیں) میں نے یہ چاہا کہ اپنے باپ کا منہ کھول کر دیکھوں جب وہ جنگ احد میں مارے گئے تھے- آنحضرتؐ مجھ کو دیکھ رہے تھے، آپ نے مجھ کو جھڑکا نہیں (منع نہیں کیا)-

اِنَّهٗ حَلَقَ شَعْرَهٗ فِی الْحَجِّ وَ وَزَّعَهٗ بَیْنَ النَّاسِ- آنحضرتؐ نے حج میں اپنا سر منڈایا اور بال لوگوں کو تقسیم کر دیئے (تاکہ تبرک کے طور پر اپنے پاس رکھیں)-

اِلٰى غُنَیْمَةٍ فَتَوَزَّعُوْهَا- کچھ بکریوں کی طرف ان کو بانٹ لیا-

اِنَّهٗ خَرَجَ لَیْلَةً فِیْ شَهْرِ رَمَضَانَ وَالنَّاسُ اَوْزَاعٌ- ایک رات حضرت عمرؓ رمضان کے مہینے میں مسجد میں گئے- دیکھا تو لوگ الگ الگ جماعتیں کر رہے ہیں (تراویح متعدد اماموں کے پیچھے پڑھ رہے ہیں- حضرت عمرؓ نے ان سب کو ایک قاری کے پیچھے پڑھنے کا حکم دے دیا کوئی یہ وہم نہ کرے کہ حضرت عمرؓ نے اپنی طرف سے دین میں ایک بات شریک کر دی جس کا اختیار ان کو نہ تھا اسی طرح بیس رکعت تراویح کا حکم اپنی رائے سے دے

دیا حاشا وکلا کہ حضرت عمرؓ ایسا کرتے بلکہ انھوں نے طریقۂ نبویؐ کا اتباع کیا- آنحضرتؐ کی حیات میں ایک ہی امام کے پیچھے سب نے تراویح پڑھی- ایک مسجد میں متعدد جماعتیں ایک ہی وقت میں آنحضرتؐ کے عہد میں کبھی نہیں ہوئیں- اسی طرح حضرت عمرؓ نے ضرور آنحضرتؐ کو بیس رکعتیں تراویح کی بھی پڑھتے دیکھا ہوگا- گو ہم تک یہ روایت بہ سند صحیح نہیں پہنچی اس کی سند میں ابوشیبہ ابراہیم بن عثمان منکر الحدیث ہے مگر حضرت عمرؓ کا زمانہ اس سے بہت پہلے تھا- ان کو بہ سند صحیح یہ روایت پہنچ گئی ہوگی- یا انھوں نے خود دیکھا ہوگا- اب یہ جو حضرت عمرؓ نے کہا "یہ اچھی بدعت ہے" اس کا یہ مطلب نہیں کہ بدعت بھی کوئی اچھی ہوتی ہے کیونکہ ہر بدعت گمراہی ہے جیسے دوسری حدیث میں وارد ہے بلکہ نئی بات ہے اس لئے کہ حضرت ابوبکرؓ کی خلافت میں لوگ الگ الگ جماعتیں تراویح کی کرتے رہے تو گویا قدیم دستور وہی ہوگیا اور ایک جماعت کرنا ایک نیا کام ہوگیا- غرض یہ ہے کہ بدعت کے دو معنی ہیں- ایک بدعت لغوی یعنی نیا کام اس میں جو شریعت سے ثابت ہو اور اس کی دلیل موجود ہو وہ بدعت حسنہ ہے اور جس کی شریعت میں کوئی اصل نہ ہو وہ بدعت سیئہ ہے اور اس دوسری قسم کو بدعت شرعی کہتے ہیں- ہر بدعت شرعی گمراہی ہے اور اس کی تقسیم حسنہ اور سیئہ کی طرف نہیں ہے بلکہ اس کا ہر ایک فرد سیئہ ہے اور یہی حدیث شریف کا مضمون ہے)-

بِضَرْبٍ كَاِيْزَاعِ الْمَخَاضِ مُشَاشَهٗ- ایسی ضرب جیسے پیشاب اپنے قطروں کو جدا جدا اڑاتا ہے (ایک روایت میں غُشَاشَهٗ ہے معنی وہی ہیں)-

اِنَّهٗ كَانَ مُوْزَعًا بِالسِّوَاكِ- آنحضرتؐ مسواک کے بڑے حریص اور شیفتہ تھے (آپ کے مزاج لطافت اور نفاست اور پاکیزگی بدرجۂ کمال تھی- جتنی مسواک زیادہ کرو اتنا ہی منہ صاف بدبو سے پاک رہتا ہے- جو لوگ مسواک زیادہ نہیں کرتے ان کے منہ سے ایسی بو آتی ہے کہ پاس بیٹھنے والے کو نفرت ہوتی ہے)-

اَللّٰهُمَّ اَوْزِعْنِىْ شُكْرَ نِعْمَتِكَ- یا اللہ تعالیٰ! مجھ کو تیری نعمتوں کا شکر کرنے کی توفیق دے (میرا دل شکر کی طرف مائل کر دے)-

يَابُنَيَّةُ ذٰلِكَ الْوَازِعُ- بیٹا وازع یہی ہے (وازع کہتے ہیں اس شخص کو جو مسجد میں صفوں کے آگے رہ کر صفیں برابر کراتا ہے کسی کو آگے ہٹاتا ہے کسی کو پیچھے سرکاتا ہے)-

اَلسُّلْطَانُ وَزَعَةُ اللّٰهِ فِىْ اَرْضِهٖ- بادشاہ اسلام اللہ کا مددگار ہے اس کی زمین میں (وہ ظالم کے ظلم کو روکتا ہے، مجرموں کو سزا دیتا ہے گویا اللہ کی پولیس کا افسر ہے)-

وَزْعٌ- تھوڑا تھوڑا کر کے پھینکنا-

تَوْزِيْعٌ- صورت بنانا-

اِيْزَاعٌ بہ معنی وَزْعٌ ہے-

وَزَعٌ- رعشہ-

وَزَغَةٌ- گرگٹ یا سپلک چھپکلی (مذکر ہو یا مونث اس کی جمع اَوْزَاغٌ اور وُزْغَانٌ اور اِزْغَانٌ ہے)-

وِزَاغٌ- ضعیف اور ناتوان لوگ-

اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ- چھپکلی کو مار ڈالنے کا حکم دیا-

لَمَّا اُحْرِقَ بَيْتُ الْمَقْدَسِ كَانَتِ الْاَوْزَاغُ تَنْفُخُهٗ- جب بیت المقدس جلایا گیا (اس کو نمرود نے جلوا دیا تھا) تو گرگٹ سپلک آگ کو پھونک رہے تھے (مشہور یہ ہے کہ گرگٹ حضرت ابراہیمؑ پر آگ پھونک رہا تھا)-

مَنْ قَتَلَ الْفُوَيْسِقَةَ فِىْ اَوَّلِ ضَرْبَةٍ فَلَهٗ كَذَا- جو کوئی گرگٹ یا چھپکلی کو پہلی مار میں مار ڈالے اس کے لئے اتنا ثواب ہے-

اِنَّهَا اسْتَاْمَرَتِ النَّبِىَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ قَتْلِ الْوُزْغَانِ فَاَمَرَهَا بِذٰلِكَ- ام شریک نے آنحضرتؐ سے اجازت چاہی گرگٹوں کو مارنے کی، آپ نے ان کو حکم دیا کہ مار ڈالو-

اِنَّ الْحَكَمَ بْنَ الْعَاصِ اَبَا مَرْوَانَ حَاكٰى رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ خَلْفِهٖ فَعَلِمَ بِذٰلِكَ فَقَالَ كَذَا فَلْتَكُنْ فَاَصَابَهٗ مَكَانَهٗ وَزْغٌ لَّمْ يُفَارِقْهُ- حکم بن ابی العاص جو مروان کا باپ تھا اس نے پیچھے سے آنحضرتؐ کی نقل کی (آپ کو منہ چڑھایا) آنحضرت ﷺ کو معلوم ہوگیا- (آپ نے

دیکھ لیا) تو فرمایا تو ایسا ہی ہو جا- اس کو اسی جگہ رعشہ کی بیماری ہوگئی جو مرتے دم تک نہیں گئی- اس کا منہ ویسا ہی رہ گیا جیسا اس نے چڑھانے کو بنایا تھا- ایک روایت میں ہے کہ آپ نے حکم بن ابی العاص پر لعنت کی اور مروان کو گرگٹ اور گرگٹ کا بیٹا کہا- اسی لئے حضرت عائشہؓ نے مروان کے حق میں فرمایا کہ وہ اللہ کی لعنت کا ایک ٹکڑا ہے)-

لَمَّا وُلِدَ مَرْوَانُ عَرَضُوْ بِهٖ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَنْ يَّدْعُوَ لَهٗ فَاَرْسَلُوْا بِهٖ اِلٰى عَائِشَةَ فَلَمَّا قَرُبَتْ مِنْهُ قَالَ اَخْرِجُوْا عَنِّىْ الْوَزَغَ بْنَ الْوَزَغِ- جب مروان پیدا ہوا تو اس کو آنحضرتؐ کے سامنے لے جانا چاہا تاکہ آپ اس کے لئے دعا کریں' اس کو حضرت عائشہؓ کے پاس بھیج دیا- وہ اس کو لے کر آنحضرتؐ کے پاس پہنچیں- آپ نے فرمایا ارے اس گرگٹ کو گرگٹ کے بیٹے کو میرے پاس سے نکالو-

اِنَّهٗ اَمَرَ بِقَتْلِ الْوَزَغِ- آنحضرتؐ نے چھپکلی کو مار ڈالنے کا حکم دیا-

لَيْسَ يَمُوْتُ مِنْ بَنِىْ اُمَيَّةَ مَيِّتٌ اِلَّا مُسِخَ وَزَغًا- بنی امیہ میں سے جو کوئی مرتا ہے تو وہ گرگٹ بنا دیا جاتا ہے-

كُنْتُ مَعَ اَبِىْ قَاعِدًا فِى الْحِجْرِ فَاِذَا بِوَزَغٍ يُّوَلْوِلُ لِسَانَهٗ فَقَالَ اَبِىْ لِرَجُلٍ اَتَدْرِىْ مَا يَقُوْلُ هٰذَا الْوَزَغُ فَقَالَ لَا اَعْلَمُ فَقَالَ يَقُوْلُ وَاللّٰهِ لَئِنْ ذَكَرْتُمْ عُثْمَانَ بِشَتْمَةٍ لَاَشْتِمَنَّ عَلِيًّا- (امام جعفر صادقؒ سے روایت ہے) میں اپنے والد امام محمد باقرؒ کے ساتھ حطیم کعبہ میں بیٹھا تھا اتنے میں ایک گرگٹ کو دیکھا زبان سے کچھ آواز نکال رہا ہے- میرے والد نے ایک شخص سے کہا' تو جانتا ہے یہ کیا کہتا ہے؟ اس نے کہا نہیں' میں نہیں جانتا- میرے والد نے کہا وہ یہ کہتا ہے- خدا کی قسم اگر تم نے حضرت عثمانؓ کو برا کہا (گالی دی) تو میں حضرت علی کو برا کہوں گا-

مترجم: کہتا ہے یہ دونوں روایتیں امامیہ نے کی ہیں اور مجھ کو ان کی صحت پر اعتماد نہیں ہے- کیونکہ ان میں صریح تناسخ کا ثبوت ہے جو ہندوؤں اور بودھوں کا اعتقاد ہے اور اہل اسلام بالاتفاق اس کے منکر ہیں اور قرآن شریف سے بھی یہی ثابت ہے کہ جو عالم آخرت کو گیا پھر وہ دنیا میں آنے والا نہیں- مجمع البحرین میں ہے- امام جعفر صادق نے اپنے والد کو وہ قول جو ابھی گزرا نقل کر کے یہ فرمایا- پھر میرے والد نے کہا' جب عبدالملک بن مروان مرنے لگا تو وہ گرگٹ کی صورت میں مسخ ہو گیا اور پاس والوں کے ہاتھ سے نکل بھاگا وہاں اس کا بیٹا بھی تھا- جب لوگوں نے اس کو نہ پایا تو سخت دشوار گزرا اور سوچنے لگے کہ اب کیا کریں- آخران کی رائے یہ ٹھہری کہ ایک لکڑی لیں اس کو آدمی کی طرح لٹا کر کفن دیں- انھوں نے ایسا ہی کیا اور لکڑی پر لوہے کی زرہ پہنا دی' پھر کفن پہنا کر اس کو دفن کر دیا اور یہ بات سوائے میرے اور عبدالملک کے لڑکے کے اور کسی کو معلوم نہیں ہوئی- انتہی مافی مجمع البحرین)-

وَزْفٌ- جلدی جانا' جلدی چلانا-

تَوْزِيْفٌ اور اِيْزَافٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

مُوَازَفَةٌ- برابر خرچ نکالنا سفر میں جس کو مُنَاهَدَة بھی کہتے ہیں-

وَزْمٌ- ادا کر دینا' دن میں ایک ہی بار کھانا (جیسے تَوْزِيْمٌ ہے)-

وَزِيْمَة- ایک گٹھا' گڈی-

وِزَام- جلدی-

وَزْنٌ يازِنَةٌ- تولنا' اندازہ کرنا' انچنہ کرنا' تخمینہ کرنا' تول کر دینا-

وَزَانَةٌ- بھاری پنا-

تَوْزِيْنٌ- عادت کرانا-

مُوَازَنَةٌ- برابر کرنا' مقابل کرنا' محاذی کرنا (حال کے عرف میں موازنہ اس انداز کو کہتے ہیں جو آئندہ سال کے مداخل اور مخارج کا کیا جائے یعنی میزانیہ میں اس کو بجٹ کہتے ہیں)-

اِيْزَانٌ- عادت کرانا-

تَوَازُنٌ- برابر ہونا-

اِتِّزَانٌ- تول کر لینا-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الثِّمَارِ قَبْلَ اَنْ يُّوْزَنَ يا حَتّٰى تُوْزَنَ- پھلوں اور میوؤں کو اس وقت تک بیچنے سے منع فرمایا جب تک ان

کا تخمینہ و انداز نہ کیا جائے (اور یہ اندازہ اس وقت ہوتا ہے جب ان میں پختگی آ جاتی ہے تو اس سے پہلے بیع سے منع فرمایا- کیونکہ آفت کا احتمال رہتا ہے دوسرے فقیروں کی حق تلفی ہوتی ہے ان کو میوہ یا کھیت کاٹتے وقت کچھ دینا چاہئے)-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ النَّخْلِ حَتّٰى يُؤْكَلَ مِنْهُ وَحَتّٰى يُوْزَنَ- کھجور کی بیع سے اس وقت تک منع فرمایا جب تک وہ کھانے کے لائق نہ ہو جائے (گدر نہ ہو جائے) اور جب تک اس کا انچنہ (تخمینہ) نہ کیا جائے (انچنہ پختگی کے بعد ہی کیا جاتا ہے)-

بِيَدِهِ الْمِيْزَانُ- اللہ کے ہاتھ میں تراوز ہے-

لَوُوْزِنَتْ بِمَا قُلْتِ لَوَزَنَتْهُنَّ- تو نے جتنے کلمے اب تک کہے میں نے چار کلمے اب کہے اگر وہ ان کے ساتھ تولے جائیں تو برابر اتریں گے-

لَوْوَزَنْتُهُ بِاُمَّتِهٖ لَرَجَحَ- اگر میں ان کو ان کی ساری امت ایک طرف رکھ کر تولوں تو ان کا پلہ جھکا رہے گا (ساری امت سے بھی وہ بھاری نکلیں گے)-

وَزْنًا بِوَزْنٍ مِثْلًا بِمِثْلٍ- برابر ہموزن-

وَزَنَ ثَمَرَ نَخْلِهٖ- اپنے درختوں کے کھجور کا اندازہ (انچنہ) کیا-

اَلْوَزْنُ وَزْنُ مَكَّةَ- تول مکہ والوں کی معتبر ہوگی- (یعنی زکوٰۃ صدقہ وغیرہ تمام دینی معاملات میں- اور ماپ مدینہ والوں کا معتبر ہوگا- تو امام ابوحنیفہؒ نے جو رطل اور صاع عراق والوں کا معتبر رکھا ہے یہ درست نہیں ہے- حجاز والوں کا رطل اور صاع معتبر ہے)-

زِنَةَ عَرْشِهٖ- اس کے تخت کے وزن میں-

اِنَّ اللّٰهَ يَنْصِبُ مِيْزَانًا لَهٗ لِسَانٌ وَّكِفَّتَانِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَتُوْزَنُ بِهٖ اَعْمَالُ الْعِبَادِ- اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک ترازو کھڑا کرے گا اس کو زبان بھی ملے گی اس کے دو پلڑے ہوں گے جن سے بندوں کے اعمال (اچھے اور برے) تولے جائیں گے-

اِنَّ جِبْرَئِيْلَ نَزَلَ بِالْمِيْزَانِ فَدَفَعَهٗ اِلٰى نُوْحٍ وَقَالَ مُرْ قَوْمَكَ يَزِنُوْا بِهٖ- حضرت جبرئیلؑ ترازو لے کر آسمان سے اترے اور وہ ترازو حضرت نوحؑ کو دے دیا- ان سے کہا اپنی قوم کو حکم کرو اس سے تولا کریں-

اَلصَّلٰوةُ مِيْزَانٌ فَمَنْ وَفّٰى اِسْتَوْفٰى- نماز گویا ترازو ہے جو کوئی اس کو پوری طرح ادا کرے گا (طمانیت اور تعدیل ارکان کے ساتھ) وہ پورا ثواب بھی لے گا- (ورنہ ثواب بھی کم ملے گا)-

وَزْيٌ- جمع ہونا-

مُوَازَاةٌ- برابر ہونا-

اِيْزَاءٌ- ٹیکا دینا-

تَوَازِيْ- برابر ہونا-

فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ وَصَافَفْنَاهُمْ- پھر ہم دشمن کے برابر ٹھہرے اور اس کے سامنے صفیں باندھیں-

بابُ الواو مع السّین

وَسَخٌ- میل چڑھنا-

تَوْسِيْخٌ- میلا کرنا-

تَوَسُّخٌ اور اِتِّسَاخٌ- میلا ہونا-

وَسَخٌ- میل کچیل (اَوْسَاخ جمع ہے)-

اَلصَّدَقَةُ اَوْسَاخُ النَّاسِ- صدقہ اور زکوٰۃ لوگوں کے مالوں کی میل ہے (اس کے نکلنے سے مال صاف ہو جاتا ہے تو وہ بنی ہاشم کے لئے درست نہیں ہے-

وُسَادَةٌ- تکیہ-

تَوْسِيْدٌ- تکیہ سر کے تلے رکھنا، ابھارنا-

تَوَسُّدٌ- سر کے تلے رکھنا-

قَالَ لِعَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ اِنَّ وِسَادَكَ اِذَنْ لَعَرِيْضٌ- آنحضرتؐ نے عدی بن حاتم سے فرمایا- تب تو تیرا تکیہ خوب چوڑا ہوگا (مطلب یہ ہے کہ تیری گدی چوڑی اور سر بڑا ہوگا- جو نادانی کی نشانی ہے- چنانچہ دوسری روایت میں ہے اِنَّكَ لَعَرِيْضُ الْقَفَا تو چوڑی گدی والا ہے- بعض نے کہا جس خَيْطِ اَبْيَض اور خَيْطِ اَسْوَد سے دو دھاگے سفید اور سیاہ سمجھے ان کو تکیے کے

تلے رکھا' گویا اس نے رات اور دن کو اپنے تکیے کے تلے رکھ لیا جو اصل مراد ہے خطیبن سے اور اس کی گدی بہت چوڑی ہوئی کہ رات اور دن اس کے تلے آ گئے)۔

ثَلَاثَةٌ لَاتُرَدُّ الْوَسَائِدُ وَالدُّهْنُ وَاللَّبَنُ - تین چیزوں کا پھیر دینا درست نہیں (لے لینا چاہئے) ایک تکیہ دوسرے تیل (خوشبو) تیسرے دودھ۔

صَاحِبُ الطَّهُوْرِ وَالنَّعْلِ وَالْوِسَادَةِ - آنحضرتؐ کے وضو کا پانی اور جوتہ اور تکیہ اٹھانے والے (یعنی عبداللہ بن مسعود امام الفقہا رضی اللہ عنہ)۔

وَنِمْتُ فِیْ عَرْضِ الْوِسَادَةِ - آنحضرت ﷺ اور میری خالہ میمونہؓ تو تکیہ کے طول میں لیٹے اور میں اس کے عرض میں لیٹا (یہ ابن عباسؓ نے کہا)۔

ذُکِرَ عِنْدَهٗ شُرَیْحُ الْحَضْرَمِیُّ فَقَالَ ذٰلِكَ رَجُلٌ لَّایَتَوَسَّدُ الْقُرْاٰنَ - آنحضرتؐ کے سامنے شریح حضرمی کا ذکر آیا - آپ نے فرمایا وہ تو قرآن کو تکیہ پر نہیں سلاتا (یہ مدح اور ذم دونوں ہو سکتے ہیں - مدح تو یہ کہ وہ رات کو عبادت کرتا ہے' تہجد پڑھتا ہے تو اس کا قرآن سوتا نہیں رہتا - اور ذم اس طرح کہ وہ قرآن کو منضبط نہیں کرتا تو قرآن اس کے ساتھ تکیہ پر نہیں سوتا - محیط میں ہے کہ مدح کی صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ وہ قرآن کو تکیہ کی طرح ڈال نہیں دیتا ذلیل نہیں کرتا بلکہ اس کی تعظیم و تکریم کرتا ہے - اور ذم کی صورت میں یہ معنی ہوں گے کہ وہ قرآن پر' تکیہ پر جیسا جھکتے ہیں ویسا نہیں جھکتا - یعنی تلاوت نہیں کرتا اور لَاتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ معنی اول پر محمول ہے اور ابوالدرداءؓ کی حدیث معنی ثانی پر)۔

لَاتَوَسَّدُوا الْقُرْاٰنَ وَاتْلُوْهُ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ - قرآن کو تکیہ پر مت سلا دو (بلکہ رات کو تہجد میں پڑھو) اور جیسا پڑھنے کا حق ہے اس طرح پڑھو' تلاوت کا حق ادا کر کے پڑھو (سمجھ کر معنی میں غور کر کے اس پر عمل کرو)۔

مَنْ قَرَاَ ثَلٰثَ اٰیَاتٍ فِیْ لَیْلَةٍ لَمْ یَکُنْ مُتَوَسِّدًا لِلْقُرْاٰنِ - جو شخص رات کو قرآن کی تین آیتیں بھی پڑھ لیا کرے اس نے قرآن کو تکیہ نہیں بنایا۔

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ اِنِّیْ اُرِیْدُ اَنْ اَطْلُبَ الْعِلْمَ وَاَخْشٰی اَنْ اُضَیِّعَهٗ فَقَالَ لَاَنْ تَتَوَسَّدَ الْعِلْمَ خَیْرٌ لَّكَ مِنْ اَنْ تَتَوَسَّدَ الْجَهْلَ - ایک شخص نے حضرت ابوالدرداءؓ سے کہا - میں علم حاصل کرنا چاہتا ہوں لیکن ڈرتا ہوں کہیں اس کو ضائع نہ کر دوں دوسرے کاموں میں مشغول ہو کر سب بھول جاؤں) ابوالدرداءؓ نے کہا - اگر تو علم کو تکیہ پر سلا دے تو اس سے بہتر ہے کہ جہل کو سلائے (کیونکہ علم کبھی نہ کبھی فائدہ دے گا - آخر تو کبھی بیدار ہوگا - اس وقت تیرا علم بھی جاگے گا - اگر جاہل رہا تو بیداری بے سود ہے)۔

اِذَا وُسِّدَ الْاَمْرُ اِلٰی غَیْرِ اَهْلِهٖ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ - جب حکومت اور سرداری یا امارت نالائق کو دی جائے (جو اس کا مستحق اور اہل نہ ہو) تو قیامت کا انتظار کرتا رہ (یعنی یہ قرب قیامت کی نشانی ہے)۔

کَانَ یَتَوَسَّدُ الْقُبُوْرَ - قبروں پر ٹیکا لگا کر بیٹھتے تھے۔

وَسْطٌ یا سِطَةٌ - بیچ میں بیٹھنا۔

وَسَلطَةٌ - شریف عزت دار ہونا۔

تَوْسِیْطٌ - بیچ میں سے دو ٹکڑے کرنا' بیچ میں رکھنا' بیچ میں بیٹھنا' بیچ کا مال لینا' نہ بہت عمدہ نہ بالکل ناقص۔

تَوَسُّطٌ - اعتدال پر رہنا' بیچ میں رہنا۔

اَلْجَالِسُ وَسْطَ الْحَلْقَةِ مَلْعُوْنٌ - حلقہ کے بیچ بیٹھنے والا ملعون ہے (کیونکہ بعض کی طرف اس کی پشت ہوگی وہ برا مانیں گے اس کو برا کہیں گے' دوسرا ان کی طرف خطاب نہ کر سکے گا)۔

فَقَامَ وَسْطَهَا - آپ اس کے بیچ میں کھڑے ہوئے۔

فَقَالَ بِهَا عَلٰی وَسْطِ رَاْسِهٖ - اس کو چندیا پر ڈال دیا۔

فَلَمَّا بَلَغَ رَاْسَهٗ غَرَفَ مِنْ مَّاءٍ فَتَلَقَّاهَا بِشِمَالِهٖ حَتّٰی وَضَعَهَا عَلٰی وَسْطِ رَاْسِهٖ - جب ہاتھ دھو چکے اور سر کی نوبت آئی تو پانی کا ایک چلو لیا بائیں ہاتھ سے لے کر اس کو چندیا پر ڈال لیا۔

وَاحْتَجَمَ وَسْطَ رَاْسِهٖ - آپ نے چندیا پر پچھنے لگوائے۔

خَيْرُ الْأُمُوْرِ اَوْ سَاطُهَا - بہتر کام وہ ہیں جو متوسط ہوں (نہ ان میں افراط ہو نہ تفریط - سارا علم اخلاق اس جملہ میں آ گیا' دریا کوزے میں سما گیا - ہر چیز میں اعتدال کرنا' اور طریقۂ متوسط کو اختیار کرنا بس یہی کمال ہے)-

اَلْوَالِدُ اَوْسَطُ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ - والد یعنی باپ بہشت کا بیچ کا دروازہ ہے (باپ کی اطاعت اور تابعداری سے بہشت ملے گی)-

اِنَّهٗ كَانَ مِنْ اَوْسَطِ قَوْمِهٖ - وہ اپنے قوم کے اشراف اور عزت دار لوگوں میں سے تھا-

اُنْظُرُوْا رَجُلًا وَّسِيْطًا - ایک شریف عزت دار آدمی ڈھونڈھو-

اَلصَّلٰوةُ الْوُسْطٰى - بیچ والی نماز - یعنی بہت فضیلت اور درجہ والی (وہ صبح کی نماز ہے یا عصر کی نماز ہے)-

فَاِنَّهٗ اَوْسَطُ الْجَنَّةِ وَاَعْلَاهَا - وہ بہشت کے بیچا بیچ اور سب سے بلند ہے (یعنی فردوس)-

مِنْ سِطَةِ النِّسَاءِ یا وَاسِطَةٍ مِّنَ النِّسَاءِ - بہتر عورتوں میں سے (بعض نے کہا صحیح مِنْ سَفَلَةِ النِّسَاءِ ہے - میں کہتا ہوں صحیح سِطَةِ النِّسَاءِ ہے یعنی بیچ میں بیٹھنے والی عورتوں میں سے)-

تَوَسَّطُوا الْاِمَامَ وَسُدُّوا الْخَلَلَ - امام کو صف کے بیچ میں رکھو اور صف میں جو جگہیں خالی ہوں ان کو بھر دو-

وَقْتُ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى نِصْفِ اللَّيْلِ الْاَوْسَطِ - عشاء کی نماز کا (افضل) وقت متوسط رات کے آدھے حصہ تک ہے (متوسط رات جو نہ بہت بڑی ہو نہ چھوٹی' اور یہ افضل وقت کا بیان ہے ورنہ صبح صادق کے طلوع تک عشاء کا وقت رہتا ہے - لیکن آدھی رات سے زیادہ اس میں تاخیر کرنا مکروہ ہے)-

وَسْطَ الْبُيُوْتِ - گھروں کے درمیان اترا-

وَكَانَ قَالَ بِوَاسِطٍ قَبْلَ هٰذَا فِيْ شَاْنِهٖ كُلِّهٖ - اس سے پہلے شعبہ نے واسط میں (جو ایک قریہ ہے بصرے میں' واسطی قلم وہیں سے آتے ہیں) فِيْ شَاْنِهٖ كُلِّهٖ کا لفظ زیادہ کیا تھا - (جواب کے نہیں کہا)-

رَاَيْنَاهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَخْطُبُ بَيْنَ اَوْسَطِ اَيَّامِ التَّشْرِيْقِ وَنَحْنُ عِنْدَ رَاحِلَتِهٖ - ہم نے دیکھا آپ نے ایام تشریق کے بیچ کے دن میں یعنی بارھویں تاریخ خطبہ سنایا (منیٰ میں) اور ہم آپ کی اونٹنی کے پاس کھڑے تھے-

نَحْنُ الْاُمَّةُ الْوُسْطٰى وَنَحْنُ شُهَدَاءُ اللّٰهِ عَلٰى خَلْقِهٖ وَحُجَجُهٗ فِيْ اَرْضِهٖ - (امام جعفر صادق نے فرمایا) امّۃ وسطًا ہم اہل بیت ہیں اور ہم ہی اللہ کے گواہ ہیں' اس کی مخلوق پر' اور ہم ہی اللہ کی زمین میں اس کی حجت اور دلیل ہیں-

وُسْعَةٌ یا وُسْعٌ - کشادگی' فراخی' تونگری-

سَعَةٌ اور سِعَةٌ کے بھی یہی معنی ہیں - اور سمانا کشادہ کرنا (جیسے وَسْعٌ ہے)-

تَوْسِيْعٌ - کشادہ کرنا' مال دار کرنا-

اِيْسَاعٌ - مال دار ہونا' مال دار کرنا-

تَوَسُّعٌ اور اِتِّسَاعٌ - کشادہ ہونا (جیسے اِسْتِيْسَاعٌ ہے)-

وَاسِعٌ - اللہ تعالیٰ کا نام یہ بھی ہے یعنی جس نے مال دار کیا اور ہر ایک پر رحم کیا-

اِنَّكُمْ لَنْ تَسَعُوا النَّاسَ بِاَمْوَالِكُمْ فَسَعُوْهُمْ بِاَخْلَاقِكُمْ - تم سب لوگوں کو مال کی کشادگی نہ دے سکو گے - (اتنا مال تمہارے پاس کہاں سے آئے گا جو سب کو دو) خیر اپنے اخلاق کو کشادہ کرو (اس میں تو کچھ خرچ نہیں ہوتا - ہر ایک سے ہنسی اور خوشی اور کشادہ پیشانی کے ساتھ ملو)-

فَضَرَبَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَجُزَ جَمَلِيْ وَكَانَ فِيْهِ قِطَافٌ فَانْطَلَقَ اَوْسَعَ جَمَلٍ رَكِبْتُهٗ قَطُّ - (جابرؓ کہتے ہیں) آنحضرت ﷺ نے میرے اونٹ کے پٹھے پر مار لگائی - وہ سست تھا دیر میں چلتا تھا اس کے بعد ایسا تیز چلنے لگا سب سے تیز جس جس اونٹ پر میں کبھی سوار ہوا-

اِنَّهَا لَمِيْسَاعٌ - وہ سانڈنی تو بڑے بڑے قدم رکھتی ہے (تیز چلتی ہے)-

وَسِعَتْ سَمْعُهُ الْاَصْوَاتَ - اس کی سماعت ساری آوازوں پر عادی ہے (وہ ہر ایک آواز سنتا ہے کیسی ہی ہلکی اور

پست ہو)۔

اَنْ تَاْكُلُوْا فَوْقَ ثَلَاثَةٍ لِكَیْ تَسَعَكُمْ - میں نے تم کو تین دن سے زیادہ قربانی کا گوشت رکھنے سے اس لئے منع کیا تھا تا کہ گوشت میں سمائی ہو سب کو پہنچے۔

وُسْعٌ اور سَعَةٌ - طاقت۔

اَلْكُرُّ ذِرَاعَانِ عُمْقُهٗ فِیْ ذِرَاعٍ وَشِبْرٍ سَعَتُهٗ - کر دو ہاتھ کا لمبا چوڑا (یعنی طول وعرض دو دو ہاتھ ہو) اور گہرا ایک ہاتھ اور ایک بالشت' یہی اس کی مقدار ہے (قلتین بھی قریب قریب اسی قدر پانی ہوتا ہے تو شافعیہ اور امامیہ پانی کے باب میں متفق ہیں)۔

مَاءُ الْبِیْرِ وَاسِعٌ - کنویں کا پانی کشادہ ہے (یعنی نجاست گرنے سے نجس نہیں ہوتا جب تک اس کا کوئی وصف نہ بدلے)۔

اَلْیَسَعُ - مشہور پیغمبر ہیں۔

وَسْقٌ - جمع کرنا' اوٹھانا' ہانک دینا' ایک وسق بوجھ دلانا۔

تَوْسِیْقٌ - ایک ایک وسق کرنا۔

مُوَاسَقَةٌ - مقابلہ اور معاوضہ' برابر برابر خرچ دینا۔

اِتِّسَاقٌ - انتظام۔

اِیْسَاقٌ - لادنا۔

وَسَقٌ - ساٹھ صاع کا ہوتا ہے یعنی تین سو بیس رطل کا ملک حجاز میں اور ملک عراق میں چار سو اسی رطل کا۔

لَیْسَ فِیْمَا دُوْنَ خَمْسَةِ اَوْسُقٍ صَدَقَةٌ - پانچ وسق سے کم جو پیداوار ہو اس میں زکوٰۃ نہیں ہے۔

اِسْتَوْسِقُوْا كَمَا یَسْتَوْسِقُ جُرْبُ الْغَنَمِ - اس طرح جمع ہو جاؤ جیسے خارشتی بکریاں جمع ہو جاتی ہیں (ایک دوسری کو کھجانے رگڑنے اور گرم کرنے کے لئے)۔

اِنَّ رَجُلًا كَانَ یَجُوْزُ الْمُسْلِمِیْنَ وَیَقُوْلُ اِسْتَوْسِقُوْا - ایک شخص مسلمانوں پر سے گزر رہا تھا اور کہہ رہا تھا جمع ہو جاؤ۔

وَاسْتَوْسَقَ عَلَیْهِ اَمْرُ الْحَبَشَةِ - نجاشی پر حبش کے لوگ جمع ہو گئے - اس کی اطاعت قبول کی اس کی حکومت جم گئی۔

بِالْاَوْسُقِ الْمُوَسَّقَةِ - یہ تاکید ہے جیسے قناطیر مقنطرۃ۔

لَیْسَ فِی الْحِنْطَةِ وَالشَّعِیْرِ حَتّٰی یَبْلُغَ خَمْسَةَ اَوْسَاقٍ - گیہوں اور جو میں زکوٰۃ نہ ہوگی جب تک پانچ وسق تک نہ پہنچیں۔

اِسْتَوْسَقَ النَّاسُ لِبَیْعَتِهٖ - لوگ ان سے بیعت کرنے کو جمع ہو گئے۔

وَسِیْلَةٌ - رغبت کرنا' نزدیک ہونا۔

تَوْسِیْلٌ - وسیلہ پکڑنا۔

تَوَسُّلٌ - ایسا عمل کرنا جس سے اللہ کا قرب حاصل ہو' چرانا۔

وَاسِلَةَ - درجہ اور مرتبہ جو بادشاہ کے پاس حاصل ہو۔

اٰتِ مُحَمَّدَ نِ الْوَسِیْلَةَ - حضرت محمد ﷺ کو وسیلہ عطا فرما (یعنی اپنا قرب اور شفاعت کی مقبولی - بعض نے کہ وسیلہ ایک منزل ہے بہشت میں' جیسے اگلی حدیث میں وارد ہے)۔

سَلُوا اللّٰهَ لِیَ الْوَسِیْلَةَ - اللہ تعالیٰ سے مانگو کہ مجھ کو وسیلہ عنایت فرمائے۔

اِنَّهَا اَعْلٰی دَرَجَةٍ فِی الْجَنَّةِ - اخیر تک - وسیلہ ایک بلند درجہ ہے بہشت میں' اس کی ہزار سیڑھیاں ہیں' ایک سیڑھی سے دوسری سیڑھی اتنی بلند ہے کہ سو برس میں تیز گھوڑا جتنی مسافت طے کرے - کوئی سیڑھی اس کی جواہر کی ہے کوئی یاقوت کی' کوئی سونے کی' کوئی چاندی کی - قیامت کے دن وہ لایا جائے گا اور دوسرے پیغمبروں کے مقاموں میں ایسا چمکے گا جیسے چاند تاروں میں - اور ہر ایک پیغمبر اور صدیق اور شہید یہ کہے گا' مبارک ہے وہ شخص جس کو یہ درجہ ملے کذا فی مجمع البحرین - مجمع البحار میں ہے کہ شاید آپ نے یہ حدیث اس وقت فرمائی ہوگی - جب آپ کو یہ معلوم نہ ہوا ہوگا کہ مقام محمود آپ کا مقام ہے - بعض نے کہا امت کی دعا سے اپنی عاجزی ظاہر کرنا مقصود ہے اور خود امت کو اس کا اجر اور ثواب دلانا)۔

وَسْمٌ - داغ دینا۔

مُوَاسَمَةٌ - مقابلہ کرنا۔

سَامَةٌ اور وَسَامٌ - خوبرو ہونا۔

تَوْسِيْمٌ-موسم پر آنا-

اِتِّسَامٌ-نشانی مقرر کرنا-

وِسَامٌ- نشان جو جانوروں پر شناخت کے لئے کیا جاتا ہے-

وَسْمَة-نیل کا پتہ-

سِمَةٌ-نشانی-

وَسْمِيٌ-مینہ-

وَسِيْمٌ قَسِيْمٌ- یہ آنحضرتؐ کی صفت ہے- یعنی حسین چمکتے ہوئے خوبصورت-

لَايَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ اَوْسَمَ مِنْكِ- تجھ کو یہ دھوکا نہ ہو تیری سوکن ہجولی (یعنی حضرت عائشہؓ) تجھ سے زیادہ گوری اور خوبصورت ہیں (ان کی بات اور ہے تو ان کی ریجھ مت کر اور آنحضرت ﷺ سے ویسا برتاؤ نہ کر جیسا وہ کرتی ہیں (یہ حضرت عمرؓ نے اپنی صاحبزادی ام المومنین حفصہؓ سے کہا)-

تُنْكَحُ الْمَرْاَةُ لِمِيْسَمِهَا- عورت سے نکاح اس کی خوبصورتی کی وجہ سے بھی کرتے ہیں-

كَانَ يَخْضِبَانِ بِالْوَسْمَةِ- امام حسن اور حسینؓ وسمہ کا خضاب کرتے (یعنی حنا کے ساتھ ملا کر یہ کالا خضاب ہوتا- معلوم ہوا ایسا خضاب کرنا جائز ہے- بعض نے کہا صرف وسمہ کا خضاب مراد ہے اس سے بال بالکل کالے نہیں ہوتے)-

كَانَ شَعْرُ رَأْسِهٖ وَلِحْيَتِهٖ مَخْضُوْبًا بِوَسْمَةٍ- آپ کی ڈاڑھی اور سر کے بال پر وسمہ کا خضاب تھا-

بَابُ الْعَلَمِ وَالْوَسْمِ- علامت اور نشان کے بیان میں-

نَهٰى عَنِ الْوَسْمِ فِي الْوَجْهِ- منہ پر داغ دینے سے آپ نے منع فرمایا (آدمی ہو جانور منہ پر ہرگز داغ نہ دینا چاہئے جانور کو اگر داغ دیں تو پٹھے پر داغ دیں)-

اِنَّهٗ لَبِثَ عَشْرَ سِنِيْنَ يَتْبَعُ الْحَاجَّ بِالْمَوَاسِمِ- آنحضرتؐ مکہ میں دس برس تک حج کے موسم پر حاجیوں کے پیچھے جاتے (ان کو سمجھاتے کہ دین اسلام قبول کرو اور مجھ کو اپنے قبیلے میں لے جاؤ)-

اِنَّهٗ كَانَ يَسِمُ اِبِلَ الصَّدَقَةِ- آنحضرت ﷺ زکوٰۃ کے اونٹوں پر داغ لگاتے (پہچان کے لئے کہ دوسرے اونٹوں میں نہ مل جائیں)-

وَفِيْ يَدِهِ الْمِيْسَمُ- (میں آنحضرتؐ کے پاس آیا) آپ کے ہاتھ میں داغ دینے کا لوہا تھا-

عَلٰى كُلِّ مِيْسَمٍ مِّنَ الْاِنْسَانِ صَدَقَةٌ- (ایک روایت میں یوں ہی ہے اگر یہ صحیح ہو تو ترجمہ یوں ہوگا) آدمی کے ہر ایک عضو پر جس پر قدرت الٰہی کا نشان ہو ایک صدقہ لازم ہے-

بِئْسَ لَعَمْرُو اللّٰهِ عَمَلُ الشَّيْخِ وَالْمُتَوَسِّمِ وَالشَّابِّ الْمُتَلَوِّمِ- قسم پروردگار کے بقا کی یہ کام اس بوڑھے سے بہت برا ہے جو خضاب کرتا ہو اور اس جوان سے جو ملامت سے ڈرتا ہو-

سِمَةُ الْخَيْرِ - بھلائی کی نشانی-

تَوَسَّمْتُ فِيْهِ كَذَا- میں نے اس میں ایسی نشانی دیکھی-

مِنْ سِمَاتِ الْحَدُوْثِ- حدوث کی نشانیاں-

نَحْنُ الْمُتَوَسِّمُوْنَ وَالسَّبِيْلُ بِنَامُقِيْمٌ (ان فی ذٰلك لآيات لِلْمُتَوَسمين و انها لبسيل مقيم کی تفسیر میں ائمہ اہل بیت سے منقول ہے کہ) متوسمین ہم لوگ ہیں اور دین کا راستہ ہمارے سبب سے سیدھا ہے-

وَسَّمَ النَّاسُ تَوْسِيْمًا- لوگ موسم پر حاضر ہوئے-

وَسَنٌ یا وَسَنَةٌ یا وَسْنَةٌ- اونگھ' نیند' بیداری' کنویں کی بدبو سے بے ہوش ہونا-

اِيْسَانٌ- بے ہوش کر دینا' خواب دیکھنا-

تَوَسُّنٌ- سوتے میں جماع کرنا-

اِسْتِيْسَانٌ- اونگھنا-

وَسِنٌ- اونگھنے والا-

لَايَاْتِيْ عَلَيْكُمْ قَلِيْلٌ حَتّٰى يَقْضِيَ الثَّعْلَبُ وَسْنَتَهٗ بَيْنَ سَارِيَتَيْنِ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ- (ابو ہریرہؓ نے کہا) تھوڑا زمانہ نہیں گزرے گا کہ مسجد نبوی کے دو ستونوں کے درمیان لومڑی اپنی نیند پوری کرے گی (مطلب یہ ہے کہ مسجد نمازیوں سے خالی ہو کر اجاڑ اور ویران رہے گی وحشی جانور وہاں آکر بسیرا

لیں گے)۔

اِنَّ رَجُلًا تَوَسَّنَ جَارِيَةً فَجَلَدَهٗ وَهَمَّ بِجَلْدِهَا فَشَهِدُوْا اَنَّهَا مُكْرَهَةٌ اَیْ تَغَشَّاهَا وَهِیَ وَسْنٰی قَهْرًا۔ ایک شخص نے سوتے میں ایک لونڈی سے جماع کیا۔ حضرت عمرؓ نے اس کو کوڑے لگائے۔ پھر لونڈی کو کوڑے لگانا چاہا' تو لوگوں نے گواہی دی کہ مرد اس پر زبردستی سے جب وہ سو رہی تھی چڑھ بیٹھا (اس لئے لونڈی کو کوئی سزا نہ دی)۔

وَسْوَسَةٌ یا وَسْوَاسٌ - دل میں وہ خیال ڈالنا جس میں نہ فائدہ ہو نہ بھلائی' بار بار گنگنانا' عقل میں فتور ہو کر بے تکی باتیں کرنا۔

وَسْوَاسٌ - ایک بیماری بھی ہے جو غلبۂ سودا سے پیدا ہوتی ہے اس میں دل پریشان ہو جاتا ہے اور کسی بات پر نہیں جمتا - اور شیطان جو خیال گناہ کا یا کفر کا دل میں ڈالے اس کو بھی ''وسوسہ'' اور ''وسواس'' کہتے ہیں (اس کی جمع وَسَاوِسُ ہے)۔

اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ رَدَّ كَيْدَهٗ اِلَى الْوَسْوَسَةِ - شکر اس پروردگار کا جس نے شیطان کا فریب دور کر کے وسوسہ پر پھیر دیا (اب سوا کے اس کے کہ دل میں خیال ڈالے کوئی عملی کارروائی اس سے نہیں ہو سکتی)۔

لَمَّا قُبِضَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وُسْوِسَ نَاسٌ وَّكُنْتُ فِيْمَنْ وُسْوِسَ - (حضرت عثمانؓ کہتے ہیں) جب آنحضرتؐ کی وفات ہوئی تو کئی صحابہ کو وسواس کی بیماری ہو گئی' مجھ کو بھی یہ بیماری ہو گئی تھی (بے تکی باتیں کرتا تھا' دل دہشت زدہ ہو گیا تھا)۔

غُفِرَلَهٗ مَا وَسْوَسَتْ صُدُوْرُهَا - دل میں جو وسوسہ آئے (اور گزر جائے جمے نہیں) تو وہ معاف ہے اس پر مواخذہ نہ ہو گا (لیکن اگر جم جائے اور مضبوط عزم یا اعتقاد ہو جائے تب تو اس پر مواخذہ ہو گا - وسوسہ کی طرح بھول چوک بھی ہے اس پر بھی مواخذہ نہ ہو گا - اس طرح ترجمۂ باب سے مناسبت ہو جائے گی)۔

مَالَا يَجُوْزُ مِنْ اِقْرَارِ الْمُوَسْوِسِ - جس کو وسواس کی بیماری ہو اس کا اقرار معتبر نہ ہو گا - (کیونکہ وہ اقرار صالح نہیں جیسے زبردستی یا ڈر کی وجہ سے اقرار کرے)۔

حَتّٰى كَادَ بَعْضُهُمْ يُوَسْوِسُ - (صحابہؓ آنحضرتؐ کی وفات سے بہت پریشان ہوئے) بعض کو تو وسواس کی بیماری ہونے کو تھی۔

وَسْوَسَ الْحُلِیُّ - زیور ہلا۔

وَلَا يُؤْذِيْكَ الْوَسْوَاسُ - تجھ کو شیطان نہ ستائے۔

وَسْوَاسُ الْمَاءِ - ولہان ایک شیطان ہے جو پانی کے متعلق طرح طرح کے وسوسے آدمی کے دل میں ڈالتا ہے (کبھی وضو یا غسل میں یہ خیال ڈالتا ہے کہ پانی سب مقاموں پر نہیں پہنچا - پھر وضو یا غسل کر - کبھی کہتا ہے یہ پانی نجس تھا کیونکہ دہ وردہ سے کم تھا یا قلتین نہ تھا - کبھی کہتا ہے قطرہ آ گیا اب پھر استنجا کر اور نئے سرے سے وضو کر)۔

اِنَّهٗ يُوَسْوِسُ فَاِذَا ذَكَرَ الْعَبْدُ اللّٰهَ خَنَسَ - شیطان (خناس) وسوسہ ڈالتا ہے جب اللہ تعالیٰ کی یاد کرو تو بھاگ جاتا ہے۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ وَسَاوِسِ الشَّيْطَانِ - خداوندا تیری پناہ شیطان کے وسوسوں سے۔

بابُ الواو مع الشين

وَشْبٌ - غلیظ۔

وِشْبٌ - (مفرد ہے اَوْشَاب کا)۔

قَالَ لَهٗ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُوْدِ الثَّقَفِیُّ وَاِنِّیْ لَاَرٰی اَوْشَابًا مِّنَ النَّاسِ لَخَلِيْقٌ اَنْ يَّفِرُّوْا وَيَدَعُوْكَ - عروہ بن مسعود ثقفی نے آنحضرت ﷺ سے کہا - میں دیکھ رہا ہوں آپ کے ساتھ ادھر ادھر کے چند اوباش لوگ جمع ہو گئے ہیں ان کا ڈھنگ یہ معلوم ہوا ہے کہ (سخت وقت آنے پر) بھاگ جائیں آپ کو چھوڑ کر چل دیں (اسی کلام پر حضرت ابوبکر صدیقؓ کو غصہ آ گیا تھا اور آپ نے عروہ کو گالی دی' فرمایا ''ابے جالات کا ئنہ چوس! کیا ہم آنحضرتؐ کو چھوڑ کر بھاگ جائیں گے'')۔

اَوْبَاش اور اَوْشَاب اور اَشْوَاب - پنچ میل لوگ مختلف قبیلوں کے بازاری' ذلیل' کمینے' شریر۔

وَشْجٌ - ایک کے اندر ایک گھس جانا - گھنے ہوئے ہونا -
تَوْشِیْجٌ - ایک کے اندر ایک کرنا -
وَشِیْجٌ - درخت گھنے ہوئے -
وَاَفْنَتْ اُصُوْلَ الْوَشِیْجِ - اس قحط نے گھنے درختوں کی جڑوں کو تباہ کر دیا (ان میں تری نہ رہنے کی وجہ سے) -
وَتَمَكَّنَتْ مِنْ سُوَيْدَاءِ قُلُوْبِهِمْ وَشِيْجَةٌ خَيْفِيَّةٌ - ان کے دل کے بیچوں بیچ محبت اور اختلاط کی شاخیں نرم اور مرطوب زمین کی قائم ہو گئیں -
وَوَشَّجَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اَزْوَاجِهَا - اس میں اور اس کی بیویوں میں موافقت اور الفت دی (عرب لوگ کہتے ہیں وَشَّجَ اللّٰهُ بَيْنَهُمْ تَوْشِيْجًا - اللہ تعالیٰ نے ان کو ملا دیا' ان میں محبت اور الفت دی) -
وُشَاحٌ - چمڑے کا ایک تسمہ جس پر کبھی جواہر اور نگینے وغیرہ بھی جڑے جاتے ہیں - عورتیں اس کو مونڈھے اور پہلو کے درمیان باندھ لیتی ہیں -
تَوْشِیْحٌ - وشاح پہنانا -
تَوَشُّحٌ - لٹکانا' پہننا -
كَانَ يَتَوَشَّحُ بِثَوْبِهٖ - آپ کپڑا اپنے اوپر ڈھانپ لیتے (کرمانی نے کہا وشاح موتیوں کا ہار اس کو عورت اپنی کمر پر باندھتی ہے اور جب چادر وہاں ڈالے تو متوشح ہوا - مجمع البحار میں ہے کہ توشیح یہ ہے کہ کپڑے کا ایک کنارہ بائیں ہاتھ کے تلے سے لے جا کر داہنے کندھے پر ڈالنا اور کنارہ داہنے ہاتھ کے تلے سے بائیں کندھے پر ڈالنا پھر دونوں کناروں کو ملا کر سینہ پر گرہ دے دینا - مخالفت بین الطرفین اور اشتمال بالثواب کے بھی یہی معنی ہیں) -
كَانَ يَتَوَشَّحُنِيْ وَيَنَالُ مِنْ رَّاْسِيْ - آنحضرتؐ مجھ کو گلے سے لگاتے' بوسہ دیتے میرے سر پر بھی ہاتھ پھیرتے -
لَاعَدِمْتُ رَجُلًا وَشَّحَكَ هٰذَا الْوِشَاحَ - میں اس شخص کو گم نہ کروں جس نے تیری کمر پر یہ ضرب لگائی -

وَيَوْمُ الْوِشَاحِ مِنْ تَعَاجِيْبِ رَبِّنَا
عَلٰى اَنَّهٗ مِنْ دَارَةِ الْكُفْرِ نَجَّانِيْ

(ایک کالی لونڈی بار بار یہ شعر پڑھا کرتی) وشاح کا دن بھی میرے مالک کی عجیب قدرتوں کا دن تھا - اس نے دار الکفر سے مجھ کو نجات دلوائی (یہ قصہ مشہور ہے - ایک لونڈی پر بہتان ہوا کہ اس نے ہار چرا لیا' اس کو سزا دی - بعد میں ایسا ہوا کہ چیل نے وہ ہار لا کر ڈال دیا) -
ذَاتُ الْوِشَاحِ - آنحضرتؐ کی زرہ کا نام تھا -
وَ اَوْشَجَ بِهِ الْاَرْحَامَ - اس کے سبب سے ناطوں کو ایک میں ایک ملا دیا -
اَلتَّوَشُّحُ فِي الْقَمِيْصِ مِنَ التَّجَبُّرِ - قمیص میں توشح کرنا غرور اور کبر میں داخل ہے -
اَلْاِرْتِدَاءُ فَوْقَ التَّوَشُّحِ فِي الصَّلٰوةِ مَكْرُوْهٌ - توشح کے اوپر چادر اوڑھنا مکروہ ہے نماز میں -
وَشْرٌ - چیرنا' تیز کرنا' باریک کرنا -
اِتِّشَارٌ اور اِسْتِيْشَارٌ - دانت باریک کرنے کی درخواست کرنا -
لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِرَةَ وَالْمُوْتَشِرَةَ - اللہ تعالیٰ نے دانت برابر کرنے والی پر اور برابر کرانے والی پر لعنت کی (بوڑھی عورتیں اپنے تئیں جوان دکھلانے کو دانت گھسوا کر باریک اور چھوٹے کراتیں) -
وَشْظٌ - تنگ کرنا' ایک ٹکڑا توڑنا -
مُوَاشَظَةٌ اور تَوَاشُظٌ - دو آدمیوں کا نعوظ کرنا اور ہر ایک کا اپنی منی دوسرے کے پیٹ پر بہانا -
وَشِيْظٌ - خدمت گار اور عام ذلیل لوگ' مختلف اصلوں والے (اس یک جمع اَوْشَاظٌ ہے) -
وَشِيْظَةٌ - فالتو' زائد' بے کار -
اِيَّاكُمْ وَالْوَشَائِظَ - سفلے اور کمینے اور بد اصلے لوگوں کے بچے رہو (ایسے لوگوں سے صحبت مت رکھو) -
وَشْعٌ - ملا دینا' چڑھ جانا -
تَوْشِيْعٌ - کام میں لانا' اوپر ہو جانا' دھنک کر لپیٹ لینا -
اِيْشَاعٌ - پھول نکلنا -
تَوَشُّعٌ - بہت ہونا -

اِسْتِیْشَاعٌ - باڑ پر پانی دینا-
وَشِیْعٌ - باڑ جو کانٹوں اور شاخوں سے باغ کے گرد لگاتے ہیں-
وَالْمَسْجِدُ یَوْمَئِذٍ وَشِیْعٌ بِسَعَفٍ وَّخَشَبٍ - ان دنوں مسجد پتوں اور لکڑیوں سے پٹی ہوئی تھی-
وَشِیْعٌ - پتوں کا بنا ہوا ایک ٹکڑا جو چھت پر ڈالتے ہیں (بعض نے کہا وَشِیْع وہ چھتہ یا منڈوا جو فوج کے سردار کے لئے بنایا جاتا ہے وہاں سے اپنی فوج کی نگرانی کرتا ہے)-
کَانَ اَبُوْبَکْرٍ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْوَشِیْعِ یَوْمَ الْبَدْرِ - بدر کی جنگ کے دن ابوبکر صدیقؓ آنحضرتؐ کے ساتھ تھے اس چھپر (منڈوے) میں جو آپ کے لئے تیار کیا گیا تھا (ابوبکر صدیقؓ ننگی تلوار ہاتھ میں لئے ہوئے آنحضرتؐ کی حفاظت کر رہے تھے)-
یُوْشَعُ بن نون مشہور پیغمبر ہیں-
وَشْقٌ - کاٹنا' ٹکڑے ٹکڑے کر کے سکھانا-
تَوْشِیْقٌ - کاٹنا' جدا کرنا-
اِیْشَاقٌ - گھس جانا-
تَوَاشُقٌ اور اِتِّشَاقٌ - ٹکڑے ٹکڑے کر دینا گوشت کی طرح-
اُتِیَ بوشِیْقَةٍ یَابِسَةٍ مِنْ لَّحْمِ صَیْدٍ فَقَالَ اِنِّیْ حَرَامٌ - ایک ٹکڑا سوکھے گوشت کا شکار کے جانور کا آنحضرتؐ کے پاس لایا گیا- آپ نے فرمایا میں احرام باندھے ہوں (شکار کا گوشت نہیں کھا سکتا- نہایہ میں ہے کہ وَشِیْقَة وہ گوشت ہے جس کو تھوڑا سا ابال لیں پورا نہ پکایا جائے- اس کو سفر میں لے جاتے ہیں- بعض نے کہا وَشِیْقَه قدید کو کہتے ہیں یعنی جو گوشت کاٹ کر دھوپ میں سکھایا جائے)-
اُهْدِیَتْ لِیْ وَشِیْقَةُ قَدِیْدِ ظَبْیٍ فَرَدَّهَا - (حضرت عائشہؓ کہتی ہیں) مجھ کو ہرن کے سکھائے ہوئے گوشت کا ایک ٹکڑا تحفہ بھیجا گیا- آنحضرتؐ نے اس کو پھیر دیا-
کُنَّا نَتَزَوَّدُ مِنْ وَّشِیْقِ الْحَجِّ - ہم حج کے گوشت کے ٹکڑوں سے راستہ کا توشہ کرتے (یعنی قربانی کے گوشت میں سے)-
وَتَزَوَّدْنَا مِنْ لَّحْمِہٖ وَشَائِقَ - ہم نے اس کے گوشت میں سے چند ٹکڑے لے کر ان کو راستہ کا توشہ بنایا-
اِنَّ الْمُسْلِمِیْنَ اَخْطَأُوْا بِاَبِیْہِ فَجَعَلُوْا یَضْرِبُوْنَهٗ بِسُیُوْفِهِمْ وَهُوَ یَقُوْلُ اَبِیْ اَبِیْ فَلَمْ یَفْهَمُوْهُ حَتّٰی انْتَهٰی اِلَیْهِمْ وَقَدْ تَرَاشَقُوْهُ بِاَسْیَافِهِمْ - حذیفہ کے والد یمان کی بابت مسلمانوں نے غلطی کی' ان کو تلواروں سے مارنے لگے حذیفہ پکار رہے تھے ارے میرے باپ ہیں میرے باپ ہیں- (ان کو کیوں مارتے ڈالتے ہو) لیکن مسلمانوں نے نہیں سمجھا یہاں تک کہ حذیفہ جب ان کے پاس پہنچے' دیکھا تو ان کے باپ کے تلواروں سے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے ہیں-
وَشْكٌ یا وَشَاکَةٌ - جلدی (جیسے تَوْشِیْكٌ ہے)-
مُوَاشَكَةٌ - جلدی چلنا (جیسے اِیْشَاكٌ ہے)-
یُوْشِكُ اَنْ یَّکُوْنَ کَذَا - قریب ہے کہ ایسا ہوگا (یعنی وہ زمانہ جلد آنے والا ہے)-
لَیُوْشِکَنَّ - البتہ قریب ہے-
تُوْشِكُ مِنْهُ الْفِئَةُ - وہاں سے لوٹنا قریب ہے-
فَاِنِّیْ قَادِمٌ اِلَیْكَ وَشِیْکًا - میں تمہارے پاس جلد آنے والا ہوں-
کَانَ کَشْفُ ذٰلِكَ الْبَلَاءِ سَرِیْعًا - اس بلا کا دور ہونا جلدی ہوا (یہ بلا جلد دفع ہوگئی)-
وَشْكُ الْبَیْنِ - جدائی کی جلدی-
اَوْشَكَ فُلَانٌ اِیْشَاکًا - وہ شخص جلدی چلا-
وَشْلٌ یا وَشَلَانٌ - بہنا' ٹپکنا' ناتواں ہونا' محتاج ہونا' عاجزی کرنا-
اِیْشَالٌ - تھن بچہ کے منہ میں دینا تاکہ دودھ پینا سیکھے-
رِمَالٌ دَمِثَةٌ وَّعُیُوْنٌ وَّشِلَةٌ - ریتیاں ہیں نرم اور چشمے ہیں تھوڑے تھوڑے پانی کے-
اَخَسَفْتَ اَمْ اَوْشَلْتَ - کیا تو نے بہت پانی نکالا یا تھوڑا (یعنی کنویں میں پانی بہت نکلا یا کم)-
وَشْمٌ - سوئی سے گودنا پھر اس پر نیل یا سرمہ لگا دینا-

تَوْشِیْم کے بھی یہی معنی ہیں۔
اِیْشَام- رنگ شروع ہونا' پک جانا' نرم خوش مزہ ہو جانا' پستان نمودار ہونا' بہت ہونا' عیب کرنا' برا کہنا' شروع کرنا۔
لَعَنَ اللّٰهُ الْوَاشِمَةَ وَالْمُسْتَوْشِمَةَ یا وَالْمُؤْتَشِمَةَ- اللہ تعالیٰ نے لعنت کی گودنے والی اور گدوانے والی پر (کیونکہ یہ فعل حرام ہے اور مشرکوں کا طرز ہے اور اس میں اللہ کی خلقت کو بدلنا ہے)۔
لَمَّا اسْتَخْلَفَ عُمَرُ اَشْرَفَ مِنْ كَنِيفٍ وَّ اَسْمَاءُ بِنْتُ عُمَيْسٍ مَوْشُوْمَةُ الْيَدِ مُمْسِكَتُهٗ- جب حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ کو خلیفہ بنایا تو پاخانے پر سے ان کو جھانکا (کہ لوگ کیا کہتے ہیں) اس وقت اسماء بنت عمیس (آپ کی بیوی) جن کے ہاتھ پر مہندی کے نقش تھے آپ کو تھامے ہوئے تھیں (کہ کہیں گر نہ پڑیں- کیونکہ آپ بیماری سے بہت ضعیف ہو گئے تھے)۔
وَاللّٰهِ مَا كَتَمْتُ وَشْمَةً- خدا کی قسم میں نے کوئی کلمہ نہیں چھپایا۔
مَاعَصَيْتُهٗ وَشْمَةً- میں نے کوئی کلمہ خلاف نہیں کہا۔
مَا كَتَمْتُ وَشْمَةً وَلَا كَذَبْتُ كَذْبَةً- سوئی کے ایک گودنے کے موافق بھی میں نے حق کو نہیں چھپایا اور نہ میں کوئی جھوٹ بولا (یہ مجمع البحرین میں ہے)۔
وَشْوَشَةٌ- آہستگی سے اٹھا دینا' آہستہ بات کرنا۔
تَوَشْوُشٌ- حرکت کرنا' ایک دوسرے سے کھسر پھسر کرنا۔
فَلَمَّا انْفَتَلَ تَوَشْوَشَ الْقَوْمُ- جب نماز پڑھ کر آپ لوٹے تو لوگوں نے آہستہ ایک دوسرے سے بات کرنا شروع کی (کہ آج نماز کم ہو گئی یا آنحضرتؐ بھول گئے)۔
بَيْنَ الْقَوْمِ وَشَاوِشُ- لوگوں میں کھسر پھسر ہو رہی ہے۔
وَشْيٌ- خوبصورت کرنا' نقش و نگار کرنا' ایک رنگ دوسرے رنگ میں ملانا' جھوٹ بولنا' چغل خوری کرنا۔
تَوْشِيَةٌ- منقش کرنا' بیل بوٹے بنانا۔
تَوَشِّيْ- ظاہر ہونا۔
خَرَجْنَا نَشِيْ بِسَعْدٍ اِلٰى عُمَرَ- ہم سعد بن ابی وقاصؓ کی چغلی کھانے کو حضرت عمرؓ کی طرف نکلے۔
كَانَ يَسْتَوْشِيْهِ وَيَجْمَعُهٗ- عبداللہ بن ابی منافق کھود کھود کر اس تہمت کو نکالتا تھا (جو حضرت عائشہؓ پر کی گئی تھی) اور سارے قصے جو سنتا تھا ان کو اکٹھا کرتا تھا- (ان میں نمک مرچ لگا کر بیان کرتا)۔
اِنَّهٗ كَانَ يَسْتَوْشِيْ- وہ کھود کھود کر حدیث کو پوچھتے (اس کی تحقیق کرتے)۔
كَمَا يَسْتَوْشِي الرَّجُلُ فَرَسَهٗ- جیسے کوئی اپنے گھوڑے کے ایڑ لگاتا ہے (تاکہ وہ جتنا جلد چل سکے اتنا چلے)۔
اَجْاَتْنِيْ النَّائِدُ اِلٰى اسْتِيْشَاءِ الْاَبَاعِدِ- آفتوں اور مصیبتوں نے مجھ کو دور والوں سے مانگنے پر ان کا مال نکالنے پر مجبور کیا۔
فَدَقَّ عُنُقَهٗ اِلٰى عَجْبِ ذَنَبِهٖ فَايْتَشٰى مُحْدَوْدِبًا- اس کی گردن اس کی ریڑھ کی ہڈی تک موڑ دی (دبا دی) آخر وہ کبڑا ہو کر اچھا ہو گیا (عرب لوگ کہتے ہیں اِيْتَشَى الْعَظْمُ جب ہڈی جڑ جائے لیکن اس میں کجی رہ جائے)۔
سِتْرًا مُّوَشًّا- حضرت فاطمہؓ نے ایک کاڑی دار ریشمی کپڑے کا پردہ لٹکایا (حالانکہ ایسا پردہ لٹکانا منع نہیں' مگر آپ کو یہ منظور تھا کہ حضرت فاطمہ زیب و زینت کا خیال نہ کریں آخرت کی تیاری میں مصروف رہیں-)۔
وَشْيُ الثَّوْبِ- دو رنگوں پر کپڑا بنا۔
يَكْرَهُ لِبَاسُ الْحَرِيْرَ وَ لِبَاسُ الْوَشْيِ- (مرد کے لئے) ریشمی اور نقشی کپڑا پہننا مکروہ ہے۔
اَشْتَرِ جُبَّةً خَزًّا اِلَّا فَوَشْيٍ- ایک ریشمی چغہ خرید' یا نقشی اگر ریشمی نہ ملے۔
وَشٰى بِهٖ اِلَى السُّلْطَانِ- بادشاہ تک چغلی کھائی۔
وَاشِيٌ- چغلی کھانے والا۔

بابُ الواو مع الصّاد

وَصَبٌ- بنصر سے لے کر سبابہ تک جو فاصلہ ہے۔
وَصَبٌ- بیماری' دائمی مرض' درد۔

وُصُوْبٌ-ہمیشہ رہنا' ثابت ہونا-

تَوْصِیْبٌ اور تَوَصُّبٌ اور اِیْصَابٌ-بیمار کرنا-

اَنَا وَصَّبْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ-میں نے آنحضرتؐ کی تیمار داری کی (یعنی بیمار کی خدمت دوا علاج وغیرہ)-

وَصَبٌ-کے معنی کبھی تعب اور فتور بدنی کے بھی آتے ہیں (جیسے نَصَبٌ ہے)-

هَلْ تَجِدُ شَیْئًا قَالَ لَا اِلَّا تَوْصِیْبًا-تم کو کچھ تکلیف ہو رہی ہے' کہاں نہیں ایک ضعف سا معلوم ہوتا ہے-

مِنْ نَصَبٍ وَّلَا وَصَبٍ-نہ وہاں تھکن ہے نہ بیماری-

وَصَدٌ-بننا' ثابت ہونا' اقامت کرنا-

تَوْصِیْدٌ-ڈرانا-

اِیْصَادٌ-احاطہ بنانا' شکار پر ابھارنا-

وَصِیْدٌ-صحن' چوکھٹ-

فَوَقَعَ الْجَبَلُ عَلٰی بَابِ الْکَھْفِ فَاَوْصَدَہٗ-پہاڑ اس غار کے دروازے پر گرا جس میں اصحاب کہف تھے اور غار کا منہ بند کر دیا-

اَوْصَدْتُ الْبَابَ-میں نے دروازہ بند کر دیا-

نَارٌ مُّؤْصَدَةٌ-بند آگ (اس کے اندر کوئی منفذ نہیں)-

وِصْرٌ-عہد' دستاویز-

اِشْتَرٰی مِنِّیْ اَرْضًا وَّقَبَضَ وِصْرَھَا-اس شخص نے مجھ سے ایک زمین خریدی اس کا قبالہ بھی لے لیا (اب نہ قبالہ واپس کرتا ہے نہ قیمت دیتا ہے)-

اِصْرٌ-بھی عہد و پیمان (واؤ کو الف سے بدل دیا)-

وَصْعٌ-غائب کرنا اور ایک پرندہ ہے چڑیا سے چھوٹا-

اِنَّ الْعَرْشَ عَلٰی مَنْکِبِ اِسْرَافِیْلَ وَاِنَّہٗ لَیَتَوَاضَعُ لِلّٰہِ حَتّٰی یَصِیْرَ مِثْلَ الْوَصَعِ-عرش حضرت اسرافیلؑ کے مونڈھے پر ہے اور وہ اللہ تعالٰی کے سامنے ایسی عاجزی ظاہر کرتے ہیں کہ ''وصع'' کی طرح بن جاتے ہیں-

وَصِیْعٌ-وصع پرندے کی آواز-

وَصْفٌ اور صِفَةٌ-تعریف کرنا' صفت بیان کرنا-

تَوَاصُفٌ-ایک دوسرے کے اوصاف بیان کرنا-

اِتِّصَافٌ-موصوف ہونا-

نَھٰی عَنْ بَیْعِ الْمُوَاصَفَةِ-آنحضرتؐ نے بیع مواصفہ فرمایا (وہ یہ ہے کہ بائع کے پاس ایک چیز نہ ہو اور اس کو بیچے اس طرح کہ مشتری سے اس کے اوصاف معلوم کر کے دوسری جگہ سے خرید کر کے اس کے حوالے کرے)-

اِنْ لَّا یَشِفَّ فَاِنَّہٗ یَصِفُ-اگر باریک کپڑے میں سے بدن نہ دکھائی دے تب بھی بدن کی صفت تو اس میں معلوم ہو جاتی ہے (اعضاء کا حجم وغیرہ)-

وَمَوْتٌ یُّصِیْبُ النَّاسَ حَتّٰی یَکُوْنَ الْبَیْتُ بِالْوَصِیْفِ-ایک موت ایسی لوگوں میں پھیلے گی (کہ گاڑنے کو جگہ بھی مشکل سے ملے گی) ایک قبر کی جگہ ایک بردے کے بدلے ملے گی (غلام لونڈی کے برابر قبر کی یا قبر کے کھودنے کی اجرت ہوگی)-

اِنَّھَا کَانَتْ وَصِیْفَةً لِعَبْدِ الْمُطَّلِبِ-ام ایمن (آنحضرتؐ کی کھلائی انا) عبدالمطلب کی لونڈی تھیں-

وَصَفَ سُفْیَانُ یُرِیْدُ اَنْ یَّحْفَظَ-سفیانؒ نے ہونٹ ہلانے کا مطلب یہ بیان کیا کہ آنحضرتؐ چاہتے تھے کہ وحی کو یاد کر لیں (ایسا نہ ہو کہ بھول جائیں اس لئے حضرت جبرئیلؑ کی قرأت کے ساتھ آپ بھی قرأت کرتے جاتے تھے اور لب ہائے مبارک ہلاتے جاتے تھے)-

وَصَفَ الْقَاسِمُ فَتَفَلَ-(قاسم نے ہٰکذا کی تفسیر اس طرح کی کہ) اپنے کپڑے میں تھوک کر اس کو الٹ پلٹ کر کے پونچھ ڈالا-

مَنْ وَصَفَ اللّٰہَ فَقَدْ حَدَّہٗ وَمَنْ حَدَّہٗ فَقَدْ عَدَّہٗ وَمَنْ عَدَّہٗ فَقَدْ اَبْطَلَ اَزَلَہٗ-جس نے اللہ تعالٰی کے لئے ایسی صفت ثابت کی جو مخلوق کی صفات کے مشابہ ہے (صاحب مجمع البحرین نے کہا زائد صفت ثابت کی یعنی جو قرآن و حدیث میں نہیں ہے) اس نے اللہ تعالٰی کو (اجسام کی طرح) محدود کر دیا اور جس نے اس کو محدود کیا اس نے اس کو متعدد کر دیا اور جس نے اس کو متعدد کر دیا اس نے اس کی ازلیت باطل کر دی (اس لئے کہ

ہر محدود اور متعدد حادث ہوگا)۔

لَيْسَ لَهُ صِفَةٌ تُنَالُ - پروردگار کی کوئی صفت ایسی نہیں جس کی حقیقت اور کیفیت سمجھ سکیں (بس جو صفت قرآن یا حدیث میں بیان ہوئی ہے اس پر ایمان لانا اور اس کی حقیقت اور کیفیت اللہ کے تفویض کرنا یہی طریقہ سچے ایمان داروں کا ہے)۔

وَاَشْهَدُ اَنَّ الْاِسْلَامَ كَمَا وُصِفَ - میں گواہی دیتا ہوں کہ اسلام ایسا ہے جیسا بیان کیا گیا۔

اِسْتَوْصَفْتُ الطَّبِيْبَ لِدَائِيْ - میں نے طبیب سے پوچھا تم میرا علاج کس طریق سے کرو گے۔

وَصْلٌ یا صِلَةٌ یا صُلَةٌ - جوڑنا' جمع کرنا' وصول ہونا' پہنچ جانا' سید محبوب سے یکجائی دینا' جاہلیت کے طریق پر پکارنا (یا لَفُلَانٍ کہنا) ناطہ ملانا' سلوک کرنا۔

تَوْصِيْلٌ - جوڑنا' پہنچا دینا۔

مُوَاصَلَةٌ - ملنا جلنا' ملاقات رکھنا' ہمیشہ کرنا۔

وِصَالٌ - محبوب سے مل جانا' طے کے روزے رکھنا یعنی دو دو تین تین روز برابر کچھ نہ کھانا نہ پینا۔

اِيْصَالٌ - پہنچا دینا۔

تَوَصُّلٌ - پہنچنا۔

تَوَاصُلٌ - ایک دوسرے سے ملنا۔

اِتِّصَالٌ - جڑ جانا۔

مَنْ اَرَادَ اَنْ يُّطَوِّلَ عُمُرَهٗ فَلْيَصِلْ رَحِمَهٗ - جو شخص اپنی عمر بڑھانا چاہے وہ اپنے ناطہ والوں سے سلوک کرے (خوا نسبتی ہوں یا سبب سب کے ساتھ جو ہو سکے احسان کرے)۔

وَصِيْلَه - وہ بکری جو ساتھ بار دو دو بچے جنے اور ساتویں بار میں ایک نر ایک مادہ جنے جاہلیت کے زمانے میں ایسی بکری کا دودھ مردوں کے لئے درست جانتے تھے اور عورتوں کے لئے حرام۔ بعض نے کہا اگر ساتواں بچہ نر ہوتا تو اس کو ذبح کرتے اور مرد عورت سب کھاتے۔ اگر مادہ ہوتی تو بکریوں میں چھوڑ دی جاتی۔ اگر نر اور مادہ دو جنتی تو کہتے اپنے بھائی سے مل گئی پھر اس کو ذبح نہ کرتے اور اس کا دودھ مردوں کے لئے حلال اور عورتوں کے لئے حرام سمجھتے۔

اِذْ كُنْتَ فِي الْوَصِيْلَةِ فَاَعْطِ رَاحِلَتَكَ حَظَّهَا - جب تو آبادی اور ارزانی کے مقام میں ہو تو اونٹنی کو اس کا حصہ دے (دانہ چارہ اچھی طرح کھلا)۔

مَازِلْتُ اَرُمُّ اَمْرَكَ بِوَذَائِلِهٖ وَاَصِلُهٗ بِوَصَائِلِهٖ - (عمرو بن عاصؓ نے معاویہؓ سے کہا) میں تو برابر تمہارا کام اچھی رائیں دے کر درست کرتا رہا اور اس کو عمدہ یمنی سرخ کپڑے پہناتا رہا یا اس میں عمدہ اور مصلحتی جوڑ لگاتا رہا' اس کو آراستہ پیراستہ کرتا رہا۔

اِنَّ اَوَّلَ مَنْ كَسَا الْكَعْبَةَ كُسْوَةً كَامِلَةً تُبَّعٌ كَسَاهَا الْوَصَائِلَ - سب سے پہلے جس نے کعبہ پر پوری پوشش ڈالی وہ تبع یمن کا بادشاہ تھا۔ اس نے یمن کی سرخ چادریں اس کو اوڑھائیں (جو دھاری دار ہوتی ہیں)۔

اِنَّهٗ لَعَنَ الْوَاصِلَةَ وَالْمستَوْصِلَةَ - آنحضرتؐ نے بالوں میں جوڑ لگانے والی اور لگوانے والی دونوں پر لعنت کی (جوڑ لگانے والی سے یہ مراد ہے کہ دوسری عورت کا چوٹا لے کر اس کی چوٹی میں شریک کرے۔ اگر کالے صوف (اون) سے جوڑ کرے تو وہ منع نہیں ہے۔ بعض نے کہا واصلہ وہ جو جوانی میں بدکار ہو اور جب بوڑھی ہو جائے تو دلالی کرے۔ بدکار عورتوں کو مردوں کے پاس لائے۔ "قحبہ چوں پیر شود پیشہ کند دلالی"۔

نَهٰى عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ - طے کے روزے رکھنے سے منع فرمایا (یہ ممانعت اپنی امت پر شفقت کے لئے تھی ورنہ خود آنحضرتؐ طے کے روزے رکھتے تھے۔ بعض نے امت کے لیے بھی جائز رکھے ہیں اب یہ اختلاف ہے کہ یہ ممانعت تنزیہی ہے یا تحریمی اور ظاہر یہ ہے کہ تحریمی ہے)۔

وَاصَلَ فِيْ اَوَّلِ رَمَضَانَ - آنحضرتؐ نے شروع رمضان میں وصال کیا (یہ راوی کی غلطی ہے اور صحیح یہ ہے کہ آخر شعبان میں وصال کیا)۔

اِنَّهٗ نَهٰى عَنِ الْمُوَاصَلَةِ فِي الصَّلٰوةِ وَقَالَ اِنَّ امْرَءً وَاصَلَ فِي الصَّلٰوةِ خَرَجَ مِنْهَا صِفْرًا - آنحضرتؐ نے نماز میں مواصلت سے منع فرمایا اور فرمایا جس نے نماز میں مواصلت کی وہ خالی ہاتھ نماز سے نکل گیا۔ (عبداللہ بن احمد بن حنبلؒ نے کہا۔ ہم کو "مواصلت فی الصلوٰۃ" کے معنی معلوم نہ تھے یہاں تک

کہ امام شافعیؒ آئے اور میرے والدان کے پاس گئے ان سے کئی باتیں پوچھیں منجملہ ان کے ایک یہ مواصلت فی الصلوٰۃ بھی تھی امام شافعیؒ نے کہا- مواصلت کئی مقاموں میں ہوتی ہے- ایک یہ کہ امام کے "ولا الضالین" کہنے کے ساتھ ہی مقتدی آمین کہہ دے یہ انتظار نہ کرے کہ جب وہ سکتہ کرے اس وقت آمین کہے- دوسرے یہ کہ تکبیر تحریمہ کے ساتھ ہی قرأت شروع کر دے (دعائے استفتاح نہ پڑھے نہ سکتہ کرے) تیسرے یہ کہ پہلے سلام کو دوسرے سے ملا دے حالانکہ پہلا سلام فرض ہے اور دوسرا سنت ہے- چوتھے یہ کہ امام کی تکبیر کے ساتھ ہی تکبیر کہہ دے، چاہئے یہ کہ امام کے بعد تکبیر کہے-

مترجم: کہتا ہے مواصلت کے یہ معنی بھی ہو سکتے ہیں کہ ایک فرض نماز کے بعد دوسری فرض نماز شروع کر دے اور دونوں کے بیچ میں سلام نہ پھیرے)-

اَشْتَرٰی مِنِّیْ بَعِیْرًا وَّ اَعْطَانِیْ وَصْلًا مِّنْ ذَهَبٍ- آنحضرتؐ نے مجھ سے ایک اونٹ خریدا اور مجھ کو ایک انعام سونے کا دیا (یعنی بخشش کے طور پر)-

اِنَّهُمَا كَانَا اَسْلَمَا فَتَوَصَّلَا بِالْمُشْرِكِيْنَ حَتّٰى خَرَجَا اِلٰى عُبَيْدَةَ بْنِ الْحَارِثِ- عتبہ اور مقدام بن معدی کرب مسلمان ہو گئے تھے (لیکن اسلام کو ظاہر نہیں کیا تھا) وہ دونوں مشرکوں کے ساتھ ملے رہے پھر ان کے پاس سے عبیدہ بن حارث بن عبدالمطلب کے پاس چلے آئے-

اِنَّهٗ لَمَّا حَمَلَ عَلَى الْعَدُوِّ مَا وَصَلْنَا كَتِفَيْهِ حَتّٰى ضَرَبَ فِي الْقَوْمِ- انھوں نے جب دشمن پر حملہ کیا تو ہم ان کے کندھوں تک نہیں پہنچے تھے کہ انھوں نے مارنا شروع کر دیا (یعنی بہت جلد دشمن پر حملہ کر دیا)-

رَاَيْتُ سَبَبًا وَاصِلًا مِّنَ السَّمَاءِ اِلَى الْاَرْضِ- میں نے دیکھا کہ ایک رسی آسمان سے زمین تک ملی ہوئی ہے-

صِلُوا السُّيُوْفَ بِالْخُطَا وَالرِّمَاحَ بِالنَّبْلِ- اگر دشمن فاصلہ پر ہو تو چل کر تلواروں کی زد پر کر لو اور اگر برچھے ان تک نہ پہنچ سکیں تو تیروں سے مارو-

يَطْعَنُهُمْ مَا ارْتَمَوْا حَتّٰى اِذَا طَعَنُوْا ضَارَبَهُمْ فَاِذَا مَا ضَرَبُوْا اِعْتَنَقَا- جب وہ تیر چلاتے ہیں، یہ برچھے سے ان کو مارتا ہے- جب وہ برچھا چلاتے ہیں تو یہ تلوار سے ان کو مارتا ہے جب وہ بھی تلوار لیتے ہیں تو دونوں لپٹ جاتے ہیں (پوری مڈبھیڑ ہوتی ہے)-

اِنَّهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ فَعْمَ الْاَوْصَالِ- آنحضرتؐ کے جوڑ بند سب گٹھے ہوئے تھے جیسے عمدہ اور مضبوط طاقتور آدمیوں کے ہوتے ہیں-

كَانَ اسْمُ نَبْلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْمُوْتَصِلَةَ- آنحضرتؐ کے تیر کا نام موتصلہ تھا (یعنی متصلہ قریش کے لوگ ایسے مقاموں میں ادغام نہیں کرتے کہتے ہیں ہیں موتصل اور موتفق اور موتعد اور دوسرے لوگ متصل اور متفق اور متعد کہتے ہیں مُوْتَصِلَه یعنی دشمن کو لگ جانے والا (بہ طور فال نیک کے یہ نام رکھا گیا)-

مَنِ اتَّصَلَ فَاَعِضُّوْهُ- جو شخص جاہلیت کی رسم کے موافق یالفلان کہے اس سے کہو اپنے باپ کا لوڑا لے (اس کو گالی دو)-

اِنَّهٗ اَعَضَّ اِنْسَانًا اِتَّصَلَ- ابی بن کعبؓ نے ایک شخص سے کہا جس نے "لفلان" کہا تھا اپنے باپ کا لوڑا چوس-

يُبَارِكُ عَلٰى اَوْصَالِ شِلْوٍ مُّمَزَّعٍ- برکت دے اس عضو کے جوڑوں پر جو کاٹ ڈالا گیا ہو-

لَانُوْصِلُ صَلٰوةً حَتّٰى نَتَكَلَّمَ اَوْ نَخْرُجَ- ہم فرض نماز سے سنت کو نہیں ملاتے بیچ میں بات کر لیتے یا جہاں فرض پڑھی ہے وہاں سے نکل جاتے ہیں (سنت یہی ہے کہ جہاں آدمی فرض ادا کرے وہاں سنت نہ پڑھے دوسری جگہ جا کر پڑھے یا کچھ بات کر کے اس کے بعد سنت پڑھے- میں کہتا ہوں "مواصلت فی الصلوٰۃ" جس سے ممانعت ہوئی ہے اس کے ایک معنی یہ بھی ہو سکتے ہیں کہ سنت کو فرض سے ملا دے)-

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مُتَوَاصِلَ الْاَحْزَانِ- آنحضرتؐ اکثر ملول اور رنجیدہ رہتے تھے (یہ روایت صحیح نہیں ہے اس کی سند میں ایک راوی مجہول ہے- آپ کیوں ہمیشہ ملول رہتے اللہ تعالیٰ آپ کی اگلی اور پچھلی لغزشیں معاف فرما چکا تھا اور دنیا سے آپ کو ایسا تعلق نہ تھا کہ اس کی فکر رہتی بلکہ آپ ہمیشہ ہنس

مجھ اور خوش وخرم رہتے اور آپ نے رنج اور غم سے اللہ کی پناہ مانگی ہے (کذافی المجمع)۔

مترجم: کہتا ہے اس حدیث کو اکثر صوفیہ اپنی کتابوں میں لائے ہیں۔ انھوں نے اس پر نظر نہیں ڈالی کہ اس کی سند کیسی ہے اگر یہ حدیث صحیح ہو تو اس کا مطلب یہ ہوسکتا ہے کہ آپ کو ہمیشہ اپنی امت کی فکر رہتی۔ آپ کا غم یہی امت کا غم تھا۔ چنانچہ وفات کے وقت بھی آپ امتی امتی فرمارہے تھے اور ظاہر میں ہمیشہ ہنس مکھ اور خندہ پیشانی سے رہنا حزن قلبی کے منافی نہیں ہے)۔

اِذَا تَحَدَّثَ اِتَّصَلَ بِهَا - جب حدیث بیان کرتے تو اس کی سند آنحضرتؐ تک متصل کردیتے (ملادیتے)۔

اَمُسْتَاْصِلَةٌ اَمْ مُجْعجِعَةٌ - معلوم نہیں یہ فتنہ جڑ سے اکھیڑنے والا ہے یا رک جانے والا ہے۔

صِلُوْا اَرْحَامَكُمْ - اپنے ناطوں کو ملاؤ (رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرتے رہو)۔

خَرَجَتْ مِنْ يَدَيْ اَسْبَابُ الْوُصْلَاتِ - میرے ہاتھ سے ملاپ کی رسیاں نکل گئیں (یعنی مرادوں تک پہنچنے کا کوئی ذریعہ نہیں رہا)۔

تَقَطَّعَتْ اَوْصَالُهٗ - اس کے جوڑ جوڑ کٹ گئے (جدا ہوگئے)۔

وَصْمٌ - جلدی سے باندھنا' چھوڑ دینا' عیب کرنا۔

تَوْصِيْمٌ - سستی یا اعضاء شکنی لاحق ہونا' تکلیف دینا۔

تَوَصُّمٌ - رنج پانا۔

تَوَاصُمٌ - ایک دوسرے کا عیب کرنا۔

وَصْمَةٌ - عار' عیب' نقص' فتور' سستی۔

وَاِنْ نَّامَ حَتّٰى يُصْبِحَ اَصْبَحَ ثَقِيْلًا مُّوَصَّمًا - اگر صبح تک سوتا رہا تو صبح کو بھاری اور سست ہوکر اٹھے گا۔ (اس کا مزاج ہلکا اور خوش نہیں ہونے کا)۔

لَاتَوْصِيْمَ فِي الدِّيْنِ - دین کے معاملات میں (جیسے شرعی سزاؤں کے لگانے میں) سستی نہ کرو (اس میں رعایت اور مہربانی نہ کرو)۔

هَلْ تَجِدُ شَيْئًا قَالَ لَا اِلَّا تَوْصِيْمًا فِيْ جَسَدِيْ - تم اپنا حال کیسا پاتے ہو کچھ درد محسوس ہوتا ہے۔ انھوں نے کہا نہیں صرف میرے بدن میں ایک ناتوانی اور ناطاقتی معلوم ہوتی ہے (ایک روایت میں اِلَّا تَوْصِيْبًا ہے اس کا ذکر اوپر گزر چکا)۔

عَبْأً وَّ وَصْمًا - دونوں کے ایک معنی ہیں۔

وَصْيٌ - مرتبہ پانے کے بعد پھر اتر جانا ہلکے پن کے بعد وزن دار ہونا' مل جانا' ملا دینا۔

تَوْصِيَةٌ اور **اِيْصَاءٌ** - کسی کو اپنا کام سپرد کرنا' اس سے کچھ کہنا مرتے وقت کسی کو کچھ دلانا' کسی چیز کا مالک بنانا۔

وَصِيٌّ - جو شخص میت کی طرف سے اس کے مال اور اہل و عیال کا نگراں ہو۔

تَوَاصِيْ - ایک دوسرے کو وصیت کرنا۔

اِسْتِيْصَاءٌ - وصیت قبول کرنا (یعنی اس کے موافق چلنا)۔

مُوْصِيْ - وصیت کرنے والا۔

مُوْصٰى لَهٗ - جس کے لئے وصیت کی ہو۔

مُوْصٰى بِهٖ - وہ مال یا شئے یا امر جس کی وصیت کی ہو۔

مَاحَقُّ امْرِئٍ مُّسْلِمٍ لَهٗ شَيْءٌ يُّوْصِيْ فِيْهِ يَبِيْتُ لَيْلَتَيْنِ اِلَّا وَوَصِيَّتُهٗ مَكْتُوْبَةٌ عِنْدَهٗ - جس مسلمان کے پاس کوئی چیز ایسی ہو جس کے لئے وصیت کرنا ضرور ہو تو اس کو دو راتیں بھی اس طرح نہ گزارنا چاہئے کہ اس کی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو (بلکہ وصیت لکھ کر اپنے پاس رکھنا چاہئے معلوم نہیں کس وقت موت آجائے۔ مجمع البحار میں ہے کہ وصیت کرنا واجب ہے اس شخص پر جس پر قرض ہو یا اس کے پاس کسی کی امانت ہو یا کسی کا کوئی حق اس پر آتا ہو۔ اور دوسرے لوگوں کے لئے مستحب ہے۔ بعض نے کہا ہر ایک پر وصیت کرنا واجب ہے۔ کہتے ہیں جو کوئی وصیت نہیں کرتا وہ عالم برزخ میں بات نہیں کرسکتا۔ اگر مال اسباب نہ ہو نہ کسی کا کچھ دینا ہو جب بھی اپنے بچوں اور رشتہ داروں اور دوستوں کو اتباع خدا اور رسول اور نماز کی پابندی کی وصیت کرے)۔

اِسْتَوْصُوْا بِالنِّسَاءِ خَيْرًا فَاِنَّهُنَّ عِنْدَكُمْ عَوَانٌ - عورتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنے میں میری وصیت قبول کرو'

وہ بیچاریاں تمہارے پاس قید ہیں (ضعیف الخلقت ہیں ان کی راحت اور آرام کا خیال رکھو ان کو بے وجہ تکلیف نہ دو)۔

لَمْ یُوْصِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔ آنحضرتؐ نے کوئی مالی وصیت نہیں کی (کیونکہ آپ کے پاس کوئی مال جمع نہ تھا یا کسی کو اپنا وصی نہیں بنایا جیسے حضرات امامیہ خیال کرتے ہیں کہ جناب علی مرتضیٰ کو آنحضرتؐ نے اپنا وصی بنایا تھا۔ البتہ آپ نے یہ وصیت کی کہ میرے اہل بیت کا خیال رکھو نماز کا خیال رکھو لونڈی غلاموں کا خیال رکھو باہر سے جو وفد آتے ہیں ان کی خاطر داری کرتے رہو)۔

وَاَوْصَاہُ فِیْ خَاصَّۃِ نَفْسِہٖ بِتَقْوَی اللّٰہِ وَمَنْ مَّعَہٗ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ خَیْرًا۔ آنحضرتؐ جب کسی کو لشکر کا سردار مقرر کرتے اور اس کو روانہ کرتے تو خاص اس کے نفس کے متعلق اس کو یہ وصیت کرتے کہ "اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہو" اور جو مسلمان اس کے ساتھ ہوتے ان سے نیک سلوک کرنے کی وصیت کرتے۔

قَالُوْا اَوْصٰی اِلٰی عَلِیٍّ۔ (لوگوں نے ام المومنین حضرت عائشہؓ سے کہا) لوگ کہتے ہیں کہ آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کو اپنا وصی بنایا (انھوں نے کہا۔ آنحضرت ﷺ کی تو وفات میرے سینے اور ہنسلی کے درمیان ہوئی آپ نے حضرت علیؓ کو کہاں سے وصی بنایا۔ یعنی یہ سب غلط ہے آپ نے کسی کو وصی نہیں بنایا)۔

وَاسْتَوْصِ بِہٖ مَعْرُوْفًا۔ اس کے ساتھ اچھا سلوک کرنے میں میری وصیت قبول کر۔

اِسْتَوْصِ ابْنَ عَمِّكَ خَیْرًا۔ اپنے چچا زاد بھائی کے ساتھ بھلائی کرنے میں میری وصیت قبول کر۔

اِنَّ النَّاسَ تَبَعٌ لَّکُمْ وَ اِنَّ رِجَالًا یَاْتُوْنَکُمْ یَتَفَقَّھُوْنَ فَاِذَا اَتَوْکُمْ فَاسْتَوْصُوْا بِھِمْ۔ دیکھو لوگ تمہارے تابعدار ہیں (تمہاری پیروی کریں گے تمہاری چال چلیں گے تم کو میرے اصحاب سمجھ کر) کچھ لوگ (دوسرے ملکوں سے) دین کا علم حاصل کرنے کے لئے تمہارے پاس آئیں گے ان کو اچھی طرح وصیت اور نصیحت کرنا (دین کے احکام بتلانا)۔

اَلْوَصِیَّۃُ مِنَ اللّٰہِ فَرْضٌ۔ اللہ تعالیٰ کی وصیت اس کے فرائض ہیں جو اس نے اپنے بندوں کے لئے ٹھہرا دیئے ہیں۔

اَوْصِیَاءُ الْاَنْبِیَاءِ کَمَا جَاءَتْ بِہٖ الرِّوَایَۃُ۔ پیغمبروں کے وصی حدیث میں مذکور ہیں (حضرت آدمؑ کے وصی حضرت شیث تھے اور سام حضرت نوحؑ کے اور یوحنا حضرت ہودؑ کے اور اسحاق حضرت ابراہیمؑ کے اور یوشع حضرت موسیٰؑ کے اور شمعون حضرت عیسیٰؑ کے اور حضرت علیؓ حضرت محمد ﷺ کے یہ امامیہ کی روایت ہے)۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مَنْ وَجَدْتُمْ وَصِیَّ مُحَمَّدٍ فَقَالَ عَلِیًّا ثُمَّ قَالَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ وَلَہٗ اسْمٌ غَیْرُ ھٰذَا قَالَ نَعَمْ ھُوَ حَیْدَرَہ فَلِمَ تَسْاَلُنِیْ عَنْ ذٰلِكَ قَالَ اِنَّا وَجَدْنَا فِیْ کِتَابِ الْاَنْبِیَاءِ اِنَّہٗ فِی الْاِنْجِیْلِ حَیْدَرٌ قَالَ ھُوَ حَیْدَرَہ۔ (ایک بوڑھا جن جس کا نام بالہام بن لاقیس بن ابلیس تھا) اس سے آنحضرتؐ نے پوچھا تم محمد کا وصی کس کو پاتے ہو اس نے کہا علی کو۔ پھر اس نے کہا یارسول اللہؐ علی کا کوئی اور نام بھی ہے؟ آپ نے فرمایا؟ ہاں حیدرہ۔ پھر آنحضرتؐ نے اس سے پوچھا تو نے یہ سوال کیوں کیا۔ اس نے کہا۔ ہم نے پیغمبروں کی کتابوں میں انجیل میں ان کا نام ہیدر پایا ہے۔ آپ نے فرمایا نہیں وہ حیدرہ ہے (یعنی شیر یہ سب امامیہ کی روایت ہے اور اس کی صحت میں شبہ ہے)۔

باب الواو مع الضاد

وَضَاءٌ۔ حسن اور لطافت میں غالب ہونا۔

وُضُوْءٌ اور وَضَاءَۃٌ۔ حسین اور نظیف ہونا۔

مُوَاضَاۃٌ۔ حسن اور نظافت میں مقابلہ کرنا۔

تَوَضُّوْءٌ۔ غسل کرنا پاکیزہ ہونا۔

وَضُوْءٌ۔ وضو کا پانی۔

وَضِیْءٌ۔ حسین اور نظیف۔

وُضُوْءٌ۔ منہ اور ہاتھ پاؤں دھونا سر پر مسح کرنا یا منہ اور ہاتھ دھونا اور سر اور پاؤں پر مسح کرنا۔

تَوَضَّأُوْا مِمَّا غَیَّرَتِ النَّارُ۔ جس چیز کو آگ نے پکایا

ہو اس کو کھا وضو کرو (یعنی کلی کرو- بعض نے کہا وضوئے شرعی کرو- لیکن اکثر علماء کے نزدیک یہ حدیث منسوخ ہے وہ کہتے ہیں ابتدائے اسلام میں آپ نے ایسا حکم دیا تھا- پھر یہ حکم منسوخ ہو گیا مگر امام احمدؒ کے نزدیک اونٹ کا گوشت کھانے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے)-

اَلْوُضُوْءُ بَعْدَ الطَّعَامِ يَنْفِي الْفَقْرَ وَقَبْلَهٗ يَنْفِي اللَّمَمَ- کھانے کے بعد وضو کر لینے سے محتاجی دفع ہوتی ہے اور کھانے سے پہلے وضو کر لینے سے دیوانگی نہیں آتی-

لِمَ اُصَلِّيْ فَاَتَوَضَّاُ- میں کیوں وضو کروں کیا میں نماز پڑھنا چاہتا ہوں کہ وضو کروں (امام مالک اور ثوری اور ایک جماعت علماء نے کھانے سے پہلے وضو اور اس کے بعد وضو کرنے کو مکروہ کہا ہے کہ سلف کے لوگ ایسا نہیں کرتے تھے بلکہ یہ اہل عجم کا طریق ہے اور بعض نے کہا کہ کھانے سے پہلے اور اس کے بعد وضو کرنا کچھ واجب نہیں ہے بلکہ مستحب ہے- کیونکہ دوسری حدیث میں ہے اَلْوُضُوْءُ قَبْلَ الطَّعَامِ وَبَعْدَهٗ بَرَكَةٌ- کھانے سے پہلے اور کھانے کے بعد وضو کرنا برکت ہے- یعنی برکت کا سبب ہے)-

اَلَا نَاْتِيْكَ بِوَضُوْءٍ- کیا ہم وضو کا پانی آپ کے لئے نہ لائیں (آپ نے فرمایا مجھ کو وضو کرنے کا اس وقت حکم ہوا ہے جب نماز کھڑی ہو (شاید پوچھنے والا اس وضو کو واجب جانتا ہو گا تو آپ نے اس کے وجوب کی نفی کی)-

وُضُوْءُ الرَّجُلِ مَعَ امْرَاَتِهٖ وَفَضْلِ وُضُوْءِ الْمَرْاَةِ- مرد کا اپنی بیوی کے ساتھ وضو کرنا اور عورت کے وضو سے جو پانی بچ رہے-

صَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَّضُوْءِهٖ- آپ نے وضو کا پانی مجھ پر ڈال دیا (یعنی مستعمل پانی یا جو پانی وضو سے بچ رہا تھا' اس حدیث میں دلیل ہے اس بات کی کہ مستعمل پانی پاک ہے مگر اس میں یہ شبہ ہوتا ہے کہ شاید وہ پانی مراد ہو جو ظرف میں وضو کے بعد بچ رہا تھا- مگر برکت تو اسی پانی میں ہو گی جو آپ کے جسم مبارک سے لگا- میں کہتا ہوں وہ پانی بھی متبرک ہے جو آپ کے وضوء کے بعد ظرف میں بچ رہا تھا تو استدلال صحیح نہیں ہو سکتا- البتہ دوسری روایت میں ہے کہ آپ ظرف میں ہاتھ ڈال کر پانی لیا کرتے اور ظاہر ہے کہ ہاتھ پر مستعمل پانی لگا رہتا ہے تو معلوم ہوا کہ مستعمل پانی پاک ہے)-

اَخَذَ مِنْ وَضُوْئِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- آنحضرت ﷺ کے وضو سے بچا ہوا پانی لیا-

اَوْ اُقْحِطْتَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوْءُ- یا تیری منی نہ نکلے (گو دخول ہو گیا ہو) اس صورت میں تجھ کو وضو کرنا ضروری ہو گا (غسل کی حاجت نہیں- بعض صحابہ کا یہ قول ہے اور امام بخاریؒ کا بھی مذہب یہی معلوم ہوتا ہے کہ صرف دخول سے غسل واجب نہیں ہوتا جب تک انزال نہ ہو)-

وَصَبَبْتُ عَلَيْهِ الْوَضُوْءَ- میں نے آپ پر وضو کا پانی ڈالا (معلوم ہوا کہ وضو میں دوسرے کی مدد لینا مکروہ نہیں ہے- بعض نے اعضائے وضو کا دوسرے شخص سے دھلانا تنزیہاً مکروہ رکھا ہے)-

مَنْ غَسَلَ يَدَهٗ فَقَدْ تَوَضَّاَ- جس نے کھانے سے پہلے اور اس کے بعد ہاتھ دھوئے اس نے وضو کیا-

لَقَلَّمَا كَانَتِ امْرَاَةٌ وَضِيْئَةٌ عِنْدَ رَجُلٍ يُحِبُّهَا- (ام رومان نے حضرت عائشہؓ سے کہا' ان کو تسلی دی کہ بیٹی تو اتنا رنج مت کر) ایسا بہت کم ہوا ہے کہ کسی مرد کے پاس ایک گوری چٹی خوبصورت عورت ہو اور اس کی سوکنیں اس پر رشک نہ کریں (جھوٹی تہمتیں نہ لگائیں)-

لَا يَغُرَّنَّكِ اَنْ كَانَتْ جَارَتُكِ هِيَ اَوْضَاَ مِنْكِ- تو دھوکا نہ کھائیو' تیری سوکن تجھ سے بڑھ کر گوری چٹی خوبصورت ہے (یہ حضرت عمرؓ نے حضرت حفصہؓ سے کہا)-

هَلْ مِنْ وَّضُوْءٍ- وضو کا پانی ہے؟

فَشَرِبْتُ مِنْ وَّضُوْءِهٖ- میں نے آپ کے وضو سے بچا ہوا پانی پی لیا (یعنی وہ پانی جو ظرف میں بچ رہا تھا یا جو آپ کے اعضاء سے ٹپکا تھا اور دوسری صورت میں مستعمل پانی کی طہارت ثابت ہو گی- مگر مخالف یہ کہہ سکتا ہے کہ شاید آنحضرتؐ کا یہ خاصہ ہو کہ آپ کا مستعمل پانی پاک ہو یا یہ کہ دوا اور علاج کے طور پر یہ پانی پیا ہو)-

لَاوُضُوْءَ لِمَنْ لَّمْ یَذْکُرِ اسْمَ اللّٰہِ عَلَیْہِ - جو کوئی وضو شروع کرتے وقت بسم اللہ نہ کہے اس کا وضو درست نہ ہوگا (تو بسم اللہ کہنا وضوء کے شروع میں فرض ہے اگر بھول جائے تو وضو صحیح ہو جائے گا - لیکن عمداً ترک کرے تو وضو صحیح نہ ہوگا - اہل حدیث کا یہی قول ہے اور امام ابوحنیفہؒ اس کو سنت کہتے ہیں)-

شُغِلْتُ فَلَمَّا انْقَلَبْتُ فَلَمْ اَزِدْ اَنْ تَوَضَّأْتُ قَالَ وَالْوُضُوْءَ اَیْضًا - (حضرت عثمان غنیؓ جمعہ کی نماز کے لئے دیر کر کے آئے حضرت عمرؓ نے ان پر اعتراض کیا) انھوں نے کہا میں ایک کام میں پھنس گیا تھا وہاں سے لوٹا تو گھر میں اتنا ہی ٹھہرا کہ صرف وضو کر کے چلا آیا - حضرت عمرؓ نے کہا (لو دوسرا قصور) تم نے صرف وضو ہی کیا (حالانکہ آنحضرتؐ نے جمعہ کے لئے غسل کا حکم دیا ہے)-

وَاِذَا تَوَضَّاَ النَّبِیُّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَادُوْا یَقْتَتِلُوْنَ عَلٰی وُضُوْئِہٖ - آنحضرت ﷺ وضو کرتے تو آپ کے وضو کا پانی لینے کے لئے صحابہ لڑنے کے قریب ہو جاتے (ہر ایک اس کو تبرک سمجھ کر لینا چاہتا)-

فَتَوَضَّأْ وُضُوْئَکَ لِلصَّلٰوۃِ - نماز کے لئے جیسا وضو کرتا ہے ویسا وضو کر یعنی سوتے وقت-

اِذَا اَرَادَ اَنْ یَّنَامَ وَھُوَ جُنُبٌ غَسَلَ فَرْجَہٗ وَ تَوَضَّاَ لِلصَّلٰوۃِ ثُمَّ نَامَ - آنحضرتؐ جنابت کی حالت میں اگر سونا چاہتے (یعنی غسل سے پہلے) تو نماز کے وضو کی طرح وضو کر لیتے اور اپنی شرم گاہ دھوڈالتے پھر سو رہتے-

فَاِذَا امْرَاَۃٌ تَتَوَضَّأُ فِیْ جَانِبِ قَصْرٍ - (آنحضرتؐ فرماتے ہیں میں بہشت میں گیا) کیا دیکھتا ہوں ایک عورت محل کے ایک طرف وضو کر رہی ہے (یہ وضو تکلیف شرعی کا نہ تھا بلکہ صفائی اور نظافت کا تھا - بعض نے **تَتَوَضَّأُ** کے یہ معنی کئے ہیں کہ وہ چمک رہی تھی - یعنی بہت حسینہ اور جمیلہ اور نورانی تھی) میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ فرشتوں نے کہا عمرؓ کا - میں یہ سن کر تمہاری غیرت کا خیال کر کے لوٹ آیا - یہ سن کر حضرت عمرؓ رو دیئے کہنے لگے یا رسول اللہ ﷺ بھلا میں آپ پر غیرت کروں گا (آپ کے تو ہم سب خادم ہیں ہماری بیویاں آپ کی لونڈیاں ہیں)-

فُرْصَۃٌ تَتَوَضَّأِیْنَ بِھَا - ایک پھایہ لے اس سے پاکی کر-

اِمْرَاَۃٌ وَّضِیْئَۃٌ - ایک خوبصورت گوری چٹی عورت-

ثُمَّ اَرَادَ اَنْ یَّعُوْدَ فَلْیَتَوَضَّأْ - ایک بار صحبت کر کے پھر دوبارہ کرنا چاہے تو وضو کر ڈالے (پھر آخیر میں غسل کرے - بعض نے کہا وضو سے مراد یہاں شرم گاہ دھو ڈالنا ہے کیونکہ فرج کی رطوبت اگر لگی رہے گی تو لذت کم ہوگی)-

ثُمَّ تَوَضَّاَ وُضُوْءَ ہٗ لِلصَّلٰوۃِ - پھر نماز کے لئے جیسا وضو کرتے ہیں ویسا وضو کیا (یعنی غسل جنابت کے بعد حالانکہ غسل کے بعد وضو کرنا ضروری نہیں)-

فَتَوَضَّاَ مِنْھَا وُضُوْءً دُوْنَ وُضُوْءٍ - پھر آپ نے معمولی وضو سے ہلکا وضو کیا (یعنی ایک ایک بار اعضاء کو دھویا یا پانی چپڑ لیا خوب بہایا نہیں)-

مِیْضَاۃ - وضو کا ظرف (بعض نے کہا لوٹے اور ظرف سے وضو کرنا حوض اور نہر میں وضو کرنے سے بہتر ہے کیونکہ آنحضرتؐ سے منقول نہیں ہے کہ آپ نے نہر یا حوض سے وضو کیا - میں کہتا ہوں اس پر کوئی دلیل نہیں ہے آنحضرتؐ کے عہد میں بہتی ہوئی نہریں مدینہ میں نہ تھیں اور کسی روایت میں یہ نہیں ہے کہ آپ نے نہر کو چھوڑ کر خواہ مخواہ لوٹے میں پانی لے کر اس سے وضو کیا ہو - کذا فی التوسط شرح سنن ابی داؤد - آگے ایک روایت آتی ہے اس میں یہ ہے کہ آپ نہر پر سے گزرے اور کاسہ میں پانی لے کر ایک گوشتہ میں جا کر وضو کیا - اور ایک حدیث میں ہے کہ پانی میں اسراف مت کر اگر چہ تو بہتی نہر پر ہو - اس سے یہ نکلتا ہے کہ نہر پر وضو کر سکتے ہیں-)

وَضَّأْتُ النَّبِیَّ صَلَّے اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَرَاَیْتُ النَّاسَ یَبْتَدِرُوْنَ وَضُوْءَ ہٗ - میں نے آنحضرتؐ کو وضو کرایا اور لوگوں کو دیکھا کہ آپ کے وضو سے جو پانی ٹپکتا ہے اس کو لینے کے لئے لپک رہے ہیں (اس حدیث سے مستعمل پانی کی طہارت ثابت ہوتی ہے - اہل حدیث کا یہی قول ہے اور اگر مستعمل پانی نجس ہو تو بڑی دقتوں کا سامنا ہوگا)-

فَلَمَّا رَاَی النَّاسُ الْمِیْضَاۃَ اَکَبُّوْا عَلَیْھَا - جب

لوگوں نے وضو کا ظرف دیکھا تو اس پر جھک پڑے۔

لَمَّا ازْدَحَمَ النَّاسُ عَلَى الْمِيْضَاةِ۔ جب لوگوں نے وضو کے ظرف پر ہجوم کیا۔

لَاوُضُوْءَ اِلَّا مِنْ صَوْتٍ۔ جب ہوا خارج ہونے کی آواز نکلے تو وضو لازم ہوگا (اسی طرح اگر بدبو پائے' صرف وہم سے کہ ریح خارج ہوئی ہے وضو لازم نہ ہوگا)۔

لَايَتَوَضَّأُ بَعْدَ الْغُسْلِ۔ آنحضرت ﷺ غسل کے بعد پھر وضو نہیں کرتے تھے (کیونکہ غسل میں وضو بھی ہو جاتا ہے)۔

مَنْ تَوَضَّأَ وَلَمْ يَذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ كَانَ طُهُوْرَ الْاَعْضَاءِ۔ جو شخص وضو کرے اور بسم اللہ نہ کہے تو وہ اعضاء کا صاف کرنا ہوگا (وضوئے شرعی نہ ہوگا)۔

اَخْبِرْنِىْ عَنِ الْوُضُوْءِ فَقَالَ اَسْبِغِ الْوُضُوْءَ وَخَلِّلْ بَيْنَ الْاَصَابِعِ وَبَالِغْ فِى الْاِسْتِنْشَاقِ۔ مجھ کو وضو بتلائیے فرمایا وضو کو پورا کرا چھی طرح سب اعضاء کو دھو' انگلیوں کے درمیان خلال کر اور ناک میں پانی خوب پہنچا (نتھنے صاف کر)۔

اَرَاَيْتَ تَوَضِّىَ ابْنِ عُمَرَ لِكُلِّ صَلٰوةٍ طَاهِرًا اَوْ غَيْرَ طَاهِرٍ عَمَّ ذٰلِكَ۔ تم نے دیکھا عبداللہ بن عمرؓ ہر نماز کے لئے وضو کرتے ہیں باوضو ہوں یا بے وضو' اس کی وجہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا آنحضرتؐ نے ہر نماز کے لئے وضو کرنے کا حکم دیا (اسی طرح ہر نماز کے لے مسواک کرنے کا یہ حکم وجوبا نہ تھا بعض نے کہا شروع میں ایسا حکم تھا کیونکہ قرآن سے یہی نکلتا ہے اذا قمتم الی الصّلوة فاغسلوا پھر منسوخ ہوگیا)۔

كَانَ يَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ وَيَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ۔ آنحضرتؐ مد بھر پانی سے وضو کرتے اور صاع بھر پانی سے غسل کر لیتے (حالانکہ آپ کے سر اور ڈاڑھی کے بات بہت گھنے تھے)۔

فَتَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً۔ ایک ایک بار وضو کے اعضا کو دھویا۔

اِذَا غَضِبَ فَلْيَتَوَضَّأْ۔ جب کسی کو غصہ آئے تو (اس کو ذکر نے کے لئے) وضو کر ڈالے۔

مَا مِنْ اَحَدٍ مِنْكُمْ بِاَشَدَّ مُنَاشَدَةً لِلّٰهِ فِىْ اِسْتِيْضَاءِ الْحَقِّ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ لِلّٰهِ تَعَالٰى۔ (ایک روایت میں فی استیفاء الحق ہے) یعنی تم کو جب دنیا میں کوئی مشکل پیش آئے اور تم اس کو رفع کرنا چاہو تو تمہاری درخواست اس سے کم نہ ہونی چاہئے مومنین اپنے بھائیوں کو خلاصی دینے کے لئے اللہ تعالٰی سے کریں گے۔

فَاَرَاهُ ثَلٰثًا ثَلٰثًا ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا الْوُضُوْءُ۔ تین تین بار اعضاء کو دھویا (اور سر کانوں کا بھی تین تین بار مسح کیا) پھر فرمایا۔ وضو اسی طرح ہے۔

تَوَضَّأَ مَرَّةً مَرَّةً وَقَالَ هٰذَا وُضُوْءٌ كَذَا وَ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ وَقَالَ هٰذَا وُضُوْءٌ كَذَا وَ تَوَضَّأَ ثَلٰثًا ثَلٰثًا الخ۔ آنحضرتؐ نے وضو کے اعضاء کو ایک ایک بار دھویا پھر فرمایا وضو اس طرح ہے پھر دو دو بار دھویا فرمایا وضو اس طرح ہے پھر تین تین بار دھویا۔ (مطلب یہ ہے کہ ہر طرح وضو درست ہے گو تین تین بار دھونا افضل ہے)۔

اِنْطَلَقَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِبَوْلٍ فَاتَّبَعَهٗ عُمَرُ بِمَاءٍ فَقَالَ مَا اُمِرْتُ كُلَّمَا بُلْتُ اَنْ اَتَوَضَّأَ وَلَوْ فَعَلْتُ لَكَانَتْ سُنَّةً۔ آنحضرت ﷺ پیشاب کے لئے چلے حضرت عمرؓ آپ کے پیچھے پیچھے پانی لے کر آئے (اس خیال سے کہ آپ وضو کریں گے) آپ نے فرمایا مجھ کو یہ حکم نہیں ہوا کہ جب میں پیشاب کروں تو وضو کروں (یا پانی سے استنجا کروں بلکہ پتھر یا ڈھیلے سے رگڑ دینا کافی ہے) اگر میں ایسا کروں تو پیشاب کے بعد وضو کرنا یا پانی سے استنجا کرنا واجب ہو جائے گا (اس روایت سے پیشاب کے بعد ڈھیلا لینا ثابت ہوتا ہے۔ مگر یہ واقعہ شاذ ہے اور عام امر یہ تھا کہ آپ پیشاب کے بعد پانی سے استنجا کر لیتے)۔

اَفِى الْوُضُوْءِ اِسْرَافٌ قَالَ نَعَمْ وَ اِنْ كُنْتَ عَلٰى نَهْرٍ۔ آنحضرتؐ سے پوچھا۔ کیا وضو میں بھی اسراف ہوتا ہے آپ نے فرمایا' ہاں اگر چہ تو بہتی ندی پر ہو (جمہور علماء کے نزدیک وضو میں اسراف مکروہ ہے اور بغوی نے اس کو حرام کہا ہے اور ایک حدیث سے دلیل لی ہے کہ آنحضرتؐ ایک ندی پر سے گزرے تو آپ نے ایک کاسہ میں پانی بھرا پھر ندی سے الگ ہو کر وضو کیا اور جو پانی بچ رہا تھا وہ ندی میں پھر ڈال دیا اور فرمایا اللہ یہ پانی کسی آدمی یا جانور کو پہنچائے گا۔ مگر اس حدیث کی اسناد میں ایک شخص ہے جس کا بڑھاپے میں حافظہ بگڑ گیا تھا)۔

اِذْهَبْ فَتَوَضَّأْ۔ جا وضو کر (یہ آپ نے اس شخص سے

فرمایا جو ٹخنے سے نیچے ازار لٹکائے ہوئے نماز پڑھ رہا تھا)-

كُنْتُ اَغْتَسِلُ اَنَا وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنْ اِنَاءٍ وَّاحِدٍ يَسَعُ ثَلَاثَةَ اَمْدَادٍ وَّيَتَوَضَّأُ بِاِنَاءٍ فِيْهِ قَدْرُ ثُلُثَيْ مُدٍّ- میں اور آنحضرتؐ دونوں ایک برتن سے پانی لے کر غسل کرتے اسی برتن میں تین مد پانی آتا تھا (یعنی پون صاع میں دونوں غسل کر لیتے) اور آنحضرتؐ ایک برتن سے وضو کرتے جس میں مد کی دو تہائی پانی آتا (تو یہ ضروری نہیں ہے کہ خواہ مخواہ غسل ایک صاع سے اور وضو ایک مد سے کرے بلکہ اس سے کم پانی سے بھی درست ہے بشرطیکہ کل اعضاء بھیگ جائیں)-

كَانَ اِذَا تَوَضَّأَ اَخَذَ النَّاسُ مَا يَسْقُطُ مِنْ وُّضُوْئِهٖ لِيَتَوَضَّأَ بِهٖ- آنحضرتؐ جب وضو کرتے تو آپ کے اعضاء سے جو پانی گرتا لوگ اس کو لے لیتے اس سے وضو کرنے کے لئے (یہ روایت امامیہ کی ہے اس سے صاف نکلتا ہے کہ مستعمل پانی طاہر اور مطہر ہے- اہل حدیث اس مسئلہ میں امامیہ سے متفق ہیں)-

اِسْبَاغُ الْوُضُوْءِ فِي السَّبْرَاتِ- سخت سردیوں میں وضو کو پورا کرنا-

اَشَدُّ النَّاسِ حَسْرَةً يَّوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ يَّرٰى وُضُوْئَهٗ عَلٰى جِلْدِ غَيْرِهٖ- سب سے زیادہ افسوس قیامت کے دن اس شخص کو ہوگا جو اپنا وضو دوسرے کی کھال پر دیکھے گا (یعنی جس نے موزے پر مسح کیا ہوگا جو چمڑے کا ہوتا ہے- یہ روایت امامیہ کی ہے ان کے نزدیک موزوں پر مسح کرنا وضو میں جائز نہیں بلکہ پاؤں پر مسح کرنا چاہئے)-

وَاَنْتَ تَعْلَمُ اَنَّهٗ يَبُوْلُ وَلَا يَتَوَضَّأُ- تو جانتا ہے کہ وہ پیشاب کر کے استنجا نہیں کرتا-

اِذَا اَكَلَ مِنْ طَعَامِكَ وَ تَوَضَّأَ فَلَا بَاْسَ- اگر یہودی یا نصرانی ہاتھ دھو کر تیرے ساتھ کھانا کھائے تو کچھ قباحت نہیں (مجمع البحرین میں ہے کہ اس حدیث سے یہودی اور نصرانی کی طہارت ثابت ہوتی ہے اور بعض امامیہ کا جو یہ قول ہے کہ کافر نجس العین ہے، وہ رد ہوتا ہے- البتہ مشرک کو نجس العین کہہ سکتے ہیں مگر احادیث سے یہ نکلتا ہے کہ مشرک کی بھی نجاست معنوی ہے نہ کہ ظاہری)-

صَاحِبُ الرَّجُلِ يَشْرَبُ اَوَّلَ الْقَوْمِ وَ يَتَوَضَّأُ اٰخِرَهُمْ- گھر والا لوگوں سے پہلے پئے اور وضو ان کے آخر میں کرے-

وَضَّأْتُ اَبَا جَعْفَرٍ- میں نے امام محمد باقر کو وضو کرایا (شاید کسی ضرورت کی وجہ سے ہوگا کہ وضو کا پانی دوسرے شخص نے ڈالا گو جائز ہونے میں کلام نہیں)-

مُتَوَضَّأٌ- پاخانہ-

وَضَحٌ- صبح کی روشنی، سفیدی اور میل-

وُضُوْحٌ اور وَضَحَةٌ- کھل جانا، صاف ہونا، عیاں ہونا-

تَوْضِيْحٌ- کھولنا، صاف کرنا (ایسا ہی اِيْضَاحٌ ہے)-

تَوَضُّحٌ- کھل جانا-

اِسْتِيْضَاحٌ- تصریح اور انکشاف چاہنا، بحث کرنا ہاتھ آنکھوں پر رکھ کر دیکھنا-

اِنَّهٗ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي السُّجُوْدِ حَتّٰى يَبِيْنَ وَضَحُ اِبْطَيْهِ- آنحضرتؐ سجدے میں اپنے دونوں ہاتھ بغلوں سے اتنے جدا رکھتے کہ آپ کے بغلوں کی سفیدی دکھلائی دیتی-

صُوْمُوْا مِنَ الْوَضَحِ اِلَى الْوَضَحِ فَاِنْ خَفِيَ عَلَيْكُمْ فَاَتِمُّوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِيْنَ يَوْمًا- چاند سے چاند تک روزے رکھو (یعنی رمضان کے چاند سے شوال کے چاند تک) اگر چاند تم کو دکھائی نہ دے تو روزوں کے شمار تیس پورے کر لو (بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے ۱۳، ۱۴، ۱۵ کو روزے رکھو مگر سیاق حدیث سے پہلے معنی درست معلوم ہوتے ہیں)-

اَمَرَ بِصِيَامِ الْاَوَاضِحِ- آنحضرتؐ نے ایام بیض (یعنی ۱۳، ۱۴، ۱۵ تاریخوں) کے روزے رکھنے کا حکم دیا (یہ حکم استحبابا تھا یا اس وقت تھا جب رمضان کے روزے فرض نہیں ہوئے تھے)-

غَيِّرُوا الْوَضَحَ- بڑھاپے کو بدل دو (یعنی خضاب کرو)-

جَائَهٗ رَجُلٌ وَّبِكَفِّهٖ وَضَحٌ- ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اس کی ہتھیلی پر سفیدی تھی (برص کی)-

بِبَطْنِهٖ وَضَحٌ- اس کے پیٹ پر سفیدی تھی-

مُوْضِحَه- وہ زخم جو ہڈی تک پہنچ کر اس کی سفیدی کھول

دے (اس کی جمع مَوَاضِحُ ہے) سر اور منہ میں اگر ایسا زخم لگائے تو اس کی دیت پانچ اونٹ ہیں' اور دوسرے مقاموں میں جو ایک منصف عادل شخص تجویز کرے-

اِنَّ يَهُوْدِيًّا قَتَلَ جَارِيَةً عَلٰى اَوْضَاحٍ - ایک یہودی نے چاندی کے کڑوں کے لئے ایک چھوکری کو مار ڈالا-

اَلْبَسُ اَوْضَاحًا اَكَنْزٌ هُوَ - میں چاندی کے کڑے (یا پازیب) پہنتی ہوں وہ کنز تو نہیں ہے (جس کی وعید قرآن میں ہے الّذین یکنزون الذّھب والفضّة اخیر تک)-

كَانَ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ بِعَظْمٍ وَضَّاحٍ - وہ بچوں کے ساتھ سفید ہڈی کا کھیل کھیلتے (عرب کے بچے رات کو ایک سفید ہڈی پھینکتے ہیں- پھر ہر ایک بچہ اس کے لانے کو جاتا ہے)-

حَتّٰى مَا اَوْضَحُوْا بِضَاحِكَةٍ - انھوں نے ہنسی کا کوئی دانت نہیں کھولا-

مَنِ احْتَجَمَ يَوْمَ الْاَرْبِعَاءِ اَوِ السَّبْتِ فَاَصَابَهٗ وَضَحٌ فَلَا يَلُوْمَنَّ اِلَّا نَفْسَهٗ - جو چہارشنبہ یا ہفتہ کو پچھنے لگا پھر اس کو برص کی سفیدی آ جائے تو اپنے تئیں آپ ملامت کرے- (اس نے ان دنوں میں کیوں پچھنے لگائے)-

اَلْجُنُبُ لَايَذُوْقُ شَيْئًا حَتّٰى يَغْسِلَ يَدَيْهِ وَيَتَمَضْمَضَ فَاِنَّهٗ يُخَافُ مِنْهُ الْوَضَحُ - جس شخص کو نہانے کی حاجت ہو' وہ کوئی چیز کھانے کی نہ چکھے یہاں تک کہ اپنے ہاتھ دھولے اور کلی کرلے ورنہ برص ہو جانے کا ڈر ہے-

وَلَا تُبْدِيَنَّ بِوَاضِحَةٍ وَقَدْ عَمِلْتِ الْاَعْمَالَ الْفَاضِحَةَ - تو اپنا ہنسی کا دانت مت کھول جب تو نے وہ کام کئے ہیں جو تجھ کو ذلیل کرنے والے ہیں (یعنی گناہ کے کام)-

يُمْنُ الْخَيْلِ فِيْ ذَوَاتِ الْاَوْضَاحِ - مبارک گھوڑے وہ ہیں جن میں سفیدی ہو-

لَاقِصَاصَ فِيْ شَيْءٍ مِّنَ الشِّجَاجِ اِلَّا فِي الْمُوْضِحَةِ - زخموں میں قصاص نہ لیا جائے گا مگر موضحہ میں (چونکہ اس میں برابری ممکن ہے اور دوسرے زخموں میں احتمال ہے کہ کم اور زیادہ ہو جائے)-

فِي الْمُوْضِحَةِ خَمْسٌ مِّنَ الْاِبِلِ - موضحہ کی دیت پانچ اونٹ ہیں-

اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ مِثْلَ الْوَضَاحِيَّةِ - یہاں تک کہ کھرے درہموں کے برابر ہو وزن میں کم نہ ہو-

وَضَحٌ - کھرا روپیہ اور درہم-

وَضَرٌ - میلا ہونا یا چکنا ہو جانا' چربی یا دودھ سے سڑے ہوئے کھانے کی بو' نشان یا دھبہ-

رَاٰى بِعَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَضْرًا مِّنْ صُفْرَةٍ فَقَالَ مَهْيَمْ - آنحضرتؐ نے عبدالرحمٰن بن عوف کے کپڑے پر زردی کا نشان دیکھا تو پوچھا یہ کیا ہے-

فَجَعَلَ يَاْكُلُ وَيَتَتَبَّعُ بِاللُّقْمَةِ وَضَرَ الصَّحْفَةِ - آپ نے کھانا شروع کیا اور ہر نوالے کو پیالے کی چکنائی پر پھیرنا شروع کیا-

فَسَكَبْتُ لَهٗ فِيْ صَحْفَةٍ اِنِّيْ لَاَرٰى فِيْهَا وَضَرَ الْعَجِيْنِ - میں نے ایک رکابی میں ان کے لئے انڈیل دیا اس میں مجھ کو آٹے کا نشان معلوم ہوتا تھا-

وَضِرَ الْاِنَاءُ - برتن میلا ہو گیا-

وَضْعٌ یا مَوْضِعٌ یا مَوْضَعٌ یا مَوْضُوْعٌ - رکھ دینا' اتار دینا' مرتبہ گھٹانا' قرضہ کم کر دینا' مارنا-

وَضْعٌ اور وُضُوْعٌ اور وَضِعَةٌ - ذلیل کرنا' ساقط کرنا-

وُضْعٌ اور وَضْعٌ اور تُضْعٌ - جننا' طہر کے آخر میں حاملہ ہونا-

وَضْعٌ اور مَوْضُوْعٌ - تیز چلنا' ذلیل کرنا-

وَضِيْعٌ - کم مرتبہ (جیسے رَفِيْعٌ بلند مرتبہ)-

وَضْعٌ - بنانا' جھوٹی حدیث بٹ لینا' گھڑ لینا' تالیف کرنا' تصنیف کرنا-

ضَعَةٌ اور ضِعَةٌ اور وَضِيْعَةٌ - ٹوٹا پانا-

وَضَاعَةٌ - کمینہ ہونا-

تَوْضِيْعٌ - جوڑنا' روئی ڈال کر سینا-

مُوَاضَعَةٌ - شرط کرنا' موافقت کرنا' ایک بات ٹھہرالینا-

اِيْضَاعٌ - جلد چلانا-

تَوَاضُعٌ - عاجزی اور انکسار ظاہر کرنا (یہ ضد ہے تکبر کی) اور موافقت کرنا-

اِتِّضَاعٌ - ذلیل ہونا-

اِسْتِيْضَاعٌ - کمی چاہنا-

وَاَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ - وادیٔ محسر میں اونٹنی کو تیز کیا (جلدی وہاں سے نکل گئے)-

اَوْضَعْتَ بِالرَّاكِبِ - تو نے سوار کو جلد چلایا-

شَرُّ النَّاسِ فِي الْفِتْنَةِ الرَّاكِبُ الْمُوْضِعُ - فساد اور فتنہ کے وقت سب سے بدتر وہ ہے جو اپنے اونٹ کو تیز ہانکے-

فَاِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ فِي الْاِيْضَاعِ - تیز ہانکنا کوئی ثواب نہیں ہے-

اَوْضَعَ دَابَّتَهٗ وَ اِنْ كَانَ عَلٰى دَابَّةٍ حَرَّكَهَا - اونٹنی کو جلد چلائے اگر کسی اور جانور پر ہو تو اس کو تیز کرے حرکت دے (چونکہ ایضاع خاص اونٹ کو تیز کرنے کو کہتے ہیں اس لئے تحریک کو اس کے بعد لائے جیسے گھوڑے یا گدھے یا خچر پر سوار ہو تو اس کو تیز کرنے کو تحریک کہیں گے)-

مَنْ رَفَعَ السِّلَاحَ ثُمَّ وَضَعَهٗ فَدَمُهٗ هَدْرٌ - جو شخص ہتھیار اٹھائے پھر اس کو چلائے تو اس کا خون بدر ہے (اس کو کوئی مار ڈالے تو نہ دیت دینا ہوگی نہ قصاص واجب ہوگا)-

فَضَعِ السَّيْفَ وَارْفَعِ السَّوْطَ حَتّٰى لَاتَرٰى فَوْقَ ظَهْرِهَا اُمَوِيًّا - تلوار چلا کوڑا اٹھا یہاں تک کہ زمین پر کوئی بنی امیہ میں سے باقی نہ رہے (یہ سدیف نے ابو العباس سفاح سے کہا تھا)-

لَايَضَعُ عَصَاهُ عَنْ عَاتِقِهٖ - وہ اپنی لاٹھی کندھے پر سے نہیں اتارتا (رات دن عورتوں کو مارا کرتا ہے یا ہمیشہ سفر میں رہتا ہے لیکن پہلے معنی صحیح ہیں کیونکہ دوسری روایت میں صاف تصریح ہے ضَرَّابٌ لِلنِّسَاءِ عورتوں کو بہت مارتا ہے مشورے کے وقت ایسا حال بیان کر دینا غیبت نہیں کیونکہ اس میں ایک مسلمان کی خیر خواہی ہے)-

اِنَّ الْمَلٰئِكَةَ تَضَعُ اَجْنِحَتِهَا لِطَالِبِ الْعِلْمِ - طالب علم کے واسطے فرشتے اپنے پنکھ زمین پر بچھا دیتے ہیں (تا کہ وہ ان کو روندتا ہوا چلے مراد وہ طالب علم ہے جو قرآن و حدیث کی تحصیل خالص پروردگار کی رضا مندی اور تعلیم کے لئے کرے بعض نے کہا پنکھ پھیلانے سے یہ مطلب ہے کہ اس کا سفر آسان کر دیتے ہیں- آسانی کے ساتھ منزل مقصود تک پہنچا دیتے ہیں- آگے اس حدیث میں یہ ہے کہ تمام آسمان اور زمین والے اس کے لئے استغفار کرتے ہیں- اس کی وجہ یہ ہے کہ علم سے بہتر دنیا میں کوئی چیز نہیں ہے دین اور دنیا دونوں کی بھلائی علم پر موقوف ہے آدمی کو چاہئے یا تو دین کا علم حاصل کرے یعنی قرآن و حدیث کا یا وہ علم حاصل کرے جو اس کی معاش کے لئے مفید ہو- مثلاً زراعت، تجارت، صنعت، باغبانی، طباخی، خیاطی، حدادی، نجاری، صباغی، علم معاون، علم نباتات، علم الحیوان اور طب وغیرہ)-

اِنَّ اللّٰهَ وَاضِعٌ يَدَهٗ لِمُسِيْءِ اللَّيْلِ لِيَتُوْبَ بِالنَّهَارِ وَلِمُسِيْءِ النَّهَارِ لِيَتُوْبَ بِاللَّيْلِ - اللہ تعالیٰ رات کے گناہ گار کے لئے اپنا ہاتھ پھیلاتا ہے (یا ابھی اس کو سزا نہیں دیتا) اس لئے کہ وہ دن کو توبہ کرلے- اسی طرح دن کے گناہ گار کے لئے تاکہ رات کو توبہ کرلے-

اِنَّهٗ وَضَعَ يَدَهٗ فِيْ كُشْيَةِ ضَبٍّ وَقَالَ اِنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَمْ يُحَرِّمْهُ - حضرت عمرؓ نے اپنا ہاتھ گھوڑ پھوڑ (سوسمار) کی چربی میں ڈالا (اس کو کھانا شروع کیا) اور کہا کہ آنحضرتؐ نے گھوڑ پھوڑ (سوسمار) کو حرام نہیں کیا-

يَنْزِلُ عِيْسَى بْنُ مَرْيَمَ فَيَضَعُ الْجِزْيَةَ - حضرت عیسیٰؑ قیامت کے قریب اتریں گے اور جزیہ لینا موقوف کر دیں گے (یا اسلام لاؤ یا قتل ہو، بس دو ہی باتیں، یا مال کی ایسی کثرت ہوگی کہ ذمیوں پر جزیہ لگانے کی ضرورت نہ رہے گی)-

وَيَضَعُ الْعَلَمَ - اور جھنڈے کو گرا دے گا-

اِنْ كُنْتَ وَضَعْتَ الْحَرْبَ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُمْ - اگر تو نے ہم میں اور ان میں جنگ موقوف کرادی ہے-

مَنْ اَنْظَرَ مُعْسِرًا اَوْ وَضَعَ عَنْهُ - جو شخص کسی تنگ دست (محتاج) کو مہلت دے یا قرضہ میں سے کمی کر دے-

اِذَا اَحَدُهُمَا يَسْتَوْضِعُ الْاٰخَرَ وَيَسْتَرْفِقُهٗ - ان میں ایک دوسرے سے قرض کو کم کر دینے کی اور نرمی کرنے کی

درخواست کرے-

اِنْ كَانَ اَحَدُنَا لَيَضَعُ كَمَا تَضَعُ الشَّاةُ- ہم میں سے کسی کو ایسا سوکھا پاخانہ آتا جیسے بکری مینگنی کرتی ہے (کیونکہ خشک غذا اور درخت کے پتے کھاتے عمدہ اور چکنی غذا میسر نہ ہوتی)-

لَاتَضَعُ اِحْدٰى رِجْلَيْكَ عَلَى الْاُخْرٰى- چت لیٹ کر ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر مت رکھ (ایسا نہ ہو ستر کھل جائے- ان کے پاس چھوٹے چھوٹے تہبند تھے لمبے چوڑے بھی نہ تھے' اگر پاجامہ پہنے ہو یا کپڑا خوب لمبا چوڑا ہو' ستر کھلنے کا ڈر نہ ہو تب ایسا کرنے میں کوئی قباحت نہیں)-

وَاضِعًا اِحْدٰى رِجْلَيْهِ عَلَى الْاُخْرٰى- میں نے آنحضرتؐ کو دیکھا آپ ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے لیٹے تھے (اس حدیث سے اگلی حدیث کا مطلب کھل جاتا ہے یعنی ممانعت اس حالت میں ہے جب بے ستری کا ڈر ہو)-

يَضَعُ يَدَيْهِ قَبْلَ رُكْبَتَيْهِ- سجدے میں جاتے وقت پہلے دونوں ہاتھ زمین پر رکھے پھر دونوں گھٹنے (اور اونٹ کی طرح پہلے دونوں گھٹنے نہ رکھ دے- امام مالکؒ کا یہی قول ہے لیکن ائمہ ثلاثہ اور اکثر علماء کہتے ہیں کہ پہلے گھٹنے رکھے اور میرے نزدیک نمازی کو اختیار ہے جو آسان ہو وہ کرے)

جِئْتَ لِاُوَاضِعَكَ الرِّهَانَ- تم اس لئے آئے ہو کہ میں رہن کو باطل کردوں-

وَضَعَهٗ وَمَضٰى عَلٰى صَلٰوتِهٖ- اس کو زمین پر رکھ دیا اور نماز پڑھتے رہے-

حَتّٰى وُضِعَتْ فِيْ يَدِيْ- کنجیاں میرے ہاتھ میں رکھی گئیں-

فَوَضَعَ الْقَوْمُ رُءُوْسَهُمْ- لوگوں نے اپنے سر جھکا لئے-

ثُمَّ نَزَعَ دِرْعِيَ الْاَسْفَلَ ثُمَّ وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ ثَدْيَيَّ- پھر میرے نیچے کے کرتے کو کھولا اور اپنا ہاتھ میری دونوں چھاتیوں کے بیچ میں رکھا-

حِيْنَ يَضَعُوْنَ اَقْدَامَهُمْ اَوَّلَ مِنَ الطَّوَافِ- جب پہلے پہل طواف کے لئے قدم رکھتے ہیں (یعنی مکہ معظمہ پہنچتے ہیں)-

تَضَعِيْنَ ثِيَابَكِ عِنْدَهٗ- تو اپنے کپڑے اس کے پاس رکھتی ہے-

فَيَضَعُوْنَهٗ فِي الْمَسْجِدِ- مسجد میں اس کو یعنی پانی کو رکھ دیتے ہیں (کہ لوگ اس کو پئیں اس سے طہارت کریں)-

مَا تَوَاضَعَ اَحَدٌ لِلّٰهِ اِلَّا رَفَعَهٗ- اللہ تعالیٰ کی رضامندی کے لئے جو کوئی عاجزی اور انکسار کرے گا اللہ تعالیٰ اس کا درجہ بلند کرے گا (آخرت میں یا دنیا میں یا دنیا اور آخرت دونوں میں)-

اِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِيْ اُمَّتِيْ لَمْ يُرْفَعْ اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ- جب میری امت میں آپس میں تلوار چلے گی تو پھر قیامت تک نہیں اٹھے گی (یہ حدیث پوری ہوئی- حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد آج تک مسلمان باہم جنگ کر رہے ہیں)-

هٰذَا اَجَلُهٗ وَوَضَعَ يَدَهٗ عِنْدَ قَفَاهُ ثُمَّ بَسَطَهَا- یہ اس کی عمر ہے اور ہاتھ اس کی پشت گردن پر رکھا (گدی پر) پھر اس کو آگے بڑھایا (اور فرمایا یہ اس کی آرزو ہے جو عمر سے بھی آگے بڑھ گئی ہے)-

يَرْفَعُ بِهٖ اَقْوَامًا وَيَضَعُ بِهٖ اٰخَرِيْنَ- قرآن کے سبب سے کچھ لوگوں کے تو مرتبے بلند کرے گا اور کچھ لوگوں کے گھٹا دے گا (جو لوگ قرآن پر ایمان لائیں گے اس کو اپنا دستور العمل بنائیں گے ان کا مرتبہ بلند ہوگا- جو قرآن پر عمل کرنا چھوڑ دیں گے سنہری جلد بنوا کر الماری میں رکھ چھوڑیں گے وہ دن) دن ذلیل و خوار ہوتے جائیں گے' ان کے دشمن ان پر غالب ہوں گے)-

فَوَضَعْتُ يَدِيْ عَلٰى رَاْسِيْ- میں نے اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا-

وَاضِعُ الْعِلْمِ عِنْدَ غَيْرِ اَهْلِهٖ كَمُقَلِّدِ الْخَنَازِيْرِ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ- نالائقوں کو (بدمعاشوں کو) علم سکھانا (جو اس علم کے اہل نہیں ہیں) ایسا ہے جیسے سؤروں کو سونا اور چاندی پہنانا-

وَضَعَ يَدَيْهِ عَلٰى فَخِذَيْهِ- اس نے اپنے ہاتھ آنحضرتؐ کی رانوں پر رکھ دیئے یا اپنے ہاتھ اپنی رانوں پر رکھے (باادب بیٹھا)-

كَانَ السِّوَاكُ مِنْ اُذُنِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ اُذُنِ الْكَاتِبِ -مسواک آنحضرتؐ کے کان پر اس جگہ رہتی جہاں قلم نویسندہ (محرر) کے کان پر رہتا ہے-

كِتَابًا وَضَعَهٗ عِنْدَهٗ- یہ باب الکاف مع التاء میں گزر چکا ہے-

لَكُمْ يَا بَنِيْ نَهْدٍ وَ دَائِعُ الشِّرْكِ وَوَضَائِعُ الْمَلِكِ- بنی نہد کے لوگو! مشرکوں نے جو تمہارے پاس امانتیں رکھوائی تھیں وہ تم لے لو اور جو وظیفے تمہارے بادشاہوں نے تمہارے لئے مقرر کئے تھے وہ سب بحال رہیں گے یا جو وظیفے ہم نے دوسرے مسلمانوں پر معین کئے ہیں زکوۃ خراج صدقہ وغیرہ وہی تم کو بھی دینا ہوں گے ان سے زیادہ تم سے کچھ نہ لیں گے (اوّل معنی میں مَلِك بہ فتحۂ میم وکسرۂ لام پڑھنا چاہئے اور دوسرے معنی میں بہ کسرۂ میم اور سکون لام)-

اِنَّهٗ نَبِيٌّ وَّ اِنَّ اسْمَهٗ وَصُوْرَتَهٗ فِي الْوَضَائِعِ -وہ پیغمبر ہیں ان کا نام اور ان کی صورت حکمت کی کتابوں میں مذکور ہے-

اَلْوَضِيْعَةُ عَلَى الْمَالِ وَالرِّبْحُ عَلٰى مَا اصْطَلَحَا عَلَيْهِ- مال میں جو نقصان ہو اسی طرح نفع ان میں دونوں کی قرار داد کے موافق عمل ہوگا (جیسی شرط دونوں معاملہ کرنے والوں نے کی ہوگی اسی کے موافق حکم دیا جائے گا)-

وَكَانَ فِيْ هَيْتَ تَوْضِيْعٌ- ہیت ایک مخنث تھا (ہیجڑا وہ خزاعہ قبیلہ کا ایک شخص تھا- آنحضرتؐ نے اس کو مدینہ سے نکال دیا تھا اس کو مدینہ میں آنے کی اجازت نہ تھی)-

اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ- جب میت تخت پر رکھی جائے (اور لوگ اس کو اپنی گردنوں پر اٹھائیں)-

اِذَا رَاَيْتُمُ الْجَنَازَةَ فَقُوْمُوْا فَمَنْ تَبِعَهَا فَلَا يَجْلِسْ حَتّٰى تُوْضَعَ- جب تم جنازے کو دیکھو تو کھڑے ہو جاؤ اور جو شخص جنازے کے ساتھ ہو وہ اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک جنازہ زمین پر نہ رکھا جائے یا قبر میں نہ دفنایا جائے-

لَاتَضَعُهَا عَلٰى مَالٍ فَيَقْرُبُكَ شَيْطَانٌ- آیۃ الکرسی جس مال پر پڑھی جائے تو شیطان تیرے نزدیک نہ پھٹکے گا-

كُلُّ شَيْءٍ مِّنْ اُمُوْرِ الْجَاهِلِيَّةِ مَوْضُوْعٌ تَحْتَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ- جاہلیت کی جتنی واہیات رسمیں تھیں وہ سب میرے ان دونوں پاؤں کے تلے روندی گئیں (باطل اور لغو کر دی گئیں)-

اَوَّلُ رِبوًا اَضَعُهٗ رِبَوا الْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ- پہلا سود جس کو میں باطل کرتا ہوں (ساقط کرتا ہوں) عباس بن عبدالمطلب (میرے چچا کا) سود ہے وہ سب کا سب ساقط کر دیا گیا-

اَوَّلُ رِبوًا اَضَعُ رِبَانَا رِبَا عَبَّاسٍ فَاِنَّهٗ مَوْضُوْعٌ كُلُّهٗ- پہلا سود جس کو میں باطل کرتا ہوں ہمارے گھرانے کا سود ہے یعنی عباس بن عبدالمطلب کا سود (جو لوگوں کے ذمہ ہے) وہ سب کا سب لغو ہو گیا (کوئی ایک دمڑی اس سود میں سے ان کو نہ دے البتہ اصل روپیہ وہ لے سکتے ہیں)-

وَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ ثَدْيَيَّ وَ اَنَا غُلَامٌ شَابٌّ- آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ میری دونوں چھاتیوں کے بیچ میں رکھا اور میں ایک لڑکا نوجوان گبرو تھا (یہ بطور شفقت اور مہربانی کے تھا دوسرے اس کو برکت پہنچانی منظور تھی- مجمع البحار میں ہے کہ لڑکوں کے ساتھ ایسا کرنا ممنوع نہیں- لیکن بڑوں کے کپڑوں کے اندر ہاتھ ڈالنا اور ان کی چھاتیوں کے درمیان ہاتھ پھیرنا درست نہیں- بعض نے کہا اگر لڑکوں کو شفقت کی راہ سے برکت دینے کے لئے چھوئیں تو درست ہے لیکن لذت حاصل کرنے کے لئے نظر اور چھونا دونوں حرام ہیں)-

فَوَضَعَ يَدَهٗ عَلٰى هَامَتِهٖ- پھر اپنا ہاتھ اپنے سر پر رکھا-

وَاَوْضَعَ فِيْ وَادِيْ مُحَسِّرٍ- وادی محسر میں اونٹ کو تیز چلایا (کیونکہ وہاں اصحاب الفیل پر خدا کا عذاب اترا تھا اس لئے جلدی سے وہاں سے پار ہو جانا نکل جانا مناسب معلوم ہوا)-

ضَعْ يَدَكَ حَيْثُ تَشْتَكِيْ ثُمَّ قُلْ اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ وَقُدْرَتِهٖ مِنْ شَرِّ مَا اَجِدُ مِنْ وَجْعِيْ هٰذَا- جہاں درد ہو وہاں اپنا ہاتھ رکھ پھر یہ دعا پڑھ "اَعُوْذُ بِعِزَّةِ اللّٰهِ اخیر تک-

وَضَعَ الْقَلَمِ عَلٰى اُذُنِكَ - جیسے تو قلم اپنے کان پر رکھتا ہے-

فَوَضَعَ كَفَّهٗ بَيْنَ كَتِفَيَّ فَعَلِمْتُ مَا فِي السَّمٰوَاتِ وَ الْاَرْضِ - پروردگار نے اپنا ہاتھ میرے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں رکھ دیا مجھ کو آسمان اور زمین کی چیزوں کا علم ہو گیا (یعنی جس قدر پروردگار کو منظور تھا - یہ نہیں کہ پروردگار کی طرح علم محیط آسمان اور زمین کی تمام چیزوں کا ہو گی ایسا اعتقاد رکھنا صریحاً کفر اور شرک ہے کیونکہ علم محیط اللہ تعالیٰ کی خاص صفت ہے وہ کسی مخلوق کو حاصل نہیں ہو سکتی)-

كَانَ اَهْلُ الْجَاهِلِيَّةِ يُفِيْضُوْنَ بِاِيْجَافِ الْخَيْلِ وَ اِيْضَاعِ الْاِبِلِ - جاہلیت کے لوگ عرفات سے جب لوٹتے تو گھوڑوں کو دوڑاتے ہوئے اونٹوں کو بھگاتے ہوئے-

لَوْ كَانَ الْوَضِيْعُ فِيْ قَعْرِ بِئْرٍ بَعَثَ اللّٰهُ اِلَيْهِ رِيْحًا تَرْفَعُهٗ - ذلیل شخص اگر کنوئیں کی تہہ میں ہو تب بھی اللہ تعالیٰ ایک ہوا بھیج کر اس کو اٹھائے گا (یعنی جب خدا کو کسی کا بڑھانا اور مرتبہ بلند کرنا منظور ہو تو کنوئیں کی تہہ میں سے بھی اس کو نکال کر اوج فلک تک پہنچا دے گا)-

فَلَمَّا وَضَعَ الْوُضُوْءَ عَمَّنْ لَّمْ يَجِدِ الْمَاءَ اَثْبَتَ الْغُسْلَ مَسْحًا - جب اس شخص پر وضو معاف کر دیا جس کو پانی نہ ملے تو دھونے کے بدلے مٹی سے مسح کرنا مقرر کر دیا اور دو مسحے وضو کے یعنی سر اور پاؤں کے ساقط کر دیئے-

هٰذا عَنْهُ مَوْضُوْعٌ - یہ اس کو معاف ہے-

وُضِعَ عَنْ اُمَّتِي الْخَطَاءُ وَالنِّسْيَانُ وَمَا اسْتُكْرِهُوْا عَلَيْهِ - میری امت پر بھول چوک معاف کی گئی اور جو کام ان سے زبردستی کرایا جائے وہ بھی معاف کیا گیا (اگر کوئی جبراً کسی کو طلاق دلوا دے تو طلاق واقع نہ ہو گی)-

وُضِعَ عَنْ اُمَّتِيْ مَا حَدَّثَتْ بِهٖ نَفْسَهَا مَالَمْ تَتَكَلَّمْ - میری امت کو دل میں جو وسوسہ آئے وہ معاف کیا گیا جب تک زبان سے نہ نکالے-

مَلْعُوْنٌ مَّنْ وَّضَعَ رِدَائَهٗ فِيْ مُصِيْبَةِ غَيْرِهٖ - دوسرے کی مصیبت میں جو کوئی اپنی چادر اتار ڈالے وہ ملعون ہے (عربوں کی عادت تھی مصیبت میں چادر اتار ڈالتے - تو جو کوئی اپنی چادر اس لئے اتارے کہ لوگ اس کو مصیبت زدہ سمجھیں' اس نے گویا مکر کیا)-

اَلْوَضِيْعَةُ بَعْدَ الصَّفْقَةِ حَرَامٌ - جب معاملہ کر چکے پھر کمی کرنا حرام ہے (البتہ اگر کسی تاجر کا دستور ہو کہ خریداروں کو قیمت میں اتنا مجرا دیتا ہے جس کو انگریزی میں ''ڈسکونٹ'' کہتے ہیں - یعنی رعایت تو اتنی کمی کرنا جائز ہے)-

وَ اِنْ كُنْتَ لَاتَجِدُ اِلَّا وَضِيْعَةً فَلَيْسَ عَلَيْكَ زَكٰوةٌ - اگر تجھ کو ٹوٹے کے سوا کچھ فائدہ نہ ہو تو تجھ پر زکوٰۃ لازم نہ ہو گی-

وَارْفَعْ ثَوْبَكَ وَضَعْ حَيْثُ شِئْتَ - اپنا کپڑا اٹھا کر جہاں چاہے وہاں پاخانہ پھر لے-

وَضْمٌ وَضَمٌ - یعنی کندہ پر رکھنا یعنی اس لکڑی' ٹڈی یا بوریے پر جس پر قصائی گوشت رکھتا ہے اس کو مٹی سے بچانے کے لئے-

تَوَضُّمٌ - جماع کرنا-

اِسْتِيْضَامٌ - ظلم کرنا-

تَرَكَهُمْ لَحْمًا عَلٰى وَضَمٍ - ان کو ذلیل کر کے چھوڑ دیا-

اِنَّ النِّسَاءَ لَحْمٌ عَلٰى وَضَمٍ اِلَّا مَاذُبَّ عَنْهُ - عورتیں اس گوشت کی طرح ہیں جو ٹڈی' لکڑی یا حصیر پر رکھا ہو (جس کا جی چاہے اس کو لے لے) مگر وہ جس سے کوئی ہٹانے والا موجود ہو (وہ گوشت تو محفوظ رہے گا - اسی طرح جس عورت کے بچانے والے اور حمایت کرنے والے موجود ہوں وہ مردوں کی دست برد سے محفوظ رہے گی)-

لَاتَوْضِيْمَ فِي الدِّيْنِ - دین کے معاملات میں سستی اور نامردی نہ کرو-

وَضِيْمَةٌ - وہ کھانا جو مصیبت کے وقت تیار کیا جاتا ہے-

وَضْنٌ - ایک پر ایک موڑ دینا' دوگنا کرنا' ٹھوس کرنا' بننا-

تَوَضُّنٌ - اطاعت کرنا' عاجزی کرنا-

اِتِّضَانٌ - مل جانا-

اِنَّکَ لَقَلِقُ الْوَضِیْنِ - تو تو ہلتا ہوا تنگ ہے (جو برابر حرکت کرتا جاتا ہے تھمتا نہیں - مطلب یہ ہے کہ تجھ میں ثبات اور استقلال نہیں ہے تلون مزاج ہے - یہ حضرت علیؓ کا کلام ہے)-

اَفَاضَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ مِنْ عَرَفَاتٍ وَھُوَ یَقُوْلُ اِلَیْکَ تَعْدُوْ قَلِقًا وَّضِیْنُھَا - آنحضرتؐ عرفات سے لوٹے یہ فرماتے جاتے تھے' اے خداوند! تیری طرف اونٹنی دوڑ رہی ہے اس کا تنگ ہل رہا ہے (تنگ اس وقت ڈھیلا اور ہلتا ہوتا ہے جب وہ جانور دبلا ہو گیا ہو مطلب یہ ہے کہ چلتے چلتے دبلی ہو گئی ہے)-

مَوْضُوْنَۃ - دو دو حلقوں سے بنی ہوئی زرہ یا جواہرات سے جڑی ہوئی چیز-

بابُ الواو مع الطاء

وَطْأٌ - تیار کرنا' نرم کرنا' روندنا' جماع کرنا-

تَوْطِئَۃٌ - روندنا' نرم کرنا' تیار کرنا-

مُوَاطَاۃٌ - موافقت-

اِیْطَاءٌ - روندانا' موافق ہونا-

تَوَاطُؤٌ - موافق ہونا-

اِیْطَاءٌ - سہل ہونا' تیار ہونا-

خَرَجَ وَھُوَ مُحْتَضِنٌ اَحَدَابْنَیْ اِبْنَتِہٖ وَھُوَ یَقُوْلُ اِنَّکُمْ لَتُبَخِّلُوْنَ وَتُجَبِّنُوْنَ وَ تُجَھِّلُوْنَ وَ اِنَّکُمْ لَمِنْ رَیْحَانِ اللّٰہِ وَ اِنَّ اٰخِرَ وَطْاَۃٍ وَطِئَھَا اللّٰہُ بِوَجٍّ - آنحضرتؐ اپنے ایک نواسے (حضرت حسنؓ یا حضرت حسینؓ) کو گود میں لئے ہوئے نکلے اور آپ یہ فرماتے جاتے تھے تم ہی (یعنی اولاد) لوگوں کو بخیل بناتے ہو اور تم ہی نامرد بناتے ہو (جنگ سے آدمی تمہارے خیال سے جی چراتا ہے) تم ہی جاہل بناتے ہو (تم کو پھسلانے اور بہلانے کے لئے آدمی نادان بنتا ہے بچہ بن کر تم سے باتیں کرتا ہے) تو اللہ کی دی ہوئی بخشش ہو اور اخیر روندن جس کو اللہ نے روندا جو وج میں ہوئی (یعنی آخری جنگ طائف کی جنگ ہوئی اس کے بعد غزوۂ تبوک تھا لیکن اس میں لڑائی نہیں ہوئی وَجّ ایک وادی ہے طائف میں جس کا ذکر اوپر ہو چکا)-

اَللّٰھُمَّ اشْدُدْ وَطْاَتَکَ عَلٰی مُضَرَ - یا اللہ! مضر کے لوگوں کو خوب روند ان کو سخت سزا دے (قریش کے لوگ مضر کی اولاد ہیں - مطلب یہ کہ ان کو سخت پکڑ - ایسا ہی ہوا سخت قحط ان پر پڑا اور بھوک سے مرنے لگے - ایک روایت میں وَطْدَکَ عَلٰی مُضَرَ ہے یعنی ان کو زمین میں دبا دے)-

اِحْتَاطُوْا لِاَھْلِ الْاَمْوَالِ فِی النَّائِبَۃِ وَالْوَاطِئَۃِ - مال والوں کے لئے آفت اور صادر و وارد کا حق چھوڑ دو - (مطلب یہ ہے کہ کچھ میوہ خراب ہو جاتا ہے کچھ مہمانوں اور مسافروں کی ضیافت میں خرچ کرنا پڑتا ہے تو ایک حصہ مال کا چھوڑ کر تخمینہ کرو - بعض نے کہا واطئۃ وہ کھجور جو زمین پر گر پڑتی ہے لوگ اس کو پاؤں سے روند ڈالتے ہیں)-

وَاٰثَارٌ مَّوْطُوْئَۃٌ - اور قدم چلے ہوئے (یعنی جو تقدیر میں لکھ دیا گیا تھا برا ہو یا بھلا)-

اَلَا اُخْبِرُکُمْ بِاَحَبِّکُمْ اِلَیَّ وَاَقْرَبِکُمْ مِنِّیْ مَجَالِسَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَحَاسِنُکُمْ اَخْلَاقًا اَلْمُوَطَّئُوْنَ اَکْنَافًا الَّذِیْنَ یَاْلَفُوْنَ وَیُؤْلَفُوْنَ - کیا میں تم کو وہ لوگ نہ بتلاؤں جو قیامت کے دن ان کی بیٹھک سب سے زیادہ میرے قریب ہو گی اور جو مجھ کو بہت محبوب ہیں یہ وہ لوگ ہیں جن کے اخلاق اچھے ہیں جن کے کنارے نرم ہیں لوگ ان کو روندتے ہیں (ان کے پاس آ کر اتر پڑتے ہیں وہ محبت سے پیش آتے ہیں ان کو ستاتے نہیں ان کے کھانے پینے کا بار اٹھاتے ہیں) لوگوں سے الفت رکھتے ہیں اور لوگ ان سے الفت رکھتے ہیں (یعنی بہت ملنسار اور یار باش اور خوش خلق ہیں)-

اِنَّ رِعَاءَ الْاِبِلِ وَرِعَاءَ الْغَنَمِ تَفَاخَرُوْا عِنْدَہٗ فَاَوْطَاَھُمْ رِعَاءُ الْاِبِلِ غَلَبَۃً - اونٹ کے چرانے والوں اور بکریوں کے چرانے والوں نے ایک دوسرے پر فخر کیا - آخر اونٹ چرانے والوں نے غالب ہو کر بکریاں چرانے والوں کو روند ڈالا-

تَطَاُ فِیْ خِطَامِھَا - اپنی نکیل میں چلتی ہے-

لَمَّا خَرَجَ مُھَاجِرًا بَعْدَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَجَعَلْتُ اَتَّبِعُ مَاْخَذَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَسَلَّمَ فَاطَأُ ذِكْرَهٗ حَتّٰى انْتَهَيْتُ اِلَى الْعَرْجِ- جب آنحضرت ﷺ کی ہجرت کے بعد وہ بہ قصد ہجرت نکلے تو کہتے ہیں میں جہاں جہاں آنحضرت ﷺ ٹھہرتے تھے ان مقامات پر ٹھہرتا تھا اور آنحضرتؐ کا ذکر پوشیدہ کرتا تھا یہاں تک کہ عرج میں پہنچا (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان)-

وَلَكُمْ عَلَيْهِنَّ اَنْ لَّا يُوْطِئْنَ فُرُشَكُمْ اَحَدًا تَكْرَهُوْنَهٗ- تمہارا حق عورتوں پر یہ ہے کہ وہ تمہارے فرش ایسے مرد کو روندنے نہ دیں جس کو تم ناپسند کرتے ہو (یعنی کوئی اجنبی مرد بغیر تمہاری اجازت کے ان کے پاس نہ جائے نہ ان سے باتیں لگائے جیسے جاہلیت کے زمانہ میں وہ اس کو برا نہیں سمجھتے تھے- یہاں تک کہ حجاب کی آیت اتری اور اس کی ممانعت ہوگی- مجمع البحار میں ہے کہ عورت کے محرم کو بھی اگر مرد برا سمجھے یا کسی عورت کو تو اس کو بھی نہ آنے دینا چاہئے)-

اِنَّ رَجُلًا وَشٰى بِهٖ اِلٰى عُمَرَ فَقَالَ اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ كَذَبَ فَاجْعَلْهُ مُوَطَّأَ الْعَقِبِ- ایک شخص نے عمار بن یاسر کی چغلی حضرت عمرؓ سے کھائی تو انھوں نے اس کے لئے یوں بددعا کی- یا اللہ! اگر وہ جھوٹا ہے تو ایسا کر دے کہ وہ سردار ہو جائے لوگ اس کے پیچھے پیچھے چلیں (ایسی سرداری عاقبت کی خرابی ہے کیونکہ پیچھے پیچھے لوگوں کو چلانا مغرور دنیا داروں کی عادت ہے)-

وَلَا يَطَأُ عَقِبَهٗ رَجُلَانِ- آنحضرتؐ کے پیچھے دو مرد بھی نہیں چلتے تھے (یعنی آپ کا یہ دستور نہیں تھا کہ دوسرے لوگوں سے آگے رہیں بلکہ آپ تواضع کی راہ سے لوگوں کے بیچ میں رہتے)-

اِنَّ جِبْرِيْلَ صَلّٰى بِيَ الْعِشَاءَ حِيْنَ غَابَ الشَّفَقُ وَاتَّطَأَ الْعِشَاءُ- حضرت جبرئیلؑ نے عشاء کی نماز مجھ کو اس وقت پڑھائی جب شفق ڈوب گئی اور اندھیری چھا گئی- (عرب لوگ کہتے ہیں: وَطَّأْتُ الشَّيْءَ فَاتَّطَأَ- میں نے اس کو تیار کیا وہ تیار ہوگئی)

اَرٰى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَتْ فِي الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ- میں دیکھتا ہوں تمہارے خواب ایک دوسرے سے متفق ہو گئے ہیں اس بات پر کہ شب قدر رمضان کے اخیر میں ہے-

فَتَوَاطَيْتُ اَنَا وَحَفْصَةُ- میں نے اور حفصہ نے دونوں نے اس پر اتفاق کیا-

لَاتَتَوَضَّأُ مِنْ مَّوْطَاٍ- راستہ میں جو کیچڑ یا نجاست پاؤں میں لگ جائے تو دوبارہ وضو کرنا ضروری نہیں اگر نجاست کی دھو ڈالنا چاہئے- بعض نے کہا راستہ کی نجاست اور کیچڑ وغیرہ لگے تو پاؤں رگڑ کر مسجد میں آجائے اس کا دھونا ضروری نہیں- بعض نے کہا یہ جب ہے کہ نجاست خشک ہو)-

اِذَا وَطِئَ اَحَدُكُمْ بِنَعْلِهٖ فَاِنَّ التُّرَابَ لَهٗ طَهُوْرٌ- جب کوئی شخص جوتا پہن کر زمین کو روندے (پھر جوتے میں کوئی نجاست لگ جائے) تو مٹی اس کو پاک کر دے گی (بس کیسی ہی نجاست تر یا خشک غلیظ یا رقیق جوتے سے لگ جائے تو اس کو مٹی پر گڑ دے، اب وہ پاک ہو گیا اس کو پہن کر نماز پڑھ سکتا ہے بعض نے کہا یہ حکم اس نجاست میں ہے جو خشک اور غلیظ ہو)-

فَاَخْرَجَ اِلَيْنَا ثَلَاثَ اُكُلٍ مِّنْ وَّطِيْئَةٍ- تین روٹیاں ایک گون سے نکالیں-

اَتَيْنَاهُ بِوُطَيْئَةٍ- ہم وطینہ ان کے سامنے لائے (وہ ایک کھانا ہے جو حیس کی طرح کھجور سے بنایا جاتا ہے)-

لَاُوْطِئَنَّ اَسْنَانَ الْعَرَبِ- میں عرب کے سرداروں کو روند ڈالوں گا (ان کو مطیع کروں گا)-

اَوْطَاكُمْ اِثْخَانُ الْجَرَاحَةِ- سخت زخموں نے تم کو فریش کر دیا-

اَوْطَأْنَاهُمْ- ہم نے ان کی لاشوں کو روندا-

يَطَأُ فِيْ سَوَادٍ- سیاہی میں چلتا ہے (یعنی اس کے پاؤں سیاہ ہیں جیسے يَبْرُكُ فِيْ سَوَادٍ پیٹ کا کالا ہونا اور يَنْظُرُ فِيْ سَوَادٍ سے آنکھ کالی ہونا مراد ہے)-

وَلَا يَطَأُ عَقِبَهٗ- کوئی اس کے پیچھے نہ جائے-

اِنْ تَثْبُتِ الْوَطْاَةُ فِيْ هٰذِهِ الْمَزَلَّةِ فَذٰلِكَ الْمُرَادُ- اگر اس پھسلویں مکان یعنی دنیا میں قدم جم گیا تو وہی مراد ہے-

وَطْبٌ- دودھ کی مشک اور سخت آدمی اور بڑی پستان-

وَطْبَاءُ- بڑی پستان والی عورت-

نَزَلَ رَسُوْلُ اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى اَبِىْ فَقَرَّبْنَا اِلَيْهِ طَعَامًا وَجَاءَهُ بِوَطْبَةٍ فَاَكَلَ مِنْهَا - (عبداللہ بن بسر نے کہا) آنحضرتؐ نے میرے باپ کے پاس آ کر قیام کیا ہم آپ کے لئے کھانا لائے اور وطبہ لائے - آپ نے اس میں سے کھایا (صحیح مسلم کے بعض نسخوں میں رُطَبَہ ہے یعنی تر کھجور - حمیدی نے کہا یہ راوی کی غلطی ہے اور صحیح وَطْبَہ ہے - نضر نے کہا وَطْبَہ حیس کو کہتے ہیں کھجور اور کھوئے اور گھی سے ملا کر بنایا جاتا ہے)-

اِنَّهُ اُتِىَ بِوَطْبٍ مِّنْ لَّبَنٍ - آنحضرتؐ کے پاس ایک مشک لائی گئی جس میں دودھ تھا-

خَرَجَ اَبُوْ زَرْعٍ وَالْاَوْطَابُ تُمْخَضُ - ابوزرع باہر نکلا اور دودن کی مشکوں کا مسکہ (مکھن) نکالا جارہا تھا-

وَطْحٌ - دونوں ہاتھوں سے زور سے دھکیلنا-

تَوَاطُحٌ - ایک دوسرے سے لڑنا، شر فساد کرنا-

وَطِيْحٌ - ایک قلعہ تھا خیبر کا-

وَطْدٌ - جمانا، بھاری کرنا، مضبوط کرنا، بند کر دینا، ٹھونس دینا-

تَوْطِيْدٌ - کے بھی یہی معنی ہیں-

تَوَطُّدٌ - جم جانا، مضبوط ہو جانا-

اَللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْدَكَ عَلٰى مُضَرَ - مشہور روایت وَطْأَتَكَ ہے جو اوپر گزری معنی وہی ہیں)-

اَتَاهُ زِيَادُ بْنُ عَدِيٍّ فَوَطَدَهُ اِلَى الْاَرْضِ - زیادہ بن عدی ابن مسعودؓ کے پاس آیا انھوں نے اس کو زمین سے لگا دیا (پچھاڑ کر زمین سے چپکا دیا کہ حرکت نہ کر سکا - عرب لوگ کہتے ہیں وَطَدْتُ الْاَرْضَ میں نے زمین کو دابا - تا کہ سخت ہو جائے)-

طِدْنِىْ اِلَيْكَ - (براء بن مالک نے جنگ یمامہ میں خالد بن ولید سے کہا) مجھ کو اپنے ساتھ جوڑ لیجئے اور دبا لیجئے-

مِيْطَدُ النَّجَّارِ - بڑھئی کا دبانے کا ہتھیار-

فَوَقَعَ الْجَبَلُ عَلٰى بَابِ الْكَهْفِ فَاَوْطَدَهُ - غار کے منہ پر پہاڑ گرا اس کو بند کر دیا-

وَطَرٌ - حاجت، احتیاج (اس کی جمع اَوْطَارٌ ہے)-

قَضٰى وَطَرَهُ - اپنی حاجت پوری کر لی-

اَلطَّلَاقُ عَنْ وَّطَرٍ - طلاق اس وقت دینا چاہئے جب اس کی احتیاج ہو (بیوی شرارت یا بدکاری کرے اور سمجھانے سے اس کی اصلاح نہ ہو سکے)-

وَطْسٌ - موزے سے سخت مارنا یا جوتے سے یا اور کسی چیز سے توڑنا-

تَوَاطُسٌ - ایک دوسرے سے لڑنا-

وَطِيْسٌ - تندور یا گڈھا جس میں روٹی پکائی جائے یا گول پتھر جب وہ گرم ہو جائے تو کوئی اس پر چل نہ سکے-

اَلْاٰنَ حَمِىَ الْوَطِيْسُ - اب تندور گرم ہوا (یعنی خوب کھٹا کھٹ تلوار چل رہی ہے اور شدت سے جنگ ہو رہی ہے یہ محاورہ آنحضرتؐ سے پہلے کسی عرب سے نہیں سنا گیا - جو نہایت فصیح ہے)-

اَوْطَاسٌ لَيْسَ مِنَ الْعَقِيْقِ - اوطاس عقیق میں داخل نہیں ہے (یہ مقاموں کے نام ہیں)-

بَرِيْدُ اَوْطَاسٍ اٰخِرُ الْعَقِيْقِ - برید اوطاس عقیق کا آخری حصہ ہے-

نَادٰى مُنَادِىْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِىْ يَوْمِ اَوْطَاسٍ اَنِ اسْتَبْرِئُوْا سَبَايَاكُمْ - جنگ اوطاس میں آنحضرتؐ کے منادی نے یوں پکارا کہ جو عورتیں قید ہوں ان کا استبرا کرلو (یعنی ایک حیض ہونے تک ان سے جماع نہ کرو شاید وہ حاملہ ہوں)-

اَوْطَاس - ایک مشہور موضع ہے وہاں جنگ ہوئی تھی، اس دن متعہ آپ نے حلال کر دیا تھا-

وَطَفٌ - ابرو اور آنکھوں پر بہت بال ہونا-

وَفِىْ اَشْفَارِهٖ وَطَفٌ - آپ کی پلکیں لمبی تھیں-

صَحَابَةٌ وَّطْفَاءُ - جو ابر زمین تک لٹکا ہو زمین کے قریب ہو-

وَطْنٌ - اقامت کرنا-

تَوْطِيْنٌ - اقامت گاہ بنانا یعنی سکونت کا مقام - وطن بنانا، ایک کام کی عادت اور مشق کرانا اپنے تئیں اس پر جمانا، قائم کرنا-

مُوَاطَنَةٌ-موافقت-

اِیْطَانٌ-اقامت کرنا' وطن بنالینا-

وَطَنٌ- وہ ملک جہاں آدمی مستقل سکونت رکھتا ہو' خواہ وہاں کی پیدائش ہو یا اور کہیں کی (اس کی جمع اَوْطَانٌ ہے)-

اِتِّطَانٌ اور اِسْتِیْطَانٌ-وطن بنالینا-

نَھٰی عَنْ نَقْرَةِ الْغُرَابِ وَ اَنْ یُّوْطِنَ الرَّجُلُ فِی الْمَكَانِ بِالْمَسْجِدِ كَمَا یُوْطِنُ الْبَعِیْرُ- آنحضرتؐ نے کوے کی طرح ٹھونگ لگانے سے (سجدے میں نہ ٹھہرنا ٹھونگ لگانا ہے منع فرمایا اور مسجد میں ایک خاص جگہ معین کر لینے سے جیسے اونٹ ایک جگہ مقرر کر لیتا ہے (جب پانی پی کر آتا ہے تو ایک نرم جگہ میں بیٹھتا ہے ہر روز وہیں بیٹھا کرتا ہے-بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے' اور اونٹ کی طرح بیٹھنے سے یعنی سجدے میں جاتے وقت پہلے گھٹنے زمین پر رکھ دینے سے)-

نَھٰی عَنْ اِیْطَانِ الْمَسَاجِدِ- مسجدوں کو وطن یعنی اقامت گاہ بنانے سے آپ نے منع فرمایا (کیونکہ جب آدمی رات دن مسجد میں رہے تو مسجد کا ادب نہ کر سکے گا)-

كَانَ لَایُوْطِنُ الْاَمَاكِنَ- آنحضرتؐ مسجد میں کوئی خاص جگہ مقرر نہیں کرتے تھے (کہ ہر روز وہیں نماز پڑھیں یہ بالاتفاق مکروہ ہے- البتہ گھر میں نماز کی جگہ معین کرنے میں قباحت نہیں ہے-مجمع البحار میں ہے کہ جن لوگوں سے خلق اللہ کے حاجات متعلق ہوں جیسے قاضی' مفتی (مدرس) وغیرہ ان کو مسجد میں جگہ معین کر لینا مکروہ نہیں ہے-بعض نے اس حدیث کا یوں ترجمہ کیا ہے کہ آنحضرتؐ بیٹھنے کے لئے کوئی خاص جگہ اپنے لئے مقرر نہ کرتے)-

لَایَجْتَمِعَانِ فِیْ مِثْلِ ھٰذَا الْمَوْطِنِ-ایسے موقع پر یعنی مرنے کے قریب خوف اور امید دونوں کسی شخص میں جمع نہ ہوں گے آخیر تک-

وَطَنٌ اَصْلِیٌّ-جہاں آدمی کی پیدائش ہوئی ہو-

مَوَاطِنُ-جنگ کے مواقع اور مقامات اور اوقات-

اَصْدَقُ النَّاسِ مَنْ صَدَقَ فِی الْمَوَاطِنِ-سچا آدمی وہ ہے جو میدان جنگ میں سچا رہے (ثابت قدم رہے ورنہ زبان کے ٹرے کسی کام پر نہیں آتے)-

وَطْوَطَةٌ- ضعیف ہونا' ناتوان ہونا (جیسے تَوَطْوُطٌ ہے)-

لَمَّا اُحْرِقَ بَیْتُ الْمَقْدِسِ كَانَتِ الْوَطْوَاطُ تُطْفِئُهٗ بِاَجْنِحَتِهَا- جب بیت المقدس جلایا گیا تو چمگاڈر اپنی پنکھوں سے آگ بجا رہی تھی-

اَلْوَطْوَاطُ مِنَ الْمُسُوْخِ كَانَ یَسْرِقُ تُمُوْرَ النَّاسِ- چمگاڈر مسخ کیا ہوا جانور ہے وہ لوگوں کی کھجوریں چرا لیا کرتا تھا-

سُئِلَ عَنِ الْوَطْوَاطِ یُصِیْبُهُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ دِرْھَمٌ وَفِیْ رِوَایَةٍ ثُلُثَا دِرْھَمٍ- عطاء سے پوچھا گیا اگر احرام والا شخص چمگاڈر کو مار ڈالے تو کیا فدیہ دینا ہوگا؟ انھوں نے کہا ایک درہم یا دو تہائی-

بابُ الواؤ مع الظاء

وَظْبٌ-روندنا-

وَظُوْبٌ-ہمیشہ کرنا' لازم کر لینا (جیسے مُوَاظَبَةٌ ہے)-

مَوْظَبٌ-ایک مقام ہے مکہ کے قریب-

مَوْظُوْبٌ-جس کا مال آفتوں نے برباد کر دیا ہو-

كُنَّ اُمَّهَاتِیْ یُوَاظِبْنَنِیْ عَلٰی خِدْمَتِهٖ- (انسؓ نے کہا) میری مائیں مجھ کو آنحضرتؐ کی برابر خدمت کرنے کے لئے ابھارتیں (یعنی کہتیں کہ ہمیشہ آپ کی خدمت میں رہ-انسؓ خادم خاص تھے- آنحضرتؐ کی دس برس تک خدمت کرتے رہے-آپ نے ان کو دعا دی' ان کی عمر طویل ہوئی اور دولت اور اولاد اللہ تعالیٰ نے ان کو بہ کثرت عطا کی)-

وَظْفٌ- کھر یا پنڈلی پر مارنا' پیچھے رہنا-

تَوْظِیْفٌ- یومیہ مقرر کرنا' کوئی منصب یا خدمت عطا کرنا-

مُوَاظَفَةٌ-موافقت-

اِسْتِیْظَافٌ-گھیر لینا-

وَظِیْفَة-عہد اور شرط اور جو خرچ کے لئے روپیہ یا غلہ مقرر

کیا جائے-

فَنَزَعَ لَهٗ بِوَظِيْفِ بَعِيْرٍ فَرَمَاهُ بِهٖ فَقَتَلَهٗ- انھوں نے اونٹ کے کھر کی ہڈی نکالی اور پھینک کر اس کو ماری اس کو قتل کر ڈالا-

بابُ الواو مع العین

وَعْبٌ- سب لے لینا' کچھ نہ چھوڑنا (جیسے اِیْعَابٌ ہے) اور جمع کرنا اور فارغ ہونا' جڑ سے کاٹ ڈالنا' داخل کرنا-

اِسْتِيْعَابٌ- گھیر لینا' سب لے لینا' جڑ سے کاٹ ڈالنا-

وَعِيْبٌ- کشادہ-

اِنَّ النِّعْمَةَ الْوَاحِدَةَ لَتَسْتَوْعِبُ جَمِيْعَ عَمَلِ الْعَبْدِ- اللہ تعالیٰ کی ایک نعمت بندے کے تمام نیک اعمال کو گھیر لیتی ہے (ساری نیکیاں اس کی ایک نعمت کا بدل ہوسکتی ہیں حالانکہ اس کی ہزاروں نعمتیں ہم پر ہر روز ہوتی ہیں- پھر ہماری نیکیاں اس کی نعمتوں کے مقابل محض بے حقیقت ہیں)-

اِذَا اسْتُوْعِبَ جَدْعُهُ الدِّيَةُ- (ایک روایت میں اُوْعِبَ كُلُّهٗ ہے) یعنی جب پوری ناک کاٹ ڈالی جائے تو کامل دیت دینا ہوگی-

حَتّٰى اِذَا اُوْعِبُوْا- جب سب اس میں بھر دیئے جائیں گے-

كَانَ الْمُسْلِمُوْنَ يُوْعِبُوْنَ فِي النَّفِيْرِ مَعَهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- آنحضرتؐ کے ساتھ جہاد کے لئے سارے مسلمان نکلتے (کیوں کہ پھر ایسے سردار کہاں ملیں گے)-

اَوْعَبَ الْمُهَاجِرُوْنَ وَالْاَنْصَارُ مَعَهٗ يَوْمَ الْفَتْحِ- مکہ کے دن سارے مہاجرین اور انصار آنحضرتؐ کے ساتھ تھے-

اَوْعَبَ الْاَنْصَارُ مَعَ عَلِيٍّ يَوْمَ صِفِّيْنَ- سارے انصار صفین کی جنگ میں حضرت علیؓ کے ساتھ تھے-

فِي الْجُنُبِ يَنَامُ قَبْلَ اَنْ يَّغْتَسِلَ فَهُوَ اَوْعَبُ لِلْغُسْلِ- جس کو نہانے کی حاجت ہو وہ اگر غسل سے پہلے سو رہے تو جو منی باقی رہ گئی ہو وہ بھی نکل جاتی ہے-

بَيْتٌ وَّعِيْبٌ- کشادہ گھر-

وَعْثٌ یا وُعُوْثٌ- چلنا' مشکل ہونا' خراب ہونا' خلط ملط ہو جانا-

وَعْثٌ- ٹوٹ جانا-

تَوْعِيْثٌ- پھیر دینا' روک لینا-

اِيْعَاثٌ- دشوار گزار راستہ میں پڑنا' اسراف کرنا' خراب کرنا-

نَعُوْذُبِكَ مِنَ وَعْثَاءِ السَّفَرِ- تیری پناہ سفر کی تکلیف اور مشقت سے- (وعث اصل میں ریتی کو کہتے ہیں چونکہ اس میں چلنا دشوار ہوتا ہے-

مَثَلُ الرِّزْقِ كَمَثَلِ حَائِطٍ لَّهٗ بَابٌ فَمَا حَوْلَ الْبَابِ سُهُوْلَةٌ وَّمَا حَوْلَ الْحَائِطِ وَعْثٌ وَّ وَعْرٌ- روزی کی مثال ایک باغ کی سی ہے جس میں دروازہ ہو دروازے کے آس پاس تو نرم اور ملائم زمین ہے اور باغ کے گرداگرد سخت اور دشوار گزار زمین ہے-

عَلٰى رَاْسِ قُوْرٍ وَّعْثٍ- ایک دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر (ایک روایت میں جَبَلٍ وَّعْثٍ ہے)-

وَعْدٌ یا عِدَةٌ یا مَوْعِدٌ یا مَوْعِدَةٌ یا مَوْعُوْدٌ یا مَوْعُوْدَةٌ- وعدہ کرنا (یہ کہنا کہ میں تیرے لئے ایسا کروں گا یا تیرے پاس آؤں گا یا تیرے ساتھ کھاؤں گا- خیر ہو یا شر کوئی کام ہو- بعض نے کہا خیر میں وَعَدَ کہیں گے اور شر میں اَوْعَدَ کہیں گے)-

وَعِيْدٌ- شر کا وعدہ (اور عربوں کے نزدیک وعدے کا خلاف کرنا سخت عیب ہے اور وعید کا خلاف کرنا کرا اور فضل ہے- اس لئے ایک جماعت اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ اللہ تعالیٰ کے وعید میں خلاف ہوسکتا ہے مگر وعدے میں نہیں ہوسکتا)-

مُوَاعَدَةٌ- ایک دوسرے سے وعدہ کرنا-

اِيْعَادٌ- وعدہ کرنا ڈرانا-

تَوَعُّدٌ- ڈرنا-

تَوَاعُدٌ- ایک دوسرے سے وعدہ کرنا-

دَخَلَ حَائِطًا فَاِذَا فِيْهِ جَمَلَانِ يَصْرِفَانِ وَيُوْعِدَانِ- آنحضرتؐ ایک باغ میں گئے وہاں دو اونٹ تھے جو

لوگوں کو پھیر دے رہے تھے اور آواز کر کے حملہ کر رہے تھے۔

قَضَى ابْنُ الْاَشْوَعِ بِالْوَعْدِ بِاِنْجَازِهٖ۔ ابن اشوع نے وعدہ پورا کرنے کا حکم دیا۔

اِنَّ مَوْعِدَكُمُ الْحَوْضُ۔ تمہارے ساتھ جو وعدہ ہے اس کے پورا کرنے کا مقام حوض کوثر ہے۔

وَاللّٰهُ الْمَوْعِدُ۔ اللہ سے ملنے پر معلوم ہو جائے گا کہ کون حق پر ہے۔

مِنْ اَجْلِ ذٰلِكَ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ۔ اسی لئے پرہیزگاروں سے بہشت کا وعدہ کیا گیا۔

هٰذِهٖ غَدَاةٌ تَعِدُ الْبَرْدَ۔ یہ صبح تو سردی کا وعدہ کر رہی ہے (یعنی خبر دے رہی ہے کہ آج سردی ہوگی)۔

وَتَوَعَّدُهُمْ۔ ان کا ڈرانا۔

وَعْدُ صِهْرِهٖ۔ آنحضرتؐ کے داماد (ابوالعاص) نے جو عدہ کیا تھا (اس کا ذکر آگے آئے گا)۔

مَنْ وَّعَدَهُ اللّٰهُ عَلٰى عَمَلٍ ثَوَابًا فَهُوَ مُنَجَّزٌ وَمَنْ وَّعَدَهٗ لَهٗ عِقَابًا فَهُوَ بِالْخِيَارِ۔ اللہ تعالیٰ جو احسان اور ثواب کا وعدہ کیا ہے وہ تو ضرور پورا ہوگا اور جو عذاب کا وعدہ کیا ہے اس میں اس کو اختیار ہے (وہ چاہے گا تو عذاب معاف کر دے گا)۔

مَقَامًا مَّحْمُوْدَ نِ الَّذِيْ وَعَدْتَهٗ۔ جس مقام محمود کے دینے کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔

اِذَا وَعَدَ اَخْلَفَ۔ (منافق کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ جب وعدہ کرے تو خلاف کرے)۔

كَانَ مُوْسٰى وَعَدَ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ بِمِصْرَ۔ حضرت موسیٰ نے بنی اسرائیل سے مصر میں وعدہ کیا تھا (اگر اللہ ان کے دشمن کو تباہ کرے گا تو وہ اللہ کے پاس سے ایک کتاب لے کر آئیں گے)۔

صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهٗ۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کیا (مسلمانوں کو غالب کیا)۔

يَامَنْ اِذَا وَعَدَ وَفٰى۔ اے وہ خداوند کہ جب وعدہ کرتا ہے تو اس کو پورا کرتا ہے۔

وَعْرٌ یا وُعُوْرٌ۔ سخت اور دشوار گزار ہونا، روک لینا۔

تَوْعِيْرٌ۔ سخت اور دشوار گزار کرنا۔

اِيْعَارٌ۔ سخت اور دشوار گزار مقام میں پڑ جانا، مال کم ہونا، کم کرنا۔

تَوَعُّرٌ۔ دشوار ہونا، حیران ہونا۔

لَحْمُ جَمَلٍ عَلٰى رَأْسِ جَبَلٍ وَّعْرٍ۔ اونٹ کا گوشت دبلا جو ایک سخت دشوار گزار پہاڑ کی چوٹی پر ہو (اوّل تو خراب گوشت دبلا جس کو کوئی پسند نہ کرے دوسرے وہ ایک اونچے پہاڑ پر رکھا ہو تو اس کو کوئی لینے نہ جائے گا۔ یعنی محض بے فائدہ ہے)۔

عَائِرٌ اور وُعَيْرٌ۔ دو پہاڑ ہیں مدینہ میں۔

وَاسْتَلَانُوْا مَااسْتَوْ عَرَهُ الْمُتْرِفُوْنَ۔ جن باتوں کو عیش پسندوں نے مشکل سمجھا ان کو انھوں نے آسان کر لیا (یعنی ترک دنیا اور ترک شہوات)۔

وَعْظٌ یا عِظَةٌ۔ نصیحت کرنا، ایسی باتیں یاد دلانا جو سننے والے کے دل کو نرم کریں اور توبہ کی طرف مائل کریں۔

مَوْعِظَةٌ۔ (اسم مصدر ہے) بہ معنی وعظ۔

اِتِّعَاظٌ۔ نصیحت قبول کرنا۔

وَعَلٰى رَأْسِ الصِّرَاطِ وَاعِظُ اللّٰهِ فِيْ قَلْبِ كُلِّ مُسْلِمٍ۔ اور راستے کے سرے پر اللہ کی طرف سے ایک نصیحت کرنے والا ہے ہر مسلمان کے دل میں (اس نے جو دلائل اور ثبوت قائم کر دیئے ہیں)۔

يَاْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يُسْتَحَلُّ فِيْهِ الرِّبٰوا بِالْبَيْعِ وَالْقَتْلُ بِالْمَوْعِظَةِ۔ ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ سود کھانا اس کو بیع کی طرح سمجھ کر حلال کر لیا جائے گا، اور خون کرنا عبرت کے لئے درست سمجھا جائے گا (جیسے حجاج کہا کرتا تھا۔ میں بے گناہ شخص کو گناہ گار کے عوض مار ڈالوں گا لوگوں کو عبرت دلانے کے لئے)۔

يَعِظُ اَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ۔ ایک شخص اپنے بھائی کو نصیحت کر رہا تھا کہ تو اتنی شرم کیوں کرتا ہے (یعنی شرم کرنے پر اس پر غصہ ہو رہا تھا، کہہ رہا تھا شرم کرنے سے تجھ کو نقصان پہنچے گا)۔

اَعُوْذُبِكَ اَنْ تَجْعَلَنِيْ عِظَةً لِّغَيْرِيْ۔ تیری پناہ اس سے کہ تو مجھ کو دوسروں کے لئے عبرت کرے۔

لَاَجْعَلَنَّكَ عِظَةً لِغَيْرِكَ - میں تجھ کو دوسروں کے لئے عبرت اور نصیحت بناؤں گا (تجھ کو سزا دے کر)-

وَغْقٌ یا وَغِيْقٌ یا وُغَاقٌ - چلتے میں پیٹ کی آواز سنائی دینا' جلدی کرنا-

تَوْغِيْقٌ - روکنا' مخالفت کرنا-

وَغْقَةٌ - بدخلقی-

وَغْقَةٌ لِقِسٌ - زبیرؓ بدخلق بدمزاج ہیں-

وَغْكٌ - سخت بخار ہونا' ایذا دینا' تکلیف دینا' کوٹنا' لوٹانا-

اِيْعَاكٌ - لوٹانا' ازدحام کرنا-

تَوَعُّكٌ - تکلیف پہنچنا خصوصاً بخار کی تکلیف-

وُعِكَ اَبُوْبَكْرٍ - حضرت ابوبکر صدیقؓ کو بخار آیا- (بعض نے کہا وَعْكٌ وہ ضعف والم جو بخار کے بعد لاحق ہوتا ہے)-

مُوْعُوْكٌ - تکلیف زدہ یا بخار والا-

وَغْلٌ - اوپر نمودار ہونا-

تَوَغُّلٌ - اوپر چڑھنا-

اِسْتِيْعَالٌ - پناہ لینا' پہاڑوں میں چل دینا-

وَغْلٌ اور وَعِلٌ اور وُعِلٌ - پہاڑی بکرا-

لَاتَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَعْلُوَالتُّحُوْتُ وَتَهْلِكَ الْوُعُوْلُ - قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک کمینے اور پست درجے کے لوگ بلند درجہ نہ ہو جائیں گے اور جو اشراف اور رئیس ہیں وہ تباہ ہو جائیں گے (ایک روایت میں یوں ہے حَتّٰى تَظْهَرَ التُّحُوْتُ عَلَى الْوُعُوْلِ یعنی زبردست لوگ زبردستوں پر غالب ہو جائیں گے)-

وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمَانِيَةُ اَوْعَالٍ - اس دن تیرے مالک کا تخت کو اپنے اوپر آٹھ جنگلی بکرے اٹھائے ہوں گے (یعنی فرشتے بکروں کی صورت میں ہوں گے)-

وَفَوْقَهٗ اَوْعَالٌ عَلٰى ظُهُوْرِهِنَّ الْعَرْشُ - اس کے اوپر جنگلی بکرے ہیں ان کی پشت پر عرش ہے-

فِي الْوَعْلِ شَاةٌ - اگر حرام والا شخص جنگلی بکرا مار ڈالے تو ایک بکری فدیہ میں دے-

وَعْوَعَةٌ - گیدڑ کی آواز یا کتے کی یا بھیڑیے کی (جیسے وَعْوَاعٌ ہے) ہلا دینا بے قرار کر دینا-

وَعْوَعٌ - گیدڑ' سیار-

وَاَنْتُمْ تَنْفِرُوْنَ عَنْهُ نُفُوْرَ الْمِعْزٰى مِنْ وَعْوَعَةِ الْاَسَدِ - تم اس سے اس طرح بھاگتے ہو جیسے بکری شیر کی آواز سے-

وَعْوَاعُ النَّاسِ - لوگوں کا غل' شور-

وَعْيٌ - سینت کر رکھنا' یاد رکھنا' سوچنا' قبول کرنا' جمع کرنا' گھیر لینا' حفظ کر لینا' سننا-

اِيْعَاءٌ - یاد کرنا' جمع کرنا' دل میں رکھنا' سینت کے رکھنا-

اِسْتِيْعَاءٌ - سب لے لینا' گھیر لینا-

وَاعِيَه - آواز' چیخ-

اَلْاِسْتِحْيَاءُ مِنَ اللّٰهِ حَقَّ الْحَيَاءِ اَنْ لَّاتَنْسُوَ الْمَقَابِرَ وَالْبِلٰى وَالْجَوْفَ وَمَا وَعٰى - اللہ تعالیٰ سے جیسی شرم کرنی چاہئے وہ یہ ہے کہ آدمی قبروں کو اور گل سڑ جانے کو نہ بھولے (موت کو ہر وقت پیش نظر رکھے) اور پیٹ کو اور جو پیٹ میں اکٹھا کرتا ہے (دیکھتا رہے کہ کوئی حرام مال پیٹ میں نہ جانے پائے اور حسد اور کبر اور بغض اور اخلاق ذمیمہ سے خالی رہے)-

فَلْيَحْفَظِ الرَّاْسَ وَمَا وَعٰى - سر کی نگہبانی کرے' اور ان چیزوں کو جو سر میں ہیں (یعنی آنکھ اور کان اور زبان کی- سر کی نگہبانی یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کے سوا اور کسی کو سجدہ نہ کرے)-

وَيَحْفَظُ الْبَطْنَ وَمَا حَوٰى - اور پیٹ کی حفاظت کرے اور جو پیٹ کے ساتھ تعلق رکھتے ہیں (مثلاً شرم گاہ' ہاتھ پاؤں' دل وغیرہ- ان کی حفاظت یہ ہے کہ گناہ سے ان کو بچائے)-

ذَكَرَ فِيْ كُلِّ سَمَاءٍ اَنْبِيَاءَ قَدْسَمَّاهُمْ فَاَوْعَيْتُ مِنْهُمْ اِدْرِيْسَ فِي الثَّانِيَةِ - آنحضرتؐ نے (معراج کے قصہ میں) ہر آسمان پر پیغمبروں سے ملنا بیان کیا- آپ نے ان کے نام لئے میں نے ان میں سے دوسرے آسمان پر حضرت ادریسؑ

کو یاد رکھا-

نَضَّرَ اللّٰهُ اِمْرَأً سَمِعَ مَقَالَتِيْ فَوَعَاهَا فَرُبَّ مُبَلَّغٍ اَوْعٰى مِنْ سَامِعٍ- اللہ تعالیٰ اس آدمی کو تازہ اور خوش وخرم کرے جو میری حدیث سنے پھر اس کو یاد رکھ کر دوسرے کو پہنچا دے- کبھی ایسا ہوتا ہے کہ جس کو پہنچا تا ہے وہ سننے والے سے زیادہ یاد رکھنے والا ہے-

لَايُعَذِّبُ اللّٰهُ قَلْبًا وَعَى الْقُرْاٰنَ- اللہ اس دل کو عذاب نہیں کرنے کا جس نے قرآن کو سمجھ کر یاد کر لیا (یعنی سمجھ کر اس کو پڑھتا ہے اس پر عمل کرتا ہے لیکن جو شخص صرف قرآن کے الفاظ یاد کر لے یا قرآن پر عمل نہ کرے اس کو قرآن کا واعی نہیں کہیں گے اور وہ اس حدیث میں داخل نہیں ہے کذافی النہایہ)-

فَاسْتَوْعٰى لَهٗ حَقَّهٗ- اپنا سارا حق لے لیا-

حَفِظْتُ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وِعَائَيْنِ مِنَ الْعِلْمِ- ابوہریرہؓ نے کہا میں نے آنحضرتؐ سے علم کے دو تھیلے لئے (ایک کو تو میں نے تم میں پھیلا دیا تم کو سنا دیا اور دوسرا تھیلہ اگر کھولوں تو میرا نرخرہ کاٹ ڈالا جائے- مجمع البحار میں ہے کہ پہلے تھیلے سے مراد علم اخلاق اور احکام ہیں اور دوسرے سے علم اسرار جو عالموں کے لئے خاص ہے اور زین العابدینؒ فرماتے ہیں- بعض جواہر ایسے ہیں اگر میں ان کو ظاہر کروں تو لوگ کہیں گے تم بت پرست ہو اور مسلمان مجھ کو مار ڈالنا پسند کریں گے اور جو برے سے برا وہ کام کرتے ہیں اس کو اچھا سمجھیں گے- کرمانی نے کہا دوسرے تھیلے سے ابوہریرہؓ کی مراد فتنوں اور علامات قیامت کی خبریں ہیں اور دین کی خرابی کا حال)-

لَاتُوْعِيْ فَيُوْعٰى عَلَيْكَ- جمع مت کر اور بخیلی مت کر ورنہ تجھ پر تنگی کی جائے گی (یعنی اللہ تعالےٰ بھی تجھ کو دینے میں کمی کرے گا- ایک روایت میں ہے فَيُوْعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكَ معنی وہی ہیں- دوسری روایت میں ہے شمار مت کر وورنہ اللہ تعالیٰ بھی شمار سے تم کو دے گا- یعنی بے شمار اور بے حساب خرچ کرتا جا اور اللہ تعالیٰ پر بھروسہ رکھ)-

اَعْرِفْ وِكَائَهَا وَوِعَاءَ هَا- گمی ہوئی چیز کی جو تو پڑی پائے ڈاٹ سر بندھن اور تھیلی لوگوں سے پہنچوا (ان سے پوچھتا رہ جو واقعی بتا دے تو سمجھ جا کہ اسی کا مال ہے- اس کو دے دے)-

وَقَدْ وَعَيْتُ- میں سمجھ جاتا اور یاد کر لیتا-

وَكَانَ اَوْعَاهُمْ- وہ ان لوگوں میں زیادہ یاد رکھنے والے تھے-

حَتّٰى سَمِعْنَا الْوَاعِيَةَ- یہاں تک کہ ہم نے چلانے والی عورت کی آواز سنی جو میت پر رو رہی تھی-

وَالْجَوْفَ وَمَا وَعٰى- اور پیٹ کو اور جو پیٹ میں ہے اس کو محفوظ رکھے (یعنی حلال مال کھائے اور حرام کاری نہ کرے دوسری روایت میں ہے کہ میری امت کے اکثر لوگوں کو جو دوزخ میں لے جائیں گی وہ دو چیزیں ہیں پیٹ اور شرم گاہ)-

هِيَ اُذُنُكَ يَاعَلِيّ- (آنحضرتؐ نے اس آیت وتعیها اُذُنٌ واعیه کے تفسیر میں فرمایا) علی اذن واعیه تمہارا کان ہے-

خَيْرُ الْقُلُوْبِ اَوْعَاهَا- بہتر دل وہ ہے جو زیادہ یاد رکھنے والا ہو-

اَلْمَوْعِظَةُ كَهْفٌ لِمَنْ وَعٰى- نصیحت جائے پناہ ہے اس شخص کی جو یاد رکھے-

وَعِيٌّ- حافظ' دانا' فقیہ' عالم-

لَوْ وَجَدْنَا اَوْعِيَةً اَوْ مُسْتَرَاحًا- اگر ہم ظرف پائیں یاد رکھنے کی جگہ تو کہیں بیان کریں-

باب الواو مع الغین

وَغْبٌ- تھیلا' خراب چیز' احمق' ضعیف' کمینہ' رذیل' موٹا اونٹ-

وُغُوْبَةٌ- موٹا ہونا-

وَغَبَةٌ- احمق-

اِيَّاكُمْ وَحَمِيَّةَ الْاَوْغَابِ- کمینوں کی گرم جوشی سے بچے رہو (وہ نہ انجام دیکھتے ہیں نہ فکر کرتے ہیں غصے میں جو جی میں آیا کر بیٹھتے ہیں)-

وَغْرٌ- سخت گرم ہونا-

وَغْرٌ - غصہ' حرارت' جلن-

تَوْغِيْرٌ - بہکانا' حسد کے لئے دودھ کو پتھر گرم ڈال کر گرم کرنا-

اِيْغَارٌ - گرمی میں داخل ہونا' غصہ سے گرم کر دینا' جوش دینا' گرم کرنا' لاچار کرنا-

اَلْهَدِيَّةُ تُذْهِبُ وَغَرَ الصَّدْرِ - (ہدیہ' تحفہ' حصہ) دل کی کپٹ اور جوش کو ٹھنڈا کر دیتا ہے (ہدیہ بھیجنے والے سے محبت پیدا ہوتی ہے)-

وَاغِرَةَ الضَّمِيْرِ - دل میں غصہ بھرا ہوا جوش مارتا ہوا (بعض نے کہا وَغر غصہ اور حسد کو پی جانا)-

فَاَتَيْنَا الْجَيْشَ مُوْغِرِيْنَ فِيْ نَحْرِ الظَّهِيْرَةِ - ہم لشکر میں اس وقت پہنچے جب ٹھیک دوپہر سخت گرمی کا وقت تھا (ایک روایت میں مُغَوِّرِيْنَ ہے- ایک روایت میں مُوْعِرِيْنَ ہے عین مہملہ سے)-

وَغَرَ صَدْرُهٗ - اس کا سینہ غصہ سے جوش مارنے لگا' کھولنے لگا-

وَغْلٌ یا وُغُوْلٌ - گھسنا' چھپ جانا' دور چلے جانا' چل دینا' شراب پینے والوں کے پاس بغیر بلائے جانا اور پینا-

اِيْغَالٌ - دور جانا' مبالغہ کرنا' جلد چلنا-

تَوَغُّلٌ - کسی کام میں بہت مصروف ہونا-

اِنَّ هٰذَا الدِّيْنَ مَتِيْنٌ فَاَوْغِلْ فِيْهِ بِرِفْقٍ - یہ دین مضبوط اور محکم ہے اس میں نرمی اور آہستگی سے گھس (اپنی طاقت اور قدرت کے موافق عمل کر یہ نہیں کہ نادانی سے ایکبارگی سخت سخت اعمال کرنے لگے اور آخر کار سب چھوٹ جائیں)-

اَلْمُتَعَلِّقُ بِهَا كَالْوَاغِلِ الْمُدَفَّعِ - جو شخص اس سے تعلق رکھے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو بغیر بلائے شراب پینے والوں کے پاس گھس جائے اور وہ اس کو دھکیل کر دفع کریں-

فَلَمَّا اَنْ وَغَلَتْ فِيْ بَطْنِيْ - جب وہ میرے پیٹ میں چلا گیا-

مَنْ لَّمْ يَغْتَسِلْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلْيَسْتَوْغِلْ - جو شخص جمعہ کے دن غسل نہ کرے (کسی عذر سے) تو میل جمنے کے مقاموں کو اور جوڑوں کو دھوڈالے-

اِسْتِيْغَالٌ - میل جمنے کے مقامات (جیسے بغل' چڈھا' گھائیاں وغیرہ) کو دھونا-

وَغْمٌ - زبردستی کرنا-

وَغْمٌ - حسد کرنا-

تَوَغُّمٌ - غصہ ہونا-

وَغْمٌ - ثقیل' احمق' کینہ اور کپٹ جو دل میں قائم ہو-

كُلُوْا الْوَغْمَ وَاطْرَحُوا الْفَغْمَ - جو نوالہ گر پڑے یا جو کھانا خلال سے نکلے اس کو کھالو اور جو زبان کی نوک چلا کر دانتوں میں سے نکلے اس کو پھینک دو-

وَاِنَّ بَنِيْ تَمِيْمٍ لَّمْ يُسْبَقُوْا بِوَغْمٍ فِيْ جَاهِلِيَّةٍ وَّلَا اِسْلَامٍ - بنی تمیم کے لوگوں پر کوئی کینہ اور کپٹ میں سبقت نہیں لے گیا نہ جاہلیت کے زمانے میں نہ اسلام کے زمانے میں-

بابُ الواو مع الفاء

وَفْدٌ یا وُفُوْدٌ یا وِفَادَةٌ یا اِفَادَةٌ - پیغام لے کر آنا-

تَوْفِيْدٌ - پیغام دے کر بھیجنا-

اِيْفَادٌ - بلند ہونا' اور نمودار ہونا' جلدی جانا-

وَفْدٌ - وہ جماعت جو بادشاہ کے پاس اپنی قوم کی طرف سے کوئی پیغام یا اطاعت یا خوشی یا تہنیت کی خبر لے کر آتی ہے-

وَفْدُ اللّٰهِ ثَلَاثَةٌ - اللہ کے وفد تین ہیں-

اِذَا قُتِلَ فَهُوَ وَافِدٌ لِسَبْعِيْنَ يَشْهَدُ لَهُمْ - شہید جب اللہ کی راہ میں مارا جائے تو وہ قیامت کے دن ستر آدمیوں کا وفد ہوگا- ان کے لئے گواہی دے گا (ان کی سفارش کرے گا)-

تَرَى الْعُلَيْفِيَّ عَلَيْهَا مُوْفِدًا - تو علیفی کو اوپر نمودار ہوا دیکھتا ہے-

وَفَدْتُ عَلَى الْمُلُوْكِ - میں تو بادشاہوں کے پاس وفد ہو کر (پیغام لے کر) گیا ہوں-

وَ اَنَا خَطِيْبُهُمْ اِذَا وَفَدُوْا - جب لوگ اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوں گے تو میں ان کی طرف سے عرض کروں گا (اور کسی پیغمبر کو ابتداءً عرض کرنے کی بھی جرأت نہ ہوگی)-

اَجِیْزُوا الْوَفْدَ بِنَحْوِ مَاکُنْتُ اُجِیْزُھُمْ- تم وفدوں کی ویسی ہی خاطرداری اور مدارات کرنا جیسی میں کیا کرتا تھا-

کُنْتُ وَافِدَ بَنِی الْمُنْتَفِقِ- میں بنی منتفق کی طرف سے وفد بن کر آیا تھا (بنی منتفق کے لوگوں نے مدینہ کو ہجرت نہیں کی اپنے ملک ہی میں رہے- اگر دین کے کاموں کو بجا آوری سے کوئی روکے نہیں تو ایسے ملک سے ہجرت کرنا فرض نہیں ہے)-

یَاعَلِیُّ الْوَفْدُ لَایَکُوْنُوْنَ اِلَّا رُکْبَانًا- (آنحضرتؐ نے اس آیت یَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِیْنَ اِلَی الرَّحْمٰنِ وَفْدًا کی تفسیر میں فرمایا) اے علی وفد ہمیشہ سوار ہوتے ہیں (تو یہ وہ لوگ ہیں جو اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہے اللہ تعالیٰ نے ان سے محبت کی اور ان کو خاص کیا ان کے اعمال سے راضی ہوا' ان کا نام متقی رکھا- پھر فرمایا اے علی! قسم اس کی جس نے دانہ چیرا اور جان پیدا کی- یہ لوگ قبروں سے ایسے سفید منہ نکلیں گے جیسے برف سفید ہوتی ہے ان کے کپڑے دودھ کی طرح سفید ہوں گے اور سونے کی جوتیاں پہنے ہوں گے جس کے تسمے میں موتی جڑے ہوں گے- دوسری روایت میں ہے کہ فرشتے ان لوگوں کے پاس بہشت کی سانڈنیاں لے کر آئیں گے جن پر سونے کی کاٹھیاں موتی اور یاقوت سے جڑی ہوئی ہوں گی' ان کی جھولیں سندس اور استبرق کی ہوں گی' ان کی نکیل ارجوان کی اور باگیں زبرجد کی ہوں گی' وہ ان کو سوار کرا کر محشر کی طرف اڑیں گی ان میں سے ہر شخص کے جلو میں ہزار فرشتے آگے اور داہنے بائیں ہوں گے' ان کے ساتھ چلیں گے یہاں تک کہ بہشت کے بڑے دروازے تک پہنچادیں گے- کذافی البحرین)-

اَنَا عَبْدُكَ الْوَافِدُ اِلَیْكَ- میں تیرا بندہ ہوں' تیری خدمت میں حاضر ہوں-

کُتِبَ عَلَیْکُمْ وِفَادَتُہٗ- تم پر بیت اللہ میں آنا (حج کرنا) فرض کیا گیا-

حَقُّ الصَّلٰوۃِ اَنْ تَعْلَمَ اَنَّھَا وِفَادَۃٌ اِلَی اللّٰہِ تَعَالٰی- نماز کا حق یہ ہے کہ تو جانے میں اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر ہوتا ہوں-

وَفْرٌ یا وُفُوْرٌ یا فِرَۃٌ- بہت ہونا' کشادہ ہونا' پورا ہونا' تمام ہونا' بہت کرنا' کشادہ کرنا' پورا کرنا' تمام کرنا' بچانا' پھیر دینا رضامندی کے ساتھ-

تَوْفِیْرٌ- بڑھانا' بہت کرنا' بچانا' پورا کرنا' سارا حق دے دینا (جیسے اِیْفَارٌ ہے)-

تَوَفُّرٌ- ہمت پھیرنا' بہت ہونا-

تَوَافُرٌ- بہت ہونا-

اِسْتِیْفَارٌ- پورا لے لینا-

اِنْطَلَقْتُ مَعَ اَبِیْ نَحْوَ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَاِذَا ھُوَ ذُوْ وَفْرَۃٍ فِیْھَا رَدْعٌ مِّنْ حِنَّاءٍ- میں اپنے والد کے ساتھ آنحضرت ﷺ کی طرف چلا آپ کو دیکھا کانوں کی لو تک آپ کے بال تھے ان میں کہیں کہیں مہندی لتھڑی ہوئی تھی-

یَاْخُذْنَ مِنْ رُؤُوْسِھِنَّ حَتّٰی یَکُوْنَ کَالْوَفْرَۃِ- آنحضرت ﷺ کی بیویاں اپنے سر کے بال کانوں کی لو تک کٹوا ڈالتیں-

وَلَا ادَّخَرْتُ مِنْ غَنَائِمِھَا وَفْرًا- نہ میں نے دنیا کے مالوں میں سے بہت جوڑ کر رکھا-

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ لَایَفِرُہُ الْمَنْعُ- شکر اللہ تعالیٰ کا جس کا مال نہ دینے سے نہیں بڑھتا (نہ دینے سے گھٹتا ہے)-

اَوْفَرُ مَا یَکُوْنُ- خوب گوشت دار جیسے تھے (یعنی اس ہڈی پر پھر اللہ تعالیٰ خوب گوشت پیدا کر دیتا ہے جو جنات کھاتے ہیں)-

وَفَرْتُہٗ- میں نے اس پر بہت کھانا پیش کیا-

تُوَفَّرُ وَتُحْمَدُ- اللہ کرے تیری دولت بڑھے اور لوگ تیری تعریف کرتے رہیں-

تَجِدُھَا بِوَفْرِھَا- تو اس کو پورا پائے گا اس میں سے کچھ کم نہ ہوا ہوگا-

اِجْعَلْنِیْ مِنْ اَوْفَرِ عِبَادِكَ نَصِیْبًا- مجھ کو ان بندوں میں کر جن کو تو نے بہت دیا ہے-

کَانَ شَعْرُ رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

وَفْرَةٌ- آنحضرتؐ کے بال کانوں کی لوتک تھے (مجمع البحرین میں ہے جو بال کانوں کی لوتک ہوں' وہ وفرہیں پھراس سے نیچے جمہ پھراس سے نیچے لمہ جومونڈھوں تک ہوں-

وَفْزٌ- جلدی (جیسے وَفَزٌ ہے)-

اِیْفَازٌ-جلدی کرنا-

تَوَفُّزٌ-تیار ہونا-

اِسْتِیْفَازٌ- جلدی کی حالت میں بیٹھنا' اطمینان سے نہ بیٹھنا یا گھٹنے زمین پر لگا کر سرین اٹھا کر بیٹھنا-

كُوْنُوْا مِنْهَا عَلٰى اَوْفَازٍ- دنیا میں جلدی کے ساتھ رہو (جیسے وہاں سے بہت جلد جانا ہے- زیادہ سامان کرنا کیا ضرور ہے)-

مُسْتَوْفِزًا فِيْ مَرْضَاتِكَ- تیری رضا مندی حاصل کرنے کے لئے جلدی کرنے والا مستعد ہونے والا-

يَاْكُلُ مُسْتَوْفِزًا- آنحضرتؐ کھانے کے لئے بیٹھتے تو اس طرح بیٹھتے جیسے کسی کو جانے کی جلدی ہوتی ہے (یعنی اکڑوں یا صرف گھٹنے ٹیک کر سرین اٹھا کر)-

وَفْضٌ -دوڑنا' جلدی چلنا (جیسے اِیْفَاضٌ اور اِسْتِیْفَاضٌ ہے)-

وِفَاض -توشہ دان یا ترکش-

اَوْفَاض -جمع' مختلف قبیلوں کے لوگ مختلف فرقے-

اِنَّهٗ اَمَرَ بِصَدَقَةٍ اَنْ تُوْضَعَ فِي الْاَوْفَاضِ- آنحضرتؐ نے حکم دیا ایک صدقہ مختلف جماعتوں میں تقسیم کرنے کا (نہایہ میں ہے کہ اَوْفَاض وہ لوگ جن کے پاس چھوٹے چھوٹے تلوے ہوتے ہیں' ان میں کھانا ڈال لیتے ہیں بعض نے کہا اصحاب صفہ مراد ہیں- بعض نے کہا نا تو ان مسکین اور فقرا جن کا کوئی ذریعۂ معاش نہیں)-

اِنَّ رَجُلًا مِّنَ الْاَنْصَارِ جَاءَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ مَالِيْ كُلُّهٗ صَدَقَةٌ فَاقْتَرَ اَبَوَاهُ حَتّٰى جَلَسَا مَعَ الْاَوْفَاضِ -ایک انصاری شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اور کہنے لگا- میرا سارا مال اللہ کی راہ میں صدقہ ہے- اس نے اپنے ماں باپ کو محتاج کر دیا وہ فقیروں کے ساتھ بیٹھے (پھر کیا کرتے کچھ کھانے کو نہیں رہا)-

مَنْ زَنٰى مِنْ بِكْرٍ فَاصْقَعُوْهُ وَاسْتَوْ فِضُوْهُ عَامًا- جو شخص کنواری سے زنا کرے (اور خود بھی کنوارا ہو اس کا نکاح نہ ہو چکا ہو) تو اس کو (سو کوڑے) مارو اور ایک برس تک دیس نکالا کرو (ملک کے باہر جا کر رہے وَفَضَتِ الْاِبِلَ سے ماخوذ ہے- یعنی اونٹ متفرق ہو گئے)-

وَفْقٌ -موافق پانا-

تَوْفِيْقٌ -موافق کرنا' اصلاح کرنا' مضبوط کرنا-

مُوَافَقَةٌ اور وِفَاقٌ- پانا' موافق ہونا-

اِيْفَاقٌ -اتفاق ہونا' صف باندھنا' برابر ہونا-

تَوَفُّقٌ -مظہر توفیق ہونا-

تَوَافُقٌ -ایک دوسرے کے موافق اور قریب ہونا-

اِتِّفَاقٌ -اتحاد (یہ اختلاف کی ضد ہے)-

اِنَّهٗ وَفَّقَ مَنْ اَكَلَهٗ- انھوں نے اس کے لئے نیک توفیق کی دعا کی جس نے اس کو کھایا-

لَايَقُوْمُ اَحَدٌ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فَيُوَافِقُهَا- کوئی شخص شب قدر کو پا کر اس میں عبادت کرے-

اِذَا كَانَ اَوْفَقَ لَهٗ- جب اس کے لئے وہ زیادہ موافق ہو-

فَلَمْ تُوَافِقْهُ- (حضرت فاطمہؓ ایک خادم مانگنے کے لئے آنحضرتؐ کے پاس آئیں) لیکن آپ کو نہیں ملا (آنحضرتؐ نے خادم نہیں دیا)-

فَمَنْ وَافَقَ تَاْمِيْنُهٗ تَاْمِيْنَ الْمَلَائِكَةِ- جس کی آمین فرشتوں سے لڑ جائے- یعنی ایک ہی وقت میں دو آمینیں ہوں یا خشوع خضوع میں اس کی آمین فرشتوں کی آمین کی طرح ہو- شیخ ابن حجر مکی نے جو صاحب مجمع البحار کے استاد ہیں یہ کہا شاید فرشتے جس وقت امام سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهٗ کہتا ہے تو تحمید کرتے ہیں (اللّهمّ لك الحمد) کہتے ہیں اور آمین کے وقت آمین کہتے ہیں)-

فَمَنْ وَافَقَ خَطَّهٗ- اب جس کا خط اس خط کے موافق ہوگا (جو اگلے ایک پیغمبر کیا کرتے تھے' تو اس کا یہ فعل درست ہوگا مگر

چونکہ ہم کو اس کا علم نہیں ہے اس لئے یہ امر ہمارے لئے درست نہیں ہے)۔

یُحِبُّ مُوَافَقَةَ اَهْلِ الْکِتَابِ فِیْمَا لَمْ یُؤْمَرْ۔ آنحضرتؐ کو جس مقدمہ میں کوئی حکم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نہ آتا تو آپ اس میں اہل کتاب کی موافقت بہ نسبت مشرکوں کے زیادہ پسند کرتے (یہ طرز آپ کا اوائل زمانہ اسلام میں تھا اس سے آپ کا یہ مطلب تھا کہ مشرک تو مخالف ہو رہے ہیں اب اہل کتاب کا بھی مخالف کر لینا سردست ٹھیک نہیں ہے۔ پھر جب اسلام قوی ہو گیا تو آپ نے بہت سی باتوں میں اہل کتاب کی مخالفت کی۔ مثلاً خضاب وغیرہ میں)۔

لَاتُوَافِقُوْا سَاعَةً یُّسْأَلُ فِیْهَا فَیَسْتَجِیْبُ۔ ایسا نہ ہو وہ وقت ہو کہ جب میں اللہ تعالےٰ سے کچھ مانگا جاتا ہے تو وہ قبول کرتا ہے۔

ثُمَّ اتَّفَقَا۔ پھر یہاں سے دونوں راوی متفق ہو گئے۔

وَالْاِنْتِفَاعُ بِالْوَفْقِ۔ موافقت سے فائدہ اٹھانا۔

وَکَانَ مَاجَرٰی عَلَیْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ مِنْ وَفْقِهٖ۔ اس کے بعد جو معاملہ ہوا وہ ان کی مرضی کے موافق ہوا۔

زَادَكَ اللّٰهُ تَوْفِیْقًا۔ اللہ تعالیٰ تجھ کو زیادہ توفیق دے (اللہ کی توفیق یہ ہے کہ اسباب کو خیر کی طرف متوجہ کر دے)۔

اَلْمَیِّتُ وَالْجُنُبُ یَتَّفِقَانِ۔ میت اور جنب دونوں متفق ہیں (دونوں کو غسل دیا جاتا ہے)۔

حَلُوْبَتُهٗ عَلٰی وَفْقِ عَیَالِهٖ۔ اس کا دودھ کا جانور اتنا ہی دودھ دیتا ہے جو اس کے اہل وعیال کو کافی ہوتا ہے (کچھ بچتا نہیں)۔

فَکَتَبْتَ بَیْنَهُمَا اِتِّفَاقًا۔ پھر تو نے دونوں متخاصمین کا ایک صلح نامہ لکھا جس پر دونوں نے اتفاق کیا۔

اِنَّ مُحَمَّدًا رَاٰی رَبَّهٗ فِیْ صُوْرَةِ الشَّابِّ الْمُوَفَّقِ (امام رضا سے کسی نے کہا لوگ کہتے ہیں) کہ آنحضرتؐ نے اپنے پروردگار کو ایک جوان متناسب الاعضاء کی صورت میں دیکھا (یہ سن کر امام صاحب سجدے میں گر پڑے اور کہنے لگے۔ ان لوگوں نے تجھ کو نہیں پہچانا اور تیری توحید نہیں کی اسی واسطے ایسی باتیں کرتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے جب اپنے پروردگار کی عظمت کو دیکھا تو آپ ایک جوان متناسب الاعضاء کی صورت میں تھے۔ ایک روایت میں اَلْمُوَنَّقِ ہے نون سے یعنی حسین اور خوبصورت میں)۔

وَفْهٌ۔ کنیسہ کا منتظم ہونا یعنی گرجا کا پادری ہونا۔

وِفَاهَةٌ۔ اس کا کام۔

لَایُحَرَّكُ رَاهِبٌ عَنْ رَهْبَانِیَّتِهٖ وَلَا وَافِهٌ عَنْ وَفْهِیَّتِهٖ۔ کوئی درویش نصرانی اپنی درویشی سے نہ ہٹایا جائے گا۔ نہ کوئی گرجا کا خادم اور مہتمم اپنی خدمت سے۔

وَفَاءٌ۔ پورا کرنا، محافظت کرنا، عمر لمبی ہونا۔

وُفِیٌّ۔ پورا ہونا، بہت ہونا۔

تَوْفِیَةٌ۔ پورا دے دینا (جیسے مُوَافَاةٌ اور آنا، حج کرنا، وعدہ وفا کرنا۔

تَوَفِّیْ۔ پورا لے لینا۔

تُوُفِّیَ۔ (بہ صیغہ مجہول) مر گیا۔

مُتَوَفّٰی۔ وفات شدہ، مرا ہوا، وفات پانے والا۔

مُتَوَفِّیْ۔ روح قبض کرنے والا، مارنے والا۔

اِسْتِیْفَاءٌ۔ پورا لے لینا۔

مُسْتَوْفِی الْمَمَالِكِ۔ صدر، محاسب جو تمام ملک کی آمدنی وصول کرتا ہے اس کو جانچتا ہے (کنٹرولر جنرل)۔

اِنَّکُمْ وَفَّیْتُمْ سَبْعِیْنَ اُمَّةً اَنْتُمْ خَیْرُهَا۔ تم سترھویں امت ہو (یعنی انہتر امتیں تم سے پہلے گزر چکی ہیں اور تمہارا نمبر ستر کا ہے، ستر کا عدد تم سے پورا ہوا)۔

فَمَرَرْتُ بِقَوْمٍ تُقْرَضُ شِفَاهُهُمْ۔ پھر میں چند لوگوں پر گزرا جن کے ہونٹ کاٹے جا رہے تھے۔

اَوْفَی اللّٰهُ ذِمَّتَكَ۔ اللہ تیرا ذمہ پورا کرے۔

اِسْتَوْفَیْتُ حَقِّیْ۔ میں نے اپنا حق پورا لے لیا۔

اَلَسْتَ تُنْتِجُهَا وَافِیَةً اَعْیُنُهَا وَ اٰذَانُهَا۔ کیا تیری بکری پوری آنکھ اور کان والی بکری نہیں جنتی (پوری آنکھ اور کان والی جنتی ہے لیکن لوگ اس کے کان چیر دیتے ہیں کتر ڈالتے ہیں)۔

وَفَتْ اُذُنُكَ وَصَدَّقَ اللّٰهُ حَدِيْثَكَ - تیرے کان نے جوسنا تھاوہ پورا ہوا (سچا نکلا) اوراللہ نے تیری بات سچ کی-

اَوْفَى اللّٰهُ بِاُذُنِهٖ - اللہ تعالیٰ نے اس کے کان کو سچا کیا (اس نے کان سے سن کر جو بیان کیا تھا وہ پورا ہوا - ہوا یہ تھا کہ زید ابن ارقمؓ نے عبداللہ بن ابی منافق کو یہ کہتے سنا کہ محمد کے اصحاب پرتم کچھ خرچ مت کرواور آنحضرتؐ سے جا کر بیان کیا - آنحضرتؐ نے فرمایا شاید تیرے سننے میں غلطی ہوئی - مگر جب قرآن میں اس کی تصدیق اتری تو آپ نے حضرت زیدؓ سے فرمایا: وَفَتْ اُذُنُكَ يَا غُلَامُ ارے لڑکے تیرا کان سچا ہوا)-

فَمَنْ وَفٰى فَاَجْرُهٗ عَلَى اللّٰهِ - (ایک روایت میں وفی ہے یعنی) جو کوئی ان باتوں کو پورا کرے اس کا ثواب اللہ تعالیٰ پر ہے (اس کا اجر ضرور ملے گا)-

فَمَا وَفَتْ مِنَّا غَيْرُ خَمْسٍ - (ام عطیہؓ کے ساتھ جن عورتوں نے آنحضرتؐ کے ساتھ نوحہ ترک کرنے کا عہد کیا تھا) ان میں سے پانچ عورتوں نے اپنا اقرار پورا کیا (آنحضرتؐ نے ایک میت پر نوحہ کرنے کی ام عطیہؓ کو خاص اجازت دی - اس سے نوحہ کا جواز نہیں نکلتا - جیسے مالکیہ نے گمان کیا ہے - شیعہ امامیہ بھی نوحہ کے جواز کے قائل ہیں)-

اَنْ يُّوْفٰى يا اَنْ يُّوَفّٰى لَهُمْ بِعَهْدِهِمْ - ان کا جو ذمہ لیا گیا ہے کہ تمہارے مال اور جان کی حفاظت ہو گی وہ پورا کیا جائے-

بَابُ فَضْلِ الْوَفَاءِ - عہد پورا کرنے کی فضیلت کا بیان (ترجمہ باب اس سے نکلتا ہے کہ حدیث میں ہے کہ پیغمبر دغا نہیں کرتے - گو یہ ہرقل کا قول تھا مگر صحابہؓ نے اس کو اچھا سمجھا اور ہرقل نے اگلی آسمانی کتابوں سے یہ مضمون لیا ہوگا)-

فَلْيُوَافِنَا - وہ ہمارے پاس آئے-

يَا زَيْنَ مَنْ وَافَى الْقِيَامَةَ - اے زینت ان لوگوں کے جو قیامت کے دن آئیں گے-

وَكَانَ شَارِبُهٗ وَفَاءً - ان کی مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں-

اَللّٰهُ اَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ - اللہ اکبر حضرت محمدؐ کے لوگوں کو عہد کا پورا کرنا ضرور ہے اور دغا بازی ان کے شایاں نہیں-

اَوْفٰى عَلٰى سَبْعٍ - ساتویں تاریخ نمودار ہوئے-

خَرَجْنَا مُوَافِيْنَ لِهِلَالِ ذِى الْحِجَّةِ - ہم اس وقت نکلے جب ذی الحجہ کے چاند کا وقت قریب تھا (ذی الحجہ کے پانچ دن باقی رہے تھے)-

اَلْجَذَعُ يُوْفِيْ مِمَّا يُوْفِيْ مِنْهُ الثَّنِيُّ - بھیڑ ایک سال کی اس کام کو پورا کرتی ہے جس کو دو برس کی بکری پورا کرتی ہے (یعنی قربانی میں ایک برس کی بھیڑ جو دوسرے برس میں لگی ہو کافی ہے مگر بکری دو برس سے کم کی درست نہیں)-

مَنْ سَرَّهٗ اَنْ يَّكْتَالَ بِالْمِكْيَالِ الْاَوْفٰى اِذَا صَلّٰى عَلَيْنَا اَهْلَ الْبَيْتِ - جس شخص کو یہ بھلا لگے کہ اس کو ہم اہل بیت پر درود بھیجنے کا پورا ثواب ملے تو یوں کہے-

حَتّٰى يُوَافِيَهٗ بِهٖ - یہاں تک کہ قیامت کے دن اس کو پورا عذاب (اس کے گناہوں کا) دے گا-

وَعَدَنِيْ فَوَفَانِيْ - ابوالعاص (میرے داماد) نے جو مجھ سے وعدہ کیا تھا وہ پورا کیا (کہ حضرت زینبؓ کو آپ کے پاس بھجوادوں گا)-

مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ - (اللہ تعالیٰ نے حضرت عیسیٰ سے فرمایا) میں تم کو آسمان پر اٹھالوں گا اور پھر (اترنے کے بعد) ماروں گا (تو آیت میں تقدیم اور تاخیر ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ مُتَوَفِّيْكَ سے موت مراد نہ ہو بلکہ یہ معنی ہوں کہ تمہارے زمین میں رہنے کی میعاد پوری کردوں گا)-

اَنْتَ تَوَفَّاهَا - تو ہی اس کو مارتا ہے-

اَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ - تو وعدہ پورا کرنے والا ہے-

وَتُوُفِّيَ اَصْحَابُهُ الَّذِيْنَ اَكَلُوْا مِنَ الشَّاةِ - یہودی عورت نے خیبر میں جو بھنی ہوئی بکری آنحضرتؐ کو تحفہ بھیجی تھی - اس کے کھانے سے آنحضرتؐ کے بعض اصحاب مر گئے (لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو محفوظ رکھا)-

فَاشْهَدْلِيْ بِالْمُوَافَاةِ - (آنحضرتؐ نے حجر اسود سے فرمایا) میرا گواہ رہیو کہ میں تیرے پاس آیا تھا (تجھ کو چوما تھا)-

اَلْحَجَرُ يَشْهَدُ لِمَنِ اسْتَلَمَهٗ بِالْمُوَافَاةِ - حجر اسود کو جو کوئی چومے گا یا چھوئے گا تو وہ قیامت کے دن اس کے لئے

گواہی دے گا (مشرک لوگ مسلمانوں پر طعن کرتے ہیں کہ تم بھی پتھر کو چومتے ہو اس کی تعظیم کرتے ہو' پھر اگر ہم نے بت کو چوما تو کیا برا کیا۔ ان کا جواب یہ ہے کہ تم تو بت کو غیر اللہ سمجھ کر اس کو چومتے ہو اور حجر اسود کو ہم جو چومتے ہیں تو صرف اللہ ہی کی تعظیم کے لئے نہ کہ غیر اللہ کی تعظیم کے لئے)۔

اِنَّ اللّٰهَ تَعَالٰى اَخَذَ مِنْ شِيْعَتِنَا الْمِيْثَاقَ كَمَا اَخَذَ عَلٰى بَنِىْ اٰدَمَ اَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ فَمَنْ وَفٰى لَنَا وَفَى اللّٰهُ لَهٗ بِالْجَنَّةِ۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے شیعوں سے اقرار لیا جیسے بنی آدم سے "الست" کا عہد لیا تھا۔ پھر جو کوئی اس اقرار کو پورا کرے' اللہ تعالیٰ بھی اس کے لئے اپنا عہد پورا کرے گا اس کو بہشت دے گا۔

اَحْصَيْتُ لِعَلِيِّ بْنِ يَقْطِيْنَ مَنْ وَافٰى عَنْهُ فِىْ عَامٍ وَّاحِدٍ خَمْسَ مِاَةٍ وَّخَمْسِيْنَ رَجُلًا۔ میں نے ان لوگوں کا شمار کیا جنھوں نے ایک سال میں علی بن یقطین کی طرف سے حج کیا ان کی تعداد ساڑھے پانچ سو تھی۔

بابُ الواو مع القاف

وَقْبٌ۔ ڈوب جانا' وقب میں داخل ہونا' آنا پھیل جانا' گہنا جانا' اندر گھس جانا۔

اِيْقَابٌ۔ بھوکا ہونا۔

وَقْبٌ۔ پتھر میں سوراخ جس میں پانی جمع ہوتا ہے اور جسم میں ہر ایک گڑھا مثلاً آنکھ کا یا مونڈھے کا اور گھوڑے کے آنکھوں پر کے دو گڈھے۔

وَقْبَانٌ۔ احمق۔

اَوْقَابٌ۔ گھر کا سامان۔

لَمَّا رَاَى الشَّمْسَ قَدْ وَقَبَتْ قَالَ هٰذَا حِيْنُ حِلِّهَا۔ جب سورج ڈوب گیا تو کہا یہ مغرب کی نماز کا وقت ہے (یعنی اب مغرب کی نماز پڑھنے کا صحیح وقت ہوا)۔

تَعَوَّذِىْ بِاللّٰهِ مِنْ هٰذَا الْغَاسِقِ اِذَا وَقَبَ۔ اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس اندھیرے سے جب آن پہنچے۔

فَاغْتَرَفْنَا مِنْ وَقْبِ عَيْنِهٖ بِالْقِلَالِ الدُّهْنَ۔ ہم نے اس کی آنکھ کے سوراخ میں سے تیل کے مٹکے بھرے چلوؤں سے لے کر۔

اِيَّاكُمْ وَحَمِيَّةَ الْاَوْقَابِ۔ احمقوں کی حمیت سے بچے رہو (یہ جمع ہے وَقْبٌ کی بہ معنی احمق)۔

وَقَبَتْ عَيْنَاهُ۔ اس کی آنکھیں اندر گھس گئیں۔

لِلرَّجُلِ مَابَيْنَ اِلْيَتَيْهَا وَلَا يُوْقِبُ۔ حائضہ عورت سے اس کا خاوند اس کے دونوں سرین کے درمیان سے مزہ اٹھا سکتا ہے لیکن دخول نہ کرے (یعنی فرج کے اندر ذکر کو داخل نہ کرے' نہ تھوڑا نہ بہت اگر حشفہ بھی غائب ہو جائے تو ایقاب ہو گیا)۔

وَقْتٌ۔ وقت مقرر کرنا۔

تَوْقِيْتٌ۔ وقت مقرر کرنا' انتہا قرار دینا۔

مِيْقَاتٌ۔ وقت اور وہ مقام جہاں سے مکہ جانے والے کو احرام باندھنا ضروری ہوتا ہے۔

وُقِّتَتْ اور اُقِّتَتْ۔ (دونوں سورۂ والمرسلات میں پڑھنا جائز ہے اور عرب لوگ ہمیشہ واؤ ہمزے سے بدل دیتے ہیں۔ جیسے وُكِّدَتْ اور اُكِّدَتْ میں)۔

اِنَّهٗ وَقَّتَ لِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ ذَاالْحُلَيْفَةِ۔ آنحضرتؐ نے مدینہ والوں کا میقات ذوالحلیفہ مقرر کیا۔

لَمْ يَقِتِ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِى الْخَمْرِ حَدًّا۔ آنحضرتؐ نے شراب پینے کی سزا کوئی معین نہیں کی بلکہ آنحضرتؐ کے عہد میں یوں ہی بلاتعین کبھی کپڑوں سے کبھی جوتوں سے کچھ ماریں لگا دیں جاتی تھیں۔

كِتَابًا مَّوْقُوْتًا۔ نماز کو وقتوں میں فرض کیا (یعنی ہر نماز کا ایک وقت معین ہے اور وہ اپنے وقت معینہ پر فرض ہے۔ کبھی وَقَّتَ بہ معنی اَوْجَبَ کے آتا ہے یعنی واجب کیا)۔

وَقَّتَ فِىْ قَصِّ الشَّارِبِ اَنْ لَّا تُتْرَكَ اَكْثَرَ مِنْ اَرْبَعِيْنَ۔ آنحضرتؐ نے مونچھ کترانے کا یہ وقت یہ مقرر کیا کہ چالیس دن سے زیادہ اس کو نہ چھوڑنا چاہئے (ایک روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ اپنے ناخن اور مونچھیں ہر جمعہ کو کترتے اور زیر ناف کے بالوں کو بیس دن میں مونڈتے اور بغل کے بالوں کو چالیس دن میں اکھیڑتے۔ ایک روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ

جمعہ کی نماز سے پہلے ناخن اور مونچھیں وغیرہ کتراتے اور جن لوگوں نے جمعہ کی نماز کے بعد اصلاح رکھی ہے ان کا قول صحیح نہیں ہے)۔

وَلَا يُوَقِّتُ - کسی جمرے کو دعا کے لئے معین نہ کرتے یا کوئی دعا جمروں کے پاس معین نہ کرتے۔

وَصَلَّى الْفَجْرَ يَوْمَئِذٍ قَبْلَ مِيْقَاتِهَا - اس دن فجر کی نماز معمولی وقت سے پہلے پڑھی (یعنی طلوع فجر ہوتے ہی)۔

تَأْتِيَ الْوَقْتَ فَتُلَبِّيْ - میقات پر آ کر لبیک کہہ (احرام باندھ)۔

اَحْرَمَ مِنْ دُوْنِ اَنْ يَّأْتِيَ الْوَقْتُ - میقات آنے سے پہلے احرام باندھ لینا۔

وَقْحٌ یا وَقَاحَةٌ یا وُقُوْحَةٌ یا وَقِحَةٌ یا قِحَةٌ یا قَحَةٌ یا وَقُحٌ - سخت ہونا، کم شرم ہونا۔

تَوْقِيْحٌ - درستی کرنا، سخت کرنا، چربی لگا کر۔

تَوَقُّحٌ اور اِتِّقَاحٌ - کم شرم ہونا۔

تَوَاقُحٌ - کم شرم بننا۔

اِسْتِيْقَاحٌ - سخت ہونا۔

وَمُتَوَاقِحٌ يَبْقٰى عَلٰى فَضِيْحَتِهٖ - بے شرم جو اپنی رسوائی پر قائم رہتا ہے۔

وَقِحٌ - بے شرم۔

وَقْدٌ یا وَقَدٌ یا وُقُوْدٌ یا وَقُوْدٌ یا قِدَةٌ یا قَدَانٌ - مشتعل ہونا، سلگنا۔

اِيْقَادٌ - سلگانا۔

تَوَقُّدٌ اور اِسْتِيْقَادٌ - سلگنا اور سلگانا۔

تَوَقُّدٌ - چمکنا۔

اِتِّقَادٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهٗ نَارًا - اس کے نیچے آگ سلگاتا ہے۔

وَقُوْدُ مَجَامِرِهِمُ الْاَلُوَّةُ - ان کی انگیٹھیوں میں عود جلتا ہوگا (عود انگیٹھی کا ایندھن ہوگا)۔

وَقْذٌ - ایسا سخت مارنا کہ بالکل ڈھیلا ہو جائے - یا مرنے کے قریب ہو جائے - پچھاڑنا، ساکن کرنا، غالب ہونا، گرا دینا، بیمار چھوڑ دینا، ایذا دینا۔

وَقِيْذٌ - پڑا ہوا بیمار مرنے کے قریب۔

شَاةٌ مَّوْقُوْذَةٌ - بکری جس کو لکڑی یا پتھر وغیرہ سے ماریں، وہ مر جائے ذبح کرنے سے پہلے۔

فَوَقَذَ النِّفَاقَ - نفاق کو توڑ دیا، میٹ دیا۔

وَكَانَ وَقِيْذَ الْجَوَانِحِ - غمگین دل والے تھے۔

وَقِيْذٌ اور مَوْقُوْذٌ - جو غیر محدد سے مارا جائے، یعنی بغیر دھار کی چیز سے مثلاً پتھر یا لکڑی یا غلیل سے لیکن بندوق کی گولی سے جو مارا جائے بسم اللہ کہہ کر وہ وقیذ نہیں ہے۔ جیسے بھالے یا تیر سے جو مارا جائے۔

وَمَا اَصَابَ بِعَرْضِهٖ فَهُوَ وَقِيْذٌ - اگر تیر (نوک سے نہ لگے بلکہ) عرض کی طرف سے یعنی آڑی لکڑی جانور پر پڑے اور وہ مر جائے تو وہ وقیذ ہے (مراد ہے اس کا کھانا حرام ہے)۔

اَلْمَوْقُوْذَةُ الَّتِيْ مَرِضَتْ وَ وَقَذَهَا الْمَرَضُ حَتّٰى لَمْ يَكُنْ لَّهَا حَرَكَةٌ - موقوذہ وہ جانور ہے جو بیمار ہو جائے اور بیماری اس کو گرا دے اتنا کہ ہل نہ سکتا ہو۔

وَقَذَهُ النُّعَاسُ - اس کو نیند نے مغلوب کر دیا۔

وَقْرٌ - بھاری ہونا، بہرا ہو جانا، بہرا کرنا۔

وَقْرٌ اور وُقُوْرَةٌ - عظمت اور وقار کے ساتھ بیٹھنا، پھوڑنا۔

وَقَارَةٌ اور وَقَارٌ اور قِرَةٌ - سنجیدہ اور وزنی اور ثابت ہونا۔

تَوْقِيْرٌ - تعظیم کرنا، ٹھہرانا، زخمی کرنا، بھاری کرنا۔

اِيْقَارٌ - لادنا، بھاری کرنا۔

تَوَقُّرٌ اور اِتِّقَارٌ - باوقار ہونا۔

اِسْتِيْقَارٌ - موٹا ہونا۔

فِيْ صَدْرِهٖ وَقْرٌ - اس کے دل میں غصہ بھرا ہوا ہے۔

لَمْ يَفْضُلْكُمْ اَبُوْبَكْرٍ بِكَثْرَةِ صَوْمٍ وَّلَا صَلٰوةٍ وَلٰكِنَّهٗ بِشَيْءٍ وَقَرَ فِي الْقَلْبِ يَا وَقَرَ فِيْ صَدْرِهٖ - حضرت ابوبکر صدیقؓ کی فضیلت تم پر بہت روزے رکھنے اور نماز پڑھنے سے نہیں ہے (ان سے بھی زیادہ بعض لوگ روزہ نماز کرتے ہیں) لیکن یہ فضیلت اس چیز کی وجہ سے ہے جو دل میں جم گئی ہے یا ان کے سینے میں جم گئی ہے (وہ کیا ہے، اللہ تعالیٰ کی اور اس کے

رسول کی محبت، دنیا سے غفلت)۔

يُوْضَعُ عَلٰى رَأْسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ - عزت اور عظمت کا تاج اس کے سر پر رکھا جائے گا۔

مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰے هَدْمِ الْاِسْلَامِ - جس نے بدعتی کی عزت کی اس نے اسلام کو گرا دینے کے لئے مدد کی۔

عَلَيْكُمْ بِاتِّقَاءِ اللّٰهِ وَالْوَقَارِ - تم اپنے اوپر اللہ تعالیٰ سے ڈرنا اور وقار (سنجیدگی اور سہولت) کے ساتھ رہنا لازم کرلو (چھچھورے پن اور ہلکے پن سے پرہیز کرو)۔

اَلتَّعَلُّمُ فِى الصِّغَرِ كَالْوَقْرَةِ فِى الْحَجَرِ - بچپن میں علم سیکھنا پتھر میں سوراخ کرنے کی طرح ہے (جیسے پتھر کا سوراخ نہیں مٹتا ویسے ہی بچپن کی تعلیم کا اثر کبھی نہیں جاتا)۔

فَاَلْقَوْا وَقْرَ بَغْلٍ اَوْ بَغْلَيْنِ مِنَ الْوَرِقِ - ایک خچر یا دو خچر کے بوجھ برابر چاندی ڈال دی (یعنی مجوسیوں نے اس لئے کہ حضرت عمرؓ کھانے کے وقت ان کو آواز نکالنے یعنی زمزمہ کی اجازت دیں)۔

لَعَلَّهٗ اَوْقَرَ رَاحِلَتَهٗ ذَهَبًا - شاید اس نے اپنی اونٹنی پر سونا لادلیا۔

تَسْمَعُ بِهٖ بَعْدَ الْوَقْرَةِ - اونچا سننے کے بعد اس کو سنے وَقَرَ (بہ فتحہ واو) ثقل سماعت اور وِقر (بہ کسرۂ واو) بوجھ۔

وَقِيْرٌ كَثِيْرُ الرَّسْلِ - بکریاں جو بہت چرا گاہ میں چھوڑی جاتی ہیں (بعض نے کہا وَقِیْر سے بکری والے مراد ہیں۔ بعض نے کہا بھیڑوں کا گلہ، بعض نے کہا بکریاں چرواہے وغیرہ)۔

اَلْاِيْمَانُ مَا وَقَرَ فِى الْقُلُوْبِ - ایمان وہ ہے جو دل میں جم جائے (شک نہ رہے)۔

اَلسَّكِيْنَةُ وَالْوَقَارُ فِىْ اَهْلِ الْغَنَمِ - اطمینان اور سنجیدگی بکری والوں میں ہے (اور سختی اور اضطراب اونٹ والوں میں)۔

وَقِّرُوْا كِبَارَكُمْ - اپنے بڑوں کا ادب کرو ان کی تعظیم کرو۔

اِشْتَرَيْتُ اَرْضًا اِلٰى جَنْبِ ضَيْعَتِىْ فَلَمَّا وَقَّرْتُ الْمَالَ اِلٰى مَنِ اشْتَرَيْتُهَا مِنْهُ خُبِّرْتُ اَنَّ الْاَرْضَ وَقْفٌ - (ایک روایت میں وَقَّرْتُ کے بدلے وَفَيْتُ ایک میں وَزَنْتُ ہے) یعنی میں نے اپنی زمین کے بازو میں ایک زمین خریدی جب میں روپیہ لاد کر بیچنے والے کے پاس لے گیا تو مجھ کو یہ خبر دی گئی کہ زمین تو وقف کی زمین ہے (اس کی بیع نہیں ہوسکتی)۔

اَوْقِرْ رِكَابِىْ فِضَّةً وَّ ذَهَبًا - میرے اونٹ کو سونے چاندی سے لاد دے (میں نے ایک حجاب میں رہنے والے بادشاہ کو مارا۔ کہتے ہیں یہ قاتلِ حسین رضی اللہ عنہ نے ابن زیاد سے کہا)۔

وَقْشٌ - مٹ جانا۔

تَوَقُّشٌ - ہلنا، حرکت، حس، اوقاش، اوباش۔

دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ وَقْشًا مِّنْ خَلْفِىْ - میں بہشت میں گیا پیچھے سے مجھ کو کچھ آہٹ معلوم ہوئی (کیا دیکھتا ہوں بلالؓ اس وقت تک زندہ اور دنیا میں تھے۔ معلوم ہوا کہ روح کا ایک ہی وقت میں دو جگہ نمودار ہونا ہوسکتا ہے پھر خداوند کریم کی تو شان بہت اعلیٰ اور ارفع ہے وہ اگر عرش کے اوپر اور نزدیک کے آسمان پر ایک ہی وقت میں ہو تو اس میں کچھ استبعاد نہیں)۔

وَقْصٌ - توڑنا، ٹوٹ جانا، پھینک کر گردن توڑ دینا، کم کرنا۔

تَوْقِيْصٌ بہ معنی وَقْصٌ ہے۔

تَوَقُّصٌ - ایک چال ہے عنق اور خبب کے بیچ میں۔

اِنَّهٗ رَكِبَ فَرَسًا فَجَعَلَ يَتَوَقَّصُ - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک گھوڑے پر سوار ہوئے اور کودنے چھوٹے چھوٹے قدم رکھنے لگا (خوشی سے کہ مجھ پر وہ شخص سوار ہیں جو تمام آدمیوں کے سردار ہیں)۔

رَكِبَتْ دَآبَّةً فَوَقَصَتْ بِهَا فَسَقَطَتْ عَنْهَا فَمَاتَتْ - ام حرام بنت ملحان (جن کو آنحضرتؐ نے جہاد قسطنطنیہ کے دریائی مجاہدین میں شریک ہونے کی پیشین گوئی فرمائی تھی) ایک جانور پر سوار ہوئیں اس نے ان کی گردن توڑ ڈالی، وہ گر کر مر گئیں (ایک روایت میں فَرَقَصَتْ ہے یعنی وہ جانور ناچنے لگا یا جلد چلنے لگا)۔

قَضٰی فِی الْقَارِصَةِ وَالْقَامِصَةِ وَالْوَاقِصَةِ بِالدِّيَةِ اَثْلَاثًا- حضرت علیؓ نے چٹکی لینے والی اور اچھلنے والی اور جو گردن ٹوٹ کر مرگئی ان میں ایک ایک تہائی دیت کا حکم دیا (یہ قصہ اوپر گزر چکا ہے کہ تین چھوکریاں ایک کے اوپر سوار ہوئیں)-

اُتِيَ بِوَقْصٍ فِي الصَّدَقَةِ فَقَالَ لَمْ يَأْمُرْنِيْ فِيْهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِشَيْءٍ- معاذ بن جبلؓ کے پاس زکوٰۃ کے نصابوں کے درمیان کی بڑھوتیاں (مثلاً کسی کے پاس نو اونٹ یا پچاس بکریاں ہیں) لائی گئیں تو انھوں نے کہا آنحضرتؐ نے ان کے باب میں مجھ کو کوئی حکم نہیں دیا (وَقص کی جمع اَوْقَاص بعض نے اَوْقَاص کو ان زیادتیوں سے خاص کیا ہے جو اونٹوں میں ہوتی ہیں جن میں بکریاں دی جاتی ہیں یعنی پانچ سے بیس اونٹوں تک- بعض نے کہا اوقاص گائے بیلوں میں ہوتے ہیں اور اونٹوں کی زیادتیوں کو اَشْنَاق-

وَكَانَتْ عَلَيَّ بُرْدَةٌ فَخَالَفْتُ بَيْنَ طَرَفَيْهَا ثُمَّ تَوَاقَصْتُ عَلَيْهَا كَيْلَا تَسْقُطَ- میرے پاس ایک چادر تھی میں نے اس کے دونوں کنارے ادھر کے ادھر ڈالے پھر اس پر جھک گیا کہیں گرے نہیں (یعنی گردن کو جھکا کر اس کو تھاما)-

اَوْقَص- کوتاہ گردن، وہ شخص جس کی گردن پیدائش سے چھوٹی ہو-

وَقَصْتُهٗ یا اَوْقَصْتُهٗ- اس کی گردن توڑ ڈالی-

اَلْوَقْصُ مَالَمْ يَبْلُغِ الْفَرِيْضَةَ- وقص وہ ہے کہ نصاب تک شمار نہ پہنچا ہو (مثلاً چار اونٹ ہوں یا بیس بکریاں)-

وَاقِصَه- ایک منزل کا نام ہے مکہ کے راستے میں-

فَوَقَصَتْ بِهٖ رَاحِلَتُهٗ فَمَاتَ- احرام والے شخص کی گردن اس کے اونٹ نے توڑ ڈالی وہ مر گیا-

وَقْطٌ- مار کر بھاری کر دینا، پچھاڑنا، زمین پر گرانا، مرغی پر چڑھنا، بھاری کرنا-

تَوْقِيْطٌ- وقط (سوراخ) ہو جانا-

اِسْتِيْقَاطٌ- سوراخیں ہو جانا-

وَقِيْظٌ- جس کی نیند اڑ گئی ہو، اعضا ٹوٹ رہے ہوں، بدن بھاری ہو گیا ہو-

كَانَ اِذَا نَزَلَ عَلَيْهِ الْوَحْيُ وُقِطَ فِي رَاْسِهٖ- آنحضرتؐ پر جب وحی اترتی تو آپ کا سر بھاری ہو جاتا-

وَقْظٌ- مارنا، ڈرانا-

وَقِيْظٌ- اپاہج جو اٹھ نہ سکے-

فَوَقَظَتْنِيْ- اس نے مجھ کو مارا اور دھکیل دیا (ابوموسیٰ نے کہا ایک ایک روایت میں ایسا ہی ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ صحیح فَوَقَذَتْنِيْ ہے ذال معجمہ سے)-

وَقْعٌ- جانا، جلد چلنا، تیز کرنا، داغ دینا، برسنا، خوب لڑنا، باز رہنا-

وُقُوْعٌ- گرنا، واقع ہونا، ثابت ہونا، بیٹھ جانا، اترنا، برا کرنا، عیب کرنا، اثر کرنا-

تَوْقِيْعٌ- اثر کرنا، دستخط کر دینا-

مُوَاقَعَةٌ اور وِقَاعٌ- لڑنا، جماع کرنا-

اِيْقَاعٌ- خوب لڑنا-

تَوَاقُعٌ- ایک دوسرے سے لڑنا-

تَوَقُّعٌ- انتظار کرنا-

اِسْتِيْقَاعٌ- ڈرنا-

اِتَّقُوا النَّارَ لَوْبِشِقِّ تَمْرَةٍ فَاِنَّهَا تَقَعُ مِنَ الْجَائِعِ مَوْقِعَهَا مِنَ الشَّبْعَانِ- دوزخ سے بچو اگرچہ ایک کھجور کا ٹکڑا اللہ دے کر کیونکہ کھجور بھوکے پیٹ میں کچھ معلوم نہیں ہوتی جیسے اس شخص کے پیٹ میں جو آسودہ ہو (تو ایک کھجور دے دینے سے آسودہ شخص کو کچھ نقصان نہ پہونچے گا (بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ سائل ہر ہر جگہ سے ایک ٹکڑا لے کر اپنا پیٹ آسودہ کی طرح بھر لے گا)-

قَدِمَتْ اِلَيْهِ حَلِيْمَةُ فَشَكَتْ اِلَيْهِ جَدْبَ الْبِلَادِ فَكَلَّمَ لَهَا خَدِيْجَةَ فَاَعْطَتْهَا اَرْبَعِيْنَ شَاةً وَّبَعِيْرًا مُوَقَّعًا لِلظَّعِيْنَةِ- حلیمہ سعدیہ (آنحضرتؐ کی انا) آنحضرتؐ کے پاس آئی اور شکایت کی کہ ملک میں قحط پڑ گیا ہے (میرے پاس کھانے کو کچھ نہیں ہے) آنحضرتؐ نے حضرت خدیجہؓ سے اس کا حال کہا حضرت خدیجہؓ نے اس کو چالیس بکریاں دیں اور ایک اونٹ دیا جس پر ہودہ رکھا جاتا تھا اس کی پیٹھ پر زخموں کے نشان تھے

(کیونکہ کثرت سے اس پر سواری کی جاتی تھی اور بوجھ لادا جاتا تھا)۔

مَنْ يَّدُلُّنِي عَلٰى نَسِيْجِ وَحْدِهٖ قَالُوْا مَانَعْلَمُهٗ غَيْرَكَ قَالَ مَاهِيَ اِلَّا اِبِلٌ مُّوَقَّعٌ ظُهُوْرُهَا۔ (حضرت عمرؓ نے کہا) مجھ کو کون شخص ایسا آدمی بتلائے گا جو بے عیب ہو (اس کی نظیر نہ ہو، یگانۂ زماں ہو)۔ لوگوں نے کہا ایسے تو بس آپ ہی کو ہم جانتے ہیں (آپ ہی کی ذات بے عیب اور بے نظیر ہے) تب حضرت عمرؓ نے کہا۔ میں تو ان اونٹوں کی طرح ہوں جن کی پیٹھ لگ گئی ہو (یعنی عیب دار ہوں)۔

قَالَ لِرَجُلٍ لَوِاشْتَرَيْتَ دَابَّةً تَقِيْكَ الْوَقَعَ۔ انھوں نے ایک شخص سے کہا کاش تم ایک جانور مول لے لیتے جو تم کو پاؤں میں پتھر لگنے سے بچاتا۔

اِبْنُ اَخِيْ وَقِعٌ۔ میرا بھتیجا بیمار ہے یا اس کے پاؤں میں درد ہے۔

فَوَقَعَ بِيْ اَبِيْ۔ تب میرے والد نے مجھ کو برا کہا ملامت کی جھڑکا۔

ذَهَبَ رَجُلٌ لِيَقَعَ فِيْ خَالِدٍ۔ ایک شخص نے حضرت خالد بن ولیدؓ کو برا کہنا چاہا۔

وَقَعْتُ فِيَّ۔ انھوں نے مجھ کو برا کہا سخت سست کہا۔

كُنْتُ اٰكُلُ الْوَجْبَةَ وَاَنْجُو الْوَقْعَةَ۔ میں ایک ہی بار دن رات میں کھاتی ایک ہی بار پاخانہ پھرتی۔

اِجْعَلِيْ حِصْنَكِ بَيْتَكِ وَوِقَاعَةَ السِّتْرِ قَبْرَكِ۔ (حضرت بی بی ام سلمہؓ نے حضرت عائشہؓ سے کہا) اپنے گھر کو اپنا قلعہ بنالو اور پردے کے کنارے کو اپنی قبر کرلو (تم بصرے کو ہرگز نہ جاؤ)۔

نَزَلَ مَعَ اٰدَمَ الْمِيْقَعَةُ وَالسِّنْدَانُ۔ حضرت آدمؑ کے ساتھ (بہشت سے) ہتھوڑا اترا اور نہائی اور سنسی اتری (لوہاری کا سامان)۔

فَوَقَعَ النَّاسُ فِيْ شَجَرِ الْبَوَادِيْ۔ لوگوں کا خیال جنگل کے درختوں کی طرف گیا (کھجور کے درخت کا کسی نے خیال نہیں کیا)۔

وَقْعُهُنَّ الْاَرْضَ تَحْلِيْلٌ۔ ان کا زمین پر لیٹنا بہت تھوڑا ہے (جیسے کوئی قسم اتارنے کے لئے تھوڑا سا وہ کام کرلیتا ہے جس کی قسم کھائی تھی)۔

حَتّٰى كُنَّا فِيْ اٰخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً وَّلَا وَقْعَةَ اَحْلٰى مِنْهَا۔ جب رات اخیر ہوگئی تو ہم ذرا سا پڑ رہے (سو گئے) کوئی پڑنا اس سے زیادہ شیریں اور مزہ دار نہ ہوگا (اس لئے کہ خوب تھک جانے کے بعد پڑے تھے)۔

وَقَعَ السَّيْفُ مِنْ يَّدِ اَبِيْ طَلْحَةَ۔ حضرت ابوطلحہؓ کے ہاتھ سے تلوار گر پڑی (ان کو اونگھ آ رہی تھی)۔

فَوَقَعَ فِيْ نَفْسِهٖ۔ ان کا دل بے قرار ہوگیا۔

فَوَقَعَ فِيْ قَلْبِيْ مِنْهُ شَيْءٌ۔ میرے دل میں ان کی طرف سے کچھ شک آیا (یہ سلیمان تیمی نے کہا جب انھوں نے ایک حدیث ابوعثمان کی ابوتمیمہ کے توسط سے سنی۔ ان کو یہ وہم ہوا کہ میں مدت تک ابوعثمان کے پاس رہا ان سے حدیثیں سنیں مگر یہ حدیث جو ابوتمیمہ نے نقل کی انھوں نے بیان نہیں کی۔ آخر سلیمان نے اپنی کتاب کو دیکھا تو اس میں یہ حدیث ان حدیثوں میں پائی جو انھوں نے ابوعثمان سے سنی تھیں، تب ان کا شک اور وہم جاتا رہا)۔

حِيْنَ يَقَعُ الشَّمْسُ۔ جب سورج ڈوب جائے۔

صِيَاحُ الْمَوْلُوْدِ حِيْنَ يَقَعُ۔ جب بچہ ماں کے پیٹ سے زمین پر گرے۔

فَوَاقَعْتُ عَلَيْهَا۔ میں اس چادر پر جھک گیا (گردن سے اس کو تھاما۔ ایسا نہ ہو گر جائے)۔

مَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ وَقَعَ فِي الْحَرَامِ۔ جو شخص شبہ کی باتوں میں پڑ جائے (جن کی حلت اور حرمت میں اشتباہ ہو، یعنی مشتبہات سے نہ بچے) وہ حرام میں پڑ جائے گا۔ (کیونکہ جب شبہ کے مال سے بچنا اور احتیاط کرنا چھوڑ دے گا تو رفتہ رفتہ شیطان اس کو اور آگے بڑھائے گا حرام مال کھانے لگے گا۔ مجمع البحار میں ہے کہ شبہ کا مال وہ ہے جس میں حرمت کا گمان ہو، مثلاً سود خور کا مال جس میں اصل اور سود ملا ہوا ہو یا رشوت خوار کا مال جس میں رشوت کا روپیہ اور اصل تنخواہ کا روپیہ ملا ہوا ہو یا

بادشاہوں کی تنخواہ اور انعامات اور عطایا (کیونکہ اکثر ان کی تحصیل ظلم سے برخلاف شرعی احکام کے کی جاتی ہے)۔ اسی طرح ان بازاروں میں تجارت کرنا جو ظلم سے بنائے گئے ہوں اور ان رباطوں یا مدرسوں میں رہنا جو غصب کے روپے سے تیار کئے گئے ہوں اور ان پلوں پر چلنا جو ایسے روپے سے باندھے گئے ہوں اور ان مسجدوں میں نماز پڑھنا جو حرام یا ظلم کے پیسے سے بنی ہوں انتہی مع زیادہ۔ اگلے اولیاء اللہ نے ایسے معاملوں میں یہاں تک احتیاط کی ہے کہ ایک ذرا سے شبہ پر اس دریا کی مچھلی کھانا ترک کر دی ہے یا اس تالاب کا پانی پینا چھوڑ دیا ہے جو ظلم سے تیار کیا گیا ہو یا اس میں کوئی حرام یا ناجائز مال مل گیا ہو۔ اور بعض علماء کے نزدیک تو مغصوب زمین میں نماز جائز ہی نہیں ہوتی۔ اسی طرح اس مسجد میں جو غصب شدہ زمین میں بنائی گئی ہو یا مال حرام سے تیار ہوئی ہو)۔

اَلْقَائِمُ فِیْ حُدُوْدِ اللّٰهِ وَالْوَاقِعُ فِیْهَا۔ اس کا ترجمہ کتاب القاف باب القاف مع الواو میں گزر چکا ہے۔

یُوْشِكُ اَنْ یُّوَاقِعَهٗ۔ جو شخص اپنے جانوروں کو محفوظ چرا گاہ کے پاس چرائے وہ قریب ہے کہ چراگاہ میں گھس جائے (یہ مشتبہات سے نہ بچنے والے کی مثال ہے)۔

سُبْحَانَ مَنْ یَّعْلَمُ وَقْعَ الطَّیْرِ فِی الْهَوَاءِ۔ پاک ہے وہ خداوند جو ہوا میں پرندے کے مکان کو جانتا ہے کہ وہ کتنا اونچا ہے۔

تَوْقِیْعُ الْعَسْكَرِیِّ۔ امام حسن عسکری کا جواب۔

اَلرَّجُلُ یَقَعُ عَلٰی امْرَاَتِهٖ وَهِیَ حَائِضٌ۔ مرد اگر اپنی عورت سے حالت حیض میں صحبت کرے۔

وَقْفٌ یا وُقُوْفٌ۔ ٹھہرنا' کھڑے رہنا' ٹھہرانا' روکنا' اللہ تعالیٰ کی راہ میں کسی چیز سے فائدہ اٹھانے دینا' وقت پر حاضر ہونا' واقف کرنا' خبردار کرنا۔

تَوْقِیْفٌ۔ ٹھہرانا' کھڑا کرنا' درست کرنا' بیان کرنا' حج کے مقاموں میں ٹھہرنا۔

مُوَاقَفَةٌ اور وِقَافٌ۔ ایک دوسرے کے مقابل کھڑے ہونا۔

اِسْتِیْقَافٌ۔ اس کی درخواست کرنا۔

اَلْمُؤْمِنُ وَقَّافٌ مُتَاَنٍّ۔ مومن ٹھہر کر سوچ بچار کر کے دیر میں کام کرنے والا ہوتا ہے (ہر کام کا انجام سمجھ کر) جیسے دوسری حدیث میں ہے کہ دیر میں کام کرنا رحمان کی طرف سے ہے اور جلد بازی شیطان کی طرف سے ہے)۔

اَقْبَلْتُ مَعَهٗ فَوَقَفَ حَتّٰی اتَّفَقَ النَّاسُ۔ میں ان کے ساتھ آیا وہ ٹھہر گئے یہاں تک کہ لوگ بھی ٹھہر گئے۔

وَاَنْ لَّا یُغَیِّرَ وَاقِفٌ مِنْ وِقِّیْفَاهُ۔ کوئی گرجا کا خادم اپنی خدمت سے علیحدہ نہ کیا جائے۔

اُخْبِرَ عُمَرُ اِنَّهٗ قَدْ وَقَّفَهَا یَبِیْعُهَا۔ حضرت عمرؓ کو خبر دی گئی کہ اس نے اس کو بازار میں ٹھہرایا ہے اس کو بیچ رہا ہے (نیلام کر رہا ہے)۔

یُوْقَفُ الْمُوْلِیْ حَتّٰی یُطَلِّقَ۔ ایلا کرنے والے کو (مدت گزرنے کے بعد) قید کریں تاکہ طلاق دے دے (یا رجوع کرے اور قسم کا کفارہ دے اگر اس پر بھی وہ طلاق نہ دے تو حاکم اس کی طرف سے طلاق دے دے اور حنفیہ کے نزدیک ایلاء کی مدت گزرنے کے بعد خود بخود طلاق پڑ جائے گی)۔

اَسْتَوْقِفُ لَكُمْ۔ میں تمہارے لئے ٹھہرنے کی درخواست کروں گا۔

فَاِذَا وَقَفَ عَلَیْهِ۔ جب اس پر واقف ہوگا۔

فَلَمَّا كَانَتْ عِنْدَ الْخَامِسَةِ وَقَّفُوْهَا۔ جب پانچویں گواہی کی باری آئی تو لوگوں نے عورت کو روکا (اس کو ڈرایا دھمکایا' دیکھ اب بھی سچ بول دے اللہ تعالیٰ کا عذاب بہت سخت ہے۔ یعنی لعان میں)۔

یَقْطَعُ قِرَاءَتَهٗ بِقَوْلِهٖ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ثُمَّ یَقِفُ۔ آنحضرت ﷺ الحمد للہ رب العالمین کہہ کر قرأت موقوف کر دیتے اور ٹھہر جاتے (آپ ہر آیت پر وقف کیا کرتے اسی لئے دوسری روایت میں ہے کہ آنحضرتؐ کثیر الاوقاف تھے بعض نے کہا وقف مالك یوم الدین پر ہے اور یہ روایت بہت صحیح نہیں ہے)۔

مِنَ الْاُمُوْرِ اُمُوْرٌ مَّوْقُوْفَةٌ یُقَدِّمُ مِنْهَا مَا یَشَآءُ

وَيُؤَخِّرُ مَا يَشَاءُ- بعض کام ایسے ہیں کہ لوح محفوظ میں ان کا وقت مقرر تھا لیکن اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی کام کو وقت سے آگے کر دیتا ہے کسی میں دیر کر دیتا ہے (یہ امامیہ کی حدیث ہے وہ بداء کے قائل ہیں- یعنی اللہ تعالیٰ کو ایک نئی مصلحت معلوم ہونا اور نیا ارادہ پیدا ہونا- اہل سنت کے نزدیک بداء باطل ہے اور وہ اللہ تعالیٰ شانہٗ کی شان کے لائق نہیں ہے اس کے علم میں جو کام جس وقت میں ہونا تھا اسی وقت میں ہوتا ہے البتہ اس کو قدرت ہے کہ لوح محفوظ کے لکھے میں سے جو چاہے باقی رکھے اور جو چاہے میٹ دے- یمحو اللّٰہ مایشاء ویثبت وعندہ امّ الکتاب)-

اَجَلٌ مَّوْقُوْفٌ- میعاد ٹھہری ہوئی-

مَوْقِفَانِ- عرفات اور مزدلفہ-

يَوْمُ الْمَوْقِفِ- قیامت کا دن-

لِلْقِيَامَةِ خَمْسُوْنَ مَوْقِفًا كُلُّ مَوْقِفٍ مِقْدَارُهٗ اَلْفُ سَنَةٍ- قیامت میں پچاس ٹھہرنے کے مقام ہوں گے- اور ہر مقام میں ایک ہزار برس تک ٹھہرنا ہوگا (تو سارا دن پچاس ہزار برس کا ہوگا)-

مَا اَوْقَفَكَ هٰهُنَا- کس چیز نے تجھ کو یہاں ٹھہرایا-

وَاقِفِيَّه- شیعہ کا وہ فرقہ جو امامت کو حضرت موسیٰ کاظم پر ٹھہرا دیتے ہیں-

اِنَّ الزَّيْدِيَّةَ وَالْوَاقِفِيَّةَ وَالنُّصَّابَ بِمَنْزِلَةٍ وَّاحِدَةٍ- زیدیہ اور واقفیہ اور ناصبی سب یکساں ہیں یعنی سب گمراہ ہیں (بس امامیہ اثنا عشریہ سیدھے راستے پر ہیں یہ امام رضا سے شیعوں نے نقل کیا ہے)-

اَلْوَاقِفِيَّةُ حُمُرُ الشِّيْعَةِ- واقفیہ شیعوں میں گدھے ہیں-

لَا اَدْرِیْ اَيُّهُمْ اَعْظَمُ وِزْرًا وَعَدَّ مِنْهُمُ الَّذِیْ يَقُوْلُ وُقِفُوْا وَالَّذِیْ يَقُوْلُ اسْتَغْفِرُوْا لَهٗ- میں نہیں جانتا ان میں کون زیادہ گناہ گار ہے ایک تو وہ جو کہتا ہے ٹھہر جاؤ ابھی میت کو دفن نہ کرو دوسرے جو کہتا ہے میت کے لئے بخشش کی دعا کرو کیونکہ دفن میں جلدی کرنا سنت ہے اور دوسرے شخص کے کلام سے یہ نکلتا ہے کہ میت گناہ گار ہے-

مترجم: کہتا ہے مجھ کو اس حدیث کی صحت میں شک ہے اس لئے کہ بخشش کی دعا کرنے والا گناہ گار نہیں ہو سکتا اس لئے کہ نماز جنازہ خود استغفار ہے اور کون سا بندہ ایسا ہے جس نے قصور نہ کیا ہو اور آنحضرتؐ نے صحابہؓ کو حکم دیا اِسْتَغْفِرُوْا لِاَخِيْكُمْ- اپنے بھائی کے لئے مغفرت کی دعا کرو)-

وَقْلٌ- چڑھنا' ایک پاؤں اٹھانا ایک پاؤں زمین پر رکھنا-

تَوَقُّلٌ- چڑھنا-

لَيْسَ بِلَبِدٍ فَيُتَوَقَّلُ- وہ بھدا اور گھر بیٹھنے والا نہیں ہے کہ لوگ اس کو چڑھا ئیں-

فَتَوَقَّلَتْ بِنَا الْقِلَاصُ- ہم کو اونٹنیاں لے کر اوپر چڑھ گئیں-

لَمَّا كَانَ يَوْمَ اُحُدٍ كُنْتُ اَتَوَقَّلُ كَمَا تَتَوَقَّلُ الْاُرْوِيَّةُ- جس دن احد کی جنگ ہوئی اس دن پہاڑ پر میں اس طرح چڑھ رہا تھا جیسے جنگلی بکری چڑھ جاتی ہے (جلد بلا تکلف)-

وَقْمٌ یا وَاقِمٌ- ایک محل تھا مدینہ کے محلوں میں سے-

وَقْمٌ- ذلیل کرنا' بری طرح پھیر دینا' رنج دینا' باگ کھینچنا-

اِيْقَامٌ- میٹ دینا-

تَوَقُّمٌ- ڈرانا' عمداً ایک کام کرنا-

وِقَامٌ- تلوار' کوڑا' عصا' رسی-

وَقْهٌ- اطاعت کرنا (جیسے اِيْقَاهٌ ہے)-

اِتِّقَاهٌ- کے بھی وہی معنی ہیں-

وَاقِهٌ- گرجا کا منتظم-

وَقْهَةٌ- اطاعت-

لَا يُمْنَعُ وَاقِهٌ عَنْ وَقْهِيَّتِهٖ- کوئی گرجا کا خادم اپنی خدمت سے نہ روکا جائے (نہایہ میں ہے کہ ایک روایت میں ایسا ہی ہے قاف سے لیکن صحیح وَافِهٌ ہے فا سے جیسے اوپر گزرا- میں کہتا ہوں لغت سے دونوں ثابت ہیں)-

وَقْىٌ یا وِقَايَةٌ یا وَاقِيَةٌ- بچانا' حفاظت کرنا (جیسے تَوْقِيَةٌ ہے)-

اِتِّقَاءٌ اور تَوَقِّیْ- ڈرنا' خوف کرنا-

فَوَقِّی اَحَدُکُمْ وَجْهَهُ النَّارَ- اپنے منہ کو دوزخ سے بچائے-

وَتَوَقَّ کَرَائِمَ اَمْوَالِهِمْ- ان کے عمدہ مالوں سے بچا رہ (زکوۃ میں ان کو لے)-

تبقَّهْ وَتَوَقَّهْ- اپنے نفس کو باقی رکھ اور آفتوں سے بچا رہ-

کُنَّا اِذَا احْمَرَّ الْبَأْسُ اتَّقَیْنَا بِرَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ- جب جنگ سخت خون ریز ہوتی تو ہم آنحضرتؐ کو اپنا بچاؤ کرتے (آپ کی آڑ لیتے)-

مَنْ عَصَی اللّٰهَ لَمْ تَقِهِ مِنَ اللّٰهِ وَاقِیَةٌ- جو شخص اللہ کی نافرمانی کرے اس کو اللہ کے عذاب سے کوئی بچانے والا بچا نہ سکے گا-

یَدُ طَلْحَةَ الَّتِیْ وَقٰی بِهَا النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَدْ شَلَّتْ- حضرت طلحہؓ کا وہ ہاتھ جس سے انھوں نے آنحضرتؐ کو بچایا تھا (کافروں کے وار اپنے ہاتھ پر لئے تھے) شل ہو گیا تھا بے کار ہو گیا تھا (اسّی سے زائد زخم حضرت طلحہؓ کو لگے تھے)-

مَنْ یَّتَّقِیْ شَیْئًا مِّنَ الْبَیْتِ- بیت اللہ کی کسی خبر سے کون پرہیز کرتا ہے-

اَلتَّقِیَّةُ اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ- (امام حسن بصریؒ نے کہا) تقیہ قیامت تک باقی رہے گا (یعنی جب جان جانے کا ڈر ہو یا بے عزتی کا یا کوئی عضو کاٹے جانے کا یا ضرب شدید کا جس کا تحمل نہ ہو سکے- تو کسی حیلے سے اپنے تئیں بچانا' اس کا نام تقیہ ہے اور یہ شیعوں کے نزدیک قرآن سے ثابت ہے' الا ان تتقوا منهم تقاة)-

فَاتَّقُوا الدُّنْیَا وَالنِّسَاءَ- دنیا سے اور عورتوں سے بچتے رہو (یہ دونوں بڑی آفت ہیں)-

اِتَّقِ اللّٰهَ یَا عَمَّارُ- عمار اللہ تعالیٰ سے ڈرو (یہ حضرت عمرؓ نے ان سے کہا جب انھوں نے جنابت میں تیمم کی حدیث نقل کی- عمار کی روایت صحیح اور سچ تھی خود حضرت عمرؓ بھول گئے تھے اور جنب کے لئے تیمم جائز نہیں رکھتے تھے اور عمار کے بارے میں خیال کیا کہ وہ بھول گئے ہیں)-

یَتَّقُوْنَهٗ فِی الْکَانُوْنِ الْاَوَّلِ- دسمبر کے مہینے میں اس سے بچتے (کانون اول رومی مہینہ ہے جو انگریزی ماہ دسمبر کے مطابق ہوتا ہے)-

لِعِرْضِ مُحَمَّدٍ مِّنْکُمْ وِقَاءٌ- حضرت محمد ﷺ کی عزت کو تو تم سے بچاؤ ہیں-

اَرَاَیْتَ رُقًی نَسْتَرْقِیْهَا وَتُقَاةً نَتَّقِیْهَا هَلْ تَرُدُّ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ فَقَالَ هِیَ مِنْ قَدَرِ اللّٰهِ- ایک شخص نے آنحضرتؐ سے عرض کیا یہ منتر (یا دوا) ہم کرتے ہیں اور بچاؤ کی تدبیر کیا کرتے ہیں' کیا یہ اللہ کی تقدیر کو پھیر دیں گی- آپ نے فرمایا خود وہ اللہ کی تقدیر ہیں-

فَیَتَّقُوْنَکُمْ بِاَمْوَالِهِمْ- وہ اپنے مالوں کو تم سے بچاؤ کرتے ہیں-

اِتَّقَاهُ بِحَقِّهٖ- اس کا حق دے کر بچایا-

یَسْجُدُ اِتِّقَاءً- ڈر کی وجہ سے جان بچانے کو سجدہ کرتا ہے-

لَمْ یُصْدِقْ اِمْرَاَةً اَکْثَرَ مِنْ ثِنْتَیْ عَشْرَةَ اُوْقِیَّةً وَّنَشًّا (یہ حدیث اوپر گزر چکی ہے) یعنی آنحضرتؐ نے کسی بی بی کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی سے زیادہ مقرر نہیں کیا (ایک اوقیہ چالیس درم کا ہوتا ہے)-

اُوْقِیَّه کو وَقِیَّہْ بھی کہتے ہیں-

بِعْتُهٗ بِوَقِیَّةٍ- اس کو ایک وقیہ کے بدلے میں نے بیچا- (ایک روایت میں دو وقیہ ہیں ایک میں پانچ وقیہ)-

کُنَّا نَبِیْعُ الْیَهُوْدَ الْوَقِیَّةَ الذَّهَبِ بِالدِّیْنَارَیْنِ وَالثَّلَاثَةِ- ہم یہودیوں کے ہاتھ ایک اوقیہ سونا دو یا تین دینار کو بیچ ڈالتے (یعنی سونے کا زیور جس میں نگ وغیرہ لگے ہوتے)-

تَقِیَّةٌ عَلٰی اَقْذَاءٍ- (کتاب القاف میں گزر چکا)-

صِیْحَ بِنَامَا اتَّقَیْنَا- (کتاب الالف میں گزر چکا ہے)-

مَنِ اتَّقٰی عَلٰی ثَوْبِهٖ فِیْ صَلٰوتِهٖ فَلَیْسَ لِلّٰهِ اِکْتَسٰی- جس نے نماز میں اپنا کپڑا بچایا (اس کو مٹی یا گرد و غبار

سے محفوظ کیا) اس نے اللہ کے لئے کپڑا نہیں پہنا۔

تَقِیُّ - لقب ہے امام محمد بن علی جواد کا۔ کہتے ہیں کہ آپ رات کو مامون رشید کے پاس تشریف لے گئے وہ نشہ میں تھا اس نے تلوار سے آپ کو مارا لیکن اللہ نے آپ کے تقویٰ اور پرہیز گاری کی وجہ سے آپ کو بچا لیا۔ اس لئے آپ کا لقب تقی ہو گیا۔

تَوَقُّوا الْبَرْدَ فِیْ اَوَّلِهٖ وَتَلَقَّوْهُ فِیْ اٰخِرِهٖ - شروع سردی میں اس سے بچو (کیونکہ گرمی کے بعد مسام کھلے ہوتے ہیں اور اعصاب کو سردی کی عادت نہیں ہوتی) اور اخیر سردی میں (مسام بند ہوتے ہیں) اس سے بچنا ضروری نہیں۔

بابُ الواو مع الکاف

اِتِّکَاءٌ - تکیہ لگانا یا تکیہ لگائے ہوئے کی طرح کر دینا۔

اِیْکَاءٌ - اٹھانا، زور دینا، ٹیکا دینا۔

کَانَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ یُوَاکِیُ - آنحضرتؐ دعا میں اپنے دونوں ہاتھ اٹھاتے ان کو لمبا کرتے۔

تَوَکَّأَ عَلَی الْعَصَا - لکڑی پر ٹیکا دیا۔

لَا اٰکُلُ مُتَّکِئًا - میں چار زانو بیٹھ کر یا نرم بستر پر بیٹھ کر کھانا نہیں کھاتا (بعض نے کہا تکیہ لگا کر یا ایک ہاتھ زمین پر ٹیک کر نہیں کھاتا۔ یہ سب صورتیں مکروہ ہیں۔ آنحضرت ﷺ اکڑوں بیٹھ کر جیسے جلد اٹھنے والے ہیں کھانا کھاتے۔ مطلب یہ ہے کہ پرخواروں کی طرح میں اطمینان سے تکیہ لگا کر نہیں کھاتا)۔

مُتَّکِئًا عَلٰی اَرِیْکَتِهٖ - اپنی مسند پر تکیہ لگائے ہوئے۔

اِنَّهُمْ لَیُزَاحِمُوْنَا عَلٰی تُکَأَتِنَا - فرشتے ہمارے تکیہ پر ہجوم کرتے ہیں۔

وَاللّٰهِ مَانَهٰی رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ عَنْ هٰذَا قَطُّ - (امام جعفر صادقؒ نے فرمایا) خدا کی قسم آنحضرتؐ نے کھانے میں ہاتھ پر ٹیکا دینے سے منع نہیں کیا)۔

لَا تَتَّکِیْ فِی الْحَمَّامِ فَاِنَّهٗ یُذِیْبُ شَحْمَ الْکُلْیَتَیْنِ - حمام میں ٹیکا مت دے وہ گردوں کی چربی کو گلا دیتا ہے (گھلا دیتا ہے)۔

وَکْبٌ یا وُکُوْبٌ یا وَکَبَانٌ - آہستگی سے بہ سہولت چلنا، کھڑا ہونا، سیدھا ہونا، ہمیشگی کرنا۔

وَکَبٌ - میلا ہونا، کالا ہونا۔

مُوَاکَبَةٌ - مواظبت۔

مَوْکِبٌ - زینت کی سواری۔

اِنَّهٗ کَانَ یَسِیْرُ فِی الْاِفَاضَةِ سَیْرَ الْمَوْکِبِ - آنحضرتؐ عرفات سے لوٹتے وقت موکب کی طرح چلتے (یعنی آہستہ نرمی کے ساتھ)۔

فِیْ زُقَاقِ بَنِیْ غَنَمٍ مَوْکِبَ جِبْرِیْلَ - بنی غنم کے کوچہ میں جبریلؑ کی سواری میں دیکھتا ہوں۔

اَوْکَبَ الطَّائِرُ - پرندہ اڑنے کو تیار ہوا۔

وَکْتٌ - اثر کرنا، بھر دینا۔

تَوْکِیْتٌ - بھر دینا۔

وُکْتَةٌ - ایک نقطہ جو کسی چیز میں نمودار ہو۔

لَا یَحْلِفُ اَحَدٌ وَّلَوْ عَلٰی مِثْلِ جَنَاحِ بَعُوْضَةٍ اِلَّا کَانَتْ وُکْتَةٌ عَلٰی قَلْبِهٖ - جو شخص قسم کھائے اگرچہ مچھر کے پر کے برابر کسی چیز پر تو اس کے دل پر نشان ہو گا۔

وُکْتَةٌ - وہ نشان جو بطور نقطہ کے دوسرے رنگ کا نمودار ہو اسی سے کچی کھجور میں جب پختگی کے نقطے نمودار ہوتے ہیں تو کہتے ہیں وَکَّتَ (اس کی جمع وُکْتٌ ہے)۔

فَیَظَلُّ اَثَرُهَا کَاَثَرِ الْوَکْتِ - اس کا نشان ایسا رہ جاتا ہے جیسے دھبے پھنسی کے جب وہ اچھی ہو جاتی ہے۔

وَکْدٌ - قصد کرنا۔

وُکُوْدٌ - اقامت کرنا۔

وَکْدٌ - پہنچ جانا، مضبوط باندھنا۔

اَکَّدَهٗ اور وَکَّدَهٗ - اس کو مضبوط کیا، مستحکم کیا۔

تَاکِیْدٌ اور اِیْکَادٌ - مضبوط کرنا۔

تَوَکُّدٌ اور تَاَکُّدٌ - مضبوط ہونا، سخت ہونا۔

وَکْدٌ - سعی اور کوشش اور قصد اور عزم۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یَفِرُهُ الْمَنْعُ وَلَا یَکْدُهُ الْاِعْطَاءُ - شکر اس خدا کا جس کے خزانوں میں نہ دینا کچھ نہیں بڑھاتا اور اسی طرح دینا اس کے خزانوں کو کم نہیں کرتا (اس کے

خزانے تو بے انتہا ہیں اور بے نہایت چیز نہ کم ہوتی ہے نہ زیادہ ہوتی ہے)-

قَدْ اَوْكَدَتَاهُ يَدَاهُ وَ اَعْمَدَتَاهُ رِجْلَاهُ- اس کے ہاتھوں نے اس کو کام میں لگایا اور اس کے پاؤں نے اس کو متوجہ کیا (عرب لوگ کہتے ہیں: مَازَالَ ذٰلِكَ وَكْدِىْ ہمیشہ میرا طرز اور نکتہ مقصود یہ رہا)-

وَكْرٌ- گھونسلہ میں گھس جانا' ناک پر مارنا' بھر دینا-

وَكِيْرَة- وکیرہ کی یعنی نیا مکان بن جانے کی دعوت کرنا-

تَوْكِيْرٌ اور اِيْكَارٌ- بھر دینا' وکیرہ کرنا-

تَوَكُّرٌ- بھر جانا یا پیٹ بھر جانا' پرندے کا پوٹہ بھر جانا-

اِتِّكَارٌ- گھونسلہ بنانا-

وَكْرٌ- پرندے کا گھونسلہ-

نَهٰى عَنِ الْمُوَاكَرَةِ- بٹائی سے آپ نے منع فرمایا- (یعنی زمین دینا پیداوار کے ایک حصے کے بدلے جس کو مزارعت اور مخابرت بھی کہتے ہیں)-

نَهٰى عَنْ طُرُوْقِ الطَّيْرِ فِىْ وَكْرِهَا- پرندے کو اس کے گھونسلے میں چھیڑنے سے منع فرمایا-

لَاوَلِيْمَةَ اِلَّا فِىْ وِكَارٍ- دعوت جب ہی کرنا چاہیے جب گھر خریدا جائے (بعض نے کہا وِكَار وہ دعوت جو گھر تیار کرنے پر کی جاتی ہے یا خریدنے پر اور سفر سے آنے پر جو دعوت ہو اس کو نَقِيْعَه کہتے ہیں)-

وَكْزٌ- دھکیلنا' کونچنا' گھونسا مارنا یا ٹھڈی پر مارنا' لات لگانا' بھرنا' گاڑنا' دوڑنا-

تَوَكُّزٌ- ٹیکا دینا' بھر جانا-

فَوَكَزَ الْفِرْعَوْنِىَّ فَقَتَلَهٗ- حضرت موسیٰ نے فرعون کے قوم والے (یعنی قبطی) کو ایک گھونسا لگایا اس کو مار ڈالا- (حضرت موسیٰ کی نیت مار ڈالنے کی نہ تھی- آپ نے اس کو ظالم سمجھ کر تنبیہ کرنی چاہی- لیکن وہ ایک ہی گھونسے سے مر گیا)-

اِذْ جَاءَ جِبْرِيْلُ فَوَكَزَ بَيْنَ كَتِفَىَّ- اتنے میں جبریلؑ آئے اور میرے دونوں مونڈھوں کے بیچ میں ایک مکا لگایا-

وَكْزَةٌ- طعنہ اور ضربہ-

وَكْسٌ- کم ہونا' یا کم کرنا' ٹوٹا اٹھانا-

تَوْكِيْسٌ- کم کرنا' نقصان دینا-

اِيْكَاسٌ- ٹوٹا اٹھانا-

لَاوَكْسَ وَلَا شَطَطَ- نہ تو کمی ہے نہ زیادتی-

بَيْعُ الرِّبٰوا وَشِرَاؤُهٗ وَكْسٌ- سودی خرید و فروخت نقصان اٹھانا ہے-

مَنْ بَاعَ بَيْعَتَيْنِ فَلَهٗ اَوْكَسُهُمَا اَوِ الرِّبٰوا- جو شخص دو بیعیں کرے تو اس کو کم مقدار والی ملے گی' نہیں تو سود کھائے (خطابی نے کہا- میں نہیں جانتا کہ کسی نے اس حدیث کے ظاہر پر عمل کیا ہو اور کم قیمت والی بیع کو جائز رکھا ہو- مگر امام اوزاعی سے ایسا ہی منقول ہے کیونکہ اس میں دھوکا اور جہالت ہے- خطابی نے کہا اگر یہ حدیث صحیح ہو تو شاید اس کا مطلب یہ ہوگا کہ ایک معین چیز میں معاملہ کرے مثلاً کسی سے ایک دینار دے کر ایک قفیز گیہوں لینا ایک معیاد پر ٹھہرائے جب میعاد آ گئی تو اور میعاد بڑھا کر اس کو دو قفیز کر دیئے تو یہ دوسری بیع ہوئی جو اول بیع پر اتری- اب ان دونوں بیعوں میں وہ بیع بحال رہے گی جس کی مقدار کم ہے یعنی ایک قفیز والی بیع اگر دونوں بائع اور مشتری نے بیع ثانی کو بحال رکھا قبضہ سے پہلے تو سود میں مبتلا ہو گئے- کذا فی النہایہ)-

اِنَّهٗ كَتَبَ اِلَى الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ اِنِّىْ لَمْ اَخِسْكَ وَلَمْ اَكِسْكَ- حضرت امیر معاویہؓ نے حضرت حسینؓ کو لکھا کہ میں نے کوئی عہد تم سے نہیں توڑا نہ تم کو کچھ نقصان پہنچایا-

وَكْظٌ- دھکیل دینا' ہمیشہ کرنا-

مُوَاكَظَةٌ- مواظبت اور مداومت-

تَوَكُّظٌ- ملتوی ہونا-

اِلَّا مَادُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا قَالَ مُجَاهِدٌ اَىْ مُوَاكِظًا- مجاہد نے اِلَّا مَادُمْتَ عَلَيْهِ قَائِمًا کی تفسیر یوں بیان کی کہ ہمیشہ اس کے سر پر کھڑا رہے (سخت تقاضا کرے)-

وَكْعٌ- گھونسا لگانا' ڈنک مارنا' کاٹنا' گر پڑنا' جھک جانا' خاموش کر دینا-

وَكَاعَةٌ- سخت ہونا-

اِیْکَاعٌ - موٹا ہونا' سخت ہونا -

مُوَاکَعَۃٌ - نر کا مادہ پر چڑھنا -

اِیْکَاعٌ - سخت ہونا (جیسے اِسْتِیْکَاعٌ ہے) -

وَادْعٌ لَکُوْعٌ - بخیل' قابل ملامت -

وَکِیْعٌ - وہ بکری جس کے پیچھے دوسری بکریاں چلیں اور سخت مضبوط -

قَلْبٌ وَّکِیْعٌ وَّاعٍ - مضبوط دل یاد رکھنے والا -

سِقَاءٌ وَّکِیْعٌ - یعنی خوب مضبوط سلی ہوئی مشک -

وَکِیْعُ بْنُ الْجَرَّاحِ - حدیث کے مشہور امام ہیں -

شَکَوْتُ اِلٰی وَکِیْعٍ سُوْءَ حِفْظِیْ
فَاَرْشَدَنِیْ اِلٰی تَرْکِ الْمَعَاصِیْ

یعنی میں نے وکیع سے حافظہ کی خرابی کا شکوہ کیا - انھوں نے کہا تو گناہوں کو چھوڑ دے (اس کی وجہ یہ بیان کی کہ علم اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہے اور وہ گناہ گار کو نہیں ملتا - مثل مشہور ہے ''دروغ گورا حافظہ نہ باشد'') -

وَکْفٌ یا وُکُوْفٌ یا وَکِیْفٌ یا تَوْکَافٌ - ٹپکنا اور تھوڑا تھوڑا بہنا -

وَکَفٌ - مائل ہونا' ظلم کرنا' گناہ گار ہونا -

تَوْکِیْفٌ - پالان رکھنا -

مُوَاکَفَۃٌ - مواجہہ کرنا' مقابلہ کرنا -

اِیْکَافٌ - ٹپکنا' گناہ میں ڈالنا' پالان رکھنا -

تَوَکُّفٌ - نگرانی کرنا' اہتمام کرنا -

تَوَاکُفٌ - انحراف کرنا' کنارہ ہونا' مائل ہونا -

اِسْتِیْکَافٌ - ٹپکانے کی درخواست کرنا -

مَنْ مَّنَحَ مِنْحَۃً وَّکُوْفًا - جو شخص ایسا دودھیل جانور (اللہ کی راہ میں) دے جس کا دودھ برابر نکلتا رہے -

اِنَّہٗ تَوَضَّأَ وَاسْتَوْکَفَ ثَلٰثًا - آنحضرتؐ نے وضو کیا اور اعضاء سے تین تین بار پانی ٹپکایا -

خِیَارُ الشُّھَدَاءِ عِنْدَاللّٰہِ اَصْحَابُ الْوَکَفِ قِیْلَ وَمَنْ اَصْحَابُ الْوَکَفِ قَالَ قَوْمٌ تُکْفَأُ مَرَاکِبُھُمْ عَلَیْھِمْ فِی الْبَحْرِ - سب سے بہتر شہید اللہ تعالیٰ کے نزدیک وکف والے ہیں لوگوں نے پوچھا وکف والوں سے کیا مراد ہے - آپ نے فرمایا جن کے جہاز سمندر میں ان پر لوٹ جائیں (ان کے اوپر ہو جائیں اور وہ غرق ہو جائیں) -

لَیَخْرُجُنَّ نَاسٌ مِّنْ قُبُوْرِھِمْ عَلٰی صُوْرَۃِ الْقِرَدَۃِ بِمَا دَاھَنُوْا اَھْلَ الْمَعَاصِیْ ثُمَّ وَکَفُوْا عَنْ عِلْمِھِمْ وَاَھُمْ یَسْتَطِیْعُوْنَ - کچھ لوگ اپنی قبروں میں سے بندروں کی صورت میں نکلیں گے' اس وجہ سے کہ انھوں نے دنیا میں گناہ کرنے والوں سے چشم پوشی کی ہوگی اور جان بوجھ کر منع کرنے میں تقصیر کی ہوگی حالانکہ وہ اس کی قدرت رکھتے تھے (یعنی ان کو منع کرنے کی) -

مَاعَلَیْکَ مِنْ ذٰلِکَ وَکَفٌ - تیرے اوپر اس کام کی وجہ سے کوئی نقصان نہ ہوگا (یہ اہل عرب کا محاورہ ہے) -

اَلْبَخِیْلُ فِیْ غَیْرِ وَکَفٍ - گناہ کے سوا اور کاموں میں بخیل (زمخشری نے کہا وَکَفٌ گناہ اور عیب میں پڑ جانا) -

وَکَفَ الْمَطَرُ - مینہ برسا -

تَوَکَّفَ الْخَبَرَ - اس کا انتظار کیا یعنی خبر کا (کہ وہ واقع ہوئی یا نہیں - کذا فی النہایہ) -

اَھْلُ الْقُبُوْرِ یَتَوَکَّفُوْنَ الْاَخْبَارَ - قبر والے خبروں کی تلاش کرتے ہیں (جب کوئی نیا مردہ آتا ہے تو اس سے پوچھتے ہیں' دنیا کا کیا حال ہوا فلاں شخص کا کیا حال ہوا' اب کس قوم کا غلبہ ہے) -

اَلْحِمَارُ الْمُوْکَفَۃُ - پالان لگا ہوا گدھا -

اَکَفْتُ الْحِمَارَ یا اَوْکَفْتُہٗ - میں نے گدھے پر پالان رکھی -

اَلسَّطْحُ یُبَالُ عَلَیْہِ فَتُصِیْبُہُ السَّمَاءُ فَیَکِفُ فَیُصِیْبُ الثَّوْبَ - ایک مکان کی چھت پر لوگ پیشاب کریں پھر پانی برسے اور ٹپک کر کپڑے پر گرے -

وَکْلٌ - سونپ دینا' چھوڑ دینا' سپرد کر دینا' آہستہ چلنا' سستی کی وجہ سے -

تَوْکِیْلٌ - وکیل کرنا (وِکَالَۃٌ اسم مصدر ہے) -

وِکَالٌ - بری چال چلنا -

اِیْکَالٌ - سپرد کر دینا -

تَوَکُّلٌ - وکالت قبول کرنا' سپرد کر دینا' آہستہ چلنا' بھروسا رکھنا' اعتماد کرنا' عاجزی ظاہر کرنا-

تَوَکُّل - فقرا کی اصطلاح میں یہ ہے کہ اللہ پر بھروسا رکھنا اور خلق اللہ کے پاس جو کچھ ہے اس کی امید نہ رکھنا' اس سے مایوس ہو جانا-

مُوَاکَلَۃٌ اور تَوَاکُلٌ - ایک دوسرے کے ساتھ کھانا-

تَوَاکُلٌ - چھوڑ دینا-

اِتِّکَالُ - سپرد کر دینا' بھروسہ کرنا' اعتماد کرنا-

اَلْوَکِیْلُ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام وکیل بھی ہے کیونکہ وہ سب کی روٹی رزق کا ضامن اور کفیل ہے-

لَاتَکِلْنِیْ اِلٰی نَفْسِیْ طَرْفَۃَ عَیْنٍ فَاَھْلِكَ - اے پروردگار مجھ کو ایک پلک مارنے برابر بھی مجھ پر مت چھوڑ دے (اپنی حفاظت اور ضمانت مجھ پر سے مت سرکا) ورنہ میں تباہ ہو جاؤں گا-

وَکَلَھَا اِلَی اللّٰہِ - اس کو اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دیا (اللہ تعالیٰ پر چھوڑ دیا)-

مَنْ تَوَکَّلَ بِمَا بَیْنَ لَحْیَیْہِ وَرِجْلَیْہِ تَوَکَّلْتُ لَہٗ بِالْجَنَّۃِ - جو شخص اپنے دونوں جبڑوں کے درمیانی چیز (یعنی زبان) اور دونوں پاؤں کے درمیانی چیز (یعنی شرم گاہ) کا ذمہ لے (خدا کے حکم کے مطابق ان سے کام لے گا' شرع کے خلاف نہیں کرے گا) میں اس کے لیے بہشت کا ضامن ہوں (مطلب یہ ہے کہ زبان اور فرج کو قابو میں رکھے اکثر گناہ ان ہی دونوں سے سرزد ہوتے ہیں)-

اَتَیَاہُ یَسْأَلَانِہِ السِّعَایَۃَ فَتَوَاکَلَا الْکَلَامَ - دونوں ان کے پاس آئے زکوٰۃ کی تحصیل داری چاہتے تھے اور ہر ایک نے گفتگو کا بار دوسرے پر رکھا (یہ چاہا کہ دوسرا تقریر کرے)-

فَظَنَنْتُ اَنَّہٗ سَیَکِلُ الْکَلَامَ اِلَیَّ - میں سمجھا کہ وہ گفتگو میرے اوپر چھوڑ دے گا (مجھ کو بات کرنے دے گا)-

وَاِذَا کَانَ الشَّانُ اِتَّکَلَ - جب کوئی بڑا امر پیش آئے تو (خود نہ اٹھے) دوسروں پر بھروسا کرے (ان کے سپرد کر دے)-

اِنَّہٗ نَھٰی عَنِ الْمُوَاکَلَۃِ - آنحضرتؐ نے کاموں کو ایک دوسرے پر ڈال دینے سے منع فرمایا (کیونکہ اس سے نفرت اور ناخوشی پیدا ہوتی ہے اپنا اپنا کام اپنی ذات سے کرنا چاہئے- بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ سب کام ایک شخص پر ڈال دینا اور خود اس کی مدد نہ کرنا- بعض نے کہا "مُوَاکَلَۃِ" کے وہ معنی ہیں جو کتاب الالف کے باب الالف مع الکاف میں گزر چکے ہیں)-

کَانَ اِذَا مَشٰی عُرِفَ فِیْ مَشْیِہٖ اَنَّہٗ غَیْرُ غَرِضٍ وَلَا وَکِلٍ - جب آنحضرتؐ چلتے تو معلوم ہوتا کہ آپ کی چال میں ملال اور سستی نہیں ہے اور نہ عاجز کی سی چال ہے (جو اپنا کام دوسروں پر ڈال دے) یا نہ نامرد اور بزدل کی سی چال ہے (بلکہ بہادرانہ اور مستعدانہ چالاکی اور چستی کے ساتھ آپ کی چال ہوتی)-

وَلَّیْتُ رَأْسَہٗ امْرَأً غَیْرَ وَکِلٍ - (نسان بن انس نخعی نے حجاج سے کہا) میں نے امام حسین کا سر کاٹنا ایسے شخص پر رکھا جو عاجز اور نامراد نہ تھا (ایک روایت میں یوں ہے وَکَلْتُہٗ اِلٰی غَیْرِ وَکِلٍ - میں نے یہ کام ایسے کو دیا جو نامرد اور بزدل نہ تھا (اس سے اس نے اپنے تئیں مراد لیا)-

لَوْلَمْ تَکِلْہُ لَقَامَ لَکُمْ - اگر تم اس پر بھروسہ نہ کرتے تو وہ ہمیشہ قائم رہتا-

اِذًا یَتَّکِلُوْا - آپ ایسا کیجئے گا تو لوگ (اللہ تعالیٰ کی مغفرت پر) بھروسا کر لیں گے (نیک اعمال میں کوشش کرنا چھوڑ دیں گے- ایک روایت میں یَنْکُلُوْا ہے- یعنی نیک اعمال سے باز آ جائیں گے)-

اَفَلَا نَتَّکِلُ - (جب تقدیر کا لکھا ٹلتا نہیں) تو ہم تقدیر پر بھروسا کیوں نہ کر لیں (اور سست ہو کر بیٹھ جائیں' محنت سے فائدہ کیا اور تدبیر سے حاصل کیا)-

اِنَّ اللّٰہَ وَکَّلَ بِالرَّحِمِ - اللہ تعالیٰ نے ماں کے رحم پر ایک فرشتہ مقرر کیا ہے-

وَکَّلَنِی النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِحِفْظِ زَکٰوۃِ رَمَضَانَ - آں حضرتؐ نے مجھ کو رمضان کی زکوٰۃ کی نگہبانی پر مقرر کیا-

اِنْ اُوْتِیْتَهَا عَنْ مَسْئَلَةٍ وُكِّلْتَ اِلَیْهَا وُكِلْتَ اِلَیْهَا - اگر تو سرداری اور حکومت کو درخواست کر کے لے گا تو پھر تو چھوڑ دیا جائے گا (اللہ تعالیٰ کی تائید اور مدد تجھ پر سے اٹھ جائے گی' اگر بے درخواست تجھ کو دی جائے تو اللہ تعالیٰ کی مدد تیرے ساتھ ہو گی- ایک روایت میں اُكِلْتَ اِلَیْهَا ہے معنی وہی ہیں)-

بَابُ وَكَالَةِ الْمَرْاَةِ الْاِمَامُ - ایک عورت کو امام اور حاکم وکیل کرے-

تَوَكَّلَ اللّٰهُ لِلْمُجَاهِدِ اِنْ تَوَفَّاهُ اَنْ یَّدْخُلَ الْجَنَّةَ - اللہ تعالیٰ اس شخص کے لیے جو جہاد کے واسطے نکلے اور مر جائے اس امر کا ضامن ہے کہ وہ بہشت میں جائے گا (اگر مارا جائے تو بھی بہشت ملے گی- اگر مرے نہیں اور مال غنیمت لے کر آئے تو اجر اور ثواب لے کر لوٹے گا- یعنی دنیا کا مال بھی ملے گا اور آخرت کا ثواب بھی)

مَنْ یَّتَوَكَّلُ عَلَى اللّٰهِ - جو شخص اللہ تعالیٰ پر بھروسا کرے اسباب کو حاصل کر کے (تو اسباب حاصل کرنا توکل کے خلاف نہیں ہے- آنحضرتؐ سب سے زیادہ متوکل تھے مگر یہ حکم دیا کہ اونٹ کو باندھ دے پھر اللہ تعالیٰ پر بھروسا کر اور جنگ احد میں دو زرہیں تلے اوپر پہنیں اور روزی حاصل کرنے کے لئے کوشش نہ کرنے کو حرام فرمایا یہاں تک کہ اگر کوئی اپنی جگہ بیٹھ کر آسمان سے کھانا اترنے کا انتظار کرتا رہے اور مر جائے تو اس کو خودکشی کا عذاب ہوگا)-

لَوْ تَوَكَّلْتُمْ عَلَى اللّٰهِ حَقَّ التَّوَكُّلِ - اگر تم اللہ تعالیٰ پر ایسا بھروسہ کرو جیسا کرنا چاہئے (تو اللہ تعالیٰ تم کو اس طرح روزی دے گا جیسے پرندوں کو دیتا ہے- صبح کو خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھرے آتے ہیں- مجمع البحار میں ہے کہ اللہ تعالیٰ پر توکل جیسا چاہئے وہ یہ ہے کہ فاعل اور مسبب اللہ تعالیٰ کو سمجھے اور جو کچھ ملے روٹی' رزق' روپیہ' پیسہ وغیرہ وہ اللہ تعالیٰ کا دیا ہوا سمجھے مگر اس کے ساتھ حلال طریقوں سے روٹی کمانے کی فکر کرتا رہے- یہ نہیں کہ ہاتھ پاؤں ڈال کر اپاہج بن جائے- امام غزالیؒ کہتے ہیں جاہل یہ خیال کرتے ہیں کہ کمانا اور محنت کرنا چھوڑ دینا' اس کا نام توکل ہے یہ باطل ہے انتہی)-

مَنِ الْتَمَسَ رِضَاءَ النَّاسِ بِسَخَطِ اللّٰهِ وَكَلَهُ اللّٰهُ اِلَى النَّاسِ - جو شخص لوگوں کی خوشی کا طالب ہو اللہ کو ناراض کر کے تو اللہ تعالیٰ اس کو لوگوں ہی کے سپرد کر دے گا- (اپنی حفاظت اس پر سے اٹھا لے گا- اب وہ اس کا خمیازہ پائے گا- وہی لوگ جن کی رضامندی چاہتا تھا اس کے دشمن بن جائیں گے اس کو ذلیل وخوار کریں گے)-

سَیَكِلُ الْكَلَامَ اِلَیَّ - وہ بات کرنا مجھ پر چھوڑ دے گا-

ثُمَّ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ لِئَلَّا یَتَّكِلَ رَجُلٌ وَّلَا یَیْاَسُ - ابن شہاب نے کہا (ابن عباسؓ نے ایک حدیث امید کی بیان کی تو دوسری حدیث خوف کی بیان کر دی) اس ڈر سے کہیں ایسا نہ ہو لوگ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر بھروسا کر کے نیک اعمال میں کوشش چھوڑ دیں یا رحمت سے مایوس نہ ہو جائیں (اور قرآن شریف میں اللہ تعالیٰ نے یہی طرز اختیار کیا ہے- رجا کے ساتھ خوف کی آیتیں لگا دی ہیں- واعظ کو بھی چاہئے کہ رجا اور خوف دونوں کی آیات اور احادیث سنائے' بلکہ خوف کی زیادہ سنانا چاہئے)

فَتَوَاكَلْنَا الْكَلَامَ - اس کے معنی کتاب الصاد میں گزر چکے باب الصاد مع الراء میں-

لَاتَكِلْهُمْ اِلَیَّ فَاَضْعُفُ عَنْهُمْ - ان کو میرے سپرد مت کر دے ایسا نہ ہو میں ان کی خبر گیری کی طاقت نہ رکھوں (عاجز ہو جاؤں)-

رَجُلٌ وُّكَلَةٌ - وہ شخص جو اپنے کام دوسروں پر ڈال دے-

مَنْ تَعَلَّقَ شَیْئًا وُّكِلَ بِهٖ - جو شخص کسی دوا پر اعتقاد رکھے کہ اس سے شفا ہو گی وہ اسی دوا پر چھوڑ دیا جائے گا اب دوا کیا کر سکتی ہے اس کو کبھی شفا نہ ہو گی ہاں شافی اللہ کو سمجھ کر دوا کرے اس اعتقاد سے کہ اگر اللہ تعالیٰ چاہے گا تو اس دوا میں اثر دے گا- تو یہ مومنوں کا طریق ہے)-

فَاِنَّ اللّٰهَ تَوَكَّلَ لِیْ بِالشَّامِ وَاَهْلِهٖ - اللہ تعالیٰ نے شام کے ملک کی اور شام والوں کی میرے لئے ضمانت کی ہے (یعنی قیامت تک شام میں حکومت اسلام رہے گی- البتہ قیامت کے

قریب شام کا ملک نصاریٰ لے لیں گے اور وابق یا اعماق تک جو مدینہ کے قریٰ ہے ان کی حکومت آ جائے گی اس وقت امام مہدی ظاہر ہوں گے)۔

كَانَ لَا يَكِلُ طَهُوْرَهٗ اِلٰى اَحَدٍ وَّلَا صَدَقَتَهٗ۔ آنحضرتؐ اپنی طہارت اور صدقہ خیرات کا کام کسی کے سپرد نہیں کرتے تھے (مجھ کو اس حدیث کی صحت میں کلام ہے۔ آپ نے طہارت میں متعدد صحابہؓ سے مدد لی ہے۔ عبداللہ بن مسعودؓ آپ کی طہارت کا پانی ہمیشہ ساتھ رکھتے تھے۔ اب یہ جو حضرت عمرؓ سے بزار اور رافعی نے نکالا کہ میں نے آنحضرتؐ کو وضو کا پانی کھینچتے دیکھا' میں نے چاہا کہ آپ کی مدد کروں' لیکن آپ نے فرمایا میں نہیں چاہتا کہ وضو پر کوئی میری مدد کرے۔ تو نووی نے کہا یہ روایت باطل ہے اس کی کوئی اصل نہیں)۔

اَلتَّوَكُّلُ اِلَى اللّٰهِ اَلْعِلْمُ بِاَنَّ الْمَخْلُوْقَ لَا يَضُرُّ وَلَا يَنْفَعُ وَلَا يُعْطِيْ وَلَا يَمْنَعُ وَاسْتِعْمَالُ الْيَاْسِ مِنَ النَّاسِ۔ اللہ تعالیٰ پر توکل یہ ہے کہ آدمی یہ جان لے کہ مخلوق نہ نفع پہنچا سکتی ہے نہ نقصان دے سکتی ہے نہ روک سکتی ہے اور لوگوں سے ناامید ہو جائے (جب بندہ ایسا سمجھے گا تو اب نیک عمل خالص خدا کے لئے کرے گا اور اللہ کے سوا کسی سے نہیں ڈرے گا نہ کسی سے کوئی امید اور طمع رکھے گا)۔

قِيْلَ لَهٗ مَاحَدُّ التَّوَكُّلِ قَالَ اَلْيَقِيْنُ قِيْلَ فَمَاحَدُّ الْيَقِيْنِ قَالَ اَنْ لَّا يَخَافَ مَعَ اللّٰهِ شَيْئًا۔ آپ سے پوچھا گیا توکل کیا ہے۔ فرمایا' یقین پھر پوچھا گیا یقین کیا ہے: فرمایا اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی سے نہ ڈرنا۔

اَلْمُقْتَدِيْ بِصَلٰوتِهٖ لَا يَنْبَغِيْ لَهٗ اَنْ يَّقْرَاَ اَيَكِلُهٗ اِلَى الْاِمَامِ۔ مقتدی کو قرأت کرنا (یعنی سورت پڑھنا) ضروری نہیں اس کو امام کے سپرد کر دے (امام کی قرأت اس کی قرأت ہے)۔

وَكَّلَ اللّٰهُ الرِّزْقَ بِالْحُمْقِ وَوَكَّلَ الْحِرْمَانَ بِالْعَقْلِ وَوَكَّلَ الْبَلَاءَ بِالصَّبْرِ۔ اللہ تعالیٰ نے حماقت اور نادانی کے ساتھ روزی لگا دی ہے (عقل کے ساتھ محرومی اور آزمائش کے ساتھ صبر کو متعین کر دیا ہے))۔

سعدیؒ

به ناداں آں چناں روزی رساند
که دانا اندراں حیراں بماند[1]

اور عقلمندی کے ساتھ محرومی۔

گر زمیں را بہ آسماں دوزی
نہ دہندت زیادہ از روزی[2]

اور صبر کے ساتھ بلا (صابروں کا ہی امتحان ہوتا ہے' ان پر طرح طرح کی بلائیں آتی ہیں۔ حضرت ایوبؑ کا قصہ دیکھو)۔

مُتَوَكِّلُ عَلَى اللّٰهِ۔ یہ ایک خلیفہ عباسی کا نام تھا۔ اس نے اپنے وقت میں اہل حدیث کی مدد کی اور جہمیہ اور معتزلہ کی خوب سرکوبی کی۔ امام احمد کو اعزاز کے ساتھ چھوڑ دیا۔ معتزلہ اور جہمیہ اس کے ڈر سے غائب ہو گئے جن کا کئی خلافتوں سے زور ہو رہا تھا۔

وَكْمٌ ۔ رنج دینا' میٹ دینا۔
كِمَةٌ ۔ غمگین ہونا۔
وَكَمَهُ الْاَمْرُ ۔ اس کام نے اس کو رنج دیا۔
وَكْنٌ ۔ تیز چلنا' بیٹھنا' انڈا سینا۔
تَوَكُّنٌ ۔ بہ معنی تمکن ہے۔
وُكْنَةٌ اور **وَكْنٌ** ۔ پرندے کا گھونسلہ۔

اَقِرُّوا الطَّيْرَ عَلٰى وُكُنَاتِهَا۔ پرندوں کو ان کے آشیانوں میں رہنے دو (ان کو وہاں سے نہ نکالو' ان کا گھونسلہ اکھاڑ کر نہ پھینکو)۔

وَكْيٌ ۔ سر بندھن سے باندھنا' ڈاٹ لگانا' بخیلی کرنا۔
وِكَاءٌ ۔ سر بندھن۔

اَعْرِفْ وِكَاءَ هَا وَ عِفَاصَهَا۔ اس کا سر بندھن (وہ دھاگا جس سے تھیلی باندھتے ہیں) اور اس کا ظرف لوگوں سے

---

[1] احمق کو دیکھ کیسے بآسانی رزق مل جاتا ہے جب کہ بڑے بڑے عقلمند حیران وسرگرداں ہیں۔ (م)

[2] اگر زمین وآسمان دونوں مل بھی جائیں تو تب بھی مقدر سے زیادہ رزق فراہم نہیں کر سکتے۔ (م)

پچھوا-

اَلْعَيْنُ وِكَاءُ السَّهِ- آنکھ سرین کی سربندھن ہے- (جب تک آدمی جاگتا رہتا ہے تو سرین کی خبر رہتی ہے کیا چیز اس میں سے نکلی- جب سو گیا تو گویا ڈاٹ کھل گئی اب حدث ہو تو بھی خبر نہ ہو گی)-

نَهٰى عَنِ الدُّبَّاءِ وَالْمُزَفَّتِ وَعَلَيْكُمْ بِالْمُوْكٰى- کدو کی تونبی اور رالی لاکھی برتن میں نبیذ بھگونے سے منع فرمایا اور یہ کہا کہ سربندھی ہوئی مشکل میں نبیذ بھگونا لازم کر لو- (کیونکہ سربندھی مشک میں اگر نبیذ تیز ہو جائے تو وہ پھٹ جاتی ہے اس لئے اس کو دیکھتے رہنا پڑتا ہے)

اَوْكُوا الْاَسْقِيَةَ- مشکوں کا منہ باندھ دیا کرو ایسا نہ ہو میں کیڑا یا زہریلا جانور گھس جائے-

وَلٰكِنِ اشْرَبْ فِيْ سِقَاءِ كَ وَاَوْكِهٖ- اپنی مشک میں پی اور اس کا منہ باندھ دے-

مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ اَوْكِيَتُهُنَّ- سات مشکیں پانی کی جن کے سربندھن نہ کھولے گئے ہوں (کیونکہ وہ پانی صاف اور ستھرا ہوگا اس کو لوگوں کے ہاتھ نہیں لگے)

اَعْطِيْ وَلَا تُوْكِيْ فَيُوْكٰى عَلَيْكِ- اللہ کی راہ میں دیئے چلی جا اور باندھ کر نہ رکھ ورنہ تیری روزی بھی باندھ دی جائے گی (شمار سے آئے گی اور جو بے شمار دی جائے گی تو اللہ تعالیٰ بھی بے شمار دے گا)-

اُوْكِيَ عَلٰى مِسْكٍ- جیسے مشک کی تھیلی کا منہ باندھ دیا گیا-

كَانَ يُوْكِيْ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ سَبْعًا- صفا اور مروہ میں جب دوڑتے تو اپنا منہ باندھ لیتے (یعنی باتیں نہ کرتے یا خوب زور سے دوڑتے)-

لَا تَشْرَبُوْا اِلَّا مِنْ ذِيْ اِكَاءٍ- اسی مشک سے پانی پیو جس کا منہ باندھ دیا گیا ہو-

لَوْ كَانَتْ لِاَلْسِنَتِكُمْ اَوْكِيَةٌ لَحَدَّثْتُ كُلَّ امْرِئٍ بِمَالَهٗ وَعَلَيْهِ- اگر تمہاری زبانوں میں بندھن ہوتے (تم راز فاش نہ کرتے) تو میں ہر شخص کے نفع اور نقصان اس کو بتلا دیتا-

اَوْكِ حَلْقَكَ- خاموش رہ منہ بند رکھ-

اِسْتَوْكَى السِّقَاءُ- مشک بھر گئی-

اِسْتَوْكَى الْبَطْنُ- قبض ہو گیا-

بابُ الواو مع اللام

وَلْتٌ- گھٹانا کم کرنا (جیسے اِيْلَاتٌ ہے)-

وَتُوْلِتُوْا اَعْمَالَكُمْ- اپنے عملوں کا ثواب کم کر دو-

لَا يَلِتْكُمْ مِنْ عَمَلِكُمْ شَيْئًا- وہ تمہارے کسی عمل کا ثواب کم نہیں کرے گا-

وَلْثٌ- مارنا ضعیف وعدہ کرنا ہمیشہ رہنا بھاری کرنا-

لَوْلَا وَلْثٌ عُقِدَلَكَ لَاَمَرْتُ بِضَرْبِ عُنُقِكَ- اگر ایک ضعیف وعدہ (یا مضبوط وعدہ) نہ ہوتا تو میں تیری گردن مارنے کا حکم دیتا-

وَلْثُ السَّحَابِ- ابر کی تھوڑی تری-

كَانَ يَكْرَهُ شِرَاءَ سَبْيِ زَابَلَ وَقَالَ اِنَّ عُثْمَانَ وَلَثَ لَهُمْ وَلْثًا- زابل کے قیدیوں کو خریدنا ابن سیرین مکروہ جانتے تھے اور کہتے تھے کہ حضرت عثمانؓ نے ان سے کچھ عہد کیا تھا-

اُسْكُتْ حَتّٰى نَاْخُذَ مِنْ مُحَمَّدٍ وَلْثًا- خاموش رہ یہاں تک کہ ہم محمدؐ سے ایک عہد لے لیں (یہ ابوسفیان نے ابان بن سعید سے کہا)

وَلَجٌ یا وُلَجَةٌ- بہت گھسنے والا-

وُلُوْجٌ اور لِجَةٌ- گھسنا اندر جانا داخل ہونا-

اِيْلَاجٌ- اندر گھسیڑنا-

تَوْلِيْجٌ- اپنی زندگی میں مال واسباب واولاد کو بانٹ دینا تاکہ لوگ اس سے سوال کرنے سے باز آجائیں-

تَوَلُّجٌ اور اِتِّلَاجٌ- داخل ہونا-

لَا يُوْلِجُ الْكَفَّ لِيَعْلَمَ الْبَثَّ- اپنا ہاتھ اندر نہیں ڈالتا کہ عورت کا عیب معلوم کرے (یہ خاوند کی تعریف ہے- بعض نے کہا ہجو ہے کہ عورت کو ہاتھ لگا کر اس کی دکھ بیماری نہیں پوچھتا خبر نہیں لیتا)-

عُرِضَ عَلَیَّ کُلُّ شَیْءٍ تُوْلَجُوْنَہٗ- میرے سامنے ہر ایک مقام پیش کیا گیا- جس میں تم (قیامت کے بعد) جاؤ گے (بہشت اور دوزخ کے مقامات)-

اِیَّاکَ وَالْمُنَاخَ عَلٰی ظَھْرِ الطَّرِیْقِ فَاِنَّہٗ مَنْزِلٌ لِلْوَالِجَۃِ- تو عین راستہ پر مت اتر (اپنے جانوروں کو وہاں مت بٹھا) کیونکہ راستہ پر چھپنے والے جانور (درندے اور سانپ وغیرہ) گزرتے ہیں-

اِنَّ اَنَسًا کَانَ یَتَوَلَّجُ عَلَی النِّسَاءِ وَھُنَّ مُکَشَّفَاتُ الرُّءُوْسِ- انسؓ عورتوں میں چلے جاتے' ان کے سر کھلے ہوتے (کیونکہ وہ کم سن تھے دوسرے خادم خاص تھے آنحضرتؐ کے ان کو ہر وقت آنے جانے کی ضرورت پڑتی-

خَیْرَ الْمَوْلِجِ- داخل ہونے کی بھلائی یا جہاں داخل ہوں اس کی بھلائی-

اَقَرَّ بِالْبَیْعَۃِ وَادَّعَی الْوَلِیْجَۃَ- بیعت کا اقرار کیا اور دلی دوستی کا دعویٰ کیا-

وَلِیْجَۃ - گہرا جگری دوست' خاص الخاص دوست محرم راز-

وَاضِحُ الْوَلَایِجِ- اسلام کے دین کی اندر کی باتیں سب کھلی ہوئی ہیں (عقل کے موافق ہیں لغویات اور خرافات اور خلاف شرم و حیا اور خلاف عقل سلیم باتیں جیسے دوسرے دینوں میں ہیں' اسلام ان سے پاک ہے)-

اِمْرَاَۃٌ صَخَّابَۃٌ وَّ لَّاجَۃٌ- چلانے والی گلہ کرنے والی بہت گھسنے والی (ہر ہر گھر میں آنے جانے والی)-

لَابُدَّمِنْ فِتْنَۃٍ یَّسْقُطُ فِیْھَا کُلُّ بِطَانَۃٍ وَّ وَلِیْجَۃٍ- ایک فتنہ ضرور ایسا ہوگا جس میں ہر ایک راز دار خاص الخاص دوست بھی الگ ہو جائے گا-

وَلَدٌ یا وُلْدٌ یا وِلْدٌ یا وَلْدٌ- جس کو کوئی جنے مرد ہو خواہ عورت-

وِلَادٌ اور وِلَادَۃٌ اور اِلَادَۃٌ اور لِدَۃٌ اور مَوْلِدٌ- جننا-

تَوْلِیْدٌ- جنانا' پیدا کرنا-

اِیْلَادٌ- زچگی کا وقت آ جانا-

تَوَلُّدٌ- پیدا ہونا-

تَوَالُدٌ- کثرت سے پیدا ہونا' ایک دوسرے سے پیدا ہونا-

اِسْتِیْلَادٌ- اولاد چاہنا' حاملہ کرنا' لونڈی کی اولاد اس کے مالک سے ہونا-

وَلِیْدٌ- بچہ اور غلام-

وَلِیْدَۃ- بچی اور لونڈی-

وَاقِیَۃٌ کَوَاقِیَۃِ الْوَلِیْدِ- یا اللہ ایسی حفاظت چاہتا ہوں جیسے بچہ کی حفاظت کی جاتی ہے (بعض نے کہا ولید سے حضرت موسیٰ مراد ہیں ان کی طرح مجھ کو میری قوم کے شر سے بچائے رکھ)-

اَلْوَلِیْدُ فِی الْجَنَّۃِ- چھوٹا بچہ بہشت میں رہے گا-

اَلْمَوْلُوْدُ فِی الْجَنَّۃِ- اس کے بھی وہی معنی ہیں-

لَاتَقْتُلُوْا وَلِیْدًا- بچہ کو مت مارو- (یعنی جہاد میں اور جنگ میں نابالغ بچوں کو مت مارو)-

لَاتَقْتُلُوا النِّسَاءَ وَالْوِلْدَانَ- عورتوں اور بچوں کو مت مارو (البتہ اگر عورت لڑتی ہو اور مقابلہ کرتی ہو تب اس کا مارنا درست ہے)-

تَصَدَّقْتُ عَلٰی اُمِّیْ بِوَلِیْدَۃٍ- میں نے اپنی ماں کو ایک لونڈی صدقہ میں دی-

وَمِنْ شَرِّ وَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ- اور ابلیس اور اس کی اولاد کے شر سے (ابلیس سب شیطانوں کا باپ ہے)-

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ- قرآن میں جو ہے "وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ" تو وہاں سے والد سے حضرت آدمؑ اور ماولد سے ان کی اولاد مراد ہے-

فَاَعْطٰی شَاۃً وَالِدًا- ایک جننے والی بکری دی (جو بہت جنا کرتی تھی شَاۃٌ وَّالِدٌ حاملہ بکری کو بھی کہتے ہیں)-

مَاوَلَّدْتَ یَارَاعِیْ- ارے چرواہے تو نے کیا جنایا (یعنی تیری بکری کیا جنی- بعض نے مَاوَلَدَتْ پڑھا ہے یعنی بکری کیا جنی؟)-

مَاوَلَّدْتَ یَا فُلَانُ قَالَ بُھْمَۃً- تو نے کیا جنایا اس نے

کہا بھیڑ کی بچی یا بھیڑ کا بچہ۔
فَانْتَجَ هٰذَانِ وَوَلَّدَ هٰذَا - ان دونوں کے جانوروں کے بچے پیدا ہوئے اور اس نے بھی جنایا۔
اَنَا وَلَّدْتُ عَامَّةَ اَهْلِ دَارِنَا - میں نے اپنے گھر والوں اکثر عورتوں کو جنایا (یعنی میں دائی جنائی تھی)۔
مُوَلِّدَة - دائی جنائی۔
اَنَا وَلَّدْتُكَ - (انجیل شریف میں یہ اترا تھا کہ) میں نے تجھ کو جنایا (یعنی تو میری نگرانی میں پیدا ہوا - نصاریٰ نے اس کو اَنَا وَلَدْتُكَ بہ تخفیف لام پڑھا - جس کے معنی یہ ہوگئے کہ میں نے تجھ کو جنا یعنی تو میرا بیٹا ہے اور میں تیرا والد ہوں - اور گمراہ ہوگئے)۔
لَايَزَالُ اَمْرُ النَّاسِ مُوَامًّا مَّالَمْ يَنْظُرُوْا فِى الْقَدْرِ وَالْوِلْدَانِ - لوگوں کا کام ہمیشہ درست رہے گا جب تک تقدیر اور بچوں میں نظر نہ کریں گے (یعنی تقدیر میں بحث اور گفتگو نہ کریں گے اور بچوں کو حکومت اور خلافت نہ دیں گے)۔
اِنَّ رَجُلًا اِشْتَرٰى جَارِيَةً شَرَطُوْا اَنَّهَا مُوَلَّدَةٌ فَوَجَدَهَا تَلِيْدَةً - ایک شخص نے ایک لونڈی خرید اور یہ شرط ٹھہری کہ وہ مولدہ ہو (یعنی عرب کی پیدائش) پھر وہ عجم کی پیدائش نکلی۔
فَاِنَّ اَبِىْ وَوَالِدَهٗ - میرے باپ ثابت اور ان کے باپ منذر اور ان کے باپ حرام یہ چاروں (یعنی بیٹا' باپ' دادا' سکر دادا ہر ایک ان میں سے ایک سو بیس برس تک زندہ رہا - یہ ایک نادر واقعہ ہے۔
مترجم: کہتا ہے یونانی اور مسلمانی حکیموں نے لکھا ہے کہ انسان کی عمر طبعی ایک سو بیس سال کی ہے مگر بعض آدمی ایسے گزرے ہیں کہ ان کی عمر اس سے بھی زیادہ ہوئی ہے' جیسے حضرت سلیمان فارسیؓ)۔
مَامِنْ مَّوْلُوْدٍ اِلَّا يُلَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ - ہر بچہ فطرت الٰہی کے موافق پیدا ہوتا ہے (وُلِدَ کو يُلَدُ کر لیا - ایک روایت میں يولد ہے)۔
اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِىْ وَلِوَالِدَىَّ وَلِمَنْ تَوَالَدَ - یا اللہ! مجھ کو اور میرے ماں باپ اور جو میرے ساتھ پیدا ہوئے (بھائی بہن) سب کو بخش دے (بعض نے تَوَالَدَ سے جنانے والی مراد لی ہے)۔
حَامِلُكَ عَلٰى وَلَدِ نَاقَةٍ فَقَالَ مَا اَصْنَعُ بِوَلَدِهَا - (ایک شخص نے آنحضرتؐ سے سواری کے لیے اونٹ مانگا) آپ نے فرمایا میں تجھ کو اونٹنی کا ایک بچہ دوں گا - اس نے کہا بچہ کو لے کر میں کیا کروں گا (اس پر سواری نہیں ہو سکتی) آپ نے فرمایا کا ہر اونٹ اپنی ماں کا بچہ نہیں ہوتا) یہ مزاح تھا وہ شخص یہ سمجھا کہ آپ مجھ کو چھوٹا بچہ دیں گے جو سواری کے لائق نہ ہوگا)۔
اَرْبَعَةٌ مِّنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِيْلَ - چار اسماعیل کی اولاد میں سے۔
لَايَدْخُلُ الْجَنَّةَ وَلَدُ زِنْيَةٍ - ولد الزنا بہشت میں نہیں جائے گا (یہ تعلیقاً زانی کو ڈرانے کے لیے فرمایا اور نہ وَلَدُ الزِّنَا بے قصور ہے قصور اس کے باپ کا ہے - بعض نے بہشت سے وہ بہشت مراد لی ہے جہاں حلال زادے رہیں گے - یا یہ مطلب ہے کہ دوسرے بہشتیوں کے ساتھ نہیں جائے گا بلکہ ایک مدت کے بعد)۔
اِنَّ ابْنَ وَلِيْدَةِ زَمْعَةَ مِنِّىْ - (عتبہ بن ابی وقاص نے مرتے وقت اپنے بھائی سعد بن ابی وقاص سے کہا) زمعہ کی لونڈی کا بیٹا میرا بیٹا ہے (میرے نطفہ سے پیدا ہوا ہے - عربوں کی عادت تھی لونڈیوں سے کسب کراتے اور مالک بھی ان سے صحبت کرتے اولاد ہوتی تو جو کوئی اس کو اپنا بچہ قرار دیتا اس کا بچہ کر دیتے - اگر اختلاف ہوتا تو قیافہ شناس کو بلاتے' اس کی شناخت پر عمل کرتے)۔
اَلطَّاهِرُ لِدَاتُهٗ - اس کی پیدائشیں سب پاک ہیں۔
اَعْتِقْهَا فَاِنَّهَا مِنْ وُّلْدِ اِسْمَاعِيْلَ - اس کو آزاد کر دے وہ اسماعیل کی اولاد ہے۔
كَيْفَ اُقَسِّمُ مَالِىْ فِىْ وَلَدِىْ - میں اپنے مال کو اپنی اولاد میں کیونکر تقسیم کروں (ہر ایک کو کتنا دوں)۔
هُمْ مِنْ خَدَمِ الْجَنَّةِ عَلٰى صُوْرَةِ الْوِلْدَانِ - مشرکوں کے بچے بہشتیوں کے خادم بنیں گے بچوں کی شکل میں۔

اِذَا سَبَقَ مَاءُ الرَّجُلِ مَاءَ الْمَرْأَةِ فَالْوَلَدُ يُشْبِهُ اَبَاهُ وَعُمُوْمَتَهٗ وَ اِذَا سَبَقَ مَاءُ الْمَرْأَةِ عَلٰى مَاءِ الرَّجُلِ فَهُوَ يُشْبِهُ اُمَّهٗ وَ اَخْوَاتِهٖ- جب مرد کی منی عورت پر غالب آتی ہے تو بچہ اپنے باپ اور چچاؤں کے مشابہ ہوتا ہے اور جب عورت کی منی مرد کی منی پر غالب ہوتی ہے تو بچہ اپنی ماں اور خالہ کے مشابہ ہوتا ہے-

مَاءُ الرَّجُلِ اَبْيَضُ وَمَاءُ الْمَرْأَةِ اَصْفَرُ فَاِذَا اجْتَمَعَا فَعَلَا مَنِيُّ الرَّجُلِ مَنِيَّ الْمَرْأَةِ وَلَدَتْ ذَكَرًا بِاِذْنِ اللّٰهِ وَاِذَا عَلَامَنِيُّ الْمَرْأَةِ مِنِيَّ الرَّجُلِ وَلَدَتْ اُنْثٰى بِاِذْنِ اللّٰهِ- مرد کا پانی (منی) سفید ہوتا ہے' عورت کا زرد' جب دونوں پانی ملتے ہیں تو اگر مرد کا پانی عورت کے پانی کے اوپر آ جاتا ہے تو بچہ بہ حکم الٰہی نر پیدا ہوتا ہے اور اگر عورت کا پانی مرد کے پانی کے اوپر آ جاتا ہے تو بہ حکم الٰہی مادہ پیدا ہوتی ہے-

لَمْ اَجِدْ لِوَلَدِ اِسْمَاعِيْلَ عَلٰى وَلَدِ اِسْحَاقَ فَضْلًا فِيْ كِتَابِ اللّٰهِ- میں نے تو اللہ کی کتاب میں اسماعیلؑ کی اولاد میں کوئی فضیلت اسحاق کی اولاد پر نہیں پائی (مسلمان ہو جائیں تو دونوں برابر ہیں مگر فَاِنَّهَا مِنْ وُلْدِ اِسْمَاعِيْلَ سے یہ نکلتا ہے کہ اسماعیلؑ کی اولاد کی فضیلت ہے چونکہ پیغمبر آخر الزماں اور امام اور بنی ہاشم سب اسماعیلؑ کی اولاد میں ہیں- میں کہتا ہوں ادھر اسحاق کی اولاد میں بھی تمام بنی اسرائیل کے پیغمبر ہیں)-

لَمْ يُوْلَدْ فَيَكُوْنُ فِي الْعِزِّ مُشَارِكًا وَّلَمْ يَلِدْ فَيَكُوْنُ مَوْرُوْثًا هَالِكًا- اللہ تعالیٰ کو کسی نے نہیں جنا ورنہ جس نے جنا ہوتا وہ اللہ کا برابر والا ہوتا عزت اور عظمت میں اور نہ اللہ نے کسی کو جنا ورنہ اس کا بیٹا اس کا وارث ہوتا اور وہ ہلاک ہو جاتا (بعض نسخوں میں اس کے برعکس ہے اور میرے نزدیک وہی صحیح ہے- واللہ اعلم)

وَلْعٌ یا وَلَعَانٌ- ہلکا ہونا' جھوٹ بولنا' حق اڑا لینا' روکنا-

وَلُوْعٌ- متعلق ہونا-

اِيْلَاعٌ- اغوا کرنا' تحریص کرنا' بہکانا' ابھارنا-

وَالِعٌ- جھوٹا-

وَلْعٌ وَّالِعٌ- بڑا جھوٹ-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشَّرِّ وَلُوْعًا- میں تیری پناہ چاہتا ہوں برائی پر بہکائے جانے سے-

اِنَّهٗ كَانَ مُوْلِعًا بِالسِّوَاكِ- آنحضرت ﷺ مسواک کرنے کے بڑے حریص (شوقین) تھے-

اَوْلَعْتُ قُرَيْشًا بِعَمَّارٍ- میں نے قریش کو عمار پر ابھارا-

وَلْغٌ یا وُلْغٌ یا وُلُوْغٌ یا وَلَغَانٌ- چپڑ چپڑ کر کے پینا یعنی زبان کے کنارے سے پینا جیسے کتا پیتا ہے-

وَلُوْغٌ- کھانا-

اِيْلَاغٌ- پلانا-

مُسْتَوْلِغٌ- جس کو مذمت اور عار کی پرواہ نہ ہو-

اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ فِيْ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ- جب تمہارے برتن میں کتا چپڑ چپڑ کر کے پیے-

طُهُوْرُ اِنَاءِ اَحَدِكُمْ اِذَا وَلَغَ الْكَلْبُ اَنْ يَّغْسِلَهٗ سَبْعًا- تم میں سے کسی کے برتن کی طہارت جب کتا اس میں چپڑ چپڑ کر کے پیے یہ ہے کہ اس کو سات بار دھوئے- (اکثر علماء کا یہ قول ہے کہ کتا نجس ہے اور امام مالکؒ اور امام بخاریؒ اور اہل حدیث کا یہ قول ہے کہ کتا اور درندوں کی طرح پاک ہے اور سات بار دھونے کا حکم محض تعبدی ہے اس خیال سے کہ شاید زہریلا کتا ہو ورنہ سوّر اس سے بھی زیادہ نجس ہے حالانکہ اس کے جھوٹے برتن کو سات بار دھونے کا حکم نہیں دیا)-

بَعَثَهُ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِيَدِيَ قَوْمًا قَتَلَهُمْ خَالِدٌ فَاَعْطَاهُمْ مِّيْلَغَةَ الْكَلْبِ- آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کو ان لوگوں کی دیت ادا کرنے کو بھیجا جن کو حضرت خالد بن ولیدؓ نے قتل کر ڈالا تھا تو آنحضرتؐ نے ان لوگوں کو ہر چیز کی قیمت دلائی (جو حضرت خالدؓ نے تلف کر دی تھی) یہاں تک کہ اس برتن کی بھی جس میں کتا پانی پیتا ہے-

وَلْفٌ- پے در پے ہونا' ایک ساتھ آنا-

مُوَالَفَةٌ اور وِلَافٌ- الفت کرنا' مل جانا-

وَلُوْف- بجلی جو بار بار چمکے-

وَلِيْفٌ کے بھی وہی معنی ہیں-

وَلْقٌ- جلدی کرنا' مارنا' کونچنا' ہمیشہ رہنا-

كَذَبْتَ وَاللّٰهِ وَوَلَقْتَ- خدا کی قسم تو نے جھوٹ کہا اور تو

جھوٹا ہے-

وَلْقٌ اور اَلْقٌ- ہمیشہ جھوٹ بولتے رہنا-

اِذْ تَلِقُوْنَهٗ- (قرآن میں ایک یہ قرأت بھی ہے) یعنی جب تم جھوٹے بولتے تھے-

وَلْمٌ- رسی-

اِیْلَامٌ- ولیمہ کرنا' جمع ہونا-

وَلْمَةٌ- جمع ہونا-

وَلِیْمَة- شادی کا کھانا' یا ہر کھانے کی دعوت-

مَا اَوْلَمَ عَلٰی اَحَدٍ مِّنْ نِّسَائِهٖ مَا اَوْلَمَ عَلٰی زَیْنَبَ- آنحضرتؐ نے حضرت زینب کا ولیمہ جیسا (جتنا بڑا) کیا اتنا کسی بیوی کا نہیں کیا-

اَوْلِمْ وَلَوْ بِشَاةٍ- ولیمہ کر اگرچہ ایک ہی بکری کا ہو (یہ طاقت پر منحصر ہے اگر گوشت نہ ہو سکے تو اور کھانوں پر بھی ولیمہ ہو سکتا ہے- آنحضرتؐ نے بعض بیویوں کا دو مد پر کیا اور ایک بیوی کا ستو اور کھجو پر اور ایک بیوی کا حیس پر)-

اَلْوَلِیْمَةُ حَقٌّ- ولیمہ سنت ہے یا واجب ہے (اکثر کے نزدیک ہے اس کا وقت دخول کے بعد ہے یا عقد کے وقت)-

شَرُّ الطَّعَامِ طَعَامُ الْوَلِیْمَةِ یُدْعٰی لَهَا الْاَغْنِیَاءُ وَیُتْرَكُ لَهَا الْفُقَرَاءُ- سب کھانوں میں برا ولیمہ کا کھانا وہ کھانا ہے جس پر مال دار لوگ بلائے جائیں اور محتاج لوگ چھوڑ دیئے جائیں (یعنی ایسا ولیمہ برا ہے جس میں صرف مال دار لوگ شریک کئے جائیں اور محتاجوں کو نہ آنے دیا جائے اس کا یہ مطلب نہیں کہ ولیمہ کا کھانا مطلقاً برا ہے ورنہ دوسری حدیث میں آپ ولیمہ کا حکم کیوں دیتے- ولیمہ کی مثل ہر خوشی کی دعوت ہے جیسے ختنہ کی)-

وَلْوَلَةٌ- چیخنا' پے در پے آواز کرنا' رونا-

فَسَمِعَ تَوَلْوُلَهَا تُنَادِیْ یَاحَسَنَانِ یَا حُسَیْنَانِ- آپ نے ان کا چیخنا چلانا سنا' پکار رہی تھیں یا حسنان (دونوں کو بہ طور تغلیب حسن کہہ دیا جیسے شمسان قمران) یا حسینان-

جَائَتْ اُمُّ جَمِیْلٍ فِیْ یَدِهَا فِهْرٌ وَّلَهَا وَلْوَلَةٌ- (جب سورۂ تبت اتری تو) ام جمیل (ابولہب کی بیوی) ہاتھ میں ایک پتھر لئے ہوئے آئی چیخ چلا رہی تھی (بڑے غصہ میں تھی کہ آنحضرتؐ نے میرے خاوند کی ہجو کی- میں اس پتھر سے ان کا سر کچل ڈالوں گی)-

فَانْطَلَقَتَا تُوَلْوِلَانِ- دونوں چیختی چلاتی چلی گئیں-

اَنَا ابْنُ عَتَّابٍ وَّسَیْفِیْ وَلْوَلٌ- میں عتاب کا بیٹا ہوں میری تلوار چخوانے اور رلانے والی ہے (یعنی میں اس سے مردوں کو قتل کرتا ہوں' ان کی عورتیں چیختی چلاتی ہیں)-

اِخْشَعْ لِیْ بِالتَّضَرُّعِ وَاهْتِفْ لِیْ بِوَلْوَلَةِ الْكِتَابِ (اللہ تعالٰی نے حضرت موسیٰ سے فرمایا) میرے سامنے عاجزی کر اور توراۃ میں جب خوف کی آیتیں پڑھے تو پکار کر رو-

وَاِذَا وَزَغٌ تُوَلْوِلُ- یکا یک ایک گرگٹ کو دیکھا جو آواز کر رہا تھا-

وَلَهٌ- رنجیدہ ہونا' رنج سے عقل جاتی رہنا' حیران ہونا' ڈرنا' محبت اور عشق میں دیوانہ ہو جانا-

لَاتُوَلَّهُ وَالِدَةٌ عَنْ وَّلَدِهَا- کوئی ماں اپنے بچہ سے جدا نہ کی جائے (یعنی بیع میں)-

وَالِهٌ- جو عورت اپنے بچہ سے جدا ہو جائے اس کو والہ کہیں گے یعنی ماتا کی ماری-

غَیْرَ اَنْ لَّا تُوَلَّهَ ذَاتُ وَلَدٍ عَنْ وَلَدِهَا- صرف یہ ہے کہ کوئی بچہ والی عورت اپنے بچہ سے جدا نہ کی جائے-

تُكْفِئُ اِنَاءَ كَ وَتُوْلِهُ نَاقَتَكَ- تو اپنے دودھ کا برتن اوندھا دے اور اپنی اونٹنی کو دیوانہ بنا دے-

وَلَّهَ قُلُوْبَهُمْ- ان کے دلوں کو دیوانہ کر دیا-

تَوْلِیْهٌ- دیوانہ کر دینا' ماں کو بچہ سے جدا کر دینا-

یُقَالُ لَهُ الْوَلْهَانُ- وضو پر ایک شیطان معین ہے اس کو ولہان کہتے ہیں (جو وسوسے ڈالنے کے لیے دیوانہ اور حریص ہو رہا ہے یا لوگوں کو دیوانہ کر دیتا ہے' وضو کرنے والے کے دل میں طرح طرح کے وسوسے ڈالتا ہے)

اِنَّهٗ نَهٰی عَنِ التَّوْلِیْهِ وَالتَّبْرِیْحِ- دیوانہ بنانے سے اور سختی کرنے سے (مثلاً زندہ مچھلی کو آگ پر رکھ دینے سے) آپ نے منع فرمایا-

لَوْ حَنَنْتُمْ حَنِيْنَ الْوُلَّهِ الْعَجَائِلِ لَكَانَ فِيْ جَنْبِ لِلّٰهِ قَلِيْلًا - اگر تم اللہ کے سامنے ایسا روؤ جیسے دیوانی عورتیں جن کا بچہ مر جاتا ہے روتی ہیں تو وہ بھی کم ہوگا (یعنی اللہ تعالیٰ کے سامنے اس سے بھی زیادہ رونا چاہیے)-

تَوَلُّهٌ - دیوانہ ہونا (جیسے اِتِّلَاہٌ ہے)-

اِسْتِيْلَاهٌ - عقل کا اضطراب-

وَلْيٌ - نزدیک ہونا' ایک کے بعد دوسرا آنا بغیر فصل کے-

وِلَايَةٌ - مالک ہونا' منتظم اور متصرف ہونا-

وِلَايَةٌ - ایک قطعۂ ملک یا امارت یا بادشاہی' مدد کرنا' محبت کرنا' مسلط ہونا-

تَوْلِيَةٌ - والی بنانا کوئی عہدہ یا خدمت دینا' پیٹھ پھیر کر بھاگنا-

مُوَالَاةٌ - پے درپے ہونا (جیسے وِلَاءٌ ہے)- دوستی کرنا-

اِيْلَاءٌ - والی بنانا' قسم کھانا-

تَوَلِّيْ - ایک کام کو لینا' اس کا اہتمام کرنا-

تَوَالِيْ - پے درپے ہونا-

اِسْتِيْلَاءٌ - غالب ہونا-

وَلِيٌّ - اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہے یعنی مدد کرنے والا یا تمام عالم کے کاموں کا متولی-

وَالِيْ - اللہ تعالیٰ کا یہ بھی ایک نام ہے یعنی سب چیزوں کا مالک اور متصرف-

نَهٰى عَنْ بَيْعِ الْوَلَاءِ وَهِبَتِهٖ - ولا کی بیع اور ہبہ سے منع فرمایا (ولاء ایک حق ہے جو آزاد کرنے والے کو اپنے آزاد کئے ہوئے غلام یا لونڈی پر حاصل ہوتا ہے یعنی اگر وہ مر جائے تو آزاد کرنے والا بھی اس کا ایک وارث ہوتا ہے- عرب لوگ اس حق کو بیچ ڈالتے اور ہبہ کرتے- آنحضرتؐ نے اس سے منع فرمادیا-

اَلْوَلَاءُ لِلْكُبْرِ - ولاء آزاد کرنے والے کے قریب تر وارث کا حق ہوگی (یعنی اعلیٰ وارث کی مثلاً بیٹے کے ہوتے ہوئے جو اعلیٰ ہے پوتے کو نہ ملے گی)-

مَنْ تَوَلّٰى قَوْمًا بِغَيْرِ اِذْنِ مَوَالِيْهِ - جو شخص اپنے مالکوں کی اجازت کے بغیر دوسروں کو اپنا ولی بنائے (حق ولاء ان کو دلائے' حالانکہ حق ولاء سوائے آزاد کرنے والے کے دوسرے کو حاصل ہی نہیں ہوسکتا- گو آزاد کرنے والا اجازت بھی دے تو یہ شرط نہیں ہے- بعض نے کہا اگر مالک اجازت دے تو حق ولاء دوسرے کو دلا سکتا ہے)-

وَالٰى قَوْمًا - دوسروں کو اپنا مولیٰ بنائے-

مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْهُمْ - کسی قوم کا مولیٰ (آزاد کیا ہوا غلام) انہی میں سے گنا جائے گا (تو بنی ہاشم اور بنی مطلب کے موالی کو زکوٰۃ کا لینا درست نہ ہوگا)-

مَوْلٰى - کے بہت معنی آئے ہیں- رب اور مالک اور سردار اور منعم اور آزاد کرنے والا اور مدد کرنے والا اور محب اور تابع اور ہمسایہ اور چچا کا بیٹا اور حلیف اور عقید اور داماد یا خسر اور غلام اور آزاد کیا ہوا اور جس پر احسان کیا جائے اور یہ لفظ بہت حدیثوں میں وارد ہے تو ہر ایک مقام میں مناسب معنی پر محمول کیا جائے گا-

مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ - جس کا میں دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے (یعنی جو مجھ سے محبت رکھتا ہے وہ علی سے بھی محبت رکھے- امام شافعیؒ نے کہا اسلام کی محبت مراد ہے جیسے **ذلك بان الله مولى الذين امنوا وان الكافرين لامولى لهم**)-

اَصْبَحْتَ مَوْلٰى كُلِّ مُؤْمِنٍ وَّ مُؤْمِنَةٍ - (حضرت امیر المومنین عمرؓ نے حضرت علیؓ سے کہا) تم تو ہر مسلمان مرد اور ہر مسلمان عورت کے مولیٰ بن گئے (حضرت عمرؓ نے علیؓ کو مبارک باد دی جب آنحضرتؐ نے یہ حدیث فرمائی **مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ** کہتے ہیں کہ حضرت اسامہ بن زیدؓ نے حضرت علیؓ سے کہا- تم میرے مولیٰ نہیں ہو' میرے مولیٰ تو رسول اللہ ﷺ ہیں- اس وقت آپ نے یہ حدیث فرمائی- یعنی مجھ میں اور علی میں کوئی جدائی نہیں جو کوئی مجھ سے محبت رکھے وہ علی سے بھی محبت رکھے- مگر اسامہؓ کا قصہ اگر صحیح ہو تو محبت کے معنی یہاں نہیں بنتے بلکہ سردار اور اولیٰ بالتصرف کے بنتے ہیں اور شیعہ نے جو معنی لیے ہیں ان کی تائید ہوتی ہے)-

اَيُّمَا امْرَاَةٍ نَكَحَتْ بِغَيْرِ اِذْنِ مَوْلَاهَا فَنِكَاحُهَا

بَاطِلٌ- (ایک روایت میں بِغَیْرِ اِذْنِ وَلِیِّھَا ہے' یعنی) جو عورت بغیر اپنے ولی کی اجازت کے (اپنا آپ) نکاح کر لے اس کا نکاح باطل ہے (اہل حدیث نے اسی حدیث کی رو سے کہا ہے کہ عورت بالغہ ہو یا نابالغہ ثیبہ ہو یا باکرہ ہر حال میں ولی کا توسط ضروری ہے اور کوئی عورت گو بالغہ اور ثیبہ ہو' اپنا نکاح آپ نہیں کر سکتی' اگر اس کا رشتہ دار ولی کوئی نہ ہو تو قاضی یا حاکم یا اور کوئی دین دار عالم ولی ہو سکتا ہے)-

مُزَیْنَةُ وَّجُھَیْنَةُ وَّ اَسْلَمُ وَ غِفَارٌ مُوَالِی اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ- مزینہ قبیلہ والے اور جہینہ قبیلہ والے اور اسلم قبیلہ والے اور غفار قبیلہ والے یہ سب اللہ تعالیٰ اور اس کے رسولؐ کے چاہنے والے ہیں یا چہیتے ہیں-

اَسْئَلُكَ غِنَایَ وَغِنَا مَوْلَایَ- میں تجھ سے اپنی تونگری اور اپنے مولیٰ کی تونگری چاہتا ہوں-

مَنْ اَسْلَمَ عَلٰی یَدِ رَجُلٍ فَھُوَ مَوْلَاہُ- جو شخص کسی کے ہاتھ پر مسلمان ہو تو وہ (یعنی مسلمان کرنے والا) اس کا مولیٰ ہو گا (اگر اس کے کے دوسرے قریب کے وارث نہ ہوں تو وہ اس کا وارث ہو گا)-

اِنَّہٗ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ مُّشْرِكٍ یُسْلِمُ عَلٰی یَدِ رَجُلٍ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَقَالَ ھُوَ اَوْلَی النَّاسِ بِمَحْیَاہُ وَمَمَاتِہٖ- آپ سے پوچھا گیا کہ ایک مشرک شخص نے ایک مسلمان کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا- آپ نے فرمایا اس کا حق اس پر سب لوگوں سے زیادہ ہے' اس کے دور حیات میں اور مرنے کے بعد بھی (اکثر علماء نے مسلمان کرنے والے کو اس کا وارث قرار نہیں دیا ہے' وہ کہتے ہیں اَوْلَی النَّاسِ سے یہ مراد ہے کہ احسان اور سلوک میں اس کا حق دوسروں پر مقدم ہو گا)-

اَلْحِقُوْا الْمَالَ بِالْفَرَائِضِ فَمَا اَبْقَتِ السِّھَامُ فَلِاَوْلٰی رَجُلٍ ذَکَرٍ- پہلے ذوی الفروض کو ان کے حصے تقسیم کرو' اب جو حصے بچ رہیں وہ اس مرد وارث (عصبہ) کو ملیں گے جو میت سے زیادہ قریب ہو (مثلاً بیٹا' پھر باپ اور قریب کے ہوتے ہوئے بعید کو کچھ نہ ملے گا مثلاً بیٹے کے ہوتے ہوئے پوتے کو کچھ نہ ملے گا)-

ھُمَا وَالِیَانِ والٍ یَّرِثُ- (یہ قرآن میں ہے- فَارْزُقُوھُم مِنْہُ وقولوا لَھُمْ قولًا معروفًا) یہ دو والیوں سے متعلق ہے ایک وہ والی جو میت کے مال کا واث ہوتا ہے (وہ دور کے ناطہ والوں اور یتیموں اور مسکینوں کو اپنے حصہ میں سے کچھ دے- دوسرے وہ والی جس کو ترکہ میں کوئی حق نہیں ہے جیسے وصی یا یتیم کا ولی' وہ ان لوگوں کو دستور کے موافق نرمی سے جواب دے دے)-

اَنَا اَوْلَی النَّاسِ بِابْنِ مَرْیَمَ لَیْسَ بَیْنِیْ وَبَیْنَہٗ نَبِیٌّ- میں سب لوگوں سے زیادہ حضرت عیسیٰؑ سے قریب ہوں میرے اور ان کے درمیان کوئی پیغمبر نہیں ہے (اب یہ جو بعض لوگ کہتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ کے بعد ایک اور پیغمبر خالد بن سنان ہوئے تھے وہ صحیح نہیں ہے- حضرت عیسیٰؑ سے زیادہ قرب کی وجہ یہ ہے کہ انھوں نے آنحضرت ﷺ کی بشارت دی اور آنحضرتؐ نے یہودیوں کا بہتان ان پر سے رفع کیا اور ان کی نبوت اور وجاہت اور عزت دنیا میں پھیلائی)-

بَابُ الْمَوَاضِعِ مِنَ الْمُوَالِیَاتِ- اس باب میں یہ بیان ہے کہ عرب کے سوا دوسری عورتوں کو دودھ پلانے پر رکھ سکتے ہیں-

لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُوْلُو الْاَحْلَامِ وَالنُّھٰی- نماز میں (پہلی صف میں) میرے نزدیک وہ لوگ رہیں جو عقل وشعور والے ہیں (اور عمر والے ہیں تا کہ وہ نماز کی صفت خوب یاد کر لیں اور دوسروں کی تعلیم کریں' تو صف بندی اس طرح ہو کہ پہلے بوڑھے بوڑھے عاقل اور شعور والے ہوں- پھر جوان لوگ پھر جو بلوغ کے قریب ہوں پھر جو تمیز والے بچے ہیں' پھر عورتیں)-

یَعْدِلُوْنَ فِیْ حُکْمِھِمْ وَاَھْلِیْھِمْ وَمَا وَلُّوْا- حکم دینے میں انصاف کرتے ہیں (جب وہ حاکم ہوں) اور اپنے گھر والوں میں اور جن جن لوگوں پر ان کا بس چلتا ہے-

اِلَّا ذِکْرُ اللّٰہِ وَمَا وَالَاہُ اَوْ عَالِمًا اَوْ مُتَعَلِّمًا- دنیا ملعون ہے اور جو اس میں ہے وہ بھی ملعون ہے) مگر اللہ کی یاد اور جس کو اللہ پسند کرتا ہے اور عالم اور طالب علم (بعض نے وَمَا وَالَاہُ کا ترجمہ کیا ہے کہ جو اللہ کے ذکر سے تعلق رکھتا ہے مثلاً

فرائض کا بجالانا' محرمات سے باز رہنا جو اللہ تعالیٰ کے ذکر کے سامان ہیں مثلاً مسجد میں دین کی کتابیں دین کے مدرسے)۔

اَوْلَی النَّاسِ بِیْ - سب سے زیادہ میری شفاعت کا مستحق۔

صُمْ رَمَضَانَ وَالَّذِیْ یَلِیْہِ - رمضان کے روزے رکھ اور (چھ روزے) اس کے بعد والے مہینے (شوال) میں (بعض نے کہا "وَالَّذِیْ یَلِیْہِ" سے شعبان کا مہینہ مراد ہے)۔

وَقَدْ وَلّٰی حَرَّہٗ - پکانے والے نے پکانے کی گرمی برداشت کی (تو اس کو کھانے میں سے تھوڑا دینا ضروری ہے' یہ حکم استحبابا ہے)۔

اِنَّ لِکُلِّ نَبِیٍّ وُّلَاۃٌ مِّنَ النَّبِیِّیْنَ وَاِنَّ وَلِیِّیْ خَلِیْلُ رَبِّیْ - ہر پیغمبر کے پیغمبروں میں سے ایک ایک رفیق اور ولی ہیں اور میرے ولی میرے پروردگار کے خلیل (حضرت ابراہیمؑ) ہیں۔

حَتّٰی اَتَی الْحِجَابَ الَّذِیْ یَلِی الرَّحْمٰنَ - یہاں تک کہ آنحضرتؐ اس حجاب تک پہنچ گئے جو پروردگار کے قریب ہے۔

قَامَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ حُذَافَۃَ فَقَالَ مَنْ اَبِیْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اَبُوْکَ حُذَافَۃُ وَسَکَتَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ثُمَّ قَالَ اَوْلٰی لَکُمْ وَالَّذِیْ نَفْسِیْ بِیَدِہٖ - عبداللہ بن حذافہ کھڑے ہوئے کہنے لگے یارسول اللہ! میرا باپ کون تھا (لوگ شبہہ کرتے تھے کہ ان کا باپ حذافہ ہے یا کوئی اور) آنحضرت ﷺ نے فرمایا - تیرا باپ حذافہ تھا - پھر آپ خاموش ہو رہے - اس کے بعد فرمایا وہ چیز نزدیک آ پہنچی جس کو تم برا جانتے ہو - (اَوْلٰی کلمۂ تاسف ہے جیسے اَوْلٰی لَکَ ثُمَّ اَوْلٰی تجھ پر افسوس پھر افسوس)۔

اَنْتَ وَلِیِّیْ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ - دنیا اور آخرت دونوں جگہ میرا مالک میرا کام چلانے والا تو ہے۔

کَانَ اِذَا مَاتَ بَعْضُ وَلَدِہٖ قَالَ اَوْلٰی لِیْ کِدْتُ اَنْ اَکُوْنَ السَّوَادَ الْمُخْتَرَمَ - محمد بن حنفیہ کا جب کوئی بچہ مر جاتا تو وہ کہتے' افسوس وہ زمانہ قریب ہے جب میں بھی ان لوگوں میں ہوں گا جو گزر گئے۔

لَایُعْطٰی مِنَ الْمَغَانِمِ شَیْءٌ حَتّٰی تُقْسَمَ اِلَّا لِرَاعٍ اَوْ دَلِیْلٍ غَیْرِ مُوْلِیْہِ قُلْتُ مَا مُوْلِیْہِ قَالَ مُحَابِیْہِ - لوٹ کے مال میں سے تقسیم سے پہلے کچھ نہ دیا جائے گا مگر چرواہے کو اس کی اجرت دے سکتے ہیں یا جو راستہ بتاتا ہے مگر اس کے حق کے موافق نہ کہ حق سے زیادہ (یعنی معمولی اجرت سے زیادہ دینا درست نہیں)۔

کَلَّا وَاللّٰہِ لَنُوَلِّیَنَّکَ مَا تَوَلَّیْتَ - ہرگز نہیں خدا کی قسم تم نے جو حدیث بیان کی اس کی ذمہ داری ہم تم ہی پر رکھیں گے (تم جانو تمہارا کام جانے - یہ حضرت عمرؓ نے عمارؓ سے کہا جب انھوں نے جب کے تیمم کی حدیث بیان کی)۔

اِنَّہٗ سُئِلَ عَنِ الْاِبِلِ فَقَالَ اَعْنَانُ الشَّیٰطِیْنِ لَاتُقْبِلُ اِلَّا مُوَلِّیَۃً وَّلَا تُدْبِرُ اِلَّا مُوَلِّیَۃً وَلَا یَاْتِیْ نَفْعُھَا اِلَّا مِنْ جَانِبِھَا الْاَشْاَمِ - اونٹوں کو آپ سے پوچھا - آپ نے فرمایا - شیطان کے اطراف ہیں سامنے سے آتے ہیں تو پیٹھ پھرائے ہوئے یا پیٹ پھرائیں گے اور جب پیٹھ موڑتے ہیں تب تو چل ہی دیتے ہیں (بھاگ جاتے ہیں پھر ہاتھ نہیں آتے) اور ان سے فائدہ اسی جانب سے ہوتا ہے جو منحوس ہے (یعنی بائیں طرف سے ان پر سوار ہوتے ہیں اور بائیں طرف رہ کر دودھ دھوتے ہیں)۔

کَیْفَ یُفْلِحُ قَوْمٌ وَّلَّوْا اَمْرَھُمْ اِمْرَاَۃً - وہ قوم کس طرح کامیاب ہوگی جس نے اپنے (ملکی) کام ایک عورت کے اختیار میں دیئے ہوں (عورت کو بادشاہ بنایا ہو)۔

اِذَا وُضِعَ فِیْ قَبْرِہٖ وَ تَوَلّٰی وَذَھَبَ اَصْحَابُہٗ - جب مردے کو قبر میں رکھ دیتے ہیں اور اس کے ساتھی پیٹھ موڑ کر چل دیتے ہیں۔

لَانُوَلِّیْ عَلٰی ھٰذَا الْعَمَلِ اَحَدًا سَاَلَہٗ - جو شخص کام اور عہدے (خدمت) کی درخواست دیتا ہے اس کو ہم امور نہیں کرتے (کیونکہ درخواست دینے سے معلوم ہوتا ہے کہ اس کو دنیا کی طمع ہے اور چکھنے اور پیسہ کمانے کی نیت ہے دوسرے اللہ کی مدد اس کے ساتھ نہ ہوگی)۔

فَذُوْلِّيتُم اَمْرَيْنِ - تم کو بھی دونوں کام ملے ہیں' ان میں تمہارا اختیار ہے یعنی ماپ اور تول)-

صِلَةُ الرَّحِمِ اَهْلَ وُدِّابِيْهِ بَعْدَ اَنْ يُّوَلِّيَ - باپ کے مر جانے کے بعد ان کے دوستوں سے اچھا سلوک کرنا صلۂ رحم ہے-

كَمَا تَكُوْنُوْا يُوَلّٰى عَلَيْكُمْ - تم جیسے ہو گئے ویسے ہی تم پر حاکم مقرر ہوں گے (اگر تم ایمان دار اور عادل اور منصف ہو تو تمہارے بادشاہ اور حکام بھی ایمان دار اور عادل مقرر ہوں گے- اگر تم چور' رشوت خوار' ظالم' بے ایمان ہو تو تم پر ایسے ہی لوگ حاکم بنائے جائیں گے- زشتی اعمال ما صورت نادر گرفت)-

نَهٰى اَنْ يَّجْلِسَ الرَّجُلُ عَلَى الْوَلَايَا - آنحضرتؐ نے منع کیا ان نمدوں پر بیٹھنے سے جو جانور کی پیٹھ پر رکھے جاتے ہیں (کیونکہ اگر وہ زمین پر بچھائے جائیں گے تو ان میں کانٹے کنکر پتھر وغیرہ چپک جائیں گے- پھر جب ان کو جانور کی پیٹھ پر رکھا جائے گا تو اس کو سخت تکلیف ہو گی)-

اِنَّهٗ بَاتَ بِقَفْرٍ فَلَمَّا قَامَ لِيَرْحَلَ وَجَدَ رَجُلًا طُوْلُهٗ شِبْرَانِ عَظِيْمُ اللِّحْيَةِ عَلَى الْوَلِيَّةِ فَنَفَضَهَا فَوَقَعَ - حضرت عبداللہ بن زبیرؓ ایک ویران زمین میں رات کو رہے جب صبح کو اٹھے کوچ کرنے کو تو کمبل پر جس کو بچھایا تھا ایک آدمی دیکھا جس کا قد دو بالشت کا تھا بڑی داڑھی والا- عبداللہ بن زبیرؓ نے کمبل کو جھاڑا تو وہ نیچے گر اپڑا (شیطان ہو گا)-

تَسْقِيْهِ الْاَوْلِيَةُ - وہ پانی جو موسم بہار کے پہلے پانی کے بعد آتے ہیں اس کو سیراب کریں گے-

هُمْ مَوَالِيَّ لَيْسَ لَهُمْ مَوْلًى اِلَّا اللّٰهُ - وہ میرے موالی ہیں (یعنی میرے مددگار اور مخلص خیر خواہ) ان کا اللہ کے سوا کوئی مالک نہیں ہے (وہ غلام نہیں ہو سکتے کیونکہ اپنی خوشی سے مسلمان ہو گئے ان کو جنگ میں قید نہیں کیا گیا)-

عَبْدٌ اَدّٰى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيْهِ - جس بندے نے اللہ تعالیٰ کا حق ادا کیا اور اپنے مالکوں کا بھی حق ادا کیا (یعنی جن کا غلام تھا)-

يَرِثُ الْوَلَاءَ مَنْ يَّرِثُ الْمَالَ - جو عصبہ مال کے وارث ہوتے ہیں وہ ولاء کے بھی وارث ہوں گے-

اَنْتَ وَلِيُّهَا وَمَوْلَاهَا - تو اس کا نگہبان اور مالک ہے-

يَسْمَعُهٗ مَنْ يَّلِيْ - نزدیک والے قبر کا عذاب سنتے ہیں-

وَاِذْ وُلِّيْتُكَ الْيَوْمَ فَسَتَرٰى صَنِيْعِيْ - آج تو میرے قابو میں آیا ہے تو دیکھے گا میں کیا کرتی ہوں (یہ زمین میت سے کہے گی)-

اَفَرَرْتُمْ عَنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لَا وَاللّٰهِ مَا وَلّٰى رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - کیا تم آنحضرتؐ کو چھوڑ کر بھاگ گئے تھے؟ انھوں نے کہا نہیں خدا کی قسم آنحضرتؐ نے پیٹھ نہیں موڑی (آپ دشمن کے مقابلہ جمے رہے البتہ بعض صحابہ بھاگ نکلے تھے)-

وَتَوَلَّنَا فِيْمَنْ تَوَلَّيْتَ - اور جن لوگوں کی تو نگہبانی اور پرداخت کرتا ہے ان میں ہماری بھی نگہبانی اور پرداخت کر (امام الحرمین نے کہا- اگر بادشاہ ظلم شروع کرے اور لوگوں سے بہ جبر روپیہ وصول کرے (اور بیت المال میں خیانت کرے) اور سمجھانے اور جھڑکنے سے باز نہ آئے تو ملک کے عمائد اور اشراف مل کر اس کو سلطنت سے اتار سکتے ہیں خواہ ہتھیار اٹھانے پڑیں- مجمع البحار میں ہے کہ یہ قول غریب ہے اور اس صورت پر محمول ہے جب کسی بڑے فتنے کے اٹھنے کا ڈر نہ ہو)-

اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا نَزَلَتْ فِيْ حَقِّ عَلِيٍّ حِيْنَ سَاَلَهٗ سَائِلٌ وَّهُوَ رَاكِعٌ فَاَوْمٰى اِلَيْهِ بِخِنْصَرِهِ الْيُمْنٰى فَاَخَذَ السَّائِلُ الْخَاتَمَ مِنْ خِنْصَرِهٖ - یہ آیت انما ولیکم اللہ ورسولہ حضرت علیؓ کے حق میں اتری جب ایک سائل نے آپ سے سوال کیا اور آپ رکوع میں تھے تو آپ نے داہنے ہاتھ کی چھنگلیا اس کی طرف کر دی' اس نے انگوٹھی اتار لی (شیعہ اس حدیث کو خلافت کی قطعی دلیل سمجھتے ہیں حالانکہ اس حدیث کی اسناد صحیح نہیں ہے اور دوسرے ولی کے بہت سے معنی آئے ہیں- تیسرے خلافت بلافصل کیونکر اس سے ثابت ہو گی اور مطلق خلافت میں تو نزاع ہی نہیں- چوتھے اَلَّذِيْنَ صیغہ جمع ہے تو وہ ایک شخص واحد سے کیونکر خاص ہو گا بلکہ قیامت تک تمام متشرع خلفاء اس میں داخل ہو سکتے ہیں جو زکوٰۃ دیا کرتے

ہیں اور نماز پڑھا کرتے ہیں- پھر ان سب احتمالات کے ساتھ یہ استدلال کیونکر تمام ہوگا)-

اَلنَّبِیُّ اَوْلٰی بِکُلِّ مُؤْمِنٍ مِّنْ نَفْسِہٖ- پیغمبر ہر مومن پر خود اس کے نفس سے زیادہ تصرف کا حق رکھتا ہے یا اپنے نفس سے زیادہ اس کو محبوب ہے-

فَاِنَّ اللّٰہَ ھُوَ مَوْلَاہُ وَجِبْرِیْلُ وَصَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ صَالِحُ الْمُؤْمِنِیْنَ عَلِیُّ بْنُ اَبِیْ طَالِبٍ- ''یعنی قرآن کی اس آیت میں صالح المومنین سے مراد حضرت علیؓ ہیں (یہاں بھی وہی گفتگو ہے جو گزشتہ آیت میں بیان ہوئی)-

اَلزَّکٰوۃُ لِاَھْلِ الْوَلَایَۃِ- زکوٰۃ ان کو دینا چاہئے جو بارہ اماموں سے محبت رکھتے ہیں (ان کو امام جانتے ہیں' یہ شیعی روایت ہے)-

بُنِیَ الْاِسْلَامُ عَلٰی خَمْسٍ مِّنْھَا الْوَلَایَۃُ- اسلام کی بنا پانچ چیزوں پر ہے' ان میں سے ایک ولایت ہے (یعنی ائمہ اثنا عشریہ کو امام برحق جاننا' تو امامت کا اعتقاد شیعہ کے نزدیک اصول اسلامی میں داخل ہے)-

بابُ الواو مع المیم

وَمَدٌ- وہ تری جو سمندر سے سخت گرمی میں اٹھ کر لوگوں پر آتی ہے- یعنی آبی بخارات یا گھمس جب ہوا بند ہوتی ہے اور گرمی سخت ہوتی ہے-

وَمِدَ عَلَیْہِ- اس پر غصہ ہوا-

اِنَّہٗ لَقِیَ الْمُشْرِکِیْنَ فِیْ یَوْمٍ وَمِدَۃٍ وَّعِکَاکٍ- وہ مشرکوں سے اس دن مقابلہ ہوئے جب سخت گرمی کی وجہ سے سمندر کی تری آ رہی تھی' ہوا بند تھی اور گھمس ہو رہا تھا-

وَمْسٌ- ایک چیز کو دوسری چیز پر رگڑنا تاکہ اس کا پوست نکل آئے-

اِیْمَاسٌ- عورت کا رگڑنے پر راضی ہونا (یعنی جماع کرنے پر)-

لَایَمُوْتُ حَتّٰی یَنْظُرَ فِیْ وُجُوْہِ الْمُوْمِسَاتِ- وہ اس وقت تک نہیں مرے گا جب تک رنڈیوں کنچنیوں کا منہ نہ دیکھے گا-

مُوْمِسَۃ- چھنال بدکار عورت' رنڈی-

غُفِرَ لِمُوْمِسَۃٍ مَرَّتْ بِرَکِیَّۃٍ- ایک بدکار عورت کی بخشش ہوگئی جو ایک کنویں پر سے گزری (اس نے ایک پیاسے کتے کو پانی پلایا تھا- یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے)-

صَدِیْدٌ یَخْرُجُ مِنْ فُرُوْجِ الْمُوْمِسَاتِ- طینۃ الخبال ایک پیپ ہے جو بدکار عورتوں کی شرم گاہ سے دوزخ میں بہے گی-

وَمْضٌ یا وَمِیْضٌ یا وَمَضَانٌ- ہلکی چمک بجلی کی جو سب طرف پھیلی نہ ہو (ورنہ اس کو خَفْوٌ کہیں گے' اور اگر آسمان کے بیچ میں چمکے اور ابر کو چیر دے لیکن کناروں میں نہ پھیلے تو اس کو عقیقہ کہیں گے)-

اِیْمَاضٌ- چمکنا' مخفی اشارہ کرنا-

ھَلَّا اَوْمَضْتَ اِلَیَّ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ- آپ نے یارسول اللہؐ چپکے سے مجھ کو اشارہ کیوں نہ کر دیا-

اِنَّہٗ سَاَلَ عَنِ الْبُرْقِ اَخَفْوًا اَمْ وَمِیْضًا- آپ نے پوچھا بجلی کیسی ہے خفو ہے یا ومیض ہے (دونوں کے معنی بیان ہو چکے)-

وَمْقٌ یا مِقَۃٌ- محبت کرنا-

تَوَمُّقٌ- کے بھی یہی معنی ہیں-

اِنَّہٗ اطَّلَعَ مِنْ وَّافِدِ قَوْمٍ عَلٰی کَذِبِہٖ فَقَالَ لَوْلَا سَخَاءٌ فِیْکَ وَمِقَکَ اللّٰہُ عَلَیْہِ لَشَرَّدْتُ بِکَ- ایک قوم کی طرف سے ایک شخص پیغام لے کر آیا تھا- آنحضرتؐ کو معلوم ہوا کہ اس نے ایک جھوٹ بات کہہ دی- تو فرمایا اگر تجھ میں سخاوت نہ ہوتی جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ تجھ کو دوست رکھتا ہے تو میں تجھ کو نکلوا دیتا (تیرا عیب دوسروں کو سنا دیتا جدا کر ڈالتا)-

لَوْلَا اَنَّ جِبْرِیْلَ اَخْبَرَنِیْ عَنِ اللّٰہِ اَنَّکَ سَخِیٌّ لَشَرَّدْتُ بِکَ وَجَعَلْتُکَ حَدِیْثًا عَلٰی مَنْ خَلْفَکَ- اگر جبرئیلؑ نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو یہ خبر نہ دی ہوتی کہ تو سخی ہے تو میں تیرا عیب مشہور کر دیتا اور تجھ کو تیری قوم والوں پر زبان زد کر دیتا (تجھے ایک کہانی بنا دیتا' جو تیرے لوگ تیرے پیچھے ہیں وہ سب تجھ پر حرف رکھتے اور تجھ کو جھوٹا کہا کرتے)-

بَابُ الْمِقَةِ مِنَ اللّٰهِ- باب اللہ تعالیٰ کی محبت کے بیان ہیں-

وَمْأً یا وَمْیٌ- اشارہ کرنا-

تَوْمِئَةٌ اور اِیْمَاءٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

مَوْمَاءٌ- پٹپر ویران غیر آباد جنگل (مَوَامِیْ اس کی جمع ہے)-

وَامِئَة- آفت اور مصیبت-

وَاَوْمٰی اِلَیْهِ الشَّطْرَ- آدھا قرض معاف کر دینے کے لیے اشارہ کیا (یعنی ہاتھ سے اشارہ کر کے سفارش کی)-

یُوْمِیْ بِرَاْسِهٖ- سر سے اشارہ کرتے (یعنی رکوع اور سجدے کے لیے)-

فَاَوْمَتْ اِمْرَاَةٌ مِّنْ وَّرَائِهٖ بِرَاْسِهٖ- ایک عورت نے پیچھے سے سر سے اشارہ کیا-

عَلَامَ تُوْمِئُوْنَ- تم کس بات کا اشارہ کرتے ہو-

بابُ الْواو مع النون

تَوْنِیْبٌ- جھڑکنا' تنبیہ کرنا-

مَازَالُوْ یُؤَنِّبُوْنَنِیْ- مجھ کو برابر ملامت اور زجر کرتے رہے-

وَنْیٌ یا وُنِیٌّ یا وِنَاءٌ یا وِنْیَةٌ یا نِیَةٌ یاوَنًی- سست ہونا' ناتواں ہونا' تھک جانا-

تَوْنِیَةٌ- کام میں کوشش نہ کرنا-

سَبَقَ اِذْ وَنَیْتُمْ- جب تم نے سستی کی تو وہ آگے بڑھ گئے انھوں نے چستی دکھلائی (یہ حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا)-

اَلنَّسِیْمُ الْوَانِیْ- سست اور دھیمی ہوا-

لَاتَنْقَطِعُ اَسْبَابُ الشَّفَقَةِ عَنْهُمْ فَیَنُوْا فِیْ جِدِّهِمْ- ان پر شفقت اور مہربانی کے سلوک موقوف نہ کئے جائیں' نہیں تو وہ کوشش میں سستی کریں گے (ان کا دل اتر جائے گا)-

تَوَانِیْ فِیْ اَمْرِهٖ- اپنے کام میں سستی کی-

اَنَاةٌ- تامل اور دیر' سنجیدگی-

ذُوْ اَنَاةٍ- دیر کرنے والا' حلیم' بردبار-

فَتَاَنَّهٗ- دیر کر- (اخیر میں ہائے سکتہ ہے)-

بابُ الواو مع الهاء

وَهْبٌ یا وَهَبٌ یا هِبَةٌ- بغیر عوض کے کوئی چیز دینا جس کو بخشش کہتے ہیں-

وَهَبَنِی اللّٰهُ فِدَاءَكَ- اللہ مجھ کو تجھ پر فدا کرے-

مُوَاهَبَةٌ- ہبہ میں غالب ہونا-

اِیْهَابٌ- تیار کرنا-

تَوَاهُبٌ- ایک دوسرے کو ہبہ کرنا-

اِتِّهَابٌ- ہبہ قبول کرنا-

اِسْتِیْهَابٌ- ہبہ کی درخواست کرنا-

وَهَّابٌ- اللہ تعالیٰ کا ایک نام وہاب بھی ہے- یعنی بلاعوض دینے والا اور بلاغرض-

لَقَدْ هَمَمْتُ اَنْ لَّا اَتَّهِبَ اِلَّا مِنْ قُرَشِیٍّ اَوْ اَنْصَارِیٍّ اَوْ ثَقَفِیٍّ- میں نے قصد کیا کہ کسی کا حصہ نہ لوں مگر قرشی یا انصاری یا ثقفی کا (کیونکہ یہ لوگ شہر والے ہیں اخلاق اور مروت رکھتے ہیں برخلاف گنواروں کے وہ جو حصہ لاتے ہیں تو اس سے زیادہ مانگنے کو اور احسان رکھنے کو)-

وَلَا التَّوَاهُبُ فِیْمَا بَیْنَهُمْ ضَعَةٌ- وہ زبردستی اور ناراضی سے ہبہ نہیں کرتے-

اِنَّ سَوْدَةَ وَهَبَتْ یَوْمَهَا لِعَائِشَةَ- حضرت سودہؓ نے اپنی باری حضرت عائشہؓ کو بخش دی تھی-

هِبَتُهٗ لِمَنْ دُوْنَهٗ اِكْرَامٌ وَهِبَتُهٗ لِلْاَعْلٰی یَقْتَضِی الثَّوَابَ- اپنے سے کم درجہ والے کہ ہبہ کرنا کرم ہے اور اعلیٰ درجہ والے کہ ہبہ کرنا عوض کے لیے ہوتا ہے-

اَلْعَائِدُ فِیْ هِبَتِهٖ كَالْعَائِدِ فِیْ قَیْئِهٖ- ہبہ کے پھر لوٹانے والا ایسا ہے جیسا قے کر کے چاٹنے والا (یعنی کتے کی طرح)-

وَهَّابِیَّہ- ایک فرقہ ہے مسلمانوں کا جو محمد بن عبدالوہاب کے پیرو ہیں ان کی کتاب التوحید کے موافق اعتقاد رکھتے ہیں-

هِبَةُ اللّٰهِ- لقب ہے حضرت شیث کا-

لَمَّا اسْتَوْهَبْتُمْ ذُنُوْبِیْ- جب تم نے اللہ تعالیٰ سے میرے گناہوں کی معافی چاہی-

وَهْجٌ-سلگنا-

اِیْهَاجٌ-سلگانا-

تَوَهُّجٌ-سلگنا-

یُطْفِئُ عَنْكَ وَهْجَ الْمَعِدَةِ-معدے کی حرارت کو بجھا دیتا ہے-

وَهْزٌ-روندنا دھکیلنا' مارنا' برانگیختہ کرنا' ابھارنا-

تَوَهُّزٌ-کودنا-

اِذَا النَّاسُ یَهْزُوْنَ الْاَبَاعِرَ- لوگ اونٹوں کو دھکیل رہے تھے (جلدی چلا رہے تھے)-

اِنَّ سَلَمَةَ بْنَ قَیْسٍ الْاَشْجَعِیِّ بَعَثَ اِلٰی عُمَرَ مِنْ فَتْحِ فَارِسٍ بِسَفَطَیْنِ مَمْلُوْئَیْنِ جَوْهَرًا قَالَ فَانْطَلَقْنَا بِالسَّفَطَیْنِ نَهِزُهُمَا حَتّٰی قَدِمْنَا الْمَدِیْنَةَ-سلمہ بن قیس اشجعی نے حضرت عمرؓ کے پاس ایران کی فتوحات میں سے دو گٹھے جواہرات سے بھرے ہوئے بھیجے' ہم ان گٹھوں کو لے کر چلے ان کو دھکیلتے جاتے تھے یہاں تک کہ مدینہ میں آئے (ایک روایت میں نَهِزُبِهِمَا ہے یعنی اس اونٹ کو جس پر وہ گٹھے لدے تھے دھکیل رہے تھے' جلدی چلا رہے تھے)-

حُمَادَیَاتُ النِّسَاءِ غَضُّ الْاَطْرَافِ وَقِصَرُ الْوِهَازَةِ-عمدہ قابل تعریف عورتیں وہ ہیں جن کی نگاہ نیچی ہو اور چھوٹے قدم رکھیں-

وَهْصٌ-توڑنا' خوب روندنا' زور سے پھینکنا-

اِنَّ اٰدَمَ حَیْثُ اُهْبِطَ مِنَ الْجَنَّةِ وَهَصَهُ اللّٰهُ اِلَی الْاَرْضِ-آدم جب بہشت سے اتارے گئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کو زور سے پھینک دیا-

اِنَّ الْعَبْدَ اِذَا تَكَبَّرَ وَعَدَا طَوْرَهٗ وَهَصَهُ اللّٰهُ اِلَی الْاَرْضِ-بندہ جب غرور کرتا ہے اور اپنے جامے سے باہر ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو زمین پر پھینک دیتا ہے (یا پاؤں سے روند ڈالتا ہے-یعنی ذلیل اور خوار کر دیتا ہے)-

وَهْطٌ-توڑنا' روندنا-

تَوْهِیْطٌ-ضعیف کرنا' پچھاڑنا ایسا کہ پھر نہ اٹھ سکے' مار ڈالنا-

تَوَهُّطٌ-پچھڑ جانا-

اَوْهَاط-خصومات اور جھگڑے-

عَلٰی اَنَّ لَهُمْ وِهَاطَهَا وَ عِزَازَهَا-نرم اور ہموار زمین وہ رکھیں' اسی طرح سخت زمین-

وَهْطٌ-ایک باغ تھا عمرو بن عاصؓ کا طائف میں وج سے تین میل پر جس کے منڈوے میں دس لاکھ لکڑیاں تھیں ہر لکڑی کی قیمت ایک درہم تھی-

وَهْفٌ-پتے نکلنا' جھومنا' نزدیک ہونا' سامنے آنا' ظاہر ہونا-

وِهَافَةٌ-گرجا کی خدمت-

لَایُمْنَعُ وَاهِفٌ عَنْ وَهْفِیَّتِهٖ-(ایک روایت میں عن وهافته ہے) کوئی گرجا کا خادم اور مہتمم گرجا کی خدمت سے نہ روکا جائے-

قَلَّدَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ وَهْفَ الدِّیْنِ-آنحضرتؐ نے دین کی حفاظت ان کے گلے میں ڈال دی (یعنی مرض موت میں ان کو نماز پڑھانے کا حکم دیا-ایک روایت میں ہے قَلَّدَهٗ وَهْفَ الْاَمَانَةِ امانت کا بوجھ ان کے گلے ڈال دیا)-

كُلَّمَا وَهَفَ لَهُمْ شَیْءٌ مِّنَ الدُّنْیَا اَخَذُوْهُ-جب ان کے سامنے دنیا کی کوئی چیز آئی بس اس کو لے لیا-

وَهَفَ الشَّیْءُ-اڑ گئی-

وَهْقٌ-روکنا' گلے میں رسی ڈالنا' لٹکانا-

تَوَهُّقٌ-سخت گرم ہونا-

تَوَاهُقٌ-کاموں میں برابر ہونا-

وَاَعْلَقَتِ الْمَرْءَ اَوْهَاقُ الْمَنِیَّةِ-موت کی رسیوں نے آدمی کو لٹکا لیا:-

فَانْطَلَقَ الْجَمَلُ یُوَاهِقُ نَاقَتَهٗ مُوَاهَقَةً-اونٹ چلا اور اس کی اونٹنی سے مقابلہ کر رہا تھا (اس کے ساتھ چل رہا تھا)-

مُوَاهَقَةُ الْاِبِلِ-اونٹوں کا چلنے میں گردن دراز کرنا-

وَهَلٌ -ضعیف ہونا' گھبرا جانا' غلطی کرنا' بھول جانا-

وَهْلٌ -ایک طرف وہم جانا اور قصد دوسرا ہو-

تَوْهِيلٌ -گھبرا دینا-

تَوَهُّلٌ -غلطی کے لیے پیش کرنا-

اِسْتِيهَالٌ -ضعیف ہونا گھبرانا' ڈرنا-

وَاهِلَة -شروع' ابتدا-

وَهْلَةٌ اور وَهَلَةٌ -ایک بار-

رَاَيْتُ فِي الْمَنَامِ اَنِّيْ اُهَاجِرُ مِنْ مَّكَّةَ فَذَهَبَ وَهْلِيْ اِلٰى اَنَّهَا الْيَمَامَةُ اَوْهَجَرُ- میں نے خواب میں دیکھا کہ مکہ سے ہجرت کر رہا ہوں' تو میرا خیال اس طرف گیا کہ شاید یمامہ کو جاؤں گا (جو نجد کی طرف ہے) یا ہجر کو (جو شام کے ملک میں ہے)-

وَهِلَ اَنَسٌ -انس سے غلطی کی-

وَهِلَ ابْنُ عُمَرَ -عبداللہ بن عمرؓ نے غلطی کی یا بھول گئے-

وَهِلَ ابْنُ عُمَرَو اللّٰهِ مَا قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ اَهْلِهٖ عَلَيْهِ- ابن عمرؓ نے غلطی کی خدا کی قسم آنحضرتؐ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ گھر والوں کے رونے سے میت پر عذاب ہوتا ہے (بلکہ آنحضرتؐ نے یہ فرمایا تھا کہ اس کے گھر والے تو رو رہے ہیں اور اس پر عذاب ہو رہا ہے)-

فَوَهِلَ النَّاسُ -لوگوں نے غلطی کی (وہ یہ سمجھے کہ سو برس میں کوئی باقی نہ رہے گا اور قیامت قائم ہو جائے گی حالانکہ آنحضرتؐ کا مطلب یہ تھا کہ اس رات کو جو لوگ موجود ہیں' ان میں سے کوئی سو برس کے بعد نہیں رہے گا اور یہ درست نکلا- سب سے آخر میں عامر بن طفیل صحابی ۱۱۰ھ میں مرے- تو اس شب سے سو برس میں وہ بھی گزر گئے)-

فَقُمْنَا وَهِلِيْنَ -ہم گھبرائے ہوئے اٹھے-

كَيْفَ اَنْتَ اِذَا اَتَاكَ مَلَكَانِ فَتَوَهَّلَاكَ فِيْ قَبْرِكَ- تیرا اس وقت کیا ہوگا جب وہ فرشتے قبر میں تیرے پاس آئیں گے اور تجھ سے غلطی کرانا چاہیں گے (کہ تم سہم کر برابر جواب نہ دے اور وہ عذاب شروع کریں)-

فَلَقِيْتُهٗ اَوَّلَ وَهْلَةٍ- میں شروع بار میں ان سے ملا (یعنی پہلی گھبراہٹ انہیں کی ملاقات سے ہوئی)-

اَقِلُّوا الْكَلَامَ فَاِنَّهٗ اَطْرَدُ لِلْفَشَلِ وَاَذْهَبُ لِلْوَهَلِ- باتیں کم کیا کرو اس سے نامردی دور ہوتی ہے اور گھبراہٹ جاتی رہتی ہے-

وَهْمٌ -خیال ایک طرف جانا اور قصد دوسرا ہونا' دل میں آنا غلطی کرنا' گرا دینا-

وَهَمٌ -غلطی کرنا-

تَوْهِيمٌ -وہم میں ڈالنا-

اِيْهَامٌ- وہم میں ڈالنا (اور یہ معنی وَهْمٌ ہے) اور گرا دینا-

اِتِّهَامٌ -کے بھی وہی معنی ہیں اور چھوڑ دینا-

تَوَهُّمٌ -گمان کرنا' شک کرنا کہ سچا ہے یا جھوٹا-

اِنَّهٗ صَلّٰى بِهِمْ فَاَوْهَمَ فِيْ صَلٰوتِهٖ- آنحضرتؐ نے نماز پڑھائی اور کوئی حصہ اس کا چھوڑ دیا' ساقط کر دیا-

اِنَّهٗ وَهِمَ فِيْ تَزْوِيْجِ مَيْمُوْنَةَ- ابن عباس کا ام المومنین میمونہؓ کے نکاح کے مقدمہ میں وہم اور طرف گیا (کہ آنحضرتؐ اس وقت احرام باندھے تھے)-

اِنَّهٗ سَجَدَ لِلْوَهَمِ وَهُوَ جَالِسٌ- آنحضرتؐ نے نماز میں غلطی کی وجہ سے سجدۂ سہو کیا بیٹھ کر-

قِيْلَ لَهٗ كَاَنَّكَ وَهِمْتَ قَالَ وَكَيْفَ لَا اِيْهَمُ- آپ سے کہا گیا کہ آپ بھول گئے؟ آپ نے ارشاد فرمایا- میں کیونکر نہ بھولوں گا (آخر میں بھی آدمی ہوں اور آدمی کے لیے بھول چوک لازم ہے اِيْهَمُ ایک لغت ہے بعض عربوں کی جو علامت مضارع کو زیر دیا کرتے ہیں اِعْلَمُ اور نِعْلَمُ اور تِعْلَمُ کہا کرتے ہیں- اصل میں اَوْهَمُ تھا- جب ہمزہ کو کسرہ دیا تو واو یا سے بدل گئی)-

اِنَّ ابْنَ عُمَرَ اَوْهَمَ- (صحیح وَهِمَ ہے) ابن عمر کو وہم ہو گیا-

لَا اَدْرِيْ وَهِمَ عَلْقَمَةُ- میں نہیں جانتا علقمہ کو اس حدیث میں وہم ہوا-

اَهِمُ فِيْ صَلٰوتِيْ - مجھ کو نماز میں سہو ہوتا ہے (مگر میں وسوسہ کو دفع کرنے کے لیے شیطان سے کہتا ہوں تو سچا ہے میری نماز پوری نہیں ہوئی - لیکن میں ان کو پورا نہیں کرنے کا - تیری بات تو ہرگز نہیں سنے گا - یہ عمدہ طریق ہے وسوسہ دفع کرنے کا)-

قَامَ حَتّٰى نَقُوْلَ اَوْهَمَ - آنحضرتؐ رکوع کے بعد اتنی دیر تک کھڑے رہتے کہ ہم سمجھتے آپ نے رکوع چھوڑ دیا اور دوبارہ قیام اختیار کیا یا آپ غلطی میں ڈالے گئے-

حَبَسَ رَجُلًا فِيْ تُهْمَةٍ - ایک شخص کو تہمت کی وجہ سے قید میں رکھا (مزید ثبوت کے انتظار میں، یعنی پورا ثبوت اس کے قصور کا نہیں ملا تھا اس کو احتیاطاً قید رکھا - جب ثبوت پورا نہ ہو سکا تو چھوڑ دیا، غرض سزا بغیر کامل ثبوت کے نہیں دی جا سکتی)-

هُمْ عَدُوُّنَا وَتُهْمَتُنَا - وہ تو ہمارے دشمن ہیں اور ہم پر تہمت لگانے والے ہیں-

لَمْ اَسْتَحْلِفْكُمْ تُهْمَةً لَكُمْ - میں نے تم کو اس لئے قسم نہیں دی کہ میں تم کو جھوٹا سمجھتا تھا-

وَهِمَ عُمَرُ - عمرؓ کو وہم ہوا (جو انھوں نے یہ روایت کی کہ عصر کے بعد نماز پڑھنا مطلقاً منع ہے بلکہ ممانعت اس سے ہے کہ خواہ مخواہ قصد کر کے عصر کے بعد کوئی نفل پڑھے - یہ حضرت عائشہؓ نے کہا چونکہ انھوں نے آنحضرتؐ سے روایت کی کہ آپ نے عصر کے بعد دو رکعتیں پڑھیں)-

اِتَّهِمُوْا اَنْفُسَكُمْ - اپنے نفسوں کو خطاوار سمجھو (اور صلح کو برا نہ جانو گو تم جنگ کو پسند کرتے ہو - جیسے حدیبیہ میں صحابہ جنگ کو بہتر سمجھتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے صلح میں وہ فائدے رکھے تھے جو بعد کو ظاہر ہوئے)-

اِنَّ رَجُلًا كَانَ يُتَّهَمُ بِاُمِّ وَلَدِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ عَلِيًّا بِضَرْبِ عُنُقِهٖ - ایک شخص کی نسبت لوگ کہتے تھے کہ وہ آنحضرتؐ کی ام ولد لونڈی (ماریہ قبطیہ) سے آشنائی رکھتا ہے - آنحضرتؐ نے حضرت علیؓ کو اس کی گردن مارنے کا حکم دیا (جب حضرت علیؓ اس کو مارنے لگے دیکھا تو اس کا عضو مخصوص کٹا ہوا ہے اس لیے اس کو چھوڑ دیا - آنحضرتؐ نے جو قتل کا حکم دیا یہ صرف لوگوں کی تہمت کی وجہ سے نہ ہوگا بلکہ کسی اور سبب سے ہوگا - مثلاً منافق ہوگا یا واجب القتل اور حضرت علیؓ نے جو اس کو چھوڑ دیا وہ اس وجہ سے کہ انھوں نے یہ خیال کیا کہ آنحضرتؐ نے صرف لوگوں کی تہمت کی وجہ سے اس کے قتل کا حکم دیا ہے)-

اِذَا دَخَلْتَ عَلٰى مُسْلِمٍ لَّا يُتَّهَمُ فَكُلْ - جب تو ایسے مسلمان کے پاس جائے جس پر تہمت نہ ہو (کہ اس کا مال حرام ہے) تو اس کے ساتھ کھا-

وَيَحَارُدُوْنَ اَدَانِيْهَا الْوَهْمُ - اس کے نزدیک والوں تک وہم نہیں پہنچ سکتا-

صَلٰوةُ الْاَخْرَسِ يُحَرِّكُ لِسَانَهٗ يَتَوَهَّمُ تَوَهُّمًا - جو شخص گونگا ہو وہ نماز میں اپنی زبان ہلاتا رہے جیسے پڑھ رہا ہے اس کا وہم کافی ہے-

اِذَا رَاَيْتُمْ مُحِبًّا لِلدُّنْيَا فَاتَّهِمُوْهُ عَلٰى دِيْنِكُمْ - جب تم کسی کو دنیا سے محبت رکھنے والا پاؤ تو اس پر اپنے دین کی تہمت کرو (یعنی اس کا دین بگڑا ہوا ہے اس کے ساتھ یہ گمان کرو)-

فَرَضَ اللّٰهُ عَلَى الْعِبَادِ عَشْرَ رَكْعَاتٍ وَفِيْهِنَّ الْقِرَاءَةُ وَلَيْسَ فِيْهِنَّ وَهْمٌ - اللہ تعالیٰ نے بندوں پر پانچ نمازوں میں دس رکعتوں میں قرأت فرض کی ہے اور اس میں سہو نہیں ہوتا-

اَلْاِمَامُ يَحْمِلُ اَوْهَامَ مَنْ خَلْفَهٗ - مقتدیوں کے سہو امام اٹھا لے گا (مقتدیوں پر سجدۂ سہو نہ آئے گا)-

وَهِمْتُ فِي الْحِسَابِ - میں نے حساب میں غلطی کی-

وَهْنٌ - رات کے آخیر آدھے حصہ میں داخل ہونا، ضعیف کرنا، ضعیف ہونا-

تَوْهِيْنٌ اور اِيْهَانٌ - ضعیف اور ناتوان کرنا-

مَوْهُوْنٌ - ضعیف، کم طاقت-

قَدْ وَهَنَتْهُمْ حُمّٰى يَثْرِبَ - مدینہ کے بخار نے ان کو کم طاقت کر دیا (یہ مشرکین مکہ نے صحابہ کی نسبت گمان کیا اس لیے آنحضرتؐ نے طواف میں رمل کا حکم دیا - یعنی کندھے ہلاتے ہوئے دوڑ کر چلنا اور یہ حکم صرف پہلے تین پھیروں میں دیا تا کہ آخیر تک ان کی قوت باقی رہے اور صفا و مروہ کی سعی دشوار نہ ہو

جائے)-

وَلَا وَاهِنًا فِیْ عَزْمٍ-اور نہ رائے میں ضعیف-

اِنَّ فُلَانًا دَخَلَ عَلَیْهِ وَفِیْ عَضُدِهٖ حَلْقَةٌ مِّنْ صُفْرٍ وَفِیْ رِوَایَةٍ خَاتَمٌ مِّنْ صُفْرٍ فَقَالَ مَا هٰذَا قَالَ هٰذَا مِنَ الْوَاهِنَةِ قَالَ اَمَا اِنَّهَا لَا تَزِیْدُكَ اِلَّا وَهْنًا- ایک شخص آنحضرتؐ کے پاس آیا اس کے بازو پر تانبے کا کڑا تھا ایک روایت میں یوں ہے کہ تانبے کی انگوٹھی پہنے تھی- آپ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ کہنے لگا یہ واہنہ کی دوا ہے (واہنہ ایک ریاحی درد ہے جو کندھے سے لے کر بازو تک آتا ہے-خصوصاً بڑھاپے میں) آپ نے فرمایا اس سے تو اور ضعف ہوگا (جب ضعف زیادہ ہوا تو درد بڑھے گا)-

مَنِ اشْتَكَى الْوَاهِنَةَ-جس کو واہنہ کی شکایت ہو-

وَهْیٌ- پھٹ جانا' لٹک جانا' ڈھیلا ہو جانا یعنی پھٹنے کے قریب ہونا' ضعیف ہونا' گرنے کے قریب ہونا-

اِیْهَاءٌ-ضعیف کرنا' توڑ ڈالنا-

وَاهِیْ-ضعیف' ناتوان-

اَلْمُؤْمِنُ وَاهٍ رَّاقِعٌ-مومن پھٹنے والا ہے اور پیوند لگانے والا ہے (یعنی گناہ میں مبتلا ہو کر پھٹ جاتا ہے پھر توبہ کا پیوند لگا کر اپنے تئیں جوڑ لیتا ہے)-

اِنَّهٗ مَرَّ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو وَّهُوَ یُصْلِحُ خُصًّا لَهٗ قَدْوَهَا- آنحضرت ﷺ عبداللہ بن عمرو بن العاصؓ پر سے گزرے وہ اپنے جھونپڑے کی مرمت کر رہے تھے جو بودا ہو گیا تھا یعنی پرانا ہو کر کمزور ہو گیا تھا-

وَلَا وَاهِیًا فِیْ عَزْمٍ- نہ رائے میں ضعیف یا ہمت اور عزم میں ناتوان-

جَعَلْتُهٗ مِنَ الْوَاهِیَةِ- میں نے اس کو نقصان میں کر دیا-

اَلْفَارَةُ تُوْهِی السِّقَاءَ-چوہا مشک کو پھاڑ ڈالتا ہے-

نَتْفُ الْاِبِطِ یُوْهِیْ وَیُضْعِفُ الْبَصَرَ-بغل کے بال اکھیڑنا کندھوں کو ناتوان اور بینائی کو ضعیف کر دیتا ہے- (مگر متعدد حدیثوں میں بغل کے بال اکھیڑنا سنت رکھا گیا ہے یہ حدیث امامیہ نے روایت کی ہے- واللہ اعلم بصحتها)-

وَاهًا لَّهُمَا فَقَدْ نَبَذَا الْكِتَابَ- افسوس ہے ان دونوں پر انھوں نے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو ڈال دیا (چھوڑ دیا)-

اِنْ یَّكُنْ خَیْرًا فَوَاهًا وَّاِنْ یَّكُنْ شَرًّا فَآهًا اٰهًا- اگر بہتر ہو تو واہ واہ اگر بری ہو تو آہ آہ-

بابُ الواو مع الیاء

وَیْ- کلمۂ تعجب و افسوس ہے اس کے بعد اَنَّ آتا ہے-

وَیْكَاَنَّهٗ مَا اَخْطَاَ الرَّكِیَّةَ- افسوس اس نے کنواں نہ دیکھا (کسائی نے کہا وَیْلَكَ اور اَنَّ سے مرکب ہے اس کے معنی کیا تو نے نہیں دیکھا یا تیری خرابی ہو یا تو جان رکھ)-

وَیْبٌ- بہ معنی وَیْلٌ کہتے ہیں وَیْبَكَ وَیْبَ زَیْدٍ جیسے وَیْلَكَ کہتے ہیں-

اَلَا اَبْلِغَا عَنِّیْ بُجَیْرًا رِسَالَةً عَلٰی اَیِّ شَیْءٍ وَیْبَ غَیْرِكَ دَلَّكَا- میری طرف سے بجیر (میرے بھائی) کو پیغام پہنچا دو تیری خرابی ہو محمد نے تجھ کو کیا بتلا دیا-

وَیْحٌ- رحم اور شفقت کا کلمہ ہے-بعض نے کہا بمعنی ویل ہے بعض نے کہا مدح اور تعجب کے لیے آتا ہے-

وَیْحَ ابْنِ سُمَیَّةَ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِیَةُ- ہائے سمیہ کا بیٹا (عمارؓ کی ماں کا نام سمیہ تھا) اس کو باغی گروہ مار ڈالے گا (مراد معاویہؓ کا گروہ ہے-یہ پیشین گوئی آنحضرتؐ کی پوری ہوئی)-

وَیْحَ ابْنِ اُمِّ عَبَّاسٍ -تعجب ہے ابن ام عباس سے-

وَیْحَكَ یَا اَنْجَشَةُ- (ایک روایت میں وَیْلَكَ یَا اَنْجَشَةُ ہے) یعنی تیری خرابی ہو اے انجشہ (جو گا گا کر عورتوں کے اونٹ تیز چلا رہا تھا- مجمع البحار میں ہے کہ وَیْحَكَ وہاں کہتے ہیں جہاں شفقت اور رحم کے ساتھ کسی فعل پر انکار کیا جاتا ہے اور وَیْلَكَ جہاں غصہ اور ناراضی کے ساتھ انکار کیا جاتا ہے)-

وَیْخٌ بہ معنی وَیْحٌ ہے-

وَیْسٌ- فقیری' محتاجی' مقصود اور کلمہ توجع اور رحم (جیسے وَیْحٌ ہے) محیط میں ہے کہ وَیْ کے ساتھ کبھی با کو لگاتے کبھی حا کو کبھی خا کو کبھی سین کو کبھی لام کو کبھی ہا کو-

وَيْسَ ابْنُ سُمَيَّةَ - ہائے سمیہ کا بیٹا-

مَا وَيْسَ ابْنُ سُمَيَّةَ - وہی معنی ہیں-

اِنَّهَا تَبِعَتْهُ وَقَدْ خَرَجَ مِنْ حُجْرَتِهَا لَيْلًا فَوَجَدَ لَهَا نَفَسًا عَالِيًا فَقَالَ وَيْسَهَا مَالَقِيْتِ اللَّيْلَةَ - ایک بار ایسا ہوا آنحضرتؐ حضرت عائشہؓ کے حجرے سے رات کو نکل کر بقیع کو تشریف لے گئے (وہ سمجھیں کہ آپ میری باری میں کسی اور بیوی کے پاس تشریف لئے جاتے ہیں) تو (چپکے چپکے) آپ کے پیچھے روانہ ہوئیں (اور جب آنحضرتؐ لوٹے تو جلدی سے بھاگ کر اپنے حجرے میں آ گئیں کہ آنحضرتؐ کو خبر نہ ہو- آپ جب تشریف لائے) دیکھا تو حضرت عائشہؓ کا دم چڑھ رہا ہے (سانس پھول رہا ہے) پوچھا ہائیں آج رات کو تجھے کیا ہو گیا-

وَيْلٌ - ہائے خرابی افسوس' یہ کلمہ اس وقت کہا جاتا ہے جب کوئی شر اور برائی پیش آئے-

تَوْيِيْلٌ - ویل کا لفظ بہت کہنا-

تَوَيُّلٌ - ویل ویل پکارنا-

تَوَايُلٌ - ایک دوسرے کو ویل کہنا-

وَيْلٌ - ایک وادی کا بھی نام ہے دوزخ میں اگر اس میں پہاڑ ڈال دیئے جائیں تو گرمی سے گل جائیں-

اِذَا قَرَأَ ابْنُ اٰدَمَ السَّجْدَةَ فَسَجَدَ اِعْتَزَلَ الشَّيْطَانُ يَبْكِيْ يَقُوْلُ يَا وَيْلَهٗ - جب آدمی سجدہ کی آیت پڑھ کر سجدہ کرتا ہے تو شیطان ایک طرف جا کر روتا ہے اور کہتا ہے- ہائے خرابی میری (اگر میں آدم کو سجدہ کر لیتا تو مردود نہ ہوتا)-

وَيْلَكَ اِرْكَبْهَا - ارے تیری خرابی اس پر سوار ہو جا (یعنی قربانی کے اونٹ پر)-

وَيْلُ اُمِّهٖ مِسْعَرُ حَرْبٍ - تعجب ہے یہ تو (ابوبصیر) جنگ کی آگ سلگایا چاہتا ہے (عجب بہادر اور جری آدمی ہے)-

وَيْلُ اُمِّهٖ كَيْلًا بِغَيْرِ ثَمَنٍ لَوْ اَنَّ لَهٗ وِعَاءً - عجیب بات ہے میں بلا قیمت اس کو ماپ دیتا ہوں اگر رکھنے کے لیے اس کے پاس کوئی برتن ہو (یعنی میں علوم اور اسرار کی باتیں بتانے کو بلا معاوضہ حاضر ہوں بشرطیکہ یاد رکھیں)-

اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا اَيْنَ يَذْهَبُوْنَ بِهَا - جب جنازہ کندھوں سے اتار کر زمین پر رکھا جاتا ہے تو اس کی روح کہتی ہے ہائے خرابی تم اس کو کہاں لئے جاتے ہو-

وَشَرِبَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ الزُّبَيْرِ دَمَ حَجَامَتِهٖ فَقَالَ وَيْلٌ لَّكَ مِنَ النَّاسِ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّنْكَ - آنحضرتؐ نے پچھنے لگائے اور جو خون نکلا وہ عبداللہ بن زبیرؓ پی گئے (برکت کے لئے) تب آنحضرتؐ نے فرمایا- ارے تجھ سے لوگوں کو خرابی ہو گی اور تجھ کو ان سے خرابی ہو گی (یہ پیشین گوئی تھی ان کو امارت اور حکومت ملنے کی- مطلب یہ ہے کہ جو لوگ تیری اطاعت نہ کریں گے تجھ کو قتل کریں گے وہ خراب ہوں اور تو ان کے ہاتھ سے خرابی اٹھائے گا قتل ہو گا)-

وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ فَوَاهًا - جو شخص آزمائش اور مصیبت میں ڈالا گیا اور اس نے صبر کیا تو اس کو واہ واہ ہے-

وَاهًا لِرِيْحِ الْجَنَّةِ اَجِدُهٗ دُوْنَ اُحُدٍ - واہ واہ بہشت کی خوشبو میں احد پہاڑ کے پاس پا رہا ہوں (یہ حضرت انس بن نضر صحابی نے کہا جنگ احد میں اور کافروں پر حملہ کیا اور شہید ہوئے)-

وَيْلُ الْاٰخَرِ مَا ذَاكَ - دوسرے کی خرابی یہ کیا ہے (عربوں کا قاعدہ ہے کہ جب مخاطب کی تعظیم کا ارادہ کرتے ہیں تو "وَيْل" کو اس کی طرف مضاف نہیں کرتے- یعنی ويلك نہیں کہتے بلکہ وَيْلُ الْاٰخَرِ کہتے ہیں-



کتاب الهاء ھ

ھا- حروف تہجی میں سے ستائیسواں حرف ہے اور حساب جمل میں اس کا عدد پانچ ہے-ھای مفردہ پانچ طرح کی ہے ضمیر غائب' حرف غیبت' ہائے سکتہ' الف استفہام' کے بدلے ہائے تانیث-

بابُ الها مع الالف

ھا-محیط میں ہے کہ ہا چار طرح پر آتی ہے ایک اسم فعل بمعنی خُذْ یعنی لے یا آ-دوسرے ضمیر مؤنث-تیسرے ایٌّ کی لغت جیسے یَا اَیُّھَا میں-چوتھے قسم کے لئے جیسے ھَا اللّٰہِ بمعنی وَاللّٰہِ ہے-

لَاتَبِیْعُوا الذَّھَبَ اِلَّا ھَاءَ وَھَاءَ-سونے کو سونے کے بدلے مت بیچ مگر دست بدست (یعنی بائع اور مشتری ہر ایک دوسرے سے کہے لے مطلب یہ ہے کہ اگر ایک طرف بھی میعاد ہو تو جائز نہیں ہے بلکہ دونوں طرف نقد النقد ہونا چاہئے-بعض نے کہا ہا و ہا کے معنی یہ ہیں کہ لے اور دے)-

فَاَجَابَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِّنْ صَوْتِہٖ ھَاؤُمْ-آنحضرتؐ نے اسی گنوار کی طرح آواز بلند کر کے فرمایا آ اور لے (آپ نے اپنی آواز اس لئے بلند کی کہ اس کے اعمال پیغمبر کی آواز پر آواز بلند کرنے سے اکارت نہ ہو جائیں جیسے قرآن میں ہے اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُکُمْ یہ آپ کی کمال شفقت اور مہربانی تھی اپنی امت پر)-

ھَا اِلَّا وَجَعَلْتُکَ مَوْعِظَۃً-(امیر المومنین حضرت عمرؓ نے ابوموسیٰؓ سے کہا) تم اس حدیث پر کسی شخص کو گواہ لاؤ-ورنہ میں تم کو (سزا دے کر) دوسروں کے لئے نصیحت (اور عبرت) کروں گا (حضرت عمرؓ نے ابوموسیٰ کو جھوٹا نہیں سمجھا بلکہ مزید اطمینان کے لئے اور شہادت چاہی-یہ بھی حضرت عمرؓ کا مطلب نہ تھا کہ خبر واحد حجت نہیں ہے کیونکہ خود حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ سے ایسی حدیثیں روایت کی ہیں جن میں وہ متفرد ہیں-جیسے حدیث اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَّاتِ وغیرہ)-

ھَا اِنَّ ھَاھُنَا عِلْمًا وَّ اَوْمٰی بِیَدِہٖ اِلٰی صَدْرِہٖ لَوْ اَصَبْتُ لَہٗ حَمَلَۃً-(حضرت علیؓ نے کہا) دیکھو (یا آگاہ رہو یا سن لو) یہاں (اپنے سینے کی طرف اشارہ کیا) علم ہے (میں اس کو سکھا سکتا ہوں) اگر اس کے اٹھانے والے پاؤ (جو اس علم کا تحمل کر سکیں)-

ھا-کلمہ تنبیہ ہے اور کبھی قسم کے لئے آتا ہے' جیسے لَاھَا اللّٰہِ مَا فَعَلْتُ یعنی لَا وَاللّٰہِ (واؤ کو ہا سے بدل دیا)-

لَاھَا اللّٰہِ اِذًا لَّا یَعْمِدُ اِلٰی اَسَدٍ مِّنْ اُسُدِ اللّٰہِ یُقَاتِلُ عَنِ اللّٰہِ وَرَسُوْلِہٖ فَیُعْطِیْکَ سَلَبَہٗ-(یہ حدیث یونہی مروی ہے اور صحیح یوں ہے لَاھَا اللّٰہِ ذَا) یعنی قسم خدا کی ایسا ہرگز نہ ہوگا کہ آنحضرتؐ اللہ کے ایک شیر کا اس کے شیروں میں سے قصد کریں جو اللہ اور اس کے رسول کی طرف سے لڑتا ہے اور تجھ کو اس کا سامان حوالہ کر دیں (یعنی ہتھیار وغیرہ جو اس کا حق ہے تجھ کو دے دیں یہ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے فرمایا جب ابوقتادہ نے ایک کافر کو مارا تھا اور اس کافر کا سامان دوسرا شخص لینا چاہتا تھا نہایہ میں ہے کہ ھَا اللّٰہِ میں خواہ ہا کے بعد الف کو قائم رکھو اور مد کے ساتھ پڑھو-جیسے دَابَّۃٍ میں یا الف کو اجتماع ساکنین سے گرا دو

هَلِّهِ پڑھو)۔

فَيَقُوْلُ هَاهْ هَاهْ لَا اَدْرِيْ - تب وہ کافر قبر میں منکر نکیر کے جواب میں کہے گا ہاہ ہاہ میں نہیں جانتا (ہاہ ہاہ کلمۂ تحیر ہے یعنی حیرت میں ہوش وحواس کھوکر ہاہ ہاہ کرے گا)۔

يَنْتَحِبُ الشَّيْخُ بِنَشِيْجٍ اَيْ يَصُوْتُ هَاهَاهَا - بوڑھا روئے گا اس کی گھگی بندھ جائے گی۔ہاہاہا۔

ثُمَّ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ ثُمَّ هَهْ - پھر ان کے بعد امام محمد بن علی ان کے بعد میں۔

هَا اَنَا ذَابَيْنَ يَدَيْكَ - میں ہوں تیرے سامنے حاضر ہوں۔

هَاؤُمُ اقْرَءُ وْا كِتَابِيَهْ - (قرآن میں ہے) لو آؤ میرا اعمال نامہ پڑھو۔

بابُ الهاء مع الباء

هَبٌّ یا هُبُوْبٌ یا هَبِيْبٌ - چلنا' حملہ کرنا' زور کرنا' جاگنا' خوش ہونا' جلدی کرنا' ہلانا' جھومنا' گزر جانا' ایک زمانہ تک غائب رہنا' شکست پانا' کاٹنا' شروع کرنا' مادہ پر چڑھنے کے لئے آواز کرنا۔

تَهْبِيْبٌ - پھاڑنا۔

اِهْبَابٌ - جگانا' ہلانا۔

تَهَبُّبٌ - پرانا ہونا۔

اِهْتِبَابٌ - مادہ پر چڑھتے وقت آواز کرنا' کاٹنا۔

ثَوْبٌ هَبَائِبُ - کٹا ہوا کپڑا (جیسے هِبَبٌ ہے)۔

لَاحَتّٰى تَذُوْقِيْ عُسَيْلَتَهٗ قَالَتْ فَاِنَّهٗ قَدْ جَائَنِيْ هَبَّةً - (آنحضرتؐ نے رفاعہ کی عورت سے فرمایا تو پھر رفاعہ کے پاس نہیں جاسکتی) جب تک عبدالرحمٰن بن زبیر سے مزہ نہ اٹھائے اس نے کہا ایک بار تو وہ مجھ سے صحبت کر چکا ہے یا مجھ پر گر چکا ہے (یہ هَبَّةُ السَّيْفِ سے ماخوذ ہے یعنی تلوار کا پڑنا)۔

هَبَّ التَّيْسُ - بکرے نے آواز کی (بکری پر چڑھنا چاہتا ہے)۔

فَاِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ - جب اونٹ چلنے کے لئے کھڑے ہوں۔

هَبَّ النَّائِمُ - سونے والا جاگا۔

لَقَدْ رَاَيْتُ اَصْحَابَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَهُبُّوْنَ اِلَيْهَا كَمَا يَهُبُّوْنَ اِلَى الْمَكْتُوْبَةِ - میں نے آنحضرت ﷺ کے اصحاب کو دیکھا وہ بڑی مستعدی اور خوشی سے مغرب کی دو رکعت سنت اس طرح پڑھتے تھے جیسے فرض نماز پڑھتے)۔

اِذَا هَبَّ مِنَ اللَّيْلِ - جب رات کو جاگتے (سوکر بیدار ہوتے)۔

اَهَبَّنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - ہم کو آنحضرت ﷺ نے جگایا۔

اَرَاَيْتَ اِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ - بتلاؤ جب اونٹ چلنے کے لئے اُٹھ کھڑے ہوں (اور نمازی کو پریشان کردیں)۔

حَتّٰى تَهُبَّ - یہاں تک کہ تو جاگے۔

هَبَّةٌ مِنَ الدَّهْرِ - زمانہ کا ایک لمبا ٹکڑا' ایک مدت مدید' عرصۂ بعید' مدت دراز۔

هَبْتٌ - مارنا' جھکا دینا' اتار دینا' گھٹا دینا۔

هَبِيْتٌ یا مَهْبُوْتٌ - دیوانہ مجنون (جیسے مَبْهُوْتٌ ہے)۔

فَهَبَتُوْهُمَا حَتّٰى فَرَغُوْا مِنْهُمَا - پھر امیہ بن خلف اور اس کے بیٹے کو (تلواروں سے) مارتے رہے یہاں تک کہ دونوں سے فراغت پائی (دونوں کا کام تمام کردیا)۔

لَمَّا مَاتَ عُثْمَانُ ابْنُ مَظْعُوْنٍ عَلٰى فِرَاشِهٖ قَالَ هَبَتَهُ الْمَوْتُ عِنْدِيْ مَنْزِلَةً حَيْثُ لَمْ يَمُتْ شَهِيْدًا - جب عثان بن مظعونؓ اپنے بچھونے پر مر گئے تو حضرت عمرؓ نے کہا۔ موت نے عثان کو میرے نزدیک ایک درجہ اتار دیا کیونکہ وہ شہید ہوکر نہیں مرے۔

نَوْمُهٗ سُبَاتٌ وَّلَيْلُهٗ هُبَاتٌ - اس کا سونا آرام کرنا ہے اور اس کی رات پڑ جانا ہے (هَبْتٌ کہتے ہیں نرمی اور ڈھیلے پن کو عرب لوگ کہتے ہیں فِيْ فُلَانٍ هَبْتَةٌ اس میں ناتوانی اور ضعف ہے۔ مجمع البحار میں يَوْمُهٗ سُبَاتٌ ہے یعنی اس کا دن آرام کرنا ہے اور وہی صحیح معلوم ہوتا ہے لیکن نہایہ میں نَوْمُهٗ ہے)۔

هَبْجٌ - مارنا۔

تَهْبِيْجٌ۔سوج جانا' ورم کر آنا۔

تَهَبُّجٌ۔سوجنا' ورم ہونا۔

هَوْ بَجَةٌ تُنْبِتُ الْاَرْطٰی۔یہ تو ایک نرم ہموار زمین ہے جوارطی اگاتی ہے (اَرْطٰی ایک درخت ہے جو ریتی میں اگتا ہے اس کی شاخیں سرخ ہوتی ہیں)۔

هَبْدٌ۔توڑنا' پکانا' چننا۔

هَبِيْد۔کھلانا (یعنی اندرائن)۔

اِهْتِبَادٌ۔ہبید کھلانا (اس کی ترکیب یہ ہے کہ اندرائن خشک کو لے کر اس پر پانی ڈال کر رکھ دیں اور ملیں پھر پانی ڈالیں اور ملیں کئی دن تک ایسا ہی کرتے رہیں یہاں تک کہ اس کی تلخی دور ہو جائے پھر پیس کر اس کو پکائیں)۔

فَزَوَّدَتْنَا مِنَ الْهَبِيْدِ۔ہم کو ہبید کا توشہ دیا (نہایہ میں ہے کہ اندرائن کو توڑ کر اس کا بیج نکال لیں اور پانی میں بھگو دیں تا کہ اس کی تلخی دور ہو جائے پھر اس کو پکائیں ضرورت کے وقت عرب لوگ اس کو کھاتے ہیں)۔

هَبْرٌ۔بڑے بڑے ٹکڑے کاٹنا۔

اِهْبَارٌ۔خوبصورت' موٹا ہونا۔

اِهْتِبَارٌ۔گوشت فنا ہو جانا' کاٹنا۔

هَبَّارٌ۔بندر بہت بال والا۔

اُنْظُرُوْا شَزْرًا وَّاضْرِبُوْا هَبْرًا۔گوشۂ چشم سے دیکھو اور ایسی مار لگاؤ کہ گوشت کا بڑا ٹکڑا کٹ جائے۔

اِنَّهٗ هَبَرَ الْمُنَافِقَ حَتّٰی بَرَدَ۔حضرت عمرؓ نے منافق کو مارا (اس کے گوشت کے ٹکڑے اڑا دیئے) یہاں تک کہ وہ ٹھنڈا ہو گیا (یہ منافق آنحضرتؐ کے حکم اور فیصلہ سے ناراض ہو کر حضرت عمرؓ کے پاس مرافعہ کرنے گیا تھا جس کی سزا پائی کہ جان کھوئی)۔

فَهَبَرْنَاهُمْ بِالسُّيُوْفِ۔ہم نے تلواروں سے ان کے ٹکڑے اڑا دیئے۔

كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ قَالَ هُوَ الْهَبُّوْرُ۔ابن عباسؓ نے عصف ماکول کی تفسیر یہ کی کہ چھوٹی چیونٹی (یعنی ریزہ ریزہ کر دیا۔ بعض نے کہا هَبُّوْرٌ نبطی زبان میں کھیت کے بھوسے اور باریک ٹکڑوں کو کہتے ہیں)۔

قَصْرُ هُبَيْرَةَ۔کوفہ میں ہے۔

هَبْطٌ۔اتارنا' دبلا کر دینا' مارنا' داخل ہونا' داخل کرنا' کم کرنا' کم ہونا' منتقل ہونا' اترنا' گر پڑنا۔

اِهْبَاطٌ۔اتارنا' کم کرنا۔

اِنْهِبَاطٌ۔گھٹنا' نیچے اترنا۔

اَللّٰهُمَّ غَبْطًا لَاهَبْطًا۔یا اللہ لوگ مجھ پر رشک کرتے رہیں (میرا مرتبہ بلند ہوتا جائے) میرا تنزل اور گھاؤ نہ ہو۔

ثُمَّ هَبَطْتَ الْبِلَادَ لَابَشَرٌ اَنْتَ وَلَا مُضْغَةٌ وَّلَا عَلَقٌ۔پھر آپ دنیا میں آئے (حضرت آدمؑ کی صلب میں) نہ آپ آدمی تھے نہ گوشت کا ٹکڑا تھے نہ خون کی پھٹکی تھے (یہ شعر اس قصیدہ کا ہے جو حضرت عباسؓ نے آنحضرتؐ کی تعریف میں کہا تھا)۔

فِي الْعَصْفِ الْمَاْكُوْلِ قَالَ هُوَ الْهَبُوْطُ۔ابن عباسؓ نے عصف ماکول کی تفسیر میں کہا وہ چھوٹی چیونٹی ہے (خطابی نے کہا میں سمجھتا ہوں یہ راوی کی غلطی ہے اور صحیح هَبُّوْر ہے جیسے اوپر گزرا)۔

وَاَنَا اَتَهَبَّطُ اِلَيْهِمْ مِنَ الثَّنِيَّةِ۔میں گھاٹی سے ان کی طرف اتر رہا تھا۔

فَاُهْبِطَ الْقَائِلُ۔پھر کہنے والے (جبرئیلؑ یا موسیٰؑ) اتار دیئے گئے۔

لَوْ اَنَّكُمْ دَلَّيْتُمْ بِحَبْلٍ اِلَى الْاَرْضِ السُّفْلٰى لَهَبَطَ عَلَى اللّٰهِ۔اگر تم سب سے نیچے والی زمین پر ایک رسی لٹکاؤ تو اللہ کے علم پر اترے گی (وہاں بھی اللہ تعالیٰ کا علم محیط ہے۔کوئی ذرہ عرش سے لے کر نشیبی زمین تک اس کے علم وقدرت سے خالی نہیں۔جہمیہ جو اس حدیث سے اللہ تعالیٰ کی ذات مقدس ہر جگہ ہونے پر دلیل لیتے ہیں یہ ان کی نادانی ہے۔خود امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کر کے اس کی تفسیر کر دی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے علم وقدرت اور سلطان پر اترے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا علم وقدرت اور حکومت اس کی ہر جگہ ہے اور وہ اپنے عرش پر ہے۔جیسے اس نے اپنی کتاب میں فرمایا)۔

وَهَبَطَ النَّاسُ الْمَدِيْنَةَ-لوگ مدینہ میں اترے (مدینہ ہر طرف سے نشیب میں ہے اس لیے هَبَطَ کا لفظ کہا)-

اِنَّ اَمَامَكَ عَقَبَةٌ كَئُوْدٌ اَنْتَ هَابِطٌ- تیرے سامنے ایک دشوار گزار گھاٹی ہے جس میں تجھ کو اترنا ہے اور اس کا اتارنا بہشت پر ختم ہوگا یا دوزخ پر-

مَهْبِطُ الْوَحْيِ-شہر مکہ اور مدینہ-

هَبَطْتُ الْوَادِيَ- میں وادی میں اترا-

هَبَلٌ-ماں کا اپنے بچہ کو گم کرنا، عقل جاتی رہنا-

تَهْبِيْلٌ-کمانا-

هَبِلَتْكَ اُمُّكَ-کہنا، گوشت بہت ہو جانا-

اِهْبَالٌ-جلد کرنا، بچہ پر تڑپنا، گوشت بہت ہو جانا-

تَهَبُّلٌ-کمانا-

اِهْتِبَالٌ- بہت جھوٹ بولنا، مکر کرنا، ڈھونڈنا، بچہ پر رونا-

هَبَّالٌ-مکار جانور کو دھوکا دے کر شکار کرنے والا-

مَنِ اهْتَبَلَ جَوْعَةَ مُؤْمِنٍ كَانَ لَهٗ كَيْتَ وَكَيْتَ- جو شخص کسی مسلمان کی بھوک کو غنیمت سمجھ کر (اس کو کھانا کھلائے) اس کو ایسا (خوب) ثواب ملے گا-

وَاهْتَبَلُوْا هَبَلَهَا-اس کا کام اپنے اوپر لیا-

فَاهْتَبَلْتُ غَفْلَتَهٗ- میں نے اس کی غفلت غنیمت سمجھی-

وَالنِّسَاءُ يَوْمَئِذٍ لَّمْ يُهَبِّلْهُنَّ اللَّحْمُ- ان دنوں عورتوں پر بہت گوشت نہ تھا (موٹی نہ تھیں)-

مُهَبَّلٌ-موٹا، فربہ جو جلد حرکت نہ کر سکے-

هَبِلَتِ الْوَادِعِيَّ اُمُّهٗ لَقَدْ اَذْكَرَتْ بِهٖ- (وادعی نے عربی گھوڑوں کے حصے مجنس گھوڑوں سے زیادہ رکھے (مجنس وہ گھوڑا جس کا باپ عربی ہو ماں ترکی یا ہندی یا بالعکس حضرت عمرؓ نے اس کی رائے پسند کی اور کہا) وادعی کی ماں نے اس کو اچھا جنا حقیقت میں بہادر مرد جنا)-

لِاُمِّكَ هَبَلٌ-تیری ماں نے تجھ کو جواں مرد جنا-

فَقِيْلَ لِيْ لِاُمِّكَ الْهَبَلُ- (شعبی نے کہا) مجھ سے کہا گیا تیری ماں نے ایک جوان مرد بچہ جنا (یعنی تجھ سا بہادر اور صاحب الرائے)-

وَيْحَكِ اَوْهَبِلْتِ- افسوس تیری عقل جاتی رہی ہے (تیرا بیٹا سراقہ جو مارا گیا تو تو دیوانی ہوگئی ہے- بہشتوں کو ایک بہشت سمجھتی ہے وہاں تو لاکھوں کروڑوں باغ ہیں)-

هَبِلَتْهُمُ الْهُبُوْلُ-ان کو ان عورتوں نے رلا دیا یا دیوانہ بنا دیا جن کے بچے نہیں جیتے-

اُعْلُ هُبَلُ-ہبل! (جو ایک بت تھا خانہ کعبہ میں اس کی پوجا کیا کرتے تھے) تو اب اونچا ہو جا (تیرا مرتبہ بلند ہوگیا تو نے فتح دلائی یہ ابوسفیان نے جنگ احد میں نعرہ لگایا- یعنی ہبل کی جے)-

اَلْخَيْرُ وَالشَّرُّ خُطَّا لِابْنِ اٰدَمَ وَهُوَ فِي الْمَهْبِلِ- آدمی کے لیے جو کچھ بھلا برا ہونے والا ہے وہ اسی وقت لکھ دیا جاتا ہے جب وہ رحم میں ہوتا ہے اپنی ماں کے پیٹ میں)-

فَيَحْمِلُهُمْ فَيَطْرَحُهُمْ بِالْمَهْبِلِ-ان کو اٹھا کر غار میں ڈال دے گا-

هِبْلَعٌ يَاهَبَلَّعٌ-بڑا کھانے والا، بڑے بڑے لقمے اڑانے والا اور سلوتی کتا-

هَبَنْقَعٌ-احمق، عورتوں سے بات چیت کو پسند کرنے والا-

يَمْشِيْ الشَّطَا وَيَجْلِسُ الْهَبَنْقَعَةَ- بچوں کی چال چلے اور اکڑوں بیٹھے رانوں کو ملا کر پاؤں کو کھول کر-

هَبَنْقَعٌ اور هُبَاقِعٌ- پست قد اور ٹھوس اعضاء والا گول بدن-

هَبْهَبٌ-دوزخ کی ایک وادی کا نام ہے-

اِنَّ فِيْ جَهَنَّمَ وَادِيًا يُقَالُ لَهٗ هَبْهَبٌ يَسْكُنُهُ الْجَبَّارُوْنَ- دوزخ میں ایک وادی ہے جس میں مغرور لوگ رہیں گے-اس کو ہبہب کہتے ہیں-

هُبُوٌّ- چمکنا، بھاگنا، مرجانا، مل جانا-

اِهْبَاءٌ-غبار اڑانا-

تَهَبِّيْ-ہاتھ جھٹکنا-

هَبَاءٌ-غبار-

وَاِنْ حَالَ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَهٗ سَحَابٌ اَوْ هَبْوَةٌ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ- اگر تم میں اور چاند میں ابر یا غبار حائل ہو جائے تو تیس

دن پورے کرلو۔

هَبْوٌ۔وہ باریک مٹی جو ہوا میں بلند ہوتی ہے۔

ثُمَّ اتَّبَعَهٗ مِنَ النَّاسِ رِعَاعٌ هَبَاءٌ۔ پھر اس کے تابعدار لوگ ہوگئے جو بازاری اور ادنیٰ درجہ سے غبار کی طرح ضعیف اور ناتوان تھے۔

اَقْبَلَ يَتَهَبّٰى كَاَنَّهٗ جَمَلٌ اٰدَمُ۔ پھر ہاتھ جھاڑتا ہوا اتراتا ہوا سفید اونٹ کی طرح آیا۔

اِنَّهٗ حَضَرَ ثَرِيْدَةً فَهَبَّاهَا۔ آنحضرتؐ کے سامنے ثرید رکھا گیا۔آپ نے انگلیوں کے نشان اس پر برابر کر دیے۔

اَهْبَى التُّرَابَ۔گرد اڑائی۔

ثُمَّ يُقَالُ لَهٗ كُنْ هَبَاءً مَّنْثُوْرًا۔ (اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کچھ لوگوں کو اٹھائے گا' ان کے سامنے نور ہوگا) پھر کہا جائے گا گرد کی طرح اڑ جا (ان کا نور مٹ جائے گا امام ابوجعفر نے کہا یہ وہ لوگ ہوں گے جو روزہ نماز کرتے تھے مگر حرام مال آتا تو لے لیتے اور جناب امیر کی کچھ فضیلت بیان ہوتی تو اس کا انکار کرتے (یہ شیعی روایت ہے)۔

بابُ الهاء مع التّاء

هَتْأٌ۔ مارنا' کھانا' جھکنا۔

تَهَتُّؤٌ۔کٹنا' پرانا ہونا۔

هِتْأٌ۔وقت۔

اَهْتَأٌ۔کبڑا۔

هَتٌّ۔بہت باتیں کرنا' کلام کو جاری کرنا' سیاق اچھا کرنا' پھاڑنا' بہانا' مرتبہ گھٹانا' توڑنا' ریزہ ریزہ کرنا' ڈانٹنا' جھڑکنا۔

هَتَّاتٌ۔ہلکا' باتونی۔

فَهَتَّهَا فِى الْبُطْحَاءِ۔پھر اس کی پتھریلی زمین میں بہادیا یعنی شراب کو۔

حَتّٰى سُمِعَ لَهَا هَتِيْتٌ۔یہاں تک کہ اس کی آواز سنی گئی (یعنی بہنے کی)۔

اَقْلِعُوْا عَنِ الْمَعَاصِىْ قَبْلَ اَنْ يَّاْخُذَكُمُ اللّٰهُ فَيَدَعُكُمْ هَتًّابَتًّا۔گناہوں سے باز رہو اس سے پہلے کہ اللہ تم سے مواخذہ کرے پھر تم کو کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر کے چھوڑ دے۔

وَاللّٰهِ مَاكَانُوْا بِالْهَتَّاتِيْنَ وَلٰكِنَّهُمْ كَانُوْا يَجْمَعُوْنَ الْكَلَامَ لِيُعْقَلَ عَنْهُمْ۔ خدا کی قسم وہ لوگ بکی (بہت باتیں کرنے والے) نہ تھے بلکہ کلام کو اکٹھا کرتے تھے تاکہ لوگ ان کی بات سمجھ جائیں۔

كَانَ عَمْرُوْ بْنُ شُعَيْبٍ وَّ فُلَانٌ يَهُتَّانِ الْكَلَامَ۔عمرو بن شعیب اور فلاں شخص دونوں جھڑ جھڑ (یعنی مسلسل اور یکساں) تقریر کرتے تھے۔

هَتْرٌ۔ پھاڑ ڈالنا۔

مُهَاتَرَةٌ۔گالی گلوچ کرنا۔

اِهْتَارٌ۔عقل جاتی رہنا بڑھاپے' بیماری یا رنج سے۔

تَهَاتُرٌ۔ایک دوسرے پر جھوٹا دعویٰ کرنا' ساقط ہونا' باطل ہونا۔

اِسْتِهْتَارٌ۔اپنی خواہش پر چلنا' کسی کام کی پرواہ نہ کرنا۔

هِتْرٌ۔جھوٹ' آفت' عجیب' خراب بات' غلط کلام' رات کا پہلا آدھا حصہ۔

هُتْرٌ بمعنی اِهْتَارٌ ہے۔

سَبَقَ الْمُفَرِّدُوْنَ قَالُوْا وَمَا الْمُفَرِّدُوْنَ قَالَ الَّذِيْنَ اُهْتِرُوْا فِىْ ذِكْرِ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ۔ ایک روایت میں اَلْمُسْتَهْتَرُوْنَ بِذِكْرِ اللّٰهِ۔ آپ نے فرمایا مفرد لوگ آگے بڑھ گئے۔لوگوں نے پوچھا یارسول اللہ مفرد کون لوگ ہیں؟ فرمایا جو لوگ اللہ کی یاد میں غرق ہیں (رات دن ذکر الٰہی کیا کرتے ہیں۔بعض نے کہا اُهْتِرُوْا فِىْ ذِكْرِ اللّٰهِ کے معنی یہ ہیں کہ اللہ کی یاد میں بوڑھے ہوگئے اور ان کے ہم عمر لوگ گزر گئے گویا دنیا میں اکیلے رہ گئے)۔

اَلْمُسْتَبَّانِ شَيْطَانَانِ يَتَهَاتَرَانِ وَيَتَكَاذَبَانِ۔ گالی گلوچ کرنے والے دونوں شخص شیطان ہیں' بری باتیں زبان سے نکالتے ہیں اور جھوٹ بکتے ہیں۔

اَعُوْذُبِكَ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْمُسْتَهْتَرِيْنَ۔ تیری پناہ اس سے کہ میں بیہودہ باتیں کرنے والوں میں ہوں یا ان لوگوں میں

جن کو کوئی گالی دے یا برا کہے تو کچھ پرواہ نہیں کرتے (یعنی بے حیا بے شرم) یا ان لوگوں میں جو دنیا کے دھندوں میں غرق ہیں آخرت کا خیال ہی نہیں کرتے۔

هَتْفٌ - آواز دینا' پکارنا' بلند آواز سے بلانا۔

هَاتِفٌ - وہ جس کی آواز سنی جائے لیکن دیکھا نہ جائے۔

قَالَ اهْتِفْ بِالْاَنْصَارِ - آنحضرتؐ نے جنگ حنین میں حضرت عباسؓ سے فرمایا- انصار کو آواز دو بلاؤ (آنحضرتؐ کو انصار پر بڑا اعتماد تھا اس لئے پہلے انہی کو آواز دینے کے لئے فرمایا)۔

فَجَعَلَ يَهْتِفُ - لگے دعا کرنے اپنے مالک کو پکارنے اس سے فریاد کرنے۔

هَتْكٌ - پھاڑنا' کھینچ کر کاٹ ڈالنا' لمبا پھاڑنا' رسوا کرنا' فضیحت کرنا۔

تَهْتِيْكٌ - پھاڑنا۔

تَهَتُّكٌ اور **اِنْهِتَاكٌ** - پھٹ جانا۔

هَاتَكَ الْهُتْكَةَ مُهَاتَكَةً - رات کے اندھیرے میں چلا۔

فَهَتَكَ السِّتْرَ حَتّٰى وَقَعَ بِالْاَرْضِ - آنحضرتؐ نے پردہ کو (جس کو حضرت عائشہؓ نے حجرے کے دروازے پر لٹکایا تھا) پھاڑ ڈالا' یہاں تک کہ زمین پر گر پڑا۔

فَلَمَّا مَضَتْ هُتْكَةٌ مِنَ اللَّيْلِ - جب ایک گھڑی رات گزری۔

اِلَّا اَنْ تَنْتَهِكَ مَحَارِمُ اللّٰهِ - مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ کی حرام کی ہوئی باتوں کا کوئی ارتکاب کرے (اس کے احکام کی عزت اور حرمت پھاڑے)۔

مَنْ هَتَكَ حِجَابَ سِتْرِ اللّٰهِ - جو شخص اللہ کے پردہ کا حجاب پھاڑے۔

هَتْمٌ - آگے کے دانت گر جانا' توڑنا۔

هَتَمٌ - سامنے کے دانت جڑ سے ٹوٹ جانا۔

تَهَتُّمٌ - ٹوٹنا۔

اِنَّ اَبَا عُبَيْدَةَ كَانَ اَهْتَمَ الثَّنَايَا - حضرت ابوعبیدہ بن جراحؓ کے سامنے کے دو دانت ٹوٹے ہوئے تھے انھوں نے جنگ احد کے دن آنحضرتؐ کے رخساروں سے زرہ کے دو چھلے دانتوں سے پکڑ کر نکالے جو آپ کے کلوں میں گھس گئے تھے (کمبخت ابن قمیہ نے تلوار سے چند وار کئے آپ کی خود پر لگے- خود کے دو حلقے آپ کے گالوں میں گھس گئے- حضرت ابوعبیدہ نے ان کو دانتوں سے پکڑ کر گھسیٹا' ان کے دو دانت نکل پڑے)۔

اِنَّهٗ نَهٰى اَنْ يُّضَحّٰى بِهَتْمَاءَ - آنحضرتؐ نے اس بکری کو قربانی کرنے سے منع فرمایا جو بوڑھی ہو کر اس کے دانت ٹوٹ گئے ہوں یا جڑ سے اکھڑ گئے ہوں۔

اَهْتَمُ - سنان بن خالد کا لقب ہے- کیونکہ اس کا سامنے کا دانت یوم الکلاب میں ٹوٹ گیا تھا۔

بابُ الھا مع الجیم

هَجْأٌ یا **هُجُوْءٌ** - تھم جانا' چل دینا' کھالینا' بھر دینا۔

هَجَأٌ - بھوک لگنا۔

اِهْجَاءٌ - بھوک دور کرنا' حق ادا کرنا' کھلانا۔

هَجٌّ یا **هَجِيْجٌ** - گرا دینا' اندر گھس جانا' روشن ہونا' بھاگ جانا۔

اِهْتِجَاجٌ - ایک کام کئے جانا۔

هَجَاجَة - غبار جیسے **عَجَاجَة** ہے۔

هَجْدٌ یا **هُجُوْدٌ** - رات کو سونا یا جاگنا۔

تَهْجِيْدٌ - جاگنا' جگانا' سلانا۔

اِهْجَادٌ - سونا' سلانا' سوتا ہوا پانا۔

هُجُوْدٌ - رات کو نماز پڑھنے والا۔

فَنَظَرَ اِلٰى مُتَهَجِّدِيْ عُبَّادِ بَيْتِ الْمَقْدِسِ - انھوں نے بیت المقدس کے عابدوں میں سے ان لوگوں کو دیکھا جو رات کو جاگتے رہتے۔

اَلنَّائِمُ فِيْ مَكَّةَ كَالْمُتَهَجِّدِ فِي الْبُلْدَانِ - مکہ میں سونے والے کا وہ درجہ ہے جو دوسرے شہروں میں تہجد پڑھنے والوں کا۔

هَجْرٌ یا **هِجْرَانٌ** - کاٹنا' ملانا' جوڑنا' چھوڑ دینا۔

هُجْرٌ - بڑبڑانا' ہذیان۔

تَهْجِيْرٌ- اول وقت نماز کے لئے جانا' گرمی سخت ہونا-
مُهَاجَرَةٌ- ایک ملک سے دوسرے ملک میں چل دینا-
اِهْجَارٌ- چھوڑ دینا' بڑبڑانا' ہذیان' دوپہر کو چلنا-
هِجْرَةٌ- ایک ملک کو چھوڑ کر دوسرے ملک میں چلے جانا-
تَهَجُّرٌ- دوپہروں میں چلنا-
لَاهِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ- مکہ فتح ہونے کے بعد ہجرت نہیں رہی-

وَلٰكِنْ جِهَادٌ وَّنِيَّةٌ- لیکن جہاد اور جہاد کی نیت رکھنا یہ قیامت تک رہے گا (مطلب یہ ہے کہ مکہ جب فتح ہو گیا اور اسلام عرب کے چاروں طرف پھیل گیا تو اب ہجرت کی فرضیت جاتی رہی- لیکن ہجرت کا استحباب خصوصاً اس ملک سے جہاں بدعات اور فسق و فجور' زنا' شراب خواری کا رواج ہو' اب بھی باقی ہے) چنانچہ دوسری حدیث میں ہے لَاتَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتّٰى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ- ہجرت کبھی ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ توبہ کا دروازہ بند ہو (یعنی سورج پچھم سے نکلے) مجمع البحار میں ہے کہ ہجرت اس ملک سے جہاں آدمی امر بالمعروف نہ کر سکے یا جہاں اللہ کی حدیں شرعی حدود جاری نہ ہوں' قیامت تک باقی رہے گی' بعض نے کہا اس ہجرت سے مراد یہ ہے کہ گناہ کو چھوڑ کر عبادت کی طرف یا کفر کو چھوڑ کر ایمان کی طرف رجوع کرنا یہ تو اس وقت تک باقی رہے گی جب تک توبہ کا دروازہ بند نہ ہوگا- کرمانی نے کہا دار الحرب سے ہجرت کرنا قیامت تک فرض رہے گا- اسی طرح دین کی اصلاح اور درستی کے لئے ہجرت ہمیشہ قائم رہے گی-)

لَوْلَا الْهِجْرَةُ لَكُنْتُ اِمْرَءً مِّنَ الْاَنْصَارِ- اگر ہجرت نہ ہوتی تو میں بھی ایک انصاری آدمی کی طرح ہوتا (ہجرت کی فضیلت مجھ میں زیادہ ہے- اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ مہاجرین انصار سے افضل ہیں- بعض نے کہا اس حدیث سے انصار کی فضیلت ظاہر کرنا اور ان کا دل ملانا منظور ہے- یعنی اگر اللہ تعالیٰ نے مجھ کو مکہ میں پیدا نہ کیا ہوتا اور میں وہاں سے ہجرت کر کے مدینہ میں نہ آتا تو میں اس کو پسند کرتا کہ انصاریوں میں سے ہوتا اور مدینہ کا رہنے والا ہوتا-

هَاجَرْتُ الْهِجْرَتَيْنِ الْاُوْلَيَيْنِ- میں نے پہلے دو ہجرتیں کیں (ایک مکہ سے ملک حبش کی طرف دوسرے مدینہ کی طرف)-

اَلْمُهَاجِرُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ- وہ لوگ ہیں جنھوں نے دونوں قبلوں کی طرف نماز پڑھی یعنی بیت المقدس اور خانۂ کعبہ کی طرف- بعض نے کہا قریش کے وہ لوگ جو جنگ بدر میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھے-

وَمُهَاجَرُهٗ بِالْمَدِيْنَةِ- ان کی ہجرت کا مقام مدینہ میں ہوگا-

سَتَكُوْنُ هِجْرَةٌ بَعْدَ هِجْرَةٍ فَخِيَارُ اَهْلِ الْاَرْضِ اَلْزَمُهُمْ مُّهَاجَرَ اِبْرَاهِيْمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ- ہجرت (جو مدینہ کی طرف ہوئی) اس کے بعد ایک اور ہجرت ہوگی (یعنی اخیر زمانے میں ملک شام کی طرف تو سب سے اچھے زمین والوں میں وہ ہوں گے جو حضرت ابراہیمؑ کے ہجرت کے مقام کو یعنی ملک شام کو لازم کر لیں گے (حضرت ابراہیمؑ نے کوثی سے جو ملک عراق میں نواح کوفہ میں تھا حوران کو ہجرت کی جو شام میں ہے پھر وہاں سے فلسطین آئے آپ کے ساتھ حضرت سارہ تھیں اور حضرت لوط تھے- مجمع البحار میں ہے طیبی نے کہا- یہ وہ زمانہ ہوگا جب کفار کا تسلط ہر طرف ہو جائے گا اور مسلمانوں کا لشکر ملک شام پر قابض رہے گا- وہیں حضرت عیسیٰ علیہ السلام اتریں گے اور دجال سے لڑیں گے-

مترجم: کہتا ہے- دوسری حدیث میں ہے کہ نصاریٰ ملک شام پر بھی قابض ہو جائیں گے یہاں تک کہ وابق تک جو مدینہ کے قریب ہے ان کی حکومت ہوگی- تو شاید یہ حدیث اس کے بعد سے متعلق ہے جب امام مہدیؑ ملک شام پھر نصاریٰ سے لے لیں گے اس وقت مدینہ کے مسلمان امام صاحب کے ساتھ ملک شام کو ہجرت کریں گے اور دجال کے ظہور کے وقت وہیں کہیں پہاڑوں میں چھپ جائیں گے- یہاں تک کہ حضرت عیسیٰؑ جب اتریں گے تو ان کے ساتھ مل کر دجال سے لڑیں گے)-

مُهَاجِرَةُ الْفَتْحِ- وہ مسلمان جو فتح مکہ سے پہلے ہجرت کر چکے تھے- بعضوں نے کہا وہ مسلمان جو فتح مکہ کے بعد ہجرت

کر کے آئے ان کو مشیخہ قریش کہتے ہیں۔

مَضَتِ الْهِجْرَةُ لِاَهْلِهَا۔ ہجرت کا زمانہ مہاجرین کے لئے گزر چکا (یعنی اس ہجرت کا جو افضل تھی یعنی فتح مکہ سے پہلے)۔

هَاجِرُوْا وَلَا تَهَجَّرُوْا۔ ہجرت کرو اور جھوٹ موٹ اپنے آپ کو مہاجر نہ بناؤ۔

لَاهِجْرَةَ بَعْدَ ثَلَاثٍ۔ تین دن سے زیادہ کسی مسلمان سے ترک ملاقات اور ترک سلام و کلام نہ کرنا چاہئے (یعنی دنیاوی نزاعات اور ناراضیوں کی وجہ سے لیکن دینی وجوہ سے تو ترک ملاقات اس وقت تک ہو سکتا ہے جب تک وہ شخص توبہ نہ کرے اور حق کی طرف رجوع نہ کرے کیونکہ آنحضرتؐ نے کعبؓ سے ملاقات اور سلام و کلام ترک کر دینے کے لیے پچاس راتوں تک حکم دیا اور ایک مہینے تک اپنی بیویوں سے ملنا چھوڑ دیا اور حضرت عائشہؓ نے ایک مدت تک عبداللہ بن زبیرؓ سے ترک ملاقات کی اور عبداللہ بن عمرؓ نے اپنے بیٹے بلال سے بات کرنا چھوڑ دی جب بلال نے حدیث شریف کے خلاف کہا کہ ہم تو عورتوں کو مسجدوں میں جانے سے روکیں گے)۔

فَوَجَدَتْ فَاطِمَةُ فَهَجَرَتْهُ فَلَمْ تُكَلِّمْهُ حَتّٰى مَاتَتْ۔ حضرت فاطمہؓ کو حضرت ابوبکر صدیقؓ کے جواب سے غصہ آیا اور ان کی ملاقات چھوڑ دی مرنے تک ان سے بات نہیں کی (حضرت فاطمہ نصوص اور آیات قرآنی سے استدلال کرتی تھیں ان کے خیال میں یہ آ گیا کہ ابوبکرؓ اچھا نہیں کر رہے ہیں حالانکہ حضرت ابوبکرؓ حدیث نبوی ﷺ کو اپنے کان سے سن چکے تھے وہ حدیث و فرمان رسول کی متابعت میں کامل تھے۔ دونوں فریق کی نیت بخیر تھی اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند کرے)۔

لَايَحِلُّ لَكَ اَنْ تَهْجُرَ اَخَاكَ فَوْقَ ثَلٰثَةٍ فَاِذَا لَقِيَهٗ سَلَّمَ عَلَيْهِ ثَلٰثَ مِرَارٍ كُلَّ ذٰلِكَ لَايَرُدُّ فَقَدْ بَاءَ بِاِثْمِهٖ۔ تجھ کو یہ درست نہیں کہ اپنے بھائی مسلمان کو تین دن سے زیادہ چھوڑ دے (تین دن کے اندر صفائی کر لے اور مل جا) اگر اس سے ملے اور تین بار اس کو سلام کرے وہ جواب نہ دے تو سارا گناہ وہی سمیٹ لے گا اور سلام کرنے والے پر کوئی گناہ نہ رہے گا۔

اِلَّا ذَا هَاجِرَيْنِ۔ مگر ان دو ترک ملاقات کرنے والوں کو۔

لَاتَهْجُرْ اِلَّا فِي الْبَيْتِ۔ جورو کو اگر چھوڑے تو اپنے بستر پر نہ سلائے مگر گھر کے باہر نہ نکالے۔

لَاتَهْجُرُوْا یا لَاتُهَاجِرُوْا۔ ترک ملاقات اور ترک سلام و کلام نہ کرو۔ بعض نے لَاتَهْجُرُوْا کے یہ معنی کئے ہیں کہ زبان سے قبیح باتیں مت نکالو۔

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ لَّا يَذْكُرُ اللّٰهَ اِلَّا مُهَاجِرًا۔ بعض لوگ اللہ تعالیٰ کی یاد دل لگا کر نہیں کرتے بلکہ اس طرح زبان سے رٹتے ہیں کہ دل غافل ہوتا ہے خیال اور طرف رہتا ہے۔

وَلَا يَسْمَعُوْنَ الْقُرْاٰنَ اِلَّا هَجْرًا۔ قرآن سنتے ہیں تو دل اور طرف رکھتے ہیں (توجہ کے ساتھ دل لگا کر نہیں سنتے بعضوں نے اِلَّا هُجْرًا نقل کیا ہے مگر خطابی نے اس کو غلط کہا)۔

لَايَسْمَعُوْنَ الْقَوْلَ اِلَّا هُجْرًا۔ ہمیشہ بری اور قبیح باتیں ہی سنتے رہتے ہیں۔

فَزُوْرُوْهَا وَلَا تَقُوْلُوْا هُجْرًا۔ اب قبروں کی زیارت کرو (جس سے پہلے میں نے منع کر دیا تھا) لیکن زبان سے بری باتیں مت نکالو (لغو اور بیہودہ ناشکری اور کفر کی باتیں)۔

اِذَا طُفْتُمْ بِالْبَيْتِ فَلَا تَلْغُوْا وَلَا تَهْجُرُوْا۔ جب تم خانۂ کعبہ کا طواف کرو تو بیہودہ اور فحش باتیں نہ کرو۔

مَاشَانُهٗ اَهَجَرَ اِسْتَفْهِمُوْهُ۔ آنحضرتؐ کا کیا حال ہے کہیں بخار کی شدت میں آپ بڑبڑاتے تو نہیں (جیسے بیمار کا حال ہوتا ہے) اچھی طرح سمجھ لو (کہ آپ کا کیا مطلب ہے دریافت کر لو تو یہ استفہام ہے نہ کہ اخبار اور حضرت عمرؓ کی نسبت یہ گمان نہیں ہو سکتا کہ انھوں نے پیغمبر کی طرف ہذیان کی نسبت کی ہو تو ہجر کے معنی ہذیان اور فحش کے نہیں ہیں بلکہ یہ کہ آپ کا کلام مخلط تو نہیں ہو گیا کہ کبھی کچھ فرمائیں کبھی کچھ جیسے بیماری کی حالت میں ہو جاتا ہے)۔

لَوْيَعْلَمُ النَّاسُ مَافِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا اِلَيْهِ۔ اگر لوگ اول وقت نماز کے لئے جانے کا ثواب جانتے ہوتے تو جلد

جاتے (ہر نماز کو اول وقت پڑھنا افضل ہے بعض نے جمعہ سے خاص کیا ہے۔ بعض نے یوں ترجمہ کیا ہے کہ اگر لوگ دوپہر کے وقت نماز کو جانے کا ثواب جانتے ہوتے)۔

هَجَّرْتُ يَوْمًا۔ ایک دن میں سویرے گیا۔

اَلتَّهْجِيْرُ يَوْمَ عَرَفَةَ۔ عرفہ کے دن جلدی جانا یعنی ٹھیک دوپہر کے وقت عرفات میں وقوف کرنے کے لئے۔

لِكَيْ اَتَهَجَّرَ مَعَهُمْ۔ تا کہ میں ان کے ساتھ جلدی جاؤں گا۔

فَالْمُهَجِّرُ اِلَيْهَا كَالْمُهْدِيْ بَدَنَةً۔ جو کوئی جمعہ کی نماز کے لیے سویرے جائے تو اس کو اتنا ثواب ملے گا جیسے اس نے ایک اونٹ مکہ میں قربانی کرنے کے لیے بھیجا۔

فَهَجِّرْ۔ نماز کے لئے جلدی نکل (یہ عبداللہ بن عمرؓ نے حجاج سے کہا تھا)۔

وَهَلْ يَتَّبِعُوْنَ ذٰلِكَ اَيِ التَّهْجِيْرَ اِلَّا سُنَّتَهٗ۔ نماز کے لئے جلدی جانے میں آنحضرتؐ کی سنت کی پیروی کرتے ہیں۔

كَانَ يُصَلِّى الْهَجِيْرَ حِيْنَ تَدْحَضُ الشَّمْسُ۔ آنحضرتؐ ظہر کی نماز اس وقت پڑھتے جب سورج ڈھل جاتا۔

وَهَلْ مُهَجِّرٌ كَمَنْ قَالَ۔ کیا دوپہر میں چلنے والا اس کی طرح ہے جو کوئی دوپہر کو پڑ کر سو جائے۔

مَاءٌ نَمِيْرٌ وَّلَبَنٌ هَجِيْرٌ۔ عمدہ اور صاف پانی اور خالص بہتر دودھ۔

مَالَهٗ هِجِّيْرٰى غَيْرَهَا۔ اس کی عادت اس کے سوا کچھ نہیں ہے۔

عَجِبْتُ لِتَاجِرِ هَجَرَ وَرَاكِبِ الْبَحْرِ۔ (ہجر ایک مشہور شہر ہے بحرین میں وہاں وبا کثرت سے رہتی ہے) یعنی مجھ کو دو شخصوں پر تعجب آتا ہے ایک تو اس پر جو ہجر میں تجارت کے لئے جائے دوسرے جو سمندر میں سوار ہو (کیونکہ دونوں اپنی جان اندیشہ میں ڈالتے ہیں)۔

هَجَرُ۔ ایک اور بستی کا بھی نام ہے شام میں یا مدینہ میں جس کی طرف قلال منسوب ہوتے ہیں جو جمع ہے قلہ کی بمعنی مٹکہ اور گولی اور زیر۔

قِلَالِ هَجَرٍ۔ دو قلہ پانی ہجر کے قلوں سے ہو (جو مدینہ کے دیہات میں سے ایک گاؤں ہے)۔

فَاَخْدَمَهَا هَاجَرَ۔ اور سارہ کی خدمت کے لیے اس نے ایک لونڈی ہاجرہ نامی دی۔

وَيْحَكَ اِنَّ شَانَ الْهِجْرَةِ لَشَدِيْدٌ۔ ارے ہجرت بہت مشکل ہے (یعنی مدینہ منورہ کی اقامت تو اپنی بستی میں رہ کر نیک اعمال کرتا رہ گو سات سمندروں کے پار ہو)۔

تَصَدَّقَ عَلٰى مَنْ هَاجَرَ اِلَى الرَّسُوْلِ۔ جو شخص آنحضرتؐ کی طرف ہجرت کرے (یعنی مدینہ میں آئے) اس کی خیرات دے۔

اَلْمُهَاجِرُ مَنْ هَاجَرَ مَا حَرَّمَ اللّٰهُ۔ مہاجر وہ ہے جو ان باتوں کو چھوڑ دے جن کو اللہ تعالیٰ نے اس پر حرام کیا ہے۔

اَلْمُهَاجِرُ مَنْ تَرَكَ الْبَاطِلَ اِلَى الْحَقِّ۔ مہاجر وہ ہے جو باطل کو چھوڑ کر حق کو اختیار کرے۔

مَنْ دَخَلَ اِلَى الْاِسْلَامِ طَوْعًا فَهُوَ مُهَاجِرٌ۔ جو شخص اپنی رغبت سے (بلا جبر واکراہ) اسلام میں داخل ہو وہ مہاجر ہے۔

اَتَرَاكَ مُعَذِّبِيْ وَقَدْ اَظْمَاْتُ لَكَ هَوَا جِرِيْ۔ کیا تو مجھ کو عذاب کرے گا اور میں تیرے لیے سخت گرمی کے دوپہروں میں پیاسا رہا ہوں (یعنی روزہ کی حالت میں)۔

اِنَّ مَلَكًا مُوَكَّلًا بِالرُّكْنِ الْيَمَانِيْ لَيْسَ لَهٗ هَجِيْرٌ اِلَّا التَّامِيْنُ عَلٰى دُعَائِكُمْ۔ ایک فرشتہ خانۂ کعبہ کے رکن یمانی پر معین ہے اس کا کام اور کچھ نہیں صرف تمہاری دعا پر آمین کہنا ہے۔

هِجِّيْرٌ۔ طریقہ اور عادت۔

لَايَنْبَغِيْ لِلنَّائِحَةِ اَنْ تَقُوْلَ هُجْرًا۔ نوحہ کرنے والی کو لغو اور فحش باتیں زبان سے نہ نکالنا چاہئیں۔

لَوْ ضَرَبُوْنَا حَتّٰى يَبْلُغُوْابِنَا السَّعَفَاتِ مِنْ هَجَرٍ لَعَلِمْنَا اَنَّنَا عَلَى الْحَقِّ۔ اگر ہم کو مارتے مارتے وہ ہجر کے کھجور کی ڈالیوں تک آ جائیں جب بھی ہم یہی سمجھیں گے کہ ہم حق پر ہیں اور وہ باطل پر (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا۔ یعنی اگر باغیوں کا غلبہ بھی ہو جائے جب بھی وہ اہل باطل ہی سمجھے جائیں

گے)۔

هَاجَرَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ مَكَّةَ اِلَى الْمَدِيْنَةِ وَمَكَثَ عَشَرَ سِنِيْنَ۔ آنحضرتؐ نے مکہ سے مدینہ کو ہجرت کی اور دس برس تک آپ مدینہ میں رہے (اس کے بعد وفات پائی)۔

وَمَنْ هَاجَرَ اِلَى اِمْرَاَةٍ يَتَزَوَّجُهَا اَوْ دُنْيَا يُصِيْبُهَا فَهِجْرَتُهُ اِلَى مَا هَاجَرَ اِلَيْهِ۔ جو شخص کسی عورت کو بیاہنے کے لیے یا دنیا کا مال حاصل کرنے کے لیے ہجرت کرے اس کی ہجرت انہی چیزوں کی طرف ہوگی (نہ کہ اللہ تعالیٰ اور رسولؐ کی طرف)۔

هِجْرِسٌ۔ بندر یا لومڑی یا لومڑی کا بچہ یا ریچھ یا لئیم کمینہ۔

اَزْنٰى مِنْ هِجْرِسٍ وَّ اَغْلَمُ مِنْ هِجْرِسٍ۔ ریچھ سے زیادہ زنا کرنے والا اور بندر سے زیادہ اغلام کرنے والا (یہ ایک مثل ہے)۔

اِنَّ عُيَيْنَةَ بْنَ حِصْنٍ مَدَّ رِجْلَيْهِ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهُ فُلَانٌ يَا عَيْنَ الْهِجْرِسِ اَتَمُدُّ رِجْلَيْكَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ۔ عیینہ بن حصن نے آنحضرتؐ کے سامنے اپنے پاؤں پھیلائے ایک شخص نے اس سے کہا ارے بندر یا لومڑی کے بچے! تو اپنے پاؤں آنحضرتؐ کے سامنے پھیلاتا ہے (تجھ کو ادب اور تمیز نہیں ہے۔ معلوم ہوا کہ بزرگوں کے سامنے پاؤں لمبے کرنا سخت بے ادبی ہے)۔

هِجْرِسٌ کی جمع هَجَارِس ہے۔

هَجْسٌ۔ دل میں خطرہ آنا' پھیر دینا۔

اِنْهِجَاسٌ۔ پھر جانا۔

هَاجِسٌ۔ وسوسہ هَوَاجِسُ اس کی جمع ہے۔

وَمَا يَهْجِسُ فِي الضَّمَائِرِ۔ اور جو خیالات دلوں میں آتے ہیں۔

وَمَا هُوَ اِلَّا شَيْءٌ هَجَسَ فِيْ نَفْسِيْ۔ وہ ایک خیال تھا جو میرے دل میں گزرا اور کچھ نہ تھا۔

اَنَا الضَّامِنُ لِمَنْ لَّمْ يَهْجِسْ فِيْ قَلْبِهِ اِلَّا الرِّضَا اَنْ يَّدْعُوَ فَيُسْتَجَابَ لَهُ۔ حضرت حسنؓ نے فرمایا۔ جس شخص کے دل میں رضا کے سوا اور کوئی خیال نہ ہو تو اس کی دعا قبول ہونے کا میں ضامن ہوں۔

فَدَعَا بِلَحْمٍ عَبِيْطٍ وَّخُبْزٍ مُّتَهَجِّسٍ۔ حضرت عمرؓ نے سخت سوکھا گوشت اور بغیر خمیر کی روٹی (یعنی فطیری) منگوائی (بعض نے مُتَهَجِّشٍ شین معجمہ سے روایت کیا ہے وہ غلط ہے)۔

هَجْعٌ۔ ٹوٹنا' توڑنا۔

هُجُوْعٌ اور تَهْجَاعٌ۔ رات کو سونا۔

طَرَقَنِيْ بَعْدَ هَجْعٍ مِّنَ اللَّيْلِ۔ رات کا ایک حصہ گزر جانے کے بعد اس نے کھٹکھٹایا۔

هَجْعٌ اور هَجِيْعَةٌ اور هَجْعَةٌ۔ رات کا ایک ٹکڑا۔

طَالَ هُجُوْعِيْ وَقَلَّ قِيَامِيْ۔ میرا سونا بڑی دیر تک ہے اور عبادت کم۔

اِنْتَبَهَ بَعْدَ هَجْعَةٍ۔ ایک جھرمٹا نیند کا لے کر جاگ اٹھے۔

اُرْسِلَ عَلٰى طُوْلِ هَجْعَةٍ مِّنَ الْاُمَمِ۔ آنحضرتؐ دنیا میں اس وقت بھیجے گئے جب امتوں کا ایک لمبا زمانہ گزر چکا۔

هَجْعَة۔ کے معنی غفلت اور موت اور جہل کے بھی آئے ہیں۔

رَجُلٌ هُجَعٌ۔ غافل مرد۔

هَجْلٌ۔ آنکھ پھرا کر اشارہ کرنا' پھینک دینا۔

تَهْجِيْلٌ۔ گالیاں دینا' برا کہنا۔

دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَ اِذَا فِتْيَةٌ مِّنَ الْاَنْصَارِ يَذْرَعُوْنَ الْمَسْجِدَ بِقَصَبَةٍ فَاَخَذَ الْقَصَبَةَ وَرَمٰى بِهَا۔ آنحضرتؐ مسجد میں گئے دیکھا تو کچھ انصاری جوان ایک بانس سے مسجد کو ماپ رہے ہیں آپ نے وہ بانس لے کر پھینک دیا (ازہری نے کہا هَجْلٌ کے معنی پھینکنا میں نہیں جانتا شاید وہ نَجَلَ بِهَا ہوگا)۔

هَجْمٌ یا هُجُوْمٌ۔ اندر گھس جانا' تھن کا دودھ دوہ لینا' ساکن ہونا' ساکت ہونا' سر جھکا لینا' ہانک دینا' گرا دینا' پسینہ بہانا۔

هُجُوْمٌ-ایک ہی ایکا آ جانا یا بے اجازت اندر آ نا-

تَهْجِيْمٌ-ہجوم کرانا-

مُهَاجَمَةٌ-ایک دوسرے پر ہجوم کرنا-

اِهْجَامٌ-تھادینا' دور کردینا-

تَهَاجُمٌ-ایک دوسرے پر ہجوم کرنا-

اِنْهِجَامٌ-گرجانا' منہدم ہوجانا-

اِذَا فَعَلْتَ ذٰلِكَ هَجَمَتْ لَهُ الْعَيْنُ- جب تو ایسا کرے گا تو آنکھ اندر بیٹھ جائے گی-

وَمَا يَهْجُمُ قَبْلَ ذٰلِكَ شَيْءٌ-اس سے پہلے کوئی دشمن ہجوم نہ کرے گا (کیونکہ اللہ تعالیٰ مدینہ کی محافظت فرشتوں سے کرے گا)-

فَضَمَمْنَا صِرْمَتَهٗ اِلٰى صِرْمَتِنَا فَكَانَتْ لَنَا هَجْمَةً- ہم نے ان کا مندا (اونٹوں کا گلہ) اپنے مندے میں ملا لیا تو سو اونٹوں کے قریب ہو گئے-

فَهَجَمَتْ مُتَحَيِّرَةً-اس نے حیران رہ کر سر جھکا لیا-

هَجَمْتُ الْبَيْتَ-میں نے گھر گرا دیا-

هَجْنٌ-ہاجن ہونا-

هُجْنَةٌ اور هَجَانَةٌ اور هُجُوْنَةٌ- ہجین ہونا' عیب دار ہونا' برا کہنا' عیب کرنا-

اِهْجَانٌ-عمدہ سفید اونٹ بہت ہونا' دو برس کی اونٹنی پر نر کا چڑھنا اور اس کو حاملہ کر دینا' بچی کا نکاح چھٹپن میں کر دینا-

اِهْتِجَانٌ-صغرسنی میں جماع ہونا-

اِسْتِهْجَانٌ-قبیح سمجھنا' برا جاننا-

هَاجِنٌ- وہ لڑکی جس کی شادی بلوغ سے پہلے کر دی جائے-

هَجِيْنٌ-کمینہ اور سفلہ' کم ذات' لونڈی زادہ-

لَايُفَرِّقُوْنَ بَيْنَ الْهِجَانِ وَالْهَجِيْنِ وَاللُّجَيْنِ وَاللَّجِيْنِ-شریف اور کمینہ میں تمیز نہیں کرتے نہ چاندی اور تھوک کے جھاگ میں-(یا پتوں کے چارے میں)-

اَزْهَرُ هِجَانٌ-دجال گورا سفید رنگ ہوگا-

فَمَا بِهَا لَبَنٌ وَّقَدِ اهْتُجِنَتْ-آنحضرتؐ ایک غلام پر سے گزرے جو بکریاں چرا رہا تھا-آپ نے اس سے دودھ مانگا اس نے کہا خدا کی قسم میرے پاس دودھ کی کوئی بکری نہیں ہے ایک چھوٹی کمسن بکری ہے وہ شروع جاڑے میں حاملہ ہوگئی' اس کے دودھ نہیں ہے چھٹپنے میں اس پر نر چڑھ بیٹھا آنحضرتؐ نے فرمایا اسی کو لے کر آ-

حَرْفٌ اَخُوْهَا اَبُوْهَا مِنْ مُّهَجَّنَةٍ- وہ پہاڑ کا کنارہ یعنی بڑی ہے اس کا بھائی اور باپ اچھی ذات کی اولاد ہے-

هٰذَا جَنَايَ وَهِجَانُهٗ فِيْهِ- یہ میرے چنے ہوئے ہیں اور ان کے عمدہ اور شریف بھی انہی میں ہیں-نہایہ میں ہے کہ ہجین آدمی اور گھوڑے میں وہ جن کا باپ شریف اور نجیب ہو لیکن ماں ایسی نہ ہو تو ہجین ماں کی طرف سے ہوتا ہے اور ''اِقْرَاف'' باپ کی طرف سے-

هَجْوٌ یا هِجَاءٌ یا تَهْجَاءٌ-شعروں میں برائی کرنا' گالی دینا' عیب کرنا-

اِهْجَاءٌ-تھمانا-

هَجْوٌ اور هِجَاءٌ-حروف کا نام لے کر شمار کرنا جیسے تَهْجِيَةٌ ہے-حروف ہجا الف' با' تا' ثا-

مُهَاجَاةٌ-ہجو کرنا-

تَهَجِّيْ-حروف کا شمار نام لے کر-

تَهَاجِيْ اور اِهْتِجَاءٌ-ایک دوسرے کی ہجو کرنا-

اُهْجُوَّةٌ اور اُهْجِيَّةٌ-ہجو کا قصیدہ' اس کی جمع اَهَاجِيْ ہے-

اَللّٰهُمَّ اِنَّ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ هَجَانِيْ وَهُوَ يَعْلَمُ اَنِّيْ لَسْتُ بِشَاعِرٍ فَاهْجُهُ اَللّٰهُمَّ وَالْعَنْهُ عَدَدَ مَاهَجَانِيْ اَوْ مَكَانَ مَا هَجَانِيْ-یااللہ عمرو بن العاص نے میری ہجو کی اور وہ جانتا ہے کہ میں شاعر نہیں ہوں (کہ اس کی ہجو کا جواب ترکی بہ ترکی دوں) تو اس کو اس ہجو کا بدلہ دے اور جتنی بار اس نے میری ہجو کی ہے اتنی ہی بار اس پر لعنت کر-

جَاءَ يَهُوْدِيٌّ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ لَهٗ مَا الْفَائِدَةُ فِيْ حُرُوْفِ الْهِجَاءِ فَقَالَ الرَّسُوْلُ لِعَلِيٍّ مَا مِنْ حَرْفٍ مِّنْ حُرُوْفِ الْهِجَاءِ اِلَّا وَلَهٗ اِسْمٌ مِّنْ

اَسْمَاءِ اللّٰهِ تَعَالٰى ثُمَّ قَالَ اَمَّا الْاَلِفُ الحديث بطوله- ایک یہودی آنحضرتؐ کے پاس آیا اور پوچھنے لگا حروف تہجی میں کیا فائدہ ہے؟ آپ نے حضرت علیؓ سے فرمایا اس کو جواب دو! حضرت علیؓ نے کہا- ہر ایک حرف میں اللہ تعالیٰ کے ایک نام کا اشارہ ہے پھر کہا کہ الف اللہ کی طرف اشارہ ہے اور با باقی کی طرف اور تا تواب کی طرف اور ثا ثابت کی طرف اور جیم جل ثناؤہٗ کی طرف اور حا حی حلیم کی طرف اور خا خبیر کی طرف اور دال دیان یوم الدین کی طرف اور ذآل ذوالجلال والاکرام کی طرف اور را رؤف کی طرف اور زا زین المعبودین کی طرف اور سین سمیع کی طرف اور شین شکور کی طرف اور صا د صادق الوعد اور صبور کی طرف اور عین عالم کی طرف اور غین غیاث المستغیثین کی طرف اور فا فالق الحب و النوی کی طرف اور قاف قادر کی طرف اور کاف کافی کی طرف اور لام لطیف بعبادہ کی طرف اور میم مالک الملک کی طرف اور نون نور کی طرف اور واؤ واحد احد کی طرف اور ہا ہادی کی طرف اور یا ید اللہ کی طرف انتہی -

بابُ الهاء مع الدال

هَدْءٌ یا هُدُوْءٌ- تھم جانا' ساکن ہونا' آرام لینا' تھپکنا سو جانے کے لیے-

اِهْدَاءٌ اور تَهْدِئَةٌ- تھمانا' ساکن کرنا' تھپکنا-

اِيَّاكُمْ وَالسَّمَرَ بَعْدَ هَدْاَةِ الرِّجْلِ- جب لوگوں کے چلنے کی آواز تھم جائے تو اس وقت باتیں کرنے سے بچے رہو لغو قصے اور کہانیاں سننے اور بیان کرنے سے مطلب یہ ہے کہ بڑی رات تک مت جاگو ورنہ تہجد کے لئے آنکھ نہ کھلے گی-

جَاءَ نِىْ بَعْدَ هَدْءٍ مِّنَ اللَّيْلِ- رات کا ایک ٹکڑا (جزو حصہ) گزر جانے کے بعد میرے پاس آئے-

اَقِلُّوا الْخُرُوْجَ اِذَا هَدَاَتِ الْاَرْجُلُ- جب پاؤں کی آواز تھم جائے لوگ چلنا پھرنا موقوف کریں اس وقت کم نکلا کرو (اللہ تعالیٰ اس وقت شیطانوں' جنوں' پرندوں' سانپوں کو چھوڑ دیتا ہے وہ رات گئے نکلتے ہیں' جب آدمیوں کا چلنا پھرنا موقوف ہو جاتا ہے)-

قَالَتْ لِاَبِىْ طَلْحَةَ عَنِ ابْنِهَا هُوَ اَهْدَاُ مِمَّا كَانَ- ام سلیمؓ نے حضرت ابوطلحہؓ اپنے خاوند سے کہا اب تمہارے بچہ کو پہلے کی بہ نسبت آرام ہے (حالانکہ وہ مر گیا تھا یہ حضرت ام سلیمؓ کی کمال دانائی تھی اس وقت خاوند کو رنج دینا مناسب نہ سمجھا ایسا لفظ کہا جو جھوٹ بھی نہیں ہے اور مطلب کا مطلب ادا ہو گیا رات کو ان کے خاوند نے صحبت کی اور صبح کو ام سلیمؓ نے خبر دی کہ بچہ مر گیا ہے)-

فَلَمَّا هَدَاَتِ الْاَصْوَاتُ- جب آوازیں تھم گئیں صحیح هَدَاَت ہے-

حَتّٰى اِذَا كَانُوْا بِالْهَدَاةِ- جب وہ ہدات میں پہنچے (جو ایک مقام کا نام ہے مکہ اور طائف کے درمیان)-

اِهْدَاْ فَمَا عَلَيْكَ اِلَّا نَبِىٌّ وَّ صِدِّيْقٌ وَّشَهِيْدَانِ- احد پہاڑ تو تھم جا (ابوبکرؓ) اور دو شہید (عمرؓ اور عثمانؓ) ایک روایت میں وَشَهِيْدٌ ہے- تو حضرت صدیقؓ کے بعد وہ سب شہید ہوئے حضرت عمر و عثمانؓ ظلم سے مارے گئے اور طلحہؓ اور زبیرؓ جنگ جمل کے موقع پر میدان جنگ سے لوٹے اور قتال موقوف کیا اس وقت مارے گئے-

لَمْ يَزَلْ يُهْدِئُهٗ- اس کو برابر تھپکتے رہے-

لِيَهْدَاْ رَوْعُكَ يَا مُحَمَّدُ- تمہارے دل کو تسلی ہے اے محمدؐ-

عَلَى الْجَانِبِ الْاَيْسَرِ اَهْنَاُ اَىْ اَلَذُّ لِهُدُوْءِ الْقَلْبِ- بائیں کروٹ پر لیٹنا دل کی تسلی کو زیادہ کرتا ہے-

هَذْبٌ- کاٹنا' دودھ دوہنا' چننا-

هَدَبٌ- پلکیں لمبی ہونا' یا شاخیں لٹک آنا-

تَهْدِيْبٌ- سر الگانا-

اِهْدَابٌ- شاخیں لمبی ہونا-

تَهَدُّبٌ- لٹک آنا-

هُدْبٌ یا هُدُبٌ- پلک کے بال اور کپڑے کا سرا-

كَانَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَهْدَبَ الْاَشْفَارِ- آنحضرتؐ کے پلکوں کے بال لمبے تھے (ایک روایت میں هَدِبَ الْاَشْفَارِ ہے معنی وہی ہے)-

طَوِيْلُ الْعُنُقِ اَهْدَبُ- لمبی گردن والے لمبی پلکوں والے-

هُدْبُ الْعَيْنِ-پلک-

اِنَّ لَنَا هُدَّابَهَا-ہداب لیں گے (ارطی کے پتوں کو ہداب کہتے ہیں اور جو پتہ پھیلا ہوا نہ ہو جیسے جھاؤ اور سرو کے پتے)-

كَاَنِّیْ اَنْظُرُ اِلٰی هُدَّابِهَا-گویا میں اس کا سرا دیکھ رہا ہوں-

اِنَّمَا مَعَهٗ مِثْلُ هُدْبَةِ الثَّوْبِ-اس کے پاس تو ایسا ہے جیسے کپڑے کا سرا (جو بالکل نرم اور ملائم ہوتا ہے-مطلب یہ ہے کہ وہ ڈھیلا ہے نامردا)-

لَهٗ اُذُنٌ هَدْبَاءُ-اس کا کان نرم لٹکا ہوا ہے-

اَهْدَبُ الْقُبَالِ-پیشانی کے بال لمبے تھے-

وَقَعَ هُدْبُهَا عَلٰی حَاشِيَةِ قَدَمَيْهِ-اس کا کنارہ (سرا) اس کے دونوں پاؤں پر پڑا تھا (اتنی نیچی ازار تھی)-

اَلْاِزَارُ الْمُهْدَبُ-سرے دار ازار لنگی-

مَامِنْ مُؤْمِنٍ يَّمْرَضُ اِلَّا حَطَّ اللّٰهُ هُدْبَةً مِّنْ خَطَايَاهُ-مسلمان جب بیمار ہوتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے گناہوں کا ایک حصہ معاف کر دیتا ہے-

مِنَّامَنْ اَيْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ يَهْدِبُهَا-ہم میں سے بعض لوگوں کا تو میوہ پک گیا وہ اس کو چن رہا ہے (مزے سے کھانے کے لیے) مطلب یہ ہے کہ دنیا ہی میں اس کو غنا اور تونگری حاصل ہو گئی تو اس کے اعمال کا نتیجہ کچھ دنیا میں اس کو مل گیا برخلاف مصعبؓ کے کہ ان کو دنیا کا کوئی مزہ نہیں ملا' ان کا سارا اجر آخرت پر رہا)-

هَيْدَبُ السَّحَابِ-ابر کے لمبے لمبے دھاگے-

وَجَرٰی اٰثَارُ هَيْدَبِهٖ حَبَابَةً- اس کے لمبے لمبے دھاگوں کے اثر حباب ہو کر بہنے لگے (یعنی خوب زور کا پانی برسے کہ اس پر حباب اٹھیں (بلبلے)-

هِنْدَبَاءُ-کاسنی-

اَلْهِنْدَبَاءُ شَجَرَةٌ عَلٰی بَابِ الْجَنَّةِ- کاسنی ایک درخت ہے بہشت کے دروازے کا-

بَقْلَةُ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ الْهِنْدَبَاءُ وَبَقْلَةُ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ الْبَاذَرُوْجُ-آنحضرتؐ کی بھاجی کاسنی ہے اور حضرت علی کی ریحان ہے-

هَدَجَةٌ-مہربانی کرنا-

هَدَجَانٌ اور هُدَاجٌ- بوڑھے کی چال چلنا یا لرزتے ہوئے چلنا-

تَهَدُّجٌ-لرزے کے ساتھ کٹ جانا-

اِلٰی اَنِ ابْتَهَجَ بِهَا الصَّغِيْرُ وَهَدَجَ اِلَيْهَا الْكَبِيْرُ-یہاں تک کہ کمسن چھوٹی عمر والا اس سے خوش ہو گیا اور بوڑھا کانپتا ہوا اس کی طرف چلا-

فَاِذَا شَيْخٌ يَهْدِجُ- دیکھا تو ایک بوڑھا کانپتا ہوا جا رہا ہے-

هَوْدَجٌ-عورتوں کی سواری کا ہودہ جو اونٹ یا ہاتھی پر لگاتے ہیں-

هَدٌّ یا هُدُوْدٌ- گرا دینا' سختی کے ساتھ توڑنا' آواز کے ساتھ بوڑھا ہو جانا' بودا کر دینا' آواز کرنا' گرتے وقت آواز نکلنا' اس آواز کو هَدِيْد کہتے ہیں-

تَهْدِيْدٌ اور تَهَدُّدٌ- ڈرانا-

اِنْهِدَادٌ-ٹوٹ جانا-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدِّ وَ الْهَدَّةِ- یا اللہ تعالیٰ تیری پناہ گرنے اور دھنسے سے-

ثُمَّ هَدَّتْ وَ دَرَّتْ- پھر ابر نے آواز نکالی اور خوب برسا (ایک روایت میں هَدَاَتْ ہے یعنی تھم گیا)-

قَبْلَ اَنْ تَنْهَدَ رُكْنَاكَ-اس سے پہلے کہ تمہارے رکن گر جائیں-

لَهَدَّ مَاسَحَرَكُمْ صَاحِبُكُمْ-تعجب ہے تمہارے ساتھی نے تم پر کیسا جادو کر دیا-

لَهَدَّ-کلمہ تعجب ہے-(عرب لوگ کہتے ہیں لَهَدَّ الرَّجُلُ یعنی کیسا سخت اور مضبوط آدمی ہے یا اچھا آدمی ہے)-

هُدْهُدُ-مشہور پرندہ ہے-

هَدْرٌ- باطل ہونا' ضائع ہونا' بے کار رہنا' کچھ بدل نہ

ہونا-

هَدْرٌ اور تَهْدَارٌ- آواز کرنا' گانا-

هَدِيْرٌ- آواز-

اِهْدَارٌ- باطل کرنا' مباح کرنا-

تَهَادُرٌ- ایک دوسرے کا خون باطل کرنا-

اِنَّ رَجُلًا عَضَّ يَدَ اٰخَرَ فَنَدَرَ سِنُّهٗ فَاَهْدَرَهٗ- ایک شخص نے دوسرے شخص کا ہاتھ کاٹا اس نے اپنا ہاتھ کھینچا تو کاٹنے والے کا دانت نکل پڑا- آنحضرتؐ نے دانت والے کو کچھ نہ دلایا اس کو لغو کر دیا-

مَنِ اطَّلَعَ فِيْ دَارٍ بِغَيْرِ اِذْنٍ فَقَدْ هَدَرَتْ عَيْنُهٗ- جس شخص نے کسی گھر میں بلا اجازت جھانکا اس کی آنکھ مفت گئی (یعنی اگر گھر والے اس کی آنکھ پھوڑ دیں تو ان پر کچھ تاوان نہ ہوگا)-

هَدَرْتَ فَاَطْنَبْتَ الْهَدِيْرَ- تو نے آواز نکالی اور لمبی آواز نکالی-

هَدَّار- ایک مقام کا نام ہے یمامہ میں مسیلمہ کذاب وہیں پیدا ہوا تھا-

ذَهَبَ سَعْيُهٗ هَدْرًا يا هَدَرًا- اس کی کوشش بے کار گئی-

لَاتَتَزَوَّجَنَّ هَيْدَرَةً- بڑھیا سے نکاح مت کر جس میں شہوت اور حرارت نہ رہی ہو-

هَدَرَ الْحِمَارُ هَدِيْرًا- گدھے نے آواز نکالی-

هَدْفٌ- داخل ہونا' قریب ہونا' نیا آنا' سستی کرنا' ناتوان ہونا-

اِهْدَافٌ- نزدیک ہونا' اوپر چڑھنا' التجا کرنا' پیش آنا' سیدھا ہونا' سامنے آنا-

اِسْتِهْدَافٌ- نشانہ بنا' سامنے ہونا-

مَنْ صَنَّفَ فَقَدِ اسْتَهْدَفَ- جس نے کوئی کتاب تصنیف کی وہ نشانہ بنا (کوئی اس کی تعریف کرے گا کوئی مذمت)-

هَدَفٌ- نشانہ یا کوئی اونچی چیز ٹیلہ وغیرہ-

كَانَ اِذَا مَرَّ بِهَدَفٍ مَائِلٍ اَسْرَعَ الْمَشْيَ- آنحضرتؐ جب کسی جھکی ہوئی عمارت کے تلے سے گزرتے تو جلدی سے گزر جاتے (سبحان اللہ عین حکمت اور دانائی ہے کہ خوف کے مواقع سے پرہیز اور احتیاط کرے)-

قَالَ لَهٗ ابْنُهٗ عَبْدُالرَّحْمَانِ لَقَدْ اَهْدَفْتَ لِيْ يَوْمَ بَدْرٍ فَضِفْتُ عَنْكَ فَقَالَ اَبُوْبَكْرٍ لٰكِنَّكَ لَوْ اَهْدَفْتَ لِيْ لَمْ اَضِفْ عَنْكَ- عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ نے اپنے والد (حضرت ابوبکر صدیقؓ) سے کہا آپ بدر کے دن میرے سامنے آ گئے تھے (میرا وار آپ پر چل سکتا تھا) مگر میں ہٹ گیا (آپ کو چھوڑ دیا مارا نہیں) حضرت ابوبکرؓ نے کہا لیکن اگر تو میرے سامنے آ جاتا (میری زد میں) تو میں تجھ سے نہ ہٹتا (بغیر مارے تجھ کو نہ چھوڑتا- (سبحان اللہ ایمان ہو تو ایسا ہو کہ اللہ و رسولؐ کی محبت میں نہ بیٹے کی کوئی حقیقت سمجھے نہ اور کسی عزیز یا دوست کی- جب ہی تو ان کو صدیقیت کا مرتبہ عطا ہوا جس کا درجہ نبوت کے بعد ہے رضی اللہ عنہ وارضاہ)-

قَالَ لِعَمْرِو بْنِ الْعَاصِ لَقَدْ كُنْتَ اَهْدَفْتَ لِيْ يَوْمَ بَدْرٍ وَلٰكِنِّيْ اسْتَبْقَيْتُكَ لِمِثْلِ هٰذَا الْيَوْمِ- حضرت زبیر بن عوامؓ نے عمرو بن عاصؓ سے کہا تم بدر کے دن میری زد میں آ گئے تھے (میں تم پر وار کر سکتا تھا) مگر میں نے تم کو اس دن کے لئے چھوڑ دیا (کہ آج تم مسلمان ہو اور مسلمانوں کی مدد کرتے ہو- ہوا یہ تھا کہ بدر کے دن عبدالرحمٰن بن ابی بکرؓ اور عمرو بن عاصؓ مشرکوں کے ساتھ تھے)-

اَغْرَاضٌ مُسْتَهْدِفَةٌ- نشانے سامنے نصب کئے ہوئے-

هَدْلٌ- نیچے چھوڑ دینا' لٹکا دینا' ڈھیلا ہو جانا-

اَعْطِهِمْ صَدَقَتَكَ وَ اِنْ اَتَاكَ اَهْدَلُ الشَّفَتَيْنِ- اپنا صدقہ ان کو دے دے اگرچہ تیرے پاس لٹکے ہوئے ہونٹ والا آئے (یعنی حبشی جس کا نیچے کا ہونٹ موٹا اور لٹکا ہوتا ہے (یعنی ہر ایک مسلمان بادشاہ اور حاکم کو زکوٰۃ حوالہ کر دے جب وہ طلب کرے)-

اَهْدَبُ اَهْدَلُ- پیشانی پر بال والا موٹے اور لٹکے ہونٹ والا-

وَ رَوْضَةٍ قَدْ تَهَدَّلَ اَغْصَانُهَا- اور ایک باغیچہ جس

کے درختوں کی شاخیں لٹک گئی ہیں (میوے کے بوجھ سے)-

مِنْ ثِمَارٍ مُّتَهَدِّلَةٍ - لٹکے ہوئے میووں سے-

هَدِيْلٌ - کبوتر یا قمری کی آواز-

هَدَلَ الْحِمَامُ هَدِيْلًا - کبوتر نے آواز کی (غوں غوں)-

اَهْدَلُ - یمن کے کئی عالموں کا لقب ہے-

هَدْمٌ - توڑنا' گرانا' ڈھانا' منسوخ کرنا' پیٹھ توڑنا-

تَهْدِيْمٌ - توڑنا-

تَهَدُّمٌ - تھوڑا تھوڑا گرنا' ڈرانا-

اِنْهِدَامٌ - گر جانا-

هَادِمُ اللَّذَّاتِ - مزوں کو گرا دینے والی مٹا دینے والی (یعنی موت جس سے تمام لذات جسمانی کا خاتمہ ہو جاتا ہے)-

بَلِ الدَّمَ الدَّمَ وَالْهَدْمَ الْهَدْمَ - اگر تمہارا خون طلب کیا ہے تو گویا میرا خون طلب کیا گیا اور اگر تمہارا خون بے کار اور لغو کر دیا جائے تو میرا خون بے کار اور لغو کر دیا گیا ایک روایت میں الهَدَمَ الْهَدَمَ ہے بہ فتحہ دال- یعنی میری قبر وہیں بنے گی جہاں تمہاری قبر بنے گی- مطلب یہ ہے کہ میں تم سے زندگی میں جدا نہ ہوں گا نہ مرنے کے بعد جیسے دوسری روایت میں ہے المحیا محیاکم والممات مماتکم وصاحب الهدم شَهِيْدٌ جو شخص عمارت گرنے سے مر جائے (دیوار یا مکان اس پر گر پڑے)- وہ شہید ہے (یعنی شہید کا درجہ آخرت میں اس کو ملے گا-

وَالْمَبْطُوْنُ وَالْهَدِمُ - جو شخص پیٹ کے عارضہ سے یا مکان گر پڑنے سے مر جائے-

اَلْاِسْلَامَ يَهْدِمُ مَا كَانَ قَبْلَهٗ - اسلام ان سب گناہوں کو مٹا دیتا ہے جو اسلام لانے سے پہلے کئے تھے- (خواہ حقوق اللہ ہوں یا حقوق العباد' صغیرہ ہوں یا کبیرہ اور حج اور عمرہ حقوق العباد اور کبیرہ گناہوں کو نہیں مٹاتے اس حدیث سے یہ نکلا کہ اگر کسی کافر مرد یا عورت نے زنا یا سود یا رشوت سے کچھ پیسہ کمایا ہو' پھر مسلمان ہو جائے تو اس کا کمایا ہوا پیسہ بھی حلال ہو جائے گا- البتہ مسلمان نے جو پیسہ حرام ذریعوں سے کمایا ہو پھر توبہ کر لے تو گناہ معاف ہو گا لیکن وہ پیسہ بدستور مال حرام رہے گا- اور اس پر تمام علماء کا اتفاق ہے)-

مَنْ هَدَمَ بُنْيَانَ رَبِّهٖ فَهُوَ مَلْعُوْنٌ - جو شخص اپنے پروردگار کی عمارت کو ڈھائے (آدمیوں کو ناحق قتل کرے) وہ ملعون ہے (تو یہ بدوی جو مکہ اور مدینہ کے درمیان حاجیوں کو قتل کرتے ہیں ملاعین اور شیاطین ہیں ان کا استیصال حاکم وقت پر واجب ہے)-

اِنَّهٗ كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنَ الْاَهْدَمِيْنَ - آنحضرت ﷺ عمارت گرنے یا گڑھے میں گرنے سے پناہ مانگتے تھے-

اَهْدَمَ - کنویں کے اطراف سے جو گرے اور آدمی اس میں گر پڑے-

وَقَفَتْ عَلَيْهِ عَجُوْزٌ عَشَمَةٌ بِاَهْدَامٍ - حضرت عمرؓ کے سامنے ایک سوکھی بڑھیا پرانے کپڑے پہنے ہوئے آ کر ٹھہری-

اَهْدَامٌ - جمع ہے هِدْمٌ کی (عرب لوگ کہتے ہیں هَدَمْتُ الثَّوْبَ - میں نے کپڑوں میں پیوند لگایا-

لَبِسْنَا اَهْدَامَ الْبِلٰى - ہم نے گلے ہوئے کپڑوں کا لباس پہنا-

مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هَدْمَهٗ وَسَدَمَهٗ - جس کو دنیا کی خواہش اور لالچ ہو (محفوظ روایت هَمَّهٗ وَسَدَمَهٗ ہے یعنی دنیا ہی کی فکر اور خواہش ہو)-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَدْمِ وَالتَّرَدِّیْ - میں تیری پناہ چاہتا ہوں مجھ پر عمارت گرنے سے اور کنویں میں گرنے سے-

هَدْمَةٌ - خفیف بارش یا ایک جھپا کا مینہ کا-

هَدْنٌ - تسکین دینا' کچھ وعدہ کر کے یا روپیہ دے کر راضی کرنا' دفن کرنا' قتل کرنا-

هُدُوْنٌ - ساکن ہو جانا' بزدل ہونا' ڈھیلا ہونا-

تَهْدِيْنٌ - جمانا' ٹھہرانا' تسکین دینا' راضی کرنا-

مُهَادَنَةٌ - صلح کرنا-

اِهْدَانٌ - گھوڑے کو دبلا کرنا گھوڑ دوڑ کے لئے-

تَهَادُنٌ - استقامت' صلح-

اِنْهِدَانٌ - سست ہو جانا-

هُدْنَةٌ-مصالحہ فراغت امن وسکون-

هُدْنَةٌ عَلٰى دَخَنٍ-ایک صلح ہوگی مگر فریب اور فساد اور بدنیتی کے ساتھ (وہ معاویہؓ کی صلح ہے امام حسن کے ساتھ) بعض نے کہا وہ صلح مراد ہے جو قیامت کے قریب مسلمانوں اور نصاریٰ میں ہوگی اس میں نصاریٰ مسلمانوں کو چکمہ دیں گے)-

هُدْنَةٌ بَيْنَ بَنِي الْاَصْفَرِ-نصاریٰ سے مصالحت (بنو الاصفر اور حمران نصاریٰ کو کہتے ہیں)-

عُمْيَانًا فِيْ غَيْبِ الْهُدْنَةِ-اندھی مصالحت کے پردے میں (یعنی نہ فتنہ میں جو شر ہے اس کو جانتے ہیں اور نہ سکون میں جو بھلائی ہے اس کو سمجھتے ہیں (یہ حضرت علیؓ نے فرمایا)-

مَلْغَاةٌ اَوَّلَ اللَّيْلِ مَهْدَنَةٌ لِاٰخِرِهٖ-شروع رات میں بے کار باتوں میں مصروف رہنا آخر رات میں سو جانے کا سبب ہوتا ہے (تہجد کے لئے آنکھ نہیں کھلتی)-

جَبَانًا هِدَانًا-نامرد بزدل احمق بھاری-

مَا دَارُ الْهُدْنَةِ-مصالحت کا گھر کیا ہے-

هَدَةٌ-ملک حجاز میں ایک مقام کا نام ہے-

اِذَا كَانَ بِالْهَدَةِ بَيْنَ عُسْفَانَ وَمَكَّةَ-جب ہدہ میں پہنچے جو عسفان اور مکہ کے درمیان ہے-(ہدہ کی نسبت برخلاف قیاس هَدَوِيٌّ ہے یا هَدَّوِيٌّ-اور عاصم کے قتل کے قصہ میں جو هَدَاة مذکور ہے وہ ایک دوسرا موضع ہے-بعضوں نے کہا یہی ہے)-

هَدْهَدَةٌ-آواز کرنا پرندے کا قرقر کرنا حرکت دینا جھلانا اوپر سے نیچے اتارنا-

هَدَاهِدُ-نرمی اور آہستگی اور تامل-

هُدَاهِدُ اور هُدْهُدُ-مشہور پرندہ ہے-

جَاءَ شَيْطَانٌ اِلٰى بِلَالٍ فَجَعَلَ يُهَدْهِدُهٗ كَمَا يُهَدْهَدُ الصَّبِيُّ-شیطان حضرت بلالؓ کے پاس آیا (جن کو آنحضرتؐ نے جگانے کے لئے معین کیا تھا) اور لگا ان کو جھلانے جیسے بچہ جھلایا جاتا ہے تاکہ سو جائے-

هَدْهَدَةٌ-ماں کا بچے کو جھلانا تاکہ وہ سو جائے-

هُدًى یا هَدْیٌ یا هِدَايَةٌ یا هِدْيَةٌ-راہ بتلانا سوجھانا راہ پانا-

تَهْدِيَةٌ-جدا کرنا تحفہ دینا دلہن کو خاوند کے پاس پہنچا دینا-

مُهَادَاةٌ-ایک دوسرے کو ہدیہ دینا ٹیکا دے کر چلنا-

اِسْتِهْدَاءٌ-ہدایت چاہنا یا تحفہ طلب کرنا-

تَهَدِّیْ-راہ پانا جیسے اِهْتِدَاءٌ ہے-

تَهَادِيْ-ایک دوسرے کو ہدیہ دینا جھک کر ناتوانی سے چلنا یا ٹیکا دے کر چلنا-

هَادِيْ-اللہ تعالیٰ کا ایک نام ہادی ہے-یعنی اس نے اپنے بندوں کو راہ بتلائی اپنی معرفت کی تدبیر سکھائی اور ہر جاندار کو اپنی حفاظت اور حیات کا طریق بتایا-

اَلْهَدْيُ الصَّالِحُ وَالسَّمْتُ الصَّالِحُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّ عِشْرِيْنَ جُزْءًا مِّنَ النُّبُوَّةِ-اچھے طریق پر چلنا اور اچھی خصلت پر رہنا نبوت کے پچیس حصوں میں سے ایک حصہ ہے (یعنی یہ پیغمبروں کی خصلت ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ نبوت کے ٹکڑے ہوتے ہیں نہ یہ کہ جو ان کو حاصل کرے وہ نبوت حاصل کر لے کیونکہ نبوت کسبی اور اختیاری نہیں بلکہ خالص پروردگار کی عطا ہے)-

وَاهْدُوْا هَدْيَ عَمَّارٍ-عمار کی روش پر چلو (ان کی سیرت اور خصلت اختیار کرو)-

اِنَّ اَحْسَنَ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ-سب سے بہتر طریق محمدؐ کا طریق ہے (آپ نے جو رستہ دین و دنیا کا بتلایا اس سے بہتر کوئی رستہ نہیں اور جو درویش یا فقیر یا صوفی دوسرا راستہ بتلائے وہ ہرگز اس راستہ کے برابر نہیں ہوسکتا جو پیغمبر ﷺ کا تھا)-

كُنَّا نَنْظُرُ اِلٰى هَدْيِهٖ وَ دَلِّهٖ-ہم آپ کے طریق اور خصلت کو دیکھتے رہتے-

سَلِ اللّٰهَ الْهُدٰى-اے علی! اللہ تعالیٰ سے ہدایت مانگو (وہ سیدھے راستے پر چلنے کی توفیق دے)-

قُلِ اللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ وَ سَدِّدْنِيْ وَاذْكُرْ بِالْهُدٰى هِدَايَتَكَ الطَّرِيْقَ وَ بِالسَّدَادِ تَسْدِيْدَكَ السَّهْمَ-اے علی!

یوں کہہ یا اللہ مجھ کو راستہ بتا اور مجھ کو سیدھا رکھ اور دل میں (یہ دعا مانگتے وقت) راستہ معلوم کرنے اور تیر کو سیدھا دشمن کی طرف کرنے کا تصور کر۔

تَمَسَّكُوْا بِسُنَّتِيْ وَسُنَّةِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ- میرے طریق کو اور راہ پانے والے حق پر چلنے والے خلفاء کے طریق کو تھامے رہو۔

يَهْدُوْنَ بِغَيْرِ هَدْيِهٖ- آپ کے راستے کے سوا دوسرے رستہ پر چلیں گے۔

قَرِيْبُ السَّمْتِ وَالْهَدْيِ- خصلت اور طریق میں آنحضرتؐ کے قریب (یعنی عبداللہ بن مسعودؓ)۔

رَاَيْتُ هَدْيَهٗ- میں نے ان کی چال دیکھی۔

اَللّٰهُمَّ اجْعَلْهُ هَادِيًا مَّهْدِيًّا- یا اللہ اس کو راہ بتلانے والا اور راہ پایا ہوا کر (یہ آنحضرتؐ نے معاویہؓ کے لئے دعا کی)۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ فِيْمَنْ هَدَيْتَ- یا اللہ! جن لوگوں کو تو نے ہدایت کی ہے اور ان میں مجھ کو بھی شریک فرما ہدایت کر۔

خَيْرُ الْهَدْيِ هَدْيُ مُحَمَّدٍ- بہتر راستہ محمد ﷺ کا راستہ ہے۔

اَللّٰهُمَّ اهْدِنِيْ لِاَحْسَنِ الْاَخْلَاقِ- یا اللہ مجھ کو اچھے اخلاق کی توفیق دے (عمدہ عادات اور اطوار اختیار کروں)۔

مَثَلُ مَابَعَثَنِيَ اللّٰهُ مِنَ الْهُدٰى وَالْعِلْمِ- اللہ تعالیٰ نے جو طریق اور علم مجھ کو دے کر بھیجا ہے اس کی مثال۔

رَغِبُوْا عَنْ هُدَى الرَّسُوْلِ- پیغمبر کی ہدایت سے انھوں نے نفرت کی۔

مَنْ هَدٰى زُقَاقًا كَانَ لَهٗ مِثْلُ عِتْقِ رَقَبَةٍ- جو شخص اندھے یا راستہ گم کئے ہوئے شخص کو راستہ بتلائے اس کو اتنا ثواب ملے گا جتنا ایک بردے کے آزاد کرنے میں ملتا ہے ایک روایت میں هَدّٰى ہے یعنی جس نے کھجور کے درختوں کی ایک قطار صدقہ کی۔

هَلَكَ الْهَدِيُّ وَمَاتَ الْوَدِيُّ- جانور مر گئے اور کھجور کے درخت سوکھ گئے (یعنی خشک سالی سے- اگرچہ ہدی اس جانور کو کہتے ہیں جو مکہ میں قربانی کے لئے بھیجا جائے- مگر یہاں ہر ایک جانور مراد ہے)۔

وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ يا الْهَدِيَّ- اس نے قربانی نہیں کی (یعنی قربانی کا جانور ساتھ نہیں لایا)۔

بَابُ الدُّعَاءِ لِلنِّسَاءِ اللَّاتِيْ يُهْدِيْنَ وَالْعُرُوْسِ- اس باب میں یہ بیان ہے کہ شادی میں جو عورتیں مہمان بلائی جائیں وہ ان عورتوں کے لیے دعا کریں جو دلہن کو دولہا کے پاس بھیجتی ہیں اور دلہن کے لئے۔

فَاَهْدَتْهَا لَهٗ- انھوں نے ان کو دولہا کے پاس گزران دیا۔

مَنْ اُهْدِيَ وَ عِنْدَهٗ جُلَسَاؤُهٗ فَهُوَ اَحَقُّ- جس شخص کے پاس کچھ ہدیہ آئے اور اس کے ساتھی وہاں بیٹھے ہوں تو وہ اس کا زیادہ حق دار ہے- (ابن عباس سے منقول ہے کہ ساتھی بھی اس ہدیے میں شریک ہوں گے لیکن یہ روایت صحیح نہیں ہوئی- امام ابو یوسفؒ سے منقول ہے کہ ہارون رشید خلیفۂ عباسی کے پاس بہت سا مال تحفہ کے طور پر آیا وہاں یہ حدیث بیان کی گئی (کہ ہدایا مشترک ہوں گے) تو ابو یوسف نے کہا یہ حدیث ان تحفوں میں ہے جو کھانے کی قسم سے ہوں (مثلاً میوہ، مٹھائی، حلوا پوری، پلاؤ وغیرہ) اور روپیہ اشرفی وغیرہ میں ساتھیوں کا حصہ نہ ہوگا۔

كُلِيْ هٰذَا وَ اَهْدِيْ- اس کو کھا اور اپنے ہمسایوں کو تحفہ کے طور پر بھیج دے۔

طَلَعَتْ هَوَادِي الْخَيْلِ- گھوڑوں کی گردنیں نمودار ہوئیں۔

اِبْعَثِيْ بِهَا فَاِنَّهَا هَادِيَةُ الشَّاةِ- اس کو بھیج دے یہ بکری کی گردن ہے۔

فَكَاَنَّمَا اَهْدٰى دِجَاجَةً وَ كَاَنَّمَا اَهْدٰى بَيْضَةً- جیسے اس نے ایک مرغی بھیجی یا ایک انڈا بھیجا۔

خَرَجَ فِيْ مَرَضِهِ الَّذِيْ مَاتَ فِيْهِ يُهَادٰى بَيْنَ رَجُلَيْنِ- آنحضرتؐ اس بیماری میں جس میں انتقال فرمایا حجرے سے نکلے دو مردوں پر ٹیکا دیئے ہوئے (ان دونوں مردوں کو بھادیاں کہیں گے)۔

فَمَا هَدٰى مِمَّا رَجَعَ - (عبداللہ بن ابی سلیط نے عبدالرحمٰن بن زید بن حارثہ سے کہا جب انھوں نے ظہر کی نماز میں دیر کی تھی - کیا لوگ یہ نماز اسی وقت پڑھا کرتے تھے عبدالرحمٰن نے جواب میں صرف ''لَا وَاللہ'' کہا - یعنی نہیں قسم بخدا اور جواب میں کوئی دلیل بیان نہیں کی)-

هَدَيْتُ لَكَ - کو بعض عرب بَيَّنْتُ لَكَ کی جگہ استعمال کرتے ہیں - یعنی میں نے تجھ سے بیان کر دیا -

مَنْ دَعَا اِلَيْهِ هَدٰى يا هُدِىَ - جو شخص لوگوں کو قرآن کی طرف بلائے اس نے راستہ بتلایا یا اس کو راستہ بتلایا گیا - یعنی وہ ہادی ہے یا مہدی ہے -

مَثَلُ الَّذِىْ يُعْتِقُ عِنْدَ الْمَوْتِ كَالَّذِىْ يُهْدِىْ اِذَا شَبِعَ - جو شخص مرتے وقت لونڈی غلام کو آزاد کرے اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جو سیر ہو جانے کے بعد کسی کو ہدیہ بھیجے -

اَللّٰهُمَّ اهْدِ قَلْبَهٗ وَثَبِّتْ لِسَانَهٗ - (حضرت علیؓ نے کہا آنحضرتؐ نے میرے لئے یوں دعا کی) - یا اللہ! تو اس کے دل کو ہدایت کر اور اس کی زبان مضبوط کر (زبان سے صحیح اور درست ہی بات نکلے) اس کے بعد سے مجھ کو کسی فیصلہ میں شک نہیں ہوا اگر کوئی یہ اعتراض کرے کہ حضرت علیؓ نے مرتدوں کے جلا دینے میں خطا کی - اسی طرح کئی فرعی مسائل میں جیسے بچوں کی شہادت بچوں کے مقابل قبول کرنے میں، وغیرہ، تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس دعا کا یہ مطلب نہیں کہ حضرت علیؓ سے سہو و نسیان نہ ہوگا کیونکہ یہ تو پروردگار کی صفت ہے - خود آنحضرتؐ سے کئی مقاموں میں سہو اور مسامحہ ہوا ہے - مثلاً قیدیوں سے فدیہ لینے میں بلکہ آنحضرتؐ کی غرض یہ تھی کہ اکثر باتوں میں ان کا حکم صحیح کر یعنی صحت اور صواب خطا پر غالب ہو جیسے ابن عباس کے لئے دعا فرمائی تھی کہ ان کو قرآن کی تفسیر سکھلا دے اور ان کو فقیہہ بنا دے - حالانکہ غسلین اور رقیم اور حنان الفاظ قرآنی کے معانی ان کو معلوم نہیں ہوئے اور فقہ میں ان کے بعض اقوال بالکل رد کر دیئے گئے ہیں اور لوگوں نے ان پر عمل نہیں کیا، اس کے علاوہ یہ کیا ضروری ہے کہ پیغمبر جو دعا کریں وہ بارگار الٰہی میں مقبول ہو جائے - آنحضرتؐ اپنے چچا ابوطالب کے لئے دعا کر رہے تھے تو یہ آیت اتری مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا (تا آخر) اور حضرت علیؓ کے فیصلے اور احکام بعض ایسے ہیں کہ آدمی کی عقل ان کو سن کر حیران ہوتی ہے (یہ آپ کی کمال ذکاوت اور معاملہ فہمی تھی) اور حضرت عائشہؓ نے ان کے باب میں جو کہا ہے وہ مشہور ہے - اور حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے باوجودیکہ وہ صاحب الہام تھے یہ کہا کہ اگر علیؓ نہ ہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا - کذا فی مجمع البحار)-

اِهْدِنِىْ بِالْهُدٰى - مجھ کو ہدایت کا راستہ بتلا دے -

غَيْرَ اَنَّ الصِّدْقَ يَهْدِىْ اِلَى الْبِرِّ - سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے -

مَهْدِىُّ اٰخِرِ الزَّمَانِ - وہ مسلمانوں کے امام ہوں گے جو حضرت عیسیٰؑ کے زمانے میں آئیں گے) - ان کے ساتھ نماز پڑھیں گے اور دونوں مل کر دجال سے لڑیں گے اور قسطنطنیہ پھر نصاریٰ کے ہاتھ سے لیں گے اور عرب اور عجم تک ان کی حکومت پھیل جائے گی اور زمین کو عدل و انصاف سے بھر دیں گے، ان کی پیدائش مدینہ میں ہوگی اور مسلمان ان سے زبردستی مکہ میں رکن اور مقام ابراہیم کے درمیان بیعت کریں گے اور ہند کے بادشاہ ان کی پناہ چاہیں گے)-

فَاسْتَقْبَلَهُمَا هَدِيَّةٌ - ان کے سامنے ایک شخص کچھ ہدیہ لئے ہوئے آیا -

هَدْىٌ اور هَدِىٌّ - وہ اونٹ یا گائے یا بکری جو بیت اللہ کو بھیجی جائے -

وَلِكُلِّ قَوْمٍ هَادٍ - ہاد سے حضرت علیؓ مراد ہیں یہ شیعہ کی تفسیر ہے اور اہل سنت نے بھی اس کو نقل کیا ہے اور ہادی امام محمد بن علی جواد کا لقب ہے)-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الشِّرْكِ وَ هَوَادِيْهِ - یا اللہ تیری پناہ شرک سے اور شرک کی ابتداء اور شروع سے -

تَهَادُوْا تَحَابُّوْا - ایک دوسرے کو ہدیہ بھیجا کرو محبت ہو جائے گی -

كَانَ النَّبِىُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَسْتَهْدِىْ مَاءَ زَمْزَمَ - آنحضرت ﷺ زم زم کے پانی کا ہدیہ چاہتے (مجمع

البحرین میں ہے کہ امام مہدی آخر الزماں محمد بن حسن عسکری ہیں جو بارھویں امام ہیں)۔

کُنْتُ اَشْبَهَهُمْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ هَدْيًا- حضرت علیؓ نے کہا- میں سب سے زیادہ سیرت اور طریقۂ معاشرت میں آنحضرتؐ کے مشابہ تھا-

بابُ الھا مع الذّال

هَذْبٌ- کاٹنا' صاف کرنا' خالص کرنا' اصلاح کرنا' درست کرنا' بہنا' جلدی جانا-

تَهْذِيْبٌ- جلدی جانا' درست کرنا' صاف کرنا' مہذب بنانا-

مُهَاذَبَةٌ-جلدی کرنا-

اِهْذَابٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

تَهَذُّبٌ-درست ہونا-

هَذَبٌ-صفائی اور خلوص-

فَرَسٌ هَذِبٌ-گھوڑا تیز بھاگنے والا-

اِنِّیْ اَخْشٰی عَلَيْكُمُ الطَّلَبَ فَهَذِّبُوْا- میں ڈرتا ہوں تمہارے پیچھے لوگ تمہارے پکڑنے کو نہ آتے ہوں اس لئے جلدی بھاگو-

هَذَبَ اور اَهْذَبَ اور هَذَّبَ- سب کے معنی جلد بھاگا-

فَجَعَلَ يُهَذِّبُ الرُّكُوْعَ- جلدی جلدی رکوع کرنا شروع کیا' پے در پے-

هَذٌّ-جلدی کاٹنا' جلدی پڑھنا-(جیسے اِهْتِذَاذٌ ہے)-

هَذَاذَيْكَ-کاٹ کے بعد کاٹ-

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فَقَالَ اَهَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ-ایک شخص نے عبداللہ بن مسعودؓ سے کہا میں نے آج کی رات سارا مفصل (یعنی سورۂ ق یا حجرات سے اخیر تک) پڑھ ڈالا عبداللہ نے کہا ہاں جلدی جلدی پڑھا ہوگا جیسے شعر پڑھے جاتے ہیں (عبداللہ نے جلد پڑھنے پر انکار کیا تو معلوم ہوا کہ قرآن کا جلد جلد پڑھنا منع ہے- جمہور علماء کا یہی قول ہے کرمانی نے کہا عبداللہ نے غور کے ساتھ نہ پڑھنے پر انکار کیا-ان کا یہ مطلب نہیں کہ جلد جلد پڑھنا ناجائز ہے)-

هٰذَا-اسم اشارہ ہے بمعنی یہ-

فَهٰذِهٖ بِهٰذِهٖ-یہ اس کا بدل ہے-

لَاتَهُذُّوا الْقُرْاٰنَ كَهَذِّ الشِّعْرِ-قرآن کو اتنا جلد جلد مت پڑھو جیسے اشعار پڑھتے ہیں-

هَذْرٌ یا تَهْذَارٌ-بیہودہ بکنا' سخت گرم ہونا-

هَذَرٌ-باطل اور غلط کلام' بہت کہنا' جیسے اِهْذَارٌ ہے-

مِهْذَارٌ اور هَذَّارٌ اور هَذِرٌ- بہت بکنے والا-

لَانَزْرٌ وَلَا هَذْرٌ-نہ تھوڑا ہے نہ بہت-

مَاشَبِعَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مِنَ الْكِسَرِ الْيَابِسَةِ وَقَدْ اَصْبَحْتُمْ تَهْذِرُوْنَ الدُّنْيَا- آنحضرتؐ سوکھی روٹی کے ٹکڑوں سے بھی سیر نہیں ہوئے- (وہ بھی روزانہ پیٹ بھر کر نہ ملی) اور تم دنیا کے مال خوب اڑاتے ہو' اسراف کرتے ہو- (ایک روایت میں تَهُذُّوْنَ ہے یعنی دنیا کا مال کاٹ کر اپنے پاس اکٹھا کرتے ہو)-

مَلْغَاةُ اَوَّلِ اللَّيْلِ مَهْذَرَةٌ لِاٰخِرِهٖ-شروع رات میں بیہودہ باتیں کرنا (نقل حکایات وغیرہ) اخیر رات میں پڑ رہنے کا باعث ہوتا ہے (اخیر رات میں آدمی تھک کر سو جاتا ہے ایک روایت میں یوں ہے اور مشہور روایت مَهْدَنَةٌ ہے جیسے اوپر گزر چکا)-

لَاتَتَزَوَّجَنَّ هَيْذَرَةً- بکی (گلہ والی) عورت سے نکاح مت کر-

هَذْرَمَةٌ-بہت باتیں کرنا یا جلد جلد پڑھنا' باتیں کرنا-

هَذْرَمٰی-بڑی باتونی غل مچانے والی عورت-

لَاَنْ اَقْرَاَ الْقُرْاٰنَ فِیْ ثَلَاثٍ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَقْرَاَهٗ لَيْلَةً كَمَا يُقْرَاُ هَذْرَمَةً- اگر میں قرآن کو تین راتوں میں پڑھوں تو یہ مجھ کو زیادہ پسند ہے اس سے کہ ایک رات میں جلدی جلدی پڑھ ڈالوں-

اَقْرَاُ الْقُرْاٰنَ فِیْ ثَلْثٍ فَقَالَ لَاَنْ اَقْرَاَ الْبَقَرَةَ فِیْ لَيْلَةٍ فَاُدَبِّرَهَا اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ تَقْرَاَ كَمَا تَقُوْلُ- ایک

شخص نے کہا میں قرآن کو تین دن میں پڑھ ڈالتا ہوں- ابن عباس نے کہا اگر میں ایک رات میں صرف سورہ بقرہ غور کر کے پڑھوں تو یہ مجھ کو تیری طرح پڑھنے سے اچھا معلوم ہوتا ہے-

وَقَدْ اَصْبَحْتُمْ تَهْذِرُمُوْنَ الدُّنْيَا- تم تو دنیا میں خوب کشادگی کے ساتھ بسر کر رہے ہو (اچھے اچھے کھانے کھاتے ہو' عمدہ عمدہ کپڑے پہنتے ہو)-

لَاتَقْرَإِ الْقُرْاٰنَ هَذْرَمَةً- جلدی جلدی قرآن مت پڑھ-

هَذْرَمَ وِرْدَهٗ- اپنا وظیفہ جلد جلد پڑھ لیا-

هَذْمٌ- جلد کاٹ ڈالنا' جلد کھا لینا-

هُذَامٌ- بہادر کاٹنے والی تلوار جیسے مِهْذَمٌ ہے-

كُلْ مِمَّا يَلِيْكَ وَاِيَّاكَ وَالْهَذْمَ- اپنے پاس سے کھا (دوسری طرف ہاتھ مت دوڑا) اور جلدی کھانے سے بچا رہ-

هَيْذَامٌ- بڑا کھانے والا-

هٰذِهٖ- یہ-

هٰذِهٖ وَ هٰذِهٖ سَوَاءٌ- یہ انگلی اور یہ انگلی یعنی چھنگلیا اور انگوٹھا برابر ہے-

رَبِّ هٰذِهٖ- اے رب! میں صرف یہ چاہتا ہوں-

كُنْتُ اَنْهَاكَ عَنْ هٰذَا- میں تم کو اس سے منع کرتا تھا (یہ عبداللہ بن عمرؓ نے عبداللہ بن زبیرؓ کی لاش سے کہا- یعنی میں تم سے کہتا تھا کہ خلافت قبول نہ کرو تم نے نہ مانا آخر مارے گئے (معلوم ہوا کہ مردوں سے خطاب کرنا درست ہے جیسے آنحضرتؐ نے بدر کے کافروں سے خطاب کیا تھا)-

هٰذِهِ الْقِبْلَةُ- یہ قبلہ ہے یعنی کعبہ نہ کہ حرم اور نہ مکہ اور نہ مسجد (یعنی نماز میں کعبہ کی طرف منہ ہونا چاہئے)-

بابُ الهاء مع الراء

هَرَبٌ یا هُرُوْبٌ یا مَهْرُبٌ یا هَرَبَانٌ- بھاگنا' جلد چلنا دور جانا' غرق ہو جانا (یعنی کسی کام میں ایسا مصروف ہو جانا کہ دوسرا خیال نہ رہے) غائب ہو جانا-

اِهْرَابٌ- غرق ہو جانا' ڈرے ہوئے جلد جانا' بھاگنے کے لئے لاچار کرنا-

تَهَارُبٌ- ایک دوسرے کے ساتھ بھاگنا-

مَالَهٗ هَارِبٌ وَّلَا قَارِبٌ- اس کے پاس کچھ نہیں ہے یا نہ کوئی اس سے بھاگتا ہے نہ اس کے پاس جاتا ہے-

قَالَ لَهٗ رَجُلٌ مَالِيْ وَلِعِيَالِيْ هَارِبٌ وَّلَا قَارِبٌ غَيْرُهَا- اس اونٹنی کے سوا نہ میرے پاس کوئی پانی پی کر لوٹنے والا جانور ہے نہ پانی پر جانے والا-

يَا مَلْجَأَ الْهَارِبِيْنَ- اے بھاگنے والوں کی پناہ-

هَرْتٌ- طعنہ مارنا' گوشت کو بہت پکانا' پھاڑ ڈالنا-

هَرَتٌ- ہریت ہونا-

هَرِيْت- کشادہ اور وہ عورت جس کے دونوں راستے ایک ہو گئے ہوں اور وہ شخص جو راز کو نہ چھپائے اور بری باتیں منہ سے نکالے اور کشادہ جبڑوں والا-

اِنَّهٗ اَكَلَ كَتِفًا مُّهَرَّتَةً- آنحضرتؐ نے کندھے کا گوشت کھایا یا جو پک پک کر ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا تھا-

لَحْمٌ مُّهَرَّتٌ- گوشت اتنا پکا ہوا کہ پھٹ کر ٹکڑے ہو گیا ہو (بعض نے کہا صحیح كَتِفًا مُّهَرَّدَةً ہے دال مہملہ سے اور لَحْمٌ مُّهَرَّدٌ کے وہی معنی ہیں یعنی گوشت بہت پکا ہوا جو ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا ہو (خوب گل گیا ہو)-

لَاتُحَدِّثْنَا عَنْ مُّتَهَادِتٍ- ہم کو اس شخص کی حدیث مت سناؤ جو باتونی ہو یہ هَرَتَ الشِّدْقُ سے نکلا ہے یعنی جبڑا کشادہ ہو- اور رَجُلٌ اَهْرَتُ کشادہ جبڑے والا بڑا بات کرنے والا-

هَارُوْت اور مَارُوْت- دو فرشتے ہیں جو تعلیم سحر کے لئے اتارے گئے ہیں لوگوں کی آزمائش کے لئے- ان کا قصہ مشہور ہے-

هَرَتَ عِرْضَهٗ- اس کی عزت پر طعنہ کیا-

هَرَتَ الثَّوْبَ- کپڑا پھاڑ ڈالا-

هَرْجٌ- بہت جماع کرنا' فتنہ اور خرابی میں پڑنا' دروازہ کھلا رہنے دینا' دوڑنا-

تَهْرِيْجٌ- دوپہر کو چلانا' ڈانٹنا' چیخنا-

تَهَارُجٌ-ایک دوسرے سے مقابلہ ہونا-

بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ هَرْجٌ-قیامت کے سامنے ہرج ہوگا یعنی جنگ اور اختلاط (یعنی کاموں کا خلط ملط اچھے برے کی تمیز نہ ہونا' اصل میں ہرج کے معنی کثرت اور کشادگی)-

اَلْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ- فتنہ اور فساد کے وقت اللہ کی عبادت کرنا-

فَذٰلِكَ حِيْنَ اسْتَهْرَجَ لَهُ الرَّأْيُ- یہ اس وقت ہے جب اس کی رائے کشادہ اور قوی ہوگئی ہو-

لَاَكُوْنَنَّ فِيْهَا مِثْلَ الْجَمَلِ الرَّدَاحِ يُحْمَلُ عَلَيْهِ الْحِمْلُ الثَّقِيْلُ فَيَهْرُجُ فَيَبْرُكُ وَلَا يَنْبَعِثُ حَتّٰى يُنْحَرَ (عبداللہ بن عمرؓ نے کہا) میں تو اس فتنہ میں اس اونٹ کی طرح رہوں گا جو بیمار ہو اور اس پر بھاری بوجھ لاد دیا جائے وہ حیران ہو کر بیٹھ جائے اور کسی طرح نہ اٹھے یہاں تک کہ اس کو نحر کر ڈالیں (ذبح کر دیں) (عرب لوگ کہتے ہیں هَرَجَ الْبَعِيْرُ يَهْرَجُ هَرَجًا- جب گرمی کی شدت سے یا قطران بہت ملنے سے یا بھاری بوجھ لادنے سے اونٹ پریشان اور بے قرار ہو جائے)-

اِنَّمَاهُمْ هَرْجًا مَّرْجًا- بہشتی لوگ خوب جماع کریں گے اپنی عورتوں سے جڑے رہیں گے-

حَتّٰى يَكْثُرَ الْهَرْجُ وَالْمَرْجُ- یہاں تک خون ریزی اور فساد بہت ہو-

يَتَهَارَجُوْنَ تَهَارُجَ الْبَهَائِمِ- چوپایوں کی طرح جماع کریں گے (بالکل ننگے ہو کر یا لوگوں کے سامنے بے شرم ہو کر-

تَهَارُجَ الْحُمُرِ-گدھوں کی طرح جماع کریں گے-

اَلْهَرْجُ اَلْقَتْلُ بِهَا-حبشی زبان میں ہرج خون ریزی کو کہتے ہیں اور عربی میں بھی اس معنی میں مستعمل ہے تو یہ راوی کا گمان ہے یا یہ لفظ دونوں زبان کا ہے-

اِنَّهُ يَأْتِيْ عَلَى النَّاسِ زَمَانُ هَرْجٍ لَا يَأْنَسُوْنَ فِيْهِ اِلَّا بِكُتُبِهِمْ-ایک زمانہ لوگوں پر ایسا آئے گا کہ کتاب کے سوا کوئی دل بہلاوا نہ ہوگا لوگوں میں انسانیت اور مروت نہ رہے گی ان کی صحبت سے اور تکلیف پہنچے گی ایسی حالت میں کتاب کے سوا اور کوئی رفیق نہ ہوگا ''وخیر جلیس فی الزمان کتاب'' ایک شاعر کا قول ہے)-

هَرْدٌ-پھاڑنا' چیرنا' گوشت کو اتنا پکانا کہ بالکل گل جائے' قادر ہونا' طعنہ کرنا-

هِرَادَةٌ-بمعنی اِرَادَةٌ ہے-

اِنَّهُ يَنْزِلُ بَيْنَ مَهْرُوْدَتَيْنِ-حضرت عیسیٰؑ دو چادریں یا دو جوڑے پہنے ہوئے اُتریں گے یا ایسے دو کپڑے پہنے ہوئے جو ورس و زعفران میں رنگے ہوئے ہوں گے-قتیبی نے کہا راویوں نے اس حدیث میں غلطی کی ہے اور صحیح مَهْرُوَّتَيْنِ ہے یعنی دو زرد کپڑے پہنے ہوئے- ابن انباری نے کہا مُهْرُوْدَتَيْنِ اور مَهْرُوْذَتَيْنِ دال اور ذال دونوں سے مروی ہے یعنی ہلکے زرد دو کپڑوں میں اور لفظ اس حدیث کے سوا اور کہیں ہم نے نہیں سنا-

اِنَّ الْمَسِيْحَ يَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقٍ فِيْ مَهْرُوْدَتَيْنِ-حضرت مسیحؑ سفید مینار پر جو دمشق کے مشرقی جانب ہے اتریں گے-

ذَابَ جِبْرِيْلُ حَتّٰى صَارَ مِثْلَ الْهُرْدَةِ- حضرت جبرئیلؑ گلتے گلتے مسور کے دانے کے برابر ہو گئے-

هَرْذَلَةٌ-لٹک جانا' ڈھیلا ہو جانا-

فَاَقْبَلَتْ تُهَرْذِلُ-وہ ڈھیلی ہو کر لٹکتی ہوئی آئی-

هَرٌّ یا هَرِيْرٌ- ناپسند کرنا' مکروہ جاننا' آواز کرنا' جاری ہونا' بدخلق ہونا-

مُهَارَّةٌ-آواز کرنا کتے کی طرح-

اِهْرَارٌ-چلوانا' بھونکوانا-

نَهٰى عَنْ اَكْلِ الْهِرِّوَثَمَنِهِ- آنحضرتؐ نے بلی کا گوشت کھانے سے منع فرمایا اور اس کو بیچ کر اس کی قیمت کھانے سے (بعض نے کہا یہ ممانعت جنگلی بلی سے خاص ہے اور پلی ہوئی بلی کا بیچنا درست ہے- کابلی لوگ کابل سے بلیاں لا کر ہندوستان میں بیچتے رہتے ہیں- عرب لوگ هِرٌّ اور هِرَّةٌ بِسَّةٌ اور نر بلے کو سِنَّوْرٌ کہتے ہیں)-

اِنْ هِيَ هَرَّتْ وَازْبَأَرَّتْ فَلَيْسَ لَهَا- اگر وہ آواز کرے اور پھول جائے اور اس کی نہیں ہے-

شَرٌّ اَهَرَّ ذَانَابٍ-کسی شر نے کتے کو بھونکوایا (یعنی کتا

بھونکا تو کوئی خرابی ضرور ہے چور آیا یا اور کوئی آفت آئی)-

اِنَّ الْكَلْبَ يَهِرُّ مِنْ وَّرَاءِ اَهْلِهٖ- (آنحضرتؐ نے قرآن کے قاری اور صدقہ دینے والے کا بیان کیا- ایک شخص نے عرض کیا رسول اللہ ﷺ بہادری جو آدمی میں ہوتی ہے اس کی فضیلت میں سے ہے) آپ نے فرمایا بہادری ان دونوں کے برابر نہیں ہے (یعنی قرآن پڑھنے اور صدقہ دینے کے کیونکہ بہادری تو ایک خلقی صفت ہے انسان کو تو اس کی طبیعت بہادری پر برانگیختہ کرتی ہے کچھ ثواب کے لئے بہادری نہیں کرتا برخلاف تلاوت قرآن اور صدقہ کے یہ دونوں محض ثواب کے لئے کئے جاتے ہیں) دیکھو کتا بھی اپنے گھر والوں کی پشتی پر بھونکتا ہے-

لَا اَعْقِلُ الْكَلْبَ الْهَرَّارَ- جو کتا بھونکتا ہو اس کا تاوان میں نہیں دلاتا (اگر کوئی اس کو مار ڈالے تو اس کو کچھ نہ دینا ہوگا- کیونکہ وہ موذی ہے)-

اَلْمَرْاَةُ الَّتِیْ تُهَارُّ زَوْجَهَا- جو عورت (کتے کی طرح) اپنے خاوند پر بھونکتی ہے-

وَ اَعَادَ لَهَا الْمُطِیَّ هَارًّا- اس کے اونٹ لوٹا دیئے-

سَمِعْتُ هَرِيْرًا كَهَرِيْرِ الرَّحٰى- میں نے ایک ایسی آواز سنی جیسے چکی گھومتی ہے-

اِنَّ الْهِرَّ سَبُعٌ- بلی ایک درندہ جانور ہے (اس کا جھوٹا پاک ہے)-

اَبُوْهُرَيْرَةَ- مشہور صحابی ہیں ان کا نام عبداللہ تھا کہتے ہیں ایک روز وہ اپنی آستین میں ایک بلی اٹھا کر لائے آنحضرتؐ نے پوچھا یہ کیا ہے؟ انھوں نے کہا بلی- آنحضرتؐ نے فرمایا يَا اَبَاهُرَيْرَةَ اس روز سے ان کی کنیت ابو ہریرہ مشہور ہوگئی سب صحابہ سے زیادہ انھوں نے حدیثیں روایت کی ہیں اب اس میں اختلاف ہے کہ اَبِیْ هُرَيْرَةَ پڑھنا چاہئے یا اَبِیْ هُرَيْرَةٍ اور صحیح امر ثانی ہے کیونکہ ہریرہؓ کے غیر منصرف ہونے کی کوئی وجہ نہیں ہے بعض نے کہا غیر منصرف ہے بوجہ ترکیب اور علمیت کے- اور مشہور یہی ہے اور ہم نے اپنے مشائخ کے سامنے یوں ہی پڑھا ہے-

فَجَاءَتْ هِرَّةٌ فَاَصْغٰى لَهَا الْاِنَاءَ- آنحضرتؐ کے پاس ایک بلی آئی آپ نے اس کے پینے کے لئے برتن کو جھکا دیا (معلوم ہوا بلی کا جوٹھا پاک ہے- اسی طرح ہر درندے کا پاک ہے)-

لَيْلَةُ الْهَرِيْرِ- ایک جنگ ہے جو حضرت علیؓ اور معاویہؓ میں کوفہ کے قریب ہوئی-

اِنَّ امْرَاَةً دَخَلَتِ النَّارَ فِیْ هِرَّةٍ- ایک عورت ایک بلی کی وجہ سے دوزخ میں گئی-

هَرْسٌ- خوب کھانا' خوب کوٹنا-

هَرَسٌ- بہت کھانا-

هَرِسٌ- بلا اور شیر-

هَرِيْسَة- مشہور کھانا ہے جو گیہوں اور گوشت سے بنایا جاتا ہے-

مِهْرَاسٌ- ہاون دستہ' کھرل-

اِنَّهٗ عَطِشَ يَوْمَ اُحُدٍ فَجَاءَهٗ عَلِیٌّ بِمَاءٍ مِّنَ الْمِهْرَاسِ فَعَافَهٗ وَغَسَلَ بِهِ الدَّمَ عَنْ وَّجْهِهٖ- آنحضرتؐ جنگ احد کے دن پیاسے ہوئے تو حضرت علی ایک کھدے ہوئے پتھر میں سے (جس میں پانی جمع ہوتا ہے) پانی لے کر آئے- آپ کو اس کا پینا ناپسند ہوا اور اس سے اپنے منہ کا خون دھویا- بعض نے کہا مِهْرَاس ایک پانی کا نام ہے احد پہاڑ میں-

وَقَتِيْلًا بِجَانِبِ الْمِهْرَاسِ- اور مہراس کے ایک طرف قتل کئے گئے- (یہاں مہراس سے وہی پانی مراد ہے)-

اِنَّهٗ مَرَّ بِمِهْرَاسٍ يَتَجَاذَوْنَهٗ- ایک کھرل پر سے گزرے جس کو لوگ اٹھا رہے تھے-

فَقُمْتُ اِلٰى مِهْرَاسٍ لَّنَا فَضَرَبْتُهٗ بِاَسْفَلِهٖ حَتّٰى تَكَسَّرَتْ- میں نے ایک کھرل اٹھائی اور نیچے کی طرف سے اس کو مارا یہاں تک کہ وہ ٹوٹ گئی-

فَاِذَا جِئْنَا مِهْرَاسَكُمْ هٰذَا كَيْفَ نَصْنَعُ- جب ہم تمہارے اس کھرل پر آئیں تو کیا کریں-

كَانَ فِیْ جَوْفِیْ شَوْكَةَ الْهَرَاسِ- گویا میرے پیٹ میں ہراس کا نٹا تھا (ہراس ایک درخت ہے یا ایک بھاجی ہے کانٹے دار)-

هَرْشٌ- سخت ہونا-

هَرْشٌ -بدخلق ہونا-

تَهْرِيْشٌ -لڑا دینا' فساد کرا دینا جیسے مُهَارَشَةٌ اور هِرَاشٌ ہے-

تَهَرُّشٌ - پھٹ جانا-

تَهَارُشٌ -ایک دوسرے پر کودنا-

يَتَهَارَشُوْنَ تَهَارُشَ الْكِلَابِ -ایک دوسرے پر کتوں کی طرح بھونکیں گے (حملہ کریں گے)-

فَاِذَا هُمْ يَتَهَارَشُوْنَ - دیکھا تو وہ آپس میں لڑ رہے ہیں یا ایک دوسرے سے مل گئے ہیں-

هَرْشٰی - ایک گھاٹی ہے مکہ اور مدینہ کے درمیان- بعضوں نے کہا پہاڑ ہے جحفہ کے قریب-

هَرْفٌ - تعریف میں مبالغہ کرنا-

تَهْرِيْفٌ -جلدی کرنا-

اِنَّ رُفْقَةً جَائَتْ وَهُمْ يَهْرِفُوْنَ بِصَاحِبٍ لَّهُمْ - کچھ رفیق آئے اور وہ اپنے ایک ساتھی کی تعریف میں مبالغہ کرنے لگے-

لَاتَهْرِفْ قَبْلَ اَنْ تَعْرِفَ -بغیر امتحان اور آزمائش کے تعریف نہ کر (جب تک کسی شخص کے اوصاف اچھی طرح نہ جانچے اس کا امتحان نہ لے تعریف کے پل باندھنا حماقت ہے)-

هَرْقٌ - بہانا جیسے تَهْرِيْقٌ اور اِهْرَاقٌ اور هَرِيْقَةٌ اور اِهْرِيَاقٌ ہے-

اَهْرَاقَهٗ -اس کو بہایا-

يُهْرِيْقُهٗ -اس کو بہاتا ہے-

اِرَاقَةٌ -بہانا جیسے هِرَاقَةٌ ہے-

اِنَّ امْرَاَةً كَانَتْ تُهَرَاقُ الدَّمَ - ایک عورت کا خون بہایا جاتا تھا (اس کو استحاضہ تھا)-

هِرْقٌ -پرانا کپڑا-

مُهْرَقٌ -صاف جنگل' چکنا-

مُهْرَقَانٌ -سمندر یا جہاں پانی بہے-

مَهْرَقَةٌ -خط یا رقعہ جو بہہ کر آتا ہے یعنی بھیجا جاتا ہے-

هَرِيْقُوْا یا اَهْرِيْقُوْا -بہاؤ-

فَاُهْرِيْقَ یا فَهُرِيْقَ -وہ بہا دیا گیا (اس حدیث سے یہ نکلتا ہے کہ زمین پر جس پانی سے نجاست دھوئی جائے وہ پاک ہے کیونکہ وہ دوسری جگہ جائے گا جہاں نجاست نہیں گری تھی)-

مَاعَمِلَ بْنُ اٰدَمَ اَحَبَّ اِلَى اللّٰهِ مِنْ هِرَاقَةِ الدَّمِ- اس دن اللہ کو کوئی عبادت خون بہانے (قربانی کرنے) سے زیادہ پسند نہیں ہے)-

اَهْرَاقَ الْمَاءَ -پانی بہایا یعنی پیشاب کیا-

اُهْرِيْقُ الْمَاءَ - میں پیشاب کر رہا تھا-

اِنْ كَانَ يَدُهٗ قَذِرَةً فَاَهْرِقْهُ -اگر اس کا ہاتھ گندا تھا تو اس کو بہا دے-

فَدَعَا بِذَنُوْبٍ فَاُهْرِيْقَ -ایک ڈول پانی کا منگوایا وہ اس پر بہا دیا گیا-

هِرَقْلٌ -روم کے بادشاہ کا نام تھا- جس نے دینار سکہ کئے اور گرجا بنائے-

هِرَقْلٌ -چھلنی-

لَمَّا اُرِيْدَ عَلٰى بَيْعَةِ يَزِيْدَ بْنِ مُعَاوِيَةَ فِيْ حَيَاةِ اَبِيْهِ قَالَ جِئْتُمْ بِهَا هِرَقْلِيَّةً وَّ قُوْقِيَّةً -جب معاویہؓ نے اپنی زندگی میں یزید سے بیعت کرانا چاہی تو عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے کہا یہ (خلافت شرعی کا ہے کو ہے یہ تو) روم کی شاہی ٹھہری- ڈرپوک پنے کی آواز (کہ باپ کے بعد بیٹے کو سلطنت ملتی ہے- خلافت شرعی کو اس سے کیا واسطہ) مجمع البحرین میں ہے کہ ہرقل اور ضغاطر دونوں روم کے بادشاہ تھے- ضغاطر تو مسلمان ہو گیا اور لوگوں کو اسلام کی دعوت دی' آخر اس کو مار ڈالا اور ہرقل مسلمانوں سے لڑتا رہا اور اس نے تبوک سے آنحضرتؐ کو لکھا کہ میں مسلمان ہوں- لیکن آپ نے فرمایا نہیں وہ نصرانی ہے وہ نجومی بھی تھا آئندہ کے واقعات بھی تجویز کیا کرتا تھا)-

اَللّٰهُمَّ اِنْ كَانَ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ مِنْ عِنْدِكَ اَنَّ بَنِيْ هَاشِمٍ يَتَوَارَثُوْنَ هِرَقْلًا بَعْدَ هِرَقْلٍ فَكَذَا - یا اللہ! اگر تیرے نزدیک یہی حق ہے کہ بنی ہاشم ایک کے بعد ایک بادشاہ ہوتے رہیں-

هَرْمٌ- چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کاٹنا-

هَرَمٌ اور مَهْرَمٌ- بوڑھا پھونس ہونا-

تَهْرِيْمٌ اور اِهْرَامٌ- بوڑھا کرنا اور تعظیم کرنا' چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کرنا-

تَهَارُمٌ- بوڑھا سمجھنا-

اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْاَهْرَمَيْنِ- یا اللہ! میں دونوں بوڑھوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں (یعنی عمارت اور کنویں سے یعنی عمارت گر پڑنے اور کنویں میں گر جانے سے چونکہ یہ دونوں چیزیں مدت دراز تک رہتی ہیں اس لئے ان کو بوڑھا فرمایا- مشہور روایت اهدمین ہے جو اوپر گزر چکی)-

اِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَاءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ دَوَاءً اِلَّا الْهَرَمَ- اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہیں رکھی جس کی دوا نہ رکھی ہو مگر بڑھاپا (وہ لاعلاج ہے موت کی کوئی دوا نہیں)-

تَرْكُ الْعَشَاءِ مَهْرَمَةٌ- شام کا کھانا چھوڑ دینا بوڑھا کر دیتا ہے (قتیبی نے کہا یہ جملہ لوگوں کی زبان پر جاری ہے- میں نہیں جانتا کہ آنحضرتؐ نے پہلے اس کو فرمایا اول سے لوگ کہا کرتے تھے)-

اِنْ يَّعِشْ هٰذَا لَا يُدْرِكُهُ الْهَرَمُ- اگر یہ بچہ زندہ رہا تو اس کے بوڑھا ہونے سے پہلے قیامت قائم ہو جائے گی (یعنی قیامت صغریٰ موت مطلب یہ ہے کہ اس وقت کے سب لوگ مر جائیں گے)-

لَاتُؤْخَذُ هَرِمَةٌ وَّلَا ذَاتُ عَوَارٍ- زکوٰۃ میں بوڑھی بکری جس کے دانت گر گئے ہوں اور کانی نہ لی جائے گی-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَرَمِ- یا اللہ تیری پناہ پھونس بڑھاپے سے (جب عقل اور حواس میں فتور آ جاتا ہے اور آدمی ایک بچہ کی طرح ہو جاتا ہے اس عمر تک جینے سے پناہ مانگی- کیونکہ بیماریوں کا سخت حملہ ہوتا ہے' عبادت اور طہارت نہیں ہو سکتی اور دین کا علم بالکل بھول جاتا ہے شیطان کے اغوا کا خیال پیدا ہو جاتا ہے دوسرے اپنے عزیز اور قریب ناطہ والوں کی اور دوستوں کی موت کے صدمے اٹھانا پڑتے ہے)-

هُرْمُزَان- ایک عجمی رئیس تھا اور اہواز کا بادشاہ تھا-

فَاَسْلَمَ الْهُرْمُزَانُ- ہرمزان اسلام لایا (کہتے ہیں عبیداللہ بن عمرؓ نے امیرالمومنین حضرت عمرؓ کی شہادت کے بعد اس کو مار ڈالا- اس گمان پر کہ اس کی بھی حضرت عمرؓ کے قتل میں سازش تھی- حضرت علیؓ نے عبیداللہؓ کو قصاصاً قتل کرنے کی رائے دی- مگر حضرت عثمانؓ نے جو خلیفۂ وقت تھے حضرت علیؓ کی رائے منظور نہیں کی اور فرمایا- ابھی کل تو حضرت امیرالمومنینؓ شہید کر دیئے گئے آج ان کے صاحبزادے کو قتل کیا جائے- یہ ہرگز مناسب نہیں ہے)-

هَرْوَلَةٌ- جلدی چلنا' دوڑنا-

مَنْ اَتَانِیْ يَمْشِیْ اَتَيْتُهٗ هَرْوَلَةً- جو بندہ میرے پاس چلتا ہوا آتا ہے- میں دوڑتا ہوا اس کے پاس آتا ہوں (اس کو اپنا تقرب جلد دے دیتا ہوں' اس کی توبہ فوراً قبول کرتا ہوں)-

فَانْطَلَقْنَا نُهَرْوِلُ- ہم دوڑتے ہوئے چلے-

هَرْیٌ- لکڑی سے مارنا' پرانا کرنا' گلا دینا-

ذَاكَ الْهِرَاءُ شَيْطَانٌ وُكِّلَ بِالنُّفُوْسِ- یہ ہر ایک شیطان ہے جو نفسوں پر مقرر ہے- هِرَاءٌ کا لفظ بجز اس حدیث کے اور کہیں نہیں سنا گیا-

هُرَاءٌ- بہ ضمہ ہا- سخی' باہمت اور بیہودہ بکنا-

لَعَظُمَتْ هٰذِهٖ هِرَاوَةُ يَتِيْمٍ- یہ تو یتیم کی بڑی عصا ہے (یعنی یہ تو بڑے قد و قامت اور جبشہ کا آدمی ہے یہ یتیم کیونکر ہے)-

وَخَرَجَ صَاحِبُ الْهِرَاوَةِ- اور لاٹھی والے صاحب نکلے (مراد آنحضرتؐ ہیں آپ اکثر عصا ہاتھ میں رکھتے)-

هِرَات- ایک مشہور شہر ہے خراسان میں- اس کی نسبت هروی ہے-

بابُ الهاء مع الزاء

هَزْءٌ- توڑنا' سردی سے مار ڈالنا' ہلانا' مر جانا-

هَزْءٌ اور هُزُوْءٌ- مسخراپن کرنا' ٹھٹا کرنا-

اِهْزَاءٌ- سخت سردی میں داخل ہونا-

اِسْتِهْزَاءٌ- ٹھٹا کرنا-

فَقَالَ لَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ وَهُوَ يَهْزَأُبِه - آنحضرتؐ نے عمار سے فرمایا آپ ان سے دل لگی کرتے تھے (یعنی مزاح جو صحت مزاج اور تندرستی کی دلیل ہے)-

هَزَجٌ - گن گن کرنا' گنگنانا' کڑک کی آواز-

اَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَلَهٗ هَزَجٌ وَّ دَزَجٌ يا زَجٌّ - شیطان گنگناتا بھنبھناتا' پیٹھ موڑ کر چل دیتا ہے-

هَزَجٌ - شعر کی ایک بحر بھی ہے-

هَزْرٌ - زور سے مارنا' پسلی یا پیٹھ پر دبانا' ہانک دینا' نکال دینا' پچھاڑ دینا' بہت دینا' ہنسنا-

هَزَارٌ - بلبل-

هِزْرٌ - احمق-

اِذَا شَرِبَ قَامَ اِلَى ابْنِ عَمِّهٖ فَهَزَرَ سَاقَهٗ - جب پیتا تو اپنے چچازاد بھائی کی طرف اٹھتا اس کی پنڈلی پر زور سے مارتا-

اِنَّهٗ قَضٰى فِيْ سَيْلِ مَهْزُوْرٍ اَنْ يُّحْبَسَ حَتّٰى يَبْلُغَ الْمَاءُ الْكَعْبَيْنِ - مہزور کے نالے میں آپ نے یہ حکم دیا کہ پانی جب تک ٹخنوں تک پہنچے اس کو روک رکھا جائے (اس کے بعد دوسرے کے باغ میں چھوڑ دیا جائے مہزور ایک وادی کا نام ہے بنی قریظہ میں لیکن مہروز بہ تقدیم را بر زائے معجمہ ایک بازار تھا مدینہ کا آنحضرتؐ نے اس کو مسلمانوں پر تصدق کیا تھا)-

هَزٌّ - حرکت دینا' خوش کرنا' ٹوٹ جانا-

تَهْزِيْزٌ - حرکت دینا-

تَهَزُّزٌ اور اِهْتِزَازٌ - دل کا خوش ہونا' جھومنا-

اِهْتَزَّ الْعَرْشُ لِمَوْتِ سَعْدٍ - (حضرت سعد بن معاذؓ کے مرنے سے عرش جھوم گیا (اس کو خوشی ہوئی کہ حضرت سعدؓ کی روح آتی ہے- بعض نے کہا مراد عرش والے فرشتوں کا جھومنا ہے)-

اِذَا مُدِحَ الْفَاسِقُ غَضِبَ الرَّبُّ وَاهْتَزَّلَهُ الْعَرْشُ - جب فاسق بدکار شخص کی تعریف کی جاتی ہے تو پروردگار غصے ہوتا ہے اور عرش جھوم جاتا ہے (گویا بڑی آفت آئی)-

فَانْطَلَقْنَا بِالسَّفَطَيْنِ نَهُزُّبِهِمَا - ہم اور وہ دونوں گٹھوں کو لے کر جلدی جلدی بھاگ رہے تھے-

اَرْضًا تَهْتَزُّ زَرْعًا - وہ زمین جس پر کھیتی لہلہاتی ہے-

سَمِعْتُ هَزِيْزًا كَهَزِيْزِ الرَّحٰى - میں نے چکی کی آواز کی طرح ایک آواز سنی-

ثُمَّ يَهُزُّهُنَّ ثُمَّ يَقُوْلُ اَنَا الْمَلِكُ - پھر ان کو ہلائے گا (یعنی آسمان اور زمین' دریا اور پہاڑوں کو جو اس کی ایک انگلی پر ہوں گے) پھر کہے گا میں بادشاہ ہوں (بے شک تو بادشاہ ہے' ہمارا مالک ہے اور سب تیرے بندے اور غلام ہیں)-

اِهْتَزُّوْا فِيْ ذِكْرِ اللّٰهِ - اللہ تعالیٰ کی یاد میں جھومے اور خوش ہوئے-

هَزْعٌ - جلدی جانا' توڑنا-

تَهْزِيْعٌ - توڑنا-

تَهَزُّعٌ - ترش رو ہونا' مضطرب ہونا-

اِنْهِزَاعٌ - ٹوٹ جانا-

اِهْتِزَاعٌ - جلدی بھاگنا' جھومنا-

حَتّٰى مَضٰى هَزِيْعٌ مِّنَ اللَّيْلِ - یہاں تک کہ رات کا ایک حصہ (تہائی یا چوتھائی) گزر گیا-

اِيَّاكُمْ وَ تَهْزِيْعَ الْاَخْلَاقِ - اخلاق کو خراب کرنے اور توڑنے سے بچے رہو (یعنی اچھے اخلاق کو چھوڑ کر برے عادات و اطوار مت اختیار کرو)-

هَزْلٌ - دبلا ہونا' مزاح کرنا' ٹھٹا کرنا' دبلا کرنا' محتاج ہو جانا-

هَزَلٌ - دبلا ہونا-

تَهْزِيْلٌ - دبلا کرنا-

مُهَازَلَةٌ - دل لگی کرنا' ٹھٹا کرنا-

اِهْزَالٌ - مسخرہ پانا-

هَزْلٰى - سانپ-

مَهَازِلُ - قحط-

كَانَ تَحْتَ الْهَيْزَلَةِ - وہ جھنڈے کے تلے تھے (جھنڈے کو هَيْزَلَة اس لئے کہا کہ ہوا اس کے ساتھ کھیلتی ہے' اس کو ہلاتی ہے)-

اِنَّمَا كَانَتْ هُزَيْلَةً مِّنْ اَبِى الْقَاسِمِ - یہ تو ابوالقاسم کا

یعنی آنحضرتؐ کا ایک مزاح تھا-

لَيْسَ بِهَزْلٍ- یہ کچھ ٹھٹا نہیں بلکہ سراسر سچ اور واقع ہے-

هُزَالٌ- لاغری-

هَزِلَةٌ- دل لگی' خوش طبعی' ٹھٹول-

اَلَاسَتَرْتَهٗ بِثَوْبِكَ يَا هَزَّالُ- ارے ہزال! تو نے اس کام کو اپنے کپڑے سے چھپا کیوں نہ دیا- (ہزال اس لونڈی کے مالک کا نام تھا جس سے ماعز نے زنا کیا اور ماعز کو بہکا کر اس نے آنحضرتؐ کے پاس بھیج دیا تا کہ آپ کے پاس جا کر زنا کا اقرار کرلیں)-

فَاذْهَبْنَا الْاَمْوَالَ وَ اَهْزَلْنَا الذَّرَارِىَّ وَالْعِيَالَ- ہم نے اپنے اونٹ کھو دیئے اور بال بچوں اور عورتوں کو ناتوان اور دبلا کر دیا-

لَايَسْتَطِيْعُوْنَ اَنْ يَّطُوْفُوْا بِالْبَيْتِ مِنَ الْهُزْلِ- دبلے پن اور ناتوانی کی وجہ سے خانۂ کعبہ کا طواف نہیں کر سکتے (صحیح هُزَال ہے بروزن قُلَال)-

هَزْمٌ- دبانا' گڑھا کر دینا' سرین کے درمیان مار کر ناف نکال دینا' آواز کرنا' توڑنا' شکست دینا' کھودنا-

هُزُوْمٌ- پھٹ جانا-

تَهْزِيْمٌ- شکست دینا-

تَهَزُّمٌ- آواز کرنا' آواز کے ساتھ پھٹ جانا' سوکھ جانا' ٹوٹ جانا-

اِنْهِزَامٌ- شکست پانا' پھٹ جانا آواز کے ساتھ جیسے اِهْتِزَامٌ ہے- اور اِمْتِزَامٌ دوڑنا' جلدی کرنا-

هَازِمَةٌ- آفت-

اِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوْا هَزْمَ الْاَرْضِ فَاِنَّهَا مَاْوَى الْهَوَامِّ- جب تم سفر میں رات کو کہیں ٹھہرو (آرام کے لئے) تو پھٹی ہوئی زمین سے الگ رہو وہ کیڑوں کا ٹھکانا ہے (دراڑوں میں کیڑے مکوڑے رہتے ہیں)-

اَوَّلُ جُمُعَةٍ جُمِّعَتْ فِى الْاِسْلَامِ بِالْمَدِيْنَةِ فِىْ هَزْمِ بَنِىْ بَيَاضَةَ- سب سے پہلا جمعہ جو اسلام کے زمانے میں پڑھا گیا وہ بنی بیاضہ کے ہزم میں (جو ایک مقام کا نام ہے مدینہ میں)-

اِنَّ زَمْزَمَ هَزْمَةُ جِبْرِيْلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ- زمزم کا کنواں حضرت جبرئیلؑ کی ایک لات ہے (جو انھوں نے زمین پر ماری تو پانی نکل آیا)-

هَزْمَةٌ- سینہ کا گڑھا اور سیب میں دبانے سے جو گڑھا ہو جائے (عرب لوگ کہتے ہیں هَزَمْتُ الْبِيْرَ میں نے کنواں کھودا-

مَحْزُوْنُ الْهَزْمَةِ- سینہ میں جو گڑھا ہے وہ سخت یا رنج و غم سے سینہ بھاری-

فِىْ قِدْرٍ هَزِمَةٌ مِّنَ الْهَزِيْمِ- ہانڈی میں بھی بجلی کڑکنے کی سی آواز ہے-

هُزِمَ الْمُشْرِكُوْنَ- مشرکوں کو شکست ہوئی-

وَهَزَمَ الْاَحْزَابَ وَحْدَهٗ- اس نے مشرکوں کی جماعتوں کو خود اکیلے ہی شکست دے دی (مسلمانوں کو لڑنا نہ پڑا- یعنی جنگ خندق میں اللہ تعالیٰ نے آندھی بھیج کر مشرکوں کو بھگا دیا)-

يَرٰى اَنَّهٗ هُزِئَ بِهٖ- وہ سمجھتا ہے کہ اس سے ٹھٹا کیا گیا-

لَايُهْزَمُ جُنْدُهٗ- اس کا لشکر شکست نہیں پائے گا-

بابُ الهاء مع الشین

هَشٌّ- لکڑی سے جھاڑنا-

هُشُوْشَةٌ- نرم ہونا-

هَشَاشَةٌ- خوشی' تبسم اور نشاط جیسے بَشَاشَةٌ ہے-

هَشٌّ بَشٌّ- خوش' خرم' ہنس مکھ-

تَهْشِيْشٌ- خوش کرنا-

اِهْتِشَاشٌ- خوش ہونا-

اِسْتِهْشَاشٌ- ہلکا کرنا-

لَايُخْبَطُ وَلَا يُعْضَدُ حِمٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلٰكِنْ هَشُّوْا هَشًّا- آنحضرتؐ نے جو رمنے محفوظ کئے ہیں وہاں کے پتے نہ توڑے جائیں اور نہ درخت کاٹے جائیں- لیکن نرمی سے پتے جھاڑ سکتے ہیں-

لَقَدْ رَاهَنَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلٰى فَرَسٍ لَّهٗ يُقَالُ لَهٗ سَبْحَةٌ فَجَاءَ تْ سَابِقَةً فَهَشَّ لِذٰلِكَ وَ اَعْجَبَهٗ- آنحضرتؐ نے ایک گھوڑی پر شرط کرائی جس کا نام سبحہ تھا- وہ شرط جیت گئی- آگے بڑھ گئی- آنحضرتؐ یہ دیکھ کر خوش ہوئے- آپ کو اچھا معلوم ہوا-

هَشِشْتُ يَوْمًا فَقَبَّلْتُ وَاَنَا صَائِمٌ- (حضرت عمرؓ کہتے ہیں) ایک دن میں خوشی میں تھا میں نے روزے کی حالت میں اپنی عورت کا بوسہ لے لیا-

دَخَلَ اَبُوْبَكْرٍ فَلَمْ تَهْتَشَّ لَهٗ- حضرت ابوبکرؓ آئے لیکن آپ خوشی کے ساتھ ان سے نہیں ملے-

حَتّٰى اِذَا رَاَيْنَا جُدُرَ الْمَدِيْنَةِ هَشِشْنَا- جب ہم نے مدینہ کی دیواروں کو دیکھا تو خوش ہو گئے-

هَشْمٌ- توڑنا' جیسے تَهْشِيْمٌ ہے- خوب توڑنا' تعظیم کرنا-

تَهَشُّمٌ- ٹوٹنا' ناتوان ہو جانا' تعظیم اور اکرام کرنا' مہربانی چاہنا' مہربانی کرنا-

اِنْهِشَامٌ- ٹوٹنا- اِهْتِشَامٌ (اونٹنی کو) دوہنا' مطیع ہونا-

هَاشِمٌ- آنحضرت ﷺ کے پردادا کیونکہ وہ ثرید توڑ کر اہل حرم کو کھلاتے تھے-

جُرِحَ وَجْهُهٗ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُشِمَتِ الْبَيْضَةُ عَلٰى رَاْسِهٖ- آنحضرتؐ کا چہرہ زخمی ہوا اور آپ کے سر پر خود توڑا گیا-

هَاشِمَة- وہ زخم جو سر کی ہڈی توڑ ڈالے-

بابُ الهاء مع الصّاد

هَصْرٌ- کھینچنا' جھکانا' توڑنا' ہٹانا' نزدیک کرنا' مڑنا-

اِنْهِصَارٌ اور اِهْتِصَارٌ- مڑ جانا' کھنچ جانا-

هَصُوْرٌ- شیر-

كَانَ اِذَا رَكَعَ هَصَرَ ظَهْرَهٗ- آنحضرت ﷺ جب رکوع کرتے تو اپنی پیٹھ موڑتے-

اِنَّهٗ كَانَ مَعَ اَبِيْ طَالِبٍ فَنَزَلَ تَحْتَ شَجَرَةٍ فَتَهَصَّرَتْ اَغْصَانُ الشَّجَرَةِ- آنحضرتؐ اپنے چچا ابوطالب کے ساتھ تھے سفر میں ایک درخت کے تلے اترے تو اس درخت کی شاخیں لٹک آئیں (آپ پر سایہ کرنے کو)-

لَمَّا بَنٰى مَسْجِدَ قُبَاءٍ رَفَعَ حَجَرًا ثَقِيْلًا فَهَصَرَهٗ اِلٰى بَطْنِهٖ- جب آپ نے مسجد قبا بنائی تو ایک بھاری پتھر اٹھایا اور اس کو اپنے پیٹ کی طرف جھکایا-

كَاَنَّهُ الرِّئْبَالُ الْهَصُوْرُ- گویا وہ ایک شکار کرنے والے شیر تھے جو اکیلا شکار کیا کرتا ہے-

وَ دَارَتْ رَحَاهَا بِاللُّيُوْثِ الْهَوَاصِرِ- اس کی چکی شکار کرنے والے شیروں سے چل رہی ہے-

فَرُبَّمَا اَضْحَوْا بِمَنْزِلَةٍ تَهَابُ صَوْلَهُمُ الْاُسْدُ الْمَهَاصِيْرُ- وہ کبھی ایسے مرتبہ پر پہنچ جاتے ہیں کہ ان کے حملہ سے شکار کرنے والے پھاڑنے والے شیر ڈرتے ہیں-

هَصَرْتُ بِفَوْدَيْ رَاْسِهٖ- میں نے اس کے سر کے دونوں کونے پکڑ کے اپنی طرف کھینچا (یہ ایک شاعر نے معاویہؓ کی دختر کی نسبت کہا)-

بابُ الهاء مع الضّاد

هَضْبٌ- مینہ برسنا' سست چال چلنا' آوازیں بلند ہونا' باتوں میں لگنا-

اِهْضَابٌ- پہاڑ کے بالائی حصوں پر اترنا-

اِهْتِضَابٌ- باتوں میں لگنا-

اِسْتِهْضَابٌ- ہضبہ ہو جانا-

هَضْبَة- وہ پہاڑ جو زمین پر پھیلا ہو یا ایک پتھر ہو یا ٹیلہ یا لمبا پہاڑ سب پہاڑوں سے الگ-

هِضَبٌّ- سخت-

هَضِيْبٌ- کم دودھ والی-

اِنَّهُمْ كَانُوْا مَعَ النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فِيْ سَفَرٍ فَنَامُوْا حَتّٰى طَلَعَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَائِمٌ فَقَالَ عُمَرُ [illegible] اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ- ایک سفر میں لوگ آنحضرتؐ کے ساتھ تھے' سب سو رہے یہاں تک کہ سورج نکل آیا

آنحضرت ﷺ اس وقت بھی سو رہے تھے- تب حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے لوگوں سے کہا "باتوں میں لگ جاؤ تا کہ آنحضرتؐ جاگ اٹھیں" (باتوں کی آوازیں سن کر اور آپ کو جگانا ادب کے خلاف سمجھا)-

فَاَرْسَلَ السَّمَآءُ بِهَضْبٍ- آسمان نے مینہ برسایا-

تَمْرِيْهِ الْجَنُوْبُ دِرَرَ اَهَاضِيْبِهٖ- اس کے بارشوں کے بہاؤ کو جنوبی ہوا کھینچتی ہے-

مَاذَا لَنَا بِهَضْبَةٍ- ہم کو ٹیلے سے کیا کام (اس کی جمع هِضَبٌ اور هَضَبَاتٌ اور هِضَابٌ ہے)-

اِلٰى هَضْبَةٍ- پہاڑ کی طرف-

وَاَهْلُ جَنَابِ الْهِضَبُ- جناب کے لوگ (جو ایک مقام کا نام ہے) بلند ٹیلے ہیں-

هَضْبَةٌ حَمْرَاءُ- سرخ ٹیلہ ہے یا بڑی بڑی بوندوں کا مینہ (یہ بنی تمیم کا وصف ہے)-

اَهَاضِيْب- بارش کی بوچھاڑ' ایک کے بعد ایک' پے در پے-

هَضْمٌ- توڑنا' ظلم کرنا' غصب کرنا' کم کرنا' ساقط کرنا' پچا دینا-

هَضَمٌ- پیٹ دبلانا' کمر پتلی ہونا-

تَهَضُّمٌ اور اِهْتِضَامٌ- ظلم کرنا' غصب کرنا' ذلیل کرنا' توڑنا-

تَهَضُّمٌ- مطیع ہو جانا-

اِنْهِضَامٌ- رچنا پچنا' ہضم ہو جانا-

اَمِيْرُكُمْ لِهٰذَا الْاَهْضَمُ الْكَشْحَيْنِ- تمہارا سردار یہ پتلی کمر والا ہے جس کے دونوں پہلو ٹل گئے ہیں (ایک عورت نے حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کو کسی طرح ننگا دیکھ کر کوفہ والوں سے یہ کہا)-

هُوَ يَهْضِمُ الطَّعَامَ- وہ کھانے کو ہضم کر دیتا ہے-

اِنَّمَا اَشْرَبُ الْقَدَحَ وَالْقَدَحَيْنِ يَهْضِمُ طَعَامِيْ قَالَ هُوَ لِدِيْنِكَ اَهْضَمُ- بشر بن مفضل نے اپنے بیٹے سے کہا تو شراب کیوں پیتا ہے اس نے کہا میں دو ایک گلاس پی لیتا ہوں تو میرا کھانا ہضم ہو جاتا ہے؟ بشر نے کہا وہ تیرے دین کو کھانے سے زیادہ ہضم کر دے گا (یعنی گو شراب سے کھانا ہضم ہوگا- مگر دین برباد ہوگا- خدا کا گناہ گار ہوگا)-

وَاللّٰهِ اِنَّهٗ لَخَيْرُهُمْ وَلٰكِنَّ الْمُؤْمِنَ يَهْضِمُ نَفْسَهٗ- قسم خدا کی حضرت ابوبکر صدیقؓ تمام صحابہؓ میں افضل ہیں لیکن مومن اپنے نفس کو توڑتا ہے حقیر کہتا ہے (یعنی تواضع کرتا ہے اپنے تئیں سب سے کمتر جانتا ہے)-

اَلْعَدُوُّ بِاَهْضَامِ الْغِيْطَانِ- دشمن نشیبی زمین کے نرم حصوں میں ہے-

صَرْعٰى بِاَثْنَاءِ هٰذَا النَّهْرِ وَ اَهْضَامِ هٰذَا الْغَائِطِ- اس نہر کے درمیان گرے پڑے ہیں اور اس پست اور نرم زمین کے ٹکڑوں میں-

اَوْعِنْدَ هَضِيْمَةٍ نَالَتْهُ- یا کسی ظلم پر جو اس کو پہنچے-

رَجُلٌ هَضِيْمٌ- مظلوم شخص-

هَاضُوْم- جوارش جو کھانا ہضم کرے یا کوئی ہاضم دوا یا نمک-

بابُ الهاء مع الطاء

هَطْعٌ یا هُطُوْعٌ- ڈرتے ہوئے سامنے آنا' جلد جلد یا ایک چیز پر نگاہ جمانا-

اِهْطَاعٌ- گردن دراز کرنا' سر جھکانا- جیسے اِسْتِهْطَاعٌ ہے-

سِرَاعًا اِلٰى اَمْرِهٖ مُهْطِعِيْنَ اِلٰى مَعَادِهٖ- اس کے حکم پر جلدی چلنے والے اپنی معاد کی طرف دوڑنے والے-

هَطْلٌ یا هَطَلَانٌ یا تَهْطَالٌ- بڑی بڑی بوندیں متفرق طور پر پے در پے برسنا' پسینہ نکلنا' آہستہ چلنا' بہنا-

هَطَّالٌ- پے در پے زور کا مینہ-

هَطْلٌ- جھڑی (یعنی آہستہ بارش جو برابر قائم رہے)-

هِطْلٌ- بھیڑیا' چور' احمق-

اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنِيْ عَيْنَيْنِ هَطَّالَتَيْنِ- یا اللہ مجھ کو دو آنکھیں ایسی دے جو روتی رہیں آنسو بہاتی رہیں-

إِنَّ الْهَبَاطِلَةَ لَمَّا نَزَلَتْ بِهٖ بَعِلَ بِهِمْ- جب ہندی یا ترکی اس کے پاس اترے تو وہ دہشت زدہ ہو گیا یہ هَيْطَلٌ کی جمع ہے جو ایک قوم ہے ترکوں کی یا ہندیوں کی-

هَطْمٌ- جلدی ہضم ہونا (یہ لفظ مجھ کو لغت میں نہیں ملا- اصل میں حَطْمٌ بمعنی توڑنے کے ہے- شاید حائے حطی کو ہائے ہوز سے بدل دیا)-

إِذَا شَرِبُوْا مِنْهُ هَطَمَ طَعَامَهُمْ- جب اس میں سے پئیں گے تو ان کا کھانا ہضم کر دے گا-

بابُ الهاء مع الفاء

هَفْتٌ یا هُفَاتٌ- ٹکڑے ٹکڑے ہو کر گرنا' بغیر سوچے بہت باتیں کرنا-

تَهَافُتٌ- گرنا' پے در پے ہونا' اکثر اس کا استعمال شر اور برائی میں ہوتا ہے' اڑ کر آنا' ہجوم کرنا-

يَتَهَافَتُوْنَ فِي النَّارِ- کٹ کٹ کر آگ میں گریں گے-

وَالْقُمَّلُ يَتَهَافَتُ عَلٰى وَجْهِيْ- جوئیں میرے منہ پر گر رہی تھیں (اس کثرت سے سر میں جوئیں تھیں)-

هَفٌّ- چلنا اس طرح کہ آواز سنائی دے-

هَفِيْفٌ- جلدی چلنا' ہلکا ہونا' چمکنا' جھکنا-

إِهْتِفَافٌ- چمکنا-

وَهِيَ رِيْحٌ هَفَّافَةٌ- وہ ہوا ہے جلد چلنے والی-

هَفَّافَة- اچھی ساکن ہوا-

هَلْ كَانَ إِلَّا حِمَارًا هَفَّافًا- امام حسن بصریؒ سے حجاج بن یوسف کا ذکر آیا تو انھوں نے کہا وہ ایک بے قرار ہلکا گدھا تھا (ایک بھیڑیا خونخوار ظالم تھا)-

كَانَتِ الْأَرْضُ هِفًّا عَلَى الْمَاءِ- زمین پانی پر ہل رہی تھی (حرکت کر رہی تھی)-

رَجُلٌ هِفٌّ- ہلکا آدمی-

وَاللّٰهِ مَا فِيْ بَيْتِكَ هِفَّةٌ وَّلَا سُفَّةٌ- تمہارے گھر میں تو ابر ہے (جس میں سے پانی برستا ہے- یعنی پینے کی کوئی چیز نہیں) نہ زنبیل ہے (جس میں کھانا رکھتے ہیں یعنی کھانے کو بھی کچھ نہیں ہے)-

كَانَ بَعْضُ الْعُبَّادِ يُفْطِرُ عَلٰى هِفَّةٍ يَّشْوِيْهَا- بعض عابد لوگ ایک مچھلی پر روزہ افطار کرتے جس کو بھون لیتے (بعض نے کہا هِفَّة وعوص (مینڈک کے بچے) کو کہتے ہیں)-

هَفْكٌ- ڈال دینا-

مُنْهَفِكٌ- مضطرب' چلنے میں ڈھیلا لٹکتا ہوا-

قُلْ لِأُمَّتِكَ فَلْتَهْفِكْهُ فِي الْقُبُوْرِ- اپنی امت سے کہہ اس کو قبروں میں ڈال دے-

تَهَفُّكٌ- اضطراب اور استرخاء چلنے میں-

هَفْوٌ یا هَفْوَةٌ یا هَفَوَانٌ- جلدی جانا' کودتے ہوئے جانا پنکھ ہلا کر اڑ جانا' پھسل جانا' بھوکا ہونا' چل دینا' بلند ہونا' ہلانا' خوش ہونا' ہلکا ہونا-

هَفَاءٌ- بھوک سے ہلاک ہونا' قرضہ ڈوب جانا-

تَهْفِيَةٌ- کھانا نہ دینا یہاں تک کہ مر جائے-

مُهَافَاةٌ- خواہش پر مائل کرنا-

هَافٍ- بھوکا-

إِنَّهٗ وَلّٰى أَبَا غَاضِرَةَ الْهَوَافِيَ- حضرت عثمانؓ نے ابو غاضرہ کو گمے ہوئے اونٹ دے دیئے-

هَفَا الطَّائِرُ- پرندہ اڑ گیا-

هَفَا الرِّيْحُ- ہوا چلی-

إِلٰى مَنَابِتِ الشِّيْحِ وَمَهَافِي الرِّيْحِ- گھاس اگنے کے مقاموں کی طرف اور ہوائیں چلنے کے (یعنی جنگلوں' بیابانوں کی طرف)-

تَهْفُوْا مِنْهُ الرِّيْحُ بِجَانِبٍ كَأَنَّهٗ جَنَاحُ نَسْرٍ- اس میں ایک کونے سے ہوا نکلتی ہے گویا وہ گھر گدھ کا بازو ہے- (یعنی چھوٹا گھر ہے)-

اَللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْهَفْوَةَ- یا اللہ! میری لغزش اور غلطی پر رحم کر (اس پر مواخذہ نہ کر)-

هَفَوَاتُ اللِّسَانِ- زبان کی غلطیاں-

بابُ الهاء مع القاف

هَقْعٌ - داغ دینا-
هَقْعٌ - جفتی چاہنا-
تَهَقُّعٌ - احمق ہونا' تکبر کرنا' قبیح کام کرنا-
اِنْهِقَاعٌ - بھوکا ہونا-
اِهْتِقَاعٌ - روکنا' باز رکھنا-
اُهْتُقِعَ لَوْنُهٗ - اس کا رنگ بدل گیا-
هَقِعٌ - حریص-
طَلِّقْ اَلْفًا يَكْفِيكَ مِنْهَا هَقْعَةُ الْجَوْزَاءِ - ہزار طلاق دے دے مگر تجھ کو برج جوزا کے تین ستارے کافی ہیں (یعنی تین طلاقیں کافی ہیں باقی فضول ہیں)-

بابُ الهاء مع الكاف

هَكْرٌ اور هَكَرٌ - اونگھ آنا' سخت نیند ہونا-
تَهَكُّرٌ - تعجب اور تحیر-
هَكِرٌ - اونگھنے والا-
اَقْبَلْتُ مِنْ هَكْرَانَ وَ كَوْكَبٍ - میں ہکران اور کوکب کی طرف سے آیا (یہ دو پہاڑ ہیں عرب میں مشہور)-
هَكِمٌ - شریر بے کار کاموں میں مشغول-
تَهْكِيمٌ - گانا-
تَهَكُّمٌ - گر جانا' ٹھٹا کرنا' سخت غصہ ہونا' شرمندہ ہونا' بہت بارش ہونا-
جَعَلَ يَتَهَكَّمُ بِيْ - مجھ سے ٹھٹا کرنے لگا-
وَهُوَ يَمْشِي الْقَهْقَرٰى وَ يَقُولُ هَلُمَّ اِلَى الْجَنَّةِ يَتَهَكَّمُ بِنَا - وہ الٹے پاؤں جا رہا تھا اور کہتا تھا بہشت کی طرف آ ؤ - ہم سے ٹھٹا کرتا تھا-
وَلَا مُتَهَكِّمٌ - نہ ٹھٹا کرنے والا-

بابُ الهاء مع اللام

هَلْبٌ - بال اکھیڑنا' کترنا' تر کر دینا-

هَلَبٌ - بہت بال ہونا-
تَهْلِيبٌ - بال اکھیڑنا' ہجو کرنا' گالی دینا-
لَاَنْ يَّمْتَلِئَ مَا بَيْنَ عَانَتِيْ وَهُلْبَتِيْ - اگر میرے پیڑو اور ہلبہ کے درمیان بھر جائے (ہلبہ وہ مقام جو پیڑو کے اوپر ہے ناف کے قریب)-
رَحِمَ اللّٰهُ الْهَلُوْبَ وَلَعَنَ اللّٰهُ الْهَلُوْبَ - اللہ تعالیٰ اس عورت پر رحم کرے جو اپنے خاوند کی عاشق ہے دوسرے کسی سے اس کو مطلب نہیں اور اللہ تعالیٰ لعنت کرے اس عورت پر جو خاوند کے سوا دوسرے مرد سے آشنائی رکھے-
مَامِنْ عَمَلِيْ شَيْءٌ اَرْجٰى عِنْدِيْ بَعْدَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مِنْ لَيْلَةٍ بِتُّهَا وَ اَنَا مُتَتَرِّسٌ بِتُرْسِيْ وَالسَّمَاءُ تَهْلُبُنِيْ - حضرت خالد بن ولیدؓ نے کہا لا الٰہ الا اللہ کے بعد اور کسی نیک کام پر مجھ کو اس رات سے زیادہ امید نہیں ہے جب میں رات بھر اپنی سپر اپنے اوپر لگائے رہا اور آسمان مجھ کو تر کر رہا تھا یعنی آسمان سے پانی برس رہا تھا (یہ جہاد کا سفر ہو گا - گویا اللہ تعالیٰ کی راہ میں ایسی تکلیف اٹھائی)-
وَفِيْهَا هَلَبَاتٌ كَهَلَبَاتِ الْفَرَسِ - اور دجال کے جھنڈے بردار کی دم میں بالوں کے گچھے ایسے ہوں گے جیسے گھوڑے کی دم پر ہوتے ہیں-
كَلَّا اِنَّهٗ لَيُهْلِبُهٗ - ہرگز نہیں وہ اس کو بالوں دار کر دے گا-
فَلَقِيَهُمْ دَابَّةٌ اَهْلَبُ - انھوں نے بالوں میں ڈھکا ہوا پایا (یہ تمیم داری کے قصہ میں ہے جنھوں نے دجال کو ایک جزیرے میں دیکھا تھا)-
وَالدَّابَّةُ الْهَلْبَاءُ الَّتِيْ كَلَّمَتْ تَمِيْمًا هِيَ دَابَّةُ الْاَرْضِ الَّتِيْ تُكَلِّمُ النَّاسَ يَعْنِيْ بِهَا الْجَسَّاسَةَ - وہ بالوں دار جانور جو تمیم داری سے جزیرہ میں ملا تھا وہی دابۃ الارض ہے (جو قیامت کے قریب زمین سے نکل کر) لوگوں سے بات کرے گا - مراد جساسہ ہے (یعنی دجال کا جاسوس)-
وَ رَقَبَةٌ هَلْبَاءُ - گردن بہت بال والی-
لَاتَهْلُبُوْا اَذْنَابَ الْخَيْلِ - گھوڑوں کی دمیں مت کترو (کیونکہ دم کتر ڈالنے سے گھوڑے کو تکلیف ہوتی ہے' وہ مکھیوں کو

نہیں اڑا سکتا ہمارے زمانے میں نصاریٰ کی دیکھا دیکھی مسلمانوں نے بھی گھوڑوں کو گاڑیوں میں جوتنا شروع کیا ہے اور ان کی دمیں کاٹنا- حالانکہ گھوڑا سواری کے لئے موضوع ہے نہ گاڑی کھینچنے کے لئے عموماً گھوڑوں کا رواج ہو گیا ہے اور لمبی دم گاڑی میں اٹک جاتی ہے اس لئے اس کو کاٹ کر چھوٹا کر دیتے ہیں آسٹریلیا میں گھوڑے ناگر اہل چلاتے ہیں)-

هَلْسٌ- دبلا کرنا-

تَهْلِيْسٌ- دبلا ہونا-

مُهَالَسَةٌ- سرگوشی کرنا-

اِهْلَاسٌ- چھپانا-

هُلَاسٌ- سل کی بیماری-

وَلَا يَنْهَلِسُ- اور بیمار نہ ہو-

رَجُلٌ مَّهْلُوْسُ الْعَقْلِ- وہ آدمی جس کی عقل جاتی رہی ہو-

نَوَازِعُ تَقْرَعُ الْعَظْمَ وَتَهْلِسُ اللَّحْمَ- کھینچنے والے کمان کہ جو ہڈی تک پہنچ جاتے ہیں اور گوشت کو دور کر دیتے ہیں-

هَلَعٌ- بے قراری کرنا' بے انتہا اضطراب کرنا-

مِنْ شَرِّ مَا اُعْطِيَ الْعَبْدُ شُحٌّ هَالِعٌ وَجُبْنٌ خَالِعٌ- بندے کو بری خصلت جو دی جاتی ہے وہ بخیلی اور لالچ ہے بے قرار کرنے والی اور نامردی بزدلی جو دل نکالنے والی ہو (یعنی سخت بزدلی)-

اِنَّهَا لَمِسْيَاعٌ هِلْوَاعٌ- وہ ایسی اونٹنی ہے جس کی خبر گیری اچھی طرح نہ کرو' جب بھی کام دیتی تیز اور چالاک ہلکی ہے-

هَلُوْعٌ- بے قرار' مضطرب' رنجیدہ' حریص-

لَا جَشَعٌ وَّلَا هَلَعٌ- مومن نہ حریص ہوتا ہے نہ بے قرار اور مضطرب-

وَعَلَوْتُ اِذْهَلَعُوْا- میں غالب ہوا جب وہ مضطرب تھے-

هُلْكٌ یا هَلَاكٌ یا تُهْلُوْكٌ یا هُلُوْكٌ یا مَهْلِكٌ یا مَهْلِكَةٌ یا تَهْلِكَةٌ- مرجانا' تباہ ہو جانا' گم ہو جانا' فنا ہو جانا-

تَهْلِيْكٌ اور اِهْلَاكٌ- ہلاک کرنا' مال کو تباہ کرنا' بیچ ڈالنا-

تَهَالُكٌ- گرنا-

اِنْهِلَاكٌ اور اِهْتِلَاكٌ- اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈالنا-

اِسْتِهْلَاكٌ- ہلاک کرنا' تباہ کرنا' خرچ کر ڈالنا' تمام کر دینا-

اِذَا قَالَ الرَّجُلُ هَلَكَ النَّاسُ فَهُوَ اَهْلَكُهُمْ- جب کوئی شخص یوں کہے لوگ تباہ ہو گئے تو وہی سب سے زیادہ تباہ ہونے والا ہے (بندگان خدا کو حقیر سمجھتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا عاقل اور فرزانہ خیال کرتا ہے- متکبر اور مغرور ہے یا لوگوں کو گناہ گار خیال کرتا ہے اور اپنے آپ کو بڑا متقی اور پرہیزگار- ایک روایت میں اَهْلَكَهُمْ بہ فتحہ کاف ہے تو ترجمہ یوں ہو گا- جو کوئی یوں کہے کہ لوگ تباہ ہو گئے تو اسی نے ان کو تباہ کیا کیونکہ ایسا کہنے سے لوگ اصلاح کی سعی و کوشش چھوڑ دیں گے مایوس ہو کر بیٹھ رہیں گے اگر "تباہ ہو گئے" سے یہ مطلب کہ وہ دوزخی ہو گئے تب بھی ایسا کہنے سے لوگ عبادت کرنے سے باز آ جائیں گے کہیں گے اب دوزخ میں جانا تو ضرور ہے پھر تکلیف اٹھانے سے کیا فائدہ؟)-

وَلٰكِنَّ الْهُلْكَ كُلَّ الْهُلْكِ اِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ- کمبخت دجال تباہ ہو پورا تباہ ہو (وہ مردود تو کانا ہو گا) اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے (وہ ہر عیب سے پاک ہے- ایک روایت میں یوں ہے فَاِمَّا هَلَكْتُ هُلَّكٌ فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ- یعنی اگر کچھ تباہ ہو جانے والے لوگ تباہ ہو جائیں (بے وقوفی سے دجال کو خدا سمجھنے لگیں تو سمجھ لو (کہ وہ مردود کانا ہے) اور تمہارا پروردگار کانا نہیں ہے (ہر چند دجال عجیب عجیب باتیں دکھلائے گا جو بشر سے نہیں ہو سکتیں اور اسی وجہ سے بیوقوف لوگ اس کی خدائی کے قائل ہو جائیں گے- لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اپنے سمجھ دار بندوں کو بچانے کے لئے دجال میں ایک کھلا عیب رکھ دیا ہے- ہر عقل مند آدمی سمجھ سکتا ہے کہ اگر وہ خدا ہوتا تو پہلے اپنا کانا پن درست کرتا)-

مَاخَالَطَتِ الصَّدَقَةُ مَالًا اِلَّا اَهْلَكَتْهُ- زکوٰۃ کا روپیہ

اگر نکالا جائے اور اصل مال میں ملا جلا رہے تو اس مال کو تباہ کر دے گا اس لئے زکوٰۃ نکالنا ضروری ہے۔ بعض نے کہا یہ زکوٰۃ کے تحصیل داروں کو ڈرایا کہ وہ زکوٰۃ کا روپیہ تحصیل کر کے اپنے مال میں نہ ملائیں ورنہ ان کا مال بھی تباہ ہو جائے گا بعض نے کہا مطلب یہ ہے کہ کوئی شخص غنی ہو کر زکوٰۃ کا پیسہ قبول نہ کرے اپنے مال میں نہ ملائے ورنہ اس کا اصلی مال بھی تباہ ہو جائے گا)۔

اَتَاهُ سَائِلٌ فَقَالَ هَلَكْتُ وَ اَهْلَكْتُ۔ ایک سائل حضرت عمرؓ کے پاس آیا کہنے لگا میں ہلاک ہو گیا اور ہلاک کر دیا (یعنی میرے بال بچے بھی ہلاک ہو گئے)۔

وَتَرْكُهَا بِمَهْلَكَةٍ۔ مہلکہ ہلاکت کا مقام یا ہلاکت اور مَهْلَكَة جنگل کو بھی کہتے ہیں۔

وَهُوَ اِمَامُ الْقَوْمِ فِي الْمَهَالِكِ۔ میرا خاوند تہلکوں میں (لڑائیوں میں) لوگوں کے آگے رہتا ہے (بڑا بہادر اور شجاع ہے) یا وہ رستے پہچانتا ہے لوگوں کے آگے جنگوں اور میدانوں میں چلتا ہے۔

اِنِّيْ مُوْلَعٌ بِالْخَمْرِ وَالْهَلُوْكِ مِنَ النِّسَاءِ۔ میں تو شراب کا اور بدکار عورتوں کا دیوانہ ہوں (شراب پیا کرتا ہوں اور زنا کیا کرتا ہوں)۔

فَتَهَالَكْتُ عَلَيْهِ۔ میں اس پر گر پڑا۔

اِذَا هَلَكَ كِسْرٰى فَلَا كِسْرٰى بَعْدَهٗ وَ اِذَا هَلَكَ قَيْصَرُ فَلَا قَيْصَرَ بَعْدَهٗ۔ جب ایران کا کسریٰ (موجودہ بادشاہ) ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد کوئی کسریٰ ایران کا بادشاہ نہ ہوگا (بلکہ وہ ملک مسلمانوں کے قبضہ میں آ جائے گا اور جب قیصر روم کا بادشاہ ہلاک ہو جائے گا تو اس کے بعد شام کے ملک میں) کوئی قیصر نہ ہوگا (مسلمان شام کا ملک لے لیں گے)۔

فَسَلَّطَهُ اللّٰهُ عَلٰى هَلَكَتِهٖ۔ اللہ نے اس کے ہلاک کرنے کے لئے اس کو مسلط کر دیا (یعنی اس کو خرچ کرنے کے لئے)۔

فَاِنَّ الْاِلْتِفَاتَ فِي الصَّلٰوةِ هَلَكَةٌ۔ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا اپنے آپ کو ہلاک کرنا ہے۔

هَلَكَةُ اُمَّتِيْ عَلٰى يَدَا غِلْمَةٍ۔ میری امت کی تباہی چند بچوں کے ہاتھ پر ہوگی۔

يُهْلِكُ النَّاسَ هٰذَا الْحَيُّ۔ یہ قبیلہ لوگوں کو ہلاک کر دے گا۔

بِهٖ مَهْلَكَةٌ۔ وہاں ہلاکت کا مقام ہے۔

فِيْ اَرْضٍ دَوِيَّةٍ مَهْلَكَةٍ۔ ایک ہلاکت اور تباہی کی زمین میں۔

يَهْلِكُوْنَ مَهْلَكًا وَّاحِدًا۔ ایک ہی بار سب ہلاک ہو جائیں گے۔

لَنْ يَّهْلِكَ عَلَى اللّٰهِ اِلَّا هَالِكٌ۔ اللہ کی رحمت اور وسعت فضل و کرم سے وہی محروم رہے گا جس کی قسمت میں ہلاکت لکھی گئی ہو۔

لَاهُلْكَ عَلَيْكُمْ۔ تم پر کوئی تباہی نہ ہوگی۔

اِنَّمَا هَلَكَ بَنُوْا اِسْرَائِيْلَ۔ بنی اسرائیل اس وقت تباہ ہوئے۔

مَاهَلَكَ امْرُءٌ عَرَفَ قَدْرَهٗ۔ وہ آدمی تباہ نہیں ہوگا جو اپنا مرتبہ پہچانے (سمجھے کہ میری لیاقت کس درجہ کی ہے یہ نہیں اپنے آپ کو عالم سمجھے اور علم خاک نہ رکھتا ہو)۔

مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِمَا اَمَرَ بِهٖ مِنْ طَاعَةِ مُحَمَّدٍ فَهُوَ الْوَجْهُ الَّذِيْ لَايَهْلِكُ۔ امام جعفر صادق نے "كُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ اِلاوَجْهُهٗ" کی تفسیر میں فرمایا حضرت محمدؐ کی اطاعت جس کا اللہ نے حکم دیا ہے یہی وجہ ہے جو ہلاک نہ ہوگی۔

لَمْ اُبَالِ فِيْ اَيِّ وَادٍ هَلَكَ۔ میں پرواہ نہیں کرنے کا وہ جس وادی میں ہلاک ہو جائے۔

شِرَارُ نِسَاءِ كُمُ الْحِصَانُ عَلٰى زَوْجِهَا الْهَلُوْكُ عَلٰى غَيْرِهٖ۔ بدتر عورت وہ ہے جو اپنے خاوند کو صحبت نہ کرنے دے اور دوسروں سے صحبت کرائے۔

وَالْهَالِكُ مِنَّا مَنْ هَلَكَ عَلَيْهِ۔ تباہ ہونے والا ہم میں وہ ہے جو اس کی مخالفت کرے (اس کا حکم نہ مانے)۔

هَلٌّ۔ خوب پانی برسنا' چاند نکلنا' خوش ہونا' چیخنا۔

تَهْلِيْلٌ۔ لا الٰہ الا اللہ کہنا۔

مُهَالٌ اور هِلَالٌ-مزدور کو ماہواری اجرت پر ٹھہرانا-

اِهْلَالٌ-ظاہر ہونا-

اِسْتِهْلَالٌ-پیدائش کے وقت رونا' چاند دیکھنا-

اِهْلَالٌ-لبیک پکار کر کہنا یہ متعدد حدیثوں میں وارد ہے اور دیکھنا' پکارنا-

اِنَّ نَاسًا قَالُوْا لَهٗ اِنَّا بَيْنَ الْجِبَالِ لَانُهِلُّ الْهِلَالَ اِذَا اَهَلَّهُ النَّاسُ-کچھ لوگوں نے کہا کہ ہم پہاڑوں کے بیچ میں رہتے ہیں جب لوگ چاند دیکھتے ہیں تو ہم کو دکھائی نہیں دیتا (پہاڑ آڑ ہو جاتے ہیں)-

اَلصَّبِيُّ اِذَا وُلِدَ لَمْ يَرِثْ وَلَمْ يُوْرَثْ حَتّٰى يَسْتَهِلَّ صَارِخًا-بچہ جب پیدا ہو تو نہ وہ کسی کا نہ اس کا کوئی وارث ہوگا جب تک آواز نہ نکالے (روئے نہیں) یا اور کوئی ایسی حرکت نہ کرے جس سے اس کی زندگی معلوم ہو مثلاً چھینکے یا سانس لے)-

كَيْفَ نَدِيْ مَنْ لَّا اَكَلَ وَلَا شَرِبَ وَلَا اسْتَهَلَّ-ہم کیوں اس بچہ کی دیت دیں جس نے کھایا نہ پیا نہ آواز نکالی-

ثَلٰثَةُ اَهِلَّةٍ فِيْ شَهْرَيْنِ-دو مہینوں میں تین چاند (دو مہینے پورے کرکے تیسرے کا چاند دیکھیں)-

اَهَلَّ النَّاسُ اِذَا رَاَوُا الْهِلَالَ-جب لوگوں نے ذی الحجہ کا چاند دیکھا تو لبیک پکاری' احرام باندھ لیا-

اَهِلِّيْ بِحَجٍّ-تو ایسا کر حج کا احرام باندھ لے (اور عمرے کا احرام توڑ ڈال یا اس کے ساتھ حج کا بھی احرام باندھ لے)-

اَهِلَّهٗ عَلَيْنَا بِالْاَمْنِ وَالْاِيْمَانِ-یا اللہ اس چاند کو ہم پر امن اور ایمان کے ساتھ نکال-

اَهْلَلْنَا بِالْحَجِّ خَاصَّةً فَاَمَرَ اَنْ نَحِلَّ-ہم نے میقات سے خاص حج کا احرام باندھا تھا-لیکن آنحضرتؐ نے حکم دیا (عمرہ کر کے) احرام کھول ڈالنے کا اور حج کا احرام فسخ کر دینے کا ائمہ ثلثہ کہتے ہیں یہ حکم صحابہ سے خاص تھا مگر تخصیص کی کوئی دلیل بیان نہیں کرتے اور امام احمدؒ اور اہل حدیث کے نزدیک عام ہے' قیامت تک باقی ہے-

فَمُهَلُّهٗ مِنْ اَهْلِهٖ-اس کے احرام باندھنے کا مقام اس کا گھر ہے-

اَهْلَلْنَا الْهِلَالَ-ہم چاند میں داخل ہوئے (یعنی ہلال میں جو غرہ سے تیسری تاریخ تک کہتا ہے)-

اِسْتَبْشَرَ وَتَهَلَّلَ وَجْهُهٗ-آپ خوش ہو گئے آپ کا چہرہ چمکنے دمکنے لگا (درخشاں ہو گیا)-

كَاَنَّ فَاهُ الْبَرَدُ الْمُنْهَلُّ-ان کا منہ گویا برستا ہوا اولہ تھا-

فَاَلَّفَ اللّٰهُ السَّحَابَ وَهَلَّتْنَا-اللہ تعالیٰ نے ابر کو جوڑ دیا اس نے ہم پر پانی برسایا (ایک روایت میں مَلَتْنَا ہے یعنی ہم کو خوب کشادگی کے ساتھ پانی دیا-ایک روایت میں مَلَاَتْنَا یعنی ہم کو پانی سے بھر دیا)-

فَاسْتَهَلَّتِ السَّمَاءُ-آسمان سے پانی برسانا شروع کیا یا پانی کی آواز نکالنا شروع کی-

وَمَا لَهُمْ عَنْ حِيَاضِ الْمَوْتِ تَهْلِيْلٌ-وہ موت کے حوضوں سے پیچھے نہیں ہٹ سکتے-

وَهَلَّلَهٗ-اور لا الٰہ الا اللہ کہا-

مَابَالُ الْهِلَالِ يَبْدُوْ دَقِيْقًا كَالْخَيْطِ ثُمَّ يَزِيْدُ حَتّٰى يَسْتَوِيَ-حضرت معاذ نے آنحضرتؐ سے پوچھا یہ چاند کا کیا حال ہے؟ دھاگے کی طرح باریک نمودار ہوتا ہے پھر (بڑھتے بڑھتے) پورا ہو جاتا ہے-

وَمَا اُهِلَّ لِغَيْرِ اللّٰهِ قَالَ مَا ذُبِحَ لِصَنَمٍ اَوْ وَثَنٍ اَوْ شَجَرٍ حَرَّمَ اللّٰهُ ذٰلِكَ كُلَّهٗ كَمَا حَرَّمَ الْمَيْتَةَ-"وَمَا اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ" کی تفسیر حدیث میں یوں آئی ہے کہ جو جانور بت یا اللہ کے سوا کسی معبود یا درخت کی تعظیم کے لئے کاٹا جائے-اس کو اللہ نے مردار کی طرح حرام کر دیا ہے گو اس پر اللہ کا نام بھی ذبح کے وقت لیا جائے-غرض یہ ہے کہ ذبح ایک عبادت ہے جو خالص اللہ کے لئے ہونا چاہئے جب یہ ذبح کسی دوسرے کے احترام و تعظیم کے لئے کیا جائے تو وہ جانور مردار ہے-مثلاً شاہ یا امیر کی تعظیم کے لئے جانور کاٹیں یا غوث یا پیر یا مرشد یا کسی ولی کی تعظیم کے لئے کاٹیں)-

تَهَلَّلَتْ دُمُوْعُهٗ-اس کے آنسو بہہ نکلے-

اَلَاهَلَّا اَلَاهَلُمَّ - ارے آ جلدی آ -

هَلُمَّ - یہ لفظ متعدد حدیثوں میں آیا ہے یہ اسم فعل ہے اس کے معنی آ اور لا واحد اور تثنیہ اور مذکر مؤنث اور جمع سب میں یکساں مستعمل ہے لیکن بنی تمیم کے لوگ هَلُمَّ هَلُمِّیْ هَلُمَّا هَلُمُّوْا کہتے ہیں -

هَلُمَّ اِلَی الْغَدَاءِ الْمُبَارَكِ - آؤ برکت والی صبح کا کھانا کھاؤ (یعنی سحری کا) -

هَلُمَّهْ - اخیر میں ہائے سکتہ ہے -

هَلُمُّوْا شُهَدَاءَ كُمْ - اپنے گواہوں کو لاؤ -

اِذَ ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَیَّ هَلَا بِعُمَرَ - جب نیک لوگوں کا ذکر آئے تو عمرؓ کا نام جلد لو یا عمرؓ کے نام پر ٹھہر جاؤ ان کے فضائل بیان کرو -

هَلَّا بِكْرًا تُلَاعِبُهَا - تو نے ایک کنواری سے کیوں شادی نہ کی اس سے کھیلتا رہتا -

هَلُمَّ اِلَی الْحَجِّ - (حضرت ابراہیمؑ جب کعبہ بنا چکے تو یوں پکارا "هَلُمَّ اِلَی الْحَجِ" یعنی) حج کے لئے آؤ (کہتے ہیں اگر هَلُمُّوْا کہتے تو صرف ان لوگوں کی طرف خطاب ہوتا جو آدمی اس وقت دنیا میں موجود تھے تو هَلُمَّ خطاب ہے ہر شخص کی طرف جو اس کے لائق ہو خواہ حاضر ہو یا غیر حاضر اور هَلُمُّوْا ان حاضرین کے لئے جو موجود ہوں) -

لَمْ یَزَلْ مُنْذُقَبَضَ اللّٰهَ نَبِیَّهٗ وَهَلُمَّ جَرًّا یَمُنُّ بِهٰذَا الدِّیْنِ عَلٰی اَوْلَادِ الْاَعَاجِمِ - اللہ تعالیٰ نے جب سے اپنے پیغمبر کو دنیا سے اٹھا لیا اور اس کے بعد برابر (قیامت تک) یہ دین عجمیوں کی اولاد کو دے کر ان پر احسان کرتا رہے گا - (عجم میں بڑے بڑے فاضل اور عالم گزرے ہیں اور اب تک جیسا دین کا علم عجم میں ہے ویسا عرب میں نہیں ہے - میں نے بہ چشم خود مدینہ طیبہ میں آ کر دیکھا کوئی عالم وہاں خاص مدینہ کا رہنے والا نہ تھا بلکہ دوسرے ملکوں سے آئے ہوئے - امام بخاری، امام مسلم، امام ترمذی، امام ابوداؤد حدیث کے بڑے بڑے عالم عجم ہی کے تھے) -

بابُ الهاء مع الميم

هَمْجٌ - ایک ہی بار سیراب ہونے تک پی لینا -

اِهْمَاجٌ - خوب دوڑنا، چھپانا -

اِهْتِمَاجٌ - ناتوان ہو جانا -

وَسَائِرُ النَّاسِ هَمَجٌ رِعَاعٌ - اور باقی لوگ رذیل اور بازاری ہیں (کہتے ہیں هَمَجٌ اصل میں وہ چھوٹی مکھی جو بکری اور گدھے کے منہ پر گرتی ہے - بعض نے کہا مچھر تو کمینہ اور ذلیل لوگوں کو اس سے تشبیہ دی) -

سُبْحَانَ مَنْ اَدْمَجَ قَوَائِمَ الذَّرَّةِ وَالْهَمَجَةِ - پاک ہے وہ خداوند جس نے چیونٹی اور مکھی کے پاؤں جمائے (حالانکہ چیونٹی بہت ہی چھوٹی ہے مگر اس میں بھی تمام اعضاء اور حواس ہیں اتنی سی چیز میں اتنے اعضاء اور قویٰ رکھنا اس خداوند ہی کا کام ہے) -

هُمْ هَمَجٌ هَامِجٌ - وہ مکھی ہیں حقیر ان سے کیا ہو سکتا ہے "کیر مگس چہ خفتہ و چہ بیدار" -

هَمْدٌ - لمبائی میں سے پھٹ جانا کہ نظر نہ آئے -

هُمُوْدٌ - مر جانا، بجھ جانا (جیسے خَمُوْدٌ ہے) -

هَامِدَه - وہ زمین جس میں زندگی نہ ہو نہ درخت ہوں نہ گھاس ہو نہ پانی ہو -

اِهْمَادٌ - اقامت کرنا -

هَمْدَان - ایک مشہور قبیلہ ہے یمن میں -

هَمِیْد - وہ تنخواہ جو سرکاری دفتر میں لکھی ہو -

اَخْرَجَ بِهٖ مِنْ هَوَامِدِ الْاَرْضِ النَّبَاتَ - اس نے مری ہوئی زمینوں میں سے گھاس نکالی پانی برسا کر -

حَتّٰی كَادَیَهْمُدُ مِنَ الْجُوْعِ - بھوک سے مرنے کو تھا -

هَمَدَتْ اَصْوَاتُهُمْ - ان کی آوازیں خاموش ہو گئیں ماتھم گئیں -

هَمْرٌ - بہانا -

اِنْهِمَارٌ - بہنا، گرنا -

هَمِرٌ - موٹا، غلیظ -

هَمَّازٌ - بڑا باتونی - جیسے مِهْمَزٌ اور مِهْمَازٌ ہے۔
هَمْزٌ - دبانا' چٹکی لینا' کونچنا' دھکیلنا' کاٹنا' توڑنا' پچھاڑنا مہمیز لگانا جلد چلنے کے لئے۔
مِنْ هَمْزِهٖ - شیطان کے کونچے اور دبانے اور دھکیلنے سے۔
هَمْزٌ - غیبت کرنا (اسی سے هَمَّازٌ ہے غیبت کرنے والا چغل خور)۔
مِنْ هَمَزَاتِ الشَّيْطَانِ - شیطانوں کے کونچوں سے۔
مِنَ النِّسَاءِ وَلَّاجَةٌ هَمَّازَةٌ - بعض عورت ہرجائی اور چغل خور لگائی بجھائی کرنے والی ہوتی ہے۔
هَمْسٌ - چھپانا' نچوڑنا' توڑنا' چبانا۔
هَمُوْسٌ - شیر' کیونکہ چلنے میں وہ آواز نہیں نکالتا۔
فَجَعَلَ بَعْضُنَا يَهْمِسُ اِلٰى بَعْضٍ - ہم میں سے ہر ایک دوسرے سے کھسر پھسر (سرگوشی) کرنے لگا۔
كَانَ اِذَا صَلَّى الْعَصْرَ هَمَسَ - آنحضرتؐ عصر کی نماز پڑھ کر چپکے چپکے کچھ پڑھا کرتے یا عصر کی نماز میں قرأت آہستہ چپکے چپکے کرتے۔
كَانَ يَتَعَوَّذُ مِنْ هَمْزِ الشَّيْطَانِ وَهَمْسِهٖ - آنحضرتؐ شیطان کے کونچے اور اس کے وسوسہ سے پناہ مانگتے تھے۔
وَهُنَّ يَمْشِيْنَ بِنَا هَمِيْسًا - وہ ہم کو لے جا رہی تھیں آہستہ آواز نکال رہی تھیں (یعنی پاؤں کی)۔
وَالذِّئْبِ الْهَامِسِ وَاللَّيْلِ الدَّامِسِ - بھیڑیا آہستہ دبے پاؤں چلنے والا اس کی اور اندھیری رات کی قسم (یہ مسیلمہ کذاب کا جزء ہے جو قرآن کا مقابلہ کرتا تھا)۔
مَهْمُوْسَه - یہ حروف ہیں۔
حَثَّهٗ شَخْصٌ فَسَكَتَ - باقی سب مجہورہ ہیں۔
هَمْطٌ - ظلم کرنا' خبط کرنا' بے انداز لے لینا' کہے یا کھائے کی پرواہ کرنا' چھین لینا۔
تَهَمُّطٌ - غضب کرنا' چھین لینا۔
اِهْتِمَاطٌ - عیب کرنا' گالی دینا۔
سُئِلَ عَنْ عُمَّالٍ يَنْهَضُوْنَ اِلَى الْقُرٰى فَيَهْمِطُوْنَ النَّاسَ فَقَالَ لَهُمُ الْمَهْنَأُ وَعَلَيْهِمُ الْوِزْرُ - ابراہیم نخعیؒ سے پوچھا گیا یہ حاکم کے عامل لوگ (عہدہ دار) جو دیہات میں جاتے ہیں اور لوگوں سے زبردستی ان کے مال چھین لیتے ہیں ان کا کیا حکم ہے؟ - انھوں نے کہا گاؤں والوں کو مبارک بادی ہے اور عاملوں پر وبال ہے (ان کو سزا ملے گی)۔
كَانَ الْعُمَّالُ يَهْمِطُوْنَ ثُمَّ يَدْعُوْنَ فَيُجَالُوْنَ - عامل لوگ رعیت پر ظلم کرتے تھے پھر لوگوں کی دعوت کرتے تھے تو ان کی دعوت قبول کی جاتی (کیونکہ ان کا سب مال' مال حرام نہیں ہوتا اور یہی حکم ہے ہر ظالم کا - البتہ اگر یہ معلوم ہو جائے کہ یہ دعوت مال حرام میں سے ہے تب تو اس کا قبول کرنا جائز نہیں' مثلاً ایک فاحشہ رنڈی زنا کے پیسے سے لوگوں کی دعوت کرے اور سود خوار کا مال چونکہ سب کا سب سود نہیں ہوتا اس لئے اس کی بھی دعوت قبول کرنا جائز ہے مگر تقویٰ اور ورع یہ ہے کہ ان سب سے پرہیز کرے)۔
لَا غَرْوَ اِلَّا اَكْلَةٌ بِهَمْطَةٍ - کچھ عجب نہیں مگر جلدی کھانے میں۔
هَمْكٌ - کسی کام میں لگا دینا۔
تَهَمُّكٌ اور اِنْهِمَاكٌ - کسی کام میں بالکل مصروف ہو جانا' اس میں اصرار کرنا۔
اِهْمِيْكَاكٌ - غصہ ہونا۔
اِنَّ النَّاسَ اِنْهَمَكُوْا فِي الْخَمْرِ - لوگوں نے شراب پینے میں انہماک کیا (شراب خواری پر جھک پڑے)۔
هَمْلٌ - بہنا' برابر برسنا' چھوڑ دینا۔
اِهْمَالٌ - چھوڑ دینا' بے معنی کرنا۔
تَهَامُلٌ - سستی کرنا' دیر کرنا۔
اِنْهِمَالٌ - بہنا۔
فَلَا يَخْلُصُ مِنْهُمْ اِلَّا مِثْلُ هَمَلِ النَّعَمِ - ان میں سے اتنے لوگ نجات پائیں گے جتنے گے ہوئے چھوٹے ہوئے جانور ہوتے ہیں (وہ جانوروں میں بہت کم ہوتے ہیں مطلب یہ کہ بہت تھوڑے نجات پائیں گے)۔
وَلَنَا نَعَمٌ هَمَلٌ - ہمارے جانور چھٹے ہوئے بھی ہیں' (جن کا چرانے والا اور نگہبان کوئی نہیں ہے وہ گے ہوئے

جانوروں کی طرح ہیں)-

اَتَیْتُهٗ یَوْمَ حُنَیْنٍ فَسَاَلْتُهٗ عَنِ الْهَمَلِ- میں آنحضرتؐ کے پاس جنگ حنین کے دن آیا اور چھٹے ہوئے جانوروں کا پوچھا-

عَلَیْهِمْ فِی الْهَمُوْلَةِ الرَّاعِیَةِ فِیْ كُلِّ خَمْسِیْنَ نَاقَةٌ- جو اونٹ چھٹے ہوئے جنگل میں چرتے پھرتے ہیں ان میں ہر پچاس اونٹوں میں ایک اونٹنی دینی ہوگی-

تُهْمَلَانِ مِّنْ مِّصْرٍ- شہر سے چھوڑ دیے جائیں گے-

وَوَحْشُكَ الْمُهْمَلَةُ- تیرے وحشی جانور جو چھٹے ہوئے ہیں-

تَرَكْتُهَا هَمَلًا- میں نے ان کو چھوڑ دیا (چرواہا وغیرہ کوئی نہیں)-

هِمْلَاجٌ- دوڑنے والا قدم باز-

فَرَدَّهٗ هِمْلَاجًا لَّا یُسَایَرُ- پھر اس کو ایسا دوڑنے والا قدم باز بنایا کہ اس کے ساتھ ساتھ کوئی جانور چل نہ سکتا تھا-

هَمٌّ- رنج اور غم قصد کرنا-

هُمُوْمَةٌ اور **هَمَامَةٌ**- بوڑھا پھونس ہو جانا-

تَهْمِیْمٌ- باریک آواز سے سلانا-

اِهْمَامٌ- بوڑھا پھونس ہو جانا' رنجیدہ کرنا' فکر میں ڈالنا-

تَهَمُّمٌ- طلب کرنا' ڈھونڈنا-

هِمٌّ- بوڑھا پھونس-

اَصْدَقُ الْاَسْمَاءِ حَارِثٌ وَّ هَمَّامٌ- سچے نام یہ ہیں-

حَارِثٌ- کھیتی کرنے والا اور **هَمَّام** قصد کرنے والا یا فکر کرنے والا کیونکہ ہر ایک آدمی کچھ نہ کچھ اس کو فکر ہوتی ہے بری ہو یا بھلی-

شَمِّرْ فَاِنَّكَ مَاضِی الْهَمِّ شِمِّیْرٌ- مستعد ہو جا تو جو ارادہ کرے اس کو پورا کرنے والا مستعد ہے-

اَیُّهَا الْمَلِكُ الْهُمَامُ- اے بادشاہ ہمت والے-

اِنَّهٗ اُتِیَ بِرَجُلٍ هِمٍّ- ایک بوڑھا پھونس ان کے پاس لایا گیا-

كَانَ یَاْمُرُ جُیُوْشَهٗ اَنْ لَّا یَقْتُلُوْا هِمًّا وَّلَا اِمْرَاَةً- امیر المومنین حضرت عمرؓ اپنی فوجوں کو حکم کرتے کہ بوڑھے پھونس اور عورت کو قتل نہ کریں (کیونکہ وہ لڑائی کے قابل نہیں ہوتے- اگر لڑتے ہوں یا لڑائی کی تدبیریں بتاتے ہوں تب ان کا قتل جائز ہے)-

فَحَمَلَ الْهِمَّ كَنَازًا جَلْعَدًا- بوڑھے کو اٹھا کر ایک ٹھوس زور آور اونٹ پر لادلیا-

اُعِیْذُكُمَا بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ سَامَّةٍ وَّهَامَّةٍ- آنحضرتﷺ حسنؓ اور حضرت حسینؓ کو یوں تعویذ کرتے تھے فرماتے تھے میں تم دونوں کو اللہ تعالیٰ کے پورے کلموں کی پناہ میں دیتا ہوں ہر زہریلے قاتل جانور سے (جیسے کالا ناگ وغیرہ) اور اس زہریلے جانور سے جو قاتل نہیں ہے (مگر تکلیف دیتا ہے- جیسے بچھو' بھڑ' زنبور' بسکو پھرا وغیرہ)-

اَتُؤْذِیْكَ هَوَامُّ رَاْسِكَ- کیا تیرے سر کی جوئیں تجھ کو تکلیف دیتی ہیں-

وَهَمَّ بِهٖ اَصْحَابُهٗ- آپ کے اصحاب نے اس کو ڈانٹنا چاہا-

فَلَا یُهِمَّنَّكَ شَانُهُمْ- آپ کو ان یہودیوں کی کوئی فکر نہ کرنی چاہیے-

وَیُحْبَسُ الْمُؤْمِنُوْنَ حَتّٰی یَهُمُّوْا بِذٰلِكَ- اور مسلمان روکے جائیں گے یہاں تک کہ اداس (رنجیدہ) ہو جائیں گے ایک روایت میں **حَتّٰی یَهْتَمُّوْ** ہے معنی وہی ہیں-

اَلْاَمْرُ اَشَدُّ مِنْ اَنْ یُّهِمَّهُمْ- یہ کام اس سے بھی سخت ہے کہ ان کو فکر میں ڈالے یا رنجیدہ کرے-

هَمَّنِیَ الْمَرَضُ- مجھ کو بیماری نے گلا ڈالا-

فَیَفِیْضُ حَتّٰی یُهِمَّ رَبَّ الْمَالِ مَنْ یَّقْبَلُهٗ- اس قدر بہے گا (لوگوں کو کثرت سے ملے گا) کہ مال والے کو اس کی فکر پیدا ہوگی زکوٰۃ لینا کون قبول کرتا ہے- یا **حَتّٰی یَهُمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ یَّقْبَلُهٗ** یہاں تک کہ مال والا اس کو ڈھونڈھے گا کون زکوٰۃ قبول کرتا ہے-

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْحُزْنِ- تیری پناہ رنج وغم سے (بعضوں نے غم اور حزن میں فرق کیا ہے وہ کہتے ہیں کہ ہم

موجودہ امر پر ہوتا ہے اور حزن گزشتہ امر پر)-

اِذَا هَمَّ الْعَبْدُ بِسَيِّئَةٍ لَّمْ يُكْتَبْ - جب بندہ کسی برائی کا قصد کرتا ہے تو وہ لکھی نہیں جاتی (جب تک اس برے کام کو کرے نہیں) بشرطیکہ وہ قصد دل میں مضبوط نہ ہو ورنہ لکھا جائے گا اور اسی پر محمول ہے- وہ روایت جس میں بجائے "لم یکتب" کے "یکتب" ہے-

حَتّٰى الْهَمِّ يَهُمُّهُ - یہاں تک کہ فکر جو اس کو رنجیدہ کرے-

حَتّٰى نَزَلْنَا مَنْزِلًا بَيْنَنَا وَبَيْنَ بَنِي لِحْيَانَ وَهَمَّ الْمُشْرِكُوْنَ - یہاں تک کہ ہم ایک منزل میں اترے ہمارے اور بنی لحیان کے درمیان اور مشرکوں نے قصد کیا کہ آنحضرتؐ اور آپ کے اصحاب کو دھوکے سے مار ڈالیں-

تَهُمُّهُ نَفْسُهُ اَنْ يَّأْتِيَ اَهْلَهُ - اس کو فکر ہو جاتی ہے کہ اپنے گھر والوں کے پاس آئے-

مَنْ جَعَلَ الْهُمُوْمَ هَمًّا وَّاحِدًا - جو شخص اپنے فکروں کو ایک ہی فکر کر دے (یعنی دنیا کے جھگڑوں سے قطع نظر کر کے آخرت کی اصلاح کی فکر کرے)-

فَهُمْ مِنْهُمْ يَا هُمْ مِّنْ اٰبَائِهِمْ - ان کا حکم وہی ہے جو ان کے باپ دادوں کا ہے (یعنی وہ بھی مشرک سمجھے جائیں گے) مراد مشرکوں کی اولاد ہے-

مَنْ كَانَتِ الدُّنْيَا هِمَّتَهُ. الحدیث - جو شخص دنیا کی فکر رکھے (اس کا اصلی مقصود دنیا کمانا ہو گا آخرت کا اس کو چنداں خیال نہ ہو گا) تو اللہ تعالیٰ اس کے کاموں کو پریشان کر دے گا اور اس کی محتاجی اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کر دے گا (اس کے چہرے پر محتاجی اور مفلسی نمودار ہو گی) اور اس پر بھی دنیا اس کو اتنی ہی ملے گی جتنی اس کی قسمت میں رکھی گئی ہے اور جو شخص آخرت کی فکر کرے گا (اصلی مقصود اس کا آخرت کی اصلاح ہو گو ذیل میں دنیا کا بھی کچھ خیال ہو) تو اللہ تعالیٰ اس کے پریشان کاموں کو اکٹھا کر دے گا اور اس کے دل میں تونگری اور غنا عطا فرمائے گا (وہ دنیا داروں کی خوشامد اور التجا پسند نہ کرے گا (اور دنیا ذلیل اور حقیر ہو کر اس کے پاس آئے گی)-

لَا يُدْرِكُهُ بُعْدُ الْهِمَمِ - کتنی ہی ہمت والا آدمی ہو اور اس کا فکر کتنا ہی رسا ہو مگر پروردگار کی حقیقت کو نہیں پا سکتا

تواں در بلاغت بہ سحبان رسید
نہ در کنہہ بیچون سبحان رسید

اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْهَمِّ وَالْغَمِّ وَالْحُزْنِ - مجمع البحرین میں ہے کہ ہم مصیبت آنے سے پیشتر ہوتا ہے اس سے نیند اچاٹ ہو جاتی ہے اور غم مصیبت آنے کے بعد اور حزن گزشتہ امر پر-

اَمْرٌ مُهِمٌّ - بڑا کام جس کا فکر کرنا چاہئے-

اِذَا كَانَ اللّٰهُ قَدْ تَكَفَّلَ فِي الرِّزْقِ فَاهْتِمَامُكَ لِمَاذَا - جب اللہ تعالیٰ تیرے رزق کا ضامن ہے تو پھر فکر کرنے کی کیا ضرورت ہے (یعنی اس کے خیال میں رنج اور غم کرنے کی بلکہ ہر حال میں خوش اور مگن رہ، تیرا رزق جو پروردگار نے مقدر کیا ہے وہ تجھ کو ضرور پہنچے گا)-

هَيْمَنَةٌ - خبر گیری کرنا، بندوبست کرنا (اللہ تعالیٰ کا ایک نام مُهَيْمِنٌ بھی ہے یعنی نگہبان، ہر چیز کو تکنے والا یا تمام مخلوقات کے کاموں کا بندوبست اور انتظام کرنے والا- بعضوں نے کہا اس کی اصل مُؤَيْمِنٌ تھی ہمزے کو ہا سے بدل دیا-

حَتّٰى احْتَوٰى بَيْتُكَ الْمُهَيْمِنُ مِنْ خِنْدَفٍ عَلْيَاءَ تَحْتَهَا النُّطُقُ - یہاں تک کہ آپ کی بزرگی نے جو آپ کی فضیلت کی گواہ ہے خندف کے بلند مقام کو گھیر لیا ہے، اس کے نیچے دوسرے پہاڑوں کے درمیانی حصے ہیں- یہ شعر کئی بار اوپر گزر چکا ہے کتاب النون مع الطاء اور کتاب الحاء میں-

كَانَ عَلِيٌّ اَعْلَمَ بِالْمُهَيْمِنَاتِ - حضرت علیؓ مشکل اور مہم قضیوں کے بڑے عالم تھے (آپ فی البدیہہ ایسے مشکل سوالات کو حل کر دیتے کہ دوسرے لوگ غور کے بعد بھی حل نہ کر سکیں، غرض فنون سپہ گری اور علوم و کمالات دونوں کے جامع تھے ایسے آدمی دنیا میں بہت کم پیدا ہوئے ہیں کہ بیسٹ سولجر اور بیسٹ فلاسفر بھی ہوئے ہوں)-

خَطَبَ فَقَالَ اِنِّيْ مُتَكَلِّمٌ بِكَلِمَاتٍ فَهَيْمِنُوْا عَلَيْهِنَّ - حضرت عمرؓ نے خطبہ سنایا تو کہا میں کچھ باتیں کہوں گا تم ان کے گواہ ہو یا ان پر آمین کہو-

إِذَا وَقَعَ الْعَبْدُ فِي الْهَانِيَةِ الرَّبِّ وَمُهَيْمِنِيَّةِ الصِّدِّيقِينَ لَمْ يَجِدْ اَحَدًا يَأْخُذُ بِقَلْبِهِ- جب بندہ پروردگار کی الوہیت اور صدیقوں کے ایمان میں پڑ جاتا ہے (اس درجہ تک پہنچ جاتا ہے) پھر دنیا کی کوئی چیز اس کے دل پر اثر نہیں کرسکتی (بس اللہ ہی کی محبت میں غرق رہتا ہے ''آں کس کہ ترا شناخت' جاں راچہ کند فرزندو عزیز و خانماں راچہ کند'')-

تَعَاهَدُوْا هَمَايِنكُمْ فِيْ اَحْقِيكُمْ وَ اَشْسَاعَكُمْ فِيْ نِعَالِكُمْ- اپنے کمر بندوں کا کمر پر خیال رکھو- اسی طرح اپنے تسموں کا جوتوں پر (یہ نعمان نے نہاوند کی جنگ میں لوگوں سے کہا هَمَايِنْ جمع ہے هِمْيَان کی بمعنی کمر بندو ازار بند)-

تَهْمِيْنٌ- ہمیان میں رکھنا-

هِمْيَانٌ- اس تھیلی کو بھی کہتے ہیں جس میں روپیہ اشرفی رکھ کر کمر پر باندھ لیتے ہیں-

حَلَّ الْهِمْيَانَ- حضرت یوسفؑ نے اپنا ازار بند کھولا (اور زلیخا سے صحبت کرنی چاہی مگر اللہ تعالیٰ نے ان کو روک دیا)-

كَانَ فِيْ يَدِيْ سِوَارَانِ فَهَمَّنِيْ شَانُهُمَا- میرے ہاتھ میں دو کنگن دکھلائی دیئے مجھ کو ان کی فکر ہوگئی (یہ حدیث هَمٌّ سے متعلق ہے مگر صرف لفظی مناسبت سے صاحب مجمع البحار نے اس کو یہاں ذکر کردیا ہے)-

اِنَّ اَمْرَ كُنَّ لَمَا يُهَمِّنِيْ- تمہارے کام کی مجھ کو فکر ہوگئی ہے-

هَامَانَ- فرعون کا وزیر تھا-

مَنْ اٰمَنَ فَهُوَ مُهَامَنٌ- جو شخص ایمان لایا اس کو امن ہے- (اصل میں مُؤَامَنٌ تھا ہمزے کو ہا سے بدل دیا)-

هَمْهَمَةٌ- آہستہ گنگنانا' بچہ کو باریک آواز سے سلانا-

هَمَاهِمُ- فکر اور غم-

هَمْهَام- سردار' بہادر' سخی' شیر-

فَسَمِعَ هَمْهَمَةً- کچھ آہستہ گنگناہٹ سنی (جیسے چپکے چپکے کوئی بات کر رہا ہے- اصل میں هَمْهَمَه گائے کی آواز کو کہتے ہیں)-

تُهَمْهِمُ رَاْسُهُ فَلَاةً وَّ يَقُوْلُوْنَ نِعْمَ الْهَامَّةُ- اس کا سر جنگل میں آواز نکال رہا ہے اور لوگ کہہ رہے ہیں اچھا جانور ہے-

تَحْتَ قَطِيفَةٍ يُهَمْهِمُ- ابن صیاد ایک کملی اوڑھے گنگنا رہا تھا-

هَمْوٌ يا هَمْيٌ- بہنا-

هَمْيٌ- گر جانا-

هُمَايُوْن- فارسی لفظ ہے بمعنی مبارک-

اِنَّا نُصِيْبُ هَوَامِيَ الْاِبِلِ فَقَالَ ضَالَّةُ الْمُؤْمِنِ حَرَقُ النَّارِ- ایک شخص نے آنحضرتؐ سے کہا- ہم چھٹے ہوئے اونٹوں کو (جن کے ساتھ کوئی محافظ نہیں ہوتا اور بھاگ نکلتا ہے) پکڑ لیتے ہیں- آپ نے فرمایا مومن کی گمی ہوئی چیز آگ کی سوزش ہے (یعنی جو کوئی مسلمان کی گمی ہوئی چیز دبا رکھے گا وہ دوزخ میں جلے گا)-

هَمَى الْمَطَرُ- پانی برسا-

بابُ الهاء مع النون

هَنَأٌ- کھلانا' دینا' ہنا (قطران) ملنا' مدد کرنا' ہضم ہونا' پچنا' مبارک ہونا-

تَهَنَّأٌ- پچنا' خوش گوار ہونا' خوش ہونا-

اِهْتِنَاءٌ- درست کرنا-

اِسْتِهْنَاءٌ- مدد چاہنا' مانگنا-

تَهْنِئَةٌ- مبارک باد دینا (یہ ضد ہے تَعْزِيَةٌ کی)-

تَهَانِيْ- ایک دوسرے کو مبارک باد دینا-

فَهَنَّاهُ وَمَنَّاهُ- (شیطان نمازی کے پاس آکر اس کے دل میں خیالات ڈالتا ہے' خواہشیں پیدا کرتا ہے-

هَنِيْءٌ- جو چیز بغیر تکلیف کے آجائے جیسے مَهْنَأٌ اور مُهَنَّأٌ ہے اس کی جمع مَهَانِئ ہے-

فِيْ اِجَابَةِ صَاحِبِ الرِّبَا لَكَ الْمَهْنَأُ وَعَلَيْهِ الْوِزْرُ- عبداللہ بن مسعودؓ سے کسی نے پوچھا سود خوار کی دعوت کھانا کیسا ہے؟- انھوں نے کہا تیرا کھانا رچتا پچتا ہوگا (تجھ پر کوئی مواخذہ نہ ہوگا) وبال اس پر پڑے گا-

لَهُمُ الْمَهْنَأُ وَعَلَيْهِمِ الْوِزْرُ- (ابراہیم نخعیؒ سے کسی نے پوچھا ظالم عہدہ داروں کا کھانا کیسا ہے؟ انھوں نے کہا) کھانے والوں کو رچتا پچتا ہوگا اور مواخذہ ان ظالموں پر رہے گا-

فَانْهَسُوْا فَاِنَّهٗ اَهْنَأُ- نوچ کر منہ سے گوشت کھاؤ وہ (چھری کے کاٹے ہوئے سے) زیادہ ہضم ہوگا-

لِيَهْنِئْكَ الْعِلْمُ اَبَا الْمُنْذِرِ- ابوالمنذر تم کو علم مبارک ہو-

قَالَ اَصْحَابُهٗ هَنِيْئًا مَّرِيْئًا- آنحضرتؐ کے اصحاب نے آنحضرتؐ سے عرض کیا- آپ کو مبارک باد یا رسول اللہؐ (اللہ نے آپ کے سب قصور بخش دیئے)-

وَكَانَ مِنْ اَهْنَأِ النَّاسِ- وہ بہت نرم مزاج تھے-

لَاَنْ اُزَاحِمَ جَمَلًا قَدْ هُنِئَ بِالْقَطِرَانِ اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُزَاحِمَ اِمْرَاَةً عَطِرَةً- اگر مجھ کو اس اونٹ کا دھکا لگے جس پر قطران (ڈامر) ملا گیا ہو تو وہ مجھ کو اس سے زیادہ پسند ہے کہ ایک عطر لگائے ہوئے عورت کا دھکا لگے (یعنی اجنبی عورت کا)-

اِنْ كُنْتَ تَهْنَأُ جَرْبَاهَا- تو اس کے خارشتی اونٹوں پر قطران لگائے-

يَهْنَأُ بَعِيْرًا لَّهٗ- ایک اونٹ پر قطران مل رہے تھے-

لَا اَرٰى لَكَ هَانِئًا- میں تو کوئی ایسا شخص نہیں جانتا جو تم کو دے (ایک روایت میں مَاهِنًا ہے یعنی کوئی خادم تمہارے پاس نہیں دیکھتا)-

هِنْأٌ- عطیہ، بخشش-

مُهْنَاَةٌ- صاف ستھری-

اِذَا حَدَّثْتُمْ عَنْهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَظُنُّوْا هُوَ الَّذِيْ هُوَ اَهْنَاهُ وَ اَهْدَاهُ وَ اَتْقَاهُ- جب تم آنحضرتؐ سے کوئی حدیث روایت کرو تو آنحضرتؐ کے ساتھ یہی گمان رکھو کہ آپ وہی بات فرمائیں گے جو عمدہ اور ہدایت کی صاف ترین بات ہو (یہ انھوں نے اس حدیث پر کہا جس میں ایک شخص نے اپنی عورت کی نسبت عرض کیا تھا لَاتَرُدُّ يَدَ لَامِسٍ وہ کسی ہاتھ لگانے والے کو محروم نہیں کرتی- لوگوں نے اس کے یہ معنی کئے کہ جو کوئی اس سے حرام کاری کرنا چاہتا ہے وہ راضی ہو جاتی ہے- حالانکہ یہ معنی نہیں ہیں اگر ایسا ہوتا تو آنحضرتؐ ایسی بدکار عورت کو رہنے نہ دیتے- بلکہ اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ جو پاتی ہے لوگوں کو دے ڈالتی ہے- یعنی مسرف اور فضول خرچ ہے-

مترجم: کہتا ہے ہم اوپر اس حدیث کی شرح بیان کر چکے ہیں اور یہ بھی بیان کر آئے ہیں کہ آنحضرتؐ کا ارشاد سراسر درست اور عین مقتضائے مصلحت تھا- اور اگر یہ مطلب ہوتا کہ وہ عورت جو پاتی ہے دے ڈالتی ہے تو حدیث میں یوں ہوتا لَاتَرُدُّ يَدَ سَائِلٍ نہ کہ لَامِسٍ جو لمس سے ہے بمعنی جماع-

اَعْطِنِي الْفَرَجَ الْهَنِيَّ- مجھ کو ایسی کشائش دے جس میں کوئی آفت نہ ہو-

اَلْمَيِّتُ يُوْضَعُ دُوْنَ قَبْرِهٖ هُنَيْئَةً- میت کو تھوڑی دیر اس کی قبر کے پاس رکھیں-

اُمُّ هَانِيءٍ- ابوطالب کی بیٹی آنحضرت ﷺ کی چچا زاد بہن-

هَنْبَثٌ- سخت آفت کا کام-

هَنْبَثَةٌ- خلط گڑ بڑ بات کرنا-

قَدْ كَانَ بَعْدَكَ اَنْبَاءٌ وَّ هَنْبَثَةٌ لَوْ كُنْتَ شَاهِدَهَا لَمْ يَكْثُرِ الْخَطْبُ اِنَّا فَقَدْنَاكَ فَقْدَ الْاَرْضِ وَابِلَهَا فَاخْتَلَّ قَوْمُكَ فَاشْهَدْهُمْ وَلَا تَغِبِ- (حضرت فاطمہ نے آنحضرتؐ کی وفات کے بعد یہ شعر کہے) یعنی آپ کی وفات کے بعد عجب عجب باتیں ہوئیں اور بڑی بڑی آفتیں اگر آپ موجود ہوتے تو بہت مشکل نہ ہوتی- ہم نے آپ کو ایسا کھو دیا جیسے زمین اپنی بارش کو کھو دیتی ہے- آخر آپ کی قوم بگڑ گئی اس لئے آپ دیکھئے اور غائب نہ ہو جائیے-

هَنْبَرٌ- گورخر-

اُمُّ الْهَنْبَرِ- گدھی-

هِنْبِرٌ- بجو جیسے هِنَّبْرٌ ہے-

فِيْهَا هَنَابِيْرُ مِسْكٍ يَبْعَثُ اللّٰهُ عَلَيْهَا رِيْحًا تُسَمَّى الْمُثِيْرَةَ- بہشت میں مشک کے انبار لگے ہوں گے اور اللہ تعالیٰ اس پر ایک ہوا بھیجے گا جس کو مثیرہ کہتے ہیں (یعنی اڑانے والی وہ

مشک کو غبار کی طرح اڑاتی رہے گی)۔

هُنْبَاطٌ - سردار لشکر (یہ رومی لفظ ہے)۔

اِذْ نَزَلَ الْهُنْبَاطُ - جب ہنباط اترا یعنی لشکر کا سردار۔

هَنَعٌ - جھکنا یا گردن جھکی ہونا۔

قَالَ لِرَجُلٍ شَكَا اِلَيْهِ خَالِدًا فَقَالَ هَلْ يَعْلَمُ ذٰلِكَ اَحَدٌ مِّنْ اَصْحَابِ خَالِدٍ فَقَالَ نَعَمْ رَجُلٌ طَوِيْلٌ فِيْهِ هَنَعٌ - حضرت عمرؓ سے ایک شخص نے خالد بن ولیدؓ کی شکایت کی۔ انھوں نے فرمایا بھلا خالد کے ساتھیوں میں سے بھی کوئی یہ جانتا ہے؟ اس نے عرض کیا ہاں ایک لمبا آدمی جس کی گردن جھکی ہے۔

هَنٌّ یا هَنِيْنٌ - رونا، مائل ہونا۔

اِهْنَانٌ - قوی کرنا۔

هَنٌ - شرم گاہ (اصل میں هَنٌّ تھا)۔

هَنَّا، هِنَّا، هُنَّا - اسمائے اشارہ ہیں بعید کے لئے۔

هِنَا - یہاں۔

هُنَا - وہاں۔

فَتَجْدَعُ هٰذِهٖ وَتَقُوْلُ صَرْبٰى وَتَهُنَّ هٰذِهٖ وَ تَقُوْلُ بَحِيْرَةٌ - اس کا کان کاٹتا ہے اور اس کو صربیٰ کہتا ہے اور اس کی اور کوئی چیز جس کا نام لینا اچھا نہیں کاٹتا ہے اور اس کو بحیرہ کہتا ہے۔

هَنٌ اور هَنٌّ - وہ چیز جو نام لے کر نہیں بیان کی جاتی (ہروی نے کہا میں نے یہ حدیث ازہری سے نقل کی انھوں نے کہا صحیح تَهِنُ هٰذِهٖ یعنی اس کو ناتوان بناتا ہے ضعیف کر دیتا ہے، وَهْنٌ سے)۔

اَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هَنِيْ - میں تیری پناہ چاہتا ہوں اپنی شرمگاہ کے شر سے (ایک روایت میں شَرِّ مَنِيِّيْ ہے۔ یعنی میری منی (نطفہ) کے شر سے۔

مَنْ تَعَزّٰى بِعَزَاءِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَعِضُّوْهُ بِهَنِ اَبِيْهِ وَلَا تَكْنُوْا - جو شخص جاہلیت کی رسمیں غمی میں کرے (مثلاً نوحہ، بال نوچنا، کپڑے پھاڑنا) تو اس کو صاف صاف باپ کی گالی دو، اشارہ کنایہ نہ کرو (یعنی اس سے تہذیب کی ضرورت نہیں، سیدھا کہہ دو۔ ابے جا اپنے باپ کا لوڑا تھام)۔

هَنٌ مِثْلُ الْخَشَبَةِ غَيْرَ اَنِّيْ لَا اَكْنِيْ - (ابوذرؓ نے کہا میں مشرکوں کو غصہ دلانے کے لئے) اشارے کنایے میں نہیں صاف صاف کہتا ہوں۔ اساف کا لوڑا لکڑی کی طرح نائلہ کی چوت میں (یہ دونوں بت تھے اساف مرد تھا اور نائلہ عورت)۔

ثُمَّ اِنَّ هَنِيْنًا اَتَوْا عَلَيْهِمْ ثِيَابٌ بِيْضٌ طِوَالٌ - پھر جنات آئے لمبے لمبے سفید کپڑے پہنے ہوئے۔

فَاِذَا هُمْ بِهَنِيْنٍ كَاَنَّهُمُ الزُّطُّ - انھوں نے چند لوگوں کو دیکھا جیسے سوڈان یا ہندوستان کے آدمی ہوتے ہیں۔

(زُطِّيٌ - جاٹ قوم کو بھی کہتے ہیں جو ہندوستان میں مشہور قوم ہے)۔

هِنْوٌ - وقت اور قبیلے کا باپ تھا۔

هَنٌ - چیز۔

هُنَيْهَةٌ - تھوڑی دیر۔

سَتَكُوْنُ هَنَاةٌ وَّهَنَاةٌ فَمَنْ رَاَيْتُمُوْهُ يَمْشِيْ اِلٰى اُمَّةِ مُحَمَّدٍ لِيُفَرِّقَ جَمَاعَتَهُمْ فَاقْتُلُوْهُ مجمع البحرین میں يَمْشِيْ اِلٰى اٰلِ مُحَمَّدٍ ہے قریب میں شر ہوں گے شر (فساد کے بعد فساد) تو جس کو دیکھو محمد ﷺ کی امت میں پھوٹ ڈالنے کو جا رہا ہے اس کو مار ڈالو (پھوٹ ایسی خراب چیز ہے جس کا اثر تمام قوم پر پڑتا ہے اس لئے ساری قوم کو تباہی سے بچانے کے لیے ایک شخص کے مار ڈالنے میں قباحت نہیں)۔

سَتَكُوْنُ هَنَاةٌ وَّ هَنَاةٌ - پھر شر اور فساد ہوں گے۔

اِنَّهٗ دَخَلَ عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَفِي الْبَيْتِ هَنَاتٌ مِّنْ قَرَظٍ - حضرت عمرؓ (بالا خانہ میں) آنحضرتؐ کے پاس گئے دیکھا تو (کچھ سامان نہیں) قرظ کے ڈھیر جدا جدا پڑے ہیں (قرظ ایک درخت کے پتے جن سے چمڑا صاف کیا جاتا ہے)۔

لَاتَزَالُ تَاْتِيْنَا بِهَنَةٍ - تم برابر ایک نہ ایک بری بات ہمارے پاس لاتے جاتے ہو۔

لَاتُسْمِعُنَا مِنْ هَنَاتِكَ - تم اپنے اشعار کچھ ہم کو نہیں سناتے (ایک روایت میں هُنَيَّاتِكَ ایک میں هُنَيْهَاتِكَ ہے معنی وہی ہیں)۔

هَاتِ مِنْ هَنَاتِكَ - اپنی بری خصلتیں کچھ لے کر آ -
اِنَّهٗ اَقَامَ هُنَيَّةً - تھوڑی دیر ٹھہرے (یہ هَنَةٌ کی تصغیر ہے)-
وَذَكَرَ هَنَةً مِّنْ جِيْرَانِهٖ - اپنے ہمسایوں کی ایک حاجت بیان کی-
اَحْسِبُهٗ قَالَ هُنَيَّةً - میں سمجھتا ہوں انھوں نے هُنَيَّةً کہا ایک روایت میں هُنَيْئَةٌ ہے-
فَسَكَتَ هُنَيَّةً - تھوڑی دیر خاموش رہے-
وَلَبِثَ اَبُوْبَكْرٍ هُنَيْهَةً - ابوبکرؓ تھوڑی دیر اپنے مقام پر ٹھہرے (یعنی امام کی جگہ اللہ کا شکر کرتے تھے کہ آنحضرتؐ نے ان کو اشارہ کیا نماز پڑھائے جاؤ اور مجھ کو امامت کے لائق سمجھا)-
فَاِذَا هُوَ يَوْمَ وَضَعَتْهُ هُنَيَّةَ غَيْرَ اُذُنِهٖ - پھر وہ دن نکلا جب اس نے تھوڑی دیر کان کے سوا رکھی (اس عبارت میں قلب ہوگیا ہے اور صحیح یوں ہے غَيْرَ هُنَيَّةٍ فِيْ اُذُنِهٖ یعنی دیر تک اپنے کان میں رکھی-
فَلَمْ يَقْرَبْنِيْ اِلَّا هَنَةً وَّاحِدَةً - اس نے مجھ سے ایک بار کے سوا صحبت نہیں کی (ایک روایت میں اِلَّا هِبَةً ہے یعنی صرف ایک بار مجھ کو کچھ دیا)-
قُلْتُ لَهَايَا هَنْتَاهُ - میں نے ان سے کہا - اری بھولی بھالی یا اری عورت - عورت کو پکارتے ہیں تو يَاهَنْتَاه کہتے ہیں اور مرد کے لئے يَاهَنَه یا يَاهَنَاه کہتے ہیں-
فَقُلْتُ يَا هَنَاه اِنِّيْ حَرِيْصٌ عَلَى الْجِهَادِ - میں نے کہا ارے مرد (آدمی) میں جہاد کا خواہش مند ہوں-
نَحَرْتَ هٰهُنَا وَمِنٰى كُلُّهَا مَنْحَرٌ وَوَقَفْتَ هٰهُنَا وَ عَرَفَةُ كُلُّهَا مَوْقِفٌ - تم نے یہاں نحر کیا اور منیٰ سارا نحر کی جگہ ہے اور تم یہاں ٹھہرے اور عرفات سارا ٹھہرنے کی جگہ ہے-
وَمَالَ الْاٰخَرُ لِصِهْرِهٖ مَعَ هَنٍ وَّهَنٍ - اور دوسرا شخص یعنی عبدالرحمٰن بن عوفؓ اپنی صہر (یعنی سسرال کے رشتہ دار) کی طرف مائل ہوئے (انھوں نے حضرت عثمانؓ کو خلیفہ کر دیا) اس کی وجہ صرف رشتہ داری نہ تھی بلکہ اور کئی وجوہ تھے (ان کا ذکر مناسب نہ سمجھا اس لئے هَنٍ وَّهَنٍ کہا پھر حضرت عثمانؓ نے اپنے عزیزوں کی پاسداری شروع کی اور عبدالرحمٰن نے یہ دیکھا تو کہنے لگے اگر میں یہ جانتا ہوتا تو عثمانؓ کو خلافت کیلئے منتخب نہ کرتا)-
اَلْقَيِّمُ عَلٰى اِبِلِ الْاَيْتَامِ اِذَا لَاطَ حَوْضَهَا وَطَلَبَ ضَالَّتَهَا وَهَنَأَ جُرْبَهَا فَلَهٗ اَنْ يُّصِيْبَ مِنْ لَّبَنِهَا - یتیموں کے اونٹوں کا جو کوئی محافظ ہو تو اس کو ان کا دودھ پینا درست ہے (کیونکہ اتنی خدمت کے بدلے تھوڑا سا دودھ لینے میں یتیموں کا سراسر فائدہ ہے نہ کہ نقصان)-

بابُ الهاء مع الواو

هُوَ - ضمیر ہے واحد مذکر غائب کی یعنی وہ مرد - جیسے هِيَ وہ عورت-
هُوَاذَا - وہ تمہارا یار یہ ہے-
هَوْءٌ - بلند کرنا، اٹھانا، نسبت کرنا، خوش ہونا-
هَوَاءٌ - قصد کرنا-
هَاءَ - لا دے-
هَوْءٌ - ہمت اور نافذ رائے اور گمان کو بھی کہتے ہیں-
اِذَا قَامَ الرَّجُلُ اِلَى الصَّلٰوةِ وَكَانَ قَلْبُهٗ وَ هَوْئُهٗ اِلَى اللّٰهِ اِنْصَرَفَ كَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ - جب آدمی نماز کے لئے کھڑا ہوا اور اس کا دل اس کا ارادہ اللہ کی طرف رہے (اور دنیا کا کوئی خیال نہ آئے) تو وہ اس طرح نماز پڑھ کر لوٹے گا (گناہوں سے پاک صاف ہو کر) جیسے اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اس کو جنا تھا-
هُوَ اللّٰهُ الَّذِيْ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ - وہ خداوند اللہ ہے جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں-
هُوْتَةٌ - پست زمین - اس کی جمع هُوْتٌ ہے-
تَهْوِيْتٌ - چیخنا، پست زمین میں آنا-
لَقَدْ بَاتَ يُهَوِّتُ - (جب یہ آیت اتری "وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ" تو آنحضرت ﷺ رات بھر اپنے کنبے والوں کو پکارتے رہے ایک ایک شاخ کو جدا جدا، تو اس وقت مشرک کہنے لگے) یہ شخص تو رات بھر چلاتا رہا - (عرب لوگ کہتے

ہیں: هَوَّتَ بِهِمْ یا حَيَّتَ بِهِمْ ان کو پکارا- اصل میں یہ حکایت ہے آواز کی- بعض نے کہا یَاہ یَاہ کہنا وہ چرواہے کی آواز ہے اپنے ساتھی کے بلانے کو اور کہتے ہیں يَهْيَيْتُ بِالْإِبِلِ میں نے اونٹ کو یاہ یاہ کہا)-

وَ دِدْتُ اَنَّ مَا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الْعَدُوِّ هُوْتَةٌ لَّا يُدْرَكُ قَعْرُهَا اِلٰى يَوْمِ الْقِيَامَةِ- مجھ کو آرزو ہے کاش ہمارے اور دشمن کے درمیان ایک گہرا گڑھا ہوتا جس کی تہہ میں قیامت تک نہ پہنچ سکتے (مطلب یہ ہے کہ مسلمان مارے جانے سے محفوظ رہتے- جیسے حضرت عمرؓ نے کہا کہ اس گھاٹی کے پرے ایک انگارہ ہوتا اور آگ سلگتی ہوئی' کافر لوگ اس کے پرے کھاتے اور ہم ورے کھاتے)-

هَوَجٌ- لمبا بے وقوف ہونا' جلد باز طیش کے ساتھ-

اَهْوَجُ- جو مرد ایسا ہو اس کا مونث هَوْجَاءُ ہے اور

هَوْجَاءُ- تیز سانڈنی کو بھی کہتے ہیں اور تیز آندھی کو هٰذَا الْاَهْوَجُ الْبُجْبَاجُ- یہ جلد باز (یا بے وقوف احمق) کی (کثیر الکلام)-

اَمَا وَاللّٰهِ لَئِنْ شَاءَ لَتَجِدَنَّ الْاَشْعَثَ اَهْوَجَ جَرِيْئًا- خدا کی قسم اگر اللہ چاہے تو تو اشعث کو جلد کام کرنے والا بہادر پائے گا-

مَافَعَلْتَ فِيْ تِلْكَ الْهَاجَةِ- تو نے اس حاجت میں کیا کیا- مکحول حائے حطی کو بوجہ لکنت کے ہائے ہوز کہتے وہ کابل کے قیدیوں میں سے تھے (ان کی زبان سے حائے حطی نہیں نکلتی تھی یا حا کو ہا سے بدل دیا گیا ہے)-

هَوْدٌ- توبہ کرنا' رجوع الی الحق کرنا' یہودی بن جانا-

تَهْوَادٌ- نرم آواز نکالنا-

تَهْوِيْدٌ- آہستہ چلنا' نرم آواز نکالنا' کوہان کھانا' پھر یہودی بنا دینا' خوش کرنا' غافل کرنا' نشہ کرنا' نرمی اور ملائمت سے بات پہنچانا' دیر کرنا-

مُهَاوَدَةٌ- مائل کرنا' جھکانا' رخصت کرنا' صلح کرنا' قیمت لینے میں آسانی کرنا-

تَهَوُّدٌ- توبہ کرنا' رجوع الی الحق کرنا' یہودی بن جانا' رشتہ داری یا رحم کے خیال سے مل جانا-

هَوَادَةٌ- نرمی اور وہ بات جس سے مصالحت کی امید ہو اور رخصت اور عطا-

يَهُوْدُ- عجمی لفظ ہے یا عربی اگر هَائِدٌ کی جمع ہو-

لَا تَاْخُذُهٗ فِي اللّٰهِ هَوَادَةٌ- اللہ کے کام میں آپ کو نرمی اور رعایت نہیں ہوتی تھی (مثلاً شرعی حد رحم کر کے چھوڑ دیں)-

اُتِيَ بِشَارِبٍ فَقَالَ لَاَبْعَثَنَّكَ اِلٰى رَجُلٍ لَّا تَاْخُذُهٗ فِيْكَ هَوَادَةٌ- حضرت عمرؓ کے پاس ایک شخص لایا گیا جو شراب پیا کرتا تھا- انھوں نے کہا میں تجھ کو ایسے شخص کے پاس بھجواتا ہوں جو تجھ پر کچھ نرمی نہیں کرنے کا (بلکہ پوری سزا دے گا)-

اِذَامُتُّ فَخَرَجْتُمْ بِيْ فَاَسْرِعُوا الْمَشْيَ وَلَا تُهَوِّدُوْا كَمَا تُهَوِّدُ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى- عمران بن حصین نے کہا- جب میں مر جاؤں تو میرا جنازہ جلدی جلدی لے چلنا اور اور یہود اور نصاریٰ کی طرح آہستہ نرمی کے ساتھ مت لے جانا-

اِذَا كُنْتَ فِي الْجَدْبِ فَاَسْرِعِ السَّيْرَ وَلَا تُهَوِّدْ- جب تم قحط زدہ زمین میں پہنچو تو جلدی چل کر وہاں سے نکل جاؤ اور آہستہ مت چلو (کیونکہ جانور کو قحط زدہ ملک میں پانی اور چارے کی تکلیف ہوگی)-

لَاهَوَادَةَ عِنْدَ السُّلْطَانِ- بادشاہ کے پاس نرمی اور رعایت نہیں ہے-

هَادَ- یہودیوں کا طریق اختیار کیا- یہود ہائد کی جمع ہے معنی تائب اور ایک پیغمبر کا نام تھا اور یہودا بھائی تھا حضرت یوسفؑ کا-

فَاَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهٖ- پھر اس کے ماں باپ اس کو یہودی بنا لیتے ہیں-

هُوْدٌ- مشہور پیغمبر تھے جو قوم عاد کی طرف بھیجے گئے تھے-

يَاصَاحِبَ الذَّنْبِ هَوِّدْ وَاسْجُدْ- اے گناہ گار توبہ کر اور سجدہ کر-

وَلَا لِاَحَدٍ عِنْدَكَ هَوَادَةٌ- اے علی! تو خدا کے کام میں نرمی مت کیجیو (یعنی حدود شرعیہ میں رعایت مت کیجیو نہ مروت)

هَوْدَجٌ - ہودہ جو گول قبہ کی طرح ہوتا ہے عورتیں اس میں بیٹھتی ہیں۔

هَوْرٌ - گمان کرنا' پھیر دینا' لاد دینا' قتل کر کے ایک پر ایک ڈال دینا' دھوکا دینا' انداز کرنا' پچھاڑنا' گرانا' گر جانا' پھٹ جانا۔

تَهْوِيْرٌ - گرا دینا' ہلاکت میں ڈالنا۔

تَهَوُّرٌ - گر جانا' ہلاکت کے مقام میں پرواہ نہ کر کے گھس جانا۔

اِهْتِوَارٌ - ہلاک ہونا۔

اِنْهِيَارٌ - گر جانا۔

مَنْ اَطَاعَ رَبَّهٗ فَلَا هَوَارَةَ عَلَيْهِ - جو شخص اپنے پروردگار کی اطاعت کرے اس پر ہلاکت نہ ہوگی۔ (اللہ تعالیٰ اس کو تباہی سے بچائے گا)۔

مَنِ اتَّقَى اللّٰهَ وُقِيَ الْهَوْرَاتِ - جو شخص اللہ سے ڈرے گا وہ تہلکوں سے محفوظ رہے گا (اللہ اس کا نگہبان ہوگا)۔

اِنَّهٗ خَطَبَ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ مَنْ يَتَّقِي اللّٰهَ لَا هَوَارَةَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَدْرُوْا مَا قَالَ فَقَالَ يَحْيٰى بْنُ يَعْمَرَ اَیْ لَاضَيْعَةَ عَلَيْهِ - انسؓ نے بصرہ میں خطبہ سنایا تو کہنے لگے جو کوئی اللہ سے ڈرے گا اس کو ہوارہ نہ ہوگی۔ لوگ سمجھے نہیں ہوارہ کیا ہے تب یحییٰ بن یعمر نے کہا یعنی وہ تباہ نہ ہوگا (تو "ہوارہ" کے معنی تباہی اور ہلاکت)۔

حَتّٰى تَهَوَّرَ اللَّيْلُ - یہاں تک کہ رات کا اکثر حصہ گزر گیا۔

فَتَهَوَّرَ الْقَلِيْبُ بِمَنْ عَلَيْهِ - کنواں ان لوگوں کو لے کر جو اس کے اوپر تھے گر گیا۔

تَرَكَتِ الْمُخَّ رَارًا وَالْمَطِيَّ هَارًا - مغز کو تباہ کر دیا اور اونٹنیوں کو ضعیف اور ناتوان بنا دیا (ایک روایت میں هَارٌّ ہے بہ تشدید را)۔

تَهَوَّرَ فِي كَلَامِهٖ - جو بات دل میں آئی کہہ ڈالی (کچھ پرواہ نہ کی)۔

اِنَّ النَّازِلَ بِهٰذَا الْمَنْزِلِ نَازِلٌ بِشَفَا جُرُفٍ هَارٍ - اس منزل میں اترنے والا پھٹے ہوئے کگار پر جو گرنے والا ہے اترا ہے۔

هَوْشٌ - مل جانا' خلط ہو جانا' اضطراب ہونا' فساد پڑنا' حرام طریق سے مال جمع کرنا' بھونکنا۔

هَوَشٌ - بے قرار ہونا' پیٹ چھوٹا ہونا۔

تَهْوِيْشٌ - ملا دینا' رنگ برنگ گردلانا' فساد ڈالنا۔

مُهَاوَشَةٌ - ہلانا۔

تَهَوُّشٌ اور تَهَاوُشٌ - مل جانا اور جمع ہونا۔

فَاِذَا بَشَرٌ كَثِيْرٌ يَتَهَاوَشُوْنَ - دیکھا تو بہت سے آدمی ایک دوسرے سے مل گئے ہیں ایک میں ایک گھس گئے ہیں۔

اِيَّاكُمْ وَهَوْشَاتِ الْاَسْوَاقِ - بازاروں کی خرابیوں اور فتنوں سے بچے رہو (یہ جمع ہے هَوْشَةٌ کی بمعنی فتنہ اور اضطراب)۔

اِيَّاكُمْ وَهَوْشَاتِ اللَّيْلِ - رات کی خرابیوں سے بچے رہو (ایک روایت میں هَيْشَات ہے معنی وہی ہیں)۔

كُنْتُ اُهَاوِشُهُمْ فِي الْجَاهِلِيَّةِ - میں تو جاہلیت کے زمانے میں ان میں گھس کر فساد کرا دیتا تھا (ایک کو ایک سے لڑا دیتا تھا)۔

مَنْ اَصَابَ مَالًا مِنْ مَّهَاوِشَ اَذْهَبَهُ اللّٰهُ فِيْ نَهَابِرَ - جو شخص حرام ذریعوں سے روپیہ اکٹھا کرے اللہ تعالیٰ اس کو ہلاکت کے مقاموں میں لے جائے گا (وہ مال رہے گا بھی نہیں اور کمانے والا آفت میں گرفتار ہوگا)۔

هُوَاشٌ - وہ مال جو حرام حلال ہر طریق سے جمع کیا جائے۔

لَيْسَ فِي الْهَايِشَاتِ عَقْلٌ وَّلَا قِصَاصٌ - رات یا دن میں جو ہنگامے ہوں (اور کوئی مار جائے یا زخمی ہو لیکن یہ معلوم نہ ہو سکے کہ کس نے مارا یا زخمی کیا) تو ان میں نہ دیت لازم آئے گی نہ قصاص (کیونکہ ہنگاموں میں قاتل کا پتہ نہیں لگتا)۔

هَوْعٌ - ہلکا ہونا' بے قراری کرنا' ایک پر ایک کودنے کا قصد کرنا' قے کرنا' بغیر تکلیف کے (یعنی خود بخود قے ہو جانا)۔

تَهْوِيْعٌ - قے لانا' جی پر تلی لانا۔

تَهَوُّعٌ - انگلی ڈال کر قے کرنا۔

مُهَوِّعٌ - جو دواقے لائے۔

هَاعٌ - حریص۔

مِهْوَاعٌ - جنگ میں چلانے والا۔

كَانَ اِذَا تَسَوَّكَ قَالَ اُعْ اُعْ كَاَنَّهٗ يَتَهَوَّعُ - آنحضرتؐ جب مسواک کرتے تو اع اع کی آواز آتی جیسے قے کر رہے ہیں (آپ مسواک کو زبان پر لمبا پھرا کر پیٹ کا اور حلق کا بلغم وغیرہ نکال ڈالتے جو حفظ صحت کے لئے نہایت عمدہ تدبیر ہے)۔

هُوَاعٌ - قے۔

اَلصَّائِمُ اِذَا تَهَوَّعَ فَعَلَيْهِ الْقَضَاءُ - روزہ دار اگر اپنے اختیار سے (جیسے انگلی ڈال کر) قے کرے تو اس پر قضا لازم ہوگی (اگر خود بخود آ جائے تو نہ قضا ہے نہ کفارہ - کیونکہ خود بخود قے آ جانے سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔

هَوْكٌ - احمق ہونا۔

تَهْوِيْكٌ - کھودنا۔

تَهَوُّكٌ - حیران ہونا' ایک امر میں بے پرواہی سے جا پڑنا' تہور جیسے اِنْهِيَاكٌ ہے۔

هَوْكٌ - احمق - جیسے يَهْكُوْكٌ ہے۔

اَرْضٌ هَوَّاكَةٌ - کھاری زمین۔

اَمُتَهَوِّكُوْنَ اَنْتُمْ كَمَا تَهَوَّكَتِ الْيَهُوْدُ وَالنَّصَارٰى - تم بے پرواہ ہو کر ہلاکت میں جا پڑنے والے ہو جیسے یہود اور نصاریٰ پڑ گئے - یا تم حیرت میں گرفتار ہو جانے والے ہو جیسے یہود اور نصاریٰ اپنے دینی اعتقادات میں حیرت اور پریشانی میں گرفتار ہو گئے (یہ آنحضرتؐ نے حضرت عمرؓ سے فرمایا - جب وہ اہل کتاب کا ایک صحیفہ لا کر اس کو پڑھ رہے تھے)۔

اِنَّ عُمَرَ اَتَاهُ بِصَحِيْفَةٍ اَخَذَهَا مِنْ بَعْضِ اَهْلِ الْكِتَابِ فَغَضِبَ وَقَالَ اَمُتَهَوِّكُوْنَ فِيْهَا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ - حضرت عمرؓ ایک صحیفہ اہل کتاب سے لے کر آئے (اس کو آنحضرتؐ کے سامنے پڑھ رہے تھے) آپ کو غصہ آ گیا فرمانے لگے - خطاب کے بیٹے! کیا تم حیرت میں پڑنا چاہتے ہو یا بے پرواہی سے اس میں گرنا چاہتے ہو (دیکھو جو شریعت میں لایا ہوں وہ نورانی سفید صاف ہے اب اگلی شریعتوں کی حاجت نہیں رہی - اس میں بہت سی باتیں غلط لوگوں نے ملا کر سب کچھ خلط ملط کر دیا ہے)۔

هَوْلٌ - ڈرانا' بڑا ہونا' ڈرنا' گھبرانا۔

تَهْوِيْلٌ - ڈرانا کہ آراستہ ہونا' برا کہنا' گھبرا دینا' مارنے کا قصد کرنا۔

تَهَوُّلٌ - خوفناک ہونا۔

هَائِلٌ - خوفناک۔

لَا اَهُوْلَنَّكَ - میں تجھ کو نہیں ڈراؤں گا مجھ سے مت ڈر۔

فَهُلْتُ - میں ڈر گیا مرعوب ہو گیا۔

اِنَّ مُحَمَّدًا لَمْ يُنَاكِرْ اَحَدًا قَطُّ اِلَّا كَانَتْ مَعَهُ الْاَهْوَالُ - (ابوسفیان نے کہا) محمدؐ جس سے لڑے اس کو ہول ہو گیا (ہمیشہ کے لئے اس کے دل میں آپ کا رعب سما گیا) یا اس کو ہمیشہ سختیاں پیش آئیں۔

وَهَوْلًا وَّ اَجْنِحَةً - اس نے یعنی ابوجہل نے خوف ناک چیزیں اور پنکھ (فرشتوں کے) دیکھے۔

رَاٰى جِبْرِيْلَ يَنْتَثِرُ مِنْ جَنَاحَيْهِ الدُّرُّ وَالتَّهَاوِيْلُ - آنحضرتؐ نے حضرت جبریلؑ کو دیکھا - ان کے دونوں بازوؤں سے موتی اور عجب رنگ برنگ کی چیزیں جھڑ رہی تھی۔

اَلْمَالُ رِزْقٌ هَائِلٌ - مال (روپیہ پیسہ) خوف ناک روزی ہے (مال والے کو ہمیشہ فکر رہتی ہے)۔

مَكَانٌ مَّهِيْلٌ - خوف ناک جگہ۔

هَوْمٌ - زمین کا درمیانی حصہ اور پارسیوں کا ایک درخت جو چنبیلی کے مشابہ ہوتا ہے فارسی میں اس کو مرانیا کہتے ہیں - پارسی لوگ اس کو اپنی عبادت گاہوں میں رکھتے ہیں۔

تَهْوِيْمٌ یا تَهَوُّمٌ - سر ہلانا' اونگھ سے یا تھوڑا سونا۔

هَوْمَةٌ - جنگل۔

هَوَّامٌ - شیر۔

اَهْوَمُ - بڑے سر والا۔

اِجْتَنِبُوْا هَوْمَ الْاَرْضِ فَاِنَّهَا مَاْوَى الْهَوَامِّ - زمین

کے ہوم سے بچو وہ کیڑوں کا' زہریلے جانوروں کا ٹھکانا ہے-
(خطابی نے کہا میں نہیں جانتا زمین کا ہوم کیا ہے- بعض نے کہا ہوم زمین کا اندر کا حصہ مشہور روایت زائے معجمہ سے ہے جو اوپر گزر چکی-)

فَبَیْنَا اَنَا نَائِمَۃٌ اَوْ مُھَوِّمَۃٌ- میں سوگئی تھی یا آنکھ لگی تھی-

لَاعَدْوٰی وَلَا ھَامَۃَ- نہ چھوت لگنا کوئی چیز ہے نہ ہامہ کی کوئی اصل ہے (ہامہ الو کو کہتے ہیں عرب لوگ اس کو منحوس سمجھتے اور کہتے کہ جو شخص قتل کیا جائے اور اس کا قصاص نہ لیا جائے تو اس کی روح الو بن کر جابجا پکارتی پھرتی ہے مجھ کو پانی پلاؤ پانی پلاؤ- جب اس کا قصاص لے لیا جاتا ہے تو اڑ جاتی ہے)-

اَمِنْ ھَامِھَا اَمْ مِنْ لَھَازِمِھَا- تو اس قبیلہ کے اشراف اور عمائد میں سے ہے یا متوسط لوگوں میں سے-

ضَرْبًا یُزِیْلُ الْھَامَ عَنْ مَّقِیْلِہٖ- ایسی مار لگاتے ہیں کہ سر کو اپنے ٹھکانے سے (یعنی گردن سے) جدا کر دیتی ہے-

وَکَیْفَ حَیَاۃُ الْاَصْدَاءِ وَالْھَامِ- سڑے ہوئے دماغوں اور کھوپریوں کی زندگی دوبارہ کیسے ہوگی؟

وَاضْرِبُوْا الْھَامَ- سروں پر مارو (کافروں کے سر کاٹو)-

وَ مَذْحِجٌ ھَامَتُھَا- مذحج ان کا سردار ہے-

فَاَجَابَہٗ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِنَحْوٍ مِّنْ صَوْتِہٖ ھَاؤُمُ ھَاؤُمُ- (صفوان کہتے ہیں ہم ایک سفر میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھے اتنے میں ایک گنوار نے بلند آواز سے آپ کو پکارا یا محمد یا محمد- آپ نے ویسی ہی آواز سے پکارا آ لے (آپ کی شفقت تھی تا کہ اس کے اعمال ضائع نہ ہوں جیسے اوپر گزر چکا ہے)-

ثُمَّ وَضَعَ یَدَہٗ عَلٰی رَاْسِیْ اَوْ ھَامَتِیْ- آپ نے اپنا ہاتھ میرے سر پر رکھا (راوی کو شک ہے کہ رَاْسِیْ کہا یا ھَامَتِیْ دونوں کے معنی ایک ہیں)-

لَاصَفَرَ وَلَا ھَامَۃَ- صفر کا مہینہ منحوس سمجھنا اس کی کوئی اصل نہیں اسی طرح الو کو منحوس سمجھنا-

بِیْرُ بَرَھُوْتَ یَرِدُ عَلَیْہِ ھَامُ الْکُفَّارِ وَصَدَاھُمْ- برہوت کے کنویں پر (جو حضر موت میں ہے) کافروں کے سر اور دماغ آتے ہیں-

خُذْمِنَ الْمَاءِ الْحَارِّ وَضَعْہُ عَلٰی ھَامَتِكَ- گرم پانی لے اور اس کو اپنے سر پر ڈال-

ھَوْنٌ- نرم ہونا' سہل ہونا-

ھُوْنٌ اور ھَوَانَۃٌ اور مَھَانَۃٌ- ذلیل و خوار ہونا' ضعیف ہونا' ساکن ہونا-

اِذَا عَزَّ اَخُوْكَ فَھُنْ وَاِذَا عَاسَرَكَ فَیَاسِرْہُ- جب بھائی تجھ پر اپنی عظمت جتائے تو تو عاجزی کر اور جب وہ تجھ سے سختی سے پیش آئے تو تو نرمی اور آسانی سے پیش آ-

تَھْوِیْنٌ- آسان کرنا' ہلکا کرنا' ذلیل کرنا-

مُھَاوَنَۃٌ- نرمی کرنا-

اِھَانَۃٌ- ذلیل کرنا-

تَھَاوُنٌ اور اِسْتِھَانَۃٌ- ذلیل سمجھنا' حقیر جاننا' ٹھٹا کرنا' ہلکا سمجھنا-

عَلٰی ھَوْنِكَ- آہستہ-

شَیْءٌ ھَوْنٌ- حقیر چیز-

یَمْشِیْ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ ھَوْنًا- آنحضرتؐ نرمی اور آہستگی کے ساتھ چلتے-

یَمْشِی الْھُوَیْنَا- اس کے بھی وہی معنی ہیں-

اَحْبِبْ حَبِیْبَكَ ھَوْنًا مَّا- اپنے دوست کے ساتھ اعتدال سے دوستی رکھ (نہ افراط نہ تفریط- کیونکہ کبھی دوست دشمن بن جاتا ہے تو اپنے سب راز کسی پر فاش نہ کرنا چاہئے) حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے تیری محبت دیوانگی اور عشق تک نہ پہنچے اور تیری دشمنی دوسرے کی ہلاکت چاہنے تک نہ پہنچے-

کُلٌّ عَلَیْہِ ھَیْنٌ ھُوَ وَاَخَوَاتُہٗ بِخِفَّۃِ یَاءٍ وَّشِدَّتِھَا- یعنی ھَیِّنٌ اور ھَیْنٌ سب کے معنی آسان کے ہیں (جیسے اَھْوَنُ کے)-

ھٰذَا اَھْوَنُ- یہ آسان ہے کیونکہ مخلوق کا عذاب خالق کے عذاب سے آسان ہے-

ھُوَ اَھْوَنُ عَلَی اللّٰہِ مِنْ ذٰلِكَ- وہ یعنی دجال اللہ تعالیٰ پر اس سے زیادہ حقیر ہے کہ اس کے سبب سے مومن گمراہ ہو جائیں بلکہ اللہ تعالیٰ کو اپنے خاص بندوں کا امتحان اور ان کا ایمان

بڑھانا منظور ہے۔

مَا اَغْبِطُ اَحَدًا بِهَوْنِ مَوْتٍ - میں کسی پر موت کی آسانی کی وجہ سے رشک نہیں کرتی (جب سے میں نے دیکھا کہ آنحضرت ﷺ پر موت کی سختی ہوئی - اور موت کی سختی سے گناہوں کا کفارہ ہوتا ہے)۔

اَلسُّلْطَانُ ظِلُّ اللّٰهِ فِي الْاَرْضِ مَنْ اَكْرَمَهٗ اَكْرَمَهُ اللّٰهُ وَمَنْ اَهَانَهٗ اَهَانَهُ اللّٰهُ - بادشاہ اللہ کا سایہ ہے زمین میں جو کوئی اس کی عزت کرے اللہ تعالیٰ بھی اس کی عزت کرے گا اور جو کوئی اس کو ذلت دے اللہ بھی اس کو ذلیل کرے گا (مراد اسلامی بادشاہ ہے جو شریعت کا پیرو ہو - کیونکہ اللہ کا سایہ وہی ہو سکتا ہے جو اللہ تعالیٰ کے احکام پر چلتا ہو - انجیل مقدس میں ہے کہ ہر بادشاہت اللہ کی طرف سے ہے)۔

اَلدُّنْيَا دَارٌ هَانَتْ عَلٰى رَبِّهَا - دنیا ایک گھر ہے پروردگار کے نزدیک ذلیل ہے (اس میں حلال کو حرام سے ملا دیا ہے اور خیر کو شر سے اور نفع کو ضرر سے اور حیات کو موت سے اور شیرین کو تلخی سے اور مزے کو دکھ سے اور صحت کو بیماری سے)۔

هَوَّنَهُ اللّٰهُ - اللہ اس کو آسان کرے۔

شَيْءٌ هَيِّنٌ - آسان چیز۔

قَوْمٌ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ - آسانی اور نرمی کرنے والے لوگ۔

وَمَا هِيَ بِالْهُوَيْنَا - وہ آسان نہیں ہے۔

لَيْسَ بِالْجَافِي وَلَا الْمُهِيْنِ - آنحضرتؐ اپنے اصحاب پر جفا کرنے والے اور ان کو ذلیل کرنے والے نہ تھے۔

اِنْ شِئْتَ اَنْ تُكْرَمَ فَلِنْ وَ اِنْ شِئْتَ اَنْ تُهَنَ فَاخْشُنْ - اگر تو چاہتا ہے کہ تیری عزت ہو تو نرمی کر اور جو تو چاہتا ہے کہ ذلیل ہو تو سختی کر۔

هَاوَنٌ - جس میں چیزوں کو کوٹتے ہیں - اس کی جمع هَوَاوِين ہے۔

هَوْهَاةٌ - احمق۔

كُنْتُ الْهَوْهَاءَ الْهُمَزَةَ - میں احمق عیب جو تھا۔

رَجُلٌ هَوْهَةٌ - نامرد بزدل۔

هَاه هَاه - (یہ مردہ قبر میں کہے گا جب فرشتے اس کو ماریں گے یعنی) آہ آہ۔

هَاهُنَا اِذًا - اچھا یہیں ٹھہر رہ (تاکہ تیرے ہاتھ پاؤں تجھ پر گواہی دیں۔

هَوِيٌّ - چڑھنا۔

هُوِيٌّ - اترنا' منہ کھولنا' گرنا' مرجانا۔

هَوًى - محبت اور خواہش۔

مُهَاوَاةٌ مُدَارَاةٌ اِهْوَاءٌ - گرنا' بڑھانا' اشارہ کرنا۔

اِنْهِوَاءٌ - گرنا۔

اِسْتِهْوَاءٌ - عقل اور حواس گم کر دینا' حیران کر دینا۔

كَاَنَّمَا يَهْوِيْ مِنْ صَبَبٍ - گویا اوپر سے نیچے اتر رہے ہیں (یعنی آگے کو زور دے کر چلتے جیسے زبردست قوی لوگ چلتے ہیں)۔

هُوِيٌّ - جلد چلنا۔

ثُمَّ انْطَلَقَ يَهْوِيْ - پھر جلد جلد چلے گئے۔

كُنْتُ اَسْمَعُهُ الْهَوِيَّ مِنَ اللَّيْلِ - میں بڑی رات تک اس کو سنتا رہا۔

اِضْطَجَعَ هَوِيًّا - بڑی رات تک لیٹے رہے۔

يَقُوْلُ سُبْحَانَ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ الْهَوِيَّ - بڑی رات تک سبحان رب العالمین کہتے رہے۔

اِذَا عَرَّسْتُمْ فَاجْتَنِبُوْا هُوَى الْاَرْضِ - جب تم رات کو سفر میں ٹھہرو تو گڑھوں سے پرہیز کرو۔

وَامْتَاحَ مِنَ الْمَهْوَاةِ - بڑے گہرے کنویں سے پانی کھینچا (یہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے اپنے والد کی تعریف میں کہا - یعنی انھوں نے وہ کام کیا جو دوسرا نہ کر سکتا تھا)۔

فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلَيْهِ - اپنا ہاتھ اس کی طرف بڑھایا۔

فَاَهْوٰى بِهَا اِلَيْهِ - اس کو ان کی طرف جھکایا یا ان کی طرف اشارہ کیا (ان کو تیر کا نشانہ بنانا چاہا)۔

يَاْخُذُ كُلُّ وَاحِدٍ مِّنَ الْبَيْعِ مَاهَوٰى - ہر ایک بائع اور مشتری جو چاہے وہ کرے (یعنی جب خیار کی شرط ہو گئی ہو تو دونوں کو اختیار ہو گا چاہیں تو بیع کو رکھیں چاہیں تو فسخ کر ڈالیں)۔

اَيَّ زَوْجَتَيَّ هَوِيْتَ نَزَلْتُ لَكَ - تم میری دونوں

بیویوں میں سے جس کو پسند کرو میں اس کو تمہارے لئے چھوڑ دوں گا (طلاق دے دوں گا تم مدت کے بعد اس سے نکاح کر لینا یہ سعد بن ربیع انصاری نے عبدالرحمٰن بن عوف سے کہا آنحضرت ﷺ نے عبدالرحمٰنؓ کو ان کا بھائی بنا دیا تھا)۔

فَهَوِيَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ مَا قَالَ وَلَمْ يَهْوَ مَا قُلْتُهُ- آنحضرت ﷺ نے اس کا کہنا پسند کیا اور میرا کہنا پسند نہیں کیا۔

يَهْوِىْ بِالتَّكْبِيْرِ- تکبیر کہتا ہوا جھکے (یعنی رکوع اور سجدے کے لئے)۔

ثُمَّ يُكَبِّرُ حِيْنَ يَهْوِىْ- پھر جھکتے وقت تکبیر کہے (یعنی سجدے کے لئے)۔

فَجَعَلَتِ الْمَرْاَةُ تَهْوِىْ بِيَدِهَا اِلٰى حِلَقِهَا- عورت اپنے ہاتھ چھلوں کی طرف جھکانے لگی (ان کو اتار کر صدقہ دینے کو)۔

وَيُهْوِيْنَ اِلٰى اٰذَانِهِنَّ- اور اپنے کانوں کی طرف ہاتھ بڑھانے لگیں (کانوں کی بالیاں صدقہ دینے کو)۔

لَا اُهْوِىْ بِهَا فِىْ مَكَانٍ اِلَّا طَارَ اِلَيْهَا- میں جس جگہ اس کو لے جانا چاہتا تھا وہاں اڑ جاتا (مجھ کو وہاں پہنچا دیتا)۔

اَهْوَيْتُ لِاُنَاوِلَهُمْ- میں جھکا کہ ان کو دے دوں۔

اَلْقَاهُ فِىْ مَهْوَاةٍ- اس کو ایک گہرے گڑھے میں ڈال دیا۔

مِنْ مَّهَاوِى التَّشْبِيْهِ- تشبیہ کے گڑھوں میں سے۔

وَهَوٰى حَتّٰى اَنَاخَ- اور نیچے اترا یہاں تک کہ اونٹ کو بٹھا دیا۔

ثُمَّ يَهْوِىْ سَبْعِيْنَ- پھر ستر برس کی راہ تک گرتا جائے گا۔

وَهَلْ اَهْوَيْتَ اِلَى الْحَجَرِ- کیا تو نے پتھر کا قصد کیا۔ (اس کو ہٹایا یا پھوڑا تب تو رکاز ہو جائے گا اور اس میں خمس واجب ہوگا)۔

فَاَهْوٰى بِيَدِهٖ اِلَى الْاَرْضِ سَاجِدًا- اپنے ہاتھ کو بڑھایا زمین کی طرف سجدہ کرنے کو۔

هُوَى الْاَرْضِ- زمین کے سوراخ (یہ جمع ہے هُوَّةٌ کی)

اِذَا هَوٰى- جب گر جائے۔

فَقَدْ هَوٰى- وہ ہلاک ہو گیا۔

فِىْ هُوَّةٍ زُوَيْلَةٍ- گہرے گڑھے میں زویلہ کے۔

فَهُنَّ هَوَاءٌ وَالْحُلُوْمُ عَوَازِبٌ- دل اوڑے ہوں گے اور عقلیں غائب ہوں گی۔

لَاتَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ- خواہشات نفس پر چلنے والے اس کو بدل نہیں سکتے یا قرآن کی وجہ سے کوئی گمراہ اور خواہش نفس پر چلنے والا نہ ہوگا بلکہ اس کی وجہ سے راہ پائے گا۔

وَاَهْوَاءٌ مُّتَشَتِّتَةٌ- اور پریشان متفرق خواہشیں جدا جدا۔

اِلٰى اُمِّهِ الْهَاوِيَةِ- اپنے ٹھکانے ہاویہ میں (ہاویہ دوزخ یا اس کا ایک طبقہ جو بہت نیچے ہے)۔

اَلْهَوَاءُ جِسْمٌ رَفِيْقٌ تَتَكَيَّفُ عَلٰى كُلِّ شَىْءٍ بِقَدَرِهٖ- ہوا ایک لطیف جسم ہے کہ ہر چیز کی کیفیت اس کے انداز کے موافق حاصل کر لیتی ہے۔

لَيْسَ لِاَحَدٍ اَنْ يَّاْخُذَ بِهَوًى وَّلَا رَاْىٍ وَّلَا مَقَائِيْسَ- کسی کو یہ جائز نہیں (کہ قرآن و حدیث کو چھوڑ کر) نفس کی خواہش پر یا رائے یا قیاس پر عمل کرے۔

اَهْلُ الْاَهْوَاءِ- خارجی اور معتزلہ اور مرجۂ اور روافض وغیرہم۔

وَاَمَّا الْقَلْبُ فَسُلْطَانُهٗ عَلَى الْهَوَاءِ- دل کی بادشاہت ہوا پر ہے یعنی عالم اجسام پر دل انہی چیزوں کی حقیقت معلوم کر سکتا ہے جو جسم ہیں یا جسمانی ہیں)۔

وَ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الذُّنُوْبِ الَّتِىْ تُظْلِمُ الْهَوَاءَ- تیری پناہ ان گناہوں سے جو ہوا کو تاریک کر دیتے ہیں (وہ سحر ہے اور کہانت اور ایمان بالنجوم اور قدر کی تکذیب اور والدین کی نافرمانی)۔

كَمْ مِنْ دَنِفٍ نَجَاوَ صَحِيْحٍ قَدْ هَوٰى- کتنے بیمار تو بچ گئے اور تندرست مر گئے۔

اِنَّمَا اَتَقَبَّلُ مِنَ الْعَبْدِ هَوَاهُ وَهِمَّتَهٗ- میں بندے سے اس کی نیت اور قصد کو قبول کرتا ہوں (اگر اس کی نیت بخیر ہو تو اس

کو ثواب دیتا ہوں- یہ حدیث قدسی ہے)-

یَهْوِیْ بِهَا اَبْعَدَ مَابَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ- اس کو لے کر اتنا گرتا ہے کہ مشرق اور مغرب میں جتنا فاصلہ ہے اس سے بھی زیادہ-

تَهَاوَی الْقَوْمُ فِی الْهَوَاءِ- جب ایک دوسرے کے پیچھے گر جائیں-

اُهْوِیَّةٌ- وہ مسافت جو آسمان اور زمین کے درمیان ہے جس کو ہَوَا کہتے ہیں اور گہرا گڑھا-

هَهْ- ایک کلمہ ہے جس کو متہور (بے پرواہ بہادر) کہتا ہے-

بابُ الهاء مع الیاء

هَیْأَةٌ یا هَیَاءَةٌ- اچھی شکل ہونا-

هِیَاْةٌ- مشتاق ہونا-

تَهْیِئَةٌ- تیار کرنا' درست کرنا-

مُهَایَاةٌ- موافقت-

تَهَیُّأٌ- مستعد ہونا' تیار ہونا-

اَقِیْلُوْا ذَوِی الْهَیْئَاتِ عَثَرَاتِهِمْ- جو لوگ خوش وضع ہیں اگر ان سے کوئی لغزش ہو جائے تو اس کو معاف کر دو (طیبی نے کہا یعنی جو لوگ صاحب مروت ہیں اور خصائل حمیدہ رکھتے ہیں اور لوگوں میں ان کی وجاہت ہے یا جو لوگ متقی اور پرہیز گار ہیں ان سے اگر کوئی صغیرہ گناہ ہو جائے تو اس کو معاف کر دو- لیکن شرعی حدیں معاف نہیں ہو سکتیں)-

لَسْتُ كَهَیْئَتِكُمْ- میں تمہاری طرح نہیں ہوں (مجھ کو اللہ تعالیٰ کھلا پلا دیتا ہے)-

فَمَكَثْنَا عَلٰی هَیْأَتِنَا حَتّٰی رَجَعَ- ہم اسی حالت پر ٹھہرے رہے (یعنی کھڑے کھڑے نماز کی نیت باندھے ہوئے) یہاں تک کہ آنحضرتؐ لوٹ کر آ گئے (غسل کر کے)-

فَمَا زَالَ یَسِیْرُ عَلٰی هَیْأَتِهٖ- برابر اپنی وضع پر چلتے رہے-

هَیَّأْتُ شَیْئًا- اس کا ترجمہ ''کتاب ش'' میں گزر چکا-

اَلْخِضَابُ وَالتَّهْیِئَةُ مِمَّا یَزِیْدُ اللّٰهُ بِهٖ فِیْ عِفَّةِ النِّسَاءِ- خضاب کرنا اور اپنا جسم صاف پاک معطر رکھنا عورتوں کی پاک دامنی کو بڑھاتا ہے (کیونکہ خاوند کے میلے کچیلے اور غلیظ ہونے سے عورت کے دل میں اس سے نفرت پیدا ہو کر اس کا دل دوسرے مردوں کی طرف مائل ہوتا ہے)-

اُمِرْتُ بِتَهْیِئَةِ الْمَیِّتِ- مجھ کو حکم ہوا میت کے سامان کرنے کا (یعنی غسل و کفن وغیرہ)-

اَللّٰهُمَّ مَنْ تَهَیَّأَ وَتَعَبَّأَ وَ اَعَدَّ وَاسْتَعَدَّ- جو شخص تیاری کرے چاردن (لفظوں کے یہی معنی ہیں)-

هَیَّأَ لِحْیَتَهٗ بَیْنَ اللِّحْیَیْنِ- جو شخص اپنی داڑھی کو متوسط رکھے دونوں کلّوں کے درمیان نہ بہت چھوٹی نہ بہت لمبی-

اَوْلَادُ الْمُدَبَّرِهُمْ مُدَبَّرُوْنَ كَهَیْئَاتِهٖ- مدبر غلام کی اولاد بھی اس کی طرح مدبر ہو گی-

هَیْبٌ اور هَیْبَةٌ اور مَهَابَةٌ- ڈرنا' بچنا' تعظیم کرنا' پرہیز کرنا-

هَائِبٌ اور هَیُوْبٌ اور هَیَّبَانٌ- لوگوں سے ڈرنے والا اور مَهُوْبٌ اور مَهِیْبٌ لوگ جس سے ڈریں-

تَهْیِیْبٌ- مہیب کرنا-

اِهَابَةٌ- ڈانٹنا-

تَهَیُّبٌ- ڈرنا-

اَلْاِیْمَانُ هَیُوْبٌ- ایمان ہیبت ڈالنے والا ہے (یعنی ایمان دار سے لوگ ڈرتے ہیں کیونکہ وہ اللہ سے ڈرتا ہے- یا ایمان ڈرانے والا ہے گناہوں سے- یعنی ایمان دار گناہوں سے ڈرتا ہے (اس کو مواخذہ کا خوف رہتا ہے)-

هَابَ الرَّجُلُ- اس کی تعظیم اور توقیر کی حَصُوْرًا کی تفسیر هَیُوْبًا سے کی یعنی گناہوں سے ڈرنے والا بچنے والا-

اَتَهِیْبُنِیْ- کیا تو میری تعظیم کرتا ہے-

وَهِبْتُهٗ- اور میں اس سے ڈر گیا-

قَدْ اُلْقِیَتْ عَلَیْهِ الْمَهَابَةُ- آنحضرتؐ پر ہیبت ڈالی گئی تھی (جو آپ کو دیکھتا اس پر رعب طاری ہوتا)-

فَهَابَ اَنْ یَّقُوْلَ غَیْرَهَا- وہ اس کے سوا کوئی اور بات کہنے سے ڈر گئے (شاید ان سے پوری نہ ہو سکے)-

وَقَوِّنِیْ عَلٰی مَا اَھَبْتَ لِیْ- جن باتوں کی طرف تو نے مجھ کو بلایا ہے ان کے بجالانے کی مجھ کو قوت دے-

وَاَھَابَ النَّاسَ اِلٰی بَطْحِهٖ- لوگوں سے کہا کہ اس کو برابر کردو-

ھِیْتٌ- ایک ہیجڑا تھا جس کو آنحضرتؐ نے اپنی بیویوں کے حرم میں جانے کی اجازت دی تھی (کیونکہ وہ "غیر اُولی الاربة" میں سے ہے) پھر جب آپ نے اس کی ایک ایسی بات سنی جس سے معلوم ہوا کہ اس کو عورتوں کی شناخت ہے تو بیویوں کو اس سے پردہ کرنے کا حکم دیا وہ غلام تھا ابن ابی امیہ کا جو بھائی تھا بی بی ام سلمہؓ کا فتح مکہ کے دن مسلمان ہوا تھا)-

ھَیْتَ- لے آ جا-

ھِیْتِ- ایک شہر ہے فرات پر-

ھَاتِ- دے-

فَهَیْتَ هَیْتًا- آ ؤ-

ھَیْجٌ یا ھِیَاجٌ یا ھَیَجَانٌ- حملہ کرنا' جوش مارنا' حرکت کرنا' مضطرب ہونا' بہادری کرنا' گھس جانا' پیاسا ہونا' سوکھ جانا-

تَهْیِیْجٌ- برانگیختہ کرنا (جیسے مُهَایَجَةٌ اور ھِیَاجٌ ہے)-

یَوْمُ الْھِیَاجِ- جنگ کا دن تھا-

تَهَایُجٌ- ایک دوسرے پر حملہ کرنا-

اِھْتِیَاجٌ- حملہ کرنا-

یَوْمُ ھَیْجٍ- ہوا اور ابر اور بارش کا دن-

ھَیْجَاءُ- جنگ-

ھَاجَتِ السَّمَاءُ فَمُطِرْنَا- آسمان پر ابر آیا اور ہوا خوب چلی پھر ہم پر بارش ہوئی-

رَاٰی مَعَ امْرَاَتِهٖ رَجُلًا فَلَمْ یَهْجِهٖ- اپنی جورو کے پاس ایک غیر مرد کو دیکھا پھر اس کو چھیڑا نہیں (نہ مارا نہ ہٹایا)-

تَصْرَعُهَا مَرَّةً وَّ تَعْدِلُهَا اُخْرٰی حَتّٰی تَهِیْجَ- ہوا اس گھاس کو کبھی زمین پر گرا دیتی ہے یہاں تک کہ سوکھ جاتی ہے (پک کر زرد ہو جاتی ہے)-

کُنَّا مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ فَاَمَرَ بِغُصْنٍ فَقُطِعَ اَوْ کَانَ مَقْطُوْعًا قَدْ ھَاجَ وَرَقُهٗ- ہم آنحضرتؐ کے ساتھ تھے آپ نے حکم دیا ایک شاخ درخت کی کاٹی گئی یا کٹی ہوئی تھی اس کے پتے سوکھ گئے تھے-

لَایَهِیْجُ عَلَی التَّقْوٰی زَرْعُ قَوْمٍ- تقویٰ اور پرہیز گاری سے کسی قوم کی کھیتی نہیں سوکھتی (یعنی ان کے اعمال خراب نہیں ہوتے)-

وَاِذَا ھَاجَتِ الْاِبِلُ رَخُصَتْ وَنَقَصَتْ قِیْمَتُهَا- جب اونٹ مست ہوتا ہے (جفتی چاہتا ہے تو دبلا ہو جاتا ہے) اس کا مول سستا اور اس کی قیمت کم ہو جاتی ہے-

لَایَنْکُلُ فِی الْهَیْجَاءِ- جنگ میں پیچھے نہیں ہٹتا-

مَایَهِیْجُهُمْ قَبْلَ ذٰلِكَ شَیْءٌ- اس سے پہلے ان کو کوئی چیز خوف دلانے والی نہ تھی-

لَایَهِیْجُ الرُّسُلَ- آنحضرتؐ پیغام لانے والوں کو (سفیروں اور ایلچیوں کو) نہیں چھیڑتے (ان کو نہیں ستاتے)-

مِنْ نَسْجِ دَاوٗدَ فِی الْهَیْجَا سَرَابِیْلُ- حضرت داؤد علیہ السلام کے بنے ہوئے جنگ کے قمیص (زرہیں)-

فَاِذَا حَاجَتْ رَخِصَةً- جب اونٹ مست ہو کر سستے ہوں-

عِنْدَ ذٰلِكَ تَهِیْجُ رِیَاحُ النَّصْرِ- اس وقت یعنی عصر کے بعد فتح و فیروزی کی ہوائیں چلتی ہیں-

ھَیْدٌ- ڈرانا' سختی دینا' ہلانا' اصلاح کرنا' زائل کرنا' گرانا' پھیر دینا' گھبرا دینا' ڈانٹنا-

مَایَهِیْدُنِیْ ذٰلِكَ- میں اس سے کچھ نہیں گھبراتا (اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتا)-

کُلُوْا وَاشْرَبُوْا وَلَا یَهِیْدَنَّکُمُ الطَّالِعُ الْمُصْعِدُ- تم کھاؤ پیو (یعنی رمضان میں یا جب روزہ رکھنا چاہو) اور تم کو لمبی روشنی جو اوپر چڑھ جاتی ہے (یعنی صبح کاذب) گھابرا نہ کرے (گھبرا نہ دے تم اس کو دیکھ کر کہ صبح ہوگئی اور پھر کھانا پینا چھوڑ دو)-

مَامِنْ اَحَدٍ عَمِلَ لِلّٰهِ عَمَلًا اِلَّا سَارَ فِیْ قَلْبِهٖ سَوْرَتَانِ فَاِذَا کَانَتِ الْاُوْلٰی لِلّٰهِ فَلَا تَهِیْدَنَّهُ الْاٰخِرَةُ- جو شخص اللہ کی رضامندی کے لئے کوئی کام کرے اس کے دل میں

دو خیال آتے ہیں- اب اگر پہلا خیال یہ تھا کہ خالص خدا کے لئے کرتا ہے تو دوسرا خیال (وسوسہ جو شیطان نے ڈالا کہ وہ ریا کے لئے کرتا ہے) اس کو نیک کام کرنے سے نہ روکے (شیطان کو بکنے دے نیک کام کر ڈالے)-

قِیْلَ لَهٗ فِیْ مَسْجِدِهٖ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هِدْهُ فَقَالَ بَلْ عَرْشٌ کَعَرْشِ مُوْسٰی - مسجد کے باب میں آنحضرتؐ سے عرض کیا گیا کہ اس کو درست کر لیجئے (یا گرا کر پھر بنا لیجئے) آپ نے فرمایا نہیں ایک منڈوا کافی ہے موسیٰؑ کے منڈوے کی طرح (جو شاخوں اور پتوں سے بنایا جاتا ہے)-

یَا نَارُ لَا تَهْدِیْهِ - اے آگ اس کو مت ستا یو مت چھیڑیو-

اَوْ لَقِیْتُ قَاتِلَ اَبِیْ فِی الْحَرَمِ مَاهِدْتُهٗ - اگر میں اپنے باپ کے قاتل کو بھی حرم میں پاؤں تو اس کو نہ چھیڑوں-

مَالِیْ لَا اَزَالُ اَسْمَعُ اللَّیْلَ اَجْمَعَ هِید هِید - مجھ کو کیا ہوا ہے ساری رات میں ہید کی آواز سنتی رہی (ہید ہید کہہ کر اونٹوں کو ڈانٹتے ہیں اور ایک قسم گانے کی ہے جو اونٹ والے گاتے ہیں)-

یَا نَارُ هِیْدِیْهِ وَلَا تُوْذِیْهِ - اے آگ اس کو ہلا لیکن تکلیف مت دے (یہ حدیث مجمع البحرین میں ہے اسی طرح نقل کی ہے اور دوسری کتابوں میں **لَاتَهِیْدِیْهِ** ہے جیسے اوپر گزر چکا)-

هَیْدَرَةٌ - بڑھیا پھونس جس کی شہوت جاتی رہی ہو-

لَاتَتَزَوَّجَنَّ هَیْدَرَةً - بڑھیا سے نکاح مت کر- (ایک روایت میں **هَیْذَرَةٌ** ہے ذال معجمہ سے یعنی بکنے والی زبان دراز عورت سے)-

هَیْسٌ - کثرت سے لینا' تیز چلنا' روند ڈالنا-

هَیْسِ هَیْسِ - ایک کلمہ ہے جو کسی کو اکسانے یا ایک امر کے ممکن ہونے پر کہا جاتا ہے-

عَرِّفُوْا عَلَیْکُمْ فُلَانًا فَاِنَّهٗ اَهْیَسُ اَلْیَسُ - اپنا عریف (نقیب) فلاں شخص کو کر دو وہ اہیس ہے (یعنی روزی کی طلب میں پھرتا ہے- جب جانے کے موافق مل جاتی ہے تو وہ بیٹھ رہتا ہے

(اپنی جگہ نہیں چھوڑتا) قیاس کی رو سے **اَهْوَسُ** صحیح ہے مگر **اَلْیَسُ** کی مناسبت سے واو یا سے بدل دیا-

هَیْشٌ - بگاڑنا' حرکت کرنا' زور کرنا' بہت باتیں کرنا-

هِیْش - ایک کلمہ ہے جس سے گدھے کو ڈانٹتے ہیں-

هَیْشَةٌ هَوْشَةٌ - جماعت' فتنہ و فساد و ہنگامہ-

لَیْسَ فِی الْهَیْشَاتِ قَوَدٌ - ہنگاموں میں (جن میں یہ معلوم نہ ہو سکے کہ قاتل کون ہے) قصاص نہ لیا جائے گا-

اِیَّاکُمْ وَهَیْشَاتِ الْاَسْوَاقِ - بازاروں کے ہنگامے اور چیخ پکاروں سے بچے رہو-

لِیَلِیَنِیْ مِنْکُمْ اُولُوا الْاَحْلَامِ ثُمَّ الَّذِیْنَ یَلُوْنَهُمْ الحدیث وَ اِیَّاکُمْ وَ هَیْشَاتِ الْاَسْوَاقِ - نماز میں پہلی صف کے اندر میرے نزدیک وہ لوگ رہیں جو عقل والے ہیں (بڑی عمر والے سمجھ دار) پھر جو ان سے لگ بھگ ہوں' اخیر حدیث تک اور بازار کی گپوں سے بچے رہو یا بازار کی طرح مرد عورت بچے سب مل جل جانے سے بچے رہو-

هَیْضٌ - بیٹ کرنا' جڑ جانے کے بعد پھر توڑنا' بیماری کے بعد دوسری بیماری آنا-

اِنْهِیَاضٌ - جڑ جانے کے بعد ٹوٹ جانا (جیسے **تَهَیُّضٌ** ہے)-

اِهْتِیَاضٌ - بمعنی **هَیْضٌ** ہے-

هَیْضَةٌ - مشہور بیماری ہے جس میں دست اور قے ہوتے ہیں-

لَمَّا تُوُفِّیَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَتْ وَاللّٰهِ لَوْ نَزَلَ بِالْجِبَالِ الرَّاسِیَاتِ مَانَزَلَ بِیْ لَهَاضَهَا - جب آنحضرت ﷺ کی وفات ہوگئی تو حضرت عائشہؓ کہنے لگیں خدا کی قسم اگر گڑے ہوئے مضبوط بھاری پہاڑوں پر وہ آفتیں اتریں جو مجھ پر اتریں تو ان کو توڑ ڈالتیں-

یَهِیْضُهٗ حِیْنًا وَّحِیْنًا یَصْدَعُهٗ - کبھی اس کو توڑتا ہے کبھی اس میں شگاف ڈالتا ہے (چیرتا ہے)-

خَفِّضْ عَلَیْکَ فَاِنَّ هٰذَا یَهِیْضُکَ - اپنے اوپر آسانی کر دیہ تم کو توڑ ڈالے گا-

اَللّٰھُمَّ قَدْ ھَاضَنِیْ فَھِضْہُ- یا اللہ اس نے مجھ کو توڑا تو اس کو توڑ-

ھَیْعٌ- زمین پر پھیل جانا' گل جانا' قے کرنا' پانی کی طرف قصد کرنا' بھوکا ہونا-

ھَیَعَانٌ- نامرد ہونا' تنگ آ جانا-

تَھَیُّعٌ- زمین پر پھیل جانا-

اِنْھِیَاعٌ- جاری ہونا' بہنا-

کُلَّمَا سَمِعَ ھَیْعَۃً طَارَ اِلَیْھَا- جب کوئی خوف ناک آواز سنتے تو جھٹ اس طرف دوڑ جاتے (گویا شہادت کے طالب تھے)-

کُنْتُ عِنْدَ عُمَرَ فَسَمِعَ الْھَائِعَۃَ فَقَالَ مَا ھٰذَا فَقِیْلَ انْصَرَفَ النَّاسُ مِنَ الْوِتْرِ- میں حضرت عمرؓ کے پاس تھا اتنے میں ایک ڈراونی آواز سنی پوچھا یہ کیا ہے؟ لوگوں نے کہا اب لوگ وتر پڑھ کر لوٹے ہیں-

یَامَھْیَعُ یَاسَلْفَعُ یَافَرْدَعُ- حضرت علیؓ نے ایک عورت سے کہا جو اپنے خاوند پر فریاد کرتی تھی- اے مہیع ارے سلفع ارے فردع- عورت سے کسی نے ان لفظوں کے معنی پوچھے- تو کہنے لگی مہیع یہ کہ میں عورتوں کے ساتھ رہتی ہوں مردوں کے ساتھ رہنا نہیں چاہتی- سلفع یہ کہ مجھ کو اس مقام میں حیض آتا ہے جہاں سے اور عورتوں کو نہیں آتا فردع یعنی اپنے خاوند کا گھر تباہ کرنے والی اس کے لئے کچھ نہ چھوڑنے والی-

مَھْیَعَۃ- جحفہ کو بھی کہتے ہیں جو شام والوں کا میقات ہے-

اِتَّقُوا الْبِدَعَ وَالْزَمُوا الْمَھْیَعَ- بدعتوں سے پرہیز کرو اور سنت کا کشادہ راستہ لازم کرلو-

ھَیْقٌ- شتر مرغ' باریک لمبا-

تَھْیِیْقٌ- ٹھہر جانا' حرکت نہ کرنا-

ھِیَقٌ- بے خبر لمبا آدمی-

اَھْیَقُ- لمبی گردن والا-

اِنْخَزَلَ عَبْدُاللّٰہِ بْنُ اُبَیٍّ فِیْ کَتِیْبَۃٍ کَاَنَّہٗ ھِیْقٌ یَقْدُمُھُمْ- عبداللہ بن ابی (منافق) ایک فوج لے کر ہم لوگوں سے الگ ہوگیا وہ ان کے آگے آگے شتر مرغ کی طرح چل رہا تھا (یعنی جلدی سے بھاگ گیا)-

ھَیْکَلَۃٌ- موٹا ہونا' ضخیم ہونا' لمبا گھوڑا' لمبی گھاس' بلند عمارت' نصاریٰ کا گرجا جس میں حضرت مریمؑ کی تصویر رکھتے ہیں-

ھَیْکَلٌ- گرجا کا وہ مقام جہاں قربانیاں چڑھاتے ہیں (مجمع البحار میں ہے کہ اب ''ہیکل'' تعویذ کو کہتے ہیں جس میں اسمائے الٰہی لکھے ہوں)-

ھَیْلٌ- بہانا' ڈالنا بن ماپے ہوئے-

تَھْیِیْلٌ کے بھی یہی معنی ہیں-

تَھَیُّلٌ- گر پڑنا (اِنْھِیَالٌ کے بھی یہی معنی ہیں) اور گالی گلوچ کرنا-

ھَالَۃ- چاند کے گرد جو دائرہ ابر میں نظر آتا ہے-

ھَیُوْلٰی- مادہ (میٹر) جو مختلف صورتیں قبول کرتا ہے (ارسطو نے اس کو ایک موہوم امر قرار دیا ہے مگر جدید فلسفہ میں دیمقراطیس کے قول کے موافق ہیولیٰ وہ چھوٹے چھوٹے سخت اجزا ہیں جن سے تمام قسم کے اجسام مرکب ہیں اور وہ فنا نہیں ہوتے بلکہ ان کی ہیئت ترکیبی یعنی صورت بگڑ کر وہ دوسری صورت اختیار کرتے ہیں)-

اِنَّ قَوْمًا شَکَوْا اِلَیْہِ سُرْعَۃَ فَنَاءِ طَعَامِھِمْ فَقَالَ اَتَکِیْلُوْنَ اَمْ تَھِیْلُوْنَ قَالُوْا نَھِیْلُ قَالَ فَکِیْلُوْا وَلَا تَھِیْلُوْا- کچھ لوگوں نے آنحضرتؐ سے شکایت کی کہ ہمارا غلہ جلدی ختم ہو جاتا ہے آپ نے فرمایا تم ناپ کر پکاتے ہو یا یوں ہی بغیر ناپے ڈال کر- انھوں نے کہا یونہی بغیر ناپے ڈال کر- آپ نے فرمایا ناپا کرو اور بغیر ناپے مت ڈالا کرو (جو چیزیں بغیر ناپے چھوڑی جائیں غلہ ہو یا مٹی یا ریت ان کے چھوڑنے کو ھیل کہتے ہیں)-

ھَالَ التُّرَابَ فِی الْقَبْرِ- قبر میں مٹی ڈالی-

ھِلْتُ الدَّقِیْقَ- میں نے آٹا ڈالا-

اَوْصٰی عِنْدَ مَوْتِہٖ ھِیْلُوْا عَلَیَّ ھٰذَا الْکَثِیْبَ وَلَا تَحْفِرُوْا لِیْ- انھوں نے مرتے وقت یہ وصیت کی کہ یہ ریتی کا ٹیلہ جو ہے اس کو میری لاش پر ڈال دینا اور قبر نہ کھودنا-

فَعَادَتْ كَثِيْبًا اَهْيَلَ - پھر وہ ریتی کارواں ٹیلہ ہو گیا-

مَهِيْلٌ - بہنے والا-

هَيْمٌ یا هَيَمَانٌ - عورت پر عاشق اور فریفتہ ہو جانا' پیاسا ہونا-

تَهْيِيْمٌ - عاشق بنانا-

اِهْتِيَامٌ - حیلہ کرنا-

اِنَّ رَجُلًا بَاعَهُ اِبِلًا هِيْمًا - ایک شخص نے حضرت عبداللہ بن عمرؓ کے ہاتھ بیمار اونٹ بیچے (جن کو ہیام کی بیماری تھی یعنی پانی پیتے تھے مگر سیراب نہیں ہوتے تھے (یہ بیماری آدمی میں ہوتی ہے تو اس کو استسقاء کہتے ہیں)-

اِغْبَرَّتْ اَرْضُنَا وَهَامَتْ دَوَابُّنَا - ہماری زمین غبار آلود ہو گئی (پانی نہ پڑنے کی وجہ سے اور ہمارے جانور پیاسے ہو گئے-

فَشَارِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ - کی تفسیر میں ابن عباسؓ نے کہا هِيْم وہ ریتیاں جو پانی سے سیر نہیں ہوتیں چوستی چلی جاتی ہیں- (یہ جمع ہے هَيَام کی بعضوں نے کہا وہ اونٹ مراد ہیں جن کو هُيَام کی بیماری ہوتی ہے)-

فَعَادَ كَثِيْبًا اَهْيَمَ - پھر وہ ایک ریتی کا ٹیلہ جو پانی چوستی ہے ہو گیا (مشہور روایت اَهْيَلَ ہے جیسے اوپر گزر چکا)-

فَدُفِنَ فِيْ هَيَامٍ مِّنَ الْاَرْضِ - پھر وہ ریتی میں دفن کئے گئے-

وَتَرَكَتِ الْمَطِيَّ هَامًا - اس قحط نے اونٹوں کو ھامۃ یعنی الو بنا دیا- (مطلب یہ ہے کہ مر گئے اور عرب کے اعتقاد کے موافق کہ مردہ الو کی شکل میں نمودار ہوتا ہے- اُلو ہو گئے تو هَامٌ جمع ہے هَامَةٌ کی بمعنی الو- بعض نے کہا هَائِمٌ کی جمع ہے یعنی بھاگ کر جنگلوں میں چل دیئے- وہاں حیران پریشان پھرتے ہیں)-

نَسِيْحُ فِي الْاَرْضِ وَنَهِيْمُ - ہم زمین کی سیر کریں وہاں گھومیں جدھر منہ ہو ادھر چل دیں-

كَانَ عَلِيٌّ اَعْلَمَ النَّاسِ بِالْمُهَيِّمَاتِ - حضرت علیؓ باریک اور مشکل مسائل کو سب صحابہؓ سے زیادہ جانتے تھے جن میں لوگ حیران ہو جاتے ہیں هَامَ فِي الْاَمْرِ سے نکلا ہے یعنی اس کام میں حیران ہو گیا- ایک روایت میں مُهَيْمِنَاتٌ ہے جو اوپر گزری-

كَانَ يَكْرَهُ اَنْ يَّتَشَبَّهَ بِالْهِيْمِ - تین سانس میں پانی پینا افضل ہے اور پیاسے اونٹوں کی مشابہت کرنا غٹ غٹ ایک ہی دم میں پی جانا برا سمجھتے تھے-

هَيِّنٌ - آسان نرم- اس کی تخفیف هَيْنٌ آتی ہے- جیسے لَيِّنٌ سے لَيْنٌ-

اَلْمُسْلِمُوْنَ هَيِّنُوْنَ لَيِّنُوْنَ - مسلمان نرم مزاج اور باوقار ہوتے ہیں-

اَلنِّسَاءُ ثَلٰثَةٌ فَهَيِّنَةٌ لَيِّنَةٌ عَفِيْفَةٌ - عورتیں تین طرح کی ہیں ایک وہ جو نرم مزاج سنجیدہ پاک دامن ہو-

كُلُّ ذٰلِكَ هَيِّنٌ عَلَيْهِ - جب ہو یا حائضہ سب کا اس کے پاس آنا اس کی خدمت کرنا سہل اور آسان ہے اس میں کوئی قباحت نہیں-

اِنَّهُ سَارَ عَلٰى هِيْنَتِهٖ - وہ اپنی عادت کے موافق آہستہ چلے-

لَيْسَ بِالْجَافِيْ وَلَا الْمُهِيْنِ یا وَلَا الْمَهِيْنِ - آنحضرت ﷺ سخت مزاج (اجڈ) نہ تھے نہ لوگوں کو حقیر سمجھنے والے یا نہ حقیر اپنے آپ کو ذلیل کرنے والے (بلکہ خودداری کو ملحوظ رکھتے)-

هَيْنَمَةٌ - وہ پوشیدہ کلام جو سمجھ میں نہ آئے-

مَا هٰذِهِ الْهَيْنَمَةُ - یہ چپکے چپکے کیا باتیں ہو رہی ہیں؟-

هَيْنَمَ فِي الْمَقَامِ - مقام ابراہیم میں چپکے سے قرأت کی-

هَيْنَمٌ - روئی-

هِيْهِ - اور کہو-

قَالَ يَاصَخْرُ هِيْهِ فَقُلْتُ هِيْهًا - امیہ نے ابوسفیان سے کہا اور کہو! ابوسفیان نے کہا بس بس اب چپ رہو-

هَيْهَاتَ - دور ہوا- کبھی اَيْهَاتَ بھی کہتے ہیں-

کتاب الیاء ی

ی - حروف تہجی میں سے اٹھائیسواں حرف ہے اور اس کا عدد حساب جمل میں دس ہے - یائے مفرد ضمیر مونث اور علامت مضارع اور ضمیر متکلم اور نسبت اور تثنیہ اور جمع اور اطلاق اور اشباع کے لئے آتی ہے -

بابُ الیاء مع الالف

یَا - حرف ندا ہے اور بعید اور قریب دونوں میں مستعمل ہے -

یَا جَجُ - بطن یاجج ایک مقام کا نام ہے مکہ سے آٹھ میل کے فاصلے پر -

یَأْسٌ اور یَآسَۃٌ - ناامید ہونا' جانا -

مُوَایَسَۃٌ اور اِیَاسَۃٌ - ناامیدی میں ڈالنا -

لَایَأْسَ مِنْ طُوْلٍ - لمبائی سے ناامیدی نہ تھی یعنی لمبا شخص آنحضرتؐ کو دیکھ کر ناامید نہ ہوتا تھا کیونکہ آپ بھی لمبائی کے قریب تھے -

فَاٰیِسْہُ مِنَّا کَمَا اٰیَسْتَہٗ مِنْ رَّحْمَتِكَ - اس کو ہم سے ناامید کر دے جیسے تو نے اس کو اپنی رحمت سے ناامید کیا ہے -

اَلسِّلُّ دَاءُ یَأْسٍ - سل ناامیدی کی بیماری ہے - (اس کا اچھا ہونا مشکل ہے - لیکن مسلول برسوں تک زندہ رہتے ہیں ایک پھیپڑا اگل سڑ کر جاتا ہے تو ایک ہی پھیپڑا کام کرتا رہتا ہے) -

اَلْیَاسُ بْنُ مُضَرَمَاتَ مِنْہُ - الیاس بن مضر قریش کا دادا اسی بیماری سے مرا - اسی وجہ سے اس کا نام اَلْیَأْس ہوا - یعنی ناامیدی -

اِسْتِیْئَاسٌ - ناامید ہونا -

اِلْیَاس - مشہور پیغمبر ہیں - بعض نے کہا وہی ادریسؑ ہیں - بعض نے کہا وہ بنی اسرائیل میں سے تھے حضرت موسیٰؑ کے بعد اور ''الیسع'' ان کے شاگرد تھے - کہتے ہیں الیاسؑ اور خضرؑ اب تک زندہ ہیں الیاسؑ خشکی پر مامور ہیں اور خضرؑ دریا پر -

سَلَامٌ عَلٰی اِلْیَاسِیْنَ - کو بعض نے اٰلِ یَاسِیْنَ پڑھا ہے یعنی سلام ہو حضرت محمد ﷺ کی آل پر -

اَلْیَأْسُ عَمَّا فِیْ اَیْدِی النَّاسِ عِزُّ الْمُؤْمِنِ - مسلمان کی عزت اس میں ہے کہ لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس سے ناامید رہے (بجز خدا کے اور کسی سے امید اور توقع نہ رکھے) -

اِذَا عَرَفْتَ الْیَأْسَ اَلْفَیْتَہُ الْغِنٰی - جب تو ناامیدی کو پہچان لے گا تو اس کو غنا اور تونگری پائے گا -

اَلْیَأْسُ اِحْدَی الرَّاحَتَیْنِ - ناامیدی دو راحتوں میں سے ایک راحت ہے (جیسے کہتے ہیں اَلْاِنْتِظَارُ اَشَدُّ مِنَ الْمَوْتِ) -

یَافُوْخ - چندیا اس کی جمع یَاَفِیْخ ہے -

وَتُوْضَعُ عَلٰی یَافُوْخِ الصَّبِیِّ - بچہ کی چندیا پر رکھ دیا جائے -

وَاَنْتُمْ لَھَامِیْمُ الْعَرَبِ وَ یَاَفِیْخُ الشَّرَفِ - تم عربوں کے اعلیٰ ذات والے ہو اور شرف اور بزرگی کی چندیا ہو -

یَاَلَ - ماضی کا صیغہ ہے یَوْلٌ سے - یَوْلٌ اور اِیَالَۃٌ وقت آ جانا اور چاہئے ہونا -

مَایَاَلَ لَھُمْ اَنْ یَّفْقَھُوْا - ان کو سمجھنے کا وقت ابھی نہیں آیا

(جیسے کہتے ہیں: نَوْلُكَ اَنْ تَفْعَلَ كَذَا یانَوَالُكَ اَنْ تَفْعَلَهٗ تجھ کوایسا کرنا چاہئے)۔

بابُ الیاء مع الباء

يَبْسٌ یا يُبْسٌ - سوکھ جانا۔

اِتْبَاسٌ - سکھانا' گھاس سوکھ جانا' خشک زمین میں چلنا۔

اِتِّبَاسٌ - سوکھنا (اصل میں اِيْتِبَاسٌ تھا)۔

لَعَلَّهٗ اَنْ يُّخَفَّفَ عَنْهُمَا مَالَمْ يَيْبِسَا - شاید جب تک یہ ڈالیاں نہ سوکھیں ان کا عذاب کچھ ہلکا ہو۔

اِجْتَاحَتْ جَمِيْمُ الْيَبِيْسِ - سوکھی گھاس کے گٹھے تباہ ہو گئے۔

يُبُوْسَةٌ - خشکی (یہ ضد ہے رطوبت کی)۔

يُتْمٌ یا يَتَمٌ - یتیم ہو جانا۔

يَتَمٌ - تقصیر کرنا' سستی کرنا' تھک جانا' دیر کرنا۔

اِيْتَامٌ - اولاد کا یتیم ہو جانا۔

يَتِيْمٌ - وہ بچہ جس کا باپ مر گیا ہو اور وہ نابالغ ہو اگر ماں باپ دونوں مر گئے ہوں تو اس کو لَطِيْمٌ کہیں گے اگر صرف ماں مر گئی ہو تو اس کو عَجِيٌّ کہیں گے اور جانوروں میں یتیم اس کو کہیں گے جس کی ماں مر گئی ہو۔

تُسْتَاْمَرُ الْيَتِيْمَةُ فِيْ نَفْسِهَا فَاِنْ سَكَتَتْ فَهُوَ اِذْنُهَا - کنواری لڑکی جوان (جس کا باپ مر گیا ہو) اس سے نکاح کرتے وقت اجازت لیں گے - اگر وہ خاموش رہے تو بس یہی اس کی اجازت ہے (حالانکہ وہ لڑکی جوان ہے مگر اس کو مجازاً یتیمہ کہا - بعض نے کہا عورت کی جب تک شادی نہ ہو اس کو یتیمہ ہی کہتے ہیں)۔

جَاءَتْ اِلَيْهِ اِمْرَاَةٌ فَقَالَتْ اِنِّيْ امْرَاَةٌ يَتِيْمَةٌ فَضَحِكَ اَصْحَابُهٗ فَقَالَ النِّسَاءُ كُلُّهُنَّ يَتَامٰى - امام شعبیؒ کے پاس ایک عورت آئی - کہنے لگی میں یتیم عورت ہوں - یہ سن کر ان کے ساتھی ہنسنے لگے (کہ جوان ہو کر اپنے آپ کو یتیم کہتی ہے) شعبیؒ نے کہا (ہنسنے کی کیا بات ہے) عورتیں سب یتیم ہیں (یعنی ناتواں اور کمزور نوع ہیں)۔

اِنِّيْ امْرَاَةٌ مُّؤْتِمَةٌ تُوُفِّيَ زَوْجِيْ وَتَرَكَهُمْ - میں ایک عورت ہوں یتیم بچے والی' میرا خاوند مر گیا اور بچوں کو چھوڑ گیا۔

كَافِلُ الْيَتِيْمِ وَ اَنَا كَهَاتَيْنِ - یتیم کا پرورش کرنے والا اور میں قیامت میں ان دو انگلیوں کی طرح ہوں گے (یعنی میرے بالکل نزدیک رہے گا - یہ حدیث عام ہے غیر یتیم اور اپنے عزیز یتیم سب کو شامل ہے)۔

مَتٰى يَنْقَضِيَ الْيُتْمُ - یتیمی کب ختم ہوتی ہے (بلوغ کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے)۔

يَتِيْمًا لَّامِثَالَ لَكَ - یتیم ہو آپ کا کوئی نظیر نہیں (جیسے کہتے ہیں دُرَّةٌ يَتِيْمَةٌ بے نظیر موتی)۔

يَتِيْمَةُ الدَّهْرِ - یگانہ روزگار۔

يَتْنٌ - بچہ کے پاؤں سر سے پہلے نکلنا۔

تَيْتِيْنٌ - ایسا بچہ جننا۔

مُوْتِنَةٌ - جو عورت یا اونٹنی ایسا بچہ جنے۔

اِذَا اغْتَسَلَ اَحَدُكُمْ مِنَ الْجَنَابَةِ فَلْيُنْقِ الْمِيْتَنَيْنِ وَلْيُمِرَّ عَلَى الْبَرَاجِمِ - جب کوئی تم میں جنابت کا غسل کرے تو چڈھوں کو صاف کرے (وہاں میل جمتا ہے) اور گھائیوں کو (یعنی انگلیوں کے جوڑوں کو) خطابی نے کہا میں اس لفظ کے معنی نہیں جانتا اور احتمال ہے کہ مِتْيَنَيْنِ ہو بہ تقدیم تا بر یا بمعنی دبر یعنی دونوں شرمگاہوں کو صاف کرے عبدالغافر نے کہا شاید مُنْتِنَيْنِ ہو یعنی دونوں بدبوداروں کو مراد دونوں شرمگاہ ہیں کیونکہ وہ بدبو کا مقام ہیں۔

مَا وَلَدَتْنِيْ اُمِّيْ يَتْنًا - میری ماں نے مجھ کو ایسا نہیں جنا تھا کہ میرے پاؤں پہلے نکلے ہوں۔

بابُ الیاء مع الثاء

يَثْرِبُ - مدینہ منورہ کا پرانا نام تھا - اللہ تعالیٰ نے اس کا نام مدینہ رکھا اور آنحضرتؐ نے طابہ اور طیبہ - اور یثرب کہنے کو آپ نے مکروہ رکھا کیونکہ وہ تثریب سے ماخوذ ہے بمعنی توبیخ اور ملامت - اور قرآن میں جو یثرب کا لفظ آیا ہے وہ منافقوں کے قول کی حکایت ہے۔

فَاِذَا هِيَ الْمَدِيْنَةُ يَثْرِبُ - پھر معلوم ہوا کہ وہ بستی مدینہ ہے یعنی یثرب-

يَقُوْلُوْنَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِيْنَةُ - وہ یثرب کہتے ہیں حالانکہ وہ مدینہ ہے (شاید یہ حدیث ممانعت سے پہلے کی ہے یا لوگوں کو معلوم کرانے کے لئے کیونکہ وہ مدینہ کا نام نہ پہچانتے ہوں گے)-

بابُ الياء مع الدّال

يَدٌ - ہتھیلی یا ہتھیلی سے مونڈھے تک یعنی ہاتھ-

يَدْيٌ - ہاتھ پر مارنا' حق حاصل کرنا-

يُدِيَ - اس کو بخشش ملی-

يَدِيَ مِنْ يَدِهٖ - اس کا ہاتھ ضائع ہوگیا-

مُيَادَاةٌ - دست بدست نقدا نقد بدلہ-

اِيْدَاءٌ - حق حاصل کرنا-

اَيْدِيْ - جمع ہے يَدٌ کی اور تصغیر يُدَيَّةٌ اور نسبت يَدِيٌّ اور يَدَوِيٌّ ہے-

عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ فَاِنَّ يَدَ اللّٰهِ عَلَى الْفُسْطَاطِ - اپنے اوپر جماعت میں رہنا لازم کرلو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی مہربانی کا ہاتھ جماعت پر رہتا ہے (اصل میں فسطاط کے معنی شہر کے ہیں شہر میں بہت لوگ جمع رہتے ہیں تو مجازاً اس سے جماعت مراد لی- جیسے اس حدیث میں ہے- حَتّٰى يَصِيْرَ النَّاسُ اِلٰى فُسْطَاطَيْنِ لوگوں کے دو گروہ ہو جائیں گے)-

يَدُ اللّٰهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ - اللہ (کی مہربانی) کا ہاتھ جماعت پر رہتا ہے (جہاں جماعت سے نکلے اور مسلمانوں کے جتھے سے الگ ہوئے بس تباہی آئی جماعت سے مراد یہاں صحابہ اور تابعین کا گروہ ہے- جس نے ان کا طریق چھوڑا وہ گمراہ ہوا)-

اَلْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِّنَ السُّفْلٰى - اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے افضل ہے (یعنی دینے والا لینے والے سے افضل ہے اسی لئے بزرگوں کو جب کوئی چیز پیش کرتے ہیں تو ہتھیلی پر رکھ کرتا کہ ان کا ہاتھ اوپر رہے اس کو اہل ہند کی اصطلاح میں نذر کہتے ہیں) بعضوں نے کہا اوپر والے ہاتھ سے مراد وہ شخص ہے جو سوال نہ کرتا ہو اور نیچے والے ہاتھ سے سائل مراد ہے)-

هٰذِهٖ يَدِيْ لَكَ - یہ میرا ہاتھ آپ کے اختیار میں ہے (میں بالکل آپ کا مطیع اور تابعدار ہوں)-

هٰذِهٖ يَدِيْ لِعَمَّارٍ - یہ میرا ہاتھ عمار کے لئے ہے (عمار جو چاہتا ہے وہ میرے ساتھ کرے- یہ حضرت عثمان غنیؓ نے ارشاد فرمایا جب انھوں نے عمار کو مارا پھر نادم ہوئے اور کہنے لگے عمار تو مجھ سے بدلہ لے لے)-

اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَائُهُمْ وَهُمْ يَدٌ عَلٰى مَنْ سِوَاهُمْ - مسلمانوں کے خون ایک دوسرے کے برابر ہیں (کسی کو دوسرے پر فضیلت نہیں کہ اس کا قصاص اس سے نہ لیا جائے اور وہ دوسرے دین والوں پر یعنی مخالفوں کے مقابلے میں سب مسلمان متفق اور ایک دوسرے کے مددگار ہیں)-

قَدْ اَخْرَجْتُ عِبَادًا لِّيْ لَا يَدَانِ لِاَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ - میں نے اپنے ایسے بندوں کو نکالا ہے جن سے لڑنے کی کسی کو طاقت نہیں (یعنی یاجوج ماجوج کو)-

وَ اَعْطُوا الْجِزْيَةَ عَنْ يَّدٍ - اور جزیہ ذلیل ہو کر دو یا زبردست ہاتھ کو جزیہ دو-

اَسْرَعُكُنَّ لُحُوْقًا بِيْ اَطْوَلُكُنَّ يَدًا - سب سے پہلے جو بی بی مجھ سے ملے گی (اس کی وفات ہوگی) وہ بی بی ہے جس کا ہاتھ تم سے لمبا ہے (یعنی سخی اور خیرات کرنے والی بیوی وہ حضرت زینبؓ تھیں جن کی وفات آپ کی سب بیویوں سے پہلے ہوئی بعض نے کہا بیوی سودہؓ ان کے ہاتھ سب بیویوں سے زیادہ لمبے تھے)-

مَا رَاَيْتُ اَعْطٰى لِلْجَزِيْلِ عَنْ ظَهْرِ يَدٍ مِّنْ طَلْحَةَ - حضرت طلحہؓ سے بڑھ کر میں نے کسی کو بہت سا مال بغیر بدل کے دینے والا نہیں دیکھا (یعنی اس خیال کے بغیر کہ وہ بدلہ کرے گا یا نہیں' ابتدائی طور سے خطیر مال دینے والے)-

مَرَّ قَوْمٌ مِّنَ الشُّرَاةِ بِقَوْمٍ مِّنْ اَصْحَابِهٖ وَهُمْ يَدْعُوْنَ عَلَيْهِمْ فَقَالُوْا بِكُمُ الْيَدَانِ - کچھ خارجی لوگ حضرت علیؓ کے اصحاب پر گزرے ان پر بددعا کررہے تھے- حضرت علیؓ

نے کہا خود تمہارے اوپر تمہاری بددعا پڑے گی تم ہی تباہ ہو گے (عرب لوگ کہتے ہیں كَانَتْ بِهِ الْيَدَانِ یعنی وہ میرے لئے کہتا تھا' اسی کو پیش آیا)۔

لَمَّا بَلَغَهُ مَوْتُ الْاَشْتَرِ قَالَ لِلْيَدَيْنِ وَلِلْفَمِ۔ (حضرت معاویہؓ کو) جب مالک اشتر کی موت کی خبر آئی تو کہنے لگے اللہ نے اس کو دونوں ہاتھوں اور منہ کے بل زمین پر گرایا۔

اِجْعَلِ الْفُسَّاقَ يَدًا يَدًا وَّ رِجْلًا رِجْلًا۔ فاسقوں کو الگ الگ رکھو ہر ایک کا ہاتھ اور پاؤں دوسرے کے ہاتھ اور پاؤں سے جدا رہے (کیونکہ اکٹھا ہو کر فساد مچائیں گے)۔

تَفَرَّقُوْا اَيْدِيَ سَبَا وَ اَيَادِيَ سَبَا۔ شہروں میں جابجا متفرق ہو گئے۔

فَاَخَذَ بِهِمْ يَدَ الْبَحْرِ۔ اس نے ان کو لے کر سمندر کا راستہ اختیار کیا (یہ ہجرت کا قصہ ہے یعنی ابوبکرؓ اور آنحضرتؐ کو سمندر کے راستے سے مدینہ لے گیا)۔

حَتّٰى الْبِضَاعَةِ يَضَعُهَا فِيْ يَدِ قَمِيْصِهٖ۔ یہاں تک کہ جو مال اپنی قمیص کی آستین میں رکھے ید کے معنی نعمت اور طاقت اور قدرت اور قوت اور سلطنت اور جماعت سب آئے ہیں۔

ضَعْ يَدَكَ۔ کھا۔

خَرَجَ نَازِعَ يَدٍ۔ باغی ہو کر نکل گیا۔

يَدُ اللّٰهِ مَلْاٰى۔ اللہ کا ہاتھ بھرا ہوا ہے (اس کے خزانے بے حد و حساب ہیں)۔

قَبَّحَ اللّٰهُ هٰذَيْنِ الْيُدَيَّيْنِ الْقَصِيْرَتَيْنِ۔ اللہ ان دونوں چھوٹے چھوٹے ہاتھوں کو تباہ کرے (جو خطبہ میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے ہیں' ان پر بددعا کی۔ حالانکہ دعا میں ہاتھ اٹھانا آنحضرتؐ سے ثابت ہے مگر دونوں خطبوں کے درمیان دعا کے لئے آنحضرتؐ سے ہاتھ اٹھانا چونکہ ثابت نہ تھا لہٰذا ایسا کرنے والے پر بددعا کی)۔

لَاتَجْعَلْ لِفَاجِرٍ عَلَيَّ يَدًا وَّلَا مِنَّةً۔ یا اللہ کسی فاسق بدکار کا احسان مجھ پر نہ رکھ۔

نَحْنُ يَدُ اللّٰهِ الْبَاسِطَةِ عَلٰى عِبَادِهٖ بِالرَّاْفَةِ وَالرَّحْمَةِ۔ ہم (یعنی اہل بیت کرام) اللہ کی نعمت ہیں جو اس کے بندوں پر مہربانی اور رحم کے ساتھ پھیلی ہوئی ہے۔

مَنْ صَنَعَ اِلٰى اَهْلِ بَيْتِيْ يَدًا۔ جو شخص میرے اہل بیت کے ساتھ سلوک کرے (ان کو راحت پہنچائے ان کی خبر گیری کرے)۔

مَا مِنْ صَلٰوةٍ يَّحْضُرُ وَقْتُهَا اِلَّا نَادٰى مَلَكٌ بَيْنَ يَدَيِ النَّاسِ قُوْمُوْا اِلٰى نِيْرَانِكُمُ الَّتِيْ اَوْ قَدْ تُمُوْهَا عَلٰى ظُهُوْرِكُمْ فَاَطْفِئُوْهَا بِصَلٰوتِكُمْ۔ جب کسی نماز کا وقت آجاتا ہے تو ایک فرشتہ لوگوں کے سامنے کھڑا ہو کر کہتا ہے۔ اٹھو جو آگ تم نے اپنی پیٹھوں پر سلگائی ہے اس کو نماز پڑھ کر بجھاؤ۔

ذُوالْيَدَيْنِ۔ (ابومحمد بن عمرو) ایک صحابی تھے جن سے سہو کی حدیث منقول ہے۔ انھوں نے آنحضرتؐ سے عرض کیا تھا کیا نماز کم ہو گئی یا آپ بھول گئے۔ ان کے ہاتھ لمبے تھے اس لئے ذوالیدین کہلائے۔

ذُوالْيُدَيَّةِ۔ جس کو ذُوالثُّدَيَّةِ بھی کہتے ہیں وہ خارجیوں کا سردار تھا جو نہروان میں مارا گیا۔

باب الیاء مع الرّاء

يَرَرٌ۔ سخت ہونا' گرم ہونا۔ يَارٌّ تابع ہے جو حَارٌّ کے بعد بولا جاتا ہے۔

اِنَّهٗ حَارٌّ يَارٌّ۔ شبرم بڑا سخت گرم ہے (جو ایک مسہل دوا ہے) ایک روایت میں حَارٌّ جَارٌّ ہے معنی وہی ہیں)۔

يَرْبُوْعٌ۔ جنگلی چوہا۔

وَفِى الْيَرْبُوْعِ جَفْرَةٌ۔ احرام کی حالت میں جنگلی چوہا مارنے میں چار مہینے کا بکری کا بچہ دینا ہوگا۔

يَرْعٌ۔ نامرد بزدل ہونا۔

يَرَاعٌ۔ بانس اور ایک مکھی جو رات کو اڑتی ہے اور مچھر قلم کے نرکل کو بھی یراع کہتے ہیں۔

وَعَادَ لَهَا الْيَرَاعُ مُجْرَنْثِمًا۔ کمزور بکریاں (قحط کی وجہ سے) اکٹھا ہو گئیں۔

كُنْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَسَمِعَ صَوْتَ يَرَاعٍ۔ میں آنحضرتؐ کے ساتھ تھا۔ آپ نے

بانسری کی آواز سنی (بانسری بجانا اور اس کا سننا بعض مکروہ تنزیہی کہتے ہیں بعض مکروہ تحریمی - اس حدیث سے تو تحریم کی تائید ہوتی ہے -

یَرْفَاءُ - حضرت عمرؓ کے دربان کا نام تھا -

یَرْمَقٌ - قبا اور ترکی زبان میں درہم کو کہتے ہیں -

اَلدِّرْھَمُ یُطْعِمُ الدَّرْمَقَ وَیَکْسُوا الْیَرْمَقَ - روپیہ آدمی کو میدہ کھلاتا ہے اور قبا پہناتا ہے (یعنی روپے سے کھانا بھی اچھا ملتا ہے اور کپڑا بھی اچھا - نہایہ میں ہے کہ قباء کو یلمق کہتے ہیں اور یرموق روپیہ کو غرض دنیا میں روپیہ عجیب چیز ہے تمام مشکلیں اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے آسان کر دیتا ہے -

یَرْمُوْكُ - شام میں ایک مقام کا نام ہے وہاں حضرت عمرؓ کے زمانۂ خلافت میں مسلمان مجاہدین اور نصاریٰ میں جنگ عظیم ہوئی تھی -

یَرَنَّاءٌ - مہندی -

اِنَّھَا سَاَلَتِ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ عَنِ الْیَرَنَّاءِ فَقَالَ مِمَّنْ سَمِعْتِ ھٰذِہِ الْکَلِمَۃَ فَقَالَتْ مِنَ الْخَنْسَاءِ - حضرت فاطمہؓ نے آنحضرتؐ سے پوچھا یرناء کیا ہے؟ آپ نے فرمایا تو نے یہ لفظ کس سے سنا - انھوں نے کہا خنساء سے - (خطابی نے کہا اس وزن پر مجھ کو کوئی لفظ نہیں ملا) -

یَرِیْسٌ - کسان' کاشتکار -

فَعَلَیْكَ اِثْمُ الْیَرِیْسِیْنَ - تجھ پر تیرے کسانوں کا (رعیت کا) گناہ پڑے گا -

بابُ الیاء مع السّینُ

یَاسِیْن -

اِلْیَاسِیْنَ - نام ہے الیاسؑ پیغمبر کا یا حضرت ادریسؑ کا (جیسے اوپر گزر چکا) -

یُسْرٌ - آسان ہونا' کم ہونا -

یَسْرٌ اور یَسَرٌ - نرم ہونا' مطیع ہونا' زچگی آسان ہونا -

یَسَرٌ - جوا کھیلنا' بائیں طرف سے آنا -

تَیْسِیْرٌ - آسان کرنا' دے دینا -

مُیَاسَرَۃٌ - بائیں سمت لینا -

اِیْسَارٌ - مال دار ہونا -

تَیَسُّرٌ - آسان ہونا -

تَیَاسُرٌ - جوئے کا مال تقسیم کر لینا -

اِنَّ ھٰذَا الدِّیْنَ یُسْرٌ - یہ دین (یعنی دین اسلام) آسان ہے (نہ اس کا سمجھنا مشکل ہے نہ اس کے احکام پر عمل کرنا دشوار ہے ایسا صاف اور سیدھا بلا انچ پیچ دنیا میں کوئی دین نہیں ہے) -

تَیَاسُرٌ - بائیں طرف جانا -

اِسْتِیْسَارٌ - سہل ہونا' تیار ہونا -

اِتِّسَارٌ اور اِیْتِسَارٌ - جوئے کا مال تقسیم کر لینا -

یَسِّرُوْا وَلَا تُعَسِّرُوْا - آسانی کرو' سختی نہ کرو (جو کوئی نیا مسلمان ہو اس کو رفتہ رفتہ ایک ایک حکم پر لگاؤ ایک بارگی دشواریاں مت ڈال دو) -

مَنْ اَطَاعَ الْاِمَامَ وَ یَاسَرَ الشَّرِیْكَ - جو شخص امام (حاکم اسلام) کی اطاعت کرے اور اپنے ساجھی (شریک) پر آسانی کرے -

کَیْفَ تَرَکْتَ الْبِلَادَ فَقَالَ تَیَسَّرَتْ - تم نے بستیوں کو کس حال میں چھوڑا - انھوں نے کہا ارزانی کی حالت میں -

لَنْ یَّغْلِبَ عُسْرٌ یُّسْرَیْنِ - ایک دشواری دو آسانیوں پر غالب نہ آئے گی (اس کی شرح کتاب العین میں گزر چکی ہے) -

تَیَاسَرُوْا فِی الصَّدَاقِ - مہر میں آسانی کرو (گراں مہر مت باندھو - افسوس ہے کہ ہندوستان میں اس حدیث پر عمل بالکل چھوڑ دیا گیا ہے حتیٰ کہ مولوی اور عالم لوگ بھی اس پر عمل نہیں کرتے اور دولہا اور دلہن کی حیثیت سے ہزاروں حصے زائد مہر باندھتے ہیں) -

وَیَجْعَلُ مَعَھَا شَاتَیْنِ اِنِ اسْتَیْسَرَتَا لَهٗ اَوْ عِشْرِیْنَ دِرْھَمًا - دو بکریاں اگر اس کو مل سکیں تو اس کے ساتھ دے یا بیس درہم -

اِعْمَلُوْا وَسَدِّدُوْا وَ قَارِبُوْا فَکُلٌّ مُّیَسَّرٌ لِّمَا خُلِقَ لَهٗ - عمل کیے جاؤ اور سیدھے راستے پر رہو اور صواب کے قریب

رہو ہر ایک کے لئے وہی آسان کیا جائے گا (ہر ایک کو اسی کی توفیق ہوگی) جس کے لئے وہ پیدا کیا گیا (اگر بہشت کے لئے پیدا کیا گیا ہے تو بہشتیوں کے سے اعمال کرے گا- اگر دوزخ کے لئے بنا ہے تو دوزخیوں کے سے کام کرے گا)-

وَقَدْ يُسِّرَلَهٗ طَهُوْرٌ- آپ کے لئے وضو کا پانی رکھا گیا-

قَدْ تَيَسَّرَا لِلْقِتَالِ- دونوں جنگ کے لئے مستعد ہو گئے-

قَدْ صَحِبَهٗ وَ رَاٰی تَيْسِيْرَهٗ- آپ کی صحبت میں رہا اور آپ نے اپنی امت کے لئے جو آسانی رکھی ہے اس کو دیکھا-

سُئِلْتَ مَا هُوَ اَيْسَرُ- تجھ سے تو دنیا میں وہ بات چاہی گئی تھی جو بہت آسان تھی (یعنی توحید الٰہی)-

بَعْدَ الرُّكُوْعِ يَسِيْرًا- رکوع کے بعد چند روز تک (ایک ماہ تک)-

يَسَرَتِ الْغَنَمُ- بکریاں جننے کو ہیں-

اَتَيَسَّرُ عَلَى الْمُوْسِرِ- میں مال دار پر آسانی کرتا ہوں-

قَدْ يَسَّرَتْ جُنْدًا- اس نے ایک لشکر تیار کیا-

تَيَسَّرُوْا لِلْقِتَالِ- جنگ کے لئے تیار ہو گئے-

اَقْبَلُ الْمَيْسُوْرَ- میں جو آسانی سے مل جائے اس کو لے لیتا ہوں-

فَلْيَنْفُثْ عَنْ يَّسَارِهٖ- بائیں طرف تھو تھو کرے-

اِطْعَنُوا الْيُسْرَ- منہ کے سامنے برچھا مارو-

اِنَّ الْمُسْلِمَ مَالَمْ يَغْشَ دَنَاءَةً يَخْشَعُ لَهَا اِذَا ذُكِرَتْ وَتُغْرِيْ بِهٖ لِئَامَ النَّاسِ كَالْيَاسِرِ الْفَالِجِ- مسلمان جب تک کوئی دناءت (حقارت) کا کام ایسا نہ کرے جس کا ذکر آتے وقت وہ شرمندہ ہو جھک جائے اور بدکار لوگ اس کو اغوا کریں اس جوا کھیلنے والے کی طرح ہے جو کھیل میں غالب آئے-

اَلشِّطْرَنْجُ مَيْسِرُ الْعَجَمِ- شطرنج عجمی لوگوں کا جوا ہے (یعنی ہار جیت کی شرط لگا کر کھیلی جائے- جس کھیل میں ہار جیت کی شرط ہو وہ جوا ہے یہاں تک کہ بچوں کا بادام سے کھیلنا)-

كَانَ عُمَرُ اَعْسَرَ اَيْسَرَ- (روایت ایسی ہی ہے اور صحیح اَعْسَرَ يَسَرَ ہے یعنی دونوں ہاتھ سے کام کرتے تھے اس کو اَضْبَطُ بھی کہتے ہیں)-

تَخْدِيْ عَلٰى يَسَرَاتٍ وَّهِيَ لَاحِقَةٌ- قدموں پر دوڑتی ہے اور اس کا پیٹ دبلا ہے-

لَابَأْسَ اَنْ يُّعَلَّقَ الْيُسْرُ عَلَى الدَّابَّةِ- جانور پر اس کا پیشاب رواں کرنے کے لئے اگر لکڑی لٹکائی جائے تو کچھ قباحت نہیں-

اَلدِّيْنُ يَسَرٌ- دین آسان ہے-

وَلٰكِنْ عَنْ يَّسَارِهٖ اَوْ تَحْتَ قَدَمَيْهِ- بائیں طرف تھوکے (اگر نماز میں تھوک آ جائے) یا پاؤں کے تلے-

ثَلٰثٌ مَّنْ كُنَّ فِيْهِ حَاسَبَهُ اللّٰهُ حِسَابًا يَّسِيْرًا- تین باتیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالیٰ آسانی سے اس کا حساب لے گا (صحابہؓ نے پوچھا وہ تین باتیں کیا ہیں؟ آپ نے فرمایا جو تجھ کو محروم کرے تو اس کو دے اور جو تجھ سے ناطہ قطع کرے تو اس سے جوڑے اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اس کو معاف کر دے)-

اَلْاِسْلَامُ يَسِيْرُ الْمِضْمَارِ- اسلام کا وقت قلیل ہے (اخیر میں دنیا میں آیا جب دنیا کا اکثر حصہ گزر چکا تھا)-

اِنَّ الْكَيِّسَ لَدَى الْحَقِّ يَسِيْرٌ- عقل مند آدمی حق بات کو آسانی سے قبول کر لیتا ہے-

قِلَّةُ الْعِيَالِ اِحْدَى الْيَسَارَيْنِ- بال بچے کم ہونا دو تونگریوں میں سے ایک تونگری ہے-

بابُ الياء مع الطاء

يَطْبُ طَيْبٌ کا قلب ہے-

عَلَيْكُمْ بِالْاَسْوَدِ مِنْهُ فَاِنَّهٗ اَيْطَبُهٗ- اس میں سے کالے کالے چنو وہ عمدہ قسم ہے (اس کی اصل میں اَطْيَبُهٗ تھا اس کو الٹ کر اَيْطَبُهٗ کر لیا- جیسے جَذَبَ سے جَبَذَ)-

بابُ الياء مع العين

يَعْرٌ- وہ بکری کا بچہ جو ایک گڑھے کے پاس باندھ دیا جاتا

ہے اس کی آواز سن کر بھیڑیا یا شیر آتا ہے اور گڑھے میں گر پڑتا ہے۔

يُعَارٌ - بکری کی آواز۔

لَايَجِيْئُ اَحَدُكُمْ بِشَاةٍ لَهَا يُعَارٌ - کوئی تم میں سے (قیامت کے دن) بکری نہ لائے جو آواز کر رہی ہو (یعنی وہ بکری جو اس نے زکوٰۃ کی تحصیل یا لوٹ کے مال میں سے چرائی ہو)۔

بِشَاةٍ تَيْعِرُ - ایک بکری جو آواز کرتی ہو۔ (ایک روایت میں لَهٗ ثُغَاءٌ ہے معنی وہی ہیں)۔

اِنَّ لَهُمُ الْيَاعِرَةُ - بکریاں ان کی ہیں۔

مَثَلُ الْمُنَافِقِ كَالشَّاةِ الْيَاعِرَةِ بَيْنَ الْغَنَمَيْنِ - منافق کی مثال اس بکری کی سی ہے جو دو گلوں کے درمیان آواز کر رہی ہو (کبھی ادھر جائے کبھی ادھر مشہور روایت اَلْعَائِرَةِ ہے لیکن امام احمد کی مسند میں یوں ہی مروی ہے)۔

تَرْوِيْهِ فِيْقَةُ الْيُعْرَةِ - اس کو ایک بکری کے بچہ کا دودھ سیراب کر دیتا ہے (بہت کم خوراک ہے)۔

فِيْقَةٌ - وہ دودھ جو دونوں مرتبہ دوہنے کے درمیان تھن میں جمع ہو۔

وَعَادَ لَهَا الْيَعَارُ مُجْرَنْثِمًا - اور یعار (قحط کی وجہ سے) اکٹھا ہو گیا ہے (یعار ایک درخت ہے جس کو اونٹ کھاتا ہے مشہور روایت يَرَاعٌ ہے جو اوپر گزر چکی)۔

يَعْسُوْبٌ - شہد کی مکھیوں کا سردار۔

اَنَا يَعْسُوْبُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمَالُ يَعْسُوْبُ الْكُفَّارِ يَا يَعْسُوْبُ الْمُنَافِقِيْنَ - (حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا) میں تو مومنوں کا سردار ہوں اور کافروں اور منافقوں کا سردار مال ہے (وہ مال کی پناہ لیتے ہیں اور مومن میری پناہ لیتے ہیں)۔

يَعْفُوْرٌ - ہرن کا بچہ اور نیل گائے کا بچہ (بعض نے کہا ہرنا اس کی جمع يَعَافِيْرُ ہے)۔

يَعْقُوْبٌ - چکور۔

حَتّٰى اِذَا صَارَ مِثْلَ عَيْنِ الْيَعْقُوْبِ اَكَلْنَا هٰذَا وَشَرِبْنَا هٰذَا - جب چکور کی آنکھ کی طرح صاف اور پاکیزہ ہو گیا تو ہم نے یہ کھایا یا پیا۔

صُنِعَ لَهٗ طَعَامٌ فِيْهِ الْحَجَلُ وَالْيَعَاقِيْبُ وَهُوَ مُحْرِمٌ - حضرت عثمانؓ احرام باندھے ہوئے تھے ان کے لئے کھانا تیار کیا گیا جس میں چکور تھا اور چکوریں۔

يَعْلُوْلٌ - تلے اوپر ابر یا حباب۔

مِنْ صَوْبِ سَارِيَةٍ بِيْضٍ يَّعَالِيْلَ - ساریہ کی طرف سے سفید تہہ بہ تہہ ابر۔

يَعُوْقٌ - حضرت نوحؑ کی قوم کا ایک بت تھا (جیسے يَغُوْث ان کا ذکر قرآن شریف میں ہے)۔

بابُ الياء مع الفاء

يَفْعٌ - بیس سال کے قریب عمر ہونا یا بلوغ کے قریب ہونا، چڑھنا۔

اِيْفَاعٌ - بمعنی يَفْعٌ ہے۔

تَيَفُّعٌ - ٹیلہ یا بلندی پر چڑھنا۔

يَفَاعٌ - ٹیلہ، ٹیکرہ یا بلند زمین۔

خَرَجَ عَبْدُالْمُطَّلِبِ وَمَعَهٗ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَقَدْ اَيْفَعَ اَوْ كَرَبَ - عبدالمطلب نکلے آنحضرتؐ بھی ان کے ساتھ تھے۔ آپ بلوغ کے قریب تھے یا اس کے نزدیک۔

اِنَّ هٰهُنَا غُلَامًا يَفَاعًا لَمْ يَحْتَلِمْ - اس جگہ ایک لڑکا ہے بلوغ کے قریب لیکن ابھی بالغ نہیں ہوا ہے۔

لَايُحِبُّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ كَذَا وَكَذَا وَلَا وَلَدُ الْمُيَافَعَةِ - امام جعفر صادقؒ نے فرمایا ہم اہل بیت سے ایسے ایسے لوگ محبت نہیں رکھتے (ان کا ذکر کیا) اور نہ جو ولد الحرام ہو (وہ بھی ہم سے محبت نہیں رکھتا)۔

يَافَعَ الرَّجُلُ جَارِيَةَ فُلَانٍ - اس نے فلاں شخص کی چھوکری سے زنا کیا۔

اَلْاِمَامُ النَّارُ عَلٰى يَفَاعٍ - امام بلندی پر ایک آگ کی طرح ہے (کہ اس کی روشنی دور تک پھیلتی ہے)۔

يَفَنٌ - بوڑھا پھونس۔

اَيُّهَا الْيَفَنُ الَّذِىْ قَدْ لَهَزَهُ الْقَتِيْرُ - ارے بوڑھے پھونس جس کو بڑھاپے نے دے مارا -

بابُ الياء مع القاف

يَقْطِيْنَ - ہر وہ بیل جس کی شاخ نہ ہو اور کدو -

يَقَظٌ - بیدار ہونا جاگنا (جیسے يَقَاظَةٌ ہے) -

تَيْقِيْظٌ اور اِيْقَاظٌ - جگانا -

تَيَقُّظٌ اور اِسْتِيْقَاظٌ - جاگنا (عرب لوگ کہتے ہیں: رَجُلٌ يَقِظٌ اور يَقُظٌ اور يَقْظَانٌ یعنی عقل مند سمجھدار آدمی ہے) -

اِذَا اسْتَيْقَظَ اَحَدُكُمْ فَلَا يَغْمِسْ يَدَهٗ فِى الْاِنَاءِ - جب تم میں سے کوئی سو کر جاگے تو اپنا ہاتھ پانی کے برتن میں نہ ڈالے (بلکہ ہاتھ دھو کر پھر پانی میں ڈالے شاید اس میں نجاست لگ گئی ہو) -

اَيْقِظُوْا صَوَاحِبَ الْحُجَرِ - حجرے والیوں کو جگاؤ - (یعنی بیویوں کو) -

اِذَا نَامَ لَمْ يُوْقَظْ - آنحضرتؐ جب سو جاتے تو جگائے نہ تے (کوئی آپ کو بیدار نہ کرتا یہاں تک کہ آپ خود ہی اٹھ یں کیونکہ سوتے میں وحی آنے کا احتمال تھا دوسرے ادب کے ف سمجھتے تھے) -

اَوَّلُ مَنِ اسْتَيْقَظَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - سب سے پہلے آنحضرتؐ ہی جاگے (ایک روایت میں لوگوں کا پہلے جاگنا منقول ہے اور شاید یہ دو واقعہ ہوں) -

اِنَّ عَيْنَهٗ نَائِمَةٌ وَّالْقَلْبُ يَقْظَانٌ - آپ کی آنکھ سو رہی ہے لیکن دل بیدار ہے -

يُوْقِظُ اَهْلَهٗ فِى الْعَشْرِ الْاَوَاخِرِ - آنحضرتؐ رمضان کی آخری دس راتوں میں اپنی بیویوں کو جگا دیتے - (تاکہ زیادہ عبادت کریں - کیونکہ یہ راتیں دوسری راتوں سے افضل ہیں) -

لَايَرْقُدُ مِنْ لَّيْلٍ وَّلَا نَهَارٍ فَيَسْتَيْقِظُ اِلَّا اَنْ يَّتَسَوَّكَ قَبْلَ اَنْ يَّتَوَضَّاَ - آنحضرتؐ جب رات یا دن کو سو کر جاگتے تو وضو کرنے سے پہلے مسواک کر لیتے -

يَقَقٌ یا يِقِقٌ - بہت سفید -

يُقُوْقَة - سفیدی -

بِيْضٌ يَقَائِقُ - سفید براق چیزیں یا آدمی یا جانور -

وَلَفَّهٗ فِىْ بَيْضَاءَ كَاَنَّهَا الْيَقَقُ - اور ان کو سفید میں لپیٹا گویا وہ سفید براق تھی -

لَمَّا اُسْرِىَ بِىْ اِلَى السَّمَاءِ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَاَيْتُ فِيْهَا فِيْعَانًا يَقَقًا - جب مجھ کو آسمان پر لے گئے تو میں بہشت میں گیا وہاں میں نے سفید براق میدان دیکھے -

يَقْنٌ یا يَقَنٌ - ثابت ہونا، واضح ہونا، جاننا، تحقیق کرنا (جیسے اِيْقَانٌ اور اِسْتِيْقَانٌ اور تَيَقُّنٌ ہے) -

يَاْتِيْكَ بِالْيَقِيْنِ - موت لائے گا -

اَوَّلُ اِصْلَاحِ هٰذِهِ الْاُمَّةِ الْيَقِيْنُ وَالزُّهْدُ - اس امت کی اصلاح کا شروع یقین اور زہد سے ہے - (جب اللہ تعالیٰ پر یقین ہوگا کہ وہ روزی کا ضامن ہے تو پھر دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوگی جس کو زہد کہتے ہیں) -

لَمْ يُقْسَمْ بَيْنَ النَّاسِ اَقَلَّ مِنَ الْيَقِيْنِ - یقین سب چیزوں سے کم لوگوں میں تقسیم کیا گیا ہے (یعنی یقین کرنے والے دنیا میں کم ہیں) -

هٰذَا مَقْعَدُكَ عَلَى الْيَقِيْنِ - یہ تیرا ٹھکانا ہے تو یقین پر تھا -

بابُ الياء مع اللام

يَلَمْلَمُ - ایک مقام کا نام ہے یمن والوں کا میقات ہے مکہ سے دو منزل پر اس کو اَلَمْلَمُ بھی کہتے ہیں -

يَلْيَلُ - ایک وادی ہے ینبوع میں -

بابُ الياء مع الميم

يَمٌّ - سمندر، دریا -

مَا الدُّنْيَا فِى الْاٰخِرَةِ اِلَّا مِثْلَ مَايَجْعَلُ اَحَدُكُمْ اِصْبَعَهٗ فِى الْيَمِّ فَلْيَنْظُرْ بِمَ يَرْجِعُ - دنیا کی نسبت آخرت سے ایسی ہے جیسے کوئی سمندر میں انگلی ڈالے پھر دیکھے کہ کتنا پانی لے کر لوٹتی ہے جتنا پانی انگلی میں آئے اس کو جو سمندر سے نسبت

ہے وہی دنیا کو آخرت سے ہے۔

تَیْمِیْمٌ - قصد کرنا - (جیسے تَیَمُّمٌ) اور نماز کے لئے منہ اور ہاتھوں پر مٹی لگانا جب پانی نہ ملے۔

یَمَامٌ - وحشی کبوتر۔

یَوْمُ الْیَمَامَةِ - یمامہ کا دن - جہاں مسیلمہ کذاب کے لوگوں سے جنگ ہوئی تھی۔

اِمْضِ یَمَامِیْ - میرے آگے چل۔

اَلتَّیَمُّمُ ضَرْبَةٌ لِلْوَجْهِ وَالْكَفَّیْنِ - تیمم ایک بار ہاتھ مارنا ہے منہ اور دونوں پہنچوں کے لئے۔

فَیَمَّمْتُ لَهَا التَّنُّوْرَ یا فَتَیَامَمْتُ - میں نے اس کو تنور میں ڈالنے کا قصد کیا۔

فَانْطَلَقْتُ اَتَاَمَّمُ - میں چلا قصد کرتا تھا۔

یَمَامَه - ایک ٹکڑا ہے عرب کے ملک کا حجاز کے پورب کی طرف اس کا بڑا شہر حجر الیمامہ ہے۔

یَمْنٌ - مبارک کرنا' داہنی طرف لے جانا۔

یُمْنٌ اور مَیْمَنَةٌ - مبارکی۔

مَیْمُوْنٌ - مبارک۔

تَیْمِیْنٌ - داہنی طرف لے جانا' برکت دینا' یمن میں آنا۔

مُیَامَنَةٌ - داہنی طرف جانا' یمن کی راہ لینا۔

اِیْمَانٌ - یمن کی راہ لینا' داہنی طرف آنا۔

تَیَمُّنٌ - مر جانا' برکت لینا' یمن والا ہونا' داہنی طرف سے شروع کرنا (جیسے تَیَامُنٌ ہے)۔

اَلْاِیْمَانُ یَمَانٍ وَالْحِكْمَةُ یَمَانِیَّةٌ - ایمان یمن سے نکلا ہے اور حکمت بھی یمن ہی کی ہے (کیونکہ ایمان مکہ سے شروع ہوا اور مکہ تہامہ کی زمین ہے اور تہامہ یمن میں داخل ہے اسی لئے کعبہ کو کعبۂ یمانیہ کہتے ہیں - بعض نے کہا انصاری لوگوں کا اصل وطن یمن تھا انھوں نے ہی دین کی مدد کی تو گویا ایمان یمن ہی کا ہوا - بعض نے کہا آپ نے یہ حدیث تبوک میں فرمائی اور یمن کی طرف اشارہ کیا اور مراد آپ کی مکہ اور مدینہ سے تھی۔

مترجم: کہتا ہے ممکن ہے کہ آنحضرتؐ کی مراد یہ ہو کہ یمن والے اپنی خوشی سے اسلام لائے اس لئے عمدہ ایمان انہی کا ہوا یا یہ مقصود ہو کہ اخیر زمانے میں ایمان کی قوت یمن میں رہ جائے گی)۔

بَیْنَ الْعَمُوْدَیْنِ الْیَمَانِیَّیْنِ - دو یمنی رکنوں کے درمیان (یعنی حجر اسود اور رکن یمانی)۔

لَاتَمَسَّ اِلَّا الْیَمَانِیَّیْنِ - طواف میں کعبہ کے دو ہی یمانی رکنوں کا استلام کر۔

اَلْحَجَرُ الْاَسْوَدُ یَمِیْنُ اللّٰهِ فِیْ اَرْضِه - حجر اسود کیا ہے گویا اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ ہے اس کی زمین میں (معمول ہے کہ بادشاہ کا ہاتھ چومتے ہیں اسی طرح دنیا میں حجر اسود کو چومتے ہیں)۔

وَكِلْتَا یَدَیْهِ یَمِیْنٌ - پروردگار کے دونوں ہاتھ داہنے ہیں (یہ نہیں کہ مخلوقات کی طرح بایاں ہاتھ کمزور ہو اس کے دونوں ہاتھ یکساں زور اور قوت رکھتے ہیں تو گویا دونوں داہنے ہوئے)۔

یُعْطَی الْمُلْكَ بِیَمِیْنِهٖ وَالْخُلْدَ بِشِمَالِهٖ - بادشاہت اس کے داہنے میں دی جائے گی اور ہمیشہ زندہ رہنا اس کے بائیں ہاتھ میں۔

خَرَجَا یَرْعَیَانِ نَاضِحًا لَّهُمَا قَالَ لَقَدْ اَلْبَسَتْنَا اُمُّنَا نُقْبَتَهَا وَزَوَّدَتْنَا یُمَیْنَتَیْهَا مِنَ الْهَبِیْدِ كُلَّ یَوْمٍ - (حضرت عمرؓ جاہلیت کے زمانے میں اپنے افلاس کا حال بیان کرتے ہیں کہ میں اور میری ایک بہن دونوں ایک اونٹ چرانے کو نکلے اور ہماری ماں نے ہم کو ایک بے نیفہ کا پاجامہ اپنا پہنا دیا تھا اور دو مٹھیاں داہنے ہاتھ سے اندرائن کی ہم کو دیا کرتیں یہ ہمارا توشہ تھا۔

وَفِیْ تَفْسِیْرِ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ فِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی كٓهٰیٰعٓصٓ هُوَ كَافٍ هَادٍ یَمِیْنٌ عَزِیْزٌ صَادِقٌ - سعید بن جبیر نے کھیعص کی تفسیر یوں کی ہے - کاف سے کافی ھا سے ہادی یا سے یمین عین سے عزیز صاد سے صادق مراد ہے - یمین کے معنی برکت والا - اللہ تعالیٰ کو یامن اور یمین کہتے ہیں۔

حُسْنُ الْمَلِكَةِ یُمْنٌ - خوش خلقی برکت کا سبب ہوتی ہے (خوش خلقی سے لوگ راضی ہوتے ہیں - احسان اور سلوک کرتے ہیں خوش خلق کو برکت اور فراغت حاصل ہوتی ہے)۔

كَانَ يُحِبُّ التَّيَامُنَ فِيْ جَمِيْعِ اَمْرِهٖ مَا اسْتَطَاعَ- آنحضرتؐ تمام کاموں میں جہاں تک ہوسکتا داہنی طرف سے شروع کرنا پسند کرتے تھے-

كَانَ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِيْ تَنَعُّلِهٖ- آنحضرتؐ کو جوتا پہننے میں پہلے داہنے پاؤں میں پہننا پسند تھا (اسی طرح کنگھی کرنے میں داہنی طرف سے شروع کرنا اور وضو اور غسل میں اور سرمہ لگانے میں' ناخن کترانے میں' موزہ پہننے میں مسجد میں پاؤں رکھنے میں غرض کل کاموں میں)-

يُحِبُّ التَّيَمُّنَ مَا اسْتَطَاعَ فِيْ شَانِهٖ كُلِّهٖ فِيْ طُهُوْرِهٖ وَ تَرَجُّلِهٖ وَتَنَعُّلِهٖ- آنحضرتؐ داہنی طرف سے شروع کرنا طہارت اور کنگھی اور جوتا پہننے میں پسند کرتے جہاں تک ہوسکتا اسی طرح اپنے ہر ایک کام میں-

كَانَ يَجْعَلُ يَمِيْنَهٗ لِطَعَامِهٖ وَ شَرَابِهٖ وَ ثِيَابِهٖ- آنحضرتﷺ اپنے کھانے اور پینے اور کپڑا پہننے کے لئے داہنے ہاتھ کو رکھتے-

اَلْبَابُ الْاَيْمَنُ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ- باب ایمن بہشت کا ایک دروازہ ہے (بعض نے کہا وہ آٹھواں دروازہ ہے جس میں سے لوگ بلا حساب و کتاب داخل ہوں گے)-

تَيَامَنَ مِنْهُمْ سِتَّةٌ- چھ ان میں سے یمن کی طرف گئے-

وَتَشَاءَمَ- اور شام کی طرف گئے-

ثُمَّ تَشَائَمَتْ- پھر شام کی طرف ہوجائے-

بَدَاَ بِمَيَامِنِهٖ- داہنی سمتوں سے شروع کیا (یعنی داہنی آستین دامن وغیرہ سے)-

عَلٰى مَنَابِرَ عَنْ يَّمِيْنِ الرَّحْمٰنِ- منبروں پر پروردگار کے داہنی طرف-

يَامِنْ بِاَصْحَابِكَ وَ شَائِمْ- اپنے لوگوں کو داہنی طرف لے جا اور بائیں طرف-

فَابْدَأُوْا بِمَيَامِنِكُمْ يا بِاَيَامِنِكُمْ- داہنی جانبوں سے شروع کرو-

فَاِنَّ عَنْ يَّمِيْنِهٖ مَلَكًا- (نماز میں داہنی طرف نہ تھوکے کیونکہ داہنی طرف ایک فرشتہ ہوتا ہے (جو نیکیاں لکھتا ہے اور برائیوں کا لکھنے والا فرشتہ جو بائیں طرف رہتا ہے نماز پڑھتے وقت علیحدہ ہوجاتا ہے کیونکہ جب تک نماز میں ہے برائی نہیں ہوتی- بعض نے کہا یہ ایک اور فرشتہ ہے کرام کاتبین کے علاوہ)-

فَنَامَ عَلٰى يَمِيْنِهٖ- داہنی کروٹ پر سوئے-

جَعَلَهٗ فِيْ يَدِهِ الْيُمْنٰى- انگشتری کو آپ نے داہنے ہاتھ کی انگلی میں پہنا (بعض نے کہا آنحضرتؐ کا آخری فعل بائیں ہاتھ میں پہننا تھا- لیکن صحیح یہ ہے کہ داہنے ہاتھ پہننا افضل ہے)-

رِيْحًا مِّنْ قِبَلِ الْيَمَنِ- یمن کی طرف سے ایک ہوا (ایک روایت میں شام کی طرف سے منقول ہے تو شاید دو ہوائیں چلیں گی یا یمن یا شام سے شروع ہوکر پھر شام یا یمن کی طرف ہوجائیں گی)-

فَيَنْظُرُ اَيْمَنَ مِنْهُ فَلَا يَرٰى اِلَّا مَا قَدَّمَ- پھر داہنی طرف دیکھے گا تو وہی اعمال نظر آئیں گے جو اس نے دنیا میں کئے تھے-

يَمِيْنُكَ عَلٰى مَا يُصَدِّقُكَ بِهٖ صَاحِبُكَ- تیری قسم کا وہی مطلب رہے گا جو قسم دینے والے نے یعنی تیرے ساتھی نے سچ سمجھا ہے (مطلب یہ ہے کہ قسم میں توریہ کرنا اور دوسرا مطلب مراد رکھنا اور جس نے اس کو قسم دلائی ہے اس کو دھوکا دینا کچھ مفید نہ ہوگا- قسم اسی مطلب پر رہے گی جس پر قسم دلانے والے نے دلائی ہے یہ اس صورت میں ہے جب قاضی یا مدعی شرع کے موافق کسی کو قسم دلائے- لیکن اگر کوئی ظلم کی راہ سے قسم دلائے تو اس میں توریہ ہوسکتا ہے)-

عَرَضَ عَلٰى قَوْمِ الْيَمِيْنَ فَاسْرَعُوْا فَاَسْهَمَ- کچھ لوگوں سے قسم کھانے کو کہا- انھوں نے جلدی سے قسم کھالی (اور گواہ نہ تھے ہر ایک نے قسم سے بیان کیا کہ یہ چیز میری ہے) آخر قرعہ ڈالا (جس کے نام پر قرعہ نکلا اس کو وہ چیز دلا دی)-

فَاَمَرَهُمْ اَنْ يَّتَيَامَنُوْا عَنِ الْغَمِيْمِ- آپ نے یہ حکم دیا کہ غمیم سے (جو ایک مقام ہے) داہنی طرف مڑ جائیں-

مَنْ حَلَفَ عَلٰى يَمِيْنٍ فَرَاٰى غَيْرَهَا خَيْرًا مِّنْهَا- جس نے ایک بات پر قسم کھائی پھر اس کے خلاف کرنا بہتر

معلوم ہوا۔

لَا اَحْلِفُ عَلٰی یَمِیْنٍ۔ میں کسی بات پر قسم نہیں کھاتا۔

لَیَمِیْنُکَ لَئِنِ ابْتَلَیْتَ لَقَدْ عَافَیْتَ وَلَئِنْ اَخَذْتَ لَقَدْ اَبْقَیْتَ۔ خدا کی قسم اگر تو نے بلا میں ڈالا تو ایک مدت تک تندرستی بھی دی اگر تو نے اعضاء بے کار کر دیئے تو آنکھ اور عقل باقی رکھی۔

اِنَّهٗ عَلَیْهِ السَّلَامُ کُفِّنَ فِیْ یُمْنَةٍ۔ آنحضرت ﷺ کو یمن کی چادر میں کفن دیا گیا۔

یُمْنُ الْخَیْلِ فِیْ شُقْرِهَا۔ برکت اشقر (سرخ گھوڑے میں ہے (اسی طرح کمیت میں بھی۔ جیسے دوسری روایت میں ہے)۔

فَنَامَ عَلٰی یَمِیْنِهٖ ثُمَّ قَرَأَ مِاْئَةَ مَرَّةٍ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ الحدیث۔ داہنی کروٹ پر لیٹے پھر سو بار قل ہو اللہ احد پڑھے (تو قیامت کے دن) پروردگار فرمائے گا۔ میرے بندے داہنی طرف جاو ہیں بہشت ہے۔

اَلْاَیْمَنُ فَالْاَیْمَنُ۔ داہنا شخص پھر جو اس کی داہنی طرف ہو پھر جو اس کی داہنی طرف ہو یہ پہلے پینے کا حق رکھتے ہیں (جب سب داہنے والوں سے فراغت ہو جائے تو اب پیالہ اس کو دے جو بائیں طرف بیٹھا ہے)۔

اَلْحَجَرُ یَمِیْنُ اللّٰهِ یُصَافِحُ بِهَا مَا یَشَاءُ مِنْ عِبَادِهٖ۔ حجر اسود اللہ تعالیٰ کا داہنا ہاتھ ہے جس بندے سے چاہتا ہے اس سے مصافحہ کرتا ہے۔

لَا یَمِیْنَ لِوَلَدٍ مَعَ وَالِدِهٖ وَلَا لِمَمْلُوْكٍ مَّعَ مَوْلَاهُ وَلَا لِلْمَرْاَةِ مَعَ زَوْجِهَا وَلَا نَذْرَ فِیْ مَعْصِیَةٍ وَّلَا یَمِیْنَ فِیْ قَطِیْعَةِ رَحِمٍ۔ بچہ کو قسم بلا اجازت اس کے باپ کے، اور غلام کی بلا اجازت اس کے مالک کے اور عورت کی بلا اجازت خاوند کے درست نہ ہوگی (بلکہ لغو اور باطل ہوگی تو اس میں کفارہ لازم نہ آئے گا) اسی طرح گناہ کے کام کی منت ماننا (مثلاً شراب پینے کی) درست نہ ہوگا۔ اسی طرح ناطہ توڑنے کی قسم بھی صحیح نہ ہوگی۔

اُمُّ اَیْمَنَ۔ آنحضرتؐ کی کھلائی تھیں۔ آپ نے ان کا نکاح زید بن حارثہ سے کر دیا تھا۔ انھیں کے پیٹ سے اسامہ بن زید پیدا ہوئے اور صاحب مجمع البحرین نے صریح غلطی کی جو ام المومنین میمونہؓ کو ام ایمن کی دختر سمجھا۔

بابُ الیاء مع النّون

یَنْبُعُ۔ ایک بستی ہے جو مدینہ سے سات منزل پر ساحل سمندر پر واقع ہے۔

یَنْعٌ یا یُنْعٌ یا یُنُوْعٌ۔ پک جانا، توڑنے کے لائق ہو جانا۔

یَنْعٌ اور یَنْعَةٌ۔ سرخ عقیق۔

دَمٌ یَانِعٌ۔ سرخ خون۔

اِنْ جَاءَتْ بِهٖ اُحَیْمِرَ مِثْلَ الْیَنْعَةِ۔ اگر چھوٹا سرخ بچہ عقیق کی طرح جنے۔

مِنَّا مَنْ اَیْنَعَتْ لَهٗ ثَمَرَتُهٗ فَهُوَ یَهْدِبُهَا۔ بعض لوگ تو ہم میں ایسے ہیں کہ ان کا میوہ پک گیا (تیار ہو گیا) وہ اس کو چن رہے ہیں۔

اِنِّیْ اَرٰی رُؤُسًا قَدْ اَیْنَعَتْ وَحَانَ قِطَافُهَا۔ میں دیکھتا ہوں کتنی کھوپڑیاں پک گئی ہیں اب ان کے توڑنے کا وقت آ پہنچا ہے (یہ حجاج بن یوسف کا قول ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ بہت سے لوگ قتل کے قابل ہیں)۔

بِنَا اَیْنَعَتِ الثِّمَارُ۔ ہم اہل بیت کی برکتوں سے میوے پکے ہیں۔

یَنِیْعٌ اور یَانِعٌ۔ پختہ۔

اَلتَّمَرُ یَانِعٌ وَالنَّاطُوْرُ غَیْرُ مَانِعٍ۔ کھجور پختہ اور تیار ہے اور باغ کا نگہبان روکتا نہیں۔

بابُ الیاء مع الواو

یُوْحِ یا یُوْحٰی۔ سورج۔

هَلْ طَلَعَتْ یُوْحِ۔ کیا سورج نکلا (ایک روایت میں بُوْحِ ہے بائے موحدہ سے اس سے بھی مراد سورج ہے کیونکہ وہ ظاہر اور نمودار ہوتا ہے یُوْحِ مبنی ہے کسرہ پر)۔

یَوْمٌ۔ دن۔ یعنی صبح صادق سے لے کر سورج ڈوبنے تک

کا وقت اور سورج ڈوبنے سے صبح صادق تک کے وقت کو لَیْلٌ کہتے ہیں-

مُیَاوَمَۃٌ- روزینہ مقرر کرنا (جس کو یومیہ کہتے ہیں)-

اَلسَّائِبَۃُ وَالصَّدَقَۃُ لِیَوْمِھِمَا- سائبہ اور صدقہ اپنے دن کے لئے ہے (یعنی قیامت کے دن اس کا اجر ملے گا (سائبہ سے یہاں آزاد کیا ہوا غلام مراد ہے اور جو چیز اللہ تعالیٰ کی راہ میں دی جائے)-

سِرْ اِلَی الْعِرَاقِ غِرَارَ النَّوْمِ طَوِیْلَ الْیَوْمِ- (عبدالملک بن مروان نے حجاج بن یوسف سے کہا) تو ملک عراق کی طرف جا بہت کم سوتا ہوا دن کو لمبا کرتا ہوا (یعنی جلدی جلدی منزلیں طے کرتا ہوا ("غرار النوم طویل الیوم" اس کو کہتے ہیں جس سے ایک کام بہت کوشش اور مستعدی کے ساتھ کرانا منظور ہوتا ہے)-

تِلْکَ اَیَّامُ الْھَرَجِ- یہ تو قتل کا زمانہ ہے (یہاں ایام سے اوقات مراد ہیں)-

اَلَیْسَ یَوْمَ النَّحْرِ- کیا یہ یوم النحر نہیں ہے؟-

اَنْ لَّا اَتَزَوَّجَ یَوْمِیْ ھٰذَا- اس وقت مجھ کو نکاح کرنا مناسب نہیں معلوم ہوتا-

اِلَّا یَوْمَنَا ھٰذَا- مگر ہمارا یہ دن-

اَلْحَیْضُ یَوْمٌ اِلٰی خَمْسَ عَشْرَۃَ- حیض کی مدت ایک دن سے لے کر پندرہ دن تک ہے-

فَتُوُفِّیَ فِیْ یَوْمِیْ- آنحضرتؐ میری باری کے دن گزر گئے (وفات پائی- یہ ام المومنین حضرت عائشہؓ نے حساب کی رو سے کہا یعنی اگر آپ تندرست رہ کر باری باری ایک ایک بیوی کے پاس رہتے تو اس دن میری باری کا دن ہوتا- اس تاویل کی وجہ یہ ہے کہ آنحضرتؐ نے تو بیماری میں حضرت عائشہؓ کے گھر رہنے کی اجازت دوسری بیویوں سے لے لی تھی اور آپ بیماری بھر انہی کے پاس رہے)-

ھٰذَا یَوْمُکَ- یہ تیرا وقت ہے-

یَوْمُ اَبِیْ جَنْدَلٍ- حدیبیہ کا دن-

یَوْمٌ کَسَنَۃٍ وَ یَوْمٌ کَشَھْرٍ- ایک دن سال بھر کا اور ایک دن ایک مہینہ کا-

وَالْحِفْظُ لِاَیَّامِھَا- عرب کے واقعات یاد رکھنا-

یَوْمُ الْقِیَامَۃِ- قیامت کا دن-

اَلدُّنْیَا یَوْمٌ وَّ لَنَافِیْھَا صَوْمٌ- دنیا کی مدت ایک دن ہے (آخرت کے مقابل) اور ہم نے اس میں روزہ رکھ لیا ہے اپنی سب خواہشوں کو آخرت میں پورا کریں گے- وہاں روزہ کھولیں گے)-

لَاتَعَادُوا الْاَیَّامَ فَتُعَادِیْکُمْ- ایام سے (یعنی حضرت محمدؐ اور ائمہ اہل بیت سے) دشمنی نہ رکھو ورنہ وہ (آخرت میں) تم سے دشمنی کریں گے (مجمع البحرین میں ہے کہ امام ابوالحسن نے کہا سبت حضرت محمدؐ کا نام ہے اور احد حضرت علیؓ کا اور اثنین امام حسن و امام حسینؓ کا ثلاث علی بن حسین محمد بن علی جعفر بن محمد کا اور اربعاء موسیٰ بن جعفر اور علی بن موسیٰ اور محمد بن علی اور میں اور خمیس میرا بیٹا حسن اور جمعہ میرا پوتا)-

اَلْحَمَّامُ یَوْمٌ وَ یَوْمٌ لَّایُکْثِرُ اللَّحْمَ- ایک دن بیچ حمام کرنے سے گوشت بہت پیدا ہوتا ہے-

اَلْاَیَّامُ اَیَّامُ اللّٰہِ- سب دن اللہ کے ہیں (ان میں کوئی منحوس نہیں)-

اَیَّامُ اللّٰہِ- اللہ تعالیٰ کے عذاب جو اس نے اگلی امتوں پر بھیجے تھے-

بابُ الیاء مع الھاء

یَھَابُ یا اَھَابُ- ایک موضع کا نام ہے مدینہ کے قریب-

یَھْمَاءُ- وہ جنگل جہاں آدمی کو راستہ نہ ملے نہ اس میں پانی ہو نہ کوئی نشان، علامت-

کَانَ یَتَعَوَّذُ مِنَ الْاَ یْھَمَیْنِ- آنحضرتؐ پانی کے بہاؤ اور آگ سے پناہ مانگتے تھے (کیونکہ ان دونوں میں آدمی کا نجات مشکل ہو جاتی ہے)-

کُلَّ یَھْمَاءَ یَقْصُرُ الطَّرْفُ عَنْھَا- ہر جنگل کو جس میں نظر کام نہیں کرتی-

اَرْقَلَتْھَا قِلَاصُنَا اِرْقَالًا- ہماری اونٹنیاں دوڑ کر طے کر

گئیں (بعض نے کہا اَيْهَمَيْن گاؤں والوں کے نزدیک سیل اور مست اونٹ ہے)۔

اَيْهَمْ - نامعلوم شہر۔

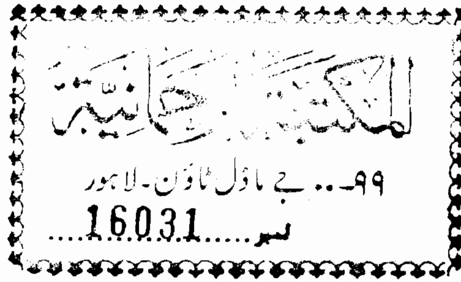
بابُ الياء مع الياء

يَبْعَث - ایک مقام ہے ملک یمن میں۔

يَاقُوْتٌ - مشہور جوہر ہے جو اکثر سرخ ہوتا ہے۔

اِنَّ الرُّكْنَ وَالْمُقَامَ يَاقُوْتَتَانِ مِنْ يَّوَاقِيْتِ الْجَنَّةِ - رکن (حجر اسود) اور مقام ابراہیم دونوں بہشت کے یاقوت ہیں (مگر اللہ تعالیٰ نے دنیا میں ان کا رنگ بدل دیا تا کہ ایمان بالغیب قائم رہے)۔




المكتبۃ رحمانیہ
۹۹۔ ج ماڈل ٹاؤن۔ لاہور
نمبر 16031

لغات الحدیث

- یہ کتاب رسول اللہ ﷺ کی احادیث مبارکہ کے الفاظ کی اُردو زبان میں سب سے جامع لغت ہے۔
- یہ کتاب علامہ وحید الزماںؒ کا اُردو زبان میں منفرد عظیم الشان کارنامہ ہے۔ جس کی تکمیل مجموعی طور پر پانچ سالوں میں ہوئی۔
- یہ منفرد اور جامع کتاب پہلی مرتبہ ۱۳۲۵ھ/۱۹۰۷ء کو "انوار اللغۃ ملقب بہ وحید اللغات" کے نام سے شائع کی گئی۔
- دوسری مرتبہ علامہ وحید الزماںؒ نے نظر ثانی کر کے مفید اضافوں کے ساتھ بنگلور (بھارت) سے اسے "اسرار اللغۃ الملقب بہ وحید اللغات" کے نام سے شائع کیا۔
- اس کتاب کا تیسرا ایڈیشن بھی بھارت ہی سے "لغات الحدیث" کے مختصر نام سے شائع ہوا بعد ازاں اسی کا عکسی ایڈیشن پاکستان میں (کراچی سے) شائع ہوتا رہا۔
- لغات الحدیث کو اپنی پہلی اشاعت کے تقریباً ایک سو سال کے بعد موجودہ دور میں "نعمانی کتب خانہ" (لاہور پاکستان) سے پہلی مرتبہ نہایت اعلیٰ تحقیقی معیار اور جدید اُسلوب کے ساتھ کمپیوٹر کمپوز شدہ ایڈیشن اپنے باذوق قارئین کی خدمت میں شایانِ شان انداز میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔
- عربی زبان کا کوئی بھی ایسا لفظ جو کسی بھی حدیث کی کتاب میں مذکور ہو خواہ وہ کتاب اہل سنت کی ہو یا اہل تشیع کی، وہ حدیث صحیح ہو یا ضعیف، اُس کا ترجمہ آپکو مذکورہ لغات میں ضرور ملے گا۔ نیز خیر القرون کے معروف لوگوں، عالموں، حاکموں، شاعروں اور ادیبوں وغیرہ کے اقوال مع تراجم بھی کتاب ہذا کی زینت ہیں۔
- موجودہ جدید کمپیوٹر کمپوزنگ کے دوران حتی المقدور قدیم الفاظ کو جدید اُردو الفاظ کے ساتھ تبدیل کیا گیا ہے اور بعض جگہوں پر جملوں کی تصحیح کے ساتھ ساتھ حواشی لگانے کا اہتمام بھی کیا گیا ہے۔ اور کتاب میں مذکور تمام فارسی اشعار کا اُردو ترجمہ حاشیہ میں ذکر کر دیا گیا ہے۔
- لغت کا ترجمہ عالمانہ اور بامحاورہ اُردو میں کیا گیا ہے۔ جس سے عربی لفظ کا اُردو مترادف نہایت آسانی سے مل جاتا ہے اور ترجمہ کرنے والوں کو سہولت فراہم کرتا ہے۔ عربی الفاظ پر اعراب لگ جانے کے باعث اب یہ کتاب مبتدی اور منتہی دونوں افراد کے لئے یکساں موزوں ہو گئی ہے۔ لغات الحدیث میں لفظ کو سمجھانے کے لیے مؤلفؒ نے قدیم و جدید الفاظ اور محاورات کا ذخیرہ جمع کر دیا ہے نیز انہوں نے احادیث، تاریخی واقعات، ذاتی تجربات اور واقعات سے کام لے کر عام قاری کی دلچسپی کا سامان پیدا کر دیا ہے۔
- عرب اور ہندوستان کے سماجی و معاشرتی، تاریخی و تمدنی اور معاشی و سیاسی واقعات کی تاریخ بھی رقم کر دی ہے۔
- لغات الحدیث نہ صرف عام اُردو دان طبقے کے لیے مفید ہے بلکہ اپنی جامعیت کی وجہ سے اہل علم کے لیے بھی متعدد لُغات سے استغنا کا باعث بن گئی ہے۔
- علم وادب کا یہ سمٹا ہوا دریا چار جلدوں پر محیط ہے۔

نعمانی کتب خانہ
حق سٹریٹ اُردو بازار لاہور
E-Mail: nomania2000@hotmail.com
Phone: 042-7321865